Sadaqat Papers of 1947
in the File of 1944

1944

VOL. 39 NO. 1
CAWNPORE. Saturday. 1st JANY 1944
کانپور شنبہ یکم جنوری سنہ ۱۹۴۴ء مطابق ۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۳ھ
جلد ۳۹ نمبر ۱

ادبیات

سال نو سنہ ۱۹۴۴ء

از جناب ماسٹر عبد الصمد صاحب بزمی بلند شہری از کانپور

(۱)

ساقی پلا پھر ایک جام سال نو — ہم کو کرنا ہے جہاں میں اہتمام سال نو
... چاہتا ہے آج بابِ جشن عام سال نو — کیوں منور ہو نہ پھر صبح دوام سال نو
مستعد ہیں گل بدامان خیر مقدم کیلئے — اہل محفل کرتے ہیں جھک کر سلام سال نو
ہونیوالا ہے بس اب جام حیاتِ نو عطا — خشک لب بیٹھے ہوئے ہیں تشنہ کام سال نو
ہو چکی ہے ضو فگن خورشید کی پہلی کرن — نور افشاں کیوں نہ ہو ہر ایک بام سال نو
... چکا ہے ختم اپنا دور اب سال رواں — مہر و انجم لائے ہیں دلکش پیام سال نو
اسکی آمد سے کوئی کس طرح ہوتا باخبر — جب صبا سے بھی سبک تر تھا خرام سال نو
پاس اس کا سب کیا کرتے ہیں ابنائے وطن — ہم کو بھی مد نظر ہے احترام سال نو

(۲)

بات کچھ بنتی نہیں محجوب ہے میری نظر — ہے خلل اندازِ عشرت اژدہام سال نو
کہتے ہیں جب مبتلا ہیں گردشِ ایام میں — کیا سُنیں ہم نغمۂ شیریں کلام سال نو
جب وبالِ جان ہے نایابی سامانِ زیست — کیا سرور افزا ہو ہمکو جشن عام سال نو
سالہائے ماسبق نے ہی ہمیں کیا دیدیا — جو رکھیں اس سال ہم امید خام سال نو
اک مصیبت ہو تو سہہ لے کوئی اسکو کیا کرے — آج بھوکے پیٹ بھی ہیں تشنہ کام سال نو
بات ہے معقول مجھ پر کیوں نہو طاری سکوت — ہو گیا بے کیف یعنی میرا جام سال نو

(۳)

دیکھ کر میری خموشی غیب سے آئی ندا — کہدے ان سے ہو گی اب رنگین شام سال نو
نور سے معمور ہر ظلمت کدہ ہو جائے گا — ہو گا مہر صبح صادق نقش گام سال نو
دور ہو جائینگی ساری خامیاں تعمیر کی — ہم رکھیں گے آج خود بنیادِ بام سال نو
سرکشانِ تند خو ہو جائیں گے سارے مطیع — سالہائے ماضیہ ہوں گے غلام سال نو
اب ہوا بس اب ہرا برباد آئین کہن — ہونیوالا ہے بس اب جاری نظام سال نو
کاروانِ جستجو پہونچیگا منزل کے قریں — رہبرِ صدق و صفا ہو گا امام سال نو
ختم ہونیوالی ہیں مجبوریاں مایوسیاں — ہر دلِ مغموم ہو گا شاد کام سال نو

ہر طرف سُنئے گا بزمیؔ نغمۂ بزم نشاط
صبح یوم عید ہوں گے صبح و شام سال نو

دنیائے اسلام

حربی حیثیت سے ترکی کی اہمیت

لندن (بذریعہ بحری تار) اخبار ڈیلی میل لکھتا ہے کہ دس ماہ پہلے کی نسبت ترکی آج بہتر طریق پر مسلح ہو سکتا ہے، حربی حکمت عملی کے لحاظ سے ترکی نہایت درجہ اہمیت رکھتا ہے۔ مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں ترکی کی حیثیت از حد اہم۔ مشرق کی طرف اس کی سرحد روس سے اور مغرب کی طرف بلغاریہ کے اس حصہ سے ملتی ہے جس پر جرمنوں کا قبضہ ہے۔ ترکی کا شمالی ساحل بحیرہ اسود کے جنوب میں واقع ہے۔ جنوبی اور مغربی ساحل بحیرہ روم اور بحیرہ یونان پر ہیں اور باسفورس اور دردانیال پر ترکی کا اختیار ہے۔ سمندر اور خشکی کے راستوں سے ترکی یورپ اور ایشیا کے درمیان حد فاصل یا گزرنے کے لئے راستہ بن سکتا ہے۔

لیکن ترکی کی سب سے بڑی اہمیت اس حیثیت سے ہے کہ وہاں ہوائی اڈے بن سکتے ہیں، طیارے ترکی سے چل کر بحیرہ یونان کے جزائر پر دشمن کی سرکوبی کریں گے اور اس طرح بلقان پر حملہ کی ابتدائی کاروائیاں کر سکیں گے یا یہاں کے طیارے جنوب مشرق یورپ میں دور تک جا کر جرمن اڈوں اور رسل و رسائل کے سلسلوں کو تباہ کر سکیں گے۔ ترکی جنگ میں شامل ہو کر ۱۰۰۰۰۰۰ آدمیوں کی باقاعدہ فوج اور ۲۰۰۰۰۰ آدمیوں کی محفوظ فوج کی مدد سے جرمنی کو مجبور کر سکتا ہے کہ وہ اپنی فوجیں دوسرے محاذ سے ہٹالے یا ترکی روس کے ساتھ مل کر حملہ آور ہو سکتا ہے یا روسی فوجوں کو اپنے ملک میں سے گزرنے کی اجازت دے سکتا ہے۔ الغرض اس سلسلے میں بے حد امکانات ہیں۔

لیکن اس کا فیصلہ خود اہل ترکی کریں گے کہ آیا ترکی کو جنگ میں شریک ہونا چاہیئے یا نہیں۔ جنگ کے تمام دوران میں ترکوں کے اقدامات نہایت درجہ صحیح رہے اور ان کے واحد حلیف برطانیہ کے ساتھ جو پیمان تھا اس پر ترک غیر متزلزل طریقہ پر قائم رہے، ترکی کے سامنے سقوط فرانس کا واقعہ پیش آیا اور یونان پر چڑھائی ہوئی، ترکی نے یہ بھی دیکھا کہ جنگ کا سیلاب اس کی بلقانی سرحدوں سے ٹکرایا اور قفقاز اور مصر تک آکر اس کے قریب پہونچ گیا لیکن ترکی کی روش میں تبدیلی واقع نہ ہوئی۔ ترکی کے فیصلہ کے محرک اس کے معاہدات اور ہمت اور استقلال ہوں گے جن کو اس نے کبھی ترک نہیں کیا ہے۔

ترکی اور جنگ

لندن (بذریعہ بحری تار) اسکاٹ مین کا نامہ نگار مقیم لندن لکھتا ہے کہ یہاں عام طور پر خیال کیا جا رہا ہے کہ ترکی آگے چل کر اتحادیوں کی طرف سے لڑائی میں شریک ہو جائے گا لیکن یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ترکی یہ اقدام آئندہ چند ہی دن کے اندر کرے گا۔

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ شمالی افریقہ کے بحث و مباحثہ سے یہ دیکھتے ہوئے کہ اس کا جرمنی پر کتنا شدید رد عمل ہو گا۔ ترکی حکمت سے غالباً اچھی طرح محسوس کر لیا ہو گا کہ ایک دن بھی ضائع نہ کرنا چاہیئے لیکن ان تمام باتوں کا دار و مدار گہری اور فوری حمایت کی ان ضمانتوں پر ہے جو اتحادی ترکی کو دے سکے ہیں۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمن فوجوں کی جنوبی بلقانی سرحد کی طرف نقل و حرکت کی خبریں غالباً درست ہیں لیکن جرمن ہائی کمان کے لئے یہ آسان نہیں ہے کہ وہ پیشقدمی کے طور پر ترکی پر حملہ کرنے کے لئے کوئی فیصلہ کر سکے پہلی بات یہ ہے کہ جرمنوں کو ابھی تک یہ بات یقینی طور پر نہیں معلوم ہے کہ ترکی جنگ میں شریک ہونیوالا ہے۔ شاید وہ ابھی تک یہ توقع کر رہے ہوں کہ فان پاپن ترکی کو جنگ میں شریک ہونے سے باز رکھنے کی کوئی تدبیر کر سکے گا۔ اگر فان پاپن اپنی اس کوشش میں کامیاب نہ ہو سکا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ جرمنی کو اپنے کم از کم دس ڈویژن مشرقی محاذ سے ہٹا کر لانا ہوں گے اور ترکی سے جرمنی کو گرانقدر سامان جنگ اور خوراک بھیجنے کا سلسلہ فوراً بند ہو جائے گا۔

نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہ بات یقینی ہے کہ اگر ترکی جنگ میں شامل ہوا تو مکمل طور پر شریک ہو گا کیونکہ جرمن ترکی کو اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے کہ وہ اس طرح اتحادیوں کو مرکز دیدے جس طرح پرتگال نے ازورس میں اتحادیوں کو مرکز دیدی۔

ترکی اور جرمنی میں ایک اور سمجھوتہ

انقرہ ۲۰ دسمبر۔ ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت جرمنی کے لیے حکومت ترکی جو کرو دم روانہ کر رہی ہے وہ پروگرام کے مطابق کافی تاخیر کے بعد روانہ کیا جا رہا ہے کرو دم ایک قسم کی دھات ہے جو کچے لوہے کو فولاد بنانے کے کام آتا ہے اور موجودہ جنگ میں نہایت اہم اور قیمتی چیز ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت جمہوریہ ترکی نے جرمنوں کے ساتھ کرو دم بھیجنے کا جو معاہدہ کیا تھا اس کے مطابق اس سال ۴۵ ہزار کرو دم جانا چاہیئے تھا۔ ۱۹۴۳ء کیلئے ایک لاکھ ۳۵ ہزار کرو دم کا معاہدہ تھا لیکن اب تک جرمنی کیلئے جس قدر کرو دم روانہ کیا گیا ہے اس کی مقدار ۳۰ ہزار ٹن ہے یعنی ۱¼ لاکھ ٹن کرو دم اب تک جرمنی نہیں پہونچایا جا سکا معلوم ہوا ہے کہ کروم کی اس کل مقدار کو جرمنی پہونچانے کے لئے حکومت جرمنی اور حکومت ترکی میں ایک نیا معاہدہ ہوا ہے اور اس پر دستخط بھی ہو گئے ہیں۔ لیکن یہ خیال کیا جاتا کہ حکومت جمہوریہ ترکیہ جنگ کی وجہ سے پیدا شدہ ٹرانسپورٹ کی مشکلات پر غالب نہ آسکے گی۔ صوفیہ پر حال ہی میں جو بمباری ہوئی تھی اس کی وجہ سے ان مشکلات میں ابھی زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ اس بمباری کے موقع پر کافی جرمن ریل گاڑیاں جو ترکی جانیوالی تھیں تباہ و برباد ہو گئی ہیں۔

حکومت سے مسٹر جناح کا مطالبہ

مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے ۲۴ دسمبر کو مسلم لیگ کے ۳۱ ویں سالانہ اجلاس میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

ہم حکومت برطانیہ یا ہندوؤں سے باعزت شرائط پر اور کسی شرط پر نہیں، سمجھوتہ کرنے کیلئے ہمیشہ تیار اور خواہشمند ہیں، مسٹر جناح نے اپنی تقریر میں [illegible] تجویز کیا کہ ایک عاملہ کمیٹی بنائی جائے جو لیگ کے [illegible] کارکنوں کے درمیان مطابقت پیدا کرے، آپ نے فنڈ کے لئے اپیل کی۔

مسٹر جناح نے کہا کہ مسٹر چرچل اپنی ایک تقریر میں فرما چکے ہیں کہ میں بادشاہ کا وزیر اعظم اس لئے نہیں بنا ہوں کہ سلطنت کا دیوالہ نکال دوں۔ مسٹر جناح نے کہا کہ جبریہ دیوالہ کی نسبت رضا کارانہ دیوالہ زیادہ باعزت ہے اس سے برطانی قوم کی عزت بڑھے گی۔ ہم اس کو ایک دوستانہ فعل قرار دیں گے جس سے آئندہ چل کر فائدہ پہونچے گا لیکن جبریہ دیوالہ سے برطانی قوم کو ان فائدوں میں سے کوئی بھی فائدہ نہیں پہونچیگا آپ نے یہ بھی کہا کہ ایک روز سلطنت برطانیہ ضرور ختم ہو جائیگی۔

مسٹر جناح نے اس الزام کی تردید کی مسلم لیگ ہندوستان کی آزادی کے منزل مقصود سے بے پرواہ ہے، مسٹر جناح نے مزید کہا کہ پاکستان کا مطلب ہندوؤں کے لئے بھی آزادی ہے کیونکہ ہندوؤں کی آزادی کے بغیر پاکستان نہیں بن سکتا۔

کلکتہ میں جو لارڈ ویول نے تقریر کی تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ سپاہیانہ وائسرائے نے سب کچھ صاف کہدیا ہے جس کو معمولی سے معمولی شخص بھی سمجھ سکتا ہے، یہ امر نہایت حیرت انگیز ہے کہ تاج کا نمائندہ اس قدر ذمہ داری کے ساتھ تقریر کرتے ہوئے یہ خیال کر سکتا ہے کہ وہ اس لڑائی کو ملک کی سیاسی صورت حالات سے لاپروا رہتے ہوئے فتح کر سکتے ہیں۔ حکومت برطانیہ کو اس ملک کی کسی نہ کسی پارٹی کا (اگر سب کا نہیں) دلی اور پورا تعاون حاصل کرنا پڑے گا۔ اس وقت ہر ایک پارٹی حکومت سے دور، غیر مطمئن اور بے تعلق ہے۔

تعاون کے لئے وائسرائے کی اپیل کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ وائسرائے نے تعاون کے انگریزی لفظ کا غلط استعمال کیا ہے۔ حکومت میں کوئی حصہ یا اختیار دئے بغیر ہم سے پچھ لگوؤں، خادموں اور غلاموں کی طرح کام کرنے کے لئے کہا جا رہا ہے۔ کیا کوئی خوددار انجمن اس قسم کی پوزیشن منظور کر سکتی ہے؟ حکومت برطانیہ دراصل کسی پارٹی کا تعاون چاہتی ہی نہیں، کانگریس نے عدم تعاون کا فیصلہ کر لیا ہے اور اس نے تحریک سول نافرمانی شروع کر دی تھی۔ کانگریس کو باغی قرار دیدیا گیا ہے باقی ہندوستان نے کیا کیا، ہمنے لڑائی جیتنے کے لئے تعاون کا ہاتھ بڑھایا بشرطیکہ ہمیں حکومت میں حصہ دیا جائے، لیکن حکومت نے ہماری پیشکش ٹھکرا دی اور ہماری انجمن سے بھی ویسا ہی سلوک کیا جا رہا ہے جیسا کہ کانگریس سے جو کہ ہندوؤں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ حکومت مسلم لیگ کو بھی باغی قرار دینا چاہے گی، ہم اس کے لئے تیار ہیں ہم برطانی مدبروں کے ذہن نشین کر دینا چاہتے ہیں کہ باعزت طریقہ یہ ہے کہ ہندوستان کو تقسیم کر دو اور یہاں سے چلے جاؤ۔

راجہ سر مہاراج سنگھ کا مطالبہ

راجہ سر مہاراج سنگھ پریسیڈنٹ نیشنل فیڈریشن منعقدہ ۲۹ دسمبر ۱۹۴۳ء نے اپنی صدارتی تقریر کے دوران

میں مندرجہ ذیل تجویز پیش کی :-

وائسرائے اور حکومت ہند کو مہاتما گاندھی تک پہونچنے کی جلد از جلد اجازت دیدینا چاہیئے تاکہ موجودہ سیاسی گتھی کا حل تلاش کیا جا سکے۔ اور اگر ضرورت پیش آئے تو مہاتما گاندھی کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبران سے مشورہ کرنیکا موقع دیا جائے۔ صدر نے مزید فرمایا کہ اس کے بعد دوسرا قدم یہ ہونا چاہیئے کہ کانگریسی لیڈروں اور مسلم لیگ کے لیڈروں کے درمیان ایک کانفرنس ہو جس میں اقلیتوں اور مختلف مفاد کے نمائندے شریک ہوں اور اس کانفرنس میں مرکز اور صوبوں میں قومی حکومت قائم کرنے کا فیصلہ کیا جائے۔

ملک کی سیاسی صورت حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے آپنے فرمایا کہ چاروں طرف ہمیں مشکلیں پیش ہیں، میرا خیال ہے کہ بہت سی مشکلات ۱۹۳۹ء میں کانگریسی وزارتوں کے الگ ہو جانے سے پیدا ہوئی ہیں۔ کانگریسی وزارتوں کے ہٹنے کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے اہم صوبوں میں مطلق العنانی حکومت ہو گئی اور ہم آئین کے لحاظ سے وہاں پہونچ گئے جہاں ۱۸۹۰ء میں تھے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ جہاں کانگریس کو غلطیاں کرنے کے لئے قصوروار ٹھہرایا جا سکتا ہے وہاں حکومت ہند اور حکومت برطانیہ کے خلاف بھی کڑی نکتہ چینی کی جا سکتی ہے۔

لڑائی کا اعلان ہونے پر حکومت نے گورنر جنرل کو ایگزیکٹو کونسل میں ہندوستان کے نمائندہ کو لیکر اپنی پالیسی میں تبدیلی کا ثبوت دینے کے بجائے مشاورتی کمیٹیاں قائم کرنے پر اکتفا کیا اور وہ یہ بات بھول گئی کہ کوئی بھی خوددار شخص ان کو ایگزیکٹو اختیار کا بدل نہیں سمجھ سکتا، اس کے علاوہ اس وقت یا بعد میں وائسرائے نے ہندوستانی لیڈروں کی کوئی کانفرنس نہیں بلائی جس میں نہ صرف ملک کی سیاسی صورت حالات پر بحث کی جاتی بلکہ ملک کے بچاؤ کے انتظامات بھی سوچے جاتے۔

فرقہ وارانہ مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے آپنے کہا کہ اس وقت تک ہندوستان کا فرقہ وارانہ مسئلہ حل نہیں ہو سکا ہے اور ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان کشیدگی جاری ہے یا یوں کہو کہ کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا ہے اگر فیڈریشن کی اسکیم منظور کر لی جاتی یا کرپس اسکیم مان لی جاتی تو فرقہ وارانہ معاملہ اس قدر زور نہ پکڑتا اور معاملہ طے ہو جاتا۔

پاکستان کی مخالفت کرتے ہوئے آپنے فرمایا کہ میں ایک اقلیت کے نمائندے کی حیثیت سے اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ ملک کی تقسیم بہت خطرناک ہے اور مسلم لیگ کے سوائے کوئی فریق اس کا حامی نہیں۔ آپنے مرکز میں مضبوط حکومت کی حمایت کی۔

آپنے کانگریسی لیڈروں اور سیاسی قیدیوں کی رہائی کی پُرزور حمایت کی اور مطالبہ کیا۔

ہندو مہاسبھا

۲۹ دسمبر کو امرتسر میں آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا اجلاس ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کی زیر صدارت شروع ہوا۔

ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے اپنی اختتامی تقریر میں فرمایا کہ مہاسبھا نے ملک کی سیاسی صورت حالات کے بارے میں جو ریزولیوشن منظور کیا ہے اس میں ہر ہندوستانی کا مطالبہ شامل ہے یہی کانگریس کا مطالبہ ہے اور اس طریقہ پر مہاسبھا اور کانگریس کا مشترکہ مطالبہ بن گیا ہے ڈاکٹر صاحب نے مزید فرمایا کہ مسٹر جناح جانتے ہیں کہ وہ ہندوؤں سے پاکستان حاصل نہیں کر سکتے، لیکن ان کو ایسا یقین ہے کہ ۴

۴ انگریز ان کو پاکستان دیدے گا اور پھر یہاں سے چلا جائیگا۔ عملی سیاسیات میں یہ کس قدر زبردست جہالت ہے، آپ نے اُمید ظاہر کی کہ وہ وقت آئے گا جبکہ مسٹر جناح تقسیم کی پالیسی ✕

✕ چھوڑیں گے اور زیادہ سمجھداری [illegible] اختیار کریں [illegible]

صدر نے مہاتما گاندھی کی [illegible] اہنسا کی پالیسی کی [illegible] کہ تشدد کا مقابلہ کرنے کے لئے [illegible] ضروری ہے

ڈاکٹر مکرجی نے کہا کہ پاکستان [illegible] ہندوستان کی تقسیم اسی طرح ناممکن ہے جس طرح [illegible] جدا کرنا ناممکن ہے۔

[illegible] جائے، منافع ۱۲ فیصدی سے بڑھا کر ۱۴ کر دیا جائے کیونکہ شکر اسٹاکسٹ کو جو صرفہ برداشت کرنا پڑتا ہے اور منافع کم ملتا ہے۔

لائبریری میں چوری

۲۵ دسمبر کی رات کو ادبی لائبریری نئی سڑک کا قفل توڑ کر ۴۹ کتابیں اور ایک دیوار گھڑی چوری ہو گئی۔ جن کی مالی قیمت تخمیناً دو ڈھائی سو روپیہ بتائی جاتی ہے اس کی اطلاع لائبریرین نے تھانہ تلقہ انور گنج کو کر دی ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ اب قومی اداروں میں بھی چوریاں ہونے لگی ہیں۔

ہم اُمید کرتے ہیں کہ افسران متعلقہ تحقیقات میں کافی توجہ سے کام لیں گے۔

ایڈریس لینے سے انکار

سر تیج بہادر سپرو نے مقامی میونسپل بورڈ کا ایڈریس قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

وار فنڈ

نومبر کے آخر تک ضلع سے وار فنڈ کیواسطے مبلغ ۱۵۲۸۵۱۲ روپیہ جمع کیا گیا اور ڈیفنس لون میں مبلغ ۲۵۰۰۵۹۰ روپیہ جمع کیا گیا۔

بیڈمنٹن ٹورنامنٹ

[illegible] زیر اہتمام ۱۳ جنوری ۱۹۴۴ء کو ایک سنگلس کا بیڈمنٹن ٹورنامنٹ ہوگا۔

فیس داخلہ تین روپیہ ہے۔

برہمنوں کی دو جماعتیں

کرٹھ گاؤں کے برہمنوں کی دو جماعتوں میں جھگڑا ہو جانے کی وجہ سے ایک آدمی مر گیا اور کئی آدمیوں کے شدید چوٹ پہونچی ہے۔

پولیس نے ۹ آدمیوں کو گرفتار کیا۔

حادثہ

کھاکن پورہ کے قریب ایک لاری مال گاڑی سے ٹکرا گئی جس سے تین آدمی مر گئے اور ایک زخمی ہوا، دیگر تین آدمی لاری سے کود گئے۔

پولیس پریڈ

۵ جنوری کو سر مارس ہیلٹ گورنر یو۔ پی سالانہ پولیس پریڈ کا معائنہ کریں گے اور انعامات و سندیں تقسیم کریں گے۔

شاندار دعوتیں

سید محمد جامع صاحب وظیفہ یاب اسسٹنٹ سکریٹری جوڈیشنل ڈپارٹمنٹ حیدرآباد دکن وسابق آنریری مجسٹریٹ کانپور کے صاحبزادگان سید معین الدین بی، اے (علیگ) اور سید محی الدین سلمہم کا عقد سید عزیز احمد صاحب عنبر حسین جاجمؤ آنریری مجسٹریٹ کانپور کی صاحبزادیوں کے ساتھ ۲۵ دسمبر کو ہوا اور بعد ازاں ایک شاندار دعوت دیگئی، ۲۷ دسمبر کو جناب سید محمد جامع صاحب نے معززین شہر کو ایک پُرتکلف اور شاندار دعوت ولیمہ دی۔

انوار عالم جنتری

انوار عالم جنتری کاغذ کی گرانی کے باوجود اپنی تمام خصوصیات اور روایات کے ساتھ شائع کی گئی ہے جس کے لئے ہم حاجی محمد رفیع صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں۔

یہ جنتری صحیح معنوں میں اسم بامسمیٰ ہے اور حقیقت ہے کہ اس جنتری سے ہر شخص اپنی تمام ضروریات پوری کر سکتا ہے۔ رنگین ٹائیٹل پیج کے علاوہ ۸۰ صفحات پر جنتری شائع کی گئی ہے۔ قیمت ۶/ محصول ڈاک ۴/

ملنے کا پتہ :- حاجی محمد سعید تاجر کتب خلاصی ٹولہ کلکتہ و مجیدی پریس پٹکاپور کانپور

جیسے مرکزی شہر میں ایک وسیع انجمن کی ضرورت ہے تاکہ اس کے ذریعہ علم و ادب کا صحیح ذوق پیدا کیا جا سکے۔

لہٰذا چند مخلص اصحاب و ادب نواز حضرات جن میں جناب نواب سید قیصر حسین قیصر، جناب خواجہ عبدالسلام ایڈیٹر صداقت اور مسٹر محمد شریف خاص طور پر قابل ذکر ہیں، خاکسار (سلیم ناطقی) کے ساتھ جو اس وقت بھی انجمن کا جنرل سکریٹری ہے اتحاد عمل کیلئے مستعد ہو گئے اور اس طرح انجمن کے مُردہ جسم میں از سر نو ایک تازہ روح پھونکی گئی جس نے حُسن خدمات کے لحاظ سے اب ایک مرکزی حیثیت اختیار کر لی ہے۔

حضرات! کانپور کی داستان ماضی بھی اپنے اندر بڑی عظمت و شان رکھتی ہے۔ کانپور ہی نے ندوہ ایسے عظیم الشان ادارہ کی بنیاد رکھی اور کانپور ہی نے فیض عام، دار العلوم، جامع العلوم، مدرسہ الٰہیات، تکمیل العلوم، ضیاء العلوم ایسے شاندار مدارس قائم کئے جہاں سے ہزارہا طالبان علم فیضیاب ہو کر آج تمام عالم میں علم و فضل کی روشنی پھیلا رہے ہیں، سرزمین کانپور نے مولوی فرد، نواب جاہ، نواب وقار ایسے پایہ کے شاعر اور مولوی عبدالرزاق مصنف البرامکہ، منشی دیا نراین نگم، منشی رحمت اللہ [illegible] کے خادم پیدا کئے۔

[illegible] ہیں کہ انجمن خاں بہادر حافظ محمد حلیم مولوی سید فضل الرحمن رائے بہادر بابو آنند سروپ منشی جوالا پرشاد رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ رائے بہادر بابو بہاری لال خان بہادر حافظ ہدایت حسین حاجی عبدالرحمن خاں صاحب حاجی ابوسعید خانصاحب، حاجی محمد سعید صاحب ڈاکٹر حسین اور چھوٹے لال گیا پرشاد مسٹر فنشر اور مسٹر سیلیٹر جیسے مخلص کارکن پیدا ہوئے جن کے ایثار و جانفشانی کی بدولت آج حلیم مسلم کالج ڈی۔ اے، وی کالج بی۔ ان۔ ایس۔ ڈی انٹر کالج اور ایس۔ ڈی کالج اور بالکا ودیالیہ کالج کرائسٹ چرچ کالج و اسکول جیسے عظیم الشان ادارے کانپور میں موجود ہیں

حضرات! موجودہ کانپور بھی اپنے اندر بہت سی قابل قدر ہستیاں بہت سے ادبی ذوق رکھنے والے حضرات، بہت سے اہل خیر و باہمت بزرگ رکھتا ہے، سر جوالا پرشاد سریواستو، سر پدم پت سنگھانیا، خان بہادر حافظ محمد ابراہیم، خان بہادر حاجی عبدالقیوم، رائے بہادر بابو برجیندر سروپ، مسٹر ہارس میں، حاجی محمد حمزہ، حافظ محمد صدیق، ڈاکٹر عبدالصمد مسٹر ایم، ایس بشیر، میاں محمد لطیف، بابو آتما شنکر مہروترا کی سی برگزیدہ ہستیاں ہیں جن سے متعدد علمی ادارے، ادبی انجمنیں مسافر خانے، چھاپے خانے، پبلک لائبریریاں، یتیم خانے اور شفاخانے وابستہ ہیں، یہی وہ قومی اور ملکی خدمتیں ہیں جو حیات فانی کو زندگی جاودانی بخشتی ہیں

خدا کا شکر ہے کانپور میں آئینہ ادب، حلقہ ادبیہ، بزم اردو، بزم جگر، انجمن وطن، اقبال لیٹریری سوسائٹی دیگر ادبی انجمنیں بھی حتی المقدور ادبی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ زمانہ۔ العلم، الادب، صداقت، آزاد، قومی اخبار، مومن گزٹ، ہماری آواز، غریب، آواز وطن، ہمدم، دستور، اور شحنہ شریعت اخبارات اور رسالہ جات کی ادبی و لسانی خدمتیں بھی قابل قدر ہیں۔ اہل قلم حضرات کی بھی ہمارے شہر میں کمی نہیں۔ مولانا حسرت موہانی، نواب عارف صاحب ہلوی، پرنسپل عبدالشکور صاحب، مسٹر منظر عزیز سی۔ ڈی ایم، مولوی محمد منیر صاحب تنیر لکھنوی، خان بہادر عبدالغنی انصاری انکم ٹیکس کمشنر، ایسی نامور ہستیاں موجود ہیں۔ اگر نظر انصاف سے دیکھا جائے تو شعر و ادب میں بھی ہم کسی سے پیچھے نہیں ہیں، جناب صدیق کانپوری، جناب تمنا شاہجہانپوری، جناب فرخ کانپوری، جناب صدر ڈی، ایس، پی جناب وحشی ایڈوکیٹ جناب نواب قیصر کانپوری، جناب تسکین کانپوری، جناب عزیز کانپوری، جناب شاکر ناطقی، جناب ثاقب کانپوری، جناب فرحت کانپوری، جناب نیر کانپوری، جناب نشور واحدی، جناب کلام بی، اے، جناب دور ہاشمی، جناب نواب اثر کانپوری،

جا سکتے، بہت سی عیدیں [illegible] مگر انجمن کے ایٹ ہوم [illegible] لگا دئے۔

۱۹۴۱ء کے سالانہ اجلاسوں کی صدارت [illegible]

نواب سید امیر حیدر خاں صاحب [illegible]

عبدالسلام صاحب ندوی [illegible]

۱۹۴۲ء سال گزشتہ کے سالانہ جلسوں [illegible]

سر محمد یوسف صاحب [illegible]

نجم الدین احمد صاحب جعفری [illegible]

ہر دو اجلاس کی صدارت [illegible]

کاوشوں کے متعلق جن خیالات [illegible]

باعث فخر ہیں۔ الحمد للہ [illegible]

ہستیاں مسند صدارت پر رونق افروز [illegible]

فخر و مباہات کریں کم ہے [illegible]

رام بابو سکسینہ صاحب [illegible]

نے انجمن کی جو عزت افزائی [illegible]

و ناز ہے۔ انجمن بلا تفریق [illegible]

اور مخصوص دلبستگی بنگر زندہ [illegible]

مقاصد پختہ اور اس کے اغراض [illegible]

مسموم کیوں نہ ہوں خدا نے چاہا تو اس کے [illegible]

پا سکیں گی۔ ہمارے ماہانہ مشاعرے [illegible]

نہ سہی لیکن تجدید کا خطاب [illegible]

قریب میں انجمن ایک لٹریری کلب [illegible]

ادبی مجلہ جاری کرنے کا بھی [illegible]

پہنانے کے لئے ہمارے شہر کے [illegible]

محمد صدیق صاحب صدیق نے [illegible]

مرحمت فرما کر گزشتہ سال انجمن [illegible]

فرمایا ہے۔ انجمن نے اب تک جو [illegible]

اب جو کچھ کر رہی ہے وہ آپ [illegible]

وہ بھی انشاء اللہ آپ حضرات [illegible]

دعا فرمائیے کہ خدائے کارساز [illegible]

کے ساتھ وابستہ رکھ کر انھیں [illegible]

زبان اُردو کی تائید و ترقی کے [illegible]

ہندوستان کی نئی تاریخ لکھی [illegible]

ادبی خدمات اور قومی و ملکی [illegible]

پر نمایاں نظر آئے۔

ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق

باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو

۱۸ دسمبر ۱۹۴۳ء

[illegible]

سبزۂ...　ادبِ لطیف　عالمِ نسواں　بچوں کی دنیا　پردۂ فلم

سرمایہ دار ممالک مزدوروں کے ساتھ کس قدر ہمدردی ... ہیں اس کے متعلق ایک چھوٹی سی تاریخ وار کہانی ... جاتی ہے:-

... ار جون ۱۹۴۱ء کو مسٹر ... گرینوڈ نے (جو اس زمانے ... برطانی وار کیبنٹ کے ممبر تھے) مشہور "بیورج کمیٹی" کے ... کا اعلان کیا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ برطانیہ کے مزدوروں ... دیگروں کے مفاد کے لئے ایک اسکیم تیار کرے۔

یکم دسمبر ۱۹۴۲ء کو (یعنی ڈیڑھ سال کے بعد) سر ولیم ... کی رپورٹ شائع کی گئی۔

ڈھائی ... بعد پارلیمنٹ میں اس پر بحث ہوئی اور چند ... کے ساتھ یہ رپورٹ حکومت کی طرف سے سر جان ... سر کنگسلی ووڈ، اور مسٹر ہربرٹ مارلین کی زبانی ... کر لی گئی۔

۲/ مارچ ۱۹۴۲ء کو مسٹر سی۔ آر۔ اٹیلی (نائب ... اعظم) نے کہا:- حکومت اس قدر جلد یہ نہیں کہہ سکتی کہ ... متعلق مزید اعلان کب کیا جائے گا۔

۱۸/ مارچ ۱۹۴۲ء، مسٹر چرچل:- مجھے اس سلسلہ ... کسی نئی بات کا اضافہ نہیں کرنا ہے۔

سر ولیم جووٹ نے چند روز بعد اعلان کیا کہ سات ... وں پر مشتمل ایک مرکزی کمیٹی قائم کی گئی ہے جو رپورٹ ... جامہ پہنائے گی۔

۳۰/ مارچ ۱۹۴۲ء:- مسٹر چرچل نے حرف پرانے ... بیانات کا حوالہ دیکر خاموشی اختیار کی۔

۱۵/ اپریل۔ سر ولیم جووٹ:- کام اچھی طرح ہو رہا ہے۔

۲۲/ اپریل:- سر ولیم جووٹ:- اس کام کو مکمل ہونے ... سے پہلے کافی وقت کی ضرورت ہے۔

۴/ مئی۔ سر ولیم جووٹ:- صرف پچھلے بیانات کی طرف ... اشارہ کرتے ہیں۔

یکم جون، مسٹر سی۔ آر۔ اٹیلی (نائب وزیر اعظم) میں ... پوزیشن میں نہیں ہوں کہ قانون سازی کے متعلق ... کچھ کہہ سکوں۔

۲۲/ جون۔ سر ولیم جووٹ:- مجوزہ اسکیم پر تعمیری کام ... تیزی سے ہو رہا ہے۔

۲۴/ جون۔ مسٹر چرچل:- مجھے کسی نئی بات کا اضافہ ... نہیں ... بہت افسوسناک ہوگا کہ اگر ایسی دوررس ... تفصیلات پر غور کئے بغیر پاس کر دی جائے گی۔

... ستمبر:- سر ولیم جووٹ، حکومت جلد کوئی اعلان ... کرے گی۔

اس کے بعد قطعی خاموشی یعنی برطانی وزارت کے ... طاقچوں پر ایک خوبصورت گلدستہ رکھا ہوا ہے ... جسے دیکھ کر مزدوروں کا طبقہ خوش ہو رہا ہے۔

وِدّیاپتی کا ایک گیت

اس کے بالوں کے گھنے سیاہ گچھے، جس ... جیسی نرماہٹ اور لچک ہے اس کے شانوں پر لوٹتے ...

اس کے ابروؤں کا خم کمان کی طرح دلکش ہے۔

اس کی پیشانی تابناکی میں چاند کی چمکیلی سطح کا مقابلہ کرتی ہے۔

اس کی آنکھوں کا چنچل پن "کھنجن" پرند کی یاد دلاتا ہے،

اس کی خوبصورت ناک گویا تِل کے پھول ہیں۔

اس کے ہونٹوں کا رنگ مرجان جیسا ہے۔

اس کی چال ہاتھی سے زیادہ مست اور راج ہنس سے بڑھ کر دلکش ہے۔

اس کا چمکتا ہوا جسم ایک سنہری کلی ہے یا بجلی کی ایک بے عیب چمک۔

اس کی زلفیں بادل رات اور بھونرے سے زیادہ کالی ہیں۔

اس کے ابروؤں کا جفتہ قوسی پیشانی پر گویا کمان اور سانپ ہیں۔

اس کا چہرہ طلائی آئینہ چاند اور سوسن کو شرمندہ کرتا ہے۔

اس کے ہونٹ بم کا پھل اور مرجان ہیں۔

اس کے دانت سچے موتی، چنبیلی اور انار دانوں سے زیادہ پیارے ہیں۔

اس کی گردن دوب کی گھاس کی طرح لچکیلی ہے۔

اس کی کمر شیر جیسی پتلی ہے۔

اس کے ہاتھ اور پاؤں خشکی کے کنول ہیں۔

اس کے ناخن ہلال، انار دانے اور ہیروں سے زیادہ دلفریب ہیں۔

اس کی گفتگو ... کی میٹھی شراب ہے۔

... یوں کہتا ہے:-

اس کی صورت کا کوئی دوسرا نہیں۔

... کا حسن بے مثال ہے۔

(بنگالی سے ترجمہ)

نواب چھتاری کے بھائی کشمیر کے وزیر

جموں۔ معلوم ہوا ہے کہ رائے بہادر ہمت سنگھ کی جگہ نواب صاحب چھتاری کے بھائی مسٹر خورشید علی ریاست کشمیر کے وزیر محصول مقرر ہو رہے ہیں۔

مرزا ہاشم اصفہانی کا انتقال

کلکتہ۔ ۲۱/ دسمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ طہران میں مسٹر مرزا ہاشم ... کا انتقال ہو گیا۔ وہ ایک مشہور قوم پرست اور نامی گرامی تاجر تھے۔ ان کی عمر ۸۱ برس کی تھی۔

... حیثیت

(...ی)

... تمام حقوق پر قادر تھی اور اُسے ... کی نظر سے دیکھا جاتا تھا، لیکن ہمکو جو تاریخی نقوش ... دستیاب ہوتے ہیں اُن سے اس دعویٰ کی صداقت مشکوک ہو جاتی ہے اور ان نقوش سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت جب تک شوہر کی خدمت گزاری سے سر نہیں اُٹھاتی تھی اس کی عزت کا ستارہ چمکتا رہتا تھا، جہاں اُس نے سرکشی کی اُس کے تمام حقوق کچل دیے جاتے تھے اور اس کی عزت و وجاہت چشم زدن میں ایک خواب پریشاں بن جاتی تھی۔

مصریوں میں واقعی عورت کے کچھ حقوق نہ تھے اور جنھیں حقوق کہا جاتا ہے وہ اس کی خدمتوں کا معاوضہ تھا بے شک مصری قوانین نے عورت کو تخت و تاج تک نظر اُٹھانے کی اجازت دے رکھی تھی لیکن ہمیں اس قانون کی بنیادی قیود کو فراموش نہ کرنا چاہیئے جس سے قانون ایک دلفریب نظریے کی حد سے آگے نہیں بڑھ سکا اور عملی دنیا میں یہ قانون ہمیشہ ناکام رہا۔

مصری قانون اس وقت عورت کو تخت و تاج کا وارث بناتا تھا جبکہ شاہی خاندان میں کوئی مرد وارث موجود نہ ہو۔ قدیم مصری تاریخ میں ۴۰۰ مصری بادشاہوں کی فہرست پر نظر ڈالیئے تو اُن میں ۵ سے زیادہ عورتیں نہ ملیں گی۔ جو اس قانون سے کسی حد تک فائدہ اُٹھا سکی ہوں۔

حضرت عیسیٰ کے ... ۳ سال قبل یہ قانون پایا جاتا ہے اس مدت میں جبکہ مردوں نے عنان حکومت اپنے ہاتھوں میں لی صرف ۵ عورتیں ملتی ہیں جو اس بلندی پر پہونچیں۔ یہ نسبت اس قابل نہیں ہے کہ ہم اس سے مصری زندگی میں عورت کے لئے کسی بلند منزل کا خیال قائم کر سکیں۔

... اگر ذرا زیادہ گہری نظر ڈالی جائے تو اس قانون کے پس پردہ حالات مصری عورت کی اصلی تصویر پیش کر دیتے ہیں۔ ۴۷۰ عورتوں میں ۵ عورتیں بادشاہ کی صف میں دیکھ کر یہ گمان ہوگا کہ کم از کم ان عورتوں نے ضرور مردوں کا درجہ حاصل کر لیا ہوگا۔ لیکن افسوس ہے کہ تاریخی حقائق مصری عورت کے چہرے پر احترام کے ذہنی نقاب کو زیادہ دیر تک نہیں رہنے دیتے، ہتشپسوت (م ۱۵۵۰ ق م)، ملکہ مصر کے متعلق تاریخ بتاتی ہے کہ جب اُسے حکومت حاصل ہوئی تو وہ اپنے صنفی لباس میں ظاہر نہیں ہو سکتی تھی، وہ مردانہ لباس استعمال کرتی تھی اس لئے جمہور کا اعتقاد تھا کہ عورت حکومت و سرداری کی اہلیت نہیں رکھتی۔ اگر کسی وجہ سے وہ تخت پر نظر آ رہی ہے تو کم از کم اس کا لباس اس کے جسم پر نہ ہو بلکہ وہ مرد کے لباس میں ظاہر ہو جس سے اُس کی نااہلیت کا احساس مُردہ نہ ہونے پائے اور انسانی حافظے میں اس کی تلافی کیلئے ایک خیال محفوظ ہے۔ مصر میں کبھی عورت و مرد کے حقوق و فرائض اور ہر ایک کی ماہیت کو صحیح عینک سے نہیں دیکھا گیا۔

مصری تاریخ کا وہ دور جس میں ماں ہی سب کچھ تھی اور اولاد کی نسبت ماں کی طرف ہوتی تھی اُس وقت اسکی حالت اس قدر گر گئی تھی اور اس کے جنسی اختلاط کا دروازہ اس بیحیائی سے کھول دیا گیا تھا کہ اُن کے سماج نے باپ کی طرف اولاد کی نسبت کا خیال ہٹا لیا اسلئے کہ عورتوں پر جنسی اختلاط میں کوئی پابندی نہیں تھی۔ وہ اس ماحول میں آسانی اسی میں محسوس کرتے تھے کہ اولاد کی نسبت ماں کی طرف کی جائے لیکن جب اس کا ردعمل ہوا اور مرد نے غلبہ پایا تو اُس نے بھی بغیر پابندی کے تعدد ازدواج کو جائز رکھا اور عورت کو انتہائی پستی کے غار میں ڈھکیل دیا۔

قدیم مصری نکاح کی دو قسمیں ہی اس کی حالت کا اندازہ لگانے پر ہماری رہنمائی کرتی ہیں، مصریوں میں دو طرح کے نکاح ہوتے تھے، نکاح عبودیت اور نکاح مساوات، نکاح عبودیت میں عورت، مرد کی ملک ہو جاتی تھی، اور عورت کا سارا مال مرد کی ملکیت ہو جاتا تھا اور اُس سے جو اولاد ہوتی تھی وہ بھی مرد کی ملکیت قرار پاتی تھی، شاہ "لیبا مطیق" کے زمانہ میں ایک عورت "تنیہ بنت اناشاص لاموں بن لیا" کا ایک نکاح نامہ آج کل دستیاب ہو گیا ہے جس میں ایسی مصری عبارت پائی جاتی ہے، ہم ذیل میں اس کا اُردو ترجمہ کیے دیتے ہیں:-

"مجھے روپے کی وہ مقدار ملی جس سے ہم دونوں میں ...

۵

سچائی

سچائی سے صرف یہی مراد نہیں ہے کہ آدمی کوئی بات ... نہ کہے، بلکہ سچائی کئی طرح کی ہوتی ہے جو شخص ... کا خیال رکھتا ہو وہی کامل سچا ہے۔

... کی سچائی یہ ہے کہ کسی قسم کی دروغگوئی نہ کرے۔ نہ تو خبر کے بیان میں جو ماضی و حال سے متعلق ہو، اور نہ وعدہ میں جو مستقبل سے منسوب ہو بلکہ یہاں تک تاکید کی گئی ہے کہ چھوٹے بچوں کو بہلانے یا کسی کام پر رضامند کرنے یا مکتب بھیجنے کی غرض سے جو وعدے اُنکے والدین یا مربی کریں اُن کو ضرور وفا کرنا چاہیئے۔

اگر ایسا موقع آئے جہاں سچ بولنا مصلحت کے خلاف ہو مثلاً معرکۂ جنگ میں بمقابلہ غنیم تو مناسب یہ ہے کہ رمز و کنایہ سے بات کہے یا جواب دینے سے صاف انکار کر دے صریح جھوٹ ہرگز نہ بولے، کیونکہ جب زبان سے ناراست بات نکلتی ہے تو دل کی راستی اور صفائی میں خلل واقع ہوتا ہے۔

نیت کی سچائی یہ ہے کہ انسان جس کام کا قصد کرے خلوص کے ساتھ کرے، اُس میں خود غرضی فریب یا ریا کا لگاؤ نہ ہو مثلاً کوئی شخص خیرات کرنیکا ارادہ کرے اور اُس کے دل میں یہ بھی خیال ہو کہ ایسا کرنے سے میری ناموری ہوگی تو وہ نیت کا سچا نہیں ہے کیونکہ یہ ارادہ اُس نے دوسروں کی فائدہ رسانی کے واسطے نہیں کیا بلکہ اپنی ناموری کی غرض سے کیا ہے۔

ایک ارادہ کی سچائی ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ انسان جب کسی نیک کام کا ارادہ کرے تو پختگی کیساتھ کرے، اُس میں ضعف تذبذب، دودلی نہ ہو، مثلاً ایک شخص نے ارادہ کیا کہ اس کو اپنی سالانہ آمدنی سے ہزار روپے پس انداز ہوں گے تو فائدۂ عام کیلئے ایک عمارت تعمیر کرائے گا اگر یہ ارادہ اُس کے دل میں پختہ ہے تو اُس کا عزم صادق کہلائے گا ورنہ کاذب۔

عہد کی سچائی یہ ہے کہ ... جس کام کے پورا کرنے کا عہد کیا ہو، حتی المقدور اُسمیں کوشش کرے، اور جب تک اپنے عہد کو وفا نہ کرے، سعی و کوشش سے باز نہ رہے۔

عمل کی سچائی یہ ہے کہ انسان اپنے کاموں میں تکلف اور بناوٹ نہ کرے، اپنی حالت کو اوروں کی نظر میں ایسی نہ دکھائے جیسی کہ حقیقت میں نہیں ہے۔ مثلاً کوئی شخص عالم نہ ہو اور عالموں کی سی طرز و روش اس غرض سے اختیار کرے کہ وہ لوگوں کے نزدیک عالم سمجھا جائے، تو ایسا شخص گو زبان سے جھوٹ نہیں بولتا مگر عملاً کاذب ہے۔

مسز گاندھی کی رہائی کا مسئلہ

نئی دہلی۔ ۲۴/ دسمبر، حکومت ہند کے ایک سرکاری بیان میں لکھا ہے کہ مسز گاندھی کو موجودہ حالت میں اُن کے شوہر سے علیحدہ کرنا جبکہ اُن کا بہترین طبی علاج بھی ہو رہا ہے اُن کی صحت کے لئے کچھ مفید نہ ہوگا۔ اُن کے لڑکے اور دیگر اقربا اُن سے برابر ملتے رہتے ہیں۔

بمبئی ٹاکیز کی ہماری بات

ہماری بات بمبئی ٹاکیز کی وہ مایۂ ناز تصویر ہے جس نے بمبئی میں بمبئی ٹاکیز کی تمام گزشتہ تصاویر کے ریکارڈ توڑ دئے ہیں۔ چنانچہ ہماری بات اس وقت بمبئی میں مقبولیت اور ہردلعزیزی کے اعتبار سے تمام تصاویر سے آگے ہے، بمبئی کے بعد یہ تصویر لاہور۔ راولپنڈی، سیالکوٹ اور لائل پور میں عید کے موقع پر پیش کی جا چکی ہے۔

"ہماری بات" جو مسز دیوکا رانی کی زیر نگرانی تیار ہوئی ہے وہ صرف دلچسپ ہی نہیں ہے بلکہ ایک نہایت سنجیدہ تصویر ہے جسے بڑی خوبی کے ساتھ تیار کیا گیا ہے، اس تصویر کو دہلی کے سب سے بڑے دسٹری بیوٹرس مسرس جگت نراین نے شمالی ہند کے لئے خرید لیا ہے جس کی نمائش عنقریب کانپور وغیرہ میں بھی ہونیوالی ہے۔

یہ طے ہو گیا کہ میں آپ کی کنیزی میں آجاؤں، اس وقت سے میں آپ کی کنیز ہوں اور کسی کے لئے جائز نہیں کہ مجھے آپکی خدمت سے روک سکے اور نہ خود مجھے آپ کی خدمت سے اعراض درست ہوگا۔ میں نے اپنے وہ تمام مملوکات آپ کو ہبہ کیے جو میں رکھتی ہوں۔ روپیہ گیہوں اور میرا کل مال اور وہ اولاد جو مجھ سے پیدا ہوگی اور میں آئندہ جس مال کی مالک ہوں گی، یہاں تک کہ وہ کپڑا جو میرے جسم پر ہوگا وہ سب آپ کا ہے، اور کوئی آپ سے میرے آپ کی خادمہ ہونے میں نزاع کرے اور آپ کو روپیہ اور گیہوں دیکر مجھے آپ کی کنیزی سے نکالنے پر آپ کو راضی بھی کرے تب بھی مجھے یا میری اولاد کو کوئی آپ کی غلامی سے باہر نہیں کر سکتا۔ آپ میرے اور میری اولاد کے مالک و سردار ہیں جہاں کہیں بھی ہوں، آپ بھی ہمارے خدا، رسول، اور بادشاہ کی قسم کھائیے کہ میرے سوا کسی عورت سے شادی نہ کریں گے نہ اسے کنیز بنائیں گے، میں قسم کھاتی ہوں کہ جس گھر میں آپ ... اُس سے کبھی نہ بھاگوں گی۔"

اس نکاح نامہ میں ... عورت نے مرد کو قسم دی ہے کہ تم دوسری کنیز نہ رکھنا اور جس قدر تصریحات ہیں وہ بالکل ایسی ہیں جن سے عورت کی مجبورانہ زندگی کا پتہ چلتا ہے، وہ آخری سانس تک اپنے کو اور اپنی اولاد کو بغیر کسی شرط کے مرد کی غلامی میں دے رہی ہے اور اُسے اپنی جان و مال سب پر غیر محدود حد تک مسلط کر رہی ہے یہاں تک کہ اپنے جسم کے کپڑے تک کا مالک شوہر کو بنا رہی ہے۔

مصر میں ایک زمانے میں عورت، مرد کو مہر ادا کرتی تھی "ثمن عفت" اگر اس کے پاس مہر کے لئے روپے نہیں ہوتے تو وہ شادی نہیں کر سکتی تھی۔

قانون "فلوپاتور" کی رو سے عورت بغیر مرد کی اجازت کے کسی قسم کا معاملہ نہیں کر سکتی تھی اور خرید و فروخت، رہن و بیع وغیرہ میں شوہر کی اجازت کی ضرورت ہوتی تھی۔

بنگال کے نئے گورنر

نئی دہلی۔ ۲۳/ دسمبر، ایک پریس کمیونک میں اطلاع دی گئی ہے کہ ہز مجسٹی ملک معظم نے مسٹر رچرڈ گارڈنر کیسے کو جو کہ موجودہ وزیر سٹیٹ رزیڈنٹ ہیں گورنر بنگال مقرر کیا ہے۔

اقوالِ زرّیں

دولت سے ہزاروں فوائد ہیں، لیکن سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ انسانیت کے جذبہ کو کچل کر رکھ دیتی ہے اور اس پاک جذبہ کے کچلے جانے کے بعد انسان، انسان نہیں رہتا بلکہ چمکتے ہوئے سونے کی طرح ایک بے جان دھات کا ٹکڑا بن کر رہ جاتا ہے۔

شہری وہ ہے جو اپنے ملک کی قانون سازی اور نظامِ عدالت میں حصّہ لینے کا حق رکھتا ہے۔

انسانی حیثیت میں مساوات حاصل کرنے انسانی ضروریات کو برابر کرنا زیادہ ضروری ہے۔

دولت اس کی نہیں جو اسے حاصل کرتا ہے بلکہ اسکی ہے جو اسے سلیقہ سے خرچ کرتا ہے۔

خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

موجِ تبسّم

مجسٹریٹ نے قہر آلود نگاہوں سے گواہ کی طرف دیکھا اور گرج کر بولا:۔

"تم کہتے ہو اس آدمی نے تمہاری چیزیں چرا لیں مجرم کے یہاں سے بہت سا سامان ملا ہے، تم اس [illegible] میں سے اپنی چیزیں پہچان سکتے ہو؟"

"جی حضور! یہ رومال میرا ہے جس [illegible] "ب" کا حرف کڑھا ہوا ہے" گواہ نے کہا،

مجسٹریٹ بولا۔

"لیکن میرے بھائی! تو یہ کوئی ثبوت نہیں ہے، یہ دیکھو میرے پاس بھی ایک رومال ہے جس کے کونے پر "ب" کا حرف کڑھا ہوا ہے،"

"تو حضور میرے بھی تو دو رومال گم ہو گئے ہیں"۔

مجسٹریٹ:۔ ملزم سے! میرا خیال ہے کہ میں آئندہ تم کو اس عدالت میں نہیں دیکھوں گا۔

ملزم:۔ کیا حضور پنشن لینے والے ہیں۔

خدا کی رحمت سے [illegible]

[illegible] مقرر کر دیا۔ چند [illegible] تک آ گئی اور با[illegible] سر یاد کی، مامون الرشید اپنے مصاحب کی جانب سے بہت خوش اعتقاد تھا اس نے لوگوں سے کہا، تمہاری شکایت بالکل غلط ہیں۔ میں نے جس شخص کو کوفہ کا عامل مقرر کیا ہے وہ بہت ہی رحمدل اور منصف مزاج ہے، اس کے تقرر کو تم لوگ اپنے لئے خدا کی رحمت سمجھو، شاکی رعایا ترجمان نے فوراً دست بستہ عرض کیا۔ امیر المومنین! اگر عامل کوفہ کا تقرر درحقیقت رحمت خداوندی ہے تو اسے کسی ایک شہر تک محدود کر دینا مناسب نہیں اس رحمت خداوندی سے اہل کوفہ کا دل تو بھر گیا، اب اس سے سلطنت کے دوسرے حصّوں کو بھی مستفید ہونے کا موقع عطا فرمائیے۔

مامون الرشید بہت ہنسا اور اس نے ڈاکی کو واپس بلا لیا۔

افسانہ

فریبِ عشق

از مس اے نسیمی صاحبہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ میری زندگی تلخ ہو گئی ہے آرزوؤں اور ارمانوں کا گلا گھٹ چکا ہے اس کی محبت کا خلش آمیز خیال دل میں میٹھا میٹھا درد پیدا کرتا ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ میرے دل میں ان پیارے دنوں کی خوش آیند یاد بھی باقی نہیں جو کبھی کسی کے ساتھ گزرے تھے، پہلے میں سمجھتی تھی کہ زندگی قہقہوں، مسکراہٹوں کا نام ہے۔ میں سوچتی تھی کہ مجھ کو تمام دنیا کی ساری خوشیاں نصیب ہیں لیکن آہ! یہ کس قدر حسین فریب تھا جس میں ایک عرصہ تک مبتلا رہی۔

گزرے ہوئے واقعات صرف خواب و خیال رہ گئے ہیں، میں خود حیران ہوں کہ میں پہلے سے کتنی بدل گئی ہوں میرے قہقہوں کے پیچھے گریہ و زاری پوشیدہ ہے میری مسکراہٹوں کے دامن میں بھیانک کالی گھٹائیں پوشیدہ ہیں، میری خوشیوں میں آنسوؤں کے دریا لہریں مار رہے ہیں لیکن دنیا اس سے قطعی ناواقف ہے اور شاید ہمیشہ رہے، (کاش کہ ایسا ہی ہو)

اس ظالم کے اس خط کا خیال اب تک میرے دل میں جما ہوا ہے اور رہ رہ کر سوئیاں بھونک رہا ہے مجھکو پورا یقین تھا کہ اس کو مجھ سے محبت ہے بہت محبت! اگر ایسا نہ ہوتا تو اس کے الفاظ سے اتنی بیتابی اور اضطراب کیوں مترشح ہوتا؟ کیا وہ محبت بھرے الفاظ سب دھوکہ تھے؟ اور تھے بھی، حقیقت میں وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا تھا۔۔۔

آہ! وہ ایک کہانی تھی جو ختم ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گئی اب تو ہم ہیں اور بیتے ہوئے دنوں کی یاد۔

میرے معبود یہ زندگی کیسے کٹے گی؟

اوہ! خیالات کی رو میں کہاں سے کہاں پہنچ گئی، اچھا اب اصل واقعہ سنئے۔

سعید میرے والد کے ایک دوست کا لڑکا تھا میں اسکو جانتی تو اچھی طرح تھی لیکن پہچانتی نہ تھی اور یہ بھی محض اتفاق تھا کیونکہ والد صاحب مجھکو برائے نام ہی پردہ کراتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک دعوت کے موقع پر میری اس سے ملاقات ہو گئی، وہ بے انتہا خوش اخلاق اور مہذب انسان تھا، مجھکو اس سے مل کر بہت خوشی ہوئی اس کے بعد سعید اکثر میرے گھر آنے لگا گو شکل و صورت کے اعتبار سے وہ غیر معمولی تو کیا معمولی حسین بھی نہیں تھا لیکن اس کی باتیں اسقدر دلچسپ ہوتی تھیں کہ گھنٹوں اٹھنے کو دل نہ چاہتا تھا، دن گزرتے گئے اور ہم دونوں ایک دوسرے سے قریب تر ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ ایک دن سعید نے اظہار الفت کر ہی دیا۔ اُف! میں بھول نہیں سکتی، وہ گھڑی مجھ کو ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ تمام دنیا کی خوشیاں میرے چاروں طرف اکٹھا ہو کر مجھکو مبارکباد پیش کر رہی ہیں لیکن یہ میری سراسر بیوقوفی اور نادانی تھی کہ ایک کم ظرف بھیڑیے پر اعتبار کر کے اپنی زندگی تباہ کی۔

سعید میں سب سے بڑی برائی یہ تھی کہ وہ انتہائی درجہ کا بدگمان تھا، کم از کم مجھ پر تو اس کو ایک رتی بھر اعتبار نہ تھا وہ سمجھتا تھا کہ میں اپنے دوستوں کو تختۂ مشق بناتی ہوں اور چونکہ میں پردہ میں ہوں اس لئے ذرا کم موقع ملتا ہے اسڑ یہ حالت ہے جو شخص جیسا ہوتا ہے دوسرے کو بھی ویسا ہی خیال کرتا ہے، سعید نے جس آئینے میں میری شکل دیکھنا چاہی اس میں اس کو بار بار اپنی ہی تصویر نظر آتی، فریبی یہ نہیں جانتا تھا کہ میرے تمام دوست سوائے راجکمار کے شادی شدہ ہیں اور جن کی بیویاں میری انتہائی عزیز سہیلیاں ہیں، اور راجکمار قریب قریب میرا ہم عمر ہے۔

میرے لئے دو راستے تھے ایک تو یہ سعید کے طعن و تشنیع سے بچنے کی خاطر اس سے ہمیشہ کیلئے کنارہ کشی اختیار کر لوں [illegible] محبت میں گرفتار رہوں۔ باوجود کوشش کے بھی میں سعید [illegible] سکی اور وہ میرے کاسۂ دل میں اسی طرح جگمگاتا رہا [illegible] معلوم تھا کہ اس کے ہونٹوں کے اندر بھیڑیے کے دانت [illegible] پلکوں کے اندر باز کی آنکھیں چھپی ہوئی ہیں، اس کے [illegible] شہباز کے پنجے ہیں اور اس کے سینہ میں پتھر کا دل [illegible]

سعید نے ایک دن کیا کیا کہ اپنے نوکر کے ہاتھ چند [illegible] کے پھول اور ایک خط میرے گھر بھیج دیا میں اس وقت [illegible] گئی تھی اس لئے وہ چیزیں والدہ کے ہاتھ میں پہنچ [illegible] کافی غصّہ آیا اور میری واپسی پر دبے الفاظ میں مجھکو [illegible] میں سب کچھ سمجھ گئی اور جو حالت اس وقت میری [illegible] ہی جانتی ہوں۔ سب سے زیادہ تکلیف مجھکو اس با[illegible] ہوئی کہ سعید کا آنا جانا بند ہو گیا میرے اوپر بجلی سی [illegible] میں سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

کبھی کبھی مجھکو خود پر ہنسی آتی کہ میں اس سے محبت [illegible] ہوں جو میرے چال چلن تک پر شک کرتا ہے لیکن جب [illegible] نہ لگے اور بجھائے نہ بنے" کا سوال آ جاتا تو مجھکو ہار ما[illegible]

اس واقعہ کو تقریباً ایک ہفتہ گزر چکا تھا کہ ایک [illegible] نے ایک خط لا کر دیا کہ "ذرا پڑھ کر تو سنا دو" میں نے [illegible] لکھائی صاف سعید کی تھی دستخط بالکل ویسے ہی تھے [illegible] کہ فاؤنٹن پن اور سیاہی بھی ایک سی تھی اس لئے [illegible] میں شبہ کی گنجائش ہی نہیں تھی کہ وہ سعید کا خط نہیں [illegible] خوبصورت فیروزی رنگ کے لفافہ میں تھا اور اس کا مضمون [illegible]

عزیز از جان زرینہ

جب سے تمکو دیکھا ہے یقین کرنا راتوں کی نیند [illegible] حرام ہو گیا ہے ہر وقت تمہاری یاد ستاتی ہے لیکن [illegible] انصاف ہے کہ تم اپنے حسنِ جہاں سوز کی جھلک دکھا [illegible] تو بتا دو لیکن اتنی بھی اجازت نہ دو کہ در دولت پر حا[illegible] کی پیاس اور دل کی بے چینی مٹاؤں؟ اچھا بتاؤ کہ [illegible] شرف کب حاصل ہوگا؟ زرینہ یہ سمجھ لینا کہ میری جا[illegible] ہاتھ میں ہے اگر جلدی خبر نہ لی تو شبِ فراق میں [illegible] جان دیدوں گا۔ فقط دیدار کا طالب

تمہارا اور صرف تمہارا [illegible]

اُف! میں بتا نہیں سکتی میری کیا حالت ہو[illegible] زمانے میں میں پسینہ میں تر ہو گئی، سر چکرانے لگا [illegible] سے چھوٹ کر گر گیا، راجکمار چلا گیا اس کے جا[illegible] نے صرف یہ جاننے کے لئے کہ یہ بات سچ ہے یا غلط [illegible] خط لکھا اور ایک ہفتہ کا وقت جواب کے لئے دیا [illegible] ہفتہ کے بعد جب میرا قاصد جواب کے لئے پہنچ[illegible] نے جواب دیا، اوہو میں تو بھول گیا اس وقت [illegible] غصّہ آیا، ذلیل انسان نے مجھ کو بھی اپنی ہی طر[illegible] خیال کیا تھا۔ مجھ کو اپنی اس توہین پر سخت غصّہ [illegible] وقت ایک نہایت تلخ خط سعید کو لکھ کر ڈال دیا [illegible] کے لئے قطع تعلق کر لیا۔ گو میں نے اس طرح خو[illegible] دے دیا لیکن پتہ نہیں کیوں اس بے وفا کی [illegible] کرتی ہے، سعید میرے لئے ایک ایسا زہر ہلاہل [illegible] ہے جس کو میں بوند بوند پینے پر مجبور ہوں، [illegible] سعید اتنا کمینہ نہ ہوتا۔

چٹگاؤں پر ہوائی حم[illegible]

نئی دہلی۔ ۲۲ دسمبر۔ ایک سرکاری بیا[illegible] گیا ہے کہ دشمن کے ایک ہوائی جہاز نے ۲۰ [illegible] چٹگاؤں کے علاقہ پر چند بم گرائے جان و مال کا بہت کم [illegible]

اُس کے لئے واجبی دام۔۔۔



آپ کے لئے واجبی دام۔۔۔



رُوئی پیدا کرنے والے اور رُوئی کے کپڑوں کے ضرورتمند یعنی آپ اُن سب لوگوں سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں، جن کا کپڑے کی قیمت سے تعلق ہے۔ بیوپاریوں کو جو عام تجارتی آزادی حاصل ہوتی ہے اُسے بھی آپ کے مفاد پر ترجیح نہیں دی جا سکتی۔ اس سال جون میں کپڑوں کی قیمتیں اس حد تک بڑھ گئی تھیں کہ غریبوں کو تن ڈھکنے کے لئے بھی کپڑا نہیں مل سکتا تھا۔ ایسی صورت میں مرکزی حکومت کے انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز ڈپارٹمنٹ کے لئے قدم اُٹھانا لازمی تھا۔

سب سے پہلے اس کی ضرورت تھی کہ اس بے بنیاد افواہ کی قلعی کھولی جائے کہ ملک میں کپڑوں کا کال پڑ چکا ہے اور بیوپاری گراں سے گراں قیمت پر کپڑا بیچنے میں حق بجانب ہیں۔ چنانچہ بیوپاریوں کے اسٹاک کا جائزہ لیا گیا، جس سے اگست میں یہ معلوم ہوا کہ اُن کے پاس ایک ارب ستر کروڑ گز کپڑا موجود ہے۔ اس کے بعد کئی طرح کے کنٹرول نافذ کئے گئے۔ ان تدبیروں کی کامیابی میں ہندوستان کی عظیم الشان سوتی صنعت کا بڑا حصّہ ہے۔ جو کارروائی کی جا رہی ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے۔

تیاری کی لاگت پر کنٹرول

کچی روئی، بل اسٹور، کیمیاوی اشیاء، رنگنے کے مسالے، مشینری اور مِل پرزوں وغیرہ کی قیمتوں پر حکومت نے کنٹرول کر لیا ہے۔ اس کنٹرول سے کپڑوں کی تیاری کی لاگت میں جو مسلسل اضافہ ہو رہا تھا وہ رک گیا ہے۔ اس کنٹرول کی وجہ سے کاشتکاروں کو بھی روئی کے اچھے دام ملتے رہیں گے۔

ذخیرہ بندی کے خلاف کارروائی

سوتی کپڑا اور دھاگہ (کنٹرول) آرڈر مورخہ جون ۱۹۴۳ء کی رُو سے بیوپاریوں اور دکانداروں پر لازم ہو گیا ہے کہ وہ اپنے کپڑے کے اسٹاک کو ایک مقررہ مُدت کے اندر فروخت کر دیں۔ اس کا مقصد بھی قیمتیں گھٹانا ہے۔

اسٹینڈرڈ کپڑا

حکومت ہند کا انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز ڈپارٹمنٹ ہر سال قوم کی طرف سے [illegible] مضبوط کپڑا [illegible] سے خرید رہا ہے۔ اور اسے مُقررہ قیمتوں پر تقسیم کر رہا ہے [illegible] ہے کہ اس کپڑے کے مقابلہ پر دوسری قسم کے کپڑوں کی قیمتیں ضرور گھٹیں گی۔

ریلوے کی [illegible]

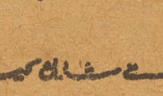
ایک پرسنور ٹیز اسٹینس کمیٹی قائم کی گئی ہے تاکہ سوتی کپڑوں کی تقسیم جلد سے جلد کی جا سکے۔ نیز کسی جگہ بھی مقامی طور پر کپڑے کی قلت نہ ہونے پائے۔ اسلئے کہ اس سے نفع خوری میں اضافہ ہوتا ہے۔

پیداوار میں اضافہ

خصوصی کمیٹیاں ایسے طریقے معلوم کرنے میں مصروف ہیں جن سے کارخانوں کی پیداوار اور کرگھوں کی پیداوار کو بڑھایا جا سکے۔ جس قدر پیداوار بڑھے گی اسی قدر قیمتیں کم ہوں گی۔ اس لئے حکومت اور صنعت ہر ممکن طریقہ سے پیداوار کو بڑھا رہی ہے۔

کنٹرول کے ان طریقوں کو اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ آپ یعنی خریدار یہ جان لیں، کہ انھیں کیوں یہ حق ہے کہ وہ دکانداروں کو غیر واجبی دام دینے سے انکار کر دیں۔ جو تدابیر انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز ڈپارٹمنٹ اور کپڑے کی صنعت نے مشترکہ طور پر اختیار کی ہیں اُن کی وجہ سے کپڑے کی تھوک قیمت میں چالیس فی صدی کی زبردست کمی ہو گئی ہے چونکہ قیمت میں بھی کپڑے کی دکانوں پر اسی مناسبت سے کمی ہونی چاہیئے۔

واقعات جانیئے
اور اپنے حقوق کا
مُطالبہ کیجیئے



محکمۂ اطلاعات اور براڈکاسٹنگ سے شائع کیا

سالِ نو کا نیا تحفہ

بمبئی ٹاکیز کا لاجواب دلکش اور بے مثل شاہکار

ہماری بات

ناولٹی ٹاکیز کانپور [illegible]

خاص اداکار:۔ دیوکا رانی، جے راج، شاہنواز، ممتاز علی، پربھا دیوی

تاریخ کا انتظار [illegible]

مسٹر بی بی سنگھ جیوری نے بیگناہ قرار دیا

لکھنؤ۔ ۲۳ دسمبر۔ آج مسٹر بی۔ بی سنگھ [illegible] سی۔ ایس۔ سابق سکریٹری لوکل سلف گورنمنٹ یو۔ پی ٹھاکر بھنور سنگھ تعلقدار رام گڑھ گلریا گور بخش سنگھ۔ نقیرے اور انتو ملزمان کے خلاف مقدمہ میں آج حضرات جیوری اور اسیسر نے مسٹر ایف ایس اسمتھ سیشن جج لکھنؤ کو اپنی رائے سے مطلع کر دیا۔ مسٹر بی۔ بی سنگھ کے خلاف بلسیا کے قتل کرنے کے الزام میں ان پانچوں حضرات کی حیثیت ایک جیوری کی تھی اور پانچوں افسران نے ملزم کو بیگناہ قرار دیا۔ انھیں پانچوں حضرات نے جو مسٹر بی۔ بی سنگھ ٹھاکر بھنور سنگھ۔ گور بخش سنگھ۔ انتو اور نقیرے کے خلاف مسماۃ بلسیا کی نعش ضائع کرنے اور ثبوت جرم چھپانے کے مقدمہ میں جیوری کی حیثیت سے مقدمہ کی سماعت کر رہے تھے۔ متفقہ طور پر ملزمان کو بیگناہ قرار دیا۔ جیوری کی رائے حاصل کرنے کے بعد مسٹر ایف۔ ایل اسمتھ سیشن جج لکھنؤ نے مقدمہ کی سماعت ۱۰ جنوری کے لئے ملتوی کی۔ جب آپ اپنا فیصلہ صادر کریں گے۔

بغداد۔ ۲۳ دسمبر۔ عراق کے وزیر اعظم نوری السعید نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ آپ ایک نئی کیبنٹ بنائیں گے جس میں سابق کیبنٹ کے چند ممبران شامل ہوں گے۔

حج کی سہولتوں کے متعلق گفتگو

نئی دہلی۔ ۲۳ دسمبر۔ ڈاکٹر این۔ بی کھرے [illegible] انتظام حج کے مسائل طے کرنے کے متعلق بمبئی [illegible] ہوگی تاکہ حاجیوں کی سہولت کے لئے مزید جہاز [illegible] کیا جائے۔ یہ کانفرنس ۵، ۶، ۷ جنوری کو منعقد [illegible] جہازوں پر قیام طعام اور کرائے کے متعلق [illegible] پر غور کیا جائے گا۔

یہ کانفرنس حاجیوں کے جہازوں کے متعلق اپنی پوزیشن واضح کرے گی جو یقین کیا جاتا ہے کہ یہ ہوگی کہ جہازوں پر مزید سہولتیں بہم پہونچائی جائیں مگر یہ سہولتیں موجودہ کرایوں پر نہیں ہوں گی۔

ایک اور آئی۔ سی۔ ایس پکڑا گیا

کلکتہ۔ ۲۱ دسمبر۔ کل رات کو مسٹر کے۔ ان بکری نے مسٹر ٹی۔ ان بینان۔ آئی۔ سی۔ ایس اڈیشنل مجسٹریٹ مدنا پور کو رشوت ستانی کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ کہا جاتا ہے کہ اُنھوں نے کھڑکپور کے ایک ڈاکٹر سے رشوت لے لی، اس ڈاکٹر پر بھی رشوت لینے ہی کا مقدمہ چل رہا تھا۔

پریذیڈنٹ روزویلٹ کا اعلان

[illegible] پریذیڈنٹ روزویلٹ [illegible] ہائڈ پارک (نیویارک) [illegible] کرتے ہوئے [illegible] ہمدردوں کے ساتھ [illegible] حاصل کر اپنے دشمنوں پر مختلف جگہوں [illegible] کے متعلق اسکیم تیار کرنے [illegible] میں بین الاقوامی [illegible] لیڈروں نے [illegible] مظالم ڈھا [illegible] وجہ سے مستقبل کے [illegible] جنھوں نے ہمارے کرسمس کے تیوہار کو تاریک کر دیا تھا لیکن اس سال میں کہہ سکتا ہوں کہ اب کم سے کم ہم حقیقی بھروسہ کے ساتھ مستقبل کو دیکھ سکتے ہیں خواہ اس کے لئے ہمیں کتنی بھاری قیمت ادا کرنا پڑے، دنیا میں امن قائم ہو کر رہے گا۔ اس سال میں دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتا ہوں، پچھلے سال میں صرف امید ظاہر کر سکتا تھا۔ قاہرہ اور طہران میں ہم نے نہ صرف فوجی معاملوں پر غور کیا بلکہ مستقبل کے بارے میں بھی غور کیا۔

قاہرہ اور طہران میں مجھے مارشل چانگ کائی شیک اور مارشل سٹالن سے پہلی دفعہ منہ در منہ بات کرنے کا موقعہ ملا۔ آپ نے بتلایا کہ جاپان کے خلاف مختلف سمتوں سے حملہ کرنے کرنے کی اسکیم تیار کر لی گئی ہے۔ ہم نے یہ بھی طے کر لیا ہے کہ جرمنی پر بہت بڑا حملہ کیا جائے۔ پورب میں روسی فوجیں دباؤ ڈالیں گی اور دکھن میں اٹلی سے اتحادی فوجیں آگے بڑھیں گی۔ آپ نے بتلایا کہ امریکہ کے پاس اس وقت ایک کروڑ سے زیادہ فوج موجود ہے۔ ایک سال ہوا امریکہ کی ۱۷ لاکھ فوج سمندر پار رہی تھی اور اس سال اس کی تعداد دوگنی ہو گئی ہے اور جولائی تک اس کی تعداد ۵۰ پچاس لاکھ ہو جائے گی۔

آپ نے بتلایا کہ جنرل آئزن ہوور دوسرے مورچہ کے کمانڈر مقرر کر دئے گئے ہیں اور جنرل کرل سپاز جرمنی پر حملہ کرنے والی ہوائی فوج کے کمانڈر مقرر کئے گئے ہیں۔

لندن سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جنرل سر ہنری میٹلینڈ ولسن کو روم ساگر کی لڑائی کا سپریم کمانڈر مقرر کر دیا گیا ہے۔

مزید چیزوں پر پابندی

نئی دہلی۔ ۲۳ دسمبر۔ نفع اندوزی اور ذخیرہ اندوزی کو روکنے کے [illegible] کے ماتحت حکومت ہند نے دو نئے حکم جاری کئے ہیں۔ ایک حکم کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ کوئی شخص مندرجہ ذیل چیزوں کو تین ماہ کی ضرورت کے استعمال سے زیادہ اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔ اور جو بیوپاری ان چیزوں کا کاروبار کرتے ہیں ان کو چاہیئے کہ ان کے اسٹاک اور ان کی قیمت خرید کے بارے میں حکومت کو اطلاع دیں۔

لکڑی کا کوئلہ۔ کوک۔ ایندھن، ٹائلٹ کا سامان، مثلاً صابون۔ بلیڈ۔ ٹوتھ پیسٹ۔ ٹوتھ پاؤڈر۔ بوٹ پالش۔ بیٹری ٹینٹری کا سامان۔ ٹینس بال وغیرہ۔

بحکم جناب مسٹر اے۔ پی کھتری ریونیو افیسر صاحب بہادر کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۷۱/۲۶ سنہ ۱۹۴۳ء

بعدالت جناب مسٹر اے پی کھتری صاحب ریونیو افیسر کانپور

مسماۃ دیو ہوتی دیوی		مدعی

بنام کلوا وغیرہ		مدعا علیہ

بنام کلوا ولد گوبندا قوم چمار ساکن وینان پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

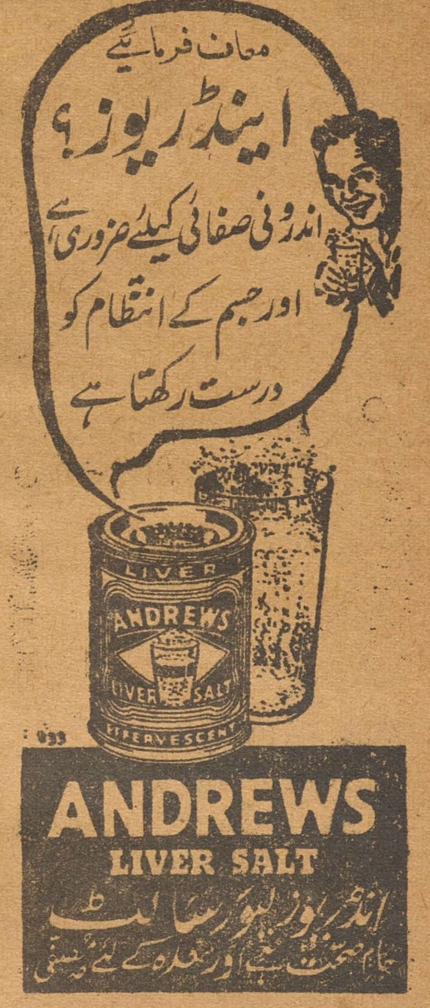
واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۷۱ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن مقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جئے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہر گاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے، پس آپکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہونکو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۱ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت		دستخط حاکم عدالت

لکھنؤ۔ ۲۳ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ لکھنؤ سے انگریزی کا ہفتہ وار اخبار ''دیکلی آبزرور'' فروری سے شائع ہونا شروع ہوگا۔ مسٹر گوپی ناتھ سریواستو ممبر اسمبلی اسکے ایڈیٹر ہونگے۔



ڈاکٹر گوبلز کی تقریر

برلن۔ ۲۵ دسمبر، جرمنی کے پروپیگنڈا وزیر ڈاکٹر گوبلز نے کرسمس کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امن کے وقت کرسمس ایک تیوہار ہوتا ہے جس میں گھر کے لوگ مل کر حصہ لیتے ہیں لیکن اب جبکہ لڑائی پورے جوبن پر ہے یہ تیوہار لاکھوں جرمنوں کے لئے جدائی کا تیوہار ہے۔ بے شمار جرمن اس تیوہار کو اپنے گھر اپنے عزیزوں سے دور منا رہے ہیں۔

ڈاکٹر گوبلز نے مزید کہا کہ اس لڑائی میں ہم نے [illegible] کچھ کھویا ہے وہاں کچھ حاصل بھی کیا ہے۔ [illegible] یہاں کمی پڑ گئی ہے لیکن ہماری دولت بڑھ گئی ہے۔ جرمن بیحد دلیری کا ثبوت دے رہے ہیں۔ دشمن کو جرمنوں کی تازہ طاقت کا علم نہیں ہے۔ شاید آنیوالے [illegible] بہار میں دشمن کو [illegible] یورپ میں ہماری مسلح فوجوں سے ٹکر لینے کا موقع ملے گا۔

کبوتروں سے کام لیا جا رہا ہے

کلکتہ۔ ۲۲ دسمبر، یونائٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ بنگال کے قحط زدہ علاقوں میں امداد کا کام کرنے کیلئے فوج کبوتر استعمال کر رہی ہے۔ ہر روز موٹر گشتوں کے ذریعہ گشتی دستے علاقوں کا حالات معلوم کرنے کیلئے بھیجے جاتے ہیں، ہر دستے کے ساتھ چھ کبوتر ہوتے ہیں جن کے ذریعہ مرکزی اڈہ کو خبریں پہونچائی جاتی ہیں۔

[illegible] مارشل کی تعلیمی فلموں کا مظاہرہ

[illegible] تمام مدارج پیش کئے گئے۔ آخری فلم "مرکس اعظم" دکھائی گئی جو بہت دلچسپ تھی۔ مسٹر مارشل کے پاس کئی دوسری فلمیں بھی ہیں جو وہ مختلف انجمنوں کو دکھانے کے لئے مفت دیتے ہیں اور یہ فلمیں یقیناً طلبا کی واقفیت کے لئے بہت ضروری ہیں۔ (نامہ نگار)

دوا فروشوں پر نیا ٹیکس

نئی دہلی۔ ۲۴ دسمبر، دوائی کنٹرول آرڈر کے ماتحت حکومت ہند نے دوائی بنانے والے باہر سے منگانے والے اور تھوک بکری کرنے والے بیوپاریوں پر مندرجہ ذیل سالانہ فیس لگائی ہے۔

(۱) اگر لائسنس یافتہ بیوپاری کلکتہ یا بمبئی میں بیوپار کرتا ہے تو اس کی سالانہ فیس چھ سو روپیہ ہوگی (۲) بمبئی یا کلکتہ سے باہر بیوپار کرنے پر فیس [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی۔ خوردہ فروشوں کو چار درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (اے۔ بی۔ سی۔ ڈی) ان میں جو بیوپاری بمبئی یا کلکتہ میں اپنا کاروبار چلاتے ہیں ان پر بالترتیب ۱۴۰۔ ۹۰۔ ۶۰۔ ۳۰ روپیہ فیس ہوگی۔ دو لاکھ سے زیادہ آبادی والے شہر میں بیوپار کرنے والے بیوپاری پر فیس بالترتیب ۱۰۰۔ ۷۵۔ ۵۰۔ ۲۵ روپیہ ہوگی۔ ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ آبادی والے شہر میں فیس بالترتیب ۶۰۔ ۴۰۔ ۲۰ اور ۱۰ روپیہ ہوگی۔ اور باقی شہروں میں ۱۰ اور ۵ روپیہ ہوگی۔

سہ روزہ "زمزم" کا اجراء

لاہور۔ ۲۴ دسمبر، اخبار "زمزم" لاہور کو حکومت ہند اور حکومت پنجاب دونوں نے شائع کرنیکی اجازت دیدی ہے جس کا پہلا پرچہ خاص نمبر کی صورت میں یکم جنوری ۱۹۴۴ء کو شائع ہو رہا ہے۔

مسٹر چرچل کی صحت

لندن۔ ۲۹ دسمبر، ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ سے ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر چرچل کی صحت کی بحالی کی رفتار بہت تسلی بخش ہے انکی صحت کے بارے میں اور کوئی بلیٹن شائع نہیں ہوگا۔

مسٹر جناح کا جلوس

کراچی۔ ۲۳ دسمبر، آج تیسرے پہر مسلم لیگ کے صدر منتخب مسٹر جناح کا ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا۔ جس گاڑی میں مسٹر جناح سوار تھے اسکو ۳۱ اونٹ کھینچ رہے تھے۔ اس کے پیچھے تقریباً سو کاریں تھیں جن میں ملکی لیڈر بیٹھے ہوئے تھے، جلوس شام کے ساڑھے سات بجے ہارون آباد میں ختم ہوا۔ وہاں مسٹر جناح نے لیگی جھنڈا لہرایا۔

جسٹس باجپئی کا انتقال

الہ آباد۔ ۲۱ دسمبر، الہ آباد ہائی کورٹ کے ایک جج مسٹر جسٹس اوماشنکر باجپئی آج تقریباً ایک بجے دن کو انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۵۹ برس کی تھی اور وہ اگست ۱۹۴۴ء میں ریٹائر ہونے والے تھے۔

لڑائی ۱۹۴۴ء میں ختم ہو جائیگی

لندن۔ ۲۱ دسمبر، جنرل سمٹس نے کل پریٹوریا میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ سال ہمیں ایسی شاندار فتح حاصل ہوگی جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی اور ممکن ہے کہ سال کے ختم ہونے سے پہلے یہ جنگ ختم ہو جائے گی۔

بلغاریہ کے چھ افسروں کی خودکشی

زیورچ ۲۱ دسمبر، یہاں خبر ملی ہے کہ بلغاریہ کے جنرل سٹاف کے چھ بڑے افسروں نے خودکشی کر لی ہے، اُنھوں نے ریجینسی کونسل کے نام ایک خط چھوڑا ہے جس میں لکھا ہے کہ ہم ملک کا زوال نہیں دیکھ سکتے۔

جنرل فرانکو کا اعلان

میڈرڈ ۲۱ دسمبر، سپین کی فلنگسٹ فوج توڑ دیجائیگی، یہ اعلان جنرل فرانکو نے سوموار کے دن میڈرڈ میں کیا جبکہ آپ نے صوبائی فلنگسٹ سرداروں کی کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں تقریر کی، جنرل فرانکو نے کہا کہ آپنے کانگریس کی اس سفارش کو کہ فوج کی اب ضرورت نہیں ہے اور اسے توڑ دیا جائے منظور کر لیا ہے۔ جنرل فرانکو نے یہ بھی اعلان کیا مختلف فلنگسٹ انجمنوں کے متعلق یہ فیصلہ کیا جائیگا کہ انکا قائم رہنا سپین کیلئے اب کسی حد تک ضروری ہے کہ نہیں، فوج کے قیام کی ضرورت اب غیر ضروری سمجھی گئی، چونکہ سول وار کے وقت سے فلنگسٹ پارٹی فوج کے ساتھ ملحق ہو گئی ہے۔

جوتوں کی قیمت بھی گرے گی

نئی دہلی۔ ۲۳ دسمبر، نفع خوری اور ذخیرہ اندوزی کے آرڈیننس کے ماتحت حکومت نے حال ہی میں چمڑے اور کھال کی چند قسموں کی قیمتیں مقرر کردی ہیں جو کہ ۱۲ آنے اور ایک روپیہ تین آنہ فی پونڈ مقرر کی گئی ہیں۔ ان پر یکم جنوری ۱۹۴۴ء سے عمل ہوگا۔ اس وقت چمڑے اور کھال کی قیمتیں ایک روپیہ چار آنہ اور دو روپیہ فی پونڈ کے درمیان ہیں۔ خیال ہے کہ چمڑے کی قیمت گرنے سے جوتوں کی قیمتیں گر جائیں گی۔

خاکسار کیمپ بند کر دیا گیا

علامہ مشرقی نے خاکساروں کو حکم دیا ہے کہ وہ بنگال سے محتاجوں کو بنگال کے باہر بیجانا بند کر دیں۔

آپ نے ایک بیان میں لکھا ہے کہ ۱۷ دسمبر کو بنگال کے خاکساروں کے حاکم اعلیٰ نے بذریعہ تار مجھے مطلع کیا ہے کہ بنگال کے وزیر اعظم نے اس امر کا تہیہ کر لیا ہے کہ خاکسار محتاجوں کو بنگال کے باہر نہ لیجا سکیں، ان کا کہنا ہے کہ آج بنگال کا قحط ختم ہو گیا ہے، اُنھوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر خاکساروں نے محتاجوں کو ان گاؤں میں نہیں پہونچایا تو ان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ ان حالات میں ہم نے کلکتہ میں خاکسار کیمپ بند کرنے کا حکم دیدیا۔

ESTD. 1926

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO: A 406

جمال پر توحق عزم مستقل ... وری ہو جو تیرے دل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

صداقت

قیمت
سالانہ ۔/۔/5
ششماہی ۔/12/2
سہ ماہی ۔/8/1
فی پرچہ دو آنہ ۔/2

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 39 NO. 2 | CAWNPORE. Saturday. 8st JANY 1944 | کانپور شنبہ ۸ جنوری ۱۹۴۴ء مطابق ۱۱ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ | جلد ۳۹ نمبر ۲

ادبیات

خونِ شہیداں

قصیدہ در مدح حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نہ پوچھو شوخیاں خون شہید ناز جاناں کی
یہی ہے آبرو بازار میں یاقوت و مرجاں کی
اسی نے عظمتیں کر دیں دو بالا باغ رضواں کی
رہا کرتی ہے شب بھر یوں جو خلوت میں گلستاں کی
خوشامد کر رہا ہے لالہ زار گل بداماں کی
اسی کی گرمیاں لہروں میں اس کی رقص فرما ہیں
نہ تھا جب یہ تو تھی خود حسن پر اک بیخودی طاری
چمن میں پھول کھلتے تھے مگر بے آب و رنگ و بو
نہ تھی نغموں میں رنگینی نہ تھیں نالوں میں تاثیریں
نہ خنجر دستِ قاتل میں نہ لذت آب خنجر میں
ظہور اس کا ہوا تو آئی مستی زندگانی میں
نیاز و ناز کی منزل نظر آئی محبت کو
بالآخر ایک بسمل کے گلے سے موجزن ہو کر
وہ بسمل بھی تھا وہ بسمل تڑپ سے جسکی ہر لحظہ
وہ بسمل تھا کہ جس نے ضبطِ آہِ دل کی قوت سے
وہ بسمل تشنہ کامی جس کی عنوانِ حقیقت تھی
جسے فطرت نے خود پالا تھا آغوشِ نبوت میں
وہ بسمل پڑھ رہے تھے آسماں والے درود اس پر
دکھائی ظلمتوں میں جس نے سیدھی راہ انساں کو
وہ شیر بیشۂ جرأت کہ جس نے دشتِ غربت میں
لکھو اب مدح حاضر میں اک ایسا مطلع رنگیں

شفق بن کر ہے صبح و شام زینت چرخ گرداں کی
اسی سے ہو گئی ہیں شہرتیں لعل بدخشاں کی
بڑھا دی آبرو فردوس میں حوروں کے داماں کی
اسی کو ڈھونڈتی پھرتی ہیں کرنیں ماہ تاباں کی
کوئی تو آرزو ہے صبحدم مہر درخشاں کی
حقیقت کیا تھی ورنہ ابر تر میں برق جولاں کی
محبت بھی نظر آتی تھی تشنہ غم کے ساماں کی
عدم میں سو رہی تھی تازگی صبح گلستاں کی
ہر اک آواز تھی بے کیف ساز بزم امکاں کی
نہ اتنی روح پرور تھیں فضائے کوئے جاناں کی
فرشتوں پر کھلی آخر حقیقت نوع انساں کی
ہوئیں بے پردہ جتنی تھیں ادائیں حسن پنہاں کی
حقیقت کھول دی اُس نے مقام کفر و ایماں کی
جاتی تھیں بنیادیں نظام بزم امکاں کی
اڑا دیں چپکے چپکے دھجیاں باطل کے داماں کی
جو لذت جانتا تھا آب خنجر آب پیکاں کی
ہوائیں جس نے کھائی تھیں کبھی زہرا کے داماں کی
وہ جب اپنے لہو سے کر رہا تھا شرح قرآں کی
بتائی عقل والوں کو حقیقت عدل و احساں کی
کٹا کر اپنا سر تکمیل کی احکام یزداں کی
صلے میں جس کے مل جائے غلامی شاہ مرداں کی

مطلع

حسین ابن علیؓ حجت ہے تو نظرت کے احساں کی
جھکا جب تیرا سر محراب میں شمشیر براں کی
شہادت تیرے ہر پہلو سے ہے تائید ایماں کی
ترا نور امامت ضو ہے ماہ و مہر تاباں کی
وہی تعلیم ہے تیری جو ہے تعلیم قرآں کی
وہی ہے حکم تیرا جو ہے حکم ملتِ بیضا
عمل سے تیرے یہ ثابت ہے اے ابن رسول اللہ
مسلماں کے لئے لازم ہے وہ مرد محبت ہو
زن و فرزند لٹوا دے بھرے کنبے کو کٹوا دے
یہ تھا تیرا جگر دیکھا کیا چشم تحمل سے
شباب اکبرؓ مظلوم کا مٹنا قیامت تھا
تنِ عباسؓ پر پڑتی تھیں شعلہ تاب شمشیریں
یہ سب کچھ دیکھ کر بھی تھا نہ لفظ شکوہ ہونٹوں پر
تعین کی حدوں سے دور ہے عرفان غم تیرا
نظر کے سامنے بسمل بھی ہو خنجر بھی قاتل بھی

دلیل مستقل ہے واجب و ممکن کے پیماں کی
تو حاصل ہو گئی معراج تجھ کو عرش یزداں کی
تری ہستی ہے برہان قوی ہستی یزداں کی
ترے خون شہادت سے ہے رونق بزم امکاں کی
وہی تلقین ہے تیری جو ہے تلقین ... کی
ترا ہر اک عمل تائید ہے شاہ رسولاں کی
بغیر انتقاد عویٰ ہے اک تلبیس شیطاں کی
کٹا کر اپنا سر ہستی مٹا دے کفر و طغیاں کی
مگر بڑھنے نہ دیں موجیں جہاں میں فسق و عدواں کی
گلوئے اصغرؓ معصوم پر زد نوک پیکاں کی
خزاں کی نذر تھیں گویا بہار باغ رضواں کی
جلی جاتی تھی کھیتی یا کسی تشنہ کے ارماں کی
فقط آواز آتی تھی لبوں سے شکر یزداں کی
رسائی کس طرح ہو پھر وہاں تک عقل انساں کی
تڑپ بھی درد بھی ہو اور کھٹک بھی نوک پیکاں کی

دنیائے اسلام

پچھلے دو برس میں ایران کی ترقی

(لندن بذریعہ بحری تار) جی وارڈ پرائس "ڈیلی میل" میں لکھتا ہے، توقع ہے کہ ایران کو اتحادیوں کے مقصد کے ساتھ دینے کی وجہ سے بہت فائدہ ہوگا۔ برطانیہ اور امریکہ دو سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ سے ایران کے رسل و رسائل کو بہتر بنانے کی غرض سے بے دریغ روپیہ صرف کر رہے ہیں اور اس کام کے لئے اپنے ماہرین دے رہے ہیں خلیج فارس پر اس کی جو بندرگاہیں واقع ہیں ان کی توسیع کی گئی ہے۔ سیکڑوں میل لمبی نئی سڑکیں اور ریلوے لائنیں تیار کی گئی ہیں۔ ریل کے سیکڑوں انجن اور ہزاروں لاریاں ایران بھیجی گئی ہیں اور انھیں ٹھیک ٹھاک رکھنے کے لئے مرمت کے کارخانے بھی قائم کئے گئے ہیں۔ طہران اور دوسرے مرکزوں کے ہوائی اڈوں کو اس قدر ترقی دی گئی ہے کہ انھیں پہچانا نہیں جاسکتا، اور ہر جگہ ایسی جدید قسم کی عمارتیں بن گئی ہیں جو کم و بیش مستقل نوعیت کی ہیں۔ ایران نے جرمنی کے خلاف گزشتہ ستمبر میں اعلان جنگ کیا تھا۔ وہاں کے باشندوں نے اتحادیوں کو امداد دینے میں جو آمادگی ظاہر کی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اتحادی حکومتوں کے اس طرز عمل کو پسندیدہ سمجھتے ہیں کہ اُنھوں نے ان کی بادشاہت اور آزادی کا باقاعدہ احترام ملحوظ رکھا۔

جرمنی اپنے زیر اثر ریاستوں سے نہایت سختی کا برتاؤ کر رہا ہے اس کے برعکس برطانیہ اور امریکہ نے ایران کا تعاون گفت و شنید اور ترغیب کے ذریعہ حاصل کیا ہے۔

لبنانی وزیر اعظم نے شکریہ ادا کیا

بیروت (ذریعہ ہوائی ڈاک) لبنانی مجلس نائبین میں تقریر کے دوران میں ہز اکسلنسی ریاض الصلح نے مشرق وسطیٰ کی ان تمام حکومتوں باشندوں اور لیڈروں کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے حالیہ بحران میں لبنان کے ساتھ ہمدردی کی تھی۔ وزیر اعظم نے ساتھ ہی اتحادیوں خصوصاً برطانیہ، امریکہ، روس اور بلجیم کا شکریہ بھی ادا کیا جنھوں نے اٹلانٹک چارٹر پر قائم رہتے ہوئے لبنانی بحران کو نفع بازی کا آلہ کار بنانے سے انکار کر دیا تھا۔

اُنھوں نے کہا خدا کا شکر ہے کہ جنرل کاترو یہاں پہونچ گئے اور اُنھوں نے تمام معاملات کو خوش اسلوبی سے طے کر دیا۔

عراق میں اضافہ قیمت کی روک تھام

بغداد (ذریعہ ہوائی ڈاک) عراق کے وزیر اعظم نوری السعید پاشا نے ایک نشری تقریر میں بتایا کہ ان کی حکومت اضافۂ قیمت کی روک تھام کے لئے کیا کارروائی کر رہی ہے۔ آپ نے کہا یہ ثابت ہو چکا ہے کہ تاوقتیکہ حکومت کی طرف سے کنٹرول نہ کیا جائے نفع بازوں کی ہوس اشیاء خصوصاً ضروریات زندگی کی قیمت کو کہیں سے کہیں لے جائیگی۔ حکومت عراق کی پالیسی کے اہم نکات یہ ہیں۔ (۱) باہر سے چیزوں کی درآمد میں امکانی اضافہ (۲) اشیاء پر شدید کنٹرول تاکہ ان کی قیمتیں اس سے زیادہ نہ بڑھنے پائیں جو پیدا کرنے والے ملکوں میں تھیں (۳) کنٹرول کے نفاذ میں تاجروں کا تعاون حاصل کرنا۔

عرب فیڈریشن اور شاہ ابن سعود

قاہرہ۔ ۲۲، دسمبر، مصر کے وزیر عدالت ابوالم جب حج کرنے کے لئے مکہ معظمہ گئے تھے تو شاہ ابن سعود نے تین دفعہ ان سے ملاقات کی، تیسری ملاقات جدہ میں ہوئی اور اس موقع پر ساری اسلامی دنیا کے ساتھ حجاز کے تعلقات پر تبادلۂ خیالات کیا گیا۔ قاہرہ کے ذمہ دار حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ صابری نے مجوزہ عرب فیڈریشن کے بارے میں اور نیز عربی ممالک کیساتھ مصر کے تعلقات کی بابت بھی تبادلۂ خیال کیا۔

مشرقی افریقہ کے کالج کی مسجد

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) اب میکریری کالج یوگنڈا کے مسلمان طلباء کی اپنی مسجد تیار ہو جائیگی، سلطان زنجبار نے مسجد تعمیر کرنے کی تجویز منظور کر لی ہے اور اس کے لئے ایک خاص فنڈ کھولا ہے جس میں ہر طبقہ کے لوگ چندہ دے رہے ہیں۔

نہ ہوگا پھر بھی عرفاں درد روحانی کی منزل کا
کہاں تو لے گیا مجھ کو مرے ذوق نوا سنجی
یہ وہ تسکینِ خلت ہے جو دادی محبت میں
کہیں تھی رب ارنی اور کہیں یا نار کونی تھی
عمل اس کی مظہر تھی مگر شبیرؓ کی ہستی

حواس ظاہری تفسیر ہیں سب متن امکاں کی
میں اس کو درد کہتا ہوں تسلی ہے جو ایماں کی
روانی حلق اسماعیلؑ پر تھی تیغ براں کی
کہیں آواز پر غم نالۂ زنجیر زنداں کی
یہ دولت تھی فقط تقدیر میں شاہ شہیداں کی

آلم خاموش نالوں سے ترے آتش برستی ہے
کہاں تک تو کرے گا ترجمانی سوز پنہاں کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے — زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

صداقت

ہفت روزہ

جلد ۳۹ | کانپور شنبہ ۸ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء | نمبر ۲

نیا سال

سنہ ۱۹۴۳ء گزر گیا اور سنہ ۱۹۴۴ء آ پہونچا۔ دنیا نے ایک سال کی راہ طے کر کے نئے سال کی منزل میں قدم رکھدیا۔ اس موقع پر دو رسمیں عام طور پر ادا کی جاتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ پرانے سال کے واقعات پر ایک نگاہ ڈالتے ہوئے نئے سال کے حالات کا اندازہ کرنا اور امید کی ایک نئی دنیا اپنے دل میں آباد کرتے ہوئے اپنے مقاصد کے متعلق نیک عزم اور اچھے ارادے کرنا۔ دوسرے یہ کہ نوروز کی خوشیاں منانا۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو نئے سال کی مبارکباد دینا۔ جہاں تک گزشتہ سال کا تعلق ہے اس کی اچھائیوں اور برائیوں کو دو نقطۂ نگاہ سے جانچا جا سکتا ہے یعنی ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ بیرونی دنیا اور موجودہ لڑائی کی صورت حال کیا رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ہندوستان کی حالت پر نظر ڈالکر یہ غور کرنا ہے کہ ہم نے اپنی منزل آزادی کی طرف کوئی قدم بڑھایا ہے یا نہیں اور ہم اپنی زندگی کے کس دور سے گزر رہے ہیں۔

اول الذکر کے متعلق صرف یہ کہدینا کافی ہے کہ سنہ ۱۹۴۳ء کا سال اتحادی قوموں کے لئے ایک بہت کامیاب اور حوصلہ افزا سال ثابت ہوا ہے اس سال کے اندر جنگ کا نقشہ بالکل پلٹ گیا ہے اور جارحانہ حملے کرنے کا کام اتحادیوں کے ہاتھوں میں آگیا ہے، اس سلسلہ میں شمالی افریقہ سے محوری فوجوں کے مکمل اخراج اور بحر روم اور سسلی میں اتحادیوں کی فتوحات، اور مسولینی کا زوال اور اٹلی میں اتحادی فوجوں کا داخلہ وغیرہ بڑے اہم واقعات ہیں، دوسری طرف جرمن روسی محاذ پر روسیوں کے کارنامے اور جرمن فوجوں کی مسلسل پسپائی نے بھی اتحادیوں کے مستقبل کو بہت روشن کر دیا ہے اور اب یقین کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ آخری فتح کی منزل کافی قریب آگئی ہے ان واقعات کے ساتھ چند کانفرنسیں بھی بڑی اہمیت رکھتی ہیں جو گزشتہ سال کے اندر کاسابلانکا، کوئبک قاہرہ اور طہران وغیرہ میں ہوئی ہیں، انکی تفصیلات میں جانے کی سر دست ضرورت نہیں ہے لیکن ان کانفرنسوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اتحادی طاقتوں کی تمام اسکیمیں اس جنگ کیلئے مکمل ہو چکی ہیں اور مشرق و مغرب کے معاملات میں چاروں بڑے اتحادی یعنی مسٹر چرچل، پریذیڈنٹ روزویلٹ، مارشل اسٹالن اور مارشل چیانگ کا باہمی تعاون اور اشتراک عمل موجود ہے اب حالات یہ کہہ رہے ہیں کہ ہٹلر کے خلاف مغربی یوروپ میں ایک دوسرا محاذ جنگ جلد قائم کیا جائے گا اور جاپان پر بھی دھاوا کرنے میں دیر نہ کیجائیگی۔ اس سلسلہ میں جدید ترین خیال یہ ہے کہ سنہ ۱۹۴۴ء کے اندر اندر یوروپ کی جنگ ختم ہو جائیگی اور اس کے ساتھ ساتھ اتحادی حملوں کا سارا زور جاپان پر ڈال دیا جائیگا اور جاپان کو ہر طرف سے گھیر کر آخری شکست دی جائے گی۔

ہندوستان کی اندرونی صورت حالات کے متعلق کچھ کہنا لاحاصل سا معلوم ہوتا ہے، سنہ ۱۹۴۳ء میں لارڈ لنلتھگو کا عہد وائسرائلٹی ختم ہوا اور لارڈ ویول نے اس عہدہ کا چارج لیا مگر برطانی حکومت کی پالیسی میں اب تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے، ہندوستان میں نہایت افسوسناک ڈیڈ لاک موجود ہے، ملک کے تمام قومی رہنما جیلوں کے اندر ہیں، بنگال ابتک ایک سخت ترین قحط کے دور سے گزر رہا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان کیلئے سنہ ۱۹۴۳ء ایک بہت ہی منحوس اور تباہ کن سال ثابت ہوا ہے۔ سنہ ۱۹۴۴ء کی ابتدا بھی انھیں حالات میں ہو رہی ہے۔ کانگریس مین جیل کے اندر ہیں اور کانگریس کے سالانہ اجلاس ملتوی ہیں۔ مرکز میں انڈیا آفس کا ہاتھ پوری طاقت کے ساتھ موجود ہے، صوبوں میں بھی ”گورنر راج“ اپنی روایات کے مطابق چل رہا ہے گزشتہ ہفتہ میں تین سیاسی پارٹیوں کے سالانہ جلسے ہوئے ہیں۔ کراچی میں اجلاس مسلم لیگ اس کے صدر کا جلوس پچاس گھوڑوں اور ۱۳۱ اونٹوں پر نکالا گیا، امرتسر میں ہندو مہاسبھا کے جلوس پر لاٹھی چارج کیا گیا اور بمبئی میں نیشنل لبرل فیڈریشن نے اپنا پرانا راگ الاپا، مسٹر ایمری نے ابھی ابھی فرمایا ہے کہ ہندوستان میں ”اٹلانٹک چارٹر“ کی روح زمانہ قدیم سے لیکر ابتک عمل کر رہی ہے مطلب یہ کہ ہندوستان کو اب آزادی کی کیا ضرورت ہے؟ الغرض ہمارے وطن کی سیاسیات ایک انتشار اور برہمی کی حالت میں ہے، نہ ہمارے لئے سنہ ۱۹۴۳ء کا سال اچھا تھا اور نہ سنہ ۱۹۴۴ء میں کوئی خاص امید اور روشن مستقبل دکھائی دیتا ہے، پھر بھی تبدیلی اس دنیا کا اٹل قانون ہے، اس میں قدرت کے بہت سے کرشمے پوشیدہ ہیں۔ اور یکایک رونما ہوتے ہیں اس لئے ہمیں ایک طرف اگر مایوس نہیں ہونا چاہیئے تو دوسری طرف دامن عمل کو بھی ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیئے ممکن ہے ہمارے لئے بھی سنہ ۱۹۴۴ء کے خزانے میں کچھ موجود ہو۔

نیشنل لبرل فیڈریشن

ہندوستان میں جو ٹولی ”نیشنل لبرل فیڈریشن“ کہی جاتی ہے وہ ایسے لیڈروں پر مشتمل ہے جن کو سر تیج بہادر سپرو نے ایک زمانہ میں ”سیاسی یتیموں“ سے تشبیہ دی تھی، غالباً دنیا کی سیاسی پارٹیوں میں یہی ایک ایسی پارٹی ہے جس میں صرف لیڈر ہی لیڈر ہیں اور جس کے پیرووں کی کوئی تعداد دکھائی نہیں دیتی، اس میں وہ لوگ شامل ہیں جو بڑی بڑی سرکاری ملازمتوں سے بھی فیضیاب ہو چکے ہیں۔ اچھے خطابات بھی رکھتے ہیں، جاہ و عزت کے مالک بھی ہیں، برطانیہ کے دوست بھی ہیں، ہندوستان کے خیر خواہ بھی ہیں اور آزادی وطن کے طالب بھی ہیں

اسی نیشنل لبرل فیڈریشن کا پچیسواں سالانہ اجلاس بمبئی میں ہوا ہے اور اس کی صدارت سر مہاراج سنگھ نے فرمائی ہے۔ اس وقت پریسیڈنٹ کی صدارتی تقریر اور اجلاس کی کارروائی ہمارے پیش نظر ہے۔ اس کارروائی میں ایک طرف کانگریس کو برا بھلا کہا گیا ہے اور اس کے طریق کار کو غلط اور قابل اعتراض ٹھہرایا گیا ہے تو دوسری طرف حکومت سے یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ تمام ارباب کانگریس کو غیر مشروط طور پر رہا کر کے نئے سرے سے گفت و شنید شروع کی جائے اور مہاتما گاندھی کو کسی نئے اقدام کا موقع دیا جائے۔

مگر ایک چیز جو ہمیں تمام سیاسی پارٹیوں اور جماعتوں کے مطالبہ میں مشترک معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستان کے متعلق موجودہ برطانی پالیسی میں فوری تبدیلی کی ضرورت ہے اور وقت کا اہم ترین تقاضا یہ ہے کہ کانگریسی رہنماؤں کو رہا کر کے ہندوستان میں کوئی نمائندہ قومی حکومت قائم کی جائے۔ اس سلسلہ میں سر مہاراج سنگھ فرماتے ہیں:۔

”کوئی ہندوستانی خواہ وہ کسی پارٹی یا مسلک سے تعلق رکھتا ہو مرکز میں یا صوبوں میں موجودہ طرز حکومت سے مطمئن نہیں ہے اس کے جاری رکھنے سے اندرونی بے چینی بڑھیگی اور جنگ کے اختتام پر برطانی اور ہندوستانی قوموں کے درمیان افسوسناک کھنچاوٹ زیادہ ہو جائیگی، اسی طرح مسٹر سرینواس شاستری صاحب نے جو ریزولیوشن کھلے اجلاس میں پیش کیا ہے اس میں بھی حکومت کی اس پالیسی کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے کہ اس نے مشہور و معروف لیڈروں کو بغیر مقدمہ چلائے جیل میں رکھا ہے اور مہاتما گاندھی اور دوسرے کانگریسی لیڈروں تک رسائی حاصل کرنے اور ان سے گفت و شنید کرنیکی اجازت نہیں دی ہے۔ الغرض ہر طرف سے ہر حلقہ سے اور ہر گوشہ سے یہی آواز اٹھ رہی ہے کہ کانگریسی لیڈروں کو رہا کر کے

[illegible]

کانگریسی لیڈروں سے ملاقات کی اجازت نہ دینے کے متعلق حکومت کی پالیسی کی مذمت کی گئی، موجودہ سیاسی صورت حالات اور جنگی حالات کے پیش نظر فیڈریشن کو امید ہے کہ کانگریسی لیڈران ہندوستان کے لاکھوں اشخاص کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اگست سنہ ۱۹۴۲ء کا ریزولیوشن مردہ سمجھ لیں گے اس کے ساتھ فیڈریشن حکومت سے درخواست کرتی ہے کہ وہ کانگریسی لیڈروں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دے۔

یہ فیڈریشن کانگریس، مسلم لیگ، ہندو مہاسبھا اور دیگر سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ ایک کانفرنس منعقد کریں اور مرکز اور صوبوں میں مشترکہ حکومتیں قائم کریں۔ حکومت برطانیہ کو مرکز کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہیئے جو وہ دوسری ڈومنینوں کے ساتھ کرتی ہے۔

یہ ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے مسٹر شاستری نے کہا کہ سب سے پہلے لبرل فیڈریشن یہ چاہتی ہے کہ کانگریسی لیڈروں کو بغیر کسی شرط کے چھوڑ دیا جائے اور پھر وہ اگست کے ریزولیوشن کو سمجھ لیں کہ وہ مردہ ہو چکا ہے۔

سر وجے سنگھ رائے کی تائید کے ریزولیوشن اتفاق رائے سے منظور ہو گیا۔

مسٹر ٹی۔ آر وینکٹارام شاستری نے ایک ریزولیوشن پیش کیا کہ صلح کی کانفرنس میں ہندوستان کو مناسب نمائندگی دیجائے بنگال کے قحط کے بارے میں ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے صوبجاتی اور مرکزی حکومتوں کو قحط کا ذمہ دار ٹھیرایا۔

مسٹر کیسی کے بنگال کا گورنر مقرر کئے جانیکے خلاف ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے سر پرانجپے نے کہا کہ ایک آسٹریلوی باشندے کو ہندوستان کے ایک صوبہ کا گورنر مقرر کرنا ہماری خودداری کی زبردست توہین ہے۔

تمام ریزولیوشن اتفاق رائے سے منظور ہو گئے۔

مسٹر نوشیر بھروچہ نے ایک ریزولیوشن پیش کیا جس میں دکھنی افریقہ میں ہندوستانیوں کے خلاف ایجی ٹیشن کی پر زور مذمت کی گئی اور اس کالے قانون کی خاص طور پر برائی کی گئی جس کے ذریعہ ہندوستانیوں کو جائداد خریدنے کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ ریزولیوشن میں کہا گیا کہ یہ قانون سنہ ۱۹۲۷ء کے معاہدہ کیپ ٹاؤن کی اسپرٹ کے خلاف ہے اور یہ قانون ایسے وقت میں خاص طور پر قابل مذمت ہے جبکہ ہندوستانی سپاہی دنیا کی قوموں کی آزادی کیلئے لڑ رہے ہیں۔ ریزولیوشن میں کہا گیا کہ حکومت ہند دکھنی افریقہ کے خلاف جو انتقامی تدابیر اختیار کرے گی لبرل فیڈریشن حکومت ہند کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے گی۔

ریزولیوشن اتفاق رائے سے منظور ہو گیا۔

فیڈریشن نے لڑائی کے بعد ملک کے تعمیری پروگرام کے بارے میں ایک طویل ریزولیوشن منظور کیا۔ اس کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ حکومت کو چاہیئے کہ وہ نئی صنعتوں کی امداد کیلئے ایک نئی پالیسی اختیار کرے۔

فیڈریشن نے اس اسکیم کی حمایت کی جو حکومت ہند کے ایجوکیشنل ایڈوائزر نے قومی سسٹم کیلئے پیش کی ہے۔

سر ونل چکرورتی نے تعمیری پروگرام کے متعلق ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے تجویز کیا کہ اس کام کے لئے حکومت کو ایک الگ محکمہ کھولدینا چاہیئے اور اس کا ایک ممبر مقرر کر دینا چاہیئے، وہ ممبر اپنا وقت صرف کام پر لگائے، آپ نے یہ بھی کہا کہ مسٹر این۔ آر۔ سرکار اور سر ہومی مودی کے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل سے استعفےٰ دینے کے وقت مشترکہ ذمہ داری غائب ہو گئی ہے اور اب جو ممبر ہیں وہ صرف اپنے محکمہ کے مالک ہیں۔

اس کے بعد تین اور ریزولیوشن پاس کئے گئے، ایک ریزولیوشن کے ذریعہ ہندوستانی ریاستوں کے حکمرانوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنی یہ پالیسی بنالیں کہ وہ اپنی رعایا کو ذمہ دار حکومت کے لئے تیار کریں گے۔ ایک دوسرے ریزولیوشن میں اے۔ آر۔ پی کے تنخواہ دار ملازم رکھنے کا سسٹم منسوخ کرنے پر اظہار افسوس کیا۔ ایک ریزولیوشن کے ذریعہ ڈیفنس ممبر مقرر کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور سنہ ۱۹۴۳ء کی سالانہ رپورٹ

سنہ ۱۹۴۴ء میں انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کی سالانہ رپورٹ شائع ہوئی ہے، موجودہ کانپور کی قابل قدر ہستیوں کے سلسلہ میں مسٹر عبدالجبار منیجر کانپور ٹینری، سیٹھ یوسف بھائی پروپرائٹر فرم سیٹھ جیوا بھائی اسمٰعیل کے اسمائے گرامی اور پہلے پیراگراف کے آخر میں غلطی سے عبارت ذیل حذف ہو گئی ہے جس کا ہمیں افسوس ہے ناظرین رپورٹ میں شامل فرمالیں۔

منشی کرشن سہائے صاحب ہنکاری آنریری ایڈوکیٹ، مسٹر آرمنوہرلال وائی ایم سی، آنریری مجسٹریٹ، پروفیسر سید نواب حسین صاحب نواب نے نہایت انہماک و دلچسپی سے انجمن کے صدارتی فرائض انجام دئے۔ موجودہ صدر مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکٹیو آفیسر میونسپل بورڈ کانپور بھی ہر طرح انجمن کے ممد و معاون ثابت ہو رہے ہیں اور یہی وہ پر خلوص اور ادب نواز ہستیاں ہیں جن کی ہمدردیوں سے ہر صاحب بصیرت کو انجمن کا مستقبل درخشندہ و تابندہ نظر آ رہا ہے۔ اڈیٹر

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کی کمیٹیوں کی چیرمینوں کا انتخاب اسی ماہ میں ہونے والا ہے، معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں ممبران نے ایک دوسرے کیساتھ دوستانہ تعلقات کا اظہار شروع کر دیا ہے۔

ہندوستانی برادری

۳ جنوری ۵ بجے شام کو کملا ریٹریٹ میں مسٹر آر۔ منوہرلال وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی صدارت میں ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں فرقہ وارانہ نفاق پیدا کرنے کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ اس سلسلہ میں لالہ نولکشور بہرتیا ڈائرکٹر فری انڈیا جنرل انشورنس کمپنی لمیٹڈ نے برادری کو مشورہ دیا کہ وہ پبلک کو اس قسم کی تعلیم دے کہ تمام ہندوستانی بغیر کسی ذات اور رنگ کے فرق کے اپنے کو ایک سمجھیں اور حق وراثت کا ایک مشترکہ قاعدہ اختیار کریں۔ آپ نے کہا کہ اگر کوئی ایسا قانون بن جائے تو فرقہ وارانہ اختلافات خود بخود غائب ہو جائینگے۔ آخر میں بہرتیا جی کی طرف سے حاضرین کو ٹی پارٹی دیگئی۔

ایگریکلچرل کالج

۱۵ جنوری کو ایگریکلچرل کالج کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات ہوگا جس کی صدارت سر ایس ہیلٹ گورنر صوبہ کریں گے۔

چینی مشن کا معائنہ

گزشتہ جمعہ کو چینی مشن نے شوگر انسٹی ٹیوٹ، ایگریکلچرل کالج، ٹکنالوجیکل انسٹی ٹیوٹ کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ کیا۔

سکھوں کا جلوس

گزشتہ سنیچر کو سری گورو گوبند سنگھ کی سالگرہ منائی گئی اور اس سلسلہ میں ایک جلوس بھی نکالا گیا۔

کرایہ کے تانگوں کا نرخ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے ڈیفنس انڈیا رول کے ماتحت تانگوں کے کرایہ کا نرخ مقرر کر دیا ہے خلاف ورزی کرنے والے کو ۳ سال تک کی سزا دی جا سکتی ہے، فرسٹ کلاس تانگہ کے پہلے گھنٹہ کے لئے ۱۲؍ اور باقی گھنٹوں کے لئے ۱۲؍ فی گھنٹہ۔ اور صرف ایک طرف کے سفر کے لئے فرسٹ کلاس تانگہ اور فرسٹ کلاس یکہ کیلئے ۱۰؍ اور ۵؍ فی میل۔

سائیکل ٹائرس

ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر صاحب پبلک کو اطلاع دیتے ہیں کہ نئے سائیکل ٹائرس اور ٹیوب خریدنے سے پہلے پرانے اور ناکارہ سائیکل کے ٹائرس و ٹیوب دوکاندار کو سپرد کرنے کا قانون اب موقوف کر دیا گیا ہے۔

رومال اور کپڑے کے ٹکڑے

ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ رومال اور کپڑے کے ٹکڑے جو ۲۴ مربع انچ سے چھوٹے ہوں وہ سیل مہر سے مستثنیٰ ہیں۔

ریزگاری جمع کرنا

مسٹر محبوب عالم ڈپٹی مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے ... ریزگاری جمع کرنے کے جرم میں ... افسر ماتحت ۲۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی

غلہ کے سوداگر کو سزا

مسٹر منظور احمد صدیقی مجسٹریٹ درجہ اول نے غلہ سوداگر مسمیٰ راجہ رام راوت پور اور گیا پرشاد کو خلاف طور پر غلہ فروخت کرنے کے جرم میں ۷۰۰ اور ۱۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔

کپڑے کے سوداگروں پر مقدمہ

جنرل گنج کے کپڑے کے سوداگر ... پر خوردہ فروش کی قیمتوں سے زیادہ قیمت پر فروخت ... اور غلط کیش میمو بنانے کے جرم میں مقدمہ قائم کیا گیا

مٹھائی والے کو سزا

مٹھائی کی مقررہ قیمت سے صرف ایک آنہ زیادہ قیمت پر مٹھائی فروخت کرنے پر دوکاندار کو مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے ۲۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

اسٹوڈنٹ گرفتار

دیا پرکاش ... ایک ڈکیتی کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا ہے جو چوبرجی محال میں سوداسنگھ مندر میں ہوئی تھی

ٹینری، لیدر، ورکرس یونین

کانپور ٹینری اور لیدر ورکرس یونین کا ایک جلسہ گزشتہ بدھ کو ہوا جس میں یہ معلوم ہوا ہے کہ مسرس کوپر ایلن کام کم ہونے کی وجہ سے ایک شفٹ بند کر رہی ہے لہٰذا بہت سے مزدور ... اس کے لئے جلسہ نے اپنی تشویش کا اظہار کیا ... اور ایک دوسرے ریزولیوشن میں ... اس طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ چمڑے کے سوداگر چمڑا جمع کر رہے ہیں جس سے مزدوروں کو نقصان پہونچنے کا خوف ہے لہٰذا ٹینری کے مالکوں اور مزدوروں کے ساتھ گورنمنٹ سے تعاون کرنیکی درخواست کی گئی ہے

آرڈیننس کے ماتحت گرفتاری

گھاٹم پور ... گاؤں کے مسٹر بشیشور دیال کو ڈیفنس آف انڈیا رول کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

کلاتھ کنٹرول

کانپور کپڑا کمیٹی کی انتظامیہ ... ایک میٹنگ گزشتہ ... یہ طے کیا گیا کہ بغیر مہر کے کپڑے کی گانٹھوں کے انتظام کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا کے اختیار کئے ہوئے رویہ کی سخت مخالفت کی جائے۔

یو۔ پی گورنمنٹ سول سپلائی ڈپارٹمنٹ کے ڈپٹی سکریٹری مسٹر اے۔ ڈی پنڈت کانپور تشریف لائے اور مقامی بازار کا دورہ کیا۔ انھوں نے کپڑے کے سوداگروں سے قیمت اور گرمی کے کپڑے کے سلسلہ میں ان کی مشکلات کے متعلق گفت و شنید کی۔ انھوں نے چند ... پاس نمائندے بھیجے ...

نئے سال کے خطابات

یکم جنوری کو نئے سال کی خوشی میں حسب معمول خطابات کی ایک طویل فہرست شائع کی گئی ہے۔ لیکن کانپور میں صرف مسٹر اے۔ ایم سوٹر کنٹرولر آف سپلائز کو نائٹ ہڈ کے معزز خطاب سے سرفراز کیا گیا ہے۔

مسٹر اے ڈبلو۔ ایبٹسن ایڈوائزر گورنر یو۔ پی ... ڈبلو لوئیس لانڈ۔ ڈپٹی کمشنر لکھنو مسٹر ظہیر الاسلام ڈسٹرکٹ جج بدایون اور مولوی عبدالرؤف صاحب ڈپٹی ... الہ آباد کو بالترتیب نائب، ہڈ، او۔ بی۔ ای اور خان بہادر کے معزز خطابات سے سرفراز کیا گیا ہے۔ اور سید نواب حسین اسسٹنٹ ریڈ کراس کمشنر سابق پروفیسر کرائسٹ کالج کانپور کو خان صاحب کے خطابات سے سرفراز کیا گیا ہے

ہم ان سب اپنے معزز دوستوں کو اس حصول اعزاز پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

سبدِ گل

شاعرانہ دل و دماغ رکھنے والے ہندوستانیوں کو تہذیب جدید کا ممنون ہونا چاہیئے کہ تہذیب جدید ان لیلاؤں کو جو محمل میں چھپی بیٹھی تھیں باہر نکال لائی ہے اور وہ پیکران جمال جو پس پردہ عشاق کو تڑپایا کرتی تھیں ان کو اسی تہذیب جدید نے منظر عام پر لاکر کھڑا کر دیا ہے تاکہ عشاق دل بھر کر اپنے محبوبوں کو دیکھ سکیں اور اگر ان میں جرأت ہو تو اس سے بھی آگے قدم بڑھا سکیں۔

تہذیب جدید کی اس سے بڑھ کر اور کیا کرشمہ سازی ہوگی کہ پارک اور سینماؤں کے علاوہ اب قومی جلسے اور جلوس بھی ہندوستان کی نوعمر اور نوخیز لڑکیوں کے حسن سے جگمگا اُٹھے ہیں۔ کانگریس کا پنڈال، لیگ کا اجلاس، اور ہندو مہاسبھا کا جلسہ ہر جگہ حسن بے پردہ عریاں ہے ؎

حُسن بے پردہ کی اُف بیباکیاں اور شوخیاں
یوں جوانی مضطرب رگ میں جیسے بجلیاں

حُسن بے پردہ کی تازہ برق سامانی کا اندازہ اس دلچسپ اطلاع سے لگایا جا سکتا ہے کہ

صدر ہندو مہاسبھا کے شاندار جلوس میں سیکڑوں نوجوانوں والنٹیروں کے علاوہ سیکڑوں کنیائیں بھی ہوں گی جو اپنے ورزشی کمالات دکھائیں گی۔

کیا کہنے ہیں اس جلوس کے جس میں سیکڑوں ہندوستان کی پری وش لڑکیاں اپنے حُسن کی تجلیوں سے لوگوں کو مبہوت بناتی ہوئی اور خرام ناز سے دلوں کو تڑپاتی ہوئی چلی جارہی ہوں گی۔ اور اہل دل للچائی ہوئی نظروں سے اس خوبصورت جھرمٹ کا نظارہ کر رہے ہوں گے اور اس پر طرہ یہ ہے کہ یہ پیکران جمال لنگر لنگوٹا کس کر ورزشی کمالات بھی دکھانے کے ارادہ رکھتی ہیں، پھر تو کمزور اور پلپلے دل والوں کا خدا ہی حافظ ہے۔

ہندو مہاسبھا کے بارے میں اس دلچسپ اطلاع کے بعد آپ کو یہ سُنکر اور بھی حیرت ہوگی، حُسن بے پردہ کی یہ برق پاشیاں صرف ہندو مہاسبھا کے جلسے اور جلوس ہی تک محدود نہیں رہیں گی بلکہ آل انڈیا مسلم لیگ کراچی کے اجلاس میں بھی مُسلم لڑکیوں کو حُسن کا مظاہرہ کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے چنانچہ لیگی اخبارات کا بیان ہے کہ

پہلے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ کوئی مسلمان عورت لیگ کے کھُلے اجلاس میں مردوں کے ساتھ نہ بیٹھے بلکہ پردہ میں بیٹھیں لیکن بعد میں یہ ترمیم پیش کی گئی کہ جو مسلمان عورتیں کھُلے اجلاس میں مردوں کے دوش بدوش بیٹھنا چاہیں انھیں اس کی اجازت ہے۔

گویا مسلم لیگ کی جدید شریعت اسلامیہ کی رو سے مسلمان لڑکیوں اور مسلمان عورتوں کو بھی ہندو مہاسبھا کی کنیاؤں کی طرح اپنے جمال جہاں آرا کا دیدار کرانے کی اجازت دیدی گئی ہے مگر ایک شرط کے ساتھ۔

وہ شرط بھی اس بلا کی شرط ہے کہ سادگی پسند اس شرط کو سُنکر لوٹ جائیں گے، شرط یہ ہے:-

سادہ لباس پہنے ہوئے ہوں اور وہ لباس سبز حاشیہ کی سفید دھوتی ہونا چاہیئے، زیور ۵

ادبِ لطیف

نیا سال

(از جناب دیو کی نندن ناصح)

نئے سال کے سورج کی سنہری کرنیں میرے ملک کے ذرّے ذرّے کو چوم رہی ہیں، اُٹھو کہ وہ ہم سب کے لئے ایک پیغام لائی ہیں۔

ایک مرتبہ پھر اس سُوکھے ہوئے فوارے سے محبت اور انصاف کی بارش ہوگی اور برگزیدہ رشیوں کی سرزمین میں مساوات کا دَور دَورہ ہوگا۔

ایک مرتبہ پھر دنیا کی جنگجو اقوام ہندوستان کے معیار امن کی قدر کریں گی اور اس کی پرانی تہذیب روایات اور کلچر کا احترام کریں گی۔

ایک مرتبہ پھر اس کے کروڑوں جفاکش لال امن، خوشحالی اور لازوال برکتوں کے درمیان زندگی بسر کریں گے۔

نیا سال اپنے ساتھ نیا جذبہ، نئی قوت اور نئی روح لایا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم نئی قوت عمل کیساتھ اپنی منزل مقصود کی جانب قدم بڑھائیں۔

اے خدائے برتر یہ نیا سال بنی نوع انسان کے لئے مبارک ثابت ہو، فاشزم، نازی ازم اور بربریت کے تمام ہیبت ناک درندے فنا ہو جائیں۔

اور صاف اور روشن آسمان پر آزادی اور امن کا آفتاب چمکے، آمین!

---

۵ نہ پہنیں، پاؤڈر استعمال نہ کریں تاکہ نئی نسل کے لئے نمونہ قائم کر سکیں۔

کون نہیں جانتا کہ سادگی میں جو کشش ہوتی ہے اس پر ہزار بناوٹیں قربان کی جا سکتی ہیں۔

مسٹر چرچل کا بیان

لندن۔ ۳۰ دسمبر: سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر چرچل اس جگہ سے جہاں کہ وہ اس وقت ٹھہرے ہوئے ہیں ایک نامعلوم جگہ روانہ ہو گئے ہیں جہاں وہ صحت بحالی کے لئے چند ہفتہ کھُلی دھوپ میں گزاریں گے اس سلسلہ میں مسٹر چرچل نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں کہا ہے کہ میں اس وقت جس جگہ ہوں وہاں سے دو ہفتہ سے زیادہ ایک نامعلوم جگہ کے لئے جا رہا ہوں۔ میں اُن تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنھوں نے مجھے پیغام بھیجے ہیں، میری مدد کی ہے، میں نے کانفرنسوں کے ختم ہوتے ہی اٹلی کے مورچہ کا دورہ کرنے کا پروگرام بنایا تھا لیکن عین وقت میں اتنا تھک گیا کہ میں نے آئزن ہوور سے چند روز آرام کرنے کی مہلت چاہی، دوسرے روز مجھے بخار ہو گیا اور فوٹو لینے پر میرے ایک پھیپھڑے پر کچھ دھبہ سا دکھائی دیا۔ بحر روم کے علاقوں میں بہترین طبّی امداد پہونچائی گئی۔ مجھے اُمید ہے کہ تمام لڑائیاں جاری رہیں گی۔ میں اس وقت پہلے سے بہتر ہوں لیکن چند ہفتہ کھُلی دھوپ میں گزارنے سے کچھ طاقت آجائے گی۔ اس دفعہ کی بیماری سے میں اتنا کمزور نہیں ہوا جتنا کہ فروری میں ہو گیا تھا۔ کام کی سرانجام دہی میں مجھے کسی وقت بھی اپنا کام چھوڑنا نہیں پڑا۔ اور جن اُمور کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا گیا ان کا جواب دینے میں میری طرف سے کبھی دیر نہیں ۴

عالمِ نسواں

صحت کے قوانین

... مخلوق ہے مگر اس کی ... ہے جب تک ... وہ کامل طور پر تند... ہندوستان میں کس قدر عورتیں ہیں جو کامل تندرستی کی بے بہا نعمت سے بہرہ ور ہیں۔ اس تلخ حقیقت کا معلوم کرنا نہایت دردناک ہے کہ ہمارے بدنصیب ملک میں تندرست عورتوں کی نسبت سے دائم المرض اور خوشحال عورتوں کی نسبت سے تباہ حال، برباد، مصیبت زدہ اور مُردہ دل عورتیں بکثرت ہیں اور ان کی تعداد بے شمار ہے، صحت کی خرابی نہ صرف عورتوں کی ذاتی خوشحالی شگفتگی اور خوبصورتی کو تباہ کر دیتی ہے بلکہ میاں کی اولاد اور انکے خاندان کی تباہی و بربادی کا بھی سبب ہوتی ہے۔

کوئی عورت ایسی نہیں ہو سکتی جو اچھی صحت کی آرزو نہ رکھتی ہو اور ان مصیبتوں سے بچنا نہ چاہتی ہو جو نہ صرف صحت کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں مگر صحت کی گراں بہا دولت صرف خواہش کرنے سے نہیں مل سکتی، اس کے لئے قدرتی قوانین کا پابند ہونا اور ان راستوں پر چلنا ضروری ہے جو ابتدا میں بہت دشوار گزار ہوتے ہیں لیکن بہت سی دوسری باتوں کی طرح عادت ان کو خوشگوار بنا دیتی ہے، سویرے اُٹھنا، سُست اور دن چڑھے تک کروٹیں بدلتے رہنے والی عورتوں کے لئے بلاشبہ کچھ زیادہ خوشگوار نہیں ہوتا مگر یہ عمدہ صحت کا ایک لازمی جزو ہے اور تندرستی اور خوبصورتی کی خواہشمند عورتوں کی عادت میں داخل ہوتا ہے۔

سُستی اور کاہلی

یہ ایک ناقابل تردید صداقت ہے کہ سُستی اور کاہلی سینکڑوں جسمانی اور روحانی امراض کی جڑ ہے، بدقسمتی سے ہمارے ہاں اُمرا کی عورتیں اس میں کم و بیش ضرور مبتلا ہوتی ہیں۔ نئی دُلہنوں کو تو رسماً بھی ایک عرصہ تک سُست اور کاہل رہنا پڑتا ہے جو بسا اوقات ان کی آئندہ تندرستی کو گھُن لگا دیتا ہے۔ اس انقلاب خیز دور میں لڑکیوں کی عام اسکولی تعلیم نے ان میں وہ پہلی سی سُستی بلاشبہ ایک حد تک دور کر دی ہے، وہ اب نہ تو نئی نویلی دلہنوں کی مانند رسماً زیادہ دیر تک بے حس و حرکت رہ سکتی ہیں اور نہ بیکار، اب وہ دن بھر کسی نہ کسی کام میں مصروف رہتی ہیں، لیکن بدقسمتی سے انکی موجودہ مصروفیتیں بھی بمصداق "آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا" صحت کے لئے اسی طرح بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ مضرت رساں ہوتی ہیں جس طرح سُستی اور کاہلی آرائش کے لئے دن بھر کنگھی، چوٹی یا کپڑوں پر کشیدے وغیرہ کا کاڑھنے یا ناولوں اور قصے کہانیوں کی فضول کتابوں کے پڑھنے میں مصروف رہتی ہیں۔

یہ کام نہ تو اُن کے جسم کو اتنی کافی حرکت بہم پہونچاتا ہے جس کی اعضاء کو اپنے اپنے فضول اور بے کار مواد کے دفعیہ کے لئے ضرورت ہوتی ہے اور نہ جسم میں فرحت و چُستی بخشتا ہے بلکہ اس کے برعکس بینائی کو نقصان پہونچا کر عینک کا محتاج کر دیتا ہے اور دیر تک کتابوں یا کشیدے وغیرہ کے چیزوں پر سر جھکا کر کندھے لٹکا کر، کمر پھیلا کر اور پیٹ کو بل دے کر ٹیڑھے سیدھے بیٹھے رہنے سے فضلات کے اجتماع اور غیر معمولی دباؤ سے بیسیوں قسم کی عام اور خاص بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

آج کل کی عورتوں میں غیر معمولی کمزوری، حد سے زیادہ عصبی پن، نسوانی امراض کی کثرت اور ان کی اولاد کے کمزور، دائم المرض اور بدشکل ہونے کا اہم ترین سبب یہی سبب سستی اور کاہلی ہے۔ جو عورتیں تندرست اور خوبصورت رہنے کی خواہشمند ہیں اور چاہتی ہیں کہ ان کی اولاد بھی تندرست، مضبوط اور خوبصورت ہوا کرے ان کے لئے ضروری ہے کہ کاہلی اور سُستی سے بچیں، اس کو اپنا خوفناک دشمن سمجھیں اور باقاعدہ ورزش کیا کریں۔

(باقی آئندہ)

---

۴ ہوئی۔ میں پورے طور پر اپنا کام انجام دیسکتا ہوں۔ میرے پاس کافی مرکزی اسٹاف ہے اور لندن سے میرا سلسلہ مراسلت برابر جاری ہے، میں چند ہفتہ تک آرام کروں گا، لیکن میں سُست نہیں بیٹھا ہوں گا

بچوں کی دنیا

ارسطو

ارسطو ملک یونان کے نامی گرامی حکماء سے تھا اُس کو دُنیا سے اُٹھے ہوئے ۲۳ سو برس ہو گئے مگر اُس کا نام ... ہے۔ اُس کے بچپن کے حالات سے نہ خود اُس کو نہ اور لوگوں کو یہ توقع تھی کہ دنیا کی تاریخ میں ایسا بڑا شخص ہوگا کیونکہ اوائل عمر میں والدین کے ظل عاطفت سے محروم ہو چکا تھا، کوئی ایسا مُربی موجود نہ تھا جو اُس کی تربیت کا کفیل ہوتا۔ اس لئے بچپن کا زمانہ لہو و لعب میں گزرا لیکن آٹھ برس کی عمر سے علمائے صرف و نحو کی شاگردی اختیار کی اور سترہ برس کی عمر تک شعرا و فصحا کی خدمت میں رہا اس کے بعد علوم حکمت کا شوق پیدا ہوا۔

ان ایام میں افلاطون کا شہرہ تھا مگر اس غریب کو اتنی دستگاہ کہاں تھی، کہ ایسے عالی رتبہ حکیم کے شاگردوں میں داخل ہو سکے، حُسن اتفاق سے افلاطون کو ایک شہزادہ کی تعلیم کا کام سپرد ہوا۔ ارسطو نے اس شہزادہ کی خدمتگاری صرف اس غرض سے اختیار کی کہ افلاطون کی تعلیم سے فیض پانے کا موقع ملے۔ اگرچہ شہزادے کے اوقات درس میں خدام کے حاضر رہنے کی اجازت نہ تھی، کیونکہ اُس عہد میں عام لوگوں سے علمی مسائل کے مخفی رکھنے کا دستور تھا۔ مگر یہ علم کا شیدا کسی گوشہ میں لگا رہتا اور افلاطون کا درس حرف بحرف سُنتا اور یاد رکھتا لیکن اُس کا مخدوم ایسا کندۂ ناتراش تھا کہ اُستاد کی تمام سعی اُس پر رائگاں جاتی تھی۔

بالآخر شہزادہ کے امتحان کا وقت آیا اور لباس فاخرہ پہنا کر مجمع علما میں لایا گیا۔ دستور کے موافق اُستاد نے اجازت دی، بلند ممبر کے اوپر چڑھ کر علمی مسائل بیان کرے، لیکن نالیاقتی کے خوف اور مجمع فضلاء کے رُعب نے اُس کا بدن تھرا دیا یہاں تک کہ زبان سے ایک حرف بھی نہ نکلا، اُس وقت افلاطون نے اپنی خفت مٹانے کے لئے جلسہ کے روبرو شہزادہ کی پریشانی خاطر کا عذر کرکے اپنے شاگردوں کی طرف اشارہ کیا کہ تم میں کوئی ایسا ہے جو شہزادے کی طرف سے تقریر کرے، لیکن سب خاموش!

جب ارسطو نے مجلس کا یہ رنگ دیکھا تو وہ اپنے آقا کی جانب سے تقریر کرنے کو آمادہ ہوا اور افلاطون سے اجازت چاہی مگر اس کی درخواست پر کچھ التفات نہ ہوا جب تک کہ اُس نے مکرر عرض نہ کیا۔ غرض کئی بار التماس کرنے کے بعد اُس کو اجازت ملی تو وہ نہایت دلیری سے ممبر پر چڑھا اور ایسی عمدہ تقریر کی کہ سامعین دنگ رہ گئے اور سب نے تحسین و آفریں کی صدا بلند کی، یہ کیفیت دیکھ کر افلاطون نے بادشاہ کی حضور میں عرض کیا کہ میری تعلیم میں کچھ قصور نہ تھا قابلیت کے فرق نے خادم کو مخدوم بنا دیا۔

القصہ ارسطو کی ذہانت و ذکاوت دیکھ کر افلاطون نے اُس کے حال پر نہایت توجہ کی اور اُس کو علم اخلاق اور علم طبیعی اور علم الٰہی کی تعلیم دی یہاں تک کہ افلاطون کے تمام شاگردوں میں معزز و ممتاز ہو گیا، چنانچہ افلاطون کی رحلت کے بعد کوئی حکیم ارسطو کا ہمسر و ہم رتبہ نہ تھا۔ جب مقدونیہ کے بادشاہ فیلقوس کو اپنے بیٹے سکندر کی تعلیم و تربیت کے لئے اتالیق کی ضرورت ہوئی تو ✻

پردۂ فلم

ہندوستان کے لیڈر اور فلمیں

روس کی موجودہ بیداری فلموں کا بہت بڑا حصہ ہے جاپان نے عوام کو تربیت دینے میں فلموں سے کافی فائدہ اُٹھایا ہے۔ جرمنی اپنے ملک کے باشندوں کو زمانہ دراز سے فلموں کے ذریعہ تعلیم دے رہا ہے۔ امریکہ زندگی کے ہر شعبہ میں فلموں سے پورا فائدہ اُٹھا رہا ہے لیکن ہندوستان کی حالت یہ ہے کہ ابھی تک ہندوستان میں فلموں کو ایک تماشہ سے زیادہ حیثیت حاصل نہیں ہو سکی ہے۔ یہاں ہر شخص یہی سمجھتا ہے کہ فلموں کی ایجاد کا منشا اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے کہ اس کے ذریعہ عوام کیلئے تفریح کا سامان فراہم کر دیا جائے۔

عام لوگوں کا تو ذکر ہی کیا ہے ہندوستان کے بڑے بڑے سیاست داں اور لیڈر بھی یہی سمجھے بیٹھے ہیں کہ فلموں کا مقصد تفریح ہے اسی لئے اُنھوں نے فلموں سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش نہیں کی۔ ہندوستانی لیڈروں میں صرف پنڈت جواہر لال نہرو نے کسی قدر فلموں کے معاملہ میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیا تھا اور اس کی وجہ بھی یہ تھی کہ پنڈت جواہر لال یورپین ممالک میں بچشم خود یہ دیکھ آئے تھے کہ ان ممالک میں فلموں سے کیسے کیسے فائدے اُٹھائے جا رہے ہیں۔ لیکن افسوس کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو ہندوستان کی فلمی صنعت کی جانب توجہ کرنے کا موقع ہی نہ مل سکا، پنڈت جواہر لال کے علاوہ ہندوستان کا ایک لیڈر بھی ایسا نہیں ہے جس نے فلموں کی اہمیت کو محسوس کیا ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر ہندوستانی لیڈروں نے فلموں کے مفید پہلو پر غور کرنے کی تکلیف گوارا کی ہوتی تو آج ملک فلمی صنعت کے ذریعہ بہت کچھ فوائد حاصل کر چکا ہوتا

✻ اُس نے ارسطو کو اس بڑے کام کے انجام دینے کے لئے منتخب کیا اور سکندر نے اُس سے تعلیم پائی، جب سکندر تخت نشین ہو کر ایشیا پر لشکر کشی ہے تو ارسطو نے اس کے ساتھ جانے سے عذر کیا اور اپنے ایک عزیز کو اُس کا مشیر بھیجدیا۔ خود درس و تدریس میں مشغول رہا اور ۶۲ برس عمر میں انتقال کیا۔

ارسطو اگرچہ نیکی اور اخلاق میں اپنے اُستاد افلاطون کا ہم پلّہ نہ تھا مگر علم و فضل میں اُستاد پر فوق لے گیا تھا، اس واسطے حکماء نے اُس کو معلّم اول کا لقب دیا ہے۔

ہٹلر کے جرائم

واشنگٹن۔ ۲۹ دسمبر: معلوم ہوا ہے کہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اس تجویز پر غور کر رہا ہے کہ جرمنی کے ساتھ صلحنامہ پر دستخط کے بجائے جرمنی کے ساتھ صلح کا اعلان کر دیا جائے، یہ تجویز اتحادی قوموں کو جنگی مجرموں کے خلاف تفتیش کرنیوالے کمیشن کے بیلجیم جنرل ڈیبر نے بھیجی ہے۔ اس میں یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ اتحادی قوموں کی عدالت ہٹلر، مسولینی اور دوسرے محوری لیڈروں کے خلاف جرائم کی سماعت کرے۔

جرمنی کے تین جنگی جہاز برباد

لندن۔ ۲۹ دسمبر: سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے بسکے کی کھاڑی میں جرمنی کے تین مار و جہاز ڈبو دئے گئے ہیں جنگی جہازوں اور ہوائی جہازوں کے حملوں سے مزید جرمن جہازوں کو نقصان پہونچا۔

اقوالِ زرّیں

گناہ انسان کے گرد و پیش اس طرح منڈلاتے ہیں [illegible] طرح کالی بلائیں آدھی رات کو مرگھٹ میں۔

قدسیوں کے لطیف اشاروں کو جنس لطیف ہی سمجھ سکتی ہے۔

بوئے گل اور نغمہ شیریں انسان کا دامن پکڑ کر کھینچتے ہیں۔

بے وقوف بے وقوف نہیں ہے بلکہ اس کا ساتھی بے وقوف ہے۔

بہت سے لوگ فلسفی کی طرح گفتگو کرتے ہیں، مگر بے وقوفوں کی طرح رہتے ہیں۔

موجِ تبسم

افسر:- پہرہ دار سے! کیا تم نے رات کے وقت کوئی مشتبہ آدمی دیکھا ہے؟

پہرہ دار:- جی ہاں میں نے اس سے دریافت کیا کہ آدھی رات کے وقت تم یہاں کر رہے ہو تو وہ بولا "اس وقت تو مجھے کوئی کام نہیں لیکن میں بہت جلد یہاں [illegible] کھولنا چاہتا ہوں"!

افسر:- تو وہ بنک کھولے گا، اس نے وہاں سے بیس ہزار پونڈ چرائے ہیں۔

پہرہ دار:- تو وہ چور ہو سکتا ہے مگر جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

عورتوں کا جلسہ ہو رہا تھا کہ مسز براؤن بولیں، آج مسز سمتھ کچھ ناخوش سی نظر آتی ہیں۔

مسز جونز بولیں:- نہیں یہ بات نہیں ہے، انھوں نے جرابوں کا ایک جوڑا خود بنا کر فوجیوں کی امداد کے محکمہ کو بھیجا تھا وہاں سے شکریہ کی چھٹی آئی ہے جس کے آخر میں لکھا ہے کہ ریت کی تھیلیوں کی ضرورت نہیں رہی۔

[illegible] دلچسپ معلومات

آپ کی زندگی کا [illegible]

اگر آپ ایک اوسط درجے کے آدمی [illegible] قلب ایک لاکھ ۳ ہزار ۴۰۰ مرتبہ [illegible] لاکھ میل کا سفر طے کرتا ہے [illegible] اس کے ذریعہ ۴۳۸ [illegible] آپ ۳ پونڈ خوراک کھاتے ہیں اور ۹ر۲ پاینٹ پانی وغیرہ پیتے ہیں۔ آپ کو ۸۵ر۱ پاینٹ پسینہ آتا ہے۔ ۲۴ گھنٹے میں آپ کے اندر جو ارجی ہے یا قوت پیدا کرتی ہے اسکی مجموعی طاقت ۴۵۰ ٹن کے وزن کو ایک فٹ کی بلندی تک اٹھا سکتی ہے۔ آپ سونے کی حالت میں ۲۵ سے ۳۵ مرتبہ تک کروٹ بدلتے ہیں۔ آپ ۲۴ گھنٹے میں اپنے دماغ کے ۷۰ لاکھ خلیوں سے کام لے لیتے ہیں آپ ۴۸۰۰ الفاظ بولتے ہیں اور ۷۵۰ بڑے عضلات کو حرکت دیتے ہیں۔ آپ کے جسم کی اس مشقت اور کارگزاری کی مثال دنیا کی اور کوئی مشین پیش نہیں کر سکتی اور اسی سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ صحت اور زندگی کو معتدل حالت میں برقرار رکھنے کے لئے اس مشین کی خبرداری رکھنا کس قدر ضروری ہے۔

افسانہ

تکیہ کا غلاف

(از جناب شوکت تھانوی)

بھابی جان کو جو غصہ آیا تو اپنی بقچی کھول کر ہمارے تکیہ کو سامنے رکھ کر بیٹھ گئیں، فی البدیہہ تکیہ کا غلاف فرمانے، بھائی جان تھوڑی دیر تو چشمہ سے نظر پھندا پھندا کر اپنی بانوئے محترم کی اس ادا کو دیکھتے رہے اس کے بعد وہیں بیٹھے بیٹھے لگے اونگھنے اور پھر رفتہ رفتہ خراٹے دار نیند نے انکو غائب کر دیا ہم خاموشی کے ساتھ اخبار پڑھنے لگے۔

قصہ دراصل یہ تھا کہ ہم عرصہ کے بعد دسہرے کی تعطیل میں بھائی جان سے ملنے آئے تھے اور بغیر کسی شخص کے بیگم کے تکیہ پر زیر بحث غلاف بھی چڑھا دیا تھا اگر اس غریب کو یہ معلوم ہوتا کہ یہی غلاف باعث "موازنہ انیس و دبیر" بن جائیگا تو قیامت تک بھابی جان سے تصادم کیلئے تیار نہ ہوتا۔

بھائی جان تو خراٹے لے رہے تھے اور ہم اخبار پڑھنے کے بہانے اسی وظیفہ کو پڑھ رہے تھے کہ:-

"جل تو جلال تو صاحب کمال تو آئی بلا ٹال تو"

خدا جانے اسی عالم میں ہماری آنکھ بھی کب لگ گئی حالانکہ ہم دن میں سونے کے عادی نہیں ہیں بہرحال جب آنکھ کھلی تو چراغ جلنے کا وقت تھا مگر بھائی جان بدستور وائسرائے کا اسپیشل بنے ہوئے خراٹوں سے نہایت تیز رفتاری کے ساتھ سو رہے تھے اور بھابی جان کی تمامتر توجہ اسی تکیہ کے غلاف کی جانب مبذول تھی، ہم نے جلدی سے اٹھ کر بھائی جان کو اٹھایا اس لئے کہ اسی وقت ایک عصرانہ میں شرکت کرنا تھی۔

ان حضرت نے اٹھتے ہی پہلے تو اپنی رفیقۂ حیات کے اس انہماک کو بڑے پیار اور مامتا کی نظروں سے دیکھا پھر خدا جانے کیا خیال آیا کہ ان کی کاریگری کو دیکھنے کے لئے ان کی طرف جھپٹے، مگر بھابی جان نے فوراً اپنے بنائے ہوئے غلاف کو زانو کے نیچے دبا کر کہا:-

"یہ کیا حرکت، میں ابھی نہ دکھاؤں گی جب بالکل تیار ہو جائے اس وقت دیکھئے گا۔

بھائی جان ہمیشہ کے لئے جلد باز واقع ہوئے ہیں، کہنے لگے تاہم بطور نمونہ آخر کیا مضائقہ ہے۔

بھائی جان نے کہا۔

اوں ہونہہ میں ہرگز اس کی جھلک بھی نہ دکھاؤں گی، آخر جلدی ہی کیا ہے؟

ادھر بھابی جان نے یہ انکار کیا اور ادھر ہم نے بھائی جان سے ٹی پارٹی میں چلنے کی جلدی کی لہذا وہ بیچارے کچھ مجبور ہو گئے اور ہمارے ساتھ ٹی پارٹی میں شرکت کے لئے روانہ ہو گئے۔

ٹی پارٹی سے ہم لوگوں کی واپسی تو جلد ہوئی تھی مگر رات میں ایک بہت عمدہ فلم کا اشتہار دیکھ کر سینما کا پروگرام بن گیا اور وہاں سے رات گئے واپسی ہوئی۔

دیکھتے کیا ہیں کہ بھابی جان بدستور لیمپ کے سامنے بیٹھی ہوئی آنکھیں پھوڑ رہی ہیں۔

بھائی جان اس وقت بھی غلاف دیکھنے پر اصرار تو ضرور کرتے مگر بھوک کے غلبہ کے آگے ان کے لئے دنیا ہیچ ہوتی ہے چنانچہ آتے ہی دوزانو تخت پر بیٹھ گئے۔ اور بڑی زور سے کھانا لگاؤ کا نعرہ بلند کیا۔ بھابی جان نے نہایت رازداری کے ساتھ تکیہ کے غلاف کو چھپا کر جواب دیا۔

"آج تو خدا ہی مالک ہے جو کوئی ڈھنگ کی چیز آپکے کھانے کے لئے پل جائے"

یہ کہکر بھابی جان باورچی خانہ تشریف لے گئیں اور [illegible]

بھائی جان نے ہمارے بستر سے تکیہ اٹھا کر بھابی جان کے حضور میں پیش کرتے ہوئے کہا۔

میں نے کہا دیکھتی ہو کیسا خوبصورت باریک اور نفیس کام دلہن نے بنایا ہے جی چاہتا ہے کہ دیکھتے ہی رہو"

بیگم کی تعریف سنکر غیر ارادی طور پر ہمارے ہاتھ مونچھوں پر تاؤ دینے کے لئے اٹھ گئے اور غیر محسوس طور پر کچھ شان سی ہم میں پیدا ہو گئی۔

معلوم یہ ہوتا تھا کہ گویا یہ بیوی کی تعریف نہیں ہوئی ہے بلکہ ہم تو آغا خاں ہیں اور ہمارا گھوڑا ڈربی ریس میں دن آیا ہے۔

مگر بھابی جان کے رخ روشن کی طرف نظر جو اٹھی تو وہاں منہ سے لے کر ناک اور پیشانی تک کی تمام کمانیاں خراب ہو چکی تھیں اور چین جبیں سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان کو کوئی نہایت سخت گالی دی گئی ہے۔

مگر بھائی جان تھے کہ تعریفوں کے پل باندھے دیتے تھے۔

اس تکیہ کے غلاف میں خوبی یہ ہے کہ تاج محل کا جو نقشہ پیش کیا ہے اس کی ایک ایک اینٹ ظاہر کر دی ہے اور اس کے سامنے کی نہر اور نہر کے فوارے تو سبحان اللہ بھئی خدا نظر بد سے بچائے ماشاء اللہ خوب بنایا ہے،

بھابی جان سے آخر نہ رہا گیا، جل کر بولیں:-

"میں کہتی ہوں کہ آخر تم کو اور کوئی کام بھی ہے یا بس بیٹھے ہوئے بھاوج کی تعریفوں کے پل باندھے جاؤ گے، معلوم ہوتا ہے جیسے کشیدہ کاری دیکھی ہی نہیں ہے۔

بھائی جان آدمی ہیں سخن فہم، فوراً سمجھ گئے، مگر چونکہ اس وقت صاف گوئی پر تلے ہوئے تھے لہذا اصولی پر یعنی بیوی کے سامنے بھی سچ ہی بول دیے کہ

"کشیدہ کاری دیکھی کیوں نہیں ہے مگر میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ کشیدہ کاری کی جو نزاکت اس نمونہ میں پیش کی گئی ہے وہ اس فن کے کمال کا درجہ رکھتی ہے۔

بھابی جان نے اور بھی جل کر کہا" اچھا خیر تمھاری بھاوج بڑی لائق سہی اور میں بڑی نالایق سہی"

بھائی جان نے گڑبڑا کر جلدی سے کہا:-

"یہ کس مردود نے کہا کہ تم نعوذ باللہ نالایق ہو، بھئی بات یہ ہے کہ:- ع

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است،

میرے خیال میں تم کھچڑا ایسا پکاتی ہو کہ بڑے سے بڑا باورچی بھی تمھارے سامنے نہیں ٹھہر سکتا یا جیسے بنڈے کے کچالو تم بنا لیتی ہو، میں تو کہتا ہوں کہ بڑے سے بڑے لاٹ کی بیوی بھی ویسے کچالو نہیں بنا سکتی، مگر یہ ماننا پڑے گا کہ یہ تکیہ کا غلاف بھی دولہن نے خوب بنایا ہے۔

بھابی جان نے منہ چڑا کر کہا" جس کو ذرا فرصت ہو اور سوئی ہاتھ میں پکڑنا جانتی ہو وہی بنائے گی یہ تو بہت معمولی سا کام ہے۔

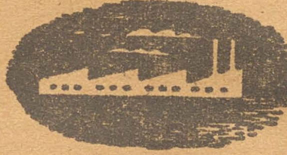
اور نہیں تو کیا ایم۔ اے، بی، اے کی ڈگری ہے جب کہو میں تم کو خود بنا کر دے دوں مگر تم ہوئے ڈھنگے دو ہی دن میں تیل سے چپڑا ہوا سر رکھ کر چکٹ کر دو گے۔

بھائی جان نے کہا تم بھی بیگم بخدا کمال ہی کرتی ہو، ارے بھائی اور تو خیر کچھ نہیں لیکن اگر تم ایسا تکیہ کا غلاف بنا دو تو آج سے تمھارا غلام ہو جاؤں گا تم کہتی ہو تیل سے چپڑا ہوا سر رکھنے کو، میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں اس کو شیشہ کے چوکھٹے میں جڑوا کر اپنی بیٹھک کے کمرہ میں آویزاں کر دوں گا۔

(باقی صفحہ ۶ کالم ایک کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

کِس طرح قوم

واجبی دام پر کپڑا فراہم کر رہی ہے



سنہ ۱۹۴۲ء کے پورے سال اور سنہ ۱۹۴۳ء کے پہلے چھ مہینوں میں سُوتی کپڑوں کی قیمتیں حد سے زیادہ بڑھ گئی تھیں۔ اس کی بہت سی وجہیں تھیں جن میں سے بعض کو مثلاً بیوپاریوں کی نفع خوری کو ہر شخص جانتا ہے۔ لیکن بعض سے لوگ عموماً ناواقف ہیں جیسے کارخانوں کو ایندھن دینے والی کانوں پر کیا لاگت بیٹھتی تھی۔ مختصر یہ کہ اس زمانے میں کپڑا اتنا مہنگا ہو گیا تھا کہ غریبوں کے لئے تن ڈھکنا بھی مشکل تھا۔

آج حالات اچھی طرح قابو میں آ چکے ہیں۔ اور دن بہ دن سُدھرتے جاتے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ کپڑے کے کارخانوں نے کنٹرول کی تدابیر میں مرکزی حکومت کے انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز ڈپارٹمنٹ سے پوری طرح تعاون کیا۔ یہ عملی تعاون جو صرف پبلک مفاد کے خیال سے کیا گیا، بلاشبہ قابل تعریف اور اس بڑی صنعت کے شایانِ شان ہے۔

سُوتی کپڑوں کی قیمتیں گھٹانے کے لئے جو تدابیر اختیار کی گئیں ہیں وہ نیچے درج کی جاتی ہیں۔ اُن کا مقصد آپ کی (یعنے خریدار کی) مشکل آسان کرنا ہے۔

تیاری کی لاگت پر کنٹرول

کچی روئی، مل اسٹور، کیمیاوی اشیاء، رنگنے کے مسالے، مشینری اور کل پرزوں وغیرہ کی قیمتوں پر کوئی نہ کوئی کنٹرول کر لیا ہے۔ اس کنٹرول سے کپڑوں کی تیاری کی لاگت میں جو مسلسل اضافہ ہو رہا تھا وہ رک گیا ہے۔ یہی کنٹرول کی وجہ سے کاشتکار کو بھی روئی کے اچھے دام ملنے لگیں گے۔

ذخیرہ بندی کے خلاف کارروائی

سُوتی کپڑا اور دھاگہ (کنٹرول) آرڈر مورخہ جون سنہ ۱۹۴۳ء کی رو سے بیوپاریوں اور دکانداروں پر لازم ہو گیا ہے کہ وہ اپنے کپڑے کے اسٹاک کو ایک مقررہ مدت کے اندر فروخت کر دیں۔ اس کا مقصد بھی قیمتیں گھٹانا ہے۔

اسٹینڈرڈ کپڑا

حکومت ہند کا انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز ڈپارٹمنٹ ہر سال قوم کی طرف سے دو ارب گز مضبوط کورا کپڑا ملوں سے خرید رہا ہے۔ اور اُسے مقررہ قیمتوں [illegible] تقسیم کر رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کپڑے کے مقابلے پر دوسری قسم کے کپڑوں کی قیمتیں ضرور گھٹیں گی۔

ریلوے کی سہولتیں

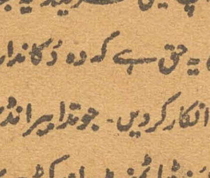
ایک پرائوریٹیز اسسٹنس کمیٹی قائم کی گئی ہے تاکہ سُوتی کپڑوں کی تقسیم جلد سے جلد کی جا سکے۔ اور کسی جگہ بھی مقامی طور پر کپڑے کی قلت نہ ہونے پائے۔ اسلئے کہ اس سے نفع خوری میں اضافہ ہوتا ہے۔

پیداوار میں اضافہ

خصوصی کمیٹیاں ایسے طریقے معلوم کرنے میں مصروف ہیں جن سے کارخانوں کی پیداوار اور کرگھوں کی پیداوار کو بڑھایا جا سکے۔ جس قدر پیداوار بڑھے گی اسی قدر قیمتیں کم ہوں گی اس لئے حکومت اور صنعت کا خاص مقصد پیداوار کو بڑھانا ہے۔

کنٹرول کے ان طریقوں کو اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ آپ یعنی خریدار یہ جان لیں، کہ انھیں کیوں یہ حق ہے کہ وہ دکانداروں کو غیر واجبی دام دینے سے انکار کر دیں۔ جو تدابیر انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز ڈپارٹمنٹ اور کپڑے کی صنعت نے مشترکہ طور پر اختیار کی ہیں اُن کی وجہ سے کپڑے کی تھوک قیمت میں چالیس فی صدی کی زبردست کمی ہو گئی ہے چنانچہ قیمت میں بھی کپڑے کی دکانوں پر اسی مناسبت سے کمی ہونی چاہیئے۔

واقعات جانیئے اور اپنے حقوق کا مطالبہ کیجیئے



محکمہ اطلاعات [illegible] اور براڈکاسٹنگ نے شائع کیا

CPU. 505—Size 13" x 3 cols. URDU.

سال نو پر ہندوستان کے لاٹ پادری کی اپیل

کلکتہ۔ یکم جنوری؛ ہم میں سے بہتوں کو یقین ہے کہ سامراج ختم ہو چکا ہے اور اس کا بہترین نعم البدل خود مختار قوموں کی کامن ویلتھ ہے۔ ہماری اُمید ہے کہ ہندوستان اپنی مرضی سے اس کامن ویلتھ میں شامل رہنے کا فیصلہ کرے جو کہ برطانیہ نے قائم کی ہوئی ہے لیکن اگر ہندوستان کو اس میں شامل کرنا ہے تو انگریزوں اور ہندوستانیوں کے درمیان برادرانہ تعلقات قائم کرنا ضروری ہے! یہ ہے وہ رائے جو ہندوستان کے لاٹ پادری ڈاکٹر فوس ویس کوٹ نے سال نو پر اپیل کے دوران میں ظاہر کی ہے آپ نے اس بے اطمینانی اور مایوسی پر شدید تشویش ظاہر کی جو ان لوگوں کے دلوں میں ہے جو کہ ہندوستان کے سب سے زیادہ ذمہ دار لوگ خیال کئے جاتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اس بڑھتی ہوئی بے اعتمادی سے سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ آپ نے اُمید ظاہر کی کہ سمجھ اور فیاضی سے مفاہمت حاصل کی جا سکتی ہے، آپ نے ہندوستان کے وائسرائے سے اُمید ظاہر کی کہ وہ سمجھ اور فیاضی سے کام لیں گے۔

ڈاکٹر خانصاحب کا بیان

لاہور۔ ۲۹ دسمبر؛ بعض لوگوں کے سروں پر پاکستان کا بھوت سوار ہے۔ یہ اُن کے لئے اُس وقت تک سراب بنا رہے گا جب تک کہ وہ بیدار ہو کر موجودہ زندگی کی اصلیت پر غور نہ کریں۔ ڈاکٹر خانصاحب نے مزید فرمایا کہ ہندوستان کے آزاد ہوتے کے ساتھ ملک کے اندر اتحاد کا دور دورہ شروع ہو جائے گا۔

سنہ ۱۹۴۳ء کے اہم جنگی واقعات

[illegible] کا قبضہ، ٹونا سے جاپانیوں [illegible] پر اتحادیوں کا قبضہ، کاسابلا [illegible] اتحادی کانفرنس، اٹلی کی وزارت سے کیانو کے علاوہ [illegible]

[illegible] یوں سے الحاق، کرسک پر رومیوں [illegible] مینال کی لڑائی کا خاتمہ۔

آرسٹو پر روسی قبضہ۔ امریکی بندر گاہوں پر چار فرانسیسی جہازوں کا مرمت کے لئے آنا۔

فن لینڈ کے صدر کے لئے ریٹی کا انتخاب۔

خارکوف پر روسی قبضہ، مسٹر چرچل کو نمونیہ کا عارضہ۔

مارچ نیو یارک میں میڈم چیانگ کا خیر مقدم۔ صدر روز ولٹ کی طرف سے دسویں سالگرہ منانا۔ ژیہو پر روسی قبضہ۔

تیسرے سال کے لئے اُدھار پٹہ کا قانون کا اجرا، امریکہ میں مسٹر ایڈن کی آمد۔ ویاز ما پر روسی قبضہ۔ خارکوف پر پھر جرمن قبضہ۔

اپریل جاپانیوں کی طرف سے امریکی ہوا بازوں کا قتل۔ ٹیونس اور بزرٹا پر اتحادی قبضہ۔

مئی امریکہ میں مسٹر چرچل کی آمد۔ ٹیونیشیا کی لڑائی ختم، آٹو پر امریکی فوجوں کا اُترنا۔ روس کی طرف سے کمنٹرن کا توڑنا۔

جون پنٹیلیریا کا ہتھیار ڈالنا۔ شمالی افریقہ میں اتحادی فوجوں کے معائنہ کے لئے ہز مجسٹی کنگ جارج کی تشریف آوری۔

جولائی جنوبی پیسفک میں میک آرتھر کا حملہ، رینڈوا پر امریکی قبضہ۔ ہوائی جہاز سے پولینڈ کے جنرل سکورسکی کا مرنا۔ سسلی پر اتحادی حملہ، روم پر بمباری، پلرنو پر امریکی قبضہ۔ مسولینی کا استعفیٰ۔

اگست پلوسٹی میں تیل کے ذخیروں پر بمباری، کٹانیہ پر اتحادی قبضہ، منڈا پر اتحادی قبضہ، کیوبک کانفرنس سیمبنا پر قبضہ سے سسلی کی مکمل فتح۔ خارکوف پر روسی قبضہ، جنوب مشرقی ایشیا کے لئے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کا تقرر۔ بلغاریہ کے کنگ بورس کا انتقال، ٹاگن روگ پر روسی قبضہ۔

ستمبر یوروپ کا لڑائی کے پانچویں سال میں داخلہ۔ اٹلی میں اتحادی فوجوں کا اُترنا، اٹلی کا ہتھیار ڈالنا۔ اٹلی جنگی بیڑہ کے بہت سے جہاز اتحادیوں کے پاس، پانچویں فوج کا سکرنو پر قبضہ، چیانگ کائی شیک کا چین کا صدر بننا۔ بریانسک پر روسی قبضہ، نوورو سسک پر روسی قبضہ، سارڈینیا سے جرمنوں کا اخراج، کارسیکا میں فرانسیسی فوجوں کا اُترنا، سمولنسک پر روسی قبضہ۔

اکتوبر نیپلز میں اتحادی فوجوں کا داخلہ، کوس پر پھر جرمن قبضہ، جرمنی کے خلاف اٹلی کا اعلان جنگ، ماسکو میں مسٹر ایڈن اور مسٹر ہل کی آمد، ملیٹوپول پر روسی قبضہ۔

نومبر چار طاقتوں کی طرف سے ماسکو اعلان، کیف پر روسی قبضہ، لیروس پر جرمن قبضہ، قاہرہ کانفرنس۔

دسمبر طہران کانفرنس، دوسری قاہرہ کانفرنس، مسٹر چرچل کی علالت، نیو برٹین میں اراوے پر اتحادی قبضہ، خارکوف میں پہلے جنگی مقدمہ کی سماعت۔ برلن پر پھر آر۔ اے۔ ایف کی بمباری، نیو برٹین میں راس گلاسٹر پر اتحادی قبضہ۔

ریاست جے پور میں آئینی اصلاحات

نئی دہلی۔ ۲۱ دسمبر؛ مہاراجہ جے پور نے ایک فرمان جاری کیا ہے جس میں ریاست کے اندر آئینی اصلاحات کا اعلان کیا ہے۔

ایک لیجسلیٹو کونسل قائم کی جائے گی جس کے ۵۱ ممبر ہوں گے اس میں منتخب شدہ ممبران کی اکثریت ہوگی اور وزیر اعظم اس کا صدر ہوگا۔ ایک نمائندہ اسمبلی بھی قائم ہوگی جس کے ۱۲۵ ممبر ہوں گے جن میں سے ۱۰۹ منتخب شدہ ہوں گے۔

مسلمانوں کی نمائندگی کے بارے میں فرمان میں کہا گیا ہے کہ سیاسی طور پر ہندوؤں اور مسلمانوں کے مفاد ایک ہی ہیں۔ ریاست کی مجالس آئین میں انتخاب مشترکہ نیابت کی بنا پر ہوں گے لیکن مسلمانوں کی معقول تعداد برقرار رکھنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کونسل کی ۲۵ جنرل سیٹوں میں چار اور اسمبلی کی جنرل سیٹوں میں سے ۱۱ مسلمانوں کے لئے محفوظ رکھی جائیں گی۔

مسٹر جناح کو علامہ مشرقی کا تار

لاہور۔ ۲۹ دسمبر؛ علامہ مشرقی نے مسٹر جناح کو کراچی کے پتہ پر حسب ذیل تار دیا ہے:۔

"جناب والا نہایت قابل اعتراض انتہائی طور پر انتقامی طفلانہ اور یک طرفہ رویہ کے باوجود جو آپ نے خاکساروں کے

خلاف اختیار کیا ہے، میں آپ سے آخری ... کرتا ہوں کہ آپ سر ناظم الدین وزیر اعظم بنگال ... نومبر کا تحریری سرکاری معاہدہ جوان کی حکو... بنگال کو پناہ دینے کے متعلق کیا ہے بوری رکھ... نہایت صبر اور تحمل کے ساتھ اپنے رویہ پر نظر ثا...

بنگال ریلیف فنڈ

سر سسا اسپرو لمیٹڈ انگلینڈ نے بنگال ... فنڈ کو ۶۷۰۰ روپیہ کا عطیہ دیا ہے اور ... ذریعہ اسپرو سپلائی کی ہے جس ... روپیہ ہوتی ہے۔

ہندوستان میں موٹر کاریں بنـ...

کلکتہ۔ ۳۱ دسمبر؛ بہت ممکن ہے کہ مستقبل قریب ... میں موٹر کاریں اور ٹرک بننا شروع ہو جائیں معلو... برادرز موٹر کا ایک کارخانہ کھولنے کا ارادہ کر رہے ... موٹر لمیٹڈ کا سرمایہ بڑھانے کیلئے حکومت ہند کو درخواس... امریکہ اور انگلینڈ سے ماہرین بلائے جا رہے ہیں ...

افسانہ

تکیہ کا غلاف

(بقیہ صفحہ ۴)

وہاں سے تھوڑی ہی دیر میں کھانا بھیجدیا مگر اب یہ لطیفہ ہوا کہ بھائی جان نے پہلا ہی لقمہ جو منہ میں لیا ہے تو معلوم یہ ہوا کہ کسی نے آتشبازی کے قلعہ میں آگ لگادی ہے منہ پیٹتے ہوئے ایک دم سے کھڑے ہوگئے اور چہرہ سرخ ہوگیا بمشکل تمام یہ غلط فہمی دور ہوسکی کہ بچھو نے نہیں کاٹا ہے بلکہ سالن در اصل مرچوں کا حریرہ ہے۔

واقعی اس میں اس قدر مرچیں تھیں کہ خود ہم کو بھی اپنے اوپر آتش فشاں پہاڑ ہونے کا شبہ ہونے لگا، آخرکار سالن سے صبر کر کے دال پر قناعت کرنے کا ارادہ کر کے منہ جو چلایا تو معلوم ہوا کہ سانبھر جھیل میں غوطے لگا رہے ہیں یا بصورت دیگر شور کی سزا بھگت رہے ہیں۔

خیر ہم تو خاموشی سے یہ مزے چکھ ہی رہے تھے، مگر بھائی جان کا برا حال تھا کبھی بیٹھک لگاتے تھے اور کبھی ڈنڈ پیلنا شروع کر دیتے تھے آخر نہایت ہی منتشر ہوکر کہنے لگے، میں کہتا ہوں بیگم کہ یہ آفت کیا ہے آج تم نے نمک تک نہ چکھا، مصالحہ تک نہ دیکھا اب بتاؤ کہ میں کیا کھاؤں اور کیونکر اپنا دوزخ پاٹوں!

بھابی جان نے ترکی بہ ترکی کہا اب چاہے کھانا پکوا لو یا غلاف بنوالو میرے دو ہی تو ہاتھ ہیں کوئی دس پانچ تو ہیں نہیں کہ یہ بھی کروں اور وہ بھی۔

بات تھی معقول اور واسطہ تھا تکیہ کے غلاف کا۔ لہذا بھائی جان نے نہایت مجبور ہوکر بالائی منگانے کی تجویز پیش کی اور اس طرح رات کو پیٹ بھرا جاسکا مگر اس کے بعد بھی اس تکیہ کے غلاف کی زیارت نصیب نہ ہوسکی اس لئے کہ مکمل نہ تھا اور ہم دونوں کو حسرت دیدار ہی میں سوجانا پڑا۔

بھابی جان بیچاری پھر اس ناشدنی کے غلاف کو لیکر بیٹھ گئیں اور خدا جانے رات بھر کشیدہ کاری فرمائی یا کیا کیا؟ کہ صبح جو ہم اٹھے تو وہ گویا ہماری بیداری کی منتظر بیٹھی تھیں اور بھائی جان اسی انتظار میں حقہ جلائے دیتے تھے ہم کو دیکھتے ہی بھابی جان نے کہا:-

"آئیے آپ دونوں اور دیکھئے غلاف کو، جلدی میں جیسا بن سکا ہے بنا دیا ہے"!

ہم دونوں نے نہایت اشتیاق کے ساتھ غلاف کو دیکھا تو بھائی جان نے دیکھتے ہی کہا یہ الٹا ہے اسکو سیدھا کرو!

بھابی جان نے کہا "ارے واہ یہ الٹا ہے یا سیدھا، ذرا غور سے دیکھو"

بعد کو بھائی جان کے خط سے یہ پتہ چلا کہ بھابی جان اسی تکیہ کے غلاف کے سلسلہ میں لڑ کر اپنے میکے چلی گئی ہیں اور کہہ گئی ہیں کہ بھائی جان کی صورت زندگی بھر نہ دیکھوں گی۔"

جاپان کے خلاف جنگ کی مکمل تیاریاں

نئی دہلی۔ ۳۰ دسمبر، جاپان کے خلاف جنگ کی تیاریاں مکمل کرنے کے سلسلہ میں ایک مشن زیر سرکردگی میجر جنرل جے، ایس لیتھ برج ہندوستان میں موجود ہے جو ہتھیاروں، جنگی سرگرمیوں تربیت کے طریقوں اور اتحادی فوجوں کو از سر نو مکمل طریقے پر منظم کرنے کے مسائل کی تحقیقات کر رہا ہے ایک پریس کانفرنس میں میجر جنرل لیتھ برج نے کہا کہ مشن ماسوائے جنگ کی حکمت عملی اور محکمہ اطلاعات کے باقی سب باتوں سے وابستہ ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ گزشتہ موسم گرما میں یہ بات نظر آرہی تھی کہ جرمنی کے ساتھ لڑائی ختم ہونے والی اور یوروپ میں موجودہ مسلح فوجوں کو جاپان کے خلاف لڑنے کے لئے بہت کچھ سیکھنا ہے۔ یوروپین جنگ ختم ہونے اور جاپان کے ساتھ جنگ شروع کرنے کے درمیان کوئی وقفہ نہ دینے کے خیال سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ جاپان کے ساتھ لڑائی سے متعلقہ تمام مسائل پر فوراً ہی غور کیا جائے چنانچہ ابتدا میں یہ مشن جو امریکہ، برطانیہ، کنیڈا اور آسٹریلیا کے فوجی بحری اور ہوائی محکموں کے ۲۰ افسران پر مشتمل تھا مقرر کر دیا گیا کہ تمام مسائل کا جائزہ لیا جائے اور دیکھا جائے کہ کس بہترین کفایتی اور فوری طریقہ پر جاپان کو مکمل طریقہ پر شکست دی جاسکتی ہے، مشن نے برطانیہ، امریکہ، کنیڈا، جزائر سلیمان، نیوزی لینڈ، نیوگنی اور آسٹریلیا کا دورہ کیا اور اب ان کا ارادہ برما کی سرحد اور اراکان کا دورہ کرنے کا ہے، میجر جنرل موصوف نے مزید بتایا کہ وہ ہندوستان کے دورہ کا کام فروری تک ختم کر دیں گے اور اس وقت تک وہ تمام مسائل کے متعلق اپنے نتائج پر پہونچ سکیں گے، اور جاپان کو شکست دینے کے تمام طریقوں کی سفارش کرسکیں گے۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ اس وقت تک وہ صرف تصویر کا نصف رخ دیکھ سکے ہیں اور انھیں یہ احساس ہے کہ آسام اور اراکان کے حالات ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہوسکتے ہیں۔ ہم اس وقت تک بہت سی سفارشات کر بھی چکے ہیں جو لندن، واشنگٹن، آسٹریلیا، اوٹاوہ اور دہلی پہونچ چکی ہیں۔ آپ نے بتلایا کہ یہ سفارشات زیادہ تر ہتھیاروں کی تبدیلی کے متعلق ہیں۔ ان کی آخری رپورٹ تمام سٹاؤں کے چیف کے روبرو پیش کی جائے گی۔

جاپانیوں کے جنگی اوصاف کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے میجر جنرل لیتھ برج نے کہا کہ جاپانیوں میں دو فوجی اوصاف بہت نمایاں ہیں۔ اول یہ کہ جاپانی سپاہی آخری دم تک اپنی ڈیوٹی پر کھڑا رہ کر لڑتا رہیگا اور کبھی ہتھیار نہیں ڈالے گا، دوسرے یہ کہ جاپانی سپاہی ہمارے سپاہی کے مقابلہ پر کم چیزوں پر زندہ رہ سکتا ہے مگر جاپانی بیوقوف بہت ہوتے ہیں اور اگر اسے حیرت میں ڈال دیا تو وہ پریشان ہو جائے گا۔ آپ نے ایک مثال دیکر بتایا کہ جب آسٹریلوی فوجوں نے جاپانیوں کی ایک ٹکڑی کو گھیر لیا تو جاپانی سپاہی چٹان پر سے کود گیا اور مر گیا حالانکہ اس کا سامان جنگ ختم نہیں ہوا تھا۔

ایران میں نازی چھاتہ باز نہیں اترے

نئی دہلی۔ ۳۰ دسمبر، ہندوستان میں ایران کے قنصل جنرل نے نمائندہ پریس سے دوران انٹرویو میں اس امر کا انکشاف کیا کہ حکومت ایران سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ طہران کانفرنس کے وقت ایران میں کوئی نازی چھاتہ باز نہیں اترا۔

آپ نے یہ بھی بتلایا کہ ایران کے حکام نے اتحادی لیڈروں کی سلامتی کا انتظام کیا۔

لم اینڈ ایس۔ ایم ریلوے کمپنی

نئی دہلی۔ ۳۰ دسمبر، لندن سے یہاں ایک بحری تار ملا ہے جس میں لکھا ہے کہ مدراس اور دکھنی مرہٹہ ریلوے کمپنی کا سالانہ اجلاس ۲۴ دسمبر کو منعقد ہوا جس میں چیرمین نے یہ بتلایا کہ حکومت ہند نے کمپنی کا ٹھیکہ ۳۰ مارچ تک ختم کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔

لڑائی میں امریکہ کا نقصان

واشنگٹن۔ ۳۱ دسمبر، امریکہ کے محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ لڑائی کے چھڑنے کے وقت سے ابتک امریکہ کی فوج کے ۱۳۳۵۰۱ آدمی لڑائی میں کام آچکے ہیں ان میں ۱۰۷[illegible] ہلاک شدگان ۴۵ ۲۳۲۴ زخمی ۲۲۱۳۸۰ گم شدہ [illegible] ۲۸۹۹۱ جنگی قیدی شامل ہیں۔

ایڈیٹر و پبلشر [illegible] عبدالسلام [illegible] نے [illegible] انتظامی پریس [illegible] میں [illegible]

THE S[illegible] CAWNPORE

REGD NO. A 406

زبان [illegible] جو تیرے دل میں ہے | دل پر تو حق عزم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر ۱ ۶ ـ

صداقت

قیمت
سالانہ ۵/- ۱
ششماہی ۲/۱۲-
سہ ماہی ۱/۸-
فی پرچہ دو آنہ ۲/- ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 39 NO. 3	CAWNPORE. Saturday. 15th JANY. 1944	کانپور شنبہ ۱۵ جنوری ۱۹۴۴ء مطابق ۱۸ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ	جلد ۳۹ نمبر ۳

ادبیات

سلام

از جناب نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب آثر کانپوری

میں نے شہؑ کے غم میں چاک اپنا گریباں کردیا
جوشِ رحمت نے مری بخشش کا ساماں کردیا

مل گیا ازرق کا سارا طنطنہ وہ خاک میں
ایک ہی حملہ میں قاسمؑ نے پشیماں کردیا

کس قدر زیبا لقب ہے آپ کا مشکلکشا
جب پکارا یا علیؑ مشکل کو آساں کردیا

راہِ حق پر جان دینے کا طریقہ کھل گیا
آپ نے یا شاہِ دیں انساں کو انساں کردیا

جب چلے مقتل کی جانب رو کے بولے یہ حسینؑ
لو بہن بچوں کا اب تم کو نگہباں کردیا

سر کٹا کر اپنا دنیا کو دکھا دی راہِ حق
آپ نے جانِ نبیؐ ایماں کو ایماں کردیا

اللہ اللہ رے ترا جود و کرم سبطِ نبیؐ
حرؑ کو بھی لو داخلِ فردِ شہیداں کردیا

اسمِ اعظم جس کو کہتے ہیں وہ ہے نامِ علیؑ
نوحؑ پر اس نام نے طوفاں کو آساں کردیا

جب گئے بہرِ وغا میداں میں زینبؑ کے لعل
دشمنانِ دین کو اک حملہ میں حیراں کردیا

آنسوؤں نے شہؑ کے غم میں بہہ کے یہ احساں کیا
داغِ عصیاں سے ہمارا پاک داماں کردیا

آئے جب خیمہ میں سرورؑ رو کے بانوؑ نے کہا
خاک میں اصغرؑ کو بھی کیا میرے پنہاں کردیا

فخر جتنا بھی کرے زیبا ہے ارضِ کربلا
خوں بہا کر شاہؑ نے اس کو گلستاں کردیا

میری طینت میں آثر ہے حبِّ آلِ مصطفےٰ
حق نے ماتم شہؑ کا میرا جزوِ ایماں کردیا

دنیائے اسلام

طرابلس کی حکومت میں عربوں کا حصہ

قاہرہ۔ یکم جنوری، عرب مشاورتی کونسل میں جو برطانوی فوجی انتظامی ادارہ کو عربی امور پر مشورہ دیتی ہے نئی شخصیتوں کا اضافہ چور بازار کے خاتمہ کے لئے جد و جہد، برطانوی فوجی انتظامی ادارہ کی پالیسی پر ایک صاف اور واضح بیان اور انتظامی عہدوں پر جہاں ممکن ہے عربوں کا تقرر۔ یہ ہیں وہ چند امور جن کا طرابلس کے نئے منتظم اعلیٰ بریگیڈیر ریلش لیے نے طرابلس کے مقامی اخبار "طرابلس الغرب" کے مدیر سے ملاقات کے دوران میں تذکرہ کیا۔

بریگیڈیر بلاک لے نے جو پچھلے ہفتہ جنرل ریش کی جگہ مقرر ہوئے ہیں اس اخبار کے مدیر اور نائب مدیر کو بلا کر اور ان امور کی وضاحت کرکے طرابلس کے ۳ ۱/۲ لاکھ عرب باشندوں پر اپنی پالیسی کو فوراً روشن کر دیا۔ اُنھوں نے طرابلس کے باشندوں کو اس امر کی طرف بہت متوجہ کیا کہ اگرچہ اب تک طرابلس کی سرحدوں سے لڑائی ہے لیکن جنگی حالات ایک عالمگیر حیثیت رکھتے ہیں، اُنھوں نے اس امر کی بھی توضیح کی کہ ہماری حالت اور اشیاء استعمال کے قابل حصول [illegible] نظر درامدوں کو محدود کرنا لازمی ہے لیکن ان حدود کے اندر بیوپاریوں کو لائسنس کے ماتحت بعض اشیاء حاصل کرنے کا موقع رہے گا۔ ملک کے نظم و نسق میں خود عرب والوں کی نمائندگی کے متعلق جنرل موصوف نے بتایا کہ وہ سالانہ بلکہ محض مشاورتی عہدوں پر مقرر کیے جا سکتے ہیں۔ اور کہا حتی الوسع زیادہ سے عربوں کو شامل کرنے کا جو عدہ کیا گیا تھا اس کے متعلق میرا دعویٰ ہے کہ جب کبھی بھی زبان اور دیگر صلاحیتوں کے پیش نظر یہ امر ممکن ہوا ہے ہم نے ہمیشہ اس پر عمل کیا ہے۔

عرب مشاورتی کونسلوں کے نظام پر سارے ملک میں عمل ہو رہا ہے اور بریگیڈیر بلیک لے نے اعلان کیا ہے کہ ان کونسلوں میں نمائندہ شخصیتوں کی مزید شمولیت کے لئے توسیع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

شام اور لبنان بالکل آزاد ہو گئے

الجزائر یکم جنوری، آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۴۴ء سے شام اور لبنان قطعی طور پر آزاد ملک ہیں کیونکہ وہاں فرانس کی سرپرستی کا دور آج سے ختم ہو گیا ہے۔ اس مقصد کے لئے ۲۲ دسمبر ۱۹۴۳ء کو دمشق میں جنرل کرو اور شام و لبنان کی حکومتوں کے نمایندوں نے فیصلہ کر لیا تھا۔ شام اور لبنان میں، جو اپیل کے اختیارات فرانس کو حاصل تھے وہ سب آج سے شام اور لبنان کی حکومتوں کو حاصل ہو جائیں گے۔ اور ان دونوں حکومتوں کو اپنے اپنے ملک کا نظم و نسق خود سنبھالنے کیلئے قوانین وضع کرنے کے بھی پورے اختیارات حاصل ہوں گے۔

شاہ ایران کو پیغام تہنیت

قاہرہ۔ یکم جنوری، شاہ فاروق والی مصر نے قرب و جوار کے ممالک عربیہ کے حکمرانوں کو عیدالاضحیٰ پر مبارکباد کے پیغامات بھیجے تھے۔

شاہ فاروق نے شاہ ایران کی آزادی اور خود مختاری کے اعلان پر مبارکباد پیش کی تھی۔

قاہرہ میں اعلیٰ فوجی افسران نے ہندوستانی فوج کے افسران کی دعوت کھائی۔

نحاس پاشا کی تقریر

لندن (بذریعہ بحری تار) اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم قاہرہ اطلاع دیتا ہے کہ نئے ہجری سال کی تقریبات کے سلسلہ میں تقریر کرتے ہوئے مصر کے وزیر اعظم نے اپنے ہم وطنوں کو یاد دلایا کہ قرآن شریف نے مساوات کی تعلیم دی ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ ہمدردی انسانی اور جمہوریت کے جن اصولوں کی خاطر آج متحدہ اقوام جنگ کر رہی ہیں وہی مذہب اسلام کے بھی اساسی اصول ہیں، آپ نے دنیا میں امن و امان کی بحالی کی دعا پر اپنی تقریر ختم کی۔

مصر میں عیدالاضحیٰ

قاہرہ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے جنگی نامہ نگار مقیم قاہرہ اے کے قریشی نے لکھا ہے۔

عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر شاہ فاروق نے پڑوس کی عرب ریاستوں کے حکام اور بادشاہوں کو تار بھیجے ہیں اور وہاں سے بھی تار آئے ہیں۔ شاہ ایران نے یوم خود مختاری پر مبارکباد بھیجی۔ دریائے نیل پر ایک نہایت جدید وضع کا مقام ہے، وہاں سینیئر مصری افسروں نے ہندوستانی فوج کے افسروں کو عصرانہ دیا۔ مصری طرز میں بینڈ سنائی گئی۔

عراق کی پہلی خاتون ڈاکٹر

لندن۔ ۴ جنوری، عراق کی وزارت معاملات جس نے پہلی مرتبہ اپنے اسٹاف میں ایک عرب ڈاکٹر خاتون کو بھرتی کیا ہے عرب خاتون کے نام ڈاکٹر ملک شام ہے۔ موصوفہ عراق کے میڈیکل کالج کی گریجویٹ ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۳۹ کانپور شنبہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء نمبر ۳

آل انڈیا نیوز پیپرس ایڈیٹرز کانفرنس

آل انڈیا نیوز پیپرس ایڈیٹرز کانفرنس کا تیسرا سالانہ اجلاس مدراس میں ۱۰ جنوری کو مسٹر ایس۔ اے بریلوی ایڈیٹر "بمبئی کرانیکل" کی زیر صدارت شروع ہوا۔ ہندوستان کے مختلف حصوں سے تین سو جرنلسٹ اور وزیٹر اجلاس میں شریک ہوئے جن میں رائٹ آنربل مسٹر سری نواس شاستری، ڈاکٹر سید نعمت اللہ میئر مدراس، مسٹر این گوپال سوامی آئنگر، مسٹر ٹی۔ آر وینکٹا رام شاستری کے نام قابل ذکر ہیں۔ مسٹر بی۔ جے کچنر چیف پریس ایڈوائزر حکومت ہند اور مسٹر دی۔ ایس رام سوامی شاستری لوکل پریس ایڈوائزر بھی موجود تھے۔

کانفرنس کا صدر منتخب کئے جانے پر شکریہ ادا کرنے کے بعد مسٹر بریلوی نے مسٹر دیوداس گاندھی ایڈیٹر "ہندوستان ٹائمز"، مسٹر جی۔ جی ہارنیمن ایڈیٹر "بمبئی سنٹینل" اور مسٹر ڈے ٹی مانی ایڈیٹر "ہتواد" کو اس دلیری پر مبارکباد دی جس سے اُنھوں نے پریس کے حقوق اور روایات کو برقرار رکھا، کانفرنس کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر بریلوی نے کہا کہ ہماری کانفرنس کے خاص خاص مقاصد یہ ہیں کہ جرنلزم کے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھا جائے۔ پریس کے حقوق کو عام طور پر اور خبروں کی اشاعت اور تبصرہ کی آزادی کے حق کو خاص طور پر برقرار رکھا جائے۔ پریس کے ذریعہ عوام اور عوام کے اداروں کی نمائندگی کی جائے۔ اور ایسی کمیٹیاں قائم کی جائیں جو پریس اور حکومت کے درمیان تعلق برقرار رکھنے کا کام کریں۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہمیں اپنے مقصدوں میں کسی حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے لیکن یہ کامیابی بہت اطمینان بخش نہیں ہے۔ یہ سمجھنا بالکل بیکار ہے کہ ہندوستان کا پریس آزاد ہے یا اس وقت تک آزاد ہو سکتا ہے جب تک کہ ہمارا دیش آزاد نہیں ہے۔ جن زنجیروں میں ہم برسوں سے جکڑے ہوئے ہیں ان میں ڈیفنس آف انڈیا رولز اور پریس پر پابندیوں کے احکام کی شکل میں مزید اضافہ کیا گیا ہے۔

مسٹر بریلوی نے اپنی تقریر میں اس بات پر خاص زور دیا کہ ہمیں اپنے مقصدوں میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کانفرنس کی طاقت کو مضبوط بنانا چاہیئے۔ آپ نے ان ایڈیٹروں سے جو اب تک کسی وجہ سے کانفرنس میں شریک نہیں ہوئے ہیں اپیل کی کہ وہ کانفرنس میں شامل ہو جائیں۔

کانفرنس کی کارگزاری کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر بریلوی نے کہا کہ ہماری کانفرنس نے اب تک جو کام کیا ہے ہم اس پر کسی حد تک اطمینان کا اظہار کر سکتے ہیں لیکن ابھی بہت کچھ کام کرنا باقی ہے۔ سب سے پہلا کام ہمارے لئے یہ ہے کہ تمام صوبوں میں پریس مشاورتی کمیٹیاں مؤثر طریقہ پر کام کریں۔ جن صوبوں میں پریس مشاورتی کمیٹیاں مؤثر طریقہ پر کام نہیں کر رہی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں کی حکومتیں ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتیں۔ اور وہ اس کو اپنے راستہ میں ایک کانٹا سمجھتی ہیں۔ حکومت ہند کا فرض ہے کہ وہ اس معاملہ کی طرف دھیان دے۔

حکومت ہند کے ایما پر تمام ہندوستان میں گاندھی جی کی برت کی خبروں اور ان پر تبصرہ پر بلا ضرورت اخبار پر پابندیاں لگا دی گئیں۔ واقعہ یہ ہے کہ حکومت ہند سمجھوتہ کی اسپرٹ میں کام نہیں کر رہی ہے۔ سیاسی خبروں کو دبانے کیلئے سنسرشپ کے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا جا رہا ہے۔ سنسرشپ کا سب سے زیادہ غلط استعمال اس وقت کیا گیا جبکہ پریس مشاورتی کمیٹی سے مشورہ کئے بغیر مسٹر لوئی فشر کے آرٹیکل کی اشاعت پر پابندی لگا دی گئی، گاندھی جی کے برت کے وقت پر بھی حکومت نے ناجائز پابندیاں لگا دیں۔ سیاسی صورت حالات کے متعلق آزاد بورڈ مسلم ریزولیوشن اور مسٹر راجگوپال آچاری اور سر تیج بہادر سپرو کے بیانات میں بھی کانٹ چھانٹ کی گئی۔ حکومت ہند کو پریس کے متعلق اپنی پالیسی میں تبدیلی کرنی چاہیئے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہم نے بمبئی میں جو اجلاس کیا تھا اس کے بعد حالات بدل چکے ہیں وہاں جو ریزولیوشن منظور کیا گیا تھا وہ ان حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے کیا گیا تھا جو ہنگاموں سے پیدا ہو گئے تھے لیکن اب حالت بدل گئی ہے اس لئے حکومت کیساتھ جو انتظامات ہمنے کئے ہوئے ہیں ان میں بھی تبدیلی کرنا چاہیئے۔

پریس کوشش جنگ میں کوئی رکاوٹ ڈالنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ دہلی کے سمجھوتہ میں یہ بھی طے ہو چکا ہے کہ پریس جائز سیاسی سرگرمیوں کو کچلنے میں امداد نہیں کریگا۔ اس وقت ملک میں ایسی سیاسی صورت حالات نہیں ہے

آل پریس کی... حالات کے بارے میں ... کو جائز شکایت ... علاوہ سیاسی ... بارے میں کہہ سکیں۔

وزیر ہند مسٹر ایمری

وزیر ہند مسٹر ایمری ... ہوئے کہا کہ سر اسٹیفورڈ کرپس کی سرفت برطانیہ نے ہندوستان کو جو پیشکش کی تھی وہ زیادہ سے زیادہ فیاضانہ تھی جو کسی قوم نے آج تک پیش کی ہو آپنے مزید کہا کہ یہ پیشکش اسلئے نہیں کیگئی کہ ہم ڈرتے تھے یا کہ اپنی پچھلی کامیابی پر فخر وراثت کو ختم کر رہے تھے مگر ہم پر سوار تھی بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم آزادی کے اصول میں اعتقاد رکھتے ہیں جس سے برطانی کامن ویلتھ زندہ ہے۔

آپنے بتلایا کہ سر اسٹیفورڈ کی تجویزوں کو مختلف وجوہات سے نامنظور کیا گیا لیکن ایک خاص سبب جس کی بنا پر مسٹر گاندھی اور کانگریس پارٹی کے لیڈروں نے ان تجویزوں کو منظور نہ کیا یہ تھا کہ انکو یقین ہو گیا تھا کہ برطانیہ نے یہ تجویزیں اپنی کمزوری کے احساس اور شکست کے ڈر کیوجہ سے پیش کی ہیں اور برطانیہ لڑائی کے خوف میں حصہ دار بنانیکا خواہشمند ہے، مجھے بتلایا گیا ہے کہ ہندوستان کے بہت سے حلقوں میں ابھی تک یہ خیال ہے کہ ہمنے پیشکش ایسے وقت کی تھی جبکہ ہمیں شکستیں ہو رہی تھیں اور جب برطانیہ کو فتح کا یقین ہو جائیگا تو وہ ان پر قائم نہیں رہیگا اور انکو واپس لینے کی کوشش کریگا۔ مسٹر ایمری نے کہا کہ ہمارے نظریہ اور مقصد کے متعلق اس سے زیادہ غلط فہمی نہیں ہو سکتی۔

جب تک ہم ایشیا کے جنگلی درندے اور یوروپ کے جنگلی درندے کو کچل نہیں ڈالیں گے اس وقت تک لڑائی جاری رہے گی اور صلح نہیں ہوگی، اسکے بعد مسٹر ایمری نے لڑائی میں ہندوستان کی امداد کا ذکر کیا اور فرمایا کہ لڑائی میں ہندوستان آدمیوں اور روپیہ کی زبردست قربانی کر رہا ہے اسکی فوجوں نے زبردست معرکے مارے ہیں۔ بنگال کے قحط کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ایمری نے کہا کہ بنگال کے قحط کے اسباب پر غور کرتے وقت ہمیں ہندوستان کی اقتصادی حالت کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر ایمری نے کہا کہ ۳½ سال گزرے لارڈ لنلتھگو نے یہ واضح کر دیا تھا کہ لڑائی کے بعد ہندوستان کو اپنا آئین بنانیکا اختیار حاصل ہوگا اور اس آئین کے ماتحت وہ برٹش کامن ویلتھ آف نیشنس میں برابری کا حصہ دار ہوگا۔ تقریباً ڈھائی سال گزرے سر کرپس ہندوستان گئے اور اُنھوں نے یہ واضح کر دیا کہ برطانی ڈومینین کو جو حق حاصل ہے (حتی کہ برطانی کامن ویلتھ سے الگ ہونیکا حق بھی) وہی حق ہندوستان کو حاصل ہوگا لیکن ایک دفعہ کسی ایک آئین پر آپسمیں سمجھوتہ کر لینا چاہیئے۔ سمجھوتہ کے بغیر ہندوستان میں کوئی آئین کامیاب نہیں ہو سکتا اور وہاں انارکی کا دور پیدا ہو جائے گا۔

ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان تمام بیرونی کنٹرول سے ...

مسٹر رام لال سونکر نے کانفرنس کے تمام ڈیلیگیٹوں کے کھانے پینے کا انتظام کرنا اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ مسٹر رام لال سونکر کو پبلسٹی کمیٹی کا صدر۔ مسٹر کمتا پرشاد کو مالی کمیٹی کا صدر۔ اور مسٹر بھلی داس کوریل کو انتظامیہ کمیٹی کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کی کمیٹیوں کے ممبران کی نامزدگی ہو گئی ہے منتخب ہونے کے بعد چیرمین کا الیکشن ہوگا۔

شاہانہ عطیہ

شیخ محمد علیم خلف اصغر حافظ محمد صدیق صاحب رئیس کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ:- اسلامی پریس کی ضرورت محسوس فرماتے ہوئے جناب حافظ صاحب نے مبلغ دس ہزار روپیہ ایک روزنامہ اخبار کیلئے اور مبلغ پانچ ہزار روپیہ مصیبت زدگان بنگال کی امداد کیلئے قائداعظم مسٹر محمد علی جناح کی خدمت میں روانہ فرمائے ہیں حافظ صاحب ممدوح اس سے قبل مبلغ ایک ہزار روپیہ بنگال ریلیف فنڈ میں مرحمت فرما چکے ہیں۔

انٹرویو

مقامی کپڑا بازار کے نمائندوں نے مسٹر ایس۔ سی مترا ممبر سینٹرل ٹکسٹائل بورڈ سے ملاقات کی۔ نمائندوں نے اس بات کی درخواست کی کہ ٹکسٹائل بورڈ میں ان کا ایک نمائندہ ہونا چاہیئے، تاکہ وہ اپنی شکایات بورڈ کے پاس پہونچا سکیں۔

پروٹسٹ

یو۔ پی مرچنٹس چیمبر آف کامرس نے منافع پر ٹیکس کے مسودہ پر پروٹسٹ کیا ہے کیونکہ ٹیکس کو مختلف طریقہ سے بڑھانیکی تجویز ہے۔ اور آرڈیننس کے ذریعہ مالی معاملات میں گورنمنٹ کو بہت اختیارات دئے جانے کی تجویز ہے۔

کاٹن پیس گوڈس مرچنٹس کمیٹی نے بغیر مہر کے کپڑے پر ۱۰ فیصدی جرمانہ لگانے کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے اور کراچی پیس گوڈس ایسوسی ایشن کو ایک تار بھیجا ہے۔

کنٹرولڈ ڈرگس کے فروخت کیواسطے لائسنس کے لئے جو فیس عائد کی گئی ہے اس کے خلاف جنرل مرچنٹس ایسوسی ایشن نے پروٹسٹ کیا ہے۔

اسٹوڈنٹ کانفرنس

۱۱ جنوری کو یو۔ پی اسٹوڈنٹس کانفرنس ہوئی۔ مسٹر بے ٹی سروا استواچیرمین استقبالیہ کمیٹی کی غیر موجودگی کی وجہ سے ان کا ایڈریس مسٹر ولیم نے پڑھا۔

راشٹ بھاشہ سمیلن

۹ جنوری کو اسٹوڈنٹس فرنٹ کے زیر اہتمام ایک راشٹ بھاشہ سمیلن ڈاکٹر رام شنکر سال پروفیسر الہ آباد یونیورسٹی کی صدارت میں ہوئی۔

مقررہ قیمت

مداری لال حلوائی کو کنٹرول کی قیمت سے زیادہ دام پر مٹھائی فروخت کرنے کے جرم میں ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

بری کر دئے گئے

سندر سنگھ نائک کے قتل کے مقدمہ کا فیصلہ دیتے ہوئے مسٹر آر۔ ایف بلیس ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کانپور نے فرمایا کہ یہ افسوس کی بات ہے کہ ایک پولیس افسر کے قتل کے مقدمہ میں کسی کو بھی سزا نہ دیجائے لیکن اس مقدمہ میں ملزمان پر کوئی جرم ثابت نہیں ہوتا لہٰذا میں بھوپ سنگھ اور بابو لال کو جرم سے بری کرتا ہوں۔

طلبا کی کلچرل کانفرنس

۱۲ جنوری کو طلبا کی کلچرل کانفرنس کا دوسرا جلسہ ہوا۔ سوامی دھرم تیرتھ دہلوی نے اپنا خطبہ صدارت

پڑھا۔ آپنے طلبا کو نصیحت کی کہ وہ دنیا میں امن وامان قائم کرنے اور دائمی خوشی اور اخوت کا سبق سیکھیں اور آنیوالے اچھے زمانہ کی اُمید رکھیں۔ آزاد خیالات اور جمہوریت کے اصولوں پر روزمرہ کی زندگی میں عمل کرنے کی ترغیب دیں۔

پس ماندہ اقوام کانفرنس

پس ماندہ اقوام کی کانفرنس اب بجائے لکھنؤ کے کانپور میں ۲۹ و ۳۰ جنوری کو ڈاکٹر ابیدکار کی صدارت میں ہوگی۔

Form no. 165

CITATION

(Section 283 of the Indian Succession Act, XXXIX of 1925)

IN THE COURT OF THE DISTRICT DELEGATE JUDGE OF CAWNPORE.

Present: MANZUR AHMAD KHAN Esq. JUDGE.

TESTAMENTARY AND INTESTATE JURISDICTION.

MISCELLANEOUS CASE No. 89 OF 1943.

In the matter of application of Jagdeo Singh s/o Sadho Singh Thakur residing at Kurra Kanick Parg. Muttaur Distt. Fatehpur. For the grant of probate with the will of Thakur Ram Jiwan Singh s/o Prag Singh of the late Kurra Kanick Parg. Muttaur Distt. Fatehpur, who died at Kurra Kanick Parg. Muttaur Distt. Fatehpur on the nil day of March 1941

...ation under section 283 of the Indian Succession Act no XXXIX of 1925

...ereas Jagdeo Singh ...nt has applied to this Court for grant of Probate with the will annexed of ...m Jiwan Singh deceased and whereas the said application will be heard and disposed of by this Court on the 15th day of January 1944 at Cawnpore at 10.30 a.m.

NOTICE.

Is hereby given calling upon you / persons, should you claim / claiming to have any interest in the estate of the deceased to come and see the proceedings in this Court on the date fixed

Given under my hand and the seal of the Court this ... day of December 1943.

Seal of Court

By Order
Abdul Salam.
Munsarim.

مسلمانان کانپور کو خوشخبری

باقاعدہ نکاح پڑھانیوالوں کی قلت کی وجہ سے آپ حضرات کو پریشانی ہوتی تھی۔ اب قاضی شہر نے شاہ منظور احمد صاحب قادری کو جو بھینسیا احاطہ خورد میں رہتے ہیں اور مولانا آزاد سبحانی کے چچا ہیں نکاح پڑھانے کی اجازت باقاعدہ دیدی ہے۔ لہٰذا ہر شخص بلاقید وقت مستفید ہو سکتا ہے۔ ممدوح دادا میاں کے نام سے مشہور ہیں۔ (نامہ نگار)

سبدِ گل

ہندوستان کی وہ بیٹی جو کبھی چراغ خانہ بنی ہوئی تھی کس طرح مغرب کی لڑکیوں کی طرح شمع محفل بننے کے لئے بیچین ہے۔ اس کا اندازہ آپ کو پنجاب کی ایک عدالت میں ایک لڑکی کے بیان سے ہو سکتا ہے۔ اس لڑکی نے عدالت میں اپنی گفتار کے دُرِ بے بہا لٹاتے ہوئے فرمایا:۔

"ملزم جس پر مجھے فرار کرنے کا الزام لگایا جارہا ہے یہ الزام بالکل غلط ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ ملزم میرا کالج کا ساتھی اور سچا دوست ہے، جب میں نے دیکھا کہ میرے والدین میرے پیروں میں ازدواجی زندگی کی بیڑیاں ڈال دینا چاہتے ہیں تو میں ملزم سے امداد کی طالب ہوئی۔ جو مجھے اس مصیبت سے نکال کرلے گیا اور میں اس سچے دوست کی وجہ سے شادی کی مصیبت سے بچ گئی۔"

گویا اس ملزم نے اس قتالہ عالم کو فرار نہیں کیا تھا بلکہ یہ لال پری خود ہی شہزادہ گلفام کو اٹھا کرلے گئی تھی، دیکھا آپ نے زمانہ کس قدر بدل چکا ہے کسی زمانہ میں تو مجنوں لیلیٰ کے لئے تڑپا کرتا تھا مگر آج کل کی لیلیٰ مجنوں کو فرار کرکے لے جاتی ہے، اور اگر ضرورت پڑتی ہے تو عدالت میں جاکر موڈرن مجنوں کی پوزیشن بھی صاف کر دیتی ہے۔

اس سے بھی زیادہ پُر کیف اس قتالہ عالم کا وہ بیان ہے جو اس نے آگے چل کر دیا ہے ارشاد ہوتا ہے:۔

"میں شادی کی شدید مخالف ہوں، میں اس چیز کو کسی طرح بھی گوارہ نہیں کرسکتی کہ مجھے بابجر کسی مرد کے پلے باندھ کر بچے پیدا کرنے کے لئے مجبور کر دیا جائے، اور بچوں کی پیدائش پر میری جوانی اور حسن سب کچھ قربان کر دیا جائے میں نے اپنے یہ خیالات والدین پر بھی ظاہر کر دئے تھے مگر وہ نہ مانے آخر مجھ کو اپنے دوست سے امداد لینی پڑی جس کے لئے میں ممنون ہوں"

لیجئے ایک نہ شد دو شد یہ نیک بخت صرف شادی ہی کی مخالف نہیں بلکہ یہ ایک سرے سے بچے پیدا کرنے ہی کو ایک مصیبت سمجھتی ہے کیونکہ اس کا خیال ہے کہ نسل انسانی سے بہتر لڑکیوں کی وہ جوانی اور شباب ہے جس کے ذریعہ کالج کے لڑکوں کو احمق بنایا جاسکے، راہگیروں کو تڑپایا جاسکے اور محلہ والوں کو ناز و انداز کا نشانہ بنایا جاسکے۔

اتحادیوں کے پاس اڈوں کی کمی

لندن۔ ۷ر جنوری! بحری محکمہ اطلاعات کے چیف سر ولیم جیمز نے گزشتہ شب ایک بیان براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ جاپان کے ساتھ ہونے والی لڑائی کے سلسلہ میں یہ نہایت ضروری ہے کہ برطانی طاقت کا ایک ایک اونس فوراً ہی مشرق میں منتقل کیا جائے۔ آپ نے مزید کہا کہ جاپان سے جنوب پیسفک جزائر تک تین ہزار میل لمبا جاپانی رسل و رسائل کا سلسلہ دیکھنے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس پر ضربیں لگائی جاسکتی ہیں مگر اتحادیوں کے پاس اسوقت تک کوئی ایسے اچھے ہوائی اور بحری اڈے موجود نہیں تھے جہاں سے ان پر حملہ کیا جاسکتا تھا برطانیہ اور امریکہ کو سمندر سے زبردست عام حملے کرنے پڑیں گے تاکہ ان بیش قیمت ہوائی اڈوں اور بندرگاہوں تک اتحادی اڈے بڑھ سکیں اور پھر یہاں سے جاپان کی ضروری اور اہم سمندری لائنوں پر جو جاپان کے دل میں حملہ کیا جاسکے،

ادبِ لطیف

تصوّر

از جناب شمیم گلاؤٹھوی

.... کیسا رنگین زمانہ تھا وہ.... وہ شروع محبت کا زمانہ جبکہ میں اور تم محبت کی روشن اور جگمگاتی راتوں میں تنہا........ اور اکیلے.... انسانی آبادی سے.... بہت دور.... چھوٹی سی خوبصورت پہاڑی پر........ یا ندی کے کنارے پر ملے تھے........ وہ تنہا اور پُر سکون راتیں کیسی کیف آور ہوتی تھیں جبکہ ہم اور تم.... محبت کی دنیا میں گم ہو کر ... ... دنیا و مافیہا سے بالکل بے خبر ہو جاتے تھے۔

.... کیسا رنگین زمانہ تھا وہ..... اے جانِ آرزو؟ ..... کہسار کا وہ قدرتی منظر..... وہ پہاڑی دامن کے آغوش میں ندی کی بے چین لہریں ... ... کناروں پر قدرتی درختوں کی روشش ... ... جب آفتاب افق میں مغرب میں چھپنے سے پہلے اپنی پُرنور کرنوں سے دریا کے قطرہ قطرہ کو منور کر دیتا ... اس کی مضطرب کرنیں.... دریا کی لہروں میں مچلتیں اور ہم تم دنیائے مسرت میں گم قدرت کے حسین مناظر سے کھیلتے، .... آہ! کیسا رنگین زمانہ تھا۔

وزیرِ ہند سے لیبر پارٹی کے وفد کی ملاقات

لندن۔ ۸ر جنوری! رائٹر کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ وزیر ہند مسٹر ایمری سے آج لیبر پارٹی کی نیشنل ایگزیکٹو کمیٹی کے ایک وفد نے ملاقات کی اور ان کے ساتھ ہندوستان خاص کر بنگال کی غذائی صورت حالات پر بہت دیر تک مفصل تبادلہ خیالات کیا، بنگال کے قحط، وہاں کی موجودہ حالت اور ہندوستان کی پالیسی پر بحث کی گئی، مسٹر ایمری نے وفد کو تازہ ترین حالات بتلائے جو کہ ان کو حکومت ہند اور حکومت بنگال سے موصول ہوئے ہیں۔

جو اصحاب وفد میں شامل تھے ان پر پروفیسر ہرلڈ لاسکی مسٹر سورنسن ممبر پارلیمنٹ، مسٹر ولیم ممبر لیبر ایگزیکٹو، مسٹر جورڈن صدر نیشنل ریلوے یونین اور مسٹر مڈلٹن سکریٹری لیبر پارٹی شامل تھے۔ مسٹر سورنسن نے بتلایا کہ وفد کو ملاقات کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ آپ نے بتلایا کہ لیبر پارٹی کی انڈیا کمیٹی نے بنگال کے قحط کی حالت پر غور کیا ہے۔ یہ فیصلہ کیا ہے کہ وزیر ہند پر اس بات کے لئے زور دیا جائے کہ وہ ہندوستان کے لئے اناج کی سپلائی کا معقول انتظام کریں۔ وباؤں کا مقابلہ کرنے کے لئے تدبیریں اختیار کریں۔

مسٹر سورنسن نے کہا کہ تین باتوں کا دھیان رکھنا ضروری ہے۔ اول یہ کہ قحط کے لئے حکومت برطانیہ کو اپنی ذمہ داری مان لینا چاہیئے۔ دوسرے فوراً ہی تدبیریں اختیار کی جائیں۔ تیسرے ایسی پالیسی اختیار کی جائے جس سے اس قسم کی مصیبتیں پھر نازل نہ ہوں۔

مسٹر ایمری نے طویل جواب دیا جو کچھ مسٹر ایمری نے کہا وہ صیغہ راز میں رکھا جائے گا۔

عالمِ نسواں

[illegible]س

[illegible] بہ ستہ [illegible]

[illegible] ورزش کا مشورہ دینے کا یہ مطلب نہیں ہے [illegible] وہ مردوں کی طرح ڈنٹر اور بیٹھکیں نکالا کریں۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ بیبیاں گھر کے تمام کام کاج خود کیا کریں اور جن کو ایشور نے اسکے لئے نوکر چاکر دئے ہیں انھیں چاہیئے کہ صبح و شام کھلی اور تازہ ہوا میں سیر کیا کریں۔ سیر سے بڑھکر صحت کے لئے شاید ہی کوئی دوسری ورزش ہو سکتی ہے۔ خوش قسمتی سے ہماری ملکی آب و ہوا ایسی ہے کہ بارہ مہینے میں شاذ و نادر ہی کوئی دن ایسا آتا ہو جبکہ دن کے کسی حصہ میں بھی سیر نہ کیجا سکتی ہو۔ سیر کا مطلب یہ ہے کہ ٹھیک طرح تنکر پیٹ اندر سکیڑ کر اور کندھے کسی قدر پیچھے کی طرف جھکا کر چلنا چاہیئے نہ کہ جسم کو ڈھیلا ڈھالا رکھکر آوارہ گردی کرنا۔

سیر نہایت عمدہ ورزش ہے، سینہ کو پھیلاتی ہے۔ کندھوں کو آگے جھکنے سے بچاتی ہے، جسم کو مضبوط کرتی ہے، ہضم کی قوت بڑھاتی ہے اور قبض کی عادت دور کرنے کے لئے ہر قسم کی دوا سے بہتر کام کرتی ہے اسکے علاوہ چہرہ اور جسم کے رنگ کو نکھارتی ہے، آنکھوں کو چمک اور رخساروں کو صحت کی گلابی رنگت بخشتی ہے، اگر ان فوائد کو حاصل کرنے کے لئے سیر باقاعدہ اور ہمیشہ کرنی چاہیئے یہ نہیں کہ جب جی چاہا چلے گئے اور جب سستی غالب آئی تو سیر ختم، نازک مزاج اور کمزور عورتوں کو بتدریج سیر کرنا سیکھنا چاہیئے۔ شروع ہی سے انھیں لمبی اور تھکا دینے والی سیر نہیں کرنی چاہیئے، صبح کی سیر شام کی سیر سے بہتر ہوتی ہے، شام کی سیر جبکہ اوس پڑنی شروع ہو گئی ہو بجائے فائدہ کے نقصان پہونچا دیتی ہے افسوس ہے کہ ہمارے اکثر گھرانوں میں اس روشنی اور علم کے زمانے میں بھی عورتوں کو کھلی ہوا میں سانس لینے کی اجازت نہیں دی جاتی اسی کا نتیجہ ہے کہ ان کے چہرے زرد، رخسار مُرجھائے ہوئے اور صحت ہمیشہ خراب رہتی ہے، وہ دائمی قبض اور اس سے پیدا ہونے والے عوارض میں ہمیشہ مبتلا رہتی ہیں اور دق و سل جیسے مہلک امراض کا شکار ہو جاتی ہیں۔

سردیوں میں ہر وقت آگ تاپتے رہنا بھی صحت اور خوبصورتی کو شدید نقصان پہونچاتا ہے چہرے کو میلا اور جلد کو داغدار بنا دیتا ہے، اعصاب میں کمزوری پیدا کرتا ہے، نزلہ زکام کی استعداد بڑھاتا ہے اور بدہضمی و سستی کا موجب ہوتا ہے، آگ تاپنے کی بجائے ورزش اور سیر کے ذریعہ سے جسم کو گرم کرنا نہ صرف مذکورہ بالا عوارض ہی سے محفوظ رکھتا ہے بلکہ صحت کو بہتر بناتا اور حسن کو دوبالا کرتا ہے، سردی کے موسم میں سیر کرنا گرمیوں سے زیادہ مفید بھی ہے کیونکہ سردی کے موسم کی ہوا زیادہ صاف اور مقوی ہوا کرتی ہے۔ بعض نازک مزاج عورتیں اکثر اپنے تلووں کے سرد ہونے کی شکایت کرتی ہیں اور ان کے پاؤں سردیوں میں برف سے بھی زیادہ سرد ہو جاتے ہیں اور گرمیوں میں جلتے رہتے ہیں۔ ایسا عام طور پر غذا اور ورزش کی کمی سے ہوا کرتا ہے۔ اگر وہ اس کیفیت کو دور کرنا چاہتی ہیں، تو انھیں عمدہ اور طاقتور غذائیں استعمال کرنی چاہئیں اور اپنے آپ کو باقاعدہ سیر کا عادی بنانا چاہیئے۔

تیلوں کے وعدے کے سودے بند

نئی دہلی۔ ۱۰ر جنوری! گورنمنٹ آف انڈیا گزٹ میں حکومت ہند نے ۱۰ر جنوری کو ایک حکم جاری کیا ہے جس کے ذریعہ مندرجہ ذیل بناسپتی تیلوں کے وعدے کے سودے بند کر دئے ہیں:۔

مونگ پھلی کا تیل۔ السی کا تیل، سرسوں کا تیل۔ بنولہ کا تیل۔ گولے کا تیل۔ ان کے ساتھ ساتھ تیلوں کی کھل کے وعدے کے سودے بھی بند کر دئے گئے ہیں، یہ حکم ۱۲ر جنوری ۱۹۴۴ء کو سودے بند ہونیکے بعد عمل میں آئیگا، اس دوران میں بیوپاریوں کو چاہیئے کہ اپنے سودے خود ہی ختم کر دیں، ۱۲ر جنوری کو جو سودے طے ہونے باقی رہ جائیں گے وہ سودے اس بھاؤ پر طے ہوں گے جو کہ حکومت ہند مقرر کریگی ایک اور اعلان میں کہا گیا ہے کہ وہ سودے اس حکم سے بری ہیں۔ جن کا چالان ہو چکا ہے یا جن کے لئے ریلوے بلٹی بن چکی ہے اور جو کسی تیسرے فریق کو منتقل نہیں ہو سکیں گے۔

بچوں کی دنیا

عقل

جو قوتیں خالق عالم نے ہمکو عطا فرمائی ہیں اُن میں عقل کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے، ہمارے جتنے کام ہیں وہ عقل ہی کی امداد سے پُورے ہوتے ہیں، جسم کی حفاظت پاکیزگی، عادتوں کی اصلاح، معاش کا انتظام، [illegible] کی درستی، ان میں سے ایک کام بھی بغیر عقل کی مدد کے نہیں چل سکتا۔ وہ پوشیدہ اسرار جو حواس کے ذریعہ سے ہم کو معلوم نہیں ہو سکتے۔ عقل ہی اُن کو ہمارے دل پر منکشف کرتی ہے۔

اگر انسان میں عقل کا نورانی جوہر نہ ہوتا، تو وہ وحوش و طیور یا شجر و حجر کے مانند ایک ذلیل مخلوق ہوتا۔ اُس کو جو عظمت و حکومت تمام مخلوقات پر حاصل ہے وہ عقل ہی کی بدولت ہے۔ ہمارے حواس اکثر اوقات دھوکہ کھاتے ہیں اور ہم کو مغالطہ میں ڈالدیتے ہیں، کبھی بڑی چیز چھوٹی نظر آتی ہے کبھی ساکن چیز متحرک اور متحرک ساکن معلوم ہوتی ہے۔ ان تمام غلطیوں کی اصلاح عقل ہی کی روشنی سے حاصل ہوتی ہے۔

ہم کو جو علم حاصل ہوتا ہے عقل ہی اُس کی صحت کرتی ہے اور عقل ہی اُس کو کام میں لانے کی راہ بتاتی ہے۔ بغیر عقل کی رہبری کے ہم اپنے علم سے کچھ فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔

عقل اُن کاموں میں بھی ہماری رہنمائی کرتی ہے جو اس زندگی میں ہمارے واسطے کار آمد ہیں اور اُن کاموں میں بھی ہم کو ہدایت کرتی ہے جو آنے والی حالت کیلئے ہم کو اختیار کرنے چاہئیں۔ خدائی حکموں کی تعمیل اُس زمانے سے شروع ہوتی ہے جبکہ عقل کامل ہو جاتی ہے۔ اور اُس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک کہ عقل سلامت ہے ؎

تو فدا ہو علم پر اور عقل پر
علم ہے بازوئے جان اور عقل پر
عقل سے اور علم سے انساں ہے تو
ورنہ ننگ گلۂ حیوان ہے تو

ہندوستانیوں کے مقابلہ میں مسٹر کیسی کی واقفیت کم ہے

سڈنی۔ ۶ر جنوری۔ مسٹر آر۔ جی۔ کیسی کے بنگال کا گورنر مقرر ہونے اور اس تقرر پر ہندوستان کے تبصروں کے بارہ میں صرف اب تک آسٹریلیا کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈورڈ نے رائے ظاہر کی ہے، آپ کا کہنا ہے کہ سرکردہ ہندوستانیوں نے مسٹر کیسی کے تقرر پر جو اعتراض کیا ہے وہ بجا ہے اس تقرر کے حق میں مسٹر کیسی کے وسیع تجربہ کی دلیل کے باوجود ہندوستانی معاملات کے متعلق اُنکی واقفیت کا مقابلہ تعلیمیافتہ ہندوستانیوں کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا۔

پردۂ فلم

عظیم الشان تصویر رام راجیہ

"بھرت ملاپ" کے بعد ہندوستان کے لائق ڈائرکٹر مسٹر وجے بھٹ نے رام راجیہ کے نام سے ایک اور ایسی عظیم الشان تصویر پیش کی ہے جس پر ہندوستان کی فلمی صنعت زمانہ دراز تک فخر کرتی رہے گی۔ رام راجیہ فی الحقیقت فلمی صنعت کا ایک نادر شاہکار ہے۔

رام راجیہ کو اگرچہ ہندو مایتھولوجی پر تیار کیا گیا ہے لیکن اس میں تاریخی رنگ اس قدر نمایاں ہے کہ یہ ہندوستان کی جملہ اقوام میں یکساں مقبول ہو رہی ہے یہ ہندوستان کے اس ایثار پیشہ فرزند کی داستان ہے، جس نے باپ کی اطاعت کی خاطر تخت و تاج اور سب کچھ چھوڑ دیا تھا اور جنگلوں میں زندگی گزارنے کے لئے نکل گیا تھا۔

مسٹر وجے بھٹ نے رام راجیہ پر کس قدر روپیہ اور وقت صرف کیا ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس ایک تصویر پر تقریباً دس بارہ لاکھ روپے کی لاگت آئی ہے اور ڈیڑھ سال کے اندر یہ تصویر تیار ہوئی ہے حالانکہ عام طور پر تین چار مہینے میں ایک اچھی تصویر تیار ہو جایا کرتی ہے، مسٹر وجے بھٹ مستحق مبارکباد ہیں کہ انھوں نے ایک بہت بڑا سرمایہ لگاکر ہندوستان میں ایک ایسی بے نظیر تصویر تیار کر دی ہے جس کو بجا طور پر غیر ممالک کی بہترین تصاویر کے مقابلہ پر پیش کیا جاسکتا ہے۔

اداکاری کے لحاظ سے بھی تصویر کا پایہ نہایت بلند ہے۔ شوبھنا سمرتھ، پریم ادیب، اوما کانت اور جسونت جیسے ممتاز اداکار اس تصویر میں کام کر رہے ہیں۔

کانپور میں اس عظیم الشان تصویر کی نمائش ۸ر جنوری سے سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ میں ہوئی ہے اور اُمید کے مطابق کانپور کے ہر طبقہ میں اس تصویر پر بیحد پسندیدگی کا اظہار کیا جارہا ہے۔

۱۹۴۴ء لڑائی کا فیصلہ کن سال

لندن۔ ۵ر جنوری، ہوائی جہاز تیار کرنیوالے محکمہ کے وزیر سر سٹیفورڈ کرپس نے ۴ر جنوری کو ایک جنگی فیکٹری کے مزدوروں میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جب جرمنی کے خلاف لڑائی ختم ہو جائیگی ہم دور پورب میں لڑائی ختم کرنے کیلئے امریکہ، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی امداد کرنے کا وعدہ پورا کریں گے، ہم کو سنہ ۱۹۴۴ء کو یورپ کی لڑائی کے لئے فیصلہ کن سال بنا دینا چاہیئے۔

پان عرب فیڈریشن

قاہرہ۔ ۵ر جنوری! لبنان کا ایک ڈیلی گیشن قاہرہ پہونچا رہا ہے جہاں وہ مصری حکام سے پان عرب فیڈریشن کے سلسلہ میں تبادلہ خیالات کرے گا۔

اقوالِ زرّیں

بڑھاپے میں آدمی عقلمند ہو جاتے ہیں یا سب سے زیادہ بے وقوف۔

بے وقوف کی کامیابی اس کو تباہ کرتی ہے۔

اگر تم کسی بے وقوف سے مکان میں مذاق کرو تو وہ تم سے بازار میں گستاخی کرے گا۔

اگر دنیا میں بے وقوف نہ ہوتے تو لڑائی کا بھی خاتمہ ہو جاتا۔

لوگوں میں زندگی کا شعور پیدا کرو۔

ایک لغزش کسی بے وقوف کو بے وقوف ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔

موجِ تبسّم

جج:۔ تم عرصہ بیس سال سے میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہو کیا تمھیں شرم نہیں آتی۔

ملزم:۔ (گڑگڑا کر) مگر اب تو مجھے پنشن مل جانی چاہیئے۔

ڈاکٹر:۔ میں نے آپ کے رشتہ داروں کی موت کے متعلق کل جو سرٹیفکٹ آپ کو دیا تھا اس میں تبدیلی کرنا چاہتا ہوں۔

مسٹر رائے:۔ آپ کے سرٹیفکٹ میں کیا نقص باقی رہ گیا ہے۔

ڈاکٹر:۔ میں نے وجہ موت کے خانہ میں اپنا نام لکھ دیا تھا۔

کیا جاپان پر اُتر کی طرف سے حملہ ہوگا

چنگنگ (بذریعہ بحری تار) جاپانی پارلیمنٹ کے ۔۔ویں اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے جاپان کے وزیراعظم جنرل ٹوجو نے یہ اشارہ کیا کہ جاپان اُتر کی طرف حملہ کی اُمید کر رہا ہے، گو اُتری جاپان اور منچوریا میں جاپانی فوجوں کو ناقابل برداشت موسم کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے لیکن وہ ان علاقوں کی حفاظت کرنے کو تیار ہیں۔

دلچسپ معلومات

سمندر کی سطح پر تیرنے والے بلب

یہ کوئی سائنس کی ایجاد نہیں ... سارے ہی ہے کہ سمندر میں ایسی ... سے روشنی نکلتی ہے اور جب ... معلوم ہوتا ہے کہ ہزاروں رنگ برنگ کے بجلی کے قمقمے پانی کی سطح پر بہتے چلے جا رہے ہیں۔ بعض مچھلیوں میں تو اس قدر روشنی ہوتی ہے کہ ایک مچھلی کئی کئی گز تک پانی کو درخشاں کر دیتی ہے۔ اس قسم کی مچھلیاں زیادہ تر ان سمندروں میں پائی جاتی ہیں جن کی گہرائی بہت زیادہ ہے۔

افسانہ

عقیدت

چینی زبان کا ایک نصیحت آموز ادبی شاہکار

از مسافر

یہ چینی زبان کا ایک مشہور ادبی شاہکار ہے جس کا ترجمہ ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے اس ادبی شاہکار میں آپ کو عقیدت کے وہ پاکیزہ جذبات نظر آئیں گے جو مشرقیوں کیلئے ہمیشہ طرۂ امتیاز رہے ہیں۔

پھول والی لڑکی دن رات بیمار باپ کی تیمارداری کرتی تھی اور ساتھ ہی پھولوں کے باغ میں کیاریوں کو پانی دینے اور پودوں کی دیکھ بھال کرنے میں مصروف رہتی تھی کیونکہ ان ہی پھولوں کی فروخت پر باپ بیٹی کا گزارہ تھا۔

مقدس گاچی پہاڑ کی یاترا کا زمانہ آیا۔ پھول والی لڑکی نے سُن رکھا تھا کہ مقدس گاچی پہاڑ کے مندر میں جو مراد مانگی جاتی ہے وہ ضرور پوری ہو جاتی ہے پڑوس کی ایک عورت گاچی مندر کی یاترا کو جا رہی تھی، پھول والی لڑکی نے اس کے پاس جا کے پوچھا "اگر میں بھی اس مندر میں جا کر مراد مانگوں کہ میرے باپ اچھے ہو جائیں تو کیا وہ تندرست ہو جائیں گے؟"

یاتری عورت نے کہا "ہاں گاچی کی دیوی کو لوبان چڑھا کر جو مراد مانگی جائے وہ ضرور پوری ہوتی ہے۔"

پھول والی لڑکی نے پوچھا "مقدس گاچی کا مندر کتنی دور ہے؟"

یاتری عورت نے جواب دیا "یہاں سے ڈھائی لاکھ قدم پر ہے۔"

پھول والی لڑکی نے فاصلہ اس لئے پوچھا تھا کہ وہ وہاں تک جا سکے گی یا نہیں مگر اس نے اندازہ کیا کہ بیمار باپ کو اکیلا چھوڑ کے وہ یاترا کو نہیں جا سکتی۔

اس روز شام کو جب پھول والی لڑکی باغ کے کاموں سے فارغ ہو چکی اور اس کا باپ سو گیا تو وہ اپنے گھر کے احاطہ میں نکل آئی۔ اس نے لوبان جلا کر ایک برتن میں اپنے ہاتھ پر رکھ لیا اور اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر پھرنے لگی۔

اور شام کے وقت وہ یہی کرتی رہی یہاں تک کہ ایک پندرھواڑے میں ڈھائی لاکھ قدم کا فاصلہ پورا ہو گیا۔ ڈھائی لاکھ قدم پورے ہو جانے پر لڑکی دوزانو ہو گئی اور اس نے دعا کی اے مقدس دیوی میں اپنے بیمار باپ اور پھولوں کے باغ کو چھوڑ کر تمھارے حضور میں حاضر نہیں ہو سکی، اس کی معافی چاہتی ہوں، اگر تم میرے باپ کو تندرست کر دو۔"

مندر کے احاطے میں یاتریوں کا ہجوم تھا، کل صبح مندر کا دروازہ کھُلے گا۔ جو سب سے اندر داخل ہو کر دیوی کے چرنوں میں جلتا ہوا لوبان ارپن کر دے گا اس کی منہ مانگی مراد پوری ہو جائے گی۔ تین روز تک یاترا کا میلہ رہے گا۔

ایک امیر کبیر آدمی نے مندر کے پروہت کو بھاری رشوت دے رکھی تھی کہ صبح کو سب سے پہلے اُسے مندر میں داخل کر دیا جائے۔ صبح کو دروازہ کھلا اور سب یاتری کو آپس میں دھکا کُکی کرتے رہ گئے امیر کبیر آدمی پروہت کی مدد سے سب سے پہلے اندر داخل ہو گیا مگر اس نے دیکھا کہ وہاں تو پہلے ہی سے کوئی لوبان جلا گیا ہے۔

امیر کبیر آدمی پروہت پر بہت خفا ہوا۔ پروہت نے وعدہ کیا کہ آج رات میں خود مندر کے دروازے پر پہرہ دونگا اور کسی کو اندر داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔

مگر دوسرے دن صبح کو بھی جب امیر کبیر آدمی اندر داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ ایک لڑکی کا سایہ دیوی کے چبوترے کی سیڑھیوں پر سجدے میں پڑا ہے اور جوں ہی وہ لپک کر آگے بڑھا وہ سایہ غائب ہو گیا۔ دیوی کے چرنوں میں لوبان جل رہا تھا اور دیوی کے چہرے پر تبسم تھا۔

یاتریوں میں یہ خبر سُنکر ہلچل مچ گئی کہ اس سال کوئی نامعلوم لڑکی آ کر دونوں دن سب سے پہلے لوبان جلا گئی۔

جب اس یاتری عورت نے یہ سُنا جس سے پھول والی لڑکی ملنے آئی تھی تو اس نے کہا ہو نہو ضرور وہی اپنا کام کر گئی۔

امیر آدمی کو پھول والی لڑکی کا حال معلوم ہوا تو وہ یاتری عورت کو لے کر فوراً اس کے گھر پہونچا۔

جب وہ دونوں پھول والی لڑکی کے گھر میں داخل ہوئے تو اُنھوں نے دیکھا کہ لڑکی کا باپ تندرست ہو چکا ہے۔

پھول والی لڑکی نے یاتری عورت سے مُسکرا کر کہا "آپ یاترا کو ہو آئیں، میں نے تو یہیں سے مراد مانی تھی۔"

جاپان کا سمندری بیڑہ

واشنگٹن۔ ۱۰ جنوری۔ امریکہ کے سمندری وزیر کرنل ناکس نے آج اخباری نامہ نگاروں سے کہا کہ پیسیفک میں جاپان کا سمندری بیڑہ اور فوجیں امریکہ کے سمندری بیڑہ اور فوجوں سے ٹکر لینے کے لئے صرف وقت اور جگہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ فی الحال ہماری فوجوں سے ٹکر لینے میں جاپانیوں کا مقصد حل نہیں ہوتا، اس لئے جاپان کا بیڑہ ٹکر نہیں لے رہا، لیکن ہمارے جہاز، ہوائی جہاز اور فوجیں ہر وقت چکر لگاتے رہتے ہیں اور جب کبھی جاپانی ٹکر لیں گے تو اس وقت ایک نتیجہ نکلے گا۔

اناج کے ۲۷ جہاز ہندوستان پہونچ گئے

نئی دہلی۔ ۱۲ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ستمبر ۱۹۴۳ء کے دوران میں گیہوں کے سات جہاز پہونچے جن میں ۴۳۰۰۰ ٹن سے زیادہ گیہوں تھا۔ مزید جہاز آنے والے ہیں۔ پچھلے اکتوبر سے ابتک اناج کے ۲۷ جہاز ہندوستان پہونچ چکے ہیں۔

تمام خاندان کو بدہضمی کی شکایت تھی

... ہو جاتی تھی
... تحریر کرتی ہے:۔

"میرے خاندان کے چاروں افراد تیزابیت درد کمر ... مبتلا تھے۔ میں کچھ بھی ... جب سے ہم لوگ کرو شین کا استعمال کرتے ہیں (گزشتہ تین مہینے سے) ہر چیز کھا سکتے ہیں اور بڑے لطف سے کھاتے ہیں اب ہم لوگوں کو تیزابیت یا درد کا نام و نشان بھی نہیں محسوس ہوتا۔ میرا خیال ہے کہ کروشین ایک حیرت انگیز چیز ہے۔ اس کے استعمال سے کوئی گھبراہٹ یا پریشانی نہیں ہوتی۔ ہملوگ کسی دوسری چیز کے بغیر گزر کر سکتے ہیں لیکن کروشین کا استعمال نہیں چھوڑ سکتے۔

(مسز ایم۔ کے)

کروشین سالٹ تیزی کے ساتھ تیزابیت کے اثر کو زائل کرتا ہے اور اسکی وجہ سے پیدا ہونیوالی تمام تکالیف کو دُور کر کے اُسے آپ کے بدن سے بآسانی نکال دیتا ہے۔ کروشین خارج کرنے والے اعضاء کو اچھی طرح اپنا کام کرنیکے قابل بنا کر اس تیزابیت کو پھر کبھی آپ کے بدن میں جمع نہ ہونے دیگا اور نہ پھر کبھی کھانا کھانے کے بعد آپ کو کسی طرح کی تکلیف ہوگی۔ کروشین آپ کے بدن کی اندرونی صفائی کر کے اسے پاک وصاف رکھے گا۔ اور صاف وطاقت بخش خون آپکے بدن کے ہر حصہ سے گردش کرنے لگیگا۔ آپ خود کو طاقتور اور تندرست محسوس کرینگے اور ہر وقت خوش وخرم نظر آئیں گے۔ کروشین سالٹ، ہر اسٹور، کیمسٹ اور بازار میں مل سکتا ہے۔

روس اور پولینڈ میں سمجھوتہ کی کوشش

لندن۔ ۶ر جنوری؛ پولینڈ کی کیبنٹ نے ... سے اجلاس کے بعد ایک بیان شائع کیا ہے جس میں کہا ہے کہ حکومت کو اُمید ہے کہ سوویٹ یونین پولس میں پبلک اور شہریوں کے مفاد کا اور حقوق کا احترام کرنے میں تامل نہیں کرے گی۔ حکومت پولینڈ نے پولینڈ کی درپردہ تحریک کے لیڈروں کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ جرمنوں کا مقابلہ جاری رکھیں اور بڑھتی ہوئی روسی فوج کے راستہ میں رکاوٹ نہ بنیں۔

رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ لندن اور نیویارک میں ہر شخص کی زبان پر یہی ہے آیا روسی پولینڈ میں بہ حیثیت نجات دہندہ داخل ہو رہے ہیں یا بطور حملہ آور گھس رہے ہیں۔ واشنگٹن کی خبر ہے کہ پولینڈ کے وزیراعظم مسٹر ستانسلو مکولائسک واشنگٹن جا رہے ہیں، پولینڈ میں روسی فوج کے داخلہ سے ان کی آمد کی اہمیت اور زیادہ بڑھ گئی ہے خیال ہے وہ جنوری کے آخر تک وہاں ضرور پہونچ جائیں گے واشنگٹن کے حلقوں کا خیال ہے کہ روس اور پولینڈ کے درمیان سمجھوتہ کی کوشش کی جائے گی۔ خیال ہے کہ سرحد کا معاملہ طے ہونے میں کوئی دقت پیش نہیں آئیگی۔ وزیراعظم پولینڈ تقریباً ۷ ہفتہ وہاں ٹھہریں گے اور صدر روزولٹ سے ملیں گے۔ ان کے علاوہ مسٹر کارڈل ہل اور دوسرے افسران سے بھی آپ کی ملاقات ہوگی۔

کرایہ قانون میں ترمیم کی جائے گی

دہلی۔ ۴ر جنوری؛ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند صوبائی حکومتوں پر زور دے رہی ہے کہ وہ کرایوں پر کنٹرول کے حکم میں ترمیم کر دیں تاکہ جو کرایہ دار مکانوں میں اسوقت رہائش اختیار کئے ہوئے ہیں وہ عرصہ جنگ تک مکان میں رہ سکیں اور ان کو کسی وجہ سے بھی مکان سے نہ نکالا جا سکے بشرطیکہ وہ کرایہ برابر ادا کرتے رہیں۔

دس ارب ڈالر کے سرمایہ سے بنک کھلیگا

واشنگٹن۔ ۵ر جنوری؛ امریکہ کے محکمہ خزانہ نے بین الاقوامی مالی کانفرنس میں شرکت کیلئے ۴۴ ملکوں کے نام دعوت نامہ جاری کئے ہیں۔ اس کانفرنس میں لڑائی کے بعد تعمیر اور تجارت پر غور کیا جائے گا۔ کانفرنس میں اس سوال پر غور کیا جائے گا کہ آٹھ ارب ڈالر کا ایک فنڈ کھولا جائے جو مختلف ملکوں کی کرنسی کو مستحکم کرنے میں کام آئے اور دس ارب ڈالر کے سرمایہ سے ایک عالمگیر بنک کھولا جائے۔ خزانہ کے افسروں کا بیان ہے کہ کامیابی کانفرنس کی پختہ اُمید ہے ابھی تک تاریخ کا فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

دالوں پر کنٹرول کا فیصلہ

نئی دہلی۔ ۷ر جنوری؛ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے دالوں کی تقسیم کو آئندہ فصل ربیع سے کنٹرول میں لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو دالیں کنٹرول میں لائی جائیں گی ان میں خاص خاص اُڑد۔ مونگ ارہر اور مسور ہیں۔ پہلی دو دالیں یعنی اُڑد اور مونگ فصل خریف کی پیداوار ہیں اور آخری دو دالیں ارہر اور مسور ربیع کی دالیں ہیں۔ ہندوستان کے گیارہ صوبوں میں تقریباً تین لاکھ ٹن دالیں پیدا ہوتی ہیں، یو۔ پی میں سب قسم کی دالیں پیدا ہوتی ہیں۔ بمبئی اور سی پی میں ارہر اور دوسرے علاقوں میں خاص خاص دالیں پیدا ہوتی ہیں۔

جنگ کے بعد آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

جنگ کے بعد دکانوں میں سامان کی بہتات ہوگی جس کے دام بھی واجبی ہوں گے۔ جن لوگوں نے جنگ کے زمانہ میں فضول خرچی کی ہے وہ اسوقت پچھتائیں گے۔ کیونکہ آج کل آگ کے مول چیزیں خریدنے سے روپے کی پوری قیمت نہیں وصول ہوگی۔ جنگ کے بعد آپ جو کرنا چاہتے ہوں اس کے لئے روپیہ بچانا شروع کیجئے۔ ضروری اخراجات کے علاوہ ہر خرچ کو روک دیجئے اور اسوقت کے لئے روپیہ محفوظ رکھئے جب چیزیں سستی ہوجائیں گی۔

آنندہ کے لئے

بچائیے

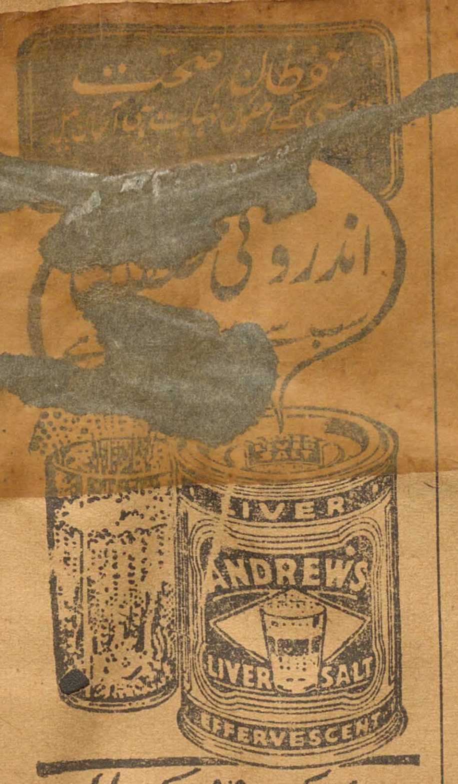
اپنا روپیہ نفع خوروں کو نہ دیجئے

اسے جنگ کے ختم ہونے تک بچائے رکھئے انجمن امداد باہمی میں روپیہ لگاکر۔ بیمہ پالیسی لیکر کسی بنک میں یا پوسٹ آفس سیونگ بینک میں سیونگس کھاتہ کھول کر آپ اپنی رقم محفوظ رکھ سکتے ہیں اگر آپ ان سے بھی اچھی جگہ روپیہ لگانا چاہیں تو سرکاری قرضوں اور سیونگ سرٹیفکٹوں میں لگائیے۔ اپنے روپے سے سونا۔ چاندی۔ جواہرات۔ یا سامان خرید کر نہ ڈال رکھیے کیونکہ قیمتوں کے گھٹ جانے کے بعد آپ کے روپے کی مالیت کم ہوجائے گی۔

چار آنے روز بچائیے

صندوقچی میں پیسہ جمع کرنے کی جو عادت آپکو تھی وہی عادت پھر اختیار کیجئے۔ چار آنے روز یا ہوسکے تو اس سے زیادہ بچائیے پھر اس بچائی ہوئی رقم کو نیچے لکھی ہوئی مفوظ مدوں میں برابر لگاتے رہیئے۔

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

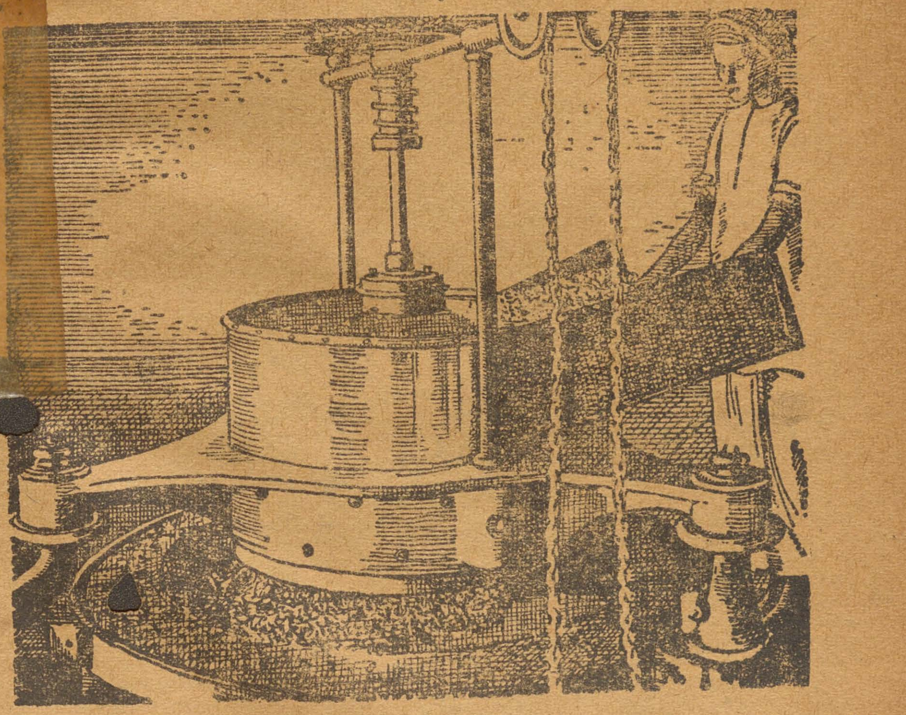


اندرونی صفائی کے لئے
ANDREWS LIVER SALT
انڈریوز لیور سالٹ

بنگال کے نئے گورنر مسٹر کیسی کا بیان

لندن۔ ۵ر جنوری۔ رپوٹر کا اسپشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ وسط مشرق میں اپنی ذمہ داریوں کو ختم کرنے کے اور ہندوستان میں اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے کی تیاری کرنے کے دوہرے کام میں انتہائی مصروفیت کے باوجود آج انڈیا آفس میں مسٹر آر۔ جی کیسی نے جو بنگال کے گورنر مقرر ہوئے ہیں میری چند منٹ کیلئے گفتگو ہوئی۔ مسٹر کیسی نے کہا کہ وہ بہت جلد ہندوستان کیلئے روانہ ہونیوالے ہیں۔ اور وہ اس بڑے ملک سے واقفیت حاصل کرنیکی کوشش کریں گے، اور انھیں وہاں اپنے بہت سے دوست بنالینے کی امید ہے، آپ نے کہا کہ انھیں ہندوستانی مسائل سے اس سے پہلے زیادہ واقفیت نہیں ہے اس لئے وہ بالکل کھلے دل اور کھلے دماغ کے ساتھ جارہے ہیں۔ ہندوستانی معلومات کے دائرہ اور پیچیدگی سے نیز اس کے تمدنی ورثہ سے وہ بہت متاثر ہیں۔ آپنے یہ بھی کہا کہ وسط مشرق میں انھوں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کی بنا پر وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری مشترکہ جنگی کوششوں میں ہندوستان نے جو حصہ ادا کیا ہے وہ بہت قابل تعریف ہے۔ اس کے فوجی سپاہیوں نے شمالی افریقہ اور اٹلی میں بڑا نام پیدا کیا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ہمیں ہندوستان کی سرحد سے اور تمام مقبوضہ علاقوں سے جاپان کو باہر نکال دینے کے لئے سب کچھ کرنا چاہیے۔ بنگال کے قحط کے بارہ میں آپنے کہا کہ وسط مشرق میں رہتے ہوئے ہمیں ان قحط زدہ لوگوں سے بڑی ہمدردی تھی اور ہمنے اپنے وہاں کے ذرائع سے جو امداد ہم کرسکتے تھے کی ہے۔ بنگال کی ضرورت میری پوری امداد پر بھروسہ کرسکتی ہے۔

چائے کی کہانی نمبر ۴



گھومنے والی مشین میں چائے کو ڈالا جارہا ہے!

باغوں کا خدا حافظ

باغ سے جانیکے بعد چائے کی تازہ ٹوٹی ہوئی پتیوں کو کارخانے کے اندر متعدد طریقوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ سب سے پہلے پتیوں کو خشک کیا جاتا ہے جس سے پتیوں کی فاضل نمی نکل جاتی ہے اور وہ اس طریقے سے ہوتا ہے کہ ایک چوڑے تختے پر جو گرم اور خشک جگہ رہتا ہے پتیوں کو پھیلا دیا جاتا ہے۔

جب کافی طور پر سبز پتیاں بڑھ جاتی ہیں تو گھومنے والی مشین میں ڈالدیا جاتا ہے، جو انھیں موڑ توڑ کر ان کے اندر کے نمدار خانوں کو کھول دیتی ہیں۔

اس کے بعد ان پتیوں کو سڑایا جاتا ہے اس کے بعد فوراً یہ پتیاں بڑی خوشبودار اور سیاہ ہوجاتی ہیں جنھیں آپ اکثر اپنی چائے دانی میں ڈالتے ہیں۔

بروک بانڈ

ہندوستان کے ساحل کے قریب جہاز پر تارپیڈو سے حملہ

دہلی۔ ۷ر جنوری۔ رائل انڈین نیوی کے ایک افسر نے بتلایا ہے کہ وہ ایک تارپیڈو زدہ جہاز سے برطانی اور ہندوستانی ساحل ہند پر اترے تو انھوں نے نہایت بھدا واقعہ بیان کیا۔

جب ان کا جہاز ساحل ہند سے کچھ دور کے فاصلہ پر تھا ایک ڈبکنی کشتی نے بغیر اطلاع دئے ہی تارپیڈو مارا جہاز میں سوراخ ہوگیا اور ڈوبنے لگا کشتیاں پانی میں چھوڑ دی گئیں، ایک کشتی ٹوٹ گئی جب جہاز ڈوب رہا تھا ڈبکنی کشتی سطح پر آگئی اور اس نے ہماری کشتیوں پر فائر شروع کردئے جہاز میں ۷۲ آدمی سوار تھے ان میں صرف سولہ بچ سکے۔

سیاسی مسئلہ کے متعلق آپ نے کہا کہ تاوقتیکہ وہ انکے متعلق پوری واقفیت حاصل نہ کرلیں وہ کچھ نہیں کہہ سکتے مگر وہ اس دلچسپی کا حوالہ دے سکتے ہیں جس کے زیر اثر نوآبادیات میں رہنے والوں نے ہندوستان کی کوششوں کو بغور دیکھا ہے اور ہمیں یہ امید ہے کہ وہ دن بہت دور نہیں ہے کہ جب ہندوستان اس موقعہ کا فائدہ اٹھائیے گا۔ جو حکومت خود اختیاری کے متعلق دیا گیا ہے اور اس طریقہ پر وہ اس مقام اور اس معیار کو پاسکے گا جس کا آج ہمیں تجربہ ہے۔ آخر میں آپ نے ہز مجسٹی کی حکومت کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے ایسے اہم موقعہ پر انھیں ہندوستان جانے کے لئے منتخب کیا ہے۔

REGD NO.
A 406

زبان پر ہو ۔۔۔ دل میں رہے
بال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۶۰۴

قیمت
سالانہ ۵/۱
ششماہی ۲/۱۲
سہ ماہی ۱/۸
فی پرچہ ۲/

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام
چ

VOL. 39
NO. 4
CAWNPORE. Saturday.
22nd Jan. 1944

کانپور شنبہ ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء مطابق ۲۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۳ھ

جلد ۳۹
نمبر ۴

ادبیات

حسین ابن علیؓ

از جناب علی اشرف صاحب "مدیر تنظیم" حیدرآباد دکن

اے شہِ کون و مکاں اے شرحِ رازِ زندگی
دیدہ و دل تجھ پہ قرباں اے حسین ابن علیؓ

تیرے ذکرِ پاک سے روشن جبینِ کائنات
تیرے نامِ پاک سے محکم بنائے زندگی

تیرے ذوقِ حرّیت نے دہر کو سمجھا دیا
شیوۂ تسلیم میں پنہاں ہے رازِ زندگی

تیری سیرت نے بنایا بیخودی کا ہر مقام
تیری غفلت نے کیے بے پردہ اسرارِ خودی

تو نے چھیڑا ساز وہ اے مطربِ حق آشنا
ہٹ گئی دُنیا کے رُخ سے یاس کی افسردگی

اے شہِ دیں تیرے نامِ پاک پر لاکھوں سلام

مہر و ماہ و انجم و پرویں ہیں تیری گردِ راہ
آشنائے جادۂ منزل ہے تیری ہر نگاہ

تو نے اپنے خون سے سینچا ہے ملّت کا چمن
اس پہ ارضِ کربلا کا ذرہ ذرہ ہے گواہ

کوئی اب تعمیرِ ملّت کو مٹا سکتا نہیں
تو نے اس عالم میں رکھی ہے بنائے لا الٰہ

تو نے ایسے وقت باطل کو شکستِ فاش دی
ملّتِ بیضا کے لب تھے اور اک دھیمی سی آہ

خاک ہو کر رہ گیا باطل کا تخریبی نظام
کج رہی اہلِ حقیقت کی جبینوں پر کلاہ

پھر مسلماں کو وہی تیغِ حسینی چاہیئے
اک نگاہِ لطف ہاں پھر اے عرب کے بادشاہ

اے شہِ دیں تیرے نامِ پاک پر لاکھوں سلام

دُنیائے اسلام

وزیر اعظم نحاس پاشا کا بیان

مکمل آزادی کے لئے اینگلو مصری معاہدہ میں ترمیم کی ضرورت

قاہرہ ۔ ۱۴ جنوری ۔ کل رات مصری پارلیمنٹ میں سرکاری پالیسی پر بحث کرتے ہوئے وزیر اعظم نحاس پاشا نے کہا کہ گو مصر اتحادی قوموں کا ممبر نہیں ہے پھر بھی ان سب کے ساتھ خاصکر امریکہ اور روس کے ساتھ اس کے دوستانہ گہرے تعلقات ہیں آپ نے اسا بیان کو دہرایا جو آپ نے ۱۳ جنوری کو حکومت کی غیر ملکی پالیسی، برطانی مصری معاہدہ میں ترمیم اور مصر اور سوڈان سے برطانی فوجوں کے ہٹنے کے بارہ میں دیا تھا ۔ آپ نے چیمبر کو یقین دلایا کہ وفد گورمنٹ کی سب سے بڑی کوشش یہ ہے کہ مصر کی تمام قومی خواہشات اور مطالبات پورے ہو جائیں جن کا برطانیہ کو اچھی طرح علم ہے ۔ آپ نے کہا کہ مصر اس قسم کی آزادی کی گارنٹی کا مطالبہ نہیں کر سکتا جس طرح کی ایران کی کیگئی ہے کیونکہ دونوں ملکوں کی حالت مختلف ہے، موجودہ حالات نے اینگلو مصری معاہدہ میں ترمیم ضروری کر دی ہے لیکن مشکلات وقت آنے پر ہی حل ہوں گی اور معاہدہ میں ترمیم کے بعد ہی مصر مکمل طور پر آزاد ہوگا۔

قاہرہ میں عربی ممالک کے نمائندوں کا اجتماع

قاہرہ ۔ ۹ جنوری ۔ پرسوں جمعہ کے دن لبنانی وفد کو سرکاری دعوتوں وغیرہ میں شرکت کی وجہ سے بڑا مصروف رہنا پڑا ۔ لبنان کے وزیر اعظم ریاض بھی اس وفد کے ہمراہ ہیں ۔ موصوف جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے شاہ فاروق کے ہمراہ ان کی کار میں مسجد جامع تشریف لے گئے ۔ مصر میں فوجی اسٹاف کے چیف کی طرف سے لبنان کے اراکین وفد کو پُر تکلف لنچ دیا ۔ چیف موصوف کا نام جنرل عطاء اللہ پاشا ہے ، شام کو شاہی کیبنٹ کے چیف نے وفد کو عشائیہ پر مدعو کی ، حسین پاشا نے بھی اُن کے اعزاز میں ڈنر دیا ۔

ایک تازہ اطلاع سے معلوم ہوا کہ قاہرہ میں عرب ملکوں کے اتحاد کے لئے جو کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے اس کی ابتدائی کارروائی عمل میں لائی جاوے گی اور مصری اور لبنانی لیڈروں میں اہم مشورے ہوتے رہے ، خیال ہے کہ ان مشوروں میں دوسرے عرب ملکوں مثلاً عراق وغیرہ کے نمائندے بھی شریک ہو جائیں گے ۔

شاہ حجاز نے برطانوی سفیر کی ضیافت کی

جدہ ۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک) ہز مجسٹی سلطان ابن سعود نے مکہ سے بیس کیلومیٹر کے فاصلہ پر ایک گاؤں شمیسی میں برطانوی سفیر مقیم جدہ مسٹر جورڈان کو ایک ضیافت دی ۔ اس جگہ مکہ سے جدہ جانے والی شاہراہ کے کنارے سلطان کے خیام نصب کئے گئے مہمانوں کے خیر مقدم کے لئے جن میں برطانوی سفارت خانے کے لوگ شامل تھے سلطان موصوف خود وہاں موجود تھے جب یہ لوگ مغرب کے وقت پہونچے اسوقت ابن سعود کے نائب حجاز ہز رائل ہائی نس امیر فیصل بھی جو برطانیہ کی سیاحت سے ابھی واپس پہونچے ہیں ، مہمانوں کے استقبال کے لئے وہاں موجود تھے ۔

ضیافت میں سعودی عرب کے سفیر متعینہ لندن ہز اکسلنسی شیخ حافظ وہبہ سلطان کے پرائیویٹ سکریٹری ہز اکسلنسی شیخ یوسف یسین اور سعودی عرب کے وزیر مالیہ شیخ عبداللہ سلیمان بھی شامل تھے

ضیافت کے بعد سلطان نے مہمانوں کی ضیافت کیلئے سنہ ۱۹۰۲ء میں اپنے دارالحکومت الریاض کو فتح کرنے کا واقع بیان کیا ۔

مسٹر جورڈان نے روانگی سے پہلے سلطان کی مہمان نوازی اور مہربانی کے لئے شکریہ ادا کیا ، اور اپنی دلی تمنا کا اظہار کیا کہ وہ سلطان بعافیت الریاض پہنچ جائیں ، جہاں وہ عنقریب مکہ سے واپسی پر جانے والے تھے ۔

اتحاد عرب کی گفتگو شروع ہوگئی

قاہرہ ۔ ۹ جنوری ۔ آج صبح کو مصری دفتر خارجہ میں لبنان اور مصر کے درمیان وفاق عرب کے متعلق گفتگو شروع ہوگئی ، مصری وزیر اعظم نحاس پاشا اور لبنانی وزیر اعظم ریاد دونوں اپنے معزز وفدوں کے سرگروہ کی حیثیت سے حاضر تھے ۔

یہ گفتگو متواتر ایک ہفتے تک جاری رہے گی ، اور جمعہ کے روز دونوں وفد اسکندریہ کو روانہ ہو جائیں گے ، جہاں یہ گفتگو پایۂ تکمیل کو پہونچے گی ۔

ترکی کا مارشل ریٹائر ہو گیا

انقرہ ۔ ۱۶ جنوری ۔ ترکی کے چیف آف جنرل سٹاف مارشل چقمق کے ریٹائر ہونے اور ان کی جگہ جنرل اوبے کے مقرر کئے جانے پر ترکی کے آئندہ رویہ کے متعلق قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں اور خیال کیا جا رہا ہے کہ ترکی کے فوجی اسٹاف میں یہ رد و بدل آئندہ موسم بہار میں اتحادیوں کی طرف سے ترکی کی جنگ میں شمولیت کے سلسلہ میں تیاریوں کی جانب تو قدم نہیں ہے ، مارشل چقمق ترکی کے جنگ میں شامل ہونے کے خلاف تھے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل ہی رہے زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء | نمبر ۴

پریس کی آزادی

اس حقیقت کے اعادے کی اب کوئی ضرورت باقی نہیں ہے کہ دنیا میں کوئی متمدن ملک اپنے پریس کی آزادی کے بغیر ترقی نہیں کرسکتا، پریس کی آواز عوام کی آواز ہے، عوام کی آواز جمہوریت کی بنیاد ہے اور جمہوریت ہی انسانی آزادی کی روح ہے اس لئے جس ملک کے لوگوں کو اظہار رائے کی آزادی نہ ہوگی وہ جمہوریت کے بنیادی حق ہی سے محروم ہوجائے گا اور یہ محرومی قومی فلاح و بہبود کی راہ میں ایک رکاوٹ بن جائے گی، ہمیں مسرت ہے کہ گزشتہ چند دنوں کے اندر پریس کی آزادی کے متعلق یکے بعد دیگرے تین نہایت مؤثر آوازیں اُٹھائی گئی ہیں اور یہ بھی ایک دلچسپ واقعہ ہے کہ ان تین آوازوں میں ایک آواز ہندوستان کی ہے، دوسری آواز ایک اعلیٰ برطانوی فوجی افسر کی اور تیسری آواز ایک امریکن سیاست داں کی ہے، ہندوستان کی طرف سے پریس کی آزادی کی آواز مسٹر عبداللہ بریلوی نے "آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس" میں اُٹھائی ہے جس کا سالانہ اجلاس حال ہی میں مدراس میں ختم ہوا ہے، دوسری آواز مشرقی جنوبی ایشیا کمانڈ کے افسر اعلیٰ لارڈ لوئیس ماؤنٹ بیٹن نے اُٹھائی ہے جنھوں نے ایک نئے اخبار "سی، ایک" کا پہلا افتتاحی مضمون لکھا ہے اور پریس کی عالمگیر آزادی کا مسئلہ امریکہ کے سابق نائب وزیر مسٹر سمنر ویلز نے مسٹر کنٹ کوپر صدر ایسوسی ایٹڈ پریس امریکہ کے حوالے سے پیش کیا ہے۔

اول الذکر یعنی مسٹر بریلوی نے اپنے خطبۂ صدارت میں "آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس" کے مندرجہ ذیل تین اصلی مقاصد پیش کئے ہیں:۔

(۱) اخبار نویسی کی بلند روایتوں اور بلند معیاروں کو قائم رکھنا۔

(۲) عام طور پر پریس کے حقوق اور خاص طور پر خبروں اور تبصروں کی اشاعت کی آزادی کا تحفظ۔

(۳) عوام اور پبلک اداروں اور بالخصوص گورنمنٹ کے ساتھ اپنے رشتوں کی روشنی میں ہندوستان کے پریس کی نمائندگی۔

جہاں تک ہندوستان کے پریس کی آزادی کا تعلق ہے ظاہر ہے کہ اس کو آزادی حاصل نہیں ہے اور دوسرے آزاد جمہوری ممالک کے مقابلہ میں اس کی پس ماندگی قابل افسوس ہے اس سلسلہ میں مسٹر بریلوی نے صحیح فرمایا ہے کہ:۔

"یہ خیال دل میں لانا غلط ہے کہ ہندوستان میں پریس آزاد ہے، یا اس وقت تک جب تک کہ خود ہمارا ملک آزاد نہ ہو، پریس کی آزادی کی کوئی اُمید ہے، اُن کڑیوں میں جو برسوں کی دفتری حکمرانی کی وراثت کے طور پر ہمیں ملی ہیں، ڈفنس آف انڈیا رولز اور پریس کی ہدایات کی شکل میں زیادہ تلخ اور ہماری آواز بند کر دینے والی کڑیوں کا اضافہ کر دیا گیا ہے ہندوستان میں پریس کبھی آزاد نہیں رہا ہے لیکن یہ اپنی آزادی کیلئے ہمیشہ جدوجہد کرتا رہا ہے۔"

اس کے بعد ہم پریس کی آزادی کے سلسلہ میں لارڈ لوئیس ماؤنٹ بیٹن کے خیالات کی طرف رجوع ہوتے ہیں اُنھوں نے کلکتہ کے نئے اخبار "سی، ایک" میں مندرجہ ذیل الفاظ لکھے ہیں:۔

"ہمیں اس کے بارے میں کوئی غلطی نہیں کرنی چاہیئے ہم وہ فسطائیوں اور ڈکٹیٹروں سے لڑ رہے ہیں، ہر ملک میں فیشزم کا پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ آزاد پریس کو دبا دیتا ہے، ہم جن مقاصد کیلئے جنگ کر رہے ہیں ان کی علامت ایک آزاد پریس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے یعنی ایسا پریس جس پر کنٹرول نہ ہو، جو صاف طریقہ پر دیانتداری کے ساتھ خبریں شائع کرے اور جوہمت اور طاقت کے ساتھ اپنی رائیوں کا اظہار کرے۔"

لارڈ موصوف کے یہ الفاظ صرف اچھے اور خوش گوار ہی نہیں بلکہ حرف بہ حرف صحیح ہیں۔

پریس کی عالمگیر آزادی کے لئے اخبار "نیویارک ہیرلڈ ٹربیون" میں مسٹر سمنر ویلز لکھتے ہیں:۔ امریکن پبلک ان دنوں اس مسئلہ کی طرف پوری توجہ دے رہی ہے کہ مستقبل میں ساری دنیا کے امن کی حفاظت کرنے کے لئے یہ ضرور ہے کہ پریس اور خبر رسانی کے تمام ذرائع آزاد ہوں۔" اس سلسلہ میں ایسوسی ایٹڈ پریس امریکہ کے صدر مسٹر کنٹ کوپر نے ایک نہایت مناسب تجویز پیش کی ہے وہ کہتے ہیں کہ آئندہ صلح کانفرنس میں مندرجہ ذیل اُمور کی بھی گارنٹی کر دی جائے (۱) ساری دنیا میں پریس آزادی (۲) خبروں کے بین الاقوامی تبادلہ کے لئے خبر رساں ایجنسیوں کی آزادی (۳) تمام دفتری اطلاعات کے متعلق برابر کی رسائی اور خبروں کو منتقل کرنے کے ذرائع میں برابر کی آسانیاں اور نیوز سروس میں یک طرفہ پروپیگنڈا کی ممانعت۔

ان تجویزوں کی معقولیت سے کس کو انکار ہوسکتا ہے اس وقت جو حالات موجود ہیں وہ بالکل ان کے برعکس ہیں پریس آزاد نہیں ہے، سنسر کی سختیاں ہیں، بین الاقوامی خبر رسانی کے سلسلہ میں ایجنسیاں آزاد نہیں ہیں اور یکطرفہ پروپیگنڈا اس شد و مد کے ساتھ کیا جارہا ہے کہ اس کی کوئی حد ہی دکھائی نہیں دیتی، یہ مطالبہ بہت صحیح ہے کہ جنگ کے بعد نئی سوسائٹی کی بنیاد ایک آزاد پریس اور سچی خبروں پر ہونی چاہیئے، یہی ایک ذریعہ ہے جس سے جدید دنیا کی بہتر تعمیر ہوسکتی ہے، حقیقت میں پریس کی آزادی بھی تقریر و اظہار رائے کی آزادی کی ایک شاخ ہے مگر اس کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ اس کا تحفظ خاص طور پر ہونا چاہیئے۔

کانگریسی رہنماؤں کی رہائی کا مطالبہ

آل انڈیا نیوز پیپرس اڈیٹرس کانفرنس نے اپنے گزشتہ اجلاس منعقدہ مدراس میں ایک تجویز اس مضمون کی پاس کی ہے کہ ہندوستان بھر کے تمام ایڈیٹروں کے دستخطوں سے ایک محضر ہز اکسلنسی وائسرائے کی خدمت میں ارسال کی جائے اور اس میں ہز اکسلنسی سے یہ استدعا کی جائے کہ وہ مہاتما گاندھی اور دیگر کانگریسی لیڈروں کو رہا کر کے ہندوستان کی موجودہ سیاسی کشمکش کو ختم کرنے کے لئے پہلا قدم اٹھائیں اڈیٹروں کی کانفرنس میں یہ تجویز رائٹ آنریبل مسٹر سرینواس شاستری کی رائے اور تحریک پر پیش کی گئی تھی اور پوری کانفرنس نے بلا اختلاف اس کی تائید کی۔

کانگریسی لیڈروں کی نظر بندی کو اب ڈیڑھ سال کے قریب ہوتا ہے بلکہ اُن میں سے بعض تو اس سے بھی زیادہ مدت سے جیلوں میں بند ہیں۔ شاید حکومت اپنی جگہ پر اطمینان سے بیٹھی ہوئی ہے کہ اُس نے کانگریس کو کچل دیا۔ لیکن یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ کانگریسی لیڈروں کی آزادی سے کہیں زیادہ اُن کا قید رہنا حکومت کے مفاد کے لئے مضرت رساں ہورہا ہے۔

بہرحال یقین ہے کہ ہندوستان کے معدودے چند اخبارات کے سوا باقی تمام اخبارات کے ایڈیٹروں کی طرف سے اس مطالبہ کی پوری تائید کی جائے گی۔

ریل کا کرایہ اور بڑھے گا

انگریزی معاصر اسٹیٹسمین راوی ہے کہ سنٹرل ریلوے بورڈ کے ایک حال کے جلسہ میں اس تجویز پر غور کیا گیا ہے کہ ریلوے کے کرایہ میں [illegible] فیصدی تک اضافہ کیا جائے۔ اخبار مذکور کا بیان ہے کہ یہ تجویز [illegible] سے پیش کی گئی ہے کہ اول تو ریلوے کے سفر کو روکا جائے [illegible] لگا ہے کہ اُس [illegible] ہے اور گاڑیوں کو بھی بار زیادہ ہوجانے [illegible] نقصان پہونچ رہا ہے۔ دوسرا مقصد [illegible] روپیہ کی قیمت برابر گرتی جاتی ہے [illegible] کم کیا جائے، جہاں [illegible] کسی کو انکار نہیں ہوسکتا کہ ریلوے ٹرینیں چونکہ بہت کم ہوگئی ہیں اس لئے ہجوم بہت ہی زیادہ ہوتا ہے لیکن اس کا علاج کرایہ بڑھانا نہیں ہے کیونکہ کاروباری اشخاص ہی زیادہ تر سفر کرتے ہیں اس لئے اُنکی تعداد کرایہ بڑھا دینے سے بھی کم نہیں ہوگی۔ ان حالات میں یہ ہرگز مناسب نہیں ہوگا کہ ریل کے کرایہ میں اور اضافہ کیا جائے۔ البتہ اُونچے درجوں کی کرایہ کی شرح میں اضافہ ہونا چاہیئے کیونکہ اس کا اثر تمامتر دولت مند اور سرمایہ دار لوگوں پر پڑے گا۔

مسٹر ایس۔ آر پنڈت

نہ صرف کانگریسی حلقوں میں بلکہ عام طور سے اس خبر کو افسوس کے ساتھ سنا جائے گا کہ صوبہ متحدہ کی سابق وزیر سلف گورنمنٹ مسز وجے لکشمی پنڈت (پنڈت جواہر لال نہرو کی ہمشیرہ) کے شوہر مسٹر ایس۔ آر پنڈت ایم ال اے کا کئی ماہ کی علالت کے بعد گزشتہ جمعہ کو لکھنؤ میں انتقال ہوگیا، یوں تو مسٹر پنڈت کی صحت کبھی بھی بہت اچھی نہ تھی لیکن جیل کے اندر اور بھی خراب ہوگئی تھی اور اسی بنا پر انھیں جیل سے رہا کر دیا گیا تھا۔ لیکن رہائی کے بعد بھی اُنکی صحت درست نہ ہوئی۔ ہمیں اس سانحہ میں مسز پنڈت کے ساتھ دلی ہمدردی ہے جو اپنے شریک زندگی کی رفاقت سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوگئیں۔

پولینڈ

پولینڈ میں روسی فوج کے داخلہ نے دو اہم نتائج پیدا کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ موزیر کی فتح کے بعد نازی فوجوں پر روسی فوجوں کا دھاوا بہت زبردست ہوگیا ہے اور چونکہ اس علاقہ سے پیچھے بھاگنے والی جرمن فوجوں کو نہایت خطرناک دلدلوں سے گزرنا پڑے گا اس لئے انکی زیادہ تر تعداد کو وہی تباہی و بربادی نصیب ہوگی جو نپولین کی فوج کو ماسکو سے واپسی کے وقت ہوئی تھی، دوسرے یہ کہ خود پولینڈ کی پوزیشن کا مسئلہ اب بہت اہم ہوگیا ہے اور اس مسئلہ پر روس اور حکومت پولینڈ میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے، اس وقت جو حکومت پولینڈ لندن میں موجود ہے اس سے روس گفت و شنید کرنا نہیں چاہتا۔ ذمہ دار روسی حلقوں کا بیان یہ ہے کہ پولینڈ کی یہ حکومت روس کے خلاف جذبات رکھتی ہے۔ دوسری طرف خود اس پولش حکومت کی خواہش یہ ہے کہ روس اسی سے پولینڈ کے مستقبل کے متعلق بات چیت کرے اور دوسرے اتحادیوں یعنی برطانیہ اور امریکہ کو بھی اس بات کا موقع دے کہ وہ اپنے مشورے پیش کریں اسی لئے پولینڈ کی موجودہ حکومت نے برطانیہ اور امریکہ سے اپیل کی تھی کہ وہ اس معاملہ میں ثالثی کے فرائض انجام دیں لیکن چونکہ روس موجودہ پولش گورنمنٹ ہی سے کوئی بات چیت کرنا نہیں چاہتا اس لئے اس معاملہ کی نوعیت بدل گئی ہے بہرحال اب بھی اتحادیوں کی طرف سے یہ کوشش جاری ہے کہ اس گتھی کو سلجھا دیا جائے اور امریکہ کے وزیر مسٹر کارڈل ہل نے یہ پیشکش روس کو بھیجی ہے کہ امریکہ اس کام کے لئے تیار ہے کہ روس اور پولینڈ میں سمجھوتہ کرا دے، تاوقت تحریر روس کی طرف سے اس کا کوئی جواب نہیں آیا ہے مگر ماہرین کے خیال میں حالات اُمید افزا ہیں۔

دارالعوام میں متعدد سوالوں کے جواب میں مسٹر ایڈن نے روس اور پولینڈ کی صورت حالات کے بارے میں ایک بیان دیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے لئے یہ اچھا نہیں ہوگا کہ ہم ان نہایت مشکل اور نازک معاملات پر سوالات کے وقت بحث کریں، ہماری دلی خواہش یہ ہے کہ ان دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ سمجھوتہ ہوجائے اور اس کامیابی کا یوروپ کے مستقبل پر گہرا اثر پڑیگا ہم اُمید کرتے ہیں کہ کوئی مناسب حل معلوم ہوجائیگا، حکومت برطانیہ اس معاملہ پر متواتر غور کر رہی ہے اور ہم روس اور پولینڈ دونوں سے اس بارے میں بات چیت کر رہے ہیں۔

سر سپرو کا بیان

"ایک لفظ بھی نہیں" یہ تھا وہ جواب جو ✻ سر تیج بہادر سپرو نے دیا جب کہ آپ سے نمائندہ پریس نے دریافت کیا آیا وائسرائے سے ملاقات کے وقت موجودہ سیاسی صورت حالات کا کوئی ذکر آیا۔

سر سپرو نے فرمایا کہ میں نے وائسرائے سے تقریباً چالیس منٹ تک بات چیت کی جس کے دوران میں وائسرائے نے ہندوستان میں بیڈن پاول بوائے اسکاوٹ تحریک کے حالات بیان کئے۔

آئینۂ کانپور

غلہ کا راشننگ

شہر کانپور میں غلہ کی راشننگ کے سلسلہ میں دوبارہ مردم شماری کرنے کے متعلق یو۔پی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ اسوقت جزوی راشننگ کی اسکیم کے مطابق دو لاکھ آدمیوں کو اور ملوں کے اسٹوروں سے چار لاکھ مزدوروں اور ان کے گھر والوں کے واسطے غلہ مہیا کیا جارہا ہے۔ مردم شماری اس خیال سے کیجارہی ہے کہ ہر مستحق شخص کو راشننگ کارڈ دیا جاسکے اور اگر مکمل راشننگ جاری کی جائے تو کوئی پریشانی نہ ہو۔

پہلے شہر کے کل مکانات کے نمبروں کا شمار کیا جائیگا اور اس کے بعد رہنے والوں کی مردم شماری کی جائیگی۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی سالانہ انتظامیہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ عمارتی سامان نہ ملنے کے باوجود بھی سڑکیں نالیاں، سیور اور عمارتوں وغیرہ کو اچھی حالت میں رکھنے کے لئے انتظام کیا گیا۔ سنہ ۱۹۴۳ء کے مالی سال میں ۱۵۲۰۰۰ روپیہ انجینئرنگ کے کاموں میں صرف کیا گیا۔ اس رقم کا زیادہ حصہ نیچی زمین کو اُونچا کرنے اور عمارتی سامان خریدنے میں صرف ہوا۔

مزدوروں کے ۴۴ سو کوارٹر تعمیر کرنیکے واسطے گورنمنٹ نے تیس لاکھ روپیہ کا قرضہ بغیر سود کے دیا۔ ٹرسٹ نے ریلوے لائن کے اوپر ایک مزید پل بنانے کا فیصلہ کیا۔ اور اسے بنانے کا کام ای۔ آئی۔ آر کے سپرد کیا ہے سنہ ۱۹۴۳ء میں ٹرسٹ کی آمدنی ۴۴۲۱۴۴۲۷ روپیہ تھی، گذشتہ سال کی آمدنی ۱۸۰۹۴۶۷ روپیہ تھی۔ گذشتہ دو سال میں ٹرسٹ نے مبلغ ۲۱۵۰۰۰ روپیہ گورنمنٹ کے قرضہ میں لگایا۔

حکومت بنگال کا بیان

حال ہی میں لندنی اخبار "نیوز کرانیکل" کے نامہ نگار مقیم نئی دہلی نے ایک طویل بیان شائع کیا تھا جس میں کہا تھا کہ بنگال میں دوسرے قحط کے آثار پیدا ہوتے جارہے ہیں اور موجودہ وزارت بنگال کا انتظام خاطر خواہ نہیں ہے اس کے جواب میں حکومت بنگال نے ایک طویل بیان شائع کیا ہے جس میں نامہ نگار کے لگائے ہوئے تمام الزاموں کو غلط بتلایا ہے اور کہا ہے کہ الزام شرارت انگیز ہے اور واقعات پر مبنی نہیں ہے۔

مراسلات

سالانہ پولیس پریڈ کانپور

امسال بتاریخ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء کو بمقام وکٹوریہ پارک منعقد ہوئی۔ حکام اور معززین شہر کا کافی مجمع تھا، گورنر صاحب بہادر (یو۔پی) ۹ بجکر ۵۵ منٹ پر رونق افروز ہوئے جن کا استقبال انسپکٹر جنرل اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل صاحبان پولیس نے کیا۔ گورنر صاحب بہادر نے (سلامی) کے بعد پولیس پریڈ کا معائنہ گھوڑے پر سوار ہوکر کیا جس کے بعد پولیس فورس نے (کالمس) اور (پلاٹونس) کی حیثیت میں مارچ کی۔

پریڈ کے معائنہ کے بعد جناب گورنر صاحب ممدوح نے خدمات سرٹیفکٹ اور انعامات پولیس اور پبلک کو عطا فرمائے، کانپور کے خانصاحب صدر الاسلام صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور مسٹر یاد علی انسپکٹر پولیس کو (آنڈین پولیس مڈل) عطا ہوئے۔ اور بابو شیو پرشاد صاحب سب انسپکٹر چھاؤنی کو سند عطا ہوئی۔

بعد تقسیم انعامات کے گورنر صاحب بہادر نے ایک پرمغز تقریر فرمائی جس میں پولیس کی محنت اور جانفشانی کی بہت تعریف کی۔

تقریر کے بعد خاں بہادر بشیر احمد سی۔ ڈی۔ ایس۔ پی نے مسٹر وحید احمد اور بابو موہن چندر اف ڈپیس کمیٹی کانپور کی خدمات کے سلسلہ میں گورنر صاحب سے تعارف کرایا۔

امسال پھر خاں بہادر بشیر احمد سی۔ ڈی۔ ایس۔ پی کانپور نے مسٹر ڈی۔ ایس۔ ورما ایس۔ ڈی۔ جی۔ پی۔ او کانپور کو گورنر صاحب سے تعارف کرایا۔ اور ان کے کانپور کے بلووں کے مسلسل خدمات اور پولیس کی امداد دہی کا اظہار کیا [illegible] کی جو کہ اُنھوں نے بحیثیت (اسپیشل پولیس افسر) اور [illegible] بی۔ سی (سی۔ جی۔ ایف) سرانجام دیں۔ اُمید کی جاتی [illegible] جناب موصوف آئندہ بھی اسی خوش اسلوبی اور مستعدی [illegible] اپنی خدمات پولیس کو سرانجام دیتے رہیں گے۔

گورنر صاحب کی روانگی کے وقت ڈپٹی انسپکٹر جنرل [illegible] بہادر پولیس نے پولیس پریڈ اور انتظام کی دوبارہ پھر [illegible] جس کے مستحق ہمارے ہر دل عزیز شہر کوتوال خاں بہادر [illegible] صاحب ہیں۔ (نامہ نگار)

مل مالکان کیلئے غلہ

یو۔پی گورنمنٹ نے حکم جاری کیا ہے کہ ریگولیٹ [illegible] شہروں میں کوئی بھی مل مالک یا مل مالکان کا ایسوسی ایشن [illegible] اپنے عملہ کو غلہ سپلائی کرنے کے لئے کنٹرول شدہ غلہ [illegible] ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور کنٹرولر کے علاوہ کسی دوسرے [illegible] سے نہ خریدے۔

وبا کی روک تھام

یو۔پی گورنمنٹ نے وبا کی روک تھام کے متعلق یہ حکم جاری [illegible] ہے کہ ہیلتھ افسران میونسپل بورڈ کی تجویز کے متعلق ضروری [illegible] مہیا کرنے کے لئے اخراجات کی منظوری کمشنر صاحب سے [illegible] لے لینے کے بعد وبا کی روک تھام کا کام شروع کر دیں [illegible] اس میں دیر نہ ہو۔

الہ آباد بنک ڈکیتی کیس

الہ آباد بنک ڈکیتی کیس کے چاروں ملزموں [illegible] اسیسروں نے بے قصور قرار دیدیا ہے، اس سلسلہ میں یہ امر [illegible] ہے کہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء میں سٹی برانچ الہ آباد بنک میں جمع [illegible] کیلئے ایک چپراسی پچاس ہزار روپیہ کے نوٹ لارہا تھا [illegible] ہلاک کرکے نوٹ چھین لئے گئے تھے۔

سزائیں

گنا کنٹرول کی قیمت سے زیادہ دام پر فر[illegible] کرنے کے جرم میں مسمی پرہلاد کو گرفتار کیا گیا [illegible]

رشوت لینے کے جرم میں بھوپل دید سپروائزر سی۔ [illegible] کو تین مہینے کی قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

رحمت اللہ ساکن مچھل ڈامعہ دیگر ۹ آدمیوں کے ۱۵ [illegible] برآمد ہونے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔

جے۔ کے۔ گروپ اسٹورس

۲۳ جنوری کو [illegible] کے۔ گروپ [illegible]

بزم ادب کانپور

"بزم ادب" حلیم مسلم کالج کانپور کے تحت میں ۲۹ جنوری سنہ [illegible] (بروز سنیچر) کو ایک صوبجاتی مباحثہ ہوگا جس میں ایم۔ اے [illegible] کے طلبار شریک ہوسکیں گے اس مباحثہ کا موضوع یہ ہوگا [illegible] "اس ایوان کی رائے میں جدید اردو ڈرامہ نگاری [illegible] فنی نقطۂ نگاہ سے جدید انگریزی ڈرامہ نگاری کے ہم پلہ [illegible] (۱) ہر ادارہ سے دو طالب علم شریک ہوسکیں گے (ایک موافق [illegible]) کے موافق اور دوسرا مخالف۔ (۲) ہر مقرر کو آٹھ منٹ دئے جا[illegible] (۳) مضمون لکھ کر پڑھنے کی اجازت نہ دیجائے گی (۴) انعام [illegible] میں ہوں گی (۵) حکم صاحبان کا فیصلہ قطعی ہوگا (۶) بیشتر [illegible] اس ادارہ کو دیا جائیگا جس کے طلبار سب سے زیادہ نمبر [illegible] کریں گے وہ ادارہ اس کپ کی حفاظت کا ذمہ دار ہوگا [illegible] سال یکم ستمبر تک پرنسپل صاحب حلیم مسلم کالج کو واپس کر[illegible] فرض ہوگا۔ (۷) طلبار کو انعامات علیحدہ دئے جائیں گے۔ [illegible] طلبار کے قیام و طعام کا انتظام بزم ادب کی طرف سے ہو[illegible] طلبار کے نام ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء تک سکریٹری بزم ادب [illegible] پاس پہنچ جانا ضروری ہیں۔ (۱۰) یہ مباحثہ حلیم مسلم [illegible] میں ۲ بجے دن کو شروع ہوگا۔ (پروفیسر اویس احمد ادیب [illegible])

جلسۂ تعزیت

۲۹ جنوری کو طلبار و اساتذہ مولانا محمد علی میموریل [illegible] کانپور نے اسکول کے ایک ہر دلعزیز بچے کے انتقال [illegible] افسوسناک خبر سنی۔ بچہ کا نام اقبال احمد تھا اور عبدالرؤف صاحب [illegible] جو نئی سڑک کی سرپرستی میں رہ کر اسکول ہٰذا کے درجہ سوم میں تعلیم [illegible] تھا۔ طلبار و اساتذہ نے اس ہونہار بچے کی رحلت پر سخت افسوس [illegible] اظہار کیا اور اسی سلسلے میں اس معصوم روح کے حق میں تین کلام پڑھ[illegible] دعاء فاتحہ کے بعد تجویز ذیل پاس ہوئی اور اسکول بند کیا گیا۔

طلبار و اساتذہ مولانا محمد علی میموریل اسکول کا یہ جلسہ اقبال احمد [illegible] اس ناگہانی اور المناک وفات پر اپنے دلی رنج کا اظہار کرتا ہے اور [illegible] معصوم روح کے سرپرستوں کے ساتھ اس غم میں شریک ہے اور [illegible] کرتا ہے کہ خداوند تعالیٰ مرحوم کے ورثا کو صبر جمیل عطا فرمائے اور [illegible] پاک روح کو جنت کے پھولوں میں رکھے آمین۔

سبدِ گل

ہندوستان کے وہ رنگین مزاج شاعر جو مست شباب لڑکیوں کی آنکھوں کو میخانہ سے تشبیہ دیا کرتے ہیں ان کو یہ معلوم کرکے اور بھی خوشی ہوگی کہ اب ان مست شباب لڑکیوں نے شراب نوشی بھی شروع کردی ہے اور شراب نوشی کے بعد ان کی آنکھوں کے اس خمار میں اور بھی اضافہ ہوگیا ہے جس پر ہندوستان کے شاعر صدیوں سے لوٹن کبوتر بنے ہوئے ہیں چنانچہ حال ہی میں لاہور کی ایک عدالت میں ایک کافر ادا لڑکی کو خم کے خم چڑھانے کے جرم میں جب پیش کیا گیا تو اس قتالہ نے مخمور نگاہوں سے مجسٹریٹ کے دل پر بے پناہ حملہ کرتے ہوئے کہا:-

میرا پریتم مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے، میں اسکی جدائی میں جب بیحد مضطرب ہوتی ہوں تو شراب پینا شروع کردیتی ہوں، بس میرا جرم اتنا ہے کہ میں نے اپنے پیارے کی جدائی کا غم غلط کرنے کے لئے ضرورت سے زیادہ شراب پی لی تھی۔

سچ ہے جب کسی لڑکی کا پریتم اسے چھوڑ کر چلا جائے تو اس تہذیب و ترقی کے زمانہ میں اس کی جدائی کے غم کو بھلانے کا لڑکیوں کے پاس اس کے علاوہ کوئی علاج نہیں کہ وہ شراب پینی شروع کردیں اور مدہوش ہوکر سڑک پر جا پڑیں، یہاں تک کہ پولیس کا سپاہی ان کو تھانہ لے جائے، رات بھر ان کو تھانے میں رکھے اور صبح کو انھیں ایک رنگین بیان دینے کے لئے عدالت میں پیش کردے۔

مجسٹریٹ نے جب یہ رنگین کہانی اور وہ بھی ایک کافر ادا حسینہ کی زبانی سنی تو فوراً ارشاد ہوا "اس لڑکی نے شراب پینے کے بعد کسی کا کچھ نہیں بگاڑا اس لئے اسکو رہا کیا جاتا ہے"، سچ ہے اس نے نہ کسی کا کچھ بگاڑا ہے اور نہ اس کا کچھ بگڑا ہے۔ مٹی پلید تو ہندوستان کی ہو رہی ہے جہاں ایسی ایسی ہونہار بیٹیاں پیدا ہونی شروع ہوگئی ہیں۔

لارڈ ویول کو ہندوستان کا جمود حل کرنے کا اختیار

لندن۔ ۱۴ر جنوری، معاصر "ہندوستان اسٹینڈرڈ" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مسٹر ایمری وزیر ہند نے حال ہی میں جو تقریر کی تھی اس سے لندن کے سرکاری حلقوں میں یہ مطلب لیا جا رہا ہے کہ اس میں ہندوستان اور برطانیہ کا سیاسی جمود حل کرنے کی شرطیں موجود ہیں۔ اگر کانگریس اور لیگ لڑائی کے دوران ملک کے نظم و نسق کے متعلق سمجھوتہ کرلیں تو ہندوستان میں قومی گورنمنٹ قائم ہوجائے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ لارڈ ویول کو اختیار دیدیا گیا ہے کہ وہ ہندوستانی رائے عامہ کو مطمئن کریں اور اس معاملہ میں پہل کریں۔

ادبِ لطیف

سازِ شکستہ

از اے نسیمی صاحبہ

یہ کیا کرتے ہو! کہیں بے جان تاروں سے بھی آواز نکلتی ہے! بھلا ان کی خاموشی تم کو خوش کرسکتی ہے؟ نغمہ کے متلاشی دوست اتنا دور ہونے کے باوجود تمھارے کان ان نغموں سے ناآشنا ہی رہے جو ساز کے تاروں کی آخری جھنجھناہٹ کے ساتھ پیدا ہوگئے تھے جس میں سینکڑوں دوشیزوں کی آہ و زاریاں پوشیدہ تھیں۔

ایک ساز کو توڑ کر دوسرے پر قبضہ جمانا ناانصافی ہے کیونکہ کسی کا دل ساز کے تاروں سے بھی زیادہ نازک ہوتا ہے جو ایک بار ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ جانے کے بعد کبھی نہیں جڑتا۔

تم چاہتے ہو کہ پہلی ہی ضرب میں سارے نغمے پھوٹ نکلیں لیکن نادان دوست تم یہ بھول جاتے ہو جس طرح ایک سوتے سے پانی دھیرے دھیرے نکلتا ہے اسی طرح ساز سے نغمے بھی دھیرے دھیرے نکلتے ہیں لیکن تم بیرحمی سے اسکو پھینک دیتے ہو اور دوسرا کھلونا تلاش کرلیتے ہو، آخر یہ کہاں کا انصاف ہے؟

---

۴ کرنا چاہیئے کیونکہ اس کی زیادتی جسم کو کمزور کردیتی ہے۔ غسل کی عادت ڈالنے میں بالخصوص جاڑوں میں روزانہ صبح کو غسل کرنے میں عورتوں کے بال اکثر مانع ہوتے ہیں لیکن بالوں کو روزانہ دھونا ضروری نہیں ہے، سر کے بالوں کے سوا تمام جسم کو روزانہ صبح سویرے مذکورہ بالا طریقے پر اچھی طرح صاف کرلینا چاہیئے اور بالوں کو ہر تیسرے چوتھے دن بالخصوص جس دن گرم غسل کیا جائے صابن یا ریٹھہ وغیرہ سے اچھی طرح دھولینا چاہیئے تاکہ کھوپری کی جلد اور بال اچھی طرح صاف ہوجائیں۔

اس طرح سے نہا دھوکر ناشتہ کرنے سے پندرہ بیس منٹ تک کسی باغ یا سرسبز شاداب میدان میں سیر کرنی چاہیئے تاکہ جسم میں خون کا دورہ ٹھیک ہوجائے اور ناشتہ کے لئے اچھی طرح بھوک لگ جائے، ناشتہ سے پہلے پندرہ منٹ کی سیر اس کے بعد ایک گھنٹہ کی سیر سے زیادہ بہتر اور نفع بخش ہوتی ہے۔

راجہ جی کی توہین کا مقدمہ

مدراس، ۱۴ر جنوری، شری یت راجگوپال آچاری سابق وزیر اعظم کی توہین کے مقدمہ میں ہفتہ وار انگریزی اخبار "سنڈے آبزور" کے ایڈیٹر مسٹر پی۔ بالا برامنیا مدلیار اور پرنٹر و پبلشر مسٹر پی حسین کو ماتحت عدالت نے جو سزا دی تھی وہ مدراس ہائیکورٹ کے جج مسٹر جسٹس کپوسوامی آئر نے منسوخ کردی۔

عالمِ نسواں

عو[illegible]ت کے قوانین

([illegible]شتہ سے پیوستہ)

تندرستی [illegible] عور[illegible] قدر ممکن ہو کھلی اور تازہ [illegible] کی تو صحت کے لئے بہت مضر ہوا کرتی ہے۔ یہ درد سر، سستی، پریشانی، بھوک کی کمی، تکان اور بے چینی وغیرہ پیدا کرتی ہے، شہر میں رہنے والی عورتوں کو خاص طور پر کوشش کرنی چاہیئے کہ تازہ ہوا ملتی رہے اس غرض کے لئے مکان کے تمام روشندان اور کھڑکیاں ہر وقت کھلی رکھیں۔ اگر مکان میں چمنیاں ہوں تو ان کو بھی ہمیشہ کھلے رہنے دینا چاہیئے، ان کے بند کردینے سے کمرے کی ہوا سانس یا آگ کی زہریلی گیس زیادہ ہو جانے کی وجہ سے صحت اور زندگی کے لئے سخت مضرت رساں ہو جاتی ہے، بہت سی پڑھی لکھی عورتیں بھی سرد ہوا [illegible] سرد پانی سے اس طرح ڈرتی ہیں جیسے جاہل [illegible] کے نیچے ہوے اور کتے بلی سے، سرد ہوا اور ٹھنڈا پانی بیشک خوفناک ہیں مگر صرف ان لوگوں کے لئے جو بہت کمزور ہوتے ہیں لیکن جو لوگ بہادری کے ساتھ ان کا مقابلہ کرتے ہیں یہ ان کا مطیع ہوکر ان کی تندرستی اور جسمانی مضبوطی کے لئے بہترین مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ نزلہ، زکام، کھانسی وغیرہ کی شکایت زیادہ تر انھیں ہوتی ہے جو اپنے لئے نازک اندام خیال کرتے ہیں اور گرم کپڑوں کے انبار میں لدے رہتے ہیں۔ غریب دیہاتوں میں رہنے والے اور ننگے دھڑنگے پھرنے والے لوگ بہت کم ان تکلیفوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔

ہر صبح جسم کو دھوکر اچھی طرح صاف کرلینا صحت کا ایک نہایت اہم ذریعہ ہے۔ دنیا میں غسل سے بڑھکر اور کوئی چیز مقوی مفرح اور تازگی بخش چیز نہیں ہے، روزانہ صبح کو غسل کرکے انسان اپنے کو صاف ستھرا اور ہلکا پھلکا محسوس کرتا ہے اور اس سے نہ صرف ہماری جسمانی صحت ہی ترقی کرتی ہے بلکہ ہماری روحانیت بھی بلندی کیطرف جاتی ہے اور ہمارے ذہن میں صفائی اور پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔ سرد غسل نہ صرف گرمیوں میں ہی ضروری ہے بلکہ تندرست اور خوبصورت جسم کی عورتوں کیلئے جاڑوں میں اسی طرح اس کا باقاعدہ جاری رکھنا مفید ہے جس طرح گرمیوں میں، بعض عورتیں جاڑوں میں پانی سے اسطرح ڈرتی ہیں جس طرح وہ ان کو کاٹ کھاتا ہو۔

نازک مزاج اور کمزور عورتیں جو سرد غسل کی عادی نہیں ہیں انھیں چاہیئے پہلے شیر گرم پانی سے جسکی سردی کو گرم پانی سے توڑ لیا گیا ہو غسل کیا کریں، پھر جیسے جیسے وہ غسل کی عادی اور مضبوط ہوتی جائیں بتدریج پانی کو سرد کرتے ہوئے روزانہ خالص سرد پانی سے غسل کرنیکی عادت ڈال لیں گی اتنا ہی یہ ان کے لئے زیادہ مفید ہوگا لیکن سرد پانی سے غسل کرنے میں ہمیشہ جلدی کرنی چاہیئے سرد غسل کا فائدہ جسم کو دیر تک پانی سے سرد رکھنے میں نہیں ہے بلکہ سرد غسل میں ہمیشہ سرد پانی کا پہلا دھچکا ہی ہے جو جسم کو زیادہ فرحت بخشتا ہے، ہفتہ میں ایک دو مرتبہ بھی غسل کرنا مفید ہے۔ اس سے اعضا میں رکے ہوئے فضول مواد تحلیل ہوجاتے ہیں۔ عام حالات میں پانی کو جسم کی حرارت سے کسی قدر زیادہ (۱۰۰ درجہ فارن ہیٹ) گرم کرلیں اور ایک بڑے ٹب یا غسل کرنے کے حوض یا ناند وغیرہ میں بھر کر گردن تک جسم کو اس میں ڈبو دیں۔ اب سہولت کے ساتھ جسم کے ہر حصے کو صابن سے مل مل کر خوب صاف کریں۔ اس کے لئے دس سے پندرہ منٹ بہت کافی ہے۔ زیادہ دیر تک اس پانی میں پڑے رہنا جسم کو کمزور کردیتا ہے۔ اس کے بعد ٹب یا حوض وغیرہ سے نکل کر اس کے پاس کھڑے ہوجائیں اور ایک دو لوٹے یا نہانے والا اسفنج صاف سرد پانی میں بھر کر کندھوں پر اس طرح دھاریں یا نچوڑیں کہ پانی تمام جسم سے ہوکر گزرے، اس سے جسم میں فرحت اور تازگی پیدا ہوتی ہے اور گرم غسل کے بعد جو سستی اور کمزوری کا احساس ہوتا ہے وہ نہیں ہونے پاتا۔ اس کے بعد تمام جسم کو کھردرے تولئے سے خوب اچھی طرح مل کر خشک کریں اور کپڑے پہن لیں۔ گرم غسل رات کو سوتے وقت اور سرد غسل صبح سویرے اٹھ کر کرنا چاہیئے، سرد غسل روزانہ کرنا چاہیئے مگر گرم غسل ہفتہ میں ایک دو مرتبہ سے زیادہ نہیں ۴

آجونی کی دنیا

حقوقِ والدین

حقیقت میں خدا ہی سب کا خالق رازق اور حافظ و ناصر ہے لیکن عالم اسباب میں اُس نے والدین کو اولاد کی ہستی کا سبب اور اُن کی پرورش کا واسطہ بنا دیا ہے۔ اُس [illegible]مطلق نے اُن کے دل میں ایک ایسا قوی جذبہ رکھدیا ہے کہ اس خدمت کی بجا آوری میں ہمہ تن محو ہوجاتے ہیں، وہ جذبہ کیا ہے؟ وہ اُس گہری محبت کا پرتو ہے جو خالق کو اپنی مخلوق کے ساتھ ہے اُسی پرتو کا اثر ہے کہ ماں باپ بچوں کے [illegible]ساتھ ایسی محبت کرتے ہیں کہ اپنی راحت پر اُس کی آسایش کو ترجیح دیتے ہیں جب تک بچہ نشو و نما پاکر توانا تنومند ہوتا ہے اُس وقت تک اُس کے لئے سامانِ زندگی مہیا کرتے ہیں۔

ماں بچے کے لئے کیا دُکھ سُکھ سہتی ہے، اپنے دل و جگر کا خون پلاکر پالتی ہے۔ باپ کس محبت سے اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی اُس پر نثار کرتا ہے اُسکی تادیب و تربیت میں کوشش اور مال سے دریغ نہیں کرتا۔ اُس کو اپنے آپ سے افضل بنانا چاہتا ہے مال و دولت کو ذخیرہ کرتا ہے تاکہ اُس کی وفات کے بعد اُس کی آل و اولاد کے کام آئے۔ جب اجل کا خطرہ اُس کے دل میں آتا ہے تو وہ اس خیال سے تسلی پاتا ہے کہ میرا خلف میری سوئی مٹی کی نشانی کہلائے گا۔ میں نہ ہوں گا اور وہ دنیا کو میری یاد دلائے گا۔ غرض والدین کا وجود وہ نعمت عظمیٰ ہے کہ جس کی برابری دنیا کی کوئی نعمت نہیں کرسکتی۔

پس سعادتمند وہی فرزند ہیں جو اس نعمت کی قدر کرتے ہیں۔ دست و زبان سے جسم و جان سے دولت و مال سے والدین کے حقوق خدمت کو بجالاتے ہیں اُن کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری کو جناب باری کی شکر گزاری جانتے ہیں۔ والدین کے ساتھ محبت کرنا اور اُن کی تعظیم و تکریم بقدر امکان بجالانا حقیقت میں خدائی محبت کے آگے سر جھکانا ہے اسی واسطے کہا گیا ہے کہ ماں باپ کی اطاعت جہاں تک ممنوعات سے مبرا ہو عین طاعت حق ہے۔

رنگ اور کیمیکل کی فروخت پر پابندی

نئی دہلی۔ ۱۵ر جنوری، آج ایک کوٹن ٹیکسٹائل (رنگ اور کیمیکل) کنٹرول آرڈر شائع کیا گیا ہے جس کے ذریعہ چند خاص قسم کے رنگوں اور کیمیکل کو فروخت کرنے کی ممانعت کردی گئی ہے یہ رنگ اور کیمیکل ٹیکسٹائل کمشنر بمبئی سے حاصل شدہ لائسنس کی شرطوں یا اس کی ہدایتوں کے مطابق ہی فروخت کئے جاسکیں گے۔

پردۂ فلم

شکنتلا

مسٹر شانتارام اگرچہ پربھات کے ڈائرکٹر کی حیثیت سے کافی شہرت حاصل کرچکے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اپنی تمام زندگی میں مسٹر شانتارام نے اگر کوئی تصویر بنائی ہے، تو وہ شکنتلا ہے۔ شکنتلا کو کسی بھی پہلو سے دیکھا جائے وہ ایک نہایت ہی مکمل تصویر ہے۔ شکنتلا کی بڑی خوبی یہ ہے کہ تصویر میں اول سے لے کر آخر تک "کالی داس" کی اسپرٹ کو بڑی خوبی کے ساتھ قائم رکھا ہے۔ ڈائرکشن بے نظیر ہے، ٹیکنگ اتنا عمدہ ہے کہ شاید ہی اس سے قبل کسی تصویر کا ٹیکنگ کیا گیا ہو۔ اداکاری کے اعتبار سے بھی تصویر کا پایہ نہایت بلند ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ "جے شری" نے شکنتلا کا کردار اتنا عمدہ ادا کیا ہے کہ "جے شری" پر سچی شکنتلا کا دھوکا ہونے لگتا ہے۔ شکنتلا جیسی بلند پایہ تصاویر ہندوستان کی فلمی صنعت کے لئے باعث فخر ہیں۔ ملک کو چاہیئے کہ ایسی تصاویر کی زیادہ سے زیادہ سرپرستی کرے۔

فلم "اپنا گھر" پر پابندی

کٹک۔ ۱۲ر جنوری، بمبئی بورڈ آف فلم سنسر کے پاس شدہ فلم "اپنا گھر" کے چند حصے حکومت اڑیسہ نے غیر پاس شدہ قرار دیدئے ہیں۔ حکومت نے اپنے پہلے حکم کو منسوخ کردیا ہے جس کے ذریعہ تمام فلم کو ممنوع قرار دیدیا تھا۔

ملکوں کے نمایندوں کی کانفرنس

واشنگٹن، ۱۵ر جنوری، امریکہ کے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ اس کو حکومت پولینڈ کی ایک درخواست دی اس میں اس نے روس کے ساتھ سرحدوں کے مسائل کو طے کرنے میں مدد کرنے کی التجا کی ہے، حکومت امریکہ اس پر فوری دھیان دیگی، حکومت پولینڈ نے اسی قسم کی درخواست حکومت برطانیہ سے کی ہے۔ حکومت پولینڈ نے تجویز کیا ہے کہ ایک کانفرنس ہو جس میں روس اور پولینڈ کے نمایندوں کے علاوہ امریکہ اور برطانیہ کے نمایندے بھی شریک ہوں، اس کانفرنس میں روس اور پولینڈ کی سرحدوں کا معاملہ طے کیا جائے اور یہ کانفرنس جو فیصلہ کرے وہ دونوں ملکوں کو قابل قبول ہو۔

تیل کے وعدے کے سودے بند

نئی دہلی۔ ۱۳ر جنوری، حکومت ہند نے بناسپتی تیلوں اور کھلوں کے وعدوں کے سودے بند کرنیکے آرڈر بابتہ سنہ ۱۹۴۴ء ماتحت آج ایک اعلان شائع کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ مذکورہ آرڈر کے ماتحت تیلوں کے وہ تمام وعدے کے سودے جو ۱۲ر جنوری سنہ ۱۹۴۴ء کے بازار بند ہونیکے بعد کھڑے رہگئے اُس بھاؤ پر طے کئے جائیں جو بھاؤ جس وعدے کے سودے کا ۱۲ر جنوری کو بازار بند ہوتے وقت تھا۔

اقوالِ زرّیں

ایک نوجوان کی زندگی میں سب سے بڑے خطرے کا وقت وہ ہوتا ہے جب ایک حسین عورت اُسے یہ یقین دلانے لگے کہ وہ اُسے چاہتی ہے۔

جب حقارت اور نفرت کی سحرکاریاں ہمارے دل کو رشک و حسرت سے بھر دیتی ہیں اس وقت غیب سے آواز آتی ہے کہ اب انسان تو اب پستی کی طرف جا رہا ہے۔

جب انسان بُرائیوں کی طرف مائل ہوجاتا ہے تو اسکی روحانی طاقت معدوم ہوجاتی ہے۔

تمام بنی نوع انسان ہمارے بھائی ہیں اسلئے سب سے محبت اور سچا معاملہ رکھنا اور سب کی سچی خیرخواہی کرنا ہمارا قدرتی فرض ہے۔

موجِ تبسّم

آقا، (نوکر سے) جاؤ ان آدمیوں میں سے ایک کا پان اور ایک کی سگرٹ لے آ۔
نوکر کچھ دور جاکر بھاگا ہوا واپس آکر کہتا ہے۔ آقا یہ تو بتلا دو کون سے آدمی کا پان اور کون سے کی سگرٹ لاؤں۔

مجسٹریٹ:۔ حاضرین عدالت میں سے اگر کسی نے شور مچایا تو ہم باہر نکال دیں گے۔
چور:۔ بہت اچھا حضور میں شور مچاتا ہوں مجھے نکال دیجئے۔

جہاز کا کپتان (مسافروں سے) سمندر میں جوار بھاٹا آرہا ہے، جہاز کے ڈوب جانے کا بھی ڈر ہے۔
مسافر:۔ ڈوب جانے دو ہم نے کرایہ تو بہت لگا رکھا ہے۔

جج:۔ تمھیں اپنی بیوی سے کیا تکلیف ہے جو تم طلاق دینا چاہتے ہو؟
مستغیث:۔ حضور وہ مجھ سے گدھے کی طرح کام لیتی ہے گدھے کی طرح خوراک دیتی ہے۔

حسبِ معقول

بیویاں مہمانوں کی نذر

ایک او[illegible] سیاح [illegible] پر روشنی ڈالتے ہوئے [illegible] کے ہاں ہزاروں برس سے [illegible] بہترین عبادت کا درجہ حاصل ہے اور مہمان نوازی اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ اگر کوئی مہمان ان کے ہاں آکر ٹھہرتا ہے تو یہ خور و نوش کے سامان سے اس کی تواضع کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی بیویاں تک اس کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی مہمان [illegible] نذرانہ کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے تو یہ اسے اپنی توہین خیال کرتے ہیں۔ اسکیمو قوم میں اس کے علاوہ بھی سیکڑوں عجیب و غریب رواج موجود ہیں جسے سُننے کے بعد مہذب دنیا کو بڑی حیرت ہوتی ہے۔

افسانہ

— مزاحیہ افسانہ —

کنوارا

از جناب ایم۔ شفیق بریلوی

روپیہ ماہانہ وثیقہ ملتا تھا۔ ایک عدد بیوی تھی اور ڈیڑھ درجن کے قریب بچے۔ آپ کو محمود سے خاص ہمدردی تھی، ایسی ہمدردی جو عام لوگوں میں کم پائی جاتی ہے، شیخ صاحب نے بنظرِ عمیق محمود کی طرف دیکھ کر کہا:۔ محمود خلاف معمول آج تمھارے چہرہ پر افسردگی کیوں چھائی ہوئی ہے؟ محمود نے اپنے جذبات کو چھپانے کی کوشش میں مسکرانے کی ناکام جد جہد کرتے ہوئے کہا:۔ کوئی خاص بات نہیں! شیخ صاحب بولے سچ کہتے ہو، محمود بولا:۔ آپ کے سر کی قسم! شیخ صاحب آنکھیں مٹکا کر بولے:۔ تو میں بھی آج تمھارے واسطے ایک ایک روح افزا پیغام لایا ہوں، محمود بولا:۔ فرمائیے شیخ صاحب ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے:۔ بات یہ ہے کہ بزرگوں کا قول ہے کہ کنوارے آدمی کا ایمان نہیں ہوتا۔ مجرد زندگی جانوروں کی زندگی سے بدتر ہوتی ہے، بغیر شادی شدہ انسان کا دنیا میں کوئی دوست، کوئی ہمدرد، کوئی مونس نہیں ہوتا، خود تم ہی بتاؤ دنیا میں کوئی تمھارا دوست ہے، محمود نے سنجیدگی سے جواب دیا:۔ میں تو تمام دنیا کو اپنا دوست سمجھتا ہوں۔ شیخ صاحب بولے میرا مطلب یہ ہے کہ کوئی مخلص دوست ہے تمھارا؟ محمود بولا:۔ میرے مخلص دوست ایک دو نہیں بلکہ کئی ہیں شیخ صاحب:۔ مثلاً؟

محمود! سُنئے روہیلکھنڈ اخبار۔ ایک مجھ کو اپنے کندھوں پر بٹھائے بٹھائے لئے پھرنے والی بائیسکل، دو، رات کو مجھ کو اپنی آغوش میں سُلانے والی چارپائی، تین اور شیخ صاحب بیچ میں بول اُٹھے کیا کہہ رہے ہو؟ میں پوچھتا ہوں کوئی انسان ہے دوست تمھارا، محمود شرارت سے بولا:۔ آپ کے علاوہ میرے سب دوست انسان ہی ہیں۔ شیخ صاحب نے انتہائی لجاجت سے کہا، نہیں بھائی میرا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں اگر کوئی حقیقی دوست ہو سکتا ہے تو وہ اپنی شریک حیات بیوی یعنی اہلیہ محترمہ۔

محمود بولا:۔ آخر آپ کا مطلب کیا ہے جو آپ ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں، ذرا صاف صاف بتائیے، شیخ صاحب کرسی پر پہلو بدلتے ہوئے بولے:۔ اب آئے ٹھکانے پر، میرا مطلب ایک نیک مطلب ہے اور وہ یہ مطلب ہے کہ اب تم کو شادی کر لینا چاہیئے محمود نے چونک کر شیخ صاحب کو گھورتے ہوئے کہا:۔ آج آپ کو ہو کیا گیا ہے جو ایسی ناشائستہ گفتگو کر رہے ہیں؟ شیخ صاحب گردن ہلا کر بولے:۔ تم ابھی ناسمجھ ہو، نادان ہو، دنیا کے نشیب و فراز سے بے بہرہ ہو، میں تمھاری بھلائی کا خواہاں ہوں اس لئے اب میں تم کو کنوارا نہیں رہنے دے سکتا یہ میرا فرض ہے اور چونکہ خوش قسمتی سے ایک سنہری موقعہ بھی ہاتھ آگیا ہے۔"

محمود کا ٹمپریچر تیزی کے ساتھ بڑھ رہا تھا اخبار کے اشتہاروں کی لگائی ہوئی آگ شیخ صاحب کی گفتگو تیل کا کام کر رہی تھی، محمود نے تیوری پر بل ڈالتے ہوئے اور چہرہ کو انتہائی بھیانک بناتے ہوئے کہا:۔ شیخ صاحب کیسا فرض، کیسی خوش قسمتی اور کیسا سنہری موقعہ جس طرح کابک کے خانوں میں بند کر کے کبوتروں کے جوڑے لگائے جاتے ہیں اسی طرح آپ جیسے لوگ مرد اور عورتوں کو بڑے دھوم دھڑکے کیساتھ ایک کوٹھری میں بند کر دیتے ہیں اور اسی رسم کو آپ "شادی" کہتے ہیں۔ آپ شربت کے دھوکے میں مجھ کو زہر پلانا چاہتے ہیں۔ میری زندگی برباد کرنے کے خواہاں ہیں، مجھ کو تباہ کرنے کے متمنی ہیں۔ مجھ کو غلام بنانا چاہتے ہیں اور وہ بھی ایک عورت کا!

(بقیہ صفحہ ۶ کالم ۱ پر ملاحظہ فرمائیے)

ضرورت نوجوان مرد

ایک حسین دوشیزہ کے ساتھ ازدواجی زنجیروں میں جکڑنے کے لئے ایک خوبصورت، تعلیم یافتہ، تندرست، دلیر، خوش اخلاق، صاحب جائداد، معقول آمدنی رکھنے والے نوجوان مرد کی ضرورت ہے جو جہیز وغیرہ کا لالچی نہ ہو، ذات پات کا قائل نہ ہو۔ بیوی کے احترام سے اچھی طرح واقف ہو، آنریری بیویوں کی فہرست درخواست کے ہمراہ ملفوف ہو۔ فوٹو بھی آنا ضروری ہے، جواب کیواسطے ڈاک کا ٹکٹ بھی آنا چاہیئے اور لفافہ اور کاغذ بھی اور خیر سیاہی کا خرچ ہم خود ہی برداشت کرلیں گے۔

حکیم فیروز مند قیصر باغ لکھنؤ

یوگیہ وَر کی ضرورت

سترہ برس کی سلیقہ شعار ورہ بورت کنیا سے بیاہ کرنے کیواسطے جلد از جلد ور کی ضرورت ہے۔

المشتہر:۔ دیوداس شرما۔ نئی دہلی

ضرورت رشتہ

ایک فربہ اندام، تعلیمیافتہ اور اعلیٰ خاندان لڑکی سے رشتہ کرنے کیلئے ایک جملہ اوصاف حمیدہ سے متصف شوہر کی ضرورت ہے، جملہ خط و کتابت اس پتہ پر کیجئے۔

ایم۔ جی۔ پر اس آفیسر مول گنج کانپور

اخبار، پورا ایک صفحہ اسی قسم کے اشتہاروں سے بھرا ہوا تھا جن کو پڑھکر محمود کے دل کی حرکت فرنٹیر میل سے بھی زیادہ تیز ہوگئی۔ محمود کو مشتہرین کے علاوہ ایڈیٹر پر بھی بیحد غصہ آرہا تھا جس نے طاعون کی وبا کیطرح اخبار میں ان اشتہاروں کو ٹھونس دیا تھا۔ محمود نے اخبار کو پھاڑ کر ردی کی ٹوکری میں ڈالدیا اور لگا بڑبڑانے:۔ شادی، بیاہ، شوہر، بیوی، بچے کتنی لغویات ہیں یہ۔ توبہ، توبہ شادی کرنے سے تو یہ بہتر ہے کہ محاذ جنگ پر جاکر کسی توپ کے سامنے آنکھیں بند کر کے کھڑا ہو جائے، شادی ایک مصیبت، ایک آفت، ایک بلا، ایک جنجال، ایسا خوفناک جنجال جس میں پھنسنے کے بعد تمام زندگی بیکار ہو جاتی ہے شوہروں کو بیویوں سے ایسا ڈرنا پڑتا ہے جیسے بلی سے چوہا ڈکٹیٹروں سے ان کی قوم، وہ رات کو پوری نیند سو نہیں سکتے۔ شام کو سات بجے کے بعد گھر سے باہر قدم نہیں نکال سکتے گویا ان پر کرفیو آرڈر نافذ ہے سینما نہیں دیکھ سکتے۔ کسی رقص و سرود کی محفل میں شریک نہیں ہو سکتے کیونکہ ان کا سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ وہ ایک عدد بیوی کے شوہر ہیں۔ شوہر۔ اور بیوی صاحبہ کی طوفانی فرمائشوں کی بدولت پتلون کی جگہ پاجامہ لے لیتا ہے اور وہ میلا اور جگہ بہ جگہ پھٹا ہوا۔ سولا ہیٹ، دوپلی ٹوپی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ وارنشی بوٹ کی جگہ باوجہ چپل لے لیتی ہے۔ اور تانگہ یا بائیسکل کے بجائے حضرت شوہر یتیموں کیطرح پیدل پھرتے نظر آتے ہیں، خدا معلوم محمود کی یہ بڑبڑ کب تک جاری رہتی کہ یکایک شیخ اکبر علی صاحب کمرے میں داخل ہوئے اور بعد علیک سلیک کے محمود کے مقابل کرسی پر ڈٹ گئے۔

شیخ اکبر علی صاحب واجد علی شاہ تاجدار اودھ کے ماموں کی نانی کے پوتے کے بھائی کی سالی کے داماد کی لڑکی کے نواسے کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، آپ کی عمر تقریباً چالیس ہوگی لیکن آپ سمجھتے اپنے آپ کو نوجوان تھے، کھانے پینے سے بے فکر تھے۔ سرکار سے دو سو

سائیکل کے ٹایر اور ٹیوب کی قیمت

گورنمنٹ آف انڈیا کے اعلان نمبر ایس ایس۔۱۳۵ بتاریخ ۵ مارچ سنہ ۱۹۴۳ء اور ۲۶ اگست سنہ ۱۹۴۳ء کے مطابق حکومت نے زیادہ سے زیادہ سائیکل کے ٹایر اور ٹیوب کی قیمت مقرر کی ہے۔ جو مندرجہ ذیل قیمت میں بکیں گی

	غلاف ہر ایک پر تار		غلاف ہر ایک دانہ دار کنارہ		ٹیوب فی	
	روپیہ	آنہ	روپیہ	آنہ	روپیہ	آنہ
فسٹ گریڈ ۱۔ بیٹس ڈنلپ ۲۔ فایر اسٹون ہائی اسپیڈ ۳۔ گوڈ ایر اے۔ ڈبلو۔ ٹی ہیوی ڈیوٹی	۴	۴	۵	۔	۲	۴
سکنڈ گریڈ ۱۔ ڈنلپ کمبریج ۲۔ گوڈ یر پاتھ فائینڈر ۳۔ انڈیا سگنل	۳	۴	۔	۔	۔	۔
تھرڈ گریڈ ۱۔ رائل دربار ۲۔ طاقت ۳۔ اسٹرلنگ	۲	۱۲	۳	۸	۔	،،
وار گریڈ ۱۔ ڈنلپ ۲۔ فائر اسٹون ۳۔ گوڈیر ۴۔ انڈیا					۳	،،

منظور شدہ اسٹاکسٹ کی فہرست مندرجہ ذیل ساخت کنندہ کے شاخوں سے درخواست کرنے پر مل سکتی ہے اگر آپ کو سائیکل کے ٹایر ٹیوب کے کنٹرول قیمت میں حاصل کرنے میں دشواری ہو تو آپ کو چاہیے کہ کنٹرولر آف ربڑ گوڈیپارٹمنٹ آفس سپلائی۔ نئی دہلی کے پتہ پر رپورٹ کریں۔

دی ڈنلپ ربڑ کمپنی (انڈیا) لمیٹڈ
فائرسٹون ٹایر اینڈ ربڑ کمپنی آف انڈیا لمیٹڈ
دی گوڈیر ٹایر اینڈ ربڑ کمپنی انڈیا لمیٹڈ
انڈیا ٹایر اینڈ ربڑ کمپنی (انڈیا) لمیٹڈ

نئے سائیکل کے ٹایر اور ٹیوب حاصل کرنے کے لیے پرانے ٹایر اور ٹیوب کا واپس کرنا ضروری نہیں ہے

بحکم جناب مسٹر اے۔ پی۔ بھٹری ریونیو افیسر صاحب بہادر کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)
نمبر مقدمہ ۱۷۱/۳۰ سنہ ۱۹۴۳ء بابت ... [illegible]
... جناب ... [illegible] ... کانپور
... [illegible] ... برہمن ساکن مرانگد پور
مزرعہ دولت پور پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور مدعی
بنام ... [illegible] ... سنگھ ٹھاکر ساکن حال
... [illegible] ... ولد بلدیو قوم کمہار
ساکن آسارام پور ... [illegible] ... پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور
مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۷۱ ایکٹ ... موضع بہار محال بشمبھر ناتھ پٹی ... کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۸ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ... بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جیے اور جواب دعوی کی کیجیے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے ... قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجیے۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

سرمایہ لگانے کا بہترین موقع

برائے فروخت حصہ چودہ آنہ ۱۴/

(الف) بنگلہ پختہ $\frac{15}{142}$ محدودہ ذیل موسومہ بچ والا واقعہ سیول لائن کانپور بقدر حصہ ۱۰ پائی مسلم حقیت

پورب	پچھم	اُتر	دکھن
بنگلہ ڈاکٹر مکرجی و قدیم پھاٹک بنگلہ ہذا	بنگلہ بابو برجندر سروپ صاحب وکیل	دیوار واحاطہ بنگلہ ہذا وصدر پھاٹک بعدہٗ نالہ و سڑک سرکاری	مکانات شاگرد پیشہ بنگلہ ہذا بعدہٗ آراضی متعلق نمبر $\frac{15}{136}$

(ب) (۱) بنگلیاں پختہ نمبران سابق $\frac{15}{130}$ و $\frac{15}{136}$ و حال $\frac{15}{144}$
(۲) مکانات پختہ و خام
(۳) آراضی افتادہ جس کے درمیان سے سڑک سرکاری نکل گئی ہے، تخمیناً ۵۵۰ مربع گز

پورب	پچھم	اُتر	دکھن
بنگلہ رام بھروسے	تا حد نالہ بعدہٗ بنگلہ سید حسین صاحب وغیرہ	بنگلہ بابو برجندر سروپ صاحب وکیل و بنگلہ نمبری $\frac{15}{144}$ و بنگلہ ڈاکٹر مکرجی	مکانات پختہ و خام متعلق نمبر ہذا بعدہٗ آراضی مفتسمہ ملکیت خواجہ عبدالشکور و مسماۃ سالمہ بیگم

(ج) (۱) دو قطعہ دوکانات پختہ معہ بالاخانہ پختہ نمبر سابق $\frac{40}{58}$ بعدہٗ $\frac{40}{116}$ و حال $\frac{40}{120}$
(۲) ایک قطعہ آراضی موسومہ اڈا برپشت دوکانات ہذا
} واقعہ گرینڈ پریڈ شہر کانپور، بقدر حصہ ۱۴/

پورب	پچھم	اُتر	دکھن
مکان وزیر محمد صاحب	پرائیوٹ راستہ مشترکہ حاجی خواجہ امیر شاہ صاحب	نالہ و سڑک سرکاری	دیوار متعلق جائداد ہذا بعدہٗ آراضی نمبری $\frac{40}{111}$

نوٹ:۔ جملہ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ سے کیجیے۔

(۱) شیخ یوسف علی صاحب وکیل پریڈ کانپور
(۲) پروپرائٹر:۔ صداقت اخبار توپ خانہ بازار کانپور
(۳) خواجہ منظور احمد شاہ وکیل بہرائچ

جاپان کی مہلک غلطی

نیویارک۔ ۱۸ جنوری۔ مشہور جنگی نامہ نگار ... [illegible] نے جس نے اس سال ایک کتاب ... [illegible] ... حال ہی میں ایک کتاب شائع کی ہے جو کہ جنگ کے بارے میں بہترین کتاب بتلائی جاتی ہے۔

اس کتاب میں مصنف نے ان ۱۰ ماہ کا حال بھی لکھا ہے جو اس نے ہندوستان۔ چین۔ برما اور روس میں جنگی نامہ نگار کی حیثیت سے گزارے۔ اس نے رنگون کی موت اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ اس نامہ نگار کا بیان ہے کہ اس موسم بہار میں جاپان کا ہندوستان پر حملہ نہ کرنا اس کی سب سے بڑی اور مہلک غلطی تھی۔

جاپانی جہازوں کا قافلہ برباد کر دیا گیا

نیو گنی۔ ۱۸ جنوری۔ دکھن پچھم پیسفک کے اتحادی ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ نیو برٹین کے قریب اتحادی ہوائی جہازوں نے جاپانی جہازوں کا ایک قافلہ بھی ... [illegible] کر دیا۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے ... ہزار ٹن کے ایک مال بیجانے والے جہاز اور دو مال بردار جہازوں کو برباد کر دیا ... ہوائی جہازوں نے نیو برٹین میں بھی جاپانی ٹھکانوں پر حملے کئے۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے ... پر حملہ کرنے کی کوشش کی ... کو بھگا دیا گیا۔

سر سریش وید کی عدالت میں غلطی

لندن۔ ۱۸ جنوری۔ سر سریش وید جو کہ لندن میں ٹائمز آف انڈیا اخبار کے ایڈیٹر ہیں ... [illegible] ... پولس کورٹ میں پیش ہوئے ... [illegible] ... ہندوستانی ... [illegible] ... کیا گیا تھا۔

اتحادی مارچ تک روم پہونچ جائیں گے

لندن۔ ۱۸ جنوری۔ یورپ کے جنگی محاذ کے لئے اتحادی کمانڈر انچیف جنرل سر میٹلینڈ ولسن نے کہا کہ اتحادی موسم بہار تک روم میں داخل ہو جائیں گے۔ ... [illegible] ... آئندہ سال حکومت کے خلاف بغاوت برپا ہو جائے گی۔

لے جائیں کیونکہ راجدھانی پر زیادہ زور کے حملے ہونے والے ہیں۔

روس کا پولینڈ سے بات چیت کرنے سے انکار

لندن۔ ۱۷ جنوری، روس کی سرکاری نیوز ایجنسی نے آج وہ نیم سرکاری جواب شائع کر دیا ہے جو حکومت روس نے حکومت پولینڈ کے بیان کے بارے میں دیا ہے۔ اس بیان میں حکومت روس نے کہا ہے کہ حکومت پولینڈ نے روسی تجویزوں کے بارے میں جو بیان شائع کیا ہے اس میں اس نے کرزن لئن کا کوئی ذکر نہیں کیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے کرزن لئن کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حکومت پولینڈ روسی تجویزوں کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے حکومت روس لندن میں موجود حکومت پولینڈ کے ساتھ کوئی بات چیت کرنے کو تیار نہیں ہے کیونکہ وہ اس کے ساتھ اپنے سیاسی تعلقات پہلے ہی توڑ چکی ہے، یہ وہی گورنمنٹ ہے جس نے پولینڈ میں روسیوں پر مظالم کے وقت جرمنوں کا ساتھ دیا تھا۔

حکومت پولینڈ کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ روس کے ساتھ ایک اچھے پڑوسی کے تعلقات قائم و برقرار رکھنے کی خواہاں نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان دونوں ملکوں کے درمیان سرحد کے بارے میں جھگڑا چل رہا ہے۔

امریکہ کے سوداگر صلح کی مخالفت میں

نیویارک۔ ۱۶ جنوری امریکہ کے وائس پریزیڈنٹ مسٹر ہنری ویلس نے آج رات ایک تقریر میں کہا کہ امریکہ کے چند بڑے بڑے بیوپاری نہ صرف دائمی بین الاقوامی امن میں دلچسپی نہیں رکھتے بلکہ وہ ہر قسم کے پروپگنڈہ کے ذریعہ صلح کو روکنے کی کوشش کریں گے، یہ بڑے بڑے بیوپاری ٹیرف کے پردے میں پیچھے مختلف ملکوں میں کام کرتے ہیں۔

ارکان میں اتحادی فوج اور آگے بڑھ گئی

نئی دہلی۔ ۱۸ جنوری، کل اتحادی جنگی ہیڈ کوارٹر کے ایک بیان میں بتلایا گیا ہے کہ اراکان (برما) میں مایو کی پہاڑی کے پچھم میں ہماری فوج کچھ اور آگے بڑھ گئی ہے، اس نے موضع باگونا اور موضع ینون گاتنگ پر قبضہ کر لیا ہے جو کہ مانگ ڈا کے تین میل پورب دکھن اور پورب کو ہے جاپانیوں نے ان دونوں گاؤں میں گھسنے کی کوشش کی مگر ان کے حملے پسپا کر دئے گئے، ہماری فوج کے ہراول دستے مانگ ڈا کے تین میل دکھن پورب میں پہونچ گئے ہیں۔

۱۵ جنوری کو اتحادی ہوائی جہازوں کی مدد سے ہماری فوج نے دشمن کی اگلی چوکیوں پر زور کے حملے کئے، مایو کی پہاڑی کے پورب میں ہماری فوج دو میل آگے بڑھ گئی ہے۔

۱۳ جنوری سے انگریزی ہوائی جہازوں کلاوا اور مایا کے علاقوں میں دشمن کے دریائی سلسلہ رسل و رسائل پر برابر حملے کر رہے ہیں بہت سی کشتیوں اور دریا کے پاس عمارتوں پر بمباری کی گئی اور بھاری نقصان پہونچایا گیا۔

برلن بھی خالی ہونے لگا

سٹاک ہام۔ ۱۷ جنوری، جرمن اخباروں نے برلن کے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو شہر سے نکال کر

یوروپ پر حملہ کی تیاریاں

لندن۔ ۱۸ جنوری، رائٹر کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ جنرل آئزن ہوور جنھوں نے بہ حیثیت سپریم کمانڈر اپنی ڈیوٹی سنبھال لی ہے نے سوموار کو لندن میں جنگی نامہ نگاروں کی پہلی کانفرنس میں اپنے خیالات کا اظہار کیا، جنرل آئزن ہوور نے اس ابتدائی کام کی بہت تعریف کی جو یوروپ پر حملہ کے لئے پچھم میں کیا جا چکا ہے جن میں جرمن جنگی جہاز "شارن ہورسٹ" کی تباہی بسکے کی کھاڑی میں تین ڈسٹرائر کی بربادی اور جرمنی اور فرانس پر زور کے ہوائی حملے شامل ہیں۔

لارڈ ویول سے سر سپرو کی ملاقات

لکھنؤ۔ ۱۸ جنوری، معلوم ہوا ہے کہ سر تیج بہادر سپرو آج شام کو گورنمنٹ ہاؤس میں وائسرائے ہند لارڈ ویول سے ملاقات کر رہے ہیں۔ آپ وائسرائے کے ساتھ ڈنر میں بھی شریک ہوں گے۔



ہندوستان کے مسئلہ پر برطانوی پارلیمنٹ کا انتخاب

لندن۔ ۱۵ر جنوری: اسکپٹن میں جو کہ عرصہ ۲۶ سال سے ٹوریوں کا گڑھ رہا ہے کنسرویٹو امیدوار کی غیر متوقع شکست سے تمام ملک میں بڑی سنسنی پھیل گئی ہے اور سوشلسٹوں اور ٹوریوں کے دل دہل گئے ہیں۔

کامن ویلتھ پارٹی کے امیدوار مسٹر ہگ لاسن نے جس نے اس کو شکست دی ہے ہندوستان کے مسئلہ پر انتخاب لڑا تھا۔ اس نے اپنے انتخاب کے وقت جو مینی فیسٹو شائع کیا تھا اس میں لکھا تھا کہ ہم جمہوریت اور آزادی کیلئے لڑ رہے ہیں وہی ہمیں ہندوستان کو دینا چاہیئے۔ کامن ویلتھ پارٹی کے لیڈر مسٹر آکلینڈ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ مہاتما گاندھی اور دوسرے کانگریسی لیڈروں کو رہا کر دیا جائے اور ہندوستان میں نیشنل گورنمنٹ قائم کی جائے۔

صوفیہ خالی کرنے کا حکم

لندن، ۱۵ر جنوری۔ جرمن نیوز ایجنسی نے صوفیہ کی ایک خبر براڈ کاسٹ کی ہے جس میں کہا ہے کہ بلغاریہ کے وزیر خارجہ نے صوفیہ خالی کرنے کا حکم دیدیا ہے، شہر میں داخلہ ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔

لڑائی جلد ختم نہیں ہو گی

واشنگٹن۔ ۱۶ر جنوری: امریکہ کے سمندری وزیر کرنل ناکس نے کلیولینڈ میں ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ لڑائی کے جلد ختم ہونے کا امکان نہیں ہے جو لوگ اس وہم میں مبتلا ہیں کہ لڑائی جلد ختم ہو جائیگی وہ کوشش جنگ کو نقصان پہنچا رہے

مزاحیہ افسانہ

(بقیہ صفحہ ۴ کا)

شیخ صاحب محمود کی تیزی کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرتے ہوئے متبسم ہو کر بولے:۔ زہر پلانے، زندگی برباد کرنے، تباہ کرنے اور غلام بنانے کا عقدہ تو شادی کے بعد کھُلے گا، تمام عمر شیخ کو یاد کرو گے اور دعائیں دوگے یہ تمہاری بیزاری اور اظہار ناراضگی وغیرہ وغیرہ صرف کم فہمی پر مبنی ہے لیکن میں تمہاری بہبودی سے باز آجاؤں، یہ ناممکن۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں پہلے اس کو ٹھنڈے دل سے سُن لو پھر جو دل میں آئے وہ کرنا اور کہنا، پرسوں ظفر علی کے یہاں دعوت میں قمر احمد صاحب وکیل سے جو میں نے تمہارا تعارف کرایا تھا تو وہاں سے وکیل صاحب کچھ ایسے تمہارے گرویدہ ہوگئے کہ کل وہ خود میرے مکان پر تشریف لائے اور تمہاری صورت [illegible] کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے تمہارے متعلق مفصل معلومات حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

اب میرے لئے یہ سمجھنا کوئی مشکل نہ تھا کہ وکیل صاحب کو تم سے [illegible] دلچسپی کوئی خالی از علت نہیں، ضرور کچھ دال [illegible] کالا ہے۔

اس لئے میں نے تمہارے حالات بتانے میں اپنے دماغ کی مشینری سے پورا کام لے کر وہ ہوائی قلعے قائم کئے کہ بس توبہ ہی چھوٹ گئی۔

اتفاق سے وکیل صاحب کی اکلوتی لڑکی زاہدہ، جو غضب کی حسین ہے اور جس نے پچھلے ہی سال اودھ یونیورسٹی سے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے کنواری ہے اس کی شادی کے فرض کی ادائگی سے وکیل صاحب جلد از جلد اب سبکدوش ہونا چاہتے ہیں اس وجہ سے اُنھوں نے تمہارے متعلق مکمل واقفیت حاصل کر کے مسرور ہوتے ہوئے مجھ سے کہا ہے کہ شیخ صاحب اگر یہ نوجوان زاہدہ کے ساتھ ازدواجی زنجیر سے پابستہ کر دیا جائے تو آپ کے خیال میں یہ شادی کیسی رہے گی؟

میں نے تڑق کر کہا، بہت خوب! وکیل صاحب بولے کیا محمود راضی ہو جائے گا؟ اس کے جواب میں میں نے کہا میرا ذمہ، بلکہ میں نے تو اُن سے تمہاری شادی کی تاریخ اور دن تک مقرر کر لیا ہے۔ آج سے ٹھیک چوتھے روز تم دولھا بنو گے، باجہ بجے گا، پلاؤ، زردہ، بریانی وغیرہ وغیرہ کھانے کو ملے گا، دُلھن گھر میں آئے گی، ہاتھی، گھوڑے، موٹر، بگھی، تانگے ٹم ٹم اور ہاں ..... محمود جھنجلا کر شیخ صاحب کا قطع کلام کرتے ہوئے بلند آواز سے کہا کہ:۔ "لاحول ولاقوۃ" چُپ رہیئے، آپ میری خموشی کا ناجائز فائدہ اُٹھا رہے ہیں، آپ میرے ہمدرد ہیں، آپنے میری شادی کیا بلکہ میری بربادی کا ذمہ لیا ہے، اور تاریخ بھی مقرر کر لی ہے تو پھر وکیل صاحب کی لڑکی سے آپ ہی شادی [illegible] شادی کی حامی کے لئے ابھی میں [illegible] ہی کیا ہے [illegible] جب دو دو بیویوں کے شوہر [illegible] عقلمند آدمی جاڑے کی موسم میں ایک کی بجائے دو چھتریاں رکھتے ہیں [illegible] اپنی شادی کی تیاریاں کیجئے، میرے [illegible] صاحب کچھ بے چین سے ہو [illegible] آواز سے بولے:۔ بھائی محمود، سُنو تو، تم بلا وجہ کے بھڑک گئے۔

محمود نے وحشیانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا:۔ اب آپ برائے مہربانی میرا دماغ چاٹنے کی زحمت نہ اُٹھایئے اور میرے اوپر رحم فرما کر تشریف لے جایئے، اور آئندہ کبھی میرے یہاں آنے کی تکلیف نہ کیجئے [illegible] آج سے آپ کی دوستی بھی ترک کی۔

آخر شیخ صاحب بھی گرم ہو گئے ان کے تمام جسم میں سنسنی پیدا ہو گئی اور یہ تڑپ کر کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور خونخوار نظروں سے محمود کو دیکھتے ہوئے چیخ کر بولے تم آدمی نہیں ہو بلکہ [illegible] اور واک آوٹ کر گئے۔

محمود سوچنے لگا کہ ہم کنواروں کو اب اشد ضرورت ہے کہ جلد از جلد ایک زبردست انجمن قائم کر لیں اور اس کا نام "انجمن انسداد بیرحمی کنواران" رکھا جائے۔

نوٹ:۔ اس مضمون میں تمام کرداروں اور مقامات کے نام فرضی ہیں۔

والسرائے نے سر سپرو کو ملاقات کیلئے مدعو کیا

الہ آباد۔ ۱۵ر جنوری: معاصر "ٹریبون" کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ لارڈ ویول نے سر تیج بہادر سپرو کو ملاقات کے لئے مدعو کیا ہے جبکہ ہز اکسیلنسی یو۔ پی کے دورہ کے سلسلہ میں لکھنؤ جائیں گے، سر تیج بہادر والسرائے سے جلد ملاقات کرنیوالے ہیں اور اس ملاقات کے بارے میں طرح طرح کی افواہیں گرم ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ لارڈ ویول سر سپرو سے سیاسی جمود ختم کرنے کے لئے ملک کی صورت حالات پر غور کریں گے۔ اس میں شبہ نہیں کہ یو۔ پی کانگریسی تحریک کا گڑھ ہے اور پنڈت جواہر لال نہرو کا گھر ہے۔ اس لئے سیاسی اسیروں کو رہا کرنے کے متعلق حکومت یو۔ پی کی آواز کی بہت اہمیت ہے۔

وزاگا پٹم پر بمباری

نئی دہلی۔ ۱۴ر جنوری: نئی دہلی میں ایک سرکاری بیان شائع کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ۱۳ر جنوری کی شب کو وزاگا پٹم پر دشمن کا ایک ہوائی جہاز آیا اور اس نے چند بم گرائے، جان و مال کا کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

وزیر اعظم نیوزیلینڈ کا اظہار خیال

اوک لینڈ (نیوزیلینڈ) ۱۴ر جنوری: نیوزیلینڈ کے وزیر اعظم مسٹر پیٹر فریزر نے پیسفک کی پالیسی کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے آسٹریلیا کو روانگی سے پیشتر کہا کہ ان کا یقین ہے کہ اتحادی طاقتوں کی پیسفک کی نوآبادیاتی ریاستوں کے درمیان ٹرسٹیوں کے اصول ماننے کے سوال پر مشکلات یا اختلافات پیدا ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ درحقیقت یہ اصول برطانی نوآبادیاتی پالیسی کی بنیاد ہے اور پیسفک کے لوگوں کے متعلق جو عرصہ سے ان کے کنٹرول میں ہیں نیوزیلینڈ کی یہی پالیسی رہی ہے، آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مشترک معاہدہ کے متعلق جب اس کی تشکیل کی جائے گی تو سب کچھ کیا جا سکتا ہے۔ بلاشبہ دوسرے ممالک بھی نیوزیلینڈ کی طرح کھُلے دماغ کے ساتھ بات کریں گے۔

ساٹھ ہزار مجرموں کو سزا

ماسکو۔ ۱۴ر جنوری: روس کے اعلیٰ افسران نے ان جنگی نازی مجرموں کی ایک طویل فہرست تیار کی ہے جنھیں جنگ کے بعد سزا دی جائیگی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ فہرست سب فہرستوں سے طویل ہے اور اس کے ماتحت ساٹھ ہزار نام آتے ہیں۔

یو۔ پی میں راشننگ

میرٹھ۔ ۱۵ر جنوری: یو۔ پی کے بڑے بڑے شہروں اور میرٹھ میں راشننگ ڈیپارٹمنٹ کے لئے بہت سے انسپکٹروں کو مقرر کیا گیا ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ راشننگ کی اسکیم کا یہ پہلا قدم ہے۔

ہیں۔ ایسی امید کی کوئی بنا نہیں ہے کہ جرمنی کا وطنی مورچہ منہدم ہو جائے گا۔

پیسفک کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے کرنل ناکس نے حقیقی حالت پیش کی اور کہا کہ فتح میں وقت لگیگا اور فتح مہنگی پڑیگی، ہمنے ابھی جاپان کے باہری مورچہ توڑنے شروع کئے ہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو کو اطلاع

الہ آباد۔ ۱۴ر جنوری: معلوم ہوا ہے کہ حکومت بمبئی کے ہوم سکریٹری کو تار دیا گیا ہے جس میں ان سے درخواست کیگئی ہے کہ وہ مسٹر آر۔ ایس پنڈت کے انتقال کی خبر پنڈت جواہر لال نہرو کو پہنچا دیں۔

ایک بحری تار امریکہ بھیجا گیا ہے اور پنڈت بہنوں کو ان کے والد کے انتقال کی اطلاع دی گئی ہے۔

ریل کا کرایہ بڑھایا جائے گا

نئی دہلی، ۱۳ر جنوری۔ معاصر "اسٹیٹسمین" کے سپیشل نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت ریل کا کرایہ ۲۵ فیصدی سے ۴۰ فیصدی تک بڑھانے کی تجویز پر بڑی شدومد سے غور کر رہی ہے اس سے مسافروں کی آمدورفت کم ہو جائے گی۔

قیمت
سالانہ ۔۔۔ 5/-/-
ششماہی ۔۔۔ 2/12/-
سہ ماہی ۔۔۔ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۔۔۔ 2/-

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 39 NO. 5 | CAWNPORE. Saturday. 29nd JAN. 1944 | کانپور شنبہ ۲۹ جنوری ۱۹۴۴ء مطابق ۲ صفر المظفر ۱۳۶۳ھ | جلد ۳۹ نمبر ۵

ادبیات

جذبات سروش عسکری

از جناب سروش عسکری طباطبائی لکھنوی

جناب سروش عسکری طباطبائی لکھنوی نے مندرجہ ذیل غزل انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے براڈ کاسٹ کے موقع پر پڑھی تھی آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن لکھنؤ کی اجازت سے ہم اس غزل کو ناظرین کی تفنن طبع کیلئے شائع کر رہے ہیں۔ (ایڈیٹر)

شوق کرتا ہے سفر بانگ درا سے پہلے
کان بجتے ہیں محبت میں صدا سے پہلے

اس کمی پر ہے وہ عالم کہ الٰہی توبہ
ہائے کیا چیز تھے تم ترکِ وفا سے پہلے

دل میں یوں ہو تری بکھری ہوئی زلفوں کا خیال
جیسے مطلع پہ دھندلکا ہو گھٹا سے پہلے

اس بُرے حال میں بھی پاسِ محبت دیکھو
دل نے دم توڑ دیا خونِ وفا سے پہلے

مختصر زندگیٔ عشق کی روداد یہ ہے
موت آتی ہے کئی بار قضا سے پہلے

آج ہیں فتنۂ دوران و قیامت آشوب
وہی نظریں جو نہ اٹھتی تھیں حیا سے پہلے

عشق اور حُسن کبھی عہد میں بے لاگ نہ تھے
محویت شوق سے شوخی تھی حیا سے پہلے

شرط اتنی ہے کہ تکمیل ہو محرومی کی
جلوہ دکھلاتی ہے تاثیر دعا سے پہلے

ابھی لازم نہیں تجھ کو گلۂ بے اثری
خونِ دل شرط ہے تاثیرِ وفا سے پہلے

بدلے بدلے سے ہیں کچھ حُسن کے تیور ایسے
سرنگوں عشق ہے اقرارِ خطا سے پہلے

ہائے بیخوابیٔ عروفا کا یہ مآل
سو گیا میں ترے دامن کی ہوا سے پہلے

ہے وہ بالیدہ و شاداب چمنِ طبعِ سروش
پھول کھلتے ہیں جہاں بادِ صبا سے پہلے

دُنیائے اِسلام

صدر انونو

جمہوریہ ترکی کے صدر میں جو اب پریذیڈنٹ انونو کے نام سے مشہور ہیں بہت کم ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو ایک جمہوری ملک کے اعلیٰ ترین انتظامی افسر میں ہوتی ہیں لیکن آپ کا شمار دور حاضرہ کے ان آمروں میں بھی نہیں ہو سکتا جنھوں نے جمہوریت کو بالکل ختم ہی کر دیا ہے اور اس کی بجائے اپنی ذاتی قیادت کا طلسم باندھ رکھا ہے۔ آپ نے اپنے اختیارات کو خود محدود اور باقاعدہ بنا لیا ہے جس کی وجہ سے شان و شوکت خدمت خلق اور آمریت ایک اعلیٰ عہدہ بن گئی ہے۔

آپ سنجیدگی زہد ایمان داری جفاکشی سادگی وطن پرستی کی جملہ خوبیوں کے حامل ہیں۔ آپ کی زندگی اور کارنامہ اتاترک مرحوم کی زندگی اور کارناموں کے ساتھ منسلک ہیں جن کے دست راست کی حیثیت سے آپ نے اٹھارہ سال خدمات انجام دی ہیں۔ جدید ترکی کی تعمیر ان ہی دونوں شخصیتوں کی مرہونِ منت ہیں۔

آپ ۱۸۸۴ء میں مشرقی اناطولیہ میں ایک پُرانی وضع کے خاندان میں پیدا ہوئے، آپ کی ابتدائی تعلیم اور تربیت بہت ہی سختی کے ساتھ ہوئی۔ اس کے بعد آپ کیڈٹ کور میں داخل ہوئے، ذہانت اور تیز طبعی کے باوجود آپ ہمیشہ سے بہت شرمیلے اور تنہائی پسند ہیں۔ گو آپ نے اپنے امتحان میں بہترین اعزاز حاصل کئے لیکن سیاسی عقائد کی بنا پر حکام کی نظروں میں مشتبہ اور اپنے ہم جماعتوں میں غیر مقبول رہے۔ غالباً اسی وجہ سے آپ کا پہلا تقرر طرابلس میں ہوا جہاں آپ اٹلی کے خلاف جنگ میں زخمی ہوئے۔ اس کے بعد جنرل اسٹاف میجر کی حیثیت سے آپ نے دردانیال کے دفاعی انتظامات کو مستحکم کیا۔ جنگ عظیم کے دوران میں آپ نے تمام محاذوں پر کام کیا جس کے بعد آپ کو میجر جنرل پاشا وغیرہ وغیرہ کے اعزازات حاصل ہوئے، جب یونانیوں نے سمرنا پر حملہ کیا تو آپ پیدل چل کر مرحوم مصطفےٰ کمال کے ہیڈکوارٹرز میں پہونچ گئے۔ اس وقت سے لے کر آخر تک آپ دونوں ساتھ رہے۔

۳۱ مارچ ۱۹۲۱ء آپ کی زندگی کا ایک تاریخی دن ہے جب آپ کی قیادت میں ترکوں نے یونانیوں کو انونو کے مقام پر زبردست شکست دی جب ہی سے آپ کا لقب انونو ہے جو مصطفےٰ کمال مرحوم نے دیا تھا۔

اپنی شہرت کی بنا آپ نے لوزان کانفرنس میں ترکی کی نمائندگی کی جہاں آپ نے اپنی قابلیت اور ہوشیاری کی وجہ سے بین الاقوامی شہرت حاصل کر لی۔ ۱۹۲۴ء میں کمال مرحوم نے آپ کو اپنا وزیر اعظم مقرر کیا اور اس حیثیت سے آپ نے تیرہ سال تک ترکی کا جدید انتظام کیا۔ ترکی ریلوں کی ترقی آپ کی تنہا کوششوں کا نتیجہ ہے، دیگر تمام قوموں سے پہلے آپ نے ترکی کے تعلقات روس کے ساتھ قائم کئے اور اس سلسلہ میں آپ ہی ایک ایسے آدمی تھے جو کبھی کبھی مصطفےٰ کمال مرحوم کی بھی مخالفت کرتے تھے، عارضی شکر رنجیاں بھی ہوئیں مثلاً اسکندرونہ کے مسئلہ پر جس کو اُنھوں نے کامیاب طور پر حل کیا اور ساتھ میں برطانیہ اور فرانس کی دوستی بھی حاصل کر لی۔

نومبر ۱۹۳۸ء میں جب مصطفےٰ کمال مرحوم کا انتقال ہوا تو ترکی عوام کی زبردست تائید سے آپ ان کے جانشین مقرر ہوئے، ان کے دشمن ان کو چالاک بتاتے ہیں اور ان کے دوست ان کو عصر حاضرہ کے بہترین ہوشیار آدمیوں میں شمار کرتے ہیں، لیکن انکی وطن پرستی ایمان داری اور انتظامی قابلیت کے سب معترف ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جب آپ وزیر اعظم تھے تو آپ نے ایک جرمن فرم سے اپنے رہنے کے لئے کسی دیہات میں مکان تعمیر کرایا۔ جب بل وصول ہوا تو آپ نے منیجر کو بلا کر نہایت روکھے انداز میں کہا "اس حساب پر نظر ثانی کرو، تم مجھے رشوت دینے کی کوشش کر رہے ہو"

لندن کے مصری سفیر کا بیان

قاہرہ۔ ۲۰ جنوری۔ نشاط پاشا جو لندن میں مصری سفیر ہیں آج کل رخصت لے کر قاہرہ آئے ہوئے ہیں۔ موصوف نے ریوٹر ایجنسی کے نمائندے سے کہا کہ اب برطانیہ اور مصر کے تعلقات کا مستقبل بہت ہی درخشاں ہو گیا ہے۔ برطانیہ اور مصر دونوں اب ایسے سے گزر رہے ہیں۔ جب ان دونوں ملکوں میں بہت زیادہ دوستانہ اور مخلصانہ اتحاد عمل ہوگا اس وقت کی دوستانہ برطانیہ اور مصر کے معاہدہ پر حسب دلخواہ نظر ثانی ہو سکتی ہے اور ہوگی جس سے دونوں حکومتوں کا اطمینان ہو جائے گا۔

ترکی کے سپہ سالار ریٹائر ہو گئے

انقرہ۔ ۱۹ جنوری: ترکی کے چیف آف دی جنرل اسٹاف مارشل چقماق ریٹائر ہوئے اور ان کی جگہ جنرل اوبے کے مقرر کئے جانے پر ترک کے آئندہ رویہ کے متعلق قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں۔ اور یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ ترکی کے فوجی اسٹاف میں یہ ردوبدل آئندہ موسم بہار میں اتحادیوں کی طرف سے ترکی کی جنگ میں شمولیت کے سلسلہ میں تیاریوں کی جانب تو قدم نہیں ہے، مارشل چقماق ترکی کے جنگ میں شامل ہونے کے خلاف تھے۔

ترکی مسافری جہاز غرق ہو گیا

قسطنطنیہ۔ ۲۰ جنوری: ترکی کا مسافر بردار جہاز "ترک" (جو ڈیڑھ ہزار ٹن وزن کا تھا) گیلی پولی کے بندرگاہ سے واپس آتے ہوئے بحیرہ مارمورا میں ڈوب گیا۔ تقریباً تمام مسافروں کو بچا لیا گیا، ابھی اس غرقابی کا کوئی سبب معلوم نہیں ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل میں ہے — زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء | نمبر ۵

جنگ کے بعد ہندوستان کی تعمیر

ہندوستان کے آٹھ سربرآوردہ ماہرین صنعت واقتصادیات نے جنگ کے بعد اس ملک کی اقتصادی تعمیر کے کاموں کی ایک اسکیم بنائی ہے جو ایک میمورنڈم کی صورت میں پیش کی گئی ہے اور جس کی تفصیل وتشریح بمبئی کی ایک پریس کانفرنس میں بیان کیگئی ہے۔ اس میمورنڈم کا پیش کردہ پروگرام یہ ہے کہ پندرہ سال کی مدت میں تین پنجسالہ اسکیموں کے ذریعہ دس کروڑ روپیہ خرچ کرکے اس اسکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ ہمیں مسرت ہے کہ ہندوستان کے ان صنعتی لیڈروں نے ایک مفید اور ضروری قدم وقت کے تقاضا کے مطابق اٹھایا ہے، ایک تو ہندوستان میں اب تک عوام کی اقتصادی ترقی کے لئے کوئی منظم آل انڈیا اسکیم ہی نہیں بنائی گئی ہے اور حکومت کا کارنامہ تو یہ ہے کہ بے روزگاروں کی کوئی باقاعدہ مردم شماری تک نہیں کیگئی ہے دوسرے اگر ہندوستانیوں کی بہبودی کیلئے حکومت نے اگر کبھی کوئی نام نہادی کاغذی تجویز مرتب بھی کی ہے تو اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کبھی کوئی مدت معین نہیں کیگئی ہے اور اکثر تحقیقاتی کمیشنوں اور کمیٹیوں کی رپورٹوں کا حشر یہی ہوا ہے کہ انکی سفارشات کو طاق نسیاں کے حوالے کر دیا گیا ہے، اب بھی دوسرے ترقی یافتہ ممالک کی دیکھا دیکھی حکومت ہند نے زمانہ بعد از جنگ کے تعمیری کاموں کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے جس کی کارروائیوں کا کوئی نتیجہ ابتک معلوم نہیں ہوا ہے، اور حکومت نے پبلک کو یہ نہیں بتلایا ہے کہ اس کی اسکیم کیا ہے اور اس پر کس طرح عمل کیا جائے گا۔

اس اعتبار سے بمبئی میمورنڈم بہت اچھا ہے کہ اس نے ہندوستان کی اقتصادی بہتری کے لئے ایک معین مدت مقرر کی ہے اس کام کیلئے خرچ کا ایک اندازہ پیش کیا ہے اور اسکی مختصر تفصیلات بھی بتلادی ہیں۔ اس نے اس سلسلہ میں جو اسکیم بنائی ہیں وہ تین اہم خیالات پر مبنی ہے ایک یہ کہ مستقبل کی ہر تعمیری اسکیم میں ہر شخص کے لئے ایک معقول معیار زندگی ہونا چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ اس مقصد کو ایک معین مدت یعنی پندرہ سال کے اندر حاصل کر لینا چاہیئے۔ تیسرے یہ کہ ہندوستان کی اقتصادی وحدت کو قائم رکھنا چاہیئے، جہاں تک ہندوستانیوں کے معیار زندگی کا تعلق ہے یہ معلوم ہے کہ دنیا کی اسوقت کوئی قوم ہندوستانی قوم سے زیادہ بدحال نہیں ہے، زمانے کی ترقی کے ساتھ ساتھ تمام دوسری متمدن قوموں کا معیار زندگی بلند ہوتا گیا ہے لیکن ہندوستانیوں کا معیار زندگی ان کے افلاس اور تنگدستی کے باعث اب تک بہت پست ہے، اسی خیال سے

بمبئی میمورنڈم نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ نہ صرف یہ کہ ہندوستان کی فی کس آمدنی دوگنی ہونی چاہیئے بلکہ ہر ہندوستانی کی اقتصادی حالت اتنی بہتر ہو جانی چاہیئے کہ کم سے کم ضروریات زندگی حاصل کرنے کے بعد اس کے پاس کچھ پس ماندہ رقم رہ جائے تاکہ وہ اپنی زندگی کو خوشگوار بنا سکے اور تہذیبی ترقی میں حصہ لے سکے۔

مدت کے تعین کا طریقہ اس لئے مفید اور ضروری ہے کہ اس کے بغیر کوئی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ حکومت کے پاس وعدے تو بہت ہیں مگر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ وعدے کب پورے کئے جائیں گے۔ جو بات کل پر ٹال دی جاتی ہے وہ فردائے قیامت تک بے نتیجہ رہتی ہے، اس طریق کار کا مطلب اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا کہ لوگوں کو سبز باغ دکھا کر موہوم امیدوں میں مبتلا رکھا جائے۔ اسی کا انسداد کرنے اور پبلک کا اعتماد حاصل کرنے کیلئے روس نے پنجسالہ اسکیموں کا طریقہ جاری کیا تھا جو بیحد کامیاب ثابت ہوا ہے اور اب یہ حقیقت تسلیم کر لیگئی ہے کہ معین مقاصد معین اوقات ہی کے اندر حاصل ہوتے ہیں۔

تیسرا مسئلہ ہندوستان کی اقتصادی وحدت کا ہے سیاسی خیالات کے قطع نظر ہندوستان اقتصادی اعتبار سے بھی ایک واحد اور ناقابل تقسیم ملک ہے اور اگر اس کو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا جائے تو اس کے تمام باشندے بدترین اقتصادی انتشار میں مبتلا ہو جائیں گے۔ بمبئی میمورنڈم میں یہ بات تسلیم کر لیگئی ہے کہ ہندوستان میں جنگ کے اختتام پر یا اس کے بعد بہت جلد ایک مرکزی قومی حکومت قائم ہوگی جس کو اقتصادی معاملات میں مکمل اختیارات حاصل ہوں گے۔ مزید براں بمبئی میمورنڈم کی تجویزوں میں یہ بھی ہے کہ ہندوستان کی زراعتی پیداوار جدید سائینٹفک طریقوں سے اس قدر بڑھائی جائے کہ دوگنی سے بھی زیادہ ہو جائے، ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت ہند اگر حقیقت میں جنگ کے بعد ہندوستان کی تعمیر چاہتی ہے تو وہ اس میمورنڈم کی تجویزوں پر غور کرے گی اور اسے عملی جامہ پہنانے کیلئے کوئی منظم اور موثر قدم اٹھائے گی۔

امریکہ کی پیشکش نامنظور

واشنگٹن میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت روس نے حکومت امریکہ کی وہ پیشکش نامنظور کر دی جو اس نے روس اور پولینڈ کا بیچ بچاؤ کرنے کیلئے پیش کی تھی روس نے جو جواب دیا ہے اسمیں امریکہ کی پیشکش کا شکریہ ادا کیا گیا ہے لیکن کہا ہے کہ حکومت روس کا

[illegible] کانپور

میونسپل بورڈ کے وائس چیرمین اور کمیٹیوں کے چیرمینوں کا انتخاب

۲۵ جنوری کو [illegible] بورڈ کی ایک میٹنگ رائے بہادر لا[illegible] صدارت میں ہوئی۔

بورڈ عرصہ سے اختلافات کا اکھاڑہ نظر آتا تھا لیکن خدا کا شکر ہے کہ عرصہ کے بعد اس میٹنگ کی ہوا بالکل بدلی ہوئی تھی اور تمام ممبران بورڈ اتحاد واتفاق کا نمونہ بنے ہوئے تھے۔ تمام بورڈ کے اتفاق رائے سے یہ طے ہوا کہ چیرمین صاحب وائس چیرمینی کیلئے دو نام اور سب کمیٹیوں کی چیرمینی وغیرہ کے لئے نام پیش کریں اور ہم سب لوگ ان ناموں کو بالاتفاق منظور کرلیں۔ چنانچہ چیرمین صاحب نے وائس چیرمینی کیلئے [illegible] پرشاد سنگھ اور شیخ وحید احمد صاحب کا نام پیش کیا اور فرمایا کہ میں ان دونوں وائس چیرمینوں کو اپنے پاور منتقل کرتا [illegible]۔

اس کے بعد چیرمین صاحب نے مندرجہ ذیل سب کمیٹیوں کے چیرمینی کیلئے نام پیش کئے جو بالاتفاق منظور ہوئے۔

۱۔ فائننس کمیٹی۔	چودھری مہیشوری پرشاد نگم
۲۔ ایجوکیشن کمیٹی۔	بابو دیو ندر سروپ
۳۔ واٹر ورکس کمیٹی۔	مسٹر ایچ۔ ڈبلو مارگن
۴۔ پبلک ہیلتھ کمیٹی۔	مسٹر عبد الصمد
۵۔ پبلک ورکس کمیٹی۔	مسٹر سید علی زیدی
۶۔ سٹی ٹیکس کمیٹی۔	مسٹر مصطفےٰ حسین نیر
۷۔ سول لائنس ٹیکس کمیٹی۔	مسٹر وشو ناتھ بھرتیا۔
۸۔ انور گنج ٹیکس کمیٹی۔	مسٹر عبد الرزاق
۹۔ بلڈنگ اپلیکیشن کمیٹی۔	مسٹر گور پرشاد کپور
۱۰۔ روڈ اینڈ پیومنٹ کمیٹی۔	مسٹر بخت نراین سریواستوا
۱۱۔ ٹاون امپرومنٹ کمیٹی۔	لالہ چھنگا مل
۱۲۔ پارک اینڈ ایگریکلچرل کمیٹی۔	مسٹر شنکر لال ورما
۱۳۔ انڈسٹریل اسکول کمیٹی۔	مسٹر بخت نراین سریواستوا
۱۴۔ گنگا جل سدھار کمیٹی۔	مسٹر مکھن لال
۱۵۔ برننگ گھاٹ کمیٹی۔	مسٹر رام بہاری سنگھ
۱۶۔ مسلم قبرستان کمیٹی۔	مسٹر سید علی زیدی
۱۷۔ اسکول کمیٹی۔	مسٹر ایم۔ آر۔ ڈبلو ڈیلسن۔

مندرجہ ذیل انسٹی ٹیوشنوں کی نمائندگی کیلئے مندرجہ ذیل نام چیرمین صاحب نے پیش کئے جو بالاتفاق منظور کئے گئے:۔

۱۔ یو۔ پی ایسٹ انڈین ریلوے ایڈوائزری کمیٹی کے لئے مسٹر مصطفےٰ حسین نیر۔

۲۔ اسپیسر کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ ٹربیونل کیلئے ڈاکٹر پریم نراین

۳۔ کنگ ایڈورڈ میموریل ہال منجمنٹ کمیٹی کیلئے مسرس گور پرشاد کپور۔ شنکر لال ورما۔

۴۔ ارسلا ہارسمین میموریل اسپتال کمیٹی کیلئے مسٹر ڈبوؤ

۵۔ ڈفرن اسپتال (زنانہ اسپتال) کیلئے مسرس ڈبلو۔ جے۔ پیکوڈ ڈاکٹر پریم نراین، وحید احمد۔

۶۔ گورنمنٹ ہائی اسکول کمیٹی کیلئے مسرس شنکر لال ورما و منی لال نوٹیا

۷۔ تلک میموریل ہال سوسائٹی کیلئے مسرس مکھن لال و رام بہاری سنگھ۔

۸۔ سرسیا گھاٹ منجمنٹ کمیٹی کیلئے مسرس چھنگا مل۔ وشو ناتھ بھرتیا۔

۹۔ گیا پرشاد لائبریری کمیٹی کیلئے مسرس بھلی واس کرہل، بخت نراین سریواستوا۔

۱۰۔ ڈسٹرکٹ برانچ آف انڈین ریڈ کراس سوسائٹی کیلئے مسرس ڈبوؤسن مہیشوری پرشاد نگم۔ حاجی قمر الدین۔

آخر میں چیرمین صاحب نے سب ممبران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ مجھے کاروباری حیثیت سے زیادہ تر بمبئی رہنا ہوگا۔

اگر آپ لوگ اتحاد واتفاق سے کام لیں گے تو میں چیرمینی پر قائم رہوں گا ورنہ اختلاف کی صورت میں آپ لوگوں سے معافی کا خواستگار ہوکر مستعفی ہو جاؤں گا۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی ماہانہ میٹنگ ۲۷ جنوری کو رائے بہادر مسٹر مانی سنگھ سی۔ بی۔ ای کی صدارت میں ہوئی۔

ٹرسٹ نے مزدوروں، غریبوں اور متوسط الحال طبقہ کو رہنے کے مکانات بنانے کے لئے بلا نیلام کے مخصوص رقبہ میں زمین دئے جانے کے شرائط اور قواعد بنائے ہیں جن کو منظوری کیلئے گورنمنٹ کے پاس بھیجا ہے۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی طے ہوا ہے کہ ان قواعد کو مقامی اخبارات میں شائع کیا جائے۔

ٹرسٹ نے طے کیا ہے کہ سیسہ مئو چوراہے پر جو کھلا ہوا میدان ہے اس کو تانگہ و یکہ اسٹینڈ بنانے کیلئے لے لیا جائے۔

اسموک نوسینس کے قواعد کے ڈرافٹ کو ٹرسٹ نے منظور کر لیا ہے۔

ٹرسٹ نے یہ طے کیا ہے کہ گورنمنٹ کو لکھا جائے کہ وہ میونسپلٹی ایکٹ میں اس قسم کی ترمیم کرے تاکہ ہر ایک نئی عمارت [illegible] کیلئے میونسپل سے "اکوپیشن سارٹیفکیٹ" حاصل کرنا لازمی ہو جائے اس سے قبل کہ وہ اس عمارت کو رہنے کے لئے استعمال کرے، گٹیا اسکیم میں چھوٹی بیماریوں کے اسپتال کے سامنے دس ایکڑ زمین مسلم قبرستان اور ۵۰ اقطعہ بنگلہ نما مکانات بنانے کا لے آوٹ منظور کیا گیا۔ سیسہ مئو کالا اسکیم میں خلاصی لائن کے نزدیک ورکمین کوارٹرس بنانے کیلئے لے آوٹ منظور کیا گیا۔

ٹرسٹ نے طے کیا ہے کہ اہم سڑکوں کو خرابی سے محفوظ رکھنے کیلئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو لکھا جائے کہ وہ بھاری لاریوں کی آمد ورفت کو ان سڑکوں سے بند کرکے دوسری سڑکوں پر سے جانے کی اجازت دے۔

۱۶۹۶۳۸ روپیہ کی قیمت کی زمینوں کا سیل منظور کیا گیا۔

تفریحی ٹیکس

کانپور میں تفریحی کھیل تماشہ کا شوق بہت بڑھ رہا ہے اور ہمارا خیال ہے کہ آج کل کانپور سارے صوبہ میں اول نمبر جا رہا ہے۔ سینما اور دیگر تماشوں کے ذریعہ سے جو آمدنی ہوتی ہے اس پر گورنمنٹ چار آنہ فی روپیہ ٹیکس وصول کرتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ سال کے آخری سہ ماہی یعنی اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء میں جو گورنمنٹ کو ٹیکس کی آمدنی ہوئی ہے اسکی تعداد ۹۰ ہزار روپیہ ہے۔ اور اس سے پیشتر کی سہ ماہی یعنی جولائی، اگست، ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء کی آمدنی ۷۷ ہزار روپیہ تھی۔

بخلاف اس کے سنہ ۱۹۴۲ء کے آخری ۳ ماہ یعنی اکتوبر نومبر۔ دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء کی آمدنی صرف ۱۸ ہزار تھی، یعنی سنہ ۱۹۴۲ء کے آخری ۳ ماہ کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۴۳ء کے آخری ۳ ماہ کی آمدنی میں اضافہ پانچ سو گنا ہوا ہے،

مسٹر سی۔ پی سکسینہ سینما انسپکٹر اس انتہائی حیرت انگیز آمدنی کیلئے مبارکباد کے مستحق ہیں، جو انتہائی ایمانداری اور جفاکشی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔

کپڑے کے متعلق حکومت کے احکامات

مرکزی گورنمنٹ نے ۲۲ جنوری کے نئے نوٹیفکیشن میں ان تمام قسم کے کپڑے کو جو سوتی و دیگر میٹریل سے بنے ہوئے ہیں بشرطیکہ اس میں سوت کا حصہ وزن میں ۔ا فیصدی سے کم نہ ہو سوتی کپڑے میں شامل کر لیا ہے۔ چنانچہ تمام سوداگران و دوکانداران کو فوراً اس قسم کے بغیر مہر شدہ مال کو فروخت کرنا بند کر دینا چاہیئے۔ جس دوکاندار نے بغیر مہر شدہ کپڑے کے نقشہ میں اس قسم کے مال کو شامل کرکے نہ بھیجا ہو اسے اس قسم کے بغیر مہر شدہ کپڑے کا نقشہ بنا کر ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء تک ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کے دفتر میں بھیجنا چاہیئے۔ اس قسم کے مال کو جس کے لئے نقشہ تیار کرکے نہ بھیجا جائے گا ۳۱ جنوری کے بعد ضبط کر لیا جائے گا۔ اور جن کے پاس یہ مال برآمد ہوگا ان پر مقدمہ بھی چلایا جا سکتا ہے۔

کوئی بھی کپڑے کا بیوپاری مل کے گودام سے یا مل کے بھیجنے کے اسٹیشن سے ۱۰۰ میل کے حدود کے اندر ایکس مل ریٹ سے ۴ فیصدی زیادہ یا ٹھیکہ کی قیمت ان دونوں میں جو بھی کم ہو اس سے زیادہ قیمت پر (بجز کپڑے کو استعمال کرنیوالے کے) کسی کو فروخت نہیں کر سکتا اور ۱۰۰ میل کے حدود کے باہر ۸ فیصدی سے زیادہ قیمت پر نہیں فروخت کر سکتا۔

بیوپاریوں کو آزادی ہوگی کہ وہ کاٹن کلاتھ اینڈ یارن (ٹھیکہ جات) آرڈیننس سنہ ۱۹۴۳ء کے ماتحت ٹھیکوں اور مال کی نکاسی کے سلسلہ میں اپنی کمی بیشی کو درست کر لیں، یہ حکم فوراً عمل میں آگیا ہے۔

ٹکسٹائل کمشنر صاحب کے حکم کی نقل جس میں سوت کی ایکس مل کی قیمتیں کاٹن کلاتھ اینڈ یارن آرڈر کی دفعہ ۱۰ کے ماتحت عوام کی آگاہی کیلئے شائع کی گئی ہیں۔

سوت کے بیوپاریوں کو اس نقشہ کو اپنی دوکان پر زیر دفعہ ۱۲ (سی) لگانا چاہیئے۔ اس کی خلاف ورزی کرنیوالے کو سخت سزا دی جائے گی۔

مختلف اقسام کے سوت کی ایکس فیکٹری قیمت درج ذیل ہے۔

۱ ایس۔ ویسٹ	۴ روپیہ ۸ آنہ فی ۱۰ پاونڈ
۲ ایس۔ ویسٹ	۴ روپیہ ۴ آنہ ۶ پائی ۱۰ پاونڈ
۱ ایس۔ ویسٹ رنگین ملا ہوا	۴ روپیہ ۱۰ آنہ فی ۱۰ پاونڈ

۱۔ سب قیمتیں گرے (بھورے) سوت کیلئے ہیں جو پورے کاونٹ کا ہو اسٹینڈرڈ ٹالریس کے ماتحت، مکمل ریلنگ، پنک میں دس پاونڈ کے بنڈلوں میں ہو یا گانٹھوں میں ہو۔

۲۔ دو تاگے سے زیادہ والے سوت کی قیمت ۲ تاگے کی قیمت سے فی تاگا ۱؍ آنہ زیادہ ہوگی۔

۳۔ کونٹ اور نصف کونٹ کے واسطے ۴ ایس سے ۲۶ ایس تک ہر ۱ پاونڈ پر ۴ آنہ تک پیک فرق جوڑ لو۔

۴۔ بلیچنگ کے دام ۱ روپیہ ۴ آنہ فی دس پاونڈ

۵۔ مرسرائزنگ کے دام ۵ روپیہ

۶۔ رنگائی کے دام ۱۰۔ پکے رنگ
۳۔۱۲۔ معمولی رنگ

۷۔ پھرنگ اور؍ یا آئینگے اخراجات ا روپیہ ۸ آنہ فی دس پاونڈ۔ ۲ روپیہ فی ۱۰ پاونڈ ۳ ایس سے زیادہ پر

۸۔ خوردہ کی قیمت ان قیمتوں سے زیادہ سے زیادہ ۸ فیصدی ہوگی یا اس قیمت سے ۲۰ فیصدی زیادہ ہوگی جو کہ ایکس مل ریٹ اس میں درج ہے جو بھی کم ہے۔

انجمن اطفال

۲۳ جنوری کو سر سیتا رام پریسیڈنٹ یو۔ پی لیجسلیٹو کونسل نے یو۔ پی۔ انجمن اطفال کانپور کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ بچوں کی انجمن کو قائم رکھنے اور اسے کامیاب بنانیکی ذمہ داری ہم سب پر ہے۔ ہم اکثر اپنے بچوں کی طرف کافی توجہ نہیں دیتے۔ انھیں اسکول ماسٹروں کے سپرد کرکے اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جاتے ہیں، جہاں "کل کے شہریوں" کو اخلاقی سبق نہیں دئے جاتے۔

اس کے پہلے مسٹر کے۔ ڈی۔ پھڑکے نے بچوں کی تحریک کا رپورٹ پڑھکر سنایا۔ اس جلسہ میں مسرس موتی لال۔ سندلال سریواستوا، ایم۔ سی پنت، اور مس اڈین شریک تھیں۔

اس کے بعد ایسوسی ایشن کے عہدیداران اور ممبران کا انتخاب ہوا۔

پریسیڈنٹ۔	لیڈی مہاراج سنگھ
وائس پریسیڈنٹ۔	مسز اماہنرو، بیگم رسول، مسز رام چند
جنرل سکریٹری۔	مسٹر آر۔ دیا۔
اسسٹنٹ سکریٹری۔	مسٹر جے۔ ہر دیاس۔
خزانچی۔	چودھری حیدر حسین۔

گورنمنٹ سپلائی ممبر

۲۲ جنوری کو سر اے راماسوامی مدالیر سپلائی ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کانپور آئے، اور مسٹر ایم۔ سوڈ کنٹرولر آف سپلائز گورنمنٹ آف انڈیا سیکشن سے گفت وشنید کی اور اس کے بعد شہر کی کچھ فیکٹریوں کا معائنہ کیا۔

ریڈ کراس ہفتہ

۲۷ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء سے یہ ہفتہ منایا جا رہا ہے جسمیں ۵۰ ہزار روپیہ کا چندہ جمع کرنے کیلئے اسکیم بنائی گئی ہے، زخمی سپاہیوں اور لڑائی کے قیدیوں کے آرام و امداد کیلئے والنٹیر عورتیں چندہ جمع کر رہی ہیں۔ ریڈ کراس کی امداد کیلئے پولو کے میدان میں دو دن کھیلوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ چندہ لکھنؤ کے ریڈ کراس ہیڈ کوارٹرس کو بھیجا جائے گا۔

آتشزدگی

[illegible] کوٹھی کے ایک دوکان پارچہ کو آگ لگنے کی وجہ سے ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے فائر بریگیڈ نے مستعدی سے آگ کو بجھایا۔

سبدِ گل

ہندوستان کے ایک "پہنچے ہوئے پیر روشن ضمیر" جو لڈن شاہ کے نام سے مشہور ہیں، آپ کی پیری کا کمال یہ ہے کہ آپ اس وقت تک درجنوں کنواری لڑکیوں کو اغوا فرما چکے ہیں اور سیکڑوں بندگانِ خدا کی جیبیں تراش چکے ہیں، گویا آپ کو اس دنیائے ناپائدار میں اور تو کسی چیز سے دلچسپی نہیں لیکن آپ زر اور زن کے بے حد دلدادہ ہیں، چنانچہ حال ہی میں ایک لڑکی کے اغوار کے سلسلہ میں آپ کا جو کارنامہ اخبارات میں شائع ہوا ہے وہ بیحد دلچسپ ہے۔

آپ کی روشن ضمیری کا تازہ ترین واقعہ یہ ہے کہ آپ اپنے ایک مرید باصفا کی لڑکی کو سیالکوٹ میں دیکھتے ہی لٹو ہوگئے اور آپ نے مرید کے غریب خانہ پر ڈیرے ڈال دیے۔ اور "علم غیب" کی بنا پر یہ فرمانا شروع کر دیا کہ اس لڑکی کا مقدر بے حد خراب ہے۔ اگر اس کا مقدر درست نہ کیا گیا تو یہ نہ صرف اپنے لئے بلکہ سارے خاندان کیلئے ایک مصیبت ثابت ہوگی۔

مرید باصفا نے پوچھا حضرت یہ کیونکر ممکن ہے پیر صاحب کا ارشاد ہوا کہ اسے ایک سفید کوری چادر میں لپیٹ کر چلّے میں میرے ساتھ بٹھانا ہوگا، مرید بیچارہ تیار ہوگیا، لڑکی کو مادر زاد برہنہ کرکے سفید چادر اس کے جسم سے لپیٹی گئی اور ایک دوسری سفید چادر پیر صاحب نے لپیٹ لی، اور دونوں مادر زاد عریاں سفید چادروں میں لپٹے ہوئے مدتوں ایک کوٹھری میں بیٹھے رہے۔ معلوم نہیں کہ اس عالم تنہائی میں پیر صاحب کونسی الٹی تسبیح پھیرتے رہے کہ ایک صبح کو نہ پیر صاحب تھے اور نہ جوان لڑکی، اب مرید باصفا بیٹی کو ڈھونڈتے پھر رہے ہیں۔ معلوم یہ ہوا ہے کہ یہ حضرت لڈن شاہ پرانے پاپی ہیں۔ درجنوں کنواری لڑکیوں کو اغوا فرما چکے ہیں، یہ ہے ہندوستان کے پیروں کی حالت۔

پیر لڈن شاہ کے بعد ایک سادھو مہاراج کی بھی سرگزشت سُن لیجیے، یہ بھی پیر لڈن شاہ کی طرح بڑے پہونچے ہوئے ہیں یہاں تک کہ آپ کو جنت اور دوزخ کی ٹھیکیداری بھی حاصل ہے جس کو چاہتے ہیں جنت کو روانہ کر دیتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں دوزخ میں ٹھونس دیتے ہیں۔

ان سادھو مہاراج کا نام "دیوی شری" ہے ان کی روشن ضمیری کی کیفیت یہ ہے کہ جب یہ لاہور کی ایک بیوہ مسز شیلا بتر اسے ملے تو فرمانے لگے۔ "تو عیش کر رہی ہے اور تیرے خاوند کی روح دوزخ میں تڑپ رہی ہے، یاد رکھ اگر تو نے اپنے شوہر کی گتی نہ کرائی تو تمام خاندان کی موت واقع ہو جائے گی اور تیری موت کا زمانہ تو بہت ہی قریب ہے۔ اس لئے مرنے سے پہلے اپنے شوہر کو جنت میں پہنچا دے۔

۴

ادبِ لطیف

زخمی وقار

از جناب دیو کی نندن صاحب تاصح

چتوڑ کے قلعہ کے سربفلک کنگورے اُن جانباز شہیدوں کا مرثیہ پڑھ رہے ہیں جنھوں نے باپ دادوں کے لگائے ہوئے چمن کو اپنے خون سے سینچا ہے۔

آج بھی قلعہ کی شکستہ دیواروں پر،

میری پُرنم آنکھیں عہد ماضی کے شاندار افسانے منقش دیکھتی ہیں۔

اور میرا سر اُن شہیدوں کے احترام میں جھک جاتا ہے۔

اب بھی سرما کی افسردہ راتوں [illegible]

جب مہتاب اپنی [illegible] پیلی شعاعیں ان کھنڈرات پر ڈالتا ہے۔

تو یہ منہدم کنگورے انسانی آنکھ کے لئے درس عبرت بن جاتے ہیں۔

اے بل کھاتی ہوئی وادیو! اے گنگناتی ہوئی ندیاں!

میں سمجھتا ہوں تم کس کی یاد میں مضطرب ہو،

کیا تم پرتاپ سانگا، آلہا اور اُودل کو فراموش کر سکتی ہو، انھیں خس وخاشاک کے ڈھیروں میں،

انھیں منہدم کنگوروں میں، انھی شکستہ دیواروں میں، انھیں افسردہ کھنڈروں میں،

راجپوتی شان محوِ خواب ہے اور زخم وقار مدفون ہے۔

۴ بیچاری سیدھی سادھی عورت نے سادھو مہاراج کا جو یہ حکم سُنا تو خوف سے کانپتے ہوئے کہا کہ

مہاراج مجھے اس مصیبت سے بچائیے، ارشاد ہوا ایک قیمتی گھڑی منگانی ہوگی جس پر میں منتر پڑھوں گا یہ گھڑی تجھے موت کا وقت بتائے گی اور شوہر کی گتی کے لئے تجھے روپیہ دینا ہوگا، چنانچہ سادھو مہاراج نے گیارہ سو روپیہ نقد تو موت کا وقت بتانے والی گھڑی کے لئے وصول کرلیا اور پانچ ہزار روپیہ کی رقم دوزخ سے جنت لیجانے کی فیس وصول کرلی لیکن اس کے باوجود بھی چند روز کے بعد موت کا فرشتہ ایک سانپ کی شکل میں مسز شیلا کے گھر میں گھس آیا جسے سادھو مہاراج نے دس تولہ سونا اور نقد روپیہ بطور رشوت دے کر اس بات کے لئے رضامند کرلیا کہ وہ مسز شیلا کی روح نہیں قبض کرے گا۔

غرضکہ یہ سادھو مہاراج جو جنت دوزخ موت اور زندگی کے ٹھیکیدار بنے ہوئے تھے طرح طرح سے اس سیدھی سادھی خاتون کو لوٹتے رہے اور جب اس غریب سے تیس چالیس ہزار روپیہ وصول کرلیا تو اسے پتہ چلا کہ یہ سادھو مہاراج پکے ۴۲۰ ہیں اور پولیس میں رپورٹ کرائی گئی اور سادھو مہاراج دھر لئے گئے۔

عالمِ نسواں

عورتوں کی صحت کے قوانین

(گذشتہ سے پیوستہ)

حفظان [illegible] اہمیت حاصل ہے کیونکہ انسانی جسم [illegible] انی نقائص سے پیدا ہوتے ہیں۔ عورتوں کے لئے زیادہ مقوی اور محرک غذائیں زیادہ ضروری نہیں ہیں کیونکہ یہ ان کو غیر معمولی طور پر موٹا اور مریض بنا دیتی ہیں لیکن پھر بھی انھیں عمدہ اور کافی مقدار میں غذا استعمال کرنی چاہیئے، بہت سی عورتیں غذا کی کمی اور نقص کی وجہ سے بیمار اور بدحال رہتی ہیں اور ان کی اولاد بھی کمزور نحیف اور مریض ہوتی ہے، ناشتہ کے لئے سردیوں میں تازہ جوش دیا ہوا دودھ، روٹی، مکھن، مربّے وغیرہ بہتر ہیں۔ باسی روٹی یا باسی سالن کے ساتھ استعمال [illegible] اکثر مضر ثابت ہوتا ہے۔ اس سے پرہیز [illegible] گھرانوں میں چائے کے ساتھ [illegible] کا رواج ہو اس صورت میں چائے ہلکی ہونی چاہیئے۔ ناشتہ کی اشیاء میں مناسب تنوع ہونا مفید ہے، ناقص اور خراب ناشتہ سے پیٹ بھر شکم میں گرانی اور کمزوری کا احساس ہوتا رہتا ہے بعض عورتوں کو صبح کے ناشتہ کے لئے بھوک نہیں لگتی لیکن اس کے ساتھ ہی ان کا جی گھٹتا ہے اور کمزوری محسوس ہوتی ہے ایسی عورتوں کے معدے اور ہضم خراب ہوتے ہیں انھیں کسی فاضل طبیب سے مشورہ لے کر علاج کرانا چاہیئے۔

ناشتہ کے علاوہ دوسرے وقت کی غذا بھی سادہ لیکن کافی اور متنوع ہونی چاہیئے۔ روزمرہ ایک طرح کی غذا سے بھوک خراب ہو جاتی ہے۔ بعض عورتیں خوب کھانے کے باوجود دبلی پتلی اور بھوکی رہتی ہیں۔ اس کی وجہ اغلباً یہ ہوتی ہے کہ وہ جو کچھ کھاتی ہیں اُسے اچھی طرح ہضم نہیں کر سکتیں۔ ان کا ہاضمہ کمزور ہوتا ہے۔ بعض عورتیں معمولی روٹی اور پانی پر خوب موٹی ہو جاتی ہیں کیونکہ ان کا ہضم قوی ہوتا ہے۔ فی الحقیقت ہماری مسرت اور درازیٔ عمر زیادہ تر ہمارے معدوں پر منحصر ہوتی ہے۔ معدے کو تندرست اور خوش حال رکھنا ہمیں تندرست اور خوش حال رکھ سکتا ہے اور لمبی عمر بخش سکتا ہے۔ اس کو نہ تو ضرورت سے زیادہ بھرنا چاہیئے اور نہ خالی رکھنا چاہیئے۔ اعتدال جس طرح دنیا کی ہر بات میں نافع اور بہتر ہے معدے کے حق میں نہایت ضروری ہے۔

بعض عورتیں غذا کو بھاگتے دوڑتے ادھ کچری کرکے پیٹ میں ڈال لیتی ہیں وہ درحقیقت اپنی صحت اور خوش حالی کو تباہ اور برباد کرلیتی ہیں۔ دانت ایشور نے چکی کے مانند غذا کو پیسنے کے لئے بنائے ہیں اگر وہ اپنا کام ٹھیک طرح پر نہ کرسکیں گے تو لازمی ہے کہ معدے اور انتوں کو یہ کام کرنا پڑے گا اور چونکہ وہ پورے طور پر اسکو نہیں کرسکیں گے اس لئے نہ صرف معدہ اور آنتیں ہی کمزور ہو جائیں گی بلکہ تمام جسم کو نقصان پہونچے گا۔ صحت کی خواہشمند عورتوں کو چاہیئے کہ کھانے میں کبھی جلدی نکریں، غذا کو خوب چبا چبا کر کھانا چاہیئے، بخوبی چبائی ہوئی غذا بخوبی ہضم ہو جاتی ہے، کھانا اطمینان سے کھائیں اور کھاتے وقت دل کو ہر قسم کے فکر سے پاک اور طبیعت کو خوش رکھیں۔ دانت چونکہ صحت کے لئے نہایت ضروری ہیں اس لئے ان کی بھی پوری حفاظت کرنی چاہیئے اور انھیں ہر وقت صاف اور عمدہ حالت میں رکھنا چاہیئے۔

بچوں کی دنیا

یو۔ پی۔ انجمن اطفال

از جناب پرنسپل کے۔ ڈی۔ پھڈکے صاحب

یو۔ پی میں بچوں کی ترقی و بہبودی کی جدوجہد گزشتہ چار سال سے جاری ہے۔ سنہ ۱۹۴۰ء میں بسنت کے دن پہلا "بچوں کا دن" منایا گیا۔ اسی سال کانپور میں انجمن اطفال قائم ہوئی، اور گزشتہ سال بچوں کی انجمن کا صوبجاتی مرکز قائم کیا گیا اور اس کی شاخیں الہ آباد، ہاپڑ، اُناؤ، وغیرہ مقامات پر [illegible] کی گئیں۔ بچوں کی انجمن کا مقصد یہ ہے کہ بچوں کو ہر طرح خوش وخرم رکھا جائے اور ان کی ترقی و بہبودی کی کوشش کی جائے۔ ہر شہر و قصبہ میں بچوں کے کھیل کے میدان و پارک قائم کئے جائیں۔ اور ان کے تعلیمی ذوق و شوق کو بڑھانے کے واسطے کتب خانے، اسکول، کلب، اور بورڈنگ و یتیم خانے قائم کئے جائیں۔ بچوں کے والدین کی توجہ انکی ترقی کی طرف دلائی جائے۔

اس سال "بچوں کا یوم" ۳۰ جنوری کو منایا جائیگا۔ صوبہ کے لوگوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ بچوں کے یوم کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کریں، ہر شہر قصبہ و گاؤں میں بچوں کی ٹولیاں و جلوس نکالے جائیں۔ ان کے کھیل، کود و تفریح کا انتظام کیا جائے، گانا، بجانا، ڈرامہ کہانی قصہ سنانے اور نظمیں پڑھنے، اور بحث و مباحثہ کا انتظام کیا جائے اور انعامات و مٹھائی تقسیم کی جائے، تعلیمی نمائش کی جائے، بچوں کے والدین کے جلسے کئے جائیں اور ان کی بہبودی کی اسکیموں پر غور کیا جائے، بچوں کی بال سبھا و انجمن قائم کی جائیں۔ جلسہ کے بعد اس کی رپورٹ سکریٹری یو۔ پی انجمن اطفال خیرآباد کے پاس بھیجی جائے۔

اخبار "آج" سے ضمانت طلب کرلیگئی

بنارس۔ ۲۴ جنوری؛ حکومت یو۔ پی نے ہندی کے روزانہ اور ہفتہ وار اخبار "آج" سے اور گیان منڈل پریس سے جہاں پر اخبار چھپتا ہے دو دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے، یہ ضمانت اخبار "آج" کی ۳۰ دسمبر کی اشاعت "نیویارک پر فوجی کی مار" کے عنوان سے ایک خبر شائع کرنے اور دو کارٹون شائع کرنے پر طلب کی گئی ہے۔ چھ ہزار روپیہ کی ضمانت ۲۸ جنوری کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنارس کے یہاں داخل کرنا ہوگی۔

ہر سال ایک کروڑ مویشی ذبح ہو رہے ہیں

کلکتہ۔ ۲۳ جنوری؛ کل شام آل انڈیا گئو کانفرنس ایسوسی ایشن کی سالانہ جنرل میٹنگ میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ ملک کے اندر ہر سال ایک کروڑ مویشی ذبح کئے جانے پر اظہار تشویش کیا گیا اور کہا گیا کہ اس سے ملک کی دولت کو بھاری نقصان پہونچ رہا ہے، تمام صوبجاتی حکومتوں سے درخواست کیگئی ہے کہ مویشیوں کو ذبح کرنے کی روک تھام کرنے کے لئے تدبیریں اختیار کریں۔

پردۂ فلم

نجمہ کی شاندار سلور جوبلی اور تقدیر کی شاندار کامیابی

محبوب وطن پروڈیوسر ڈائرکٹر مسٹر محبوب مشہور آزاد فلم ساز ادارہ کی پہلی محبوب ہند و محبوب ملت مسلم سوشل شاہکار "نجمہ" کی سلور جوبلی نہایت تزک و احتشام سے مورخہ ۱۵ جنوری کو بمبئی کے مشہور سنیما منروا ٹاکیز میں منائی گئی۔ محبوب وطن ڈائرکٹر محبوب صاحب کو اس زرین موقع پر مشہور شعرا نے سنہرے الفاظ میں منقوش قطعات تاریخ جن سے سنہ ۱۹۴۳ء اور سنہ ۱۳۶۳ھ "نجمہ" کی سلور جوبلی نکلتی تھی پیش کئے اور بعض حضرات نے فن زرروزی کے بہترین نمونے فریم کی صورت میں پیش کئے جن پر محبوب وطن ڈائرکٹر محبوب صاحب نے صمیم قلب سے محبوب نوازی و عزت افزائی کا شکریہ ادا کیا۔ محبوب پروڈکشنز کا دوسرا سوشل و میوزیکل شاہکار تقدیر بھی جس کا یہ چوتھا پر ہجوم و پربہار ہفتہ راکسی ٹاکیز میں شروع ہے، راکسی کے تمام سابقہ ریکارڈ بلحاظ آمدنی و ہجوم توڑ رہا ہے، اس گھربار و نغمہ بار شاہکار میں جس کو بمبئی کی پبلک اور پریس نے متفقہ طور پر بہترین و دلچسپ شاہکار تسلیم کیا ہے۔

مشہور اداکار مسٹر موتی لال چندر موہن اور شہنشاہ ظرافت مسٹر چارلی، نیا چہرہ نرگس نے اداکاری کے بے مثل کارنامے پیش کئے ہیں۔ تقدیر کے سینر سیف القلم حضرت آغا جانی کاشمیری کے زور قلم کے دلچسپ نمونے ہیں، گانے شاعر حیات حضرت ماہر القادری کی کاوش دماغ کے دلکش جرعات ہیں میوزک مسٹر رفیق غزنوی بی اے کی ہے، عکاسی کی ہدایت فریدوں ایرانی کی مہارت فنی کا شاندار نمونہ ہے۔ "تقدیر" اُمید قوی ہے کہ "نجمہ" کی طرح ہندوستان کے بڑے شہروں میں سلور جوبلی منائے گی، محبوب وطن محبوب اس کے بعد اپنا معرکۃ الآرا تاریخی شاہکار "ہمایوں" پیش کرکے پبلک کے قدردان ہنر حضرات سے خراج تحسین و آفرین حاصل کریں گے۔

"سنگم" فلم ترمیم کے ساتھ

گورنر صوبجات متحدہ نے فلم "سنگم" کو جیسا کہ اس کو مدراس بورڈ آف فلم سنسر نے نمایش کے لئے پاس کیا ہے، صوبجات متحدہ میں نمایش کے لئے چند ترمیمات کے ساتھ منظور کی ہے اس فلم میں وہ اجزا حذف کرکے اس کی نمایش کی جاسکتی ہے۔ جن میں "مہاتما گاندھی کی جے" کے نعرے لگائے گئے ہیں، یا جہاں مہاتما گاندھی کا پورا فوٹو یا سوبھاش چندر کا فوٹو دکھایا گیا ہے۔

جبرالٹر میں داخلہ بند

لندن۔ ۲۴ جنوری؛ میڈرڈ کی اطلاعات ہیں کہ آج کل دوسرے محاذ کے متعلق اتحادیوں کی اسکیموں کا پتہ لگانے کیلئے نازی ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ تمام نازی جاسوسوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ غیر جانبدار ملکوں سے کسی نہ کسی طریقہ پر اتحادیوں کے حملہ کی اسکیمیں معلوم کرنے کی کوشش کریں، اسپین کی حکومت نے جرمن سیاحوں اور وزیٹروں کو جبرالٹر کے بالکل آس پاس کے علاقوں میں جانے کی ممانعت کر دی ہے۔

یو۔ پی میں ۱۲۰۰ نظربند

لکھنؤ۔ ۲۴ جنوری؛ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس وقت یو۔ پی کے جیل خانوں میں ۱۲۰۰ نظربند ہیں جنکو مطلع کرنے میں تقریباً ایک ماہ صرف ہوگا۔

اقوال زریں

جہاں تک ممکن ہو سکے ہم کو اپنا راز مخفی رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

دنیا کے کسی مذہب کو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ کیونکہ مذہب تلاش حق کے راستہ کو روشن کرنے والا چراغ ہے۔

انسان کو فتح کرنے کے لئے اُن کے دلوں کو فتح کرنا چاہیئے۔

تعصب انسان کی ایک بدترین خصلت ہے جو اس کی تمام نیکیوں اور اس کی تمام خوبیوں کو برباد کر دیتی ہے۔

نیشنل ہیرلڈ" پر سے پابندی اُٹھالی گئی

لکھنؤ، ۲۳ جنوری! حکومت یوپی نے "نیشنل ہیرلڈ" لکھنؤ کی عمارت اس کے پریس اور اس کی مشینری پر جو پابندی لگا رکھی تھی وہ ہٹالی گئی ہے۔

موج تبسم

"میں فرش صاف کرنے میں ماہر ہوں آپ مجھے ہوٹل میں نوکر رکھ لیں"۔

"مگر تمھیں پہلی جگہ سے جواب کیوں ملا؟ یا تم خود چھوڑ کر چلے آئے ہو؟"

"میں وہاں فرش اس قدر صاف کرتا تھا کہ ہر روز تین چار خواتین چلتے چلتے پھسل پڑتی تھیں آخر ایک دن ایک کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی۔

خریدار:- کیا یہ جوتے مضبوط ہیں؟

دوکاندار:- "جی ہاں بہت چلنے والے ہیں"

خریدار:- اس کا ثبوت کیا ہے؟

دوکاندار:- جن لوگوں نے یہ جوتیاں خریدی ہیں وہ آجتک دوسرا جوتا خریدنے کے لئے نہیں آئے۔

[illegible] نے اُمیدوار کی درخواست پڑھ کر کہا۔ تم نے ایک سال میں بارہ جگہ ملازمت کی؟

اُمیدوار نے جواب دیا۔

جی ہاں آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ دفتروں میں میری کتنی مانگ ہے؟

دلچسپ معلومات

اگر آپ ایک اوسط درجہ کے آدمی ہیں

تو ۲۴ گھنٹے میں آپ کا قلب [illegible] مرتبہ حرکت کرتا ہے۔

آپ کا خون ۱۶ کروڑ ۸۰ لاکھ [illegible]

آپ ۲۳ ہزار ۴۰ مرتبہ سانس لیتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے ۴۳۸ مکعب فٹ ہوا پی جاتے ہیں۔

آپ ۳½ پونڈ خوراک کھاتے اور ۲/۹ پائنٹ پانی وغیرہ پیتے ہیں۔

آپ کو ۱/۴ ۲ پائنٹ پسینہ آتا ہے۔

۲۴ گھنٹے میں آپ میں جو انرجی ہے یا طاقت پیدا ہوتی ہے اس کی مجموعی قوت ۵۰ ۴ ٹن کے وزن کو ایک فٹ کی [illegible] اُٹھا سکتی ہے۔

آپ سوتے [illegible] میں ۲۵ سے ۳۵ مرتبہ تک کروٹ لیتے ہیں۔

آپ ۲۴ گھنٹوں میں اپنے دماغ کے ۷ لاکھ خلیوں سے کام لے لیتے ہیں۔

آپ ۴۸۰۰ الفاظ بولتے ہیں اور ۷۵۰ بڑے عضلات کو حرکت دیتے ہیں۔

آپ کے جسم کی اس مشقت اور کارگزاری کی مثال دنیا کی اور کوئی مشین پیش نہیں کر سکتی اور اسی سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ صحت اور زندگی کو معتدل حالت میں برقرار رکھنے کے لئے اس مشین کی خبرداری رکھنا کس قدر ضروری ہے۔

افسانہ

گنہگار کون؟

بازار حسن کا ایک عبرت انگیز واقعہ

از معراج الدین فخری بی اے دہلی

یہ افسانہ نہیں بلکہ ان اصلاح کے دعویداروں کے لئے ایک نشتر ہے جو سوسائٹی کے رہنما بنے پھرتے ہیں۔ ان افسانہ میں ایک بازاری حسینہ کی زندگی کے سبق آموز واقعہ پر سے پردہ اُٹھایا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ یہ افسانہ اصلاح پسند طبقوں میں بے حد مقبول ہوگا۔ (اڈیٹر)

وہ پلنگ پر ٹانگیں لٹکائے بیٹھی تھی، جارجٹ کی کاسنی رنگ کی [illegible] کرنشے کی بنفشی رنگ کی شلوار اس کے حسن کو کھائے جا رہی [illegible] کے کیل کا سرخ نگینہ بجلی کی روشنی میں جھلملا رہا تھا اور وہ آہستہ آہستہ ٹانگوں کو ہلا کر سینہ کو آگے اُبھارتی تو کانوں کے جھمکے رقص کرتے ہوئے بیتابانہ جذبات سے مغلوب ہو کر اسکے گلابی رخساروں کو چومنے کی بیکار کوشش کرنے لگتے، ادھیڑ عمر کی ایک سیاہ فام عورت اس سے دو گز کے فاصلہ پر پاندان کھولے بیٹھی تھی اور سروطہ کے منہ میں چھالیہ کی ایک ڈلی ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے لئے دبی ہوئی تھی، سیاہ فام انگلیوں نے پھر ایک جنبش کی اور چھالیہ کی ڈلی کی صدائے احتجاج کے ساتھ ہی اس کے دو ٹکڑے ہوگئے، پھر تین چار پانچ اور وہ چیختی رہی، مگر اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے رہے۔

الیاس کا دل دھڑک رہا تھا اور اس دھڑکن کی آوازوں کو اس کے کان بخوبی سُن رہے تھے، وہ سوچتا رہا اور وہ ایک لمحہ کے بعد اس نے قدم آگے بڑھا کر صحن میں ڈالدئے، حسینہ اور سیہ فام عورت کی گردنیں قدموں کی آہٹ سے صحن کی طرف مڑگئیں، حسینہ پلنگ پر سے اُتر کر کھڑی ہوگئی اور اس کی ایک ہلکی سی مسکراہٹ نے الیاس کو خوش آمدید کہا۔ الیاس حسینہ کے قریب پہنچ گیا اور حسینہ کی طرف مخاطب ہو کر بولا۔

"مجھے کیا حاضر کرنا چاہیئے"

"صرف پانچ روپے" حسینہ نے کچھ شرماتے اور لجاتے ہوئے جواب دیا۔

الیاس نے جیب سے پانچ روپے کا نوٹ نکالکر حسینہ کو دیدیا اور حسینہ کے ہاتھوں سے وہ نوٹ سیاہ فام عورت کے ہاتھوں میں پہونچ گیا۔

حسینہ دائیں جانب کے ایک کمرہ میں داخل ہوگئی، الیاس بھی اسی کمرہ میں چلا گیا۔

اس کمرہ میں زینت و آرائش کی ضرورت شاید محسوس نہیں کی گئی تھی، کمرہ کا ماحول کاروباری نظر آرہا تھا۔ ایک طرف ایک پلنگ بچھا ہوا تھا جس پر سفید چادر پھیلی ہوئی تھی، سرہانے دو تکیے تھے، پائینتوں ایک سماوار تھا اور ایک لوٹا، ایک چھوٹی سی الگنی پر ایک سُرخ رنگ کے حاشیہ کا اُجلا تولیہ لٹک رہا تھا، حُسن فروش حسینہ ٹانگیں لٹکائے پلنگ پر بیٹھی ہوئی تھی، الیاس اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔

"میں تم سے صرف چند باتیں کرنے آیا ہوں" الیاس نے حسینہ سے مخاطب ہو کر کہا،

"صرف چند باتیں......؟"

"ہاں سنو! جو شخص تم کو اُڑا کر لایا ہے وہ میرا دوست ہے، میں کئی روز سے شہر میں تمھاری تلاش کر رہا تھا لیکن آج صحیح پتہ چل گیا۔ محمود میرا دوست ہے اور شاید تمھیں علم نہ ہو کہ وہ شادی شدہ ہے اور اس کے پانچ بچے [illegible] آوارہ پھرنے کے بعد وہ کئی روز تک گھر سے غائب رہا اور پھر جب وہ واپس لوٹا تب مجھے معلوم ہوا کہ وہ تمھیں مراد آباد سے اغوا کر لایا ہے اور تم سے یہاں پیشہ کموا رہا ہے۔ آج دہلی آئے اسے پندرہ بیس روز گزرے ہیں غالباً وہ پندرہ روپے تم روز کما کر اسے دیتی ہوگی، لیکن اس کے بال بچے بھوکوں مر رہے ہیں، گرانی نے غریبوں کی زندگی تنگ کر رکھی ہے اور پھر جس گھر کا سرپرست اتنا بے ایمان کمینہ اور بدمعاش بن جائے اور کوئی پیسہ گھر والوں کو کما کر نہ دے، جانتی ہو وہ کتنا خطرناک شخص ہوگا۔ میں جانتا ہوں کہ تم ایک شریف گھرانے کی لڑکی ہو۔ اور اس بدمعاش کے ہتھے چڑھ کر اس بلا میں آن پھنسی ہو، میں نہیں کہہ سکتا کہ اس غلیظ زندگی میں تمھارے احساسات میں کیا تبدیلی پیدا ہو چکی ہے لیکن یاد رکھو یہ ماحول تم کو مشکل سے راس آئے گا جو کام تم کر رہی ہو تمھارے بس کا نہیں اس میں بڑی ریاکاری سے کام لینا ہوتا ہے اور اس پیشہ پر زندگی بسر کرنے کیلئے بیشمار سیاہ داغ تمھارے قلب پر ہونے ضروری ہیں، تم ابھی بالکل بھولی بھالی ہو، یہ زندگی جو تم نے اختیار کی ہے ایک عجیب زندگی ہے۔ شرابی اوباش اور عیاس لوگوں سے تمھیں دن رات واسطہ پڑے گا۔ سوسائٹی کے ہزاروں گندے نقوش تمھارے بستر کو گرم کریں گے، تم اس خوبصورت جسم کو فروخت کرنے کے لئے بازار میں بیٹھی ہو اور تمھیں اپنا کاروبار پھیلانے اور اسے کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے نئے نئے سبق سیکھنے ہوں گے۔ ان پندرہ بیس دنوں میں شاید تم نے اپنی آئندہ زندگی کی ہلکی سی جھلک دیکھ لی ہوگی، تم نہ صرف اپنا ایمان، اپنا ضمیر اپنی عصمت کوڑیوں کے دام فروخت کر رہی ہو، بلکہ تم اپنا جسم بھی چند روپلی ٹکڑوں کی خاطر ہر کس و ناکس کے سپرد کر دیتی ہو۔ اور جو قیمت تم ان تمام چیزوں کو فروخت کرنے کے بعد پاتی ہو کیا وہ تمھارے گرد سونے اور چاندی کی دیواریں کھڑی کر دیں گی، ہرگز نہیں پھر کاروباری اعتبار سے بھی آخر یہ گری ہوئی زندگی کیوں۔

حسینہ کی پلکوں پر دو آنسو کے قطرے آن جمے اور بولی۔

"صاحب! آپ میرے زخمی دل پر نمک پاشی نہ کریں، میں جانتی ہوں کہ میں گھر چکی ہوں ان چند دنوں کی زندگی نے بیشک میرے احساسات میں کافی تبدیلی پیدا کر دی ہے، لیکن میں مجبور ہوں، میرے پاس آنے والے ہر شخص نے کچھ اسی قسم کی باتیں مجھ سے کی ہیں جو میں آپ کی زبان سے سُن رہی ہوں اور میں ہر شخص کا آسرا تلاش کرنے کے لئے پوری طرح آمادہ بھی رہی لیکن شاید گرے ہوئے کو اُٹھانا گناہ ہے اور اس گناہ سے بھی شاید زیادہ جو میرے حُسن کو نوچ کر شریفوں کی شرافت پر بدنما داغ ہوتا ہے، چلئے میں اب بھی اُٹھنے کو تیار ہوں۔ آپ سہارا دے سکیں گے؟ کیا شریفوں کی دنیا میں مجھے لے جا سکیں گے؟"

"سہارا؟" الیاس کچھ سوچنے لگا۔

"جی۔ سہارا" حسینہ نے ایک ایسے مجرم کی طرح الیاس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو مجسٹریٹ کا حکم سُننے کے لئے بیقرار ہو۔

"لیکن" الیاس کچھ کہتے کہتے رُک گیا۔

"جی لیکن" حسینہ کے چہرے پر مایوسی کی لہر دوڑ گئی۔

"لیکن تمھارا کیا بھروسہ، تمھیں دوسری ہوا لگ چکی ہے، تم میرے ساتھ جا کر اپنے گندگی اور غلاظت کے جراثیم باہر چھوڑنے لگو تو؟"

"پھر آپ کا اطمینان کیسے کر سکتی ہوں؟"

"بہت مشکل ہے"

"ابھی آپ لعنتوں کے طوق میری گردن میں ڈال رہے تھے اور اب آپ ایک جسم فروش طوائف سے مات کھا رہے ہیں۔ آپ ہی لوگوں کی کمزوریوں نے مجھے گرایا ہے اور اب آپ ہی مجھے اُٹھانے کے لئے تیار نہیں، جائیے باہر ہی شرافت کی دکانیں لگائیے اور مجھے جسم فروشی کے مارکیٹ میں رہنے دیجئے"

"اچھا میں اپنا جواب کل آکر دوں گا" الیاس نے نرم لہجہ میں کہا۔

اس نے زہر خند مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "ایسی کلیں مجھے روز دھوکوں پر ٹال رہی ہیں لیکن بیس دن گزر چکے ہیں اور وہ کل نصیب نہ ہوئی، نیک کام میں تاخیر کیسی، کہئے جواب دیجئے، میں اسی وقت آپ کے ہمراہ چلنے پر رضامند ہوں"

الیاس کو اپنی شکست کا پورا پورا احساس ہو رہا تھا۔ وہ ایک پچھڑے ہوئے پہلوان کی طرح نڈھال پلنگ پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور گردن نیچی کر کے کمرہ سے باہر نکل آیا۔

بازاری حسینہ اسے نفرت و حقارت سے دیکھ رہی تھی، وہ کمرہ سے باہر نکلی تو دو نئے خریدار اس کے منتظر بیٹھے تھے۔

یو۔پی سے گیہوں باہر جائے گا

نئی دہلی۔ ۲۴ جنوری! معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی سے ساٹھ ہزار ٹن گیہوں اور باہر جائیگا جس میں سے بمبئی کو ۱۰۰۰۰ ٹن، بنگال کو ۰۰۰۰ ۱ ٹن اور بہار کو ۹۰۰۰ ٹن جائے گا۔



چائے ہی اُنکا سہارا ہے



بمبار ہوائی جہاز آسمان سے بم برساتے ہیں اور اسکے گرتے ہی زمین پر جگہ جگہ آگ جل اُٹھتی ہے۔ اُس آگ کو بجھانے کا بھار دمکل والوں پر ہے اسلئے اُنکا کام سخت ہی نہیں بلکہ خطرناک بھی ہے۔ پبلک کی حفاظت کا محکمہ یعنی آگ بجھانیوالے ڈر کا تو نام ہی نہیں جانتے۔ اور اپنے سخت کام کرنیوالے زندگی میں چائے کو نہیں چھوڑتے۔ ملک کی حفاظت کرنے والا اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ چائے صرف تسکین ہی نہیں دیتی۔ بلکہ اُس سے تقویت اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ آگ سے کھیلنے والوں کو خوشی اور ہمت دلاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آگ میں بھی اُنکے قدم جمے رہتے ہیں۔ آگ بجھانے والوں سے سبق حاصل کیجئے۔ اور چائے ہی پیجئے یہ وقت پڑنے پر سہارا دیتی ہے۔

بُرے وقت کا ساتھی

ہندوستانی چائے

مسٹر سورنسن :- کیا مسٹر ایمری اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ انکے اپنے بیان کے مطابق ایک عرصہ دراز سے ہندوستان میں قحط ایک معمول بن گیا ہے اور اُنھوں نے آج صبح جو تجویزیں پیش کی ہیں وہ اس کو روکنے کے لئے ناکافی ہیں۔

مسٹر ایمری :- میں نے یہ نہیں کہا کہ کچھ عرصہ سے ہندوستان میں قحط ایک معمول ہوگیا ہے، عام حالات میں ہم کامیابی سے اس کا مقابلہ کرتے ہیں لیکن جہازوں وغیرہ کی کمی کی وجہ سے اسوقت بڑی مشکلیں پیدا ہو رہی ہیں، تمام امکانی تدبیریں اختیار کیگئی ہیں۔

کٹ سکیگی، بنگال میں ہیضہ اور ملیریا کا زور گھٹ رہا ہے مگر ابھی تک یہ ایک بہت زیادہ شدید مسئلہ ہے، آپنے کہا کہ گو حکومت کو ابھی تک معتبر اعداد و شمار تو نہیں ملے لیکن اسوقت تک جو خبر ملی ہے اسکی بنا پر حکومت ہند کا خیال ہے کہ قحط اور وباؤں کی وجہ سے ۱۹۴۳ء کے پچھلے ۵ ماہ میں بنگال کے اندر اموات کی تعداد دس لاکھ سے اونچی نہیں گئی میں مکمل اعداد و شمار تو نہیں بتلا سکتا لیکن ۲۰ دسمبر تک فوجی حکام کی ایمرجنسی میڈیکل آرگنائیزیشن نے ۱۲۸۰۰۰ مریضوں کا علاج کیا اور تقریباً ۱۵ لاکھ آدمیوں کو ہیضہ کا ٹیکہ لگایا گیا۔

جاپان کے خلاف حملہ کی تیاریاں

لندن۔ ۲۵ جنوری، سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے [illegible] جارج گفارڈ کو دکھن [illegible] ایشیا میں آرمی گروپ کے کمانڈر انچیف [illegible] لیفٹیننٹ جنرل ڈبلیو جے سلم کو چودھویں فوج کا کمانڈر مقرر کیا گیا ہے۔ دونوں جنرل لارڈ لوئی مونٹ بیٹن کے زیر کمان [illegible] ہیں۔

یوپی [illegible] منڈل قائم ہوگیا

لکھنؤ۔ ۲۴ جنوری، یو۔ پی ٹریڈرز کانفرنس کے کھلے اجلاس میں جو لالہ بہاری لال چانند کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں پنجاب بیوپار منڈل کی طرز پر منڈل قائم کیا گیا۔ یو۔ پی بیوپار منڈل کی اہمیت واضح کرتے ہوئے لالہ بہاری لال چانند نے کہا کہ یہ منڈل اس صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے جو مختلف کنٹرول آرڈر پر عملدرآمد سے پیدا ہوگئی ہے بیوپاری طبقہ کے حقوق کی رکشا کے لئے قائم کیا جا رہا ہے۔

کانفرنس نے ایک درجن ریزولیوشن [illegible] ایک ریزولیوشن میں کہا گیا کہ [illegible] یہ معلوم کرکے دکھ ہوا حکومت ہند نے حال ہی میں جو کنٹرول آرڈر اور دوسرے آرڈیننس جاری کئے ہیں اس میں اس نے یہ غلطی کی ہے کہ اس نے تقسیم کے مختلف مرحلوں میں نفع کے شرح کی تقسیم کا مناسب انتظام نہیں کیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ چیزوں کی سپلائی میں رکاوٹ پڑ گئی ہے جس سے تھوک فروش اور خوردہ فروش دونوں کو نقصان پہونچا ہے اس لئے یہ کانفرنس حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس قسم کی رکاوٹوں اور مشکلوں کو دور کرنے کے لئے مناسب تدبیریں اختیار کرے۔

اکالی کانفرنس

دہلی۔ ۲۴ جنوری، اکالی کانفرنس کا دو روزہ اجلاس کل شام کو ختم ہوگیا۔ کانفرنس کی صدارت ماسٹر تارا سنگھ نے کی تھی، کانفرنس کے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ ہندوستان کی موجودہ سیاسی صورت حال پر سخت تشویش کا اظہار کیا اور اُسے دور کرنے اور مرکز میں فوراً نمائندہ قومی حکومت کے نفاذ کا مطالبہ کیا۔ نیز اس کی قائمی کے لئے جلد سے جلد تمام سیاسی قیدیوں اور نظر بندوں کی غیر مشروط رہائی کا بھی پُرزور مطالبہ کیا۔ اسی ریزولیوشن کے ذریعہ کانفرنس نے پاکستان اسکیم کی پُرزور مخالفت کی اور اُسے ملک کے لئے سخت نقصان دہ اسکیم قرار دیا گیا۔ اور شرومنی اکالی دل کی تجویز کردہ آزاد پنجاب اسکیم کی حمایت کی گئی۔

وزیر ہند مسٹر ایمری کا بیان

لندن۔ ۲۱ جنوری، کل دار العوام میں سوالات کے وقت کا بڑا حصہ ہندوستان کے متعلق سوالوں میں خرچ ہوگیا۔

ہندوستان کی غذائی صورت حالات کے متعلق سر ولیم ڈیویسن کے سوال کے جواب میں مسٹر ایمری وزیر ہند نے کہا کہ غذا تقسیم کرنے کے متعلق جو تدبیریں اختیار کی گئی تھیں انمیں اب مقصد حاصل ہوگیا ہے دوائیاں کپڑا کمبل تقسیم کرنیکا کام زور شور سے ہو رہا ہے، آپنے یہ بھی کہا کہ میرا خیال نہیں ہے کہ مزدوروں کی کمی یا اور کسی وجہ سے فصل مکمل طور پر نہیں

واشنگٹن۔ ۲۶ جنوری، ایوان نمائندگان (امریکی پارلیمنٹ) نے اتحادی قوموں کے امدادی بل میں ایک ترمیم منظور کرلی جس کے ذریعہ ہندوستان میں ان علاقوں کو شامل کرلیا گیا جو امداد اور بحال کے مستحق ہوں گے اسکے بعد بل سینٹ کو بھیجدیا گیا۔ اس بل کے مطابق ۱۳۵۰۰۰۰۰ ڈالر کی رقم خرچ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ یہ بل چار روز کی گرما گرم بحث کے بعد منظور ہوا ہے۔

جاپانی وزیر خارجہ سے جرمن سفیر کی ملاقات

لندن۔ ۲۵ جنوری، جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ٹوکیو میں مقیم جرمن سفیر ہنرچ سٹمر نے جاپان کے وزیر خارجہ شگیمتسو سے کل رات ایک گھنٹے تک بین الاقوامی صورت حالات پر بات چیت کی۔

ان امریکی حکومتوں کے خلاف ہنگامے کرانے کے لئے سازش کر رہے ہیں جو کہ محوری حملوں سے اتری اور دکھنی امریکہ کو بچانے کے انتظامات کر رہی ہیں۔ ۲۰ دسمبر کو بولیویا گورنمنٹ کا زبردستی ایسے حالات میں تختہ اُلٹ دیا گیا ہے جس کا تعلق ان گروہوں سے ہے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

سائیکل کے ٹایر اور ٹیوب کی قیمت

... آف انڈیا کے اعلان نمبر ایس ایس - ۱۳۵ بتاریخ ۵؍مارچ ۱۹۴۳ء اور ۱۶؍اگست ۱۹۴۳ء کے مطابق حکومت نے زیادہ سے زیادہ سائیکل کے ٹایر اور ٹیوب کی قیمت مقرر کی ہے۔ جو مندرجہ ذیل قیمت میں بکیں گی

	غلاف		ٹیوب
	ہرایک پر تار	ہرایک دانہ دار کنارہ	فی
	روپیہ - آنہ	روپیہ - آنہ	روپیہ - آنہ
فسٹ گریڈ ۱- بیٹس ڈنلپ ۲- فایر اسٹون ہائی اسپیڈ ۳- گوڈایر اے - ڈبلو - ٹی - ہیوی ڈیوٹی	۴ - ۴	۵ - ..	۲ - ۴
سکنڈ گریڈ ۱- ڈنلپ بمبر تیج ۲- گوڈیر ... فائینڈر ۳- انڈیا ...	۳ - ۴	.. - ..	.. - ..
تھرڈ گریڈ ۱- ... ۲- ... ۳- اسٹرلنگ	۲ - ۱۲	۳ - ۸	.. - ..
وار گریڈ ۱- ڈنلپ ۲- فایر اسٹون ۳- گوڈیر ۴- انڈیا			۲ - ..

منظور شدہ اسٹاکسٹ کی فہرست مندرجہ ذیل ساخت کنندہ کے شاخوں سے درخواست کرنے پر مل سکتی ہے اگر آپ کو سائیکل کے ٹایر ٹیوب کے کنٹرول قیمت میں حاصل کرنے میں دشواری ہو تو آپ کو چاہیئے کہ کنٹرولر آف ربڑ - ڈیپارٹمنٹ آف سپلائی - نئی دہلی کے پتہ پر رپورٹ کریں۔

دی ڈنلپ ربڑ کمپنی (انڈیا) لمیٹڈ

فائراسٹون ٹایر اینڈ ربڑ کمپنی آف انڈیا لمیٹڈ

دی گوڈیر ٹایر اینڈ ربڑ کمپنی (انڈیا) لمیٹڈ

انڈیا ٹایر اینڈ ربڑ کمپنی (انڈیا) لمیٹڈ

نئے سائیکل کے ٹایر اور ٹیوب حاصل کرنے کیلئے پرانے ٹایر اور ٹیوب کا واپس کرنا اب ضروری نہیں ہے

به اجلاس جناب مسٹر غلام صابر صاحب منصف کاسگنج

بواسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ ... ۱۵)

نمبر مقدمہ ۲۵۹ سنہ ۱۹۴۳ء

عدالت منصفی کاسگنج ضلع علی گڈھ

بوہرہ بالمکند پسر متبنی ... مشوری ساکن موضع گنیش پور حال ساکن ...

بنام ... رگھنندن لعل ...

سلہ ... ساکن موضع لمسیا ڈاکخانہ انجینری ضلع کانپور متعلقہ منصفی کانپور

۲- ہرگوبند سنگھ ولد ڈال چند قوم برہمن مدرس مڈل اسکول علیگنج متعلقہ منصفی ایٹہ۔

۳- اجودھیا پرشاد ولد ڈال چند قوم برہمن شاستری بلدیو سہائے سنسکرت مہاودیالیہ ... گنج کانپور منصفی کانپور۔

... سنگھ ولد ڈال چند ...

۵- ... رام ... اس نبیرہ ڈال چند متوفی

۶- مسماۃ رام پیاری ... ڈال چند متوفی

ساکنان ہوڈل پور پرگنہ سورون۔

وارثان قابضان جائداد ڈالچند متوفی قوم برہمن لقب چودھری مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت رہن نامہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۵؍ماہ فروری سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۰؍ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم منصرم عدالت منصفی کاسگنج ضلع علی گڈھ

آپ بھی

کروشین کی کیفیت اور خوبی محسوس کر سکتے ہیں

کروشین کی روزانہ معمولی خوراک آپ کو مختلف اقسام کے دردوں سے نجات دلاویگی جنمیں بائی ودرد گٹھیا بھی شامل ہیں۔ کروشین کی معمولی خوراک میں ہمیشہ تندرست رہنے کا راز پوشیدہ ہے۔ آپ بھی کروشین ... قادر کی طرح خود کو تندرست اور صحتور کیوں نہیں محسوس کرتے؟ ان کی طرح آپ بھی چست و طاقتور ہو سکتے ہیں اور ہر کام اسی طرح کر سکیں گے جیسا کہ ۲۰ سال کی عمر میں کرتے تھے۔ بشرطیکہ آپ تندرستی کے سادہ اصولوں پر عمل کریں یعنی کروشین سالٹ کی معمولی خوراک روزانہ استعمال کریں کروشین تمام دنیا میں صحت کا بہترین ٹانک سمجھا جاتا ہے۔ ۱۱۹ مختلف ممالک کے لوگ اسے روزانہ استعمال کرتے ہیں۔

آپ کسی بھی دوا فروش کی دوکان سے حاصل کر سکتے ہیں، ایک ... روزانہ میں کروشین آپ کو مکمل طور سے صحتور رکھتا ہے۔



کروشین کی روزانہ معمولی خوراک کا ہی یہ حیرت انگیز اثر ہے

کروشین

KRUSCHEN

دہلی میں گڑ کانفرنس

نئی دہلی - ۲۱؍جنوری؛ آل انڈیا گڑ کانفرنس آج نئی دہلی میں مسٹر این - سی مہتہ گڑ کنٹرول کی زیر صدارت منعقد ہوئی کانفرنس کا خاص مقصد یہ تھا کہ گڑ تیار کرنے والے علاقوں سے گڑ کی کمی والے علاقوں میں گڑ بھیجنے کے لئے رفتار تیز کرنے کے متعلق تدبیریں اختیار کیجائیں۔ اور برآمد کیلئے سب جگہ زیادہ سے زیادہ بھاؤ مقرر کرنے کے بارے میں غور کیا جائے۔

آرٹ ان انڈسٹری نمائش سنہ ۱۹۴۴ء

۱۴؍جنوری مندرجہ بالا نمائش میں جو برما شیل کی طرف سے ہوتی ہے تقریباً تین ہزار داخلے موصول ہوئے ہیں، جن میں تقریباً چھ سو کی نمائش کی جارہی ہے، ماضی کے مقابلہ یہ نمائش بہت سے قسم قسم کی تصویروں پر مشتمل ہوگی اور گزشتہ برسوں سے کہیں زیادہ اچھی ہوگی۔

انڈین سنٹرل کاٹن کمیٹی

بمبئی - ۲۲؍جنوری؛ انڈین سنٹرل کاٹن کمیٹی کی آئندہ میٹنگ بمبئی میں ۲۴؍جنوری سے ۲۹؍جنوری تک ہوں گی، سر فیروز کھارے گاٹ سی - آئی - ای - آئی - سی - ایس وائس چیرمین امپیریل کونسل آف اگریکلچرل ریسرچ صدارت کریں گے، مختلف سب کمیٹیاں ۲۴؍جنوری سے اپنے اجلاس کریں گی اور پھر ان کی سفارشات پر سنٹرل کمیٹی ۲۸ اور ۲۹ جنوری کو غور کرے گی۔ سینٹرل کمیٹی کی ۲۸؍جنوری کی میٹنگ میں گورنر بمبئی بھی شرکت کریں گے اور بہت سی باتوں کے علاوہ روئی میں ملاوٹ کے مسئلہ پر کسی قانون کی ضرورت پر غور کیا جائیگا اسکے علاوہ بیج کی تقسیم کی اسکیموں پر غور کیا جائیگا۔

مسٹر چرچل روس اور پولینڈ کا معاملہ طے کررہے ہیں

لنڈن - ۲۲؍جنوری؛ وزیر اعظم چرچل نے پولینڈ کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کو اپنے دفتر میں ملاقات کے لئے بلایا اور روس اور پولینڈ کے قبضہ کے متعلق ان کے ساتھ تبادلۂ خیال کیا۔ وزیر خارجہ برطانیہ مسٹر ایڈن اور پولینڈ کے سفیر متعینہ دربار لنڈن اس موقع پر موجود تھے۔

بمبئی - ۲۶؍جنوری؛ پولیس نے آج شہر میں ۱۳۱ کانگریسی کارکنوں کو جن میں ۱۷ دیویاں بھی شامل تھیں گرفتار کیا جبکہ انھوں نے جلسے کرنے اور جلوس نکالنے کی کوشش کی۔

منبع الطب کالج کا سالانہ امتحان

منبع الطب کالج لکھنؤ کا سالانہ امتحان از یکم مئی سنہ ۱۹۴۴ء یوم دوشنبہ لغایۃ ۴؍مئی سنہ ۱۹۴۴ء پنجشنبہ منبع الطب کالج ہال میں لیا جائے گا۔

حسب دفعات دستور العمل جدید ۲۸، ۲۹؍بطریق پرائیوٹ شریک ہونے والے طلبار کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی درخواستیں معہ ایسی نقول اسناد قابلیت مصدقہ مقامی مجسٹریٹ جس سے صحیح معیار قابلیت واضح ہو سکے مطبوعہ فارم پر معہ فیس امتحان و داخلہ ۳۱؍مارچ سنہ ۱۹۴۴ء تک سکریٹری کالج کے پتہ پر بھیجدیں۔ بعد میعاد معینہ کوئی درخواست قابل توجہ نہ ہوگی۔

دستور العمل فارم درخواست داخلہ نصاب تعلیم اردو عربی اور دیگر ضروری کاغذات ۲؍ کا ٹکٹ بھیجکر دفتر سے طلب کئے جا سکتے ہیں۔

سکریٹری منبع الطب کالج لکھنؤ

اٹلی کی لڑائی جلد ختم ہو جائیگی

اسٹاک ہام - ۲۴؍جنوری؛ روم سے ایک اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ روم کے دکھن میں منسٹنو میں اتحادی فوج اترنے کا روم کے لوگوں پر بہت گہرا اثر پڑا، یہاں اکثریت کا یہ خیال ہے کہ کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے اور کہ روم پر جلد ہی اتحادیوں کا قبضہ ہو جائے گا اور اٹلی کی لڑائی جلد ہی ختم ہو جائے گی۔

اسٹوڈنٹس کانفرنس میں ہنگامہ

جھانسی - ۲۴؍جنوری؛ گوالیار اسٹوڈنٹس کانفرنس کے اجلاس میں کچھ دیر کیلئے ہنگامہ ہو گیا جو بڑی مشکل سے صدر کی مداخلت سے ختم ہوا۔ صدر کے لیکچر کے بعد ایک ریزولیوشن اتفاق رائے سے پاس کیا گیا جس میں گاندھی جی اور دیگر سیاسی رہنماؤں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ مرکز میں قومی حکومت کے قیام اور تعلیمی اداروں میں کام کرنے والے لوگوں کی تنخواہوں میں اضافہ کا ریزولیوشن بھی پاس کیا گیا۔

لنڈن - ۲۶؍جنوری؛ روس کے تازہ بیان میں بتلایا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے لینن گراڈ کے مورچہ پر اور متعدد قصبوں اور شہروں پر قبضہ کر لیا ہے جن میں گچینا کا شہر بھی شامل ہے، یہ شہر لینن گراڈ سے ۳۰ میل دکھن کو ہے کراچی کے پچھم اور دکھن پچھم میں۔

ESTD. 1923.

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

جمال پر تو حق ؏ و ؏ م مستقل ... زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۔/۵
ششماہی ۔/۱۲/۲
سہ ماہی ۔/۸/۱
فی پرچہ
روزانہ ۲/۱

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 39 NO. 6 | CAWNPORE. Saturday. 5th FEB. 1944 | کانپور شنبہ ۵ فروری ۱۹۴۴ء مطابق ۹ صفر المظفر ۱۳۶۳ھ | جلد ۳۹ نمبر ۶

ادبیات

حشرِ جذبات

از سحر طراز حضرت مولانا ثاقب کانپوری

چلے آتے ہیں یہ جو گردن جھکائے — نگاہوں سے ان کی خدا ہی بچائے

نظر آئے مجھ کو محبت کا جلوہ — متاعِ دل و جاں اگر تو لٹائے

فضا دم بخود ہو گئی سن کے جن کو — محبت کے میں نے وہ نغمے سنائے

فراوانیٔ غم سے تنگ آ گیا ہوں — کہاں تک مری اب نظر مسکرائے

وہ چین جبیں اور وہ نشتر نظر کے — جنھیں دیکھ کر زخمِ دل مسکرائے

خدا جانے پھر شب بسر ہوگی کیسے — وہ آنے کا وعدہ اگر بھول جائے

ہر اک ذرہ اس کا ہے اک درسِ عبرت — کہاں تم مری خلوتِ غم میں آئے

مری فکر ہے آج تک غرقِ حیرت — یہ کس طرح کے تو نے جلوے دکھائے

کبھی جس میں وہ تھا ہم آغوش مجھ سے — وہ ایامِ رفتہ بہت یاد آئے

وہ جس کی سراپا الم زندگی ہو — کہاں تک فریبِ تمنا وہ کھائے

وہ آنکھوں میں ثاقب نہ آتے تھے پہلے

جو آئے تو خوابِ گراں بن کے آئے

دنیائے اسلام

مارشل چقماق، ترکی کا چیف آف دی اسٹاف

مارشل چقماق ۲۰ سال سے ترکی کے چیف آف اسٹاف ہیں۔ آپ کا جنگی تجربہ بیحد وسیع ہے۔ ۲۰ سال سے زائد ہوئے آپ نہایت نازک موقعہ پر ترکی کے وزیر اعظم رہ چکے ہیں۔ اتاترک کی وفات کے بعد صدارت کے لئے آپ کا نام بھی پیش ہوا تھا لیکن آپ نے انکار کر دیا۔

مارشل چقماق کی عمر ۶۷ سال کی ہے۔ دورِ عثمانیہ میں وہ ایک کرنل کے گھر میں پیدا ہوئے اور بچپن ہی سے فوجی ماحول میں پرورش پائی۔ انیس برس کی عمر میں وہ ترک فوج میں افسر بن گئے۔ اس وقت بلقان میں ترکی انقلاب پسندوں کی بغاوت کے زمانہ میں آپ وہاں فوجی خدمات پر مامور ہوئے اور انھیں اتنی خوبی سے انجام دیا کہ پرانی سلطنت سے تعلقات کے باوجود نوجوان انقلابیوں نے ان کو بلند تر عہدہ پر فائز کیا۔ تین سال کے بعد اطالویوں سے طرابلس میں ان کا معرکہ ہوا۔ سال ہی بھر بعد ترکی کی محکوم بلقانی اقوام نے بغاوت کی اور آپ کو بحر ایڈریاٹک کی ایک ساحلی فوج کی کمان سپرد ہوئی۔ ترکوں کو یہاں بھی ناکامی ہوئی لیکن فوج کی متواتر ناکامیوں کے باوجود آپکا عہدہ بڑھتا رہا۔ چنانچہ پہلی عالمگیر جنگ کی ابتدا کے وقت وہ جنرل بن چکے تھے۔ اب انھیں دردانیال کے دفاع کا کام سپرد ہوا اور انگریزوں سے معرکہ پیش آیا اور ترک فوج کی انتہائی کمزوریوں کے باوجود یہ مہم سر ہو گئی۔ پھر آپ کو قفقاز میں روسیوں سے لڑنے کے لئے بھیجا گیا۔ وہاں دشمن کو نیچا دکھانے کے بعد آپ شام میں پھر انگریزوں کے مقابلہ پر گئے۔

بالآخر جنگ میں ترکی کو شکست ہوئی لیکن ترک محبانِ وطن نے اتاترک کی سرکردگی میں مردہ ملک میں پھر جان ڈالدی، کمال نے یونانیوں کی سرکوبی کی مہم اس نوجوان جنرل کے سپرد کی اور کامیابی کے صلہ میں انھیں مارشل کے عہدہ پر فائز کر دیا۔ آپ کے سپرد اب فوج کو جدید پیمانہ پر منظم کرنے کا کام تھا جس کو انھوں نے پوری خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ البتہ جدید آلاتِ حرب حاصل کرنا ترکی کے لئے مشکل تھا۔ لیکن پہلے روس نے اسلحہ ساز مشینیں بھیجنا شروع کیں اور اس کے بعد برطانیہ نے اور اب امریکہ نے بھی مدد کرنی شروع کر دی۔

۱۹۳۶ء کی خزاں میں مارشل موصوف کو انگریزوں سے پھر سابقہ پڑا لیکن دشمن کی حیثیت سے نہیں بلکہ دوست کی حیثیت سے اور اس مرتبہ دوسری عالمگیر جنگ کے ابتدائی دور میں انھوں نے برطانیہ اور ترکی کے فوجی اتحاد کے عہد نامہ پر دستخط کئے، اور پھر اب مسٹر چرچل اور صدر روزویلٹ سے صدر انونو کی ملاقات کے دوران میں بھی انھوں نے نہایت اہم حصہ لیا۔

قاہرہ۔ (بذریعہ بحری ڈاک) یہ خبر پہلے آ چکی ہے کہ ترکی کے مشہور سپہ سالار فیلڈ مارشل چقماق اپنے عہدہ سے ریٹائر ہو گئے ہیں اور ان کے بجائے جنرل اوربے کو چیف آف دی جنرل اسٹاف مقرر کیا گیا ہے اب شامی حلقوں سے موصول ہونے والی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ فیلڈ مارشل چقماق کے حکم کے ماتحت ترکی کی طاقتور فوجیں بھی حرکت میں آگئی ہیں اور ترکی کی مختلف فوجی چھاؤنیوں سے آزمودہ کار ترکی فوج کے ڈویژن طلب کر لئے گئے ہیں۔

ترکی کمانڈر انچیف فیلڈ مارشل چقماق نے حال ہی میں ترکی فوج کے افسران کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج بظاہر حالات اتنے نازک اور پیچیدہ نظر نہیں آتے جیسے کہ ۱۹۴۱ء میں تھے، لیکن جن لوگوں کی نظریں واقعاتِ عالم پر جمی ہوئی ہیں وہ اس بھی طرح اندازہ کر سکتے ہیں کہ ترکی کے لئے جس قدر نازک اور پیچیدہ حالات آج درپیش ہیں اس سے قبل ایسے حالات سے ترکی کو آج تک دوچار ہونا پڑا۔ موصوف نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حالات کی نزاکت کے باوجود خوش قسمتی سے ترکی فوج پہلے سے کہیں زیادہ طاقتور ہے۔ ترکی کے بحری اور ہوائی بیڑے بھی اس قسم کی صورتِ حالات کے پیش نظر مضبوط اور طاقتور بنائے جا چکے ہیں اور موجودہ حالات میں ترکی بڑے سے بڑے خطرہ کے مقابلہ کے لئے پوری طرح تیار ہے۔

موصوف نے خاص طور پر بلقان کے جدید سیاسی حالات کی نزاکت پر زور دیا اور فرمایا کہ ایک طرف روسی فوجیں بلقان کی سرحد کے قریب تر ہوتی جا رہی ہیں۔ دوسری طرف اتحادیوں کے ہوائی حملے بلقان کے متعدد شہروں اور علاقوں پر پے درپے ظہور میں آ رہے ہیں ان کے مقابلہ پر اپنی موجودہ مشکلات کے حل کے لئے جرمنی اپنی طاقتور فوجوں کے ڈویژن پر ڈویژن بلقان میں لا رہا ہے، یہ تمام حالات اس طوفان کا پیش خیمہ بنے ہوئے ہیں جو عنقریب اٹھنے والا ہے۔ ترکی اپنے گرد و پیش کے ان حالات سے آنکھیں بند کئے نہیں رہ سکتا۔ آج میں آپ لوگوں کو اس صورتِ حالات سے پورے طور پر باخبر کرنے کے لئے ہی مخاطب کر رہا ہوں، مجھے یقین ہے کہ ترکی کے جانباز فرزند اپنے فرائض کا احساس کرتے ہوئے ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہیں گے۔

ترکی ڈاکٹر انگلستان گئے ہیں

لندن۔ ۲۲ جنوری: ترکی کے تین ممتاز اور کامیاب ڈاکٹر ولایت آئے ہیں جن کو چھ ماہ کیلئے ترکی وزارتِ حفظانِ صحت نے اس لئے بھیجا ہے تاکہ وہ یہاں رہکر جنگ کے زخمیوں کے علاج میں مہارت حاصل کریں، ان میں سے ایک حسین اکمل ہیں دوسرے لفٹنٹ کرنل برہان الدین ہیں، اور تیسرے باقر نعمت اللہ ہیں۔

صدر اعظم افغانستان کی صحتیابی

کابل (بذریعہ ڈاک) والاحضرت اشرف سردار محمد ہاشم خاں صدر اعظم افغانستان کی صحت کے متعلق ڈاکٹروں کی مجلس کا ایک اعلان مظہر ہے کہ والاحضرت خدا کے فضل و کرم سے کلی صحتیاب ہو چکے ہیں، ڈاکٹروں نے اجازت دیدی ہے کہ والاحضرت بستر علالت کو چھوڑ کر تھوڑا چلا پھرا کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے　زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۹ - کانپور شنبہ ۵ فروری سنہ ۱۹۴۴ء - نمبر ۶

روس کی ہر ری پبلک کو غیر ملکوں سے معاہدہ کرنیکا حق

ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ سوویٹ لیڈر موسیو مولوٹوف نے تجویز کیا کہ سوویٹ یونین کی ری پبلکوں کو یہ حق حاصل ہونا چاہیئے کہ وہ غیر ملکوں کے ساتھ اپنے خود مختارانہ تعلقات قائم کر سکیں جبکہ آپنے یکم فروری کو سپریم سوویٹ کے جلسہ میں تقریر کی۔ موسیو مولوٹوف نے یہ بھی تجویز کیا کہ ہر سوویٹ ری پبلک کے لئے ایک آزاد فوج ہونا چاہئے آپنے یہ بھی کہا کہ اب یہ تجویز ہے کہ سوویٹ ری پبلکوں کو اس بارے میں کل اختیارات دیدئے جائیں کہ وہ غیر ملکی حکومتوں سے تعلقات قائم کر سکیں اور ان کے ساتھ معاہدہ کر سکیں۔

غیر ملکی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپنے کہا کہ اب وہ زمانہ گذر چکا ہے جبکہ سوویٹ یونین کے وجود کو نظر انداز کرنیکی کوشش کیجاتی تھی۔ اب غیر ملکی حکومتوں میں ہماری حکومت کے ساتھ تعلقات قائم کرنے اور بڑھانیکی خواہش موجود ہے۔ لڑائی کے دوران میں بھی غیر ملکی حکومتوں کے ساتھ ہمارے تعلقات بڑھ رہے ہیں۔ لڑائی کے زمانہ ہی میں ہم نے پہلی مرتبہ برطانیہ اور امریکہ سے نہ صرف دوستانہ تعلقات قائم کئے بلکہ ان کے ساتھ اتحاد کا معاہدہ بھی کیا۔

آپنے کہا کہ ہٹلر کے خلاف سوویٹ یونین برطانیہ اور امریکہ کی زیر سرکردگی ایک بہت مضبوط اشتراک قائم ہوا ہے حال ہی میں روس نے یوگوسلاویہ سے ایک معاہدہ کیا ہے جو اس بات کی مثال ہے کہ روس اور یوروپ کے دوسرے ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات بڑھ رہے ہیں۔

آپنے یہ بھی کہا کہ جیسا کہ سب کو معلوم ہے، ماسکو اور طہران کانفرنسوں میں ہٹلر کے خلاف اشتراک کو سب سے زیادہ نمایاں پوزیشن حاصل رہی۔ عوام میں یہ یقین پہلے سے زیادہ بڑھ گیا ہے کہ ہٹلر کے مخالفوں کو جلد ہی مکمل فتح حاصل ہوگی۔ بحث کے بعد جس میں ری پبلکوں کے ڈیلی گیٹوں نے حصہ لیا، موسیو مولوٹوف کی تجویزیں اتفاق رائے سے منظور ہوگئیں، سوویٹ یونین میں ۱۶ ری پبلک شامل ہیں۔

روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف نے روسی پارلیمنٹ میں جو دو تجویزیں پیش کی تھیں جنکے ذریعہ سوویٹ یونین کی ہر ری پبلک کو اپنی آزادانہ غیر ملکی پالیسی اور الگ فوج رکھنے کا اختیار دیدیا گیا ہے ان کو عملی جامہ پہنانے کیلئے دو احکام جاری ہوگئے ہیں۔ غیر ممالک سے تعلقات قائم کرنے کے بارے میں روسی ری پبلکوں کو جو اختیارات دئے گئے ہیں اس کے متعلق حکم کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ غیر ملکی تعلقات بڑھائے جائیں اور روس اور دوسرے ملکوں کے درمیان میل ملاپ کو مضبوط کیا جائے اس کے ذریعہ سوویٹ یونین کی ری پبلکوں کو غیر ملکوں سے براہ راست تعلقات قائم کرنے اور انکے ساتھ علٰحدہ معاہدہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے، دوسرے حکم کے ذریعہ ری پبلکوں کو اپنی اپنی علٰحدہ فوج رکھنے کا اختیار دیدیا گیا ہے۔

برطانی کامن ویلتھ کی پالیسی

مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے دار العوام میں بتایا کہ برطانی کامن ویلتھ کے ساتھ تعاون کے موضوع پر لارڈ ہیلی فاکس کی تقریر اس موضوع کے مطالعہ کیلئے ایک بیش قیمت تقریر ہے مگر یہ تقریر برطانی حکومت کیطرف سے کوئی اعلان نہیں ہے۔ مسٹر ایڈگر گرین ول (انڈیپنڈنٹ ممبر) نے دریافت کیا تھا کہ کیا وزیر اعظم اس بات پر مطمئن ہیں کہ نو آبادیات کے لیڈروں سے مشورہ کرنیکا طریقہ روزمرہ کے تعاون کیلئے کامن ویلتھ کی پالیسی کیلئے موزوں ہے اور کیا لارڈ ہیلی فاکس کی تقریر حکومت کی پالیسی کی نمائندگی کرتی ہے۔ مسٹر چرچل نے جواب دیا کہ اس قسم کے معاملات پر غور کرنے کیلئے بہترین موقعہ جلد ہی ایک میٹنگ کی صورت میں ہو سکتا ہے۔ لارڈ ہیلی فاکس کی تقریر کو حکومت کیطرف سے کوئی اعلان نہیں سمجھنا چاہئے۔ ان کی تقریر دوسرے

...لوگوں کی تقریر کی طرح اس موضوع کے مطالعہ کیلئے ایک بیش قیمت تقریر ہے۔

ہندوستانی برادری

۳۰ جنوری کو مسٹر نولکشور بہرتیا کے بنگلہ پر مسٹر آر منوہر لال وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی صدارت میں برادری کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں آئندہ سال کیلئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔

پریسیڈنٹ:- مسٹر آر منوہر لال وائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔
وائس پریسیڈنٹ:- مسٹر پریم نانند
سکریٹری:- مسٹر کدار ناتھ مہرہ
جائنٹ سکریٹری:- مسٹر سوشیل چندر اسکسینہ
ٹریزرر:- خواجہ عبد السلام
پبلسٹی افیسر:- مسٹر جی۔ سی نگم۔

بزم ادب

۲۹ و ۳۰ جنوری کو بزم ادب کرائسٹ چرچ کالج کانپور کا تیسرا سالانہ صوبجاتی اُردو مباحثہ بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ موضوع بحث یہ تھا کہ:-

"اس ایوان کی رائے میں نظم معریٰ اور نظم آزاد اُردو ادب کی ترقی کے لئے ناسازگار ہیں"۔

جسمیں مسلم یونیورسٹی علیگڑھ۔ اسلامیہ کالج لکھنؤ، مجیدیہ اسلامیہ کالج الہ آباد اور حلیم مسلم کالج کانپور کے نمائندگان نے حصہ لیا۔

۲۹ جنوری ۵ بجے شام کو ایک شاندار ایٹ ہوم بھی دیا گیا تھا اس کامیابی کیلئے پروفیسر علی رضا حسینی مبارکباد کے مستحق ہیں۔

الہ آباد بنک شوٹنگ کیس

مسٹر آر۔ الیف۔ الیس بیلیس ڈسٹرکٹ وسیشن جج کانپور نے بنک شوٹنگ کیس اور سیتارام محال کے قتل کے مقدموں کا فیصلہ سُنا دیا ہے۔ الہ آباد بنک شوٹنگ کیس میں گنگادھر بیجناتھ فرم کے ملازم بدری پرشاد کو قتل کرنے کے جرم میں چار آدمیوں پر مقدمہ چلایا جا رہا تھا۔ جج نے ننھے لال کو پھانسی اور گوری شنکر کو کالا پانی کی سزا دی ہے، دو آدمیوں کو بری کر دیا گیا ہے۔ سیتارام محال کے بینکر لچھمی نراین کو قتل کرنیکے جرم میں موہنچند اور ننھے لال پر زیر دفعہ ۳۰۲ مقدمہ چل رہا تھا، دونوں کو پھانسی کی سزا دی گئی ہے۔ کشوری لال کو بری کر دیا گیا ہے۔

اہل کانپور کو مژدہ

ہندوستان کے مشہور اور قدیم طبی خاندان جھوائی ٹولہ لکھنؤ کے چشم و چراغ جناب حکیم محمد بشیر صاحب محمود سابق پروفیسر تکمیل الطب کالج لکھنؤ و رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر درجہ اول گورنمنٹ یو۔ پی خلف جناب حکیم حافظ عبد الولی صاحب مرحوم و مغفور نے اہل کانپور کے استدعا پر ہفتے میں صرف ایک روز یعنی جمعہ کے دن تشریف لانے کا وعدہ فرمایا ہے لہٰذا مایوس مریضوں کو اس زرین موقع سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

حکیم صاحب موصوف ۱۱ فروری سنہ ۱۹۴۴ء سے کانپور تشریف لانا شروع کریں گے۔

مقام مطب

رفاہ عام ہومیوپیتھک ڈسپنسری مقابل انتظامی پریس متصل بڑا اسپتال پریڈ۔

دن اور وقت مطب

جمعہ کے دن ۹½ بجے سے ۱۲½ بجے دن تک۔

خواجہ عبد السلام　ایڈیٹر صداقت کانپور

آئینہ کانپور

ریڈ کراس ہفتہ

۳۰ جنوری سے شہر میں ریڈ کراس کا ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ مسٹر سی۔ ایم کر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس ہفتہ ... کیلئے ایک اپیل شائع کی ہے کہ یہ فنڈ ... کو آسائش و آرام پہونچانے کیواسطے ہے۔ گورنر صاحب صوبہ نے سنہ ۱۹۴۴ء کے واسطے ۵۰ لاکھ روپیہ جمع کرنا تجویز کیا ہے اور اُمید کی جاتی ہے کہ یہ رقم بہت جلد جمع ہو جائیگی۔ اس فنڈ کیلئے جو چیک بھیجے جائیں وہ ریڈ کراس فنڈ کے نام ہونا چاہیئے اور افیس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کے پاس بھیجا جائے۔

لیبر ممبر کا معائنہ

ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیڈکر لیبر ممبر گورنمنٹ آف انڈیا نے مسٹر ... جیدار اسسٹنٹ ... ہمراہ مزدوروں کی تین آبادیوں کا معائنہ کیا۔ آپنے ... میں کہا کہ جو کچھ انھوں نے دیکھا اس کا ان پر بہت اثر پڑا ہے اور ... اصلاح کے لئے فوراً کوشش کریں گے۔

جیل وزیٹرس

۲۸ جنوری کو ڈسٹرکٹ پریزنرس ایڈ کمیٹی کی مجلس انتظامیہ کی ایک میٹنگ ۲۸ جنوری کو مسٹر جے۔ ای۔ ڈی ریڈ فورڈ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ہوئی جس میں مندرجہ ذیل حضرات کے اسمائے گرامی جیل وزیٹرس کے لئے تجویز کئے گئے۔

شیخ یوسف علی صاحب وکیل، مسٹر نولکشور بہرتیا، مسٹر بندیشوری پرشاد وکیل۔

الیکشن پٹیشن

مسٹر شیو پرشاد نے میونسپل بورڈ کے ضمنی انتخاب کے سلسلہ میں کامیاب اُمیدوار مسٹر گلاب چند جین کے خلاف جو الیکشن پٹیشن دائر کر رکھا ہے اسکی سماعت مسٹر امام الدین حیدر اڈیشنل کمشنر کی عدالت میں ہوئی۔ پٹیشنر کی جانب سے ۵۰ شہادتیں پیش کی گئیں۔

فرسٹ آفینڈرس پروبیشنر ایکٹ

یو۔ پی فرسٹ آفینڈرس پروبیشنر ایکٹ کے ماتحت جو قیدی کانپور جیل میں رکھے گئے ان کی بابت رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوران سال سنہ ۱۹۴۲ء ڈسٹرکٹ ڈسچارجڈ پرزنرس ایسوسی ایشن نے بہت ترقی کی ہے اور اس ایکٹ کے مفید قواعد سے فائدہ اُٹھایا جا رہا ہے ۲۱۰ قیدی اس ایکٹ کے ماتحت زیر نگرانی رہے، ۴۶۷ قیدی ضمانت پر رہا کر دئے گئے اور نو عمر قیدیوں کو پروبیشنر افسر کی نگرانی میں رکھا گیا۔

انڈین فیڈریشن لیبر

انڈین فیڈریشن آف لیبر یو۔ پی کا جلسہ مسٹر ایس ایم مانڈے کی صدارت میں ہوا۔ جنگ کے بعد مزدوروں کی پوزیشن مرکزی اسمبلی میں انکی نمائندگی، اور لیبر یونین و مزدور سبھاؤں کو مزدوروں کی جماعت کی حیثیت تسلیم کرنیکے متعلق کئی رزولیوشن پاس ہوئے۔

مسٹر اے۔ کے۔ مکرجی جنرل سکریٹری نے اپنی تقریر میں کہا کہ مل مالکان کا پندرہ سالہ پروگرام فاسسٹ نظام کی صورت اختیار کرلیگا۔ مزدوروں کو چاہیئے کہ وہ اپنا پروگرام خود بنائیں تاکہ جنگ کے بعد کے زمانہ میں انکی حالت اچھی رہے اور ان کا اسٹینڈرڈ بلند رہے۔ آپ کی رائے میں عوام کی گورنمنٹ ہی ایسا پروگرام مرتب کر سکتی ہے۔

آل انڈیا اچھوت کانفرنس

۹ جنوری کو آل انڈیا اچھوت کانفرنس کا دوسرا سالانہ جلسہ ہوا۔ تقریباً پانچسو ڈیلی گیٹ باہر سے آئے ہوئے تھے، راؤ بہادر شیو راج ایم۔ ایل۔ اے (سنٹرل) صدر منتخب کا جلوس بڑی شان و شوکت کے ساتھ نکالا گیا۔ مسٹر پیارے لال اکریل ایم۔ ایل۔ اے نے بحیثیت صدر استقبالیہ کمیٹی حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اُنھوں نے کہا کہ اچھوت اتنے عرصہ سے تکالیف برداشت کر رہے ہیں کہ اب ان کے لئے اور زیادہ ذلت برداشت کرنا ناممکن ہے۔ انھیں چاہیئے کہ وہ اپنے اوپر بھروسہ کرنا سیکھیں اور اچھوت کانفرنس کے زیر سایہ اپنے آپ کو متحد اور مضبوط بنا دیں۔ اس کے بغیر وہ اپنی تکالیف سے نجات نہ پاسکیں گے۔ مسٹر پی این راج بھوج جنرل سکریٹری نے اپنی رپورٹ پڑھکر سنائی جسمیں اچھوت کانفرنس و فیڈریشن کی ترقی کا حال بیان کیا گیا تھا، پلیٹ فارم پر ڈاکٹر امبیدکر لیبر ممبر گورنمنٹ آف انڈیا، بابو رام پرشاد تامتا ایم۔ ایل۔ اے دی۔ پی اور دیگر اچھوت لیڈران موجود تھے۔

راؤ بہادر شیو راج صدر منتخب نے اپنی تقریر میں کہا کہ حکومت اچھوتوں کو ہندوؤں سے الگ تسلیم کرے اور ان کے لئے جداگانہ نمائندگی کے اصول پر سرکاری نوکریاں، کونسلوں کی ممبری مقرر کرے، تمام کونسلوں اسمبلیوں میں اچھوتوں کی اہمیت اور ضروریات کے مطابق انھیں نمائندگی ملنی چاہیئے۔ دوسری ضروری بات اچھوتوں کیلئے یہ ہے کہ ان کے گاؤں ہندوؤں کے دیہاتوں سے الگ ہونے چاہئیں۔ اچھوتوں کو نئے دیہاتوں میں آباد کرنے کیلئے ایک نئے کمیشن کا تقرر ہونا چاہیئے جو سرکاری آراضی اچھوتوں کو آباد ہونے کیلئے دے، جنگ کے بعد اچھوتوں کو ترقی کرنیکی پوری آزادی ہونی چاہیئے۔ اچھوت کسی بھی ایسی اسکیم کو ماننے کیلئے تیار نہ ہوں گے جو امیروں کو زیادہ امیر اور غریبوں کو زیادہ غریب بنا دے۔

۳۱ جنوری کو آل انڈیا اچھوت کانفرنس کے سلسلہ میں ... اجلاس ہوئے۔ ایک اجلاس اچھوت عورتوں کا ہوا جس میں تقریباً پانچسو ... لیا اور دوسرا اجلاس سینک دل کا ہوا۔

مس شانتا بائی دانی ناسک ... عورتوں کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اپیل کی کہ ان ... قسم کے سماجی رسم و رواج کو جڑ سے اُکھاڑ دینا چاہیئے جو انکی ترقی کے راستہ میں رکاوٹ ہیں۔ ان کو یہ چاہیئے کہ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو اس قسم کی تعلیم دیں جس سے وہ اپنی جاتی کی سیوا کرنا اپنا فرض مقدم سمجھیں۔

مسٹر جی۔ کے جید او ممبر اسمبلی نے اچھوت ورکروں کو مشورہ دیا کہ وہ مضبوط والنٹر آرگنائزیشن قائم کریں۔ آپنے بتلایا کہ بمبئی، مدراس میں والنٹر بڑا کام کر رہے ہیں۔

کپڑے کے متعلق احکامات

گزشتہ اشاعت میں کپڑے کے متعلق جو احکامات شائع ہوئے ہیں ان میں (۱) مل کے گودام یا پال کے بھیجنے کے اسٹیشن کے بجائے مل کے گودام کے بھیجنے کے اسٹیشن کر دیا جائے۔ (۲) اور حدود کے دو سو میل کے باہر ۱۰ فیصدی سے زیادہ قیمت پر نہیں فروخت کر سکنے والے جملہ میں دو سو کے بجائے ایک سو میل کے باہر کر لیا جائے۔

پریس نوٹ میں ویگر ٹیر مل سے بنے ہوئے کپڑے والے جملہ میں سوتی کا لفظ کر لیا جائے۔

سگریٹ پر کنٹرول

ناجائز منافع کی روک تھام اور اکٹھا رکھنے کے خلاف آرڈیننس سنہ ۱۹۴۳ء کے مطابق سگریٹ کے تمام اسٹاکسٹ، تھوک بیوپاری ایجنٹ اور خوردہ فروش دوکانداروں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ مندرجہ ذیل اقسام کے سگریٹ پر کنٹرول قائم کر دیا گیا ہے۔ ہر دوکاندار قیمتوں کے اس نقشہ کو اپنی دوکان پر لگا دیگا اور اسی قیمت پر فروخت کریگا۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنیوالے کو تین سال کی قید یا جرمانہ یا دونوں کی سزا دیجا سکتی ہے۔

اسٹیٹ اکسپریس	۵۰	۸/۔
۵۵۵	۵۰	۱۳/۔
کریون "اے"	۵۰	۶/۔
ویلیس گولڈ فلیک	۵۰	۶/۔
پلیرس بیچلر	۵۰	۶/۔
پلیرس نیوی کٹ میڈیم، پلیرس ورجینیا اور ویلیس نیوی کٹ	۵۰	۶/۔
امریکن کلب	۲۰	۹/
پلیرس بیچلر۔ پلیرس میگنس، اور کیپسٹن میگنس	۱۰	۴/
پلیرس ورجینیا اور ویلیس نیوی کٹ	۱۰	۳ مر
سیزرس (قینچی)	۱۰	۳/
پاسنگ شو۔ ہنی۔ ڈیو اینڈم کراراس۔ اسٹریٹ کٹ	۱۰	۲ مر
ایلیفینٹ (ہاتھی) تھری "اے" بیرس اسپیشل۔ سن فلاور گنی گولڈ	۱۰	۲/
نیچون اور اسپورٹس مین	۱۰	۱½/
ایبار، شاہ، باٹ اور ہور	۱۰	۱/
بیٹل ایکس۔ واسارا۔ پیڈرو۔ ریڈ برڈ۔ ریڈ لیمپ۔ ٹیلیگراف۔ ٹائگر۔ واچ اور گولڈن ٹری	۱۰	/۔

(۶) تلک چند کریل (۷) اے۔ آر ڈیوڈسن (۸) مصطفےٰ حسین نیر (۹) سید علی زیدی (۱۰) عبد الرزاق

مسلم قبرستان کمیٹی:- چیرمین — مسٹر سید علی زیدی

ممبران:- مسرس (۲) مصطفےٰ حسین نیر (۳) حاجی عبد القیوم (۴) عبد الصمد (۵) عبد الرزاق (۶) ایم۔ آر ڈیوڈسن (۷) پھلی داس کریل (۸) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۹) شنکر لال ورما (۱۰) رام بہاری سنگھ

کانپور میونسپل بورڈ

کی سب کمیٹیوں کے چیرمین اور ممبران

فائننس کمیٹی:- چیرمین — چودھری مہیشوری پرشاد نگم

ممبران:- مسرس (۲) بخت نراین (۳) چھنگا مل (۴) ڈیوڈسن ایم آر۔ (۵) لکھن لال (۶) رام نراین گرگ (۷) دیوندر سروپ (۸) تلک چند کریل (۹) مصطفےٰ حسین نیر (۱۰) سید علی زیدی (۱۱) عبد الصمد (۱۲) عبد الرزاق

ایجوکیشن کمیٹی:- چیرمین — مسٹر دیوندر سروپ

ممبران:- مسرس (۲) سوشیلا سری واستوا (۳) رام نراین گرگ (۴) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۵) گور پرشاد کپور (۶) پنڈت برہمانند (۷) منی لال نوٹیا (۸) شنکر لال ورما (۹) حاجی قمر الدین (۱۰) سید منظور علی (۱۱) مصطفےٰ حسین نیر۔

واٹر ورکس کمیٹی:- چیرمین — مسٹر ہارگن ایچ۔ ڈبلو

ممبران:- مسرس (۲) ڈیوڈسن ایم۔ آر (۳) دیوندر سروپ (۴) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۵) وشوناتھ بہرتیا (۶) لکھن لال (۷) مصطفےٰ حسین نیر (۸) سید علی زیدی (۹) عبد الصمد (۱۰) عبد الرزاق (۱۱) پھلی داس۔

پبلک ہیلتھ کمیٹی:- چیرمین — مسٹر عبد الصمد

ممبران:- مسرس (۲) مصطفےٰ حسین نیر (۳) حاجی قمر الدین (۴) سید علی زیدی (۵) رام نراین گرگ (۶) دیوندر سروپ (۷) بخت نراین (۸) رام بہاری سنگھ (۹) پریم نراین مصرا (۱۰) ایم۔ آر ڈیوڈسن (۱۱) تلک چند کریل (۱۲) پھلی داس کریل۔

پبلک ورکس کمیٹی:- چیرمین — مسٹر سید علی زیدی۔

ممبران:- مسرس (۲) عبد الصمد (۳) عبد الرزاق۔ (۴) دیوندر سروپ (۵) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۶) بخت نراین (۷) گلاب چند جین (۸) پھلی داس کریل (۹) منی لال نوٹیا (۱۰) شنکر لال ورما (۱۱) ایم۔ آر ڈیوڈسن (۱۲) لکھن لال۔

سٹی ٹیکس کمیٹی:- چیرمین — مسٹر مصطفےٰ حسین نیر

ممبران:- مسرس (۲) سید علی زیدی (۳) عبد الصمد (۴) گور پرشاد کپور (۵) لکھن لال (۶) منی لال نوٹیا (۷) شنکر لال ورما (۸) تلک چند کریل۔

سول لائن ٹیکس کمیٹی:- چیرمین — مسٹر وشوناتھ بہرتیا

ممبران:- مسرس (۲) بخت نراین (۳) دیوندر سروپ (۴) پریم نراین (۵) تلک چند کریل (۶) حاجی قمر الدین (۷) سید منظور علی (۸) عبد الرزاق۔

انور گنج ٹیکس کمیٹی:- چیرمین — مسٹر عبد الرزاق

ممبران:- مسرس (۲) مصطفےٰ حسین نیر (۳) سید علی زیدی (۴) عبد الصمد (۵) ایم۔ آر ڈیوڈسن (۶) گور پرشاد کپور (۷) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۸) پھلی داس کریل۔

بلڈنگ ایپلیکیشن کمیٹی:- چیرمین — مسٹر گور پرشاد کپور

ممبران:- مسرس (۲) چھنگا مل (۳) گلاب چند جین (۴) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۵) منی لال نوٹیا (۶) رام بہاری سنگھ (۷) پھلی داس (۸) ایم۔ آر ڈیوڈسن (۹) مصطفےٰ حسین نیر (۱۰) سید علی زیدی (۱۱) عبد الصمد (۱۲) عبد الرزاق۔

روڈ اینڈ پیمنٹ کمیٹی:- چیرمین — مسٹر بخت نراین۔

ممبران:- مسرس (۲) دیوندر سروپ (۳) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۴) رام بہاری سنگھ (۵) تلک چند کریل (۶) سید علی زیدی (۷) عبد الصمد (۸) عبد الرزاق۔

ٹاؤن امپروومنٹ کمیٹی:- چیرمین — لالہ چھنگا مل

ممبران:- مسرس (۲) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۳) رام نراین گرگ (۴) شنکر لال ورما (۵) رام بہاری سنگھ (۶) منی لال نوٹیا (۷) پھلی داس کریل (۸) ایم۔ آر ڈیوڈسن (۹) مصطفےٰ حسین نیر (۱۰) سید علی زیدی (۱۱) عبد الصمد (۱۲) عبد الرزاق۔

پارک اینڈ ایگریکلچرل کمیٹی:- چیرمین — مسٹر شنکر لال ورما

ممبران:- مسرس (۲) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۳) دیوندر سروپ (۴) رام بہاری سنگھ (۵) منی لال نوٹیا (۶) گلاب چند جین (۷) پھلی داس کریل (۸) ایم۔ آر ڈیوڈسن (۹) سید علی زیدی (۱۰) مصطفےٰ حسین نیر (۱۱) عبد الصمد (۱۲) عبد الرزاق۔

اینڈسٹریل اسکول کمیٹی:- چیرمین — مسٹر بخت نراین

ممبران:- مسرس (۲) دیوندر سروپ (۳) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۴) لکھن لال (۵) ایم۔ آر ڈیوڈسن (۶) مصطفےٰ حسین نیر (۷) سید علی زیدی (۸) عبد الصمد

گنگا جل سدھار کمیٹی:- چیرمین — مسٹر لکھن لال

ممبران:- مسرس (۲) چھنگا مل (۳) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۴) رام بہاری سنگھ (۵) وشوناتھ بہرتیا (۶) گور پرشاد کپور (۷) پھلی داس کریل (۸) ایم۔ آر ڈیوڈسن (۹) سید علی زیدی (۱۰) مصطفےٰ حسین نیر (۱۱) عبد الصمد (۱۲) عبد الرزاق۔

برننگ گھاٹ کمیٹی:- چیرمین — مسٹر رام بہاری سنگھ

ممبران:- مسرس (۲) چھنگا مل (۳) چودھری مہیشوری پرشاد نگم (۴) وشوناتھ بہرتیا (۵) پھلی داس کریل
ص

سبدِ گل

تہذیب جدید کی روشنی میں زندگی گزارنے والے ایک جوڑے کی سرگزشت سن لیجئے، ان دونوں نے ایک دوسرے کے خلاف لاہور کی عدالتوں میں مقدمات دائر کر رکھے ہیں اور یہ مقدمات اس چیز کا کھلا ہوا ثبوت ہیں کہ ہندوستان کی وہ بیویاں جو چراغ خانہ تھیں کیا کچھ بن گئی ہیں اور ہندوستان کے وہ مرد جو پاکبازی کا مرقع تھے ان کی حالت کس حد تک مسخ ہو چکی ہے چنانچہ میاں کو شکایت ہے کہ

اس عورت نے درجنوں آشنا پیدا کر رکھے ہیں یہ آزادانہ ان کو میرے گھر بلاتی ہے جب میں اسے روکنا چاہتا ہوں تو اپنے آشناؤں سے مجھے قتل کرانے کی دھمکی دیتی ہے۔

اور بیوی صاحبہ ارشاد فرماتی ہیں کہ یہ بڑا بد چلن ہے۔ غیر عورتوں کو میرے گھر پر لے کر آتا ہے جب اس کے افعال پر اعتراض کرتی ہوں تو مجھے قتل کرنے کی دھمکیاں دیتا۔

ماشاء اللہ چشم بد دور۔ ایں ہمہ خانہ آفتاب است میاں بیوی سے بڑھے ہوئے ہیں، اور بیوی میاں سے بڑھی ہوئی ہیں، چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ لاہور پولیس نے اس اندیشہ سے کہیں میاں کی لائی ہوئی داشتہ عورتوں میں اور بیوی کے بلائے ہوئے آشناؤں میں ہنگامہ نہ ہو جائے، دونوں میاں بیویوں کو نقص امن کے اندیشہ کی بنا پر گرفتار کر لیا ہے۔

زمانہ کا انقلاب دیکھئے کہ کبھی ہم یوروپ و امریکہ کے اخلاق پر نکتہ چینیاں کیا کرتے تھے لیکن تہذیب جدید کی عنایت سے آج خود ہندوستان میں یہ حالت ہے کہ میاں بیوی کھلے بندوں عدالت میں کھڑے ہوئے عریانی اور بداخلاقی کا بدترین مظاہر کر رہے ہیں۔

محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی۔

یوگوسلاویا کو سٹالن کا انکار

قاہرہ۔ یکم فروری؛ غیر سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ یوگوسلاویا کے وزیراعظم ڈیورش نے موسیو سٹالن سے روس اور یوگوسلاویا کے درمیان معاہدہ کی باضابطہ درخواست تھی، موسیو سٹالن نے جواب دیا ہے کہ اب معاہدہ کا وقت نہیں ہے۔

یو۔پی کے راشننگ علاقہ میں توسیع نہیں ہوگی

لکھنؤ۔ ۳۱؍ جنوری؛ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔پی راشننگ کے علاقہ میں سردست توسیع ضروری خیال نہیں کرتی۔ ایک اعلیٰ سرکاری افسر نے بتلایا کہ اس وقت ۴۷ شہروں اور قصبوں میں ۶۰ فیصدی آبادی کو راشننگ کارڈوں کے ذریعہ اناج مل رہا ہے، اگر مکمل طور پر راشن شروع کر دیا گیا تو اس سے سپلائی کے متعلق مشکلوں میں اضافہ ہو جائے گا۔

آپ نے یہ بھی بتلایا کہ حکومت یو۔پی نے حکومت ہند کو ستر ہزار ٹن گیہوں سپلائی کیا ہے حالانکہ اس سے ۵۴ ہزار ٹن طلب کیا گیا تھا۔ آپ نے یہ بھی بتلایا کہ حکومت یو۔پی نے کسی قسم کا نفع نہیں لیا۔

ادبِ لطیف

مصوّرِ فطرت

(از جناب دیو کی نندن ناصح)

ایشور ایک بچّے کی طرح ہے، معصوم اور خوش اس کے آس پاس طرح طرح کے رنگ بکھرے ہوئے ہیں اور برشوں کی مدد سے وہ انوکھے نقش بنا رہا ہے۔

وہ رنگ پھیر رہا ہے، بکھیر رہا ہے اور بچّے کی طرح سے بیٹھا سیٹیاں بجا رہا ہے۔

حسن کا رنگ حُسن ہے، نور ہے اور پاک ہے۔

اور مغرور انسان تیرے مصنوعی رنگ [illegible] ہیں پانی اور خاک۔

او غافل کیا عمر بھر کی جدوجہد کے بعد بھی تو سنہری شفق کا منظر بنا سکتا ہے؟

غور سے دیکھ [illegible] فطرت کے شاہکار! وہ تیری جھلسی ہوئی روح کو تسکین بخشتے ہیں۔

انھیں تہذیب نو کے سنہری قفس میں تلاش نہ کر، بلکہ وہ وہاں جلوہ گر ہیں جہاں قدرت اپنی تمام سادگی اور رعنائیوں کے ساتھ مسکراتی ہے۔

برما میں گشتی فوجوں کی سرگرمیاں

نئی دہلی۔ ۳۱؍ جنوری۔ دکھن پوربی ایشیائی کمان کے ہیڈکوارٹر کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اراکان کے مورچہ پر ۳۰؍ جنوری کو رضابیل کے علاقہ میں گشتی فوجوں نے سرگرمی دکھلائی، ہماری فوجوں نے ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ دشمن بوتھی ڈانگ کے اتر پچھم میں سرگرمی دکھلا رہا ہے، دشمن کی فوجوں نے بوتھی ڈانگ کے اتر پورب میں گھسنے کی کوشش کی مگر اس کی اس کوشش کو پسپا کر دیا گیا۔

انگریزی ہوائی جہازوں نے دُور دُور تک حملے کئے اور اکیاب اور آس پاس کے علاقوں پر بمباری کی گئی۔

لارڈ ویول کی سرگرمیاں

نئی دہلی۔ یکم فروری؛ وائسرائے ہند لارڈ ویول نے ہندوستان کے گیارہ صوبوں میں سے سات صوبوں کا دورہ مکمل کر لیا ہے۔ آپ نے یہ دورہ سو روز کے اندر کیا ہے اس سے پہلے کسی وائسرائے نے اتنے کم عرصہ میں اتنا بڑا دورہ نہیں کیا تھا باقی صوبوں کا بھی آپ جلد دورہ شروع کرنے والے ہیں۔

سی۔پی میں کتنے سیاسی اسیر ہیں

جبلپور۔ یکم فروری؛ اطلاع ملی ہے کہ سی۔پی اور برار کے جیلوں میں اس وقت سیاسی نظربندوں کی تعداد ۵۹۵ ہے، ۴۳ اشخاص کے مقدمے زیر سماعت ہیں۔

جاپان سے امریکہ کا پروٹسٹ

واشنگٹن۔ یکم فروری؛ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت امریکہ نے حکومت جاپان سے ان وحشیانہ مظالم کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے جو امریکی قیدیوں سے جاپان کے ہتھیائے ہوئے علاقوں میں کیا جا رہا ہے۔

انقرہ۔ ۳۱؍ جنوری؛ ترکی کی پارلیمنٹری تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ ہے کہ ترکی میں رہن سہن کا خرچ ۱۹۳۹ء کے مقابلہ میں پانچ سو فیصدی بڑھ گیا ہے۔

عالمِ نسواں

عورتوں کی [illegible] کے قوانین

(گزشتہ سے پیوستہ)

جس طرح [illegible] بننا یقینی ہے اسی طرح [illegible] سونا اور سویرے اُٹھنا انسان کو تندرست، مالدار اور عقلمند بنا دیتا ہے، تجربوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ آدھی رات سے پہلے ایک گھنٹہ کی نیند اس کے بعد کے تین گھنٹوں کی نیند کے برابر بلکہ اس سے بھی بہتر ہوتی ہے۔ پہلی رات کی نیند نہ صرف صحت اور تندرستی کے لئے لازمی ہے بلکہ حسن اور خوبصورتی کیلئے بھی نہایت [illegible]، اسی طرح صبح سویرے سورج نکلنے سے پہلے کی [illegible] نسیم [illegible] ہے نہ صرف جسمانی تندرستی، خوبصورتی، طاقت، فرحت، تازگی [illegible] زندگی و شگفتگی بخشتی ہے بلکہ روحانی تسکین اور ذہنی صفائی و پا[illegible] کا باعث بھی ہو[illegible] رات کو جلدی نہ سونے کی وجہ [illegible] کو سونے کی ضرورت محسوس ہوتی [illegible] کا سونا نہ صرف تندرستی ہی کو خراب کرتا ہے بلکہ خوبصورتی کو بھی بگاڑ دیتا ہے تمام حکیم ڈاکٹر اس بات پر متفق ہیں کہ دن کا سونا جسم کے رنگ کو خراب کرتا ہے اور عصبی کمزوری پیدا کر دیتا ہے اس سے جسم میں کاہلی اور سستی آ جاتی ہے اور رات کی نیند بھی بے مزہ اور خراب ہو جاتی ہے جو تندرستی کے لئے ایشور کی تمام نعمتوں سے بڑھکر ہوتی ہے، سردیوں میں تو دن کا سونا نہایت بُرا ہے، گرمیوں میں دوپہر کے وقت تھوڑی دیر کے لئے اندھیرے اور ٹھنڈے کمرے میں لیٹ جانا مضر رساں نہیں لیکن گرمیوں میں بھی دن کو زیادہ دیر تک نہیں سونا چاہیئے۔

لباس بلاشبہ انسان اور بالخصوص عورتوں کی زیب و زینت ہوا کرتا ہے لیکن اس میں فیشن کی لعنتوں نے شریک ہو کر اس کو انسانی صحت کے لئے سخت مضرت رساں بنا دیا ہے، لباس میں فیشن کو برقرار رکھنے کے لئے اکثر عورتیں صحت بخش غذا سے اپنے اور اپنے بچوں کو محروم رکھتی ہیں فیشن کی وجہ سے عورتیں لباس کی صحت کو نقصان پہونچانے والی تراش اختیار کرتی ہیں اور گھنٹوں نہیں بلکہ مہینوں اس پر دیدہ ریزی کرتی ہیں۔ ڈھیلے ڈھالے کپڑوں کے بجائے اب عورتیں تنگ اور چست لباس پہننے کی عادی ہو رہی ہیں جو اُن کے بعض اعضا پر غیر معمولی دباؤ ڈالکر مضرت کا باعث ہوتی ہے۔ ہموار تلے کی جوتیوں اور گورگابیوں کے بجائے اونچی ایڑی کی گورگابیوں کا رواج عورتوں میں اور بالخصوص تعلیمیافتہ عورتوں میں عام ہو رہا ہے جو صحت کے نقطۂ نظر سے نہایت مضرت رساں ہے ان سے جسم کا تمام بوجھ پنجوں پر پڑنے کی وجہ سے نہ صرف پاؤں ہی بدنما ہو جاتے ہیں بلکہ اس کا اثر پورے قد کی خوشنمائی پر پڑتا ہے، انھیں اونچی ایڑیوں سے اعضا کا طبعی توازن برقرار نہ رہنے کی وجہ سے اکثر عورتیں بعض نسوانی اور دماغی امراض میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔

صحت اور خوبصورتی کی خواہش رکھنے والی عورتوں کو اس قسم کے مضرت صحت فیشنوں سے بچنا چاہیئے، لباس اس حد تک ڈھیلا اور موسم کے مطابق سرد یا گرم استعمال کرنا چاہیئے کہ جسم کے کسی حصہ کو اذیت نہ پہونچے، قیمتی لباس کا نتیجہ اکثر صحت بخش غذا اور صحت کے دوسرے لوازم میں کمی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اسی طرح کا مدار لباس پر حد سے محنت صرف کرنے کا اثر صحت پر خراب ہوتا ہے اس سے آنکھیں اور اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور طبیعت کی شگفتگی فنا ہو جاتی ہے، صحت اور حقیقی خوبصورتی صرف سادہ، آرام دہ اور صاف ستھرے لباس سے قائم رہتی ہے۔

روم میں جاپانی دفتر بند

واشنگٹن۔ ۳۰؍ جنوری؛ کورین نیشنل فرنٹ فیڈریشن کو ایک اطلاع ملی ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی گورنمنٹ اب اپنے ملک کو اس بات کے لئے تیار کر رہی ہے کہ اُسے اب تنہا ہی لڑنا پڑے گا۔ یورپ میں فوجی صورت حالات اور متوقع اتحادی حملہ کے پیش نظر جاپان کے دفتر خارجہ نے اپنے متعدد ماہرین پروپیگنڈا کو ہدایت کر دی ہے کہ ہدایت ملتے ہی وہ فوراً جرمن مقبوضہ علاقوں سے واپس چلے آئیں اور اپنے دفتر بند کر دیں۔ روم اور اٹلی کے دیگر کئی شہروں میں پہلے ہی جاپانی پروپیگنڈا کے دفتر بند کر دئے گئے ہیں۔

بچّوں کی دنیا

اچھے کاموں کا پھل

انسان کا کوئی کام اور کوئی خیال ایسا نہیں ہے جو بے انتہا نتیجہ پیدا نہ کرتا ہو۔ اعمال بد اور نیک دونوں ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔

ذلیل سے ذلیل اور ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میرے قول و فعل کا کسی پر کچھ اثر نہیں ہر شخص اپنی بداعمالیوں اور نیک اعمالیوں سے دنیا کی بدیوں اور نیکیوں کی تعداد بڑھا رہا ہے جس طرح اگلوں کے اقوال و افعال کا اثر ہم پر ہے اسی طرح ہمارے اعمال کا اثر آئندہ زمانے میں [illegible] رہو گا۔

[illegible] سیکڑوں صدیوں کی سعی و [illegible]شش سے تربیت پاکر اس حالت کو پہنچا ہے، گویا تمام گزشتہ نسلیں ایک دوسرے کے دوش [illegible] دوش کھڑی ہیں، اسی طرح موجودہ نسلیں بھی قول و فعل کے [illegible] کو آیندہ نسلوں میں جاری رکھیں گی، پس کسی انسان کا کام فنا نہیں ہوتا، تاہم اس کے عمل نیک ہوں خواہ بد ہمیشہ اپنا اثر پیدا کرتے رہیں گے۔ اگر انسان اس مضمون کو خوب سوچے تو غور و فکر کے بعد انسان اپنے نیک کاموں سے خوش اور بُرے کاموں سے خوف زدہ ہو سکتا ہے۔

اس جہان کے ایک ایک ذرہ میں انسان کی بھلائی بُرائی کا اثر موجود رہتا ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ ہوا ایک کتب خانہ ہے جس میں ہر انسان کے الفاظ لکھے رکھے ہیں۔ وہ کل وعدے جو وفا نہ ہوئے، وہ جملہ سخت الفاظ جو منہ سے نکالے گئے، وہ تمام گالیاں جو دی گئیں سب کا نقش ہوا میں موجود ہے، صرف ہوا ہی نہیں بلکہ زمین، سمندر اور تمام اشیا انسان کے افعال اور خیالات کی شاہد ہیں۔

غرض جو کام ہم کرتے ہیں، جو لفظ ہم بولتے ہیں جو حرکت ہم کرتے ہیں، جو بات ہم سُنتے ہیں، سب میں اثر ہے اور وہ اثر برابر پھیلتا جاتا ہے صرف ہماری ہی ذات پر محدود نہیں رہتا بلکہ ساری قوم کو اپنے رنگ میں رنگتا ہے۔

مسولینی کی تقریر

روم۔ ۳۱؍ جنوری؛ روم ریڈیو نے کل رات مسولینی کی ایک تقریر براڈکاسٹ کی جو روم کے دکھن میں اتحادی فوجوں کے اُترنے کے متعلق مسولینی نے کی ہے اس میں مسولینی نے کہا ہے کہ یہاں فوجیں اُترنے کا اطالویوں کے اخلاق پر گہرا اثر پڑا ہے۔

مسولینی نے اپنے ہیڈکوارٹر میں جنرلوں کی ایک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ غیر مشروط ہتھیار ڈالنے سے جن پر ۳؍ ستمبر کو دستخط کر دئے تھے اور جس کا اعلان ۸؍ ستمبر کو کیا گیا پتہ چلتا ہے کہ یہ صرف نہ اپنے ساتھی سے دغا کرنا تھا اور اطالویوں کو دھوکا دینا تھا بلکہ مادر وطن کے خلاف بڑا سنگین جرم تھا اور ایک مجنونانہ حرکت تھی۔ اس فعل کا یہ نتیجہ ہوا کہ خشکی سمندر اور ہوا میں اٹلی کی مسلح فوجوں کی طاقت بالکل ختم ہو گئی ستمبر کے آخر میں ہم جب اپنی فوجوں کو دوبارہ منظم کرنے کے کام میں لگے اس وقت ہماری فوج بالکل ختم ہو چکی تھی سب سے زیادہ اثر حوصلہ پر پڑا ہے۔ اطالویوں کے حوصلے بالکل پست ہو گئے تھے۔ اطالوی سوشل ری پبلک کو فوج کو پرانی شاہی فوج کی نقل نہیں کرنا چاہیئے۔

مسولینی نے مزید کہا کہ ہمارے لئے یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ ہم تماشائی کی طرح سب کچھ دیکھتے رہیں ہمیں اپنے ملک اور خاصکر روم کے بچاؤ کیلئے زبردست تیاری کرنا چاہیئے۔

پردۂ فلم

"ہماری بات" کا دہلی میں شاندار افتتاح

بمبئی ٹاکیز لمیٹڈ کی تازہ فلم "ہماری بات" جس کا دہلی میں عرصہ سے انتظار ہو رہا تھا جمعہ ۲۱؍ جنوری سے "ناولٹی ٹاکیز" میں ریلیز کر دی گئی ہے۔ اس فلم کا ٹریڈ شو جمعرات کو شام کے ۳½ بجے دیا گیا جس میں فلم ڈسٹری بیوٹرز، اخبار نویس اور دیگر معزز شہری مدعو تھے۔

بمبئی ٹاکیز کی فلموں کی تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ "کنگن سے لیکر" ہماری بات "تک بمبئی ٹاکیز نے ہر فلم میں ترقی کی طرف قدم بڑھایا ہے۔ ہر فلم میں ہر طبقہ کے لئے تفریح کے ساتھ کوئی نہ کوئی ترقی پسند پیغام دیا گیا ہے، پبلک ہر جگہ ان فلموں کو نواز رہی ہے چنانچہ "جھولا"، "بسنت" اور "قسمت" جوبلیاں منا چکی ہیں اور اب "ہماری بات" ہر جگہ کامیابی کے نئے ریکارڈ قائم کر رہی ہے۔

"ہماری بات" کے افسانے میں گو کوئی نئی جدت نہیں لیکن دلچسپ ہے، اس کے مکالمے مختصر مگر عام پسند ہیں اور ان میں مزاحیہ چاشنی اتنی دی گئی ہے کہ تماشائی فلم کے شروع سے آخر تک مگن رہتا ہے۔ "ہماری بات" کے گانے بھی ترقی پسند اور عام فہم ہیں، میوزک ڈائرکٹر نے ان گانوں کی اتنی دلکش طرز میں پیش کی ہیں کہ بار بار گانے سُننے کو دل چاہتا ہے کئی گانے ایسے ہیں جو زبان زد عام ہو جائیں گے۔

"ہماری بات" میں ممتاز علی اور ثریا نے تین دلفریب رقص پیش کئے ہیں، ممتاز علی مشہور رقاص ہے لیکن ثریا پہلی دفعہ رقاصہ کے رول میں پیش ہوئی ہے، ان دونوں کے مشترکہ ناچ قابل دید ہیں۔

"ہماری بات" کے اداکاروں میں دیوکارانی، جے راج، شاہنواز، ڈیوڈ وغیرہ نمایاں اداکاری کر رہے ہیں۔ دیوکارانی عرصہ دراز کے بعد پردۂ سینما پر پیش ہوئی ہے۔ اور ایک نوجوان لڑکی کا پارٹ نہایت خوبی سے ادا کیا ہے۔

اسپین کو تیل کے جہازوں کی روانگی ملتوی

لندن۔ ۳۰؍ جنوری؛ امریکہ نے اسپین کو تیل کے جہازوں کی جو روانگی ملتوی کی ہے اب معلوم ہوا ہے کہ درحقیقت یہ قدم برطانی ایما پر رکھا گیا ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسپین کے متعلق اپنی مشترکہ پالیسی میں لندن اور واشنگٹن کس حد تک ایک ہیں برطانی حکومت امریکی حکومت کی طرح اس امر سے باخبر ہے کہ اسپین کی حکومت نے ابھی حال میں جرمنی کو ادھار دینا منظور کیا ہے جس سے جرمنی کو اسپین میں شورش پھیلانے میں امداد مل جائے گی، اس اسکیم کی پوری تفصیلات ابھی نہیں مل سکی ہیں اور اس سوال پر میڈرڈ میں تحقیقات ہو رہی ہے۔

شام کا نیا آئین

دمشق۔ ۲۷؍ جنوری؛ شام کے نئے آئین کی پہلی دفعہ پر منگل کو عملدرآمد ہوا جبکہ ری پبلک کے صدر اور پارلیمنٹ کے ممبران نے پہلی دفعہ آئین کے لئے حلف وفاداری اُٹھایا۔

اقوال زریں

کلی کھلنے کے بعد پھر کلی نہیں ہو سکتی۔

وہ اپنے کو کبھی نہیں سمجھ سکتا جو ہمیشہ دوسروں کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔

انسان کی پہلی غلطی انسانیت کا ثبوت ہے اور اسکو بار بار دُہرانا حیوانیت ہے۔

پاک ہونا، فرشتہ ہونا ہے اور پاک بننے کی کوشش کرنا انسان ہونا ہے۔

آزادی ہماری ہے اگر ہم اپنے کو آزاد خیال کر لیں۔

زندگی بذات خود موت کی ایک صورت ہے اور اس پر بھروسہ کرنا موت ہے۔

محبت راز ہے پھر بھی راز بن کر نہیں رہتی۔

رئیس وہ ہے جس کا دل رئیس ہے۔

انسان کام سے پریشان نہیں ہوتا یہ کام کا خیال ہے جو اسکو پریشان رکھتا ہے۔

انسان وہ ہے جو اندھیرے میں دیکھے۔

اوج وہ ہے جہاں پستی بیکار ہو جائے۔

وہ قیدی قیدی نہیں جو خیال سے آزاد ہو۔

موج تبسم

جج:۔ تم عرصہ بیس سال سے میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہو کیا تمھیں شرم نہیں آتی؟

ملزم:۔ (گڑگڑاکر) مگر اب تو مجھے پنشن ملنی چاہیئے۔

کافی عرصہ بارش نہ ہوئی تھی اور لوگ بارش کے لئے دعا مانگنے کی خاطر گرجا گھر میں گئے وہاں پادری نے ان سے کہا:۔ "تم کو خدا پر بالکل اعتقاد نہیں اور یہی وجہ ہے کہ تمھاری مرادیں بھی پوری نہیں ہوتیں، تم یہاں بارش کیلئے دعائیں مانگنے آئے ہو مگر کیا مجال کہ تم میں سے کوئی ایک شخص بھی چھتری ساتھ لایا ہو۔ تم میں سے کسی کو [illegible] نہیں۔"

زبردست بارش کے بعد جب کچھ سکون ہوا تو تین کینیڈین فوجی ایک جگہ پر سو گئے، اس کے تھوڑی دیر بعد زبردست دھماکے کی آواز آئی جس سے ان کی نیند کھل گئی، ایک نے دریافت کیا "یہ کیا ہو گیا ہے؟" دوسرے نے جواب دیا:۔ "کہیں نزدیک ہی بم پڑے ہیں" پہلا بولا خدا کا شکر ہے میرا خیال تھا کہ پھر بارش آ گئی۔

جج:۔ تو کیا تم مجرم کے پیچھے بھاگتے ہوئے گئے تھے،

سپاہی:۔ جناب میں سڑک تک اس کے پیچھے دوڑتا رہا"

جج:۔ پھر کیا ہوا پکڑا کیوں نہیں؟

سپاہی:۔ اس لئے کہ وہ ایک مکان میں گھس گیا میں نے دیکھا کہ وہاں لکھا تھا "اندر آنیکی اجازت نہیں"۔

عجیب معلومات

درختوں کو عشق بازی کا شوق

اب تک تو دنیا یہی سمجھتی [illegible] حیوان اور انسان ہی میں محبت کا جذبہ موجود ہے [illegible] چلا ہے کہ پودے اور درخت بھی آپس [illegible] دوسرے سے محبت کرتے ہیں چنانچہ ایک ہی قسم کے دو چار درخت اگر قریب لگے ہوئے ہوں تو وہ ایک دوسرے کی جانب جھک کر ایک دوسرے سے بالکل پیوست ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح چھوٹے پودے بھی ایک دوسرے کی جانب جھک جاتے ہیں۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسے [illegible] درخت جو جھکنے کے بعد ایک دوسرے سے قریب ہو [illegible] گئے ان میں سے کسی ایک کو کاٹ دیا جاتا ہے تو دوسرا [illegible] غم میں سوکھ جاتا ہے یا اس کی نمو میں فرق آ جاتا ہے۔

۶۹ برس تک پانی کا ایک قطرہ نہیں پیا

ہنری بینجر دنیا کا وہ عجیب و غریب انسان ہے جس نے ۶۹ سال تک پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں پیا یہ دودھ اور دوسری چیزوں پر گزارہ کرتا رہا لیکن اس نے پانی کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔

"ہنری بینجر" کی عمر ۱۰۲ برس کی ہوئی ہے، ابتدائی عمر میں تو وہ عام لوگوں کی سی زندگی گزارتا رہا لیکن ۳۳ سال کی عمر کے بعد اس نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ مرتے دم تک پانی کو ہاتھ نہیں لگائے گا۔

افسانہ

ٹوٹا ہوا تارا

از جناب محمد امین ششر قنوری

اس کا نام تارا تھا، جب میری آنکھوں کے آگے اس کا ہنس مکھ چہرہ آتا ہے میرے ذہن میں جگمگاتے ہوئے ستاروں کی بساط بچھ جاتی ہے۔ بچپن سے سنتا آ رہا ہوں کہ تاروں بھرے آسمان پر جو لکیر کھنچی ہوئی ہے یہ پریوں کا راستہ ہے اور وہ ناچتی ہوئی جاتی ہیں، ممکن ہے شاعرانہ تخیل ہو مگر میں تو [illegible] سمجھتا ہوں اسی لئے بھی کہ تارا پیچ مچ اس راستہ پر چلتی پھرتی ہو [illegible] مسکراتی اور ہنستی ہوئی، اس کے پاؤں کی چاپ سے [illegible] گھنگرو سے بجنے لگتے ہیں۔

میری اس سے ملاقات ایک گاؤں میں ہوئی جس کا میں نام بتانا نہیں چاہتا، یہ میرے لئے پہلا موقعہ تھا کہ مجھے شہر کی فضا سے نکل کر کسی دُور کے گاؤں میں جانے کا اتفاق ہوا تھا، میری عمر اس وقت چوبیس سال کی تھی، اور وہ سولہ برس کی ہو گی۔ شاید اس سے بھی ایک دو سال زیادہ، عموماً اس عمر میں لڑکیاں ہمارے ملک میں عورت معلوم ہونے لگتی ہے مگر وہ ایک بھولی بھالی لڑکی تھی شاید افلاس نے اُسے ابھی اس مقام پر نہیں جانے دیا تھا کہ مجھے اس پر عورت کا دھوکا ہوتا، اس کے تن پر دو ہی کپڑے تھے، ایک میلا لنگا اور صدری، جن پر جابجا مختلف رنگوں کے پیوند لگے ہوئے تھے، اُس کے اُڑتے اُڑتے بال بے ترتیبی سے پیٹھ پر لہرا رہے تھے، وہ گوبر کے ڈھیر پر کھڑی آرنے چُن رہی تھی، مجھے اُجلے کپڑوں میں دیکھ کر اس کی نظریں بے تابانہ اُٹھ گئیں، اس کی نگاہوں میں کتنا استعجاب تھا، کشش تھی کہ ایک لمحہ کے لئے میں ٹھٹک کر رہ گیا۔

"سیٹھ کیسے آئے ہو یہاں تم؟" یکایک وہ چونک کر بولی،

میں نے پھر ایک مرتبہ اُسے سر سے پاؤں تک بغور دیکھا، اُسے بتلاتا بھی گیا، قریب کے قصبہ میں کاروبار کے سلسلہ میں آیا تھا جی میں آیا کہ چلو یہاں کے دیہات بھی دیکھتا جاؤں، یوں ہی بطور تفریح، میرا اور کوئی مقصد نہ تھا۔

مسکرا کر بولا:۔ "یہ کیا جمع کر رہی ہو؟"

"آرنے" وہ بولی، میری ماں ان سے کھانا پکائیگی میرا باپ نہیں ہے، ماں نے دوسرا بیاہ کیا ہے وہ بھولے انداز سے کہہ رہی تھی اس طرح جیسے میں اس کا ہمدرد تھا۔

"تیرا دوسرا باپ کیسا ہے؟" میں نے دلچسپی سے کہا،

"بڑا خراب ہے" وہ بول اُٹھی، مجھے روز مارتا ہے، میری ماں سے کہتا ہے کوئی سیٹھ آ جائے تو اسے بیچ ڈالوں یہ بہت کھاتی ہے ہمارے گاؤں میں اناج بالکل نہیں ہوتا یہاں کے لوگ بہت خراب ہیں لڑکیوں سے اچھا سلوک نہیں کرتے جانوروں سا برتاؤ کرتے ہیں ان سے بھی بدتر" وہ کہنی دکھا کر بولی، یہ مار ہی کا تو نشان ہے کل اُس نے مجھے بہت مارا تھا، میں نے چونک کر اس کی کہنی کو دیکھا، سیاہ نشان چمک رہا تھا۔

"بڑا ظالم ہے تیرا باپ" بولا،

"ہاں، میری ایک چھوٹی بہن ہے تین سال کی، وہ اس کی اپنی بیٹی ہے اس سے بہت پیار کرتا ہے کھانے کو اچھی اچھی چیزیں دیتا ہے۔

"تم اس سے چھین کر کھا لیا کرو" مسکرا کر بولا،

"وہ مجھے جان سے نہ مار ڈالے گا، افسردہ ہو کر بولی،

"وہ تمھیں کیوں بیچنا چاہتا ہے، میں نے پوچھا،

"لالچی ہے!" وہ بھرا کر بولی، میرے کھانیکو اس کے پاس کچھ نہیں، چند روز ہوئے ہمارے گاؤں میں ایک سیٹھ آیا تھا تم سے بہت بڑی عمر کا میرے باپ نے پچاس روپے مانگے تھے میرے اور وہ تیس دیتا تھا۔ باپ نے کہا ان داموں میں کہیں سُندر چھوکری آتی ہے، سیٹھ کے پتلے نانواں تو تھا مگر بہت کنجوس معلوم ہوتا تھا، مجھ سے بولا میں تم سے شادی کروں گا میری پہلی بیوی مر گئی ہے، تمھاری عمر کے دو بچے ہیں تمھیں اچھے کپڑے پہننے کو دوں گا، اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دوں گا، میں بہت خوش ہوئی، بولی مجھے مارو گے تو نہیں بولا تمھاری ایسی لڑکیوں کو کہیں مارا جاتا ہے، تم تو" رُکتے ہوئے بولی "سیٹھ جو لوگ اچھے کپڑے پہنتے ہیں، اچھا کھاتے ہیں وہ کتنے بھاگوان ہوتے ہیں؟"

معلوم لڑکی کتنی بھولی باتیں کر رہی تھی، یہ سِن یہ حُسن اور پچاس روپے، بیچاری لڑکی اپنے مول کو نہیں جانتی تھی، میں سوچ رہا تھا جیسے اُس نے بہت بڑی بات کہدی تھی، یہ خود کو بیچنے پر کس قدر آمادہ ہے، چند کوڑیوں کے مول، کتنی خوش ہو رہی ہے ظالم سوتیلے باپ کے چھٹکارا پانے کے لئے آزادی آزادی، تو کتنا دلفریب خواب ہے کہ انسان خوشی خوشی اپنے آپ کو تیرے حوالے کر رہا ہے، یہ لڑکی کتنی سُندر سپنا دیکھ رہی ہے مگر میں اسے لے کر کروں گا بھی کیا، گھر میں میری شادی کی تیاریاں ہو رہی تھیں اسے لیکر پہنچ گیا تو لوگ کیا کہیں گے۔ گھر والوں کی ساری خوشیاں خاک میں مل جائیں گی، ٹوپی اُتار کر بالوں پر ہاتھ پھیر رہا تھا عجب کشمکش میں مبتلا تھا۔

وہ اپنی کہنی کو بار بار دیکھ رہی تھی میری نظریں اس کے معصوم چہرے پر جمی ہوئی تھیں میں نے دماغ پر زور ڈالا، سماج اور برادری مجھے گھورتی ہوئی نظر آ رہی تھی، یہ جھوٹا ہے مکار ہے، عیاش ہے چاروں طرف سے آوازیں سُنائی دے رہی تھیں بھلا کہیں ان داموں لڑکیاں بھی ملتی ہیں، کوئی بھنگن ہو گی چماری ہو گی، نہ جانے کیسی ہے، کون ہے، یہ بھگا کر لایا ہے میری باتوں کا کوئی یقین نہیں کرے گا۔

پھر اس کی باتیں مجھے یاد آ گئیں، مسرتوں کا وہ قصر جو اس کے معصوم دل میں تعمیر ہو رہا ہے، میرے انکار پر گر پڑے گا جہاں ایک شادی ان کی مرضی سے ہو رہی ہے وہاں یہ ایک میری مرضی سے بھی سہی، گر میری ہونے والی بیوی اس کے ساتھ لونڈیوں کا سا برتاؤ کرے گی، طعنوں سے اس کا کلیجہ چھید ڈالیگی، کیا میں اس کی آرزوؤں کو یوں پامال ہوتا ہوا دیکھ سکوں گا، اِس کونپل کو خاک میں نہیں ملنے دونگا ہمت کر کے بولا:۔ ✱

✱ لڑکی مجھے اپنے باپ کے پاس لے چلو" وہ آرنے چھوڑ کر میرے ساتھ ہو لی، اس کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا بولی، "میرے ساتھ شادی کرو گے نا؟" اُسی بھولے پن سے بولی،

"ہاں!" مسکرا کر بولا، وہ اُچھلتی ہوئی میرے آگے آگے جا رہی تھی،

"باپو، باپو" وہ ایک بغیر کیواڑ کے مکان میں گھس گئی،

"سیٹھ آیا ہے باپو" اس کی آواز آ رہی تھی،

تھوڑی دیر کے بعد ایک ادھیڑ عمر کا مرد باہر نکلا مجھے دیکھ کر بولا۔ سیٹھ پچاس سے کم نہیں لوں گا۔

میرے ہاتھ جیب کی طرف بڑھے کاغذ کے پانچ ٹکڑے اس کے ہاتھوں میں کانپ رہے تھے اُس لڑکی کے دام، وہ مُسکرا رہا تھا، غالباً ایک بڑی مصیبت سے چھٹکارا پانے کی خوشی میں۔

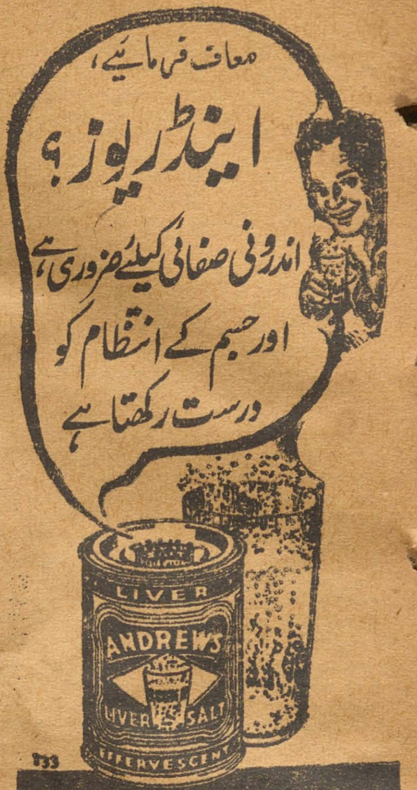
میں اُسے گھر لے آیا، میرا گمان صحیح نکلا، ہر ایک مجھے حیرت سے دیکھ رہا تھا جیسے کوئی میں نے بڑا گناہ کیا تھا، یہ لڑکی کہاں سے لے آئے" ماتا جی بولیں، میں نے فیصلہ کن انداز سے کہا،

شادی کروں گا تو اس کے ساتھ، مجھے دنیا کی پرواہ نہیں، جگ ہنسا ہی کرتا ہے پتا جی زندہ ہوتے تو شاید یہ نوبت نہیں آتی، تم میرے لئے ماں بھی ہو اور باپ بھی، جو کہہ رہا ہوں اس میں ذرہ برابر بھی جھوٹ نہیں ہے"

میں نے سارا قصہ اور اپنا عندیہ صاف صاف کہدیا، ماں نے ایک نظر تارا پر ڈالی، وہ نظر جو ایک ماں اپنی بیٹی پر ڈالتی ہے، میں نے دیکھا، ماتا ان کی آنکھوں سے پھوٹ رہی تھی، آنسو پلکوں پر کانپ رہے تھے، بولیں:۔ "میری بیٹی جیتی ہوتی تو آج اتنی ہی بڑی ہوتی، ہائے وہ کیسے ماں باپ تھے جنھوں نے ایسی سُندر لڑکی کو بیچ ڈالا، کہتے ہوئے اُنھوں نے تارا کی پیشانی چُوم لی،

رشتہ داروں نے مجھے برادری سے خارج کر دیا، مجھے اس کا غم نہ تھا، میری اور تارا کی شادی ہو گئی، رواج کے مطابق ماتا جی نے اس کا نام بدل ڈالا مگر مجھے اس کا وہی پُرانا نام پسند تھا، اسی نام سے پکارتا، ریشمی ساڑی جگمگاتے ہوئے زیورات، تارا یہ سب پہن کر کتنی خوش نظر آ رہی تھی، میں نے کہا:۔ تارا اب خوش ہو نا؟ جواب میں اس نے مُسکرا کر گردن جھکا لی، اس کی جھکی جھکی آنکھیں، معصومیت اور بیش قیمت زیورات سب نے مل جُل کر اس کے حُسن کو چار چاند لگا دئے تھے وہ مجھے بہت حسین نظر آ رہی تھی، میری آنکھیں جھپکنے کا نام نہیں لیتی تھیں، اسکی صحت پہلے سے بہت بہتر ہو گئی تھی۔ اس کی

(باقی بر صفحہ ۶ کالم ایک کے نیچے)



اشتہار نیلام درختان

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ مندرجہ ذیل سڑکوں کے درختان کے ٹنڈر بنام ڈویژنل ناربست صاحب، اٹاوہ ڈویژن، اٹاوہ ۱۴ فروری ۱۹۴۴ء تک بھیجدیں۔

تمام شرائط و فہرست درختان دفتر جناب ڈسٹرکٹ سپلائی افسر صاحب کانپور میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

۱۔ کانپور، ہمیرپور روڈ۔ میل ۵ تا ۲۰

تعداد درختان

۱۔	نیم	۲۹
۲۔	چیلی	۶۰۰
۳۔	آم	۷
۴۔	شیشم	۴۸
۵۔	جامن	۲۴
۶۔	نیم	۶
۷۔	املی	۱
۸۔	ببول	۱۰۱
۹۔	روبخ	۳۳۰
۱۰۔	چیونکر	۲۷
۱۱۔	متفرق	۱۳۵

۲۔ کانپور، کالپی روڈ میل ۷ تا ۲۰

تعداد درختان

۱۔	نیم	۱۳
۲۔	چیلی	۳،۵
۳۔	آم	۲۴
۴۔	شیشم	۱۱
۵۔	مہوا	۳۵
۶۔	جامن	۱۴۳
۷۔	نیم	۳۶
۸۔	سرس	۱۹
۹۔	املی	۷۷
۱۰۔	متفرق	۴۱۹

(مہر عدالت) دستخط سپلائی افیسر کانپور

ہٹلر کی تقریر

برلن۔ ۳۱ جنوری، ایک بات یقینی ہے [illegible] اس [illegible] میں صرف ایک فاتح ہوگا اور [illegible] یا تو جرمنی ہوگا یا سویٹ روس۔ جرمنی جیت گیا تو یوروپ زندہ رہ جائے گا اگر روس جیت گیا تو یوروپ ختم ہوجائے گا۔ یہ ہے وہ رائے جو ہٹلر نے ظاہر کی جبکہ نازی [illegible] اقتدار آنیکی گیارہویں سالگرہ کے [illegible] ہٹلر نے مزید کہا کہ اس لڑائی کا نتیجہ خواہ کچھ [illegible] انگلینڈ کی پوزیشن ختم ہوچکی ہے اب طاقتوں کے پرانے توازن کو برقرار رکھنے کا سوال نہیں رہا بلکہ اب یہ سوال ہے کہ اس لڑائی کے بعد وہ کونسی طاقت ہوگی جس کا یوروپ پر غلبہ ہوگا۔ وہ طاقت یوروپین قوموں کا خاندان ہوگا جس کی نمائندگی یوروپ کی سب سے مضبوط سٹیٹ (جرمنی) کرتی ہے یا بالشویک طاقت یعنی روس ہوگی، جرمنی اس لڑائی [illegible] لئے لڑرہا ہے بلکہ تمام یوروپ کیلئے لڑرہا ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے ہٹلر نے کہا کہ برطانوی اخباروں کا یہ خیال قطعی [illegible] ہے کہ اگر بالشو [illegible] فتح پاگیا تو بالشویک اہل جرمنی کا [illegible] یہ خیال بھی جنون سے کم نہیں [illegible] فوراً بعد برطانیہ روس سے نئی لڑائی لڑنے کو تیار ہوجائے گا۔ جب سلطنت کو لڑائی میں اس قدر زبردست نقصان اُٹھانا پڑرہا ہے وہ نئی لڑائی نہیں لڑسکے گا۔ سوال یہ نہیں ہے کہ آیا لڑائی کے بعد برطانیہ اور امریکہ بالشوازم کے خلاف لڑیں گے۔ ان کے روبرو اسوقت یہ مسئلہ ہوگا کہ اپنے اپنے ملک کے اندر بالشوازم کے خلاف کس طرح بچاؤ کی لڑائی لڑی جائے۔ برطانیہ بالشوکوں کے ساتھ لڑائی روکنے کے قطعی نااہل ہے اس میں اتنی بھی طاقت نہیں ہے کہ وہ ان لوگوں پر بھی قابو حاصل کرسکے جو اس ملک کے اندر کمیونسٹ طبقہ پیدا ہوگیا ہے۔ اگر اس لڑائی میں جرمنی کو فتح حاصل نہ ہوئی تو اٹرتی مچھی اور وکھسلیدروپ کی قیمت کا چند ماہ کے اندر فیصلہ ہوجائے گا، جرمن قوم کا بالکل صفایا ہوجائیگا۔ ہر وہ ملک جو برطانیہ کی طرح یہودیوں کا ساتھ دے گا اس پلیگ کی موت مرجائے گا تاوقتیکہ اس میں اتنی طاقت ہو کہ وہ آخری وقت مقابلہ کرسکے، یوروپ کو بچانے کی تمام ذمہ داری اہل جرمنی اس کی مسلح فوجوں اور اس کے ساتھیوں پر ہے

اگر جرمنی کی طاقت ختم ہوگئی تو یوروپ میں اور کوئی طاقت ایسی [illegible] ہوگی جو ہنوں کے نئے حملہ کو روک سکے اور جرمنی کا تو بالکل ہی خاتمہ ہوجائے گا۔

نیشنل سوشلسٹ فرقہ یوروپ کو برقرار رکھنے کا مرکز بن گیا ہے۔ صرف وہی ملک جو سب چھوتوں سے پاک ہو اپنی سرحدوں سے باہر بالشوازم کا مقابلہ کرسکتا ہے، جرمنی میں یہودیوں کی طاقت بالکل ختم ہوچکی ہے۔

نیشنل سوشلسٹ انقلاب کی بدولت جرمن قوم کو وہ ہتھیار مل گئے ہیں جو کہ اس کو زندہ رکھنے کیلئے ضروری ہیں اور جن کی طاقت اس بڑی لڑائی میں ثابت ہوچکی ہے۔ پورب اور پچھم میں ہم پر جو قومیں حملہ کررہی ہیں ان پر فتح [illegible] قوم کے ہر فرد کے وشواس اور اندرونی یقین پر منحصر ہے، فتح کے علمبردار صرف مورچہ پر لڑنے والے سپاہی ہی نہیں بلکہ ملک کے اندر [illegible] والے لوگ بھی ہیں۔

[illegible] پیش آئیں ملک کے لوگ کبھی [illegible] ہوں گے۔ ان کو اپنی [illegible] اور مورچوں پر لڑنیوالی اولاد کی قیمت معلوم ہے۔ مورچوں پر لڑنے والے اپنے قدم پیچھے نہیں ہٹائیں گے خواہ ان کو کتنی ہی مشکلوں کا [illegible] کرنا پڑے کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ ان پر ہی ان کی ماتربھومی کی [illegible] کا دارومدار ہے۔ آتشیں گولے اور تیز مادہ آتشگیر والے بم برساکر عوام کے حوصلے پست کرنے کی کوشش سے قوم کے حوصلے اور زیادہ مضبوط ہوجائیں گے۔ نیشنلسٹ سوشلسٹ کے ذریعہ ہماری قوم کی زندگی کے نظام کو ترتیب دینے کے بارھویں سال میں عوام کو بہت سی مشکلیں اور مصیبتیں پیش آئیں گی اور ان سے زبردست قربانیوں کا مطالبہ کیا جائیگا۔ طوفان میں ہمارے بہت سے بہترین آدمی ختم ہوگئے ہیں لیکن ایک روز طوفان بھی ٹھنڈا پڑجائے گا تب دھندلے بادلوں سے ایک دفعہ پھر ان لوگوں پر سورج چمکے گا جو مصیبت کے دنوں میں ثابت قدم رہے اور ایمانداری سے اپنا فرض ادا کرتے رہے۔ آج ہم پر جتنے زیادہ تفکرات ہیں اتنا ہی زیادہ ان لوگوں کو خدا کی طرف سے صلہ ملے گا جو وفاداری سے دشمن کے مقابلہ پر ڈٹے رہیں گے۔ اس قدر مشکلوں اور مصیبتوں کے باوجود اہل جرمنی کو شاندار فتح حاصل ہوگی۔

ترکی میں پھر زبردست زلزلہ

انقرہ، ۳۱ فروری، ترکی کے زلزلہ کے بارہ میں جو تازہ خبریں ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ شہر گرئیڈے کی ۸۰ فیصدی سے زیادہ عمارتیں تباہ و برباد ہوگئیں۔ زلزلہ کا جھٹکہ صرف بیس سکنڈ تک رہا۔ اس زلزلہ کا اثر اس سے زیادہ وسیع علاقہ میں پڑا جتنا کہ پہلے خیال کیا گیا تھا۔ کسٹا ہونی میں جو کہ انقرہ سے ۱۱۰ میل اتر کو ہے کچھ نقصان ہوا۔ صوبہ انقرہ کے تین گاؤں میں زلزلہ سے نقصان ہوا۔ انقرہ ریڈیو نے کل رات بتلایا کہ ضلع انقرہ کے گاؤں میں زلزلہ سے ۱۱۳ اشخاص ہلاک ہوئے۔ ۹۰ زخمی ہوئے، ۸ سو سے زیادہ مکانات تباہ ہوگئے۔ اس سے پہلے جو خبریں آئی تھیں ان میں بتلایا گیا تھا کہ شہر گرئیڈے جسکی آبادی ۲۵ ہزار ہے بالکل برباد ہوگیا ہے، زلزلہ کے جھٹکے تمام ترکی میں محسوس کئے گئے۔

کنڈیل ابزرویٹری اور استنبول کے درمیان سلسلہ رسل و رسائل ٹوٹ گیا تھا مگر اب قائم ہوگیا ہے، گرئیڈے استنبول سے ۲۰۰ میل پچھم میں ہے اور کالے سمندر سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ پچھلے دو تین سال سے ترکی میں برابر زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہورہے ہیں۔ اس زلزلہ سے پہلے جو زلزلہ آیا تھا اس میں پچاس ہزار آدمی بے گھر ہوگئے تھے ۲۰۱۶۰ مرگئے تھے۔

بحکم جناب تحصیلدار صاحب تحصیل ڈیراپور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد او ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۷۷

بعدالت مال مقام تحصیل ڈیراپور ضلع کانپور

پنڈت گنگا پرشاد — مدعی

بنام شیام سندر لال — مدعا علیہ

بنام شیام سندر لال ولد مکٹ بہاری لال قوم کائستھ ساکن موضع اونگ آباد ڈاکخانہ پرگنہ ڈیراپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت باقی لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۸ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیراپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجیئے اور جواب دہی دعویٰ کی کیجیے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے، پس آپکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجیے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

حُروں کی سرگرمیاں پھر شروع ہوگئیں

کراچی، ۲۷ جنوری، کھپرو تعلقہ میں لاکاں نہر کے قریب حُروں کے ایک گروہ نے کل رات دو ہندو دوکانداروں کو قتل کردیا۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں حال ہی میں ایک لاری جلادی گئی تھی اور کئی اشخاص جلادئے گئے تھے۔





فوجیں اُتارنے والے ہوائی جہاز

چارلسٹن۔ (دکھن کارولینا) ۳۰ جنوری، سمندری محکمہ کے نائب وزیر ریلیف پارڈ نے کہا کہ اس سال کے آخر تک امریکہ اسی ہزار فوجیں اُتارنے والے ہوائی جہاز اور امدادی جہاز تیار کرے گا جن سے وہ تمام مورچوں پر دشمن کے خلاف سمندری اور خشکی کی لڑائی جاری رکھے گا، اب تک بیس ہزار جہاز تیار ہوچکے ہیں۔

چنکنگ۔ ۲۶ جنوری، بحری تار، چنکنگ ریڈیو نے انگریزی زبان میں براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ دو سو سے زائد چینی عالموں کو جنہیں

روس کی مالی پوزیشن اب بھی مضبوط ہے

لندن۔ ۳۰ جنوری! روس کے وزیر مالیات سوسیو کریز زیریف نے سپریم سوویٹ کے جلسہ میں بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ۲½ سال کی زبردست لڑائی کے بعد بھی مالی اور صنعتی لحاظ سے روس کی پوزیشن پہلے سے زیادہ مضبوط ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ روس کی صنعتی اور مالی پوزیشن پانچ سالہ اسکیم نے بہت مضبوط بنادی تھی۔

زبردست نقصان کے باوجود ۱۹۴۰ء اور ۱۹۴۱ء اور ۱۹۴۲ء کے بجٹ متوازن ہیں۔

ملک میں کانگریس کا اثر کم نہیں ہوا ہے

بمبئی۔ ۳۰ جنوری! چند حلقوں میں جو یہ خیال پیدا ہوگیا ہے کہ کانگریسی لیڈروں کو مسلسل قید میں ڈالنے اور کانگریسی لیڈروں کو برسر اقتدار نہ رکھنے سے ملک پر سے کانگریس کا اثر ختم ہوگیا ہے اور سردست کانگریس مُردہ ہوچکی ہے یہ قطعی غلط ہے اور گمراہ کن ہے مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ اگر مجلس آئین ساز کے عام انتخاب ہوں تو انتخاب میں کانگریس کی جیت ہوگی، اور اس کو سب سے زیادہ ووٹ حاصل ہوں گے۔

یہ ہے وہ رائے جو مشہور لبرل لیڈر سر چمن لال سیتلواد نے اخبار ٹائمز آف انڈیا میں ایک خط کے دوران میں ظاہر کی ہے۔

ملک میں جمود کا ذکر کرتے ہوئے سر چمن لال سیتلواد نے کہا کہ جمود کے جاری رکھنے سے نہ تو حکومت برطانیہ کو فائدہ ہے اور نہ ہندوستان کے لوگوں کا ہی بھلا ہے۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ جمود ہندوستانیوں کا پیدا کیا ہوا ہے اور ان کو ہی اسے حل کرنا چاہیئے۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ اگر زیادہ نہیں تو حکومت برطانیہ بھی ہندوستانیوں کے درمیان خوشگوار تعلقات پیدا کرانے کی اتنی ہی ذمہ دار ہے جتنے کہ ہندوستانی ہیں۔

ہندوستانیوں کے جمود کی ذمہ داری برطانیہ پر

برمنگھم۔ ۳۰ جنوری! مسٹر سورنسن لیبر ممبر پارلیمنٹ نے کل برمنگھم میں ہندوستان کے ہفتہ کے سلسلہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کو ہندوستان کا مسئلہ حل کرنے کی ذمہ داری منظور کرنا چاہیئے، ہمیں صرف یہ کہنے پر اکتفا نہیں کرنا چاہیئے کہ اب ہندوستانیوں کی باری ہے لیکن کے اس مرحلہ پر یہ کہنا چاہیئے کہ ہمیں کچھ کرنا چاہیئے اور جمہوریت کے لئے ہم نے جو دعوے کئے ہوئے ہیں ان کو پورا کرنا چاہیئے۔

لندن۔ ۲۹ جنوری! سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر کیسی کی جگہ لارڈ موئنے کو مڈل ایسٹ کا ریذیڈنٹ منسٹر مقرر کیا گیا ہے۔

سستے کپڑے آپ کس طرح خرید سکتے ہیں؟

اس سے پیشتر کہ کرلینے کی دھمکی دی گئی۔ کپڑے کی کمی کے برعکس جیسا کہ بیوپاری لوگ مہینوں سے کہہ رہے تھے، جو اعداد اگست میں بیوپاریوں نے گورنمنٹ کے پاس بھیجے اُسے ظاہر ہوا کہ تاجروں کے پاس ۲ ارب ۰۰ کروڑ گز کپڑا ہے، یہ اعداد تخمینہ کے سب سے بڑے اعداد سے بھی زیادہ نکلے، کپڑے کے اس اسٹاک کو پبلک کو فروخت کرنیکی آخری تاریخ مقرر ہوجانے کی وجہ سے قیمتیں خود بخود تیزی سے گرنے لگیں۔

کپڑے کی قیمت کو کمپٹیشن کے ذریعہ کم کرنیکی کوشش کی گئی جو اسٹینڈرڈ کلاتھ کی قیمت سے مقابلہ ہونے کی وجہ سے ہوا جسے گورنمنٹ براہ راست ملوں سے خریدتی ہے اور غریبوں کے فائدہ کے واسطے مقررہ قیمت پر فروخت کرتی ہے، چونکہ دو ارب گز اسٹینڈرڈ کپڑا ہر سال تیار کیا جا رہا ہے اس لئے [illegible] کی کوئی بھی مقتدر جماعت اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی واقعہ یہ ہے کہ اس وقت [illegible] حصہ میں غیر اسٹینڈرڈ قسم کے سستے کپڑے کی قیمت اسٹینڈرڈ کپڑے [illegible] جو کہ ایک خوشگوار اثر ہے اور جسے اسٹینڈرڈ کلاتھ کے حامیوں کی اولوالعزمی میں اکثر کمی واقع ہوتی ہے۔

جب آپ کپڑا خریدنے بازار جائیں تو دوکانداروں کو منہ مانگی قیمت نہ ادا کریں۔ ہر قسم [illegible] مقرر کردی گئی ہے جن کی تعداد ۳۰۰۰ کے قریب ہے، اور نیا کپڑا جو تیار کیا جا رہا ہے اس پر عوام کی واقفیت کے واسطے قیمتیں درج کردی گئی ہیں۔

اگر آپ ستمبر ۱۹۴۳ء کے [illegible] ہوشیاری سے کام لیجئے، آپ سے کیا قیمت مانگی جا رہی ہے، آپ چھ مہینے پیشتر کیا قیمت ادا کرتے، اور جنگ کے پیشتر آپکو کیا قیمت دینا پڑتی، ان تمام باتوں کا اندازہ لگائیے، ۳۱ دسمبر ۱۹۴۳ء کے پہلے ہفتوں میں کپڑے کے بیوپاری اگست سے پہلے کا بچا ہوا تمام کپڑے کا اسٹاک جو تین ارب گز کے قریب تھا اور ملوں میں آٹھ مہینوں میں تیار ہونے والے کپڑے کے برابر تھا، فروخت کرنا چاہتے تھے۔ اسی وجہ سے انھیں کپڑوں [illegible] کم کرنا پڑی تھیں جیسا کہ گورنمنٹ کا مقصد تھا، اب [illegible] نے کیونکہ [illegible] نامناسب دام نہ ادا کریں کیونکہ کپڑے کی [illegible] ہے پُرانا ہو یا نیا بہت زیادہ کمی ہوگئی ہے۔

ہر ایک سے کہدیجئے

کہ عمدہ قسم کے کپڑے کی قیمتیں بھی مقرر کردی گئی ہیں جو جون ۱۹۴۳ء کی قیمتوں سے ۴۰ فیصدی کم ہیں، جنگ کے باقی عرصے تک قیمتوں کا اس طرح مناسب رہنا اس بات پر منحصر ہے کہ ہر خریدار کپڑا خریدتے وقت اپنے اختیارات حاصل کرے اور تھوک مال کی کم کی ہوئی قیمتوں کے مطابق مناسب دام دے کر ہی کپڑا خریدے یا صرف وہی کپڑا خریدے جس پر مقررشدہ قیمت درج ہو۔ اور اس بات پر بھی منحصر ہے کہ ہر شخص جو کنٹرول کی ان تدابیر سے واقف ہے اپنے دوستوں اور ملنے والوں سے ان کا چرچہ کرے خاص طور سے ان لوگوں کو بتلائے جو غریب اور ناسمجھ ہیں "عقلمند خریدار مہر شدہ کپڑا خریدنا پسند کرتا ہے!" کے نعرے ہر شخص کو لگانا چاہیئے۔

راجہ جی کو ڈاکٹر کی ڈگری

حیدر آباد ۲۷ جنوری! عثمانیہ یونیورسٹی کے چانسلر نواب چھتاری نے یونیورسٹی کے سالانہ کانوکیشن کے موقع پر سری یت راج گوپال آچاری کو ڈاکٹر آف ۔۔ کی آنریری ڈگری عطا کی۔

قیمتوں کا کامیاب کنٹرول

قیمتوں کے گر جانے کے متعلق ایک دلچسپ کہانی ہے جو قیمتوں پر کامیاب کنٹرول کی ایک کہانی ہے۔ دوران سال ۱۹۴۲ء اور ۱۹۴۳ء کے پہلے نصف حصہ میں کپڑے کی قیمتیں رفتہ رفتہ بڑھتی گئیں، اور کپڑے کے تھوک و خوردہ بیوپاریوں نے یہ بات لوگوں کے ذہن نشین کردی کہ ملک میں کپڑے کا قحط ہے اور ملوں میں تیار کیا ہوا تمام کپڑا فوجی ضروریات کو پورا کرنے میں استعمال ہو رہا ہے، اگست ۱۹۳۹ء میں کپڑے کی جو قیمتیں تھیں مئی ۱۹۴۱ء تک بڑھ کر دوگنی، اکتوبر ۱۹۴۲ء میں سہ گنی اور جون ۱۹۴۳ء میں جنگ کے پہلے کے زمانہ سے پانچ گنی سے بھی زیادہ ہوگئیں۔ قیمتوں میں اس قدر اضافہ کے کئی وجوہات تھے جس کی وجہ سے ان لوگوں کو سخت مصیبت اٹھانی پڑی جن کی آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ ان وجوہات میں خاص یہ تھے:-

(الف) کپڑے کی تیاری کے اخراجات میں اضافہ۔

(ب) کپڑے کے بیوپاریوں نے کپڑے کا اسٹاک جمع رکھ کر کپڑے کی قیمت میں غیرمعمولی اضافہ کر دیا۔ جون ۱۹۴۳ء میں گورنمنٹ نے کپڑے کی تیاری کے اخراجات اور بیوپاریوں کے فائدہ کو کنٹرول کرنے کی تدابیر اختیار کیں۔ ایک آرڈیننس کے ذریعہ روئی کی زیادہ سے زیادہ قیمت مقرر کردی گئی اس طرح سٹہ بازوں کے دائرہ عمل کو محدود کرکے کاشتکاروں کو روئی کی اچھی قیمت ملنے کا انتظام کردیا گیا۔ اس کے بعد ایک ٹکسٹائل کنٹرول بورڈ گورنمنٹ کو مشورہ دینے کے لئے بنایا گیا جس میں ملوں، بیس گوڈس مرچنٹس، مزدوروں، باربرداری، روئی کے کاشتکاران اور استعمال کرنیوالوں کے نمائندے شامل ہیں تاکہ وہ یہ مشورہ دے کہ کس طرح کپڑے تیار کرنے اور اس کو استعمال کرنیوالوں تک پہونچانے کے مختلف معاملوں پر کنٹرول کرکے کپڑے کی قیمتوں کو مناسب بنایا جائے۔

ٹکسٹائل کنٹرول بورڈ نے مختلف سب کمیٹیاں بنائیں، ہر ایک کے ذمہ ملوں میں تیاری کی لاگت اور ملوں کی مشکلات کی اہم باتیں کردی گئیں جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ملوں اسٹور، کیمیکل، رنگ، مشینری، علٰحدہ حصّوں وغیرہ پر روئی کی قیمت کے علاوہ کنٹرول قائم ہے، ٹکسٹائل انڈسٹری کو محفوظ رکھنے کے خیال سے کوئلہ، اخراجات، اور سپلائی وغیرہ کا خاص خیال رکھا جاتا ہے، مال کو لانے و لیجانے کے معاملات اور ترجیح دینے کے متعلق ایک علٰحدہ کمیٹی ہے، دوسری کمیٹیاں ملوں اور ہاتھ کے بنے ہوئے کپڑے میں اضافہ کرنے کی کوششیں کررہی ہیں جو کپڑے کی قیمت کو کم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور جمع رکھنے کے برعکس پالیسی ہے۔ اس کمیٹی کی کوششوں سے ہاتھ سے بنے ہوئے کپڑے کی تعداد ایک ارب ۵۰ کروڑ گز تک بڑھ جانے کی اُمید ہے جو ملک کے دو لاکھ پاورلوم سے تیار ہونیوالے کپڑے میں اضافہ کریگا اور ملک میں کپڑے کی کمی کے امکانات کا نام و نشان بھی مٹادے گا۔

کپڑے کی قیمت میں غیرمعمولی اضافہ کپڑا جمع رکھنے کی وجہ سے تھا جیسا کہ جون ۱۹۴۳ء میں معلوم ہوا جبکہ کاٹن کلاتھ اینڈ یارن کنٹرول آرڈر کے مطابق دوکانداران و بیوپاریوں کو جولائی کے آخر تک کپڑے کے اسٹاک کے متعلق اعداد دینا پڑے اور اس اسٹاک کے فروخت کیواسطے ۳۱ اکتوبر آخری تاریخ مقرر کی گئی (جو ۳۱ دسمبر تک بڑھادی گئی تھی، کیونکہ کپڑے کا اسٹاک بہت زیادہ تھا) اور اس تاریخ کے بعد

افسانہ

(بقیہ صفحہ ۴)

عادات، بات چیت، دن بدن میں اس میں نمایاں تبدیلی دیکھ رہا تھا، وہ میرے پاس خوش تھی، بہت خوش، سارے گھر کا کام اپنے ہاتھوں سے کرنا اس کا روز کا معمول تھا، کوئی اس سے مل کر یہ گمان نہ کرسکتا تھا کہ وہ کسی نچلے طبقہ کی لڑکی ہے یہ وہ باتیں تھیں جو میرے دل میں اس کے لئے اور زیادہ جگہ بنا رہی تھیں۔

ایک روز میں نے دیکھا وہ پڑوسی کی بیوی سے کتاب پڑھ رہی تھی۔

"یہ لکھنا پڑھنا کب سے شروع کیا ہے تم نے" میں نے پوچھا، وہ مسکرا کر بولی:- "دوپہر کو گھر میں کوئی کام نہیں ہوتا پڑوس میں چلی جاتی ہوں کچھ نہ کچھ تو سیکھ ہی لوں گی"۔

اس کا یہ شوق دیکھ کر میں نے اس کی پڑھائی کا باقاعدہ انتظام کردیا، دو ہی برس کی محنت سے تارا زینے سے آسمان پر پہنچ گئی، اب وہ ان پڑھ نہ تھی، اس کا دل پہلے سے زیادہ منور ہوگیا تھا، ایک رات وہ کوئی کتاب دیکھ رہی تھی میں نے مذاقاً کہا:۔

"کونسی ڈگری حاصل کرنے کی صلاح ہے جو رات دن کتابوں سے چمٹی رہتی ہو"

"آپکو بُرا معلوم ہوتا ہے" کسی قدر سنجیدگی سے بولی۔

"نہیں تو، بلکہ خوشی ہوتی ہے"

مُسکرا کر بولی، جس روز آپ کے لائق بن جاؤں گی مجھے تو تب خوشی ہوگی"

"یہ کیا کہہ رہی ہو تارا" بعجلت بولا، تم تو اب بھی مجھ سے ہزار درجہ بہتر ہو"

"مگر میں تو یہ نہیں سمجھتی، جب آپکو سمجھنے لگوں گی تب شاید کہہ سکوں"

"آخر اور کیا چاہتی ہو میں بھی تو سنوں" خوشی کو روک کر بولا،

وہ بولی:- "آج سے چند برس پہلے کے واقعات پر جب غور کرتی ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپکے احسانات کا ایک شائبہ بھی ادا نہیں کرسکی"

"سنو تارا" میں نے کہا، یہ کیا ہر روز لے بیٹھتی ہو ایسی باتیں، بس بھول جاؤ، بھول جاؤ کہ وہ سب سپنا تھیں"

"کیسے بھول جاؤں، وہ بولی، گوبر کے ڈھیروں پر کھڑی ہوکر آرتے چننے والی لڑکی اپنی حقیقت کو بھول سکتی ہے جسے آپ نے آج کچھ سے کچھ بنادیا۔

"چھوڑو ان باتوں کو، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا آؤ باہر چلیں"

"اس وقت؟" وہ بولی،

"ہاں کیا ہرج ہے دس ہی تو بجے ہیں ابھی" گھڑی دیکھ کر بولا،

دونوں کھلی سڑک پر [illegible] ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا۔

"تارا [illegible] کتنی سہانی معلوم دے رہی ہے تاروں بھری رات"

وہ میری طرف دیکھ کر مسکرائی "آپ شاعروں کی سی باتیں کرنے لگتے ہیں بعض اوقات"

"شاعر" میں ہنس پڑا، تمہاری محبت نے مجھے شاعر بنادیا ہے"

ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے میرے ساتھ آسمان کے ستارے بھی ہنس رہے ہیں میرا جی چاہتا تھا کہ خوب ہنسوں، کھلکھلا کر ہنسوں، رُکتے ہوئے بولا۔

"پاگل نہ بنئے" وہ میرا ہاتھ کھینچ کر بولی،

"تمہیں پاکر میں کس قدر خوش ہوں میری خوشی کا شاید تمہیں اندازہ نہ ہوگا۔

اس نے مسکراتے ہوئے سر کو میرے شانے پر ڈال دیا، دور آسمان پر ایک ستارہ ٹوٹ کر ہماری طرف بڑھا روشنی بکھیرتا ہوا فضا میں گم ہوگیا۔

امریکہ کے تقریباً ڈیڑھ لاکھ سپاہی کام آچکے

واشنگٹن۔ ۳۱ جنوری! لڑائی ہونے سے اب تک امریکہ کی فوج کے کتنے آدمی کام آچکے ہیں اس کے متعلق جو تازہ بیان شائع ہوا ہے اس میں بتلایا گیا ہے کہ ان کی تعداد ۱۴۶۱۸۷ ہے ان میں سے ۳۲۱۵۳ ہلاک ہوئے ۵۹۵۱۰ زخمی ہوئے ۲۳۴۱۷ لاپتہ ہیں اور ۲۹۰۹۸ قیدی ہیں ان میں ۱۹۲۳ قید میں مرگئے ہیں۔

جرمنی کے ۹۱ ہوائی جہاز برباد

لندن۔ ۳۱ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۹۱ جرمن ہوائی جہاز برباد کرد ئے گئے جبکہ امریکی جاری بمباروں کی ایک بڑی ٹکڑی نے کل برنزوک میں ہوائی جہاز بنانیکے کارخانہ پر اور ہنوور میں صنعتی کارخانوں پر بمباری کی۔

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے ۔ جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۵/-
ششماہی ۲/۱۲
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ ۲/-

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

VOL. 39 NO. 7

CAWNPORE. Saturday. 12 FEBRUARY. 1944

کانپور شنبہ ۱۲ فروری ۱۹۴۴ء مطابق ۱۶ صفر المظفر ۱۳۶۳ھ

جلد ۳۹ نمبر ۷

ادبیات

حاصل الہام

از خطیبۂ ہند ناہیدۂ سخن سیدہ اختر صدر آل انڈیا زنانہ مسلم لیگ

دل ورائے سحر و شام بھی کر لیں کچھ دیر
ہر نفس حاصل الہام بھی کر لیں کچھ دیر

عظمتِ اسلام بدنام بھی کر لیں کچھ دیر
یاد بھولا ہوا اک نام بھی کر لیں کچھ دیر

زلف کو عارضِ روشن پہ ترے بکھرا کر
کفر کو صورتِ اسلام بھی کر لیں کچھ دیر

حلقۂ گیسوئے مشکیں سے گزر کر تیرے
عشق کو طائرِ بے دام بھی کر لیں کچھ دیر

اس قدر تیز نہ چل سانس تو لے موجِ حیات
سیرِ میخانۂ آلام بھی کر لیں کچھ دیر

زندگی کی ہمہ گیری سے نہ پاؤ گے نجات
مرنے والو چلو آرام بھی کر لیں کچھ دیر

شعر ہے مصلحِ اقوامِ دو عالم اختر
فکرِ مستقبلِ اقوام بھی کر لیں کچھ دیر

سلام شوق

از جناب ماسٹر ساجد امیٹھوی

دلِ غریب کی آہیں سلام کہتی ہیں
جدھر سے روز گزرتے تھے آپ میرے لئے
بچھڑ چکی ہیں جو تم سے کبھی گلے مل کر
تمام رات کی جاگی ستائی نیندوں کی
دکھا کے ایک جھلک چھپ گئے ہو تم جن سے
لٹا تھا پہلے پہل قافلہ جہاں دل کا

تمھیں کسی کی نگاہیں سلام کہتی ہیں
لٹی لٹائی وہ راہیں سلام کہتی ہیں
اُداس اُداس وہ باہیں سلام کہتی ہیں
خراب حال نگاہیں سلام کہتی ہیں
وہ بے قرار نگاہیں سلام کہتی ہیں
وہ آج تک تمھیں راہیں سلام کہتی ہیں

پہونچ نہ پائیں جو بابِ قبول تک ساجد
تھکی تھکی سی وہ آہیں سلام کہتی ہیں

دنیائے اسلام

فرانسیسی مراکو میں عربوں اور فرانسیسیوں میں تصادم شروع ہو گئے

لندن۔ ۳۰ فروری، ریوٹر کا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی مراکو میں قوم پرست عربوں اور فرانسیسی حکام میں تصادم شروع ہو گئے ہیں۔ اس خبر کے متعلق تفاصیل معلوم کرنے اور تصدیق کرنے کے لئے تمام کوششیں ناکام رہی ہیں بکمشنر امور خارجہ نے اس سلسلے میں جو بیان دیا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ ربط واقع فرانسیسی مراکو میں جو تصادم ہوا ہے اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ گلیوں میں لڑائی کی وجہ سے دس بارہ آدمی ہلاک ہو گئے۔ جرمن ایجنٹ گرفتار کر لئے گئے۔ ان میں سے ایک عرب قوم پرست لیڈر تھا۔ فرانسیسی پولیس نے ۱۵ جرمن ایجنٹوں کو گرفتار کر لیا۔ لوگوں نے پادریوں میں مظاہرے کئے۔ ایک جرمن ایجنٹ ایک عربی اسکول میں پروفیسر تھا۔ یہ شخص کافی عرصہ جرمنی میں رہ چکا ہے، اتوار کو طلبا نے بھی مظاہرے کئے۔

اور ایک اطلاع ہے کہ شنبہ کی صبح کو ربط میں تین تصادم ہوئے تھے۔ یہاں سے ایک میل کے فاصلے پر بیلے میں تصادم ہوئے اس کی وجہ یہ تھی کہ لوگوں نے بازاروں میں مظاہرے کئے تھے، تین فرانسیسی سپاہی اور دو فرانسیسی شہری ہلاک ہوئے، فوج بلائی گئی جس نے مشین گن کا استعمال کیا۔ کیسلینکا میں معمولی واقعات ہوئے۔ چند گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ فرانسیسی ایجنٹ عرصہ سے مراکوں میں اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

عراق میں شامی مشن

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) شامی وزیر خارجہ ہز ایکسلنسی کامل مردام بے کے زیر قیادت ایک شامی مشن عراق میں آیا ہوا ہے اور اس ملک کے رہنماؤں کے ساتھ اس مسائل پر جن سے شام و عراق دونوں کا مشترکہ مفاد وابستہ ہے تبادلۂ خیالات کر رہا ہے۔ یہ وفد اپنے اس دورے میں جن مسائل پر بحث مباحثہ کرے گا ان میں وفاق عرب کا مسئلہ بھی شامل ہے۔

عراقی اخبارات نے اس وفد کی آمد پر اس کا تپاک خیر مقدم کیا۔ "الرائے العالم" نے لکھا ہے "عرب ملکوں کے پایہ تختوں میں وفاق عرب کے متعلق حال میں جو گفت و شنید ہوئی ہے وہ اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ ایک ایسے وفاق کی ضرورت ہے جو عرب ملکوں کے مشترکہ مفادات پر مبنی ہو۔" "الزمان" نے یہ رائے ظاہر کی "شام اور عراق کا معاہدہ کا درمیانی سمجھوتہ وفاق عرب کے سلسلہ کی پہلی کڑی ہوگا"۔

بغداد سے واپسی پر شامی وزیر خارجہ مردام بے حجاز جائیں گے جہاں وہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود اور سعودی عربستان کے رہنماؤں سے ملاقات فرمائیں گے اور ان کے ساتھ بھی وفاق عرب کے مسئلہ پر بحث مباحثہ کریں گے۔ یہ ملاقاتیں مجوزہ عرب کانفرنس کے انعقاد کا پیش خیمہ ہیں۔ یہ کانفرنس مصری وزیر اعظم مصطفےٰ نحاس پاشا طلب کریں گے اور تمام عرب ملکوں کے نمائندوں کو اس میں شرکت کی دعوت دیں گے۔

شام اور لبنان کا معاہدہ

بیروت (بذریعہ ہوائی ڈاک) شامی اور لبنانی حکومتوں نے اس معاہدہ کے تحت جو فرانسیسی حکام کے ساتھ پچھلے مہینہ میں ہوا تھا یکم جنوری سے فرانسیسی حکام سے بالواسطہ محصولوں کا انتظام لے لیا ہے۔

شام اور لبنان نے اپنے محصولوں کی آمدنی تقسیم کرنے کے لئے ایک مشترکہ کونسل قائم کی ہے۔

وزیر اعظم لبنان نے ایوان لبنان میں اس معاہدہ کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے اُمید ہے کہ بالواسطہ محصولوں کے انتظام کی منتقلی پر ارکان حکومت کے ساتھ شامل ہو کر اظہار مسرت کریں گے۔ ارکان نے میری توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی ہے کہ بعض اخبارات نے شام۔ لبنان اور فرانس کے اس باہمی معاہدہ کا اعلان کرتے ہوئے انتداب کا ذکر کیا ہے"

"مجھے آپ پر یہ امر واضح کر دینا چاہیئے کہ ہم نے یہ گفت و شنید مساوات اور خود مختاری کے اصولوں کے مطابق کی۔

حجاز ریلوے شامی حکومت کے پاس چلی جائیگی

دمشق (بذریعہ ہوائی ڈاک) شامی وزیر اعظم سعد اللہ الجابری بے بالواسطہ محصولوں کا انتظام شام اور لبنان کے ہاتھ میں آجانے کا اعلان کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ "حجاز ریلوے کے شامی حصہ کے انتظام کے بارے میں بھی ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ یہ انتظام مستقبل قریب میں شامی حکومت کے ہاتھ میں دیدیا جائے گا۔

عرب فیڈریشن اور برٹش گورنمنٹ

لندن۔ ۲۹ جنوری کی شام کو سکریٹری امور خارجہ نے یہ خیال ظاہر فرمایا ہے کہ برٹش گورنمنٹ کو عرب کے فیڈریشن کی گفتگو سے ہمدردی ہے، ان سے یہ دریافت کیا گیا کہ حال میں کانفرنس منعقد کرنے کے مسئلہ میں کیا اطلاعات ہیں۔ موصوف نے فرمایا کہ حال میں کوئی عرب فیڈریشن منعقد نہیں ہوئی، عرب گورنمنٹ کے مختلف نمائندوں سے مشورے چند مہینوں میں ہو رہے ہیں لیکن اس کے متعلق کوئی بیان نہیں دیا جا سکتا۔ ان کو ان مشوروں کے باب میں کوئی ذمہ داری نہیں لی جا سکتی۔

ایران کا طلائی ذخیرہ۔ طہران۔ ۳۱ جنوری تاج فارس کے جواہرات جو اپنی ظاہری قیمت ۴۴ ملین ریال سے کہیں زیادہ مالیت کے ہیں کاغذی سکوں کی پروتی کے لئے درکار نہ ہوں گے، چاندی اور سونے کے موجودہ ذخائر اس کے لئے کافی ہیں۔ فارس نے ۱۳۰ ملین ریال کی مالیت کا سونا ریاستہائے متحدہ امریکہ سے اور جنوبی افریقہ سے منگایا ہے اور اسی طرح کے مساوی مقدار امریکہ میں برآمد کے لئے تیار ہے۔

ترکی زلزلہ کے نقصانات انقرہ۔ ۳۰ فروری۔ وزیر داخلی کے بیان کی بموجب ترکی کے زلزلے کے مجموعی نقصانات حسب ذیل ہیں:۔

ہلاک ۵۹۵ ، اور زخمی ۹۸۴ ۔ ۱۵۰۰ مکانات تباہ ہو گئے ہیں ۱۲۶ مکانوں کو نقصان پہونچا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقیم رہے زباں پہ بھی وہی ہو جو بات دل میں ہے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۲۹ کانپور شنبہ ۱۲ فروری سنہ ۱۹۴۴ء نمبر ۷

مرکزی اسمبلی کا بجٹ سیشن

۷ فروری کو نئی دہلی میں مرکزی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ کانگریس پارٹی بھی اجلاس میں شریک ہوئی۔ سوالات کے بعد اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر مسٹر اے۔ سی۔ دت نے مسز سروجنی نائیڈو پر پابندی کے سلسلہ میں تحریک التوا اجلاس پیش کی، کانگریس پارٹی اور نیشنلسٹ پارٹی کے علاوہ مسلم لیگ نے بھی تحریک کی حمایت کی۔ کئی انڈی پنڈنٹ ممبروں اور نامزدہ ممبروں نے بھی تحریک کی حمایت کی۔ مسٹر دت نے تحریک پیش کرتے ہوئے مسز سروجنی نائیڈو پر پابندی کو مطلق العنانہ قرار دیا۔ مسٹر یامین خاں نے تحریک کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کی پابندی غیر ضروری ہے اور وقت کی فضا کے خلاف ہے۔ آج اسمبلی میں کئی سرکاری بل بھی پیش ہوئے۔ یہ تجویز ۸ فروری کو ۴۴ ووٹوں کے مقابلہ میں ۴۷ ووٹوں سے مسترد ہو گئی۔

آج التوائے اجلاس کی پانچ تحریکوں کو یا تو چیئر نے یا گورنر جنرل نے پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔

فوڈ ممبر مسٹر جے۔ پی سریواستو نے ملک کی غذائی صورت حالات کے متعلق متعدد سوالوں کا جواب دیا۔ سردار منگل سنگھ کے سوال کے جواب میں فوڈ ممبر نے کہا کہ بنگال کے قحط کی تحقیقات کے سلسلہ میں یہ سوال زیر غور ہے کہ تحقیقات کا طریقہ کیا ہو، شرطیں کیا ہوں۔ وقت کیا ہو۔

سردار منگل سنگھ نے دریافت کیا تحقیقات کے بارے میں حکومت کی انتظامی تجویزیں کیا ہیں۔ سردار منگل سنگھ کے ایک اور سوال کے جواب میں فوڈ ممبر نے کہا کہ سنہ ۱۹۴۳ء میں اموات کے متعلق اعداد و شمار کو حکومت بنگال جمع کر رہی ہے، لیکن ابھی تک اعداد و شمار مکمل نہیں ہوئے۔

سردار منگل سنگھ:۔ وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں کس بنا پر بیان دیا تھا۔

فوڈ ممبر:۔ میں نہیں جانتا کہ وزیر ہند نے جو اعداد و شمار بتلائے وہ اُنھوں نے کس طرح حاصل کئے۔

فوڈ ممبر نے اے۔ سی۔ دت کے سوال کے جواب میں کہا کہ حکومت ہند نے حکومت برطانیہ پر سنہ ۱۹۴۳ء کے وسط ہی میں واضح کر دیا

کہ ہندوستان کو باہر سے اناج منگانے کی ضرورت ہے، سنہ ۱۹۴۳ء میں ۳۰۰۰۰۰ ٹن اناج باہر سے آیا۔ مزید اناج آنے کی توقع ہے۔

۸ فروری کو مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں کئی غیر سرکاری ریزولیوشن پیش ہوئے جن میں سب سے زیادہ اہم مسٹر لال چند نول رائے کا ریزولیوشن تھا جس کے ذریعہ اُنھوں نے گورنر جنرل با اجلاس کونسل سے سفارش کی ہے کہ ملک کا سیاسی جمود ختم کرنے کیلئے ملک کے سیاسی لیڈروں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا جائے، مسٹر این۔ ایم جوشی نے ریزولیوشن کی تائید کی۔ مسز رینو کا رائے نے کوئلے کی کانوں میں عورتوں کی بھرتی کے بارے میں تحریک التوا اجلاس پیش کی۔ یوم آزادی پر جو پابندیاں لگائی گئی تھیں ان کے بارے میں ہوم ممبر نے کہا کہ حکومت ہند نے اس موقع پر کسی خاص قسم کی ہدایتیں جاری نہیں کیں۔ اس موقعہ پر جو کارروائی کی گئی ہے وہ اس عام پالیسی کے مطابق ہے جس پر حکومت ہند اور صوبجاتی حکومتوں کے درمیان وقتاً فوقتاً تبادلۂ خیالات ہوتا رہتا ہے۔ صوبجاتی حکومتوں کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ کسی قسم کی پابندیاں لگائیں۔

نظر بندوں کی حالت کے بارے میں مرکزی اسمبلی میں مسٹر این۔ ایم جوشی کے سوالوں کے جواب میں ہوم ممبر نے کہا کہ تمام قسم کی قیدیوں کو خواہ وہ دہلی کے ہوں یا اور کہیں کے، بیماری کی حالت میں میو ہسپتال لاہور بھیجا جاتا ہے اور ان کو جنرل وارڈ میں داخل کیا جاتا ہے لیکن جن قیدیوں کو کوئی پیچیدہ مرض ہوتا ہے ان کے ساتھ مختلف سلوک ہوتا ہے، لیکن جو اسیر پرائیویٹ وارڈ کا خرچ خود برداشت کرنے کو تیار ہوتے ہیں ان کو پرائیویٹ وارڈ میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ ہسپتال کے اندر سیاسی نظر بندوں کیلئے الگ جگہ کا انتظام کرنا ممکن نہیں ہے۔

مسٹر جی۔ وی۔ دیش مکھ کے سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے بتلایا کہ مسٹر جے پر کاش نرائن کو حکومت ہند نے نہیں حکومت پنجاب نے بنگال ریگولیشن بابت ۱۸۱۸ء کے ماتحت نظر بند کیا ہوا ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ معلوم نہیں کہ ان کو کیا کیا سہولتیں مل رہی ہیں [illegible] معلوم ہے کہ ان کے ساتھ اے کلاس کے قیدیوں کا سلوک کیا جا رہا [illegible]

ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے کہا کہ چند سال سے ماتا کستوربا گاندھی کو دل کے دورہ کا عارضہ ہے اور ان کو کیوں رہا نہیں کیا گیا اس [illegible] سرکاری بیان میں واضح کر دئے گئے [illegible]

مسٹر دیش مکھ نے دریافت کیا آیا بنارس ہندو یونیورسٹی کو ہندوستان کے لئے ہواباز تیار کرنے کی اسکیم میں شامل نہیں کیا گیا۔ مسٹر ترویدی نے جواب دیا کہ حکومت کے پاس ہوائی تعلیم دینے کے لئے کافی اسٹاف نہیں ہے اس لئے اس کو اس میں شامل نہیں کیا گیا۔

۹ فروری کو مرکزی اسمبلی کے صدر نے مسٹر ایم [illegible] کی وہ تحریک التوا اجلاس منظور کر لی جس کے [illegible] "دور دورہ" پر بحث کرنا چاہتے [illegible] جو کہ صوبوں میں ڈیفنس [illegible] کے اطلاق [illegible] شروع ہو گیا جس کی مثال مسٹر پاروتی [illegible] جیسے وکیلوں کی جو کہ ملزموں کی پیروی کر رہے تھے گرفتاری [illegible] نظر بندی ملتی ہے، مسٹر کاظمی نے چیف جسٹس الہ آباد کے ریمارک کا حوالہ دیا جس میں اُنھوں نے کہا تھا کہ ڈیفنس آف انڈیا رولز نے ہائی کورٹوں کو بے بس کر دیا ہے۔

کپڑے کے بیوپاریوں کو ہدایت

مسٹر اے سی۔ ہربرٹ آئی۔ سی۔ ایس کانپور کے ٹاؤن راشننگ افیسر نے کپڑے کے بیوپاریوں کو یاد دہائی کی ہے کہ ۱۹۴۳ء کے کاٹن کلاتھ اور سوت کے کنٹرول آرڈر سے بیرونی ممالک سے آئے ہوئے کاٹن کلاتھ آرڈر سے بری نہیں ہیں۔

مندرجۂ ذیل چیزیں مشتہر کر دی گئی ہیں:۔

(a) باہر سے آیا ہوا کاٹن کلاتھ پوری گٹھری میں نہیں رہیگا اگر ۳۱ دسمبر ۱۹۴۳ء سے پہلے آیا ہے۔

(b) وہ تمام بیوپاری جن کے پاس ٹکڑوں میں ایسا اسٹاک ہے وہ کاٹن کلاتھ اور سوت کنٹرول آرڈر کے کلاز ۱۴ کے ماتحت فوراً ٹکسٹائل کمشنر کو درخواست بھیج دیں۔

۲۹ فروری ۱۹۴۴ء کے بعد اگر کسی بیوپاری کے پاس ایسا کپڑا برآمد ہوگا کہ جس کے لئے اس نے اجازت نہیں حاصل کی ہے تو اس پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

(c) اگر کسی بیوپاری کے پاس باہر سے آئے ہوئے کاٹن کلاتھ کا کچھ اسٹاک ہے تو وہ ۲۱ فروری ۱۹۴۴ء سے پہلے اس کے مخصوص فارم میں باہر سے آئے ہوئے کاٹن ٹکڑوں کا ایک اسپشل واپسی بنا کر دفتر میں بھیج دیں۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے دفتر میں نقد روپیہ کی ادائگی کا وقت ۱۰½ بجے دن سے ۲½ بجے شام تک مقرر ہے۔

[illegible] کانپور

شاہانہ تعلیمی عطیہ

حافظ محمد صدیق صاحب جو کانپور کے اولوالعزم تاجر، رئیس اور علمی و ادبی ذوق رکھنے والے بزرگ ہیں اُنھوں نے مبلغ آٹھ ہزار روپیہ کا شاندار عطیہ اسلامیہ گرلس ہائی اسکول بریلی کو عنایت فرمایا ہے۔ حافظ صاحب موصوف نے سال گزشتہ سے اسوقت تک مختلف اسکولوں کو تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ عنایت فرمایا ہے۔ حافظ صاحب موصوف کی ذات گرامی نہ صرف کانپور بلکہ صوبہ کے لئے باعث فخر ہے۔

مکانات کے نمبر

سکریٹری اپر انڈیا چیمبر آف کامرس نے میونسپل بورڈ کو لکھا ہے کہ پچھلے تشخیص کے بعد مکانات کے نمبر تبدیل نہ کئے جایا کریں بلکہ نئی عمارتوں میں [illegible] کے A یا B لگا دیا کریں اور یہی قاعدہ دنیا کے ہر حصہ میں رائج [illegible]

آزادی کا ہفتہ

۵ فروری سے ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی کی طرف سے لوگوں کی آزادی کا ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ شہر کے تمام حصوں میں جلسے کئے گئے اور جھنڈے فروخت کئے گئے۔ میونسپل پارک گوالٹولی میں پیپلس کنونیشن ہوا جس میں آزاد ہندوستان کے آئین پر غور ہوا۔ مسٹر جی۔ وی۔ کرکیلر سکریٹری ڈیموکریٹک پارٹی نے ایک رزولیوشن پیش کیا جس میں آزاد ہندوستان کے آئین کے اصولوں کو منظور کیا گیا۔

کپڑا کمیٹی

کانپور کپڑا کمیٹی نے ٹکسٹائل کمشنر بمبئی سے درخواست کی ہے کہ کپڑے پر ۱۰ فیصدی کا منافع بڑھا کر ۱۳ کر دیا جائے۔ کمیٹی کی رائے میں ۲۰ فیصدی منافع کو اسٹاکسٹ اور دیگر خوردہ دوکانداروں کے درمیان انصاف کے ساتھ تقسیم نہیں کیا گیا۔

کمپونڈر ایسوسی ایشن

کانپور کمپونڈر ایسوسی ایشن کی سالانہ جنرل میٹنگ ڈاکٹر پی۔ سی۔ ککر سول سرجن کی صدارت میں ۱۳ فروری کو ہوگی۔

تفریحی ٹیکس

کانپور اس وقت جس طرح انڈسٹریل حیثیت سے سارے صوبہ میں اول ہے اُسی طرح تفریحات میں بھی سارے صوبہ سے آگے جا رہا ہے اور یہ ایک قدرتی بات ہے کہ انسان کو محنت و مشقت کے بعد آرام کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

گورنمنٹ تفریحات یعنی سینما وغیرہ کی آمدنی پر جو چار آنہ فی روپیہ ٹیکس لیتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف جنوری سنہ ۱۹۴۴ء کے مہینے میں ٹیکس کی آمدنی چالیس ہزار ۱۴۰ روپیہ ساڑھے سات آنہ (۴۰۱۴۰/۷/۶) ہوئی ہے۔

نئے اسپتال کا معائنہ

لفٹیننٹ کرنل این۔ بگ۔ انسپکٹر جنرل سول اسپتال اور رائے بہادر سرجن [illegible] ڈی۔ آئی۔ بی نے ڈاکٹر پی۔ سی۔ ککر سول سرجن کانپور کے ساتھ نئے ہیلٹ اسپتال کا معائنہ کیا جو کانپور واٹر ورکس کے قریب بن رہا ہے۔

[illegible] جونس

سر ٹریسی گیرن جونس شمالی ہندوستان کے یورپین طبقہ کے انڈسٹریلسٹ میں سے ہیں جنھوں نے اس حصے میں صنعت و حرفت کی ترقی میں حصہ لیا ہے [illegible] میں ہندوستان سے واپس جا رہے ہیں۔

دیہات میں شکر

ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر نے ڈیرہ پور اور اکبر پور میں شکر کی سپلائی کے واسطے ملوں سے براہ راست بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔

رشوت کے جرم میں گرفتاری

مسٹر ایم۔ آئی رضوی کاٹن ہیں گوڈس انسپکٹر کو پراگ نراین کے دو کانداروں سے رشوت لینے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔

زیادہ قیمت لینے پر گرفتاری

اما شنکر اور کلکٹر گنج کے دیگر دوکانداروں کو سوت مقررشدہ قیمت سے زیادہ نرخ پر فروخت کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔

ڈاکٹروں کی میٹنگ

۱۴ فروری کو ڈاکٹروں کی میٹنگ کانپور مڈیکل ایسوسی ایشن کے دفتر میں ہوگی جس میں پٹرول۔ ٹائر اور ٹیوب کے ضرورتوں پر بحث و مباحثہ ہوگا۔

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

بحکم جناب مسٹر محمد منیر صاحب بار ایٹ لا سول و سشن جج بہادر کانپور

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۷ سنہ ۱۹۴۳ء

عدالت سیول اینڈ سیشن جج بہادر کانپور

نانہ پدھولال ولد شمبھو ناتھ قوم ویش ساکن بادشاہی ناکہ کانپور مدعی

بنام جاگیشر وغیرہ مدعا علیہ

بنام (۱) برج کشور ولد لالہ منی لال (۲) جاگیشر ولد بانکے لال (۳) شمبھو ناتھ ولد بانکے لال اقوام ویش اگروال ساکنان جگناتھ جی کی گلی جرنیل گنج کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت حساب فہمی کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۴ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰½ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوٰی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

بحکم لکشمی سنگھ منصرم

عدالت سشن و سول ججی کانپور

مہر عدالت

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

باجلاس جناب سید محمد ادریس صاحب بہادر منصف شہر اعظم گڈھ

بعدالت منصفی شہر اعظم گڈھ

مقدمہ دیوانی نمبر ۴۲۹ بابت سنہ ۱۹۳۰ء

متفرقہ نمبر ۳۶۳ بابت سنہ ۱۹۴۳ء

بابو نورنگ لال مدعی

بنام فرم سالک رام سیتارام وغیرہ مدعا علیہ

بنام سیتارام و مہابیر رام و شیو پوجن رام ولد سالک رام ساکن حسین گنج پرگنہ نظام آباد ضلع اعظم گڈھ مدعا علیہ

چونکہ ڈگریدار نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ سالک رام فوت ہو گیا ہے اور ان کے وارث سیتارام و مہابیر و شیو پوجن ورادھے شام ہیں۔ لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ ۲۴ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم محمد خلیل منصرم

عدالت منصفی شہر اعظم گڈھ

مہر عدالت

اطلاعنامہ واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے کہ حکم نیلام قطعی کیوں نہ صادر کیا جاوے

بحکم جناب مسٹر نورتن کمار منصف صاحب بہادر شہر کانپور

(دفعہ ۸۹ ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء)

بعدالت منصفی شہر کانپور

مقدمہ نمبر ۴۳۵ سنہ ۱۹۴۰ء

کانپور میونسپل بورڈ ڈگریدار سایل

بنام مسماۃ امامن وغیرہ مدیون ڈگری فریق ثانی

بنام (۱) مسماۃ امامن بیوہ محمد اسمٰعیل ساکن نئی سڑک بوچڑ خانہ خورد مکان نمبر ۹۳/۳۵ شہر کانپور (۲) مسماۃ سروری بیگم زوجہ علاء الدین ساکن بوچڑ خانہ خورد شہر کانپور

ہرگاہ مدعی ڈگریدار مذکورالصدر نے درخواست صدور حکم قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ و مکفولہ ڈگری نمبری ۴۳۵ سنہ ۱۹۴۰ء کہ جو بتاریخ ۹ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی بمطالبہ مبلغ ۹/۶ پائی گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائداد مذکورہ کے ہو تو اس عدالت میں بتاریخ ۱۹ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر ہو کر پیش کرو۔

آج بتاریخ ۲۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم

عدالت منصفی شہر کانپور

مہر عدالت

اشتہار نیلام درختان

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مندرجۂ ذیل سڑکوں کے درختان کے ٹنڈر بنام ڈویژنل فارسٹ افیسر صاحب اٹاوہ ڈویژن، اٹاوہ، ۱۴ فروری سنہ ۱۹۴۴ء تک بھیجدیں۔

تمام شرائط و فہرست درختان دفتر جناب ڈسٹرکٹ سپلائی افسر صاحب کانپور میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

اکبر پور، ہمیر پور روڈ، میل ۵ تا ۲۰

تعداد درختان

۱۔ سریس	۲
۲۔ چمیلی	۲۹
۳۔ آم	۶۰۰
۴۔ شیشم	۷
۵۔ جامن	۴۸
۶۔ نیم	۲۴
۷۔ املی	۱
۸۔ ببول	۹۹
۹۔ روینج	۳۳۰
۱۰۔ چیونکر	۲۷
۱۱۔ مہوا	۶۷
۱۲۔ متفرق	۱۳۵

۲۔ کانپور، کالپی روڈ میل ۷ تا ۳۰

تعداد درختان

۱۔ ببول	۷۷
۲۔ چمیلی	۱۳
۳۔ آم	۳۱۵
۴۔ شیشم	۲۴
۵۔ مہوا	۱۱
۶۔ جامن	۳۵
۷۔ نیم	۱۴۳
۸۔ سرس	۳۶
۹۔ املی	۱۹
۱۰۔ ارجنا	۱
۱۱۔ متفرق	۴۱۸

مہر عدالت

دستخط سپلائی افیسر کانپور

نوٹس

مندرجہ ذیل اے۔ آر۔ پی کے سامان کی خریداری کے لئے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں جو اے۔ آر۔ پی اسٹاف آفیسر کانپور کے پاس ۲۰ فروری سنہ ۱۹۴۴ء کے ۳ بجے شام تک پہونچ جانا چاہیئے۔

یہ سامان اے۔ آر۔ پی کے دفتر میں تعطیلات کے علاوہ کسی کام کے دن ایک بجے دن سے ۳ بجے شام تک دیکھا جاسکتا ہے۔

ٹنڈر ۲۱ فروری سنہ ۱۹۴۴ء کی شام کو ۳ بجے کھولے جائیں گے۔

۱۔ کینوس کی ڈولچیاں جس کی اونچائی ۱۰ انچ ہو تقریباً	(چار ہزار)	۴۰۰۰
۲۔ ٹار چین اور ریڈی سیل تقریباً	بیس درجن	
۳۔ دونوں طرف اور ایک طرف سرے والی کلہاڑیاں تقریباً	(پندرہ سو)	۱۵۰۰
۴۔ ڈیٹیز لالٹین چھوٹی اور بڑی تقریباً	(تین سو)	۳۰۰
۵۔ فیور ہینڈ لالٹین منجھولے سائز کی تقریباً	(چار سو)	۴۰۰
۶۔ ۱۴ فٹ لانبی بانس کی سیڑھیاں تقریباً	(تین سو)	۳۰۰
۷۔ کینوس ڈمس (DAMS) سائز ۲½ فٹ ڈائی میٹر	(چار)	۴
۸۔ ریٹلیس (RATTLES)		۲۸۰
۹۔ پانی کی بوتلیں تقریباً	(دو سو پچاس)	۲۵۰
۱۰۔ بجلی کی بتیوں کے لئے بتیوں کے ڈھکنے	(چار سو نوے)	۴۹۰
۱۱۔ کودنے کے جال	(تین)	۳
۱۲۔ شوویلس (SHOVELS) تقریباً	(آٹھ سو)	۸۰۰

دستخط جی۔ ال۔ متل

اے۔ آر۔ پی اسٹاف افیسر کانپور

۳۱ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء

سبدِ گل

پنجابی دوستوں کو شکایت ہے کہ پنجاب میں یو۔پی کے کچھ سر پھرے ایسے پائے جاتے ہیں کہ جب ان کے پاس شیخی جتانے کی اور کوئی چیز نہیں ہوتی تو علم وادب کی محفلوں میں اپنے "اہل زبان" ہونے پر اترایا کرتے ہیں اور اس میدان میں خود کو اقبال مرحوم کا بھی اُستاد سمجھتے ہیں، چنانچہ اس قسم کے اہل زبان کو بابا تعلق نے ایک محفل میں یوں مخاطب فرمایا:۔

لوگ کہتے ہیں آج محفل میں کوئی اہل زبان بیٹھے ہیں
ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں کیا کریں میہمان بیٹھے ہیں

۔۔۔۔۔۔

کرو دشاعر کی آج ڈاکٹری پیٹ بھی دیکھو آنت بھی دیکھو
جیسے کہے وہ ملاحظہ ہو زباں میں کہونگا کہ دانت بھی دیکھو

۔۔۔۔۔۔

آیئے بیٹھئے سر آنکھوں پر سُنیئے اور کچھ سُنایئے صاحب
گر دکھانا زباں کا ہے منظور ڈاکٹر کو دکھایئے صاحب

لیکن ہم نے دیکھا ہے اور دیکھتے رہتے ہیں کہ زباندانی کے نام سے جھنجلانے والے ہمارے یہی دوست ہندو ادیبوں اور شاعروں کے خلاف جب میدان میں اُترتے ہیں تو وہ بھی ڈاکٹروں کو زبان دکھلانے کے بجائے ہم دنیاداروں ہی کی خدمت میں اسے پیش کرتے ہیں اور داد مہاشے کرشن سے مانگتے ہیں۔

مہاراجہ بڑودہ نے مہاراجہ پیٹھاپورم (مدراس) کی لڑکی سیتادیوی سے شادی کرلی ہے، اس پر بعض اصلاح پسند روشن خیال حضرات بہت برہم ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جب ریاست بڑودہ میں ایک سے زائد شادیاں کرنے کے خلاف ابھی حال میں ایک قانون خود مہاراجہ کے دستخطوں سے نافذ ہوا ہے، تو اب مہاراجہ کو اس کے خلاف چلنے کا کیا حق ہے۔ کہنے والے کہہ رہے ہیں کہ ہم مہاراجہ کی اس حرکت کے خلاف وہ طوفان اُٹھائیں گے کہ آخر کو انھیں راج پاٹ چھوڑتے ہی بن پڑے گی۔

گویا مہاراجہ کا جرم یہ ہے کہ اُنھوں نے دوسری شادی کیوں کی، سارا زور شادی کے لفظ پر ہے ورنہ ایسے راجہ اور نواب ایسا ہے جو صرف ایک بیوی پر قناعت کرے اور جس کا راج محل رات دن پریوں کے جھمگھٹے سے گلزار نہیں بنا رہتا، مگر روشن خیال اصلاح پسندوں کو یہ سب تو برداشت ہے، اعتراض صرف اس پر ہے کہ شادی کیوں کی؟

سمن بغرض قرارداد اُمور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۳۸۹ سنہ ۱۹۴۳ء

عدالت جناب منصف صاحب بہادر شمالی فیض آباد

جگلوتی پرشاد ولد رام نراین قوم بھوج گپتا ساکن محلہ فتح گنج شہر فیض آباد مدعی

بنام مسماۃ کملادیوی وغیرہ مدعاعلیہ

بنام مسماۃ کملادیوی زوجہ بھگوتی پرشاد و مسماۃ کلو زوجہ ... مسماۃ نراین دیئی بیوہ نامعلوم اقوام بھوج ساکنان ... بریڈ کی سرائے شہر کانپور مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابت رخصتی زوجہ و حق زناشوئی دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۹ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۴ء وقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور تم کو ہدایت کیجاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ تمھاری غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا۔ تنبیہ۔ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری بتاریخ ۲۵ فروری ۱۹۴۴ء تک گذرانو۔

آج بتاریخ یکم ماہ فروری سنہ ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم منصرم عدالت منصفی شمالی فیض آباد

ادبِ لطیف

نسیم سحری

از جناب ایم۔ اے۔ بریلوی

اے اٹھلاکر چلنے والی نسیم سحری!۔۔۔ ذرا ٹھہر ۔۔۔۔۔ کیا تجھے یاد ہے؟ کل تو اس چمن میں آئی اور ایک غنچہ کو گدگدایا۔۔۔ وہ مُسکرادیا، تو سرد آہیں بھرنے لگی۔۔۔ اور۔۔۔ اسے پیار کیا۔۔۔۔ وہ کھلکھلاکر ہنس پڑا۔۔۔ تو نے۔۔۔ اسے گلے سے لگایا۔۔۔ اُس نے۔۔۔ اپنی زندگی کی ساری کائنات اور انمول موتیوں کے ہار تیرے قدموں پر نثار کردئے،۔ پھر تو تھرکتی ہوئی اسے ٹھکراکر آگے بڑھی اور اسی طرح دوسرے غنچہ کو گدگدایا۔۔۔۔

کس قدر حسرتناک ... منظر ہے کہ آج وہی غنچہ چاک گریباں خاک پر کملایا ہوا کس مپرسی کی حالت میں ایک ویرانہ میں پڑا ہوا سوکھی ہوئی زبان سے کہہ رہا ہے،

نسیم! میں نے اپنی شمیم محبت سے تیرا دامن بھردیا تھا۔ مگر۔۔۔ تو نے اسے لٹادیا۔۔۔ کاش تو ہرجائی نہ ہوتی۔۔۔ اُف۔۔۔ تیری چال میں ایک فتنۂ محشر پوشیدہ ہے، تو یہ سوچتی ہوگی کہ اب بھی دنیا مجھے اپنے گلے کا ہار بنائے گی مگر یہ تیرا بھول ہے، کملایا ہوا بغیر خوشبو کا پھول اور مُرجھایا ہوا بغیر محبت کا انسان کسی کے گلے کا ہار نہیں بن سکتا۔ تم نے میرا سب کچھ برباد کردیا، اب تیری اک یاد باقی رہ گئی ہے اور یہ۔۔۔ حسرت۔۔۔ کہ خاک میں مل جانے کے بعد پھر ایک دن غنچہ بنوں تو مجھے اپنے حسین فریبوں کے ساتھ گدگدادے۔۔۔ میں مُسکرادوں تو سرد آہیں بھرنے لگے میں کھلکھلاکر ہنس پڑوں۔۔۔ اور۔۔۔ پھر تو مجھے گلے سے لگالے۔۔۔

بس یہی لائحہ عمل تاقیامت جاری ہے۔

ترکی میں پھر زلزلہ

لندن، ۸ فروری۔ کل ترکی ریڈیو نے اعلان کیا کہ ترکی میں کل زلزلہ کے مزید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ اس مرتبہ اناطولیہ کے شہر بولی زلزلہ کا زور رہا۔ یہ جگہ استنبول سے ۱۴۰ میل پورب کو ہے، کل دوپہر تک ہلاک شدگان کی تعداد ۵۸۰ تک پہونچ گئی ہے، مزید حالات ابھی تک موصول نہیں ہوئے ہیں۔

عالمِ نسواں

عورتوں کے لئے صحت کے قوانین

(گزشتہ ... سے پیوستہ)

دنیا ... کے لئے صفائی اولین شرط ہے۔ تندرستی کے لئے بھی صفائی کو بہت اہمیت حاصل ہے، جو لوگ صاف ستھرے رہنے کے عادی ہوتے ہیں وہ نہ صرف ہر شخص کو بھلے اور خوبصورت معلوم ہوتے ہیں بلکہ وہ غلیظ لوگوں سے زیادہ تندرست اور زیادہ خوش وخرم رہتے ہیں۔ کپڑوں کی صفائی، گھر کی صفائی، غذا کی ... برتنوں کی صفائی، غرض کہ صحت کے لئے ہر چیز کا صاف ستھرا ہونا ضروری ہے، گندگی تاریکی کے مانند بیماری اور غم کی دوست ہے اور صفائی روشنی کے باعث سخت دشمن ہے، خود ... ستھرا رہنے ... کی ہر چیز کو صاف ستھرا رکھنے میں کچھ محنت ... پڑے گی، مگر اس کا بدلہ اپنی صحت اور خو... اور اپنے شوہر اور بچوں کی صحت ومسرت کی شکل میں حاصل ہوگا جو اس محنت کے مقابلہ میں بلاشبہ ایک بے بہا دولت ہے۔

روشنی انسان کی صحت اور زندگی کے لئے بھی اسی قدر ضروری ہے جس قدر پودوں کے لئے، کسی پودے کو تاریکی میں رکھا جاتا ہے تو پہلے اس کا رنگ پھیکا ہو جاتا ہے پھر وہ مُرجھا جاتا ہے اور آخرکار سوکھ جاتا ہے اسی طرح شہروں کے بند اور تاریک کمروں میں رہنے والی عورتوں کے رنگ پیلے، مومی اور مٹیالے ہو جاتے ہیں، تاریکی نشوونما کو روکتی ہے، بینائی کو نقصان پہونچاتی ہے اور خوش دلی کو ختم کردیتی ہے، اس کے مقابلہ میں روشنی بیماریوں کو روکتی ہے، مکان کو اور جسم کو گندگی اور مرض کے مادوں سے پاک کرتی ہے۔ نشوونما میں ترقی بخشتی ہے، چہرے اور جسم کی رنگت میں خوبصورتی اور دلفریبی پیدا کرتی ہے،

جو عورتیں خود کو تندرست رکھنا چاہتی ہیں وہ اپنے بچوں کو بھی تندرست وتوانا دیکھنا چاہتی ہیں، اُنھیں چاہیے کہ اپنے مکان میں روشنی اور ہوا کو آزادی سے آنے دیں، جتنی زیادہ سُورج کی روشنی حاصل کرسکتی ہیں اس میں دریغ نہ کریں اور قدرت کی اس بے بہا نعمت سے جی بھر کر متمتع ہوں۔

زندہ دلی اور مسرت بھی صحت کے لئے ایسی ہی ضروری ہے جیسی روشنی صفائی وغیرہ، اعتدال کی حد تک زندہ دلی نہ صرف جسمانی تندرستی ہی میں اضافہ کرتی ہے بلکہ اس فانی دنیا کی مصیبتوں کو بھی بہت حد تک ہلکا کردیتی ہے، یہ روح میں تازگی اور سیرت میں پختگی بخشتی ہے، عورت کا ہنس مکھ چہرہ انسان کی ان جانکاہ پریشانیوں کو بہت حد تک دُور کردیتا ہے۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۸۴ سنہ ۱۹۴۳ء

بعدالت جج خفیفہ ایٹہ مقام ایٹہ ضلع علیگڈھ

گنگا سہائے عمر ۶۰ سال ولد بالمکند قوم کالیستھ ساکن قصبہ پٹیالی حال ایٹہ ضلع ایٹہ مدعی

بنام اجودھیا پرشاد عمر ۳۵ سال ولد رادھا کشن قوم کالیستھ ساکن قصبہ پٹیالی حال موجودہ کانپور محلہ بنگالی محال نمبر مکان ۳۵/۹۳ بر مکان دولت رام بابو ماتاپرشاد جوہری ملازم ہارنیس فیکٹری قلعہ کانپور مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت تمسک بتعین للعہ ۵ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۸ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۱ بجے بمقام ایٹہ اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جوابدہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۸ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم منصرم عدالت جج خفیفہ ایٹہ

عجوبوں کی دنیا

کوئلے کی کان

بعض ملکوں میں کان کھود کر ایک قسم کا کوئلہ نکالا جاتا ہے جو پتھر کا کوئلہ مشہور ہے لیکن حقیقت میں وہ پتھر نہیں بلکہ وہ نباتات کی قسم سے ہے۔ یورپ اور امریکہ کی اکثر ولایتوں میں یہ کوئلہ نکلتا ہے، مگر نہایت عمدہ قسم کا کوئلہ انگلستان کا ہوتا ہے۔ انگلستان کے لئے اس کوئلے کی کان گویا دولت کی کان ہے۔ تمام دُخانی کارخانوں کے کارخانے اور دُخانی کشتیاں اسی کے وسیلے سے جاری ہیں اور چونکہ ... اس لئے کھانا پکانے اور مکان ... کام دیتا ہے۔

... کی کان کھودنے کو بڑی ... حکمت درکار ہے، کلوں کے وسیلے سے کھودا اور نکالا جاتا ہے اول ایک گہرا غار کوئلے کے مخزن تک کھودتے ہیں پھر وہاں کا پانی کل کے وسیلے سے نکال کر باہر پھینک دیتے ہیں اس کے بعد کوئلہ کھدنا شروع ہوتا ہے، بیچ میں کوئلہ کے ستون چھوڑتے جاتے ہیں، تاکہ اُوپر کی زمین بطور چھت کے قائم رہے، ستون ایک دوسرے کے محاذی اور برابر فاصلے پر ہوتے ہیں۔

جب دُور تک اندر ہی اندر کان کھد جاتی ہے تو نہایت خوبصورت گھر کے مانند معلوم ہوتی ہے، تمام کوئلہ ایک ہی جگہ نہیں ملتا بلکہ اس کی شاخیں اطراف زمین میں پھیلی ہوئی ملتی ہیں اس لئے کان کے اندر مختلف سمتوں میں سُتون اور حجرے بن جانے سے ایک بڑا شہر سا معلوم ہوتا ہے۔

کان کے اندرونی راستے نہایت تیرہ وتار ہوتے ہیں وہاں نہ روز روشن کا اثر ہوتا ہے نہ شب ماہ کی خبر، ہر دم اندھیر اگھُپ رہتا ہے اس لئے کام کرنے کے مقامات پر جابجا روشنی کا اہتمام رکھتے ہیں۔

جب کان دُور تک پہنچ جاتی ہے تو کوئلہ بیلوں اور گھوڑوں کے ذریعہ سے اُس کے دہانے تک پہونچایا جاتا ہے انھیں ستوں کے اندر لدے لدائے جانور آتے جاتے ہیں۔ زمین کے نیچے ہی گھوڑے بیلوں کے لئے اصطبل اور تھان بناتے اور وہیں اُن کے لئے دانہ، چارہ پہنچاتے ہیں، صرف ہفتے کے روز جانوروں کو تعطیل ملتی ہے۔

کان کے اندر کی ہوا نہایت خراب ہوتی ہے، اس لئے تازہ ہوا کل کے ذریعہ اُوپر سے پہنچائی جاتی ہے۔ تھوڑی دور تک اُس کے اندر چراغ لے جاسکتے ہیں مگر زیادہ اندر کی طرف چراغ یا آگ جائے تو ہوا مشتعل ہوکر تمام کان کو اُڑادے اور اُس کے اندر جو ہو اُس کی وہیں قبر بنادے۔

کبھی کبھی آتشزدگی کا حادثہ بھی ہو جاتا ہے اُس وقت بڑا دھماکا ہوتا ہے اور بہت سے کام کرنیوالے دب کر مرجاتے ہیں۔ زمانہ سابق میں ایسے حادثے اکثر ہوا کرتے تھے مگر اب تو مدت سے ایک قسم کی محفوظ لالٹین خاص کان کے اندر کام کرنے کے لئے ایجاد ہوگئی ہے، جس میں آگ لگ جانے کا اندیشہ نہیں۔

ہندوستان میں بھی ضلع بردوان وسلہٹ کے علاقے میں کافی کوئلہ نکلتا ہے جو ریل کے انجنوں میں جلایا جاتا ہے اگر یہ قدرتی کوئلہ ملتا تو لکڑی بہت ہی گراں ہو جاتی۔ غرض کوئلہ بھی ایک قدرتی دولت ہے جو کہ زمین کے اندر دھات اور جواہرات کی طرح مدفون ہے۔

پردۂ فلم

پربھات کا جدید شاندار پروگرام

یہ معلوم کرکے ہم کو مسرت ہوئی کہ ہندوستان کی مایۂ ناز فلم کمپنی پربھات، ایسی تین تصویریں تیار کررہی ہے جن میں سے ہر ایک تصویر کسی نہ کسی اعتبار سے امتیازی خصوصیات کی مالک ہوگی جو حسب ذیل ہیں:۔

تینوں رام شاستری، چاند اور لاکھارانی۔

ان تینوں فلموں کے ڈسٹری بیوٹنگ حقوق شمالی ہند میں ستارہ فلمز لمیٹڈ کے پاس ہیں۔ اس کی یہ انتہائی کوشش ہے کہ یہ تینوں فلمیں شمالی ہند میں زیادہ سے زیادہ کامیاب ہوں۔

پرتھوی ولبھ

مسٹر سہراب مودی کی تاریخی تصویر پرتھوی ولبھ ہندوستان کے جس حصہ میں نمائش کیلئے پیش کی گئی ہے وہاں اس تصویر کو بے اندازہ مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ پرتھوی ولبھ غالباً ہندوستان کی پہلی تصویر ہے جس میں نوعمر لڑکوں اور لڑکیوں کے رومانس کی بجائے دو پختہ عمر والوں کا رومانس دکھایا گیا ہے، بمبئی کے سابق وزیر کے ایم منشی پرتھوی ولبھ کے افسانہ کے مصنف ہیں۔

شمالی ہند میں اس تصویر کا بڑی بے چینی کے ساتھ انتظار ہو رہا ہے توقع ہے کہ فروری میں یہ بے نظیر تصویر شمالی ہند کے تمام بڑے بڑے اسٹیشنوں پر پیش کردی جائے گی۔

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر شہر کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی شہر کانپور

مقدمہ نمبر ۲۹۲ بابت سنہ ۱۹۳۹ء

اجرا نمبر ۲۶۷ سنہ ۱۹۴۳ء

میونسپل بورڈ کانپور مدعی

بنام معین الدین وغیرہ مدعاعلیہ

بنام (۱) معین الدین ولد رفیع الدین ساکن کٹرہ خدایار خاں شہر لکھنؤ (۲) حمید الدین و (۳) متین الدین پسران رفیع الدین ساکن بساطی بازار متصل مکان نعیم الدین شہر کانپور

(۴) بشیر الدین ولد رفیع الدین ذریعہ فہیم الدین ساکن ڈپٹی کا پڑاؤ شہر کانپور

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان میونسپل بورڈ کانپور ڈگریدار نے واسطے نیلام مکان نمبری ۱۰۵/۴۵۱ کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۱۹ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۴ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۴ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۴ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم منصرم عدالت منصفی شہر کانپور

چرچل ہال ریمبر ۱۰ فروری۔ امریکی ہیڈکوارٹر کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مارشل ٹاپوؤں کی لڑائی کا پہلا مرحلہ ختم ہوگیا ہے، امریکی فوجوں

اقوال زریں

گناہ انسان کے گرد و پیش اس طرح منڈلاتے ہیں جس طرح کالی بلائیں آدھی رات کو مرگھٹ میں۔

قدسیوں کے لطیف اشاروں کو جنس لطیف ہی سمجھ سکتی ہے۔

بوئے گل اور نغمۂ شیریں انسان کا دامن پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

بہت لوگ فلسفی کی طرح گفتگو کرتے ہیں مگر بیوقوفوں کی طرح رہتے ہیں۔

بڑھاپے میں آدمی عقلمند ہو جاتے ہیں یا سب سے بے وقوف۔

لوگوں میں زندگی کا شعور پیدا کرو۔

حکومت کو شکست ہوتے ہوتے رہ گئی

نئی دہلی۔ ۸؍فروری؛ کل مرکزی اسمبلی میں مسٹر اے۔ سی دت نے مسز سروجنی نائیڈو پر پابندی کے متعلق جو تحریک التوا اجلاس پیش کی تھی وہ ۴۲ ووٹوں کے مقابلہ میں ۴۰ ووٹوں سے مسترد ہو گئی مسلم لیگ، کانگریس اور نیشنلسٹ پارٹی نے تحریک کے حق میں ووٹ دئے۔ انڈیپنڈنٹ پارٹی نے حکومت کے ساتھ ووٹ دئے، مسٹر اکھل چندر دت نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ یہ حکم کوئی تنہا واقعہ نہیں ہے بلکہ اس بڑے پروگرام کی ایک کڑی ہے جو کانگریس کو دبانے کے لئے حکومت نے بنایا ہوا ہے

حکومت نے مسز سروجنی نائیڈو کے خلاف اسکے فوراً ہی بعد پابندی لگا دی جبکہ اُنھوں نے ایک بیان کے ذریعہ اس الزام کی تردید کر دی جو کہ حکومت نے مہاتما گاندھی اور کانگریس کمیٹی کے ممبروں کے خلاف لگایا تھا جس میں انکو اگست ۱۹۴۲ء کے ہنگاموں کیلئے ذمہ دار ٹھہرایا تھا، مسلم لیگ پارٹی کے ممبر سر یامین خاں نے کہا کہ یہ حکم نہ تو ضروری تھا نہ ملک کے مفاد میں تھا بلکہ مطلق العنانہ ہے اس کے بعد اور کئی اصحاب نے تقریریں کیں، ہوم ممبر نے جوابی تقریر میں حکومت کیطرف سے صفائی پیش کی۔

موجِ تبسم

ایک شخص کو باؤلے کتے نے کاٹا اس کے گھر والے اسے فوراً ایک ڈاکٹر کے پاس لے گئے، وہاں جاتے ہی اس نے کاغذ پنسل مانگا، ڈاکٹر نے ازراہِ مذاق دریافت کیا:۔ "وصیت لکھنے لگے ہو؟"

نہیں، اُن آدمیوں کی فہرست تیار کروں گا جنھیں کاٹنے کا ارادہ ہے۔

سُنا دوست آج تم اُداس سے کیوں ہو؟

میں صبح کھانا کھانے کے لئے ایک ہوٹل میں گیا تھا وہاں ایک بورڈ پر لکھا تھا:۔

"اپنے جیبوں اور ٹوپیوں کا خیال رکھو"

میں اُن چیزوں کا خیال رکھتا رہا اور کوئی شخص کھانے کی پلیٹیں اُٹھا لے گیا۔

آج تمھارا بٹوہ بہت بھاری ہے، کیا وجہ ہے؟

"میں ڈاک کے ٹکٹ خریدنے کے لئے ڈاک خانہ گئی تھی وہاں غلطی سے بٹوہ بھول آئی جب لانے کیلئے راہ سے واپس آئی تو معلوم ہوا کہ لوگوں نے امدادی فنڈ سمجھ کر اس میں کچھ پیسے ڈال دئے ہیں۔

دلچسپ معلومات

جانوروں کے پاس وائرلیس کا آلہ

زمانہ حاضرہ میں "وائرلیس" یعنی ... آلہ کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے جو ہزاروں میل لہروں پر خبریں بھیج دیتا ہے لیکن آپ کو یہ معلوم کر کے تعجب ہو گا کہ بہت سے جانوروں کو قدرت نے یہ آلہ لاکھوں برس سے عطا کر رکھا ہے چنانچہ ایسے بے شمار جانور موجود ہیں جو اپنے جوڑے سے بچھڑ جانے کے بعد اسی وائرلیس کے ذریعہ اطلاع دیدیتے ہیں کہ وہ کہاں ہیں۔

مورنی کے بارے میں یہ عام بات ہے کہ مورنی کا ... ہے کہ مور اس کے گرد رقص کرے تو ... میلوں سے ... لیتی ہے، بعض لوگوں نے مورنی کو دس دس اور بیس ... فاصلہ پر ... سے علٰحدہ کر کے بند کر دیا ہے اور پھر بھی مور اس ... پہونچ گیا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ مورنی اور مور کے پاس ضرور ... کا کوئی ایسا عجیب و غریب ذریعہ ہے جسے انسان ابھی تک معلوم نہیں کر سکا ہے!

ایک محقق کا خیال ہے کہ انسانی خواہشات محض دماغ سے پیدا ہوتی ہیں، دماغ ہی کے ذریعہ انسان عشق و محبت اور نفرت کرتا ہے دل کا ان سے کوئی واسطہ نہیں۔

افسانہ

مزاحیہ

۱۹۴۴ء کا مہمان

از جناب کوثر چاند پوری

۱۹۴۴ء شروع ہوتے ہی ہمیں ایک جگہ جانے کی ضرورت پیش آئی، گاڑی مسافروں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی، کہیں تل رکھنے کو جگہ نہ تھی، ایک غریب مسافر کھڑکی کے قریب سکڑا ہوا کھڑا تھا اور بڑی حیرانی سے دوسرے مسافروں کو دیکھ رہا تھا، اس کی حیرانی اور خاموشی پر ہمیں کچھ رحم آیا اور ہم نے بڑی کوشش سے ذرا سی جگہ نکال کر اسے اپنے پاس بُلا لیا وہ اسی طرح حیران و پریشان ... تھوڑی دیر کے بعد بولا:۔

کیوں صاحب! یہ اتنے مہمان کہاں جا رہے ہیں؟

اس سوال پر ہنسی تو بہت آئی مگر ذرا غور کے بعد اسکی معقولیت کا قائل بھی ہونا پڑا اور معلوم ہوا کہ ۱۹۴۴ء میں مہمان اس قدر خطرناک اور زہریلی چیز ہے کہ اس کی کثرت کو دیکھ کر ایک سیدھے سادے مسافر پر وہی دہشت طاری ہو جاتی ہے جو رنگون کے رہنے والوں پر جاپان کی وحشیانہ بمباری کے وقت ہوتی تھی اور اس کی صحیح اہمیت کا اندازہ اس وقت ہوا جب اسی ہفتہ میں ایک مہمان بغیر بستر کے ہمارے ہاں بھی آگئے اور پنی تلی غذا جو ہمیں اور ہمارے افراد خاندان کو میسر ہوتی تھی اس سے پہلی مرتبہ ہمیں ربڑ کا کام لینا پڑا۔ پھر بستر کی بہم رسانی میں جو زحمت پیش آئی اسے بیان کرنا نہ صرف دشوار بلکہ تکلیف دہ بھی ہے اس حادثہ کے بعد ہمیں اپنے ہم سفر کی حیرانی کا پورا اندازہ ہوا، اور سمجھ میں آیا کہ ۱۹۴۴ء میں جب ایک مہمان کی اتنی اہمیت ہے تو نصیب دشمناں اگر پورے ڈبہ کے مسافر مہمان بن کر کسی کے یہاں پہونچ جائیں تو اسکی خانہ ویرانی کا کیا عالم ہوگا؟ پھر ایسا مہمان جس کے ساتھ بستر نہ ہو کسی طرح بیرنگ لفافہ سے کم نہیں ہوتا اور غالباً یہ مہمانوں کی حکمت عملی ہے کہ اب وہ بغیر بستر ہی کے سفر کرنے لگے ہیں۔ بستر نے کر دقت بے وقت کسی کے گھر پہونچنا گھر بھر کو اپنا مخالف بنا لینے کی برابر تھا، بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو بستر ساتھ دیکھ کر زبردستی یہ پوچھنا ہی پڑتا تھا۔

کہاں سے آئے ہیں آپ؟

کیا کچھ دن قیام بھی فرمائیے گا؟

اور کھانا وانا؟

اور شریر قسم کے بچے تو ایسے آدمی کو دروازہ کے قریب دیکھتے ہی چیخنے لگتے تھے۔

ہمارے میاں گھر میں نہیں ہیں!

باہر کے کمرے کی کنجی بھی وہی لے گئے ہیں،

ان مشکلات کا آسان حل یہی تھا کہ ریلوے کی اُن ہدایات پر فوراً عمل شروع کر دیا جاتا جو ہر ڈبہ میں جلی حروف میں لکھی ہوئی نظر آتی ہیں اور اس سلسلہ کی سب سے پہلی کڑی ہی تھی کہ ضروریات سفر سے بستر کو حذف کر دیا جاتا۔

ایسے نازک دور میں جب جلانے کے تیل سے لیکر بجلی، گیہوں، شکر تک پر کنٹرول ہو، گھر کے آدمیوں کے لئے بھی غذا میں ایک چھٹانک فی کس کے حساب سے کمی رہتی ہو اور قانون پوری قوت کے ساتھ اس مذہبی اور رسمی عقیدے سے مصروف جنگ ہو کہ آنے والا اپنا رزق ساتھ لاتا ہے، مہمان کو صرف بم کے گولہ ہی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے، پھر بقول شخصے ایسا ہٹیلا مہمان جو ایک مرتبہ آکر جانے کا نام ہی نہ لے، تیل کی قلت کے عذر سے اس کے کمرے میں اندھیرا کر دیا جائے تو وہ خوشی سے برداشت کرلے، صبح کی چائے میں شکر نہ ہو تو اُسے کنٹرول کی لعنت کہہ کر نظر انداز کر دے اور کھانے میں گیہوں کی گرم گرم چپاتیوں کی جگہ باجرے کی ٹھنڈی ٹھنڈی ٹکیاں اس کے سامنے رکھدی جائیں تو اپنی قسمت کا رزق سمجھ کر صبر و شکر کے ساتھ معدے کے صحیح مطالبہ سے کچھ زیادہ ہی کھا جائے، ایک ناقابل بیان مصیبت ہے، قیامت یہ ہے کہ اس نوع کا مہمان نایاب نہیں بلکہ نہایت عام الورود ہے۔

ایک مرتبہ کسی نے کہا تھا کہ سانپوں کی دنیا میں اتنی قسمیں ہیں کہ شمار نہیں کی جا سکتیں، گزشتہ سال سے اب تک تجربہ کرنے کے بعد ثابت ہوا کہ بلاشبہ مہمانوں کی بھی اتنی ہی قسمیں ہیں کہ شمار میں نہیں آسکتیں۔ مہمان کی سب سے مخدوش قسم وہ ہے جس کے عقیدے میں میزبان کا گھر ایک کباڑ خانہ کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے دنیا کی ہر چیز ہر وقت وہاں موجود رہنی چاہیئے، ایسا مہمان ہر وقت کوئی نہ کوئی مطالبہ کرتا رہتا ہے کبھی وضو کے لئے گرم پانی مانگتا ہے کبھی سوئی اور ہزار لیشی ڈورہ طلب کر لیتا ہے، کبھی کھانا ہضم کرنے والا چورن مانگ بیٹھتا ہے۔

ایک دوست کے یہاں لکھنؤ کی طرف کے کوئی مہمان آئے اور آتے ہی اُنھوں نے میزبان کے کمرے میں پہونچکر اس طرح اپنا بستر کھولنا اور سامان پھیلانا شروع کیا کہ دیکھنے والوں کو شبہ ہونے لگا کہ مہمان جادو کے کھیل دکھانے والے کوئی پروفیسر تو نہیں ہیں۔ جب پورے کمرے پر فاتحانہ قبضہ کر چکے تو ملازم سے پانی مانگا وہ جلدی سے لوٹے میں پانی بھر کر لایا آپ نے ہاتھوں پر ڈالا ہی تھا کہ چونک کر کھڑے ہو گئے، گویا دفعتہً بچھو نے اُنگلی میں ڈنک مار دیا اور ناک بھوں چڑھا کر بولے، ارے یہ تو ٹھنڈا ہے؟

اور گرم کہاں سے آتا اس وقت؟

بجلی، کوئلہ، لکڑی، غرض ہر چیز نایاب ہے، گرم پانی دن بھر کیوں کر مل سکتا ہے؟ ۴

۴ مجبور ہو کر اسی ٹھنڈے پانی سے کام لینے کا ارادہ کر کے ملازم کو آواز دے کر فرمایا:۔

دیکھو گھر میں کوئی سلیپر ہو تو لے آؤ،

سلیپر تو ہیں مگر آپ کے پاؤں میں نہ آئیں گے،

اچھا کوئی کھڑاؤں ہو گی، ہم ذرا پاؤں دھونا چاہتے ہیں۔ ملازم تربیت یافتہ تھا، اور میزبان کی مشکلات سے بھی واقف تھا، فوراً بول اُٹھا۔

کھڑاؤں بھی شاید نہ ہو حکم ہو تو اپنا جوتہ پیش کر دوں۔

مہمان رات کو روشنی میں سونے کے عادی تھے اندھیرے میں اُنھیں ڈراؤنے خواب نظر آنے لگتے تھے لہذا رات کو ملازم کے روکنے پر بھی نہایت بیدردی سے بجلی صرف کی، صبح سویرے ہی بجلی گھر کے ملازم آئے اور تار کاٹنا شروع کر دئے، معلوم ہوا بجلی صرف کرنے کے جدید قانون کی خلاف ورزی کی گئی ہے اور اس کی سزا یہی ہے کہ بجلی کا تعلق منقطع کر دیا جائے۔

اب مہمان کو بھی پتہ چلا کہ وہ میزبان کے لئے کیسے سبز قدم ثابت ہوئے اسی احساس کا نتیجہ تھا کہ اسی دن بغیر ناشتہ کئے اسٹیشن چلے گئے، مہمانوں کی انھیں ستم ظریفی کا اثر ہے کہ اب کوئی شخص فراخدلی اور خندہ پیشانی سے ان کا خیر مقدم نہیں کرتا، سوائے اُن ایجنٹوں کے جو اسٹیشنوں پر ہوٹلوں کی جانب سے تعینات رہتے ہیں اور ایک ہی سانس میں،

ہر طرح کا آرام،

گرم پانی،

بجلی کی روشنی،

صاف ستھرے کمرے،

نواڑ کے پلنگ،

اور اسی قسم کے بے شمار جملے ادا کر ڈالتے ہیں لیکن معاملہ پڑنے پر "قرنا مین" ثابت ہوتے ہیں۔

ایک عقلمند دوست جو قدم قدم پر قانون کی پابندی کو انسانیت کا ضروری وصف خیال کرتے تھے، شادی کی شرکت کے لئے روانہ ہوئے، اسٹیشن پر پہونچکر دیکھا، جگہ جگہ لکھا ہوا ہے۔

بغیر شدید ضرورت کے سفر نہ کیجئے اگر سفر کرنا بہت ہی ضروری ہو تو کم سامان کے ساتھ سفر کرنا چاہیئے۔

جاڑوں کا زمانہ تھا، بستر کا بہت بڑا پلندہ ساتھ تھا، اس تنبیہ کے بعد بستر ساتھ لے جانے کو اُنھوں نے مناسب نہ سمجھا اور وہیں سے واپس کر دیا، بس ایک کمبل بغل میں دبا کر ریل میں بیٹھ گئے، راستہ تو جیسے تیسے کٹ گیا لیکن جب بارہ بجے کے بعد ایک ویران اسٹیشن پر اُترے تو پلیٹ فارم پر قدم رکھتے ہی ایسا معلوم ہوا کہ دفعتًہ سارے بدن کا خون جم گیا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو کر رہ گئے، ایک کمبل سے ایسی شدید سردی کا مقابلہ کیونکر کیا جا سکتا تھا، تھوڑی دیر وہیں ٹھہر کر سوچا کہ بقیہ رات بسر کرنے کی کیا صورت ہو، قریب ہی اسٹیشن کے چند ملازم انگیٹھی میں کوئلے دہکائے

(باقی بر صفحہ ۶ کالم ۱ و ۲ کے نیچے)

آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس

بمبئی۔ ۱۰ فروری۔ مسٹر اے۔ ایس۔ اے۔ بریلوی صدر آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس نے مسٹر عبدالرحمن صدیقی ایڈیٹر "مارننگ نیوز" کلکتہ۔ مسٹر ایس کرانک کرانڈ ایڈیٹر "ہتواد" پونا اور مسٹر ایم۔ بی چیپل ایڈیٹر "پانیر" لکھنؤ کو آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس کا ممبر نامزد مقرر کیا۔

عرب یونین کے متعلق بات چیت

قاہرہ۔ ۱۰ فروری۔ اتوار کو مصر اور یمن کے ڈیلیگیٹوں کے درمیان قاہرہ میں عرب یونین کے بارے میں بات چیت شروع ہوئی۔ بات چیت سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں ملک ایک ساتھ مل کر کام کرنے میں خوش ہیں۔ بات چیت ۹ فروری کو پھر شروع ہوگی۔

... باہر جائے گا

لکھنؤ۔ ۹ فروری۔ مستند ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند ان صوبوں پر جن میں اناج زیادہ پیدا ہوتا ہے دباؤ ڈال رہی ہے کہ وہ فالتو اناج کو پرمٹ سسٹم کے ذریعہ باہر کرنے کی اجازت دیں۔

چونکہ اناج اتنی تیزی کے ساتھ صوبہ سے باہر نہیں جارہا ہے جتنی تیزی سے جانا چاہیے۔ اور یو۔ پی اناج کا بہت سا حصہ لگ جائے گا اس لئے حکومت یو۔ پی حکومت ہند کی تجویز مان لے گی۔ اس وقت یو۔ پی میں اناج کا بھاؤ کافی گر گیا ہے۔ فصل کے وقت گیہوں کا بھاؤ ۵ روپیہ من تھا اور اب دس روپیہ من ہے۔

نئی دہلی۔ ۱۰ فروری۔ معاصر "اسٹیٹسمین" کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ حکومت ہند کے بجٹ میں اس مرتبہ فائنینس ممبر فالتو روپے کو اکٹھا کرنے کیلئے ۳ ارب ۲۰ کروڑ قرضہ لینے کی تجویز پیش کریں گے۔

بحکم جناب مسٹر محمد منیر صاحب سول وسشن جج بہادر کانپور

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۷۰ سنہ ۱۹۴۳ء

عدالت سیول اینڈ سشن جج بہادر کانپور

لالہ بدھولال ولد لالہ بشمبھر ناتھ قوم ویش ساکن بادشاہی ناکہ کانپور — مدعی

بنام شمبھوناتھ وغیرہ — مدعاعلیہ

بنام (۱) شمبھوناتھ ولد بانکے لال (۲) رام کشور ولد شمبھوناتھ (۳) جاگیشر ولد بانکے لال (۴) برجکشور ولد منی لال اقوام ویش اگروال ساکن جگناتھ جی کی گلی جرنیل گنج شہر کانپور — مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت حساب فہمی کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۴ ماہ فروری ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰½ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

بحکم لکشمی سنگھ منصرم

عدالت سشن وسول جج کانپور

(مہر عدالت)

پرتھ (آسٹریلیا) ۸ فروری۔ کالگورلی میں سونے کی زیادہ تر کانوں میں لکڑی کی کمی کی وجہ سے کام بند ہو گیا ہے۔ کراگ ونگ کے جنگلات میں مزدوروں کی ہڑتال کی وجہ سے کام بند ہو گیا ہے۔

نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

بحکم لکشمی سنگھ منصرم

عدالت سشن وسول جج کانپور

(مہر عدالت)

نئی دہلی۔ ۱۰ فروری۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ جمعہ ۴ فروری کی علی الصباح دشمن کا ایک ہوائی جہاز اڑیسہ کے ساحل پر پہنچا اور اس نے کچھ تھوڑے سے بم گرائے۔ ان سے جان و مال کا کوئی نقصان [نہیں ہوا]

بحکم جناب مسٹر محمد منیر صاحب بار ایٹ لا سول وسشن جج بہادر کانپور

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۷ سنہ ۱۹۴۳ء

عدالت سیول اینڈ سشن جج بہادر کانپور

لالہ بدھولال ولد بشمبھر ناتھ قوم ویش ساکن بادشاہی ناکہ کانپور — مدعی

بنام شمبھوناتھ وغیرہ — مدعاعلیہ

بنام جاگیشر ولد بانکے لال (۲) رام کشور ولد شمبھوناتھ (۳) برجکشور ولد منی لال (۴) شمبھوناتھ ولد بانکے لال اقوام ویش اگروال ساکنان جگناتھ جی کی گلی جرنیل گنج کانپور — مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت حساب فہمی کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۴ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جواب دہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر

سائیکل کے ٹایر اور ٹیوب کی قیمت

گورنمنٹ آف انڈیا کے اعلان نمبر ایس ایس-۱۳۵ بتاریخ ۵ مارچ ۱۹۴۳ء اور ۷ اگست ۱۹۴۳ء کے مطابق حکومت نے زیادہ سے زیادہ سائیکل کے ٹایر اور ٹیوب کی قیمت مقرر کی ہے۔ جو مندرجہ ذیل قیمت میں بکیں گی

	غلاف: ہر ایک پر تار (روپیہ - آنہ)	غلاف: ہر ایک دانہ دار کنارہ (روپیہ - آنہ)	ٹیوب: فی (روپیہ - آنہ)
فسٹ گریڈ: ۱- بیٹس ڈنلپ، ۲- فایر اسٹون ہائی اسپیڈ، ۳- گوڈ ایر اے- ڈبلو- ٹی- ہیوی ڈیوٹی	۴ - ۴	۵ - [illegible]	۲ - ۴
سکنڈ گریڈ: ۱- ڈنلپ کمبرتج، ۲- گوڈیر پاتھ فائینڈر، ۳- انڈیا فنگل	۳ - ۴	[illegible]	[illegible]
تھرڈ گریڈ: ۱- رائل دربار، ۲- طاقت، ۳- اسٹرلنگ	۲ - ۱۱	۳ - ۸	[illegible]
وار گریڈ: ۱- ڈنلپ، ۲- فایر اسٹون، ۳- گوڈیر، ۴- انڈیا			۲ - [illegible]

منظور شدہ اسٹاکسٹ کی فہرست مندرجہ ذیل ساخت کنندہ کے شاخوں سے درخواست کرنے پر مل سکتی ہے اگر آپ کو سائیکل کے ٹایر ٹیوب کے کنٹرول قیمت میں حاصل کرنے میں دشواری ہو تو آپ کو چاہیے کہ کنٹرولر آف ربڑ- ڈیپارٹمنٹ آف سپلائی- نئی دھلی کے پتہ پر رپورٹ کریں۔

دی ڈنلپ ربڑ کمپنی (انڈیا) لمیٹڈ
فاراسٹون ٹایر اینڈ ربڑ کمپنی آف انڈیا لمیٹڈ
دی گوڈیر ٹایر اینڈ ربڑ کمپنی (انڈیا) لمیٹڈ
انڈیا ٹایر اینڈ ربڑ کمپنی (انڈیا) لمیٹڈ

نئے سائیکل کے ٹایر اور ٹیوب حاصل کرنے کیلئے پرانے ٹایر اور ٹیوب کا واپس کرنا اب ضروری نہیں ہے

برلن سے راجدھانی ہٹادی گئی

واشنگٹن- ۱۰ فروری، برطانیہ کے ایک اعلیٰ افسر نے بتلایا کہ ان کا خیال ہے کہ اتحادی ہوائی جہازوں کی بمباری کی وجہ سے جرمنی کی راجدھانی برلن سے ہٹادی گئی ہے۔ برلن پر کچھ عرصہ سے اتحادی ہوائی جہاز بڑے سخت حملے کر رہے ہیں

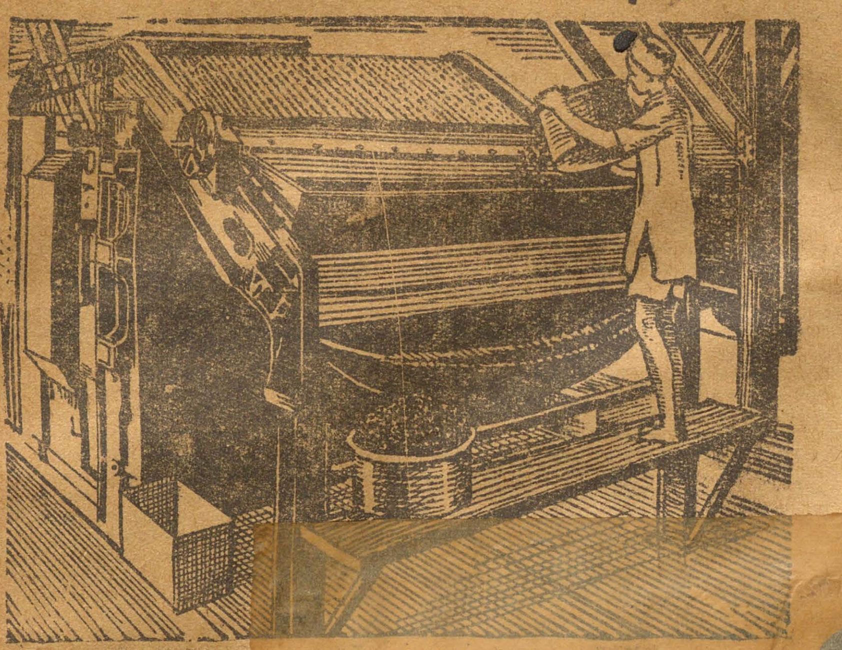
جاپانیوں کا ٹانگ بازار پر قبضہ

نئی دہلی- ۱۰ فروری، دکھن پوربی ایشیائی کمان کے اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ [illegible] بڑھتے ہوئے دباؤ کے جواب میں جاپانیوں کی متوقع کارروائی ۴ فروری کو شروع ہوئی جبکہ دشمن کی فوج کے ایک حملہ آور دستے نے جو کہ ہمارے گشتی دستوں کی نظر سے بچ گیا تھا ٹانگ بازار پر قبضہ [illegible] فروری کو شام تک لڑائی جاری رہی لیکن اس وقت دشمن کی [illegible] ہو چکی تھی اس کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا اور ۶ فروری کو ٹانگ بازار کے [illegible] پچھم میں حملے جاری رکھے مگر ان کو کوئی [illegible] کامیابی حاصل نہیں ہوئی، ۵ فروری کو چینی فوجوں نے اتری برما میں [illegible] ابتدائی حملے جاری رکھے، ٹیپاگا کے علاقہ میں چینی فوجوں نے گاؤں سے ایک میل پورب میں حملے جاری رکھے اور دشمن کے دو حملوں کو پسپا کر دیا۔ ٹارو کے پچھم میں فوجوں نے جاپانیوں کے جوابی حملے پسپا کر دئے۔ فورٹ ہرٹز کے علاقہ میں برطانی فوجوں نے ہمپراہم کے دکھن میں جاپانی فوج کا مقابلہ کیا۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے برما پر کئی جگہ کامیاب حملے کئے۔

ایڈیٹر "سماج" ضمانت پر رہا

کٹک- ۱۰ فروری، مسٹر اودے ناتھ سارنگی ایڈیٹر "سماج" کو ڈسٹرکٹ اینڈ سشن جج نے ضمانت پر رہا کر دیا ہے۔ ان کو دو آرٹیکلوں کی بنا پر گرفتار کیا گیا تھا جو انھوں نے صوبہ کی غذائی حالت کے بارے میں لکھے تھے۔

چائے کی کہانی نمبر ۵



چائے کی پتیوں کو خشک کرنے والی مشین میں ڈالا جا رہا ہے

کارخانے کے واقعات

جب رولنگ مشین گردکو دبا کر پتیوں کی تہ تک پہنچادیتی ہے تو پھر انھیں ایک مقررہ حرارت کے ماتحت پھیلادیا جاتا ہے جسکی وجہ سے ان کا سڑنا شروع ہو جاتا ہے۔

اس طریقہ پر پتیوں کا رنگ سُرخ تانبے کی طرح چمک اٹھتا ہے۔ اب صحیح طریقہ پر سڑنے کا کام ختم ہو جاتا ہے۔

پتیاں خشک ہونے کے لئے تیار ہو جاتی ہیں اور خوشبو اُن میں پیدا ہو جاتی ہے اور چائے بنانے کے وقت تک محفوظ رہتی ہے۔

خشک کرنیوالے کمرے ہیں جہاں سے وہ گزرتی ہیں ان کو دھیمی جلتی ہوئی طشتوں میں پھیلا کر رکھ دیا جاتا ہے پھر اُن میں گرم ہوا کا اثر ہوتا ہے اسکی حرارت بتدریج کم کی جاتی ہے اس جگہ پر پتیاں اصل کالا رنگ پکڑتی ہیں۔

تھوڑے عرصے میں تازہ خوشبو دار چائے آپ کی چائے دانی کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔

بروک بانڈ

افسانہ

(بقیہ صفحہ ۴ کا)

(بقیہ صفحہ ۴ کا)

آگ تاپ رہے تھے، آپ نے پہلے تو اُن کے آس پاس دو چار چکر کاٹے پھر کرتہ کا اگلا دامن پانی میں بھگو کر بولے:۔

بھائی تھوڑی سی جگہ مجھے بھی دو، ذرا کرتہ سکھالوں پانی پیتے میں بھیگ گیا۔

انگیٹھی کے چاروں طرف آدمیوں کا ایک حلقہ بنا ہوا تھا کوئی جگہ خالی نہ تھی، اور چونکہ ریلوے کے ملازمین ہر مسافر کو عام اس سے کہ وہ کیسا ہی شریف ہو اچھوت قوم کا ایک بدترین فرد خیال کرتے ہیں لہذا ایک شخص نے گھور کر کہا:۔

کیا انگیٹھی پر بیٹھوگے ؟

نہیں ذراسی جگہ چاہیئے مجھے، میں صرف کرتہ سکھاؤں گا۔

دوسرا کرتہ نہیں لائے ساتھ ؟

ہاں سامان تم لوگوں کی ہدایت کے مطابق نہیں لایا۔

پھر خود کیوں آئے ہو، ہٹو یہاں سے جگہ نہیں ہے۔

اب بڑی مصیبت ہوئی کرتہ بھی بھیگا اور سردی دُور کرنے کا بھی کوئی بندوبست نہ ہو سکا یا آخر ایک کونہ میں کمبل اوڑھ کر بیٹھ گئے اور صبح تک یوں ہی بیٹھے رہے، سویرے ہی میزبان کے یہاں پہونچے وہاں سب سے پہلا سوال یہی ہوا۔

آپ کا بستر کہاں ہے ؟

بستر تو نہیں لایا!

کیوں ؟

سامان زیادہ ہو جاتا، بستر بہت بڑا تھا۔

شادیوں میں کھانے کی جتنی بہتات ہوتی ہے بستروں کی اتنی ہی کمی ہوتی ہے، انجام یہ ہوا دوستوں سے اوڑھنے بچھانے کی چیزیں بطور چندہ جمع کیں اور دو دن گذار کر مع شدید زکام کے ۱۹۴۴ء کا یہ مہمان بمشکل واپس آیا۔ ؎

⁂ بے ضرر ہو، میزبان کے گھر پہونچتے ہی ایک خطرناک اور چھوت دار بیماری کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ کبھی تو پان کی فرمائش کرتا ہے، کبھی سگرٹ طلب کرتا ہے، کبھی نہایت بے تکلفی سے میزبان کو مخاطب کر کے کہتا ہے:۔

کوئی کمبل فالتو ہو تو منگا دیجئے، یہاں سردی بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے۔

ایسے مہمان سے گھر کا ہر شخص آنکھ چرانے لگتا ہے جو اس کے سامنے سے گزرتا ہے، دبے پاؤں نکل جانے کی کوشش کرتا ہے، کہیں مہمان کوئی فرمائش نہ کر بیٹھے۔

بعض انگریز قسم کے مہمان تو بستر سے اُٹھتے ہی چائے مانگ بیٹھتے ہیں، حالانکہ شریف گھرانوں کی عورتیں عام طور پر مہمان سے دو گھنٹہ بعد تک سوتی رہتی ہیں۔

؎ موجودہ غذائی انتظامات کی روشنی میں ریل کے حکام کا یہ مشورہ نہایت مناسب ہے لیکن اس کے آخری حصہ کی وضاحت نہایت ضروری ہے بعض لوگوں نے اس ہدایت کا مفہوم یہ سمجھ لیا ہے کہ سامان بالکل ہی ساتھ نہ لیا جائے اور بندھا بندھایا بستر بھی گھر ہی چھوڑ دیا جائے۔

۱۹۴۴ء میں کوئی مہذب اور سمجھدار آدمی خدانخواستہ مہمان کی حیثیت میں آئے تو ضروری ہے کہ ساری ضروریات سے مستغنی ہو کر گھر سے نکلے، تاریکی میں سونے، کھانے اور دوسرے کاموں کی انجام دہی کا عادی ہو جائے، سفر شروع کرنے کے دو ہفتہ قبل سے غذا کم کر دے، بالخصوص چائے بغیر شکر کے ضرور پینا شروع کر دے اور جب کسی کے یہاں پہونچے تو پانی سے لیکر پان تک کسی چیز کی فرمائش نہ کرے، اس قسم کا بے تکلف مہمان جو صبح کو منہ دھوتے وقت منجن بھی میزبان سے طلب کرے اور ناشتہ کی میز پر انڈے اور مکھن کا منتظر رہے اسی کے ساتھ رات بھر لالٹین یا بجلی جلانے کی عادت قبیح میں بھی مبتلا ہو، ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ ۱۹۴۴ء ختم ہونے سے پہلے کسی شریف آدمی کے یہاں جائے یا اس کے یہاں قیام کرنیکا ارادہ کرے لیکن بدقسمتی سے ہندوستانیوں کو اصول سے پیدائشی نفرت ہے، لہذا مہمان چاہے کیسا ہی تعلیم یافتہ اور ⁂

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر ا ے ۶ ہ

جمالِ پر تو حق عرصۂ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو سب کے دل میں رہے

صداقت

قیمت
سالانہ ۵/-
ششماہی ۲/۱۲
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ دو آنہ ۲/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 39 NO. 8 | CAWNPORE. Saturday. 19th FEB. 1944 | کانپور شنبہ ۱۹ فروری ۱۹۴۴ء مطابق ۲۳ صفر المظفر ۱۳۶۳ھ | جلد ۳۹ نمبر ۸

ادبیات

افکارِ تازہ

از مولانا حسرت موہانی

حُسن تھا رام و فارغِ عشق نظر سے پہلے ۔۔۔ ابتدا دیکھئے ہوتی ہے کدھر سے پہلے
کس محبت سے عیادت کو وہ آئے تو کہا ۔۔۔ ہم نہ آگاہ تھے اس نوع اثر سے پہلے
شوق دے کیونکر گواہی کہ وہ آئیں گے ضرور ۔۔۔ مل گئی دل کو خبر تا خبر سے پہلے
چل دئے سونپ کے محرومیِ جاوید کا غم ۔۔۔ کچھ خبر بھی تو نہ دی تم نے سفر سے پہلے
خونفشاں کیوں ہو جو گلریز تمنا تھا کبھی ۔۔۔ پوچھ دیکھو یہ مرے دیدۂ تر سے پہلے
دعویٔ عشق ہے بیکار ہوس کے ہوتے ۔۔۔ عیب تو اپنا مٹا عرضِ ہنر سے پہلے

انتظار آپ کی آمد کا رہا صبح تلک
لگ سکی آنکھ نہ حسرت کی گجر سے پہلے

موجِ نسیم

از خواجہ عبدالباری صاحب نسیم کانپوری

نقاب چہرۂ انور اُٹھائی جاتی ہے ۔۔۔ مجھی کو میری تجلّی دکھائی جاتی ہے
تمام منظرِ ہستی پہ چھائی جاتی ہے ۔۔۔ وہ ایک شے جو نظر سے پلائی جاتی ہے
فریبِ راہِ محبت ارے معاذ اللہ ۔۔۔ قدم قدم پہ نظر دھوکا کھائی جاتی ہے
برس رہا ہے تبسم ادائے رنگیں سے ۔۔۔ وہ کیا ہنسے کہ فضا مسکرائی جاتی ہے
یہ کیا غضب ہے کہ جو کوئی تم کو پیار کرے ۔۔۔ اُسی غریب کی ہستی مٹائی جاتی ہے
وہ مست مست نگاہیں ملائے جاتے ہیں ۔۔۔ نظر نظر مری مئے سے نہائی جاتی ہے

شبِ فراق قیامت کو اپنے ساتھ لئے
نسیم تیرے لئے پھر وہ آئی جاتی ہے

دنیائے اسلام

سلطان ابن سعود اور امریکہ کے درمیان معاہدہ

قاہرہ ۱۰، فروری: سرکاری طور پر یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شاہ ابن سعود عنقریب حکومت امریکہ کی اس تجویز کو منظور فرمائیں گے کہ خلیج فارس سے بحیرۂ روم تک ۱۲۵۰ میل لانبی تیل کی پائپ لائن قائم کی جائے اس کی ابھی تک تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ یہ پائپ لائن اسکندریہ تک پہونچائی جائے گی۔ اس سلسلہ میں یہ بتانا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ امریکہ کے روسکی مشن نے مملکت سعودی کا دورہ کیا تھا اس میں پٹرول کے ماہر بھی شامل تھے۔ اس کے علاوہ سلطان ابن سعود کے شہزادگان فیصل اور خالد نے برطانیہ اور امریکہ کی سیاحت بھی کی تھی، اسے بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی بتایا جا رہا ہے۔

عرب ملکوں کا باہمی اتحاد

دمشق۔ ۱۱ فروری: عراق کے وزیر اعظم نوری سعید پاشا فلسطین اور لبنان ہوتے ہوئے پیر کے روز یہاں وارد ہوئے موصوف نے ایک اخباری نمائندہ کو بتایا کہ عرب ملکوں اور مصر کے نمایندوں میں اتحاد عرب کے بارے میں جو گفت وشنید ہوئی تھی وہ اہم نتائج تک پہونچ چکی ہے، اغلب خیال یہ ہے کہ قاہرہ والی کانفرنس آئندہ کے باہمی تعاون کا نقشہ پیش کر دیگی لیکن ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ عرب ملکوں کا اتحاد یونین کی صورت میں رہے گا یا فیڈریشن کی، یا محض تعاون باہمی ہی رونما رہے گا۔ وزیر اعظم نے اس کی تصدیق کی کہ عربوں میں کافی حُسن ظن و اتحاد خیال موجود ہے آپنے بتایا کہ ہمیں اپنی جدوجہد سے اب تک یہ نتیجہ حاصل ہو گیا ہے کہ عربوں کے اتحاد کی مشاورت اور گفت وشنید کے لئے دروازہ کھُل گیا ہے اور جو عرب ملک بھی اس میں حصہ لینا چاہیں وہ حصہ لے سکتے ہیں۔

لندن کی ہوائی کانفرنس میں مصر کی نمائندگی

لندن۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک) بعد از جنگ پرواز کے سلسلہ میں مشرق وسطیٰ کے ممالک کی آئندہ حیثیت کے متعلق لندن میں ہونے والی کانفرنس میں غور وخوض ہوگا۔

مصری فوجی اتاچی مقیم لندن کرنل شوکی عبدالرحمٰن نے اس کانفرنس میں مصر کے شاہی ہوائی کلب کے نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کرینگے۔ کانفرنس میں ۲۷، دیگر اتحادی اور غیر جانبدار ممالک بھی اپنے نمائندے بھیجیں گے۔ برطانوی شاہی ہوائی کلب کے سکریٹری کمانڈر ایچ۔ ای پیرن نے کانفرنس کے مقاصد بیان کرتے ہوئے عرب نیوز ایجنسی کے نمائندہ سے کہا کہ متعدد ممالک کی طرف سے کلب سے کہا گیا ہے کہ شہری پرواز اور ہوائی سیاحت پر بین الاقوامی نگرانی کے مستقبل پر جلد از غور وخوض ہونا چاہیئے۔

بغداد میں تین سفارتخانے

بغداد۔ توقع کی جاتی ہے کہ آئندہ چند ہفتوں میں شام، لبنان اور روس کے تین سفارتخانے بغداد میں کھُل جائیں گے۔

عراق، عرب اور اتحادی ملکوں کے موجودہ تعلقات کی پختگی کے اس ثبوت کا بغداد میں پرتپاک خیر مقدم کیا گیا ہے۔

شاہ فاروق شام اور لبنان کا معائنہ کریں گے

قاہرہ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ شامی اور لبنانی وفود کی دعوت پر شاید شاہ فاروق عنقریب شام اور لبنان کا دورہ کریں گے یہ وفود حال میں مصر کو گئے تھے۔

ترکی اور اتحادیوں میں بات چیت

لندن۔ ۱۲ فروری: اخبار "ٹائمز" اور "نیوز کرانیکل" کے انقرہ والے نامہ نگاروں نے اتحادیوں اور ترکی کے درمیان بات چیت کے موجودہ مرحلہ پر قدرے کھُل کر بحث کی ہے۔ اخبار "نیوز کرانیکل" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ بیرونی آثار سے اس نظریہ کی تائید ہوتی ہے کہ ترکی اور اتحادیوں کے درمیان عرصہ سے جو بات چیت کا سلسلہ جاری تھا وہ موقوف ہو گیا ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ گو بات چیت کا سلسلہ دوستانہ فضا میں جاری رہا لیکن اب یہ بات پوشیدہ رکھنا مناسب نہیں ہے کہ ہماری اور حکام ترکی کی رائے میں زبردست اختلاف موجود ہے۔ یہ اختلاف رائے ۱۹۳۹ء کے معاہدہ کی شرطوں کے مطلب کے بارے میں نہیں ہے بلکہ اس بارے میں ہے کہ ان کو کس طرح پورا کیا جائے۔ اتحادی ماہروں کا خیال ہے کہ لڑائی کے اس مرحلہ پر وہ ترکی کو اتنا سامان سپلائی نہیں کر سکتے جتنی اس کو ضرورت ہے۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ترکی کے حکام کی یہ رائے ہے کہ چونکہ لڑائی کا بہت نازک دور آ رہا ہے، ترکی کے لڑائی میں شامل ہونے کے امکانات بڑھتے جا رہے ہیں لیکن عوام لڑائی کے خلاف ہیں۔ (اسٹیٹسمین)

ایران اور امریکہ کے سفارتی تعلقات

واشنگٹن۔ ۱۳ فروری: (بحری تار) سرکاری محکمہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکہ اور ایران نے اپنے سفارتخانوں کے معیار کو بلند کرنا مان لیا ہے۔ محکمہ نے مزید بتایا ہے کہ یہ فیصلہ دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے تعلقات اور اتحادی قوموں میں ایران کا پوری طرح شامل ہونے کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ طہران کانفرنس کی اہمیت کا بھی یہ پہلا ثبوت ہے۔ یہ تبدیلی اس بات کی بھی مظہر ہے کہ امریکہ اور روس کو ایران کے ذریعہ اس کی ریلوں، سڑکوں اور دوسرے ذرائع کو استعمال کر کے سامان پہونچایا جا رہا ہے اور کہ ایران اتحادی قوموں کی طرح لڑائی میں شامل ہے۔

شام کا بجٹ دونا ہو گیا

دمشق۔ بذریعہ ہوائی ڈاک۔ شام کی مجلس قانون ساز نے ۔۔۔۔ ۱۴۹۶۹ لیرا کا عام بجٹ منظور کیا ہے، جو گزشتہ سال کے بجٹ کے مقابل تقریباً دوگنا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کمال پر تو حق عوم مستقل مردے ہم — زبان ہر بی وری ہو جو ترے دل میں ہم

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ٣٩ | کانپور شنبہ ١٩ فروری سنہ ١٩٤٤ء | نمبر ٨

اسمبلی میں لارڈ ویول کی تقریر

١٧ فروری کو مرکزی اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کے مشترکہ اجلاس میں ہز اکسلنسی وائسرائے لارڈ ویول نے تقریر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ میں کانگریسی لیڈروں کا ذکر فرمایا:۔

ملک کے اندر ایک اہم عنصر موجود ہے جو کہ حکومت کے ساتھ تعاون نہیں کر رہا ہے۔ میں ان کی اعلیٰ قابلیت اور ذہانت کا اعتراف کرتا ہوں لیکن مجھے ان کی موجودہ پالیسی اور طریقوں پر افسوس ہے جو کہ بالکل بنجر ہیں اور ناقابل عمل ہیں میں ہندوستان کے موجودہ اور آئندہ مسائل کو حل کرنے میں ان لوگوں کے تعاون کا خواہاں ہوں۔ اگر ان کے لیڈروں کا خیال ہے کہ وہ ہندوستان کی موجودہ گورنمنٹ میں حصہ نہیں لے سکتے تو وہ آئندہ مسائل پر غور کرنے میں امداد کر سکتے ہیں لیکن میں ان لوگوں کو رہا کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتا جو کہ ٨ اگست سنہ ١٩٤٢ء کے ریزولیوشن کا اعلان کرنے کے ذمہ دار ہیں تاوقتیکہ اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ عدم تعاون کی پالیسی حتیٰ کہ روڑے اٹکانے کی پالیسی واپس لے لی گئی ہے۔ وہ اس کو توبہ کے طور پر واپس نہ لیں بلکہ اپنی غلطی تسلیم کر لیں۔"

کرپس تجویزوں کا ذکر کرتے ہوئے وائسرائے نے کہا کہ کرپس تجویزیں بدستور موجود ہیں۔ وہ ابھی تک واپس نہیں لی گئیں، ان تجویزوں کے ذریعہ ہندوستان کو مکمل خود مختاری کی پیشکش کی گئی تھی، ہندوستان کو اپنا آئین خود بنانے کا اختیار دیا گیا تھا اور یہاں تک حق دیدیا گیا تھا، اگر ہندوستان چاہے تو برٹش کامن ویلتھ سے علیحدگی اختیار کر سکتا ہے۔ لیکن فوجی صورت حالات کے پیش نظر جو کہ ابھی تک ویسی ہی ہے یہ شرط لگا دی گئی تھی کہ آئندہ آئین بننے تک ہندوستان کی حفاظت کی ذمہ داری ملک معظم کی حکومت کی رہنا چاہئے لیکن یہ تجویز تھی کہ ہندوستانی لیڈروں کا تعاون نہ صرف ہندوستان کی حکومت میں کیا جائے بلکہ کامن ویلتھ اور اتحادی قوموں کے ساتھ بھی ان کا تعاون ہو۔

اس بنا پر تعاون کی پیشکش ابھی تک موجود ہے اور وہ لوگ تعاون کر سکتے ہیں جو لڑائی کو چلانے کی دلی خواہش رکھتے ہیں لیکن ان لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ کرنا جو نظر بند ہیں قطعی بیکار ہے تاوقتیکہ ان میں تعاون کرنے کی خواہش موجود نہ ہو۔ اس کے لئے کسی سے مشورہ کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اپنے ضمیر سے مشورہ کرنے کی ضرورت ہے اور ان کو اس بات کا فیصلہ کرنا ہے آیا وہ "ہندوستان چھوڑ دو" کا ریزولیوشن اور پالیسی واپس لینے کو تیار ہیں جس کے اس قدر افسوسناک نتیجے نکلے اور آیا وہ آئندہ بڑے بڑے کام کرنے ہوں گے انہیں وہ تعاون کرنے کو تیار ہیں۔

ہندوستان کے اتحاد کے بارے میں اور ہندوؤں اور مسلمانوں کے اختلافات کے بارے میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ جغرافیہ تبدیل نہیں کر سکتے۔ حفاظت کے لحاظ سے بیرونی دنیا سے تعلقات کے لحاظ سے اندرونی اور بیرونی اقتصادی مسائل کے لحاظ سے ہندوستان قدرتی طور پر ایک ہے، ہندوستان کے دوسرے فرقوں اور باقی اقلیتوں اور ہندوستانی ریاستوں کے لئے کیا انتظامات کئے جائیں۔ یہ مسئلہ ہندوستانیوں کے طے کرنے کا ہے دو فرقے حتیٰ کہ دو قومیں اختلافات کے باوجود رہ سکتی ہیں، تاریخ اس کی شاہد ہے۔

وائسرائے نے اپنی تقریر کے شروع میں فرمایا کہ میرا پہلا کام یہ ہے کہ ہندوستان کے پھاٹکوں سے دشمن کو بھگانے میں دکھن پوربی ایشیا کی کمان کی مدد کروں۔

لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ بتلانا مشکل ہے کہ لڑائی کب ختم ہوگی، جرمنی کو فتح کرنے کے بعد ہم جاپان کے خلاف لڑائی کا زور باندھیں گے آپ لوگ برما کو واپس لینے کی مشکلات جانتے ہیں۔ جاپان کے خلاف لڑائی جاری رکھنے کیلئے ہندوستان سب سے اہم اڈہ ہے جس کو مضبوط اور منظم کرنے کی ضرورت ہے، اس کو مضبوط رکھنے کیلئے ہمیں اس کے اقتصادی مسئلوں کو حل کرنا چاہئے، ان میں سے سب سے اہم مسئلہ خوراک کا ہے۔

کمانڈر انچیف کا بیان

١٦ فروری کو کونسل آف اسٹیٹ میں کمانڈر انچیف سر کلاڈ آکن لیک نے راجہ یوراج دت سنگھ کے سوالوں کے جواب میں لڑائی کی صورت حالات کے بارے میں مسٹر چرچل پارلیمنٹ میں مفصل بیان دینے والے ہیں۔ آپ نے ہر مورچہ کی حالت مختصر طور پر بیان کی۔ برما کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے آپنے اراکان کے مورچہ کا حال بیان کیا۔ آپنے اس امر کا انکشاف کیا کہ بوتھی ڈانگ کے علاقہ میں حال ہی میں جاپانیوں نے جو جوابی حملے کئے ہیں انکو روکنے کا سہرا ساتویں ہندوستانی فوج کے سر ہے۔ جو کہ اپنے مورچہ پر مضبوطی کے ساتھ ڈٹی ہوئی ہے۔ آپنے یہ بھی فرمایا کہ ہماری فوج کی یہ مضبوطی جاپانیوں کی اسکیم کے مطابق نہیں ہے۔ دشمن یہ امید لگائے ہوئے تھا کہ پہلے ہی حملہ میں ساتویں ہندوستانی فوج افرا[تفری] کی حالت میں بھاگ کھڑی ہوگی لیکن ہماری فوج کی ثابت قدمی سے دشمن کو بہت مایوسی اور پریشانی ہوئی۔

ہندوستان پر کہیں کہیں اور کبھی کبھی ہوائی حملوں کا ذکر کرتے ہوئے کمانڈر انچیف نے فرمایا کہ یہ ہوائی حملے ہمیں مغالطہ میں ڈالنے کیلئے دشمن کی چال ہے تاکہ برمی مورچہ پر جاپانیوں کے خلاف دباؤ کم ہو جائے۔ آپنے تنبیہ کی کہ ممکن ہے جاپانی اس قسم کے حملے کریں لیکن اس قسم کے حملوں سے ہم مغالطہ میں نہیں آسکتے، آپنے یہ بھی کہا کہ برما پر ہمارے ہوائی حملوں کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔

یوروپ کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے آپنے کہا کہ جرمنی کے اردگرد اتحادیوں کا گھیرا برابر تنگ ہوتا جا رہا ہے۔ جاپان کے خلاف پیسفک اور [بحری] میں اتحادی قوموں کا دباؤ بڑھ رہا ہے، سمندر میں اتحادی قوموں کا غلبہ ہے، روس سے جرمنوں کو نکالا جا رہا ہے۔

اسمبلی میں ریلوے بجٹ

١٦ فروری کو مرکزی اسمبلی میں ٹرانسپورٹ ممبر سر ایڈورڈ بینتھل نے سنہ ١٩٤٤-٤٥ء کا ریلوے بجٹ پیش کیا۔ آپنے اعلان کیا کہ پہلی اپریل سنہ ١٩٤٤ء سے ریلوے کے کرایہ میں ٢٥ فیصدی کا اضافہ کیا جائے گا۔ گرو و نواح کے علاقوں میں چلنے والی [...] کے ٹکٹوں میں اضافہ نہیں ہوگا۔ آپنے یہ بھی پیشین گوئی کی کہ سنہ ١٩٤٣-٤٤ء میں ٤٢.٧٧ کروڑ روپیہ کی بچت ہوگی اور سنہ ١٩٤٤-٤٥ء میں ٢٢.٧١ کروڑ روپیہ کی بچت ہوگی۔ اضافہ شدہ کرایہ سے تقریباً دس کروڑ روپیہ کی آمدنی بڑھ جائیگی۔

ریلوے کرایہ میں اضافہ کے آپنے تین سبب بتلائے یعنی یہ کہ مسافروں کی تعداد کم ہو جائیگی۔ اور انکی تعداد میں اور اضافہ نہیں ہوگا دوسرے کرنسی میں کمی ہو جائیگی۔ تیسرے لڑائی کے بعد کے کاموں کیلئے ریزرو فنڈ جمع کرنے کا موقع [مل] جائیگا۔

آپ نے بتلایا کہ آمد[نی] [...] ریلوے انجنوں کی آمد سے ریلوے کی ٹرانسپورٹ [...] اضافہ ہو جائیگا۔ آپنے یہ بھی بتلایا کہ یہ بھی امید ہے کہ ٣١ مارچ سے پہلے ١٠٠ بڑی لائن کے انجن اور ١٤٢ چھوٹی لائن کے انجن آجائیں گے اور ١٩٠٠ بڑی لائن کی گاڑیاں اور ٢٩٩٠ چھوٹی لائن کی گاڑیاں آجائیں گی۔ آئندہ سال اور اضافہ ہو جائیگا۔

یوپی کے کانگریسیوں کی میٹنگ

مسز وجے لکشمی پنڈت نے یونائٹیڈ پریس کو بتایا کہ [یوپی] کے کانگریسی کارکنان کی ایک بے ضابطہ میٹنگ ١٢ [...] میں ہوگی [جس] میں ملک کی موجودہ سیاسی صورت حالات کا جائزہ لیا جائیگا تاکہ لوگوں کے متعلق اور خود کانگریس کے سلسلہ میں اہم مسائل پر بحث [ہو]۔ مسٹر سمپورنانند سابق وزیر یوپی نے اس تحریک کو شروع کیا ہے آپ محسوس کرتے ہیں کہ رہاشدہ کانگریسیوں کے اس طرح خالی بیٹھے رہنے سے ملک کے مفاد کو نقصان پہونچ رہا ہے۔ کانفرنس میں شمولیت کیلئے سرکردہ لیڈروں اور کارکنان کے نام دعوت نامے جاری کئے جا رہے ہیں۔

سٹی مسلم لیگ الیکشن معلوم ہوا ہے کہ سٹی مسلم لیگ کے ممبران کی تعداد اس سال تقریباً ٧ ہزار ہے۔ عہدہ داران اور ممبران انتظامیہ کے انتخاب کی تاریخ ١٧ مقرر تھی اور ریٹرننگ افیسر سید اعجاز رسول صاحب مقرر ہو کر آئے تھے لیکن تاریخ فی الحال ملتوی ہو گئی ہے۔

وار فنڈ ڈسٹرکٹ انفارمیشن افسر کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ وار فنڈ میں جنوری سنہ ١٩٤٤ء میں ١٣١٤٣ روپیہ وصول ہوا اور کل میزان ١٥٣٣٦٦٩ روپیہ ہوئی اور جنوری سنہ ١٩٤٤ء میں ڈیفنس لون کی مد میں ٣٦١٠٠٤٥٠ جمع ہوا۔ اور کل میزان ٤٠٧٨٨٨٧٤ روپیہ ہوئی۔

میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کی اسپیشل میٹنگ ١٨ فروری ٥ بجے شام کو ہوگی جسمیں اوڈٹ کے جوابات پر غور ہوگا۔ اور سنہ ١٩٤٢-٤٣ء کے بورڈ کے اکونٹنٹ انسپکشن پر غور کیا جائے گا۔

اہل کانپور کو مژدہ

ہندوستان کے مشہور اور قدیم طبی خاندان جھوائی ٹولہ لکھنؤ کے چشم و چراغ جناب حکیم محمد بشیر صاحب مخمور سابق پروفیسر تکمیل الطب کالج لکھنؤ و رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر درجہ اول گورنمنٹ یو۔ پی خلف جناب حکیم حافظ عبدالولی صاحب مرحوم و مغفور نے اہل کانپور کے استدعا پر ہفتے میں صرف ایک روز یعنی جمعہ کے دن تشریف لانے کا وعدہ فرمایا ہے لہٰذا مایوس مریضوں کو اس زریں موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

مقام مطب

رفاہ عام ہومیوپیتھک ڈسپنسری مقابل انتظامی پریس متصل بڑا اسپتال پریڈ۔

دن اور وقت مطب

جمعہ کے دن ٩½ بجے سے ١٢½ بجے دن تک

خواجہ عبدالسلام ایڈیٹر صداقت کانپور

کانپور میونسپلٹی

اس تحریر کے ذریعہ اعلان کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ نے یو۔ پی میونسپلٹیز ایکٹ دوم سنہ ١٩١٦ء کی دفعہ ٢٢١ کے ماتحت مکانات نمبری ٢٨/٢٣ (جدید نمبر) اور ٢٨/٢٥ (جدید نمبر) کے درمیان کی گلی کو جو مکان نمبری ٢٨/٢٤ (جدید نمبر) اور گنیش شنکر ودیارتھی پارک فیلخانہ کی طرف جاتی ہے اس گلی کو پبلک گلی قرار دیدیا ہے۔

دستخط حبیب اللہ
ایگزیکیوٹو افسر
میونسپل بورڈ کانپور

امپرومنٹ ٹرسٹ ١٥ فروری کو امپرومنٹ ٹرسٹ کا ایک خاص جلسہ سردار بان سنگھ سی۔ بی۔ ای کی صدارت میں منعقد ہوا۔ سنہ ١٩٤٤-٤٥ء کا بجٹ پاس ہوا۔ بجٹ میں ٢٧ لاکھ روپیہ آمدنی کا تخمینہ لگایا گیا ہے جسمیں ایک لاکھ ٣٤ ہزار روپیہ ابتدائی بیلنس کا بھی شامل ہے آمدنی کے خاص آئیٹم یہ ہیں۔

فروخت کی ہوئی زمین کی قسطوں کی ادائیگی ٧ لاکھ ٢٥ ہزار روپیہ، نئی آراضی کے فروخت سے ٨ لاکھ روپیہ جمع کی ہوئی رقم جو انوسٹ ہے اس سے واپس لیکر ١٧ لاکھ ٣٥ ہزار روپیہ۔

اخراجات کا تخمینہ ٣٥ لاکھ ٧٥ ہزار روپیہ ہے۔

اخراجات کے خاص مدیہ ہیں:۔

ادائے قرض [...] ٣ لاکھ روپیہ۔ گورنمنٹ قرضہ کی ادائیگی ایک لاکھ ٧٥ ہزار۔ مزدوروں کے کوارٹروں کی تعمیرات ٧ لاکھ روپیہ۔ سیوروڈرین کے بنانے پر ٢ لاکھ ٧٥ ہزار روپیہ واٹر سپلائی ایک لاکھ روپیہ۔ جنرل انتظامات کیلئے ایک لاکھ ٤٩ ہزار روپیہ۔

امید کی جاتی ہے کہ نئے مالی سال کے ختم تک ٹرسٹ ٢٥ لاکھ روپیہ سود حاصل کر نیوالی سکیورٹی میں جمع کرے گا اور ایک لاکھ ٣٢ ہزار روپیہ کا کیش بیلنس کرنٹ اکاونٹ کی صورت میں ہوگا۔

پرم پوروہ کے مجوزہ مزدوروں کے کوارٹرس میں واٹر سپلائی کیواسطے ٨١٦٦ روپیہ کا تخمینہ منظور کیا گیا ہے۔

سیسہ مئو نالا اسکیم میں ٥٠ فٹ اور ١٠٠ فٹ سڑکوں اور رائے پوروہ اسکیم کی ٥٠ فٹ سڑکوں کے لئے ٹنڈر طلب کئے گئے۔ ٹرسٹ نے شہر کا سروے بذریعہ ہوائی جہاز کرنے کیلئے انڈین ایر سروے اینڈ ٹرانسپورٹ کمپنی کا نام منظور کیا ہے۔

سنٹرل سکھ دیوان کا جلسہ ١٣ فروری کو یو۔ پی سینٹرل سکھ دیوان لکھنؤ کا بڑا جلسہ سردار سنت سنگھ سابق وائس پریسیڈنٹ کے بنگلہ پر ہوا۔ نئے سال کیواسطے سردار سنتوکھ سنگھ کو جو کانپور کے بڑے انڈسٹریلسٹ ہیں دیوان کا پریسیڈنٹ منتخب کیا گیا اور پریسیڈنٹ کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ اپنی انتظامیہ کمیٹی کے ممبران کو نامزد کریں۔

سینٹرل اسٹیشن بم کیس مسٹر جے۔ ای۔ ڈی ریڈ فورڈ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں کانپور سینٹرل اسٹیشن بم کیس، اور سینما بم کیس کی سماعت ختم ہو چکی ہے۔ ١٤ آدمیوں پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔ مقدمہ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہوا۔ ١٥ نومبر سے شہادتیں پیش کی گئیں اور اس طرح تین مہینے میں سماعت ختم ہوئی، ایک ملزم ابھی تک فرار ہے، زیادہ تر ملزمان نے اپنی صفائی سیشن کورٹ میں دینا پسند کیا، کچھ نے الزامات سے انکار کیا۔ مجسٹریٹ موصوف نے اپنا فیصلہ سنانا ابھی ملتوی کر دیا ہے۔

غیر مہر شدہ کپڑا غیر مہر شدہ کپڑا جو دسمبر کے مہینہ میں مہر بند کیا گیا تھا اس پر گورنمنٹ کی طرف سے مہر لگنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے اور یہ کام دوسری جگہوں پر بھی رفتہ رفتہ شروع ہوگا۔

آریہ سماج کے جلسے آریہ سماج کے سالانہ جلسے ٢٤ فروری سے ٢٧ فروری تک مسٹن روڈ کے آریہ سماج ہال میں ہوں گے۔

کپڑے کے ماہانہ نقشہ ڈپٹی سکریٹری سیول سپلائز ڈیپارٹمنٹ یو۔ پی نے گورنمنٹ آف انڈیا نوٹیفکیشن نمبر ٣٦ ٹیکس A (١٥) ٤٣/١ مورخہ ١٢ ستمبر سنہ ١٩٤٣ء کے ذریعہ جو اختیارات حاصل ہوئے ہیں ان کے ماتحت یہ حکم جاری کیا ہے کہ ہر وہ شخص جس کو کسی بھی مل یا کپڑے کے بیوپاری نے اپنا مال بطور امانت دیا ہے اور ہر وہ شخص جو کپڑے یا سوت کا بیوپار کرتا ہے کلاتھ کنٹرول آرڈر سنہ ١٩٤٣ء کی دفعہ ١٠ کے ماتحت کپڑے و سوت کے اسٹاک کے متعلق ماہانہ نقشہ ہر تاریخ تک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس روانہ کر دیا کرے۔

ٹکسٹائل کمشنر ٹکسٹائل کمشنر بمبئی نے اطلاع دی ہے نوٹیفکیشن نمبر ٤٤ ٹیکس A (١) ١٣/٤٣ مورخہ ٢٢ جنوری سنہ ١٩٤٤ء کا نفاذ پوری گانٹھوں یا کپڑے کے ٹکڑوں دونوں پر ہوگا جو دوکاندار گاہکوں کے ہاتھ فروخت کریں گے۔

[illegible] کانپور

اسٹوڈنٹس فیڈریشن مس اندرا منوہر لال صاحبہ نے بوجہ امتحان ایم۔ اے پریویس جو کہ قریب آرہا ہے اسٹوڈنٹس فیڈریشن کی ایگزیکٹو کمیٹی سے استعفا دے دیا ہے۔

کپڑے کے اسٹاک کی ماہانہ رپورٹ مسٹر [...] سپلائی افیسر کانپور مطلع کرتے ہیں کہ:۔

کپڑے اور سوت کے اسٹاک کی ماہانہ رپورٹ کے داخل کرنیکی آخری تاریخ ٹکسٹائل کمشنر نے ہر مہینہ کی ساتویں تاریخ مقرر کی ہے اور چونکہ اکثر لوگ اس تاریخ کے پابند نہیں ہیں لہٰذا مجبوراً مجھے اس حکم کی خلاف ورزی کرنیوالوں پر آئندہ مقدمہ چلانا پڑے گا۔

مشاعرہ حلقہ ادبیہ ایک بزم مشاعرہ بتاریخ ١٣ فروری سنہ ١٩٤٤ء بمقام مولانا محمد علی میموریل اسکول کانپور زیر صدارت جناب مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی منعقد ہوا جس میں مقامی خوشگو شعراء و اراکین نے اپنے کلام بلاغت نظام سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔ بزم کے اختتام پر آئندہ مشاعرہ کے لئے تاریخ ٢٧ فروری سنہ ١٩٤٤ء مقرر ہوئی۔

مصرع طرح درج ذیل ہے:۔

ہر قدم پر اک نئی دنیا بسا سکتا ہوں میں

قافیہ — لا بنا

ردیف — سکتا ہوں میں

مولانا محمد علی میموریل اسکول کانپور آج بتاریخ ١٣ فروری سنہ ١٩٤٤ء بروز یکشنبہ مولانا محمد علی میموریل اسکول کانپور کے مجلس انتظامیہ کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے:۔

ریزولیوشن نمبر ١۔ آج کی اس میٹنگ میں طے کیا گیا کہ مجلس انتظامیہ مولانا محمد علی میموریل اسکول کانپور، جناب افتخار احمد صاحب صدیقی خازن اسکول ہذا کے والد ماجد کے انتقال پر ملال پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ خدا سے دعا کرتی ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ریزولیوشن نمبر ٢۔ آج کی مجلس انتظامیہ مولانا محمد علی میموریل اسکول کانپور کی یہ میٹنگ طے کرتی ہے کہ ابتک مینجنگ کمیٹی عارضی طور پر مولانا محمد علی میموریل اسکول چلا رہی تھی، چونکہ اب مولانا محمد علی میموریل سوسائٹی قائم ہو چکی ہے لہٰذا مینجنگ کمیٹی اپنے تمام فرائض سوسائٹی کے سپرد کرتی ہے اور آج کی تاریخ سے مینجنگ کمیٹی ختم سمجھی جائے گی۔

پروفیسر نواب حسین کو ڈنر خان صاحب سید نواب حسین صاحب اسسٹنٹ ریڈ کراس کمشنر و سابق پروفیسر کرائسٹ چرچ کالج و پریسیڈنٹ انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کو مسٹر محمد حبیب اللہ صاحب پریسیڈنٹ انجمن جامعہ ادبیہ، نواب سید قیصر حسین صاحب قیصر نواب سید مصطفےٰ حسین صاحب آثر مولانا سلیم ناطقی سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ اور خواجہ عبدالسلام کی طرف سے ١٦ فروری ٨½ بجے رات کو مسٹر محمد حبیب اللہ کے بنگلہ پر ایک شاندار ڈنر دیا گیا جسمیں مسٹر محمد حبیب اللہ نے سید نواب حسین صاحب کو خانصاحب کے خطاب کے اعزاز پر مبارکباد دیتے ہوئے آپ کی انجمن کی خدمات کا اعتراف کیا آپ کے چند خطوط کا اقتباس پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ کو انجمن سے فی الحال بھی جو دلچسپی ہے اس کے لئے ہم لوگ نواب صاحب کے بیحد ممنون ہیں، اس کے بعد حافظ محمد صدیق صاحب نے ایک نہایت پُرلطف اور مذاحیہ انداز میں تقریر فرماتے ہوئے انجمن اور اس کے اراکین کی تعریف کی، بعد ازاں سید نواب حسین صاحب نے ممبران انجمن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انجمن کے ممبران اور ان کے کام کی تعریف کی اور فرمایا کہ انجمن کے مقاصد میں ماہانہ رسالہ نکالنا دار المطالعہ قائم کرنا اور دار المصنفین قائم کرنا ہے، اس کی بنیاد ہمارے شہر کے ادب نواز رئیس جناب حافظ محمد صدیق صاحب نے پانچسو روپیہ کا عطیہ مرحمت فرما کر ڈالدی ہے ضرورت ہے کہ دیگر ادب نواز حضرات بھی اس طرف متوجہ ہوں، مجھکو پوری امید ہے کہ جنگ کے بعد انجمن اپنے ان اعلیٰ مقاصد میں ضرور کامیاب ہوگی۔

ڈنر میں خاص خاص حضرات کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:۔

مسٹر و مسز سید نواب حسین صاحب، مسٹر ایس۔ ایم۔ میز، مسٹر امام الدین، مسٹر محبوب عالم، مسٹر منظور الدین، مسٹر و مسز ترونا، مس سوبٹ، ڈاکٹر ایس۔ ان سکسینہ، حاجی محمد حمزہ صاحب، میاں محمد لطیف صاحب۔ مسٹر جاگیشور دیالی صاحب نشتر، مولانا ثاقب، جناب تنہا، جناب شاکر، جناب ندرت، جناب ماسٹر شیر محمد خاں صاحب۔

آخر میں ایک پُرلطف مشاعرہ ہوا۔

سدِ گل

یوں تو رنگین مزاج پیروں کے افسانے آئے دن اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں لیکن ضلع حصار میں نازل ہونے والے ایک پیر صاحب نے اپنی پیری کی جو کرامت دکھائی ہے اسکی تفصیل سننے کے بعد بڑے سے بڑا چار سو بیس اور بڑے سے بڑا جادوگر بھی حیران رہجائیگا۔ ان پیر صاحب کے دماغ کی داد دینی چاہیئے کہ اُنھوں نے عورت کے اغوا کا جدید ترین طریقہ ایجاد فرمایا ہے وہ پیر صاحب کی حاضر دماغی اور زندہ دلی کا ایک شاہکار ہے۔

ان پیر صاحب کی کرامات کی تفصیل یہ ہے کہ ان پیر صاحب کو کسی طرح یہ معلوم ہوگیا کہ ضلع حصار کے ایک گاؤں میں ایک پریزاد عورت رہتی ہے جس کا شوہر کئی سال سے مفقود الخبر ہے۔ بیچاری اس کی جدائی میں رو رو کر زندگی کے دن پورے کر رہی ہے۔ پیر صاحب کو اس حسین و جمیل عورت پر بڑا ترس آیا اور آپ اس عورت کی دلداری کے لئے پیر روشن ضمیر سے "سمندرے خاں" بن گئے، سمندرے خاں اس عورت کے گمشدہ شوہر کا نام تھا۔

سمندرے خاں بننے کے بعد پیر صاحب اس عورت کے گاؤں میں جا دھمکے اور لوگوں سے کہنا شروع کر دیا کہ "میں گمشدہ سمندرے خاں ہوں۔ میں دنیا سے بیزار ہوکر اور اپنی بیوی کو چھوڑ کر گھر سے نکل گیا تھا لیکن اسکے بعد مجھے بشارت ہوئی کہ گھر واپس چلے جاؤ اور گھر گرہستی کی زندگی گزارو لہٰذا میں واپس آگیا ہوں۔" سمندرے خاں یہ وعظ فرما رہے تھے اور گاؤں کے سیدھے سادھے آدمی حیران اور پریشان تھے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ تمھاری صورت تو سمندرے خاں سے ملتی نہیں وہ تو اتنا بوڑھا نہیں تھا۔ سمندرے خاں بولے "عبادت و ریاضت نے مجھے وقت سے پہلے بوڑھا کر دیا ہے۔" گاؤں والے خاموش ہوگئے اور سابق پیر اور حال سمندرے خاں خوش تھے کہ ان کا جادو چل گیا۔

اُدھر سمندرے خاں کی حرماں نصیب بیوی کو جو یہ خبر پہونچی کہ اس کا شوہر گم گشتہ واپس آگیا ہے تو اس کی باچھیں کھل گئیں اور بے چینی کے ساتھ شوہر نامدار کا گھر میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگی۔ پیر صاحب اکڑتے ہوئے اپنی فرضی بیوی کے مکان میں داخل ہوئے، بیوی ہزار تمنائیں اور آرزوئیں لئے ہوئے آگے بڑھی تو کیا دیکھتی ہے کہ شوہر کی بجائے ایک لانبی داڑھی والے رنگیلے تشریف لا رہے ہیں۔ پیر صاحب نے گھر میں گھستے ہوئے فرمایا خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ایک زمانہ دراز کے بعد پھر مجھے اپنا گھر اور بیوی کا رخ روشن دیکھنا نصیب ہوا۔" سمندرے خاں کی بیوی جو ایک ہی نظر میں سب کچھ بھانپ گئی تھی اس نے بوڑھے کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کہنا شروع کیا "یہ زمانہ بھوکا لچا اور بدمعاش دھوکہ دینے آیا ہے وہ رٹ گئے آیا ہے میرا شوہر بنکر قبرستان کا مُردہ۔ نکل یہاں سے ورنہ بلاتی ہوں پولیس کو۔" پیر صاحب نے جو یہ للکار سنی تو ہوش اُڑ گئے، ہر چند کوشش کی کہ عورت پر روغن قاز ملیں لیکن عورت تو پھر عورت ہی ہے اُس نے لیکے جھاڑو پیر صاحب کی وہ مرمت کی کہ پیر صاحب ۴

ادبِ لطیف

چینی شاعری کے نمونے

بہتر تو یہی تھا کہ میں تجھے یاد ہی نہ کرتی، اور تیری محبت سے دستبردار ہو جاتی، لیکن کیا کروں، میں تجھے نہیں بھلا سکتی۔

"آدھی رات کو جب کوئی دوسرا قریب نہ تھا اس نے اس (عورت) کے کان میں کہا،

میں قسم کھاتا ہوں، ہم دونوں مل کر، آزاد چڑیوں کی طرح کہیں اُڑ جائیں گے۔

یا ان درختوں کی طرح باہم یک قالب ہو جائیں گے۔

جن کی شاخیں آپس میں اُلجھی ہوئی ہوتی ہیں"

اس سے کہنا کہ اپنے [illegible]

سونے [illegible] کاری کے کام کی طرح

اور تب آکاش اور نیچے دھرتی پر

ہم ضرور پھر ایک دوسرے سے ملیں گے۔

چٹان دریا کو دو بڑے حصوں میں بانٹ دیتی ہے اور یہ دونوں دھارے اپنی تیز رفتاری کے ساتھ دو مختلف آبشاروں کی صورت میں نیچے آگرتے ہیں۔

۴ اعتراف جرم کرنے پر مجبور ہوگئے، اس کے بعد سنا گیا ہے کہ پیر صاحب کا منہ کالا کر کے اور گدھے پر بٹھا کر نہایت عزت کے ساتھ ان کا جلوس نکالا گیا۔

✲ ہلاک ہوا اور اپنے کردار کی پاداش کو پہونچا۔ یہ فیروزمند گروہ سیتا کو زندانِ بلا سے چھڑا کر وطن کی جانب پھرا۔ مگر اول اس غمزدہ قیدی کو اپنی عفت و عصمت کے ثبوت میں ایک ہولناک امتحان آگ میں گرنے کا حکم دینا پڑا، کیونکہ اُس زمانہ میں مشتبہ عورت کیلئے دہکتی ہوئی آگ یا جلتے توے پر برہنہ پا چلنا ہی پاکدامنی کی شہادت خیال کی جاتی تھی۔

اس سخت آزمایش کے بعد رامچندر اور سیتاجی دھوم سے اجودھیا میں داخل ہوئے اور تخت شاہی نے راجہ رامچندر جی کے جلوس سے رونق تازہ پائی، سیتاجی نے جبلی، نیک مزاجی، خوش خوئی اور نہایت خلوص و وفاداری سے اپنے نامور شوہر کے دل میں از دیار محبت کا بیج بویا۔ کچھ عرصے کے بعد آثار حمل نمودار ہوئے اور دستور کے موافق حاملہ کی حفاظت اور خوشی کے ساز و سامان کئے گئے مگر افسوس کہ انقلاب روزگار نے بہت جلد اس مسرت کو کلفت سے بدل دیا۔

عوام الناس نے سیتاجی کی عفت اور بیگناہی کو تسلیم نہ کیا بلکہ گھر گھر بدگمانی اور الزام کا چرچا ہونے لگا، ناچار رامچندر جی نے پیاری بی بی کو جلاوطن کیا، لچھمن جی اس بیکس شکستہ خاطر کو بن کے اندر بالمیک کی منڈھی کے پاس چھوڑ آئے، وہیں لو اور کش دو توام لڑکے پیدا ہوئے جنھوں نے بالمیک کی سرپرستی میں پرورش پائی۔ جس وقت رامچندر جی نے اسو میدھ جگ کیا تو یہ لڑکے بھی بالمیک کے ساتھ اجودھیا کو گئے۔

اُس وقت بالمیک نے بھری مجلس میں سیتاجی کی سفارش کی اور تمام الزام و اتہام جو اُن کی عصمت پر لگائے گئے تھے رفع کر دئے، تب تمام راجاؤں اور ✕

عالمِ نسواں

دنیا کی عجیب ترین عورت

آپ کو شا[illegible] دلچسپی محسوس ہوگی کہ اس وقت لند[illegible] رہتی ہے جسے دنیا کی عجیب ترین عورت کہا جاتا ہے۔ یہ عورت ایک بیوہ ہے اس کے آگے کوئی اولاد نہیں اور نہ کوئی اس کا عزیز یا رشتہ دار ہے مگر اس کی بیوگی یا تنہائی اسکے عجوبہ ہونے کے خواص نہیں ہیں، لوگ اسے اس لئے عجیب و غریب عورت خیال کرتے ہیں کہ اس وقت وہ بارہ کروڑ پونڈ کی مالک ہے۔ اور بارہ کروڑ پونڈ کی آسامی [illegible] اتنا زیادہ باعث حیرت نہیں جتنا باعث تعجب [illegible] عورت کا اپنی دولت کو بے تکلفی کے ساتھ خرچ کرنے کا انداز ہے۔

حال ہی کی بات ہے [illegible] نے بیٹھے بیٹھے لندن کے اس علاقہ میں جہاں مرفہ الحال لوگ بستے ہیں اور جسے مے فیر کہتے ہیں، ایک شاندار محل خرید لیا تھا اور اب معلوم ہوا ہے کہ اس محل میں اس عجیب و غریب عورت نے برطانوی ہوائی بیڑے کے افسروں کے لئے ایک ہوٹل کھول دیا ہے۔

برطانوی ہوائی بیڑے کے افسروں کے لئے ہوٹل کھول دینا آپ کو کچھ زیادہ عجیب معلوم نہ ہوا ہوگا مگر آپ یہ معلوم کر کے یقیناً حیران رہ جائیں گے کہ یہ ہوٹل نہایت اعلیٰ پیمانے پر آراستہ کیا گیا ہے۔ جو افسر اس ہوٹل میں اپنی چھٹیاں گزارنے کیلئے آئیں گے ان کے لئے بہترین قسم کے کمرے برائے رہائش مہیا کئے جائیں گے ان کو بہترین قسم کا کھانا دیا جائے گا۔ اور رات کو وہ اپنے دوست احباب کو کھانے پر مدعو کر سکیں گے۔ مگر اس تمام پرتکلف قیام و طعام کا معاوضہ انھیں صرف ۲ شلنگ چھ پنس ادا کرنا پڑیگا۔ دوسرے لفظوں میں اس شاندار ہوٹل میں ہوائی بیڑے کے افسروں کو مفت قیام و طعام مہیا کیا جا رہا ہے۔

اس عجیب ترین عورت کا نام جس نے یہ ہوٹل کھولا ہے مسز جیمز کوریگان ہے۔ اس کی عجیب و غریب زندگی یہ ہے کہ وہ بڑے بڑے فلم اسٹاروں اور شاہی خاندان کے افراد کے ساتھ وقت گزارتی ہے اور لندن کے زیادہ سے زیادہ اونچے ہوٹلوں میں اس کا بل ہوٹل کی پورے مہینے کی آمدنی سے زیادہ بیٹھتا ہے۔

وہ ہوٹلوں میں برطانوی کابینے کے وزرا کو باقاعدگی کے ساتھ دعوتیں دیتی ہے اور ایک مرتبہ اس نے اپنے مکان پر نمایاں لوگوں کی دعوت کی تو لندن کے تمام بڑے بڑے ایکٹروں اور ایکٹرسوں کو معقول معاوضوں پر بلایا اور مہمانوں کو ان کا رقص وغیرہ دکھایا۔

مسز جیمز کوریگان کی اس شاہانہ زندگی کو دیکھتے ہوئے آپ کو یہ معلوم کر کے حیرت ہو جائے گی کہ اس عجیب عورت کی زندگی امریکہ کے ایک گاؤں میں افلاس کی گود میں شروع ہوئی تھی۔

جن لوگوں نے امریکہ کے ایک گاؤں میں اسکی ابتدائی زندگی دیکھی ہے وہ ابھی زندہ ہیں۔ یہ عورت شروع میں اس قدر تنگدست تھی کہ اسے ملازمت کرنی پڑی اور یہ ایک ڈاکٹر کے ہاں اس کی سکریٹری کے طور پر کام کرنے لگی۔ ڈاکٹر کے ہاں کام کرتے کرتے اسے خود بھی فن طبابت میں ملکہ ہوگیا اور جب ڈاکٹر کا انتقال ہوا تو اس نے اس کا مطب سنبھال لیا چونکہ یہ بہت ذہین تھی، چند ہی دن میں مطب

(بقیہ بر صفحہ ۵ کالم ایک کے نیچے)

✕ سرداروں نے جو اس جشن میں جمع ہوئے تھے متفق اللفظ ہو کر کہا "سیتا پاک ہے، اور اُس کو واپس بلا لینا مناسب ہے۔" لیکن اور اہل مجلس نے خاموشی اختیار کی اور واپسی کی رائے نہ دی اِس لئے رامچندر جی کو رعایا کی رضامندی کے بغیر ایسا کرنا مناسب نہ معلوم ہوا۔

بالمیک نے یہ صورت دیکھ کر کہا، کہ "اب بھی کسی کو شک و شبہ ہو تو مکرر آزمایش ہو سکتی ہے۔" سیتاجی کو جو تکلیفیں سہتے سہتے اور مصیبتیں اُٹھاتے اُٹھاتے نہایت نحیف و ناتواں ہو گئی تھیں۔ یہ باتیں اس قدر شاق گزریں کہ تاب نہ رہی۔ غم و غصہ کے جوش میں غش کھا کر گر پڑیں اور آخر دم تک ہوش میں نہ آئیں۔

الغرض سیتا ایک نیک طینت۔ باوفا، صابر، مستقل مزاج اور خاوند کی فرمانبرداری کرنے والی بی بی کا ایک عجیب اور بے نظیر نمونہ تھی۔

بھوئی دنیا

سیتا جی

ہندوؤں کے یہاں جو شہرت رام چندر جی کی بیوی سیتاجی نے پائی ہے وہ کسی اور عورت کو نصیب نہیں ہوئی۔ طرح طرح کی مصیبتوں کا جھیلنا اور عجیب عجیب سانحوں کا پیش آنا خاندان اور مرتبہ کی شرافت، حسن خداداد کی لطافت۔ خوبی خصائل کی فضیلت یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ جنکی وجہ سے ہر فرقے کے ہندو اُن کے نام کو محبت و عقیدت سے یاد کرتے ہیں۔

[illegible] جنک ترہٹ کا فرمانروا تھا اور [illegible] سلطنت کا اُجالا تھی، اسی لئے [illegible]یت ناز و نعمت سے اُس کی پرورش ہوئی۔

اُس زمانہ میں سپہ گری اور شجاعت ہی بڑا جوہر تھا، اسلیئے جنک نے عہد کر لیا تھا کہ جو کوئی اُس کڑی کمان کو کھینچ لے گا جو اُس کے ہاں رکھی ہوئی تھی وہی اُسکو پائیگا۔

جب سیتا کے جمال و کمال کا آوازہ تمام آریہ ورت میں پھیل گیا تو دور و نزدیک کے راجہ اُس کے خواستگار ہوئے، مگر رامچندر جی کے سوا جن کا آغاز شباب تھا اور فن تیر اندازی میں دستگاہ کامل پیدا کی تھی کوئی کامیاب نہ ہوا، اُنھوں نے صرف کمان کو کھینچا ہی نہیں بلکہ اپنی شہ زوری سے اُسکے دو ٹکڑے کر دئے، پس عہد کے بموجب اُن کے ساتھ سیتا کی شادی ہوگئی، وہ اُس کو لے کر اجودھیا میں واپس آئے، اجودھیا اُن کے باپ کا دار الحکومت تھا۔

کچھ مدت کے بعد اُن کے پتا جسرتھ نے اپنی ایک عزیز بیوی کے اغوا سے رام چندر کو چودہ برس کا بن باس دیا۔ رامچندر نے بلا عذر باپ کے اس سخت حکم کی تعمیل کی۔ اُس جلاوطنی میں اُن کی باوفا بیوی سیتا اور اُن کے برادر عزیز لچھمن نے حق رفاقت ادا کیا۔ یہ شاہی گروہ اجودھیا کی رعایا برایا کو اپنی مفارقت کے رنج و الم میں گریہ و زاری کرتا ہوا چھوڑ کر رخصت ہوا۔ الہ آباد سے گزر کر چتر کوٹ پہاڑ پر پہونچے۔ کئی سال کی دشت نوردی کے بعد منبع گوداوری کے قریب پنچوٹی پر اقامت اختیار کی، تاکہ باقی ایام وہاں بسر کریں۔

جنگل کے پھل پھلاری اور شکار پر گزر اوقات کرتے تھے۔ رام چندر اور لچھمن باری باری سے صید افگنی کو جاتے۔ مگر ایک بھائی سیتا کی تشفی خاطر اور حفاظت کی نظر سے موجود رہتا۔ قضارا ایک روز رامچندر جس سمت کو شکار کیلئے گئے تھے اُدھر سے نالہ و بکا کی آواز آئی، ناچار لچھمن سیتا کو تنہا چھوڑ کر تفتیش حال کیلئے چلے گئے اُنکا جانا تھا کہ لنکا کا راجہ سیتاجی کو جبراً اپنے ساتھ لے گیا۔

جب رامچندر جی نے معاودت کی اور سیتا کو قیامگاہ پر نہ پایا تو نہایت مضطرب ہوئے اور جنگل جنگل تلاش کرتے پھرے، آخر کو جب پتہ مل گیا تو راجہ کرناٹک کے بھائی سگریو کی اعانت سے لنکا پر لشکر کشی کا عزم کیا۔

آغاز جنگ سے پیشتر ہنومان جو سگریو کا وزیر اعظم اور سپہ سالار تھا راون کے سمجھانے کو بھیجا گیا جب صلح و صلاح سے راون راہ راست پر نہ آیا تو ہنومان سیتا کو تسلی و تشفی دیکر واپس چلا آیا۔ پھر تو رامچندر جی کے لشکر نے سیت بند کو عبور کر کے خوب معرکہ آرائی اور جدال و قتال کیا یہاں تک کہ بدذات راون اُن کے ہاتھ سے ✲

پردۂ فلم

دہلی میں رام راج کی سلور جوبلی

اس ہفتہ منروا سینما دہلی میں "رام راج" [illegible] منائی جا رہی ہے۔ رام راج کی مقبولیت کا [illegible] لگایا جا سکتا ہے کہ اگرچہ یہ تصویر پچیس [illegible] ہے لیکن اس کی مقبولیت کم ہونے کی بجائے [illegible] رہی ہے چنانچہ اس ہفتہ کا گراس گذشتہ ہفتہ [illegible] زیادہ تھا ہے۔ رام راج کی اس غیر معمولی کامیا[بی] [illegible] لگایا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کی پبلک [illegible] کس قدر دلدادہ ہے۔

نگار پروڈکشن کا پنچھی

نگار پروڈکشن کا پنچھی نہایت سرعت [illegible] منزلیں طے کر رہا ہے، اسٹوڈیو کی اطلاعا[ت] [illegible] کہ پنچھی ایک نہایت ہی دلکش اور کامیاب [illegible] پنچھی میں تقریباً تمام ممتاز اداکاروں نے کا[م] [illegible] جویلہ چٹ۔ خاندان۔ اور یوخی میں شہرت [illegible] اس تصویر میں نہایت ہی اہم رول ادا کر[ے] [illegible] علاوہ ایک نیا چہرہ سلمیٰ بھی آپ اس تصویر [illegible]

بھگت بوڈانا اور وشواس

واڈیا موویٹون جس نے کہ ہندوستان [illegible] ایک ممتاز حیثیت حاصل کر لی ہے اس کی [illegible] تیار ہیں جن میں سے ایک "بھگت بوڈانا" [illegible] تصویر "وشواس" ہے۔

"بھگت بوڈانا" کاٹھیاواڑ کے [illegible] ہے جس کے دل کی دنیا بدل گئی تھی اور [illegible] بن گیا تھا، ماسٹر وسنت، شیخ مختار، مس [illegible] مس گلاب اور گوپ وغیرہ نے اس تصویر [illegible]

"وشواس" ایک سوشل فلم ہے جس [illegible] رومانس اور موسیقی سب کچھ موجود ہے۔ [illegible] مہتاب۔ بی مادھوری، ترلوک کپور [illegible] وغیرہ نے کام کیا ہے۔

سلمٰی ایک بے نظیر تصویر

ہند پکچرس کی مسلم سوشل تصویر سلم[ٰی] [illegible] جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے [illegible] پروڈکشن کی نگرانی، اور فضلی برادران کی [illegible] نہایت ہی کامیاب مسلم سوشل تصویر [illegible] یعقوب۔ ارملا۔ مجید اور عذرا وغیرہ نے کا[م] [illegible]

جزائر مارشلز کے باشندوں

پرل ہاربر ۱۲ فروری، (بحری تار) ایڈمرل [illegible] مارشلز کے باشندوں کے نام ایک اعلان میں [illegible] کی پالیسی ہے کہ ان جزائر کے شہری باشند[وں] [illegible] جہاں تک جنگی حالات اجازت دیں وہ لوگ اپنی [illegible] کاروبار کو پُرامن طریقہ پر چلاتے رہیں۔ مارشل [illegible] کہ ان لوگوں کے ذاتی اور مالکانہ حقوق برقرار [illegible] موجودہ قانون اور رواج ہی جاری رہیں گے [illegible] اپنے فرائض کے پیش نظر کچھ تبدیلی نہ کرنی پڑ[ے] [illegible]

لندن

جبکہ ان کے اپنے کل ۱۷۰ جہاز برباد ہوئے۔

لندن ۱۱ فروری، فنلینڈ کے ریڈیو [illegible] امریکہ کے مشورہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ امریک[ہ] [illegible] دیا ہے اس پر فنلینڈ کی حکومت پوری طرح غور کر [illegible]

۸۰۰ جاپانی جہازوں کی تباہی

واشنگٹن ۱۱ فروری۔ امریکہ کے بحری محکمہ نے بتایا ہے کہ امریکی ہوائی جہازوں نے ۱۹۴۳ء میں جاپان کے ۸۰۰ ہوائی جہاز تباہ کر دئے

اقوالِ زرّیں

آدمی زخم کو اچھا ہونے پر بھول جاتا ہے مگر بُری بات ہمیشہ یاد رہتی ہے۔

دشمن کی باتیں سُن تو لو لیکن اُن پر عمل نہ کرو۔

جو شخص سچا ہے اُسے قسم کھانے کی ضرورت نہیں۔

استقلال اور کوشش کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔

بُری صحبت میں رہ کر اچھا آدمی بھی بُرا سمجھا جاتا ہے۔

وہ دوست کسی کام کا نہیں جو مصیبت میں کام نہ آئے۔

جب دلوں میں صفائی باقی نہیں رہتی تو ملنے کا مزہ بھی نہیں رہتا۔

جو اپنی مدد آپ نہیں کر سکتا وہ دوسروں کی کیا مدد کرے گا۔

بے وقوف آدمی کام کرتا ہے اپنی بھلائی کا اور ہو جاتی ہے بُرائی۔

دشمن کے مقابلہ کا پہلے سے بندوبست کرنا چاہیئے۔

ٹُورکی جزیرہ پر اتحادیوں کا قبضہ

اتحادی ہیڈ کوارٹرز۔ جنوبی پیسفک، ۱۵ فروری! آج صبح سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ اتحادی فوجوں نے نیو برٹین اور نیوگنی کے درمیان ٹورکی کے جزیرہ پر قبضہ کر لیا ہے ان فوجوں نے نیو برٹین میں راس مینگ کے نزدیک گوریسی پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

موجِ تبسّم

پیارے والٹر ابا جان ہمیں شادی کی خوشی میں ایک چک بطور تحفہ دیں گے۔
بہت خوب! تب ہم شادی کی رسم ۲ بجے کی بجائے بارہ۱۲ بجے دوپہر کو ادا کریں گے۔
لیکن پیارے ایسا کیوں؟
بنک تین۳ بجے بند ہو جاتے ہیں۔

مینجر نے اپنے اسسٹنٹ سے کہا، آج میری بیوی کا جنم دن ہے میں شام کو گھر پہونچنے پر اُسے بہت خوش کرنا چاہتا ہوں کیا تم مجھے کوئی ترکیب بتا سکتے ہو۔
اسسٹنٹ نے جواب دیا، ... گالوں سے لپ اسٹک کا نشان مٹا دیں۔

فورمین:- اسمتھ کیا تم گا رہے ہو؟
ہاں" اچھا تو اب بند کر دو، تمام لوگ گھر چلے ہیں کیونکہ اُنھوں نے خیال کیا کہ گانے کا گھنٹہ بج رہا ہے۔

اُس لڑکی کی طرف دیکھئے جس نے مردوں کی طرح لباس پہنا ہے، میں اسے بیوقوف کہتا ہوں۔
معاف کرنا وہ میرا لڑکا ہے۔
میں نادم ہوں مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ اسکے والد ہیں
نہیں نہیں میں اس کی والدہ ہوں۔

باپ، کالج پہونچنے پر ہمیں تار دے دینا۔
لڑکا:- کتنے روپوں کے لئے؟

عجیب معلومات

ہندوستان میں ...
کرتی ہیں وہ ان چھ ملکوں کے جموعی ...
جو اس کے بعد ہیں اور جن میں ... ریاستہائے متحدہ امریکہ بھی شامل ہیں۔

یوکرین اپنے گندم، کاسکوں اور گیتوں کے لئے مشہور رہا ہے۔

ہندوستان کے پارچات کی برآمد جو ۳۹-۱۹۳۸ء میں ...۰۰۰ ۲۵ گز تھی ۴۳-۱۹۴۲ء میں چوگنی بڑھ گئی ہے اور ...... اگز ہو گئی ہے۔

ہندوستان کو جس قدر ... دیا سلائیاں درکار ہیں ... تیار کر لیتا ہے اب سے بیس سال پہلے ہندوستان اس چیز کے لئے سویڈن، ناروے اور جاپان کا دست نگر تھا۔

آج کل رائل انڈین نیوی کے افسران اور عملے کی تعداد جنگ شروع ہونے کے وقت کے مقابلے میں چوگنی ہو گئی ہے۔

لیبیا کا سابق سرکاری نام ٹریپولی تھا۔

ہندوستان میں جہازوں کے تعمیر کرنے اور مرمت کرنے والی گودیوں میں ۰۰۰ ۳۰ سے زیادہ آدمی کام کر رہے ہیں۔

افسانہ

بے تار

مصنفہ جناب منشی لال، مترجمہ جناب بدر اورنگ آبادی

ہونٹوں پر ہلکی سی مُسکراہٹ کے ساتھ وہ چل پڑی، حُسن تو اُس کے چاروں طرف اُمنڈ آیا تھا، چمکتا ہوا حُسن، نئی ادائیں، بھری آنکھیں، ہنسی بکھیرتی ہوئی وہ آگے بڑھتی ہوئی چلی جا رہی تھی اس کے دل میں کوئی ہلکے ہلکے گدگدا رہا تھا، پھر اسے ہوش کہاں؟ دماغ نے سوال کیا:- کہاں چلی پگلی؟ دل نے جواب دیا:- "پیا ملن کو" وہ ٹھہری نہیں، چلتی رہی، سکھیوں نے پوچھا، او گیتا، ارے باؤلی، کس کی تلاش میں چلی؟ لیکن گیتا چلتی رہی، دیر تک ...... بہت دیر تک دیوانوں کی طرح، کسی کی بینا سے نکلی ہوئی آواز کی لہروں پر تیرتے ہوئے گانے آ کر گیتا کے کانوں کے پردے سے ٹکراتے تھے، اور وہ اس سُریلی آواز میں گم ہو کر رہ گئی تھی، بینا کی آواز میں آواز ملانے کو گیتا بے تاب تھی لیکن جب اس نے گانے والے کی درد بھری آواز کو سُنا تو دل کے تار ہل گئے، وہ تڑپ کر رہ گئی!

دُنیا کی خوفناک اُلجھنوں نے سریش کی زندگی کے تاروں کو ایک جھنکار کے ساتھ ہلا دیا تھا، بینا کے دل کا تار کانپ اُٹھا جس کی جھنکار ایک عجیب قسم کی جھنکار تھی، گڑگڑاہٹ اور چیخ کا الاپ تاروں میں سما چکا تھا سریش بھی تو انسان ہی تھا اس کی بینا کی آواز میں دنیا کی چیخ سُنائی دینے لگی، کتنی خوبصورت تھی وہ بینا ... مگر کتنے خوفناک تھے اس کے بول، جیسے ان کی ٹھیس سے وہ بینا ٹوٹ جائے گی، تار بکھر جائیں گے، خوبصورت الاپوں کا گلا روندھا جائے گا۔

سریش کی زندگی کی بینا کتنی سُونی تھی، نہ اس میں آواز تھی نہ الاپ، وہ دنیا کی طرف تاکتا تو دنیا خوفناک طریقہ سے کھلکھلا اُٹھتی اور اگر دنیا والوں کی طرف نظر اُٹھاتا تو معلوم ہوتا کہ وہ سریش کو چبا جائیں گے، کڑکڑ ...... وہ آگے نہیں دیکھ سکتا تھا، وہ تڑپ اُٹھتا کیسی تھی اس کی زندگی،

"میں جان سکتی ہوں آپ کون ہیں؟"
"اور لوگ مجھے پاگل کہتے ہیں لیکن لڑکیاں کہتی ہیں آوارہ بدمعاش!
"آپ کا نام!"
"سریش"
آپ رہتے کہاں ہیں، کرتے کیا ہیں؟
"میرا کوئی گھر نہیں، شراب پیتا ہوں، سب کچھ بھول جانے کے لئے،، سنسان راتیں، جب ساری دنیا نیند کی آغوش میں سوتی ہے، میں اُن کوٹھوں پر پہونچتا ہوں جہے لوگ عصمت فروشی کا گھناؤنا اڈا کہتے ہیں جہاں گناہ ہوتے ہیں جہاں چاندی کے چند جھنکتے سکّوں کے لئے جسم فروخت کیا جاتا ہے جہاں سے مطلب پرستی کی بُو آتی ہے اور جب اس بُو سے جی اُکتا جاتا ہے تو میں خود کو اس فضا میں لا پھینکتا ہوں تاکہ میں سانس لے سکوں، زندہ رہ سکوں اور پھر اپنی بینا میں دنیا کی چیخ سُنتا ہوں اور بس۔

کہاں تک پڑھا ہے آپ نے؟
"بی، اے تک"
پھر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟
"یونہی میں صرف دنیا کی گندگی کا مزہ چکھتا ہوں، جانتی ہو مجھ میں بھی بہت سی حسرتیں تھیں، لیکن قدرت کے کھیل ہی نرالے ہیں، اُمید کے ٹوٹتے ہی میں گوشت کا ایک لوتھڑا رہ گیا ہوں، مجھے کیا معلوم تھا کہ دنیا کی ساری غلاظت مجھ ہی میں سما جائے گی، کہتے کہتے سریش کی آواز بھرا گئی، وہ بول نہ سکا۔

گیتا کو سریش کی زندگی پر ہنسی آ گئی، عجیب زندگی ہے اس کی، نہ گھر ہے نہ کوئی رشتہ دار، دنیا کی طرف سے بے خود، سنسار کی بندشوں سے بہت دُور، اسکی تکلیف میں نہ کوئی تڑپنے والا، نہ اس کی خوشی میں کوئی ہنسنے والا، کے دل میں ایک کسک اُٹھی اور وہ سریش کی طرف کھنچ گئی جیسے اس سے سگائی ہو گئی ہو، یہ کھنچاؤ کیسا؟ دنیا کیا کہے گی؟ ایک شرابی سے لگن! خیالات کو ایک جھٹکا لگا۔ اُسے سریش کے پاس جانا ہے۔

گیتا نے سریش کو دیکھتے ہی کہا،
"شاید میں دیر سے آئی"
"جی نہیں" - بیٹھئے، پھر کچھ شرما کر "معاف کرنا کل آپ کا نام پُوچھنا میں بھول گیا۔
"مجھے لوگ گیتا کہتے ہیں"
"یہاں تنہا آنے میں آپ ڈرتی نہیں ہیں، آپ کے پاس بھی تو عورت کا دل ہے کمزور اور چھوٹا سا۔
گیتا نے بھولے پن سے جواب دیا:-
"جی نہیں! یہاں مجھے بڑا اچھا معلوم ہوتا ہے اور پھر خوف کس کا؟ آپ جو ساتھ ہیں؟" .. دونوں ہنس پڑے، اسی ہنسی میں دونوں کے دل بک گئے۔

رات کا سُہانا وقت، چاندنی چِٹکی ہوئی تھی، سریش نے آسمان کی طرف دیکھا جیسے چاند کہہ رہا ہو "دیکھو کوئی تمھاری آرزو لئے کھڑی ہے، تم سے ملنے کو اُس کا دل تڑپ رہا ہے، کاش تم سمجھتے، سریش کو یہ سب کچھ بہت اچھا معلوم ہو رہا تھا۔

ہنسی اور کلیل میں دن گزرتا گیا، دونوں محبت بھری باتیں کرتے رہے" اب وہ دن آ گیا جب گیتا کے ماں باپ اسے کسی غیر شخص کے ساتھ منسلک کرنا چاہتے تھے، وہ عورت تھی، اسے اس غیر شخص کی بیتی بن کر رہنا پڑے گا، تمام عمر، تمام زندگی، گیتا یہ سب سُن کر کانپ اُٹھی، وہ سریش کی نہ ہو سکے گی، ... والوں پر وہ بک گئی، ایک سوداگر اُسے لئے جا رہا تھا، کیسا ہوگا وہ سوداگر، جسے نہ کبھی اُس نے دیکھا، اور نہ سمجھا، گیتا کا دل آگ میں پڑے ہوئے کوئلہ کی طرح جھلسنے لگا۔

سریش نے دیکھا، گیتا بدلی ہوئی ہے، اُس نے پُوچھا، گیتا یہ سب کیا، یہ آنسو کیسے؟
جواب میں گیتا نے زور سے رو دیا، سریش نے پھر کہا:- بتاؤ کیا بات ہے؟ ص

ص گیتا نے کہا، سریش مجھ سے زبردستی کی جا رہی ہے ماں باپ میری شادی کر رہے ہیں میں بے قصور ہوں سریش، بھاگ چلو، "دُور" بہت دُور۔
"سماج سے کیسے بچ جاؤ گی گیتا؟"
"سماج میری راہ میں روڑا نہیں اٹکا سکتا سریش،
"جانتی ہو گیتا، قسمت کا لکھا کسی طرح نہیں ٹل سکتا، تم ایک عورت ہو تم سے تن مانگا جائے گا، دل مانگا جائے گا اور تمھیں قربانی کرنا ہی پڑے گی، ایسا نہ کرو گی تو ماں باپ کے دل کو ایک ٹھیس لگے گی جس سے دل پاش پاش ہو جائے گا اور دل ٹوٹنے سے ایک دھیمی سی آواز نکلے گی آہ! اور بس، جاؤ گیتا پاگل نہ بنو،
"پتھر نہ بنو سریش، کیا تم بھی اُس پھول کی طرح ہو جس کے دل میں رحم تو ہوتا ہے لیکن محبت کا جواب دینے سے مجبور ہے۔
گیتا! عاشق جب حُسن سے لپٹنا چاہتا ہے تو دنیا پتھر سا کڑا سینہ کئے سامنے آ جاتی ہے، وہ نہیں لپٹ سکتا، نہیں ہل سکتا، محبت کا جواب بھی نہیں دے سکتا۔ سریش آگے نہ بول سکا، جسم تھرّا گیا جیسے کوئی بوجھ اُٹھا رہا ہو،
گیتا کی اُمیدوں کا بند ٹوٹ گیا، آنکھوں سے آنسو نکل پڑے، کاش وہ سریش کے سر کو اپنے زانو پر رکھ کر بالوں سے کھیل سکتی، گیتا نے سریش سے گانے کو کہا لیکن بینا کے تار ٹوٹ چکے تھے بج نہ سکے گیتا چلی آئی صرف سریش رہ گیا، نیلے آسمان کے نیچے، اس کی زندگی میں ایک خلا تھا جس میں وہ گھومتا ہوا نظر آ رہا تھا سریش کی زندگی کی بینا میں قدرت نے ایک تار جوڑنا چاہا لیکن سریش نے خود ہی توڑ پھوڑ کر رکھ دیا، اس کی زندگی سونی تھی!

چھوٹی ہندوستانی ریاستیں

لندن۔ ۱۱ فروری! انتظامی معاملات کیلئے مغربی ہندوستان کی بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو بڑی ریاستوں مثلاً بڑودہ وغیرہ کے ساتھ ملا دینے کے سوال کو قانونی شکل دینے کیلئے دارالعوام میں بل پیش کیا گیا۔ جب حکومت ہند نے ہز مجسٹی کی حکومت کی اجازت سے چھوٹی ریاستوں کے باشندوں کو بڑی ریاستوں کے نظم و نسق سے فائدہ اُٹھانے کیلئے ان میں شامل کرنے کیلئے تجویز کیا تھا تو انہیں قانونی حیثیت پر سوال کیا گیا تھا نئے بل میں جس کا نام انڈیا (ریاستوں کے ملانے کا) بل ۱۹۴۴ء رکھا گیا ہے اجازت دی گئی ہے۔ دارالامرا میں آئندہ نشستوں میں اس کی دوسری خواندگی پیش ہو جائے گی۔

۲۰ نومبر سے ۵ فروری تک گیارہ ہوائی حملے

نئی دہلی ۱۴ فروری! آج مرکزی اسمبلی میں مسٹر لالچند نول رائے کے ایک سوال کا تحریری جواب دیتے ہوئے ڈیفنس سکریٹری نے کہا کہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۳ء سے ۵ فروری ۱۹۴۴ء تک برطانی ہند میں مختلف مقامات پر صرف دشمن ہوائی ... ہوئے اور ایک ہوائی حملہ ایک ہندوستانی ریاست پر ... برطانی ہند پر ان حملوں میں ۴۰۸ آدمی ہلاک و مجروح ہوئے اور مال کا نقصان سب مقامات پر بہت کم ہوا۔

سر فیروز خاں نون وار کیبینٹ میں

نئی دہلی۔ ۱۴، فروری: خیال کیا جاتا ہے کہ جب سر فیروز خاں نون ڈیفنس ممبر وار کیبنٹ کیلئے لندن جائیں گے تو وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل میں کوئی نشست خالی نہیں ہو گی، اور سر فیروز خاں نون کے دوسرے ساتھی ممبران ان کے محکمہ کی ذمہ داریاں بھی سنبھال لیں گے۔

جرمنی اپنا روپیہ نکال رہا ہے

برنیز۔ ۱۱ فروری: جرمنی بہت سے یورو پین بنکوں سے غیر ملکی ایکسچینج نکال رہا ہے۔ پولینڈ اور ناروے کے بنکوں میں جمع شدہ روپیہ جرمنی نے واپس نکال لیا ہے، جرمنی کے ماہرین مالیات کی ایک کمیٹی نے مقبوضہ ملکوں کا دورہ کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تحریک اسلئے کی جارہی ہے کہ جرمنی چاہتا ہے کہ اپنی تمام طاقتیں اپنی سرحدوں کے اندر ہی محفوظ کردی جائیں۔

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

نمبر مقدمہ ۲۹۴ / ۳۲۲ / ۲۵۲ بابت ۱۹۴۳ء

بعدالت مسٹر سی۔ اے۔ بک صاحب بہادر منصف جنوبی لکھنؤ

لالہ مدن موہن لال ولد لالہ بشیشر ناتھ قوم رستوگی ساکن شنکری ٹولہ تھانہ چوک شہر لکھنؤ — مدعی

بنام خورشید مرزا وغیرہ — مدعا علیہ

بنام خورشید مرزا ولد پرنس سکندر شوکت مرزا محمد علی قوم مغل تحصیلدار ڈلمو ضلع رائے بریلی

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت پرونوٹ مبلغ ۱۰۱۸ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲، ماہ مارچ ۱۹۴۴ء بوقت دس ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اپنے جواب دعویٰ کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر آپ استدلال کرنا چاہتے ہوں اسی روز اُن کو پیش کریں۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔ آج بتاریخ یکم ماہ فروری ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت: بحکم منصرم عدالت منصفی جنوبی لکھنؤ

تنبیہ:۔ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہیئے کہ آپکو (یا فلاں فریق کو) یعنی جیسی کہ ضرورت ہو حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری تاریخ ۲۶ ماہ فروری ۱۹۴۴ء تک گزرانو۔

ایک لاکھ چالیس ہزار

لندن۔ ۱۰، فروری: آج پارلیمنٹ میں وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے بتلایا کہ برطانی کامن ویلتھ کے تقریباً ۱۴۰۰۰۰ جنگی قیدی جاپانی قید میں ہیں۔ حکومت روس قیدیوں کو اپنے علاقہ کے راستہ سامان پہونچا رہی ہے۔

پریسیڈنٹ روزولٹ کے صاحبزادہ کام آئے

واشنگٹن۔ ۱۴، فروری: جزائر الکاہل کے امریکی ہیڈکوارٹر سے یہ افسوسناک خبر وصول ہوئی ہے کہ پریسیڈنٹ روزولٹ کے صاحبزادہ لفٹنٹ اسٹیفن روزولٹ جزائر مارشل کے معرکہ میں ہلاک ہوگئے۔ انھیں سمندر ہی میں دفن کردیا گیا۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

متوسط طبقہ لوگوں کے مکانات کے لئے زمین

مزدور پیشہ و دوسرے غریب آدمیوں کو جو کانپور میں اپنا ذاتی مکان بنانا چاہتے ہیں کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نے چیرمین صاحب کی اس تجویز کو منظور کیا ہے کہ اُن کو چھوٹے چھوٹے پلاٹ سہ ماہی کرایہ پر پٹہ پر دئے جاویں۔ اس قسم کے پلاٹ خاص طور پر ان آدمیوں کو دیا جانا قرار پایا ہے جن کے مکانات ٹرسٹ کے کسی اسکیم کے سلسلہ میں لے لئے گئے ہیں ایسے لوگوں کی فہرست دفتر امپروومنٹ ٹرسٹ میں رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

تین سو روپیہ ماہوار سے [illegible] لوئر مڈل کلاس کے آدمیوں کے لئے [illegible] ذیل تجویز منظور کی ہے کہ نئی آبادیوں میں جہاں یہ ممکن ہوگا ایسے لوگوں کے لئے پلاٹ تیار کئے جاوینگے (۱) ایسے پلاٹوں کی قیمت لاگت ۲/۳ اور قیمت بازاری مقرر کردی جاوے گی، لوئر مڈل کلاس کے آدمیوں کو یہ پلاٹ بلا نیلام پٹہ پر دئے جاویں گے اور صرف قیمت لاگت بطور نذرانہ لی جاوے گی، ایسے پلاٹوں کی [illegible] کی بابت [illegible] اخبارات میں شائع کرایا [illegible] اور لوئر مڈل کلاس کے آدمیوں سے کہ جن کی آمدنی تین سو روپیہ ماہوار سے زائد نہ ہو درخواستیں بغرض خریداری پلاٹ مانگی جاوینگی ہر ایک درخواست کنندہ کو یہ ثابت کرنا پڑے گا کہ اس کی آمدنی تین سو روپیہ ماہوار سے زائد نہیں ہے درخواستوں کے آنے پر ٹرسٹ کی ایک سب کمیٹی ان سب درخواستوں کی جانچ کرے گی اور صرف وہ درخواستیں منظور ہوں گی جو اس کمیٹی کی نگاہ میں واقعی لوئر مڈل کلاس کے آدمیوں کی ہونگی۔ اگر درخواستوں کی تعداد پلاٹوں کی تعداد سے زائد ہوگی تب اس صورت میں پلاٹ بذریعہ لاٹری خود چیرمین صاحب کی ذاتی نگرانی میں دئے جاویں گے۔

اگر پٹہ گیر بعد میں ان پلاٹوں کو فروخت کریں گے اس صورت میں ٹرسٹ کل منافع پانیکی مستحق ہوگی اور یہ منافع زیادہ سے زیادہ قیمت بازاری اور قیمت لاگت کے فرق کے برابر ہوگا۔ اور اگر پٹہ گیر نے اراضی پر مکان بنالیا ہے اس صورت میں قیمت زمین بعد منہائی قیمت ملبہ مقرر کی جاوے گی۔ متعلق فروخت انھیں قواعد کی پابندی ان پلاٹوں کے بارے میں بھی برتی جاوے گی جو کہ غریب اور مزدور پیشہ آدمیوں کو دئے جاویں گے۔

مندرجہ بالا طریق پر پلاٹوں کا منتقل کرنا گورنمنٹ کی منظوری کے تابع ہوگا۔

نوٹس

مندرجہ ذیل اے، آر، پی کے سامان کی خریداری کیلئے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں [illegible] اسٹاف آفیسر کانپور کے پاس ۲۰، [illegible] کے ۳ بجے شام تک پہونچ جانا چاہیئے۔

یہ سامان اے، آر، پی کے دفتر میں تعطیلات کے علاوہ کسی کام کے دن ایک بجے دن سے ۳ بجے شام تک دیکھا جاسکتا ہے۔

ٹنڈر ۲۱، فروری ۱۹۴۴ء کی شام کو ۳ بجے کھولے جائیں گے۔

۱۔ کینوس کی ڈولچیاں جس کی اُونچائی ۱۰ انچ ہو تقریباً	(چار ہزار)	۴۰۰۰
۲۔ ٹارچین ایور ریڈی سیل تقریباً بیس درجن		
۳۔ دونوں طرف اور ایک طرف سرے والی کلہاڑیاں تقریباً	(پندرہ سو)	۱۵۰۰
۴۔ ڈیٹیز لالٹین چھوٹی اور بڑی تقریباً	(تین سو)	۳۰۰
۵۔ فیور ھینڈ لالٹین منجھولے سائز کی تقریباً	(چار سو)	۴۰۰
۶۔ ۱۴ فٹ لانبی بانس کی سیڑھیاں تقریباً	(تین سو)	۳۰۰
۷۔ کینوس ڈمس (DAMS) سائز ۲½ فٹ ڈائی میٹر	(چار)	۴
۸۔ ریٹ لیس (RATTLES)		۲۸۰
۹۔ پانی کی بوتلیں تقریباً	(دو سو پچاس)	۲۵۰
۱۰۔ بجلی کی بتیوں کے لئے بتیوں کے ڈھکنے	(چار سو نوے)	۴۹۰
۱۱۔ کودنے کے جال	(تین)	۳
۱۲۔ شوویلس (SHOVELS) تقریباً	(آٹھ سو)	۸۰۰

دستخط جی۔ ال۔ متل

اے۔ آر۔ پی اسٹاف آفیسر کانپور

۳۱ جنوری ۱۹۴۴ء

سمن واسطے قرارداد اُمور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۰۴ ۱۹۴۳ء

عدالت منصفی حوالی علیگڈھ ضلع علی گڈھ

عبدالغفار احمد خاں پسر و مساۃ مشتاق بانو دختر اشفاق احمد خاں و مساۃ صابرہ بیگم دختر نذر محمد خاں قوم راجپوت ساکنان قصبہ اترولی محلہ چودھریاں ضلع علی گڈھ مدعیان

بنام کنور لطافت علیخاں پسر کنور اصغر علیخاں قوم راجپوت ساکن اونٹ گرحال موجودہ آگرہ معرفت حافظ محمد ابراہیم اینڈ سنس چھتہ بازار آگرہ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت استقرار کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲، ماہ مارچ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل اُمورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوئی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں، آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ فروری ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم

عدالت منصفی حوالی علی گڈھ

(مہر عدالت)

عظیم الشان نیلام سرکاری

حسب الحکم جناب ٹیمپوریری سول۔ اینڈ سیشن جج صاحب بہادر کانپور مشتہر کیا جاتا ہے کہ ایک قطعہ نہایت وسیع اور بیش قیمتی احاطہ نامی منشی عبدالقدیر کا احاطہ نمبری ۹۰/۲۳۳ واقع پوردہ پیر امن (موجودہ افتخار آباد) شہر کانپور (جو اس وقت ۸ قطعوں میں تقسیم کیا گیا ہے) متصل کارخانہ بوٹ جوتہ وحمزہ بلاک و مکان مسٹر سعید احمد صاحب سنیٹری انسپکٹر پدر مسٹر افتخار احمد خان نذر محلہ افتخار آباد بروز اتوار بتاریخ ۲۰، فروری ۱۹۴۴ء بوقت ٹھیک صبح ۱۱ بجے دن۔

خاص موقع احاطہ ہذا پر بلا قید قیمت نیلام کیا جاوے گا۔

المشتہر:۔ یو۔ پی۔ اسٹاین ول اینڈ کمپنی گورنمنٹ آکشنیرس کان پور

جاپانی دستے بھگا دئے گئے

نئی دہلی۔ اتوار۔ آج ایک سرکاری اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ ڈم کے علاقہ میں جاپانی دستوں کو بھگا دیا گیا۔ نیز موتیم کے جنوب مشرق میں ہمارے ٹھکانوں کی طرف آنے والے جاپانی دستوں کو دُور بھگا دیا گیا۔ ارکان مورچہ کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ حالانکہ مایو کے علاقہ کے مشرق اور مغرب میں بھاری لڑائی کے نتیجہ کے متعلق کوئی پیشگوئی نہیں کی جاسکتی، صورتِ حالات اتحادیوں کے برخلاف نہیں ہے، جاپانیوں کو خوراک اور ہتھیار حاصل کرنے میں مشکلات پیدا ہو رہی ہیں جبکہ ہماری انتظامیہ پوزیشن بہتر ہوگئی ہے۔ مسلسل جاپانی حملوں کا ہماری فوجیں برابر مقابلہ کررہی ہیں۔ مایو کے علاقہ کے مشرق میں بہت سے جاپانیوں کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔

مارشل اسٹالن کا اعلان

ماسکو۔ ۱۳، فروری؛ مارشل اسٹالن نے آج صبح اعلان کیا ہے کہ روسی فوجوں نے لوگا پر قبضہ کرلیا ہے۔ لوگا لینن گراڈ کے جنوب میں ۸۰ میل کے فاصلہ پر سکو ولنا کے جنکشن پر واقع ہے۔ یہاں سے سکوہ کے راستہ پر بھی کنٹرول ہوتا ہے۔ پیسکیا جو لوگا کا سب سے مضبوط باہر کا قلعہ ہے لوگا کے مشرق میں ۱۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

مسٹر ولکی پھر انتخاب لڑیں گے

واشنگٹن۔ ۱۱، فروری؛ مسٹر وینڈل ولکی نے جو سنہ ۱۹۴۰ء میں امریکہ کی صدارت کے اُمیدوار تھے پیشین گوئی کی کہ آئندہ صدارتی انتخاب میں ان کو پھر ریپبلکن پارٹی کی طرف سے نمائندہ نامزد کیا جائے گا۔

ضرورت ہے

ایک تجربہ کار ٹائپسٹ کی جو خطوں کا مسودہ تیار کرسکے۔ انگریزی اُردو میں خط و کتابت کرسکے، درخواست میں کم سے کم تنخواہ کا ذکر ہونا چاہیئے۔

مینیجر زمانہ و آزاد کانپور

آل پارٹیز کانفرنس کا اجلاس

بنارس۔ ۱۳، فروری؛ مجوزہ آل پارٹیز کانفرنس کے سلسلہ میں گفتگو کرنے کیلئے پنڈت مالویہ جی نے بذریعہ تار مہاراج کمار سر جے آف وزیانگرم کو مدعو کیا ہے چنانچہ آپ بہت جلد الہ آباد جارہے ہیں۔ یو۔ پی کونسل کے صدر آنریبل سر سیتا رام جو الہ آباد آئے ہوئے ہیں پنڈت مالویہ جی سے ملے اور آل پارٹیز کانفرنس کے متعلق بات چیت کی۔ پنڈت مالویہ جی کو پورا یقین ہے کہ اس موقع پر آل پارٹیز کے انعقاد سے حکومت پر اثر پڑے گا سر تیج بہادر سپرو اور ڈاکٹر سچدا نند سنہا وائس چانسلر پٹنہ یونیورسٹی نے بھی پنڈت جی سے ملاقات کی۔ پنڈت جی کی صحت پہلے سے بہتر ہے اور آپ مارچ کے پہلے ہفتہ میں دہلی تشریف لے آئیں گے۔

روس کے ساتھ فنلینڈ کی صلح کا چرچا

اسٹاک ہالم۔ ۱۳، فروری؛ فن لینڈ کے مدبر ڈاکٹر پاسکو وی ہوائی جہاز سے اسٹاک ہالم آئے ہیں۔ آپنے بیان میں کہا ہے کہ انکی آمد پرائیویٹ اس سے زیادہ کچھ کہنے سے آپنے انکار کردیا۔ فن لینڈ کے پارلیمنٹری غیر ملکی محکمہ کا ایک دوسرا ممبر ایم ورٹانن بھی اسٹاک ہالم پہونچا ہے۔ ہلسنکی سے اتفاقیہ ڈاکٹر پاسکو وی کی اسٹاک ہالم میں آمد سے یہ قیاس کیا جارہا ہے کہ شاید فن لینڈ کی حکومت نے آپ کو اس لئے بھیجا ہے کہ یہ معلوم کیا جائے کہ روس کی طرف سے صلح کی کیا شرائط ہوسکتی ہیں۔

REGD NO. A 406

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۶

ہفتہ وار صداقت

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام چشتی

قیمت
سالانہ ۵/-
ششماہی ۲/۱۲/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ دو آنہ ۲/-

VOL. 39 NO. 9 | CAWNPORE. Saturday. 26th FEB. 1944

کانپور شنبہ ۲۶ فروری ۱۹۴۴ء مطابق ۲ صفر المظفر ۱۳۶۳ھ | جلد ۳۹ نمبر ۹

ادبیات

کشاکش

از جناب دَوَر ہاشمی کانپوری از بنگلور

حضورِ یار! یہ کیا بے حضوری ہوتی جاتی ہے؟
کہ ہر قربت تری پیغامِ دوری ہوتی جاتی ہے

جہاں تک داستانِ غم مکمل کرتا جاتا ہوں
وہیں تک داستانِ غم ادھوری ہوتی جاتی ہے

کدھر ہیں یا وہ آشامِ خرد؟ اُن سے کوئی کہدے
متاعِ ہوش نذرِ بے شعوری ہوتی جاتی ہے

اسی کو عشق میں ناکامیِ تقدیر کہتے ہیں
تمنا جو بھی کرتا ہوں وہ پوری ہوتی جاتی ہے

جہاں تک شغلِ مے سے میری طبیعت بنتا جاتا ہے
وہیں تک مجھ پہ طاری بے سُروری ہوتی جاتی ہے

جہاں تک موردِ الزام بیتابی میں ہوتا ہوں
نمایاں سب پہ میری بے قصوری ہوتی جاتی ہے

جہاں تک دل کو تسکین و تسلی دیتا رہتا ہوں
وہیں تک اور دل کو ناصبوری ہوتی جاتی ہے

جہاں تک غم ترکِ آرزو سے میں گریزاں ہوں
وہیں تک آہ اب یہ شے ضروری ہوتی جاتی ہے

نہ احساسِ محبت ہے نہ اور اک حقیقت ہے
خداوندا یہ کیسی بے شعوری ہوتی جاتی ہے

تمنا آگ کی اور پھر ضرورت اُس پہ پانی کی
محبت میں ارے تو بہ کشاکش زندگانی کی

دنیائے اسلام

ترکی اتحادیوں کے ساتھ شریکِ جنگ کیوں نہیں ہے؟

استانبول کے ایڈیٹر کی رائے

لندن۔ اخبار مانچسٹر گارڈین میں حسین زاہد یالچین نے جو استانبول کے اخبار تانین کے مدیر ہیں ایک مضمون میں لکھا ہے ”دنیا کی رائے عامہ ابھی تک پورے طور پر یہ نہیں سمجھ سکی ہے کہ اتحادیوں کے حلیف ہونے کے باوجود ترکی ابھی تک جنگ میں کیوں شامل نہیں ہوا ہے۔

سنہ ۱۹۳۹ء میں جب معاہدہ انقرہ پر دستخط ہوئے تو اس وقت ایک طرف برطانیہ اور فرانس اور دوسری طرف جرمنی کے درمیان جنگ چھڑ چکی تھی اور چونکہ اس معاہدہ کی نوعیت مدافعانہ تھی ترکی جنگ میں شامل ہونے پر مجبور نہ تھا۔ اگر برطانیہ اور فرانس پر حملہ کی وجہ سے جنگ بحر متوسط تک پہونچ جاتی، یا برطانیہ اپنی ذمہ داریوں کے سلسلہ میں کسی بلقانی ریاست کی مدد کے لئے آتا تو ترکی اپنے حلیف کی ہر امکانی مدد کرتا۔ مزید براں ترکی اپنے حلیف کو جو بھی مدد دے سکتا تھا وہ اس نوعیت کی نہیں ہو سکتی تھی کہ اس کو سوویٹ روس سے جنگ میں پھنسا دے، اگر ہم معاہدہ کے قانونی پہلوؤں کو نظر انداز بھی کر دیں تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت ترکی کے جنگ میں شامل ہونیکا نتیجہ اس کی اور اس کے ساتھیوں کی تباہی ہوتا۔ جغرافیائی طور پر ترکی برطانیہ سے منقطع ہے۔ روس سے چپقلش ہونے کے خطرہ کے باوجود اگر ترکی اس وقت جنگ میں شریک ہو جاتا جبکہ جنگ کے شعلے اٹلی کے داخلہ کے بعد بحر متوسط تک پہونچ گئے تھے (یعنی فرانس کی شکست اور ڈنکرک کی پسپائی کے بعد) تو اس کو برطانیہ سے کسی قسم کی کمک نہیں پہونچتی۔ ترکی اس وقت اپنی فوج سے جو بلقان میں تو بہت زبردست تسلیم کی جاتی تھی مگر نازیوں کے مقابلہ میں بہت کمزور ثابت ہوئی جرمنی پر حملہ کرنے کے قابل نہ تھا۔

ترکی جنگ میں شریک نہیں ہوا لیکن اس سے برطانیہ کو اتنا زیادہ فائدہ ہوا جتنا کہ ایک بڑی لڑائی جیتنے سے بھی نہ ہوتا۔ ترکی نے شام عراق اور مصر کے راستہ بند کر کے برطانوی افواج کے عقب کا تحفظ کر دیا۔ جرمنوں کے خلاف اس وقت ترکی کے جنگ میں شریک ہونے کے یہ معنی ہوتے کہ جرمنوں کے لئے مصر اور بصرہ کے راستے کھل جاتے۔ سنہ ۱۹۴۲ء کے آخر میں امریکہ میں اخبار نویسوں کے ایک جلسہ میں جب مجھ سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ ترکی جنگ میں کیوں شریک نہیں ہوتا میں نے یہ جواب دیا تھا ”پہلے دشمن کو بحر متوسط اور افریقہ سے نکال دو تاکہ تمھارے جنگی جہاز دردانیال تک آ سکیں پھر یہ سوال اس وقت کر سکتے ہیں“ اگر ترکی تنہا جنگ لڑے تو اس کے حملہ کی وجہ سے اس محاذ پر جرمنوں کی اتنی ڈویژنیں مصروف نہ ہوں گی کہ مشرق میں یا مغربی محاذ پر عنورت حالات میں کسی قسم کی تبدیلی پیدا ہو سکے۔ محفوظ افواج کے طور پر جرمنوں کے پاس بلغاریہ کی فوجیں ہیں، بلقان میں جرمن فوجیں پڑی ہوئی ہیں اور یہ بات بعید از قیاس ہے کہ جرمن بلقان میں جس قدر افواج مزید استحکام کے لئے بھیجنے پر مجبور ہوں گے ان سے مشرق یا مغرب میں بہت زیادہ اثر پڑیگا۔ اگر ایسا ہو بھی تب بھی یہ ضروری ہے کہ پہلے ترکی فوج کا راستہ صاف کیا جائے، کیا یہ آج یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ترکی کو بلا روک ٹوک بلغاریہ میں گھسنے دیا جائے گا اس کا جواب میں نہیں بتلا سکتا لیکن اس موضوع پر کوئی آدمی بھی یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتا۔

اگر ہم یہ بھی فرض کر لیں کہ ترکی افواج کے لئے راستہ کھلا ہوا تھا تو یہ سوال پھر بھی رہ جاتا ہے کہ کیا ترکی کی فوج جدید اسلحہ سے اس قدر کافی طور پر آراستہ ہے کہ بلغاریہ اور جرمنی کی مشترکہ فوج کے مقابلہ میں کامیابی کے ساتھ جنگ کر سکے۔ اتحادیوں کے فوجی ماہرین کی نیک نیتی اور ہمدردی پر ہمیں کافی بھروسہ ہے اور ہم اس سوال کا جواب ان پر چھوڑے دیتے ہیں۔ جہاں تک ہماری رائے کا تعلق ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس ضمن میں ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے اس لئے ترکی کیلئے سردست جنگ میں شریک ہونے کا طریقہ صرف یہی رہ جاتا ہے کہ جنگ کا فقط رسمی اعلان کر دے اور اتحادیوں کو فوجی اڈے دیدے لیکن اس سے مشترکہ مقصد کو کیا فائدہ پہونچے گا؟ اتحادی طیاروں کو ترکی کے اڈوں کے استعمال سے جو فائدہ حاصل ہو گا وہ ان ضربوں کے مقابلہ میں ہیچ ہو گا جو ترکی کو برداشت کرنا پڑیں گی۔ ترکی اڈوں کے استعمال سے نہ اتحادیوں کو جنگ جیتنے میں مدد ملے گی اور نہ جنگ کی طوالت کم ہو گی۔ آج افریقہ سے بمبار آج کل رومانیہ کے تیل کے چشموں پر بمباری کر سکتے ہیں اس کے برخلاف اٹلی کے وسط اور جنوب کے اڈے بھی اتحادیوں کے قبضہ میں ہیں جو ترکی کے اڈوں کے مقابلہ میں زیادہ قریب ہیں۔

ان اڈوں سے اڑنے والے طیار واپسی میں مغربی یونان، البانیا اور یوگوسلاویہ ساحلوں پر اتر سکتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ بلقان اور جنوبی و مشرقی جرمنی پر موثر طریقہ پر آگ برسا سکتے ہیں۔

ترکی اور عرب ممالک کے تعلقات

بیروت (ذریعہ ہوائی ڈاک) جیسا کہ لبنانی صدر ہز ایکسیلنسی شیخ بشیر الخوری اور سابق ترکی وزیر خارجہ ڈاکٹر رسو لبس آراس کے درمیان تازہ گفت و شنید سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترکی رفتہ رفتہ شام اور لبنان کے ساتھ اپنے تعلقات مستحکم کر رہا ہے۔ ترکی حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ ایک مشن اس غرض سے بیروت بھیجا جائے کہ وہ لبنان اور شام کے تمباکو خریدنے کے بارے میں گفت و شنید کرے۔

لندن میں عراقی متعلمین کا مرکز

لندن (ذریعہ ہوائی ڈاک) عراقی وزیر مقیم لندن ہز ایکسیلنسی داؤد الحیدری پاشا نے اس خبر کا انکشاف کیا کہ آئندہ چھ مہینوں میں عراقی متعلمین کا لندن میں ایک مرکز قائم ہو جائیگا۔ موصوف نے یہ پیشین گوئی بھی کی کہ آئندہ تعلیمی سال میں عراق سے بکثرت طلباء برطانیہ جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمالِ بزرگی عزم مستقل میں ہے — زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفت روزہ — کانپور

جلد ۲۹ — کانپور شنبہ ۲٦ فروری سنہ ۱۹۴۴ء — نمبر ۹

پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کا بیان

"میں نے اس قسم کی قطعی کوئی گارنٹی نہیں کی اور نہ ہی اس قسم کی کوئی اُمید ظاہر کی کہ یوروپ کی لڑائی سنہ ۱۹۴۴ء میں ختم ہو جائیگی" ان الفاظ کے ساتھ مسٹر چرچل نے اپنا بیان شروع کیا جب کہ آپنے برطانی پارلیمنٹ میں لڑائی کی صورتِ حالات کے بارے میں ۲۲ فروری کو ایک مفصل بیان دیا۔ آپنے یہ بھی کہا کہ اس کے برخلاف بھی میں نے کوئی گارنٹی نہیں کی ہے یہ وقت خوشی یا جشن منانے کا نہیں ہے۔ یہ وقت تیاری کرنے، کوشش کرنے اور ارادوں کو مضبوط کرنے کا ہے لڑائی ابھی تک جاری ہے، میرا کبھی یہ نظریہ نہیں ہوا کہ یوروپ کی لڑائی کا خاتمہ بہت قریب ہے یا کہ ہٹلر جلد ختم ہونے والا ہے۔ مجھے اب تک جو اطلاعات ملی ہیں ان کی بنا پر میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ ہٹلر اور اس کی پولیس کا پورا پورا کنٹرول ہے اور نازیوں اور اس کے جنرلوں نے ایک ساتھ مر مٹنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس وقت جرمن فوج کی طاقت تین سو ڈویژنوں پر مشتمل ہے گو ان کی تعداد میں پہلے سے کمی ہو گئی ہے رجرمنی میں ایک ڈویژن تقریباً بیس ہزار کا ہوتا ہے، جرمن فوجوں کے لڑنے کی صلاحیت بہت بلند ہے جرمن جنرل اسٹاف سسٹم جس کو ہم پچھلی لڑائی کے بعد ختم کرنے میں ناکام رہے اعلیٰ تعلیمیافتہ افسروں پر مشتمل ہے اس کے اندر لڑائی میں فوجوں کی رہنمائی کرنے اور فوجوں کو تیزی کے ساتھ نقل و حرکت دینے کی زبردست صلاحیت موجود ہے۔ اٹلی میں حال کی لڑائی نے اس کی اعلیٰ صلاحیت کا ثبوت پیش کر دیا ہے۔

آپنے مزید کہا کہ یہ سچ ہے کہ ہماری بمباری سے جرمنی کی گولہ بارود تیار کرنے کی طاقت پر کافی اثر پڑا ہے، روس میں ہمارے ساتھی روسیوں کو جو شاندار کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں ان کی وجہ سے دشمن کو بھاری نقصان اُٹھانا پڑا ہے۔ ہماری بمباری کی وجہ سے روس کے مورچہ پر جرمنوں کا دباؤ کم ہو گیا ہے کیونکہ ان کو وہاں سے اپنی فوجیں ہٹانا پڑ رہی ہیں۔

اس لڑائی میں ہمارا بیڑا جو پارٹ ادا کر رہا ہے اس کے بارے میں شیخی مارنا میری خواہش نہیں ہے لیکن معلومات کیلئے میں مختصر حال بتلا دینا چاہتا ہوں۔ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء سے فروری کے وسط تک دشمن کی جتنی آبدوز کشتیاں ڈبوئی گئی ہیں ان میں سے آدھی سے زیادہ کشتیوں کو برطانی جہازوں اور ہوائی جہازوں نے ڈبویا۔ ہم نے دشمن کے ۳۱٦ سوداگری جہاز جن کا وزن ۸۳ لاکھ ٹن تھا ڈبو دیے۔ اس عرصہ میں شاہی بیڑہ کے ۰۰ ۷ افسروں اور سوداگری بیڑہ کے ۲۰۰ ۴ افسروں کی جان ضائع ہو گئیں۔

لڑائی شروع ہونے سے اب تک شاہی سمندری بیڑہ کی اس طاقت کا تیس فیصدی سے زیادہ ختم ہو چکی ہے جو کہ لڑائی سے پہلے تھی یعنی اس کے ۴۱ ہزار آدمی ہلاک ہو گئے۔

آپنے بتلایا کہ جرمنی پر برطانی اور امریکی ہوائی جہازوں کے حملے اس وقت ہماری خاص کوشش جنگ ہے۔ ہمارے ہوائی جہاز جرمنی پر دُور دُور حملے کر رہے ہیں اور فوجی ٹھکانوں اور صنعتی علاقوں کو خاص طور پر نشانہ بنا رہے ہیں ہم بمباری کر کے جرمنی کے وسائل پیداوار کو تباہ کر دینا چاہتے ہیں۔ یوروپ پر ہمارے فوجی حملہ کی اسکیم ہوائی حملہ پر مبنی ہے۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ جرمنی نے ہمارے حملوں کا ابھی تک معمولی انتقام لیا ہے لیکن خیال ہے کہ وہ اس میں اضافہ کریگا۔ ان ہوائی حملوں کے علاوہ اس میں ذرا شبہ نہیں کہ فرانس میں جرمن برطانیہ پر حملہ کرنیکی تیاریاں کر رہے ہیں، وہ ہمارے ملک پر بلا ہوا بازوں والے ہوائی جہازوں یا راکٹوں سے یا ایک بڑے پیمانہ پر دونوں یعنی ہوائی جہازوں اور راکٹوں کے ذریعہ حملہ کریں گے، ہم ان کی تیاریوں کا بڑی گہری نگاہ سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ ہم بمباری کے ان ٹھکانوں پر جب موقع ملتا ہے حملہ کرتے ہیں۔

ہم جرمنی سے زیادہ ہوائی جہاز تیار کر رہے ہیں۔ روس بھی ہمارے جتنے ہوائی جہاز تیار کر رہا ہے اور امریکہ بھی جرمنی سے دوگنے اور تگنے ہوائی جہاز تیار کر رہا ہے۔

جاپان کی ہوائی طاقت گھٹ رہی ہے۔

امریکہ اور برطانیہ کا دوسرا مشترکہ حملہ اٹلی میں ہے۔ اٹلی میں اکتوبر کے بعد جب کہ نیپلز فتح ہوا تھا لڑائی کی رفتار سے بہت سے لوگوں کو مایوسی ہوئی ہوگی۔ اس کی سب سے بڑی وجہ خراب موسم ہے۔ دوسرے اٹلی میں جرمنوں کی فوجی طاقت بڑھ گئی ہے اور اُنھوں نے روم کو بچانے کا پورا تہیہ کر لیا ہے اس کے علاوہ اب ہمیں جس علاقہ میں بڑھنا پڑ رہا ہے وہ پہاڑوں اور دریاؤں سے پٹا پڑا ہے۔ ان تمام مشکلوں کے علاوہ ہمیں اٹلی میں بہت بڑے پیمانہ پر سامان جنگ تیار کرنا پڑ رہا ہے۔ اس وقت ہٹلر نے اٹلی میں پانچ لاکھ فوج جمع کر رکھی ہے۔

یوروپ پر حملہ کی تیاریوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ جنرل آئزن ہوور حملہ کی تیاریوں میں مصروف ہیں جب وقت آئے گا وہ یوروپ پر حملہ کر دیں گے۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ یوروپ پر حملہ میں کس ملک کی کتنی فوج لگائی جائے گی اس کے بارے میں امریکہ میں کچھ بیانات شائع کر رہے ہیں۔ ان کے بارے میں میں صرف اتنا کہدینا چاہتا ہوں کہ شروع میں امریکہ اور برطانیہ کی برابر برابر فوجیں لگائی جائیں گی لیکن وہاں لڑائی طول پکڑے گی تو ممکن ہے کہ امریکی فوجوں کی تعداد بڑھ جائے کیونکہ امریکہ کے پاس فوجی طاقت زیادہ ہے۔

پولینڈ اور روس کے معاملہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ اہل پولینڈ کے ساتھ میری گہری ہمدردی ہے لیکن مجھے روس کے نظریہ سے بھی ہمدردی ہے۔ روس کی زندگی میں جرمنی اس پر دو بار حملے کر چکا ہے جس میں روس کے لاکھوں آدمی کھپ گئے اب روس اپنی ہی سرحدوں کو اس قدر مضبوط کرنے کی کوشش میں ہے کہ پچھم سے اس پر کوئی حملہ نہ کر سکے۔

تقریر ختم کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ ہمارے روبرو کام بہت بھاری ہے۔ مصیبتوں کا عرصہ بہت طویل ہے لیکن ہمیں اپنے فرض کو پورا کرنا چاہیئے فتح دور نہیں ہے اور آخر میں ہماری ہی فتح ہوگی۔

مسٹر چرچل کی تقریر کے بعد پارلیمنٹری لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر آرتھر گرین ووڈ نے تقریر شروع کی۔ آپ نے فرمایا کہ ملک میں اس بارے میں بڑی تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اٹلی میں فوجیں اُتارنے اور مورچہ قائم کرنے کے فوراً بعد ہی قدم کیوں نہیں اُٹھایا گیا۔

مسٹر گرین ووڈ نے مزید کہا کہ اسپین کے ساتھ ہمارے تعلقات بہت تشویش کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ اسپین نہایت بخرد دوست ملک ہے جو کہ لڑائی سے الگ ہے۔ وہ کئی دفعہ اپنی ناطرفداری کو توڑ چکا ہے اس کا رویہ مناسب نہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس بدبخت ملک کے نمائندہ کو جو اس ملک میں موجود ہے اور امریکہ میں اس کے جو نمائندے موجود ہیں ان کو حکومت برطانیہ اور حکومت امریکہ ہمارے رویہ کے بارے میں صاف بتلا چکی ہوں گی۔

چین کا ذکر کرتے ہوئے آپنے کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ وعدہ کیا جائے کہ ہم چین کو سامان اور آدمیوں کی ہر ممکن مدد دینے کو تیار ہیں جبکہ پچھم میں ہمارے روبرو بار [illegible]

آپنے یہ بھی کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس سال ہمارے لوگوں کو نہایت خطرناک ہفتوں سے گزرنا پڑے گا اور ان کو اس سے کہیں زیادہ تشویشناک صورت حالات سے مقابلہ کرنا پڑیگا [illegible] ٹھیک کرتے رہے ہیں لیکن ہم کوشش جنگ میں مدد کرنے کو تیار ہیں۔

مسٹر میک گورن [illegible] پارٹی نے کہا کہ مسٹر چرچل ان تمام نازک اور پیچیدہ [illegible] پر اثر پڑتا ہے ٹالنے میں ماہر ہیں۔ آپنے یہ بھی کہا کہ میرا خیال ہے کہ وزیر اعظم اس وقت مارشل اسٹالن کے چارلی میک کارتھی کے طور پر کام کر رہے ہیں اور انھوں نے ان اہم مسائل کے بارے میں کچھ بتلانے سے انکار کر دیا ہے جو کہ لڑائی میں پیش آئیں گے۔

مسز گاندھی کا انتقال

یہ افسوسناک خبر نہایت رنج و غم کے ساتھ سُنی گئی کہ آغا خاں محل پونہ کے اندر نظر بندی کے دوران میں مسز گاندھی کا ۲۲ فروری کی رات کو سات بجکر ۵ ۳ منٹ پر انتقال ہو گیا۔ اس وقت آپکی عمر ۷۴ سال تھی۔ حکومت بمبئی نے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے:۔

"بمبئی گورنمنٹ کو افسوس کے ساتھ اعلان کرنا پڑتا ہے کہ مسز کستور بائی گاندھی کا سات بجکر ۳۵ منٹ پر آج آغا خاں محل میں انتقال ہو گیا" مہاتما گاندھی، ہیرالال گاندھی اور شری ایت دیوداس گاندھی (جو مہاتما جی کے سب سے بڑے اور سب سے چھوٹے بیٹے ہیں) ہیرالال گاندھی کی بیٹی جو مسز کستور بائی گاندھی کو بہت ہی عزیز تھی اور گاندھی خاندان کی ایک اور دیوی ان آخری لمحات میں مسز کستور بائی گاندھی کے پاس تھے۔

ماتا کستور بائی گاندھی کے انتقال سے صرف گاندھی جی کے خاندان کو نہیں بلکہ ساری ہندوستانی قوم کو ایک ایسا شدید نقصان پہونچا ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔ اور سارا ہندوستان اس رنج میں گاندھی جی کے خاندان کے ساتھ شریک غم ہے۔

ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالےٰ آنجہانیہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

کپڑے کے متعلق گورنمنٹ کے آرڈر

ترمیم شدہ کاٹن کلاتھ اینڈ یارن کنٹرول آرڈر سنہ ۱۹۴۳ء کے دفعہ ۱۴ (۲) (بی) کے مطابق کپڑے کا کوئی بیوپاری یا کوئی دوسرا شخص جس کے پاس کپڑا امانت میں رکھا ہو کپڑے کی پیکنگ کی تاریخ سے چھ ماہ کے بعد اسٹاک میں نہیں رکھ سکتا۔

اگست سنہ ۱۹۴۳ء کا مہر پڑا ہوا کپڑا ۲۹ فروری کے بعد فروخت نہیں کیا جاسکتا یا اسٹاک میں نہیں رکھا جاسکتا۔ اسلئے کوئی بھی کپڑے کا بیوپاری یا جس کے پاس مال امانت کے طور پر رکھا ہو اگست کا بنا ہوا کپڑا ۲۹ فروری سنہ ۱۹۴۴ء کے بعد نہ فروخت کرے۔ اور ۷ مارچ سے پہلے یا اس تاریخ تک اگست کی مہر پڑا ہوا سوت و کپڑے کا اسپشل نقشہ جو اسٹاک میں رہ جائے تیار کر کے ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کے پاس بھیجا جائے اس نقشہ کا فارم وہی ہوگا جو بغیر مہر شدہ کپڑے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ مسٹر ڈی۔ پی۔ سنگھ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مسٹر مہیشوری پرشاد نگم کی یہ تجویز کہ شہر میں لڑکیوں کا ایک ڈگری کالج کھولا جائے غور کرنے کے واسطے تعلیمی کمیٹی کے سپرد کر دی گئی۔ شہر میں عورتوں کا ایک نیا اسپتال بنانیکے متعلق اسکیم سر پرسپت سنگھانیا کے سامنے پیش کرنے اور اسکی وضاحت کرنے کیلئے بورڈ نے مسرس مہیشوری پرشاد نگم، گورپرشاد کپور، اور ایس۔ ایم۔ بشیر کی ایک سب کمیٹی مرتب کی ہے۔

کانپور میونسپلٹی کارپوریشن

بورڈ آف پبلک ہیلتھ کا ایک جلسہ لکھنؤ میں ہوا جس میں اس مسئلہ پر غور ہوا کہ نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی صحت عامہ کا انتظام وغیرہ کسی طرح کرے۔

بورڈ نے جوہی نوٹیفائڈ ایریا کی درخواست پر صحت عامہ و کنزرونسی عملہ کے لئے ۱۰۹۴ روپیہ کی گرانٹ منظور کر کے طے کیا کہ اس طرح کی گرانٹ آئندہ نہ دی جائیگی۔ بورڈ نے اس بات کا اعتراف کیا کہ جوہی ایریا کے تجارتی مقامات میں اپنے اخراجات برداشت کرے اس کے لئے ممکن نہیں ہے۔ اس لئے بورڈ نے یو۔ پی گورنمنٹ سے سفارش کی ہے کہ کانپور میونسپلٹی کے حدود بڑھا دیئے جائیں اور جوہی ایریا کو میونسپلٹی میں شامل کر دیا جائے۔

بورڈ نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ اگر ضرورت ہو تو کانپور میونسپلٹی کو کارپوریشن کا درجہ دیدیا جائے۔ یو۔ پی گورنمنٹ نے بورڈ کی اس سفارش کو منظور کر لیا ہے کہ کانپور میونسپلٹی کو کارپوریشن کا درجہ دیدیا جائے۔

بجلی گرنے سے آتشزدگی

۱۹ فروری: سوویشی کاٹن ملس جوہی کے گودام میں رات کے وقت بجلی گری جس سے گودام میں آگ لگ گئی۔ ایک آدمی کو جو قریب ہی تھا بجلی کے دھماکے سے صدمہ پہنچا لیکن بعد میں ٹھیک ہو گیا، معلوم ہوا ہے کہ نقصان کافی ہوا ہے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

۲۴ فروری کو مسٹر ان سنگھ سی۔ بی۔ ای کی صدارت میں کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ماہانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جرائم پیشہ سٹلمنٹ کے تربیت یافتہ لوگوں کے رہنے کے مکانات بنانیکے واسطے زمین کے متعلق گورنمنٹ آرڈر پیش ہوا ٹرسٹ نے فیکٹری ورکس میں ایریا میں تین پلاٹ ۱۵۰ روپیہ سالانہ کرایہ پر دینا منظور کیا۔

مزدوروں کے کوارٹر بنانیکے واسطے جوہی ریلوے اسٹیشن کے جنوب میں ۵۴ ۱۵ مربع گز زمین گورنمنٹ کی منظوری کے بعد ۲ روپیہ فی مربع گز کے حساب سے پٹہ پر دینا طے ہوا۔ رائے پوروہ اسکیم کی ۵۰ فٹ سڑک کو پورا کرنے کیلئے اور گٹیا اسکیم میں محمد گنج کے قریب پارک تعمیر کرنے کیواسطے ۲۱۴٦۲ روپیہ کا ریوائزڈ تخمینہ منظور ہوا۔

ناچ گھر برہانہ اسکیم کی سڑکوں کی مرمت اور گیتا بیچ پانچ اور ولیل پوروہ اسکیموں میں انجینئرنگ ورکس کے لئے معمولی تخمینے منظور ہوئے۔

رائے پوروہ اور سیسہ مئو اسکیموں میں باؤنڈری کے کھمبے بنانے، دیوی دین کمپاؤنڈ میں سڑک نمبر ایک کے کچھ حصے کو پھر سے پختہ بنانے، ڈبلیو بلاک میں سڑکوں کے سٹلمنٹ کی درستی اور سیسہ مئو کے گھوسیوں کے کوارٹروں کی مرمت کے لئے تخمینے منظور ہوئے۔

۱۴۷۱۲۳ روپیہ کی آراضی کا نیلام منظور ہوا۔ کل آراضی ۸۵۹۸۲۲ روپیہ کی فروخت ہوئی۔

عورتوں کا مرکز

مسٹر جے۔ ایل۔ روہتگی نے کانپور نسواں سینٹر کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ عورتوں کے اس طرح کے مرکز قائم کرنے سے ایک دوسرے سے باہمی میل جول پیدا کرنیکا موقع ملتا ہے اور ہم اپنے مسئلوں پر بآسانی غور کر سکتے ہیں اور اپنے فرائض انجام دیسکتے ہیں۔

مسز ہاجرہ بیگم نے اس سینٹر کی رپورٹ پڑھی۔

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ

کانپور ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے جلسہ میں عہدیداران کا انتخاب ہوا مسٹر مصطفیٰ حسین تیر پریسیڈنٹ۔ شاہ قطب الدین احمد سکریٹری۔ ٹی۔ ایچ زیدی خزانچی، منتخب ہوئے۔

جرمانہ

ایس۔ اے۔ نقوی۔ ایس۔ ایس یوسف، ایس۔ سی۔ کپور اور پی۔ این بھارگو پر پریس ایمرجنسی ایکٹ کے ماتحت آزادی کے ہفتہ کے سلسلہ میں اشتہارات شائع کرنے کے جرم میں ۲۵ روپیہ فی کس جرمانہ ہوا ہے۔

نمائندگی

مسٹر ایم۔ ایچ۔ تیر۔ مسٹر احمد نبی خان۔ شیخ عبداللطیف۔ عزیز احمد۔ شاہ قطب الدین احمد۔ سید تبارک حسین۔ پراونشل مسلم لیگ کیلئے ڈسٹرکٹ لیگ کے نمائندے منتخب ہوئے ہیں۔

مرچنٹ چیمبر

۲۷ فروری کو یو۔ پی مرچنٹس چیمبر کا بارھواں سالانہ جلسہ ہوگا، سر عزیز الحق کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا جلسہ میں شرکت کریں گے۔

اسٹوڈنٹ کانفرنس

مسز شیوراجوتی نہرو کی صدارت میں کانپور ڈسٹرکٹ اسٹوڈینٹس کانفرنس کا تیسرا سالانہ جلسہ ہوا، راجہ مہیشور دیال سیٹھ، ڈاکٹر این۔ ایل۔ چٹرجی، اور ڈاکٹر جے۔ ایل۔ روہتگی نے جلسہ میں شرکت کی۔

راجہ مہیشور دیال سیٹھ نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ صرف آزاد ہندوستان جنگ میں مکمل طور سے امداد دیسکتا ہے۔

مسز نہرو نے اپنی صدارتی تقریر میں عدم تشدد پر زور دیا اور فرقہ وارانہ جذبات سے کنارہ کشی اختیار کرنیکی ترغیب دی۔

کھتری سبھا

مسٹر گورپرشاد کپور کی صدارت میں کھتری سبھا کا ایک جلسہ ہوا جسمیں سال رواں کیواسطے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ آر۔ بی۔ سیٹھ پریسیڈنٹ۔ ٹی۔ بی۔ دھون جنرل سکریٹری۔ مسٹر پشپتی خزانچی۔

بزمِ گل

...کی ایک نہایت ہی دلچسپ اطلاع ہے کہ الہ آباد ...نے جب دو مہینے کی چھٹی گزارنے کے بعد دفتر کا ...اس سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ سارٹیفکٹ کے ذریعہ ثابت کرے کہ اس نے چھٹی کے دوران میں جو ...ل کی ہے اُس زمانہ میں وہ زندہ تھا یا مُردہ۔ افسر ...دیا کہ جب میں آج زندہ ہوں تو اس کے معنی یہ ہیں پہلے بھی زندہ تھا لیکن افسر کے اس جواب کو غیر ...قرار دیتے ہوئے حکم دیدیا گیا کہ سول سرجن کا ...ن کروتا کہ اس بات کا یقین ہو سکے کہ تم دو ...یقینی طور پر زندہ اور سلامت تھے۔

...س کے معنی یہ ہیں کہ اب ہر زندہ انسان کو اپنی ...زندہ ہونے کا ڈاکٹری سارٹیفکٹ رکھنا پڑیگا اور ...کے پاس یہ سارٹیفکٹ نہ ہوگا تو اس جیتے جاگتے انسان دولت مدار کے کارکن قبرستان کا مردہ تصور کریں گے یقین دلانے کے باوجود بھی اسے زندہ انسانوں میں ...ں کیا جائے گا۔

...یارپور کے ایک پیر صاحب کی دلچسپ سرگزشت ...وصول ہوئی ہیں۔ یہ پیر صاحب اپنے ایک مرید کی بیوی ...دل و جان سے شیدا ہوگئے۔ اور مرید کو سبق دینا ...ع کر دیا کہ تیری بیوی کے قدم نحس ہیں اگر تو اسے گھر ...رکھے گا تو برباد ہو جائے گا۔ آخر پیر صاحب کا جادو ...لیا اور غریب عورت کو گھر سے نکال دیا گیا۔ اندھا کیا ...ہے دو آنکھیں۔ پیر صاحب فوراً اس کے مسکن پر پہونچے ...لگے اظہار عشق کرنے، عورت تھی ہوشیار پیر صاحب ...ساتھ ہولی۔ اور پیر صاحب کے دولتکدہ پر پہونچکر ساری ...گزشت اپنے شوہر کو لکھدی۔ چند روز کے بعد شوہر بھی ...دھمکا اور پیر صاحب کی وہ مرمت کی کہ ساری پیری کو ...میں طاکر رکھ دیا۔ یہ ہیں ہندوستان کے نام نہاد ...پیروں کے کرتوت۔

عراق اور حبش آزاد ہیں

لندن۔ ۱۷ فروری، مسٹر ایڈن وزیر خارجہ نے بدھ کو ...لیمنٹ میں ایک بیان کے دوران میں کہا کہ عراق اور حبش ...آزاد ریاستیں ہیں اور واقعی مجھے ان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی کوئی ذمہ داری حاصل نہیں ہے، ان کے یہاں جو برطانی رعایا ملازم ہیں وہ ان کی حکومتوں کے ماتحت ہیں۔ مسٹر ایڈن نے یہ بیان اس سوال کے جواب میں دیا جبکہ ...ن سے دریافت کیا گیا کہ حبش اور عراق میں کس قسم کی حکومت ہے۔ مسٹر ایڈن نے یہ بھی کہا کہ حکومت برطانیہ حبش کی دوبارہ تعمیر میں امداد کر رہی ہے۔

حکومت بنگال کو ۸½ کروڑ کا گھاٹا

کلکتہ۔ ۱۸ فروری، آج بنگال اسمبلی میں ۴۵-۱۹۴۴ء کا ...۱۱ پیش کیا گیا جس میں ۸۴۶ لاکھ روپیہ کا گھاٹا دکھلایا ہے۔ ۴۵-۱۹۴۴ء میں قحط زدگان کی امداد کے لئے ..... ۲۶۱ روپیہ کی رقم رکھی گئی ہے جبکہ ۴۴-۱۹۴۳ء میں ..... ۵۶۵ روپیہ کی خرچ کی گئی۔

ادبِ لطیف

ادب پارے

(۱)

جس دن موت تیرے دروازے پر دستک دیگی تو تو اُسے کیا چیز پیش کرے گا، میں اپنے مہمان کے سامنے زندگی کا لبریز ظرف رکھدوں گا۔ میں اُسے خالی ہاتھ بالکل نہیں جانے دوں گا۔

جب موت میرے دروازے پر دستک دیگی تو میں اپنی زندگی کے خاتمہ پر جلوہ ہائے بہار کی شادابی اور اپنی مصروف زندگی کا تمام حاصل اس کے سامنے رکھدوں گا۔ (ٹیگور)

(۲)

میں تجھ سے کہتا ہوں موت کوئی چیز نہیں بلکہ اس پردے میں ایک نہ رُکنے والی بالیدگی ہے، وہ بالیدگی جو رنج و غم پر غالب آتی ہے دنیا کے ایک کونے سے لیکر دوسرے کونے تک بے شمار سرگوشیاں سانس لے رہی ہیں۔

تو اپنی زندگی کے لئے اور آنے والے مہمات کیلئے پروان چڑھ، تو ایک کڑی ہے اُس مسلسل زنجیر کی جو تیرے بعد بھی موجود رہے گی، تجھ پر شام محیط ہوتی ہے لیکن کسی اور جگہ صبح نمودار ہو رہی ہے۔

اور اس نئی صبح کے لئے تیری رات بھی روشن ہے۔

صدر روزولٹ نے کانگریس کا فیصلہ ویٹو کر دیا

واشنگٹن۔ ۱۹ فروری، صدر روزولٹ نے مالی امداد کا بل اپنے اختیارات سے رد کر دیا جو کہ کل کانگریس نے منظور کر لیا تھا۔ آپ نے کانگریس کو ایک پیغام میں لکھا ہے کہ یہ بل کرنسی بڑھانے والا ہے۔ رہن سہن کے خرچ کو بڑھانے والا اور اناج کی کمی کرنے والا قانون ہے جو کہ میں قطعی ناپسند کرتا ہوں۔ اس بل کے حق میں ۲۲۶ ووٹ اور مخالفت میں ۱۵۱ ووٹ آئے تھے۔

امریکہ کا سمندری بیڑہ

واشنگٹن۔ ۱۸ فروری، پریذیڈنٹ روزولٹ نے کانگریس سے ۱۹۴۵ء کے دوران میں امریکن سمندری بیڑہ کے لئے ۳۰۸۹۰۰۰۰۰ ڈالر کی رقم کا مطالبہ کیا ہے اس سے پہلے اتنی بڑی رقم کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔

امریکہ کے صدر کا انتخاب

پورٹ لینڈ آرگن۔ ۱۶ فروری (بجری تار) مسٹر وینڈل ایل ولکی نے امریکہ کی صدارت کے انتخاب میں اپنی اُمیدواری کا اعلان کر دیا ہے اور اوریگن سے ریپلکن نیشنل کمیٹی میں مسٹر رالف۔ ایچ۔ کیک کو اپنی اس انتخابی مہم کا منیجر منتخب کیا ہے، مسٹر کیک نے ایک بیان میں کہا کہ ولکی ہیڈ کوارٹرز جلد از جلد کھولے جائیں گے اور ۴۸ ریاستوں میں "ولکی برائے صدارت" کی کلب جلدی قائم ہو جائیں گی۔ مسٹر ولکی نے فرمایا کہ لوگوں کو امیدواروں کے خیالات سننے کا موقعہ ملنا چاہیئے اور میں اس سے متعلقہ اہم مسائل پر اپنے خیالات کا جلد اظہار کروں گا۔

عالمِ نسواں

دنیا کی عجیب ترین عورت

(گزشتہ سے پیوستہ)

چل نکلا اور ہزاروں کی آمدنی ہونے لگی۔

اسی اثنا میں امریکہ کا آ... بادشاہ مسٹر کوریگاں بیمار پڑا۔ ڈاکٹروں پر ڈاکٹر آ... اس کے مرض کو سمجھ نہ سکا۔ لیکن ڈاکٹر لورا نے جسے بہت جلد لورا کوریگاں بننا تھا فوراً کوریگاں کے مرض کو تاڑ لیا اور اس کے علاج سے آہنی صنعتوں کا بادشاہ تندرست ہو گیا۔ لورا کے اس کارنامے سے وہ اتنا خوش ہوا کہ اس نے لورا کو اپنی شریک زندگی بنا لیا۔ اور جب اس کا انتقال ہوا تو لورا کوریگاں دنیا کی متمول ترین عورت بن گئی۔ اس کے تمول کا یہ عالم ہے کہ حال ہی میں جب وہ ایک دعوت میں شریک طعام تھی تو تین ڈچیز اور ایک کوڑی شاہی خاندان کی لڑکیاں اس کی خاطر تواضع کر رہی تھیں۔ قدرت کی دین بھی عجیب ہے، امریکہ کے ایک دور افتادہ گاؤں کے ایک مفلس گھرانے کی لڑکی اس وقت متمول ترین طبقہ امرا کی آنکھوں کا [illegible] ہے۔

مگر دنیا کی اس عجیب ترین عورت میں جو بات سب سے زیادہ دلچسپ ہے وہ یہ ہے کہ گو یہ دنیا کی متمول ترین ہستیوں میں شمار ہوتی ہے اور متمول گھرانوں کے افراد اس کے آگے آنکھیں بچھارہے رہتے ہیں مگر اس نے ابھی تک اپنی اصلیت کو فراموش نہیں کیا ہے اور امرا اور مشاہیر کی صحبت میں بیشتر وقت گزارنے کے باوجود اسے ہمیشہ غریبوں اور حاجتمندوں کی حاجت روائی کی فکر رہتی ہے۔

جنگ سے پہلے اس عورت کی زندگی کا رنگ یہ تھا کہ یہ دو مہینے واشنگٹن میں رہتی تھی تو دو مہینے وینس میں گزارتی اور اس کے بعد دو مہینے مصر میں قیام کرتی تھی تو آئندہ دو مہینے پیرس میں بسر ہوتے تھے اسی طرح سال کے باقی چھ مہینوں میں یہ دو مہینے کسی شہر میں قیام رکھتی تھی تو دو مہینے کسی شہر میں۔

جو لوگ اس کی زندگی کو قریب سے نہیں جانتے وہ کہتے تھے کیوں نہ ہو، مالدار عورت ہے، جگہ جگہ زندگی کے تنوع کا لطف لیتی ہے مگر واقعہ کچھ اور ہی تھا۔

واقعہ یہ تھا کہ مسز کوریگاں نے ہر ملک میں اپنا ایک مرکز بنا رکھا تھا جہاں سے ضرورتمندوں کو خیرات ملتی تھی۔ اور مسز کوریگاں اپنے ان مرکزوں کا معائنہ کرتی پھرتی تھی کہ جس کام کے لئے یہ مرکز کھولے گئے ہیں وہ کام صحیح طریقے سے جاری ہے یا نہیں۔

ضرورتمندوں کی حاجت روائی کرنے کے جو ڈھنگ مسز کوریگاں نے نکال رکھے ہیں وہ بھی دنیا سے نرالے ہیں۔ مثلاً جب کبھی وہ سُنتی ہے کہ فلاں دوکاندار مصیبت میں مبتلا ہے یا اسے اپنی لڑکی یا لڑکے کی شادی کرنی ہے تو وہ کوئی سودا لینے کے لئے اس کی دکان پر جاتی ہے اور بل ادا کرنے میں ہزاروں پونڈ کا ایک چیک چھوڑ آتی ہے جسکی پشت پر لکھا ہوتا ہے "یہ کتنی قیمت ہے اس کی فکر نہ کرو میری طرف سے یہ چیک نذر ہے"۔

غرض مسز کوریگاں کو اس کی عجیب و غریب خصوصیات کی وجہ سے موجودہ دنیا کی عجیب ترین عورت سمجھا جاتا ہے۔

امریکہ میں اسّی لاکھ فوج تیار ہوگئی

واشنگٹن۔ ۱۸ فروری، امریکہ کے وزیر جنگ مسٹر ہنری سٹمسن نے بتلایا کہ ستر لاکھ ۷۰ ہزار فوج تیار کرنے کے متعلق امریکہ نے جو اسکیم تیار کی تھی وہ تقریباً مکمل ہو گئی ہے۔

اسمبلی میں وار سکریٹری کا بیان

نئی دہلی۔ ۲۳ فروری، آج مرکزی اسمبلی میں وار سکریٹری مسٹر ترویدی نے اراکان کے مورچہ کی لڑائی کا حال بتلاتے ہوئے اپنے گذشتہ بیان کی یاددہانی کرائی جس میں اُنھوں نے کہا تھا کہ جاپانی فوجوں نے زبردست سرگرمی شروع کر دی ہے، اور وہ ہماری فوجوں کو گھیرنے کی کوشش کر رہے ہیں، آپنے کہا کہ جاپانی اپنے مقصد میں قطعی ناکام رہے ہیں، اس مورچہ پر ابھی تک زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔

برطانیہ کا ہوائی نقصان

لندن۔ ۲۳ فروری، لڑائی کے شروع ہونے سے ابتک برطانیہ کے ۳۸۳۰۰ ہواباز ہلاک ہو چکے ہیں اور ۱۰۲۰۰ کے قریب ہواباز لاپتہ ہیں ✕ اور ایک ہزار سے زیادہ ہوائی جہاز برباد ہو چکے ہیں۔

بچوں کی دنیا

انسانی شعاعیں

از صوفی لچھمن پرشاد صاحب لاہور

یہ بات بہت کم بچے جانتے ہوں گے کہ ہمارے جسم میں سے بھی ایک طرح کی روشنی نکلتی رہتی ہے جسے ہم انسانی شعاعوں کا نام دے سکتے ہیں یہ شعاعیں ایک طرح کی روشنی کُہر یا ہوائی پیارتھ ہے یہ ہر انسانی جسم کے چاروں طرف ایک فٹ پھیلی رہتی ہے مگر کچھ غیر معمولی طرز کے آدمیوں کے جسم سے نکل کر یہ تین چار فٹ تک پھیل سکتی ہیں جوش کی حالت میں یہ شعاعیں صاف طور پر ظاہر ہونے لگتی ہیں عام حالت میں اگر ہم دیکھنے کی کوشش کریں تو ان آنکھوں سے انسان کے جسم سے دو انچ سے پانچ انچ کی دوری پر بھی اسے دیکھ سکتے [illegible] جسم سے بہت ملی ہوئی طرف [illegible] شعاع کا بھورا بینگنی رنگ دکھائی پڑتا ہے یہ ٹھوس سی نظر آتی ہے، دراصل یہ جسم کے بیرونی چمڑے کے اُوپر ایک نیم ٹھوس چیز کا پردہ سا ہے، یہ اتنا باریک ہوتا ہے کہ آسانی سے جسم کے اندر داخل ہو سکتا ہے اس لئے یہ جسم سے الگ معلوم نہیں ہوتا اس باریک چیز کے بعد ایک بے رنگ کی شعاع ہے اسے صحت کی شعاع کہتے ہیں، یہ شعاع صحت اور انسانوں میں زیادہ نمایاں ہوتی ہے مگر دُبلے پتلے انسانوں کے جسموں سے یہ اتنی زیادتی سے نہیں نکلتی جس طرح گرم چیزوں سے گرمی کی کرنیں نکلا کرتی ہیں، اسی طرح انسان کے جسم سے یہ روشنی نکلا کرتی ہے۔ صحت کی شعاع کے بعد بیرونی شعاع ہوتی ہے بیچ کی روشنی ایک سے دو انچ تک اور کسی کی حالت میں جسم سے چھ سے بارہ انچ تک پھیلی ہوتی ہے مگر بیرونی شعاع ایک سے تین انچ تک پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اول الذکر کو عام آدمی بھی ذرا غور کرنے سے دیکھ سکتے ہیں مگر مؤخرالذکر کو دیکھنا مشکل ہے۔

تم پوچھو گے کہ یہ شعاع کیسے دیکھی جا سکتی ہے آؤ میں آپ کو بتاؤں، انسانی کے جسم سے نکلنے والی روشنی کو دیکھنا بڑا آسان ہے۔ ایک سیاہ کاغذ دیوار یا کپڑے کے سامنے کسی آدمی کو کھڑا کر لیئے یہ چیزیں چکنی یا چمکیلی نہ ہوں اور نہ ہی ان پر کسی قسم کی چترکاری ہی ہو۔ ہاں سفید، پیلے، نیلے وغیرہ رنگ کی چیزوں سے بھی کام لیا جا سکتا ہے مگر سُرخ یا بھورے رنگ کی چیزیں اس کے لئے موزوں نہیں ہیں، چترکاریاں خیالات کو منتشر کر دیتی ہیں اس لئے جسم کو پاس کی شعاع پر پورا دھیان نہیں دیا جا سکتا۔ سیاہ کو چھوڑ کر اگر اور رنگ کی چیزوں کو بطور پردہ کے استعمال کرنا ہو تو پھیکا رنگ چننا چاہیئے اس پردے کے سامنے کسی انسان کو کپڑا اُتروا کر اور ہاتھ پھیلا کر کھڑا کرائیں۔ آپ کو اس کے جسم کے چاروں طرف شعاعیں دکھائی دیں گی۔ کچھ لوگوں کی بینائی ذرا کمزور ہوتی ہے ص انھیں اگر پہلی بار کچھ نظر نہ آئے تو دو تین بار کوشش کرنی چاہیئے، یہ شعاعیں ایک ہی طرح سے جسم کے چاروں طرف پھیلی ہوئی دکھائی دیں گی، جو لوگ اپنی کوشش میں ناکام رہیں انھیں انسان کے سر، کندھے یا ہاتھ کے پاس ہوا کو دیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

پردۂ فلم

سراج الدولہ

ہندوستان کے علمی طبقوں میں اس اطلاع کو مسرت کے ساتھ سنا گیا کہ ڈائرکٹر سید حسنین آف فضلی برادرس نے بنگال کے مایۂ ناز حکمراں سراج الدولہ کی زندگی کو فلمانے کی ابتدائی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔

فضلی برادران کی تصاویر کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کی تمام تصاویر نہایت پاکیزہ اور بلند پایہ ہوتی ہیں۔

نتن بوس

بنگال کے مشہور ڈائرکٹر مسٹر نتن بوس ایک گرانقدر معاوضہ کے بالعوض فلمستان لمیٹڈ میں شامل ہو گئے۔

مس پانڈے

ایک اطلاع ہے کہ پنچولی پکچرز نے اپنی فلم داسی کے لئے مس پانڈے کو لکھنؤ سے آنے کیلئے لکھا تو مس موصوف نے یہ جواب دیا کہ میں دو ہزار روپیہ ماہوار لوں گی۔

"پو بجی کے زمانے میں وہ دو ہزار روپیہ ماہوار لے رہی تھی"

واسنتی

رنجیت سے واسنتی کے معاہدہ کی میعاد ختم ہو گئی ہے، اور اب اس نے بطور فری لانسر کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ اب یہ لکشمی پکچرز کی فلم "بھاگیہ لکشمی" میں شاہنا آپٹے اور پریم ادیب کے ساتھ کام کرے گی۔

اس کے علاوہ یہ راج لکشمی پکچرز میں ڈائرکٹر فنی منورملا کی نئی فلم میں کام کرے گی۔

یو۔ پی میونسپل کمیٹیوں کے عام انتخابات

لکھنؤ۔ ۱۸ فروری، معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔ پی نے صوبہ کے اندر میونسپل کمیٹیوں کے عام انتخابات دسمبر میں کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس دفعہ انتخابات ۹ سال کے بعد ہوں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ معطل شدہ کمیٹیوں کے معاملہ کے متعلق بعد کو فیصلہ ہوگا۔

اقوالِ زرّیں

حق کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کرنا چاہیئے ورنہ پشیمانی ہوگی

حق سے غافل نہ ہونا چاہیئے تاکہ شیطان تجھ پر غالب نہ ہو جائے۔

کسی چیز پر نازاں نہ ہو ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔

حرص کو دل سے نکال تاکہ تجھے راحت ملے۔

حق تعالےٰ کی عبادت سے کبھی غافل نہ ہو۔

خدا کا دوست بننا ہے تو بُرائی میں مبتلا نہ ہو۔

کسی کی غیبت نہ کر ورنہ خدا دشمن ٹھیرے گا۔

مصیبت اور تنگی میں صبر کر تاکہ تجھے خوشی حاصل ہو

دل سے لالچ نکال دے تاکہ تو ذلیل نہ ہو جائے۔

امانت میں خیانت نہ کر۔

نیویارک ۔۔۲۰ فروری، جاپانی نیوز ایجنسی نے جاپانی کیبنٹ میں تبدیلیوں کا اعلان کیا ہے۔ ان تبدیلیوں کا مقصد کیبنٹ میں لڑائی لڑنے کی طاقت کو بڑھانا اور تیز کرنا ہے۔ انمیں خاص تبدیلی یہ ہے کہ ناممکن کی کٹھ پتلی حکومت کے چیف فائنشل ایڈوائزر سوٹمار واشو کو وزیر مالیات مقرر کیا گیا ہے اور گورنر بیاگی پر فیکچر، یوچڈا وزیر زراعت اور صدر یوکو ہاما الکٹرک ریلوے وزیر ٹرانسپورٹ مقرر کئے ہیں۔

موجِ تبسّم

ایک آدمی کی گھڑی بند ہو گئی لاکھ ہلاتے پر بھی نہ چلی پریشان ہو کر اس نے گھڑی کو ایک طرف رکھدیا اور کہا "میلی ہو گئی ہے صفائی مانگتی ہے" یہ سُنکر اُسکا لڑکا بولا، نہیں پتاجی! اتنی جلدی کیسے میلی ہو جائے گی ابھی کل ہی تو میں نے اُس کا ایک ایک پُرزہ نکالکر صابن سے دھویا تھا۔

ڈاکٹر:۔ (نوکر سے) آج تم نصف گھنٹہ دیر سے آئے ہو اگر آئندہ دیر کی تو ملازمت سے برطرف کر دئے جاؤ گے۔
نوکر:۔ آپ ہی نے تو کل فرمایا تھا کہ کھانا کھانے کے بعد آرام کرنا چاہیئے، میں نے آپ کے مشورے پر عمل کیا اور دیر سے آیا ورنہ جلد آجاتا۔ اسمیں میرا کیا قصور!

مالک:۔ وجہ،
ملازم:۔ اجی کیا عرض کروں، گیارہ گلاس ٹوٹ چکے ہیں مجھے خیال آیا یہ درجن منحوس ہے اسلئے میں نے اس گلاس کو بھی توڑ دیا۔

استاد:۔ (ظہور سے) جن ناموں کے آخر میں "ر" آتی ہے وہ بہت بیوقوف ہوتے ہیں جیسے ظہور، نور وغیرہ۔
ظہور:۔ جی حضور۔۔۔۔۔۔

مدراس ۔۔۱۹ فروری، راجگوپال آچاریہ سابق وزیر اعظم مدراس نے آج شام وائسرائے سے ملاقات کی جو تقریباً ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔ آپنے کچھ دیر تک لیڈی ویول سے بھی بات چیت کی اسکے بعد راجگوپال آچاریہ گورنر مدراس کے پاس دیکھے گئے۔

دلچسپ معلومات

انسانی عجائب خانہ

انگلستان کے رائل کالج آف سرجنز میں ایک عجائب خانہ ہے جس کی مثال دنیا میں نہیں پائی جاتی اس عجائب خانے کو ترقی دینے اور وسیع تر کرنے کی عظیم الشان [illegible] میوزیم بنی نوع انسان کو [illegible] افسانہ بیان کرتا ہے اور اسمیں جتنی اشیاء نمائش ہیں وہ مفصل طور پر یہ بتلاتی ہیں کہ انسان نے زندگی کے مختلف دائروں میں کیا کیا ترقیاں کی ہیں۔ اطبا نے حیوانی دماغ کے ارتقا کو چیونٹی کے ابتدائی دماغ سے شروع کر کے اسے پوری حیوانی دنیا کا سفر طے کراتے ہوئے انسان تک پہونچایا ہے اس عجائب خانے کی سب سے زیادہ حیرت انگیز چیزیں وہ ممیاں ہیں جن میں قدیم مادری قوم کے چند سر ہیں اور "امیزنی" ہندوستانیوں کے چھ عدد ایسے سر ہیں جو خشک کر کے ایک بچّہ کی مٹھی کے برابر بنا لئے گئے ہیں اور دنیا کی قدیم ترین ایک ممی بھی ہے، یہ ایک مصری رئیس کی جس کا انتقال ۲۹۰۰ سال قبل مسیح میں [illegible] محفوظ لاش ہے جو فراعنہ کی ممیوں سے بھی کہیں زیادہ پُرانی ہے، عامۃ الناس کے افراد کو اس طبّی عجائب خانے کے صرف مخصوص حصّوں کے دیکھنے کی اجازت ہے، اطبا اور سائنس دانوں کے علاوہ کسی کو اس مخصوص شعبے میں داخلہ کی اجازت نہیں ہے۔

مزاحیہ مضمون

جھوٹوں کا کلب

از جناب کمال عظیم آبادی صاحب

یورپ اور فرانس جیسے بڑے بڑے مشہور اور ترقی یافتہ ملکوں کی تحریک کوئی ایسی پھُسپھُسی اور کمزور نہیں ہو سکتی جو مکڑی کے جالے کی طرح ایک اشارے میں ٹوٹ کر رہ جائے یا کچی شکر کی طرح پانی میں مل کر گھُل جائے۔ ان شہروں کی اُڑتی ہوئی چنگاریاں اپنے قرب و جوار میں تو جو کچھ بھی کرتی ہوں لیکن ہندوستان جیسے اثر قبول اور نقال ملک میں جہنم کا شعلہ یا آتش فشاں پہاڑ بن کر ظاہر ہوتی ہیں۔

ناممکن ہے کہ آج فرانس یا یورپ کوئی کلب قائم کرے اور اپنا دیس صرف اُسے دیکھتا ہی رہ جائے، تقریباً دس سال پہلے کی بات ہے جبکہ سات سمندر پار کے گورے بھائیوں نے لنڈگول کا ایک کلب بنایا تھا اُسی کی چوٹ پر اُسی زمانے میں کچھ بامذاق لوگوں نے منتوں کی بھی ایک زبردست انجمن قائم کی تھی، تنگا کلب تو ہندوستان کے اندر جس قدر مشہور ہے اُس سے شاید ہی کوئی ناواقف ہو، معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ بھی کوئی دیسی اپج نہیں بلکہ بدیسی تحریک کی مسموم اور زہریلی ہواؤں کا اثر ہے۔ اور یہی وہ چیزیں ہیں جس کی بنا پر ہندوستان کو ابھی کسی غیر مہذب ملک میں شمار نہیں کر سکتے۔ بلکہ ہم بلاخوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ اپنا دیس بعض بعض تحریکوں میں اپنے اُستادوں کی بھی ناک کاٹتا ہے۔

تھوڑے ہی دن ہوئے جبکہ حضرت گنج لکھنؤ میں گھر سے فاضل، کام دھندے سے بیکار کچھ نمبری جھوٹوں نے ایک بڑا زوردار کلب قائم کیا اور اُنھوں نے اپنے اس ہر دلعزیز اور انوکھے کلب کا نام "جھوٹوں کا کلب" رکھا ہے۔

اس کلب کے اغراض و مقاصد کچھ بہت زیادہ لمبے چوڑے نہیں اور نہ اس میں داخل ہونے والے کیلئے کوئی زبردست دستور العمل ہے بلکہ ایک اور صرف ایک ہی غرض ہے!

وہ کیا؟

جھوٹ بولنا!

اس کلب کے ہر چھوٹے بڑے لمبے چوڑے موٹے تازے دُبلے پتلے، گورے کالے، اندھے کانے، لنگڑے لُولے، ممبر کا سب سے اہم اور ضروری فرض یہ ہے کہ وہ جھوٹ بولے اور پکا جھوٹ! جو لوگ اس کلب کی ممبری کا سودا سر میں لیکر آتے ہیں اُن کا بہت سخت امتحان ہوتا ہے اور اگر جھوٹ بولنے میں مصنف طلسم ہوشربا کا استاد نکلے جب تو کلب میں گھُسنے دیا جاتا ہے ورنہ دروازے سے باہر! ہر نئے ممبر کو تین مہینے تک امیدواری میں جوتیاں چٹخانی پڑتی ہیں جب جا کے کہیں اس کلب کی ممبری نصیب ہوتی ہے اور اگر بدقسمتی سے اُمیدوار اس درمیان میں ایک دفعہ بھی سچ بولتے پکڑ لیا جائے تو ممبری سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔

اس کلب کا مستقل ممبر بن جانا کوئی مذاق نہیں ٹیڑھی کھیر ہے! جن صاحب کے جھونپڑے پر کلب کے جلسے ہوتے ہیں وہ تو آسمان سے باتیں کرتے ہیں۔

خدا جانے سچ ہے یا جھوٹ سنتے ہیں کہ نواب واجد علی شاہ کے نواسے اُن کے نانا تھے اور پان کے بڑے شوقین تھے جو تمباکو وہ کھاتے تھے بڑا زبردست قاتل ہوتا تھا یہاں تک کہ میدان جنگ میں بغیر تلوار کے لڑنے جاتے تھے اور جن پر تھوک دیتے وہی قاتل ہو جاتا۔ اُن کے اُگالدان میں بڑے بڑے سانپ پیدا ہو جاتے تھے، رنگ کے لال مگر کالے ناگ سے بھی زیادہ زہریلے!

جھوٹوں کے کلب کے بارے میں تو میں نے بڑی بڑی [illegible] افواہیں سُنی تھیں۔ مثلاً یہ کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی [illegible] ہیں۔ ملا اور پنڈت ڈاڑھی اور چوٹی باندھکر گھل مل جا[illegible] کسی کا کسی سے جھگڑا نہیں کسی کی کسی سے لڑائی نہیں اور [illegible] تو سچ بولنے میں ہوتی ہے وہاں تو جھوٹ کا کارخانہ تھا، ہر [illegible] جھوٹ کے سانچے میں ڈھلا ہوا، ایک سے ایک بڑھکر جھ[illegible] اور پکا جھوٹا!

جب میں نے اتنی تعریفیں سُنیں تو میرا دل بھی ممبر بننے کی [illegible] مرغے کی پروں کی طرح پھڑپھڑانے لگا لیکن اپنی دروغ حلفی [illegible] قابلیت پر اطمینان نہ ہوتا تھا اور ہر دم خیال تھا کہ ایک لفظ [illegible] "سچ" زبان سے نکلا اور کان پکڑ کر دروازے سے باہر [illegible] گے، لیکن ایک دن جی کڑا کر کے کلب کا ممبر بننے کیلئے تیار ہو [illegible] گیا اور یوں کمر کس کر کھڑا ہو گیا جیسے ہر ہٹلر جنگ پر تُل گیا ہو [illegible] میں نے یہ طے کر لیا کہ جھوٹ بولنے میں اپنا [illegible] اور اگر دل گُردے سے کام لیا جائے تو انسان کیا نہیں کر سکتا [illegible] ایک دُبلے پتلے فرہاد نے پہاڑ کھود کے پھینکدیا کیا میں اُس سے [illegible] بھی گیا گزرا ہوں۔ یہ سوچکر میں اٹھا اور کلب کی طرف سرپٹ بھا[illegible] شروع کیا جیسے کان میں ہوا بھرنے کے بعد گھوڑا اس دوا دو[illegible] یا دوڑ دھوپ کے نتیجے میں تھوڑی دیر کے بعد اپنے کو ایک [illegible] "سائن بورڈ" کے سامنے کھڑا ہوا پایا "بلیک بورڈ" پر سفید [illegible] موٹے موٹے حرفوں میں لکھا تھا "جھوٹوں کا کلب" کلیجہ بانسو[illegible] اُچھلنے لگا اور سانس کی آمد و رفت بہت تیز ہو گئی، ہاتھوں میں [illegible] لرزہ پڑ گیا، پاؤں تھرتھرانے لگے، سر چکرانے لگا آنکھوں میں [illegible] اندھیرا چھا گیا جیسے ہندوستان بھر میں "بلیک آوٹ" ہو [illegible] ہو لیکن کیا کہنا میرا اور واہ رے میں کہ پھر بھی ہمت نہ ہارا اور [illegible] لگا کر دروازے کی طرف بڑھا، داخل ہونا ہی چاہتا تھا کہ [illegible] نے ایک ایسی کرخت آواز سے روک دیا جیسے کسی نے کان [illegible] پاس موٹر کا ہارن بجا دیا ہو آپ کا کارڈ کہاں ہے صاحب [illegible] چپراسی نے ڈانٹ کے پوچھا!

ہم تو ممبر ہیں! میں نے چٹ سے جواب دیا اور ایکدم صاف [illegible] جھوٹ بول گیا!

جناب کا نام؟ دربان نے میری طرف یوں غور [illegible] ہوئے پوچھا جیسے کوئی چور کو پہچاننے کی کوشش کر [illegible] اڈولف ہٹلر! میں نے تڑاق سے جواب دیا اور دربان کا پا[illegible] خطا کر گیا، ضرورت سے بہت زیادہ جھُک کر اُس نے سلام [illegible] اور دھوتی سنبھالتے ہوئے میرے آنے کی اطلاع کرنے چلا گیا [illegible] میں اسی جگہ تنہا کھڑا رہ گیا، ذرا دیر نہ گزری تھی کہ ایک صاحب [illegible] تشریف لائے، شیروانی اور چوڑی دار پاجامہ پہنے ہوئے، [illegible] کی طرح ملبے، بید کی طرح لپ لپ، لنگوری بندر کی سی صورت [illegible] مگر دُم غائب، بجّو کی طرح چھوٹی چھوٹی آنکھیں، ہاتھی کے ایسے [illegible] بڑے بڑے دانت آگے کو نکلے ہوئے، طرز گفتگو سے کلب کے [illegible] سکریٹری معلوم ہوتے تھے، اُنھوں نے آتے ہی بہت ادب [illegible] کے ساتھ سلام کیا اور کھیسیں کاڑھتے ہوئے نہایت ا[illegible] ساتھ جھک کر بولے کیا آپ ہی ہٹلر ہیں؟ چلئے اندر تشریف لے چلئے!

میں ایک ہال میں پہونچا تو دیکھا کہ ایک بڑی سی گول [illegible] کے چاروں طرف ایک سے ایک نمبری جھوٹے ڈٹے ہوئے [illegible] یہ کوئی پندرہ بیس آدمی ہوں گے اور سب کے سب کلب [illegible] معزز ممبروں میں گنے جاتے تھے، سکریٹری نے میرا تعارف کرا[illegible] "آپ ہٹلر ہیں؟"! اڈولف ہٹلر"! تمام ممبران نہایت اد[illegible] کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور بندر کی طرح گھور گھور کر میری طرف دیکھنے لگے، صدر صاحب نے آگے بڑھکر نازی سلوٹ کیا اور بڑا سا منہ کھولکر پوچھنے لگے! "آپ ہی جرمنی کے ڈکٹیٹر ہیں؟"

"آپ ہی نے ہالینڈ، پولینڈ، بلجیم، فرانس وغیرہ ہڑپ کر لئے ہیں؟" آپ ہی نے پیرس کی حسین اور خوبصورت اور کمسن لیڈیوں کو بھگا کر اُن کے عشر تکدے پر اپنے باپ کا گھر سمجھ کر قبضہ کر لیا ہے؟

"جی نہیں!" میں تو امین آباد میں جوتوں کی تجارت کرتا ہوں، جس طرح پٹاخہ پھٹتا ہے میں نے کہا۔

تمام ممبران حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے اور یوں خاموش ہوئے جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا ہے مگر میں کیوں دھونس کھاتا گھر سے نکلا ہی تھا جھوٹ بولنے کو اور یہ خیال بھی تھا کہ اگر امتحان میں ذرا سا بھی فیل ہو گئے تو ناک کٹ جائے گی۔

"مگر ذات سے تو آپ جرمنی ہی معلوم ہوتے ہیں؟" صدر صاحب نے سر کھُجاتے ہوئے پوچھا!

"جی نہیں، میں تو برہمن ہوں، میں نے دھڑ سے جواب دیا۔

"اخاہ! تو آپ لکھنؤ ہی کے باشندے ہیں؟" صدر صاحب نے بلّی کی طرح گھسیانے ہو کر پوچھا۔

"جی نہیں میں افغانستان کا باشندہ ہوں" میں بھڑ بولا۔

"آپ کا دولت خانہ؟" صدر نے (جو قریب تھا کہ رو دیں) پوچھا۔

"میرا غریب خانہ افریقہ شہر ہونو لو میں ہے!" میں نے چٹ پٹ جواب دیا۔

"اوہو! خوب! میں سمجھا! یہاں لکھنؤ میں آپکی شادی ہوئی ہے!" یہ کہکر صدر صاحب کی اس طرح باچھیں کھُل گئیں جیسے بہت بھوک کی حالت میں کتا جمائیاں لیتا ہے مگر بندہ کب اس آسانی سے پھنسنے والا تھا کھٹ سے بولا۔

"جی نہیں میری شادی روس میں ہوئی ہے اسٹیلن کی چچی سے!"

"بھئی واہ تب تو آپ میرے گھر ہی کے آدمی نکلے" اُنھوں نے جھٹ میرے گلے میں باہیں ڈالکر بوکھلاتے ہوئے کہا، واللہ کیا خوب اسٹیلن تو میرا قریبی رشتہ دار ہے وہ میرے پھوپھی زاد بھائی کے خالو کا سگا نواسہ ہے میرے عزیز میں نے اسی سبب سے تمھیں وہاں دیکھا تھا! اچھا تم نے بھی وہاں مجھے ضرور ہی دیکھا ہوگا؟ اب تو ذرا میں چکرایا اس لئے کہ معاملہ بڑا نازک آپڑا تھا اور وہ یوں کہ اگر میں ہاں کہتا ہوں تو گویا اُن کی بات کو سچ مان لیا اور اگر نہیں کہتا ہوں تو پھر جھوٹ ہی کیا رہ گیا، لیکن پھر بھی میں نے سوچ سانچ کر جلدی سے ایک جواب دے ہی دیا۔

"جناب! اسٹیلن کے گھر میں جو سقہ پانی بھرتا تھا اُس سے آپ کی صورت بہت ملتی جلتی ہے کیا آپ وہی تو نہیں؟"

اب تو صدر صاحب کے پاس کچھ نہ تھا ٹائیں ٹائیں فش! لگے بغلیں جھانکنے اور گریبان میں منہ ڈالنے، ممبران صاحبان تو یوں بیٹھے ہوئے تھے جیسے سب کے والد بزرگوار کا انتقال

(بقیہ بر صفحہ ۶ کالم ایک کے نیچے)

جاپانی حکومت کی برکتیں

دنیا کی ہر قوم کی الگ الگ خصوصیات ہوتی ہیں. مثال کے طور پر ایشیائی قوموں میں ہم ہندوستانی امن پسند، محنتی اور رواداروانع ہوئے ہیں. ہمیں اپنے ماضی پر فخر ہے اور اپنے عظیم الشان مستقبل کا پورا احساس. اسی طرح چینی بھی ایک اعلیٰ قوم ہیں جو انسانی برادری میں بتدریج اس مرتبے کو حاصل کر رہے ہیں جس کے وہ اپنی شائستگی. خوش مذاقی. نرم دلی اور عزم و استقلال کی بنا پر مستحق ہیں.



اب جاپان کے فسطائیوں پر غور کیجئے

کس قدر مکروہ عنصر ہے

جاپان ایشیائی قوموں کے دامن پر ایک بدنما داغ ہے. ظالم. مغرور. اوباش دغاباز. وہ قوم جو ہر چیز کی نقالی تو کر سکتی ہے مگر خود کوئی چیز ایجاد نہیں کر سکتی. سب کمزوریوں سے بڑھ چڑھ کر اُن کا یہ گھمنڈ ہے کہ "دنیا فتح کرنا ہمارا حق ہے. ہم دیوتاؤں کی اولاد ہیں." یہی اُن کا قول ہے اور یہی اُن کا ایمان. ایسی قوم کا صرف ایک علاج ہو سکتا ہے. اُن کی فوجی طاقت کا خاتمہ کر کے انھیں بلا شرط ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دینا چاہیئے. صرف اسی میں ہماری سلامتی ہے.

ٹنڈر نوٹس
کانپور میونسپلٹی

(۱) ۱۹۴۴-۴۵ء میں دیسی بھوسہ. کولھو کی کھلی اور چنا سپلائی کرنے کے لئے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں:.

(اے) تخمینہ کی رقم:. ستر ہزار روپیہ -/70000
(بی) ضمانت:. دس فی صدی کے حساب سے
(سی) بیعانہ (ارنسٹ منی) (EARNEST MONEY) کی رقم دو ہزار روپیہ -/2000

(۲) یہ ٹنڈر ایگزیکٹو افیسر صاحب ۱۳/مارچ ۱۹۴۴ء کے ۴½ بجے شام تک وصول کرینگے اس کے بعد کوئی ٹنڈر نہیں لیا جائے گا.

(۳) میونسپلٹی کے خزانہ میں بیعانہ کے لیے نقد دو ہزار روپیہ جمع کر کے اس کی اصلی رسید ٹنڈر کے ساتھ آنا لازمی ہے. بلا رسید آئے ہوئے کسی ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائیگا. (چک نہیں قبول کی جائے گی)

(۴) ہر ایک ٹنڈر مہر بند لفافہ میں ہونا چاہیئے جس کے اوپر "**میونسپلٹی کے جانوروں کے راشن کی سپلائی کے لئے ٹنڈر**" کا لکھا ہونا لازمی ہے.
ایگزیکٹو آفیسر صاحب میونسپل بورڈ کانپور کے پتہ سے ٹنڈر آنا چاہیئے.

(۵) بورڈ سب سے کم قیمت والے ٹنڈر یا کسی اور ٹنڈر کو منظور کرنے کے لئے پابند نہیں ہے اور کسی بھی ٹنڈر کی نامنظوری کی وجہ نہیں بتلائی جائے گی.

(۶) اس ٹنڈر کے سلسلہ میں دیگر معلومات مڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کے دفتر سے ۱۱ بجے دن اور ۴ بجے شام کے درمیان علاوہ اتوار اور تعطیلوں کے معلوم کی جا سکتی ہیں.

(۷) جس کنٹرکٹر کا ٹنڈر منظور ہو جائے گا اس کو ٹھیک طور پر اگریمنٹ کے مطابق کام کرنے کے لئے بطور ضمانت کے دس فیصدی کے حساب سے نقد روپیہ جمع کرنا ہو گا.

(۸) کنٹرکٹروں کو ہر چیز کا آئیٹم وار علٰحدہ علٰحدہ نرخ لفظوں اور ہندسوں دونوں میں لکھنا ہو گا ورنہ ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا.

(۹) دیگر کاموں کے لئے جمع کی ہوئی بیعانہ (ارنسٹ منی) کا روپیہ اس ٹنڈر کے سلسلہ میں تبدیل نہیں کیا جائے گا.

(۱۰) ٹنڈر کے منظور ہونے کے بعد اگر کوئی اپنا ٹنڈر واپس لے گا تو اس کا بیعانہ کا روپیہ ضبط کر لیا جائے گا.

(۱۱) اگر کوئی ٹنڈر دینے والا ٹنڈر کی منظوری سے سات دن (۷) کے اندر اگریمنٹ نہ کرے گا تو اس کی بیعانہ کی رقم ضبط کر لی جائے گی.

(۱۲) ۱۳/مارچ ۱۹۴۴ء کی تاریخ کے بعد بورڈ کی پہلی مٹنگ میں یہ ٹنڈر کھولے جائیں گے.

(۱۳) یہ ٹنڈر مندرجہ ذیل اخباروں میں شائع کیا جا رہا ہے:.
ٹیلیگراف. سٹیزن. صداقت. ورتمان.

(۱۴) ٹنڈر کے ساتھ سب ہی چیزوں کے نمونے مہر بند تھیلوں میں آنے چاہئیں، بھوسہ ۵ سیر وزن سے کم نہ ہونا چاہیئے.

محمد حبیب اللہ. ایگزیکٹو آفیسر میونسپل بورڈ کانپور

لندن پر چار رات سے برابر ہوائی حملہ. لندن. ۲۴ فروری. آر. اے. کے مبصر نے کل رات اس امر کا انکشاف کیا کہ تقریباً ۱۷ جرمن ہوائی جہازوں نے کل رات ساحل انگلستان پار کیا جس میں تقریباً ۱۰ ہوائی جہاز لندن کے علاقہ میں گھس گئے. اس سے پہلی دو راتوں کو جرمن ہوائی جہازوں کی تعداد اس سے کچھ کم تھی. کل رات کو لندن پر دشمن کے ہوائی جہازوں نے پھر حملہ کیا. چار جرمن ہوائی جہاز برباد کر دئے گئے. جرمن ہوائی جہازوں کی آمد کے فوراً بعد توپیں چلنا شروع ہو گئیں.

حملہ کی پہل جاپانیوں سے چھین لی گئی. نئی دہلی. ۲۳ فروری. دکھن پوربی ایشیائی کمان کے ایک بیان میں بتلایا گیا ہے کہ اراکان کے مورچہ پر ہماری فوجوں نے جاپانیوں سے حملہ کی پہل چھین لی ہے، ہماری فوجیں دشمن کو مضبوط قلعہ بندیوں سے نکال رہی ہیں اور ان کا صفایا کر رہی ہیں. باؤلی روڈ سے حملہ کرنیوالے جاپانی دستے کے باقی بچے سپاہیوں کا ہماری فوج اور توپوں نے مقابلہ کیا. دشمن کو بھاری نقصان پہونچایا گیا. ورہ نگاکیا ڈاک کے ساتھ جاپانیوں کی صفائی کا کام جاری ہے. دریائے کلاپانزن کے پورب میں ہماری فوجوں نے ٹانک بازار کے دکھن میں دشمن کے دو دستوں پر حملے کئے. اس علاقہ میں جاپانی دکھن کی طرف پیچھے ہٹ رہے ہیں.

یو. پی کے نظر بندوں کو الاؤنس

لکھنؤ. ۱۱ فروری. یونائٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یو. پی گورنمنٹ یو. پی کے مستحق نظر بندوں کو اُن کے معیار کے مطابق گزارہ کا الاؤنس دیگی اور اس نے اس وقت تک تین سو نظر بندوں کو اس قسم کا الاؤنس دیا بھی ہے، اس کے علاوہ نظر بندوں سے ملاقات کے متعلق ایک دو روز میں قاعدے بھی شائع کئے جا رہے ہیں.

... میں مداخلت کرنے پر اعتراض

لاہور ۔ ۱۸ فروری ... مسٹر پورن چند ... اور شریمتی پورن دیوی کی جانب سے ہیبس کورپس کی جو درخواستیں دی گئی تھیں انکا فیصلہ سناتے وقت لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سر ٹریور ہیرس نے حکومت پنجاب کو سخت تاکید کی ہے کہ ہائی کورٹ کے نام بھیجی ہوئی اگر کسی درخواست کو آئندہ روکا گیا تو اس جرم کے ارتکاب کرنے والے کے خلاف قانونی کارروائی کی جائیگی۔ چیف جسٹس نے جس کے ساتھ مسٹر جسٹس بلیکہ اور مسٹر جسٹس محمد منیر بھی تھے حکومت پنجاب کے فعل کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ مسٹر پورن چند سکریٹری حکومت پنجاب نے اپنے بیان میں بتلایا ہے کہ حکومت نے ان درخواستوں کو کیوں روک لیا تھا ان کا کہنا ہے کہ ایک دفعہ یہ خیال کیا گیا کہ اس قسم کی درخواستوں کی سماعت کا حق اس عدالت کو حاصل نہیں ہے لیکن جب یہ محسوس کیا گیا کہ عدالت کو حق حاصل ہے تو ان کو ... بھیج دیا گیا۔

چیف جسٹس نے فرمایا کہ مسٹر پورن نے جو وجہ پیش کی ہے وہ کوئی معقول دلیل نہیں ہے۔ یہ درخواستیں اس عدالت کے نام بھیجی گئی تھیں اور صرف یہی عدالت اس بات کا فیصلہ کر سکتی تھی آیا انکی سماعت اس کے دائرہ اختیار میں ہے یا نہیں۔ فاضل جج نے مزید فرمایا کہ بلاوجہ درخواستیں روکنا انصاف میں مداخلت بیجا ہے۔

کنٹرول سپلائز کا حکم

نئی دہلی ۔ ۱۸ فروری ... ہورڈنگ اینڈ پرافیٹرنگ پریونشن آرڈیننس ۱۹۴۳ء کی دفعہ نمبر ۱ کے مطابق حکم جاری کیا گیا ہے ... ان چیزوں پر جو بطور فروخت دکھائی جا رہی ہیں یا جنھیں فروخت کرنے کا ارادہ ہے مندرجہ ذیل شرائط کے مطابق تاریخ ۲۹ فروری ۱۹۴۴ء ... قبل قیمتیں فروخت لگائی جائے۔ (۱) قیمتیں انگریزی زبان یا ... زبان میں لگائی جائیں۔ (۲) قیمتیں جو ایک مرتبہ لگائی جا چکیں انھیں اجازت حاصل کئے بغیر زیادہ نہ کیا جائے (۳) کنٹرولر جنرل کے طلب کرنے پر قیمتوں کی فہرست کی دو نقلیں، چھپی ہوئی یا ٹائپ شدہ پیش کی جائیں ان میں سے ایک نقل کنٹرولر جنرل کے دستخط ہونیکے بعد واپس کر دی جائے گی۔ اس نقل کو دوکان میں کسی نمایاں جگہ پر لگانا ہوگا۔ (۴) چیزوں کی قیمتیں آرڈیننس کی دفعات کو مدنظر رکھ کر لگائی جائینگی (۵) اگر کوئی خریدار کسی چیز کو اس پر لگی ہوئی قیمت پر خریدنا چاہے تو دوکاندار کو انکار کرنے کا مجاز نہ ہوگا بجز اس صورت میں کہ دوکاندار کو پختہ دلائل کی بنا پر اس بات کا یقین ہو جائے کہ خریدار اس چیز کو خود فروخت کرنے کے لئے خرید رہا ہے۔ (۶) قیمتیں ہندوستان کی بنی ہوئی چیزوں پر نیلی یا سیاہ روشنائی میں اور غیر ملکی اشیاء پر سرخ روشنائی میں لگائی جائیں (۷) اس آرڈر ... منیجر کی نشست سے جسقدر قریب ممکن ہو دوکان میں کسی نمایاں جگہ پر لگایا جائے۔



آپ بھی کروشین

کا لطف محسوس کر سکتے ہیں

آپ بیمار نہ بھی ہوں لیکن تھکاوٹ محسوس کرتے ہیں، پریشان حال رہتے ہیں اور مزاج موافق نہیں رہتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اندرونی اعضاء کو ناکارہ ہو جانے دیا گیا ہے۔ گردے سست پڑ گئے ہیں۔ لیور اپنا کام پھرتی سے انجام نہیں دیتا۔ آنتیں گراں بار ہو گئی ہیں اور زہریلا مادہ خون میں داخل ہو گیا ہے۔ یہ تمام شکایت بہ آسانی دور کی جا سکتی ہیں۔ پورے طور سے صحتور رہنے کا کروشین کا استعمال ارزاں ہے اور جلد ہی اپنا اثر دکھلاتا ہے۔



فادر کروشین کا کہنا ہے کہ:-

آپ بھی کروشین کے دوگلی کام سے پورے طور پر صحتور ہو جایئے، پہلا کام یہ ہے کہ کروشین آپ کے معدہ کو غذا کے خراب مادہ سے پاک وصاف کرتا ہے دوسرا کام یہ ہے کہ آپ کے گردوں کو صاف کرتا ہے اور سست لیور کو چست کر دیتا ہے۔ آپ صرف ایک پیسہ روزانہ میں صحتور اور قوی رہ سکتے ہیں۔

کروشین

کروشین کی روزمرہ معمولی خوراک کا ہی یہ اثر ہے

KRUSCHEN

پارلیمنٹ کی عمارتوں پر آتشیں گولے

لندن ۔ ۱۹ فروری! پارلیمنٹ کے ہاؤس اور ویسٹ منسٹر ہال بال بال بچ گئے جبکہ حال ہی میں ایک ہوائی حملہ کے دوران میں نیچے اڑتے ہوئے ایک جرمن ہوائی جہاز نے نئے محل کے احاطے میں آتشیں بم گرائے جو کہ ان کے بالکل قریب ہے ایک بم ویسٹ منسٹر ہال کے گرانڈ کمیٹی روم کی چھت میں گھس گیا لیکن اس کو جلد ہی ہٹا دیا گیا اور بہت کم نقصان ہونے پایا۔ ایک بم ویسٹ منسٹر کے اُترپچھمی کونے پر پڑا لیکن بہت کم نقصان ہوا۔ پارلیمنٹ اسکوائر کے کھلے میدان میں بہت سے آتشیں گولے پڑے۔ نئے محل کے احاطہ میں دو موٹر کاریں کھڑی ہوئی تھیں بمباری سے ان میں آگ لگ گئی۔

بنگال اسمبلی میں وزیر اعظم کا بیان

کلکتہ ۔ ۱۹ فروری! کل بنگال اسمبلی میں سوالوں کے جواب میں وزیر اعظم سر ناظم الدین نے بتلایا کہ ضلع مدنا پور کے سب ڈویزن تملوک اور کونٹائی میں طوفان سے پہلے اور بعد میں کانگریسیوں نے جو تھانہ سرکاری عمارتیں اور دفتر اور پرائیویٹ مکانات جلائے انکی تعداد بالترتیب ۴۳۰ اور ۳۸ ہے۔ اور سرکاری فوجوں نے جو کانگریس کیمپ اور مکانات پھونکے ان کی تعداد بالترتیب ۳۱ اور ۱۶۴ ہے اور دیہاتوں نے جو مکانات جلائے انکی تعداد بالترتیب ایک اور دو ہے۔ اس سوال کے جواب میں آیا مدنا پور میں سرکاری فوج ابھی تک موجود ہے۔ سر ناظم الدین نے کہا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تملوک سب ڈویزن کا کچھ حصہ ابھی تک خراب ہے۔ وہاں اغوا کے واقعات اور سرکاری نام پر جرمانہ کی وصولی ہو رہی ہے حال ہی میں ایک شخص سے چند نامعلوم اشخاص نے پانچ سو روپیہ بطور جرمانہ وصول کر لئے۔

موسیو اسٹالن کا اعلان

لندن ۔ ۲۰ فروری! اخبار "آبزرور" کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ مارشل اسٹالن نے ماسکو میں ڈپلومٹیک کوروں کے ایک سرکردہ ممبر سے کہا کہ روس وسطی یا پچھمی یوروپ تک بڑھنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ اس خیال کا جو چند حلقوں میں ظاہر کیا جا رہا ہے کہ روس یوروپ پر چھا جانا چاہتا ہے مضحکہ اڑاتے ہوئے موسیو اسٹالن نے کہا جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ میں فتوحات کی مہم شروع کروں گا ان کو میرے احساس حقیقت کا غلط اندازہ ہے، جو لوگ میرے اور ہٹلر کے درمیان مشابہت کرتے ہیں وہ جانتے ہی نہیں کہ پالٹیکس کیا چیز ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ میری پالیسی روس کی فوجی مصلحت کی ضروریات پر مبنی ہے اس لئے پربی یوروپ میں سیاسی اور علاقہ وارانہ تربیت وہی کی ضرورت ہے، پولینڈ کے مسئلہ کے بارے میں اسٹالن نے کہا کہ وہ حکومت پولینڈ سے ہر وقت سمجھوتہ کرنے کو تیار ہیں لیکن جن شرطوں پر ہم سمجھوتہ کر سکتے ہیں وہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

۱۷ ½ - ارب روپیہ خرچ

نئی دہلی ۔ ۲۱ فروری! آج کونسل آف اسٹیٹ میں ہندوستان کے تحفظ کے خرچ کے متعلق سوالات کئے گئے ایک سوال کے جواب میں مسٹر جانسن سکریٹری محکمہ مالیات نے کہا کہ ہندوستان کے ڈیفنس اور سپلائی سروسوں پر جو کل رقم پچھلے پانچ سال میں یعنی ۴۰-۱۹۳۹ء سے ۴۴-۱۹۴۳ء تک خرچ میں آئی ہے اس میں سے ۸ ارب کی رقم ہندوستانی خزانہ سے لی گئی ہے اور باقی ۹ ارب ۴۰ کروڑ روپیہ کی رقم حکومت برطانیہ کی جانب واجب ہے۔

سمن لبغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

بعدالت جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر اکبر پور مقام کانپور

نمبر مقدمہ ۲۷ دفعہ ۱۷۱

سورجن سنگھ ولد لچھمن سنگھ ٹھاکر موضع بھون پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور — مدعی

بنام مسماۃ پھول کنور — مدعا علیہ

بنام مسماۃ پھول کنور بیوہ رام بھروسے، پرکاش نراین ولد بوری برہمن ساکن موضع کوکراوپو پرگنہ کانپور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۷۱ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ ماہ فروری ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب منصف صاحب بہادر شہر کانپور

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت منصفی سٹی کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۳۵۷ بابتہ ۱۹۴۳ء

نمبر اجراء ۶۳ بابت ۱۹۴۳ء

چندر گپتا ولد موہن چند قوم ... ساکن قنوج محلہ ہردیو گنج سایل

بنام ہردواری مل ولد بینی رام قوم ویش ساکن جنرل گنج کانپور گوٹہ والا

چونکہ سایل نے درخواست اس عدالت میں گزرانی ہے کہ آپ نے مال متروقہ بغرض نیلام روبرو آفیسر پیش نہیں کیا اس لئے آپ کے خلاف قانونی کارروائی کی جاوے۔ لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۴ مارچ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپکی غیر حاضری میں یک طرفہ سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ ۱۹ ماہ فروری ۱۹۴۴ء میرے دستخط ومہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — بحکم منصرم عدالت سٹی منصفی کانپور

جھوٹوں کا کلب

(بقیہ صفحہ ۴)

ہو گیا ہو!

لیکن جناب صدر صاحب پرانے زمانے کے خرانٹ تھے ایسے موقع پر کب چوکتے آناً فاناً پینترا بدلکر مجھ سے لپٹ گئے اور اس طرح رونے لگے جیسے بچہ دودھ کیلئے مچل مچل کر روتا ہے! "ارے میں سقہ نہیں میں تو اسٹیلن کی چچی ہوں"۔ "ہائے میری بیوی! میں نے بھی رونا شروع کیا!" "ہائے میرے میاں! صدر صاحب رو کر کہنے لگے۔

تھوڑی دیر تک تو ہم دونوں ایک دوسرے سے لپٹ کر روتے رہے پھر ہال بھر میں قہقہے کا ایک کوہ آتش فشاں پھٹ پڑا۔ ہر طرف سے ہا ہا ہا ہا ہو ہو ہو ہو کی آوازیں آنے لگیں۔ مجھے لوگوں نے گود میں اٹھا لیا اور پیار کیا اور دیتے ہوئے خوش خبری سنائی کہ "تم ممبر ہو گئے اور پکے ممبر!"

آسمان زمین پر آ رہے، زمین آسمان پر چلی جائے مہاتما گاندھی محمد علی جناح ہو جائیں۔ محمد علی جناح مہاتما گاندھی کا روپ دھار لیں لیکن تمہاری ممبری کہیں سے کمزور نہیں ہو سکتی، صدر صاحب نے چٹ چٹ میری بلائیں لیں اور مجھے خوب کس کر اپنی "پٹارہ نما" توند سے چمٹا لیا۔

کہو کیسی کہی۔؟

THE SADAQAT CAWNPORE

REGD NO. A 406

رجسٹرڈ نمبر ا ۶

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ 5/-/-
ششماہی 2/12/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ 2/-

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

VOL. 39 NO. 10	CAWNPORE Saturday. 4th MARCH 1944	کانپور شنبہ ۴ مارچ سنہ ۱۹۴۴ء مطابق ۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۳ھ	جلد ۳۹ نمبر ۱۰

ادبیات

ایک مشاعرہ کی چار غزلیں

(جناب سحا شاہجہانپوری)

دیکھتے دیکھتے دھوکا دیا بینائی نے
کچھ بھی دیکھا نہ سحا چشم تماشائی نے

اس سے پوچھے کوئی افزائش تنویر جمال
آئینہ جس کو دکھایا تری یکتائی نے

کھلکے کنج ڈال ہی وہی اس نے بنائے عالم
ایسا مجبور کیا ذوق خود آرائی نے

میرے سجدوں کی حدیں اب نہ رہیں نامحدود
اس کا در ڈھونڈ لیا ذوق جبیں سائی نے

طور پر آئے تھے موسیٰ ارنی گو بن کر
کام لیکن نہ دیا طاقت گویائی نے

خود بخود بڑھنے لگے ہاتھ گریباں کی طرف
درس وحشت کا دیا عالم تنہائی نے

سر جھکایا تھا سمجھ کر اسے محراب حرم
کافر عشق بنایا تری انگڑائی نے

روک سکتی ہوں تو اب روک لیں زنداں کی حدیں
غل ہے زنجیر نفس توڑ دی سودائی نے

یوں تو کھنچیں ہیں دو عالم کے مرقعے لیکن
اپنی تصویر نہ کھینچی تری یکتائی نے

مہ و انجم کی نمائش گل خودرو کی بہار
مجھ کو دیوانہ کیا اس چمن آرائی نے

میں تو آتا نہ سحا عرصۂ ہستی کی طرف
مجھکو مجبور کیا بادیہ پیمائی نے

(جناب مولانا ثاقب کانپوری)

ایسا وارفتہ کیا جلوۂ یکتائی نے
کر دیا محو تجھے خود ترے شیدائی نے

راہ اک ایسی دکھائی دل سودائی نے
کفر و ایماں کو نہ سمجھا ترے شیدائی نے

پردۂ جہل میں مستور تھی اک شان سکوں
مجھ کو برباد کیا تیری شناسائی نے

اپنی ہستی کے تخیل سے بھی بیگانہ بنوں
شرط یہ اور لگا دی غم تنہائی نے

اتنے تھے حسن کے چہرے پہ حجابات لطیف
جلوہ محسوس نہ ہونے دیا رعنائی نے

برہمن وجد میں ہے اور صنم خانہ خموش
کہہ دیا کان میں کیا حسن کے سودائی نے

کثرت جلوہ نے چاہی بھی نمائش جو کبھی
کر دیا اور بھی مستور خود آرائی نے

مختلف طور سے وہ حسن کا عنوان بنا
جو سنایا تھا فسانہ ترے شیدائی نے

ضبط سے بھی نہ ہوا راز محبت مستور
کہہ دیا سب لب خاموش کی گویائی نے

اللہ اللہ یہ ترا حسن فریب عرفاں
کر دیا دور مجھے تیری شناسائی نے

ذرے ذرے کی زباں پر ہے فسانہ تیرا
اس کو رسوا کیا ثاقب تری رسوائی نے

(جناب مولانا تسلیم ناطقی)

تجھ سے ملنے کی جو ٹھانی ترے سودائی نے
بزم آراستہ کی لالۂ صحرائی نے

آنکھ جھپکا کے اٹھائی جو تماشائی نے
طور کی شمعیں بجھا دیں تری انگڑائی نے

پی گیا تھا میں جو آنسو وہی دامن پہ گرا
ابتدا کی ہے کہاں سے مری رسوائی نے

عقل حیراں ہوئی جاتی ہے دل محو سجود
جانے کیا دیکھ لیا چشم تماشائی نے

سخت محجوب ہوا حسن برافگندہ نقاب
توڑ کے رکھ دئے نظروں نے کئی آئینے

بخشدی دل کو مرے زینت ہر دو عالم
اپنی آغوش میں لے کر تری انگڑائی نے

در و دیوار سے وحشت ہی برستے دیکھی
زنداں آباد کیا تھا کسی سودائی نے

قابل دید تھی آرائش دیر و کعبہ
سر اٹھانے نہ دیا ذوق جبیں سائی نے

اللہ اللہ مری مشتاق نگاہوں کی کشش
بارہا حسن کو رکھا تری انگڑائی نے

حسن کی سادہ مزاجی کو ستم سے نسبت
تم کو بدنام کیا ہے کسی سودائی نے

ہر طرف بارگہ حسن نظر آئی تسلیم
اک رخ یہ بھی دکھایا شب تنہائی نے

(جناب قدرت کانپوری)

جب اٹھائی نگہ شوق تماشائی نے
مختلف رنگ دکھائے تری رعنائی نے

چاندنی رات میں چھٹکے ہوئے تاروں کی بہار
اور بے چین کیا عالم تنہائی نے

ہر نظر منتظر دید ہر اک دل بیتاب
سب کو دیوانہ کیا تیری خود آرائی نے

دنیائے اسلام

ترکی اور جنگ

از فلپ جارڈن نامہ نگار خصوصی یونائیٹڈ پریس مقیم انقرہ

ترکی نہ تو جنگ میں شامل ہونا چاہتا ہے نہ اس کے لئے تیار ہے۔ وہ شامل ہونا اس لئے نہیں چاہتا کہ اس کی رائے میں اور اس معاملہ میں اسکی رائے سب کچھ ہے۔ ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ وہ ذمہ داریاں جو اس نے اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء کے عہد نامہ کی رو سے اپنے اوپر لی ہیں۔ اس کی سب سے بڑی خواہش یا سب سے بڑے عزم سے ٹکرائیں۔ یہاں ترکی کی خواہش اور ترکی کے عزم کو مرادف سمجھنا چاہیئے۔ وہ جنگ میں شامل ہونے کیلئے اس واسطے تیار نہیں ہے، کیونکہ اس کی رائے میں اپنی موجودہ ترقی اور ساز و سامان کے لحاظ سے اس کی فوج ایسی نہیں ہے کہ اس کے یورپی مقبوضات پر جو سخت خطرہ ہو اس کی مناسب مقاومت نیز اس کی مغربی سرحد پر جو محوری فوجیں ہیں ان سے آبنائے کی حفاظت کر سکے۔

اس نے یقین کر لیا ہے کہ اگر اس نے کوئی ایسا سرگرمی اقدام کیا جس کو محوری اقوام برطانیہ عظمیٰ یا اس کی ساتھیوں کی امداد کا رنگ دے سکیں تو فوراً ہی جرمنی اس پر حملہ کر دیگا۔ ترکی یہ کبھی نہیں مان سکتا کہ حقیقت میں یہ ایک خالی دھمکی ہے اور فان پاپن اور اس کی کانا پھوسی کرنے والی ٹولی نے اس کو گڑھا ہے۔ برطانوی پبلک کو ترکی کی پالیسی کے متعلق اس کے برخلاف باور کرانے کی غرض سے جو پروپیگنڈا بھی کیا جائے یا اطلاع بھی آئے چاہے وہ کسی ذریعہ سے ہو یقیناً گمراہ کن ہے۔ قاہرہ میں مسٹر ایڈن اور مینمنجو اوغلو کے درمیان گفت و شنید ہونے کے بعد ترکی حکومت نے طے کیا کہ اتحادیوں کی ہوائی فوجوں یا ان کے بحری بیڑوں کو محض مستقر دینا قومی حمیت کے منافی ہے اور ترکی یا تو جنگ میں کسی غیر واضح کردہ وقت پر پوری طرح شریک ہوگا یا غیر جانبدار رہے گا۔ کوئی بات ادھوری نہ ہونا چاہیئے اور ابھی تک یہی پالیسی قائم ہے۔

چنانچہ اس وقت ترکی کی پالیسی ایسے اہم امور کی پابند ہے، مگر ان امور پر اس ہمدردی سے نظر کرنے سے پہلے جس کی وہ مستحق ہیں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ یہ اہم کیوں ہیں۔ اس کے لئے ترکی کی بنیادی پالیسی اور بعض مقامی حالات کا تجزیہ ضروری ہے۔ ترکی کی پالیسی ترکوں کی حمایت ہے یہ تو نہ اتحادی قوموں کی حامی ہے نہ جرمنوں کی مخالف۔ موخرالذکر جذبات جس حد تک کام کر رہے ہیں اس کا کوئی اثر بنیادی پالیسی پر نہیں پڑتا۔ یہ جذبات خود اس پالیسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ ترکی کی ایک جماعتی حکومت کے لیڈر ترکی کے اس خیال کیلئے کیا بات سب سے اچھی سمجھتے ہیں؟ ترکی کی حکومت کے ارباب اقتدار جب کوئی اقدام کرنا ضروری سمجھتے ہیں تو یہ سوال ہمیشہ اٹھایا جاتا ہے اور ساتھ ہی اس کا جواب بھی دیا جاتا ہے۔ اور یہ جوابات امور عالم کی ایسی توضیح کے مطابق ہوتے ہیں جو ترکی کے متذکرہ بالا خیال کے ماتحت ہو۔

ایک قطعی مفاہمت حاصل کرنے سے پہلے ترکی کی زندگی کے بہت سے مستقبل اور نیم مستقبل عناصر اور بہت سے اندیشے چاہے وہ بے بنیاد ہوں یا نہیں نظر میں رکھنا ضروری ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔ کیا موجودہ حکومت، جس کا کوئی مساوی بدل نہیں ہے، کسی عارضی فوجی شکست کو بھی برداشت کر سکتی ہے؟ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتی تو ممکن ہے کہ ملک غداروں کے قبضہ میں چلا جائے یا ابتدائی نراجی کی طرف واپس چلا جائے۔ دونوں صورتوں میں کمالی عہد کے تمام مشقتیں جن پر تمام ترکوں کو بجا طور پر فخر ہے برباد ہو جائینگی۔ کیا روس بلغاریہ اور ترکی میں جنگ کو پسندیدہ نظر سے دیکھے گا۔ یہ ملحوظ رہے کہ بلغاریہ ایسا ملک ہے جس کو اگرچہ روس اس وقت بہت کچھ برا بھلا کہہ رہے ہیں مگر اس کو ابھی تک روسی سرپرستی حاصل ہے۔ اگر اس پسندیدگی کے عام اعلان کے بغیر ترکی بلغاریہ سے جنگ شروع کر دے تو ترکی کو اندیشہ ہے۔ شاید غلط طور پر۔ کہ ممکن ہے قسطنطنیہ پر سے اس کا قبضہ جاتا رہے۔ اور ترک سنہ ۱۹۵۳ء میں قسطنطنیہ پر ۵۰۰ سالہ قبضہ کا جشن منانے کی تیاریاں ابھی سے کر رہے ہیں۔

حکومت رعایا کے سامنے اس جنگ میں داخل ہونے کے کیا مناسب وجوہ پیش کر سکتی ہے جس سے وہ پبلک کی خواہش کے مطابق چار سال سے زیادہ الگ تھلگ رہی۔ چونکہ ترکی نے بار بار یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ جنگ کے اختتام پر اتحادیوں سے کوئی مطالبہ نہیں کرنا چاہتا نیز چونکہ رائے عامہ کو جنگ کے امکان کے متعلق تیار کرنے کی کوئی کوشش ابھی تک نہیں کی گئی اس لئے حکومت کیلئے ناممکن ہے کہ اس منزل پر ایک متحد قوم کو لیکر جنگ میں داخل ہو۔ بہرحال یہ بات ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ اگرچہ ترکی کو کوئی مطالبہ نہیں کرنا ہے پھر بھی وہ اپنی مغربی سرحد کو بلغاری پہاڑوں کے اندر پہنچ جانے کو ناپسند نہیں کرے گا، کیونکہ آئندہ جنگ ہونے کی صورت میں وہ تھریس اور استنبول کی حفاظت اپنی موجودہ سرحدوں کے مقابلہ میں اس فوجی حیثیت سے مستحکم مقام سے زیادہ آسانی کے ساتھ کر سکے گا۔ بلقان میں روس کے کیا ارادے ہیں؟ ایک ایسی جنگ میں جس میں اس کو اس سے کہیں زیادہ تکلیفیں پہونچیں گی جتنا کہ اسے فائدہ ہوگا یا جتنا فائدہ وہ اتحادیوں کو پہنچا سکے گا کود پڑنے سے پہلے ترکی ان ارادوں کی (باقی صفحہ ۶ کالم ۳ کے نیچے ملاحظہ فرمایئے)

شہرت حسن خدا داد مسلم لیکن
کچھ اضافہ بھی کیا ہے مری رسوائی نے

چاک دامن نہ کیا لاکھ بہاریں آئیں
راز کو راز ہی رکھا ترے سودائی نے

رنگ چہرے کا بدل جائے تو کیا ضبط کا لطف
مجھ کو یہ درس دیا میری شکیبائی نے

جب زباں عرض تمنا نہ کرے اے قدرت
کام نظروں سے لیا حسرت گویائی نے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل ہے ہے ۔ زبان پر بھی وہی جو ہر بہ دل ہے ہے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۳۹ ۔ کانپور شنبہ ۴ مارچ سنہ ۱۹۴۴ء ۔ نمبر ۱۰

مرکزی اسمبلی میں ممبر مالیات کا نیا بجٹ

۲۹ فروری کو مرکزی اسمبلی دہلی میں سنہ ۴۵-۱۹۴۴ء کا بجٹ پیش کرتے ہوئے ممبر مالیات سر جرمی ریسمین نے نقصان کو پورا کرنے کیلئے کئی بالواسطہ اور بلاواسطہ ٹیکسوں کا اعلان کیا۔

آپ نے اعلان کیا کہ تین نئی ایکسائز ڈیوٹیاں لگائی جائینگی یعنی چار۔ قہوہ اور ڈلی پر دو آنہ فی پونڈ ایکسائز ڈیوٹی لگانے کی تجویز ہے۔ انکم ٹیکس لگنے کی کم سے کم رقم ڈیڑھ ہزار روپیہ سے بڑھا کر دو ہزار روپیہ کر دی جائیگی۔ محصولات (کسٹمز) پر ۲۰ فیصدی ہے۔ مہنگائی سرچارج آئندہ سال بھی قائم رہے گا۔ تمباکو اور اسپرٹ کا سرچارج ½ سے بڑھا کر ½ کر دیا جائیگا۔ تمباکو پر ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ سے مزید دس کروڑ روپیہ کی آمدنی ہوگی۔

لازمی روپیہ جمع کرانے کی مد کے ماتحت ایک اسکیم ہے جس کا منشا یہ ہے کہ "اپنی طاقت کے مطابق دو" اس اسکیم کے مطابق انکم ٹیکس ادا کرنیوالے کو یہ اختیار حاصل ہوگا وہ ہر سہ ماہی اپنا انکم ٹیکس پیشگی ادا کر دے اور پیشگی ادا کرنے پر اسکو ۲ فیصدی کا سود ملے گا۔

ممبر مالیات نے یہ بھی تجویز کیا کہ لڑائی کے بعد صوبوں کی مالی حالت مضبوط کرنے کیلئے غیر زرعی جائداد پر ٹیکس کا سسٹم جاری کیا جائے گا۔

کارپوریشن ٹیکس میں ایک آنہ کا اضافہ کر کے تین آنہ فی روپیہ کر دیا جائے گا۔

زندگی کے بیمہ کے متعلق ایک اسپیشل دفعہ بنائی جا رہی ہے، جس کے مطابق انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی مشترکہ شرح ۴۳ پائی فی روپیہ محدود کر دی گئی ہے۔

زائد منافع ٹیکس کے بارے میں ممبر مالیات نے کہا کہ زائد منافع ٹیکس کی موجودہ شرح ۶۶ فیصدی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی لیکن لازمی جمع کرانے والی رقم کی شرح ½ سے بڑھا کر ۱۹/۶۴ کر دی گئی ہے۔

ممبر مالیات کے اندازہ کے مطابق سنہ ۴۵-۱۹۴۴ء میں ہندوستان کا خرچ ایک کروڑ روپیہ روزانہ ہوگا جس میں سے ۵۰ لاکھ روپیہ ملک کے تحفظ پر خرچ کیا جائے گا۔

فائننس ممبر سر جرمی ریسمین نے بتلایا کہ سال رواں میں ۹۲،۴۴ کروڑ روپیہ کا خسارہ رہے گا اور موجودہ ٹیکسوں کی بنا پر آئندہ سال ۷۸،۲۱ کروڑ روپیہ کا گھاٹا رہے گا۔

بجٹ کے خاص خاص پہلو یہ ہیں۔

مالی معاملات کے بارے میں اس وقت جو سمجھوتہ موجود ہے وہ بدستور قائم رہے گا۔ دکھن پوربی ایشیائی کمان قائم کرنے سے ہندوستان کے تحفظ کے اخراجات کی ذمہ داری بڑھے گی اور نہ گھٹے گی۔ سنہ ۴۳-۱۹۴۲ء میں انفلیشن کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت نے جو تدبیریں اختیار کی تھیں ان سے حسب منشا نتیجے برآمد ہو رہے ہیں۔ قرضہ کے متعلق حکومت کے پروگرام کو نمایاں کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ لڑائی سے اب تک حکومت ۵۰۴ کروڑ روپیہ کا قرضہ لے چکی ہے جس میں سے آدھے سے زیادہ پچھلے بارہ ماہ میں لیا گیا ہے۔ ایک ڈالر فنڈ قائم کیا جائے گا جو لڑائی کے بعد ملک کی صنعتی ترقی کے کام آئے گا۔

فائننس ممبر نے بتلایا کہ سنہ ۴۳-۱۹۴۲ء میں ۱۱۲،۸۱ کروڑ روپیہ کا گھاٹا رہا جبکہ اندازہ ۱۰۶،۴۹ کروڑ روپیہ کے گھاٹے کا تھا۔ سنہ ۴۴-۱۹۴۳ء میں ۲۵۴،۵۰ کروڑ روپیہ کی آمدنی ہونے کی امید ہے جو کہ بجٹ کے اندازہ سے ۳۵،۵۰ کروڑ روپیہ زیادہ ہے۔ اخراجات میں ۱۳۱،۸۰ کروڑ روپیہ کا اضافہ ہو گیا ہے اس طریقہ پر یہ سال ۹۲،۴۴ کروڑ روپیہ کے گھاٹے کے ساتھ بند ہوگا۔ آمدنی پر ٹیکسوں سے ۱۳۸ کروڑ روپیہ کی آمدنی ہونے کی امید ہے جبکہ بجٹ میں ۱۰۲ کروڑ روپیہ کا اندازہ لگایا گیا تھا۔

منافع ٹیکس سے ۱۲۵،۶۲ کروڑ روپیہ کی آمدنی ہوگی جبکہ اندازہ ۴۰ کروڑ روپیہ کا تھا۔

ملک کے تحفظ کے اخراجات کو دو مدوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ریونیو کے ماتحت فوجی اخراجات کی رقم ۲۶۲،۶۴ کروڑ روپیہ ہو گی اور کیپٹیل کے ماتحت ۳۰،۴ کروڑ روپیہ کی ہوگی۔

فائننس ممبر نے بتلایا کہ یہ قرار پایا ہے کہ امریکہ کے ساتھ باہمی امداد کے سمجھوتہ کے متعلق براہ راست بات چیت کو فی الحال ملتوی کر دیا جائے لیکن اس کے ماتحت اصول کو منظور کر لیا گیا ہے اور امریکہ سے ہندوستان میں ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت مال آتا رہے گا اور ہندوستان سے بدلہ میں سامان جاتا رہے گا۔

موجودہ اطلاعات کی بنا پر سنہ ۴۴-۱۹۴۳ء اور سنہ ۴۵-۱۹۴۴ء میں امریکہ کو بالترتیب ۲۰ کروڑ اور ۴۳ کروڑ روپیہ کا سامان جائے گا۔ سنہ ۴۳-۱۹۴۲ء میں ½ ۱۲ کروڑ کا سامان گیا۔ سنہ ۴۵-۱۹۴۴ء کے آخر تک ۱۸ کروڑ روپیہ کا سامان جا چکے گا۔ آپ نے بتلایا کہ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت ہندوستان کو امریکہ سے کتنا مال ملیگا لیکن اندازہ ہے کہ سنہ ۴۵-۱۹۴۴ء کے آخر تک ۲۵۰ کروڑ روپیہ کا سامان آ چکے گا۔ اس میں ہندوستان کا حصہ ½ سے کم نہیں ہوگا۔

غیر فوجی اخراجات میں تقریباً ½ ۲ کروڑ روپیہ کا اضافہ ہو گیا ہے۔ مرکزی حکومت نے تین کروڑ روپیہ سے قحط میں بنگال کی امداد کی ہے۔

آئندہ سال کیلئے مالی پوزیشن حسب ذیل ہوگی۔

غیر فوجی اخراجات ۸۶،۵۷ کروڑ روپیہ۔ فوجی اخراجات ۲۷۶،۶۱ کروڑ روپیہ۔ موجودہ ٹیکسوں کی بنا پر کل آمدنی ۱۸،۳۶۳ کروڑ روپیہ۔ ۲۸۴،۹۷ کروڑ روپیہ خسارہ ۷۸،۲۱ کروڑ روپیہ۔

ممبر مالیات نے کہا کہ دکھن پوربی ایشیائی کمان قائم کرنے سے فوجی اخراجات کیلئے ہندوستان کی ذمہ داری نہ تو کم ہوگی اور نہ بڑھے گی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ملک کی کوشش جنگ میں کسی قسم کی کمی آ جائے گی۔ حکومت ہند یہ بات واضح کر چکی ہے کہ ہندوستان کے اقتصادی ذرائع پر اگر مزید بار ڈالا گیا تو ملک کی اقتصادی حالت درہم برہم ہونیکا اندیشہ ہے۔

اس سال ملک کی فوج کی طاقت اتنی بڑھ گئی ہے کہ وہ مقامی تحفظ کیلئے کافی ہے۔ لیکن اگر اس میں اور اضافہ کیا گیا تو اس کے اخراجات میں اضافہ کا بار اس ملک پر نہیں پڑیگا۔ ہندوستان کے سمندری بیڑہ کیلئے جہاز بنانے کے پروگرام پر عمل کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان کی ہوائی طاقت بھی بڑھائی جا رہی ہے۔ فوجی اخراجات کے بٹوارہ کے بارے میں ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان جو تصفیہ ہو چکا ہے وہ بدستور موجود ہے۔

ممبر مالیات نے مزید بتلایا کہ مہنگائی کے الاؤنس میں اضافہ کی تجویز زیر غور ہے۔ مرکزی حکومت کے ملازموں کو اس وقت مہنگائی کے الاؤنس کے طور پر ½ ۲ کروڑ روپیہ کی رقم دی جاتی ہے۔ ریلوں اور ڈیفنس محکمہ کے ملازموں کا الاؤنس اس سے الگ ہے۔

انفلیشن کا ذکر کرتے ہوئے ممبر مالیات نے کہا کہ انفلیشن کا مقابلہ کرنے کیلئے اس بارے میں زیادہ کوشش کی ضرورت ہے کہ "تحفظ اور حکومت کو قرضہ دیدو" لڑائی سے اب تک حکومت ۵۰۴ کروڑ روپیہ کا قرضہ لے چکی ہے۔ آپ نے سرکاری قرضوں پر شرح سود بڑھانے سے انکار کر دیا۔

پچھلے ۶ ماہ سے ریزرو بنک آف انڈیا کے ذریعہ سونے کی فروخت کا ذکر کرتے ہوئے ممبر مالیات نے کہا کہ سونا اس غرض سے فروخت کیا جا رہا ہے کہ جو لوگ سرکاری قرضوں میں کمی کی وجہ سے روپیہ نہیں لگانا چاہتے وہ سونے میں اپنا روپیہ لگا دیں۔ یہ سونا حکومت امریکہ اور حکومت برطانیہ مہیا کر رہی ہیں۔ اور اس کی فروخت سے جو روپیہ وصول ہوتا ہے وہ ہندوستان میں ان کے لڑائی کے اخراجات پورا کرنیکے کام آتا ہے۔ انفلیشن کو روکنے کا یہ ایک طریقہ ہے۔

اس کے بعد آپ نے سٹرلنگ ہنڈیوں کا ذکر کیا جو کہ ہندوستان میں جمع ہو رہی ہیں۔ آپ نے بتلایا کہ ۳۱ مارچ ۱۹۴۴ء تک ریزرو بنک کے پاس تقریباً ۹۵۰ کروڑ روپیہ کی سٹرلنگ ہنڈیاں جمع ہو جائیں گی۔ اس بڑی رقم کو کس طریقہ پر خرچ کیا جائے، اس پر حکومت غور کر رہی ہے۔

ڈالر فنڈ کا ذکر کرتے ہوئے ممبر مالیات نے کہا کہ ملک معظم کی حکومت نے یہ منظور کر لیا ہے کہ آیندہ ہندوستان سے امریکہ کو جو مال جائے گا ہر سال اس کی فروخت سے جو ڈالر وصول ہوں گے ان کا کچھ حصہ جمع کیا جاتا رہے گا اور اس طریقہ پر ایک ڈالر فنڈ جمع ہو جائے گا۔ جو لڑائی کے بعد ہندوستان کی ترقی کے کام آئے گا۔

میونسپل بورڈ

۲۶ فروری کو رائے بہادر ... کی صدارت میں میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ منعقد ہوا ... پیش کیا گیا ... ترمیمات کے بعد بجٹ منظور ہوا ... رقم ۹ ہزار سے بڑھا کر ۱۹ ہزار کر دی گئی۔ ... واسطے رکھا گیا۔

حاجی قمر الدین نے تجویز پیش کی کہ میونسپل انڈسٹریل اسکول جو فی الحال بند ہے توڑ دیا جائے، بورڈ نے اس کے متعلق رپورٹ پیش کرنے کیواسطے معاملہ ایگزیکیوٹو افسر کے سپرد کر دیا ہے۔

بجٹ کے متعلق آمدنی کا اندازہ ۳۲۳۳۹،۰۶ روپیہ ہے (قرضہ جات کے علاوہ) اور اخراجات کا تخمینہ ۳۲۲۳۵۷،۰۰ روپیہ ہے اس طرح ۹۸۲،۰۶ روپیہ کی بچت کی امید ہے۔

بورڈ کی خالی جگہوں کا انتخاب

کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن نے بورڈ کی اس درخواست کو نامنظور کر دیا ہے جسمیں بورڈ کے تین ممبران کو بورڈ سے علیحدہ کرنیکے معاملہ پر دوبارہ غور کرنے کی سفارش کی گئی تھی بورڈ کو حکم دیا گیا ہے کہ خالی جگہوں کو پر کرنیکا انتظام کرے ورنہ گورنمنٹ کارروائی کرے گی۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

۲۹ فروری کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ایک خاص جلسہ بصدارت رائے بہادر مسٹر مان سنگھ سی۔ بی۔ ای منعقد ہوا۔

سیسہ مئو نالہ اسکیم میں لڑکوں اور لڑکیوں کے اسکولوں کیواسطے دو جگہیں لاگت پر گورنمنٹ کی منظوری کے بعد میونسپل بورڈ کو دینا طے ہوا ہے۔

فیکٹری ورکمن ایریا میں چھ ایکڑ زمین مزدوروں کے کوارٹر بنانے کیواسطے مسرز منجے کے۔ آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی کو رعایتی قیمت پر فروخت کرنے کیواسطے گورنمنٹ سے درخواست کرنا طے ہوا۔

ریوائنٹر و کوریانہ احاطہ اسکیم اور فیکٹری ورکمن ایریا کے ایچ بلاک کا لے آؤٹ منظور ہوا۔

ٹرسٹ نے ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے جو کہ افسران اسپیشل ڈیوٹی کی رپورٹ پر غور کر کے اور اپنی سفارشات پیش کریگی۔

کپڑے کے متعلق احکامات

یو۔ پی کاٹن کلاتھ اینڈ یارن کنٹرول آرڈر ترمیم کر دیا گیا ہے اور درج ذیل ترمیمات مشتہر کیجاتی ہیں۔

(۱) ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۴۴ء سے کوئی بھی پھیری والا اسوقت تک کپڑا نہیں فروخت کر سکتا جبتک کہ اس کا نام ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کے دفتر میں درج رجسٹر نہ کر لیا جائے۔ اس کے واسطے پرمٹ دئے گئے ہیں اور ہر پھیری والے کو اس اجازت نامہ کو اپنے ساتھ رکھنا چاہیئے ورنہ ان پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ کسی بھی پھیری والے کے پاس ۵۰۰ گز سے زیادہ کپڑا اور سوت ۱۰۰ پونڈ سے زیادہ نہ ہونا چاہیئے۔

(۲) میڈیکل ٹکسٹائل مثلاً گاز وبنس وغیرہ کاٹن کلاتھ اینڈ یارن کنٹرول آرڈر سے مستثنٰی ہیں۔

(۳) کوئی بھی شخص جو کسی طرح سے بھی رجسٹر شدہ ہے کسی دوسرے رجسٹر شدہ شخص کو کپڑا فروخت کر سکتا ہے۔

(۴) صرف رجسٹرڈ پھیری والے اور رجسٹرڈ خوردہ فروش ہی ان لوگوں کو کپڑا فروخت کر سکتے ہیں جو فروخت کرنے کیواسطے رجسٹرڈ نہیں کئے گئے اور لوگ فروخت نہیں کر سکتے۔

(۵) ہر مینوفیکچرز۔ فروخت کرنیوالا ایجنٹ۔ تھوک وخوردہ بیوپاری دس روپیہ یا اس سے زیادہ قیمت کا مال خریدنے والے کو ہر حالت میں اور اگر دس روپیہ سے کم کا مال فروخت کیا ہے اور خریدنیوالا کیش میمو طلب کرے تو اسے کیش میمو دینا چاہیئے اور اسمیں سوت و کپڑے کا وزن یا ناپ، اسکی تفصیل اور قیمت درج ہونا چاہیئے اور اسکی ایک نقل اپنے ہمراہ رکھنا چاہیئے۔

ٹکسٹائل کمشنر صاحب نے اگست و ستمبر کی مہر والے سوت و کپڑے کے فروخت کی میعاد ۳۰ جون سنہ ۱۹۴۴ء تک بڑھا دی ہے۔ اس لئے اگست کی مہر والے کپڑے کا خاص نقشہ بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ نومبر کی مہر پڑی ہوئی گانٹھوں کے کھولنے کی میعاد ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۴۴ء تک بڑھا دی گئی ہے۔

گورنمنٹ نے ٹکسٹائل کنٹرول نوٹیفکیشن نمبر ۴۴/۴ مورخہ ۱۲ فروری سنہ ۱۹۴۴ء کے ذریعہ کپڑوں کے ان ٹکڑوں کو مستثنٰی کیا ہے جو تین گز سے زیادہ لمبے نہ ہوں اسکے متعلق سابق نوٹیفکیشن منسوخ کر دئے گئے ہیں چنانچہ دوکانداروں کو چاہیئے کہ تین گز سے زیادہ لمبے ٹکڑوں کا فروخت بند کر دیں اور مہر لگ جانیکے بعد فروخت کریں۔

ڈسٹرکٹ سپلائی افسر نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ ان کے پاس اس بات کی شکایتیں آئی ہیں کہ کپڑے کے تھوک سوداگران ۴ فیصدی و ۱۰ فیصدی منافع کی قید سے زیادہ فائدہ حاصل کرنیکی کوشش کر رہے ہیں اور کسی بھی تھوک بیوپاری یا خوردہ بیوپاری کو ۴ فیصدی و ۱۰ فیصدی سے زیادہ منافع پر کپڑا فروخت کرنا یا خریدنا جرم ہے۔

یہ شکایات بھی آئی ہیں کہ تھوک بیوپاری خوردہ فروشوں کو کپڑا دینے سے انکار کرتے ہیں۔ ایسا کرنا جرم ہے اور اسطرح کی شکایت کی تحقیقات کی جائے گی اور خلاف ورزی کرنیوالوں کو سزا دی جائے گی۔

میونسپل انتخابات پر غور

ڈاکٹر جواہر لال روہتگی کی صدارت میں انکے بنگلہ پر کانگریسیوں کا ایک بے ضابطہ جلسہ ہوا جس میں میونسپل انتخابات کے متعلق گورنمنٹ نوٹیفکیشن پر غور ہوا۔

آریہ سماجیوں کا جلسہ

آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ فروری کو مسٹن روڈ پر ہوا۔ مسٹر شانتی سروپ ایم۔ ایل۔ اے دیانند آچاریہ ودیشٹے شوریا نے جلسوں میں شرکت کی۔ اتوار کے روز عورتوں کا جلسہ ہوا۔

پوسٹ مین یونین

آل انڈیا پوسٹمین اینڈ لور گریڈ اسٹاف یونین و آر۔ ایم۔ ایس کی جنرل میٹنگ میں اسٹاف کو زیادہ مہنگا دینے کے متعلق ایک رزولیوشن پاس ہوا۔

گیا پرشاد لائف سیونگ ٹرسٹ

۲۹ فروری گیا پرشاد لائف سیونگ ٹرسٹ کا ایک جلسہ مسٹر ڈبلیو سی۔ ڈبیل ممبر بورڈ آف ریونیو کی صدارت میں ہوا۔ ٹرسٹیز کے پاس ۸ آدمیوں کو بچانے کے معاملات آئے تھے، دو نقرئی میڈل ۲۸۰ روپیہ اور سندیں انعام میں دی گئیں۔ یہ ٹرسٹ ڈوبنے سے بچانے والے لوگوں کو ان کی بہادری کے صلہ میں انعامات تقسیم کرتا ہے۔ تمام صوبہ میں اس طرح کے جو واقعات ہوں ان کی اطلاع کلکٹر صاحب کانپور کے پاس بھیجنا چاہیئے۔

جلوس بارہ وفات

مسٹر محمد فاروق صاحب صدیقی سکریٹری مجلس اتحاد ملت اطلاع دیتے ہیں کہ بیادگار ولادت باسعادت آقا و مولا حضور صلعم ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۳ھ مطابق ۸ مارچ سنہ ۱۹۴۴ء بروز بدھ کو مجلس اتحاد ملت کانپور کے زیر اہتمام پریڈ گراؤنڈ سے ۲ بجے ایک عظیم الشان جلوس اٹھے گا۔

جسے کامیاب بنانے کیواسطے مسلمانان کانپور، انجمن ہائے اسلامیہ کے رضاکار پاک وصاف باوضو ہو کر شریک ہوں۔ جلوس کامیاب بنانے کیواسطے ضرورت ہے کہ بازار مکمل بند رہے، اور جن راستوں سے جلوس گزرتا ہے وہاں سبیلوں کا انتظام کیا جائے۔

مرچنٹ چیمبر لیج

۲۷ فروری ایک بجے دن کو مرچنٹ چیمبر آف یو۔ پی کانپور کا ۱۲ واں سالانہ جلسہ مسٹر رام شنکر مہروترا کی صدارت میں ہوا۔ اس موقع کیلئے آنریبل ڈاکٹر سر عزیز الحق ممبر گورنمنٹ آف انڈیا تشریف لانیوالے تھے لیکن وہ نہیں تشریف لا سکے۔ جس میں شہر کے ممتاز یورپین۔ ہندو اور مسلمان ...

حضرات شریک تھے۔

یو۔ پی چیمبر آف کامرس

۲۷ فروری کو رائے بہادر امیشور پرشاد باگلا کی صدارت میں یو۔ پی چیمبر آف کامرس کا تیرھواں سالانہ جلسہ ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا۔

رائے بہادر لالہ امیشور پرشاد باگلا (پریسیڈنٹ) مسٹر رنجیت سنگھ، اور لالہ موتی لال (وائس پریسیڈنٹ) لالہ راجندر (سکریٹری) رائے بہادر کرشن لال گپتا (جائنٹ سکریٹری)

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس

۲۵ فروری کو اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کا ۵۶ واں سالانہ اجلاس سر ڈگبائی ڈریک، بروک مین کی صدارت میں منعقد ہوا آپ نے جنگ کے واقعات اور سیاسی حالات کا ذکر کرنیکے بعد ملک کی مالی حالت پر روشنی ڈالی۔ کرنسی کی انفلیشن کی پالیسی اور جنگ کے بعد پوسٹ وار ریکانسٹرکشن کے متعلق آپ نے خیالات کا اظہار کیا۔ سر رابرٹ منیزز پریسیڈنٹ منتخب ہوئے۔

یتیم خانہ اسلامیہ

۲۷ فروری کو یتیم خانہ اسلامیہ کا سالانہ جلسہ خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب کی صدارت میں ہوا۔ رپورٹ اور بجٹ وغیرہ منظور ہونے کے بعد آئندہ سال کیلئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔

خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب (پریسیڈنٹ) حاجی محمد ... صاحب (وائس پریسیڈنٹ) سید احمد حسین صاحب بی۔ اے (سکریٹری) مولانا غلام محی الدین صاحب خزانچی۔

سنگھانیا اور کھیتان کا رشتہ

۲۵ فروری کو جے۔ کے۔ انڈسٹریز کے ڈائرکٹر لالہ کیلاش پت سنگھانیا کی صاحبزادی کماری منگلا گوری کی شادی لالہ دیوی پرشاد جی کھیتان ممبر اسمبلی کے صاحبزادہ مسٹر تیج نراین کھیتان کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ شہر کے سرکردہ اصحاب کے علاوہ ہندوستان کے متعدد ممتاز اصحاب اس موقعہ پر شریک تھے۔ دولہا اور دولھن کو بہت سے بیش قیمت تحائف اور مبارکبادیاں موصول ہوئیں۔ شاندار ڈنر اور ایٹ ہوم بھی دئے گئے۔

مشاعرہ

۲۶ فروری کی رات کو کایستھ ینگ مینس ایسوسی ایشن کانپور کا مشاعرہ زیر انتظام انجمن جامعہ ادبیہ کانپور انٹر کالج میں مسٹر بندیشوری پرشاد ایڈوکیٹ کی صدارت میں ہوا، جس میں حافظ محمد صدیق صاحب صدیق، مسٹر صدر الاسلام صاحب صدر، جناب تنہا صاحب، جناب مولانا ثاقب صاحب جناب سلیم ناطقی صاحب اور جناب ندرت صاحب وغیرہ نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا اور ۱۲ بجے کے بعد یہ پرلطف صحبت ختم ہوئی۔

اینٹی ٹی۔ بی لیگ

اینٹی ٹی۔ بی۔ لیگ کی سالانہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ تپ دق کے مریضوں کی تعداد شہر میں بڑھتی جا رہی ہے، اس مرض سے مرنیوالوں کی تعداد ... سالانہ ہے۔ میونسپل بورڈ کے شفاخانہ میں ... آدمیوں کا علاج کیا گیا۔ اعداد کے بڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ فیکٹری میں کام کرنیوالے باہر سے آکر آباد ہو گئے ہیں۔

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۲۵۳ سنہ ۱۹۴۳ء

عدالت جناب مسٹر سی۔ اے بک صاحب بہادر منصف جنوبی لکھنؤ

مسٹر محمد علیم مدعی

بنام مسماۃ عزیز بیگم مدعا علیہ

بنام مسماۃ عزیز بیگم زوجہ مسٹر محمد علیم ساکن حال ہمراہ مسماۃ فیروز بیگم باشندہ منڈی کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت رخصتی ... دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۳ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۴ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور آپ کو ہدایت کیجاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ تمہاری غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۲۴ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم شیام سندر لال

منصرم عدالت منصفی جنوبی لکھنؤ

(مہر عدالت)

تنبیہ:- اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہیئے کہ آپ کو (یا فلاں فریق کو یعنی جیسی کہ صورت ہو) حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری بتاریخ ۱۰ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۴ء تک گزرانو۔

آج کی اشاعت میں ہم ناظرین کا تعارف "طوطا خاں" سے کرانا چاہتے ہیں۔ یہ "طوطا خاں" نہایت ہی دلچسپ چیز ہیں۔ دراز قد۔ سرخ سفید رنگ، کٹیلی بھویں۔ شوخ نظریں۔ آنکھوں میں مستی۔ لبوں پر کھیلتا ہوا جادو، چال میں مستی۔ غرضکہ جو بھی انھیں دیکھ لیتا ہے دل تھام کر رہ جاتا ہے۔ کہنے کیلئے یہ "طوطا خاں" ہیں، مگر حقیقت میں طوطیٔ شیریں نوا ہیں۔ یعنی نام تو مردوں جیسا ہے، لیکن ہیں یہ حضرت ایک کافر ادا اور نازک اندام حسینہ۔ ان کو شوق ہے کہ مردوں جیسا لباس پہنیں، مردوں جیسا نام رکھیں، لیکن مردانہ لباس اور مردانہ نام کے باوجود ان کی نسوانی ادائیں ہر قدم پر چغلی کھاتی ہیں لیکن اس کے باوجود بھی اپنے آپ کو "طوطا خاں" سمجھے ہوئے ہیں۔

معلوم نہیں کہ ان "طوطا خاں" سے کونسی ایسی حرکت سرزد ہوگئی کہ سرحد کی پولیس نے انھیں گرفتار کر لیا اور بنوں کی ایک عدالت میں اس جرم میں پیش کر دیا کہ یہ ہیں تو طوطیٔ شیریں نوا لیکن اپنے آپ کو بتاتی ہیں "طوطا خاں" بس ان کی خطا یہ تھی کہ یہ عورت ہو کر بھی مردانہ ٹھاٹھ باٹ کے ساتھ پھرا کرتی تھیں عدالت نے ان کو حکم دیا کہ نیک چلن بنو، عورتوں جیسے کپڑے پہنو اگر تم نے پھر کبھی مرد بننے کی کوشش کی تو تم کو شدید سزا دی جائے گی۔ گویا عدالت نے اپنے حکم سے ان "طوطا خاں" کو پھر ایک بار ایک نازک اندام حسینہ کے روپ میں تبدیل کر دیا۔

اس سلسلہ میں ہم کو ایک نہایت ہی دلچسپ لطیفہ یاد آگیا۔ کچھ روز ہوئے کہ ایک دقیانوسی وضع کے ہندوستانی کسی محفل رقص میں شریک ہوئے۔ سامنے اسٹیج پر ایک لڑکے کو تھرکتے ہوئے دیکھ کر انھوں نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے صاحب بہادر سے کہا کہ "یہ لڑکا تو خوب ناچتا ہے"! صاحب بہادر نے ناک بھوں چڑھا کر کہا "یہ لڑکا نہیں ہے میری لڑکی ہے"۔ یہ حضرت بڑے نادم ہوئے اور انھوں نے معذرت کرتے ہوئے کہا معاف فرمائیے مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ ہی اس کے والد بزرگوار ہیں"۔ صاحب بہادر نے تنک کر جواب دیا کہ میں لڑکی کا باپ نہیں ہوں ماں ہوں"! اب ان حضرت نے جو آنکھیں پھاڑ کر دیکھا تو پتہ چلا کہ بڑی بی سینگ کٹوا کر بچھڑوں میں شامل ہو چکی ہیں، یعنی بال صفا ہیں اور مردانہ لباس ڈالے ہوئے ہیں۔ ذرا غور فرمائیے کہ جب مردانہ لباس اس قدر عام ہو جائے تو لڑکے۔ لڑکی اور عورت مرد کی کیا تمیز ہو سکتی ہے۔ اور اس زمانہ میں مردانہ لباس کو کیونکر جرم قرار دیا جا سکتا ہے۔

اتحادی مورچہ پر زور سے بمباری شروع ہوگئی

نیویارک۔ یکم مارچ، نیویارک ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اطالوی مورچہ کی تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ روم کے دکھن میں اتحادی مورچہ پر جرمنوں نے پورے زور شور سے بمباری شروع کر دی ہے۔

ہمالیہ سے خطاب

از جناب دیو کی نندن ناصح

اے عظمتِ ہند کے نشان! میرے دل میں خواہش ہے ایک بے پناہ جذبہ! کہ میں تیری خاموش اور اچھوتی آغوش میں اپنا سر چھپا لوں، سنتا ہے تیری برفانی ٹکڑیاں ہیبت ناک سناٹے میں حسین دوشیزاؤں کی طرح محو خواب ہیں"۔ میں انھیں اس ازلی نیند سے بیدار کرنا چاہتا ہوں۔

جب دنیا کو روشن کرنے والے آفتاب کی کرنیں ان برفانی پریوں کی چوٹیاں گوندھتی ہیں تو میری کشش میرے لئے بہت بڑھ جاتی ہے دنیا کے شور و غل سے میں اس قدر اُکتا گیا ہوں کہ تیری خاموشیوں میں سکون قلب تلاش کرنا چاہتا ہوں۔

اے ہمالیہ! تو ہندوستان کے لئے باعث ناز ہے، اور تیرا غرور سے اُٹھا ہوا سر ہندوستان کی عظمت کا نشان ہے، ہم انسان فانی ہیں لیکن تیری عظمت لازوال ہے، ہم کو آنے والی نسلیں بھول جائیں گی۔ اس لئے تو اپنے سینے میں ہندوستان کی عظمت کے افسانے، اس کی خاموش قربانیوں کا حال، اس کے پرستانوں کی داستانیں، محفوظ کرتا جا" اور ہم جب فانی انسان خزاں کے پھولوں کی طرح خاک میں مل جائیں تو تم ایک بڑے مورخ کی طرح اس سرزمین کے حالات آنے والی نسلوں کے سامنے فخر سے بیان کرنا!

عراق میں بغاوت ختم ہوگئی

بغداد۔ ۲۷ فروری، ڈائرکٹر جنرل پروپگنڈا نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں بتلایا ہے کہ عراقی کردستان کے حصہ میں سازن کے علاقہ میں بغاوت ختم ہوگئی ہے ملا مصطفیٰ البرازنی نے غیر مشروط طور پر خود کو حکومت کے حوالہ کر دیا ہے اور اپنے فعل پر اظہار افسوس کیا ہے۔ انھوں نے ایجنٹ امیر عبداللہ کی خدمت میں درخواست بھیجی ہے جس میں تخت سے وفاداری کا اظہار کیا ہے۔ ملا صاحب لیڈروں کے ہمراہ بغداد پہونچ گئے ہیں۔ برازن کے علاقہ میں اب صورتِ حالات معمول پر آگئی ہے، اور سب جگہ امن ہے۔ ایجنٹ صاحبان اتری عراق کا دورہ کرنے کے لئے روانہ ہوگئے ہیں۔

جاپان کے ۲۳ جہاز ڈبو دئے گئے

واشنگٹن۔ ۲۸ فروری، اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۶ فروری کو ٹرک کے ٹاپو پر حملہ سے جو نقصان ہوا وہ اس سے زیادہ تھا جتنا کہ پہلے اندازہ لگایا گیا تھا۔ امریکی ہوائی جہازوں نے اڑان کر کے معلوم کیا کہ ۲۳ جاپانی جہاز ڈبو دئے گئے ان کے علاوہ ۶ اور جاپانی جہاز ڈبو دئے گئے اور گیارہ جہازوں کو نقصان پہونچا۔

روسی فوج پسکوف سے صرف چھ میل

لندن۔ یکم مارچ، ماسکو کی تازہ خبروں میں بتلایا گیا ہے کہ اتری روس میں روسی فوجیں ایک ایسی جگہ پہونچ گئی ہیں جو جرمنوں کی اہم چھاؤنی پسکوف سے صرف چھ میل ہے۔ روسی فوج کے دو دستے اس شہر سے دس میل کے قریب رہ گئے ہیں۔

ڈینٹر کے موڑ میں روسی فوج کرایورگ سے تیس میل آگے نکل گئی ہے، روسی فوج زگوولیکا اور نودرزیف پر قبضہ کر لیا ہے۔

چاند بی بی

ایک بہادر [illegible] خاتون کی داستان شجاعت

[illegible] آنسہ آمنہ سرکار صاحبہ لکھنؤ

۱۵۹۱ء میں اکبر اعظم تمام دکن پر دست حکومت دراز کرنے کے لئے تُلا ہوا تھا۔ چار بڑی بڑی دکنی سلطنتوں، احمد نگر خاندیس۔ بیجاپور اور گولکنڈہ کو سفیر بھیجے کہ ہر ایک حکمراں کے پاس پیغام پہونچائیں کہ وہ اکبر کا اقتدار مانیں اور اس کو شہنشاہ تسلیم کر کے خراج گذاریں، حاکم خاندیس مغل شہنشاہ کے مقاومت کی تاب نہ لا سکا اس نے اپنی کمزوری کا احساس کر کے مطالبات کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ اس طرح اکبر کے لئے برہانپور اور اسیر گڈھ کی جانب سے جنوب کا راستہ صاف ہوا۔ احمد نگر گولکنڈہ اور بیجاپور نے اس پیغام کا جواب نفی میں دیا اور اکبر کا اقتدار قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ یہ اختلاف [illegible] جنگ و پیکار کا سامان بن گیا۔

۱۵۹۵ء میں شہزادہ مراد خلف اصغر، کی زیر کمان مغل افواج نے احمد نگر پر چڑھائی کر دی جہاں اس دور جنگ وجدال میں متحد و متفق ہونے کے بجائے شیعہ سنی اختلافات کے باعث خود اپنی قوم و ملک میں جھگڑے و فساد برپا تھے۔

چاند بی بی نے اپنی فوج کے خاص جانبازوں کو مجتمع کیا اور مختصر مگر منتخب اور آزمودہ کار سپاہ کو لیکر مقابلہ کیلئے میدان جنگ میں ڈٹ گئی۔ شاہی فوج سے برابر کی چوٹیں رہیں، دونوں طرف سے خوب خوب داد شجاعت دی گئی۔ لیکن احمد نگر کی سپاہ نے جان توڑ مقابلہ کیا دل و جان سے اپنے ملک اور سلطانہ کے نام لیوا لڑے اور اپنی جانوں پر کھیلنے کیلئے مستانہ وار بڑھے، سلطانہ بذات خود جس مستعدی سے پیش پیش مصروف پیکار تھیں اور جس بسالت و دلیری سے دشمن کا جواب ترکی بہ ترکی دے رہی تھی ناقابل بیان امر ہے۔ ان کارہائے نمایاں کی نظیر دنیائے نسواں میں شاذ ہی ملتی ہے۔ اس کی اس جرأت و دلیری اور اولوالعزمانہ ثابت قدمی کو دیکھ کر اسکی جانباز سپاہ کی ہمت اور بڑھ گئی تھی۔

چاند بی بی کی یہ بہادری اور مردانہ استقلال مخالف مردوں کی ہمتیں پست کئے دیتا تھا اور وہ زیادہ بڑھ بڑھ کر حملہ آور ہو رہی تھی اور اپنی فوج کو قوم و ملک کا واسطہ دیکر عزت و ناموس پر لڑنے کے لئے للکار رہی تھی عورت اور پھر ایسی اولوالعزم عورت کی رجز خوانی ظاہر ہے کہ کیا کام کر سکتی ہے چاند بی بی وہ عورت تھی جس نے عورت کے نام کو عزت بخشی۔ عورت کو زندہ کیا اور ثابت کیا کہ عورت اس سست و کاہل، آرام طلب، جاہل جنس کا نام نہیں جو گھر کی چار دیواری میں آرام و آسایش سے بیٹھی آرائش و زیبائش کے طریق پر غور کیا کرتی ہے۔ اس نے دنیا کے سامنے زندہ مثال پیش کر کے بتا دیا اور سمجھا دیا کہ "عورت" ایک وقت میں گھر کی زینت، مرد کی خدمتگذار، بچوں کی پرورش کنندہ اور آرام و آسایش کا سامان ہے، وہی دوسرے وقت میں جب حالات و واقعات کا تقاضا ہو تو مستقل مزاج صاحب عزم و ثبات دلیر اور مرد میدان بھی بنتی ہے۔ ظاہر ہے کہ چاند سلطانہ کے تابع فرمان کون ہوگا جو ہزار بار لڑنے مرنے کو دلی مسرت سے تیار نہ ہوگا۔ جس وقت اس کی آواز میدان جنگ میں گونجتی تھی آؤ اور اپنے ملک کی عزت پر قربان ہو جاؤ! ہر کس و ناکس اندازہ کر سکتا ہے کہ کیا عالم ہوتا ہوگا، صفیں کی صفیں الٹ جاتی تھیں اس کی مٹھی بھر فوج شہنشاہ کی بیشمار فوج پر اس طرح حملہ کر رہی تھی کہ اس کا سنبھلنا مشکل ہو رہا تھا۔ نتیجہ وہی ہوا جو موقع پر ہونا چاہیئے تھا یعنی حق کی فتح ہوئی اور مغل سپاہ شکست کھا کر دلیر عورت کے مقابلہ سے منہ موڑ گئی۔

چاند بی بی مظفر و منصور اپنی سپاہ اور ملک کی سلامتی پر شاداں اپنے حرم میں داخل ہوئی اور شہزادہ پسپا ہو کر صلح کے لئے کوشاں ہوا، چند شرائط کے ساتھ یہ طے پایا کہ برار سلطنت مغلیہ میں شامل کر دیا جائے، سلطانہ نے منظور کر لیا۔ چار پانچ سال کے بعد احمد نگر فتح ہو گیا اس مرتبہ شہزادہ دانیال خلف اکبر احملہ آور ہوا مگر احمد نگر کی حکمراں اب چاند بی بی نہ تھی جب سے احمد نگر کو چار چاند لگا دئے تھے!

یو۔پی کے لئے نیپال کا چاول

لکھنؤ۔ ۲۴ فروری، یونائٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ

ابوالفضل

اکبر کے مشیروں میں ابوالفضل بڑا عالم۔ زبردست منشی اور عالی دماغ مورخ تھا۔ بادشاہ کا وزیر اعظم بھی تھا اور سپہ سالار بھی۔ وہ دکن کی مہم سے تھوڑی سی فوج کے ساتھ واپس آرہا تھا۔ شاہزادہ سلیم کے اشارے سے ایک بندیلکھنڈی راجہ نے یکایک حملہ کیا۔ ہمراہی پریشان ہو گئے مگر ابوالفضل بھاگنے کو عار سمجھا اور سپاہیانہ طور پر میدان جنگ میں لڑ کر مارا گیا۔

اُس کی تصنیفات سے تاریخ اکبر نامہ ہے جس میں چغتائی خاندان کے کل بادشاہوں کا حال مجمل اور اکبری عہد کے واقعات مفصل لکھے ہیں۔ آئین اکبری میں سلطنت کے ہر صیغے کا حال اور ہر قسم کے انتظامات کی کیفیت تفصیل وار درج کی ہے۔

روس کو ۴۱/۲ ارب ڈالر کا سامان

واشنگٹن۔ ۲۸ فروری، غیر ملکی اقتصادی محکمہ کے افسر مسٹر کراولے نے کہا کہ امریکہ سے روس کو گولہ بارود اور ادھار پٹہ کے قانون کے ماتحت جو ۱۹۴۳ء میں سامان سپلائی کیا گیا ہے وہ پہلے سال کے مقابلہ میں دوگنا تھا، اکتوبر ۱۹۴۱ء سے یکم جنوری ۱۹۴۳ء تک امریکہ نے روس کو ۴۸ لاکھ ٹن سامان سپلائی کیا جس کی قیمت ۴۲۴۲۸۰۴۰۰۰ ڈالر ہوئی۔

برما کے مورچہ پر سخت ترین لڑائی

لندن۔ ۲۶ فروری، پارلیمنٹ میں لڑائی کی صورت حالات پر بحث کے دوران میں برما کی فوجوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ایڈن نے کہا کہ اگر ہم میں سے کسی کو کہنے کی اجازت دی جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان تمام کڑی آزمائشوں میں سے جن سے فوج کو گزرنا پڑ رہا ہے برما کی سرحد پر فوجوں کو جس قدر سخت ترین مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے اور کسی مورچہ پر اتنا سخت مقابلہ نہیں ہو رہا ہے ہمیں ان کا خیال ہے۔

ہندوستان کے فوجی اخراجات

نئی دہلی۔ ۲۵ فروری، دسمبر ۱۹۴۳ء کے متعلق مرکزی حکومت نے جو ماہانہ اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ۴۴-۱۹۴۳ء کے مالی سال کے پہلے ۹ ماہ کے اندر خرچ آمدنی سے ۱/۲ ۱۰۶ کروڑ روپیہ بڑھ گیا جبکہ پہلے سال اتنے عرصہ میں ۱/۲ ۱۰۰ کروڑ روپیہ بڑھا تھا۔ فوجی اخراجات میں تقریباً ۱/۲ ۴۵ کروڑ روپیہ کا اضافہ ہو گیا اور بڑھ کر ۳/۴ ۱۸۳ کروڑ تک پہونچ گیا اور سول اخراجات میں ۱/۲ ۲ کروڑ روپیہ کا اضافہ ہوا۔ آمدنی میں بھی تقریباً ۱/۲ ۴۸ کروڑ کا اضافہ ہوا۔ ریلوے اور ٹیلیگراف سے ۱/۲ ۵ کروڑ روپیہ اور ۳/۴ ۲ کروڑ [...] خالص آمدنی بڑھی۔

ہمایوں

ہندوستان کے فلمی حلقوں میں اس اطلاع پر مسرت [...] اظہار کیا جا رہا ہے کہ ہندوستان کے لائق ڈائرکٹر مسٹر [...] محبوب بڑے اہتمام کے ساتھ "ہمایوں" جیسی بلند [...] تاریخی تصویر کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔

عورت۔ روٹی۔ نجمہ۔ تقدیر اور بہت سی [...] تصاویر محبوب بنا چکے ہیں۔ لیکن ہمایوں انکی پہلی تا[ریخی] تصویر ہوگی۔ توقع ہے کہ محبوب اس تصویر کے مع[یار کو] زیادہ سے بلند کرنے کی کوشش کریں گے۔ "ہمایوں" کے افسانہ کی بابت معلوم ہوا ہے کہ یہ پروفیسر وا[...] کے زور قلم کا نتیجہ ہے اور اس تصویر کی موسیقی کے ف[رائض] مسٹر غلام حیدر انجام دے رہے ہیں۔

چل چل رے نوجوان

فلمستان کی پہلی تصویر "چل چل رے نوجوان" [کی] بابت معلوم ہوا ہے کہ یہ تصویر اب تیاری کی آخری [منزلیں] طے کر رہی ہے۔ توقع ہے کہ یہ بہت جلد نمائش کے [لئے] پیش کر دی جائے گی۔

نسیم۔ اشوک کمار اس تصویر میں کام کر[...] افسانہ نہایت دلکش ہے، جس کو مسٹر مکرجی نے ڈ[ائرکٹ] کیا ہے۔

مذہبی معاملات پر بحث کی ممانعت

لکھنؤ۔ ۲۶ فروری، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ نے ڈ[یفنس] آف انڈیا رولز کی دفعہ ۵۶ کے ماتحت ایک حکم جاری کیا [ہے] کہ مسلمانوں کا کوئی فرقہ مذہبی معاملات پر بحث کرنے کے [لئے] کوئی جلسہ وغیرہ منعقد نہیں کرے گا، کیونکہ بارہ وفات کے [موقع] کے ساتھ شیعوں اور سنیوں میں کشیدگی بڑھتی جا رہی [ہے] یہ حکم ایک ماہ تک جاری رہے گا۔

مسٹر جناح کا انکار

بنارس، ۲۴ فروری۔ مہاراجکمار سرو جے ونیا نگرم کو [مسٹر] جناح صدر مسلم لیگ سے اس خط کا جواب مل گیا ہے جو مہاراجکما[ر نے] اندھرا مہا سبھا کیطرف سے ایک آل پارٹیز کانفرنس بلانے کے سلسلہ [میں لکھا] تھا مسٹر جناح نے خط میں لکھا تھا کہ آپ کا ۱۱ فروری کا خط [...] لئے آپکا شکریہ۔ سیاسی اسیروں کی رہائی اور سیاسی جمود ختم کرنے [...] ایک سے زیادہ بار اپنے خیالات ظاہر کر چکا ہوں اور جس کا[نفرنس] کی آپنے تجویز کی ہے اس کے بارہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ معا[ملہ] ہندوؤں کے طے کرنے کا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں اس وقت [...]

اقوال زریں

برائیوں میں سب سے بڑی برائی دل کی بیماری ہے، جس کو دل آزاری کہتے ہیں۔

جو شخص غصہ کرے حکیم ہے، جو کافی دے کینہ ہے، جو انتقام لینے کے درپے ہو وہ درندہ ہے لیکن جو ضبط کرجائے وہ صابر اور کامل انسان ہے۔

عالم سے ایک گھنٹہ کی گفتگو دس برس کے مطالعہ سے زیادہ مفید ہے۔

تین آدمی تمہارے دوست ہیں، ایک وہ جو تم سے محبت کرتا ہے، دوسرا وہ جو تم سے نفرت کرتا ہے، تیسرا وہ جو تم سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا، کیونکہ پہلا محبت کا، دوسرا احتیاط کا اور تیسرا خود اعتباری کا سبق سکھاتا ہے۔

زبان خدا کا خزانہ ہے اس پر خاموشی کا قفل چاہیے۔

اگر تم صرف دنیا کے طالب ہو تو کبھی خدا کی یاد کو نہ چھوڑو، کیونکہ وہ دنیا اور آخرت دونوں بخشنے کو تیار رہتا ہے۔

---

۴ ان کے سامنے بڑے بڑے ایڈوکیٹ وکلا بھی کان پکڑتے ہیں خواہ خود وہ اور ہم اس مرض میں مبتلا ہوں، مگر یہ مثل بھی سچ ہے کہ چراغ تلے اندھیرا ہوتا ہے بچوں کی پیدائش کے وقت وہ اچھی خاصی سول سرجن نظر آتی ہیں کیونکہ خود اس منزل کو متعدد بار طے کرچکی ہیں یہ دوسری بات ہے کہ جب اپنا نمبر آتا ہے تو اس وقت وہ تمام پند و نصائح جو ان کی زبان مبارک سے نکل رہے تھے خاک میں مل جاتے ہیں۔

بہرحال کچھ بھی سہی بھابی کا پارٹ ادا کرنے میں جس قدر تکلیف وہ ان کا یہ سین ہوتا ہے دوسرا نہیں ہوتا اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ بچوں کی پیدائش کا وقت ریلوے ٹائم کی طرح مقرر تو ہے نہیں اور نہ اس کا کچھ ماہ قبل ٹائم ٹیبل شائع ہوتا ہے، جاڑا، گرمی، بہار، برسات، رات، دن، اولا، پالا، چوبیس گھنٹہ میں کسی بھی وقت ان کو پروانہ ماہ واری عطا ہوتا رہتا ہے اور ایسے موقع پر جس میں زندگی اور موت کا سوال ہے تسلی تشفی کے علاوہ ہمدرد عورت کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور اس کام کے واسطے بھابی سے بہتر عورت ملنا ناممکن ہے۔ لہذا ہم خواہ آرام کی نیند سو رہے ہوں اور وقت ۱۲ بجے کا ہو۔ اہلیہ صاحبہ خواہ بچہ کو دودھ پلا رہی ہوں اور بچہ ان کے لاتیں مار رہا ہو کہ یکایک آواز آتی ہے "بھائی صاحب، بھائی صاحب، بھائی صاحب، بھابی کہاں ہیں، ذرا ان کو بھیجدینا، گھر میں صورت دیگر ہے۔ تکلیف زیادہ ہے"۔

اس آواز پر خواہ ہم متاثر ہوں یا نہ ہوں لیکن وہ

موج تبسم

لڑکا ہ۔ میں اسکاؤٹ ہوں اس لئے روزانہ ایک اچھا کام کرتا ہوں۔

ماں ہ۔ شاباش کے طور پر۔

لڑکا ہ۔ پلاؤ کیا ہے کو پیچھے سے نکال کر بھوکی بلی کو خوراک کے طور پر دیدیا۔

استاد ہ۔ (بچوں سے مخاطب ہوکر) پاجامہ واحد ہے یا جمع ہے؟

موہن ہ۔ جناب اس کا اوپر والا حصہ تو واحد ہے اور نیچے والا جمع۔

اندھا ہ۔ (راہگیروں سے) غریب اندھے کو ایک شلنگ دے دو جناب۔

راہگیر۔ دیکھتی تو ہو ایک آنکھ سے ہیں اندھے ہو۔

اندھا ہ۔ تو پھر چھ پنس ہی دے دو۔

برنارڈ شاہ کو ایک بار ہالی ووڈ کی ایک فلم ایکٹریس نے خط لکھا۔

"ہم دونوں کو شادی کرلینی چاہیئے، میری شکل اور آپ کی عقل سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ بے مثال ہوگا۔"

آپ نے اس کا جواب دیا۔

بات تو ٹھیک ہے، البتہ اگر میری شکل اور آپ کی عقل کا بچہ پیدا ہوگیا تو کیا کریں گے۔

اس تیزی سے چارپائی چھوڑ دیتی ہیں گویا اس شہر پر ہوائی حملہ ہونے والا ہے۔ بہرحال بچہ کو روتا دھوتا چھوڑ کر اور ہمارے سپرد کرکے اس سرعت سے روانہ ہو جاتی ہیں کہ سب سے پہلے نووارد بچہ سے یہی انٹرویو کریں گی۔

اب ہم ہیں کہ اپنی چارپائی پر پڑے رفتار زمانہ، اپنی آمدنی اور خرچ، انسانی زندگی کا مد و جزر، کار متعلقہ کے تفکرات، افسران کی جھڑکیاں، اپنی مجبوریاں، ہندوستان کی قدیم آزادی، سلطنتوں کے زوال اور عروج، الغرض مختلف قسم کے عنوانات پر غور کررہے ہیں اور بچہ ہے کہ کبھی کروٹیں بدلتا ہے اور کبھی وہ ہم کو ہی اپنی ماں خیال کرکے دودھ پینے کی کوشش کرتا ہے، آخرش اسی طرح محروم رہ جاتا ہے جس طرح بیسویں صدی میں ہندوستان آزادی سے محروم ہے۔

قصہ مختصر خواہ خود کو تکلیف ہو جائے یا ہم کو ڈیوٹی پر جانے میں تاخیر ہو جائے، صبح کو کھانا دستیاب ہو یا نہ ہو وہ بھابی بنی ہی رہتی ہیں۔ ہم کو بھی اس انسانی تقاضہ کے مطابق اس امر میں دم مارنے کی جرأت نہیں اور غالباً اس موقعہ پر ہم کو بھی اپنی زندگی کا وہ سین یاد آجاتا ہے کہ جب ہم نے کسی کشمکش کے موقعہ پر کسی فرضی بھابی کے در پر جبہ سائی کی ہوگی اور ہم بھی اس کو بلا رسید اور فارغ خطی کے اسی طرح لوالائے ہوں گے۔

یہ سب کچھ سہی، مگر بڑی مشکل یہ ہے کہ ان کو خوش کرنیکا ×

دلچسپ معلومات

مرد کے بغیر عورتوں کو مصنوعی حمل

امریکہ کی اس جدت پر آپ [illegible] کہ اب امریکہ میں مرد کے بغیر بھی عورتوں [illegible] کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے، چنانچہ وہ دولت مند عورتیں جن کے شوہر اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہیں، مصنوعی ذرائع سے برابر حاملہ کی جارہی ہیں۔ مصنوعی حمل کو اس وجہ سے امریکہ میں اور بھی مقبولیت حاصل ہوتی چلی جارہی ہے۔ چونکہ امریکن حکومت نے مصنوعی ذرائع سے پیدا ہونے والے بچوں کو جائز قرار دیدیا ہے۔

اس سلسلہ میں امریکہ کے ایک اخبار میں ایک واقعہ شائع ہوا ہے کہ ایک کنیڈین عورت کو حاملہ کرنے کیلئے نیویارک سے مانٹریل تک پانچ سو میل کے فاصلہ پر ہوائی جہاز کے ذریعہ ٹیوب میں بھر کر مادہ منویہ بھیجا گیا چنانچہ یہ مادہ منویہ عورت کے رحم میں داخل کردیا گیا جس سے کہ ایک نہایت ہی خوبصورت اور [illegible] بچہ پیدا ہوا۔

جس عورت کے جسم میں یہ مادہ منویہ داخل کیا گیا اس کا شوہر ڈاکٹری معائنہ کے بعد اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ثابت ہوچکا تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر کسٹم نے ان دونوں میاں بیویوں کی اولاد کی خواہش کو پورا کرنے کیلئے کسی ایسے شخص کی تلاش شروع کی جو اپنا مادہ منویہ دینے کے لئے تیار ہو اور کسی متعدی مرض میں بھی مبتلا نہ ہو، چنانچہ ڈاکٹر کسٹم کو ایک ایسا شخص مل گیا جو نہایت شریف، ملنسار اور تندرست، خوبصورت اور اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ شادی شدہ تھا اور کئی بچوں کا باپ بھی تھا اس شخص مذکور کے مادہ منویہ سے جو بچہ پیدا ہوا اسکی شکل و صورت اپنے باپ سے ملتی جلتی ہے اور اب اس بچہ کی عمر دو سال ہے۔

افسانہ

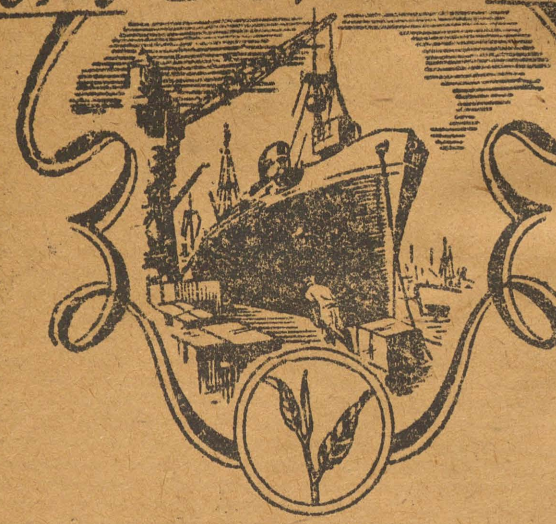
بھابی

ہم کو یہی افسوس ہے کہ ہماری حقیقی تو کیا خاندان اور رشتہ داروں میں جہاں تک ہماری رسائی اور تعلقات ہیں، کوئی بھابی نہیں۔ ہمارے جو کام بھابی کی ذات سے وابستہ ہو سکتے ہیں وہ بروقت کسی فرضی بھابی سے اسی طرح ادا ہوکے جس طرح ہندوستان میں کسی جدید اسکیم کے جاری ہونے پر کوئی غیر ملکی ماہر باہر سے تشریف لاتے ہیں اور کچھ عرصہ کے بعد اس کو مکمل یا نامکمل چھوڑ کر اپنا راستہ لیتے ہیں، یہی حال ہماری فرضی بھابیوں کا ہوا، مگر اس کا اثر ہماری ذات خاص کے لئے بیحد مضر ثابت ہوا، ہماری اہلیہ صاحبہ خدا ان کو راہ راست پر لاکر ہم میں اور ان میں موافقت کی صورتیں پیدا کرے سینکڑوں کی بھابی اور تائی ہیں ان کو چہرہ پر نقاب ڈالنے کی ضرورت نہیں، گویا بے نقاب رہنے کا ان کو محض بھابی بننے سے لائسنس مل گیا ہے، گھر میں جب کوئی پھل پھلاری آتی ہے تو ایک طوفان بے تمیزی ان کے چاروں طرف جمع ہو جاتا ہے اور وہ ان چیزوں سے اسی طرح محروم رہ جاتی ہیں جس طرح ہندوستان اپنی پیداوار سے محروم رہ کر دوسروں کی شکم پری میں مصروف رہتا ہے، خیر یہ کشمکش ہی سہی لیکن اس پر ان کو ناز ہے۔ پاس پڑوس کے لوگوں میں اور رشتہ داری میں ہر جگہ جہاں ہمارا گزر ہونا ناممکن ہے وہ مالک بن کر بیٹھتی ہیں خانگی زندگی میں جو ان کو مہارت ہے غالباً وہ ہنری فورڈ کو موٹر کے کام میں نہ ہوگی۔ سرہانے کی جگہ ان کے واسطے مخصوص ہے ان کی ہر بات منوسمرتی کا اشلوک اور حدیث ہے وہ اپنی نوجوانی کے ذکر اذکار چھوٹی بہو بیٹیوں کے روبرو اس طرح بیان کرتی ہیں جس طرح ایک جرنیل اپنی فتوحات کے کارنامے بیان کرتا ہو۔ بھابی اور بھابی جی، تائی اور تائی جی کے معزز الفاظ سے جب ان کو مخاطب کیا جاتا ہے تو ان کا چلوؤں خون بڑھتا ہے اور وہ کچھ دیر کو دنیا و مافیہا سے گزر کر یہی خیال کرتی ہیں کہ ہمچو ما دیگرے نیست، وہ اس وقت رفتار زمانہ کے واقعات کو بالکل فراموش کردیتی ہیں ان کو پتہ نہیں کہ جنگ عظیم سے کیا کیا نقصانات ہوئے۔ گرانی نے اچھے اچھوں کو نان شبینہ کا کس طرح محتاج کردیا۔ تیوہاروں کی عظمت کو خاک میں کیونکر ملادیا۔ وہ خود کو خود مختار بادشاہ خیال کرتی ہیں۔ ان کی سلطنت میں جمہوریت کا دخل نہیں۔ ان کی رائے میں دم مارنے کی طاقت نہیں۔ ان کا حکم ناطق ہے۔

ہولی کے موقع پر جہاں ہم اس بات کو ترستے ہیں کہ کوئی ہم کو بھی رنگین بنائے وہاں ان کی رنگینیوں میں قابل قدر اضافہ ہوجاتا ہے ان کو رنگین کرنے والے سینکڑوں جمع ہو جاتے ہیں۔ اس موقعہ پر محض وہی رنگین نظر نہیں آتیں بلکہ گھر کی دیواریں، صحن نیز دیگر فرنیچر الغرض گھر کی ہر ایک چیز رنگینی اختیار کرکے ان کی دلچسپی میں نمایاں حصہ لیتی ہے، ہم کو خواہ روٹی میسر ہو یا نہیں اس کا ان کو مطلق خیال نہیں بلکہ وہ بھابی بننے کے رشتہ کو مضبوط کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو آمادہ ہیں کیونکہ ان کو ہمارے چھوٹے بھائیوں پر جو ان کو بھابی کے معزز خطاب سے مخاطب کرتے ہیں وہی اعتماد ہے جو ایک سپہ سالار کو اپنی فوج پر ہوتا ہے۔ ان کے خیال سے ان کی تمام دشواریاں جن کا تعلق شرافت اور تہذیب سے ہے اس زبردست فوج سے دور ہو سکتی ہیں۔ یہ خیال انکا ایک حد تک غلط نہیں۔ اس میں کچھ صداقت کا عنصر بھی موجود ہے کیونکہ ان کے زیورات کی مرمت۔ ان کا لباس، بچوں کے کپڑے نیز دیگر متفرقات اور سامان زندگی جس کو ہم نے اتوار یا اور کسی تعطیل کے واسطے اٹھا رکھا تھا وہ انھوں نے موقع پاکر ہماری بغیر اطلاع اپنی جان نثار فوج سے فراہم کرلیا اور طرہ یہ کہ ہمارے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہوئی، جس وقت ہم میں اور ان میں بنصیب دشمناں جنگ و جدل کا موقع بلا بم کے گولہ اور زہریلی گیس کے درپیش ہوا تو جہاں اور ہزاروں گلے شکوے انکی زبان مبارک سے آتش فشاں پہاڑ کے لاوے کی طرح اچھل اچھل کر برآمد ہوئے وہاں ہماری ان تمام خامیوں کا تذکرہ بھی کیا جن کو دور کرنے سے ہم قاصر رہے اور انھوں نے اپنے حسن انتظام سے دور کیا۔ قصہ کوتاہ کہ اس موقع پر بھی ان کا پلہ بھاری رہا ہم کو نہیں معلوم کہ رو بہادر رائے صاحب۔ رائے بہادر۔ راجہ صاحب۔ خاں صاحب۔ خاں بہادر وغیرہ وغیرہ اعزازی خطاب حاصل کرنے کے واسطے لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں۔ ہر قسم کی دوڑ دھوپ کرتے ہیں۔ میونسپل بورڈ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ، لیجسلیٹو کونسل اور کونسل آف اسٹیٹ کے ممبر نیز صدر بننے کے واسطے ہر قسم کی قربانی عمل میں آتی ہے، اس وقت بھی ان کو وہ اعزاز حاصل نہیں ہوسکتا جو ہماری اہلیہ صاحبہ کو بھابی بننے سے حاصل ہوا ہے، حکومتوں میں انقلاب پیدا ہو جائے، حبش کے شہنشاہ کو خواہ کچھ عرصہ کے واسطے سلطنت سے دست بردار ہوکر انگلینڈ میں رہنا پڑے تمام ناممکن اور ممکن صورت اختیار کرلیں لیکن ہماری اہلیہ صاحبہ تازیست بھابی کے خطاب سے سرفراز رہیں گی اور انکے اس قدرتی منصب میں ہرگز فرق نہ آئے گا۔

اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ شادی کے بعد میاں بیوی کا سب سے پہلا تعارف انھیں کے ذریعہ سے ہوا۔ اس کشمکش کو انھوں نے جس خوش اسلوبی سے حل کیا وہ سر اسٹیفورڈ کرپس سے بھی اس عمدگی سے ادا نہ ہوتا، اسکے علاوہ خانگی جھگڑے بکھیڑے میں وہ سرپنچ بن کر جس عمدگی سے فیصلہ کرتی ہیں ۴

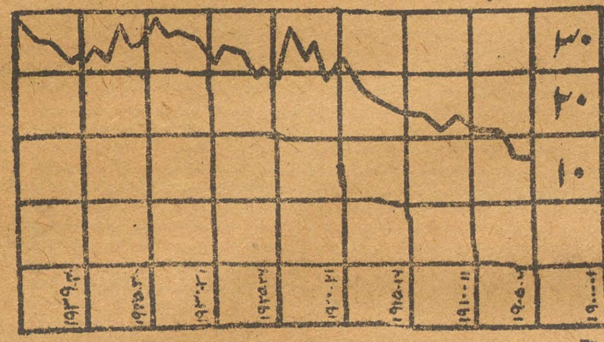
ہندوستانی چائے کی ترقی



فاتح عالم

۱۸۳۸ء میں پہلی مرتبہ چائے جسکا وزن ۳۵۰ پونڈ تھا ہندوستان سے انگلستان بھیجا گیا اسی وقت سے ہندوستانی چائے کے دنیا فتح کرنیوالے قدم آگے بڑھے اور اس ایک سو سال سے کچھ زیادہ کے عرصے میں ہندوستانی چائے دس لاکھ گنا باہر بھیجا جانے لگا گذشتہ چالیس سال کے عرصے میں ہندوستان کو خاص یہ فوقیت حاصل ہوئی کہ تمام دنیا میں سب سے زیادہ چائے بھیجتا ہے۔ یہ بات اپنے دوستوں سے کہیے اور ہندوستانی چائے پینے کی ترغیب دلائیے دنیا میں اس سے بہتر پینے کی اور کوئی چیز نہیں۔

۴۰ کروڑ پونڈ



چائے کی ترقی:۔ اس نام کی کتاب پڑھئے آپ اس زبردست قومی صنعت کی کہانی جان جائیں گے۔ کتاب آپ کو مفت مل سکتی ہے اگر اشتہار کو کاٹ کر اپنا نام پتہ پیشہ لکھ کر کمشنر فار انڈیا۔ انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپنشن بورڈ پوسٹ بکس نمبر ۲۱۷۲ - کلکتہ کے پتہ پر روانہ کریں

ہندوستانی چائے

دنیا کی بہترین پینے کی چیز

انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپنشن بورڈ نے شائع کیا

IK 186



جاپانیوں کا تفریحی مشغلہ

ہانگ کانگ پر قبضہ کرتے ہی جاپانیوں نے جن بے پناہ مظالم کا سلسلہ شروع کیا اس کی ایک مثال یہ ہے۔ وہ ہر صبح قریب قریب چار سو نہتے چینیوں کو "شاہی پارک" میں گھیر لاتے اور جاپانی افسر اپنی تلواروں سے اُن کی گردنیں اُڑا دیتے۔ اُن کے نزدیک افسروں کی مشق اور سپاہیوں کی تفریح کا یہ بہترین طریقہ تھا۔ اس طرح کی درندگی، خونخواری اور ایسے انسانیت سوز مظالم جاپان میں کوئی انوکھی بات نہیں۔ ان کا روزمرہ کا یہی دستور ہے۔ ایک معمولی جاپانی بھی دوسری قوم کے مرد یا عورت پر ظلم ڈھانا عیب نہیں سمجھتا۔ کیونکہ اُس کے نزدیک اور قومیں ذلیل اور کمتر ہیں۔

ہندوستان کو ایسی قوم سے کیونکر نبٹنا چاہئیے؟ اس کا صرف ایک ہی جواب ہے۔ اُن کی فوجی قوت کا خاتمہ کر دیا جائے تاکہ ظلم ڈھانے کی طاقت اُن میں باقی ہی نہ رہے انھیں بلاشبہ ہتھیار ڈالنے پر مجبور کئے بغیر ہم اُن سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ ہماری سلامتی صرف اسی میں ہے۔

AAA 571

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۰۶/۱۹۴۱

بعدالت جناب پنڈت کشن نراین صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم ڈیراپور ضلع کانپور

پنڈت جگدیش نراین   بنام نراین سنگھ وغیرہ

بنام نراین سنگھ ولد بھول سنگھ ٹھاکر ساکن بجانپور پرگنہ ڈیراپور واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۳ ماہ مارچ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام ڈیراپور بالاتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جواب دہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے، پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۸، ماہ فروری ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)   دستخط حاکم عدالت

ضرورت

ایک اسٹینوگرافر جس کی تنخواہ کا اسکیل ۶۵-۵-۱۳۰ روپیہ معہ معمولی الاؤنس کے ہے فوری ضرورت ہے۔

۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء یا اس سے قبل ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کانپور کو درخواست دیجئے۔

درخواست میں اپنی قابلیت اور تجربہ وغیرہ کا ذکر بھی ہونا ضروری ہے۔

شکریہ اور انعام حاصل کیجئے

میرا لڑکا مسمی نواب حسن عرف بنو عمر تخمیناً ۱۹ سال رنگ گہرا سانولا گول چہرہ قد میانہ جسم چھریرا بائیں آنکھ پر زخم کا نشان داہنے کان میں سونے کا دُر پہنے ہوئے ہے اور سکنڈ ایر حلیم انٹر کالج میں تعلیم پاتا تھا ۲۶، فروری ۱۹۴۴ء کی شب سے مفقود الخبر ہے جو صاحب مجھے نواب حسن مذکور کی اطلاع مجھ کو دیں گے یا اس کو مجھ تک پہونچا دیں گے میں اس کا شکر گذار ہونگا اور معقول خدمت کروں گا۔

المشتہر:۔ ناصر حسین خاں ایڈوکیٹ بنگلہ ۸۴/۷ تلک نگر کانپور

ایک دلکش اور دلچسپ تصویر

میجسٹک سینما کانپور میں

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ ½ بجے دن سے

جمعہ ۳، مارچ ۱۹۴۴ء سے

وادیا پکچرز کی دلکش تصویر

آنکھ کی شرم

خاص اداکار: پرتھوی راج، کوشلیا، ترلوک کپور، نیام پلی

تشریف لاکر لطف اٹھائیے!

آرہی ہے:۔ زبان۔ اداکار:۔ ایشور لال، کوشلیا

ہندوستانی چاؤں میں سب سے عمدہ

تروتازگی اور فرحت پیدا کرنے والی



لپٹن کی جاکوجا، وہائٹ لیبل اور ٹی گرل

LTK 338

عرب لیڈروں کو رہا کیا جائے

قاہرہ۔ یکم مارچ! سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت مصر نے حکومت برطانیہ سے فلسطین کے ان عرب لیڈروں کو رہا کرنے کی درخواست کی ہے جو کئی سال سے قید میں پڑے ہوئے ہیں ان کے رہا ہونے سے فلسطین کے عرب قاہرہ میں اتحاد کی بات چیت کرنے کیلئے اپنا ڈیلیگیشن بھیج سکیں گے۔

چھوٹی ریاستوں کو بڑی ریاستوں میں ملانیکا بل

لندن۔ یکم مارچ! دارالعوام میں چھوٹی ریاستوں کو بڑی ریاستوں کے ساتھ ملانے کے متعلق انڈیا بل کی دوسری خواندگی پر آج بحث کیگئی، مسٹر ایمری وزیر ہند کی جگہ صدر بورڈ آف ایجوکیشن مسٹر بٹلر نے جواب دیا۔

کراچی۔ ۲، مارچ۔ سر آغا خاں کے صاحبزادے شہزادہ علی خاں کراچی پہونچ گئے ہیں۔

ضرورت ہے

(۱) ایک متدین اور تجربہ کار منیجر کی۔
(۲) ایک پرائیویٹ سکریٹری کی۔
(۳) ایک کلرک کی۔

مندرجہ ذیل پتہ سے گفتگو یا خط وکتابت کیجئے۔

دفتر حافظ محمد صدیق صاحب توفیق منزل بساطی بازار کانپور

ایک دلکش اور لاجواب تصویر

شیش محل ٹاکیز سیسہ مئو کانپور میں

جمعرات ۲، مارچ ۱۹۴۴ء سے

دُلہن

روزانہ:۔ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
میٹنی شو:۔ اتوار کو ۳ ½ بجے دن سے

خاص اداکار: ساہو مودک، جیوودھا کاٹجو، مایا بنرجی، کنہیا لال

تشریف لاکر لطف اٹھائیے

آرہے ہیں:۔ خزانچی - پریم سنگیت



اراکان کے مورچہ پر جاپانی پیچھے ہٹ رہے ہیں

نئی دہلی - ۲۹، فروری؛ دکھنی پوربی ایشیائی کمان کے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ پچھلے ۴۸ گھنٹوں کے اندر مایو کی پہاڑیوں میں جاپانیوں کی صفائی کا کام کامیابی کے ساتھ جاری رہا۔ جاپانی دستہ ساتویں ہندوستانی ڈویژن کے اثر میں مقابلہ کر رہا تھا اس کے باقی سپاہیوں کو اولا ہن کے اتر پچھم میں پہاڑیوں سے باہر آنے پر مجبور کر دیا گیا ہے اور اس کے بارے میں ... پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ دشمن کے مقابلہ کی آخری سکت اس وقت ٹوٹ گئی جبکہ ہماری فوجوں نے ... فروری کو ایک اہم پہاڑی پر قبضہ کر لیا۔ ٹانگ بازار کے علاقہ میں مایو کی پہاڑی کے پورب سے لیکر ... پیچھے ہٹنے کے لئے راستہ کی ٹوہ میں ہیں۔ ہمارے مورچہ کے پورب اور پچھم میں مایو کی پہاڑی کے ساتھ دشمن کی فوجیں دکھن کی طرف پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ ۲۷، ۲۸، فروری کی رات کو ہماری فوجوں نے سرگرمی دکھلائی اور اب پتہ چلتا ہے کہ اب دشمن اپنے ابتدائی مورچہ پر لڑائی کی تیاریاں کر رہا ہے۔ کلاوان کی وادی میں پچھمی افریقہ کی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ ... کی پہاڑیوں کے علاقہ میں ہمارے گشتی دستے سرگرمی دکھلا رہے ہیں۔ دشمن کی توپوں نے ہماری ان فوجوں پر گولے پھینکے جو ایک جگہ قبضہ کر رہی تھیں۔

مارشل اسٹالن کی پیشگوئی

واشنگٹن - ۲۹، فروری؛ مارشل اسٹالن نے صدر روزویلٹ کے نام ایک پیغام بھیجا ہے جس میں پیشگوئی کی ہے کہ جرمنی کی شکست قریب ہے، مارشل اسٹالن نے ان سمجھوتوں کی اہمیت پر زور دیا جو ماسکو اور طہران کانفرنس میں اتحادیوں کے درمیان [illegible] چکے ہیں۔

امریکی فوج ایڈمرلٹی کے ٹاپو پر اُتر گئی

لندن - یکم مارچ - جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹر سے جو تازہ اعلان شائع ہوا ہے اس میں بتلایا گیا ہے کہ امریکی فوج ایڈمرلٹی کے ٹاپو میں اُتر گئی ہے۔ اس ٹاپو پر امریکی فوج کے اُترنے سے نیو گنی کی لڑائی جلد ختم ہو جائے گی۔

دنیائے اسلام

(بقیہ صفحہ اول کا)

وضاحت چاہے گا مگر اس وقت وہ ایسا مطالبہ نہیں کر سکتا روس علاقہ یا قوت کی توسیع کے لئے وہ جنگ کو ہرگز پسند نہیں کریگا اگرچہ اس کو مجبوراً یہ تسلیم کرنا پڑا ہے کہ روس نے جنگ میں اتنا حصہ لیا ہے کہ جنوبی یورپ میں روس کا اخلاقی اثر لازماً بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔ جرمنی کا کیا انجام ہوگا؟ یہاں یہ قول مشہور ہے کہ "انگریز ہمارے اتحادی ہیں مگر جرمن ہمارے دوست ہیں"۔ اور اس میں بہت کچھ سچ ہے۔ ترکی اگر اس کے لئے بےچین نہیں تو تیار ضرور ہے کہ جرمنی کی فوجی طاقت ہمیشہ کے لئے ختم کر دی جائے مگر وہ جرمنی کی صنعتی قوت کی تباہی کو یقیناً بہت بُرا سمجھے گا۔ ترکی اور جرمنی میں بہت زبردست تجارتی تعلقات ہیں اور ترکی کی اقتصادیات کا جسے جنگ کے ان چار سالوں میں ذرا بھی ترقی نہیں ہو سکی دارومدار بہت کچھ ایک خوشحال جرمنی پر ہے۔

ترکی کی خارجی پالیسی جن عناصر کی پابند ہے انمیں سے بعض یہ ہیں۔ کہا جا سکتا ہے کہ ترکی کی فوج اور جن فوجوں سے اس کا مقابلہ ہوگا انکی متناسب قوت کے متعلق دوستانہ اختلافات وقت حاصل کرنے کے بہانوں کے سوا کچھ اور نہیں ہیں اور ان کو زیادہ اہم نہ سمجھنا چاہئے۔ ترکی کی فوجی ضروریات کے مباحث بھی شاید ایسے ہی ہیں، ترکی جو کچھ طلب کر رہا ہے اگر وہ سب اسے مل بھی جائے اور اس کے قلیل ذرائع رسل و رسائل اس سامان کی باربرداری بھی کر سکیں تو بھی یہ امر مشکوک ہے کہ اسے انتہائی پیچیدہ جدید فوجی اسلحہ کو چلانے کیلئے مناسب تربیت یافتہ آدمی کافی تعداد میں مل سکیں گے۔ بہرصورت اب جبکہ بلغاریہ کی فوج شکستیں کھا کر محوریوں کیلئے کچھ زیادہ کارآمد نہیں رہی ہے لازمی طور سے مباحث کا رنگ کسی نہ کسی حد تک ضرور بدل جائیگا۔ اگرچہ ترکی کا جنرل اسٹاف بلغاریہ کی فوجی قوت کا ختم ہو جانے تسلیم کرنے پر اس وقت تک تیار نہیں ہے جب تک یہ حقیقی طور پر ظاہر نہ ہو جائے۔

ان تمام امور پر غور کرنے سے اس وقت صرف یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ ترکی اپنی رضامندی سے اس وقت بھی جنگ سے اتنا ہی دور ہے جتنا کہ پہلے کبھی تھا اگرچہ شاید اس کو اب اس امر کا زیادہ احساس ہو گیا ہے کہ جنگ سے الگ رہنے کے لئے اب اس کو ہمیشہ سے زیادہ جدوجہد کرنا پڑیگی۔ یہ امر ہمارے اس تجزیہ کے حدود سے باہر ہے کہ آئندہ چل کر اس کو اس جنگ سے دور رہنے کی جدوجہد میں کامیابی پہونچے گا یا نہیں۔ اس کے باوجود میں یہ کہوں گا کہ مستقبل قریب کے نقطہ نظر سے ترکی کی ڈپلومیسی شاطرانہ اور حب الوطنی پر مبنی رہی مگر اس میں اس کا کوئی لحاظ نہیں ہے کہ مستقبل بعید میں دنیا کی ... اور صرف اس مستقبل بعید کے نقطہ نظر کا لحاظ رکھ ... وہ وقار حاصل ہو سکتا ہے جسے حاصل کرنے کیلئے ... دن بیقرار ہوگا۔ اسی طرح وہ حفاظت مل سکتی ہے ... خواہشمند ہوگا۔ اور صرف اسی طریقہ سے معاملات ... مشوروں میں ترکی کو وہ اخلاقی اثر حاصل ہو سکتا ... میں اس کے حدود سلطنت کی حفاظت کی واحد ضمانت ...

پولینڈ روس کی تجویز منظور نہیں ...

لندن - ۲۶، فروری؛ پولینڈ کے نیم سرکاری ا... "پوسکی" نے مسٹر چرچل کی تقریر کے متعلق جس ... نے روس اور پولینڈ کا ذکر کیا تھا رائے زنی ... لکھا ہے کہ حکومت پولینڈ کرزن لائن کو روس اور پ... درمیان سرحد تسلیم کرنے سے انکار کر دیگی۔

ٹنڈر نوٹس

کانپور میونسپلٹی

(۱) ۴۵-۱۹۴۴ء میں دیسی بھوسہ، کولھو کی کھلی، اور چنا سپلائی کرنے کے لئے مہربند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں:-

(اے) تخمینہ کی رقم:- ستر ہزار روپیہ -/70000

(بی) ضمانت:- دس فی صدی کے حساب سے

(سی) بیعانہ (آرنسٹ منی) (EARNEST MONEY) کی رقم دو ہزار روپیہ -/2000

(۲) یہ ٹنڈر ایگزیکٹو افیسر صاحب ۱۳، مارچ ۱۹۴۴ء کے ۴ ½ بجے شام تک وصول کریں گے اس کے بعد کوئی ٹنڈر نہیں لیا جائے گا۔

(۳) میونسپلٹی کے خزانہ میں بیعانہ کے لئے نقد دو ہزار روپیہ جمع کرکے اسکی اصلی رسید ٹنڈر کے ساتھ آنا لازمی ہے۔ بلا رسید آئے ہوئے کسی ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا (چک نہیں قبول کی جائے گی،)

(۴) ہر ایک ٹنڈر مہربند لفافہ میں ہونا چاہئے جس کے اوپر "میونسپلٹی کے جانوروں کے راشن کی سپلائی کے لئے ٹنڈر" کا لکھا ہونا لازمی ہے۔ ایگزیکٹو آفیسر صاحب میونسپل بورڈ کانپور کے پتہ سے ٹنڈر آنا چاہئے۔

(۵) بورڈ سب سے کم قیمت والے ٹنڈر یا کسی اور ٹنڈر کو منظور کرنے کے لئے پابند نہیں ہے اور کسی بھی ٹنڈر کی نامنظوری کی وجہ نہیں بتلائی جائے گی۔

(۶) اس ٹنڈر کے سلسلہ میں دیگر معلومات میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کے دفتر سے ۱۱ بجے دن اور ۴ بجے شام کے درمیان علاوہ اتوار اور تعطیلوں کے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

(۷) جس کنٹرکٹر کا ٹنڈر منظور ہو جائے گا اس کو ٹھیک طور پر اگریمنٹ کے مطابق کام کرنے کے لئے بطور ضمانت کے دس فیصدی کے حساب سے نقد روپیہ جمع کرنا ہوگا۔

(۸) کنٹرکٹروں کو ہر چیز کا آئیٹم وار علیحدہ علیحدہ نرخ لفظوں اور ہندسوں دونوں میں لکھنا ہوگا ورنہ ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(۹) دیگر کاموں کے لئے جمع کی ہوئی بیعانہ (ارنسٹ منی) کا روپیہ اس ٹنڈر کے سلسلہ میں تبدیل نہیں کیا جائے گا۔

(۱۰) ٹنڈر کے منظور ہونے کے بعد اگر کوئی اپنا ٹنڈر واپس لے گا تو اس کا بیعانہ کا روپیہ ضبط کر لیا جائے گا۔

(۱۱) اگر کوئی ٹنڈر دینے والا ٹنڈر کی منظوری سے سات دن (۷) کے اندر اگریمنٹ نہ کرے گا تو اس کی بیعانہ کی رقم ضبط کر لی جائے گی۔

(۱۲) ۱۳، مارچ ۱۹۴۴ء کی تاریخ کے بعد بورڈ کی پہلی میٹنگ میں یہ ٹنڈر کھولے جائیں گے۔

(۱۳) یہ ٹنڈر مندرجہ ذیل اخباروں میں شایع کیا جا رہا ہے۔
ٹیلیگراف۔ سٹیزن۔ صداقت۔ ورتمان۔

(۱۴) ٹنڈر کے ساتھ سب ہی چیزوں کے نمونے مہربند تھیلوں میں آنے چاہئیں۔ بھوسہ ۵ سیر وزن سے کم نہ ہونا چاہیئے۔

محمد حبیب اللہ۔ ایگزیکٹو آفیسر میونسپل بورڈ کانپور

یوپی کے دو سرکاری افسروں کو برخاست کر دیا گیا

الہ آباد - ۲۷، فروری؛ یو۔پی کے سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۱ جنوری ۱۹۴۴ء سے مسٹر جے نگم آئی۔سی۔ایس مجسٹریٹ اور کلکٹر اور مسٹر ریاض الدین احمد خاں سپرنٹنڈنٹ پولیس کو انڈین سول سروس اور انڈین پولیس سروس سے وزیر ہند نے علیحدہ کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ دونوں اصحاب اگست ۱۹۴۲ء کے ہنگاموں کے دوران میں ضلع بلیا میں تعینات تھے ان کو اس وقت معطل کر دیا گیا تھا۔

ہندوستانی فوج میں افسروں کی کمی

نئی دہلی - ۲۶، فروری؛ آج مرکزی اسمبلی میں مسٹر کے۔ ایس گپتا نے دریافت کیا، یہ امر واقعہ ہے کہ ہندوستانی فوج میں افسروں کی کمی ہے، اگر ایسا ہے تو کمی کب پوری ہوگی۔ اور سکریٹری مسٹر ترویدی نے جواب دیا:- بہ حال بہت کم کمی ہے اور اُمید ہے کہ بہت جلد پوری ہو جائے گی۔

سوال:- کیا برما پر حملہ میں دیر افسروں کی کمی کی وجہ سے ہو رہی ہے؟

جواب:- نہیں کمی سے برما کی لڑائی پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

واشنگٹن - ۲۹، فروری؛ سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ جنوری میں بحر عرب میں ایک جاپانی آبدوز کشتی نے تارپیڈو مار کر ایک امریکہ کا جہاز ڈبو دیا۔ دسمبر کے بعد یہ پہلا جہاز ڈبویا ہے۔

...اتحادیوں کو کوئی ہوائی اڈہ نہیں دے سکتا

ترکی ریڈیو کا جواب

[illegible] ریڈیو کے [illegible] نہیں کرینگے [illegible] ایسے نازک [illegible] کرتا ہے [illegible]

انگریزی اخبار سنڈے ٹائمز نے لکھا تھا کہ اتحادیوں کی موجودہ فتوحات کو دیکھتے ہوئے ترکی کو اب [illegible] نہیں چاہیئے۔ [illegible] سامنے ابھی اطالیہ اور بحیرۂ ایجین کا جواب موجود ہے۔ اب رہا ترکی ہوائی مستقرات استعمال [illegible] قوت سے اس کا ساتھ دے گا وہ اپنے مستقرات سے [illegible] کرے گا ترکی کو [illegible] ہوائی جہازوں سے کام لے۔

[illegible] ہوتا؟

قاہرہ۔ ۴ مارچ۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کے نامہ نگار نے قاہرہ پہونچکر جو اظہار خیال کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی کی پوزیشن نہایت نازک ہو گئی ہے پھر بھی ابھی اس بات کا پتہ نہیں چلتا کہ ترکی جنگ میں شریک ہوگا یا نہیں۔ قاہرہ میں دو مرتبہ جو کانفرنسیں ہوئی تھیں ان کے نتیجہ میں ترکی اتحادیوں کی صف اول میں آگیا تھا لیکن انقرہ میں جو فوجی کانفرنس ہوئی تھی اس کے نتیجہ میں ترکی پھر پیچھے ہو گیا ہے، ترکی کے جنگ میں شریک نہ ہونے کے دو وجوہ ہیں، ایک یہ کہ وہ پوری طرح مسلح نہیں ہے اور دوسری یہ کہ روس کا اشارہ ملے بغیر وہ بلغاریہ پر حملہ کرنے کو تیار نہیں ہے۔ بہر حال یہ عام خیال ہے کہ ترکی جنگ سے بچنے کیلئے بہانے تلاش کر رہا ہے۔

برطانیہ اور مصر میں اہم سیاسی گفت و شنید

قاہرہ۔ ۴ مارچ۔ ریوٹر کے ذریعہ سے حال ہی میں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ قاہرہ میں برطانوی اور مصری مدبروں کی سیاسی سرگرمیوں میں اچانک اضافہ ہو گیا ہے۔ برطانوی سفیر مقیم مصر لارڈ کلیرن نے اور منیل سکریٹری مسٹر والٹر اسمارٹ کی معیت و رفاقت میں مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا سے دو گھنٹہ تک بات چیت کی۔ وزیر اعظم کے علاوہ مصر کے فنانس منسٹر میر امین عثمان پاشا سے انکی بات چیت جاری ہے۔

ہز ہائنس سلطان مکلا

بمبئی۔ ۳ مارچ۔ سلطان مکلا ہز ہائینس سر صالح بن غالب القاطی نے اخباری نمایندوں کو بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر عرب ملکوں کی فیڈریشن کامیابی کے ساتھ قائم کر دی گئی تھی اس سے عرب ملکوں میں کامل اتحاد ہی ظہور میں نہیں آجائے گا بلکہ عربوں کو اس سے بہت زیادہ فائدہ بھی پہونچے گا اور انفرادی طور پر ہر عرب ریاست کی طاقت میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ موصوف اپنے ولیعہد شہزادہ اودھ القاطی کے ہمراہ ایک ہفتہ ہوا جب ہندوستان تشریف لائے ہیں۔ موصوف اجمیر شریف میں درگاہ خواجہ غریب نواز کی زیارت کر کے بمبئی وارد ہوئے ہیں اور حیدرآباد تشریف لے جا رہے ہیں) موصوف ایک خوشحال ریاست کے فرماں روا ہیں۔ آپنے اپنی ریاست کے وسائل اتحادیوں کی مساعی جنگ میں امداد کے طور پر انکے حوالے کر دیئے ہیں۔ فلسطین کو وطن یہود بنانے کے متعلق آپنے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ کسی عرب ملک میں یہودیوں کو غلبہ دیدیا جائیگا تاہم اگر ایسا کیا گیا تو عالم اسلام کی تشویش یقینی ہے۔

ترکی کو صرف ۴ فیصدی جنگی سامان سپلائی کیا گیا

انقرہ۔ ۵ مارچ۔ کل رات انقرہ ریڈیو نے برطانیہ اور ترکی کے تعلقات اور ترکی کو سامان کی سپلائی کے بارے میں استنبول کے اخبار "انشام" کا تبصرہ پڑھ کر سنایا جس میں لکھا تھا کہ "برطانیہ میں ابھی تک ایسے حلقے موجود ہیں جو ابھی تک ہمارے رویہ کو اچھی طرح نہیں سمجھتے، یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ حکومت ترکی، برطانیہ اور ترکی کے دوستانہ تعلقات کا ہمیشہ زبردست احترام کرتی رہی ہے۔ لیکن اب حکومت خود یہ دیکھ رہی ہے کہ برطانی اخباروں میں ترکی کے بارے میں غیر مناسب باتیں لکھی جا رہی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ موجودہ سنکٹ دونوں ملکوں کے درمیان گہری دوستی کی صورت میں ختم ہو گا۔ ترکی برطانیہ اور ترکی کے درمیان معاہدہ کا ہمیشہ پابند رہا ہے، برطانیہ کو یہ سب اچھی طرح معلوم ہے۔

اگر لڑائی میں ہماری شرکت مشترکہ محاذ کے لئے مفید ثابت ہوئی تو ہم لڑائی میں ضرور شریک ہوں گے۔ وعدہ کئے ہوئے سامان میں سے برطانیہ نے ترکی کو غیر ضروری سامان سو فیصدی سپلائی کر دیا لیکن ضروری سامان صرف ۴ فیصدی سپلائی کیا گیا ہے۔ اتحاد کیلئے یہ ضروری ہے کہ اتحادی قومیں اپنے ساتھی کا اتنے ہی خیال رکھیں جتنا کہ وہ اپنا رکھتی ہیں۔

ہولی

از جناب ثروش عسکری طباطبائی لکھنوی

ہولی کی رنگ رلیوں سے معمور ہے فضا
راتیں بھی ہیں بہار کی دن بھی ہیں جشن کے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ساجن کے انتظار میں اک ماہوش پری
ہے آستانِ ناز پہ اپنے کھڑی ہوئی
نوخیز جسم غرق ہے رنگِ شہاب میں
خالِ سیہ بھی عارضِ نورس کے پاس ہے
ساجن جو نکلے رنگ سے گلنار کر دیا

دورِ طرب ہے جوش پہ ہے رحمت [illegible]
افسانے تازہ ہوتے ہیں رادھا کرشن کے
[illegible] محبت کی چہلیاں
[illegible]
[illegible]
سرتا قدم شباب، ہمہ حسن و دلبری
تصویر چوکھٹے میں ہو گویا جڑی ہوئی
کچّی کلی کو جیسے ڈبو دو شراب میں
شام اودھ بھی صبحِ بنارس کے پاس ہے
پچکاری وہ چلائی کہ سرشار کر دیا

لیکن وہ ہولی کم نہیں ہرگز جنون سے
زردار کھیلتا ہے جو مفلس کے خون سے

روزی کی دھن میں ٹھوکریں کھا کھا کے دربدر
شوہر کے انتظار کی مورت بنی ہوئی
بیکس تھی الم کی نشانی لئے ہوئے
تھے رنگ کے نہ دام تو شرما کے رہ گئی
مزدور بھی الم سے ہم آغوش ہو گیا
بیوی بھی فرطِ یاس سے تیورا کے گر پڑی
پھر تو وفا پہ دونوں جہاں کی نوید لی
القصہ خوں جو اشکوں سے رل مل کے یوں بہا

مزدور ایک آیا تھا ہولی کے روز گھر
بیوی تھی در پہ آس لگائے کھڑی ہوئی
زخمی شکست خوردہ جوانی لئے ہوئے
قطرے لہو کے آنکھوں سے برسا کے رہ گئی
دل میں اُٹھی وہ ٹیس کہ بیہوش ہو گیا
اک خوف ناشناس سے تھرا کے گر پڑی
بازو کی رگ غریب حسینہ نے چھید لی
اُس نے لہو سے عہد یہ سینے پہ لکھ لیا

پہلے وطن سے رنگِ غریبی مٹائیں گے
جیتے رہے تو بعد کو ہولی منائیں گے

ہفت روزہ ... کانپور

جلد ۳۹ | کانپور شنبہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۱

مرکزی بجٹ

حکومت ہند کے فائننس ممبر سر جیرمی ریزمین نے مرکزی اسمبلی میں سنہ ۴۵-۱۹۴۴ء کیلئے جو سالانہ بجٹ پیش کیا ہے اُس کا مجموعی اثر یہ ہوگا کہ عوام پر ٹیکس کا بار اور بھی بڑھ جائے گا۔ حکومت کی طرف سے ٹیکسوں کے اضافہ کے سلسلہ میں بار بار یہ خیال پیش کیا جا رہا ہے کہ اس کا مقصد صرف یہی نہیں ہے کہ مزید آمدنی حاصل کی جائے بلکہ یہ بھی ہے کہ اس ذریعہ سے "انفلیشن" یعنی بڑھی ہوئی کرنسی کے اثرات کو کم کیا جائے۔ حکومت کہتی ہے کہ چونکہ عوام کی طاقت خریداری میں بڑا اضافہ ہو گیا ہے اور اس کا اثر براہ راست اشیاء کی گرانی پر پڑتا ہے اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی جیبوں کو ہلکا کر کے ان کی طاقت خریداری کو کم کر دیا جائے تاکہ چیزوں کی قیمتیں گرنے لگیں۔ پچھلے دنوں ریلوے بجٹ کے سلسلہ میں سر ایڈورڈ بنتھل نے بھی ... کرایہ بڑھانے کے جواز میں پیش کیا تھا اور اب سر جیرمی ریزمین بھی بعض مسائل کے سلسلہ میں اسی خیال کو دُہرا رہے ہیں۔ ہمیں اس پر انگلستان کے مشہور مفکر و مصنف جارج برنارڈ شا کا یہ قول یاد آ گیا ہے کہ برطانوی قوم اپنے ہر قابل اعتراض مقصد کے لئے معقول سے معقول دلیل پیش کرنے میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔

بہر حال اب سر جیرمی ریزمین کے پیش کردہ بجٹ پر ایک نگاہ ڈالئے۔ پہلی بات یہ ہے کہ یہ ایک خسارہ کا بجٹ ہے اس سال میں جو گزر رہا ہے حکومت کو ۹۲ کروڑ روپے کا گھاٹا ہوا ہے اور اب سنہ ۴۵-۱۹۴۴ء کے بجٹ میں ۸۰ کروڑ روپیہ کے گھاٹے کی توقع ہے۔ نئے سال کے لئے سر جیرمی ریزمین نے جو مالی صورت حال پیش کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:-

سول اخراجات کا تخمینہ	۸۰٫۵۷ کروڑ روپیہ
ڈفنس کے اخراجات کا تخمینہ	۲۷۶٫۶۱ کروڑ روپیہ
میزان اخراجات	۳۶۳٫۱۸ کروڑ روپیہ
ٹیکسوں کی موجودہ سطح کی رو سے مجموعی آمدنی	۲۸۴٫۹۷ کروڑ روپیہ
خسارہ کا تخمینہ	۷۸٫۲۱ کروڑ روپیہ

مندرجہ بالا اعداد و شمار میں میزان اخراجات ۳۶۳ کروڑ روپیہ ہے، یہ سنہ ۴۵-۱۹۴۴ء کا تخمینہ ہے، ممکن ہے حقیقی اخراجات اس سے بھی کچھ زیادہ بڑھ جائیں اب آپ غور فرمائیے کہ سال میں ۳۶۵ دن ہوتے ہیں اور اس مدت کے اندر اخراجات کا موجودہ تخمینہ ۳۶۳ کروڑ ہے، یعنی ایک کروڑ روپیہ روزانہ جنگ سے پہلے کا بجٹ تقریباً صرف ۸۵ کروڑ روپیہ سالانہ پر مشتمل ہوتا تھا اسی سے اندازہ ہو جائے گا کہ ادائیگی ٹیکس اور اخراجات کے سلسلہ میں ہندوستان کہاں سے کہاں پہونچا ہے اور یہ سوال سامنے آ جائیگا کہ کیا یہ غریب مُلک اِس بڑھتے ہوئے بار عظیم کو برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

سر جیرمی ریزمین کے پیش کردہ بجٹ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کا کوئی قدم اصلاح کی طرف نہیں بڑھتا ہے اور وہ پوری مستقل مزاجی کے ساتھ بڑھتے ہوئے اخراجات اور ٹیکسوں میں اضافہ کی پالیسی پر گامزن ہے، اگرچہ فائننس ممبر اپنی تقریر میں اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ اب بھی مسلسل نگرانی اور ہوشمندی کی ضرورت ہے تاہم وہ یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ ملک کی اقتصادی حالت پہلے سے بہتر ہو گئی ہے، اور گزشتہ چند ماہ میں کسی حد تک اس حال میں پائیداری اور مضبوطی پیدا ہو گئی ہے، یہ خیال سر جیرمی ریزمین کے دل میں غالباً اس لئے پیدا ہو گیا ہے کہ وہ تمام وقتی چیزوں کو صرف ایک "ٹیکس وصول کنندہ" کے نقطۂ نگاہ سے دیکھتے ہیں، اگر وہ اس نقطۂ نگاہ کو ترک کر دیتے اور اپنے خیال کو اپنی خواہش کی پیداوار نہ بناتے تو موجودہ مالی سال کے واقعات میں آئندہ مالی سال کی بجٹ کی تیاری کے لئے ان کو بہت سے اچھے سبق مل جاتے، غذائی اشیاء کی کمی کے باعث قحط کے سے حالات، ٹرانسپورٹ کے نقائص، لوگوں کی طاقت خریداری سے کہیں بڑھی چڑھی ہوئی گرانی، اور طرح طرح کی دوسری مشکلات میں ان کی رہنمائی کے لئے بہت سی مفید چیزیں موجود تھیں، وہ اپنی موجودہ پالیسی کے جواز میں یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ حکومت کی مالی حالت مضبوط ہونی چاہیئے، ہمیں اس نظریہ سے انکار نہیں لیکن کیا ہمارے ماہر مالیات فائننس ممبر نے اس موٹی سی بات پر بھی دھیان دیا ہے کہ عوام کی خوشحالی اور اقتصادی بہتری ہی پر کسی حکومت کی ... جا سکتی ہے؟

نئے مرکزی بجٹ میں بعض ... ٹیکسوں میں اضافہ، اور چند دیگر تجویزوں کی صورت حال یہ ہے، چائے، قہوہ اور سپاری پر چار آنے فی سیر نیا اکسائز ٹیکس لگایا گیا ہے، تمباکو اور اسپرٹ پر موجودہ سرچارج میں اضافہ کر دیا گیا ہے اور یہ توقع کی گئی ہے کہ تمباکو پر مزید ٹیکس کے ذریعہ دس کروڑ روپیہ کی آمدنی حاصل کی جائے گی، محصولات یعنی "کسٹمز" پر جو ہنگامی سرچارج بیس فی صدی موجود ہے وہ آئندہ سال بھی جاری رہے گا زیادہ منافع پر ٹیکس کے جبریہ ڈپازٹ کی رقم میں اضافہ کر دیا گیا ہے، انکم ٹیکس ادا کرنے والوں کو یہ آسانی بہم پہونچائی گئی ہے کہ قابل ٹیکس کم سے کم سالانہ آمدنی کو ڈیڑھ ہزار روپیہ سے دو ہزار روپیہ کر دیا گیا ہے یعنی جس شخص کی سالانہ آمدنی دو ہزار روپیہ سے کم ہوگی اس کو کوئی انکم ٹیکس نہیں دینا ہوگا اس سے متوسط درجہ کے لوگوں کو یقیناً فائدہ پہونچے گا اور جن کی آمدنی دو ہزار روپیہ سالانہ سے کم ہے اُن کا بار ہلکا ہو جائے گا۔ سنہ ۴۵-۱۹۴۴ء کے بجٹ میں سائنٹفک اور صنعتی ریسرچ کے لئے بھی سرکاری گرانٹ میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

ان تمام حالات پر غور کر کے ہم جس معقول نتیجہ پر پہونچ سکتے ہیں وہ یہی ہے کہ عوام کی اقتصادی مصیبتوں کو دُور کرنے، ملک میں پیداوار کے ذرائع بڑھانے، عوام میں مشکلات کے مقابلہ کی طاقت پیدا کرنے، لوگوں کی اقتصادی حالت کو بہتر اور مضبوط بنانے، اُن کے معیار زندگی کو بلند کرنے اور اُن کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کی بجائے، سر دست حکومت کا مقصد صرف یہ ہے کہ ٹیکسوں کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ آمدنی حاصل کی جائے اور مستقبل کو اپنی خبر گیری کرنے کے لئے چھوڑ دیا جائے۔

سر جیرمی ریزمین نے اپنی تقریر میں دو اہم اور مفید مقاصد کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ایک یہ کہ نئے دَور میں نئے ہندوستان کی تعمیر کے ذرائع پیدا کئے جائیں، دوسرے یہ کہ موجودہ وقتی مشکلات اور پریشانیوں کو دُور کیا جائے لیکن سنہ ۴۵-۱۹۴۴ء کے مرکزی بجٹ میں ان مقاصد کے حصول کا کوئی ذریعہ ہمیں دکھائی نہیں دیتا۔

میونسپل ضمنی الکشن

کانپور میونسپلٹی نوٹس

پبلک کو اطلاع دیجاتی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ کے ممبران یعنی مسٹر دھنی رام گپتا اور پنڈت جگت نرائن شکلا کے وارڈ نمبر ۸ - ...

ان کے تعلقات خلوص و محبت پر قائم ہو ...

آخر میں مسٹر پتلی کی طرف سے ایٹ ہوم دیا گیا۔

۰ مارچ کو رات کو ہندوستانی برادری کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ مسٹر ان ... کے ہیر تیا منیجنگ ڈائرکٹر فری انڈیا جنرل انشورنس کمپنی کے بنگلہ پر مسٹر آر. منوہر لال وائی. ایم. سی. اے کی صدارت میں ہوئی جسمیں کبیر ڈے منانے پر بحث مباحثہ ہوا اور یہ طے ہوا کہ کبیر ڈے نومبر سنہ ۱۹۴۴ء میں منایا جائے اور اسکی تفصیلات طے کر کے جنرل باڈی کو پیش ہوا میٹنگ سے پیشتر ممبران کو مسٹر ہیر تیا کی طرف سے شاندار ڈنر دیا گیا۔

سٹی مسلم لیگ کا انتخاب

سٹی مسلم لیگ کے مجلس انتظامیہ کے ممبران منتخب ... ۵۰۹ ہیں۔ آئندہ سال کیلئے عہدہ داران کا انتخاب ہونیوالا ہے لیکن لیگ میں دو زبردست پارٹیاں ہو گئی ہیں جس کی وجہ سے یہ انتخاب ملتوی ہو گیا ... اب دوبارہ ۱۰ مارچ کی تاریخ مقرر ہے۔ پراونشیل مسلم لیگ نے اس کے لئے ریٹرنگ افیسر مسٹر اعزاز رسول کو مقرر کیا ہے۔

کامیابی کیلئے دونوں ... زبردست جد و جہد کر رہی ہیں۔

میونسپل ... کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی ... رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا ... میں ہوا۔

... پیشتر پنڈت سری رتن شکل ایم. ال. اے کی ... شقیع کی بیوی اور بابو منالال گپتا کے ... کا رزولیوشن پاس ہوا اور پانچ منٹ کے لئے جلسہ ... ہوا۔

جلسہ میں ... اہم معاملات میں مسٹر مارگن کا خط تھا، جسمیں آپنے ایک محتاج خانہ قائم کرنیکی اسکیم مرتب کرنیکی تحریک کی تھی۔ بحث کے بعد اس اسکیم کو مکمل کرنے کیلئے بورڈ نے بابو دوارکا پرشاد سنگھ مسٹر وحید احمد اور مسٹر مارگن کی ایک سب کمیٹی مقرر کی ...

بورڈ نے سائیکل پر ٹیکس تین روپیہ سالانہ لگانا منظور کر لیا ہے۔ آئندہ سے سائیکل رکھنے والے کو تین روپیہ سالانہ ٹیکس دینا ہوگا۔

گورنمنٹ نے جن ممبران کو بورڈ سے ہٹایا ہے اُنکی جگہ کو بھرنے کیلئے الکشن کی تاریخ ۲۲ مارچ مقرر کی گئی ہے بورڈ نے دوسرے ٹیکسوں پر غور کرنے کیلئے بھی ایک سب کمیٹی بنائی ہے۔

کرایہ نہ بڑھانے کا حکم

گورنمنٹ نے کرایہ نہ بڑھانے کے متعلق مندرجہ ذیل حکم شائع کیا ہے۔

میونسپل بورڈ کے اندر دوکانوں اور گوداموں کا کرایہ بلا حکومت کی اجازت کے اس سے زیادہ نہیں بڑھایا جائیگا جو کہ دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء میں تھا۔

یہ حکم جدید تعمیر دوکانوں اور گوداموں پر بھی نافذ ہوگا یعنی جدید تعمیرات کا کرایہ دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء کے کرایہ کے اوسط سے مقرر کرنا ہوگا۔

لیبر ویلفیر ۵ مارچ کو لیبر ویلفیر سنٹر کے کھیلوں کے تقسیم انعام کا جلسہ ہوا۔ مسٹر پنت لیبر افیسر نے کام پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ملوں کے اندر اور مزدوروں کی بستیوں میں کام کرنے کے علاوہ مل مالکان مزدوروں کیلئے مکانات بنانے میں ڈپارٹمنٹ کی مدد کریں۔

پریم کے شکار

معلوم ہوا ہے کہ کانپور گاندھی نگر میں ایک نوجوان لڑکا اور لڑکی آپسمیں شادی کرنیکی کوشش میں ناکامیاب رہ کر زہر کھا کر دائمی نیند سو گئے۔ یہ دونوں انٹرنس کلاس کے اسٹوڈنٹ تھے اور دونوں کی شادی ہندو قانون کے مطابق نہیں ہو سکتی تھی۔

تقسیم انعام ۵ مارچ کو سر رابرٹ مننرز منیجنگ ڈائرکٹر برٹش انڈیا کارپوریشن نے گورنمنٹ لیبر ویلفیر سنٹر درشن پوروہ میں لیبر ویلفیر ٹورنامنٹ کے انعامات تقسیم کئے۔

اپر انڈیا چیمبر اپر انڈیا چیمبر آف کامرس نے

... کئے گئے۔

... بیمار جانوروں کو اس ...

... اور سو ساؤ ...

... روپیہ

جلسہ میں مسٹر جے ... کے ... کرتے ہوئے کہا کہ سوامی دیو ... قدر اچھی تھی کہ آج ہندوستا ... واحترام کے ساتھ لیا جاتا ہے ... مندوں سے اس انسٹی ٹیوشن ... روپیہ دیئے۔ اس موقع پر اور لوگوں ... جنکی میزان تقریباً ساڑھے پانچ سو روپیہ ہوئی۔

مولانا محمد علی میموریل سوسائٹی

... صاحب کی صدارت میں مولانا محمد علی میموریل سوسائٹی کی میٹنگ ہوئی جسمیں دیگر مسائل کے علاوہ ایک ورکنگ کمیٹی بنائی گئی اور خواجہ مسٹر اسمٰعیل بٹ اڈیٹر مقرر کئے گئے۔

تلک کی رسم

۶ مارچ کو مسٹر و مسز بی. پی سریواستوا کے بڑے صاحبزادہ مسٹر رامیشور پرشاد کے تلک کی رسم ادا ہوئی جسمیں شہر کے معزز ہندو مسلمان شریک تھے خاص خاص حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:-

آنریبل سر جوالا پرشاد سریواستوا۔ رائے بہادر ڈاکٹر برجیندر سروپ۔ رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا، رائے بہادر مان سنگھ، ڈاکٹر مراری لال، ڈاکٹر جواہر لال، خان بہادر بشیر احمد، مسٹر ایس. ایم بشیر، مسٹر ایس. ایم منیر، مسٹر محمد حبیب اللہ، مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ ...

تاجروں کے مطالبے

... اُنھوں نے مندرجہ ذیل مطالبات کئے:۔ ... اڈوائزری بورڈ بنایا گیا ہے اسمیں تاجروں کے طبقہ سے چار ... ایسوسی ایشن کے نمایندوں نے کہا کہ ڈر... دوائیوں کے موجودہ اسٹاک کے ریٹرن بھیجنے کیلئے ۱۰ سے بڑھا کر ۲۰ تاریخ کر دینا چاہیئے۔

نمایندوں نے تاجروں کی دشواریاں بھی بتائیں جو ہورڈنگ اور پرافیٹرنگ آرڈیننس پر عمل کرنے سے پیدا ہو گئی ہیں اور یہ درخواست کی کہ نالشوں اور تلاشیوں کے معاملہ میں حکام کو چاہیئے کہ وہ مشکلوں کو دور کرنے کیلئے زیادہ موافق رویہ اختیار کریں۔ چند چیزوں کی قیمت مقرر کرنیکے سوال پر بھی غور کیا گیا۔

کانپور کے راشننگ افیسر مسٹر سی. اے. ہربرٹ اور مسٹر جی. پی مہروترا اور مسٹر ایم. ایس چوہری جو بالترتیب مرچنٹ ایسوسی ایشن کے صدر اور نائب صدر ہیں ان لوگوں نے بھی بحث و مباحثہ میں حصہ لیا تھا۔

کپڑے کے متعلق سرکاری ہدایات

مسٹر جے. سی. شکلا ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کانپور نے کپڑوں کے متعلق مندرجہ ذیل ہدایات شائع کرائی ہیں:-

گورنمنٹ نے کچھ کپڑوں پر مہر نہیں لگائی ہے جس کو بیوپاری جولاہوں کے ہاتھ سے بنائے ہوئے کے نام سے ثابت کر سکتے ہیں۔

وہ اشخاص جن کے پاس ایسے کپڑے ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ ان کے نمونے ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کے دفتر میں اس اسٹامپ کے سسٹم سے بچنے کیلئے لائیں۔

ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کانپور نے منگل کو تمام بیوپاریوں کی توجہ ٹکسٹائل کمشنر کے نوٹیفکیشن ۱۳ ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء پر دلائی ہے جو ہر مہینہ درآمد کئے ہوئے کاٹن کلاتھ کے ریٹرن کے داخل کرنے کے متعلق ہے اُنھوں نے کہا ہے کہ یہ ایک اسپیشل ریٹرن ہے اور اس کو کپڑے اور سوت کے اسٹاک کے ماہانہ ریٹرن کے ساتھ نہیں ملانا چاہیئے۔

... ہولی ...

... آبکاری کی ...

... ڈاکے ...

... گرفتاری ...

... زیادہ قیمت ...

اسے ایوانِ نمایندگان نے مسترد کر دیا ہے، پریسیڈنٹ روزویلٹ کو اس کا افسوس تو ضرور ہوگا مگر ہمیں اس بات پر افسوس ہے کہ اُنھوں نے ہندوستان کے وائسرائے کے اختیارات سے کوئی سبق نہیں لیا، یہاں کی مرکزی اسمبلی میں جو بجٹ یا جو سرکاری تجویز ... وہ سرٹفکیٹ کے ذریعہ پھر نافذ

جذبات کا خون

(بقیہ صفحہ ۴ کا)

سال کے اندر اندر اس کا گٹھیلا جسم دیکھنے دکھانے کے لایق ہو گیا۔

جھمیا اس کے ساتھ بہت خوش تھی، ابن میں وہ دونوں ساتھ ساتھ مویشی چراتے، کھیلتے پالتے اور ایک دوسرے

...

چڑھیں دو دولھا بنوں گا اور تو دولھن، میں پرسے ایک جوڑی بازوبند ایک گلے کا ہار اور ایک جوڑی کنگن لاؤں گا۔"

جھمیا کے سندر مکھڑے پر پیش کر حیا کی سُرخی بکھر جاتی ہے اور وہ اپنے پیارے پیارے پتلے پتلے ہونٹوں پر تبسم لا کر شرما کر سر جھکا لیتی ہے۔

چوکیدار اپنے ان تصورات میں غرق تھا کہ اسے باغ کے اس رُخ کی طرف سے جو جنگل کے رُخ پر تھا کچھ آوازیں آئیں۔

چوکیدار کے دماغ کے پردے پر اپنے شاندار مستقبل کی تصویریں اُبھرنی شروع ہو گئی تھیں وہ خود دولھا اور اپنی جھمیا کو دولھن بنا ہوا دیکھ رہا تھا۔

مگر ان آوازوں کو سُن کر وہ حویلی کے دروازے میں

...

ی کوشش کریں، میں ابھی پولیس کو فون کرتا ہوں اتنے میں تم ان کا مقابلہ کرو۔

یہ کہہ کر اُنھوں نے حویلی کے تمام دروازے اور کھڑکیاں اندر سے بند کر لیں۔

چوکیدار نے پوچھا "میرے لئے کیا حکم ہے سرکار!"

"حکم کیا پوچھتا ہے، اپنا فرض پورا کر،" سیٹھ جی نے جواب دیا۔

"مگر"—

"مگر کیا؟ یہ اگر مگر کا وقت ہے!"

"ہم لوگ مٹھی بھر ہیں اور بلوائی بہت ہوں گے!"

سیٹھ جی نے اس کا کوئی جواب نہ دیا جس کھڑکی میں سے وہ بول رہے تھے وہ بھی بند کر لی۔

بلوائی آ گئے وہ تعداد میں بہت زیادہ تھے کل ہی شہر میں بڑا زبردست فساد ہوا تھا یہ لوگ امیروں کو لوٹتے پھر رہے تھے اور بدامنی سے پورا پورا فائدہ اُٹھا رہے تھے۔

چوکیدار نے شہر آنے کے بعد بندوق چلانی سیکھ لی تھی اس نے چلّا کر کہا "بلوائی بہت زیادہ ہیں سرکار۔ آپ اپنی بندوق دیدیں تو میں ان کو روک سکتا ہوں!"

سیٹھ جی نے کھڑکی ذراسی کھولی اور کواڑوں کی درمیانی درز میں سے چلّا کر کہا "بندوق کیسے دیدوں میں خود نہ پھنس جاؤں گا، پولیس مجھے ملزم قرار دیدے گی!"

"تو میں بھاگ جاتا ہوں!"

بھاگے گا تو میں تجھے کالے پانی بھجوا دوں گا، کیا تو نے وقت پڑے پر بھاگنے کے لئے میرا نمک کھایا ہے، اپنی جھمیا کا من موہنا مکھڑا چوکیدار کی نظروں کے سامنے آ کھڑا ہوا اپنے دولھا اور جھمیا کے دولھن بنے ہونے کا منظر ایک جھپکی کی طرح اس کی آنکھوں کے سامنے سے گزر گیا۔

۵

... لے ایڈیٹروں پر پابندی

لکھنؤ۔ ۳، مارچ! ڈپٹی کمشنر لکھنؤ نے زیر دفعہ ۱۴۴ قانون ضابطہ فوجداری لکھنؤ اور چھاؤنی کے تمام ایڈیٹروں، پرنٹروں اور پبلشروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس قسم کا کوئی آرٹیکل، پمفلٹ اور اشتہار وغیرہ شائع نہ کریں جس سے فرقہ وارانہ جذبات بھڑکیں اور امن عامہ کو خطرہ پیدا ہو۔

ایڈیٹروں کو یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایسی خبر یا رائے بھی شائع نہ کریں جس سے فرقہ وارانہ جذبات بھڑکیں۔ یہ حکم ۱۴ روز تک نافذ رہے گا۔

...

سندھ کے قتل میں ... ناکام رہی جیسا کہ اس اسپیشل ٹربیونل کے فیصلہ میں لکھا ہے جس نے مسٹر اللہ بخش کے قتل کے مقدمہ کی سماعت کی تھی۔

سپیکر نے اس بنا پر تحریک کو خلاف قاعدہ قرار دیدیا کہ ابھی یہ معاملہ عدالت کے روبرو پیش ہے کیونکہ اس کے بارے میں ہائیکورٹ میں اپیل دائر کیا جا سکتا ہے، وزیر اعظم نے ہاؤس کو یقین دلایا کہ عدالت کے فیصلہ کا مطالعہ کرنے کے بعد اگر حکومت کو کسی شخص کے خلاف خواہ وہ کتنے ہی اعلیٰ رتبہ پر کیوں نہ ہو الزام ثابت ہونے کا یقین ہو گیا تو وہ اس کے خلاف کارروائی کرنے سے ہرگز گریز نہیں کرے گی۔

ترکی حکومت کی سرگرمیاں

انقرہ۔ ۵، مارچ! ترکی کی حکومت ان سیاسی جلاوطنوں کی جانبدار سرگرمیوں کو روکنے کیلئے ایک قومی تحریک شروع کر رہی ہے، جو عراق۔ فارس۔ سیریا سے بھاگ کر ترکی آ گئے تھے، اس سلسلہ میں بہت سے جلاوطنوں کو تنبیہ کر دی گئی ہے۔

... ہندوؤں کی ... بڑھائی جائے گی

... ٹیٹسمین' کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے ... میں اس قسم کی افواہیں بڑے زور ... ایگزیکٹو کونسل میں چند اہم تبدیلیاں ... اور پوسٹس اور وار کے محکمہ کے ممبروں ... پر چلا ہے۔ ہوم ممبر سر میکسویل کے جانشین ... ہونے والا ہے، ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا آیا ... وں کے عہدہ کی میعاد میں توسیع کی جائیگی ... رکھا جائے گا۔ اسمبلی کے کچھ ممبروں کا یہ ... وائسرائے اپنی کونسل میں ہندوستانی ممبروں کی ... اضافہ کریں گے۔ یہ بھی خیال ہے کہ بنگال میں تمام پارٹیوں میں ایک مشترکہ حکومت قائم کی جائے گی، گورنر بنگال ... سرگیسی اس سلسلہ میں کوشش کر رہے ہیں۔

دریں اثنا نان پارٹی لیڈر سر تیج بہادر سپرو، سر جگدیش پرشاد۔ راجہ مہیشور دیال ممبران اسمبلی سے اس بارے میں بات چیت کر چکے ہیں۔ آیا نان پارٹی لیڈروں کی کانفرنس بلائے جانے کی کوشش کی جائے اور سیاسی جمود حل کرنے کی کوشش شروع کی جائے۔

جہیز کے خلاف قانون

حیدرآباد۔ ۴، مارچ! سندھ اسمبلی میں جہیز کے خلاف موجودہ قانون کو زیادہ سخت کرنے کے لئے ایک اور قانون پاس ہو گیا جس کی رو سے جہیز حاصل کرنا جرم ہو گا مگر جہیز ... جرم نہیں ہو گا کیونکہ یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے دباؤ میں آ کر نہیں دیا ہے، اس کے علاوہ شادی سے تین سال پہلے سے لے کر تین سال بعد تک لڑکی والوں سے کوئی تحائف لینا بھی جرم ہوگا۔

عمل کرو۔

بات اندازہ کے مطابق کرو۔

ہر ایک کا حق پہچانو اور لوگوں کی قدر کرو۔

نفع اور نقصان میں اپنی دولت کا امتحان کرو۔

نادان سے دُور رہو اور دانا کو دوست بناؤ۔

کارِ خیر میں پُوری مستعدی دکھاؤ۔

بات دلیل کے ساتھ کرو۔

دوستوں کو عزیز جانو۔

استاد کی قدر باپ سے زیادہ کرو۔

مہمان کی بقدر مراتب خدمت کرو۔

بنگال میں قحط نہیں پڑے گا

کلکتہ۔ ۲ مارچ، بنگال کونسل میں ۴۵-۱۹۴۴ء کے بجٹ پر عام بحث ختم کرتے ہوئے فائننس ممبر مسٹر تی سی گوسوامی نے یقین دلایا کہ بنگال میں آیندہ سال قحط نہیں پڑے گا۔

مجرم:۔ حجام ہوں اور سرکار ... چاہتا ہوں۔

بوڑھا:۔ اے میری لڑکی کے اور تمہارے درمیان کونسی چیز مانع ہے؟

نوجوان:۔ آپ،

ایک مریض ڈاکٹر کے سامنے اپنی بیماری کی علامات بیان کر رہا تھا:۔

"مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فولادی ہاتھ میرے سینہ کے گرد ہیں، میرے سر پر درانتی چل رہی ہے، میرا دل اسٹیم انجن کی طرح چلتا ہے، میری آنکھیں آگ کے گولے ہیں، میرا گلا پتھر کے مانند ہے، میرے پاؤں من من بھر کے معلوم ہوتے ہیں"

ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا:۔ "تو پھر آپ برائے مہربانی سیدھے "موت گھر" چلے جائیے"

فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ

واشنگٹن۔ ۳ مارچ، عراق سینیٹ کے صدر جمیل المدافعی نے امریکہ کی سینیٹ کی غیر ملکی کمیٹی کے چیرمین کو ایک تار بھیجا ہے جس میں ان سے اپیل کی ہے کہ وہ ریزولیوشن واپس لے لیں جس کے ذریعہ اُنھوں نے فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ پر سے پابندی اُٹھانے کا مطالبہ کیا گیا۔

ہند کے اندر ریڈیو کے ۱۷۷۵۲۹ لائسنس موجود تھے جبکہ جنوری ۱۹۴۳ء ... ۱۶۵۴۲۵ تھی۔

مُردہ خر کو ... کرنے کے تو بہت سے واقعات ... معلوم ہوا ہے کہ خاص خاص حالات ... انسانوں کو بھی زندہ کرنا شروع ... ڈاکٹر خوبینکو نے ماسکو میں اخبار ... نامہ نگار کو بتایا کہ وہ چند منٹ کے ... کو بھی زندہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں ... کشی کر لی تھی۔

اختلاج قلب کے دردوں کے ذریعہ جن لوگوں کی موتیں واقع ہوتی ہیں ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ ان کو دوبارہ زندہ کیا جا سکتا ہے۔ غرضکہ مُردہ انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی جدوجہد نہایت وسیع پیمانہ پر جاری ہے۔

فلسطین میں ہنگامہ

لندن۔ ۲ مارچ، کل پارلیمنٹ میں نوآبادیات کے نائب وزیر نے اعلان کیا کہ ... فلسطین میں ان لوگوں کے خلاف عملی کارروائی کی جا رہی ہے ... ہنگاموں کے ذمہ دار ہیں، اُنھوں نے کہا کہ حال کے ... موں کی تفصیل سے پتہ چلتا ہے کہ وہ فلسطین کی ... ور سرکاری جائداد کے خلاف تھے۔ حیفہ، جاف... ور تل ابیب میں بم پھٹنے کے واقعات ہوئ...

نئی ... مارچ، جنوری ۱۹۴۴ء میں برطانی ...

... چاند کی ... باغ نور میں نہایا ہوا معلو... میں سامنے باغ کا حسین منظ... اُونچے اُونچے درخت ترا... چوڑی روشیں، فوارے گ... چوکیدار کی نظروں سے اوجھل...

اس وقت وہ اپنے گاؤں کی ... پہاڑ کی تلہیٹی میں ندی کے کنارے چھوٹا سا ... وہاں نہ چوڑی چوڑی بڑی سڑکیں ہیں، نہ اُونچ... ہیں نہ وہاں موٹریں پوں پوں کرتی ... ہیں نہ اتنی آمد و رفت ہے، گاؤں میں ایک ہی گلی ہے اُس راستے کی اس گلی کے دونوں طرف کچے کچے مکان ہیں جن میں ... ہوئے جلتے ہیں۔

رات سائیں سائیں کرتی ہوئی گزر رہی تھی، چوکیدار حویلی کے دروازے میں جاڑے کی سرد ہوا کے جھونکوں کی خنکی سے بالکل بے خبر اپنے گاؤں میں پہنچا ہوا تھا۔

گاؤں کی فضا میں جھمیا کا گورا گورا چاند جیسا مکھڑا اسے اس طرح دمکتا ہوا نظر آنے لگا جیسے آسمان میں چاند۔

گجر نے ٹن ٹن کر کے بارہ بجائے، چوکیدار چونکا، وہ حویلی کے دروازے سے سڑک پر آیا اور حویلی کے گرد ایک چکر لگا آیا، مگر اس کا خیال اس وقت اپنے گاؤں ہی میں پڑا ہوا تھا۔

... موہنا مکھڑا کیسے پر رکھے اپنے گورے گور... پیچھے اپنی سڈول اور بھرواں کلائی لگائے ...

جھمیا کا تصور کرتے ہوئے کچھ ایسے ... اس کے دل کے پردے پر کھنچے ہوئے تھے اور جنھیں وہ گاؤں چھوڑ کر شہر آنے کے بعد وہ بار بار چشم تصور سے اس طرح دیکھتا رہتا تھا جیسے کوئی بچہ اپنے خوبصورت کھلونوں کو بکسوں میں سے نکال کر سجاتا ہے اور خوش ہو ہو کر انھیں دیکھتا ہے۔ یہ مناظر اس کی نظروں کے سامنے پھرنے لگے۔

... اس ... بجانے میں دفعتاً ... تبسم کی چمک پیدا ہوئی۔ ...بھری آواز میں پوچھا "کیوں دلار کسینو جی نے گوپیوں کی بہیاں کیسے مروڑی تھیں"

اس سوال پر اس نے بنسری اپنے ہونٹوں سے الگ کر کے جواب دیا۔ "تو ناچ تب بتاؤں گا"

جھمیا اس سے الگ ہو کر ناچنے لگی تو اس نے جھمیا کے ناچنے میں اس کی گوری گوری بھرواں کلائی اپنے پنجے میں پکڑ کر مروڑ دی۔

جھمیا نے اس کی طرف ایسی نگاہوں سے دیکھا جن میں غصہ تھا، مگر غصے کے ساتھ خوشی بھی تھی اور بولی "تم بڑے کٹھور ہو" اور وہاں سے بھاگ گئی۔

اپنی پیاری جھمیا کا تصور کرتے ہوئے چوکیدار کو اپنی زندگی کے ...

پانچ چھ برس پہلے گاؤں میں جو ہیضہ پھیلا اس میں اس کی ماں چل بسی تھی۔ آخری وقت میں اس نے اپنی پڑوسن کو بلا کر کہا تھا۔ "جھمیا کی ماں دلارے کو میں تیرے سپرد کرتی ہوں اس کا باپ تو پہلے ہی بھگوان کے گھر سدھار چکا ہے۔ اب خدا کا حکم یہ ہے کہ میں بھی اس دنیا کو چھوڑ دوں، بن ماں باپ کا یہ بچہ اب تیرے سپرد ہے، اسے اپنی جھمیا کی طرح رکھیو"

جھمیا کی ماں نے اسے اپنے ہی بچے کی طرح رکھا چند ہی

(باقی صفحہ ۳ کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)



کیا جاپانی مجرم ہیں؟

آپ کہیں گے "بے شک ضرور ہیں۔ دیکھئے انھوں نے کوریا، فارموسا، چین اور ابھی پچھلے دنوں ملایا اور برما میں کیسے کیسے ظلم ڈھائے"۔ واقعی آیندہ نسلیں اُن پر لعنت بھیجیں گی اور تاریخ انھیں مردود ٹھیرائے گی۔ وہ اسی کے مستحق بھی ہیں۔ ایسی قوم کے ساتھ کیسے ہمدردی ہو سکتی ہے جس نے اس قدر خون ناحق بہایا ہو، خلقِ خدا پر ایسے ظلم ڈھائے ہوں اور جس کا اعمال نامہ دغابازی سے پُر اور بھلائی سے بالکل خالی ہو۔

آپ کو اُن سے کیا توقع ہے؟

ایسی قوم سے آپ کس سلوک کی توقع رکھتے ہیں جو زیادتی کو زیادتی ہی نہ سمجھے۔ جاپان کے ہر چھوٹے بڑے آدمی کو واقعی یہ گھمنڈ ہے کہ اس کی قوم کو دنیا پر حکمرانی کا حق حاصل ہے۔ اس کا یہ ایمان ہے کہ تمام دوسرے لوگ ذلیل اور حقیر ہیں اور اس کی غلامی کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ ہم ہندوستانیوں کو وہ کوربساز کہتا ہے یعنی دنیا کی سب سے ادنےٰ اور ذلیل قوم۔

جاپانی مجرم ہی نہیں بلکہ یاد رکھئے خطرناک بھی ہیں۔ اُن میں ایک عجیب خبط اور جنون پایا جاتا ہے۔ اُن کے ساتھ پیش آنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہو سکتا ہے۔ وہ یہ کہ اُن کی فوجی قوت کا خاتمہ کر کے انھیں ہمیشہ کے لئے بے ضرر بنا دیا جائے۔ انھیں بلاشرط ہتھیار ڈالنے پر مجبور کرنا چاہئے اور ہم اسی پر انھیں مجبور کر کے رہیں گے۔

AAA 573 U

جنگی جہاز روسی بیڑہ میں بھیجے جائیں گے۔

بنگال سے ان کی موجودہ بدحالی پر اظہار ہمدردی کیا اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ بنگال کو مالی امداد لابدی اور ضروری ہے۔ سٹاف میں تخفیف کے مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے ✻

پیداوار ہندوستان میں بڑھ سکے، ممبر مالیات نے کہا کہ میں پہلے یہ بات کہہ چکا ہوں کہ اگر دیسی سامان کی پیداوار بڑھ جائے تو اس سے انفلیشن کو روکنے میں مدد ملے گا۔ سونے کی فروخت کی حمایت کرتے ہوئے ممبر مالیات نے

✻ ممبر مالیات نے کہا کہ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ ایسے موقع پر جبکہ کام بڑھا ہوا ہے حکومت ہند کس طرح اپنے اسٹاف میں کمی کر سکتی ہے۔ اس وقت حکومت کو اچھے آدمیوں کی اور ضرورت ہے، ہاؤس سوموار کے لئے ملتوی ہو گیا۔

نئی دہلی ۸، مارچ، دکھن پوربی ایشیائی کمان کے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ ۸، مارچ کو اراکان میں بڑے مورچہ کے تمام پچھلے علاقہ میں دشمن کی توپوں کی سرگرمی بڑھ گئی، ہمارے ٹینکوں نے سرگرمی دکھلائی اور مانگ ڈوا کے پورب اور اُتر پورب میں انھوں نے دشمن کی کچھ جگہوں کو برباد کر دیا۔ دشمن کا حملہ کرنیوالا ایک دستہ

شخص ہگر اور گردوں کو اپنا کام بخوبی انجام دینے میں مدد دینے کیلئے گرد شین کی معمولی خوراک استعمال کرتے ہے۔ میں نے ہر طرح کے کھلاڑیوں کیواسطے کس وشین استعمال کیا ہے اور اپنے پرائیویٹ مریضوں کیواسطے قوت کی کمی اور گٹھیا کے امراض کے واسطے اس کا بہت زیادہ استعمال کیا ہے۔

جے۔ جے۔ جے (سرٹیفائڈ میسور)

کس وشین کی روزمرہ کی معمولی خوراک اندرونی اعضا کو اپنا کام مستعدی سے انجام دینے میں امداد کرتی ہے، جگر۔ گردہ اور انتیں جوش و خروش کے ساتھ اپنا کام کرنے لگتے ہیں اور اس طرح بدن کی تمام فضلات و زہریلا مادہ جس سے صحت کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ رہتا ہے وقت پر خارج ہوتا رہتا ہے۔

تمام اسٹوروں و دوافروشوں اور بازاروں میں مل سکتا ہے

جرمنی کی ۷ ½ لاکھ فوج گھیرے میں

لندن ۸ مارچ، ماسکو سے لڑائی کے بارے میں جو تازہ خبریں آئی ہیں ان میں بتلایا گیا ہے کہ جنوبی یوکراین میں روسی فوجوں نے جرمن صفوں میں جو دراڑ ڈالدی تھی اس کو کھول اور چوڑا کر لیا ہے اور متعدد مواضعات پر قبضہ کر لیا ہے اس علاقہ میں روسی اب تک ایک ہزار گاؤں اور قصبوں پر قبضہ کر چکے ہیں، روسی فوجیں لاؤ کی جرمن چھاؤنی سے اب ستر میل کم فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔ ماسکو سے رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ آئندہ چھ گھنٹوں میں روسی فوجیں اہم اوڈیسہ لاور ہنک لائن کو کاٹ ڈالیں گی۔ اور دکھنی روس میں جرمنوں کے ہاتھ سے آخری راستہ بھی نکل جائے گا۔ جرمن کمانڈر نے اپنی فوجوں کو تباہی سے بچانے کے لئے دو بڑے جوابی حملے کئے مگر ان کو کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ جرمن ... تعداد ... ۷۵ ... سے پیچھے ہٹنا پڑا۔

کمانڈر انچیف جنرل سر اکن لیک نے اعلان کیا کہ حکومت نے ہندوستانی سپاہیوں کی متعدد کلاسوں کی تنخواہ میں مزید اضافہ کا فیصلہ کیا ہے، آپ نے یہ بھی بتلایا کہ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے، ہندوستانی سپاہیوں کی تنخواہ میں یہ تیسرا اضافہ ہے اور اس پر تقریباً ۳ ½ کروڑ سالانہ کی رقم خرچ ہوگی۔

لکھنؤ میں ۴۰ مسلمان گرفتار

لکھنؤ ۸ مارچ، معلوم ہوا ہے کہ بارہ وفات کے سلسلہ میں احتیاط کے طور پر ۴۰ مسلمان گرفتار کر لئے گئے ہیں جن میں شیعہ اور سنی دونوں شامل ہیں ان میں سے کچھ ضمانت پر رہا کر دئے گئے ہیں۔

... کے پادریوں کی طرف سے کیوبک کے لاٹ پادری نے اپیل کی ہے کہ روم کو بخشا جائے۔ یہ اپیل لڑائی کے چلانے ذمہ دار اصحاب سے کی گئی ہے۔

پشاور میونسپلٹی معطل

پشاور۔ ۱۲ مارچ؛ سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ پشاور میونسپل کمیٹی مزید احکام جاری ہونے تک معطل رہے گی۔

بحکم جناب ... صاحب بہادر ... سول ... بہادر کانپور

اطلاع ... ریسپانڈنٹ مشعر اطلاع اس تاریخ کے جواب ... وکالت نامہ اپیل کے لئے مقرر کی جائے

(... ۴ قاعدہ ۲۳۵)

بعدالت ... سول اینڈ سشن جج کانپور

میونسپل بورڈ کانپور بذریعہ مسٹر محمد حبیب اللہ اگزیکیوٹو افیسر بورڈ کانپور ... اپیلانٹ

اپیل نمبر ۱۵۸ سنہ ۱۹۴۳ء

بنام دیونراین عرف دیانراین وغیرہ ریسپانڈنٹ

اپیل بنارا ضی فیصلہ ڈگری عدالت منصفی شہر کانپور مورخہ ۳۱ مئی سنہ ۱۹۴۳ء

بنام (۱) دیونراین عرف دیانراین ولد پچولال (۲) دسری گنگا بی ٹرسٹ بذریعہ مسماۃ واچ کماری زوجہ برج نندن پرشاد ساکنان گرسوال شہر کانپور ریسپانڈنٹ

مطلع ہو کہ اپیل بنارا ضی ڈگری ۲۸ ۷ متفرقہ سنہ ۱۹۴۳ء اس مقدمہ میں اپیلانٹ نے پیش کیا اور اس عدالت میں درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۴۴ء واسطے ادخال وکالت نامہ اس اپیل کے مقرر کی ہے، اگر خود آپ یا آپ کا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً آپ کی طرف سے اپیل ہذا میں جواب و سوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئیگا تو اس کی سماعت اور تجویز آپکی غیر حاضری میں کیجائے گی۔

آج بتاریخ ۲۹ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم منصرم
عدالت ڈسٹرکٹ سول و سشن جج کانپور

امریکہ، روس، برطانیہ

نیویارک، ۸ مارچ، یہ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی امریکی اور روسی حکومتیں علحدہ علحدہ صلح کی شرائط تیار کر رہی ہیں جو کہ بعد ازاں ایک مسودہ کی شکل میں پیش کی جائیں گی۔ یہ بیان فرنچ کمیٹی کو یونائٹڈ اسٹیٹ میں تسلیم کئے جانے کے مطالبے کے وقت دیا گیا۔

نیویارک ٹائمز اس بات پر زور دیتا ہے کہ اس وقت سوال جرمنی کا نہیں بلکہ سارے یورپ کے حل کا ہے۔

یونائیٹڈ اسٹیٹ کے لئے یہ چیز اہم ہے کہ فرانس کو مغربی یورپ کا لیڈر تسلیم کیا جائے۔ ہم فرانس میں بطور دوست داخل ہوں نہ کہ بطور فاتح اور فرانس پر ایک ایسی حکومت قائم کی جائے جسے فرانس کے لوگ چاہتے ہوں۔

... ٹیشن ...
... انڈیا اٹکل ...
... ٹائر
... سائٹ ...
۳۔ اسٹر ...
وار گریڈ
۱۔ ڈنلپ
۲۔ فائر اسٹون
۳۔ گوڈ ایر
۴۔ انڈیا

منظور شدہ اسٹ... کرنے پر مل سکتی ہے ... کرنے میں دشواری ہو تو آپ ... سپلائی۔ نئی دہلی ...

دی ڈنلپ ربر ... لمیٹڈ
فائر اسٹون ٹائر اینڈ ربر کمپنی آف انڈیا لمیٹڈ
دی گوڈ ایر ٹائر اینڈ ربر کمپنی (انڈیا) لمیٹڈ
انڈیا ٹائر اینڈ ربر کمپنی (انڈیا) لمیٹڈ

نئے سائیکل کے ٹائر اور ٹیوب حاصل کرنے کیلئے پرانے ٹائر اور ٹیوب کا واپس کرنا اب ضروری نہیں ہے

ایڈیٹروں کی کانفرنس

بمبئی۔ ۷ مارچ، مسٹر ایس۔ اے۔ بریلوی صدر آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس نے سٹینڈنگ کمیٹی کی سپیشل میٹنگ کے لئے ۱۵ اور ۱۶ ... کے دفتر نئی دہلی میں منعقد ہوگی۔

ہندوستان میں کتنے ریڈیو ہیں

نئی دہلی، ۱۲ مارچ، جنوری سنہ ۱۹۴۴ء میں برطانی ہند ... اندر ... موجود تھے جب کہ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء میں ان کی تعداد ۱۶۵۴۳۵ تھی۔

انتخاب مشاعرہ نعتیہ

۱۲ ربیع الاول بروز چہارشنبہ ۹ بجے شب کوتلی بازار میں زیر اہتمام جناب شاکر صاحب ناطقی زیر صدارت مولانا عبدالقیوم صاحب شفا منعقد ہوا جس کا انتخاب درج ذیل ہے۔

(جناب سخا صاحب شاہجہانپوری)

آنکھیں [illegible] علاؤ جلوۂ زیبائے مدینہ
دل [illegible] سودائے [illegible]
مرقد کی [illegible]
سرسبز [illegible]
بڑھ جا [illegible]
قسمت [illegible]

دل میں [illegible] تمنائے مدینہ
گھر میں [illegible] سودائے [illegible]
مہکاتی ہوئی پھولوں کو کلیوں کو کھلاتی [illegible] آرائے مدینہ
کونین کا حاصل ہے وہی آنکھ وہی دل
جس آنکھ میں جس دل میں سما جائے مدینہ
ہر سال فرشتے بھی تسلیم آتے ہیں سُننے
چھلکی ہوئی پی جاتے ہیں صہبائے مدینہ

(جناب وفا شاہجہانپوری)

بجھنے سے لگے شعلہ گلہائے مدینہ
رنگینی فردوس سے انکار نہیں ہے
جیسے مرے لب سے ہیں قریں کوثر و تسنیم
اک اور جھلک او چمن آرائے مدینہ
لیکن مری نظروں میں ہے صحرائے مدینہ
اللہ رے کیفیت صہبائے مدینہ

(جناب ندرت صاحب کانپوری)

اتنا تو مرے سر میں ہو سودائے مدینہ
کب سے ہے مرے دل میں تمنائے مدینہ
ذرات زمیں سے ہیں تجل عرش کے تارے
سوتی ہوئی تقدیر جگا دیجئے مولا
ندرت مجھے ہر سانس پہ یاد آئے مدینہ
اک چشم کرم کیجئے آقائے مدینہ
تابندہ ہیں انوار سے شب ہائے مدینہ
ندرت بھی تو ہو مرحلہ پیمائے مدینہ

(جناب مولانا عبدالقیوم صاحب شفا کانپوری)

صد شکر کہ ان آنکھوں سے دیکھ آئے مدینہ
کونین سے بہتر نہ ہو کیوں کوئے محمدؐ
اے عشق نبی تیرے تصور کے میں صدقے
دربار میں پھر عرض سلام اپنا شفا ہو
لیکن نہ گئی دل سے تمنائے مدینہ
سرکار دو عالم جو ہیں آقائے مدینہ
ان آنکھوں سے اک روز نظر آئے مدینہ
پھر مجھ کو بلا لیں کہیں مولائے مدینہ

(جناب عاصی شاکری)

دل میں لئے بیٹھا ہوں تمنائے مدینہ
جو زخم ہے وہ عشق نبی کی ہے امانت
اب حشر میں بھی ہوش نہیں آئے گا عاصی
سر میں لئے پھرتا ہوں میں سودائے مدینہ
فردوس لئے دل میں ہے شیدائے مدینہ
قسمت سے مجھے مل گئی صہبائے مدینہ

(جناب خالد شاکری)

ہشیار ذرا اے دل شیدائے مدینہ
کونین کی تخلیق کا باعث ہیں محمدؐ
اپنوں پہ جو شفقت ہے تو غیروں پہ کرم ہے
ہر شوق کی ہر ایک تمنا کی حدیں ہیں
بے ہوش بنا دے نہ تجلائے مدینہ
اور مرکز کونین ہے دنیائے مدینہ
ہیں رحمت عالم مرے آقائے مدینہ
لیکن مرے دل میں ہے تمنائے مدینہ

[illegible] برطانوی پارلیمنٹ [illegible] مسٹر ایڈن کا بیان

[illegible] بارے میں میں [illegible] سے آیندہ ایک [illegible] کہ برطانی فوجی [illegible] چکا ہوں اس سے زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہتا۔

[illegible] ایسٹ کے با اختیار حلقوں میں اس مایوسی کو چھپانے کی کوشش نہیں کی جا رہی ہے جو کہ ترکی کو فوجی سامان کی [illegible] صورت حالات سے پیدا ہو گئی ہے، یہاں پر بیان کیا جا رہا ہے کہ ترکوں کے ساتھ بات چیت کی اس وقت [illegible] جب تک کہ ترکی کی طرف سے اطمینان بخش نوعیت کی تجویزیں پیش نہ کی جائیں، بات چیت اچانک ترک کرنے [illegible] کے فیصلہ سے ترکوں کو زبردست صدمہ پہونچا ہے۔

[illegible] برطانی فوجی مشن کے ساتھ بات چیت کے دوران میں ترکوں نے اس سامان کی سپلائی کی مانگ کی جس کی فہرست اڈانا میں طے [illegible] تھی اور جس کو حکومت برطانیہ نے ایسے وقت میں منظور کیا تھا جبکہ یہ اغلب معلوم ہوتا تھا کہ جرمن اناطولیہ پر چڑھائی کریں گے اور شام پر بڑھکر خلیج فارس تک پہونچ جائیں گے۔

اڈانا والی فہرست اس سے کہیں زیادہ مکمل تھی جو کہ اس سے پہلے مشن نے تیار کی تھی برطانی مشن نے ترکی پر جرمنی کے ہوائی حملوں کا خطرہ مان لیا تھا لیکن جتنے بڑے پیمانہ پر ترکوں کو خطرہ تھا اتنے بڑے پیمانہ پر برطانی مشن کو نہیں تھا۔ ترکی نے برطانی مشن کے روبرو اپنا معاملہ پیش کرتے ہوئے یہ خطرہ ظاہر کیا تھا کہ ترکی پر جرمن فوجیں ایک بڑی تعداد میں حملہ کرینگی۔ اور آبنائے دانیال پر قبضہ کرنیکی کوشش کرینگی، ترکی کے خیال میں ہوائی حملہ کا خطرہ برطانی اندازہ سے دس گنا تھا، ترکوں نے برطانی مشن سے کہدیا تھا کہ وہ برطانیہ کو اس وقت تک اس امر کی اجازت نہیں دیسکتے کہ وہ ترکی میں اپنے آدمی بھیجکر ہوائی اڈے فوجی اڈے تیار کرائے جب تک کہ ترکی کے پاس اتنا سامان جنگ نہ پہونچ جائے جتنا کہ ترکی نے طلب کیا ہے۔ اب یہ بات صاف ہو گئی ہے کہ جس سیاسی فضا میں بات چیت شروع ہوئی تھی اس میں بات چیت کا ٹوٹنا لازمی تھا۔ گو دونوں طرف کے فوجی افسران میں ایک بڑی حد تک اتفاق رائے تھا لیکن ترکی کے سیاسی مدبر کسی قسم کا وعدہ کئے بغیر زیادہ سے زیادہ سامان جنگ حاصل کرنا چاہتے تھے یہی وجہ تھی کہ بات چیت ناکامی کے ساتھ ختم ہو گئی۔ ترکوں نے جو سامان جنگ طلب کیا تھا اس میں پانسو بھاری ٹنک بھی شامل تھے، ترکوں نے کہدیا تھا کہ اس سے کم سامان میں ان کا کام نہیں چل سکے گا۔

(جناب انصاف کانپوری)

اب جلد خبر لیجئے آقائے مدینہ
سب داور محشر کی طرف دیکھ رہے ہیں
کونین کے جلووں کی تمنا نہیں دل میں
بے چین بہت ہے کوئی شیدائے مدینہ
میں دیکھ رہا ہوں سوئے آقائے مدینہ
بس ایک تمنا ہے تمنائے مدینہ

(جناب حافظ کانپوری)

ہیں میرے تصور میں چمن ہائے مدینہ
وسعت نہیں بیمار ہوں، ہے شوق زیارت
حافظ کی تمنا ہے یہ سرکار دو عالم
لذت کش جنت ہے تمنائے مدینہ
اے کاش تصور ہی میں آ جائے مدینہ
اُٹھ جائیں حجاب اور نظر آئے مدینہ

(جناب حافظ عبدالغنی صاحب غنی)

پنہاں ہے مرے دل میں تمنائے مدینہ
یہ عشق محمدؐ کی عنایت ہے کہ ہر دم
اب دیکھئے کب ہوتی ہے طیبہ کی زیارت
حسرت ہے کہ مسکن مرا ہو جائے مدینہ
دل میں لئے رہتا ہوں تمنائے مدینہ
مدت سے غنی سر میں ہے سودائے مدینہ

(جناب شاکر ناطقی مہتمم مشاعرہ)

اک دل ہی نہیں ہے مرا شیدائے مدینہ
اللہ کا محبوب ہے آقائے مدینہ
جب چلنے لگیں باغ محمدؐ کی ہوائیں
اے شیخ حرم کعبہ کی عظمت ہے مسلم
وہ مست ہوں ہشیار زمانے کو بنا دوں
حضرتؐ کی محبت پہ نہ کیوں فخر ہو شاکر
سر میں بھی لئے پھرتا ہوں سودائے مدینہ
اور میری تمنا ہے تمنائے مدینہ
گلشن نظر آنے لگا صحرائے مدینہ
لیکن مرا دل تو ہے شیدائے مدینہ
ساغر میں بھری ہے مرے صہبائے مدینہ
اللہ کے محبوب ہیں مولائے مدینہ

جلد ۳۹ | کانپور شنبہ ۱۸ - مارچ سنہ ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۲

مرکزی اسمبلی میں حکومت کو تین شکستیں

۱۳ - مارچ کو مرکزی اسمبلی میں مسٹر عبد القیوم (کانگریس ممبر) کی تخفیف کی تحریک ۴۸ ووٹوں کے مقابلہ میں ۵۰ ووٹوں سے منظور کر لی گئی۔ جو انھوں نے وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل کے مطالبہ کے ماتحت سپلائی سے انکار کرنے کے طور پر پیش کی تھی۔

۱۴ - مارچ کو مرکزی اسمبلی میں ۴۶ ووٹوں کے مقابلہ میں ۶۵ ووٹوں سے مسٹر یامین خاں مسلم لیگ ممبر کی طرف سے تخفیف کی وہ تحریک منظور کر لی گئی۔ جس کے ذریعہ آپ نے تجویز کیا تھا کہ سرکاری اخراجات کی جانچ پڑتال کرنے اور اسمیں کمی کی تجویز پیش کرنے کے لئے مرکزی اسمبلی کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔

۱۵ - مارچ کو ۴۸ ووٹوں کے مقابلہ میں ۵۳ ووٹوں سے پنڈت لکشمی کانت مترا نیشنلسٹ پارٹی کے ممبر کی تحریک منظور ہو گئی جو انھوں نے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے مطالبہ میں سو روپیہ کی کمی کرنے کے لئے پیش کی تھی۔

۱۳ - ۱۴ - اور ۱۵ مارچ کی تقریروں کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

کانگریس ممبر مسٹر عبد القیوم نے تحریک پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایگزیکٹیو کونسل ہمیشہ رائے عامہ کو ٹھکراتی رہی ہے آپ نے دریافت کیا ہاؤس نے ریلوے کرایہ میں اضافہ کے خلاف ووٹ دیا مگر اس کا کیا حشر ہوا؟ آپ نے سروسوں میں بے عنوانیوں کی شکایت کی اور کہا کہ بنگال میں قحط کی ذمہ داری حکومت پر ہے۔ آپکی شکایت اتنی کونسل کے انگریز ممبروں کے خلاف نہیں تھی جتنی کہ ہندوستانی ممبروں کے خلاف تھی جو کہ اپنے سوائے کسی کے نمایندہ نہیں ہیں۔

ایگزیکٹیو کونسل کو ایسے عناصر سے بھرنا ہی غلط ہے جن کو عوام کے کسی طبقہ یا حلقہ یا جماعت کی نمایندگی و تائید حاصل نہیں ہے۔ جب سے یہ توسیع شدہ ایگزیکٹیو کونسل وجود میں آئی ہے بار بار دنیا کو یہ بتلانے کی کوشش کی گئی ہے کہ چونکہ اس میں ہندوستانی ممبروں کی اکثریت زیادہ ہے اس لئے یہ ایک "ہندوستانی" حکومت ہے۔ یہ دعویٰ کس درجہ غلط اور بے بنیاد ہے۔ یہ بات بھی اسمبلی کے موجودہ ووٹوں سے ثابت ہو گئی ہے۔ اور مرکزی اسمبلی نے دنیا کو صاف صاف بتلا دیا ہے کہ ہندوستان کی موجودہ حکومت جس شکل و صورت میں چلائی جا رہی ہے وہ نہ تو ہندوستان کی نمایندگی کا حق رکھتی ہے اور نہ ہندوستانی رائے عامہ کی تائید ہی اسے حاصل ہے۔ ایسی حالت میں حکومت کا

پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنی پالیسی میں فوری تبدیلی کرے اور اور عوام کا اتحاد عمل حاصل کرے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک طرف تو ملک سے یہ کہا جا رہا ہے کہ لڑائی ختم ہونے کے فوراً بعد ملک کو آزاد کر دیا جائیگا۔ دوسری طرف سپلائی ممبر کے عہدہ کی میعاد میں پانچ [illegible] کی توسیع کر دی گئی ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ تاریخ اپنے کو دوہرائے گی اور وہی ہوگا جو پچھلی لڑائی کے بعد ہوا تھا۔

مسٹر عبد القیوم نے کہا کہ وایسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل ایک دوغلی راکشسنی ہے جو کہ برطانی امپیریلزم اور ہندوستانی مخصوص مفاد کے درمیان ناجائز تعلق سے پیدا ہوئی ہے (قہقہہ) [illegible] کس طرح پورا کیا جائے۔

سر یامین خاں نے تحریک کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی موجودہ حکومت فسطائیت ازم اور نازی ازم کی چھوٹی شکل ہے۔ اگر موجودہ حکومت جمہوریت کی دعویدار ہوتی تو وہ بہت پہلے ہی مستعفی ہو گئی ہوتی۔

آپ نے ہندوستانی ممبروں سے یہ کہا کہ مستعفی ہو جاؤ اور اپنی دیش بھگتی کا ثبوت دو

حکومت ہند کے سپلائی ممبر سر راما سوامی مدلیار نے دو بڑی دلیلوں کا جواب دیا۔ اس نکتہ چینی کے جواب میں کہ حکومت نااہل ہے۔ سر راما سوامی مدلیار نے کہا کہ وہ سرچ لائٹ کا رخ اپنی طرف کریں اور اس کی روشنی میں دیکھیں کہ عوام کے نمایندوں کی حیثیت سے انھوں نے کتنی اہلیت سے اپنا فرض انجام دیا۔

آپ نے کہا کہ یہ اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ہاؤس میں ممبروں نے جو تقریریں کی ہیں۔ ان کو سنسر کیا جائیگا۔ آپ نے محکمہ اطلاعات سے سفارش کی کہ وہ کسی بھی تقریر کو سنسر نہ کرے اس الزام کے جواب میں کہ ایگزیکٹیو کونسل محض کٹھ پتلی ہے سر مدلیار نے کہا کہ اصل کٹھ پتلی کانگریس والے ہیں وہ کچھ سوچ نہیں سکتے۔ ان کو سوچنے کی اجازت نہیں ہے۔ ان کو تو کسی کے احکام کو بجا لانا ہے۔ ان کو کرپس تجویزیں منظور کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ آپ نے بتلایا کہ ملک کے اندر قومی حکومت قائم کرنے میں کیا کیا مشکلات ہیں۔

سر رجنالڈ میکسویل ہوم ممبر نے اس سوال کا جواب دیا کہ موجودہ حکومت غیر جمہوری ہے۔ اور ممبروں کو استعفےٰ دیدینا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ موجودہ آئین کے ماتحت ہم جس حد تک

جو کہ میرے پیش نظر ہے۔

عوام کے نمایندہ خود اس بات کی جانچ پڑتال کریں۔ آیا حکومت جو خرچ کر رہی ہے وہ جائز ہے یا نہیں۔

آپ نے ملایا اور برما سے آئے ہوئے لوگوں پر تین کروڑ روپیہ صرف کرنے کے خلاف نکتہ چینی کی اور کہا کہ اس کا بار ہندوستان کے غریب لوگوں پر پڑا ہے۔

حکومت کی فضول خرچیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے ایک مثال پیش کی کہ حکومت نے کانپور سے دو لاکھ جوتے خریدے تھے اور وہ سب ایک پاؤں کے [illegible] (قہقہہ) اس قسم کی اطلاعات فائنانس ممبر کے کانوں [illegible] اس وقت تک نہیں پہونچیں گی۔ جبتک کہ ہاؤس [illegible] منتخب شدہ ممبران کا ساتھ نہ دیں۔

سر فریڈرک جیمز نے تحریک کے بارے میں شبہ ظاہر کیا اور کہا میں نہیں سمجھ سکا [illegible] منشا کیا ہے۔ آیا محرک کوئی تخفیف [illegible] ہیں۔ سر یامین خاں نے کہا کہ تحریک بہت [illegible] منگل سنگھ نے کہا کہ سر یامین خاں کی تحریک [illegible] آپ نے دریافت کیا کہ آیا لارڈ مونٹ بیٹن [illegible] کا خرچ ہندوستان برداشت کریگا اس وقت [illegible] میں جو بیس لاکھ ہندوستانی فوج انگریزی فوج [illegible] کے اخراجات میں برطانیہ کتنا حصہ ادا کرے گا۔

سر جرمی ریسمن ممبر مالیات نے اس اصول سے مکمل اتفاق رائے کیا [illegible] سرکاری اخراجات میں کمی کرنے کی کوشش کی گئی ہے [illegible] کہا کہ کسی بھی ممبر مالیات کے لیے یہ ناممکن ہے کہ وہ [illegible] قسم کی تحریک کی مخالفت کرے جو اس وقت ہاؤس [illegible] تجویز میں عملدرآمد کے بارے میں ہے۔ میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ ممبروں کا منشا کیا ہے۔

آپ نے کہا کہ تحریک کے متعلق میرا جواب یہ ہے کہ ممبروں نے جو تقریریں کی ہیں ان کا مجھے مطالعہ کرنے میں وقت لگیگا اور مجھے یہ غور کرنا پڑیگا آیا ان میں کوئی ایسی بات ہے جو سب نے کہی ہو۔ اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ مجھے یہ دیکھنا پڑے گا آیا حکومت کی مشینری کے لئے عملاً یہ ممکن ہوگا کہ وہ اس قسم کی کمیٹی کے کام کو کارآمد بنا سکے۔

۱۵ - مارچ کو مرکزی اسمبلی میں پنڈت لکشمی کانت موئترا نے کہا کہ ان وکیلوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ جن کا صرف یہ قصور تھا کہ وہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار شدگان ملزموں کے مقدموں کی پیروی کر رہے تھے۔

اس کے بعد پنڈت موئترا نے پارڈی والا کے مقدمہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لاہور ہائیکورٹ میں خوف و ہراس کا دور دورہ ہے۔

پنڈت موئترا نے دریافت کیا آیا سر میکسویل کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ریٹائر ہونے سے پہلے ایک مشاورتی کمیٹی مقرر کر دیں جیسی کہ انگلینڈ میں ہے۔ ڈیفنس آف انڈیا رولز کا استعمال معقولیت کی بنا پر ہونا چاہیئے۔

(بقیہ آئینہ کانپور)

ہنڈے اور گیس لیمپ

ڈسٹرکٹ آفیسر صاحب نے شہر کانپور کے اندر ہنڈوں اور گیس لیمپوں کے بلا اجازت جلائے جانیکی ممانعت کر دی ہے، تاکہ مٹی کا تیل محفوظ رہ سکے۔

سزائیں

بچھا سوٹنگ اور بیری شوٹنگ کے مقدمات میں جسمیں ایک پولیس دفعدار قتل ہوا تھا مسمی مادھو کو اور موہن سنگھ کو کالے پانی کی سزا دیگئی ہے۔

موضع پالی ضلع کانپور ایک شخص کو ریزگاری جمع کرنے کے جرم میں پانچسو روپیہ جرمانہ یا ۶ ماہ قید سخت کی سزا دیگئی ہے۔

پربھو دیال کو پانچ سو روپیہ جرمانہ یا ۳ ماہ قید سخت کی سزا اس جرم میں دیگئی ہے کہ اس نے ٹھاکر [illegible] سنگھ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کے خلاف غلط رپورٹ درج کرائی تھی۔

[illegible] بی محمد حمزہ - منظور [illegible]
[illegible] مصطفےٰ حسین شاہ - سید علی [illegible]
[illegible] لال - حاجی [illegible]
ایم - رضا - کاشی ناتھ [illegible]
اس رزولیوشن [illegible]
اُمید کرتے ہیں کہ بورڈ [illegible]
کر کے اچھی مثال قایم [illegible]

سٹی مسلم لیگ کا [illegible]

کمیٹی کے ممبران اور پراونشیل [illegible] مسٹر سید اعزاز رسول پراونشیل [illegible] مقرر ہو گئے تھے۔

سٹی لیگ کی دونوں پارٹیاں انتخابات [illegible] زبردست جد و جہد کر رہی [illegible] کہا جاتا ہے کہ تقریباً سو فیصدی ووٹ پڑے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تقریباً ۹۵ فیصدی ٹنڈر ووٹ پڑے۔ پولنگ رات کو ۹ بجے تک جاری رہا۔ نتیجہ کا اعلان کانپور کے بجائے لکھنؤ جا کر کیا گیا۔ سید حسن احمد شاہ صاحب کی پارٹی کامیاب ہو گئی۔ اور شاہ صاحب موصوف آیندہ سال کے لئے سٹی مسلم لیگ کے پریسیڈنٹ منتخب ہو گئے۔

پولیس سب انسپکٹر کا قتل

۱۲ - مارچ کو مسٹر افتخار احمد سب انسپکٹر پولیس تھانہ بھوگنی پور کو نہایت بے رحمی کے ساتھ قتل کر دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ موضع اور گاؤں میں [illegible] موضع کے ایک زمیندار پر حملہ کرنے [illegible] موصوف للو سنگھ زمیندار کو گرفتار کر کے [illegible] تھے تو دیہاتیوں نے لاٹھیوں سے حملہ کر کے اُن کا [illegible] تمام کر دیا۔

لاش کانپور لا کر دفن کی گئی اور پولیس پورے احترام کے ساتھ جنازہ کے ہمراہ تھی۔

اس قتل کے سلسلہ میں پولیس نے ۶ - آدمیوں کو گرفتار کیا ہے۔

رپورٹ

یو - پی مرچنٹ چیمبر کونسل کی سالانہ رپورٹ ۱۹۴۳ء سے معلوم ہوتا ہے کہ سال زیر ریویو میں چیمبر نے اچھی ترقی کی ہے اور دوران سال میں تمام متعلقہ حکام سے چیمبر کے تعلقات نہایت بہتر رہے

مسلم چیمبر آف کامرس

مسٹر سید مرتضیٰ حسین صاحب عابدی سکریٹری مسلم چیمبر آف کامرس اطلاع دیتے ہیں کہ یو - پی مسلم چیمبر آف کامرس کا دفتر مسٹن روڈ سے کچہری اور وکرماجیت سنگھ پارک کے سامنے بنگلہ وقف شیخ فخر الدین حیدر نمبری ۱۵/۲۶۶ میں (جس میں مسز جارڈین منیگز کا بھی دفتر ہے) منتقل ہو کر آ گیا ہے۔ چیمبر کی رجسٹری کے کاغذات گورنمنٹ میں داخل ہو چکے ہیں اور جلد رجسٹری ہو جائیگی۔

اُمید ہے کہ مسلمان اس چیمبر کو اپنی عملی جد و جہد سے مستحکم اور مفید بنانے کی پوری کوشش کریں گے۔

ہولی ایٹ ہوم

۲۰ - مارچ ۶ بجے شام کو انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ہولی ایٹ ہوم ہوگا۔ اور بعد ازاں مسٹر ایس - ایم میر سول و سشن جج

بہ شرائط وقف نامہ ہوگا۔

تعلیمی ہفتہ

شیخ عزیز الحق صاحب سکریٹری فیض عام [illegible] ہڈل کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ:-

۱۹ - مارچ سے ۲۵ - مارچ تک فیض عام اسکول کے زیر اہتمام تعلیمی ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ جس کا مقصد عوام اور طلباء میں [illegible] بیداری پیدا کرنا ہے۔ پروگرام حسب ذیل ہے:-

۱ - تعلیمی جلوس - ۱۹ مارچ ۱۹۴۴ء اتوار کے دن صبح [illegible] طلباء فیض عام اسکول کا تعلیمی جلوس اُٹھیگا۔ جو مختلف [illegible] ۱۲ بجے دن تک گشت کرے گا۔

۲ - [illegible] کو ۹½ بجے شب کو احاطہ فیض [illegible] اسکول میں حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی کے [illegible] صدارت ہوگا۔

۳ - حاجی محمد یسین صاحب کپ ڈبیٹ - ۲۰ [illegible] ۱۹۴۴ء کو ۹½ بجے شب کے وقت فیض عام ہال میں [illegible] خان بہادر جناب عبد الغنی صاحب انصاری انکم ٹیکس کمشنر [illegible] مباحثہ منعقد ہوگی۔ جس میں انگریزی اسکول کے درجہ ہشتم [illegible] طلباء شریک ہوں گے۔ مباحثہ اس موضوع پر ہوگا کہ:-

"ہندوستان کی فلاح اس میں ہے کہ ذریعہ تعلیم انگریزی [illegible] کو بنایا جائے۔" (میکالے)

ہر ادارے سے دو طالبعلم شریک ہوں گے ایک مو[illegible] بحث کی موافقت میں بولیگا دوسرا مخالفت میں۔ تقریریں [illegible] زبان میں ہونگی، حاجی محمد یسین کپ اُس ادارہ کو دیا جائیگا جس کے طلباء زیادہ نمبر حاصل کریں گے اور یہ کپ اکتوبر تک [illegible] ادارہ کے پاس بحفاظت اس ذمہ داری پر رہیگا اور یکم نومبر [illegible] ہیڈ ماسٹر فیض عام اسکول کو واپس ہوگا۔

مقابلہ جات:- ۲۱ - مارچ ۱۹۴۴ء ۹½ شب کو بمقام فیض [illegible] ہال میں قرأت، خوش الحانی اور بیت بازی میں بصدارت جناب حاجی فہیم الدین صاحب رئیس اعظم کانپور ہوں گے۔ جج (حکم) صاحبان کے فیصلے کے مطابق زیادہ نمبر [illegible] کرنیوالے طلباء انعام کے مستحق ہوں گے۔

دعوت کیف - ۲۵ - مارچ ۱۹۴۴ء ۹½ شب کو فیض [illegible] ہال میں بصدارت ملک التجار جناب حافظ محمد صدیق صاحب رئیس اعظم کانپور بزم مشاعرہ منعقد ہوگی، جس میں مقامی [illegible] بیرونجات کے قادر الکلام کہنہ مشق اساتذہ اپنے کیف آگیں کلام سے سامعین کو محظوظ فرمائیں گے۔

سلمیٰ کے حضور میں

(از جناب ایم - آر - رفیق قریشی - سہارنپور)

سلمیٰ تمہارے نامۂ الفت کا شکریہ
شرم و حیا جو مانع تحریر شوق تھی
جنبش سے جسکی خامہ نے کی گلفشانیاں
سرتاپا ہے نامہ میں جذبات دل کا رنگ
ہر آستان حرف پہ خم ہے جبین شوق
ہر حرف کو بنا دیا ساقی مرے لئے
تم بیقرار و سینہ بکف ہو مرے لئے
ہاں اب یہی ہے ہجر کی راتوں کا مشغلہ
ذرے کو مہر و ماہ بنایا حضور نے

یاد آوری کا شکر محبت کا شکریہ
سو بار اُس حیا کی اجازت کا شکریہ
اُس دست نازنین کی زحمت کا شکریہ
طول و طویل حرف و حکایت کا شکریہ
ہر اک قدم پہ دعوت طاعت کا شکریہ
اُن مست انکھڑیوں کی سخاوت کا شکریہ
ہر لمحہ بیقراری "جنت" کا شکریہ
دلچسپی و سکون طبیعت کا شکریہ
چشم کرم کی خاص عنایت کا شکریہ

قاصر ادائے شکر سے ہے عشق کی زباں
تیری عنایتیں کہاں اور میں بھلا کہاں

کوآزاد رہنے کے لئے اس جنگ آزادی میں مدد دیں! پریسیڈنٹ روزولٹ کی مشہور چار آزادیوں کے بعد یہ تو یہ پانچویں "آزادی" ہے یعنی لڑنے کی آزادی۔

مشہور بینکر اور ماہر اقتصادیات سر ہنری اسٹراکوش نے جو وزیر ہند مسٹر ایمری کے "اعزازی" مالی مشیر بھی تھے، مرنے کے وقت [illegible] ہے انھوں نے ایک [illegible] ۲,۰۰۰ پونڈ [illegible] اسمٹس کو [illegible] اور ۲,۵۰۰ پونڈ [illegible] دئے ہیں۔ [illegible] کا نام [illegible] کہ آئندہ [illegible]

روس اور [illegible]

سٹاک ہالم ۱۳ مارچ! ہلسنکی سے ایک غیر مصدقہ خبر ملی ہے کہ فن لینڈ اور روس کے درمیان صلح کی جو بات چیت چل رہی تھی وہ بے نتیجہ ثابت ہوئی۔ حکومت روس نے حکومت فن لینڈ کو لکھا ہے کہ اس نے جو جوابی تجویزیں پیش کی ہیں حکومت روس اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔

ہندوستان کا نیا چیف آف اسٹاف

لندن۔ ۹ مارچ! محکمہ جنگ نے اعلان کیا کہ جنرل سوائنے کو ہندوستان میں چیف آف اسٹاف مقرر کیا گیا ہے اس وقت ان کی عمر ۵۳ سال ہے۔

[illegible] ہوا، پانی پلاتا تاکہ انھیں فیضیاب کرتے ہیں۔ غرضیکہ تیری رحمتوں کے بادل ہمیشہ ان کے سر پر چھائے رہتے ہیں، مگر افسوس!

اتنا فراخ اور وسیع دل مجھے عطا نہ کیا جس سے میں اپنے مخالفوں سے ہمدردی اور رواداری کا سلوک کر سکتا، شاید اس لئے کہ میں بھی خدائی کا دعویٰ نہ کر دوں۔

[illegible] کو نکالنے کا مطالبہ کیا گیا ہے [illegible] ڈی ویلرا سے [illegible] کی اس رائے سے متفق ہے کہ جاپان اور جرمنی کی ایلچیوں کو آئرلینڈ سے نکالا جائے اور امید ہے کہ حکومت آئرلینڈ حکومت امریکہ کی درخواست مان لے گی۔

مالویہ جی کا پرزور مطالبہ

الہ آباد ۱۳ مارچ۔ پنڈت مدن موہن مالویہ نے پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ اب جبکہ مہاتما جی کے خلاف لگائے گئے الزامات کا جواب حکومت ہند کو مہاتما جی کی طرف سے موصول ہو گیا ہے مہاتما جی کو فوراً رہا کر دینا چاہیئے آپ نے مزید فرمایا کہ ایسی صورت میں مہاتما جی کو ایک لمحہ کیلئے بھی نظر بند رکھنا انصاف کے بالکل خلاف ہے سچائی کا تقاضا ہے کہ مہاتما جی کو فوراً رہا کر دینا چاہیئے۔

انقرہ۔ ۱۳ مارچ [illegible] جو رومانیہ سے صلح کا مشن لے کر استنبول گئے تھے کل صبح مڈل ایسٹ اور قاہرہ کو روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ اتحادی حکام سے سلسلہ بات چیت جاری رکھیں گے۔ ان کو ایک اسپیشل پاس دیا گیا ہے تاکہ وہ اتحادی حلقہ میں داخل ہو سکیں۔ اس واقعہ سے کہ ان کو پاس دیدیا گیا ہے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ برطانی حکام ان کے مشن پر خاص دھیان دے رہے ہیں، یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ آنٹنکو کی حکومت پرنس سٹربے کی سرگرمیوں کے بدلے میں لاعلم نہیں ہو سکتی۔

جرمن ہائی کمان میں تبدیلیاں

لندن۔ ۱۳ مارچ! رائٹر کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ لندن میں اس خبر کی تصدیق پہونچ چکی ہے کہ پوربی مورچہ کے اُتری اور وسطی علاقوں کی جرمن فوج کے ہائی کمان میں تبدیلی کی گئی ہے اُتر میں مارشل کیوشلر کو کرنل جنرل والٹر موڈیل کی جگہ مقرر کیا گیا ہے، وسطی علاقہ میں فیلڈ مارشل فان کلوگ کی جگہ فیلڈ مارشل فان بش کو مقرر کیا گیا ہے ابھی تک ان تبدیلیوں کا کارن معلوم نہیں ہو سکا۔

لندن میں ڈومنینوں کے وزیراعظموں کی کانفرنس

نئی دہلی۔ ۱۴۔ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں سر سلطان احمد لیڈر ہاؤس نے بتلایا کہ آئندہ چند ماہ کے اندر لندن میں ڈومنینوں کے وزیراعظموں کی کانفرنس منعقد ہوگی اور ابھی صحیح تاریخوں کا علم نہیں ہے۔ اس کانفرنس میں وار کیبنٹ کا ہندوستانی نمائندہ بھی شریک ہوگا۔

پنجاب میں کتنے سیاسی قیدی ہیں

لاہور۔ ۱۴۔ مارچ۔ آج پنجاب اسمبلی میں سوالات کے وقت وزیراعظم نے بتلایا کہ پہلی فروری تک پنجاب میں

[illegible] پارلیمنٹ نے ۴۰ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۶۰ [illegible] روس کی صلح کی شرطیں نامنظور کر دیں۔ [illegible] بی بی سی (برطانی ریڈیو) نے اہل فنلینڈ کو [illegible] دی۔ اس میں کہا گیا کہ فنی قوم کو اپنی [illegible] سے زیادہ اہم فیصلہ کرنا ہے۔ آئندہ چند [illegible] فنلینڈ کو فیصلہ کرنا ہے کہ وہ ان شرطوں کو [illegible] کرتے ہیں یا نہ منظور کرتے ہیں جو صلح کے لیے ان کے روبرو پیش کی گئی ہیں۔ عالمگیر رائے عامہ ان شرطوں کو قابل قبول اور حتیٰ کہ معتدل خیال کرتی ہے۔ دنیا تم کو حملہ آور قوم سمجھتی ہے۔ جرمنی کی آخری شکست قریب ہے اگر فنلینڈ ایک شکست خوردہ قوم سے چمٹا رہا تو یہ اس کے لیئے قومی خودکشی ہوگی۔ یہ ہماری آخری تنبیہ ہے۔ شرطیں منظور کرنا فنی قوم کو زندہ اور آزاد رکھنا ہے

بیس لاکھ روسی قتل کر دیئے گئے

ماسکو۔ ۱۲ مارچ۔ ماسکو ریڈیو نے ایک براڈکاسٹ میں کہا کہ جرمنوں نے روس کے ہتھیائے ہوئے علاقوں میں تقریباً بیس لاکھ روسیوں کو قتل کر دیا۔ جن میں جنگی قیدی بھی شامل ہیں۔

[illegible] سس۔ ایشور لال۔ چاپلی۔ مبارک [illegible] قابل تذکرہ ہیں۔

سرحدی وزیر سے مستعفی ہونیکا مطالبہ

پشاور۔ ۱۲۔ مارچ۔ کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام بیپالی میں ایک عام جلسہ منعقد ہوا جو کہ خان سمن جان خاں وزیر تعلیم صوبہ سرحد کا حلقہ انتخاب ہے اس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ خان سمن جان خاں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ [illegible] سے استعفیٰ دیدیں کیونکہ وہ کانگریس پارٹی کو چھوڑ کر جس کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے تھے۔ وزارت میں شامل ہو کر ہمارے نمائندہ نہیں رہے۔

سرحدی جیلوں میں سیاسی قیدیوں کی مشکلوں کا ذکر کرتے ہوئے خان علی گل خاں نے ایک مختصر تقریر میں کہا [illegible] قیدیوں کے ساتھ خراب سلوک کی تمام ذمہداری خان سمن جان خاں وزیر تعلیم و جیلخانہ جات پر ہے۔ آپ نے سیاسی قیدیوں کو ان کے ضلع میں تبدیلی کا مطالبہ کیا [illegible]

ہندوستان میں کوئلہ کی پیداوار

نئی دہلی۔ ۱۳۔ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں ٹرانسپورٹ ممبر نے بتلایا کہ ہندوستان میں پچھلے تین سال کے اندر کوئلہ کی پیداوار کا اوسط ۲۵۳۲..... ٹن [illegible] اور ہندوستان سے کوئلہ کی برآمد کا اوسط ۸۸۷۳ [illegible] ٹن رہا۔

اقوال زریں

بُرے لوگوں کی صحبت سے بچو، ورنہ تم بھی بُرے ہو جاؤ گے۔

کسی بات پر غرور نہ کرو، ورنہ تمہاری ترقی رُک جائے گی اور لوگ تم سے نفرت کریں گے۔

خوشامد اور چاپلوسی بہت ذلیل عادتیں ہیں، ان سے بچو، خوشامدی آدمی کبھی وقعت کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا لیکن کسی کی سچے دل سے خدمت کرنا یا شکریہ ادا کرنا خوشامد نہیں ہے۔

وقت کی قدر کرو کیونکہ یہ بڑی بیش قیمت چیز ہے کھوئی ہوئی دولت مل سکتی ہے، گئی ہوئی صحت مل سکتی ہے لیکن گیا ہوا وقت ہاتھ نہیں آ سکتا۔

ہر کام کے لئے ضرورت کے موافق اوقات مقرر کر لو اور اس پر سختی کے ساتھ عمل کرو، وقت کی پابندی تمام کاموں کو آسان بنا دیتی ہے۔

آرام طلبی، کاہلی، سستی سے بچو، یہ عادتیں آدمی کو کمزور اور ناکارہ بنا دیتی ہیں، اور آئندہ کی مسرتوں کا خون کر دیتی ہیں۔

اگر محتاجی سے بچنا چاہو تو سوال کرنا اپنے اُوپر حرام کر لو، تم کو کبھی کسی چیز کی کمی نہ ہوگی۔ ص

موج تبسم

ایک دیہاتی کو معلوم ہوا کہ ریلوے لائن گیٹ کے چوکیدار کی جگہ خالی ہے، یہ جگہ ریلوے کا کراسنگ دچوک، تھا۔

جب دیہاتی نوکری کی درخواست لیکر افسر متعلقہ کے پاس پہونچا تو اس سے پوچھا:

"تمھیں ایک سخت امتحان دینا ہوگا۔"

"پوچھئے، آپ کیا دریافت کرتے ہیں۔"

"اچھا فرض کرو کہ تم کراسنگ پر ڈیوٹی دے رہے ہو دو ریل گاڑیاں مختلف سمتوں سے آتی ہیں، تم کیا کرو گے؟"

"میں سیٹی بجا دوں گا۔"

"فرض کرو کہ تمھاری سیٹی خراب ہے۔"

"میں ہمیشہ سُرخ قمیص پہنے رہوں گا۔ میں اسے اُتار کر ڈرائیوروں کو جھنڈی دکھا دوں گا۔"

"اگر یہی واقعہ رات کو پیش آئے؟"

"میں اپنی لالٹین دکھا دوں گا۔"

"لیکن فرض کرو کہ لالٹین میں تیل نہ ہو تو؟"

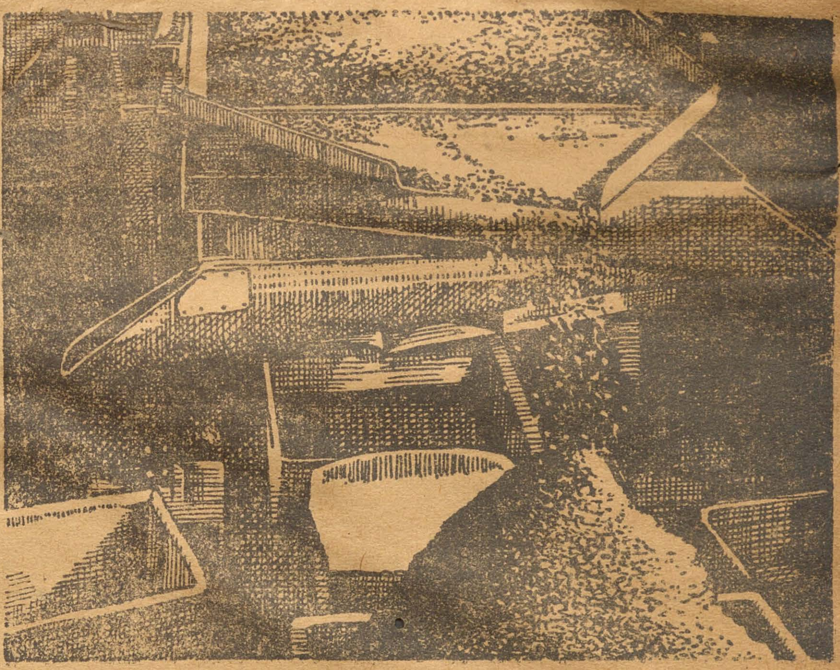
"ایسی حالت میں میں اپنی بہن کو آواز دوں گا۔"

"اپنی بہن کو کیوں؟"

"میں اسے کہوں گا کہ آؤ دستارہ تماشہ دیکھو کتنی زبردست ٹکر ہونے والی ہے۔"

ص وعدہ ایک طرح کا قرض ہے جس کا ادا کرنا ضروری ہے، جھوٹا وعدہ کرنا یا وعدہ کرکے بھول جانا بدترین عیب ہے۔

چائے کی ...انی نمبر ۹



چائے کی پتیاں چھاننے والی مشین میں

مشین میں رہنے کی حالت

جب خشک کرنے یا آنچ دکھانیکا طریقہ پتیوں میں خوشبو کو بند کر دیتا ہے تو پھر چائے چھاننے اور مختلف قسموں میں تقسیم کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔

چھاننے اور مختلف قسموں میں تقسیم ہونیکے قبل چائے کی پتیوں سے ڈنٹھوں اور دوسری اجزار کو الگ کر دیا جاتا ہے، یہاں پر بیشمار چھلنیاں اور جالی دار تاریں ہوتی ہیں جو خود بخود بڑی پتیوں کو چھوٹی پتیوں سے الگ کرتی رہتی ہیں۔ اس طرح پر مختلف قسموں کی چائے حاصل ہوتی ہے، پھر انھیں الگ الگ بکسوں میں بند کر دیا جاتا ہے۔ پھر وہ اگلے سفر کے لیے تیار ہو جاتی ہے، احتیاط کے ساتھ دیکھ بھال اور جلد از جلد تقسیم کرنے کی وجہ سے چائے آپ تک تازہ اور خوشبودار پہونچتی ہے۔

نبا...

بہت روز ہوئے ہندوستان ... سر جگدیش چندر بوس نے نباتات میں ... کی تھی اور یہ ثابت کیا تھا کہ ان میں بھی ... رنج و راحت کا احساس ہے لیکن اب ... نے اس تحقیق میں یہ دلچسپ اضافہ ... میں نہ صرف شعور و احساس پایا جاتا ہے بلکہ ان ... و فکر کی قوت بھی ہے اور اپنی اسما دریافت کو ... متعدد سائنٹفک دلائل سے ثابت کیا ہے۔

کبھی نہ ڈوبنے والی کشتی!

جان فاکس نامی ایک امریکن لوہار نے ... شکل کی ایک کشتی بنائی ہے اس کا دعویٰ ہے کہ ... کو خواہ کیسے ہی طوفانی سمندر میں چھوڑ ... یہ کبھی نہیں ڈوب سکتی۔ اس میں ایک ... ہو سکتے ہیں اس میں ایک چھوٹا سا ... ۳۲ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ...

سمندر کی سطح پر تیرنے ...

یہ کوئی سائنس کی ایجاد نہیں ... سازی ہے کہ سمندر میں ... سے روشنی نکلتی ... ہیں تو یہ معلوم ہو ... کے قمقمے پانی ... چلے جا رہے ہیں، بعض مچھلیوں میں ... ہوتی ہے کہ ایک مچھلی کی ... کر دیتی ہے اس قسم کی مچھلیاں ... سمندروں میں پائی جاتی ہیں جن کی گہرائی بہت زیادہ ... ہے۔

... کے برابر کو ... ہم نے یہ بھی لکھا ہوا دیکھا ہے کہ "تو کیا آسا... ہیں!" آپ ک... ن کے کسی ڈبہ میں چلے جائیے آپ کو ہر ... ن میں لکھا ہوا "مت تھوکو" نظر آئے گا اور آ... آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ جملہ اقسام کے تھوک جن سے جملہ اقسام کے امراض پیدا ہو سکتے ہیں جابجا باقاعدگی کے ساتھ چھنے ہوں گے اور ڈبہ کے مسافر "مت تھوکو" کی خلاف ورزی میں ہمہ تن مصروف ہوں گے، اسی طرح ان عمارتوں میں جہاں "فرش اور دیواروں پر تھوکنا سخت منع ہے" جابجا لکھا رہتا ہے۔ آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ کس شان کے ساتھ تھوکا جاتا ہے اور کس طرح بالاعلان کھنکھار کھنکھار کر اس ہدایت کی خلاف ورزی کیجاتی ہے۔

مطلب کہنے کا یہ کہ اس قسم کی تختیاں ان ممالک میں مفید ہو سکتی ہیں جہاں سُنا ہے کہ ایک دو کوڑی کا کانسٹیبل چوراہوں پر جس طرف بھی ہاتھ اُٹھا دیتا ہے بڑے بڑے لاٹ صاحب، بڑے بڑے پارلیمنٹ کے ممبر کہ اگر بادشاہ سلامت ہوں تو وہ بھی اس کے اشارہ پر اپنے موٹر روک لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور اس وقت تک چوراہے سے نہیں گزر سکتے ہیں جب تک کہ وہی ادنیٰ سپاہی ان کو اجازت نہ دیدے مگر جناب یہ تو ہے ہندوستان جہاں آپکے سر عزیز کی قسم چاہے دس بیس روپیہ جرمانہ ہی ہو جائے مگر یہ ذلت تو کسی طرح گوارا نہیں ہو سکتی کہ ایک کم حقیقت سپاہی ہم پر حکومت کرے ہم کو راستہ چلنے سے روکے اور بھرے بازار میں ہم پر رعب جمائے گویا ہم اس کے نوکر تو ہیں، یا اس سے دبتے ہی تو ہیں، آپ کہیں گے کہ یہ نظم قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے مگر ذرا انصاف سے کہئے گا کہ عزت اور آبرو بھی کوئی چیز ہے یا نہیں، اور اگر عزت اور آبرو کوئی چیز ہے تو یہ کیسے گوارا کیا جا سکتا ہے کہ عالی خاندان ہندوستانی شریف زادوں کو بھرے بازار میں ٹکے ٹکے کے سپاہی اپنا غلام سمجھیں اور ان پر اپنی حکومت چلائیں۔

پڑھے لکھے اور بڑے آدمی یہ کہا کرتے ہیں کہ اسی پابندی اور اسی نظم نے مغربی ممالک کو آزاد بنایا ہے اور بڑے رتبے دیے ہیں مگر جناب ہندوستان اس طرح کی غلامانہ زندگی بسر کرکے آزاد ہونے کو کسی طرح قبول نہیں

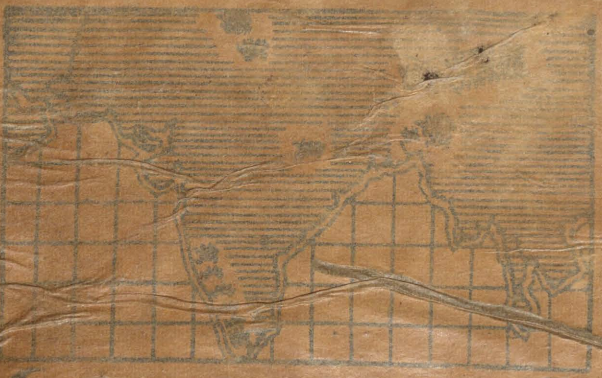
(باقی بر صفحہ

... میں نلوں کا ... قصور ہے؟ ... میں سو لاکھ ... سطحی آدمی سے غالباً ... بات کاٹ کر بولے جی ...

... بیدردی کے ساتھ صرف کیا جاتا ہے کہ ... وہ نہایت آسانی سے ہم کو مل جاتا ہے اور محض اس آسانی کی وجہ سے ہم پانی کی صحیح معنوں میں قدر و قیمت ہی نہیں سمجھتے اب دیکھ لیجئے کہ جن گھروں میں نل ہیں وہاں عموماً یہی ہوتا ہے کہ کسی نے ٹونٹی کھولکر غسل کیا اور غسل سے فارغ ہو کر نل بغیر بند کئے ہوئے وہ حضرت لباس وغیرہ تبدیل کرنے میں مصروف ہو گئے، نل چلا کیا اور پانی بہتا رہا مگر اس کی ان کو کوئی پروا نہ ہوئی اس لئے کہ ان کے نزدیک نل کا پانی کبھی ... اور گویا ... یہ ہے کہ خواہ ... رکھا جائے وہ برابر پانی فراہم کرتا ر... علاوہ بوڑھوں سے لے کر بچوں تک ... نل کے کان اینٹھتے رہتے ہیں، کسی نے نل بند کرتے ہوئے ایسا کس دیا کہ سوائے پیچکش کے اور کسی چیز سے نہ کھل سکے اور کسی نے نصف بند کرکے چھوڑ دیا، ان تمام باتوں کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ٹونٹی خراب ہو جاتی ہے اور پانی برابر بہتا رہتا ہے لیکن اس کے بعد بھی نل درست نہیں کرایا جاتا بلکہ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

ان حضرت نے نہایت سادگی ... رہا ہوں اور کیا کر رہا ہوں، اسٹیشن ماسٹر نے "مت تھوکو کیونکہ اس سے بیماری پھیلتی ہے" والی تختی کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ وہ دیکھو تم کو اس کی پابندی کرنی چاہئے تھی،

ان حضرت نے جواب دیا کہ واہ حضرت واہ اگر آپ کے اسٹیشن کی تختیوں کی پابندی کوئی شخص بھی کرے تو ایک ہی دن میں دیوالہ نکل جائے، ... یہ حکم دیتی ہے کہ ... سو ... استعمال کرو" کسی تختی کی ہدایت یہ ہے کہ "اڈین پیو" کسی تختی پر لکھا ہے "اپنے لئے سائیکل خریدو" کسی تختی کا اشارہ ہے کہ "اسٹیشمین خریدو" اب بتائیے کہ میں ... تک ان تمام احکامات کی تعمیل کر سکتا ہوں" اسٹیشن ماسٹر اپنا سا منہ لیکر رہ گئے ہوں گے۔ خیر یہ تو ایک لطیفہ ہے لیکن جو واقعہ ہے وہ بھی اس لطیفہ سے کسی طرح کم نہیں کہ خود ہم نے ان تختیوں کے نیچے جنہ انگریزی، ہندی اور اردو تینوں زبانوں میں "مت تھوکو کیونکہ اس سے بیماری پھیلتی ہے" لکھا تھا، پان کی لمبی چوڑی گلکاریاں دیکھی ہیں بلکہ ایک جگہ تو دیوار پر "فرش اور دیواروں پر تھوکنے کی سخت ممانعت ہے" ...



ہوتا ہے کہ ہم گویا اچھے خاصے حبس دوام کی سزا پائے ہوئے قیدی ہیں۔

اب میں پوچھتا ہوں مولوی محمد حفیظ صاحب سے جس ملک کی خودداری اور حمیت کا یہ حال ہے، جو ملک اپنے اجداد کی شہنشاہی اور حکمرانی کے خواب ابتک دیکھ رہا ہے اس ملک میں نلوں پر "پانی ضائع نہ کرو" "نل کو باقاعدہ کھولو اور باقاعدہ بند کرو" کی تختیاں کہاں تک مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ البتہ اس بھولے بھالے ملک کو تو اسی طرح محتاط بنایا جا سکتا ہے کہ تمام لوگوں کو اس یقین دلا دیا جائے کہ اگر پانی لینے کے بعد تم نے نل کو کھلا رہنے دیا تو نل سے بجائے پانی کے تیزاب نکلنے لگے گا اور اگر نل کو باقاعدہ بند نہ کیا تو ٹونٹی سے ایسی گیس نکلنا شروع ہو جائے گی کہ گھر بھر مر جائیگا۔ پھر دیکھیے کہ نل کس احتیاط سے کھولے اور بند کئے جاتے ہیں اور پانی کس باقاعدگی کے ساتھ لیا جاتا ہے، بات اصل میں یہ ہے کہ بہادر ہندوستانی اس وقت تک تو کسی ہدایت، کسی حکم یا کسی فرمان کو خاطر ہی میں نہیں لاتے جب تک کہ موت کا ڈر نہ ہو۔

تمام بنگال میں شہری ڈاک پر سنسر

کلکتہ۔ ۱۶۔ مارچ۔ حکومت بنگال نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں کہا ہے کہ فوجی اسباب کی وجہ سے شہری (غیر فوجی) ڈاک کو سنسر کرنے کے انتظامات کی تمام بنگال میں آئندہ ہفتہ سے توسیع کیجا رہی ہے عوام کو یہ بات معلوم ہے کہ فوجی ڈاک اور ہندوستان سے باہر جانیوالی ڈاک کے علاوہ آسام میں اور بنگال کے ان علاقوں میں جو دریائے برہمپتر کے پورب میں واقع ہیں شہریوں کی تمام ڈاک سنسر کی جاتی ہے۔ فوجی ضروریات کی وجہ سے اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ بنگال کے دوسرے حصوں میں بھی شہری ڈاک کو سنسر کیا جائے۔ اور نئے انتظامات آئندہ ہفتہ عمل میں آجائینگے مقصد یہ ہے کہ دشمن کو ہماری کوئی خبر نہ پہونچنے پائے۔

نیو برٹین میں امریکی فوج اتر گئی

لندن۔ ۱۵۔ مارچ۔ دکھنی پچھم پیسفک کے اتحادی ہیڈکوارٹر کے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ امریکی فوج نیو برٹین کے اتری کنارے پر ایک اور جگہ اتر گئی ہے

جاپانی کسی وقت بھی آسام پر بم گرا سکتے ہیں

شیلانگ۔ ۱۵۔ مارچ۔ جاپان کیخلاف اتحادی قوتوں کا حملہ اب جاری ہے اور جاپانی کسی وقت بھی آسام پر بم گرا سکتے ہیں ہمیں اس کے لیے تیار رہنا چاہیے اور اس کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ آسام بلڈ بنک میں خون دیا جائے۔ جس سے ان لوگوں کی جان بچائی جاسکے جو ہوائی حملہ میں زخمی ہوں۔ یہ ہے وہ سرکاری بیان جو حکومت آسام نے شائع کیا ہے۔ اس کے بعد سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ پہلی جنوری ۱۹۴۴ء کو آسام میں خون دینے والوں کی تعداد ۱۵۹۱ تھی۔

محکوم...

ان کو ریوں ... پر بند جائے اُن کے فعل کو سامنے رکھئے کیونکہ یہ وحشی قوم ظالم بھی ہے شہوت پرست اور دغاباز بھی۔ اُن کا ایمان ہے کہ اُن کی نسل سب سے اعلیٰ و افضل ہے جسے ظلم ڈھانے کا ہر حق حاصل ہے اور اُسے یہ بھی حق ہے کہ وہ حکومت کرے اور دوسروں کو غلام بنائے۔

ایسی قوم سے ہندوستانیوں کا پناہ نہیں ہو سکتا۔ اُن کا صرف ایک ہی علاج ہے۔ انھیں منہ توڑ جواب دیا جائے۔ ہندوستان اور ساری دنیا کو صرف اسی طرح اُن کے مہلک خطرے سے نجات مل سکتی ہے۔

جن ملکوں پر جاپانی قابض ہیں وہاں اُن کے مظالم کے واقعے آپ سن چکے ہیں۔ لیجئے اسی کی ایک سچی مثال او سنئے شمالی چین کے شہر ہار بن میں تین چینیوں کو بغیر کسی خطا کے سُولی دے دی گئی۔ پھر اُن کے دھڑ کاٹ کر پھینک دے گئے اور سر کئی روز تک سر بازار لٹکتے رہے۔

آپ کو ایسے واقعات ایک نہیں ہزاروں ملیں گے۔ یہ واقعہ جاپانیوں کے محض وقتی جوش و غضب کی مثال نہیں ہے بلکہ اُن کے مستقل دماغی کیفیت کا اظہار کرتا ہے۔ اُن میں خونخواری کے ساتھ چالاکی و مکاری بھی بلا کی ہے۔ جاپانیوں کے دم دلاسے اور پُر فریب وعدوں سے خبردار رہئے

AAA 574 U



بحکم جناب منصف صاحب بہادر شہر کانپور

سمن بنام مدعا علیہ بنابر حاضری اصالتاً

بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۳)

بعدالت منصفی شہر کانپور

مقدمہ نمبر ۷۱۰ بابت ۱۹۴۳ء

لالہ کاشی پرشاد ولد لالہ مدوار کا داس قوم ویش اگروال ساکن ہٹیہ بازار شہر کانپور — مدعی

بنام

رام چرن ولد نامعلوم قوم کوری ساکن کوارٹر ۶۵ احاطہ ددار کا پوری چکی جریب شہر کانپور — مدعا علیہ

بنام رامچرن۔

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت تخلیہ و کرایہ کے دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۱ اپریل ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہو اور جوابدہی دعوٰی کی کرو اور تمکو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم تائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔

تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم منصرم

عدالت سٹی منصفی کانپور

امریکہ کے سپاہیوں کو ووٹ دینے کا حق

واشنگٹن۔ ۱۵ مارچ۔ امریکی سینٹ نے کل بڑی سخت بحث کے بعد ۳۱ ووٹوں کے مقابلہ میں ۴۷ ووٹوں سے وہ بل منظور کر لیا جو کہ فوجی سپاہیوں کے ووٹ دینے کے متعلق ہے حالانکہ ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈر سینٹر بارکلے نے پہلے ہی واضح کر دیا ہے کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ اپنے اختیار خصوصی سے اس بل کو رد کر دینگے اس قانون کے ذریعہ امریکہ کے سپاہیوں کو نومبر کے انتخابات میں ووٹ دینے کا حق دیا گیا ہے۔

جاری رکھیں گے ان کو ایک اسپیشل ... ہے تاکہ وہ اتحادی حلقہ میں داخل ہو ... اس واقعہ سے کہ ان کو پاس دے ... ہوتا ہے کہ برطانی حکام ان کے مشن پر ... رہے ہیں۔ یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ ... پرنس سٹربے کی سرگرمیوں کے بارے ... ہو سکتی۔

کی اور کہا کہ اتحادی ... ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے مذہبی عمارتوں کو بچایا جائے۔

رومانیہ کا صلح کا ایلچی

القرہ ۱۴ مارچ۔ پرنس سٹربے جو رومانیہ سے صلح کا مشن لیکر استنبول گئے تھے کل صبح ٹل الیبٹ اور قاہرہ کو روانہ ہوگئے جہاں وہ اتحادی حکام سے سلسلہ بات چیت ...

جرمنی کیلئے روس کی صلح کی شرطیں

ماسکو۔ ۱۴ مارچ۔ سوویٹ نیوز ایجنسی نے آج ایک بیان شائع کیا ہے جس میں اس بیان کو بالکل من گھڑت بتلایا ہے جو ایک برطانی اخبار میں شائع ہوا ہے جس میں اس نے جرمنی کے لیئے روس کی صلح کی شرطوں پر مارشل اسٹالن کا نظریہ بیان کیا ہے۔

روم کو فوجی اڈہ بنانے کی مذمت

واشنگٹن ۱۵ مارچ۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ایک پریس کانفرنس میں روم کو فوجی اڈہ بنانے کی مذمت

دل ہے کبھی نڈھال ہے دل ہی کبھی بحال ہے
اوس کی خوشی ہی کیا خوشی تم کو عبث ملال ہے

مشق تصور ایسی کر اوس کی شبیہہ کھینچ لے
حسن خیال ہے وہ شے ہجر میں بھی وصال ہے

قصۂ طور بھی سُنا قصۂ دار بھی سُنا
میرے خیال میں ہر اک پردہ در جمال ہے

عشق کے مدوجزر میں مثلِ حباب ہے نمود
میرا اُبھرنا ہجر ہے، مٹنا مرا وصال ہے

تجھ سے جو ہو سکے تو اب فیصلہ کن جواب دے
ورنہ حیات عشق میں ہر نفس اک سوال ہے

جناب شاکر ناطقی

ایسے خزاں نصیب کا کیا کہے کیا خیال ہے
جس کی بہار لُٹ گئی اُس کا بھی کوئی حال ہے

عشق مرا جنوں سہی عقل نہیں خرد نہیں
اور تو کوئی غم نہیں تیرا ہی اک خیال ہے

چاہتا ہوں کہ ہر ادا تیری نظر نواز ہو
شان جلال بھی دکھا حسن اگر جمال ہے

وعدہ اگر غلط سہی پھر بھی اک آسرا تو ہے
یاس کی بات اور ہے شوق کا اور حال ہے

حکم کو اس کے مان لے مانا کہ جبر ہی سہی
شکوہ نہ کر زبان سے دل میں اگر ملال ہے

شاکر اب ایسے پھنس گئے کشمکشِ حیات میں
مرنا بھی ہو گیا گراں جینا اگر محال ہے

جناب سلیم ناطقی

ایک نفس فراق ہے ایک نفس وصال ہے
جینا ہے سہل اسقدر مرنا مرا محال ہے

رند بھی مست و بیخبر شیخ بھی خستہ حال ہے
تیرے خیال میں ہیں سب اپنا کسے خیال ہے

جلوہ بقدر شوق ہے شوق بقدر حوصلہ
سب کی خوشی کو کیا کہوں میری خوشی ملال ہے

آس دلوں کی توڑ کر اُس کی نگاہ پھر گئی
جس کا جواب مل چکا پھر بھی وہی سوال ہے

جلوے تو عام کر دیئے شوق نمود نے سلیم
آنکھ اُٹھا سکے کوئی اتنی کسے مجال ہے

جناب نواب آثر کانپوری

مل کے جدا نہ آپ ہوں اب یہ مجھے خیال ہے
خوف ہو جس میں ہجر کا وہ بھی کوئی وصال ہے

غم سے جگر ہوا کباب دل میں لگی ہوئی ہے آگ
اسکا بھی غیر حال ہے، اُس کا بھی غیر حال ہے

آپ کے جور و ظلم کا تذکرہ اور روز حشر
میری کہاں یہ تاب ہے میری یہ کب مجال ہے

وصل کو جب کہا کبھی کہنے لگے بگڑ کے وہ
ہوش میں آؤ ہوش میں یہ بھی کوئی سوال ہے

جناب نشتر ایڈوکیٹ کانپوری

جس نے دیا ہے مجھکو درد اُس کا مجھے خیال ہے
اُف بھی زبان سے کر سکوں میری یہ کیا مجال ہے

آنکھوں میں جلوہ ہے ترا دل میں ترا جمال ہے
مست خیال کو ترے ہجر میں بھی وصال ہے

... عبث ضبط میں کمال ہے

بحث نہیں ہے وید سے فاصلہ بعید ہے
ایک ترکی امید سے ربط کا کچھ خیال ہے

خلوت ارتباط ہے۔ محفل احتیاط ہے
عالم انبساط ہے میں ہوں ترا خیال ہے

ہو کہ نہ ہو تجھے خبر اب بھی خیال کر نہ کر
کون ہے خاک رہگذر کون یہ پائمال ہے

جناب عیاں حیدری

جب سے یہ راز کھل گیا، تو بھی شریک حال ہے
میرے لیے غم فراق حاصل صد وصال ہے

حُسن جمال مصطفےٰ، عشق کمال مصطفےٰ
حسن بھی لازوال ہے، عشق بھی لازوال ہے

گل یہ شباب و لطف دے، کل یہ جہان رنگ و بو
گردش یک نگاہ ہے پرتو یک جمال ہے

جلوۂ گل کے ساتھ ہے چشمک برق و باد بھی
لطف سکون آشیاں خام سا اک خیال ہے

جناب حکیم میرزا وفا لکھنوی

ان کا مزاج ہے الگ، اپنا جدا خیال ہے
اُن کو ہیں کچھ شکایتیں، ہمکو بھی کچھ ملال ہے

رنگ جہاں ہے عارضی غرض پہ فخر و ناز کیا
آنکھ کھلی تو تھا عروج بند ہوئی زوال ہے

جناب اظہر کانپوری

قطرے کو اضطراب ہے ذرہ بھی پائمال ہے
کارگہ حیات میں امن و سکوں محال ہے

ایک جھلک سے حسن کی ہوش و حواس گم ہوئے
بڑھ کے نقاب اولٹ سکے عشق کی یہ مجال ہے

ابر بھی صحن باغ بھی رقص میں کائنات بھی
ایسے میں آج ساقیا میرا بھی کچھ سوال ہے

آنکھ میں کچھ نمی نہیں لب پہ ذرا ہنسی نہیں
اظہر نامراد کا اب تو عجیب حال ہے

جناب کوثر عابدی

دل میں مرے وہ نور ہے آنکھ میں وہ جمال ہے
منزل طور آجکل گردِ رہِ خیال ہے

وقف نگاہ شرمگیں، جذبۂ انفعال ہے
بیٹھے ہیں یوں سکوت میں جیسے مرا خیال ہے

ذوق ہے منکر یقیں، اسکا علاج ہی نہیں
اب بھی وہی نگاہ ہے اب بھی وہی جمال ہے

تیرے قریب ہو کے بھی تجھ کو نہ پا سکا کبھی
رونق بزم زندگی مجھکو یہی ملال ہے

جناب پادری شوق

جب سے کسی کی زلف کا دل میں مرے خیال ہے
جان سے اپنی تنگ ہوں زندگی بھی وبال ہے

شمع کے جاں نثار سب قدموں پہ ہیں پڑے ہوئے
دیکھو بغور عاشقو عشق کا یہ مآل ہے

پائے نگاہ ناز سے عرش بنا ہوا ہے دل
اتنا ہی سرفراز ہے جتنا جو پائمال ہے

عاصی شرمسار ہوں خوف سزا نہیں مجھے
دست اُمید میں مرے دامن ذوالجلال ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل میرے — زباں پہ بھی وہی ہو جو ہے دل میں میرے

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۳۹ | کانپور شنبہ ۲۵ - مارچ سنہ ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۳

ہندوستان کو کوئی خاص خطرہ نہیں ہے

کمانڈر انچیف کا بیان

۲۲ - مارچ کو کونسل آف اسٹیٹ میں کمانڈر انچیف سر کلاڈ آکن لیک نے برما مورچہ کے بارے میں مندرجہ ذیل بیان دیا ہے - کمانڈر انچیف نے فرمایا کہ میں آپ لوگوں کی اجازت سے آپ کو اس سرحد کی حالت بتلانا چاہتا ہوں جہاں ریاست منی پور برما سے ملتی ہے - آپ لوگوں کو یاد ہوگا کہ ۱۳ - دسمبر کو ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے میں نے کہا تھا کہ جاپانی اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ اتحادی کاز کے لیے ہندوستان کی کس قدر زبردست اہمیت ہے اور ہماری کوشش جنگ میں [illegible] اٹکانے کے لئے وہ سب کچھ کریں گے - جو کہ وہ کر سکتے ہیں - اس کے ساتھ ہی میں نے یہ بھی کہا تھا کہ جاپانیوں پر اتحادیوں کا جتنا زیادہ دباؤ پڑے گا وہ اس کا [illegible] پورا کرنے کے لئے چھاپہ مار کر اور حملہ کر کے خوف و ہراس پیدا کرنے اور گڑبڑ مچانے کی اتنی ہی زیادہ کوشش کریں گے -

پچھلے مہینہ دشمن نے اراکان میں ہماری ساتویں ڈویژن کے پیچھے اور بازو پر دلیرانہ مگر ضرورت سے زیادہ بھروسے کے ساتھ جو جوابی حملہ کیا تھا وہ اس ردعمل کی پہلی کڑی تھی - ہم کچھ دنوں سے اتر میں اس قسم کے ردعمل کی توقع کر رہے تھے یہ حملہ اس پہاڑی علاقہ میں جو کہ جنگلات سے پٹا پڑا ہے جہاں کہ ریاست منی پور برما کی سرحد سے ملتی ہے - اراکان میں ناکام رہنے کے بعد اب جاپانی منی پور کے علاقہ میں ان ہی ہتھکنڈوں سے کام لے رہے ہیں - دشمن ایک ایسے ناہموار اور کٹھن علاقہ میں حملہ کر رہا ہے - جہاں بچاؤ کے لیے کوئی مسلسل مورچہ قائم کرنا ممکن نہیں ہے - گذشتہ دو سال سے ہم بڑی جانفشانی کے ساتھ اس جنگلی علاقہ میں سڑکیں بنا رہے ہیں تاکہ ہم وہاں دشمن کی ان فوجوں سے مقابلہ کرنے کے لیے کافی فوجیں رکھ سکیں جو دریائے چندوں پر جمع ہو رہی ہیں - اب جاپانیوں نے حملہ آور دستے جن کی تعداد کافی ہے - بھیجے ہیں تاکہ وہ ہماری سپلائی کی لائن کاٹ کر ہماری اگلی فوجوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیں -

ہمارا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ ان چھپے ہوئے پہاڑی علاقوں میں دشمن کے حملہ آور دستوں کو کوئی روک نہیں سکتا - اس لئے ہمیشہ یہ بات جاپانیوں کی مرضی پر ہے کہ جب وہ چاہیں ہندوستان کی سرحد پار کر کے ہندوستان پر نمونہ کے حملے کر دیں ہمارے مقابلہ میں دشمن کو اس قسم کے حملوں میں زیادہ مشکلوں کا سامنا کرنا پڑے گا -

پچھلے سال برما کے بیچ کے علاقہ میں ہم نے جو مہم بھیجی تھی وہ اس وجہ سے ممکن ہو گئی تھی کہ ہوا میں ہمارا غلبہ تھا اور ہماری فوجوں کو ہوائی جہازوں سے سامان پہنچایا جاتا تھا - اس وقت بھی ہوا میں اتحادیوں کا غلبہ نہ صرف برقرار ہے بلکہ پچھلے سال سے زیادہ ہے - جس کے نتیجہ کے طور پر ۱۴ ویں فوج کے دستے برما کے اندرونی علاقہ میں حملے کر رہے ہیں - دشمن کے پاس اتنی ہوائی طاقت نہیں ہے اس لیے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر جاپانی تو یہ بتانے کے لیے اس قسم کے ہتھکنڈے استعمال کریں گے تو ان کو کم فاصلہ والے حملے کرنا پڑیں گے - جاپانی بہت کم راشن پر گذارہ کر سکتے ہیں اور اس کے علاوہ وہ علاقوں سے لوٹ کھسوٹ کر اپنا کام چلائیں گے -

میں ہندوستان کے کمانڈر انچیف کی حیثیت سے اپنی سرحد کی صورت حالات کے بارے میں روزانہ خبریں معلوم کرتا رہتا ہوں میں ہاؤس کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم اپنی فوجی طاقت سے جاپانی کے مسرح ابی حملہ کا اچھی طرح مقابلہ کر سکیں گے - اس لیے اس واقعہ سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے کہ دشمن کے دستے نقشہ کی اس لائن کو پار کر کے بڑھ رہے ہیں جو ہندوستان کی سرحد کہلاتی ہے - اور جو ایک پہاڑی اور کم آباد علاقہ ہے - اس وقت اصل خطرہ نہیں سمجھنا چاہیے جبتک کہ جاپانی ان مقامات تک نہ پہونچ جائیں جہاں سے وہ ہماری ریل [illegible] رسل و رسائل یا آسام میں ہمارے ہوائی اڈوں پر حملہ کر سکیں - ایسا کرنے کے لیے ان کو اونچا پہاڑ اور گھنے جنگل میں دور دراز راستہ طے کرنا پڑے گا - ہوائی جہازوں کے سپلائی اور حفاظت کی کمی کے باعث دشمن ہماری فوجوں کو تباہ کیے بغیر ان کو پیچھے ہٹائے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا - اس علاقہ میں ہم نے تربیت یافتہ فوجیں رکھی ہوئی ہیں اور میں جانتا ہوں ان کا حوصلہ بڑھا ہوا ہے - اس وقت ہندوستان کی سرحد کے اس علاقہ میں جو لڑائی ہو رہی ہے اس کے آخری نتیجہ کے بارہ میں مجھے کوئی شبہ نہیں ہے - گو اس میں وقت لگ سکتا ہے جبتک کہ ہمارے کمانڈروں کے اطمینان کے بموجب صورت حالات پیدا نہ ہوں -

یو - پی کا بجٹ

حکومت یو - پی کے بابت ۱۹۴۴ - ۴۵ء میں ۳۸ لاکھ روپیہ کی بچت کا اندازہ لگایا گیا ہے - گورنر کے مشیر سر ٹینٹ سلون نے اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ سال میں ۲۴۲۹ لاکھ روپیہ کی زائد آمدنی ہوگی - جس کو ملا کر کل آمدنی ۲۵۱۴ لاکھ تک پہونچ جائے گی -

اخراجات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ بجٹ میں سے پرانے اور نئے خرچ کے متعلق جو گوشوارہ تیار کیا گیا ہے وہ ۱۵ اسس پر ہے - ریونیو رزرو فنڈ :- ۲۰۰ لاکھ روپیہ - سپلائی اسکیم فنڈ ۱۲۵ لاکھ روپیہ، یو - پی وار فنڈ ۲۵ لاکھ روپیہ - ہسپتال فنڈ ۱۵ لاکھ لوکل بورڈوں کی سڑکوں وغیرہ کی تعمیر کے لئے ۳۵ لاکھ روپیہ، ۳۸ لاکھ روپیہ باقی رہے گا - کل میزان ۴۳۸ لاکھ روپیہ -

آپ نے مزید کہا کہ لڑائی کی صورت حال میں تبدیلی ہونے سے سول ڈیفنس کے بھاری خرچ سے چھٹکارا مل گیا ہے - آپ نے کہا کہ سال رواں اور آئندہ سال کے بجٹ کا خاص پہلو یہ ہے کہ اس میں تجارتی کاروبار بھی شامل ہے - غلہ خریدنے کے علاوہ حکومت دوسرے صوبوں کو گڑ - تیل اور بیج تیل کے لئے اور سستا کپڑا بھی سپلائی کر رہی ہے - جس میں سے ۲۹ کروڑ روپیہ کی رقم اسی سال وصول ہو جائیگی اور ۸ کروڑ روپیہ کی رقم باقی رہے گی، غلہ کی کاروبار میں کافی نقصان ہونا لازمی ہے -

حکومت آسام کا بیان

شیلانگ - ۲۴ - مارچ کو حکومت آسام نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے :-

جیسا کہ کچھ دنوں سے توقع تھی جاپان کے ہوائی حملے ۱۲ - ۱۶ - اور ۱۷ مارچ کو کچھار اور منی پور ریاست پر شروع ہو گئے - چونکہ تمام حملے دور دراز علاقوں میں کئے گئے - اس لیے حکومت کو خبر ملنے میں وقت لگا - حملے بہت ہلکے تھے اور بموں کی تعداد بھی کم تھی - چنانچہ جانی نقصان بہت کم ہوا - جہاں لوگ جمع تھے - ہلاک شدگان اور زخمیوں کی کل تعداد ایک فیصدی تھی - عوام کا حوصلہ بڑھا ہوا ہے - اور کاروبار حسب

[illegible] کے تین حملوں کو [illegible] جن کی پہاڑیوں میں جاپانیوں [illegible] پچھم میں ۲۱ - ۲۲ - مارچ کی رات کو ایک [illegible] اگلے روز ان کو وہاں سے بھگا دیا گیا [illegible] ہونچایا گیا -

اس کے اتر میں ہماری فوجیں آگے بڑھ [illegible] گھنٹے کے اندر انھوں نے تین جگہوں سے جو کہ امپھ[illegible] [illegible] کے قریب دشمن کو نکال دیا ہے - اس کے اور اتر [illegible] فوج [illegible] مورچہ کے ایک مقام کے قریب ہو نکلی ہے - دشمن نے ناکام ہوائی حملہ کیا اور بھاری نقصان اوٹھایا -

اس کے اور پورب میں جاپانیوں کی چھوٹی چھوٹی [illegible] تا مور وڈ کے قریب پہونچ رہی ہیں - ۲۱ - مارچ کو دشمن کا ایک [illegible] منتشر کر دیا گیا - پھر ایک اور دستہ [illegible] ناکام حملہ کیا -

کابا کی وادی میں جاپانیوں کے [illegible] ۲۲ - مارچ کو ٹامو کے دکھن پورب میں سڑک پر [illegible] کیا گیا - اس کے چند گھنٹہ بعد جاپانیوں نے [illegible] پر ہماری فوج پر حملہ کیا لیکن ان کا حملہ پسپا کر دیا گیا [illegible] حملہ میں دشمن کے کئی ٹنک برباد کر دیے گئے -

۲۲ - مارچ کو مانگ ڈاؤ [illegible] کھن میں ساحلی میدان میں دشمن کی فوج نے اتر [illegible] پیش قدمی کی - دوسرے روز [illegible] ٹنکوں کی [illegible] نے جاپانیوں پر کامیاب حملہ کیا - پچھلے [illegible] مایو کو پہاڑی کے علاقہ میں خاص [illegible] ۲۲ - [illegible] کو بوتھی ڈانگ کے پچھم میں دشمن نے ہمارے [illegible] کئے - دوسرے روز پوری تیاری کے ساتھ [illegible] بوتھی ڈانگ کے دکھن میں دشمن پر حملہ کیا -

کلاپازین کے پو[illegible] میں ہماری فوجوں نے دشمن کو اور کئی جگہوں سے نکال دیا [illegible] کلاوان کی وادی میں مغربی افریقہ کی فوجیں سرگرمی دکھا [illegible] - اتحادی ہوائی جہازوں نے اراکان - مایو اور کلاوا[illegible] میں حملے کئے -

جاپا[illegible] پر گولہ باری

نئی دہلی [illegible] مارچ [illegible] علی [illegible] ہندوستان کے شاہی بیڑہ کے جہازوں نے برما کے ساحل [illegible] اترے ہوئے دشمن کے جہازوں پر گولہ باری کی - اور جاپان کے ساحلی توپوں نے جواب میں گولے پھینکے - یہ ہے وہ بیان جو شاہی بیڑہ کے ایک افسر نے دیا ہے - افسر کا بیان ہے کہ ہم صبح کے تین بجے روانہ ہوئے اور [illegible] گھنٹہ تک تلاش کرنے کے بعد جاپانی جہازوں پر بمباری شروع کی - دس منٹ کے بعد جاپانی توپوں نے جواب دینا شروع کیا - ہمارے وہاں سے واپس آنے سے پہلے ہی جاپانی توپوں کی گولہ باری ختم ہو گئی تھی -

آریہ سماج گوالٹولی آریہ سماج کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۴ - ۲۵ - اور ۲۶ - مارچ کو ہوا -

جگت گورو شنکر اچاریہ ست کنڈی مہایگیہ کے سلسلہ میں جگت گرو شنکر اچاریہ ۲۲ - مارچ کو کانپور تشریف لائے اور آپ کو ایک بہت بڑے جلوس کے ساتھ سرسیا گھاٹ تک لایا گیا - اس ست کنڈی مہایگیہ کے لیے بڑے بڑے انتظامات کیے جا رہے ہیں - کہا جاتا ہے کہ ایک عارضی ٹرک اور پل بنانے اور علیحدہ ایک ڈاکخانہ و تارگھر کے قایم کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے -

گرفتاری مسٹر افتخار احمد سب انسپکٹر بھوگنی پور سرکل کے قتل کے سلسلہ میں ۱۵ - آدمی گرفتار ہو چکے ہیں -

ڈیفنس آف انڈیا ڈیفنس آف انڈیا رول کے قاعدہ ۳۹ کے ماتحت لکشمی رتن کاٹن ملس کے ایک ملازم رام سرن کو گرفتار کیا گیا ہے - کیونکہ ان کے یہاں تلاشی لینے پر کچھ قابل اعتراض لٹریچر برآمد ہوا ہے -

راماکرشنا مشن راماکرشنا ویکانند کے یوم پیدائش کے سلسلہ میں راماکرشنا مشن آشرم کے زیر اہتمام ۲۵ - مارچ، ۵ بجے شام کو گورنراین کھتری ہائی اسکول میں ایک پبلک میٹنگ ہوگی -

[illegible] حسین، حافظ محمد صدیق، مسٹر [illegible] بھائی، مسٹر اما شنکر مسرو ترا، ڈاکٹر سکینہ، مسٹر [illegible] مسٹر آر منوہر لال، میا[illegible] وحید احمد اسید [illegible] مسٹر مسری نواین نگم [illegible] مبارک علی، مسٹر سو[illegible] سید احمد حسین، مو[illegible] شیخ محمد رفیق، مسٹر ا[illegible] محمد امین، شیخ عزیز الحق، [illegible] مسٹر ایس - ایم منیر صاحب کی [illegible] کا مشاعرہ شروع ہوا - جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے اپنے طرحی کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا :-

جناب سنجا شاہجہانپوری، جناب شاکر ناطقی، جناب عزیز ناطقی، جناب سیم ناطقی، جناب نشتر ایڈوکیٹ، جناب شارق ایرانی، جناب حکیم شگفتہ، جناب عیاں حیدری، جناب حکیم بیرن وفا لکھنوی، جناب اظہر کانپوری، جناب کوثر عابدی، جناب پادری شوق -

اور مندرجہ ذیل حضرات نے اپنے غیر طرحی کلام سے سامعین کو محظوظ فرمایا :-

مولانا حسرت موہانی، مسٹر صدر الاسلام صدر، سید محمد احسن کاظمی، جناب حافظ محمد صدیق، جناب نواب فقیر، جناب مولانا ثاقب - جناب فرحت، جناب ندرت، جناب امین، جناب بزمی، جناب انور، جناب وفا -

[illegible] عام اسکول کا [illegible]

[illegible] فیض عام اسکول کے تعلیمی ہفتہ کے سلسلہ میں خوش الحا[illegible] [illegible] کے مقابلہ کا ایک جلسہ ۲۱ - مارچ ۱۰ بجے را[illegible] محمد و ایس چیرمین کانپور میونسپل بورڈ کی صدارت میں ہوا - جناب صدر نے صدارت کے فرائض ادا کرنے سے پہلے اسکول کے لئے ۱۵۱ روپیہ کے عطیہ کا اعلان فرمایا - بعد ازاں شیخ محمد رفیق صاحب کی پرجوش تقریر نے حاضرین میں ایک ولولہ پیدا کر دیا - اور تقریباً ایک ہزار ۲۵ روپیہ کا چندہ اسی وقت ہو گیا - معطی حضرات کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں :-

شیخ وحید احمد صاحب	۱۵۱	روپیہ
شیخ محمد اصغر صاحب	۱۴۰	روپیہ
ماسٹر محمد حفیظ صاحب	۱۲۵	روپیہ
شیخ احسان الحق صاحب	۱۲۵	روپیہ
حاجی عبد المجید صاحب	۱۰۵	روپیہ
شیخ محمد رفیق صاحب	۱۰۱	روپیہ
شیخ عزیز الحق صاحب	۱۰۱	روپیہ
چودھری محمد امین صاحب	۱۰۱	روپیہ
محمد شفیق صاحب جوہری	۵۱	روپیہ
مسٹر عبد الحی سولیجہ	۲۵	روپیہ

اس کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی اور خوش الحانی کے مقابلہ میں مسلم حلیم انٹر کالج کا اسٹوڈنٹ اول اور مولانا محمد علی میموریل اسکول کا اسٹوڈنٹ دویم رہا -

بیت بازی کے مقابلہ میں فائنل مقابلہ کرائسٹ چرچ اسکول اور فیض عام اسکول کے درمیان ہوا اور کرائسٹ چرچ اسکول کامیاب ہوا -

فیض عام اسکول کے محمد صابر نامی ایک چھوٹے بچے نے بیت بازی میں بڑی ذہانت کا ثبوت دیا - لیکن چونکہ اس کو کوئی انعام نہیں مل سکتا تھا - اس لئے حاضرین میں سے پانچ حضرات نے تقریباً ۲۰ روپے بطور انعام کے دیے -

آخر میں جناب صدر نے بچوں کو انعامات تقسیم فرمائے اور تقریباً ۲ بجے رات کو جلسہ ختم ہوا -

میونسپل [illegible]

[illegible] جران [illegible] طلبین خالی [illegible] ت [illegible] وارڈ نمبر ۶ - اوپم کا الیکشن ۲۲ - مارچ کو تھا [illegible] سے مسٹر سوامی ناتھو رام اور لالہ منالال بلا مقابلہ منتخ[illegible] یو - پی چیمبر آف کامرس نے اپنی خالی شدہ جگہ کے [illegible] رام لال کپور سکریٹری نیو وکٹوریہ مل کو کانپور میونسپل بو[illegible] اپنا نمائندہ منتخب کیا ہے -

شاندار ڈنر مسٹر و مسز بی - پی سریواستو نے ۱۹ [illegible] کو اپنے بنگلہ موسومہ "ریوریو" میں [illegible] شہر کو ایک شاندار ڈنر اپنے صاحبزادہ مسٹر راجیشور [illegible] کی شادی کی خوشی میں دیا - خاص خاص حضرات کے [illegible] حسب ذیل ہیں :- لیڈی کیلاش سریواستو - مسٹر اینڈ مسز آر [illegible] مسٹر و مسز سی - ایم - ال - بھٹناگر - مسٹر اینڈ مسز د[illegible] مسٹر و مسز اے - آر - ورما، مسٹر اے - کے - [illegible] مسٹر و مسز شانتی پرشاد - مسٹر اے - این - [illegible] ڈاکٹر جواہر لال، مسٹر محبوب عالم، مسٹر و مسز دوار[illegible] خان بہادر بشیر احمد خاں - خان صاحب صدر الاسلا[illegible] این - ٹنڈن، خانبہادر مسٹر دستور، حاجی محمد حمزہ [illegible] سمیع - مسٹر محمد حبیب اللہ - مسٹر نور پرشاد کپور [illegible] ڈی - کوچر پرنسپل ہیرالال کھنا، مسٹر و مسز سردار [illegible] ایس - ایم منیر - مسٹر و [illegible] - مسٹر جی - سی - نگ[illegible]

کانگریسیوں کا جلسہ کانپور کے کانگریس[illegible] ایک جلسہ [illegible] منگل پر ہوا - جس میں الہ آباد میں کانگریسی لیڈر[illegible] ہوئے پروگرام کی پوری طور پر تائید کرنے کا فیص[illegible] اور اسی پروگرام کو پایہ تکمیل کو پہونچانے کے لیے ا[illegible]

گنیش شنکر ڈے آنجہانی گنیش شنک[illegible] ساتھ اہل کانپور [illegible] اسکو تقریباً ہر شخص جانتا ہے - آپ کی برسی [illegible] اکتوبر ۲۵ پر بجے شام کو آریہ سماج ہال میں ایک [illegible] امید ہے کہ اہل شہر کافی تعداد میں جمع ہو[illegible]

دو بمب اور کارتوس سیسہ مئو کے م[illegible] دیسی ساخت [illegible] کچھ کارتوس پولیس نے برآمد کئے ہیں -

غریبوں کیلئے فنڈ بی - این - ا[illegible] اولڈ بوائز [illegible] طالبعلموں کے لیے ایک پور فنڈ (غریب فنڈ[illegible] ۳۰ - مارچ سنہ ۱۹۴۴ء سے [illegible]

پھیری والے بلا پرمٹ کے فروخ[illegible] اور خریداروں کو رسید دینے کا انتظام بھی کر[illegible]

مشاعرے فیض عام اسکول کی تعلی[illegible] ۲۵ - مارچ کو حافظ محمد ص[illegible] صدارت میں ایک مشاعرہ ہوگا -

یکم اپریل کو خانصاحب سید صدر الاسلام صاحب ڈپٹی [illegible] میں مسلم کلب ٹپکا پور کا مشاعرہ ہوگا

[illegible]

جرمنی نے ہنگری پر قبضہ کر لیا

[illegible] ہیں۔ ان سے یہ خبر پختہ ہوگئی ہے کہ جرمن فوجوں نے تمام ہنگری پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس کے بارہ میں سب سے پہلی خبر ترکی نیوز ایجنسی کے نامہ نگار نے بخارسٹ سے دی تھی۔ سٹاک ہالم میں ہنگری کا سفارت خانہ تمام دن ہنگری کے ساتھ سلسلہ ٹیلیفون قائم نہیں کر سکا۔ اتوار کی رات سے ہنگری کا ریڈیو صرف وہی خبریں براڈکاسٹ کرتا رہا ہے جو اس کو جرمنی ذرایع سے ملتی ہیں۔ بخارسٹ سے ترکی نیوز ایجنسی کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمن فوجوں نے اس وقت قبضہ کیا جبکہ ہنگری کا ریجینٹ ایڈمرل ہورتھی ہٹلر کے ساتھ ملنے کے لیے جا رہا تھا۔ ہٹلر نے اسکو ملاقات کے لئے اپنے ہیڈ کوارٹر میں بلایا تھا۔ سٹاک ہالم کے ہنگرین حلقوں میں اس خبر کی تصدیق ہوگئی کہ ایڈمرل ہارتھی ہٹلر سے ملنے والا تھا۔ ایسا خیال تھا کہ جرمنی بڑے بھاری مطالبات پیش کرنیوالا تھا ہنگری کا وزیر اعظم کالے آج تقریر کرنیوالا تھا مگر ابھی تک اس کے بارہ میں کچھ نہیں سنا گیا۔ آج ہنگری کے پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا۔ ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی کہ ہنگری کے ریجینٹ ایڈمرل ہارتھی اور ہنگرین کمانڈر انچیف جنرل کیر کو ہنگری واپس جانے سے روک دیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حال ہی میں انھوں نے ہٹلر سے ملاقات کی ہے۔ جب جرمن فوجیں ہنگری میں داخل ہوئیں ہنگری کی فوجوں نے ان کا مقابلہ کیا۔ جرمنوں نے ہنگری پر اوپر اور دریائے کی طرف سے حملہ کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن فوجوں نے ہنگری پر تین طاقتوں کے معاہدہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے قبضہ کیا ہے۔

[illegible] بڑھتے جا رہے ہیں۔

ایک اور خبر سے پتہ چلتا ہے کہ سارڈینیا اور کورسیکا میں امریکی اور برطانوی فوج ایک بڑی تعداد میں جمع ہو رہی ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جنرل آئزن ہاور یورپ میں کئی جگہ فوجیں اتاریں گے جن میں دکھنی فرانس بھی شامل ہے۔

[illegible] بیوہ بچگئے اور [illegible] کو برباد کر دیا۔ رائٹر کا خصوصی نامہ نگار لکھتا ہے کہ لاوا [illegible] دھاریں بن گئی ہیں۔ ایک دھار نے سان سیسٹیانو برباد کر دیا ہے۔ اور دوسری دھار جو سو فٹ چوڑی ہے سرکولا کے علاقہ کی طرف جا رہی ہے۔ یہ علاقہ نیپلز کے قریب ہے نیپلز کے علاقہ سے ۱۰،۰۰۰ آدمیوں کو باہر لے جانے کے انتظامات کر لیے گئے ہیں۔ لاوا ۱۲ فٹ فی منٹ کی رفتار سے بہہ رہا ہے۔

جنرل [illegible] ہند [illegible]

نئی دہلی ۲۱۔ مارچ۔ یہاں خبر ملی ہے کہ فیلڈ مارشل سمٹس نے ساؤتھ انڈین کانگریس کے ایک وفد سے ملاقات کرنا منظور کر لیا ہے۔ وہ ان سے ہندوستانیوں کے خلاف کالے قانون کو واپس لینے کا مطالبہ کرے گا۔

لکھنؤ میں یوم پاکستان پر پابندی

لکھنؤ ۲۲۔ مارچ۔ لکھنؤ ریڈیو اسٹیشن سے یہ خبر براڈکاسٹ کی گئی ہے [illegible]

بنگال کے سیاسی اسیروں کو فہرست الزامات دیدی گئی

کلکتہ ۲۱۔ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبہ کے کل ایک ہزار نظر بندوں میں سے تقریباً تین سو کو ابتک الزامات کی فہرست سپلائی کی گئی ہے۔ تقریباً ایک درجن اور سیاسی نظر بندوں کو جن میں مسٹر سرت چندر بوس بھی شامل ہیں الزامات کی فہرست مہیا کی جا چکی ہے۔

دولت پر مغرور ہونا غربت کو دعوت دینا ہے۔
محبت ترقی کا زینہ ہے۔
انسان یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ اسکی مصیبت کی کیا وجہ ہے۔
کمزوروں کی مدد کرنا، نیک آدمی کا کام ہے۔
جھوٹ بولنے والے کا اعتبار جاتا رہتا ہے۔
بدقسمت بے وقوف کہلاتا ہے۔
دنیا میں سب سے بڑی دولت ایمان ہے۔
خدا سب جگہہ موجود ہے۔ حاضر و ناظر ہے اور سب کچھ کرسکتا ہے۔
علم بے خطر ہے، مال کو ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔
صبر ایک ایسا پھول ہے جو ہر باغ میں پیدا نہیں ہوتا۔
زندگی تھوڑی ہے۔ دشمنی کرنے اور دوسروں کی برائیوں کے گننے میں صرف نہیں ہونا چاہیئے۔
دولت ایک آئینہ ہے، یہ انسان کو بدل نہیں سکتا بلکہ انسان کو اس کے اصل روپ میں ظاہر کرتی ہے۔

آل انڈیا کایستھ کانفرنس

نئی دہلی۔ ۲۰۔ مارچ۔ اتوار کو آل انڈیا کایستھ کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی نے کانفرنس کے ۵۵ویں سالانہ اجلاس کی جو دہلی میں ۷۔ ۸۔ اور ۹۔ اپریل کو منعقد ہو رہا ہے۔ صدارت کے لئے سر جے۔ پی۔ سریواستو کو منتخب کیا ہے۔

"تمھارے خاوند کا کیا حال ہے؟"
"وہ ابتک بستر میں ہی ہیں"
"کیا بیمار ہیں؟"
"نہیں تو"
"تو پھر کیا وجہ ہے؟"
"چھ ماہ ہوئے انھیں بخار ہوا تھا اور ڈاکٹر نے کہا تھا کہ جبتک میں نہ کہوں بستر سے نہ اٹھنا اور اب وہ جنگ میں چلا گیا ہے"

سنا ہے کہ بس سمتھ دوسری شادی کر رہا ہے!
"تجربہ کے باوجود عقل نہ آنا اسے ہی کہتے ہیں"

پہلی سہیلی: "تمھیں معلوم ہے کہ پانی بجلی کو کھینچتا ہے"
دوسری سہیلی: "میرے ٹیلیفون کی گھنٹی اس وقت بجتی ہے جب میں غسل خانہ میں ہوتی ہوں"

ایک آدمی کی گھڑی بند ہوگئی ملا کھلانے پر بھی نہ چلی، پریشان ہوکر اس نے گھڑی کو ایک طرف رکھ دیا اور کہا:۔
"میلی ہوگئی ہے، صفائی مانگتی ہے"
یہ سنکر اس کا لڑکا فوراً بولا:۔
"نہیں پتاجی اتنی جلدی کیسے میلی ہوجائے گی۔ ابھی کل ہی تو میں نے اس کا ایک ایک پرزہ نکال کر صابن سے دھویا تھا"

استاد۔ (ظہور سے) جن لوگوں کے آخر میں "ر" آتی ہے وہ بہت بیوقوف ہوتے ہیں۔ جیسے ظہور، انور،
ظہور: "جی حضور"

پتہ چلتا ہے [illegible] رہنے کی بے حد شایق ہیں [illegible] ہیں اس وقت تقریباً چار ہزار افراد ہیں۔ ان چار ہزار میں صرف سات [illegible] تمام عورتیں ہیں۔

جینٹرڈ کا یہ "برہنہ خانہ" اس [illegible] بڑا برہنہ خانہ ہے۔ کیونکہ اس وقت کسی ایسی [illegible] میں ننگے رہنے والوں اور رہنے والیوں کی دنیا کے کسی حصہ میں نہیں پائی جاتی

ایک مفکر عورتوں کو اس عریاں پسندی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ عورتوں میں کیونکہ [illegible] کا جذبہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اسی لیے وہ برہنہ ہونے کی بہت زیادہ شایق ہیں۔ اس کے علاوہ مفکر کی یہ بھی رائے ہے کہ ایک وہ وقت [illegible] والا ہے زیادہ ہے اسلیئے وہ بیکار مشاغل [illegible] مردوں سے زیادہ دلچسپی لیتی رہتی ہیں [illegible] کی رائے ہے کہ ایک وہ وقت بھی آنیوالا [illegible] نہ صرف میدرڈ کی عورتیں بلکہ دنیا کی بہشت [illegible] مادرزاد برہنہ رہنے پر زور دیں گی

لندن ۲۱ مارچ [illegible] اعلان کیا ہے کہ لارڈ [illegible] کمشنر جنرل اسمبلی چرچ آف سکاٹلینڈ بنا دیئے گئے ہیں۔

[illegible] ملتا ہولی میں بڑا ہر بونگ [illegible] پی کر دروازے دروازے پر جاکر کبیر گاتے پھرتے [illegible] عورتوں سے بھابی کا ناتہ [illegible] اور [illegible] پندرہ بیس دن [illegible] کو نیکراں پر رنگ [illegible] ہی ہو جاتا۔ ایسی [illegible] کپڑے جھڑتے [illegible] کی شکل میں ہوتی [illegible] تھیں۔ آخر عورتوں [illegible] کر دینا چاہیئے۔ ایسا اتو بچا [illegible] کیا ہو جائیں

شکنتلا نے کہا "آج میں گھر سے نکلی تو ایسی پچکاری ماری کہ سارے کپڑے شرابور ہوگئے!"

آشا دیوی بولیں۔ "ابھی ہولی کو دس دن ہیں مگر اس نے ابھی سے ہڑدنگ مچا رکھی ہے!"

سبھدرا ان کی سرغنہ تھی۔ خلق سنگھ سے چھوٹی تھی لیکن آج خلق سنگھ نے اسکو پکڑ کر اس کے منھ میں گلال مل دیا تھا۔

شکنتلا نے سبھدرا سے پوچھا "تو کیا تدبیر سوچی ہے تم نے سبھدرا؟"

سبھدرا ہولی کے دن ہی بتاؤں گی"

"تب تک اسے ہڑدنگ مچانے دوگی"

"ہاں مچانے دوں گی"

"کتنے ہی ہاتھ جوڑے لیکن مانتا ہی نہیں"

"[illegible] دیکھی [illegible] خوش [illegible] ہیں"

"اپنے گھر والے تو بولتے ہی نہیں [illegible] ہولی میں سب معاف ہے"

آج ہولی کی رات ہے۔ مرد [illegible] دن کیچڑ، رنگ، عبیر، گلال اڑا رہا ہے۔ اور بارہ بجے رات تک چوپال اور پھاگ گانے کے بعد سو رہے ہیں۔ کسی نے ایک نشہ کا رنگ جمایا ہے تو کسی نے دو کا اور کسی نے تین کا، خلق سنگھ کی صورت تو آج دیکھنے کے قابل تھی، جیسے کوئی سالم مچھلی مسالے میں سوندھ دیگئی ہو، عورتوں کو آج انھوں نے ایسے ایسے بروے سنائے کہ بیچاری مارے شرم کے پانی پانی ہوگئیں۔ خلق کو بروے جوڑنا بھی آتا ہے اور اس نے ہر عورت کے نام الگ الگ بروے بھی بنائے ہیں۔

رات کے تین بجے ہوں گے، سارے گاؤں میں سناٹا چھایا ہوا ہے، مرد نشے سے چور سو رہے ہیں، عورتیں جن کا سارا دن پکوان بنانے اور مہمانوں کو کھلانے میں گذرا تھا اب اطمینان سے کھانا کھا کر لیٹی تھیں، کہ یکایک خلق سنگھ کے دروازے پر کئی آدمیوں کے جمع ہونے کا شور سنائی دیا اور کواڑ کھٹکھٹائے جانے لگے۔

خلق سنگھ نے مشکل سے آنکھ کھول کر کہا۔ "جاکر دیکھو کون ہے، مجھ سے تو نہیں اٹھا جاتا"

"اتنی رات کو میں جاؤں گی کواڑ کھولنے، کونسا ہوگوا ہے مجھ سے تو اٹھا نہیں جاتا"

"للتا [illegible] میں نہ جاؤنگی"

مجھے تو معلوم ہوتا [illegible] ہیں کر رہے ہیں۔

[illegible] تو پھر [illegible] پھر نہ کہنا کہ مار پیٹ کیوں کی"

[illegible] ڈنڈا اٹھا کر ٹھاکر صاحب لڑکھڑاتے گرتے پڑتے دروازے پر آئے اور بولے۔ "کون سالا کواڑ بھڑ بھڑا رہا ہے؟"

باہر سے آواز آئی۔ "سالے نہیں تمھارے بہنوئی ہیں۔ کواڑ تو کھولو"

خلق سنگھ نے کواڑ کھولا تو معلوم ہوا کہ کوئی بیس آدمی منھ پر نقاب ڈالے ڈنڈا لئے کھڑے ہیں، کاٹو تو لہو نہیں۔ سارا نشہ ہرن ہوگیا۔ سمجھ گئے ڈاکو ہیں، اب جان کی خیر نہیں۔

ڈاکوؤں کے سرغنہ نے حکم دیا "اسے پکڑ کر مشکیں باندھ دو، اور تم سے کہتے ہیں خلق سنگھ اگر منھ سے ایک لفظ بھی نکلا تو زبان کاٹ لی جائیگی۔ آج اس گاؤں میں ہمارا پڑاؤ ہے پتن کا نام سنا ہے! ہم اسی کے گروہ کے آدمی ہیں، آج ہولی ہے، ہماری بیبیاں ہزار کوس ہیں۔ ہمارے سردار پتن نے حکم دیا ہے کہ اس گاؤں سے پچیس سپاہیوں کے لئے پچیس عورتیں پکڑ لاؤ۔ ساری دنیا ہولی منا رہی ہے، کیا ہماری ہولی یونہی جائے گی۔ تم اس گاؤں کے مکھیا ہو، تم کو تین عورتیں دینا ہونگی۔ بولو منظور ہے؟"

خلق سنگھ کے گھر میں تین عورتیں تھیں، بیوی، بہن اور بھاوج، ضرور کسی گاؤں کے آدمی نے بھید بتایا ہے۔ ورنہ اس کو ہمارے گھر کی عورتوں کی گنتی کس طرح معلوم ہوتی۔

اس بات [illegible]

میں اس گاؤں کا مکھیا نہیں ہوں"

سردار نے کہا "جھوٹ بولتا ہے سالا۔ اس کے گھر سے چار عورتیں نکالو"

خلق سنگھ اپنے کو گرفت سے چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بولے۔ "میرے گھر میں چار عورتیں کہاں ہیں!"

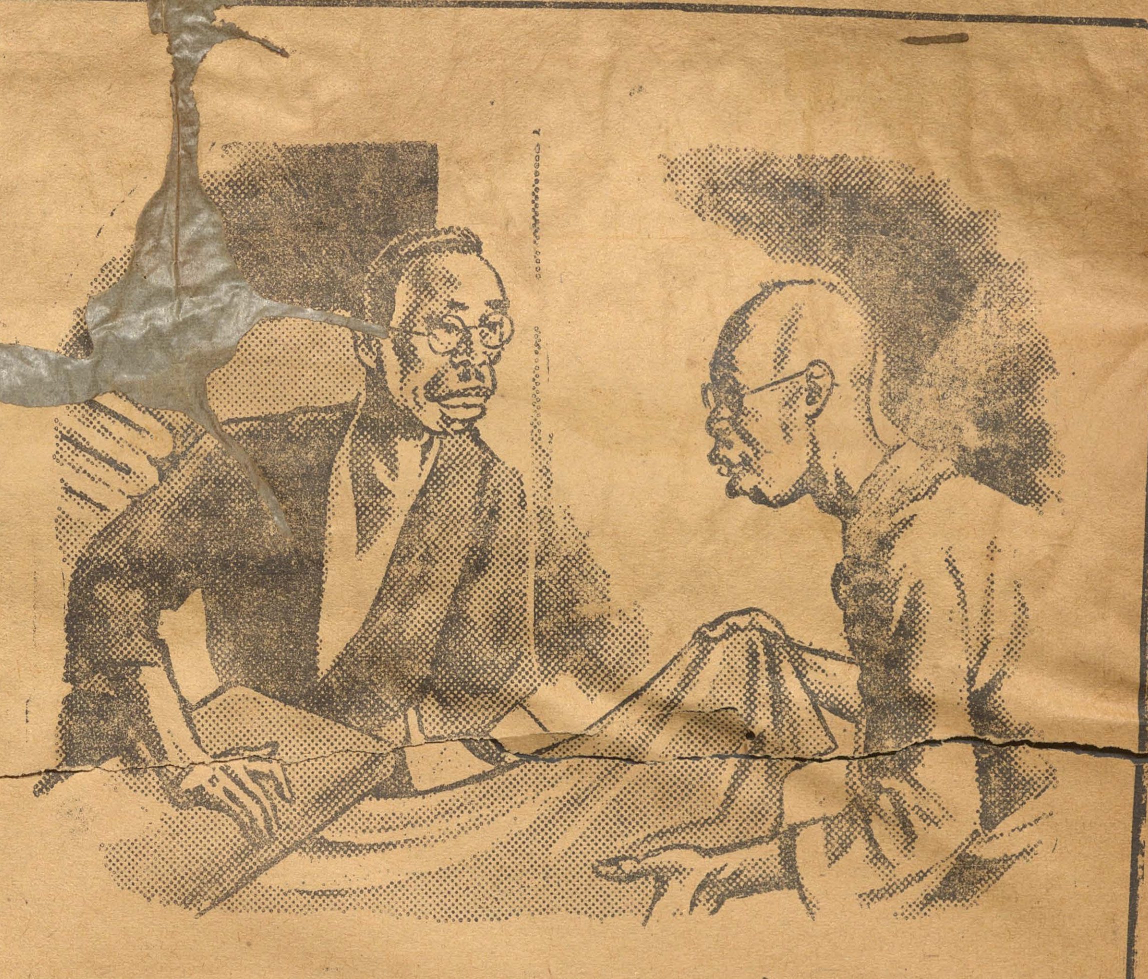
"پھر کتنی عورتیں ہیں؟"

"تم کو مطلب؟ پچاس ہیں؟"

"تو پچاسوں کو لے چلو۔ ہمارا ایک ایک سپاہی دو دو رکھے گا"

یہ کہتا ہوا وہ گھر میں گھسا۔ اس کے ساتھی بھی خلق سنگھ کو پکڑے ہوئے اندر گھس گئے۔

سردار نے کہا۔ اس گھر میں جتنی عورتیں ہوں سب اچھے کپڑے پہن کر اسی دم نکل آئیں اور ہمارے ساتھ چلیں، نہیں تو



سودیشی — جاپان میں بنا ہوا

اس جنگ نے ثابت کر دیا ہے کہ جاپان دنیا کی سب سے دغا باز قوم ہے۔ اس کے وعدوں کی کوئی حقیقت نہیں عین اس وقت جب کہ جاپانی نمائندے امریکہ کے پایۂ تخت میں سمجھوتے کی بات چیت میں مصروف تھے جاپانی سمندری و ہوائی افواج نے امریکنوں پر پرل ہاربر میں اچانک حملہ کر کے اپنی دغابازی کا پورا پورا ثبوت دے دیا۔

اسی طرح تجارت میں بھی جاپانی تاجر اپنی چال بازی اور بد دیانتی کی وجہ سے بدنام ہیں۔ دوسرے کارخانوں کے قیمتی ٹریڈ مارک چرالینا اور مشہور اشیا کی گھٹیا نقالی کر کے لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونکنا ان کا شیوہ ہے۔

اس دھوکے بازی کی ایک مثال یہ بھی ہے جب ہندستان میں کھدر کا پرچار ہوا تو انھوں نے جاپان میں مشینوں سے کپڑا بنایا اور ہندوستانی بازاروں میں اسے "اصلی کھدر" کے نام سے فروخت کرنا شروع کیا۔ مگر بہت جلد ان کی قلعی کھل گئی۔ دوران جنگ میں بھی ہندوستان کو جاپانیوں کے پُر فریب وعدوں کی حقیقت معلوم ہو چکی ہے۔

سب جاپانی ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں اور ہمیشہ ایک رہیں گے۔ دنیا کی تہذیب یافتہ اور شائستہ قوموں میں انکے لئے جگہ نہیں۔ ان کو شکست فاش دینی چاہئے۔ انھیں بلاشرط ہتھیار ڈالنے پر مجبور کرنا چاہئے۔ ورنہ ان کے اس قسم کے اچانک حملوں سے ہم محفوظ نہیں رہ سکتے۔

AAA 573

چائے خانے کے مینیجر سب سپاہیوں سے واقف ہیں اور تمام کو بڑے تپاک کے ساتھ خوش آمدید کہتے ہیں وہ سپاہیوں کے لیے ایک فنتم کے فلا سفر رفیق اور رہنما ہیں۔

حالانکہ مینیجر بہت مصروف ہیں مگر بھی جب کبھی کوئی ہندوستانی سپاہی اپنے گھر خط لکھوانا چاہتا ہے تو وہ خوشی سے اس کا خط لکھ دیتے ہیں۔ جب کسی سپاہی کی تبدیلی ہو جاتی ہے تو وہ جانے کے قبل آخری ملاقات کرنے کے لیے چائے خانوں میں آتے ہیں اور مینیجر صاحب کی بے شمار چائے کی پیالیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

جرمنی رومانیہ پر بھی قبضہ کریگا

زیورچ - ۲۳ - مارچ - یہاں جو خبریں پہونچ رہی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ جرمنی کے ایک سرکاری افسر نے کہا کہ یہ بہت ممکن ہے کہ جرمن فوجیں بہت جلد رومانیہ میں داخل ہو جائیں بشرطیکہ وہ ابتک داخل نہیں ہو چکی ہونگی - اس افسر نے اس خبر کی تردید کی کہ رومانیہ کی فوجیں ہنگری میں داخل ہو گئی ہیں۔

بسرابیہ میں روسی فوج آگے بڑھی

ماسکو - ۲۳ - مارچ - بسرابیہ میں روسی فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ روسی فوجوں نے دریائے ڈینسٹر کو ۱۲ جگہ سے پار کر لیا ہے - روسی فوجوں نے پروسک پر قبضہ کر لیا ہے یہ جگہ جرمن مورچہ کی ایک خاص چوکی تھی۔

ہولی آئی رے

(بقیہ صفحہ ۴)

ہم زبردستی نکال لے جائیں گے۔ ہمارے ساتھ چلنے میں کوئی تکلیف نہ ہوگی، بس گھنٹے دو گھنٹے میں ہمارا دل بہلا کر چلی آئیں۔ ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ ہم مردوں کے دشمن ہیں مگر عورتوں سے محبت کرتے ہیں۔"

تینوں عورتیں گہنے کپڑے سے لیس تھیں۔ آکر سر جھکائے آنگن میں کھڑی ہو گئیں۔

خلق سنگھ آپے سے باہر ہو کر بولے۔ "تم سب کیوں نکل آئیں۔ اندر جاکر کواڑ بند کر لو اور کھڑکی کھول کر باہر سے گاؤں والوں کو پکارو۔"

ڈاکو سردار بولا۔ "خبردار اگر کوئی ایک قدم بھی ہلا ورنہ خلق سنگھ کی خیریت نہیں۔ اگر کسی نے شور مچایا تو اپنی عزت کھوئے گی۔ ہم بیس جوان ہیں۔ ہتھیار بند گاؤں والے ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ جبتک ہمیں کوئی مجبور نہ کرے ہم کسی کے ساتھ برائی نہیں کرنا چاہتے۔"

خلق سنگھ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ "بھلے آدمیوں کی عزت آبرو بگاڑنا چاہتے ہو اور کہتے ہو کہ ہم کسی کے ساتھ برائی نہیں کرنا چاہتے۔"

"اگر عورتوں کے ساتھ دل بہلانے اور ہنسی مذاق کرنے سے تمھاری عزت بگڑتی ہے تو تم روز ہی اپنی عزت بگاڑتے ہو؟"

"میں دوسروں کی عورتوں سے نہیں بولتا۔"

"عورتیں تو دوسروں ہی کے گھروں سے آتی ہیں؟

"ہم بیاہ کر لاتے ہیں۔"

"ہم بھی وہ کھینٹے کے لئے بیاہ کر لیں"

"یہ بدفعلی ہے، برا کام ہے"

"تم کرو تو بدفعلی اور برا کام نہیں"

یہ کہکر ڈاکو سردار نے تینوں عورتوں کو حکم دیا اور تینوں چپا چاپ تیار ہو گئیں۔ خلق سنگھ پیس کر بولے۔ "اری منھ میں کالک لگانے والیوں میں چھری گھونپ کر مر کیوں نہیں جاتیں، دوڑ کر کنوئیں میں کیوں نہیں کود پڑتیں۔ تمھاری ماؤں نے کیسی بہادری سے اپنی لاج بچائی تھی، کیا تم اتنی بے شرم ہو گئی ہو کہ ان پاپیوں کے ساتھ چلنے کو تیار ہو گئیں، بے حیاؤ!!"

للتا نے سہمتے ہوئے کہا۔ "یہ تم کو پکڑ لے جائیں گے"

خلق سنگھ نے جوش میں آکر کہا۔ "مجھے پکڑ لیجائیں کچھ غم نہیں۔ مجھے مار ڈالیں کچھ غم نہیں، تمھاری عزت میری جان سے کہیں پیاری ہے"

ڈاکو سردار نے تین جوانوں کو اشارہ کیا۔ تینوں لپک کر عورتوں کے پاس پہونچگئے اور ان کو پکڑ کر سینہ سے لگانے اور طرح طرح سے محبت جتانے لگے۔ خلق سنگھ سرخ لوہے کی طرح پگھل کر پانی ہو گئے۔ ٹھکرائی خاک میں مل گئی۔ گڑگڑانے لگے۔ ہاتھ جوڑ کر بولے۔

سردار صاحب! ہماری عزت نہ بگاڑیے۔ ایشور چاہیں گے۔ تو اس دھرم کا آپ کو بہت بڑا جس ملے گا۔ میرے گھر میں جو کچھ ہے وہ لے لیں۔ ایک ایک تنکا اٹھالیں، لیکن عورتوں کو چھوڑ دیں۔ مرجاؤں گا سردار! کہیں منھ دکھانے کے قابل نہ رہوں گا۔"

سردار ہنسا۔ "تم چاہتے ہو کہ دیا اور دھرم کے پیچھے ہم اپنی ... چھوڑ دیں، ہم بہت کریں تو اتنا کر سکتے ہیں کہ دو عورتوں کو چھوڑ دیں مگر ایک کو تو ... ایک کو تو بہا کے کہنے سے بھی نہ چھوڑیں گے۔ بولو جلدی؟"

"اس سے تو اچھا ہے گولی مار دیجئے سردار!"

"چپ رہو، ہماری بات کا جواب دو۔"

خلق سنگھ نے بیوہ بھابی کی طرف دیکھا۔ "بھابی گھنٹے بھر کے لئے تم ان کے ساتھ چلی آؤ۔ اپنی بہنوں کی لاج بچاؤ۔ ایک کے پیچھے دو کی جان بچتی ہے۔ ان کے ساتھ کوئی تکلیف نہ ہوگی۔"

بھابی نے اینٹھ کر کہا۔ "تو اپنی بہن کو کیوں نہیں بھیج دیتے، مجھے آرام نہیں چاہیئے۔ بڑے آئے کہیں کے؟ جیسے میں ہی مُفت کی ہوں۔"

خلق سنگھ نے خوشامدانہ لہجہ میں کہا۔ "یہ اپنا ... ہے بھابی، اس کا خیال تو کرو۔ چمپا (بہن) کا ابھی بیاہ ہونا ہے۔" بھابی ذرا بھی نہ پسیجیں۔ "انھیں میں سے کسی کے ساتھ بیاہ کر دینا۔ کیا ہرج ہے۔"

سردار بولا۔ "ہم کسی سے بیاہ نہیں کرتے۔ بس گھنٹے دو گھنٹے رکھکر بہت سا روپیہ دیکر چلے جاتے ہیں۔"

خلق سنگھ نے چمپا کی طرف دیکھا۔ "چمپا! کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ لیکن اس مصیبت کو کسی طرح ٹالنا ہی ہے"

اگر حضور نے کہا ...

سردار نے دیویوں کی ... تمھیں چھوڑ دیا۔ میرا ... رحم آتا ہے۔ شرط یہی ... کو پہنا دو اور یہ خوب سج کر ہمیں بھی دیکھ کر اپنی ہولی منائیں گے

تینوں عورتیں خوش خوش لہنگا اور ... اور خلق سنگھ کو پہنا دیا۔ سب جوان ہنستے تھے اور خلق سنگھ چیخیں مار کر رو تے ...

سردار نے کہا۔ "چوڑیاں بھی ... لیکن ٹھاکر خلق سنگھ کے ...

سردار۔ "اچھا سیندور ... میں ڈال دو۔"

للتا نے سیندور لا کر ... مانگ بھر دی۔ ٹھاکر خلق سنگھ رو دیے۔"

سردار "کیوں ... دوستا۔ ایک دن تم نے بھی تو اس عورت کی مانگ میں ... ڈالا تھا۔ وہ اس طرح نہ روئی تھی بلکہ خوش ہوئی ..."

خلق سنگھ ... تے ہوئے بولے۔ "اس سے تو کہیں اچھا تھا کہ تم مجھے گولی ... دیتے۔"

سردار نے ڈانٹ کر کہا "اچھا اب تمھارا ناچ ہوگا خلق سنگھ"

"مہاراج! کرپا کیجئے۔"

"ہم کچھ نہیں سننا چاہتے۔ تمھیں ناچنا ہوگا۔"

آنگن میں لالٹین جل رہی تھی۔ خلق سنگھ ناچنے لگے ابتک انھوں نے دوسروں کو بنایا تھا۔ آج وہ خود ہی بنائے جا رہے تھے۔ پہلے تو وہ کچھ دیر تک جھینپتے رہے۔ پھر کھلکر ناچنے لگے۔ سردار کے کہنے سے انھوں نے نرت کیا، اچھلے کودے آنکھیں مٹکائیں۔ خلق سنگھ نے بغیر جھجکے ہوئے سب کچھ کیا شاید وہ ... انا چاہتے تھے کہ ہم مرد ہیں "اگر ناچنے پر اتر آئیں تو اچھے ... بھی سکتے ہیں۔

... ناچ ہی رہے تھے کہ ڈاکوؤں نے یکایک ... اوتار کر پھینک دیں۔ ٹھاکر خلق سنگھ ... ہو چکا ... میں تھیں۔ انھوں نے ... نے پہچانا۔ شکنتلا، سبھدرا، آشا اور نہ جانے کون کون۔

شکنتلا نے تالی بجا کر کہا۔ ہاں ہاں، رک کیوں رہے ہو۔ ناچتے جاؤ، چاروں طرف گھوم گھوم کر، دیکھ لی تمھاری ٹھکرائی۔ کہو کیسی رہی؟"

خلق سنگھ کی زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکلا وہ لپک کر اپنی کوٹھری میں گھس گئے۔ اور اندر سے کواڑ بند کر لئے۔

سات مسافر مردہ پائے گئے

رتلام۔ ۱۹۔ مارچ۔ نمبر ۲ ڈاؤن فرنٹیر میل کے سکینڈ کلاس کے ڈبہ میں سات مسافر جن میں ایک عورت اور چار بچے بھی شامل تھے مردہ پائے گئے۔ جبکہ ٹرین کل صبح رتلام اسٹیشن پر پہونچی۔

جب ٹرین رکی تو سکینڈ کلاس کے اس ڈبہ سے دھواں نکل رہا تھا۔ یہ ڈبہ انجن سے چوتھے نمبر پر تھا ریلوے حکام نے دیکھا کہ ڈبہ کے دروازے اور کھڑکیاں بالکل بند ہیں۔ اور اندر سے مقفل ... دروازہ توڑا گیا۔ ڈبہ کے اندر آگ لگی ہوئی تھی اور دھواں نکل رہا تھا۔ آگ فوراً ہی بجھائی گئی۔ اور دو مرد۔ ایک عورت اور چار بچوں کی جو تمام ہندوستانی تھے۔ لاشیں برآمد کی گئیں۔ آگ لگ جانے کی وجہ ہنوز ظاہر نہیں ہوئی۔

اجلاس جناب مسٹر اے۔ پی کھتری ریونیو آفیسر صاحب بہادر کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(دار ڈرہ ۵ قواعد او ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۹۲/۱۷۱ سنہ ۱۹۴۴ء

بعدالت ریونیو افسر صاحب بہادر کانپور

سری ٹھاکر جی مہاراج بنام سورج کنور وغیرہ۔

بنام۔ بھگا ولد جگا قوم چمار ساکن موضع خرم پور پرگنہ قنوج ضلع فرخ آباد۔ مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۷۱ موضع گجنا محال جبین پرگنہ بلہور نے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۱۔ مارچ سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جیے اور جواب دہی دعوی کی کیجئے اور ہر گاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جنپر آپ تائیداً اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا

دستخط حاکم۔ (مہر عدالت)

VOL. 39 NO. 16 | CAWNPORE. Saturday. 15 THE APRIL 1944

ترکی پارلیمنٹ میں ترکی و برطانوی تعلقات پر غور و خوض!

لندن (بذریعہ ڈاک) مسٹر لیو لرڈ کوشن انقرہ سے لکھتے ہیں کہ مجلس ملی میں جو مسائل زیر بحث آنیوالے ہیں ان میں ایک مسئلہ برطانوی ترکی تعلقات کی موجودہ حالت بھی ہے۔ اوس وقت تک یہ بات ہندوستان میں معلوم ہو چکی ہوگی کہ ترکی کے اس جنگ میں شرکت کے متعلق برطانیہ اور ترکی کے درمیان اختلاف رائے ہے۔ میرے خیال میں اس صورت پر اظہار خیال ابھی قبل از وقت ہے، حالانکہ اس بارے میں دونوں ملکوں کے اخبارات میں تبادلہ خیالات شروع ہو گیا ہے۔ ابھی تک صورت حال کے متعلق لندن یا انقرہ سے کوئی سرکاری بیان شایع نہیں ہوا ہے۔ اس بنا پر بہتر یہی ہے کہ کوئی رائے قائم کرنے سے پہلے ان بیانات کا چند سے انتظار کیا جائے۔ یہ فطری بات ہے کہ ہر شخص چاہتا ہے کہ صحیح صحیح صورت حال معلوم ہو مگر واقعہ یہ ہے کہ جانتا بھی کوئی نہیں ہے۔ توقع ہے کہ شاید اگلے ہفتہ میں اس کے متعلق کچھ زیادہ عرض کر سکوں۔

انقرہ آجکل بڑی دلچسپ جگہ ہے، خود اپنی وجہ سے نہیں بلکہ اس بنا پر کہ یہاں سے بیٹھ کر یورپی ممالک کے اندرونی حالات کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے جیسے جیسے زمانہ گذرتا جائے گا۔ انقرہ روز بروز دلچسپ ہوتا جائیگا۔

اتحاد عرب کے سلسلے میں کام

قاہرہ - بذریعہ ہوائی ڈاک - مصری وزیراعظم ہز اکسلنسی مصطفےٰ النحاس پاشا نے ایوان مندوبین میں وفاق عرب سے متعلق بحث و مباحثہ کے آیندہ اقدامات کا خاکہ پیش کر دیا ہے۔

موصوف نے کہا - بحث و مباحثہ اصل مقصد عرب ممالک کو متحد کرنا اور ان کی فلاح و بہبود اور تمناؤں کو پورا کرنے کے لیے مزید تعاون پیدا کرنا ہے۔

اس بحث و مباحثہ کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ تعاون کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے اور آیا یہ تعاون اقتصادی سماجی اور ثقافتی معاملات تک محدود رکھا جائے یا اسے سیاسی میدان تک وسعت دی جائے اور اس وفاق میں کون کون عرب ممالک شرکت کریں۔

جب یہ مرحلہ مکمل ہو جائے گا اور اس اسکیم کے لب و لباب سے متعلق نقاط پر اتفاق رائے ہو جائے گا۔ تو ہم ایک ابتدائی کمیٹی قائم کریں گے - جس میں متعلقہ عرب ممالک کے نمایندے شامل ہوں گے اور یہ کمیٹی مسائل کے مطالعہ کی تکمیل کے بعد ایک عرب کانفرنس قائم کرنے کی تیاری کرے گی - جو ہم قاہرہ میں طلب کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں "آخری فیصلے یہ کانفرنس کرے گی"۔

فلسطین کی امداد باہمی انجمنیں

القدس - بذریعہ ہوائی ڈاک - حکومت فلسطین کی امداد باہمی کی انجمنوں کے رجسٹرار کے عرب اسسٹنٹ سید انیس بی بی نے انکشاف کیا ہے کہ اس وقت فلسطین کے عرب دیہاتوں میں امداد باہمی کی ۱۳۰ انجمنیں ہیں۔

آپ نے ایک ملاقات کے دوران میں بتایا کہ یہ انجمنیں قرضے دیتی ہیں - اور اس طرح کسانوں کو ساہوکاروں کے پاس جانے سے بچاتی ہیں۔

ان انجمنوں کے علاوہ امداد باہمی کی زرعی انجمنیں بھی ہیں - جو کسانوں کے لیے کھیتی باڑی کے آلات مہیا کرتی ہیں اور ان کی پیداوار کو بیچنے میں مدد دیتی ہے۔

انھوں نے یہ رائے بھی ظاہر کی کہ عربوں کے اقتصادی معاملات کی تنظیم کا بہترین طریقہ امداد باہمی کی تحریک ہے

عراقی عدالتوں کی اصلاح

بغداد - بذریعہ ہوائی ڈاک - عراقی عدالتوں کی اصلاح کے متعلق ایک مخصوص کمیٹی تجاویز مرتب کر رہی ہے تجویز کیا گیا ہے کہ ججوں کو زیادہ آزادی دی جائے - تنخواہیں ان کی پوزیشن کے شایان شان مقرر کی جائیں۔

بصرہ میں ہندوستانی مال کا جہاز

بصرہ - بذریعہ ہوائی ڈاک - فروری کے مہینہ میں بصرہ میں ۶۵ جہاز آئے جو ہندوستان اور خلیج فارس کی بندرگاہوں سے مال لائے - اور اسی مہینہ میں بصرہ سے ۵۰ سے زیادہ جہاز جو یہاں سے مال لے گئے۔

جذبات ندرت

(از جناب ندرت کانپوری)

لادے ساقی شراب ناب لا میرے لئے
ابر آگرا آسماں پر چھا گیا میرے لئے

زندگی کا دوسرا رخ موت جسکا نام ہے
انتہا سب کیلئے ہے ابتدا میرے لئے

جس طرف دیکھا تجھے پایا حجاب اندر حجاب
دلشکن ثابت ہوا ہر آسرا میرے لئے

کس جگہہ سجدہ کروں ای ذوق تکمیل سجود
ایک کعبہ چاہیئے سب سے جدا میرے لئے

عشق کے نغموں سے ہے معمور سازِ زندگی
ہر نفس ہے اک سرود آگیں صدا میرے لئے

جان کعبہ بنگیا جلوہ سہی ہر اک تبکدہ
اب وہی ایمان ہے جو کفر تھا میرے لئے

ہر نفس ہے وصلہ ہستی میں حرفِ جستجو
انتہائے شوق ہے یہ ابتدا میرے لئے

عشق میں مرنا ہے ندرت حاصل صد زندگی
کیا مبارک ہے مرا ذوق فنا میرے لئے

اسمبلی کے بجٹ سیشن کا اختتام

مرکزی اسمبلی کا اجلاس ختم ہوگیا۔ اس اسمبلی کا یہ بیسواں اجلاس تھا اور ۱۶۲ گھنٹوں کی کارروائیوں کے بعد ختم ہوا ہے۔ موجودہ اسمبلی کا ایک بنیادی نقص یہ ہے کہ اس کے انتخابات کو بہت دن گذر چکے ہیں اور اس کے ممبران اپنے حلقہ ہائے انتخاب کی تازہ ترین رائے کے حامل نہیں کہے جاسکتے۔ اس کا دوسرا نقص جو ان دنوں خاص طور پر نمایاں ہے وہ یہ ہے کہ اس کے اپوزیشن کی سب سے بڑی طاقتور پارٹی یعنی کانگریس پارٹی کے متعدد ارکان قید و بند میں ہیں، پھر بھی اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس اجلاس میں جو ابھی ابھی ختم ہوا ہے اسمبلی نے قابل تعریف کارنامہ پیش کیا ہے اور مختلف پارٹیوں یعنی کانگریس، مسلم لیگ اور نیشنلسٹ ممبروں نے اپنے باہمی اتحاد عمل کا جو مظاہرہ کیا ہے، وہ اگر ملک کی سیاسیات میں ایک حقیقی اور مستقل صورت اختیار کرلے اور یہی جذبات جو اسمبلی میں ظاہر کئے گئے ہیں وسیع تر اور زیادہ بڑے میدان میں بروے کار لائے جائیں تو ہندوستان کا مسئلہ چند دنوں میں نہیں بلکہ چند گھنٹوں میں حل ہوسکتا ہے۔

اتنا کہنے کے بعد ہم اسمبلی کے مباحثوں اور رائے شماریوں کے نتائج کی طرف رجوع ہوتے ہیں، اس سلسلہ میں یہ کہنا صحیح ہوگا کہ مجموعی حیثیت سے یہ اجلاس تمام اہم سیاسی و اقتصادی مسائل پر حکومت کی شکستوں اور اپوزیشن کی فتوحات کا ایک ریکارڈ تھا، ایوان میں ۲۱ مرتبہ رائے شماری کا موقعہ آیا۔ حکومت کو ۱۱ اہم ترین رائے شماریوں میں شکست ہوئی اور ۸ میں کامیابی ہوئی لیکن دو کامیابیوں کی صورت بھی ایسی تھی کہ دونوں طرف کے ووٹوں کی تعداد بالکل برابر تھی اور پریسیڈنٹ کا ووٹ حکومت کے حق میں دیا گیا، رائے شماری کے سلسلے میں سب سے زیادہ سخت مقابلہ فائننس بل کے سلسلہ میں تھا جس میں حکومت کو ایک ووٹ سے شکست ہوئی تھی، لیکن جب وائسرائے نے اپنی سفارش کے ساتھ پھر فائننس بل کو اسمبلی میں بھیجا تو حکومت کو ۱۱ ووٹوں سے شکست ہوگئی، مزید براں بجٹ پر تفصیلی بحث کے دوران میں حکومت کو ۳ مرتبہ شکستیں دی گئیں، کانگریس پارٹی نے ایگزیکٹو کونسل کے لئے رقم کی سپلائی کو مسترد کردیا۔ مسلم لیگ نے پارٹی پبلک اخراجات کے سلسلہ میں ایک تحقیقی ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت کے خلاف ملامت کا ووٹ حاصل کیا اور اسی طرح نیشنلسٹ پارٹی نے ڈفنس آف انڈیا رولز کے غلط استعمال کے مسئلہ پر حکومت کو شکست دی اور ان تمام موقعوں پر تینوں پارٹیوں نے پورے اتفاق رائے کے ساتھ ووٹ دیئے۔ اس سلسلہ میں یہ بات خیال رکھنے کے قابل ہے کہ چار سال تک اسمبلی میں سرکاری فوقیت اور برتری کے بعد اس مرتبہ کانگریس پارٹی کی واپسی نے اسمبلی کی اپوزیشن وزن کو بھاری کردیا اور موجودہ صورت میں بھی جو عزم اس پارٹی نے پیش کیا اس سے حکومت کو اتنا تو ضرور معلوم ہوا ہوگا کہ جو قوم ایک مرتبہ بیدار ہوچکتی ہے اس کو اپنا مقصد حاصل کیے بغیر پھر آرام کی نیند نہیں آتی، اسمبلی کے اس اجلاس کی کارروائی نے حکومت کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی مواد پیش کیا ہے۔

دوران مباحثہ میں بعض سرکاری اور یورپین ممبروں نے

کانگریس اور مسلم لیگ کے اتحاد عمل پر طعنے دیے اور اسے "عارضی اتفاق" کہہ کر اس کا مضحکہ اڑایا۔ غالباً ان طعنوں میں ہندوستانیوں کے لئے ایک بڑا سبق موجود ہے۔ اب بھی انھیں خیال کرنا چاہیئے کہ ہمارے اختلافات کے باعث دنیا ہمیں کس نگاہ سے دیکھتی ہے؟ کسی شاعر نے کہا ہے کہ ؎

سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا؟
کہتی ہے تجھکو خلق خدا غائبانہ کیا!

لیکن یہاں غائبانہ کا سوال نہیں ہے، باہمی نفاق کے باعث ہماری کمزوریوں کا یہ حال ہے کہ ہمیں رو در رو بُرا کہا جاتا ہے۔ ہمیں ان واقعات سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

لیگ نوابوں کی جماعت نہیں

مسٹر محمد علی جناح نے لاہور کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:۔

"کہا جاتا ہے کہ مسلم لیگ پر بڑے بڑے نواب اور لینڈ لارڈ چھائے ہوئے ہیں اور یہ لوگ مخلص نہیں ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اپنے قومی نظام کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنایئے۔ نواب اور لینڈ لارڈ کا سوال پیدا ہی نہیں ہوگا۔ مسلم لیگ کا مقصد کوٹھیوں والوں اور بڑے آدمیوں کی حمایت کرنا نہیں ہے۔ مسلم لیگ غریب کسانوں اور مزدوروں کی حمایت کرنا چاہتی ہے۔"

مسٹر جناح کا فرمانا بجا اور درست، لیکن ایسی حالت میں جبکہ لیگ پر نواب زادہ لیاقت علی خاں۔ نواب محمد وٹا راجہ صاحب محمود آباد اور اسی قسم کے نواب زادے اور امیر زادے قابض ہوں تو اس بات سے کیونکر انکار کیا جاسکتا ہے کہ لیگ نواب زادوں اور امیر زادوں کی انجمن نہیں ہے۔

مسٹر جناح کا ارشاد ہے کہ لیگ بڑے آدمیوں کی حمایت نہیں کرنا چاہتی، بلکہ کسانوں، مزدوروں اور غریبوں کی امداد کی خواہشمند ہے، لیکن ہم مسٹر جناح سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا وہ ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں میں سے کسی ایک غریب مسلمان کا بھی نام لے سکتے ہیں جسکی لیگ نے کبھی امداد کی ہو۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ان ہی غریب مسلمانوں کے ووٹوں کے طفیل میں آج مسٹر جناح کے حواری وزارتوں پر قبضہ جمائے بیٹھے ہیں۔

لیگ کی غریبوں اور مصیبت کے ماروں سے بے نیازی کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ مسٹر جناح کو آجتک اتنی توفیق نہ ہوئی کہ وہ خود جاکر بنگال کے ان فاقہ کشوں کی حالت کو دیکھتے جو بنگال کی وزارت کی نالائقیوں کی وجہ سے تباہ اور برباد ہوگئے۔ اب رہی بنگال کے مسلمانوں کی مالی امداد تو لیگ نے اپنے فنڈ سے ایک پیسہ بھی بنگال کے مصیبت کے ماروں پر صرف کرنا پسند نہیں کیا۔

ایسی حالت میں مسٹر جناح یہ کیونکر دعوی کرسکتے ہیں کہ لیگ نوابوں کی نہیں بلکہ غریب مسلمانوں کی ہمدرد ہے۔

جو میونسپل ورک شاپ کو گورنمنٹ کو منتقل ہے۔ گورنمنٹ اس ورک شاپ کو موٹر وسائل ڈپارٹمنٹ قائم کرنے کے واسطے لینا چاہتی ہے۔

کانپور میونسپل بورڈ نے اس حکم کے خلاف گورنمنٹ سے پروٹسٹ کیا ہے۔

میونسپل بائی الیکشن

مسٹر کاشی ناتھ بھلّہ میونسپل کمشنر کے استعفے دیدینے کی وجہ سے جو جگہ خالی ہوئی ہے اسکو پُر کرنے کے لیے میونسپل بورڈ نے یکم مئی سنہ ۱۹۴۳ء کی تاریخ مقرر کی ہے۔

مزدور سبھا اور میونسپل الکشن

۱۶ اپریل کو کانپور مزدور سبھا کی کونسل کی میٹنگ ہوگی جس میں آیندہ ہونے والے میونسپل الکشن کے مسئلہ پر غور کیا جائیگا۔ اور یہ طے کیا جائیگا کہ مزدور سبھا الکشن کے سلسلہ میں کیا طرز عمل اختیار کرے۔

ڈسچارجڈ پرزنرس کمیٹی

۱۲۔ اپریل کو مسٹر جے۔ ای۔ وی ایڈ فورڈ چیرمین و اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ڈسٹرکٹ ڈسچارجڈ پرزنرس ایڈ کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوگی۔ جس میں دیگر ضروری کارروائی کے علاوہ مسٹر محمد یوسف علی وکیل نے مسٹر جیون لال مہروترا کی وفات پر ایک ماتمی رزولیوشن پیش کیا جو بالاتفاق منظور کیا گیا۔

جرنلسٹ ایسوسی ایشن

۱۱۔ اپریل کی رات کو کملا کلب میں جرنلسٹ ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ مسٹر رماشنکر اوستھی کی صدارت میں ہوا اور مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا:۔

پریسیڈنٹ۔ مسٹر ہری شنکر ودیارتھی
وائیس پریسیڈنٹ:۔ مسٹر رماشنکر اوستھی و مسٹر بھیا گرجن
سکریٹری۔ مسٹر ایس۔ پی۔ مہرا۔
خزانچی۔ خواجہ عبدالسلام
جائنٹ سکریٹری۔ مسٹر جے۔ دیو گپتا۔
ورکنگ کمیٹی کے ممبران۔ مسٹر کے۔ ویکاٹرم۔ مسٹر آر ایس۔ بکرجی۔ مسٹر ایس۔ بی۔ ٹنڈن۔ مسٹر جی۔ سی نگم۔ مولوی محمد اسمٰعیل ذبیح۔

آخر میں ایک پُرتکلف ڈنر دیا گیا۔

دہرم سنگھ کانفرنس

۹۔ اپریل کو آل انڈیا دہرم سنگھ کانفرنس کا جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ کی صدارت جگت گورو شنکر آچاریہ نے کی۔ جلسہ میں پچاس ہزار آدمی شریک تھے۔

سوامی کرشن بودھ آشرم، سوامی کرپاتری مہاراج نے لیکچر دیا۔

سنکنڈی مہایگیہ کا جلسہ ہونے کے بعد ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا جو گنگاجی کے اشنان کے بعد ختم ہوا۔

پروٹسٹ

سکریٹری چیمبر آف کامرس نے کاٹن کلاتھ اینڈ یارن کنٹرول آرڈر کی ترمیم کے متعلق گورنمنٹ کے پاس ایک یادداشت روانہ کی ہے۔

چیمبر کی رائے میں سو میل کے حدود کے اندر ۱۲ فیصدی منافع کی قید رکھی گئی ہے۔ اس سے سوداگروں کو منافع بالکل نہ ہوگا اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کانپور کے ۱۰۰ میل کے حدود کے اندر کپڑے کی تجارت پر بُرا اثر پڑے گا اور لکھنو فرخ آباد۔ بارہ بنکی۔ سیتاپور۔ جو کانپور سے ایک سو میل کے اندر ہیں وہاں کپڑے کی تجارت پر خراب اثر پڑیگا اور اس بات کی کوشش کی جائیگی کہ کپڑے کا بیوپار ایک سو میل کی حدود سے باہر کیا جائے۔ جہاں کہ منافع کی قید ۱۰ فیصدی ہے۔

اعتراض ایک نو [illegible] کئے۔ کوئی گرفتاری نہیں [illegible] مسٹر [illegible] بنک کو [illegible] سلسلہ [illegible] کیا ہے۔

مسٹر تیویا لک رام ترویدی کا [illegible] نے لکھنؤ میں گرفتار کیا ہے۔

ترقی

مسٹر سراج الحسن صاحب تحصیلدار نے نہایت محنت قابلیت اور ایمانداری کے ساتھ اپنے فرائض تحصیلداری کانپور میں انجام دیے۔

حال میں آپکا تبادلہ بحیثیت ڈپٹی کلکٹر غازی پور کو ہوا تھا لیکن حکام ضلع آپکو چھوڑنا نہیں چاہتے تھے۔ اسلیے گورنمنٹ نے اب آپکو کانپور ہی میں بحیثیت ایریا راشننگ آفیسر مقرر کیا ہے۔

ہم آپکو اس ترقی پر مبارکباد دیتے ہوئے یہ اُمید کرتے ہیں کہ راشننگ کا کام بھی آپ نہایت قابلیت کے ساتھ انجام دیں گے۔

مشاعرہ

۱۵۔ اپریل ۹ بجے رات کو نوجیون لائبریری ہٹیہ کا مشاعرہ انجمن جامعہ ادبیہ کے زیر انتظام اور مسٹر ایس۔ اے رضا صاحب انکم ٹیکس آفیسر کی صدارت میں ہوگا جسمیں شہر کے ممتاز شعراء شریک ہوں گے۔

بورڈ کی ممبری سے استعفاء

معلوم ہوا ہے کہ لالہ جھنگال پرو پرائٹر مسرس گوپی ناتھ جھنگال نے کانپور میونسپل بورڈ کی ممبری سے استعفاء دیدیا ہے۔

تلاشی

منگل کی رات کو سی۔ آئی۔ ڈی پولیس نے مسٹر ست پال شہو شوگر مرچنٹ کے مکان واقعہ سول لاین کی تلاشی لی۔ لیکن کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی۔

ڈیپوٹیشن

۲۲ و ۲۳۔ اپریل کو کانپور میں جو ڈپرسڈ کانفرنس ہونیوالی تھی اور جسکی ممانعت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کردی ہے اسی سلسلہ میں ایک ڈیپوٹیشن چیف سکریٹری یو۔ پی کی خدمت میں گیا ہے۔

بنام قاضی اظہر احمد شوہر مسماۃ ساجدہ و انوار احمد و انصار احمد بالغان و مظہر احمد و اظہار احمد و مسماۃ عابدہ خاتون و مسماۃ طاہرہ خاتون پسران و دختران مسماۃ ساجدہ بولایت قاضی اظہر احمد پدر خود اقوام شیخ ساکنان موضع دیوہا پرگنہ بلہور ضلع کانپور۔ علاقہ منصفی کانپور

مدیونان

چونکہ ڈگریدار نے درخواست اس عدالت میں میں گذرانی ہے کہ مسماۃ ساجدہ فوت ہوگئی تم اوس کے ورثاء شرعی ہو۔

لہذا آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو۔ تاریخ ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہوکر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی اور یہ قیاس کیا جائے گا کہ آپ اس مقدمہ میں وارث مقرر کیے جانے پر رضامند ہیں۔

آج تاریخ ۱۱ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم شیام لال منصرم عدالت منصفی قنوج

(مہر عدالت)

[illegible] ل [illegible]
[illegible] م جائداد [illegible] درخواست گ
ہے۔ لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ
ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء واسطے طے کرنے شرائط
نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج تاریخ ۱۱ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء بہ ثبت
دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم شیام لال منصرم عدالت منصفی

بحکم جناب منصف صاحب بہادر منصفی قنوج

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی

(آرڈر ۲۱ ۔ قاعدہ ۳)

عدالت دیوانی منصفی قنوج مقام سرائے
ضلع فرخ آباد

مقدمہ نمبر ۱۲۹ بابت سنہ ۱۹۳۲ء
نمبر اجراء ۸۱۸ سنہ ۱۹۴۳ء

مکھن لال ولد راجرن قوم کھتری ساکن
محلہ کھوی ڈگریدار

بنام۔ مظہر احمد و اظہار احمد و مسماۃ عابدہ خ
و مسماۃ طاہرہ خاتون پسران و دختران مسماۃ
بولایت قاضی اظہر احمد پدر خود اقوام شیخ ساکن
موضع دیوہا پرگنہ بلہور ضلع کانپور علاقہ منصفی
کانپور مدیون

بنام۔ مظہر احمد و اظہار احمد و مسماۃ عابدہ خ
و مسماۃ طاہرہ خاتون نابالغان۔
و قاضی اظہر احمد ولی قدرتی مدعا علیہ نابا

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ا
درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک
دوران مقدمہ مقرر کیا جاوے۔ لہذا آپ نابا
مذکور کو اور آپ قاضی اظہر احمد ولی کو اس کے
اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاعنامہ ہذا
۲۴۔ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء اندر ایک درخواست
عدالت میں نسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ
کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی نسبت
گذرانیں گے تو عدالت اغراض مقدمہ ہذا کے
کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دے
آج تاریخ ۱۱ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۳ء میرے
دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم شیام لال منصرم عدالت منصفی ق

(مہر عدالت)

بحکم جناب منصف صاحب بہادر منصفی قنوج

نوٹس وراثت

بعدالت دیوانی منصفی قنوج
مقام سرائے میراں ضلع فرخ آباد

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۲۹ بابت سنہ ۱۹۳۲ء
نمبر اجراء ۸۱۸ بابت سنہ ۱۹۴۳ء

مکھن لال ولد راجرن قوم کھتری ساکن فرخ
محلہ گھوی ۔ ڈگریدار

...رہی ہے اس لیے وہ حیران ہے کہ اس کی صرف ۶۵ روپیہ سالانہ یعنی ساڑھے پانچ روپے ماہانہ تک بڑھانے کے لیے (اور وہ بھی اتنی مدت کے بعد کہ یا تو اس کے مرنے کا وقت قریب آجائیگا یا اسکا انتقال ہو چکا ہوگا) دس کروڑ اور پندرہ کروڑ روپے کی کیا ضرورت ہے۔

مسٹر رائے کی اسکیم کے بعد مسٹر رینا ڈیو نے بھی ایک پمفلٹ شایع کیا ہے، جس میں اونھوں نے دس کروڑ کی اسکیم پر اعتراض کیا ہے اور یہ دھمکی دی ہے کہ وہ بہ ایک اسکیم پیش کریں گے جو تیس کروڑ روپے اور پانچ سال پر مشتمل ہوگی! تاکہ جو ہندوستانی زندہ ہیں ان کے مرنے سے پہلے ان کی آمدنی میں اضافہ ہو جائے! لیکن چونکہ ہندوستانی تیزی سے بڑھتی جاتی ہے اس لئے عوام کے لیے اوسط آمدنی اور اوسط غذا کا حساب کبھی درست ہی نہیں ہو سکتا۔ بہرحال اسی طرح مزید اسکیمیں پیش ہوتی رہیں گی اور مسٹر ابری کے خیال کے مطابق پرماتما ہی ہر قحط و افلاس کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا رہے گا۔

جرمن وزیر کی تقریر

لندن ۶- اپریل- جرمن ریڈیو نے آج جرمنی کے وزیر پروپیگنڈہ ڈاکٹر گوبلز کی ایک تقریر سنائی ہے جو اونھوں نے برلن میں بنکروں کے جلسہ میں کی تھی۔

آج قوم جس کڑی آزمائش سے گزر رہی ہے وہ کم سے کم اتنی ہی شدید ہے جتنی کہ ۱۹۱۸ء میں تھی۔ لیکن آج جرمن قوم کو یہ معلوم رہے کہ اگر وہ اس لڑائی میں ہار گئی تو مٹ جائے گی۔

...اس کے ساتھ بھی ملاقات کرکے بڑی خوشی ہوئی تھی۔ مگر۔

مگر کچھ دن بعد مجھے معلوم ہوا کہ میں کون ہوں میں ایک شریف خاندان کی لڑکی ہوں۔ اس بوڑھی عورت کے ہاتھ لگ گئی تھی جس نے مجھے اس کوٹھے پر بٹھا دیا

یہ معلوم کرکے مجھ میں اس ماحول سے انتقام لینے کا جذبہ پیدا ہو گیا۔ اور اس انتقام کا پہلا نشانہ نہ جانے کیوں میں نے اس شخص کو بنایا۔ کیونکہ سب سے پہلے اسی مجھے بے آبرو کیا تھا۔

"پھول: پھول:"

آدھی رات کے سناٹے میں اس شخص کی آواز آ رہی تھی۔ بازار کی سنسان فضا کو چیر کر۔ کھڑکی کے راستے سے

"مگر" — وہ بولی "کبھی کبھی میں سوچا کرتی ہوں۔ میں نے اس کے ساتھ ظلم کیا ہے۔ میں نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہے وہ مجھے چاہتا ہے۔ میں زندگی بھر اس سے انتقام لیتی رہی۔ میں نے کبھی نہ سوچا کہ وہ مجھے چاہتا ہے اور اسی چاہت میں وہ میرے پیچھے برباد ہو گیا۔

"پھول!"

وہ بیقرار ہو کر میری آغوش سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے اپنی ساڑھی سنبھالی۔

"میں جا رہی ہوں" "کہاں!؟"

"کہاں!؟"

"اُسی کے پاس۔ میں اُسی کی ہوں۔ میں نے اسکو انتقام میں برباد کیا اسکی محبت مجھ سے انتقام لیکر رہیگی۔"

میں دیکھتا رہ گیا اور وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

باہر سے آواز آ رہی تھی۔ "پھول! پھول!!"

عورت کا سب سے پہلا کام بچوں کو بولنا سکھانا ہے ہر انسان کی سب سے پہلی معلمہ عورت ہی ہے اور وہی بچوں کو دایہ خانے (نرسری) اور کنڈرگارٹن کے منازل میں تعلیم دیتی ہے

عورت کو اُردو کے مسئلے پر تعلیم دینے کے لئے دو پہلوؤں سے غور کرنا چاہیئے۔ اول زبان دانی کی عام تعلیم، دوسرے زنانہ مدارس میں لڑکیوں کی مخصوص اُردو تعلیم۔ اول الذکر صورت میں ہمارا طرز تعلیم گھر کے اندر رہنے والی عورتوں کی ضروریات تعلیم کے [illegible] کی تربیت اور اُن لڑکیوں کی ضروریات تعلیم پر غور کرنا چاہیئے جنھیں اُردو زبان میں تعلیم حاصل کرنی ہو۔

زنانہ مدارس میں اُردو کی تعلیم کے مسئلے پر غور کرتے ہوئے تعلیم دہندگان کو لازم ہے کہ اُردو کا کورس مرتب کرتے وقت لڑکوں اور لڑکیوں کے جسمانی اور نفسیاتی تفاوت کو بالخصوص ذہن میں رکھیں لڑکیوں کے لئے اُن کی مخصوص خانگی ضروریات کا لحاظ ضروری ہے۔ اس کے علاوہ لڑکیوں کا نصاب اُردو مرتب کرتے وقت ان کی زبان دانی کے میلان کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لڑکیاں بالطبع علم ادب، السنہ، تاریخ، مضمون نویسی، موسیقی، اور فنون لطیفہ میں لڑکوں پر فائق رہتی ہیں۔ لڑکیوں کے پرائمری مدارس میں ان کا اُردو نصاب قریب قریب وہی ہونا چاہیئے جو لڑکوں کے لئے مخصوص ہے، البتہ گفتگو کے اسباق اور نظم خوانی پر زور دینا چاہیئے۔ جو لڑکیاں پرائمری مدارس سے ترقی پاکر اعلیٰ جماعتوں میں جائیں۔ اُن کا امتحان نہ لینا چاہیئے اور کسی لڑکی کو پڑھائی میں کمزوری کی بنا پر فیل نہ کرنا چاہیئے۔

درجہ ثانوی میں تعلیم کا مدعا یہ ہونا چاہیئے کہ لڑکیوں کو ماں بننے کے فرائض سے آگاہ کیا جائے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لیے خانگی ہائی جین، بچوں کا رکھ رکھاؤ اور خانہ داری کے اسباق ضروری ہیں۔ زنانہ درسی کتابیں نظر ثانی کرنے کے بعد اس کے ادبی مضامین میں تاریخی، اخلاقی اور سوانحی کے مواد کو داخل کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسی کتب مثلاً خواتین اسلام، تذکرہ بہادران اسلام وغیرہ کا مسلم زنانہ مدارس میں ہونا ضروری ہے۔

مسلم لڑکیوں کے لیے علم ادب کے ساتھ ساتھ اسلامی تاریخ کی تعلیم بھی ازبس لازمی ہے۔ ان کے مطالعے میں حسن نظامی، راشد الخیری مرحوم، اور ڈاکٹر نذیر احمد مرحوم کی تصانیف شامل کرنی چاہئیں۔ اس کے علاوہ ایسے مضامین پر انشا پردازی کرانی چاہیئے۔ جن کا تعلق خانگی زندگی کے ساتھ ہو۔ (باقی صفحہ ۴ کالم ۳ کے نیچے)

...بچوں کی طرح اپنی ہوا و ہوس پورا کرنے پر آمادہ رہتے ہیں۔ اتفاقی ضرورتوں کے واسطے کچھ نہیں بچاتے اس لئے بہت جلد مصیبتوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ فضول خرچ یا مسرف کہلاتے ہیں۔

کفایت شعاری اختیار کرنے اور فضول خرچی سے بچنے کے لئے چند باتیں یاد رکھنے کے قابل ہیں۔ اپنی آمدنی آمد و خرچ کا حساب رکھو۔ بیجا خرچ سے فوراً ہاتھ روک لو۔ کوئی شے کیسی ہی ارزاں ہو بلا ضرورت ہرگز نہ خریدو۔ جو خرچ محض شیخی جتانے فخر کرنے اور [illegible] خرمہرہ کا اُٹھا دینا بھی گناہ سمجھو۔ جو کچھ خریدو نقد داموں سے خریدو۔ قرض کے طور پر کوئی چیز ہرگز نہ لو۔ اگرچہ تھوڑی دیر کے واسطے ہو۔

رانی صاحبہ نیپال نے کستوربا فنڈ میں ۲۰۰۱ روپیہ دیا

بمبئی- ۵- اپریل- ہز ایکسیلنسی میجر جنرل لیلا شمشیر جنگ بہادر رانا کی دھرم پتنی رانی صاحبہ بھگتی دیوی نے آج شام تاج محل ہوٹل میں مسز سروجنی نائیڈو کے اعزاز میں ایک شاندار دعوت دی۔

مہمانوں میں ایک بڑی تعداد میں دیویاں شامل تھیں۔ رانی صاحبہ نے کستوربا میموریل فنڈ کے لیے ۲۰۰۱ روپیہ کی تھیلی پیش کی۔

لندن ۶- اپریل- برٹش پوسٹ ماسٹر جنرل نے آج اعلان کیا ہے کہ آئرلینڈ کے خلاف الگ تھلگ کرنے کا گھیرا اور تنگ کر دیا گیا ہے۔ اس اعلان کے مطابق آئرلینڈ کے ساتھ ٹیلیفون کا سلسلہ توڑ دیا گیا ہے۔

سکتا ہے وہ سب ہالی وڈ والوں کو حاصل ہیں۔

سب سے پہلے آسانی ہالی وڈ والوں کو یہ حاصل ہے کہ انھوں نے ایسی جگہ اپنی صنعت کا مرکز قائم کیا ہے جہاں قدرتی مناظر بڑی کثرت سے ہیں، انھیں قدرتی مناظر کی فلم بندی کرنے کے لئے دور نہیں جانا پڑتا بلکہ سب کام وہاں ہی ہو جاتے ہیں۔ دوسری آسانی یہ ہے کہ جو شہر انھوں نے بسایا ہے وہ خوب مالدار اور گنجان ہے۔ اور انھیں اس شہر سے کثیر مالی فائدہ کی اُمید بندھی رہتی ہے۔

خواہ کچھ ہی ہو لیکن یہ واقعہ ہے کہ روپیہ حاصل [illegible] توقعات اور اُمیدوں کے بل پر اہل فن جی جان سے کام کرنے کی اُمنگ محسوس کرتے ہیں۔ اگر یہ توقع ہو کہ جس جگہ تصویریں تیار ہوتی ہیں وہیں وہ نمائش سے کافی روپیہ دیدیں گی تو ظاہر ہے کہ فلم تیار کرنیوالوں پر اچھا اثر پڑتا ہے اور وہ روز بروز زیادہ اچھی اور زیادہ نفیس تصویریں بنانے پر مائل ہوتے ہیں

ان دو وجوہ کے علاوہ ایک تیسری وجہ ہالی وڈ کی ترقی یہ ہے کہ جس ملک میں ہالی وڈ واقع ہے وہاں کے باشندے مقابلتاً بہت زیادہ تعلیم یافتہ اور فلم بینی کے شوقین ہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ گاہکوں ذہنیت اور ان کی مانگ سے چیزوں کی تیاری پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے، کیونکہ چیزیں تیار کرنیوالے ہمیشہ بازار کے رنگ دیکھ کر چلتے ہیں۔ اگر ایک ملک کا فلم بین طبقہ اچھی اور زیادہ نفیس فلمی تصویروں کا طلبگار ہے تو فلم سازی میں اس کی خواہش کے خلاف نمائش نہیں ہوگی۔ اور اس کی مانگ کو پس انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور انھیں لاچار اچھی قسم کی فلمیں تیار کرنا ہی ہونگی۔

(باقی صفحہ ۶ کالم ایک پر)

مصیبتیں مصیبتیں نہیں بلکہ وہ ایک امتحان ہے۔

جو شخص اپنا علم و فضل بیچتا ہے وہ گویا فصل کاٹ کر جلا دیتا ہے۔

رحم بہت اچھی چیز ہے مگر ظالم کے گھاؤ پر مرہم مت لگاؤ جو سانپ پر رحم کرتا ہے۔ وہ بنی نوع انسان پر ظلم کرتا ہے۔

ایک تنگ پیٹ ایک روٹی سے بھر سکتا ہے مگر حریص کی آنکھ ساری دنیا کی جاہ و حشمت سے مطمئن نہیں ہو سکتی۔

حقیقت میں جوانمرد وہی شخص ہے جو کارزار حیات میں ہر ایک مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کرے اور اس کے ارادوں میں کبھی تزلزل نہ آئے۔

سچا خدا پرست وہ ہے جو خدا کے بندوں سے محبت کرے اور جو مظلوموں کی مدد کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دے۔

زندگی بہت عزیز چیز ہے اگر اسے سدھارنا چاہتے ہو تو وقت کو ضایع مت ہونے دو۔

انسانیت کا اعلیٰ معیار صرف علم ہے۔ اسی نے انسان کو سب سے برتر بنایا ہے۔

بمبئی۔ ۶۔ اپریل محکمہ انکم ٹکیس کے افسران کے ذریعہ کمیٹی کے ایک مشہور پاکستانی لیڈر کے ذاتی حساب کی پڑتال کئے جانے کے بعد اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ اس پاکستانی لیڈر کو ایک ریاست سے تیس لاکھ روپیہ پاکستان کے حق میں پروپیگنڈہ کرنے کے لیے وصول ہوا ہے۔

ایک موٹے آدمی نے جو سینما ہال میں ... بیٹھنا چاہتا تھا اپنے نوکر سے کہا کہ جا ... ٹکٹ لے آؤ۔ تاکہ میں آرام سے دو کرسیوں پر بیٹھ ...

نوکر گیا اور حکم بجا لایا اور مالک سے بولا حضور، دوسرے درجہ کے ٹکٹ سب ختم ہو گئے۔ اس لئے میں ایک اول درجہ کا اور ایک تیسرے درجہ کا لے آیا ہوں،

(نوکر مالک سے۔) حضور آج میں دھوکہ سے آپ کو کالی دوا دینے کے بجائے سیاہ روشنائی دے گیا۔ اب کیا کروں۔

مالک:۔ روتا کیوں ہے تھوڑا سا بلاٹنگ پیپر کھانے کو لا دے۔

ایک بہت موٹا آدمی ایک ہوٹل میں گیا اور چار آدمیوں کے واسطے کھانا لانے کو کہا۔

جب کافی دیر ہو گئی تو ہوٹل والے سے کہا کہ بھائی کتنی اور دیر ہے؟

ہوٹل والا:۔ سرکار دیر کچھ نہیں ہے صرف آپ کے ساتھیوں کا انتظار ہے۔

موٹا آدمی:۔ ارے بھائی کھانا تو لاؤ میں ہی چار کے برابر ہوں۔

... اضافہ ہوتا چلا ... مسئلہ کو ایک کھیل ... ہیں۔ پرانے شوہر کو ... لیتی ہیں۔ چنانچہ نیوز آف دی ... ہے کہ ویانا کی ایک لڑکی "ڈروتھی ... وقت مشکل سے ۲۱ سال ہوگی۔ لیکن ... میں سات شوہر تبدیل کر چکی ہے۔ جب ... اخباری نمائندہ نے شوہروں کی تبدیلی کا ... کرنا چاہا۔ تو لڑکی نے اسے بتایا کہ وہ ... برابر شوہر تبدیل کرتی رہے گی جبتک کہ اُسے طبیعت کے مطابق شوہر نہیں مل جائیگا۔ گویا اس نے اس وقت تک جتنی بھی شادیاں کی ہیں وہ سب آزمایشی شادیاں تھیں۔ اصل شادی کی ابھی تک نوبت نہیں آئی ہے۔

اسی طرح ہمبرگ میں ایک ایسی خاتون موجود ہے جو ۱۸ شادیاں کر چکی ہیں۔ اس خاتون کی عمر ۳۵ سال ہے۔ یہ ہمبرگ کے بہت بڑے خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ اس خاتون کا طریقہ کار گذشتہ پندرہ بیس سال سے یہ ہے کہ ہر دس بارہ مہینے کے بعد یہ پرانے شوہر کو چھوڑنے کے بعد کسی نئے شوہر سے شادی رچا لیتی ہے۔

جہاں تک تین چار شادیاں کرنیوالی عورتوں کا تعلق ہے ایسی عورتیں تو یوروپ میں نئی نئی شادیاں کرنے کی وبا عام ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جسے سوسائٹی کے لئے زبردست خطرہ خیال کیا جا رہا ہے۔

عورتوں کی تعلیم اُردو

(بقیہ صفحہ ۳ کالم ۳ ملاحظہ ہو)

مثلاً والدین، بھائی بہن، اوستاد، عزیز و اقارب کے نام خطوط لکھنا۔ مدرسے اور گھر کے روزانہ واقعات کا روزنامچہ لکھنا۔

یہ کورس پرائمری اور درجہ ثانوی میں ختم کرنا چاہیئے درجہ ثانوی کے تیسرے سال میں فارسی کی تعلیم شروع کرانی چاہیئے۔ اُردو۔ فارسی کا چولی دامن کا ساتھ ہے چونکہ اس درجے تک پہونچکر اکثر لڑکیاں مڈل یا انٹرنس پاس کر کے تعلیم آسانی سے جاری نہیں رکھ سکیتیں اس لیے فارسی کی تعلیم لڑکی کی آخری تعلیمی منزل میں نہایت کارآمد ثابت ہوگی۔

وقت آگیا ہے کہ لڑکیوں کی اُردو تعلیم میں زیادہ احتیاط اور غور و خوض کی ضرورت ہے، اگر انگلستان میں انگریزی تعلیم میں لڑکیوں نے لڑکوں کے مقابلے میں امتیاز حاصل کیا ہے تو اُس کا باعث یہ ہے کہ وہاں زیادہ قابل اُستانیاں موجود ہیں، دوسری وجہ یہ ہے کہ وہاں لڑکیوں کے مدارس میں اس مسئلے پر زیادہ توجہ صرف کی گئی ہے۔

اگر ہمیں ہندوستانی لڑکیوں کی زبان دانی کی تعلیم میں کمی کرنے کی ضرورت لاحق ہے تو وہ اس لیے کہ ان کے مشاغل کا حلقہ محدود ہے۔ پس ایسی حالت میں تعلیم کا معیار اور بھی بلند ہونا چاہیئے۔ اور یہ اسوقت تک ناممکن ہے۔ جبتک ہمارے زنانہ مدارس میں اعلیٰ درجہ کی اہل زبان (ٹرینڈ) اُستانیاں مہیا نہ کی جائیں، استانیوں کی اُردو کی تعلیم پر خاص توجہ کی اس لیے بھی ضرورت ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی موجودہ اور آئندہ نسلیں اسی مشترک ہندوستانی زبان میں مختلف فرائض انجام دیتے رہنے، اظہار خیال کرتی ہیں اور کریں گی۔

لندن۔ ۱۳۔ اپریل، لندن میں شاہی ہوائی بیڑہ کے ایک افسر نے انکشاف کیا ہے کہ پچھلے پانچ ماہ میں جرمنی کے اول لائن میں لڑنیوالے جہازوں کی تعداد تین سو فیصدی بڑھ گئی ہے۔

واشنگٹن۔ ۱۰۔ اپریل، محکمہ اطلاعات جنگ نے اعلان کیا ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی فوج اب ستر لاکھ ۷۰ ہزار تک پہونچ گئی ہے۔ سمندری محکمہ کا بیان ہے کہ پہلی جولائی تک سمندری فوج کی تعداد ۳۵ لاکھ تک پہونچ جائے گی۔

... ساتھ کو ہستان ... ہر طرف ایک سکو ... سینے میں مایوسی کی دیرا ... نظاروں کے سامنے نظر نواز کو ... تھے۔ مگر اس کے دل میں بجلیں ... تھی۔ اور اس کی آنکھوں سے گرم گرم قطرے ٹپک ٹپک کر چٹان کے پتھر کو بھگو رہے ہے۔

گذشتہ زندگی کے جن واقعات کی یاد نے اس کے قلب و جگر میں ناسور ڈال دیے تھے اس جگہہ پر پہونچنے کے بعد جہاں پہلی مرتبہ وہ پرمدا سے ملا تھا، یہ واقعات اور بھی زیادہ دلخراش بنکر تصویروں کی طرح اس کی نگاہوں کے سامنے آنے لگے۔

اسے یاد آرہا تھا وہ دن جب ——

سورج کی سنہری کرنیں آہستہ آہستہ پہاڑوں کی چوٹیوں کو چھوتی ہوئی نیچے اوتر رہی تھیں کشور سیر سپاٹے کے لیے پہاڑ پر آیا ہوا تھا وہ صبح سویرے ہی طلوع آفتاب کا نظارہ دیکھنے کے لیے یہاں پہاڑ کی چوٹی پر آگیا تھا۔

کافی دیر تک دھوپ میں برف چمکنے کا نظارہ دیکھتا رہا، میلوں میں دور سطح مرتفع پر جو برف تازہ دھوپ میں جگمگ جگمگ کر رہی تھیں اس کا نظارہ یہاں سے بڑا ہی نظر نواز معلوم ہو تھا۔

دفعتاً اُس نے سُنا، کچھ فاصلہ پر چوٹی سے نیچے کی طرف کوئی عورت اس طرح چیخ رہی ہے جیسے اُسے مدد کی ضرورت ہے۔

کشور کو جو کوہستانی فضا کے نظاروں میں محو تھا دفعتاً چونکا اور اُٹھکر اس طرف چلا جدھر سے چیخنے کی آواز آرہی تھی۔ اس نے وہاں پہونچکر دیکھا کہ ایک پیرانہ سال عورت چیخ رہی ہے اور ایک نوجوان لڑکی لڑھکتی ہوئی کھڈ میں گر رہی ہے۔

کشور نے خود خطرے میں ڈالکر بڑی تیزی سے نیچے اوترنا شروع کیا اور اس نوجوان لڑکی کو اپنی باہنوں پر روک کر کھڈ میں گرنے سے بچا لیا۔

وہ گرنے کے دھکے سے بیہوش ہو چکی تھی جب کشور نے اس کے گورے گورے گداز جسم کو اپنی باہنوں میں دبا کر اوٹھایا اور اسے لیکر اوپر کی طرف چلا تو اسے ایسا معلوم ہوا گویا کوہستانی مناظر کی دلفریبی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا۔ اور اس لڑکی کے گورے گورے گداز جسم کے لمس سے فضا اسے پہلے سے زیادہ حسین اور سہانی معلوم ہونے لگی ہے، اس کا گلابی نکھرا جو اس وقت سفید پڑ کر سنگ مرمر جیسا ہو گیا تھا۔ کشور کے شانے پر رکھا ہوا تھا اور اس خیال سے کہ اس کا جسم اپنے سے اٹکائے رکھے، کشور نے اس کی بے حس و حرکت باہیں اپنے گلے میں ڈال لی تھیں۔

دس برس پہلے اس منظر کا تصور کرتے ہوئے کشور کو ایسا معلوم ہونے لگا گویا کشور اس بے حس و حرکت حسینہ کو اوٹھائے لا رہا ہے اور پرمدا کی ماں بیٹی کے اس طرح موت کے مُنہ میں جانے سے بچ جانے پر خوشی کے آنسو آنکھوں میں بھرے ہوئے بیتابی سے کشور کو پرمدا کو اُٹھائے ہوئے آتا دیکھ رہی ہے۔

کشور کی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے۔ اور وہ ان آنسوؤں کی جھلملیوں میں تصور کی نگاہ سے اس منظر کو دیکھ رہا تھا۔

اسے یاد آیا کس طرح پرمدا کی ماں نے اس کا بہت بہت شکریہ ادا کیا تھا۔ اس نے کہا۔

... دل کو ... پچ رہا تھا ... چھین لیا تھا۔ جب کشور اور پرمدا پہاڑ پر رہے وہ روزانہ ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور ایک دوسرے کی محبت میں وقت گذار رہے۔ رفتہ رفتہ یہ تعلق گہری محبت میں تبدیل ہو گیا اور ان دونوں نے ایک دوسرے کو وچن دے دیا کہ وہ زندگی بھر کے لیے ہو جائیں گے۔

دھوپ پہاڑوں کی وادیوں اور نشیبوں میں اس طرح اُتری جا رہی تھی گویا نور کا سیلاب ان ہریالے گڑھوں کو پُر کرتا جا رہا ہے۔

گذشتہ زندگی کے واقعات کو یاد کرتے ہوئے کشور کو وہ وقت یاد آگیا جب وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے کلکتہ جا رہا تھا اور رخصت ہونے سے پہلے پرمدا سے ملنے آیا تھا۔

اس کی کار پرمدا کے بنگلے کے اندر داخل ہوا۔ وکیل صاحب لائبریری روم میں بیٹھے تھے اور کچھ ضروری کاغذات وغیرہ کی ورق گردانی کر رہے تھے، کشور نے دونوں ہاتھ جوڑ کر سلام کیا۔ "نمستے چاچا جی!"

وکیل صاحب نے کشور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "تم آگئے کشور! پرمدا ابھی کہہ رہی تھی کہ وہ تمھارے ہاں جانے کو ہے۔ تم کلکتہ جا رہے ہو نا؟"

کشور نے جواب دیا۔ "جی ہاں۔ آج شام روانہ ہو جاؤنگا اسی لیے آپ لوگوں سے اشیرواد لینے آیا ہوں۔"

"سکھی رہو کشور بیٹا۔" وکیل صاحب نے اس کی طرف پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ "جاؤ اپنی چاچی اور پرمدا سے بھی مل لو۔"

پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھے ہوئے کشور کو یہ معلوم ہو رہا تھا گویا یہ سب کچھ کل کی بات ہے۔

وہ اندر گیا دروازہ پر دونوں آنکھوں میں آنسو لیے پرمدا کھڑی تھی۔ اسے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ گھنٹوں سے رو رہی ہے۔ کشور کو دیکھتے ہی اس نے کشور کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور اسے کھینچتی ہوئی اپنے کمرہ میں لے گئی۔ اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر اس کے بہت ہی قریب آکر دُکھ بھرے لہجے میں بولی۔ "ہمیں بھول تو نہیں جاؤ گے؟"

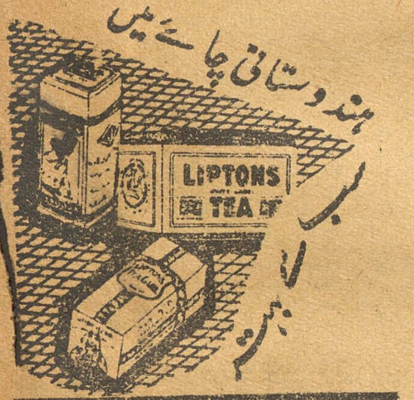
کشور نے جواب دیا۔ "کہیں ایسا بھی ہو سکتا ہے میں تو تھیں جنم جنم نہیں بھول سکتا۔"

پرمدا رونے لگی کشور نے اس کے کالے کالے بالوں میں اُنگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔ "روتی کیوں ہو پگلی کہیں کی! میں تو جلدی ہی واپس آجاؤں گا۔ پھر میری تمھاری شادی ہوگی اور ہم تم محبت کی جنت بسا کر اس میں ایک دوسرے کے ساتھ رہا کریں گے۔ تم تو میرا انتظار کروگی نا؟"

پرمدا نے اس کے سینے پر سر لٹکا کر ڈبڈبائی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ کر جواب دیا۔ "کشور تم نے اپنی پرمدا کو ابھی تک پہچانا نہیں ہے میں تو زندگی بھر تمھارا انتظار کر سکتی ہوں!"

کشور یہ خیال دل میں لئے ہوئے واپس ہوا تھا کہ پرمدا میری اور صرف میری ہے اور یہی دل خوش کن خیال لیے ہوئے وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے کلکتہ روانہ ہوا تھا کہ پرمدا میرا انتظار کرے گی۔





بھی شامل ہیں دہشت انگیز دستوں سے تعلق رکھنے کے جرم میں سزائے موت دی۔ ان کے خلاف قانون آرگنائزیشن سے تعلق رکھنے کا الزام تھا۔

پر دور کرنے میں مدد کرتا ہے۔ بازار میں ہر دوا فروش اور کیمسٹ کے یہاں سے مل سکتا ہے۔

جاپان کی صرف پانچ فیصدی فوج

میلبورن ۱۱-اپریل۔ آسٹریلیا کے وزیر جنگ مسٹر فورڈ نے ایک بیان میں کہا کہ صرف پانچ فیصدی جاپانی فوج برطانی اسٹریلوی اور امریکی فوجوں کے خلاف لڑ رہی ہے اور جاپان کے سالم سمندری بیڑہ کو شکست دینے کا کام ابھی باقی ہے اسوقت لڑائی اتحادیوں کیلئے قوت برداشت کی لڑائی ہے۔ جن کے پاس فاضل طاقت نہیں ہے۔

ضلع اعظمگڈہ میں ہوائی جہاز گر گیا

بنارس ۶-اپریل یہاں خبر ہونچی ہے کہ ضلع اعظمگڈھ کی تحصیل گھوسی کے موضع ادھون کے قریب ایک امریکی ہوائی جہاز ۳۰ مارچ کو ٹوٹ کر گر گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انجن کی خرابی کی وجہ سے ہوائی جہاز گرا۔ ہوائی جہاز کی تمام سواریاں ہلاک ہو گئیں۔

اور مقبول وغیرہ نہیں وصول کرتی۔ ان سب باتوں کی وجہ سے ہالی وڈ نے دنیائے فلم سازی میں ایک امتیازی پوزیشن حاصل کرلی ہے۔ ہندوستان کا ہالی وڈ سے کیا مقابلہ ہوسکتا ہے؟ یہاں ان آسانیوں میں سے ایک بھی آسانی فلم سازوں کو حاصل نہیں ہیں جن کے بل پر ہالی وڈ نے ترقی کی ہے۔ ہالی وڈ کی حالت یہ ہے کہ وہاں فلم کمپنیوں کی گنتی درجنوں یا کوڑیوں سے نہیں بلکہ سیکڑوں ہزاروں سے کی جاتی ہے۔ اور خاص خاص اور بلند پایہ فلم کمپنیاں بھی سینکڑوں سے کم نہیں۔ اب اگر اس معاملہ میں ہندوستان کی صنعت فلم سازی کی حالت دیکھئے تو یہ معلوم ہوگا کہ یہاں نمایاں کمپنیوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اور بلند پایہ کمپنیاں تو صرف انگلیوں ہی پر گنی جاسکتی ہیں۔

بمبئی جو ہندوستان کی صنعت فلم سازی کا مرکز ہے مجبوراً ایک تجارت گاہ اور لین دین اور بیوپار کی منڈی ہے اس سے زیادہ بمبئی کو اور کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے۔ ہندوستان میں جو زیادہ سے زیادہ مالدار اور باثروت کمپنی ہے اگر اس کا ہالی وڈ کی زیادہ سے زیادہ مالدار فلم کمپنی کے مقابلے میں کہیں زیادہ اور وافر ہیں یہ تو یہی آسانیوں ثروت اور ذرائع کی بات! اب اگر اداکاروں کے معیاروں کے فرق کو دیکھئے تو اس معاملہ میں بھی ہالی وڈ اور ہندوستان میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ سب سے پہلے ہم اس بات کو لیتے ہیں اب سوال یہ ہے کہ ہندوستان میں اداکاروں کی کیا تنخواہیں ہیں؟ ہندوستان کے فلمی اداکاروں میں سب سے زیادہ ماہانہ آمدنی چندر موہن کی ہے جو کہ چار ہزار روپیہ ہے۔ ہالی وڈ میں سب سے زیادہ آمدنی ڈنگ کراسبی کی ہے جو کہ ۵ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ ہے۔ کہاں چار ہزار روپیہ اور کہاں جیس لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ ہے۔

ہندوستان کی زیادہ آبادی ان پڑھ ہے لوگ ادب، فوٹو گرافی، آرٹ اور ایکٹنگ کو دیکھنے کے لئے نہیں جاتے بلکہ صرف دل بہلانے کے لئے فلمی تصویر دیکھنے جاتے ہیں۔

تک کشور پرمدا کو جو خطوط بھیجتا تھا۔ ان کے بڑے رسیلے اور پُر محبت جواب آتے تھے۔ مگر جب اس کے والد کے دیوالیہ بن کر مفلس ہو جانے کی خبر عام ہوگئی تو پرمدا کے جواب مختصر اور خشک آنے لگے اور رفتہ رفتہ جوابی خطوط کی تعداد میں بھی کمی آگئی۔ اور ایک دن ایک خط ایسا بھی ملا جس میں آشارۃً پرمدا نے یہ ظاہر کیا تھا کہ چونکہ وہ پڑھنے لکھنے میں بہت مصروف رہتی ہے۔ اس لیے آجکل اسے خط کتابت جاری رکھنے کی فرصت نہیں۔

کشور کے دل پران واقعات اور پرمدا کی بیوفائی یاد کرکے برسوں سے چھریاں چل رہی تھیں مگر اس وقت اس جگہہ جہاں اس کی پرمدا سے پہلی مرتبہ ملاقات ہوئی تھی۔ یہاں بیٹھ کر ان واقعات کی تصویریں آنکھوں تلے پھرنے سے کشور کو ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ گویا اس کا دل چیرے ڈالتا ہے۔

کشور کو یاد آیا کہ کس طرح پرمدا نے اس سے خط وکتابت بند کردی تھی۔ مگر جب وہ کبھی فرصت میں بیٹھتا تھا تو پرمدا کا دھیان کرتے ہی شوق کے مارے اس کا دل بلیوں اُچھلنے لگتا تھا۔ اور اس کا جی چاہتا تھا کہ کسی طرح پر لگ جائیں اور وہ پرمدا کے پاس پہنچ جائے۔ کسی طرح جلدی سے جلدی تعلیم کی مدت ختم ہو جائے اور وہ اپنی پرمدا سے جا ملے۔ اکثر وہ تصور میں اس پُر مسرت زندگی کے خواب دیکھا کرتا تھا۔ جیسے وہ پرمدا سے ملا ہے۔ وہ اس کی ہوگئی ہے۔ وہ دوڑتی ہوئی اس کی طرف آرہی ہے۔ اور اس نے اپنی باہوں سے اسے کس لیا ہے اور اس کے کپکپاتے ہوئے ہونٹوں پر گرم گرم ہونٹ رکھدیے ہیں۔

ایک روز کشور اسی طرح جاگتے میں خواب دیکھ رہا تھا کہ اس کا وہ خط جو اس نے کئی ماہ کے بعد پرمدا کو بھیجا تھا۔ واپس آگیا۔ اس کے ساتھ وکیل صاحب کا ایک پوسٹ کارڈ بھی تھا۔ جس میں یہ لفظ لکھے تھے۔ "تمھیں اطلاع دیجاتی ہے کہ پرمدا کی شادی ہوچکی ہے۔"

یہ بات چیت مکمل نہ ہوسکی ختم ہوگیا۔ اگر دونوں پارٹیوں کا ڈیڈ لاک ختم ہوجاتا۔ اس کے بعد آپ نے آل کانگریس کمیٹی کا ذکر کیا۔ سر سپرو نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا۔ کہ "سنہ ۱۹۴۲ء کی بغاوت" کو دنیا بھر میں وسیع پیمانہ نشر کیا گیا۔ گویا ہندوستان کی کثیر آبادی نے بغاوت کی ہے۔ کسی گورنمنٹ کے لئے یہ دانشمندانہ فعل نہیں اسکی بناء پر پولیٹیکل جھگڑوں کو حل کرنے کے لیے قدم اٹھائیے۔ آپ نے کہا کہ آج ہندوستان کی اندرونی حالت بہت حد تک بدل چکی ہے۔ اس لیے اس بات کی پہلے سے بھی زیادہ ضرورت ہے کہ ہندوستان میں نیشنل گورنمنٹ قائم کی جائے۔ آخر میں آپ نے کہ مجھے اس بارے میں ذرا بھی شک نہیں کہ سرکردہ کانگریسی تہ دل سے تشدد کے واقعات پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔

مرکز میں قومی حکومت قائم کرنے، صوبوں میں حکومتیں بحال کرنے اور مہاتما گاندھی اور دوسرے کانگریسی لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ کرنے کے بعد سر سپرو نے فرمایا کہ اس وقت مرکز میں جو پوزیشن اور انتظام ہے وہ بالکل غیر قدرتی ہے۔ سر سپرو نے فرمایا کہ آپ بڑے بڑے معاملات کو ایک طرف چھوڑیئے آپ اس بات پر وچار کیجئے۔ کہ اس وقت مرکز میں اصل پوزیشن کیا ہے۔ ہم میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کا کل تک یہ خیال تھا کہ ہوم ممبر اور فائنانس ممبر کے عہدے ہندوستانیوں کے ہاتھ میں دیدیے جائینگے لیکن ہماری اُمید پاش پاش ہوچکی ہے۔ کہنے کو تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں دس ہندوستانی ممبر ہیں لیکن میں کہنے کی جرأت کروں گا کہ پچھلے پچیس سال سے یا اس سے زیادہ عرصہ سے ایسے کوئی اگزیکیٹو کونسل نہیں رہی جس کا عوام کے دماغ پر اتنا کم قابو ہو یا ملک میں جس کا اتنا کم اخلاقی وقار ہو جتنا کہ موجودہ اگزیکوٹو کونسل کا ہے۔ ہندوستان کی کوئی بھی پارٹی ایسی نہیں ملے گی جو حکومت کے موجودہ نظام کو پسند کرے گی۔

اس کے بعد آپ صوبوں کا حال دیکھئے بنگال، آسام اُڑیسہ، صوبہ سرحد اور سندھ میں گورنمنٹ آف انڈیا کے ماتحت وزارتیں کام کررہی ہیں۔ لیکن یاد رکھئے وہاں بھی چند صوبوں میں وزیراعظم جن کو مجالس آئین ساز کا اعتماد حاصل ہے نکال دیے گئے ہیں وہ اس لئے بغیر

میرا خیال ہے کہ اب وقت آگیا ہے مفاد کو مجموعی طور پر ہمارے پروگرام میں جاہیئے۔ لیکن اس کے معنی یہ نہیں کہ اقلیتوں کے مفاد نظر انداز کردیے جائیں۔ باہمی اختلافات بات چیت کے طور پر طے ہوسکتے ہیں نہ کہ اپنے خیالات کے سامنے دوسروں کو جھکنے پر مجبور کرنے کا مطالبہ کرنے سے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ محض فرقہ وارانہ اختلافات کو دور کرنے کا اپدیش نہ کرے بلکہ عملی مدد دے۔

سر سپرو نے مزید کہا کہ جبتک کانگریسی لیڈروں کو یا اور کسی پارٹی کو دوسری پارٹیوں کے ساتھ ملکر معاملہ طے کرنے کا موقع نہیں دیا جائیگا۔ اس وقت تک صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ اس لیے میں مطالبہ کروں گا کہ مہاتما گاندھی اور دوسرے کانگریسی لیڈروں کو رہا کردیا جائے اور پھر ایک قومی کانفرنس بلائی جائے۔ رہائی سے اس بناء پر انکار کیا جارہا ہے۔ کہ کانگریسی لیڈروں نے ۱۹۴۲ء کے رزولیوشن کو واپس نہیں لیا۔ اس کے بارے میں میں یہ کہنے کی جرأت کروں گا کہ بڑے بڑے سیاسی مسئلے اس اسپرٹ میں کبھی طے نہیں ہوسکتے۔ دکھنی افریقہ، آئرلینڈ یا مصر کا مسئلہ اس اسپرٹ میں طے نہیں کیا گیا تھا۔

نئی دہلی۔ ۷۔ اپریل شری یت راجگوپال آچاریہ نے آج مسٹر جناح سے ملاقات کی اور ایک گھنٹہ تک بات چیت کی۔

...لی ہے کہ دس ...
...ہے ضلع ہمار باڑ کے موضع سنگسار پر ...
اور چھ اشخاص کو گولی مار کر ہلاک کردیا جن میں ایک ... اس کی بیوی اور دو لڑکے بھی شامل ہیں۔ یہ شخص ... کا سراغ لگانے میں پولیس کی مدد کیا کرتا تھا۔ ... لڑکی کو اٹھا کر لے گئے۔

ترکی میں پھر زلزلہ

استنبول۔ ۷۔ اپریل۔ آج صبح ۳/۴ ۷ بجے تمام ... میں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ اخبار ... کے مطابق ان کا مرکز اناطولیہ میں ہے۔ زلزلہ ... بھاری نقصان ہوا۔

۲ ۱/۲ سیر کے اولے

متھرا ۸۔ اپریل۔ مختلف مقامات سے جو اطلاع ... اس سے پتہ چلتا ہے کہ اولوں نے فصل کو خراب کر ... سفر اضلاع میں اس قسم کے اولے کبھی دیکھنے میں ... آئے تھے۔ دیہاتوں پر اولوں کا اثر پڑا ہے۔ ایک ... اپنے ساتھ دیہات سے ایک اولا لائے جس کا وزن ... تین سیر تھا۔

پشاور۔ ۷۔ اپریل۔ افغانستان اور تیرہ سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں زبردست برفباری ہوئی۔ پچھلے چند برس ... اتنی شدید برفباری کبھی نہیں ہوئی تھی۔

۴ کس طرح کشور کی زندگی اس خبر سے اُجڑ گئی تھی اور اپنی زندگی کے اس اُجاڑ میں بھٹکتے اور ٹھوکریں کھاتے اسے دس برس گذر گئے تھے۔

اس کا تصور کرکے کشور کو ایسا محسوس ہوا گویا اس کے دل سے ایک آتشیں شعلہ سا اُٹھا جس نے اس کے تن من میں ہر رگ و پے میں آگ کی لپٹیں دوڑادیں وہ بیقرار ہوکر اس طرح اپنی جگہہ سے اوٹھا کر کسی طرف لیجانا چاہتی ہے۔ وہ تیز تیز قدموں سے اس جگہہ پہنچا۔ جہاں اس نے پرمدا کو لڑھکا کر کھڈ میں گرنے سے بچایا تھا۔

ایک لمحہ کیلئے کشور نے اس بھیانک کھڈ کو دیکھا جو اپنا خوفناک اندھیرا منھ کھولے ہوئے پہاڑوں کی چوٹیوں کو اس طرح دیکھ رہا تھا۔ گویا زبان حال سے پوچھتا ہے "کوئی گرنے والا؟"

اس خوفناک کھڈ کو دیکھکر اس نے خوف سے جھرجھری لی اور ایک چیخ مار کر لڑھکتا ہوا کھڈ میں گرنے لگا۔

پرمدا اس وقت اپنے گھر میں آئینے کے سامنے کھڑی بنفشی رنگ زرکار ساڑھی کی سج دھج دیکھ رہی تھی اور مسکرا رہی تھی کہ آج ریگلے بیرسٹر دیکھکر ایسے بہت ہی لٹو ہو جائیں گے۔

VOL. 39
NO. 17
CAWNPORE. Saturday 21nd APRIL 1944

نوجیون لائبریری ہٹیہ کانپور کا مشاعرہ

۱۵ مارچ ۱۰ بجے رات کو نوجیون لائبریری ہٹیہ کا مشاعرہ زیر اہتمام انجمن جامعہ ادبیہ کانپور مسٹر سید احمد رضا صاحب انکم ٹیکس افیسر کی صدارت میں منعقد ہوا جناب صدر نے مشاعرہ شروع ہونے سے پیشتر ایک نہایت باموقع مختصر اور مدلل خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا جو ذیل میں درج ہے:۔

عزیز بھائیو!

میں سب سے پہلے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھ کو صدر منتخب کرنے میں شاعرانہ مبالغہ سے کام لیا ہے، مبالغہ اسی کو تو کہتے ہیں کہ کسی وصف یا عدم وصف کو مضاعف کر کے بیان کیا جائے، میں نے ہر چند معذرت کی لیکن "اس نقار خانۂ دنیا میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے"!

یوں تو رسم ہو گئی ہے کہ بطور تکلف یا از راہ انکسار اس قسم کے عجز کا اظہار کیا جاتا ہے لیکن میں نے نہ تکلف سے کام لیا ہے نہ بیجا انکسار سے، بس اتنا کہنا کافی ہے کہ من آنم کہ من دانم۔ لیکن آپ کی اس عزت افزائی کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں، اکثر لوگ مشاعروں میں وقتی حظ حاصل کرنے کیلئے شریک ہوتے ہیں، جہاں آجکل قسم قسم کے تماشے ہیں، تھیٹر ہے، سینما ہے، بال روم ہے، اسیطرح مشاعرہ سمجھ لیا گیا ہے بس اتنا فرق ہے کہ مشاعرہ میں صرف سیکنڈ شو ہوتا ہے، سامعین کی زیادہ تر توجہ اس پر ہوتی ہے کہ کون اچھا گا سکتا ہے کون اچھا ایکٹنگ کر سکتا ہے اور جو اس میں سے کچھ نہیں کر سکتا اس کے واسطے خود سامعین کا مک اکٹر بنجاتے ہیں طرح طرح کی بولی بولتے ہیں اور طرح طرح کی بدمذاقی کا ثبوت دیتے ہیں۔

میں نے اپنی جگہ پر یہ طے کر لیا ہے کہ اس بزم مشاعرہ میں آپکی موجودگی اسکی دلیل ہے کہ آپ علمی مذاق سے تفنن طبع کے خواہشمند ہیں۔ اس مشاعرہ کی کامیابی کا دارومدار آپکے اوپر ہے یوں تو اچھا پڑھنے والا اور اچھا کہنے والا آپکو ساکت رہنے پر مجبور کر دیگا لیکن آپ کے حسن اخلاق کا امتحان اس وقت ہو گا جب کسی تازہ مشق شاعر کی لغزشوں پر آپ خود اپنی انسانی خامیوں کا شکار نہ ہو جائیں، آپ میری اس التجا کو مان لیجئے اور طے کر لیجئے کہ آج آپ اپنے کسی بھائی کی کمزوری پر کسی تحقیر آمیز جذبہ کو ابھرنے نہ دیں گے اگر آپ نے ایسا کیا تو صرف آپکی وجہ سے مشاعرہ کا صحیح مقصد حاصل ہو جائیگا۔ شاعری اظہار جذبات کا ذریعہ ہے اور شاعری اُن جذبات کی ترجمانی اپنے مخصوص انداز میں کرتی رہتی ہے بعض اشعار سے وقتی حظ حاصل ہوتا ہے اور بعض سے سکون و اطمینان کی ایک عارضی کیفیت۔ بعض وجدان صحیح کو چھیڑتے ہیں اور انسان کی توجہ اُن حقائق کی طرف منعطف کر دیتے ہیں جن کا ادراک غور و فکر ہی کے ذریعہ ممکن ہے۔ بعض اشعار سے جو نتائج مرتب ہوتے ہیں وہ اس قدر وسیع اور گوناگوں ہوتے ہیں کہ اُنکی اخلاقی اور علمی قدر و قیمت کا جائزہ لینا مزدر ہو جاتا ہے۔ اب آپ شاعران فصیح البیان کے اشعار سنئے اور ذہنی اور روحانی حظ حاصل کیجئے آپ اس پُر لطف صحبت کو اکبر کے اشعار سے شروع کیجئے، آج کل کے حسب حال ہیں۔

وہ لطف اب ہندو مسلمان میں کہاں
اغیار ان پر گزرتے ہیں خندہ زناں
جھگڑا کبھی گائے کا زباں کی کبھی بحث
ہے سخت مضر یہ نسخۂ گاؤ زباں

خطبۂ صدارت کے بعد مشاعرہ شروع ہوا، بعض شعراء کرام کی غزلوں کے بعض اشعار ناظرین کی تفنن طبع کے لئے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:۔

(جناب مولانا سکینہ ناطقی)

کسی کے نقش قدم کا نشاں نہیں ملتا
میں کارواں کو مجھے کارواں نہیں ملتا
قفس سے چھوٹ کے آوارہ پھر رہے ہیں اسیر
چمن ملا ہے تو اب آشیاں نہیں ملتا
جبیں تو سب کی ہے دیر و حرم سے وابستہ
کسی کے سجدے کا لیکن نشاں نہیں ملتا
بہار لالہ و گل جنت نظر نہ رہی
ترا مزاج مگر باغباں نہیں ملتا
سکون قلب ہے پاس وفا کا نام سلیم
اسی زمیں پہ کہیں آسماں نہیں ملتا

(جناب نواب آثر کانپوری)

گلہ تھا پہلے کہ ان کا مکاں نہیں ملتا
خدا کی شان اب اپنا نشاں نہیں ملتا
کلیم طور پر جلوہ ہی کچھ نہیں موقوف
جو شوقِ دید ہو پھر وہ کہاں نہیں ملتا
کہیں گے حشر میں اللہ سے جو کہنا ہے
یہاں تو کوئی ہمیں مہرباں نہیں ملتا
جدا جدا ہے ادا دونوں کے ستانے کی
کہ اُن سے رنگ تیرا آسماں نہیں ملتا
اثر نے سب کو محبت میں خوب جانچ لیا
سوائے دل کے کوئی رازداں نہیں ملتا

لبنان اور مسئلہ فلسطین

بیروت (بذریعہ بحری تار) لبنانی وزیر اعظم ریاض الصلح بے نے اس تجویز کی حمایت کرتے ہوئے جس میں فلسطین میں یہودی ریاست کے قائم کرنے کی کسی کوشش کے خلاف احتجاج کیا گیا تھا ایوان مندوبین میں اپنی تقریر کے دوران میں کہا کہ لبنان کو اس خطرہ کا احساس ہے جو کسی فلسطین میں یہودی ریاست کے قیام میں مضمر ہے۔

وزیر اعظم نے کہا "حکومت اس تجویز کا خیر مقدم کرتی ہے، ہم نے پہلے بھی دوسری عرب حکومتوں کے ساتھ مل کر اس موقع پر احتجاج کیا تھا جب اس قسم کی اسکیم امریکہ کی کانگریس میں پیش کی گئی تھی۔ حکومت فلسطین کے عربوں کے مفاد کی طرف سے غافل نہیں ہے اور وہ ان کے لئے جو کچھ اس کے امکان میں ہے کریگی۔ لبنان جو فلسطین کے قریب ہے اس خطرہ کو محسوس کرتا ہے جس کے خلاف اس نے ۲۵ سال ادھر احتجاج کیا تھا اور وہ اب بھی احتجاج کرتا ہے۔

وفاق عرب سے گہری دلچسپی

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) عرب یونین کلب کے سکرٹری مسٹر ابراہیم الواعظ نے جو قاہرہ کی اتحاد عرب کانفرنس میں شرکت اور دیگر عرب ممالک کا دورہ کر چکے ہیں، عرب نیوز ایجنسی کے نمائندہ سے ایک ملاقات کے دوران میں کہا:۔

"میں نے شاہ فاروق کو عربوں کے معاملات کا بہت ہمدرد پایا۔ شاہ کو خاص کر فلسطین کے مسائل سے بہت دلچسپی ہے، مصری حلقوں میں عام طور سے اتحاد عرب سے گہری دلچسپی ہے۔

"مجھے لبنان اور شام کے صدر صاحبان اور وزرائے اعظم نے بھی شرف ملاقات بخشا، یہ سب وفاق عرب کو بہت اہم سمجھتے ہیں"۔

"لبنان اور شام دونوں جگہ میں نے اتحاد عرب کے کلب قائم کئے ہیں۔ میں نے شام کے کسی شہر میں عرب وکلا کی ایک خاص کانفرنس بلانے کی بھی تحریک کی ہے۔

(جناب عیاں جیل لسی صاحب)

غلط کہ عشق کا حاصل عیاں نہیں ملتا
نظر نظر تو ہے وہ کہاں نہیں ملتا
تمام عمر کی راحت نثار ہوتی ہے
یوں ہی کسی کو غم جاوداں نہیں
جو پی سکے تو ہے ساقی کی اک نظر کافی
یہ بزم ناز ہے ساغر یہاں نہیں
مری نگاہ سے دیکھیں اگر قفس والے
تو پھر کبھی نہ کہیں آشیاں نہیں
زہے نصیب وہ اپنی زباں سے فرمائیں
بہت دنوں سے ہمارا عیاں نہیں

(جناب شفق اکبر پوری)

مسافران عدم کا نشاں نہیں ملتا
غبار بھی تو پس کارواں نہیں
زمیں تو ہو گئی ہموار آدمی کے لئے
مزاج تیرا مگر آسماں نہیں
یہ کیا ستم ہے کہ دنیا سے جانیوالوں کا
زباں پہ نام زمیں پر نشاں نہیں
تڑپتی پھرتی ہے بجلی چمن میں چار طرف
اُسے بھی آج مرا آشیاں نہیں
نہ آستیں نے پوچھا نہ اُن کے دامن نے
اِن آنسوؤں کا کوئی قدرداں نہیں
ہر ایک شعر میں اپنے جھلک رہا ہوں شفق
کسی سے بھی مرا رنگِ بیاں نہیں ملتا

(جناب انصاف کانپودی)

ذرا سکون دم امتحاں نہیں ملتا
زمیں سے جھک کے کبھی آسماں نہیں ملتا
رہا ہوئے تو چمن کا نشاں نہیں ملتا
چھٹے قفس سے تو اب آشیاں نہیں ملتا
جدا جدا ہے غم عشق کا دلوں پہ اثر
فغاں تو ملتی ہے رنگِ فغاں نہیں ملتا
جو پیش رو تھے وہ ایسی سبک روی سے گئے
غبار بھی تو پس کارواں نہیں ملتا
یہ چاہتا ہے کہ احوالِ دل کہے انصاف
مگر کوئی بھی اُسے رازداں نہیں ملتا

(جناب سرور فیض آبادی)

خزاں کا دور ہے وہ گلستاں نہیں ملتا
بگولے اُڑتے ہیں ہر سو نشاں نہیں ملتا
جو مجھ سے ملتے نہیں وہ تو کیا گلہ اس کا
زمیں سے جھک کے کبھی آسماں نہیں ملتا
بھٹک رہا ہوں سر راہ دشتِ غربت میں
بچھڑ گیا ہوں مجھے کارواں نہیں ملتا
ترے فراق میں اک درد سا تو ہے محسوس
غم حیات کا لیکن نشاں نہیں ملتا
میں اپنے رنج پہ شاکر ہوں اے سرور کہ اب
سوائے غم کے کوئی مہرباں نہیں ملتا

مسٹر ایمری کی تقریر پر تبصرہ

برطانی پارلیمنٹ میں ہندوستان کے پانچ صوبوں کے موجودہ گورنری راج کی میعاد میں توسیع کردی گئی۔ اسی سلسلہ میں جو بحث ہوئی ہے اسکی تفصیلات آج شایع ہوئی ہیں۔ یہ بحث صرف اس لیے دلچسپ ہے کہ اس میں وزیر ہند مسٹر ایمری کے طرز عمل پر جو نکتہ چینی کی گئی ہے اس میں کسی قدر زیادہ جوش وخروش کا مظاہرہ کیا گیا جہانتک ہندوستان کی آزادی کے مسئلہ کا تعلق ہے۔ ہم برطانی لیبر پارٹی کے ظاہری جوش وخروش سے کبھی مطمئن نہیں رہے ہیں۔ ایک زمانہ وہ تھا جب برطانیہ میں لیبر وزارت قائم ہوئی تھی اور اس کے دور میں وہ جس طرح ہندوستان پر ہوئی تھیں وہ کسی طرح دوسری وزارتوں کی سختیوں سے کم نہ تھیں۔ بہرحال یہ پرانی باتیں ہیں۔ اس وقت دنیا ایک بہت بڑی اور سب سے زیادہ ہولناک وتباہ کن جنگ کی گرفت میں ہے اسلیئے لوگوں کے خیالات میں تبدیلی کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ پچھلے دنوں بہت سے برطانی اداروں اور سربرآوردہ اشخاص نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہندوستان کا ڈیڈ لاک دور کرکے ایک قومی حکومت قائم کردینی چاہیئے۔

مگر یہ ادارے اور یہ شخص سیاسی میدان میں ابھی اتنے طاقتور نہیں ہیں کہ موجودہ برطانی وزارت پر جو مسٹر چرچل جیسے قدامت پرست اور شہنشاہیت پسند لیڈر کے ہاتھوں میں ہے۔ اپنا پورا دباؤ ڈالکر اسکی رائے میں کوئی تبدیلی عملی۔ ان میں پیدا کرسکتے ہیں۔ نظریاتی اور اصولی میدان میں تو کانسرویٹو پارٹی نے بھی کبھی ہندوستان کے حق آزادی سے انکار نہیں کیا ہے۔ اور وہ انکار باتیں بنانے اور موہوم اور مبہم وعدے کرنے میں کوئی کمی نہیں کی ہے۔ مسٹر ایمری بھی اسی پارٹی کے ایک رکن ہیں اور مسٹر چرچل کے ایک خاص آلہ کار ہیں۔ اس لیے ظاہر ہے کہ جبتک مسٹر چرچل نہ چاہیں مسٹر ایمری اپنے شہنشاہی عہدے سے ہٹائے نہیں جاسکتے۔ ایک مرتبہ نہیں بلکہ بیسیوں مرتبہ بعض برطانی پارٹیوں نے مسٹر ایمری کی برطرفی یا استعفے کا مطالبہ کیا ہے مگر اس وقت بھی نہ صرف یہ کہ وہ اپنی جگہ پر موجود ہیں اور پورے مطلق العنان واختیارات کے ساتھ فرمانروائی کررہے ہیں بلکہ اپنے طرز عمل، اپنی باتوں اپنے طریق گفتگو اور اپنے تلخ نوائی کے ذریعہ ہندوستان اور برطانیہ کے رشتہ کو نقصان پہونچاتے چلے جاتے ہیں۔ اُن کے الفاظ میں ایک خاص قسم کی سختی اور فضول گوئی کا عنصر ہوتا ہے جو معتدل، سنجیدہ اور معقول لوگوں کو بہت برا معلوم ہوتا ہے۔

یہی وہ بات ہے جو برطانی پارلیمنٹ کی بحث کے دوران میں مسٹر سٹھیک لارنس (لیبر ممبر) نے کہی ہے ہم یہاں پر ان کے چند فقرے نقل کریں گے۔ وہ فرماتے ہیں کہ:-

"مسٹر ایمری نے ہندوستان کے معاملہ کو بدترین طریقہ پر ہاتھ لگایا ہے۔ انھوں نے ہندوستان کی صورت حال پر ایک سخت اشتعال انگیز تقریر کی ہے۔ جس کو سننے کی بدنصیبی مجھے حاصل ہوتی ہے۔ اگر مسٹر ایمری یہ محسوس نہیں کرتے کہ ان کی تقریر بھڑکانے والی قسم کی ہے تو مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اس حکومت میں جس عہدے پر وہ فائز ہیں اس کے لیے وہ بالکل ناقابل ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مسٹر ایمری یہ محسوس نہیں کرتے کہ وہ کیا کچھ کہتے ہیں۔ وہ ایسے جھگڑالو واقع ہوئے ہیں۔ جو ہندوستان میں غصہ کی لہر دوڑا دینگے تو وہ اس کی نفسیاتی ردعمل کو نہیں سمجھتے۔ جو موجودہ افسوسناک صورتحال کے پیچھے موجود ہے۔"

مسٹر ایمری کی تقریر پر اس سے زیادہ بہتر تبصرہ نہیں ہو سکتا۔

پوسٹل سنسر

اس وقت ہمارے سامنے نئی دہلی کا وہ پریس کمیونک ہے جو حکومت کی طرف سے شایع کیا گیا ہے اس کمیونک میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ اب ہندوستان کے اندر پرائیویٹ خط وکتابت کو بھی سنسر کرنے کا فیصلہ حکومت ہند نے کرلیا ہے۔ اس فیصلہ کا اصل مقصد فوجی تحفظ ہے۔ اسلیئے یہ بات ضروری سمجھی گئی کہ ہندوستان کے اندرونی غیر سرکاری خطوط اور تار وغیرہ کو سنسر کرنے کیلئے حکومت اپنے اختیارات کا استعمال کرے۔ حکومت اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ پبلک کی اکثریت اور [illegible] کو خود بھی فوجی تحفظ کا پورا پورا خیال ہے۔ لیکن پھر بھی ایک چھوٹی سی اقلیت ایسے لوگوں کی اب بھی موجود ہے جو اس سلسلہ میں بے پروائی سے کام لیتی ہیں۔ اور اپنی فوجی تحفظ کے مقصد کو ضروری حدتک کامیاب نہیں ہونے دیتی۔ وسیع پروپیگنڈہ کے باوجود بعض ایسے سرکاری اور غیر سرکاری لوگوں کی گفتگو اور خط وکتابت میں بے پروائی کا عنصر موجود ہوتا ہے۔ جو احتیاط کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ ان باتوں سے سخت ترین نقصان پہونچنے کا امکان ہے۔

حکومت نے اس سلسلہ میں یہ اعلان کیا ہے کہ جو خطوط سنسر کے دوران میں کھولے جائیں گے ان پر اس امر کی ایک صاف مہر لگادی جائے گی کہ "سنسر نے کھولا"۔ مگر اس کا کوئی اعلان نہیں کیا جائیگا کہ کس علاقہ میں کتنے دنوں کے لیے سنسر قایم کیا گیا ہے۔ گویا کسی کو یہ معلوم نہیں ہوگا کہ اس کے علاقہ میں سنسر کا طریقہ موجود ہے یا نہیں اور اس کا خط کھول لیا جائیگا۔ اسلیئے ضرور ہے کہ خط وکتابت میں بے پروائی برتنا اور فضول باتوں کا لکھنا عام طور پر ترک کردیا جائے۔ حکومت خاص طور پر یہ چاہتی ہے کہ پرائیویٹ خط وکتابت میں فوجوں کی یا جہازوں کی یا ہوائی دستوں کی نقل وحرکت کو یا فوجی سامان اور اس کی تیاری کا یا استعمال کے امتیازی نشانات کا یا سڑکوں ریلوں پر یا ہوائی سٹیشنوں کی تعمیر اور ٹرانسپورٹ کے ذرایع کا یا دشمن کے حملہ کے باعث نقصانات

حملے کے وقت بیجائی طور پر اتنا کثیر نقصان [illegible] ہیں جو محض ایک اتفاقی حادثہ کے باعث بمبئی میں ہوا ہے تازہ ترین اطلاع کہتی ہے کہ ۱۸۰۶ زخمیوں کی دیکھ بھال ہسپتالوں میں کی گئی ہے۔ اور ہلاک شدگان کی تعداد ۳۴۲ تک پہونچگئی ہے۔ حکومت ہند کے فوڈ ممبر نے بمبئی سے واپس آکر جو بیان شایع کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پچپن ہزار ٹن غذا کا اسٹاک اس حادثہ کے باعث تباہ ہو گیا ہے۔ مگر حکومت ہند نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس کمی کو فوراً پورا کردیگی۔ مسز شانتی آکرت شریف بمبئی اور سر پرشوتم داس ٹھاکر داس نے اس حادثہ کے علاقہ کا دورہ کرکے جو بیان شایع کیا ہے۔ اس میں اونھوں نے اہل بمبئی کی مستقل مزاجی کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ زیادہ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ پھر بھی یہ ضرورت ہے کہ صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے وسیع امدادی ذرایع درکار ہیں۔

یو۔پی پراونشیل الکشن بورڈ

مسٹر سمپورنانند جنھوں نے یو۔پی کے رہا شدہ کانگریسی لیڈروں اور کارکنوں کی میٹنگ کی صدارت میں اعلان کیا ہے کہ کانگریس میونسپلیٹز کے الکشن میں حصہ لیگی اور اس کے لیے ایک یو۔پی پراونشیل الکشن بورڈ بنادیا گیا ہے جو مندرجہ ذیل پانچ حضرات پر مشتمل ہے۔ مسز وجے لکشمی پنڈت۔ ڈاکٹر کاٹجو۔ حافظ محمد ابراہیم مسٹر سری پرکاش اور مسٹر سمپورنانند۔

اُردو پریس کانفرنس

مسٹر رئیس احمد عباسی ایڈیٹر حقیقت اور دیگر اُردو اخبارات لکھنؤ کی تحریک سے یہ طے ہوا کہ ایک یو۔پی اُردو پریس ایسوسی ایشن قایم کی جائے۔ چنانچہ اسی ایسوسی ایشن کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مئی کے دوسرے ہفتہ میں فرسٹ یو۔پی اُردو پریس کانفرنس بلائی جارہی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ سر راجہ صاحب جہانگیر آباد نے اس مجوزہ اُردو کانفرنس کے اخراجات کے لیے پانچسو روپیہ کا عطیہ بھی دیا ہے۔

ہم اس کانفرنس کا تہ دل سے خیر مقدم کرتے ہوئے اُمید کرتے ہیں کہ یو۔پی کے اُردو پریس والے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کریں گے۔

آسام برما مورچہ کی رفتار

(کلکتہ ۱۹۔ اپریل) آسام برما فرنٹ) چودھویں فوج کا ایک مبصر لکھتا ہے کہ اب یہ معلوم ہوگیا ہے کہ امپھال کے شمال میں کچھ اسکے علاقہ میں جو جاپانی ہلاک ہوئے ہیں۔ ان میں ایک درجن سے زائد جاپانی افسران اور دو سو دیگر عہدوں کے جاپانی ہلاک ہوئے ہیں۔ جس روز پہلی بار دشمن کی فوجیں امپھال کے میدان میں داخل ہوئی تھیں اُس روز جاپانی فوجوں کی ایک جمعیت امپھال کے شمال میں جاتی ہوئی دیکھی گئی تھی۔ اس وقت ہمارے توپچیوں نے ان کا تعاقب کیا اور انھیں پہاڑوں میں تتر بتر ہو جانے پر مجبور کردیا گیا۔ امپھال ٹاموروڈ کے ٹنگنا وپال علاقہ میں ابھی تک گھمسان کی لڑائی ہورہی ہے جہاں کہ چند روز ہوئے ایک سو سے زائد جاپانی ہلاک ہوگئے تھے۔ کل بعد دوپہر ہماری تازہ ترین فتح کی ہوئی تین چوکیوں پر بندوقیں چلائی گئیں جس سے معلوم ہوتا تھا کہ حملہ کا امکان موجود ہے۔ سرشام ہی ان پر حملہ کردیا گیا مگر اس کا فوراً ہی منہ توڑ جواب دیکر پسپا کردیا گیا۔ محاذ کے شمال مشرق میں کل گورکھا فوج نے ۲

تک

مسٹر لکشمی نرائن کپور اور پنڈت ودیدی [illegible] اس وارڈ سے ممبری کے لیے اُمیدوار ہیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کے ماسٹران

ڈسٹرکٹ بورڈ کے اسکول کے ماسٹران نے ایک جلسہ میں یہ طے کیا ہے کہ اگر ڈسٹرکٹ بورڈ کے اسکول کے ماسٹروں کو گرانی کا الاؤنس سرکاری ملازمان کے برابر نہ دیا گیا تو وہ سب لوگ استعفے دیکر ملازمت سے علیحدہ ہو جائینگے

وار فنڈ

مارچ کے مہینے میں وار فنڈ کے سلسلے میں ۱۵۴۳ روپیہ آٹھ آنہ وصول ہوئے اور مارچ کے آخر تک کل وصول میزان ۱۶۵۱۶۰۰ روپیہ گیارہ آنہ ایک پائی ہوا۔

ڈیفنس لون میں مارچ کے مہینے میں ۴۹۶۶۸۰ روپیہ وصول ہوا۔ اور کل ڈیفنس لون میں آخر مارچ تک ۴۲۱۲۸۰۷۵ روپیہ چار آنہ جمع ہوا۔

ماڈرن اسکول

لالہ کملاپت پرائمری اسکول بلڈنگ ٹرسٹ کی طرف سے شہر کے قریب ایک گاؤں میں ۹۔ اپریل کو ماڈرن اسکول کی عمارت کا افتتاح مسٹر سید محمد ظہیر سکریٹری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ یو۔پی نے کیا

روٹری کلب

روٹری کلب کیلئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا ہے:-

پریسیڈنٹ۔ سر رابرٹ منزیز

وائس پریسیڈنٹ۔ مسٹر ایس۔ ایم بشیر

سکریٹری۔ مسٹر ڈی۔ ارنڈل۔

ٹریزرر۔ مسٹر جی۔ اے۔ تھامسن

مزدور سبھا کا جلسہ

۱۶۔ اپریل کو مزدور سبھا کا ایک جلسہ مسٹر اشوک بوس کی صدارت میں ہوا جس میں جاپانیوں کے خلاف پبلک مظاہرہ کرنے کی اجازت نہ دینے کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم پر اظہار افسوس کیا گیا اور ایک دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ یہ طے

[illegible] چھر فرم کی زبان [illegible] ہے۔ اسلیئے تمام فرو[illegible] [illegible]یشن ایجنڈیں۔ تھوک وپھٹکر دوکاند[illegible] دہیری والوں کو چھوڑکر جو ابھی حال ہی میں درج رجسٹر کیئے گئے ہیں) کو اپنی دوکان پر اپنی فرم کا نام تحریر کرکے [illegible] چاہیئے۔

یہ حکم یکم مئی سے نافذ کیا جاتا ہے۔

شہر فٹ شاپ

شہر کی فٹ شاپ گرسو[illegible] وجہ سے ۲۰۔ اپریل سے بن[illegible] کردی گئی ہے۔ گذشتہ چھ مہینے میں دوکان کا منا[illegible] ۸۹۷۰ روپیہ ۱۵ آنہ جس میں سے ریڈکراس برا[illegible] کو ۶ ہزار روپیہ دیا گیا ہے۔

سزائیں

مسٹر اے۔ ٹی۔ ایڈجانا منیجر مہد[illegible] دیوی جوٹ ملس کو ایک ہزا[illegible] جرمانہ اس جرم میں ہوا کہ اونھوں نے راشننگ کارڈ [illegible] درج شدہ مقدار غلہ سے زیادہ غلہ دیا تھا۔

مسمی مسیتا کو اپنی بیوی کے قتل کرنے کے الزا[illegible] پھانسی کی سزا دی گئی ہے۔

لالہ جھنگا مل آئرن مرچنٹ کو پانچہزار روپیہ کا [illegible] اور لوہا ضبط کرنے کا حکم دیا گیا۔ ۱۴ ٹن لوہا بغیر اجازت آگرہ بھیجا تھا۔

گرفتاریاں

رائے بہادر کشن لال گپتا کے م[illegible] حلم سنگھ سے زبردستی رشوت [illegible] کے الزام میں دو کانسٹبل اور ایک سیوک گارڈ [illegible] ہوئے ہیں۔

تسمن روڈ کے ڈاکخانہ سے دو سو تھ اند[illegible] ۱۵۰۷ روپیہ کے بیمہ چرانے کے الزام میں گرفتار [illegible] گئے ہیں۔

۳ جاپانیوں کا صفایا کردیا۔ جہاں کل رات حملہ شروع کیا گیا تھا۔ یہ بڑا حیرت انگیز حملہ تھا۔ جس سے جاپانیوں کو سخت نقصان اوٹھانا پڑا۔ اور اس مقام پر ڈھائی سو جاپانیوں کا صفایا کردیا گیا۔ میدان کے مغرب میں دشمن کی سرگرمی دکھائی دی۔ اور دشمن نے کنگپی پر قبضہ کرلیا جو ایک ایسا مقام ہے جہاں سے بشن پور سلچر پگڈنڈی کا جہاں اس وقت شدید ترین لڑائی ہورہی ہے اچھی طرح مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ گذشتہ شب ہم نے اس پر حملہ کیا اور جاپانیوں کو اس سے مار بھگایا۔ رات کو پھر دشمن کی طرف سے حملہ کیا گیا اور ہماری فوجیں پیچھے ہٹ گئیں، آج صبح سویرے ہی ہم نے پھر کامیابی سے حملہ کیا اور کنگپی پر ہمارا قبضہ ہوگیا۔ اور دشمن کا سامان بھی ہمارے ہاتھ لگا۔ دشمن اس محاذ کے سب مقامات پر قیمتی سامان چھوڑ رہا ہے اور ایسا معلوم

۴ ہوتا ہے کہ اسے اپنی فوجوں کو کھانا پہونچانے میں د[illegible] کا سامنا ہورہا ہے۔ جاپانی فوجیں بھوک سے پر[illegible] ہیں۔ کوہیما کی آخری لڑائی بھی شروع ہوگئی ہ[illegible]

کریمیا کا خاتمہ نظر میں

(ماسکو۔ ۱۶۔ اپریل) روسی اخبار "پروا" نے [illegible] روسی فوجیں سباسٹوپول کے باہر حفاظتی لائنوں تک [illegible] ہیں، لڑائی شہر میں داخل ہوگئی ہے جو دشمن کے خلا[illegible] چھوٹا ہوتا گیا ہے۔ کریمیا کا خاتمہ اب نظر کے سامنے [illegible] اور رومانیہ کے ہزاروں فوجی سپاہیوں کو جو سیٹاپول [illegible] کریمیا کے کنارے پر ڈھکیل دیئے گئے تھے سمندر میں [illegible] ہوجانے پر مجبور کردیا گیا ہے۔ بہت سے سپاہی ج[illegible] کشتیوں میں بیٹھکر بھاگنا چاہتے تھے۔ ڈبو دیئے گئے [illegible] میں آگ لگ رہی ہے۔ روسیوں نے بلان وا پر ج[illegible] سے آٹھ میل جنوب مشرق میں واقع ہے قبضہ کرلیا [illegible] جرمن ہوائی میدانوں پر یا تو روسی فوجوں نے ق[illegible] ہے یا اس طرح محصور کرلیا گیا ہے کہ ایک بھی ج[illegible] یہاں سے واپس نہیں جاسکتا۔

جو جرمن فوج یہاں گھری ہوئی ہے اُس کے [illegible] کا جال بچھا ہوا ہے۔

ملین اسی بدقسمتی کو رات ایک ایسا ہی من چلا نوجوان بھی مل گیا - جس نے پہلے تو دونوں ہاتھوں سے اس کا جوبن لوٹا - اس کے بعد روپیہ وصول کرنے کے لیے دھمکیاں دیں - جب قتالہ عالم دھمکیوں سے قابو میں نہ آئی تو اس نوجوان نے سارا راز فاش کر دیا - اور یہ بی صاحبہ دھر لی گئیں - اس دلچسپ واقعہ سے اندازہ لگائیے کہ ہندوستان میں بھی کیسی کیسی ہونہار لڑکیاں پیدا ہونے لگی ہیں -

سندھ کی بعض عورتوں نے پنجاب کی اس دوشیزہ کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے - کیونکہ وہ حسن و جمال کے ذریعہ شکار کھیلنے کے قابل نہیں ہیں - بلکہ وہ مردانہ وار ڈاکہ ڈالتی ہیں - چنانچہ حال ہی میں سندھ کے ایک گاؤں سے ایک دلچسپ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سات عورتیں ایرانی لباس زیب تن کرنے کے بعد اور تلواریں لیے ہوئے ڈرامائی انداز کے ساتھ ایک مکان میں گھس گئیں - گھر والوں سے کہا جو کچھ تمہارے پاس ہے رکھ دو - اور مال و زر سمیٹنے کے بعد بیدا ہیں - لیکن گاؤں کے منچلے نوجوان ان خوبصورت ڈاکوؤں کی خبر سن کر آن دھمکے اور ان کو گھیر لیا وہ نظارہ قابل دید تھا - جب ایک طرف تو سات پریاں تلواریں گھما رہی تھیں اور دوسری طرف گاؤں کے دیہاتی نوجوان ان کو پکڑ کر زمین پر پٹخنیاں دے رہے تھے - غرضکہ یہ ساتوں کی ساتوں گرفتار کر لی گئیں -

بالکل اسی قسم کا واقعہ پچھلے دنوں اودھ روہیلکھنڈ ریلوے پر بھی پیش آچکا ہے جہاں عورتوں کے ہاتھوں مردوں کے لوٹے جانے کے متعدد واقعات ہو چکے تھے - آخر ایک دن روز پولیس کا بھی موقعہ چل گیا - پولیس نے چھاپہ مار کر جب ڈاکوؤں کو گرفتار کیا تو پولیس حیران رہ گئی - کیونکہ یہ سب کے سب ڈاکو نہایت تندرست اور خوش جمال عورتیں تھیں جی تو یہ چاہتا ہے کہ ان کا فرادا اور حسین عورتوں کو یوں ہی ظلم کرنے دیا جائے - یہ بدستور لوگوں کو لوٹا کریں اور اہل دل لٹتے رہیں - لیکن اس کا کیا علاج کہ پولیس نہیں مانتی اور وہ انھیں گرفتار کر کے اپنی بدمذاقی کا ثبوت دے رہی ہے - شاید پولیس جیلخانوں کی رونق بڑھانا چاہتی ہے -

یوپی میں ہوائی حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے احتیاطی تدبیریں

الہ آباد - ۱۳ - اپریل - گورنر یو - پی ہوائی حملوں کے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے یو - پی فائر سروس بل تیار کر رہے ہیں - جس کے اغراض و مقاصد کے متعلق بتلایا گیا ہے - کہ صوبہ کے شہروں پر ہوائی حملوں کے خطرہ کے پیش نظر ان شہروں میں آگ بجھانے کا معقول انتظام کرنے کی ضرورت ہے - یو - پی واٹر سپلائی اور فائر سروس ایکٹ کے ماتحت گورنر نے آگ بجھانے والی آرگنائزیشن قائم کرنے اور اس میں بھرتی کرنے کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے ہیں - موجودہ بل کے ذریعہ گورنر یو - پی نے آگرہ - الہ آباد - کانپور بنارس اور لکھنؤ اور ان دوسرے شہروں میں جہاں اس ایکٹ کا نفاذ کیا جائیگا آگ بجھانے کی آرگنائزیشن کا .... ل انتظام کرنے کا کام اپنے ذمہ لے لیا ہے -

اس بل کی رو سے ان شہروں میں آگ بجھانے کے لیے فائر بریگیڈوں کیلئے ان کے لئے اسٹاف کا انتظام کیا جائیگا یو - پی فائر سروس میں اسی طریقہ پر بھرتی ہوگی جس طریقہ پولیس میں بھرتی ہوتی ہے اور اس کا ڈسپلن وغیرہ بھی ویسا ہی ہوگا -

کا ہو جانا کیسا غضب پیدا کر سکتا تھا اور کیسا سماجی ہنگام برپا کر سکتا تھا - اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے -

اس کے بعد آپ نے سماجی اور سیاسی کاموں کی طرف توجہ کی - آپ مختلف آل انڈیا جماعتوں میں صدر رہ چکی ہیں بمبئی میونسپل کارپوریشن کی ممبر رہ چکی ہیں اور "انڈین نیشنل ہرالڈ" انگریزی اخبار کی ڈائریکٹر بھی رہ چکی ہیں - ہندوستان کی سفیر بن کر وہ جنوبی افریقہ بھی جا چکی ہیں اور ۱۹۱۹ء میں جینوا میں عورتوں کو حق رائے دہی دلوانے کی جو عالمگیر کانفرنس ہوئی تھی اس میں بھی آپ نے شرکت کی تھی -

(باقی آئندہ)

عرب میں تیل کا کام کرنیوالی امریکی کمپنیاں

واشنگٹن ۱۳ - اپریل - امریکہ کے سمندری وزیر کرنل ناکس نے امریکی پارلیمنٹ کی کمیٹی کے روبرو بیان کیا کہ عرب میں تیل کا کام کرنے والی امریکی کمپنیوں نے حکومت امریکہ کی امداد طلب کی ہے - کیونکہ ان کو اندیشہ ہے کہ انگریز وہاں مراعات حاصل کر لے گا -

کمپنیاں بہت بڑے پیمانہ پر کام نہیں کر سکی ہیں - لیکن اونھوں نے سعودی عرب کی حکومت کو کچھ رقم دی ہے - حکومت عرب نے برطانیہ سے امداد طلب کی ہے اور برطانیہ نے کافی رقم پیشگی دے دی ہے - کرنل ناکس نے کہا کہ امریکی کمپنیوں نے حکومت امریکہ سے درخواست کی ہے کہ ان کی امداد ضروری ہے - اس سلسلہ میں بات چیت ہو رہی ہے - فارس کی کھاڑی سے بحر روم تک پائپ لائن بننے کے متعلق معاہدہ ہو گیا ہے -

مہاتما گاندھی بیمار ہو گئے

نئی دہلی ۱۶ - اپریل - بمبئی سے بذریعہ اے - پی خبر ملی ہے کہ حکومت بمبئی نے مندرجہ ذیل اعلان شایع کیا ہے :-

مہاتما گاندھی کو ملیریا کا بخار ہو گیا ہے آپ کمزوری محسوس کر رہے ہیں - لیکن ان کی عام حالت ایسی ہی اطمینان بخش ہے جیسی کہ ہونا چاہیئے -

مہاتما جی کو باری کے قسم کا بخار ہے اور ان کا درجہ حرارت ۱۰۵ تک پہونچ گیا ہے - آپ کو منین کا بھی استعمال کر رہے ہیں - آغا خاں محل میں مچھروں کا بہت زور ہے -

[illegible]

کی صدا اس کے کان میں پہونچی - خدا کا شکر ادا کیا اور پھر سانس لیا -

آسام میں جاپان کے حملے سے گہری تشویش

لکھنؤ ۱۸ - اپریل - یو - پی کے جو کانگریسی لیڈر اور کارکن جیل سے رہا ہوئے ہیں ان کی ایک کانفرنس آج صبح بابو سمپورنانند سابق وزیر تعلیم - یو - پی کی زیر صدارت ترلوک ناتھ ہال میں منعقد ہوئی - ڈاکٹر کے این کاٹجو نے آسام پر جاپانیوں کے حملوں کی متعلق رزولیوشن پیش کیا مسٹر اے کمرجی کھیر نے رزولیوشن کی تائید کی اور یہ رزولیوشن ترمیم شدہ شکل میں منظور کر لیا گیا - رزولیوشن حسب ذیل ہے :-

یہ میٹنگ آسام پر جاپانیوں کے حملہ کو گہری تشویش سے دیکھتی ہے - یہ میٹنگ اہل آسام سے اظہار ہمدردی کرتی ہے - جو قحط کی مصیبتیں اٹھا چکے ہیں اور جن کو حملہ کی نئی مصیبتوں کا شکار ہونا پڑ رہا ہے - جاپانی حملہ کی تجدید سے پوسٹ حملہ کا خطرہ اور نمایاں ہو جاتا ہے - امپیریلزم کے خلاف کانگریس کے رویہ کا اعادہ کرتے ہوئے یہ میٹنگ امید کرتی ہے کہ اہل آسام جاپانیوں کا پوری طاقت سے مقابلہ کریں گے - کانگریس ہمیشہ حملہ کے خلاف رہی ہے اور وہ ہر حالت میں ملک کے بچاؤ کے حق میں ہے -

مسولینی سخت بیمار ہو گیا

نیویارک ۱۷ - اپریل کو برنے سے خبر ملی ہے کہ مسولینی سخت بیمار ہو گیا ہے - اور تنہائی میں اپنی موت کا انتظار کر رہا ہے -

[illegible] زاہ مقبولیت حاصل ہوئی ہے -

[illegible] شنکر یا دوتی جو رنجیت کی جدید ترین دھارمک تصویر [illegible] کی بابت معلوم ہوا ہے کہ یہ رنجیت کی ایک نہایت [illegible] الشان فلم ہے - جس میں سادھنا بوس - اردن [illegible] اور بھگوان داس وغیرہ نے کام کیا ہے - [illegible] یہ کانپور اور اور شمالی ہند کے دوسرے شہروں میں [illegible] رہی ہے امید کی جاتی ہے کہ یہ تصویر نہایت پسند [illegible] گی -

راجہ موہٹون کی تصویر مذاق کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ یہ ایک نہایت ہی دلکش اور کامیاب فلم ہے پبلک نے بے حد پسند کیا ہے - تصویر میں جابجا ڈائرکٹر نے مذاحیہ ٹکڑے لگا کر ایک خاص زندگی پیدا کر دی ہے - بہارٹی سانیال - مادھوری - رادھا رانی - انیتا شرما - شیام اور ظہور راجہ وغیرہ نے کام کیا ہے -

دوست

دوست کو جس افسانہ پر تیار کیا گیا ہے اگرچہ اس میں کافی کشش ہے - لیکن شوکت حسین نے اپنی خداداد قابلیت کے ذریعہ اس افسانہ میں اس افسانہ میں ایسی طرح زندگی پیدا کر دی ہے کہ افسانہ غیر فانی بن گیا ہے - نورجہاں حسن بانو - موتی لال اور مایہ بنرجی نے اس تصویر میں کام کیا ہے -

مانچسٹر گارڈین کے ایڈیٹر کا انتقال

مانچسٹر ۱۷ - اپریل - کل مانچسٹر گارڈین کے ایڈیٹر ولیم [illegible] کا انتقال ہو گیا - اس وقت آپ کی عمر ۶۲ سال کی تھی آپ ہندوستان کے متعلق [illegible] تھے - آپ ہندوستان [illegible]

مسٹر ہارنیمن کو [illegible]

بمبئی - ۱۷ - اپریل - [illegible] کے ایڈیٹر مسٹر جی - بی [illegible] جس کے ذریعہ ان کو اخبار [illegible] "حکم میں لکھا ہے کہ [illegible] لڑائی کو چلانے کے لیے [illegible] بمبئی سٹینیل" کو ڈیفنس آف انڈیا [illegible] کرنے کا حکم دیدے - [illegible]

انسان میں خاکساری وانکساری کے آثار کا نمودار ہونا اس کی ترقی کا اعلیٰ نشان ہے۔

جس طرح جسم کے وزن کو پاؤں سنبھالے رکھتے ہیں اسی طرح بڑوں کے وقار کو چھوٹے قائم رکھتے ہیں۔

اے امیر انسان دولت کا اعتبار نہیں۔ اس لیے غریبوں سے نفرت نہ کر شاید ایک دن تجھے بھی غریبی کی پناہ لینی پڑے۔

اپنے فرض سے کوتاہی کرنے والا ایک دن ضرور دربدر کی ٹھوکریں کھاتا ہے۔

اندھے، لنگڑے، اپاہجوں کو دیکھ کر بھی عبرت حاصل نہیں کرتا اور اعمال بد کرنے پر کمربستہ رہتا ہے، کیسے افسوس کا مقام ہے۔

نیک خیالات کو دل میں جگہ دے۔ یہی تجھے پستی کے گڑھے سے نکال کر بلندی کی چوٹی پر پہونچا دیں گے۔

جس کام کے کرنے سے پیشتر ہی دل لرزنے لگے اس کی بابت کیسے یقین کر لیا جائے کہ اس کا انجام بہترین ہوگا

دل تو آج سچ سچ بتا دے کہ تجھے گناہوں میں کبھی حقیقی لطف بھی حاصل ہوا۔ یا بے وجہ مصیبت مول لے رہا ہے۔

ایک پولیس افسر جانوروں کا ڈاکٹر ... کے ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اس کی ...

"کیا مسٹر جیکسن موجود ہیں؟"

"موجود ہیں"

"بھیج دیجئے"

"آپ انھیں کس حیثیت سے چاہتے ہیں۔ بطور پولیس آفیسر یا بطور ڈاکٹر حیوانات"۔ بیوی نے کہا۔

"دونوں طرح، گھر میں چور بھی موجود ہے اور کتا بھونکنے سے انکار کرتا ہے۔

عاشق۔ (محبوبہ سے) جب تم مجھ سے شادی کر لوگی تو میں تمہاری ہر چھوٹی سی چھوٹی بات ماننے کو تیار ہوں گا۔

محبوبہ۔ یعنی بڑی باتیں نہیں مانا کروگے۔

اُستاد۔ یورپ میں ......۲۲ آدمی ایسے ہیں جو کم سنتے ہیں۔

شاگرد۔ تو اسی لیے یوروپ میں ٹیلیفون کی تعداد زیادہ ہے۔

معدنی ...

کا اوسط شرح فی کس

سندھ	۲٫۰		
پنجاب	۱۹٫۷		
صوبجات متحدہ	۷٫۸		
بہار	۱٫۶	،،	
احاطہ مدراس	۳٫۹	،،	
مملکت نظام ریاست رامپور	۳٫۶	،،	،،
بمبئی	۳٫۳	،،	،،
بنگال	۲٫۹	،،	،،
اُڑیسہ	۳٫۵	،،	،،
صوبجات متوسط	۱٫۸	،،	،،
آسام	۱٫۲	،،	،،

تاکہ میں تمہارے دل کی آواز سن سکوں اور اس کی میٹھی زبان میں مجھے معلوم ہو کہ کس طرح میری محبت تمہارے دل میں بسی ہوئی ہے"

یہ کہتے ہوئے چترنجن نے برقی لیمپ کا گلوب اتار دیا تاکہ روشنی میں وہ سکیشی کا چہرہ دیکھ سکے۔

سکیشی کے چہرے پر خوف سے ہوائیاں اوڑ رہی تھیں چترنجن نے مسکرا کر کہا۔ تم شاید اس لیے خوفزدہ ہو کہ خبر نہیں میں تمھیں کیا چیز پلا رہا ہوں۔ خوف نہ کرو۔ یہ عرق بالکل بے ضرر ہے۔ اس کا ذائقہ بھی برا نہیں ہے اسے حلق سے نیچے اوتارنے کے بعد تم کو ایک عجیب قسم کی تسکین محسوس ہوگی!

میں نے اس کے خواص بہت تسکین بخش دیکھے ہیں"۔

سکیشی تھر تھر کانپنے لگی۔ رجنی کانت کے چہرے پر بھی ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔

چترنجن نے کہا۔ تم کیوں خوف کھا رہی ہو سکیشی کیا تم اپنی اندرونی حالت کے بے نقاب ہو جانے سے خوفزدہ ہو۔ کیا تم میں جھوٹ دغا اور فریب چھپا ہوا ہے؟ کیا تم کو مجھ سے دکھاوے کی محبت ہے؟"

سکیشی کا جسم سر سے پاؤں تک کپکپا رہا تھا اور ...

کا دل آئینہ کی طرح صاف ہے میں جانتا ہوں کہ اس فرشتہ صفت عورت کے دل میں جھوٹ دغا یا فریب کا شائبہ تک نہیں ہے۔ میں سب سے پہلے اس منزہ اور پاکباز دل کی ماہیت آپ کے سامنے پیش کروں گا۔"

"نہیں نہیں"۔ سکیشی گھبرا کر اپنی نشست سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ اپنے چہرے کو روشنی سے ہٹا کر تاریکی میں رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ "میں نہیں پیونگی!"

"کیوں؟" چترنجن نے حیرت اور اولجھن کے لہجے میں پوچھا۔ "نہیں سکیشی۔ سب سے پہلے تم ہی کو یہ عرق پینا پڑے گا۔ یہ عرق میری علمی زندگی کی مایہ ناز پیشکش ہے۔ میں سب سے پہلے تم ہی پر اس کا تجربہ کروں گا۔

اس کی پیشانی پر پسینے کے موٹے موٹے قطرے اُبھر آئے تھے رجنی کانت نے کہا۔

"چترنجن تم سکیشی کو ایذا نہ دو میں سب کچھ تمھیں بتا دیتا ہوں۔ سکیشی کو شروع سے مجھ سے محبت ہے اور تم سے شادی کر لینے کے بعد بھی سکیشی مجھ ہی سے محبت کرتی رہی ہے تم سے اس لئے شادی کی کہ تم مجھ سے زیادہ امیر ہو۔

چترنجن اس طرح آنکھیں پھاڑے رجنی کانت کی طرف دیکھ رہا تھا گویا اس کی آنکھیں پتھرا گئی ہیں۔ سبز عرق کا گلاس اس کے ہاتھ سے فرش پر گر کر چور چور ہو گیا اور اس نے ایک بوتل اوٹھا کر منھ کو لگالی۔

رجنی کانت اور سکیشی اس اچانک حادثہ پر اس قدر حیران و ششدر ہوئے کہ چند منٹ تک وہ خود کو سنبھال نہ سکے۔ پھر جب انھیں اپنے اوپر قابو ہوا تو وہ چترنجن کے ہاتھ سے وہ بوتل چھیننے کے لیے دوڑے جس پر زہر کا موٹا سیاہ نقوش ... روشنی میں بھیانک نظارہ کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ مگر چترنجن بوتل کا کافی حصہ حلق کے نیچے اوتار چکا تھا۔

مشہور سائنسدان ڈاکٹر چترنجن کی اچانک موت کی خبر سے افسوس اور سنسنی کی لہریں دوڑ رہی ہیں۔ ایسا ... ہے یہ سننے میں آ رہا تھا کہ وہ ایک انقلاب انگیز دریافت دنیا کے سامنے پیش کرنے والے ہیں۔ ابھی چند دن قبل یہ سنا گیا تھا کہ ان کے تجربات کے خاتمہ کے بعد وہ اپنی عجیب و غریب انقلاب پرور دریافت دنیا کے سامنے رکھ دیں گے۔ مگر جن ایام میں اس دریافت کی پردہ کشائی کی توقع کی جا رہی تھی، انہی دنوں میں یہ عجیب اور درد انگیز خبر سنی گئی کہ وہ چل بسے اور یہ معلوم کرکے سنسنی کی لہر دوڑ ہو گئی کہ انھوں نے کوئی زہر پی کر خودکشی کر لی ہے۔ پھر یہ معمہ بھی حل نہیں ہو سکا کہ جو دریافت ڈاکٹر چترنجن کر رہے تھے لیکن وہ بھی درجہ تکمیل کو پہونچی یا نہیں۔ اور اگر وہ درجہ تکمیل کو پہنچ گئی ہے تو وہ ہے کہاں۔ ان کی شریک زندگی سکیشی دیوی ہی اس راز کے چہرے سے نقاب اوٹھا سکتی ہیں مگر وہ آجکل گوشہ گیر ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ شوہر کی موت نے انھیں زندہ درگور کر دیا۔

کچھ دیر تک وہ آنکھیں بند کیے پڑا رہا۔ پھر اس نے آنکھیں کھولیں اِدھر اُدھر دیکھا۔ اس کی نظریں سامنے دیوار پر لٹکی ہوئی تصویر پر رُک گئیں۔

یہ اس کے پرانے دوست، ہم مذاق اور علم پیشہ پروفیسر رجنی کانت کی تصویر تھی۔

اس کا دماغ گذشتہ زندگی کے واقعات الٹنے لگا چترنجن اور رجنی کانت دونوں ایک ساتھ کالج میں پڑھتے تھے۔ دونوں سائنس کے طالبعلم تھے۔ ان دونوں کی قابلیت برابر برابر کی تھی۔ کبھی ایک آگے ہو جاتا تھا کبھی دوسرا۔

جس طرح وہ قابلیت کے معاملہ میں ایک دوسرے کے مقابل تھے۔ اسی طرح سکیشی سے بھی ان دونوں کو برابر کی محبت تھی، سکیشی انہی کے کالج ... ایک ... تھی وہ ان دونوں سے مساوی سلوک کرتی تھی۔ مگر دیکھا یہ گیا تھا کہ رجنی کانت سے باتیں کرنے میں جو مٹھاس اسکی نظروں سے ٹپکتی ہے چترنجن سے مخاطب ہوتے میں اس میں وہ کیفیت نہیں پائی جاتی۔

ایک رات روپہلی چاندنی کھلی ہوئی تھی، چترنجن اور سکیشی پائیں باغ میں بیٹھے تھے۔

چترنجن نے پوچھا۔ سچ بتاؤ سکیشی کیا تم کو رجنی کانت سے محبت ہے؟

سکیشی مسکرائی۔ چترنجن کو ایسا معلوم ہوا گویا چاند ایک حسین تبسم کر رہا ہے۔ پھر سکیشی زور سے قہقہہ مار کر ہنسی اور اس کے قہقہے کی نقرئی جھنکار چاندنی کی روپہلی فضا میں ایک سامعہ نواز گونج بن کر تیرنے لگی اس نے چترنجن کے دونوں ہاتھ بڑے پیار سے اپنے ہاتھوں میں تھام لیے اور کہا۔ اگر میں اس سے محبت کرتی تو اب تک اس سے شادی نہ کر لی ہوتی!" اس کے بعد چترنجن اور سکیشی کی شادی نہ کر لی ہوتی"

اس کے بعد چترنجن اور سکیشی کی شادی ہو گئی جن لوگوں کا یہ خیال تھا کہ سکیشی چترنجن سے زیادہ رجنی کانت محبت کرتی ہے۔ ان کو یہ ماننا پڑا کہ ان کا اندازہ غلط تھا۔

"دیکھئے پروفیسر رجنی کانت" چترنجن نے ایک گلاس کو اوپر اوٹھا کر کہا "یہ ہے وہ تازہ دریافت!"

... ایک دوسرے

چترنجن ان کی طرف دیکھتے ہوئے پیار اور احترام کی نظروں سے ہرے عرق کو دیکھ رہا تھا۔

اس نے کہا۔ انسان جھوٹ بولتا ہے عقل و دماغ کی مدد سے وہ دوسروں کو فریب دیتا ہے عقل کے استعمال سے میں نے برسہا برس کی سعی و کوشش سے یہ عرق ایجاد کیا ہے جو ایک معین وقفے کے لیے عقل کو سلا دیتا ہے اور دماغ کی مشینری کو ساکت ہو جانے کے بعد صرف دل کام کرتا رہتا ہے جس کی لوح پر سچائی کے سوا اور کوئی شے مندرج نہیں رہ سکتی"

ہرے عرق کا گلاس اپنے ہاتھ میں اُٹھا کر اس نے کہا "میرے اس عرق کو پینے والے انسان کا دماغ مقررہ لمحات تک سو یا رہیگا اور دماغ کے خوابیدہ رہنے کی حالت میں اس کا دل اس کی تمام اندرونی حقیقتیں یعنی خفیہ راز ظاہر کر دیگا۔ کیا اس عرق کی موجودگی میں کوئی جھوٹ بولنے اور دغا و فریب کے ارادوں کو اپنے دل میں جگہ دینے کی جرأت کر سکے گا؟"

چترنجن نے یہ کہتے ہوئے برقی لیمپ کا سیاہ گلوب ذرا اونچا کیا۔ اس کا چہرہ احساس کامرانی سے دمک رہا تھا۔ وہ بولا۔

"میں ... ایجاد سے وہ کام کیا ہے جو انسانیت کی تاریخ میں اس وقت تک کسی بڑے مہارش سے بن نہیں پڑا۔ جھوٹ دغا فریب عیاری، مکاری، غرض انسانی کردار کے سب سیاہ دھبوں کو میں اس عرق سے دھو ڈالوں گا!"

رجنی کانت اور سکیشی دونوں حیرت سے آنکھیں پھاڑے چترنجن کی پرجوش تقریر کو سن رہے تھے۔ رجنی کانت نے کہا۔ میں آپ کو اس عدیم النظیر خدمت انسانیت پر مبارکباد دیتا ہوں۔

مگر اس کی نظروں میں ایک عجیب معنی خیز اضطراب تھا جیسے وہ بار بار سکیشی کی گھبرائی ہوئی نظروں سے نظریں ملا کر دور کرنا چاہتا تھا۔ مگر جب اسکی نظریں سکیشی کی نظروں سے مل کر واپس لوٹتی تھیں تو اس اضطراب میں اور بھی اضافہ ہو جاتا تھا۔

"اس کا تجربہ ......" رجنی کانت نے کہنا چاہا۔

چترنجن نے اس کا فقرہ ختم ہونے سے پہلے ہی لپک کر کہا۔ سب سے پہلے میں اپنی پیاری شریک زندگی سکیشی ...

اٹلی بھی آخر دم تک جاپان سے لڑیگا

نیویارک۔ ۱۲۔ اپریل۔ نیویارک کے اخبارات نے شہزادہ امبرٹو کا ایک خاص بیان شایع کیا ہے۔ جس میں شہزادہ موصوف نے یہ عہد کیا ہے کہ اٹلی بھی جاپان اور جرمنی کو شکست دینے کے وقت تک ان سے برابر لڑتا رہے گا ایک بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پرنس امبرٹو نے اعلان کیا ہے کہ ہمیں اپنے بیڑے کے ساتھ جاپان سے لڑنا چاہیئے۔ ہمارا بیڑہ بہت اچھا ہے اور ہمیں اپنی وہ فوجیں بھی استعمال کرنا چاہیئے جو آجکل ہندوستان میں نظر بند ہیں۔

ایک من سونے کی سلاخ آ کر گری

بمبئی ۱۹-اپریل-سونے کی ۲۸ پونڈ کی ایک سلاخ جسکی قیمت نوّے ہزار روپیہ ہوتی ہے-دو چھتوں کو چیرتی ہوئی ایک پارسی کے مکان کی تیسری چھت پر آ کر گری اس پر بنک آف انگلینڈ کی مہر تھی-اُس نے اس کو پولیس کے حوالہ کر دیا-بیان کیا جاتا ہے کہ اس قسم کی اور بہت سی سلاخیں شہر میں ادھر اُدھر پائی گئی ہونگی-

غیر ملکی سفیروں پر پابندی

لندن ۱۹-اپریل-رائٹر کا ڈپلومیٹک نامہ نگار ... کہ یہ اغلب معلوم ہوتا ہے کہ ناطر فدار ... پابندیوں کے خلاف پروٹسٹ کرینگی ... غیر ملکی سفیروں اور انکی ڈاک پر ...

کلکتہ ۱۸-اپریل-میجر جنرل ... ہوائی کمان اور امریکی ہوائی فوج ... کلکتہ تبدیل کر دیے گئے ہیں

بمبئی میں حالت معمول پر آ رہی ہے

بمبئی-۱۸-اپریل-بمبئی کے گرد و نواح میں چلنے والی ٹرینیں جو وکٹوریہ ٹرمینس سے روانہ ہوتی ہیں جزوی طور پر چلنا شروع ہو گئی ہیں-ایک محدود تعداد میں ٹرینیں روانہ ہوئیں-

دھماکوں اور آتشزدگی سے جن علاقوں کو نقصان پہونچا ہے وہاں آج سے کاروبار شروع ہو گیا ہے اور چند علاقوں میں پولیس کا حلقہ رکھ لیا گیا ہے-مسٹر نگینن داس، امیر بمبئی نے جو کل یرودا جیل سے رہا ہوئے ہیں-میونسپل کمشنر مسٹر ایم-ڈی-بھٹ وزورشی انگریز کیٹو سپلیٹ افسر مسٹر گپتا کے ہمراہ ریلیف سینٹر کا دورہ کیا-... ریلیف سینٹر فرقہ استریوں کے کھولا گیا ہے-

ایک محلہ میں چند لاشوں کے جلے ہوئے ٹکڑے ملے اور ٹوٹی ہوئی عمارتوں کے ملبہ کے نیچے سے مزید لاشیں برآمد ہوئیں-

ہیں-

اس وقت آگ پر پورا قابو حاصل کر لیا گیا ہے اور صرف چند عمارتوں میں آگ سلگ رہی ہے-ٹوٹی پھوٹی عمارتوں میں آگ سلگ رہی ہے-عمارتوں کو گرانا اور ملبہ صاف کرنے کا کام اتوار اور سوموار کو بھی جاری رہا-

سفر مینا کے سپاہی ان ٹوٹی پھوٹی عمارتوں کو گرانے میں لگے ہوئے ہیں جن کے گرنے کا خدشہ ہے-حکام نے ان لوگوں کو جن کے مکان اس علاقہ میں ہیں خاص پاس دینا شروع کر دیے ہیں تاکہ وہ اپنے گھروں میں جا کر دیکھ لیں کہ کون سا سامان نکالا جا سکتا ہے-جن علاقوں میں دھماکوں کا اثر ہوا ہے ان کا دورہ کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ لوگوں نے اپنے گھروں دوکانوں اور دفتروں کو ایکدم چھوڑ دیا-ایک بازار میں دیکھا گیا کہ مٹھائی کی دوکان باقاعدہ لگی ہوئی ہے-مگر اوٹھانے والا ایک بھی آدمی نہیں ہے-دفتر جانیوالے ہزاروں آدمی بی-بی-سی آئی ریلوے کی نواحی ٹرینوں-ٹرام کاروں اور بسوں ہی میں رک گئے-کیونکہ بانگولا اور وکٹوریہ ٹرمینس کے درمیان ٹریفک بند کر دیا گیا ہے-

بندرگاہ کے علاقہ میں فوجی ٹینک لوہے کے گارڈر اور دیگر بھاری چیزوں کے اوٹھانے میں لگے ہوئے ہیں ہندوستانی فوج اور امریکی فوج نے ان علاقوں میں آگ بجھانے کا کام کیا جہاں ابھی تک آگ سلگ رہی ہے فوڈ ممبر سر جے-پی سریواستو نے ایک بیان شایع کیا ہے-جس میں لکھا ہے کہ بمبئی میں آگ لگنے سے ۵۵۰۰۰ ٹن غلہ جل گیا-حکومت ہند اس نقصان کی وجہ سے بمبئی کی راشننگ اسکیم کو فیل نہیں ہونے دے گی-چنانچہ بمبئی کو اناج جانا شروع ہو گیا ہے-

دھماکوں سے جو لوگ ہلاک ہوئے ہیں-ان میں بمبئی پورٹ ٹرسٹ کے مندرجہ ذیل افسران بھی شامل ہیں:- لفٹننٹ کرنل ٹرل جائنٹ منیجر ڈاک اینڈ ریلوے بمبئی پورٹ ٹرسٹ-مسٹر جان نکلسن ڈاک ماسٹر مسٹر وہائٹ سارجنٹ ڈپٹی منیجر ڈاک-مسٹر سکلے سپرنٹنڈنٹ ساؤتھ کور اور مسٹر پالم کولے اسسٹنٹ افسر فائر اسٹیشن-

یو-پی-کانگریسی کارکنان کا جلسہ

لکھنؤ-۱۶-اپریل-ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس لکھنؤ و دیگر پولیس افسران کے ہمراہ میونسپل ہال میں آج بوقت دوپہر آئے جہاں کہ یو-پی کے کانگریسی کارکنان کی ایک بے ضابطہ میٹنگ ہو رہی تھی اور کنوینروں تک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا وہ حکم پہونچایا گیا جس کے ذریعہ ہدایت کی گئی تھی کہ وہ آج کل کی میٹنگ میں سی-آئی-ڈی کے چار رپورٹروں کو آنیکی اجازت دیدیں-حکم میں یہ تھا کہ یو-پی گورنمنٹ نے ایسا کرنے کے لیے کہا ہے-میٹنگ میں اس حکم پر غور کیا گیا اور آخر کار یہ فیصلہ کیا گیا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کے موافق رپورٹروں کو آنے کی اجازت دیدی جائے-

آدمیوں کے لیے راشن کارڈ بھرے-

بندرگاہ کی کھدائی اور صفائی اور مرمت کا کام بڑی تیزی سے جاری ہے-آج ایک فوجی افسر نے بتلایا کہ بندرگاہ کو جانیوالی تمام سڑکیں صاف کر دی گئی ہیں-جس علاقہ میں آگ لگی ہوئی ہے-گو وہاں ابھی تک آگ سلگ رہی ہے-کرچے بڑے راستوں کو ملبے سے صاف کر دیا گیا ہے-

... ہے کہ ... ہیں کل ... ہیں-ان میں سے ... تقریباً ایک ... ہسپتال میں جا کر ...

آگ ... ایک ... علاقہ ... پھیل اور یہیں سے بہت سے مکانات جل گئے-جن سے کئی ہزار آدمی بے گھر ہو گئے-

وکٹوریہ ٹرمینس ٹریفک کے لیے بند کر دیا گیا ہے

علاقہ کے چاروں طرف گھیرا ڈال دیا-اور جو لوگ اندر تھے انکو نکالنا شروع کر دیا-ایمبولینس کاریں اور فائر انجن مشکل کام کا مقابلہ کرنے کیلیے وہاں پہونچ گئے-اور جب فائر مین پولیس اور فوجی سپاہی آگ پر کنٹرول حاصل کر ... کاریں ... عورت ڈرائیور ... کافی تعداد میں پہونچ گئیں-

... بمبئی کی بندرگاہ ...

میں جو فائر بریگیڈ کام کر رہا تھا-اس کے آدمی مع سامان کے غائب ہو گئے-اور پانچ تجربہ کار افسروں کا جو آگ بجھانے کے لئے ہدایتیں جاری کر رہے تھے-پتہ نہیں-

جنوب مشرقی ایشیائی کمان کا ہیڈ کوارٹر

سیلون - ۱۶ - اپریل - اڈمرل لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن سپریم کمانڈر جنوب مشرقی ایشیائی کمان نے اپنا ہیڈ کوارٹر نئی دہلی سے سیلون کو منتقل کر دیا ہے۔ گذشتہ پانچ ماہ سے یہ کمان انڈیا کمان کے تعاون کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ اڈمرل ماؤنٹ بیٹن اور ان کا انیگلو امریکن سٹاف روزانہ جنرل سر کلاڈ آچنلک کمانڈر انچیف اور ان کے سٹاف کے ساتھ مشورکرتے رہتے تھے۔ اور انھوں نے مستقبل کے لیے سکیمیں تیار کی ہیں۔ اب جنوب مشرقی کمان اپنے ترتیبی اور سپلائی اڈہ ہندوستان سے سیلون کے عملی ہیڈ کوارٹرز میں منتقل ہو گیا ہے۔ سیلون جنوب مشرقی کمان کے علاقہ کے اندر ہے اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ اڈمرل لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن اپنے علاقہ میں چلے گئے ہیں۔ جنوب مشرقی محاذ کا پھیلاؤ برٹ کے شمالی مرکز سے سیکڑوں میل دور واقع ہے۔ اور سیلون اس کا نزدیکی مرکز ہے۔ لنکا سے لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن بذریعہ ہوائی جہاز دو گھنٹہ میں ہی برما محاذ کا دورہ کر سکیں گے۔ ہیڈ کوارٹرز کو تبدیل کرنے کا کام ہوائی جہاز اور ریل دونوں کے ذریعہ انجام دیا گیا۔

ذخیرہ اندوزی اور منافع بازی کا آرڈیننس

لاہور - ۱۶ - اپریل - سول سکرٹریٹ میں ہفتہ وار پریس کانفرنس کے دوران میں مسٹر ہیچ ڈائرکٹر سول سپلائی نے بتایا کہ حکومت ہند کے گزٹ میں ایک نوٹیفکیشن کے ذریعہ منافع بازی اور ذخیرہ اندوزی کے آرڈیننس میں نئی ترمیم کا اعلان کیا گیا ہے۔ جس کے قابل ذکر پہلو مندرجہ ذیل ہیں۔ لفظ "برائے فروخت اشیاء" کی اس طرح وضاحت کر دی گئی ہے کہ آئندہ ان الفاظ سے کوئی دوکاندار نا جائز فائدہ نہ اوٹھا سکے۔ کوئی ڈیلر نیلام کے ذریعہ مقررہ منافع سے زیادہ منافع حاصل نہیں کر سکتا۔ ایسی صورت میں جبکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے کوئی خاص ہدایت جاری نہ ہوں مجسٹریٹوں کو یہ اختیارات دے دیے ہیں کہ وہ منافع بازی اور ذخیرہ اندوزی کے ماتحت قابل سزا جرائم کے مقدمات سرسری سماعت کریں۔ اور جس فرم سے اس آرڈیننس کے ماتحت کوئی جرم سرزد ہوا ہو اس کمپنی کا ڈائرکٹر، منیجر ایجنٹ اس ضمن میں ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ لیکن متعلقہ اشخاص کی طرف سے یہ ثبوت دینے پر کہ انھیں آرڈیننس کی خلاف ورزی کا علم نہ تھا۔ انھیں ذمہ داری سے سبکدوش کیا جا سکے گا۔

پریس کانفرنس میں مسٹر مجید راشننگ کنٹرولر نے چند اخبار میں شایع شدہ اس افواہ کی تردید کی کہ راشننگ سکیم ۶ ماہ کے لیے ملتوی کر دی جائے گی۔

مسٹر اینے رخصت پر

کولمبو - ۱۵ - اپریل - مسٹر ایم۔ ایس اینے جو سیلون میں حکومت ہند کے نمایندہ ہیں ایک ماہ کی رخصت پر ہندوستان آ رہے ہیں۔ اس دوران میں آپ نئی دہلی بھی آئیں گے اور ڈاکٹر کھرے ممبر ایگزیکٹو کونسل سے ملاقات کرینگے۔

کستوربا میموریل فنڈ

مدراس ۱۵ - اپریل - تامل نیڈ کستوربا گاندھی نیشنل میموریل فنڈ کمیٹی کی ایک میٹنگ کستور بلڈنگ میں منعقد ہوئی اور ایک ریزولیشن کے ذریعہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ کستوربا فنڈ میں تامل نیڈ کا حصہ سات لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگا۔

حیدر آباد سندھ - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یوم فلسطین کے سلسلہ میں حیدر آباد میں تمام جلسوں کی ممانعت کر دی ہے۔

به اجلاس جناب سید محمد ادریس صاحب منصف بہادر شہر اعظمگڈھ

اطلاعنامہ واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے کہ حکم قطعی کیوں نہ صادر کیا جاوے

(دفعہ ۸۹ - ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء)

(قاعدہ ۱۶)

بعدالت منصفی شہر اعظمگڈھ

نمبر مقدمہ ۳۵۶ سنہ ۱۹۴۱ء — نمبر مقدمہ متفرقہ ۱۴ سنہ ۱۹۴۴ء

مسماۃ صغیرن بی بی - مدعی -

بنام - زین العابدین - مدعاعلیہ

بنام مسماۃ صغیرن بی بی زوجہ ہاشم علی ساکن موضع مجیبہ پرگنہ نظام آباد — ڈگریدار سایل

بنام (۱) زین العابدین پسر ڈاکر علی ساکن موضع شیولی پرگنہ نظام آباد - حال بانس فیکٹری وائی سکشن گنگ نمبر ۷ کٹڑہ نمبر ۲۳۲۱ شہر کانپور۔

(۲) محبوب حسن پسر امیر علی ساکن مجیبہ پرگنہ نظام آباد حال وارد چورنگی روڈ نیشنل ہوٹل کلکتہ

ہرگاہ مدعی ڈگریدار مذکور الصدر نے درخواست صدور حکم قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ و مکفولہ ڈگری نمبری ۳۵۶ سنہ ۱۹۴۱ء کہ جو تباریخ ۷ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی بمطالبہ مبلغ ۔/599 گذرانی ہے۔ لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائداد مذکورہ کے ہو تو اس عدالت میں تباریخ ۶ - ماہ مئی سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر ہو کر پیش کرو۔

آج تباریخ ۱۱ - ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

بحکم محمد جلیل منصرم
عدالت سٹی منصفی اعظمگڈھ

(مہر عدالت)

لندن - ۱۹ - اپریل - رائٹر کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہ اغلب معلوم ہوتا ہے کہ ناطرفدار ملکوں کی حکومتیں ان پابندیوں کے خلاف پروٹسٹ کرینگی - جو حکومت برطانیہ کے غیر ملکی سفیروں اور انکی ڈاک لگائی ہے۔

REGD NO.
A 406

قیمت
سالانہ 5/-/-
ششماہی 2/12/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ 2/-

VOL. 39
NO. 19

CAWNPORE [illegible]
6th MAY [illegible]

وزیر خارجہ ترکی سے برطانیہ اور امریکہ کے سفیروں کی ملاقاتیں!

انقرہ ۲۵۔ اپریل، انقرہ ریڈیو کے ایک بیان سے معلوم ہوا ہے کہ کل صبح برطانوی اور امریکی سفرا دفتر خارجہ میں آئے اور دیر تک وزیر خارجہ ایم نعمان منغم جی اوغلو کے ساتھ بات چیت کرتے رہے، وزیر خارجہ ترکی کے اس اعلان کے بعد کہ ترکی کوئی غیر جانبدار ملک نہیں ہے بلکہ برطانیہ کا اتحادی ہے اور اس نے برطانیہ اور امریکہ کی ان یادداشتوں کو جن میں کہا گیا تھا کہ جرمنی کو کردم سپلائی نہ کیا جائے کہ ایک غیر جانبدار ملک کی حیثیت سے نہیں بلکہ اس حیثیت سے دیکھا ہے کہ یہ درخواست ترکی کے ایک اتحادی نے کی ہے وزیر خارجہ ترکی کے اس اعلان کے بعد اور امریکہ کے سفیروں کی ملاقات کو بڑی اہمیت دی جا رہی ہے اور کہا جا رہا ہے کہ وزیر خارجہ ترکی کا یہ اعلان مشرق وسطیٰ اور بلقان کی سیاسیات کیلئے بڑی اہمیت رکھتا ہے ادھر جرمن کی ایک خبر منظر ہے کہ برلن کے سیاسی حلقے کہتے ہیں کہ حکومت جرمنی ترکی کے اس رویہ کے خلاف باضابطہ احتجاج کرے گی اور وزیر خارجہ فان ربنٹراپ عنقریب ایک یادداشت وزیر خارجہ ترکی کو بھیجے گا۔

انقرہ کی ایک اور خبر میں بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم ترکی ایم سراج او غلو ترکی کے چیف آف اسٹاف جنرل کاظم اوربے کی معیت میں شمالی ترکی کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ ایک اور خبر میں کہا گیا ہے کہ ترکی اور جرمنی کا وہ معاہدہ جس کی رو سے ترکی جرمنی کو کردم بھیجا کرتا تھا اس کی مدت مئی میں ختم ہو رہی ہے ترکی اس معاہدہ کی تجدید نہیں کرے گا۔

بعد کی خبر برلن کے ایک تازہ تار سے معلوم ہوا کہ فان پاپن جرمن سفیر متعینہ انقرہ کو برلن طلب کیا گیا ہے تاکہ اس سے ترکی گورنمنٹ کی اس کارروائی کے بارے میں رپورٹ لی جائے کہ جرمنی کو ترکی سے کردم کی روانگی روک دی گئی ہے، ابھی جرمن گورنمنٹ نے اس معاملہ کے متعلق اپنا کوئی بیان نہیں شائع کیا ہے کیونکہ وہ جرمن سفیر مقیم انقرہ کی رپورٹ کا انتظار کر رہی تھی۔

انگریزی ترکی گفت و شنید

انقرہ ۲۶ اپریل برطانوی فوجی مشن یہاں انگریزی گفت و شنید کی تجدید کے [illegible] پہنچ گیا ہے یہ گفت و شنید ۴ فروری کو منقطع ہو گئی تھی جبکہ برطانوی فوجی مشن ترکی حالات کا احساس کر کے وہاں سے واپس آ گیا تھا۔ اب جرمنی کو کردم نہ بھیجنے کے پیش نظر معاہدہ کی پھر امید پیدا ہو گئی [illegible]

ترکی وزیر خارجہ کا بیان

لندن۔ ۲۴ اپریل، انقرہ کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی اب ترکوں سے [illegible] کردم حاصل نہ کر سکے گا۔ اس سلسلہ میں اس اعلان کو بھی نشر کیا ہے جو مجلس ملیہ [illegible] میں وزیر خارجہ منیج اوغلو نے کیا ہے اُنھوں نے بیان دیا ہے کہ اس پالیسی کے ماتحت جو جمہوریہ ترکیہ نے اختیار کی ہے اور ۱۹[illegible] کے میثاق کے ماتحت جو برطانیہ سے ہوا ہے ترکی اپنے آپ کو محض غیر جانبدار ہی تصور نہیں کرتا بلکہ اس حالت میں ہمکو ضرور [illegible] ہے کہ ہم اتحادیوں کے مراسلہ پر بحیثیت ایک رفیق کے نظر کریں اور برطانیہ رفقار کے ساتھ بھی رفاقت کے اصول کو مدنظر رکھیں [illegible] رپوٹر کا خاص نامہ نگار [illegible] پر تبصرہ کرتا ہے کہ ترکی فیصلہ جرمنی کو تقریباً نصف مواد سے محروم کر دیگا جو لوہے کو فولاد بنا[illegible] میں کام آتا ہے اور جس سے اسلحہ ساز آہنی چادریں بنائی جا سکتی ہیں، اب کردم کی سپلائی کیلئے اسکو یوگوسلاویہ اور [illegible] کی معدنیات پر قناعت کرنا پڑیگی لیکن قزاول دستوں کی جدوجہد نے یہاں کی کردم کی آمد و رفت بہت دشوار بنا دی ہے۔

لبنان کسی کی نوآبادی بنکر نہیں رہ سکتا

بغداد یکم اپریل اپنی آزادی حاصل کرنے کے بعد اب لبنان اس کی اجازت نہیں دے سکتا کہ وہ دوسروں کی ایک نوآبادی بنا لیا جائے یا ایک ایسا علاقہ بنا لیا جائے جس سے دوسرے عرب ممالک کو نوآبادیات بنانے میں مدد ملے، یہ ہے وہ بیان جو لبنانی وزیر اعظم ریاض الصلح بے نے بغداد میں ایک اخباری نمایندہ کو اس وقت دیا جبکہ سلطان ابن سعود سے وفاق عرب کے مسئلہ پر مشاورت کرنے جا رہے تھے، آپ نے کہا کہ "لبنان ہمیشہ ایک عرب ملک ایک خود مختار اور آزاد ملک رہیگا"، صلح بے نے یہ بھی کہا کہ اس وقت عرب ممالک دوستی کے جن رشتوں سے مربوط ہیں وہ اس قدر مضبوط ہیں کہ ان میں کسی اور مضبوطی کے پیدا کرنے کی حاجت نہیں۔

لندن۔ (ذریعہ بحری تار) اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم انقرہ بحری تار سے مطلع کرتا ہے کہ محور کو ترکی مال کی برآمد کے مسئلے پر دس دن تک گرم مباحثوں کا آخری نتیجہ ترکی وزیر خارجہ کی طرف سے اس خبر کے اعلان کی صورت میں نکلا کہ جرمنی اور اس کے حاشیہ نشین ممالک کو کروم بھیجنا بالکل بند کر دیا گیا اس خبر سے ترکی میں بڑا ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ جرمنوں کو اس صورت حالات کا دفعتاً اور خلاف توقع سامنا کرنا پڑا۔ ۲۰ اپریل اور ۲۱ اپریل کو فان پاپن کے وزیر خارجہ ترکی سے طویل گفتگوئیں ہوئیں اور قدرتی طور پر یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ گفتگو کا موضوع کروم کا مسئلہ تھا۔

سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ جرمن اس بات کے لئے تو تیار تھے کہ کروم کی برآمد میں کمی ہو جائے گی۔ لیکن انھیں یہ توقع نہ تھی کہ برآمد بالکل ہی منسوخ ہو جائے گی۔

سکوتِ آرزو

از جناب دورِ ہاشمی کانپوری

"سکوتِ آرزو" کی ترجمانی اب بھی ہوتی ہے
مری آنکھوں سے اشکوں کی روانی اب بھی ہوتی ہے

[illegible] حسنِ تصور کو
مری شامِ شبِ فرقت سہانی اب بھی ہوتی ہے

[illegible]
[illegible] ان بے زبانی اب بھی ہوتی ہے

شبِ فرقت بسر کرتا ہوں یا اب بھی اسی صورت
[illegible] اب بھی ہوتی ہے

مرے ترکِ محبت سے مری فطرت نہیں بدلی!
اذیت مجھکو "وجہ شادمانی" اب بھی ہوتی ہے

وہی آواز سنتا ہوں مرا دل جب دھڑکتا ہے
مری ہر سانس "عمرِ جاودانی" اب بھی ہوتی ہے

مجھے حیرت ہے خود ناکامیٔ تقدیر پر اپنی
کہ اس سوکھے شجر سے گلفشانی اب بھی ہوتی ہے

غمِ کونین سے میں آج بھی بیگانہ بیٹھا ہوں
مری مونس شرابِ ارغوانی اب بھی ہوتی ہے

کوئی اے کاش کہدے جا کے یہ برقِ تجلا سے
سرِ طورِ محبت "لن ترانی" اب بھی ہوتی ہے

یہ مانا فصلِ گل رخصت ہوئی عہدِ خزاں آیا
مگر مجھ پر جنوں کی مہربانی اب بھی ہوتی ہے

نہیں وہ محفلِ خوبی مگر جس وقت چلتا ہوں
مرے ہمراہ میری ناتوانی اب بھی ہوتی ہے

کسی سے باوجودِ ترکِ الفت! دورؔ کیا باعث؟
کسی کی یاد جزوِ زندگانی اب بھی ہوتی ہے

پنجاب کی سیاست میں ہیجان

بنگال میں مسٹر فضل الحق کی وزارت کو سابق متوفی گورنر جان ہربرٹ کی مدد سے برطرف کرنے کے بعد، مسٹر محمد علی جناح کی نظر عنایت پنجاب کی طرف منعطف ہوئی ہے، چنانچہ حال میں مسٹر جناح کئی ہفتہ لاہور رہ گئے اور اس بات کی پوری کوشش کی کہ یونینسٹ پارٹی کو توڑ دیا جائے اور اس کے بجائے وہاں لیگی وزارت قایم کی جائے۔ لیکن اس مرتبہ جناح صاحب اُس مستقل عزم کے ساتھ گئے تھے کہ وہ اس مہم کو جلد سر کر لیں گے۔ لیکن اس کا جو نتیجہ ہوا۔ وہ ظاہر ہے۔ یونینسٹ پارٹی کو توڑ تو نہیں سکے اور نہ موجودہ حالت میں وہ توڑ سکتے ہیں۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پنجاب کی پرسکون فضا میں ایک عام انتشار اور ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔

پنجاب اسمبلی کے ارکان کی مجموعی تعداد ۱۷۵ ہے ان میں نوے مسلمان ہیں۔ ۸۵ غیر مسلم ہیں۔ مسلمانوں میں اٹک چالیس ممبروں نے بھی عہدنامہ پر دستخط نہیں کیے ہیں۔ باقی مسلمانوں میں دو کانگریسی، ایک احراری اور بقیہ سات حیات برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ بقیہ مسلمان ممبروں میں بھی کچھ ایسے خطاب یافتہ رئیس و زمیندار ہیں جو کسی گورنر کی منشا کے خلاف نہیں جا سکتے۔ میاں سر فضل حسین مرحوم پنجاب میں فرقہ وارانہ سیاست پھیلانے کے خلاف تھے۔ اسی لئے انہوں نے پنجاب میں یونینسٹ پارٹی کی بنا رکھی تھی جو اب تک نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہی تھی۔ لیکن اب مسٹر جناح وہاں کی موجودہ حالت میں تبدیلی چاہتے ہیں جو ہمارے خیال میں پنجاب کے تمام پہلوؤں پر نظر رکھتے ہوئے مسلم قوم کے لیے مفید نہیں ہو سکتی اس مداخلت کے سلسلہ میں مسٹر جناح، ملک خضر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب، میجر شوکت حیات خاں سابق وزیر اور ممتاز دولتانہ ممبر مسلم لیگ پنجاب کے بیانات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

مسٹر جناح کا بیان

لاہور ۲۸ اپریل - مسٹر جناح نے مندرجہ ذیل بیان دیا ہے۔

ہم نے یعنی مسٹر جناح اور ملک خضر حیات خاں نے بہت دیر تک تبادلہ خیالات کیا۔ ۱۹ مارچ سے ہم نے بات چیت شروع کی تھی اس کا سلسلہ جاری رکھنے کے لیے میں دوسری مرتبہ لاہور آیا - اور ۲۷ اپریل کو ملک خضر حیات خاں سے ملا اور ان سے تقریباً نصف درجن ملاقاتیں کی اور یہ ملاقاتیں تقریباً ۲۵ گھنٹے تک جاری رہیں۔ انہوں نے آج مجھ سے آخری جواب دینے کا وعدہ کیا۔ وہ آج میرے پاس میری جائے رہائش پر تشریف لائے اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کا اور سر چھوٹو رام اور سردار بلدیو سنگھ کا ان تجویزوں کے بارے میں کیا رویہ ہے جو میں نے آپ کے روبرو پیش کی تھیں انہوں نے اس وقت مجھ سے بہت سی باتیں کہیں اور پھر میں نے ان سے کہا کہ آپ کے لئے اور میرے لیے بہتر ہوگا کہ آپ اپنا آخری جواب تحریری دیں تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی کی گنجائش نہ رہے - چنانچہ ان کو میں نے اپنے پرائیویٹ سکریٹری کی موجودگی میں خط لکھ دیا۔ وہ خط ان کو اس شرط پر دیا گیا کہ وہ آج رات کو ۹ بجے تک اپنا آخری جواب دیدیں گے - کیونکہ میں نے اُن سے صاف کہہ دیا تھا کہ میں اب زیادہ دیر تک انتظار نہیں کر سکتا اور میں کل سیالکوٹ جا رہا ہوں اور انھوں نے آج رات کو ۹ بجے تک آخری جواب دینے کا وعدہ کر لیا۔

میں ۹ بجکر ۲۰ منٹ تک ان کے جواب کا انتظار کرتا رہا - پھر میں نے انکو ٹیلیفون کیا اور کہا کہ آپنے جس تحریری جواب کا وعدہ کیا تھا وہ ابھی تک نہیں ملا - مجھے یہ سنکر تعجب ہوا جبکہ انھوں نے یہ کہا کہ مجھے اور کوئی جواب نہیں دینا ہے اور جو کچھ میں نے تیرے پہر کہا تھا وہی جواب ہے - اس پر میں نے ان کو ایک خط بھیجا - ملک خضر حیات خاں نے اس خط کو لینے سے انکار کر دیا - اور اسکی ایک سلپ پر رسید تک دینے سے انکار کر دیا۔

میں نے نواب ممدوٹ صدر پنجاب پراونشل مسلم لیگ اور ممتاز دولتانہ ممبر اسمبلی کو وہ خط لیکر اور ایک سلپ دیکر بھیجا اور درخواست کی کہ وہ خط کی رسید دیدیں، لیکن ملک خضر حیات خاں نے دوسری مرتبہ بھی خط لینے اور رسید دینے سے انکار کر دیا۔

میں نے دوسری مرتبہ ملک خضر حیات خاں کے پاس ذاتی طور پر بھیجا اور سلپ پر اس امر کی تصدیق کرائی کہ خط ان کو دیا گیا ہے جب ان کے پاس دوسری مرتبہ خط پہونچا تو رات کے گیارہ بج چکے تھے - تصدیق مندرجہ ذیل ہے :-

ہم نے ۲۷ - اپریل کی رات کو ۱۱ بجے خود ملک خضر حیات خاں کو خط دیا انھوں نے اسکی رسید دینے سے انکار کر دیا اسلیے ہم یہ کہدینا چاہتے ہیں کہ ہم نے ان کو خط دیدیا ہے

ملک خضر حیات خاں نے نہ تو میرے پہلے خط کا جواب دیا اور نہ دوسرے خط کا جس کو انھوں نے لینے سے انکار کر دیا۔

ملک خضر حیات خاں کے روبرو مسٹر جناح نے مندرجہ ذیل تجویزیں پیش کیں۔

(۱) پنجاب اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے ہر ممبر کو اس امر کا اعلان کر دینا چاہیئے کہ وہ اسمبلی میں یونینسٹ پارٹی یا اور کسی پارٹی کے بجائے مسلم لیگ پارٹی کا وفادار رہے گا۔

(۲) یونینسٹ پارٹی کا نام ہٹا دیا جائے۔

(۳) پارٹی کا نام مسلم لیگ کولیشن پارٹی رکھا جائے

مسٹر جناح نے آخر میں لکھا ہے کہ چونکہ خضر حیات خاں نے جواب دینے سے انکار کر دیا ہے - اب مسلم لیگ اس بارے میں غور کرے گی کہ اسکو کیا کرنا چاہیئے -

ملک خضر حیات خاں کا بیان

لاہور ۲۸ - اپریل - ملک خضر حیات خاں ٹوانہ نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے :-

مجھے یہ دیکھکر بڑی حیرت ہوئی کہ مسٹر جناح نے خط بھیجنے کے معمولی واقعہ کو اس قدر زیادہ اہمیت دی اور اصل بات چیت کا انھوں نے ذکر تک نہیں کیا -

سمجھوتہ کرنے کی زبردست خواہش اور مسلم یکجہتی کو برقرار رکھنے کی وجہ سے میں خرابی صحت کے باوجود اپنے والد بزرگوار کے انتقال کے ماتم کے ایام ہی میں مسٹر جناح کی درخواست پر جا کر کئی بار ان سے ملا اور ان سے مفصل بات چیت کی

تھے جن میں تعین کردہ اشخاص کو شامل کیا جانا ہے - میں نے تحریر میں کوئی جواب دینے کا وعدہ نہیں کیا اور جو کچھ ہو چکا تھا اس کے پیش نظر جواب دینے کی ضرورت بھی نہیں تھی - مزید براں مسٹر جناح اور میرے درمیان یہ بات ہو چکی تھی کہ ہمارا اختلاف دور نہیں ہو سکتا ہم نے مصافحہ کیا اور دوستوں کی حیثیت سے علیحدہ ہوئے -

رات کو ۹½ بجے ٹیلیفون پر مجھ سے جواب کے لئے کہا گیا - میں نے جواب دیا کہ میں مسٹر جناح کو پہلے ہی جواب دے چکا ہوں اور مجھے اور اس میں اضافہ کرنا نہیں ہے تھوڑی دیر بعد ممتاز دولتانہ ایک خط لیکر میرے پاس پہونچے اور کہنے لگے میں خط اس وقت تک آپکو نہیں دے سکتا جبتک کہ آپ رسید پر خط کی وصولی کے دستخط نہ کر دیں - میں نے ایسا کرنے سے انکار کیا - چنانچہ وہ واپس چلے گئے اور نواب ممدوٹ کو ساتھ لیکر واپس آئے اور پھر وہی مطالبہ دوہرایا میں نے پھر انکار کر دیا - کیونکہ میں اسکو بالکل ہتک آمیز خیال کرتا ہوں، انھوں نے کہا کہ قائد اعظم کا حکم ہے - میں نے اُن سے کہا کہ ان سے میرا نظریہ بیان کر دینا - مجھے در اصل خط کے لینے اور اسکی رسید دینے میں کوئی اعتراض نہیں تھا اور میں نے ایسا کر بھی دیا - جبکہ انھوں نے اپنا مطالبہ ترک کر دیا - جب یہ خط جو تحریری جواب کے لیے یاددہانی تھی مجھے ملا - میں نے ٹیلیفون پر اپنا رویہ صاف کرنے کی کوشش کی لیکن مسٹر جناح نے میری بات کو پورے طور پر سنا بھی نہیں اور جھنجھلاہٹ میں ٹیلیفون بیچ ہی میں بند کر دیا۔

کپتان شوکت حیات خاں کا بیان

لاہور ۲۸ - اپریل - کپتان شوکت حیات خاں نے جنکو وزارت سے برخاست کر دیا گیا ہے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے :-

ناظرین جو حالات سے واقف ہیں میری برخاستگی کیساتھ ان واقعات کو پیش نظر رکھیں گے جو حال ہی میں پنجاب میں رونما ہوئے ہیں - میرا فرض ہے کہ تمام واقعات بیان کر دوں تاکہ پنجاب اور پنجاب سے باہر کے لوگ اصل رائے قائم کر سکیں -

سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ میری برخاستگی اس وجہ سے عمل میں آئی ہے کہ میں نے بحیثیت وزیر ایک بہت بڑی بے انصافی کی اس مرحلہ پر میں اس معاملہ کے تمام واقعات بیان نہیں کر سکتا جسکے نتیجہ کے طور پر لاہور کارپوریشن کی لیڈی سپرنٹنڈنٹ کو علیحدہ کیا گیا - لیکن میں اتنا کہدینا چاہتا ہوں کہ اسکو برخاست کرنیکے متعلق میرا حکم بالکل حق بجانب تھا -

انتظامی اور جوڈیشل معاملات میں ایماندارانہ اختلاف رائے ہمیشہ ہوا کرتا ہے - لیکن اس قسم کے اختلاف کی وجہ سے کسی جج یا وزیر کو برخاست نہیں کیا جاتا -

پنجاب کی سیاسیات میں حال ہی میں کچھ واقعات رونما ہوئے ہیں، میں بارہا یہ اعلان کر چکا ہوں کہ ہم آل انڈیا مسلم لیگ کی پالیسی اور پروگرام کے پابند ہیں - میں نے جولائی ۱۹۴۳ء میں وزیر اعظم سے بات کہدی تھی کہ ہمیں ان بنیادی مسائل کے بارے میں اپنی پوزیشن بالکل صاف کر دینا چاہیئے -

ایک ہفتہ ہوا واقعات زیادہ سنگین صورت اختیار کر گئے میں نے وزیر اعظم کو مطلع کر دیا تھا کہ اگر انھوں نے قائد اعظم سے سمجھوتہ نہ کیا تو میں استعفےٰ دیدونگا۔ وزیر اعظم کو میرے ارادہ کے بارے میں کوئی شک و شبہ نہیں تھا - میرا دستخطی استعفےٰ ان کے پاس ایک ہفتہ سے موجود تھا پھر بھی میرا استعفےٰ منظور نہیں کیا گیا - اور مجھے بات ختم سے صرف ایک روز پہلے علیحدہ کر دیا گیا - برخاستگی کے الزام سے میں یا میرے دوست نہیں ڈرتے وہ آل انڈیا مسلم لیگ کے ساتھ ہیں -

...

۲- ...

۳- ملس

۴- کپڑے کی لمبائی، چوڑائی ... ٹکڑوں میں ہے یا سوت ہے -

۵- کپڑا بلیچ شدہ ہے یا بغیر بلیچ کیا ہوا ہے -

۶- کل کپڑے کی ناپ یا وزن یہ ایک خاص نقشہ ہوگا - اور ماہواری نقشہ کے علاوہ ہے -

ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر کو رپورٹیں دستیاب ہوئی ہیں کہ کچھ دوکاندار خریداروں کو مجبور کرتے ہیں کہ ضروریات کے علاوہ دیگر کپڑا بھی خریدیں اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو کپڑا فروخت کرنے سے انکار کر دیتے ہیں -

سب خوردہ فروشوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اسطرح انکار کر دینا کنٹرول آرڈر کے دفعات کے مطابق جرم ہے -

ٹکسٹائل کمشنر نے فیصلہ کیا ہے، کپڑے پر جو فیکٹری خوردہ قیمتیں چھپی ہوئی ہیں وہ زیادہ سے زیادہ ہیں اور اس میں تمام جائز الاؤنس ... شاہی وغیرہ شامل ہیں ... اضافہ نہیں کیا جا سکتا ... سے پہلے جو کمیشن وال... بند نہ کئے جائیں گے -

ان کے خلاف ورزی کرنا کنٹرول آرڈر کے مطابق جرم ہے -

۲۰ اگست ۱۹۴۳ء اور ۳ نومبر ۱۹۴۳ء کے احکامات کو ترمیم کرنے کے واسطے یو - پی - گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ۴۲۸/۶سی ۱۰ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۴۳ء کے ذریعہ جو اختیار مجھے حاصل ہوئے ہیں - ان کے مطابق میں سی - اے ہربرٹ آئی - سی - ایس - ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اینڈ راشننگ آفیسر کانپور تحفظ ہند کے قواعد کے قاعدہ نمبر ۱۸ (۲) (اے) کے ماتحت درج ذیل حکم جاری کرتا ہوں

(اے) مندرجہ بالا دو احکامات میں جہاں پر سی - ڈی - ایم کلکٹر گنج کے الفاظ ہیں وہاں ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر (شکر) درج کر دیا جائے -

(بی) کلاز ۸ کو نکال دو جیسا کہ میرے ۳ نومبر کے حکم میں درج ہے اور اسکی جگہ درج ذیل دفعہ درج کر دو

"(۸) ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر (شکر) کی تحریری اجازت کے بغیر کوئی بھی شکر کا خوردہ فروش کسی بھی حلوائی - مٹھائی بنانے والے - بسکٹ بنانیوالے، ایریٹیڈ واٹر بنانے والے - تجارتی دوکاندار، شربت یا لسی والے کو یا شکر کی چیزیں فروخت کرنیوالے کو شکر فروخت نہ کرے گا - اور اس طبقہ کے لوگ کسی بھی دوسرے آدمی

... گیرہ کے لئے ... کا رسٹی مقرر کیا ہے ... سیر صاحب کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں -

بم کیس

۳- مئی کو کانپور کانسپریسی اور بم کیس کی سماعت اڈیشنل سیشن جج کی عدالت میں شروع ہوئی - ملزموں میں اخبار نویس، لیبر لیڈر اور دیگر آدمی شامل ہیں - ان کی تعداد ۱۴ ہے، مسٹر اماشنکر بجز کا بیان قلمبند کیا گیا -

نئے میونسپل ممبر

پنڈت اودیہ نراین باجپئی رپورٹر ڈیلی ورتمان وارڈ نمبر ۴ سے میونسپل بورڈ کے ممبر بلامقابلہ منتخب ہو گئے -

ہم اس کامیابی پر ... مبارکباد پیش کرتے ہیں

...

مسٹر سریندر ناتھ پانڈے کی صدارت میں ریڈیکل پارٹی کا جلسہ ہوا - ۱۵ - مئی سے ایک اسٹڈی کیمپ قائم کرنا طے ہوا -

پراونشل ریڈیکل پارٹی کا جلسہ اور انڈین فیڈریشن آف لیبر کا نفرنس جون کے آخری ہفتہ میں ہوگی -

سزائیں

غلط کیش میمو (رسید) بنانے کے جرم میں ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر نے رادھے شیام دوکاندار کپڑا کو ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کا حکم دیا ہے -

ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر نے کلکٹر گنج کے ایک پان والے مسمی جسونت سنگھ کو دیاسلائی اور سگریٹ کی ڈبیہ زیادہ قیمت پر فروخت کرنے کے جرم میں ۲۵ روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے -

کرشن گوپال دوکاندار کپڑا کو کپڑے کے کنٹرول آرڈر کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں ۴ مہینہ قید سخت اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے -

سگریٹ کے پیکٹ کی قیمت زیادہ لینے کے جرم میں بدری پرشاد پر ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے -

سگریٹ کے ایک پیکٹ کی قیمت زیادہ لینے کے جرم میں سردار ہری سنگھ مالک پنجاب اکالی ہوٹل پر ۳۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے -

رام نراین دوکاندار کپڑا پر ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے -

بات کیا ہوئی - بس عر...
کی دوکان بند ہو چکا ہے ...
آپ یہ نہ سمجھئے کہ "ادب جدید" کی خرافات کی ولدلو
صرف مس گلشن آرا ہی ہیں - مس گلشن آرا کے علاوہ
اور بھی ان کی بہت سی بہنیں ہیں -
مثال کے طور پر پنجاب کے ایک مسلم روزنامہ میں مس
کنیز فاطمہ کا "ادب جدید" شایع ہوا ہے - آپ فرماتی
ہیں ہو سے
تمام منظر ہستی پہ چھا کے پیتی ہوں
... کی دنیا جگا کے پیتی ہوں
...
ہر اک نگاہ کو ...
ہر اک ادا کو حریف شراب کرتی ہوں
گنہ نبا کے میں اکثر ثواب کرتی ہوں
کیا کہتے ہیں تم ہی جیسی ہندوستان کی بیٹیوں نے
ہندوستان کا نام روشن کیا ہے - واقعی یہ تمھارا
ہی کام ہے کہ گناہ کرتی جاتی ہو اور اسکو ثواب میں
بھی داخل کر لیتی ہو -
اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے -
ہر اک نظر کو شرابی بنا کے پیتی ہوں
کسی کے ہونٹ کی مستی چرا کے پیتی ہوں
جی ہاں بالکل درست فرمایا - جب کسی کے ہونٹوں
کی مستی چرا کے پیو گی تو خود کیا وہ لٹو گی تمھارے ساتھ
ہندوستانی لڑکیوں کی آبرو بھی لُٹ جائے گی ...

... کی اس "دیوانہ ساز" شام کو
جس کے تمہارے دھندلکوں میں تم نے - تمھاری محبت
نے مجھے زندگی سے روشناس کیا -
میں کیسے بھلا دوں ؟
جب میرے ویرانہ حیات میں تمھاری رس بھری
رس بھری آنکھوں نے
ایک وجدانی سرور ایک دائمی کیف نچوڑ دیا -
میں انھیں بھول سکتا -
اُن نشیلی گھڑیوں، "ان مستی بدوش" لمحات
رنگین کو - ان کی یاد میری زندگی ہے -
...
اسی خوشی میں زمانہ سجا کے پیتی ہو
خیر یہ تو اچھا ہوا کہ زاہد صد سالہ مر گیا - لیکن اگر زندہ
بھی ہوتا تو تم جیسی لڑکیوں پر اسکی نصیحتوں کا کیا
اثر پڑتا وہ غیرت دار تھا اسلیے مر گیا -
ہم حیران ہیں کہ لڑکیوں کی اس شرمناک شاعری
پر لڑکیوں کو ملامت کریں یا لڑکیوں کے ان والدین
کو ملزم قرار دیں جنھوں نے ان کو ادبی عیاشی کی
کھلی اجازت دے رکھی ہے -

لاپاز (بولیویا) ۲۹ - اپریل، حکومت بولیویا نے اعلان کیا ہے
کہ انقلابی تحریک دبا دی گئی -

کملا دیوی کی شادی ایسی حالت میں کر دی گئی تھی
جبکہ آپ ایک کمسن طفل سے زیادہ نہیں تھیں شادی
کے عرصہ کے بعد وہ لڑکا چل بسا جس سے آپ کی شادی
ہوئی تھی اور آپ کمسنی میں بیوہ ہو گئیں - اگر آپ ہندو
سماج کے قوانین کی پیروی کرتیں تو اس طرح بیوہ ہو جانے
کے بعد آپکو عمر بھر شادی نہیں کرنی چاہیئے تھی - مگر آپ
نے سماج کے خلاف کھلی بغاوت کی اور سماج کے اصولوں
کو پامال کرتے ہوئے بلوغت کو پہونچنے کے بعد دوسری شادی
کر لی -
کملا دیوی زندگی میں مسلمہ اصولوں کے خلاف علم بغاوت
بلند کرنے کا یہ تنہا واقعہ نہیں ہے - جب آپ کی شادی
ناکام ثابت ہوئی تو جس دلیری کے ساتھ آپ نے کمسنی
میں بیوہ ہو جانے والی لڑکیوں کے شادی نہ کرنے کے قانون
کو توڑ کر رکھ دیا تھا - اسی دلیری کے ساتھ آپ نے ہندو
عورت کے طلاق نہ لینے کے قاعدے کو توڑ کر دکھا دیا
آپ نے عدالت کے سامنے درخواست پیش کی کہ آپ
کو طلاق دلوائی جائے - یہ پہلا موقع تھا کہ ایک ہندو
عورت نے طلاق حاصل کرنے کے لیے سماج کے قاعدوں
کو مردانہ وار چیلنج کیا تھا - اس لیے ہندوستان
میں اس سرے سے اس سرے تک ہندو سماج کے
ٹھیکیداروں میں ایک تہلکہ مچ گیا - مگر کملا دیوی
اپنی بات پر اڑی رہیں اور طلاق لیکر رہیں - آپ
پہلی ہندو عورت ہیں جس نے سماج کی کامیاب
مخالفت کر کے طلاق حاصل کی -
کملا دیوی سماج کی باغی ہونے علاوہ سیاسی میدان
میں بھی ایک آتش نوا باغی عورت کا پارٹ ادا کرتی
رہیں - آپ نے کانگریس کی تحریک میں حصہ لیا اور ۱۹۳۰
کی سول نافرمانی کی تحریک میں شامل ہو کر ایک
کانگریسی والنٹیر کی حیثیت سے نمک قانون کی
خلاف ورزی کی - اس تحریک کے بعد بھی آپ بار بار
کانگریس کی تحریکوں کے سلسلے میں بار بار جیل گئیں
لیکن اس سیاسی زندگی کا ایک مرحلہ ایسا آیا جب
آپ نے کانگریس کے ارباب اختیار کے خلاف
بھی علم بغاوت بلند کر دیا - یہ مرحلہ وہ تھا جب
جب ہندوستان میں سوشلزم کے اثرات نوجوان
طبقے کے دماغوں پر طاری ہونے شروع ہو گئے
تھے مسز کملا دیوی نے کانگریس کے پلیٹ فارم
سے سوشلزم کی حمایت کی اور کانگریس کے خداؤں
کی مخالفت کے باوجود کانگریس کے کیمپ میں
سوشلزم کے حامی ایک بڑی تعداد میں پیدا
کر کے دکھا دیے (باقی آئندہ)

مدراس - ۲۹ - اپریل، اخبار "ہندو" کا بیان ہے
دیوان بڑودہ سر وی - ٹی کرشنماچاری نے استعفیٰ دیدیا ہے
اُن کے اور مہاراجہ کے درمیان اختلاف رائے ہے

...
بھی لڑائی کے موقعہ پر جانے کو تیار ہوئیں ... بھو
نے لڑائی کی جگہہ میں ان کے آنے کا حال سُنا تو عورت
سے لڑنا بیجا سمجھ کر چلے گئے - اس کے بعد پھر کبھی
اُن لوگوں نے ان کے خلاف سر نہیں اُٹھایا اس طرح
دشمنوں سے راج کی حفاظت کرنے کے بعد اُنھوں نے
رعیت کے آرام اور امن کے لیے بہت سے اچھے اچھے
انتظام کیے - راج میں ڈاکوؤں کے بڑھتے ہوئے گروہ
کی سرکوبی کرنے کے لیے اُنھوں نے ایک مرہٹہ نوجوان
رکھا اور اُس کی کوشش سے خوش ہو کر اپنی لڑکی
سے بیاہ کر دیا - اہلیا صرف لڑائی جیتنے اور راج
کرنے ہی میں بہادر نہیں تھیں بلکہ رحم کرنیوالی اور
دان کرنیوالی بھی تھیں - ان کے بنائے ہوئے
سیکڑوں مندر - گھاٹ - دھرم شالائیں - خیرات
خانے - ساری دنیا کے مختلف تیرتھ مقامات میں آج
تک اچھی حالت میں موجود ہیں - کیونکہ انھوں نے
اپنی زندگی ہی میں سب کی نگرانی کا پورا انتظام کر دیا -

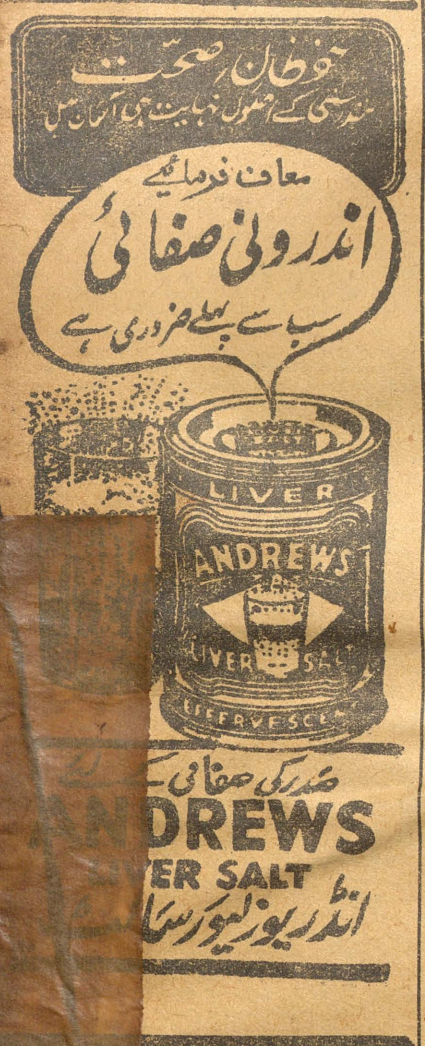
ہندوستان سے امریکہ کو سامان کی سپلائی

واشنگٹن - ۲۷ - اپریل - امید ہے کہ اس سال
کے آخر تک ہندوستان امریکہ کو ۷۹۲۱۸۰۰۰۰ روپیہ
کا سامان سپلائی کرے گا -
بیان کیا جاتا ہے کہ باہمی امداد کے متعلق امریکہ اور
ہندوستان کے درمیان گو کوئی باقاعدہ سمجھوتہ نہیں
ہوا ہے، لیکن ہندوستان نے باہمی امداد کا اصول
مان لیا ہے - ہندوستان ادھار پٹہ کے قانون
کے ماتحت سپلائی کیے ہوئے سامان کے بدلہ میں
امریکہ کو سپلائی کر رہا ہے -

... دوسری تصاویر کی طرح ایک انوکھا پن
... ہے -
... ہند کے تمام بڑے بڑے اسٹیشنوں پر یہ
تصویر بک چکی ہے -

دادا یا موویٹون کی سرگرمیاں

ہندوستان کی دوسری ممتاز فلم کمپنی دادا یا
موویٹون میں بھی تاریخی تصاویر کی تیاریوں کا
زبردست اہتمام کیا جا رہا ہے - چنانچہ بمبئی کی اطلاع
ہے کہ دادا یا موویٹون کے روح رواں مسٹر جے - بی ایچ
واڈیا - بی - ٹی - بی - اے - ایل - ایل - بی آجکل
ایک نئے تاریخی واقعہ کو اسکرین پر لانے کی انتہائی
کوشش میں ہمہ تن مصروف ہیں - آپ خود ہی اس
واقعہ کو ڈائرکٹ کر رہے ہیں - اس فلم کے لیے
عظیم الشان تیاریاں ہو رہی ہیں، اُن سے پتہ چلتا
ہے کہ یہ فلم دور حاضرہ کا ایک شاہکار ثابت ہوگی بمبئی
کے مشہور موسیقار ماسٹر وسنت امرت شیخ ممتاز -
اسٹیج کی رانی - رانی پریم لتا - مشہور کامیڈین گوپ -
مس میرا اور مس گلاب جیسے ممتاز اداکار اس عظیم الشان
تصویر میں اداکاری کے فرائض انجام دے رہے ہیں -



احمق آدمی کا دل منھ میں اور عقلمند کی زبان دل میں ہوتی ہے۔

جو شخص راز پوشیدہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہے وہ اپنی سلامتی کا نسخہ اپنے قبضہ میں رکھتا ہے۔

ضرورت میں جو انسان وعدہ کرتا ہے وہ اکثر وفا نہیں کیا جاتا۔

تفکرات سے خوبصورتی طاقت اور یادداشت جاتی رہتی ہے۔

کمزوروں کی مدد کرنا نیک آدمی کا کام ہے۔

حق کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کرنا چاہیئے، ورنہ پشیمانی حاصل ہوگی۔

اگر بھاگنے کا شوق ہے تو گناہوں سے بھاگو

مجسٹریٹ نے ... آلود ...
اور گرج کر بولا "تم کہتے ہو ...
ہیں، مجرم کے بیان سے ...
اس سامان میں سے اپنی ...
"جی حضور! یہ رومال میرا ...
کڑھا ہوا ہے"
"لیکن میرے بھائی یہ تو کوئی ثبوت نہیں ہے۔ دیکھو میرے پاس بھی ایک رومال ہے، جس کے کونے پر "ب" کا حرف کڑھا ہوا ہے"
"تو میرے بھی تو دو رومال گم ہوگئے ہیں"

ڈاکٹر ہانپتا ہوا اپنے کمرے سے باہر نکلا۔ "میرا بیگ کہاں ہے؟ میرا بیگ لاؤ، جلدی لاؤ"
نوجوان بیٹی نے پوچھا۔ "کیوں ابا جان آپ کہاں جا رہے ہیں"
"کسی نے ٹیلیفون کیا ہے کہ وہ میرے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ مجھے فوراً اس کے پاس پہونچنا چاہیئے"
اسکی بیٹی نے اطمینان سے کہا "ذرا ٹھہریئے۔ میرا خیال ہے کہ یہ بلاوا مجھے آیا ہے"

... پیش آیا ہے
... کے ایک ڈاکٹر نے محض اس ...
اور خوبصورت بیوی کو ط...
حسین تھی۔
ڈاکٹر مذکور نے عدالت ...
کہ میری بیوی اس قدر خوبصورت ہے ...
ہر وقت میرے دماغ پر مسلط رہتا ہے اور میں اس کی خوبصورتی کے اثر کی وجہ سے پبلک خدمات انجام دینے کے ناقابل ہوں۔ لہٰذا مجھ کو اجازت دی جائے ... اپنی بیوی سے قطع تعلق کر لوں"
ڈاکٹر مذکور کے اس بیان میں چونکہ طلاق کی کوئی قانونی وجہ نہیں تھی اس لیے عدالت نے طلاق دلانے سے انکار کر دیا۔ لیکن بعد کو میاں بیوی کے ایک سمجھوتہ کی بنا پر عدالت طلاق پر آمادہ ہوگئی اور اس طرح اس ڈاکٹر کو خوبصورت عورت سے نجات مل گئی۔

فادر کروشین سے سبق لیجیے



وہ کبھی کسی سے پیچھے نہیں رہتے

فادر کروشین کبھی موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ اور وہ لاکھوں آدمی بھی جو روزانہ کروشین کی معمولی خوراک کھاتے ہیں ایسا ہی کرتے ہیں۔ کامیابی ان کے پیچھے پیچھے چلتی ہے انھیں شہرت حاصل ہوتی ہے اور ہمیشہ خوش و خرم اور طاقتور رہتے ہیں، ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ وہ کروشین کی بدولت حاصل کی ہوئی اچھی صحت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ کروشین کے استعمال سے گردے اپنا فعل بخوبی انجام دیتے ہیں اور لیور پھرتی سے کام کرنے لگتا ہے اور اس طرح خون کی صفائی ہوتی ہے اور جوانی کا جوش و خروش حاصل ہوتا ہے۔ کروشین استعمال کرکے اچھی صحت حاصل کرنا بہت آسان ہے آج ہی شروع کر دیجیے۔ کروشین تمام دوا فروشوں کے یہاں اور بازار میں مل سکتا ہے۔

کروشین

KRUSCHEN

کروشین کی محسوسیات سے لطف اوٹھایئے

ہندوستانیوں کا سوشل بائیکاٹ

کیپ ٹاؤن - ۲۸ - اپریل - اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں وزیر ٹرانسپورٹ مسٹر سٹروک نے کہا کہ ان ریل کے ڈبوں میں سفر کرنے کی اجازت نہیں ہے جن میں یوروپین سفر کرتے ہیں۔ اور نہ ہی ان کو سیلون میں کھانا کھانے کی اجازت ہے۔ لیکن حال ہی میں چند ہندوستانی افسروں کو اس سے مستثنٰے کر دیا ہے۔

پنجاب کے دو اور پارلیمنٹر سکریٹری مستعفی

لاہور - ۲۸ - اپریل - راجہ غضنفر علی خاں پارلیمنٹری سکریٹری اور صوفی عبد الحمید پارلیمنٹری پرائیویٹ سکریٹری نے اپنے اپنے عہدوں سے استعفٰے دیدیا ہے۔ دونوں اشخاص مسلم لیگ پارٹی میں شامل ہوگئے۔ ابتک چار پارلیمنٹری سکریٹری استعفٰے دے چکے ہیں۔

سامنے بجلی سی چمک گئی
.. کھڑی تھی! میں گھبرا گیا اور میرا دل دھک دھک کرنے لگا۔ وہ مسکرا رہی تھی، لیکن دیکھ کے شرما سی گئی وہ مسکرا نہیں رہی تھی۔ کلیاں بکھرا رہی تھی بہت سی چمک دار سیپیاں جیسے۔ سرشار نگاہوں سے شراب چھلکی پڑتی تھی۔ آنکھیں ملیں اور جھک گئیں، کیوپڈ نے اپنا کام ختم کر دیا... اُف وہ زمانہ جب یاد آتا ہے تو ..... کچھ دیر ساکت رہ کر میں نے کہا۔
"معاف کرنا میری وجہ سے تمھیں بڑی تکلیف ہوئی!"
"نہیں تو بلکہ بہت بڑی خوشی!" اس نے شرماتے ہوئے کہا اور گردن جھکا لی!
"تم تو جیسے ڈر گئیں" میں نے کہا۔
"نہیں تو" وہ بولی اور وہیں گھاس پر بیٹھ گئی۔ میں بھی اسی کے پاس بیٹھ گیا۔ وہ یونہی نگاہیں نیچی کئے بیٹھی رہی کبھی کبھی سر اوٹھاتی اور پھر شرما کر ایک ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ نظریں نیچی کر لیتی۔ کبھی وہ دیکھتی کبھی میں دیکھتا۔ کبھی اس کے ہونٹ ہل کے رہ جاتے کبھی میرے۔ دیر تک دونوں یونہی ایک دوسرے کو دیکھکر شرماتے رہے اور مسکراتے رہے۔ چاندنی چھٹکی ہوئی تھی چاند کی ٹھنڈی ٹھنڈی کرنیں ندی کے سفید رخساروں کے بوسے لے رہی تھیں۔ اب دونوں خاموش تھے میں نے گلاب کا ایک پھول توڑ کر اس کے بالوں میں لگاتے ہوئے پوچھا!
"اک بات پوچھوں تم سے؟"
"ایک کیا دس باتیں پوچھیئے" اس نے اپنی جھکی ہوئی گردن اٹھاتے ہوئے کہا اور سر جھکا لیا۔ "کہیں تم برا تو نہ مانوگی؟" میں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
"برا ماننے کی اس میں کون سی بات ہے!" وہ بولی
نہیں میں ڈر رہا ہوں کہ کہیں تم برا نہ مان جاؤ۔ میں نے مزید اطمینان کے لیے کہا۔
"نہیں نہیں ضرور پوچھیئے" اس نے ہمت دلاتے ہوئے پر زور لہجے میں جواب دیا
"تو پوچھوں؟" میں پھر بولا
"ہاں ہاں۔ ضرور ضرور پوچھیئے۔ میں کہہ تو رہی ہوں تسلی دیتے ہوئے بولی!
"تمھارا نام کیا ہے؟" میں نے سوال کیا!
میں نے دیکھا کہ وہ بہت زیادہ شرما گئی، نگاہیں نیچی ہوگئیں اور سر خم ہوگیا۔ میں نے خیال کیا کہ بیکار میں نے نام پوچھ کے تکلیف دی۔ اس نے ایک دفعہ کوشش کی لیکن نہ بول سکی آخر بڑی ہمت کے بعد اس نے ساری کا آنچل مروڑتے ہوئے کہا۔ "مریم" اور سرخ آنچل کی کی اوٹ میں اپنا رشک مہتاب چہرہ چھپا لیا۔
اس نام میں کس قیامت کی پاکیزگی تھی، جس نے دیر تک مجھے کھوئے رکھا۔ میرے منھ سے نکل پڑا۔

(باقی صفحہ ۶ کالم ۳ پر)

ہاں تو خیال ہو ...
رو ... تھا ...
نونے پر لیکن اُس ...
بر اُمید شل ...
نقشہا برستہ ...
وہ روز ہی میرے ... سے ہو کر گذرتی اور روز ہی جاتی
اُسے دیکھکر نگار خانہ عالم کے شاہکار ساز کی دل ہی دل میں تعریفیں کیا کرتا!
میری طالب العلمی کا زمانہ تھا اور اس دوران میں میں نے بہت سی کتابیں دیکھ ڈالی تھیں جس کے نتیجے میں لڑکیوں کی طرف سے میرے دل میں نفرت و حقارت کے کافی جذبات پیدا ہوگئے تھے اور یہ یقین ہوگیا تھا کہ محبت کے کرنے کے لیے لڑکیوں کا ظرف ناکافی ہے۔ مگر آہ! کیا معلوم تھا کہ مجھ ہی کو اس بھنور میں ڈوبنا پڑے گا اور میرے دامن دل میں گھر ہی کے ... گی، مجھے اس سے کچھ ...
ایسا محسوس ہونے لگا ...
جا رہا ہوں۔ دل ...
ہونے لگا۔ اور مجھ ...
زاہد کش نے ہوش و حواس پر قبضہ کرنا شروع کر دیا اور اب میرے احساس کی دنیا اسی کے دم سے آباد تھی، ہر وقت اسی کا تصور، ہر لحظہ اسی کا خیال اب میرا زیادہ تر وقت اسی کی یاد میں گذرنے لگا۔ اور روزانہ اسی کے انتظار میں کمرہ کھول کر بیٹھ جاتا۔ جس طرف سے وہ ہو کر گذرتی میں بھی اسی طرف کو دیکھنے لگتا اور جدھر جدھر بھی وہ جاتی میرے چشم تصور اس کا پیچھا نہ چھوڑتی یہاں تک اس نے مجھے اپنا کر ہی کے چھوڑا۔
جب ہم دونوں کی نگاہیں چار ہوتیں تو وہ شرم سے گردن جھکا لیتی اور ہم نظریں نیچی کر لیتے اور جب پھر آنکھیں اُٹھتیں تو وہ ایک تبسم زیر لب نچھاور کرتی ہوئی چل دیتی مگر ساتھ ہی ساتھ مڑ مڑ کر دیکھتی بھی جاتی۔
دن گذرے، ہفتے ختم ہوئے، مہینوں کی نوبت آئی۔ یہاں تک کہ عرصہ ہوگیا۔ مگر ہم دونوں ایک دوسرے سے نہ مل سکے۔ ایک روز میں اپنے دروازے پر بیٹھا تاریخ دیکھ رہا تھا۔ کہ کسی کے قدموں کی آہٹ نے خیالات منتشر کر دیے۔ کتاب سے نظر ہٹی تو وہ سامنے کھڑی تبسم پاشیاں کر رہی تھی۔
میں نے اوسکی مسکراہٹ کا جواب مسکراہٹ سے دیا تو میرے دل کا عجب حال تھا۔
"تم روز کہاں جاتی ہو؟" میں نے پوچھا۔



چائے ہی اُنکا سہارا ہے

ہندوستان کے لڑنے والے لوگ بھی جنگ کی مصیبتوں سے خالی نہیں۔ اس جنگ کی چوٹ کا اثر صرف اُن کے جسم پر ہی نہیں بلکہ دل پر بھی ہے۔ لڑائی میں نہ حصہ لینے والوں کی حفاظت کا ذمہ جن کے سر پڑا ہے اُنکے کام کرنے کی طاقت اور عقل و ہوش برقرار رکھنے کیلئے چائے از حد ضروری ہے جسم اور دماغ کو لڑائی کے زمانے کی تھکاوٹ اور بے قراروں سے بچانے میں چائے کتنا سہارا دیتی ہے اپنے محلے کے اے آر پی والوں سے پوچھئے۔ کیونکہ وہ بھی بڑے کٹھن کام کے دباؤ اور تکلیف سے بچنے کیلئے چائے کا ہی سہارا لیتے ہیں۔ اے۔ آر۔ پی۔ کے ملازموں سے سبق حاصل کیجئے۔ اور چائے ہی پیجئے۔ یہ وقت پڑنے پر سہارا دیتی ہے۔



بُرے وقت کا ساتھی

ہندوستانی چائے

انڈین ٹی مارکیٹ ایکس پنشن بورڈ نے شائع کیا

IK 19A

مہاتما گاندھی کی صحت

ممبئی ۳ مئی۔ حکومت ممبئی نے مہاتما گاندھی کی صحت کے بارے میں مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے "مہاتما گاندھی کی کمزوری اور بڑھ گئی ہے۔ ان کے خون کا دباؤ اور کم ہو گیا ہے۔ ان کی عام حالت کی وجہ سے پھر تشویش پیدا ہو گئی ہے۔"

اس سے پہلے کی خبر ہے کہ جب سے مہاتما جی کو ملیریا کا بخار آیا ہے انکی حالت ٹھیک نہیں ہوئی ان کے پچھلے برت کے بعد انکی صحت بحال ہو گئی تھی۔ لیکن اس دفعہ انکی صحت بحال نہیں ہو سکی ہے اور ان کے خون کا دباؤ معمول سے کم ہے۔

or by pleader duly instructed, and able to answer all material questions relating to the suit, or who shall be accompanied by some person able to answer all such questions, on the 12 th. day of MAY 1944. at Cawnpore o'clock in the 10 noon, to answer the claim and as the day fixed for your appearance is appointed for the final disposal of the suit you must be prepared to produce on that day all the Witnesses upon whose evidenese, and all the documents, upon which, you intend to rely in support of your defence.

Take notice that, in default of your appearance on the day beforementioned the suit will be heard and determined in your absence.

Given under my hand and the seal of the court, this 27 day of APRIL 1944

Sd.

S.O. DERAPUR
At CAWNPORE

(SEAL)

ہے۔ ...پی کے فائی نینشل اسٹیٹمنٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۴۳ء کی پریمیم کی آمدنی ۱۱ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر سے گزشتہ سال سے کافی زیادہ تھی جس کی رقم ۷ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر تھی۔ سرپلس و کنٹیجانسی ریزرو کے اعداد ۶ کروڑ ۶۶ لاکھ ۸۰ ہزار ڈالر تھی ۱۹۴۳ء کے بعد کل آمدنی کی رقم ایک ارب ۱۰ کروڑ ۴۲ لاکھ ۵۰ ہزار گورنمنٹ کے بانڈز میں جو لگا ہوا ہے۔ اسکا تناسب زیادہ کر دیا گیا ہے۔

کل روپیہ اس طرح مختلف طریقہ سے جمع ہے۔

انشورنس پالیسیز اور اینوئیٹیز (ANNUITIES) ...درج کا غذات کی گئیں۔ اور اس وقت انشورنز کی مالیت ۳ ارب ۷ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر ہے کاروبار کی تقسیم اس طرح ہے۔ برٹش کامن ویلتھ ۵۲ فیصدی۔ دیگر ممالک ۶ فیصدی۔ ...انشورنس پالیسیز جو اس سال جاری کی ...ان کی رقم ۲۱ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر تھی۔ جو ...۱۹ء کی رقم سے ایک کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر

۴ ۳ء۸۶ فیصدی پرفرڈ اینڈ گارنٹیڈ اسٹاک ۴ء۱ فیصدی۔

کامن اسٹاک انڈسٹریل اینڈ فائی نینشل کارپوریشن وغیرہ میں ۸ء۴ فیصدی۔ پبلک یوٹی لیٹیز کا کامن اسٹاک ۲۰ء۷ فیصدی، رہن ۴ء۳ فیصدی۔ ریل اسٹیٹ (REAL ESTATE) ۷ء۱ فیصدی، پالیسی لون ۴ء۳ فیصدی۔ نقد ۳ء۱ فیصدی، دیگر اسٹس (ASSETS) ۷ء۲ فیصدی۔

سنہ ۱۹۴۳ء میں کمپنی کو اپنی پونجی پر ۷۲ء۳ فیصدی سود ملا۔

ٹنڈر نوٹس

کانپور میونسپلٹی

(۱) سنہ ۴۵-۱۹۴۴ء میں دیسی بھوسہ اور چنے کی سپلائی کے لئے مُہر بند ٹنڈر
(A) تخمینہ کی رقم (ESTIMATE) ستر ہزار روپیہ -/70000
(B) ضمانت :- (SECURITY) دس فی صدی کے حساب سے۔
(C) بیعانہ (EARNEST MONEY) کی رقم دو ہزار روپیہ -/2000
(۲) یہ ٹنڈر ایگزیکٹو افیسر صاحب ۱۳- مئی سنہ ۱۹۴۴ء کے ۴ بجے شام تک وصول کریں گے اس کے بعد کوئی ٹنڈر نہیں لیا جائیگا۔
(۳) میونسپل خزانہ میں بیعانہ کے لئے نقد دو ہزار روپیہ جمع کرکے اس کی اصلی رسید ٹنڈر کے ساتھ آنا لازمی ہے۔ بلا رسید آئے ہوئے کسی ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائیگا۔ (چک نہیں لی جائیگی)
(۴) ہر ایک ٹنڈر مُہر بند لفافہ کے اوپر "میونسپلی جانوروں کے راشن کی سپلائی کے لئے ٹنڈر" لکھا ہونا چاہیئے۔
اور لفافہ کے اوپر ایگزیکٹو افسر صاحب میونسپل بورڈ کانپور کا پتہ ہونا چاہیئے۔
(۵) بورڈ سب سے کم ریٹ کے ٹنڈر یا کسی اور ٹنڈر کو منظور کرنے کے لئے پابند نہیں ہے اور کسی بھی ٹنڈر کی نامنظوری کی وجہ نہیں تبلائی جائے گی۔
(۶) اس ٹنڈر کے سلسلہ میں دیگر معلومات میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کے دفتر سے ۱۱ بجے دن اور ۴ بجے شام کے درمیان علاوہ اتوار اور تعطیلوں کے معلوم کی جاسکتی ہیں۔
(۷) جس کنٹرکٹر کا ٹنڈر منظور ہوجائے گا اس کو ٹھیک طور پر اگریمنٹ کے مطابق کام کرنے کے لئے بطور ضمانت کے دس فیصدی کے حساب سے نقد روپیہ جمع کرنا ہوگا۔
(۸) کنٹرکٹروں کو ہر چیز کا آئیٹم وار علیحدہ علیحدہ نرخ لفظوں اور ہندسوں دونوں میں لکھنا ہوگا ورنہ ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔
(۹) دوسرے کاموں کے لئے جمع کی ہوئی بیعانہ کی رقم اس ٹنڈر کے سلسلہ میں تبدیل نہیں کی جائے گی۔
(۱۰) ٹنڈر کے منظور ہوجانیکے بعد اگر کوئی اپنا ٹنڈر واپس لے گا تو اس کا بیعانہ کا روپیہ ضبط کرلیا جائے گا۔
(۱۱) اگر کوئی ٹنڈر دینے والا ٹنڈر کی منظوری سے ۴- دن کے اندر اگریمنٹ نہ کرے گا تو اس کے بیعانہ کی رقم ضبط کرلی جائے گی۔
(۱۲) ۱۳- مئی سنہ ۱۹۴۴ء کی تاریخ کے بعد بورڈ کی پہلی میٹنگ میں یہ ٹنڈر کھولے جائیں گے۔
(۱۳) یہ ٹنڈر ٹیلیگراف، سٹیزن- صداقت اور ورتمان اخباروں میں شایع کیا جارہا ہے۔
(۱۴) ٹنڈر کے ساتھ چیزوں کے نمونے مُہر بند تھیلوں میں آنے چاہئیں۔ اور بھوسہ ۵ سیر وزن سے کم نہ ہونا چاہیئے۔

محمد حبیب اللہ- ایگزیکٹو آفیسر
میونسپل بورڈ- کانپور

بادشاہ سے مسٹر چرچل کی ملاقات

لندن ۲۶- اپریل- وزیر اعظم مسٹر چرچل نے آج بکنگھم محل میں بادشاہ سے ملاقات کی بادشاہ کے ساتھ ۲۴ گھنٹہ میں مسٹر چرچل کی یہ دوسری ملاقات ہے

مس متھائی کا سُراغ مل گیا

نیویارک ۲۷- اپریل- معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی طالبہ مس ولسا متھائی جو کئی ہفتہ سے گم ہیں نیویارک سٹی کے ہسپتال میں ہیں۔

…لائف انشورنس… جنگ کے دوران میں… نمایاں اضافہ ہوا ہے… داروں میں تقسیم کیا…

انتظار

(بقیہ صفحہ ۴ کالم ۳)

مریم!...... مریم...... مریم!

وہ جھینپ سی گئی اور سارکیے آنچل کو اینٹھتے ہوئے بولی جانے بھی دیجیے آپ نے تو رٹ لگا دی۔" جانتی تو میں بتاتی بھی نہیں"۔ میں نے کہا "تم مریم بھی ہو اور علیمی بھی" اس پر وہ ضرورت سے زیادہ شرما گئی اور اٹھکر جانے لگی- میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے کہا، "ابھی جلدی کیا ہے جانا ں جانا" یہ سُننا تھا کہ وہ ہاتھ جھٹک کر بھاگی اور نگاہوں سے اوجھل ہوگئی۔

برسوں اسی طرح ہم دونوں کھیلتے رہے، محبت کی آغوش میں تاروں کی چھاؤں میں، چاندنی کی سُنہری چاندنی میں آم کے باغوں میں اور ہر دلکش جگہہ محبت ہے نا! محبت یہی چاہتی بھی ہے۔ وہ مجھے چاہتی تھی اور میں اُسے! مجھے یاد ہے وہ دن جب "مریم" نہ آئی تھی تو میں کھویا کھویا سا بیٹھا تھا اور جب شام ہوئی وہ آئی تو چپکے سے دبے پیروں آکر میری آنکھیں ہاتھوں سے بند کردیں- میں دیر تک جان بوجھکر دوسروں کے نام لیتا رہا اور اس خیال سے اُسیکا نام نہ لیا کہ آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹ جائینگے اور اندھیرے میں جو دیکھ رہا ہوں آنکھ کھلنے پر نہ دیکھ سکوں گا۔

کتنے ٹھنڈے ہاتھ تھے، اس کے دل تک خنکی پہونچ رہی تھی۔

وہ دن بھی یاد ہیں جب میں لکھنؤ چلا گیا تھا تو اس نے کھانا پینا راحت و آرام سب کچھ چھوڑ دیا تھا وہ روتی تھی وہ دن رات میرے لیے رویا کرتی تھی اور جب تین دن کے بعد میں نے آکے اُسے متغیر دیکھا تو میرے بھی آنسو نکل آئے تھے- اس نے شکوے کرنے شروع کردیے تھے۔ اور میں نے سب کا جواب "بجلی" کہکر اس کے لالہ گوں رخسار پر ہلکا سا تھپڑ لگاتے ہوئے دیدیا تھا- اسکے چہرے پر سُرخی دوڑ گئی تھی اور میں دیکھتا رہ گیا تھا- میں نے وہی سرخی پیدا کرنے کے لئے پھر ایک ہاتھ لگا دیا تھا- اور وہ جھوٹ موٹ روٹھ گئی تھی، میں نے جب کہا تھا کہ اگر ہم دونوں جدا ہوگئے تو؟ تو اس نے آنسو بہاتے ہوئے کہا تھا- "ایسی باتیں نہیں کرتے چپ رہیئے مجھے وحشت ہوتی ہے"، اسپر میں نے اسکے خوش کرنے کے لیے اسی وقت ایک رباعی پڑھ دی تھی- اور وہ خوش ہوگئی تھی- میں نے کہا تو سنوگی- اس نے کہا تھا ہاں میں نے کہا تھا سُنو!

کبھی عشرت کدہ سمجھے کبھی ماتمکدہ سمجھے
کبھی اک مرکز شادی کبھی اک غمکدہ سمجھے
مگر جب آپ کے جلووں کی تابانی نظر آئی
ہم اپنے خانہ دل کو … سمجھے

مگر یہ دن باقی … جدائی، فراق … اور اس … اس … ٹھہری ہوئی تھیں جیسے کسی کی امیدیں نا امیدوں کا سایہ یا چودھویں کے چاند پر بادل کا ٹکڑا آج وہ سب دن سے زیادہ خوبصورت معلوم ہورہی تھی اور دل چاہتا تھا کہ سینے سے لگا کے اپنے میں جذب کرلوں وہ ہلکے رنگ کی ایک فالسئی ساری باندھے تھی اور حسن کا آفتاب بالائے بام آچکا تھا- لیکن وہ بہت اُداس تھی،

آنکھیں پُرنم، چہرہ پژمردہ، خیالات منتشر! میں نے پوچھا "میری زندگی کی زندگی! آج تم اتنی اُداس کیوں… نہ بول … میں آنسو… … میں آپ سے جدا کی جارہی ہوں" مجھ… سی گر پڑی- اور آنکھیں بند ہوگئیں، آنکھ کھلی… زانو پر میرا سر تھا اور اس کے آنکھوں میں ہمیشہ… والے آنسو، پھر وہ ہمارے گلے لگ… گئی تھی مجھے بھلا دینا مگر میں بھلا نہ… اُسکو گئے ہوئے بیس برس ہ… کمرہ میں بیٹھا ہوا اب بھی اس…

THE
REGD NO.
A 406

قیمت
سالانہ عہ ۵/۱/-
ششماہی ۲/۱۲/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ
دو آنہ
۲/-

VOL. 39 CAWNPORE
NO. 20 13RD MAY

وزیر خارجہ ترکی کی تقریر

انقرہ - ۵ - مئی - انقرہ ریڈیو نے کل رات ترکی کے وزیر خارجہ اوغلو کا ایک بیان براڈ کاسٹ کیا جس میں انھوں نے کہا ہے کہ ترکی کو بالکل تیار اور چوکنا رہنا چاہیئے - ترکی اس وقت ایسے زمانہ میں رہ رہا ہے جبکہ دنیا تکلیف میں ہے جبتک دنیا پر مصیبت ہے - ہم بھی اپنی تنظیم کرنے پر مجبور ہیں - اور ہمیں اپنی سرگرمیوں کو اس طریقہ ترتیب دینا چاہیئے گویا خطرہ بدستور موجود ہے - برطانیہ اور امریکہ کے ساتھ ہمارے تجارتی تعلقات تسلی بخش طریقہ پر ترقی کر رہے ہیں جن چیزوں کی ہمیں ضرورت ہے ان کو باہر سے منگانے کیلئے ضروری انتظامات کیئے جا رہے ہیں - اگر ہمیں ملک کو بچانے کیلئے کبھی ہتھیار اُٹھانے کی ضرورت پڑے تو ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم چیزوں کی کمی کی وجہ سے اپنے کو مجبور پائیں -

((جناب نواب آثر کانپوری))

مآل زندگی جو ہے مجھے صد شکر حاصل ہے
تمنا ہے نہ کشتی کی نہ اب ارمان ساحل ہے

مجھے ڈر ہے کہیں آپس ہی میں چوٹیں نہ چل جائیں
کہ کس میں ابھی اور آئینہ ان کے مقابل ہے

شب فرقت ہمیں دم نکلے نہ نکلے کیا خبر مجھکو
کبھی کہتا ہوں آساں ہے کبھی کہتا ہوں مشکل ہے

شب غم جو بلا آئے تم اُٹھا کر و حبا کہنا
مصیبت سے جو گھبرائے آثر وہ بھی کوئی دل ہے

((جناب ندرت کانپوری))

جہاں ندرت رسائی ہر کس و ناکس کی مشکل ہے
وہ میرا انتہائے ذوق ہے وہ میری منزل ہے

جنون عشق میں بھی امتیاز حق و باطل ہے
میں اس منزل سے کوسوں دور ہوں جو سب کی منزل ہے

مجھے کہنا پڑے گا بتکدہ کو دیکھکر واعظ
یہی ہے وہ جگہ جو سر جھکا دینے کے قابل ہے

وہ میرا قلب وہ موج نور وہ بزم ازل ندرت
ابھی تک یاد مجھکو اتصال جلوہ و دل ہے

((جناب عیاں حیدری کانپوری))

بہار جام و مینا ہے فروغ ماہ و پرویں سے
یہ عالم رہزن ایماں یہ منظر دشمن دیں ہے

فروغ بتکدہ سے ہے ثبوت عظمت کعبہ
جسے سب کفر سمجھے ہیں وہی سرچشمۂ دیں ہے

زباں کے واسطے جذبات کا خوں کر نہیں سکتا
عیاں لطف سخن وابستۂ حسن معانی ہے

((جناب انور کانپوری))

یہ کس کی جلوہ گاہ ناز ہے یہ کس کی محفل ہے
مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ذرہ ذرہ دل ہے

محبت میں سکون دل بھی ہے بیتابی دل بھی
انھیں موجوں میں طوفاں ہے انھیں موجوں میں ساحل ہے

کسی کا اپنے سر کیوں مفت میں احسان لوں انور
جو آساں ہو نہیں سکتی وہ مشکل میری مشکل ہے

((جناب اعظم کانپوری))

سُرور و نوجوانی، شعر و نغمہ، حسن کامل ہے
میں شاعر ہوں نشاط زندگانی مجھکو حاصل ہے

سمائی جاتی ہیں دونوں جہاں کی وسعتیں مجھ میں
جدھر میں دیکھتا ہوں میری صورت ہی مقابل ہے

ہراساں ہو رہا ہے کیوں تلاطم خیز طوفاں سے
ڈبو کر دیکھ تو کشتی انھیں موجوں میں ساحل ہے

((جناب سرشار کانپوری))

حیات غیر فانی ہے، سرور جاودانی ہے
محبت جسکو کہتے ہیں جوانی ہی جوانی ہے

جسے تم رو دیئے سنکر جسے تم ہنس دیئے سنکر
وہ میرا ہی فسانہ ہے وہ میری ہی کہانی ہے

مجسم شعر و نغمہ ہے - سراپا علم و حکمت ہے
ابھی تو نے کہاں سرشار اپنی قدر جانی ہے

((جناب یادری شوق))

نکلنا اب غم الفت کا میرے دل سے مشکل ہے
یہ ایسا بس گیا دل میں کہ گویا مالک دل ہے

سمجھ ہی میں نہیں آتی مسافت عشق و الفت کی
نہ کوئی راہ ہے اسمیں نہ کوئی اسکی منزل ہے

ضرورت کیا جو میں اے شوق مقتل کی طرف جاؤں
مرا دل تیغ ابرو کے اشاروں ہی سے بسمل ہے

((جناب نشتر نعمانی کانپوری))

یقین آتا نہیں یہ واہمہ ہے یا حقیقت ہے
ذرا اکبار پھر کہدو مجھے تم سے محبت ہے

نہ خلوت ہے نہ جلوت ہے نہ معنی ہے نہ صورت ہے
جہاں تک دیکھتا ہوں میں محبت ہی محبت ہے

وہی نشتر جسے کہتی ہے دنیا آپ کا نشتر
سُنا ہے آج بیچارہ گرفتار مصیبت ہے

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا مشاعرہ

۶ - مئی ۱۹۴۲ء ۱۰ بجے رات کو انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ مسٹر اشتیاق حسین اظہر کانپوری کے مکان واقعہ ٹیکاپور میں زیر صدارت جناب مسٹر مظہر عزیز ایم - اے (بی - اے آنرس) ال - ال - بی - یو - پی - سی (ای) ایس - ڈپٹی کلکٹر کانپور منعقد ہوا جناب صدر نے مشاعرہ شروع ہونے سے پہلے ایک نہایت مبسوط اور مدلل خطبہ صدارت [illegible] فرمایا - دوسری جگہ کسی اور صفحہ پر درج ہے اور اس کے بعد مشاعرہ شروع [illegible] ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

[illegible] طلسم زندگانی ہے
[illegible] آسمانی ہے
یہاں تک [illegible] جناب بحر فانی ہے
لبوں پر مہر خاموشی لگا دی ہے ندامت نے
[illegible] مجھکو سرگرانی ہے

((جناب فرخ کانپوری))

خفا ہو کر وہ اُٹھ جانے کو جب زانو بدلتا ہے
سراپا معذرت ہوتا ہے جو آنسو نکلتا ہے

سلوک حسن و الفت ساتھ دونوں کے برابر تھا
مگر دل ان کا ٹھنڈا ہے کلیجہ میرا جلتا ہے

گداز دل بتوں میں میرے گریہ سے ہوا پیدا
یہ آنکھوں دیکھی ہے تیزاب سے پتھر پگھلتا ہے

کسی کا چھینا در پر نشیں بھی وہ تو لا حاصل
غرور حسن کہدیتا ہے کوئی راہ چلتا ہے

((جناب کلام بی - اے سہاور کانپوری))

یہیں دوزخ یہیں جنت یہیں اعراف حاصل ہے
وہ خود باطل ہیں جو کہتے ہیں دنیا نقش باطل ہے

مقام عشق میں تمیز این و آں کی مشکل ہے
یہاں ناقہ نہ مجنوں ہے نہ لیلےٰ ہے نہ محمل ہے

حسیں اس میں جمیل اسمیں ہزاروں نازنیں اسمیں
جسے دنیائے حسن و عشق کہتے ہیں مرا دل ہے

اولوالعزموں کو طوفاں حوادث کھیل ہوتا ہے
جو دوں ہمت ہے وہ خوابیدۂ آغوش ساحل ہے

((جناب سلیم ناطقی کانپوری))

اثر نیرنگ عالم کا بقدر ہوش ہوتا ہے
زمانہ جس کو جس کروٹ سلا دیتا ہے سوتا ہے

محبت میں فنا ہوتے کسی دل کو نہیں دیکھا
اُسی محفل میں ملتا ہے یہ جس محفل میں کھوتا ہے

خط تقدیر بگڑا، سانس اُکھڑی، مردنی چھائی
سہارا جس کا لیتا ہوں وہی تنکا ڈبوتا ہے

خدا جانے سجاتا ہے زمانہ رہگذر کس کی
غریبان وطن کے خون سے ذروں کو دھوتا ہے

((جناب شارق ایرایانی))

بہار آئی ہے کلیاں مست ہیں فطرت غزلخواں ہے
نظر کے سامنے تم کیا ہو کل دنیا گلستاں ہے

جہان دیر و کعبہ مبتلائے کفر و ایماں سے
ابھی انسانیت کے حسن سے محروم انساں ہے

گری پڑتی ہیں سجدے میں نگاہیں بادہ خوار کی
کہ میرے ساغر رنگیں میں عکس روئے جاناں ہے

مزہ جب ہے کہ شارق جامۂ ہستی بھی پارہ ہو
اُسے کیونکر جنوں کہئے جو محدود گریباں ہے

((جناب وفا شاہجہانپوری))

ہر اک ذرہ میں کعبہ ہے ہر اک گوشہ میں جنت ہے
مری نظروں میں اک ایسا ہی صحرائے محبت ہے

کہاں میری نگاہیں اور کہاں وہ جلوہ رنگیں
نظر آتا ہے جو کچھ سب فریب چشم حیرت ہے

ترنم بھر دیا ہے سینہ و دل کی فضاؤں میں
الٰہی آج کس کے ہاتھ میں ساز محبت ہے

کسی نے اک نگاہ والہانہ مجھپہ ڈالی تھی
وفا یاد آج تک مجھکو وہ تمہید محبت ہے

لارڈ ویول کی قابل تعریف جرأت

مہاتما گاندھی کو رہا کرنے میں ہز ایکسلنسی لارڈ ویول نے جس جرأت سے کام لیا ہے۔ وہ یقیناً اس عالمگیر جنگ میں اتحادی کی کامیابی کے لیے ایک اہم قدم تصور کیا جائیگا۔ جیسا ہم ابتک کہتے ہیں [illegible] اس کے کچھ معنی [illegible] کیونکہ ہز ایکسلنسی لارڈ ویول نے ایک ملکی رہنما اور [illegible] ماہر کی حیثیت سے بڑی شہرت حاصل کی ہے۔ اس موقع پر یہ قیاس کرنا کہ گاندھی جی کی رہائی کے سلسلہ میں حکومت نے جو قدم اٹھایا ہے۔ وہ واقعی کسی تبدیلی قلب یا تبدیلی پالیسی کا مرادف ہے۔ مشکل امر ہے۔

بہر صورت لارڈ ویول نے جو قدم اٹھایا ہے اور جس پر انہیں ہر طرف سے مبارکباد دی گئی ہے اسکی سیاسی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انگلستانی اخبارات نے رہائی پر جو تبصرہ کیا ہے۔ ان سب میں اسی ایک بات پر زور دیا گیا ہے کہ اس موقع سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیے اور ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تعلقات کو خوشگوار بنانے اور فیشزم اور [illegible] پیدا ہونیوالے تمام نتائج پر غور کرنے کے لیے ہندوستان کا مکمل اشتراک عمل حاصل کیا جانا چاہیے۔

ہمیں امید ہے کہ وہائٹ ہال اس سلسلہ میں دہلی سرکار کے کام میں مداخلت نہیں کرے گا۔ جیسا کہ مہاتما گاندھی کی رہائی پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر ایمری وزیر ہند نے کہا ہے کہ یہ معاملہ وائسرائے کے ہاتھوں میں ہے اور ان سے اس کا براہ راست واسطہ ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ وائسرائے کا کام اب زیادہ مشکل اور نازک ہو گیا ہے مگر اس بات کو لارڈ ویول سے زیادہ کون بہتر طرح جان سکتا ہے کہ غیر معمولی حالات میں جرأت اور پہل بڑی ضروری چیزیں ہیں۔ بعض اوقات ان اوصاف کی بدولت لڑائیاں فتح کی جاتی ہیں۔ امن کو فتح کرنے کے لیے بھی یہ اوصاف اتنے ہی مفید ہیں۔ اسلیے اس آزمائشی وقت میں سارے معاملہ کا بہت کچھ دار و مدار لارڈ ویول کے تدبر اور جرأت پر ہی ہے۔

ہمارے خیال میں لارڈ ویول سے جن باتوں کی توقع کی جا رہی ہے وہ یہ ہیں کہ اول تو کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبران کو رہا کر کے مہاتما گاندھی کے ہاتھوں کو مضبوط کریں اور پھر ایسا کرہ ہوائی تیار کریں جس میں تمام مسائل پر نئے زاویہ نگاہ سے بحث ہو سکے۔ انہیں زمانہ جنگ میں ہندوستان کی پوزیشن کی بھی وضاحت کرنی چاہیے۔ تاکہ کانگریسی لیڈران نظام حکومت میں مسلمان اور دیگر اقلیتوں کے تعاون کے ساتھ پوری طرح حصہ لے سکیں۔

لارڈ ویول کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ کرپس مشن کہاں اور کیوں ناکامیاب ہوا۔ اس وقت ہم اس ناکامی کے لیے کسی پارٹی کو مورد الزام ٹھہرانا نہیں چاہتے مگر تسلیم کیے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ کرپس مشن بہت سے ابہام کا شکار تھا۔ گذشتہ غلطیوں کے [illegible] ہیں تمام مسئلہ پر نئے سرے سے غور کرنا چاہیے۔ ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اندرونی اختلافات موجود ہیں اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ کانگریسی رہنما ان اختلافات کو متعلقہ اصحاب اور پارٹیوں کی مکمل تسلی کے مطابق دور کرنا چاہتے

ہیں۔ ہمیں اب تیزی کے ساتھ بدلنے والے زمانہ میں ایک دوسرے کے زاویہ نگاہ کو ہمدردی کے ساتھ سمجھنے کے لیے موافق کرہ ہوائی کی ضرورت ہے۔ لارڈ ویول جانتے ہیں کہ ہندوستان اور برطانیہ کے تعلقات زیادہ استوار اور خوشگوار بنانے کے لیے کسی ایسے واضح اعلان کی ضرورت ہے۔ جس میں ہندوستان کی آزادی پائی جاتی ہو۔ اسی قسم کی گفت و شنید گذشتہ پانچسال کے عرصہ میں ہوئی ہے۔ کانگریس کے رہنماؤں نے ہمیشہ قومی ڈیموکریٹک آزادی پر زور دیا ہے۔ یہ آزادی جنگ کے زمانہ میں فیشزم کے قلعہ کو مسمار کرنے کے لیے اتحادی قوموں کی جنگی کوششوں کے ساتھ ایک کڑی کا کام دیگی۔ اور امن کے زمانہ میں یہ آزادی بنی نوع انسان کی اس آزادی کے ساتھ کڑی کا کام دے گی۔ جس کے متعلق صدر امریکہ بار بار فرما چکے ہیں۔ لارڈ ویول نے ابتدا اچھی کی ہے اور ہمیں امید ہے کہ ابتدا انجام نہیں بن جائیگی بلکہ لارڈ ویول اپنے تدبر، ہمت، ارادہ اور جرأت کے ساتھ اپنے مقصد کے لیے اس ابتدا سے پورا فائدہ اٹھائینگے۔

---

۴ شاعر کو آزادی ہونی چاہیئے کہ وہ ایک جذبہ کو اپنے اندر پیدا ہونے اور بڑھنے دے اور پھر اپنی مخصوص بحر اور زمین میں (جس میں اُن کے جذبات پھوٹ رہے ہوں) اپنے ردیف و قوافی کا التزام کرتے ہوئے غزل کہہ کر لائے شاعری کسی مکتب میں مشق کرنے سے نہیں آتی اور اسی لیے مکتب کے قواعد اس پر عائد کرنا بیکار ہے۔

آجکل ہم ایک عبوری دور سے گذر رہے ہیں۔ زندگی اپنی ارتقائی منزلیں طے کرتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہے نئے نئے ارمان اور نئی نئی اُمنگیں دلوں میں پیدا ہو رہی ہیں۔ ان کے اظہار کے لیے اکثر پرانے اسالیب بیان کافی نہیں ہوتے۔ اس لیے نئے نئے اسالیب بیان اور پیرایہ ہائے اظہار کو بھی پیش کیے جانے کا موقع دینا چاہیئے۔

اس طرح آپ کا مشاعرہ گویا ایک ادبی اکیڈیمی کا کام کرنے لگے گا۔ جہاں ہر فن کار کو اپنا کارنامہ پیش کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ اور اس پر ارباب ذوق کا بے لاگ اور پُر خلوص تبصرہ اُس کے لیے مشعل ہدایت کا کام کرے گا۔

آخر میں میں تہِ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اپنی بزم سخن میں اظہار خیالات کا موقع عنایت فرمایا اور آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ شعرائے کرام کے اشعار خاموشی سے سُنکر اور سمجھ کر روحانی لطف اوٹھائیں اور داد دیتے وقت انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور ساتھ ہی ساتھ سنجیدگی اور متانت کا لحاظ بھی رکھیں جو آپ کی اس بزم کی امتیازی شان اور خصوصیت ہے۔

کی جھڑپ کے نتیجہ میں ایک ڈاکو مارا گیا۔ ابتک ۸ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

نئے میونسپل ممبر

میونسپل بورڈ کی ممبری سے لالہ چھنگا مل کے استعفےٰ دینے کی وجہ سے جو جگہ خالی ہوئی تھی اسکا الکشن ۱۲۔ مئی کو تھا جسمیں پنڈت بینی مادھو باجپئی ایڈیٹر ویر بھارت بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔

ہم اس کامیابی پر ان کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

کانپور بم کیس

کانپور کانسپریسی و بم کیس کی [illegible] سماعت ہوئی۔

اُمانند کو [illegible] مخبر نے ثبوت کی جانب سے جواب ہو گئے۔ مخبر نے بتلایا کہ وہ خود اس گروہ کا [illegible] اس کے بعد ایک جلسہ میں یہ طے ہوا کہ ۲۶۔ جنوری کو یوم آزادی منایا جائے۔ اور مختلف مقامات پر بم پھینکنا طے ہوا۔ لیکن کن مقامات پر بم پھینکے جائیں طے نہ ہوا تھا۔

مسٹر آر۔ این ور گورنمنٹ پلیڈر ثبوت کی جانب سے اور مسرس آر۔ ایف۔ بہادر جی ایم۔ سی چودھری سی۔ ایم۔ مشرا اور ناظر حسین ملزمان کی جانب سے پیش ہوئے۔

سرکاری حکایات

چونکہ دوکانداروں کو ان تھانوں کے اسٹاک کے اعداد دینے میں دشواری ہوتی ہے جن میں سے کچھ کپڑا فروخت ہو چکا ہو اسلیے یو۔ پی گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ صرف پورے تھانوں کے اعداد دیے جائیں۔

اعداد فیصدی کو چھوڑ کر ۵ فیصدی تک صحیح ہونا چاہیئے۔

پریس نوٹ ۴۴۳ میں کاٹن کلاتھ اینڈ کنٹرول آرڈر ۱۹۴۳ء کے الفاظ کے آگے۔

"بند کر دیا جائیگا" کے الفاظ بڑھائیں۔

ٹیکسٹائیل کمشنر صاحب نے صوبہ یو۔ پی۔ داخل کرنیکے لیے سوتی کپڑے کا کوٹا مقرر کرنا تجویز کیا ہے۔ کپڑے کا کوٹہ صوبہ کے تھوک بیوپاریوں کو جو کپڑے منگاتے ہیں ۱۹۴۰ء و ۱۹۴۱ء و ۱۹۴۲ء کے اعداد کی بنیاد پر مقرر کیا جائیگا۔

تمام رجسٹرڈ دوکاندار، کمیشن ایجنٹ فروخت کرنیوالے ایجنٹ جو اس عرصہ میں کپڑے کا بیوپار کر رہے ہیں انکو مقررہ فارم میں اسکا نقشہ بنا کر ۲۰ مئی ۱۹۴۴ء تک ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر کے پاس روانہ کرنا چاہیئے۔

کانگریسی گرفتار

بابو رام آزاد اور بابو ترویدی اگست ۱۹۴۲ء کے بعد سے غائب تھے پولیس نے ان لوگوں کو اوناؤ میں گرفتار کیا ہے۔

سزائیں

مسٹر مدن لال پراپرائٹر آنند الیکٹرک کمپنی پر بجلی کا تار کنٹرول کی قیمت سے زیادہ پر فروخت کرنے کے جرم میں ۴۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

رام نراین دوکاندار کپڑا کو غلط کیش میمو جاری کرنیکے الزام میں ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

پولیس میں گرفتار

تین پولیس کانسٹبل کو گورنمنٹ پیراشوٹ فیکٹری سے مال چرانیکے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

ڈیوٹی سے غیر حاضر رہنے کے الزام میں گیا سنگھ اور منو سنگھ کانسٹبل کو گرفتار کیا گیا ہے۔

سینک دل

سینک دل کے لیے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب ہوا پریسیڈنٹ بسنت لال، سیکریٹری گنگا پرشاد

پولیس اور ڈاکوؤں میں جھڑپ

جمعہ کو بہت سویرے سردیا نگر میں پولیس اور ڈاکوؤں میں ایک جھڑپ ہوئی جسمیں ایک ڈاکو مارا گیا اور ۸ آدمی زخمی ہوئے جسمیں ایک سب انسپکٹر بھی شامل ہیں۔ اسکی کہانی یہ بتائی جاتی ہے کہ ڈاکوؤں نے مسٹر گھنانند پاٹھک کو یہ لکھا کہ انکے مکان پر حملہ کیا جائیگا چنانچہ وقت مقررہ پر ڈاکو آئے اور پولیس بھی ہو گئی۔ ڈاکوؤں نے اینٹوں کے ٹکڑے پھینکے جسکے نتیجہ میں ۲ راہگیر اور ۵ پولیس کانسٹبل زخمی ہوئے جب پولیس نے ڈاکو کو قابو کے باہر پایا تو فائرنگ

اور شخصی کمزوری تقاضہ ہے کہ میں اس [illegible] شخصی پسندیدگی اور ناپسندیدگی کا [illegible] کیا جا سکتا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ جس قسم کے آجکل ہوتے ہیں مجھے ان سے سخت نفرت ہے۔ ہماری معاشرتی زندگی اتنی بے رنگ اور پھیکی ہے کہ اسکی کمی کا تدارک ہنگامہ آرائی سے کرنے لگے ہیں۔ بقول غالب۔ ؎

ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق
نوحۂ غم ہی سہی، نغمۂ شادی نہ سہی!

چنانچہ مشاعرہ کو بھی ہنگامہ آرائی کا ایک ذریعہ بنا لیا گیا ہے۔ چونکہ عام طور پر ہم اُس نشاط زندگی سے بے بہرہ ہیں جو ایک تندرست اور صحیح دماغ رکھنے والی قوم کے حصہ میں آتا ہے۔ ورزش اور مردانہ کھیل ہمیں پسند نہیں، اسلیے مجبوراً مشاعروں ہی میں سمجھا جاتا کہ ہم اپنے چھیچھڑوں کی ورزش [illegible] مشاعروں کے افادی پہلو [illegible] گفتگو کی جاتی ہے اُ[illegible] کا ذریعہ قرار دیا جاتا [illegible] منعقد ہوتا ہے تو یہ تمام بلند مقاصد یکسر فراموش کر دیے جاتے ہیں اور پھر صرف ایک چیز باقی رہ جاتی ہے ——— طوفان بدتمیزی!

مجھے اکثر یہ دیکھکر افسوس کے علاوہ تعجب بھی ہوتا ہے کہ مشاعروں میں سامعین جس بد مذاقی کا ثبوت دیتے ہیں اُس کے باوجود اچھے شعرا کس طرح ایسے مشاعروں میں شرکت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ مشاعرہ کی کامیابی کا سارا انحصار سامعین کی خوش مذاقی پر ہوتا ہے اگر سخن فہم اور سخن شناس نہ ہوں تو شاعر کو اپنا کلام سنانے میں کیا لطف آسکتا ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ شاعر اپنے نازک حسیات اور اپنے لطیف جذبات کی تشہیر ایسے کور ذوق اشخاص کے سامنے کیونکر گوارا کر سکتا ہے جو صرف خوش گلو ہونے ہی کو شاعری کا سب سے بڑا کمال سمجھتے ہیں اور ایسے مشاعروں کی صدارت نہ صرف ادبی مذاق کے لحاظ سے بلکہ خودداری کے جذبہ کے تحت بھی کسی سنجیدہ مزاج انسان کو گوارا نہیں ہو سکتی۔

اپنی اس شخصی کمزوری کے باوجود جس کی بنا پر عام مشاعروں سے کنارہ کش رہتا ہوں اجس بات نے مجھے آپ کی بزم سخن کی صدارت قبول کرنے پر مجبور کیا وہ میرے کرمفرما جناب خواجہ عبدالسلام صاحب کے پُر خلوص اصرار کے علاوہ یہ احساس اور یقین بھی تھا کہ آپ کے مشاعرے ان دوسرے عام مشاعروں سے مختلف ہوتے ہیں اور آپ اس بات کا التزام کرتے ہیں کہ سامعین سخن فہم اور صحیح قسم کے لوگ ہوں۔ اس احساس اور یقین کی بنا پر میں اپنے چند خیالات کا اظہار آپ کے سامنے کرتا ہوں۔

مشاعروں کا جواز آجکل یہ پیش کیا جاتا ہے کہ ان سے اُردو زبان کی ترویج میں مدد ملتی ہے

[illegible] کی خدمت [illegible] سخن سنجوں [illegible] پر ہونا چاہیئے۔ جہاں فن کو فن کی حیثیت سے پرکھا جائے اور ہر جوہر قابل کی ہمت افزائی کی جائے۔

مجھے آپ کے دعوت نامہ میں یہ دیکھکر بڑی مسرت ہوئی کہ آپ نے گو روایتی طور پر مصرعہ طرح ؎

وہ کہتے ہیں مرا دل ہے میں کہتا ہوں مرا دل ہے

رکھا ہے، لیکن قوافی کے انتخاب کے بارہ میں شعرا کو کافی آزادی دیدی ہے اور دل منزل وغیرہ کے علاوہ گلستان بیابان، غم کم، محبت غربت، نشیمن مدفن وغیرہ قوافی کی بھی اجازت دے [illegible] الفاظ دیگر صرف بحر اور ردیف [illegible]

[illegible] سخن کی حیثیت سے میں غزل کا مخالف نہیں ہوں بلکہ پرستار ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ غزل سے بہتر کوئی اور ایسی صنف سخن نہیں جس کے ذریعہ ایک شاعر اپنے مختلف جذبات کا اظہار کر کے اپنی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو واضح کر سکے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ مشاعرہ میں ردیف و قوافی کا التزام کر کے ہم اس صنف سخن کو بہت نقصان پہونچاتے ہیں۔ میرے عرض کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ غزل میں ردیف و قوافی ضروری نہیں ہیں۔ یہ ضروری ہیں اور بیحد ضروری ہیں۔ لیکن مشاعرہ کے مروجہ آداب کے مطابق کسی پرانی غزل کا ایک مصرعہ لے کر اُس پر بالقصد غزل کہنا اور قافیہ پیمائی کرنا میری رائے میں روح شعر کے منافی ہے۔ ہمارا مشاعرہ گویا ایک طرح کا امتحان مقابلہ ہوتا ہے جس میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ ایک قافیہ کو کس نے سب سے اچھا باندھا۔ اس طرح سے یہ مقابلہ گویا ایک زباندانی کا امتحان ہو کر رہ جاتا ہے (مجھے یہ ماننے میں اصلاً تامل نہیں کہ اس سے ایک حد تک زبان کی خدمت بھی ہوتی ہے) مگر شاعری جو یکسر جذباتی اور وجدانی چیز ہے اُسے ان پابندیوں سے سخت نقصان پہونچتا ہے۔ شاعر کے بہت سے لطیف اور نازک جذبات ایسے بھی تو ہوتے ہیں جو مروجہ زبان اور مشاعروں کی پابندیوں کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ اور محض اسلیے اظہار سے محروم رہ جاتے ہیں کہ آپ فن کار کو اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ وہ اپنا پیرایۂ اظہار اختراع کر لے یا ڈھونڈھ کر نکالے اس کے علاوہ مصرعۂ طرح کو غزل کہتے وقت ہمارے پیش نظر صرف ایک پیرایۂ اظہار اور گنتی کے قوافی رہتے ہیں۔ لازمی طور پر نفس شعر سے زیادہ ہم شاعری کے خارجی پہلو پر زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ جس کا افسوسناک نتیجہ زیادہ تر صورتوں میں یہ ہوتا ہے کہ چند متعین قافیوں میں ہم وہی پرانے مصنوعی جذبات ٹھونس ٹھانس کر رکھ دیتے ہیں اور ایسی غزلوں میں بہت کم جذبات ایسے ہوتے ہیں۔ جنکو شاعر نے واقعی طور پر اپنی ذات میں محسوس کر کے نظم کیا ہو۔ میرے نزدیک شعر وہی ہے جو :۔ "از دل خیزد و بر دل ریزد"

... سہارا ہے



ہمارے ہوائی جہاز آسمان سے بم برساتے ہیں اور انکے گرتے ہی زمین پر جگہ جگہ آگ جل اٹھتی ہے۔ اس آگ کو بجھانا کا بھار دوسرے والوں پر ہے اسلئے انکا کام سخت ہی نہیں بلکہ خطرناک بھی ہے۔ پبلک کی حفاظت کا محکمہ یعنی آگ بجھانیوالے دستہ کا تو نام ہی نہیں جانتے۔ اور اپنے سخت کام کرنیوالے زندگی میں چائے کو نہیں چھوڑتے۔ ملک کی حفاظت کرنیوالا اچھی طرح جانتا ہے کہ چائے صرف تسکین ہی نہیں دیتی بلکہ اس سے تقویت اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ آگ سے کھیلنے والوں کو خوشی اور ہمت والی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آگ میں بھی انکے قدم جمے رہتے ہیں۔ آگ بجھانے والوں سے سبق حاصل کیجئے۔ اور چائے ہی پیجئے یہ وقت پڑنے پر سہارا دیتی ہے۔

بُرے وقت کا ساتھی

ہندوستانی چائے

انڈین ٹی مارکیٹ ایکسپینشن بورڈ کی طرف سے شائع کیا۔ 1 K 103



مہاتما گاندھی بمبئی پہونچگئے

بمبئی ۱۱- مہاتما گاندھی مع اپنے عملہ کے بذریعہ پونا میل بمبئی پہونچگئے- بھیڑ سے بچنے کیلئے جو کہ دادر اسٹیشن پر اکٹھی ہو گئی تھی- ٹرین کو تانگیوں کراسنگ کے پار ٹھہرا لیا گیا اور وہاں مہاتما جی اُتر گئے- وہاں مسٹر نگین داس، ڈاکٹر میئر بمبئی- شری بیت بھولا بھائی ڈیسائی- شانتی کمار، مرارجی- سوامی آنند اور مسٹر دیو داس گاندھی اور متعدد دوستوں نے آپکا استقبال کیا-

میونسپل انتخابات نومبر میں ہونگے

ہز اکسلنسی گورنر یو- پی نے صوبجات متحدہ کے تمام میونسپل بورڈ (باستثنائے غازی پور، نجیب آباد، سورن- مراد آباد- آگرہ، ہردوار، مرزا پور، بلیا- برنیدا باد، منسوری اور نینی تال)

میونسپل بورڈ کانپور مدعی

بنام- مظفر علی خاں ولد منور خاں قوم مسلمان ساکن مکان نمبر $\frac{۱۲۳}{۱۳۹}$ ٹپکا پور کانپور مدعا علیہ

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان میونسپل بورڈ ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مرہونہ کے درخواست گذرانی ہے- لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۲۰ مئی ۱۹۴۴ء کو واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام مقرر ہوئی ہے-

آج تاریخ ۹- ماہ مئی ۱۹۴۴ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا-

بحکم راجپال سنگھ منصرم

(مہر عدالت) عدالت منصفی شہر کانپور

مسٹر بی بی سنگھ کی اپیل کا فیصلہ

لکھنؤ- ۵- مئی- اودھ چیفکورٹ کے جج اور مسٹر جسٹس غلام حسن نے آج مسٹر بی بی سنگھ سابق سکریٹری حکومت یو- پی کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا جو انھوں نے اپنی سزا کے خلاف دائر کی تھی- عدالت نے فیصلہ میں لکھا ہے کہ لاش کو ٹھکانے لگانے کے متعلق زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کے ماتحت الزام ثابت نہیں ہو سکا اور پانچوں ملزموں کو جن میں مسٹر بی بی سنگھ ٹھاکر بھنور سنگھ- گوربخش سنگھ- فقیرے اور مفتو شامل ہیں بری کر دیا- عدالت نے زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند (اقدام قتل) مسٹر بی بی سنگھ کی اپیل خارج کر دی اور سزا برقرار رکھی، لیکن سزا کی میعاد گھٹا کر اتنی کر دی جتنی کہ وہ بھگت چکے ہیں-

مسٹر بی بی سنگھ کو سیشن جج لکھنؤ کی عدالت سے زیر دفعہ ۳۰۴ چھ سال قید کی سزا دی گئی تھی مسٹر بی- بی سنگھ کو ۳۱- مئی ۱۹۴۳ء کو ان کی ملازمہ مسٹر بیبیا کے قتل کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا

مسٹر بی بی سنگھ پریوی کونسل جائینگے

لکھنؤ- ۷ مئی- مسٹر بی بی سنگھ جمعہ کی شام کو ڈسٹرکٹ جیل سے رہا ہو گئے- وہ کل رات کو الہ آباد روانہ ہو گئے- جہاں سر تیج بہادر سپرو سے مشورہ کرنیکے بعد پریوی کونسل میں چیفکورٹ کے فیصلہ کے خلاف اپیل کرینگے جسمیں انکی سزا بحال رکھکر تخفیف کر دیگئی ہے-

...ہ کی بنا پر کیا گیا ہے- رہائی تاریخ ۶- مئی کو ۸ بجے صبح کے وقت عمل میں آئی ہے-

اور میرا بہن بھی نظر بند تھیں- پندرہ منٹ کے بعد انھیں بھی رہا کر دیا گیا-

چھت میں چپکے رہتے ہیں یہ
جس طرح سے چھپکلی
یا کوئی سہما ہوا چمگادڑ آوارہ گرد
سیلونوں میں نیکروں کی ڈھونڈھ لو
خالی نہیں ان سے کتاب
اس کی جلدیں
کاپیاں
کالروں میں شیروانی کی رہا کرتے ہیں یہ ذات شریف
گر کسی کے سر میں سودا دیکھنے کا ان کے ہو
کرسیوں کی جالیوں میں دیکھ لو
ساڑیوں میں دیکھ لو۔
چادروں میں
بستروں میں
نیکروں میں بھی گھسے دیکھو گے تم
روٹیوں میں بھی کبھی مل جائیں گے۔
کیتلی میں چائے کی۔
سچ سمجھ لو
گھر کے اندر جوتے ہیں مرے

وہ نئے ہوں یا پرانے
سب میں ہیں
دیکھنے میں کسقدر معلوم یہ ہوتے ہیں نیک
لیکن بڑے حضرت ہیں یہ
ان پہ بجلی گر پڑے
یا کوئی بم!

وائسرائے نے رہائی کا حکم دیا

لندن ۷- اپریل- سرکاری حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ مسٹر گاندھی کو وائسرائے نے اپنی ذمہ داری پر رہا کیا ہے- وائسرائے نے اپنے اس ارادے سے دفتر ہند کو پہلے ہی مطلع کر دیا تھا- وزیر ہند اور دیگر ارکان وزارت نے اُن سے اتفاق کیا- مسٹر ایمری سے جب دریافت کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ وائسرائے کو اختیار تھا اور یہ کارروائی وائسرائے نے اپنی ذمہ داری پر کی ہے۔

جناب عالی یہ ہار میری ہی دوکان سے گیا تھا۔

لینی ٹن نے پوچھا۔ "اسکی قیمت کیا ہے؟"

میں نے اسے ڈھائی ہزار پاؤنڈ میں فروخت کیا تھا۔ اگر آپ مجھے ٹھیک ٹھیک بتا دیں کہ یہ ہار آپ کے پاس کہاں سے آیا تو میں سوا دو ہزار میں خرید سکتا ہوں۔

اب مو سیو لینی ٹن کو یقین ہو گیا۔ اس نے کہا: اچھی طرح دیکھ لیجئے۔ میں اب تک یہی سمجھ رہا تھا کہ یہ ہار نقلی ہے"

جوہری نے پوچھا۔ "آپ کا نام کیا ہے؟"

میرا نام لینی ٹن ہے۔ میں ہوم سیکرٹری کے دفتر میں ملازم ہوں۔ نمبر ۳۶ ٹیوڈے مرلش میں میرا جائے قیام ہے"

جوہری نے رجسٹر نکال کر دیکھا۔

ٹھیک ہے یہ ہار مسز لینی ٹن کے پاس ۳۶ ٹیوڈ مرلش کے پتہ پر ۳۰ جولائی ۱۹۲۶ء کو بھیجا گیا تھا۔ دونوں ایکدوسرے کا منہ تکنے لگے۔ جوہری نے

...طرف سے بدلحاظی ... یہاں چھوڑا ابھی تو نہیں جا سکتا ... پہن کر گھر سے نکل پڑا- آسمان پر بادلچھائے ہوئے تھے- تفریح پسند، بیکار لوگ جیبوں میں ہاتھ ڈالے گھوم رہے تھے- لینی ٹن نے انھیں دیکھ کر اپنے دل میں کہا- دنیا میں دولت دولت بڑی چیز ہے، اگر میں دولتمند ہوتا-

اتنے میں اسے بھوک لگی جیب ٹٹولی تو ایک پنس بھی نہیں تھا- معاً ہار یاد آیا، سوا دو ہزار پاؤنڈ سوا دو ہزار پاؤنڈ تو بہت ہوتے ہیں،

جلدی جلدی قدم بڑھاتا ہوا وہ جوہری کی دوکان کی طرف چلا- دوکان میں داخل ہوتے ہی جوہری نے لینی ٹن کو عزت اور احترام کے ساتھ بٹھایا۔

جناب عالی! میں نے اچھی طرح ...

جاپان کے بحری سپہ سالار کی ہلاکت

نیویارک ۵- مئی- جاپانی سرکاری خبر رساں ... اعلان کیا ہے کہ جاپانی بیڑہ کے افسر اعلیٰ امیر البحر ... ۵۹ سال میں ایک ہوائی جہاز میں ہلاک ہو گئے ... دشمن نے ایک معرکہ میں تباہ کیا تھا- امیر البحر ... بجائے جاپانی بیڑہ کا افسر اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے-

رویٹر ایجنسی کا بیان ہے کہ اس سے پہلے ... میں بھی جاپانی خبر رساں ... معلوم کیوں امیر ... اپنے ...

No. 2? 27th MAY 194?

ترکی میں انگریز اتحاد کے خلاف ... خفیہ جماعت

جمہوریۂ ترکی میں ایک ... انقلاب کے لئے ...

... کا نامہ نگار لندن کے مطلع کرتا ہے کہ ترکی میں ایک خفیہ جماعت کی موجودگی کا علم ہو کر یہاں زبردست سنسنی پھیل گئی ہے۔ یہ جماعت خفیہ حیثیت میں شاخ در شاخ صورت میں تمام ملک کے اندر پھیلی ہوئی ہے۔ اس کا پتہ انقرہ کے ایک مظاہرہ کے بعد پولیس نے نکالا ہے۔ جو اب سے دو ہفتہ پہلے کیا گیا تھا۔ دستاویزات موصول شدہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تنظیم ۱۹۳۶ء میں قائم ہوئی تھی اور اس کا زیادہ تر رجحان نازی کارگذاریوں کی طرف تھا۔ لیکن ترکی وطنیت کے ماتحت اس انجمن کے ممبران کا نشان بھورا بھیڑیا ہے اور ممبر بغیر حلف ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ تھے۔ یہ ترکی جمہوریہ کے موجودہ دستور العمل کو اپنی خواہشات کے مطابق بدلنا چاہتی تھی۔ ترکوں کی عام اور روزمرہ زندگی کو قومی اصول پر قائم رکھنے کی خواہشمند تھی اور اس انجمن کا ارادہ تھا کہ یہودیوں، غیر مسلموں اور ہر اُس طبقہ کے خلاف جو ترکی نسل سے نہیں ہے ایک شدید جنگ جاری کرے اور ان علاقوں پر قبضہ کرے جو ترکی النسل لوگوں سے آباد ہیں۔ لیکن جمہوریہ ترکیہ کے لوگ اس میں شامل نہیں ہیں۔ اس انجمن کے ارکان میں ہر طبقہ اور ہر خیال کے لوگ موجود ہیں۔ زیادہ تعداد یونیورسٹی کے پروفیسران، طلباء اور ہائی اسکول کے اساتذہ پر مشتمل ہے۔ زیادہ تر لوگ وہ ترک ہیں جو روس سے ترک وطن کر کے اناطولیہ وغیرہ میں آباد ہوئے ہیں۔

اس امر کا شدت کے ساتھ شبہ کیا جاتا ہے کہ اس انجمن کی امداد پر نازی روپیہ کام کر رہا تھا۔ اور اسی کے اصول پر کاربند ساری تنظیم کاربند تھی۔ یہ انجمن ایک مسلسل مہم انگریزی ترکی اتحاد کے خلاف جاری کئے ہوئے تھی۔ نیز روس کے خلاف بھی تھی۔ زیادہ کارروائیاں جرمن پانچویں کالم کی تائید میں تھیں۔

استنبول، انقرہ اور دیار بکر تک بہت سے مقامات میں اس کے ممبر پھیلے ہوئے تھے جن کی عام گرفتاریاں جاری ہیں اور بہت بڑی تعداد حکومت نے نظربند کر دی ہے۔ اس انجمن کا صدر دفتر استنبول میں تھا۔ جہاں ۱۹۴۰ء سے مارشل لا جاری ہے۔ اس جماعت کے اعلیٰ کارکنوں پر استنبول کی عدالت میں فوجی میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

ترکی اخبارات کی رائے

احمد امین یلمان اخبار وطن میں لکھتے ہیں:۔ ترکی کروم کا جرمن بھیجا جانا بالکل بند کر دیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ اور ترکی وزیر خارجہ کا بیان ایک بین الاقوامی اہمیت کی چیز سمجھا جا سکتا ہے جیسا کہ منمنہ اوغلو نے کہا ہے۔ ... اتحادیوں کی رضامندی سے بھیجا جاتا تھا۔ لیکن جب ہمارے اتحادیوں اور اتحادیوں کے ساتھیوں کا خیال ... سمجھنے لگے کہ جو ترکی کروم جرمنی جاتا ہے وہ ایک ایسا حربہ ہے جس سے اتحادیوں کے سپاہیوں ... جاتے ہیں تو ہمارا یہی فرض ہوا کہ اپنے اتحاد کا پاس کریں اور کروم بھیجنا بند کر دیں۔ ہم تقاضائے دوستی ... مجبور تھے۔ اور ہم اپنی جمہوری حکومت کو اس فیصلہ پر مبارکباد دینے پر مجبور ہیں۔

اس مضمون پر تبصرہ کرتے ہوئے فالح رفقی عطے اخبار اولوس میں لکھتے ہیں۔ ترکی وزیر خارجہ نے اپنی تقریر میں بیان کیا ہے کہ کس طرح دوسرے ملکوں کے ساتھ ہمارے قدرتی سیاسی تعلقات پر ۱۹۳۹ء سے ہمارے اور برطانیہ کے اتحاد کا اثر پڑا ہے۔ متعدد نازک حالات میں جو جو انتہائی مشکل مواقع ہمیں پیش آئے۔ ان میں بھی ہم نے حتی الامکان وہ سب کچھ کیا جو ہمارے اتحاد کی شرائط پورا کرنے کے لئے ضروری تھا۔ (حکومت ترکی)

ہندوستانی سپاہیوں اور عراقیوں کی کشتی

لندن۔ بذریعہ بحری تار) شاہی عراقی اسپورٹنگ کلب نے حال ہی میں ہندوستانی فوج کی ٹیم کو چھ کشتیوں میں لڑ کے ہرایا ہے۔ لیکن مقابلہ قریب قریب برابر کا رہا۔ ہندوستانی فوج کی ٹیم ان فوجیوں پر مشتمل تھی جو بغداد کے علاقہ میں متعین ہیں۔ یہ دنگل باقاعدہ مشرقی انداز میں اسکاؤٹس پر پچھلے چہار شنبہ کو ہوا تھا۔

دنگل دیکھنے کے لئے ہزاروں تماشائی آئے جن میں عراق کے ریجنٹ اور پی۔ اے۔ آئی فورس کے جنرل افیسر کمانڈنگ انچیف سر ادبقر آسنخ بھی شامل تھے۔ دنگل سے جو نقد رقم جمع ہوئی ہے۔ وہ برطانیہ میں حملہ کا شکار ہونیوالوں کی امداد کیلئے عراق فنڈ کو اور ہندوستانی فوج کی بہبودی کیلئے فنڈ کو دیجائیگی۔

کون آرہا ہے حسن کا طوفاں لئے ہوئے — عارض میں جلوۂ مہ تاباں لئے ہوئے

... — شانوں پہ ایک ابر پریشاں لئے ہوئے

... کیسۂ شام برشگال — عارض کی تہ میں صبح بہاراں لئے ہوئے

... — ... پریشاں لئے ہوئے

بے قید جمال و خندۂ عاشقی! — ... واں لئے ہوئے

دامانِ نادریدہ و بندِ قبائے چست — درسِ جنوں و چاک گریباں لئے ہوئے

نظروں میں طائرانِ سبک سیر پرفشاں — آنکھوں میں آہوانِ گریزاں لئے ہوئے

چہرے سے پھوٹتی ہوئی کرنیں شباب کی — سینے میں ایک مہرِ درخشاں لئے ہوئے

کیفیتیں جبیں میں طلوع و غروب کی — انوارِ صبح و شامِ بہاراں لئے ہوئے

قشقے کی چھوٹ جسم کے نازک خطوط میں — قوسِ قزح کے رنگِ فراواں لئے ہوئے

ہونٹوں میں سرخیاں بھرے لعلِ مذاب کی — رخسار میں شراب کا طوفاں لئے ہوئے

سانسوں کے جزر و مد میں چھپائے کسیکا بھید — جذبات میں تلاطمِ پنہاں لئے ہوئے

آئی ہوئی سی ہونٹوں پہ رہ رہ کے دل کی بات — آنکھوں میں ایک عذرِ گریزاں لئے ہوئے

ہلچل میں ولولوں کی خجل عصمتِ خیال — چہرے میں ایک شمعِ فروزاں لئے ہوئے

ناگفتہ حرفِ شوق کا پرتو جبین پر — آنکھوں میں نور و عدہ و پیماں لئے ہوئے

ہر ہر قدم پہ تازہ قیامت بپا کئے — ... ایک حشرِ خراماں لئے ہوئے

آمد کسی کی اور یہاں حشرِ دلبری

اُٹھو سرود ... دلِ نوجواں لئے ہوئے

پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کی تقریر

(لندن - ۲۴ - مئی) "ہم نے ٹرکی سے جو اُمید لگائی تھی کہ وہ دلیری کے ساتھ فروری یا مارچ میں لڑائی میں شامل ہو جائیگا - یا کم از کم ہوائی حملوں کے لئے ہمیں ہوائی اڈے دے دیگا - وہ اُمید جاتی رہی"۔

ان الفاظ کے ساتھ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چرچل نے آج پارلیمنٹ میں غیر ملکی معاملات پر بحث کا افتتاح کیا - مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ اتحادیوں نے بڑے افسوس کے ساتھ ٹرکی کو مسلح کرنے کا پروگرام ترک کر دیا ہے - اتحادی بغیر ٹرکی کے لڑائی میں فتح حاصل کر سکینگے لیکن اگر ٹرکی لڑائی میں شامل ہو جاتا تو ہمیں اس سے کافی امداد ملتی۔

اٹلی کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے، مسٹر چرچل نے کہا کہ ہمیں پوری اُمید ہے کہ شہر روم کو تباہی سے بچایا جائیگا - ہمیں نئی اطالوی حکومت پر پورا اعتماد ہے مگر اس کو اور زیادہ طاقتور بنانے کی ضرورت ہے - وہ اتحادیوں کی ہر ممکن طریقہ سے امداد کر رہی ہے - اتحادی اٹلی کی فوجوں کو مسلح کرنیکی پوری کوشش کر رہے ہیں - اطالوی سمندری بیڑہ زبردست امداد کر رہا ہے - اطالوی ہوائی بیڑہ بھی خوب لڑ رہا ہے - مسٹر چرچل نے یہ بات واضح کر دی کہ جن ملکوں کے ساتھ ہماری لڑائی رہی ہے وہاں ہم فاسسٹ حکومت قائم نہیں ہونے دیں گے۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ اسپین والے اتحادیوں کے ساتھ نہایت دوستانہ برتاؤ برت رہے ہیں - اسپین نے اتحادی قوموں کے کاز کی اس وقت بڑی زبردست خدمت کی ہے - مجھے ان لوگوں کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے جو حکومت اسپین کو برا بھلا کہتے ہیں یا اسکی توہین کرتے ہیں - مجھے اُمید ہے کہ اسپین کے ساتھ ہمارے تعلقات بہتر ہوتے چلے جائیں گے۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ اٹلانٹک چارٹر رہنمائی کرنیوالا سائن بورڈ ہے - یہ کسی صورت سے بھی اتحادیوں کو جرمنوں کے مستقبل کے بارے میں پابند نہیں کرتا - اس کے ذریعہ [illegible] سے ہتھیار ڈالنے کے لیے نہیں کہا گیا [illegible] غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے کے اصول پر عمل کیا جائے گا - جہانتک نازی جرمنی اور جاپان کا تعلق ہے - اس قسم کا کوئی سوال نہیں ہے کہ جرمنی کے ساتھ اس قسم کی کوئی گارنٹی کی جائے کہ اس کے علاقہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی - اگر یوروپ کے تحفظ کے لیے جرمنی کی حدود میں تبدیلی کی ضرورت پڑی تو ضرور کی جائیگی - ہم اپنے سابقہ تجربہ کی بنا پر ہم ایسی کوشش کریں گے کہ ہمارے بچوں کو اس قسم کی لڑائیوں کی تباہ کاری کا منہ نہ دیکھنا پڑے۔

سپاہی مشترکہ کارروائیوں کے لیے متحد ہیں - یہ فوجیں تازہ ترین اور اعلیٰ درجہ کے ان جنگی ہتھیاروں سے مسلح ہیں جو اتحادی قومیں مشترکہ طور پر تیار کر رہی ہیں - یہ نازیوں اور جرمن جنگی مشین کے خلاف اپنی زبردست قوت کا مظاہرہ کرنے کے لیے بالکل تیار ہیں - ہماری امریکی فوجیں ہر محاذ جنگ پر برطانیہ - فرانس - ناروے - پولینڈ - زیکوسلاویکیہ اور نیدرلینڈ اور دیگر اتحادیوں کی فوجوں کے شانہ بشانہ لڑیں گی - سمندر میں ہزاروں جنگی جہازوں پر اتحادی جھنڈے لہرائیں گے - ہوا میں رائل ایر فورس کے جہاز امریکی جہازوں کے ساتھ ملکر کام کریں گے - ان تمام کارروائیوں میں امریکہ ایک ساتھی کی حیثیت رکھتا ہے جو اُدھار پٹہ اور عوض اُدھار پٹہ سے بہت مضبوط ہو گیا ہے - اُدھار پٹہ کے ذریعہ ہم نے اس امر کو یقینی کر دیا ہے کہ اتحادیوں کے ہر سپاہی کو دشمن کے خلاف پوری طرح سامان مہیا ہوتا رہتا ہے اور عوض اُدھار پٹہ کے ذریعہ اتحادیوں کی طرف سے امریکی فوجوں کو سب طرح کا سامان مل رہا ہے - مشرقی یوروپ میں محاذ پر بھی امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے روسی فوجوں کو برابر سامان ملتا ہے گا مشرق بعید اور پیسفک میں نیوگنی میں ہمارے حملے اور برما میں ہماری سرگرمیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ ہم جاپان کے خلاف لڑائی کے اختتام تک انتظار نہیں کریں گے - چین کو بھی حتی المقدور امداد دے رہے ہیں۔

بمبئی کے نو ملوں پر قبضہ

(بمبئی ۲۴ - مئی) آج ایک پریس کانفرنس میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت ہند نے چور بازار کے خلاف ایک نئی مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے ٹیکسٹائل کمشنر نے بمبئی کی نسری رام ملز اور میکسر یا ملز کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے اور ان کو چلانے کے لیے ایک کنٹرولر مقرر کر دیا ہے - اس کے علاوہ سات اور ملوں کی پیداوار بھی حکومت اپنے قبضہ میں لے لی ہے ان میں جو کپڑا تیار ہو گا وہ ٹیکسٹائل کمشنر کے حکم کے مطابق تقسیم کیا جائیگا - ان ملوں میں بمبئی کی پانچ ملیں جو یونائٹیڈ انڈیا ملز کے نام سے مشہور ہیں اور احمد آباد کی دو ملیں میسوری اور لال ملز شامل ہیں۔

صوبجاتی حکومتوں سے درخواست کی جا رہی ہے کہ چور بازار کے خلاف مہم میں پورا پورا تعاون کریں - حکومت ہند نے تہیہ کر لیا ہے کہ چند آدمیوں کی وجہ سے ان کی کوششیں بیکار نہ جائیں۔

مسٹر ڈبلیو - ایس - اے - حیدری، سکریٹری اور مسٹر ایچ - ایم - پٹیل جائنٹ سکریٹری سول سپلائی ڈپارٹمنٹ حکومت ہند نے ایک پریس کانفرنس میں تبلایا کہ حکومت ہند نے چور بازاروں کے خلاف نئی مہم شروع کرنے کے لئے کیا کیا کارروائی کا فیصلہ کیا ہے - مسٹر حیدری نے کہا کچھ لوگوں کا یہ بیان کرنا کہ ملک کے اندر کافی کپڑا نہیں ہے بالکل غلط ہے - ملک کے اندر اس وقت ضرورت سے زیادہ کپڑا موجود ہے حکومت ملوں اور تھوک فروشوں کی کڑی نگرانی کر رہی ہے

صدر روزولٹ کا اعلان

(واشنگٹن، ۲۴ - مئی - بحری تار) امریکہ کی کانگریس کے نام اُدھار پٹہ کے متعلق خط لکھتے ہوئے صدر روزولٹ نے یوں لکھا ہے:-

"اتحادی فوجیں اب جرمن مقبوضہ یوروپ پر مغرب جنوب اور مشرق کے اتحادی اڈوں سے نئے اور سخت حملے کرنے ہی والی ہیں - بہت سی قوموں کے

[illegible] بورڈ [illegible] ۱۲ مسلم [illegible] بورڈ کے لیے مقرر کرنے [illegible] ہوا - اور بورڈ نے شہر کی [illegible] ۵۰ ممبران کی تعداد مقرر [illegible] درخواست کرنے کا فیصلہ [illegible] اس کے بعد وارڈوں کی تقسیم [illegible] رپورٹ [illegible] اعتراض کیا کہ سب کمیٹی کو اپنی سب کمیٹی بنانے کا اختیار نہیں ہے -

بابو دوارکا پرشاد سنگھ کی تحریک پر یہ [illegible] آئندہ کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔

۲۳ - مئی کو بورڈ کا [illegible] جلسہ رائے رامیشور پرشاد باگلا کی صدارت میں ہوا اور وارڈوں کی تقسیم کی کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی۔

چودھری مہیشوری پرشاد نگم نے تجویز کیا کہ جوہی نوٹیفائڈ ایریا کو شامل کر کے غیر مسلم حلقہ انتخاب کی تعداد ۲۰ ہونا چاہیئے۔

مسٹر ایچ - ایم - سمیع نے تجویز کیا کہ مسلمانوں کے لیے ۱۲ وارڈ ہونا چاہیئے۔

مسٹر ایس - ایم رضا نے کہا کہ شیعہ لوگوں کی شکایات کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا - اور مسلم وارڈوں میں ترمیم کرنا تجویز کیا۔

مسٹر آر - بی - سنگھ اور مسٹر زیدی نے کچھ وارڈ سازی میں ترمیمات پیش کیں - لیکن چودھری مہیشوری پرشاد نگم اور مسٹر ایچ - ایم سمیع کی تجویزوں کو بورڈ نے منظور کر لیا۔

میونسپل الیکشن بورڈ

میونسپل بورڈ کے انتخابات میں حصہ لینے کے لیے ایک بورڈ مقرر کیا گیا ہے جس میں ڈاکٹر مراری لال، مسٹر بدھو لال مہروترا - سید بشیر الدین احمد - بھگت دیال داس اور مہاشے کاشی ناتھ بابا شامل ہیں۔

یہ بورڈ کانگریس کے نام پر انتخابات کا انتظام کرے گا۔

میونسپل انتخابات

کانپور میونسپل بورڈ کے عام انتخابات ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۴ء کے شروع میں ہوں گے - اور ووٹروں کی فہرستیں تیار کی جا رہی ہیں۔

پبلک کو چاہیئے کہ وہ کلرکوں کے دریافت کرنے پر صحیح اطلاعات بہم پہونچائیں تاکہ ووٹر لسٹ صحیح تیار ہو سکے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

۲۵ - مئی کو مسٹر مان سنگھ سی - آئی - ای - کی صدارت میں کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ایک جلسہ ہوا۔

شہر کے ایریل سروے میں ۸ ہزار ایکڑ شہر کے گرد و نواح کا رقبہ شامل کر لینا طے ہوا۔

زمین کے اندر ٹیلی گراف میں لگانے کا سامان نہ ملنے کی وجہ سے فی الحال - بی - اینڈ - این روڈ اسکیم اور فیکٹری ایریا اسکیم میں زمین کے اوپر تار لگانے کی اجازت دی گئی۔

گوبٹیا اور فیکٹری ایریا اسکیم کو ملانے کے واسطے واٹر ورکس کے اندر سے ایک سڑک بنانے کے واسطے لے آؤٹ منظور ہوا۔

جے بلاک سیسیہ مئو نالہ اسکیم - ورکمن کوارٹرس فیکٹری ایریا - کرہانہ - احاطہ مسلم کلیرنس اسکیم اور گنگی محال روڈ کو ناظر باغ گھسیانہ اسکیم کی ۵۰ فٹ روڈ سے ملانے کے واسطے سڑک کے ریوائزڈ لے آؤٹ منظور ہوئے۔

پرائیوٹ مسلم قبرستان کے واسطے جو جگہ

کستوربا [illegible]

نیو وکٹوریہ ملز اور رضا [illegible] نے دونوں ملوں کے ایجنٹوں [illegible] کی طرف سے ۱۳۹۰۱ روپیہ کستوربا میموریل فنڈ کو پیش کیا ہے۔

سر پدم سنگھانیا نے ۱۵ ہزار روپیہ کستوربا فنڈ کو ڈونیشن دیا ہے - اور کل چندہ اس وقت تک (۲۵ - مئی) ۲۳۶۵۵۹ روپیہ ہو چکا ہے۔

کستوربا فنڈ کیلئے بنک

مسٹر اوما شنکر مہروترا ڈسٹرکٹ منیجر ہندوستان کمرشل بنک لمیٹڈ اطلاع دیتے ہیں کہ:-

کستوربا میموریل فنڈ کمیٹی نے ہندوستان بنک کو اپنا خزانچی مقرر کیا ہے - اس لیے پبلک سے درخواست کی جاتی ہے [illegible] کی کسی برانچ میں جمع [illegible] سے اس [illegible]

سلکشن کمیٹی

کانپور اور ضلع کانپور کی اور کی بھرتیوں کی سلکشن کمیٹی کے لیے خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب اور مسٹر رامچندر راف سلور اوکس کو ممبر نامزد کیا ہے اور بار ایسوسی ایشن کی طرف سے مسٹر کاشی ناتھ بھلے کو اس کمیٹی کا ممبر نامزد کیا گیا ہے۔

علاوہ ان تینوں ممبروں کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ جج صاحبان بھی اس کمیٹی کے ممبر ہوتے ہیں۔

سڈیول کانفرنس

۲۸ - مئی کو موضع اونا میں یو - پی سڈیول کاسٹ اور اودھ ہند و ڈپرسڈ کلاسس ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ منعقد ہوگا - کانفرنس میں لوکل بورڈوں میں سڈیول کاسٹ کی نمائندگی کے مسئلہ پر بحث ہوگی۔

مسٹر تلک چند کریل نے سڈ [illegible] کاسٹ کانفرنس کا اجلاس روکنے کے لیے ضلع مجسٹریٹ کے حکم کو حق بجانب قرار دیا ہے۔

اسٹوڈنٹ کانفرنس

یو - پی اسٹوڈنٹ کانفرنس نے مہاتما گاندھی کی رہائی پر خو [illegible] آمدید کا ریزولیوشن پاس کیا ہے اور جاپانیوں [illegible] ہندوستان پر حملہ کے مسئلہ میں یو - پی کانگریس مینوں کی رائے کی تائید کی ہے۔

ریل کا ڈبہ جل گیا

۲۲ - مئی کو کانپور کے اسٹیشن پر فرسٹ اور سکنڈ کلاس کی ایک بوگی جو دیکھ کنارے پر کھڑی تھی - آج صبح پوری کی پوری جل گئی - نقصان کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ بتایا

[illegible] کا اسٹاک [illegible] طور سے نہ رکھنے کے الزام میں سسیلہ مئو کے ایک دوکاندار پر ۵۰۰ روپیہ کا جرمانہ کیا گیا ہے۔

۲۵ گیہوں کے بوروں کو ناجائز طور سے استعمال کرنے کے الزام میں ۳ دوکانداروں پر ۵۰۰ روپیہ فی کس جرمانہ کیا گیا ہے۔

کنڈول کی قیمت سے زیادہ قیمت پر سگریٹ فروخت کرنے کے الزام میں شنکر لال پان فروش کو ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

بندوقیں چوری [illegible]

۱۸ - مئی کی کانپور میونسپل بورڈ [illegible] چوری ہو [illegible] [illegible] گرفتار کیا [illegible]

کانسٹبل اور سیوک گارڈ کو سزا

ٹیکنیکل ریکروٹنگ آفیسر سے ایک ملازم سے دس [illegible] کے الزام میں ایک کانسٹبل اور ایک سیوک گارڈ کو ۱۸ - ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

ریویو

کانپور ٹاؤن پلاننگ نمبر

ہمعصر سٹیزن، کانپور نے ٹاؤن پلاننگ سپلیمنٹ کے نام سے ایک ضخیم خاص نمبر شایع کیا ہے جسمیں ریڈنگ میٹر شروع ہونے سے قبل ایک صفحہ پر گورنر صاحب صوبہ، سر جے - پی - سریواستو، سر رابرٹ منیزیز اور جے کے سریواستو کے پیغامات درج ہیں - سر اڈورڈ ایم سوٹر نے ٹرسٹ کے متعلق ایک اہم اور قابل غور مضمون سپرد قلم کیا ہے جو مفید عام تجاویز اور مشوروں سے پُر ہے - کانپور کی آئندہ ترقی کے امکانات پر سر ڈی - ایل - ڈریک بروکمین نے علاوہ مضمون لکھا ہے - "تین دباؤ اور ۲۵ [illegible] کے اندر اپنی خواہش کا مکان تیار حاصل کرو" اچھا مضمون ہے - روشنی، سڑک - مکان، تعمیرات وغیرہ پر شہر کی ضرورت پر اچھے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے - ایک مضمون میں کانپور کی رفتہ رفتہ ترقی کا حال لکھا گیا ہے - ایک مضمون میں بوڈ اسٹیٹ کی طرح دریا کے اوس پار شہر آباد کرنیکی ضرورت اور امکان پر بحث کیگئی ہے - لڑائی کے بعد مکانات کے انتظام پر ایک مضمون ہے - بچوں کیلئے پارک کھیل کے میدان کی ضرورت پر مسٹر ٹھپے نے ایک مضمون لکھا ہے - ہمارے خیال میں شہر کی ضرورتوں اور ترقی کے کسی پہلو کو نظر انداز نہیں کیا گیا ہے لہذا یہ نمبر قابل قدر ہے ہم اس کامیاب نمبر کی اشاعت پر اپنے عزیز دوست مسٹر ایس - این مہرہ کو مبارکباد دیتے ہوئے اُمید کرتے ہیں کہ ان کا [illegible]

یعنی اپنے پسند کردہ نوجوان کے ذریعہ اپنی راتوں رنگین بنالوں اور اس نوجوان کے ساتھ اچھی طرح رنگ رلیاں [illegible]

[illegible]

کے قریب کے ایک قصبہ سے فرار ہوگئی تھی۔ والدین اس کو ہر گم گشتہ کی تلاش میں ٹھوکریں کھاتے پھرتے تھے کہ ان کو صاحبزادی کا خط ملا۔

"میں بڑے لطف سے زندگی گذار رہی ہوں۔ میری تلاش اور جستجو میں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں یہ تو نہیں بتا سکتی کہ میں نے کس سے شادی کی ہے۔ مگر جس سے بھی شادی کی ہے۔ اس سے مجھے محبت تھی۔ مجھے خیال تھا کہ آپ لوگ اس شادی کی اجازت نہیں دیں گے اسلیے میں فرار ہوگئی۔ اور میں نے شادی کرلی"

تقریباً دو گھنٹے صرف ہوئے۔ فلم کی ۱۲ ریلیں دکھلائی گئیں۔

سردار شوکت حیات خاں کے خلاف تحقیقات

[illegible]

لاہور ۲۱ مئی۔ سرکاری حلقوں [illegible] دریافت کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ جن آٹھ پارلیمنٹری سکریٹریوں کے تقرر کا فیصلہ حکومت نے کیا ہے انکے متعلق اعلان بہت جلد ہو جائیگا۔

"پریشان اور فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں!"

اس خط کو پڑھنے کے بعد لڑکی کے والدین حیران رہ گئے۔ لیکن حیرانی کی کیا بات ہے۔ اب تو اغوا اور عشق بازی۔ اس قدر عام ہوگئی ہے کہ شاید ہی ہندوستان کا کوئی بدنصیب گھر اس سے محفوظ رہ سکے۔

... کرنے کی کوشش

[illegible]

گاندھی نے ڈاکٹر جیکر کو ملاقات کے لیے مدعو کیا ہے مہاتما جی کے پرائیویٹ سکرٹری مسٹر پیارے لال بتلاتے ہیں۔ کہ اس قسم کے معاملہ میں قلم کے راز کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈاکٹر جیکر مہاتما جی کے پرانے ساتھی ہیں۔ اس لیے مہاتما جی نے ان کی رائے طلب کی ہے۔ مہاتما جی نے پنڈت مالویہ رائٹ آنریبل سرنواس شاستری اور سرنواس شاستری اور سر تیج بہادر سپرو کی بھی رائے طلب کی ہے۔ مہاتما جی نے مجھکو پنڈت مالویہ۔ رائٹ آنریبل سرنواس شاستری اور سر تیج بہادر سپرو کی بھی رائے طلب کی ہے۔ مہاتما جی نے مجھکو ہدایت کی ہے کہ میں تمام ذرایع سے رائیں اور واقعات جمع کروں اور میں اس کام میں لگا ہوا ہوں میں اخباروں نیز عوام کو مطلع کرتا ہوں کہ وہ اس قسم کی رائے طلبی اور واقعات کی فراہمی کی بنا پر کوئی من گھڑت قیاسی تعمیر نہ کریں مہاتما گاندھی نے اپنی رہائی کے اعلان کا وہی مطلب لیا ہے۔ جو اس میں درج ہے اس لیے وہ اس رائے سے متفق ہیں جیسا کہ پارلیمنٹ میں کہا گیا ہے کہ انکی رہائی صرف عارضی ہے اور اس کی کوئی سیاسی اہمیت نہیں ہے۔

صدر روزولٹ کا اعلان

واشنگٹن ۲۲۔ مئی (بحری تار) کانگریس کے نام اور ہارٹھ کی اسکیم کی بندر ہویں رپورٹ دیتے ہوئے۔ صدر روزولٹ نے قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ فیصلہ کن لڑائیاں ہونیوالی ہیں اور اب ہمیشہ سے بھی زیادہ امریکی فوج، بحری اور ہوائی طاقت کے لیے زیادہ ضروری ہوگیا ہے کہ ہم اپنے ساتھیوں کو اور بھی زیادہ سامان فراہم کریں۔ ہم اپنی طاقت کو دنیا کے دیگر آزاد لوگوں کی طاقت کے ساتھ ملاکر ہی اب حملہ کے لیے تیار ہیں۔ اور اب شکست کی بجائے فتح کے نزدیک جا رہے ہیں اور اس اتحاد کو قائم رکھکر ہم آخری اور مکمل فتح حاصل کرسکیں گے۔ جنگ کے بعد ہم اپنے اس اتحاد سے ایسے امن کو یقینی طور پر بحال کرسکتے ہیں جس میں بنی نوع انسان زندہ رہ سکتا ہے اور آزادی کی پوجا کرسکتا ہے۔

سمجھ لیا کہ اس بے وقت کے ترانے کا کیا سبب تھا۔ مگر مالی کے دل میں یہی اعتقاد جما رہا کہ بلاشبہ بھوت تھا۔ ہر چند سب نے سمجھایا۔ لیکن وہ اس باغ کی جھونپڑی میں واپس نہ گیا۔

کستوربا میموریل فنڈ

بمبئی ۲۱ مئی۔ مسٹر اے۔ وی۔ ٹھکر نے ڈاکٹر جیکر کے ایک خط کے جواب میں یقین دلایا ہے کہ کستوربا میموریل فنڈ ہندوستان کی استریوں کی ترقی اور تعلیم کے لیے ہی استعمال کیا جائے گا۔ ڈاکٹر جیکر نے ان کو لکھا تھا کہ یہ رقم مخالفوں پر کانگریس کے غلبہ کا پروپیگنڈہ کرنے کے لیے استعمال کی جائے۔

ڈیوک آف ونڈسر

نیویارک ۲۰۔ مئی۔ واشنگٹن سے خبر ملی ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر نے بہامائے گورنر کے عہدہ سے استعفےٰ دیدیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ جلد امریکی شہری بننے کی کوشش کرینگے۔ بعد کی اطلاع ہے کہ آپنے اس خبر کی تردید کی ہے

میں فلمی افسانہ کو ذرا بھی اہمیت حاصل نہیں جو بھی الٹا سیدھا افسانہ ملتا ہے اسے فلما دیا جاتا ہے خواہ وہ آگے چل کر قطعی ناکام اور ناکارہ ہی ثابت ہو۔

ہندوستان کے ایک مشہور فلم ساز سے جب میں نے ہندوستانی فلموں کی اس سب سے بڑی خامی کی بابت سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ

ہندوستان میں اول تو اچھے افسانہ نگار ہی نہیں ملتے اور اگر اچھے افسانہ نگار ہیں بھی تو ان میں فلموں کے لیے افسانہ لکھنے کا سلیقہ نہیں ہے۔ چنانچہ جو چیدہ گنے چنے آدمی ہیں۔ وہی اس اہم خدمت کو انجام دے رہے ہیں۔ اور فلمساز اس کے لیے مجبور ہیں کہ جو کچھ بھی اچھا برا افسانہ مل جائے اسے فلما دیا جائے۔

اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ فلم کے لیے افسانہ لکھنا بہت دشوار کام ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستان کے [illegible] جو نئے نئے چہروں کے لیے ہندوستان کے کونے [illegible]

(باقی [illegible])

ایک دوست :- کیوں [illegible] ۔۔۔ خوب گذرتی ہے ۔

دوسرا :- جی ہاں شاد[illegible] کیا کرتا تھا اور وہ سنتی رہتی تھی ۔ شادی کے بعد کچھ عرصہ تک وہ باتیں کرتی تھی اور میں سنتا تھا ۔ اب ہم دونوں بولتے ہیں اور پڑوسی سنتے ہیں

مصور :- تم کہتے ہو کہ اشتہارات میں تمہاری تصویر ماڈل کے طور پر استعمال ہوتی ہے ۔ لیکن تمہاری صحت اور لباس دونوں ہی خراب ہیں ۔

نووارد :- بات یہ ہے کہ میں تمہاری دوا استعمال کرنے سے پہلے اور اس کے بعد کی تصویر میں پہلے ہی کا ماڈل بنتا ہوں ۔

انسان میں خاکساری و انکساری کے آثار کا ہونا [illegible] اس کی ترقی کا اعلیٰ نشان ہے ۔

جس طرح جسم کے وزن کو پاؤں سنبھالے رکھتے ہیں ۔ اسی طرح بڑوں کے وقار کو چھوٹے قایم رکھتے ہیں ۔

اے امیر انسان دولت کا اعتبار نہیں ۔ اسلیے غریبوں سے نفرت نہ کر ۔ شاید ایک دن تجھے بھی غریبی کی پناہ لینی ہے ۔

اپنے فرض سے کوتاہی کرنیوالا ایک دن ضرور در بدر کی ٹھوکریں کھاتا ہے ۔

[illegible] حاصل نہیں کرتا اور افعال بد کرنے پر کمربستہ رہتا ہے ۔ کیسے افسوس کا مقام ہے ۔

نیک خیالات کو دل میں جگہ دے ۔ یہی تجھے پستی کے گڑھے سے نکال کر بلندی کی چوٹی پر پہونچا دینگے ۔

جس کام کرنے سے پیشتر ہی دل لرزنے لگے اسکی بابت کیسے یقین کر لیا جائے کہ اس کا انجام بہتر ہوگا ۔

دل تو آج سچ سچ بتا دے کہ تجھے گناہوں میں بھی حقیقی لطف بھی حاصل ہوا ۔ یا بیہودہ مصیبت دل لے لی ہے ۔

ہند کو ملن[illegible]

روپیہ س[illegible]

دنیا کا سب سے او[illegible] جس کی بلندی ۰۰ ۲۴ فٹ [illegible]

دنیا کا سب سے بڑا گلفن[illegible] ہے جس کا وزن ۲۰۰ ٹن ہے

اوپر سے گز گ[illegible] پر [illegible] جا[illegible] کو شہر پر ڈال[illegible] پہونچا دیا ۔

امریکہ میں نازی گورنمنٹ قایم کرنیکی سازش

واشنگٹن ۲۴ ۔ مئی ۔ حکومت امریکہ نے کل پنے پہلے گواہ کو اس مقدمہ میں شہادت کے لیے پیش کیا جو ۲۹ اشخاص کے خلاف چل رہا ہے جس کے خلاف یہ الزام ہے کہ وہ امریکہ میں نازی طرز حکومت قایم کرنے کی سازش کر رہے ہیں ۔

اسمبلی کی میعاد میں فرید توسیع

نئی دہلی ۲۳ مئی ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ گورنر جنرل نے پہلی اکتوبر ۱۹۴۴ء سے کونسل آف اسٹیٹ اور اسمبلی کی میعاد میں ایک سال کی اور توسیع کر دی ہے ۔ گورنر جنرل نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ اس سال موسم برسات میں مجالس آئین ساز کا اجلاس نہ بلایا جائے ۔

ڈھاکہ میں فساد

ڈھاکہ ۲۴ مئی ۔ آج دوپہر تک کسی واردات کی اطلاع نہیں ملی ۔ دوکانیں ابھی تک بند ہیں ۔ ۲۰ اور زخمی مر گئے ہیں ۔ اب ہلاک شدگان کی تعداد ۱۷ اور زخمیوں کی تعداد ۲۰۵ تک پہونچ گئی ہے ۔ کل شہر میں منادی کر دی گئی کہ شہر کے تین علاقوں پر بیس ہزار روپیہ جرمانہ کر دیا گیا ہے اور ۴۰ ہزار روپیہ مزید جرمانہ کی تجویز زیر غور ہے ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہ بھی اعلان کر دیا ہے کہ آیندہ جس علاقہ میں کوئی واردات ہوئی ۔ اُس پر دس ہزار روپیہ جرمانہ کیا جائے گا ۔ فساد کے سلسلہ میں اب تک ڈیڑھ سو آدمی گرفتار کیے جا چکے ہیں ۔ ایک آدمی فرار تھا ۔ پولیس نے اس کے مکان کے چاروں طرف گھیرا ڈال لیا ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گرفتاری سے بچنے کے لیے وہ چھت [illegible]

ان تجر[illegible] ایسا ہوتا کہ اسے [illegible] غور سے مطالعہ کیا اور [illegible] سے بات چیت کی تو اپنے اندر [illegible] بیحد خوشی ہوتا ان تجربوں کا اسے ایسا چسکہ [illegible] کہ وہ ہر وقت یہی چاہتا رہتا کہ لوگوں کے نئے نئے چہرے دیکھ کر اپنے نظریے قایم کرتا رہے یا پہلے سے قایم کیے ہوئے نظریوں کو جانچتا رہے ۔ ریل کے ڈبے میں بیٹھکر اُسے ایسا معلوم ہوتا کہ ایک بہت ہی دلچسپ اور پُراز معلومات کتاب مل گئی ہے ۔ جس کے صفحے انسانوں کے چہروں کی صورت میں بکھرے پڑے ہیں ۔ وہ باری باری ہر ایک چہرے کا جائزہ لیتا ۔ کسی چہرہ کو دیکھکر اُسے اپنی قوت شناخت کی تیزی کا اتنا زیادہ احساس ہوتا کہ وہ فوراً ہی اس آدمی سے گفتگو شروع کر دیتا اور گفتگو کے دوران میں جب اُسے پتہ چلتا کہ اس کے تمام قائم کیے ہوئے اصول سو فیصدی درست ہیں تو اُسے ایسی خوشی ہوتی جیسی کہ کسی فسانہ نگار کو اپنے افسانہ کی تعریف سنکر ہوتی ہے ۔ [illegible] اوتار چڑھاؤ کو [illegible] اُس خاص خا[illegible] [illegible] لیا خیالات چکر لگا[illegible]

کمار کو جب اپنے فن میں یہاں تک مہارت حاصل ہو گئی تو اس نے اپنے خیال کے مطابق ایک ایسا چہرہ مرتب کیا کہ جس کی موجودگی میں امن و سکون حاصل ہو ۔ جس کے دیکھتے ہی آدمی کو تسکین سی آ جائے جو آدمی کے ہر دکھ درد کی دوا ہو ۔ ایسا چہرہ مرتب کرنے کے بعد فطری طور پر کمار کو اس چہرے کی جستجو ہوئی ۔ مدت گذر گئی مگر کوئی آدمی اُسے ایسا نہ ملا ۔ جس کے چہرے میں وہ تمام باتیں موجود ہوں جو اس نے معین کر رکھی تھیں ، گنتی کے دو چار آدمیوں میں اُسے اپنے قائم کردہ دو چار نشانیاں ملیں ان گنتی کے چند آدمیوں میں

[illegible] دیکھا اور جب اسے ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ ہر طرف موت اور تباہی پھیلی پڑی ہے جو مر گئے تھے وہ تو مر ہی گئے تھے ۔ لیکن جو بچ گئے تھے اُن میں سے بہت سے مُردوں سے بدتر تھے ۔ اُنکی چیخ پکار سُنکر اور تکالیف دیکھکر کلیجہ منہ کو آتا تھا ۔ کمار نے اپنی بساط اور لیاقت کے مطابق کچھ لوگوں کے زخموں پر پٹیاں باندھیں اور کچھ کو ریل کے تختوں کے نیچے سے نکالا ۔ یہ کام کرتے ہوئے بھی ڈرے ہوئے اور زخمیوں کا چہرہ کا مطالعہ کر رہا تھا ۔ بعض چہرے اس کے لیے بہت عجیب تھے ۔ لیکن زیادہ غور کرنے کا وقت نہ تھا ۔ [illegible]

[illegible] جان جسم و [illegible] ڈھانپتے ان لوگوں میں کمار کو وہ چہرہ نظر آیا جس کی اُسے برسوں سے تلاش تھی ۔ اس چہرے پر نظر پڑتے ہی اُسے ایسا محسوس ہوا کہ اس کا دل ایکدم سکون و دنیا کی دولت سے مالا مال ہو گیا ۔ لیکن اس وقت وہ ایک جاں بلب زخمی کو پانی پلا رہا تھا ۔ پانی پلانے سے فراغت پاتے ہی یہ اس چہرے والے آدمی سے ملنے کے لیے لپکا ۔ اُسی وقت دہلی سے مدد کا اسپیشل ٹرین آ گئی ۔ جس میں ڈاکٹر نرسیں اور حادثہ سے شکار ہونیوالے بدنصیبوں کے رشتہ دار وغیرہ آ گئے ۔ کمار نے کئی گھنٹے اس آدمی کی جستجو میں صرف کر دیے ۔ لیکن جانے وہ کہاں غائب ہو گیا تھا کہ پھر نظر ہی نہ آیا ۔

(باقی صفحہ ۶ کالم ۳ پر دیکھیے)

ریل کے ٹکٹ خریدنے کی مشکلیں



ایک زمانے میں آپ آسانی سے ٹکٹ گھر جا پہنچتے تھے اور کھڑکی کھلتے ہی چند منٹ میں ٹکٹ خرید لیتے تھے ۔ نہ کوئی جھنجھٹ ۔ نہ پریشانی نہ تکلیف ۔ مگر اب وہ آسانی نہیں رہی آپ کو ٹکٹ گھر کی بھیڑ میں گھسنا پڑتا ہے اور پندرہ بیس منٹ کی دھکم دھکا کے بعد ٹکٹ مل سکتا ہے ۔ اتنی دیر میں آپ کا سامان کھویا جا سکتا ہے یا پھر اُس کی حفاظت کے لئے آپ کو قلی تلاش کرنا پڑتا ہے اور قلی آج کل کم ہیں ۔ ان دشواریوں کے ساتھ اُن مشکلات کا بھی خیال رکھیے جو ریل میں جگہ لینے یا کھانے پینے کی چیزیں خریدنے میں پیش آتی ہیں ۔ ہر عقلمند آدمی ان باتوں کو سمجھتا ہے اور سفر کر کے تکلیفیں مول لینا گوارا نہیں کرتا ۔

عورتوں کے لئے بھی سفر کی سہولتیں باقی نہیں رہیں ۔ انھیں بھی بڑی پریشانی اور تکلیف اٹھانی پڑتی ہے ۔ سمجھدار لوگ اسی لئے شدید ضرورت کے بغیر سفر نہیں کرتے ۔ آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو بھی سمجھداری سے کام لینا چاہیے اور اپنا گھر بار نہ چھوڑنا چاہیے ۔ اس طرح آپ روپیہ بھی بچا پائیں گے اور بہت سی مشکلوں سے بھی بچ جائیں گے ۔

سفر کم کیجئے

ریلوے بورڈ نے شائع کیا

A 679

مہاراجہ جیپور کی ... سے ملاقات

قاہرہ - ۱۷- مئی - آج صبح مہاراجہ صاحب جے پور نے شاہ فاروق عزیز مصر سے ملاقات کی ہے - ان کے ہمراہ اشاق ذاتی بھی تھا اور برطانوی سفیر بھی - مہاراجہ صاحب مشرق کی ہندوستانی فوجوں کا معائنہ کرنے گئے ہیں اور اتنک اکثر مقامات کا دورہ کیا ہے - وہ ہندوستانی فوجوں میں بڑی دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں -

دیال باغ کا چمڑے کا کارخانہ جل گیا

آگرہ - ۱۹- مئی - کل صبح دیال باغ لیدر ورکس میں آگ لگ گئی - جس سے اس ... [illegible]

... [illegible]

واشنگٹن - ۲۶- مئی - امریکہ ... آف اسٹیٹ مسٹر اڈیورڈ اسٹینس نے اس خبر کی تصدیق کردی کہ امریکہ اور برطانیہ اور دھار ... کے ماتحت ترکی کو سامان سپلائی بند کردی ہے -

تباہ شدہ علاقوں کا دورہ

بمبئی - ۱۹- مئی - مہاتما گاندھی نے آج ان علاقوں کا دورہ کیا - جہاں پچھلے مہینہ دھماکوں کی وجہ سے آگ لگ گئی تھی - آپ اس علاقہ میں تقریباً ایک گھنٹہ تک گھومے اور جو ہوتام کی پرارتھنا سے پہلے واپس آگئے - مسٹر نگین داس ماسٹر میئر بمبئی، مہاتما جی کو مختلف علاقوں میں لے گئے جہاں ابھی تک مسماری اور ملبہ کی صفائی کا کام جاری ہے - گو اس حادثہ کو ایک ماہ ہو چکا ہے مگر کہیں کہیں ابھی تک آگ لگ رہی ہے -

ہندوستانی جاسوس

نئی دہلی - ۲۱- مئی - جاپانیوں نے ایک ڈنگی کشتی کے ذریعہ جو ۱۲ ہندوستانی جاسوس ہندوستان کے پچھمی ساحل پر اتارے تھے وہ دہلی ہو گئے ہیں - انہوں نے ہندوستان کے ساحل پر اُترتے ہی خود کو حکام کے حوالہ کر دیا اور ان کو بتلا دیا کہ کس طرح ان کو ہندوستان میں جاسوسی کے لیے بھیجا گیا تھا -

کرشن دت ولد باجی لال قوم برہمن ساکن کانپور کہنہ پرگنہ وضلع کانپور
مدعی

بنام - مدن سنگھ بالغ ولد شیوپال سنگھ و رگھبیر سنگھ نابالغ ولد شیو سہائے سنگھ بولایت مدن سنگھ چچا حقیقی اقوام ٹھاکر ساکنان موضع کاکادیو پرگنہ وضلع کانپور

بنام - مدن سنگھ بالغ و رگھبیر سنگھ نابالغ ساکن موضع کاکادیو پرگنہ وضلع کانپور - ... واضح ہو کر مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے - لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۹ ماہ جون سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے تحصیل کانپور میں اصالتاً یا ... وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جیے اور جواب دہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ ۵ ... تاریخ جو آپ کی حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے - پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے -

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا -

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۹ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا -

دستخط - حاکم

ظہیر الحق ...

بمبئی - ۲۵- مئی - آج شام پرارتھنا کے بعد چو جینیوں نے مہاتما گاندھی سے ملاقات کی - مہاتما گاندھی نے چین کے نام مندرجہ ذیل پیغام بھیجا: چین کیلئے میری دل سے نیک دعائیں چین سے دنیا بہت کچھ امید رکھتی ہے مجھے دکھ ہے کہ میں چینی زبان نہیں لکھ سکتا -

... کی رہائی اور عام ... لیے مشروعات ثابت ہوگی اور درخواست کی گئی کہ تمام کانگریسی لیڈروں کو رہا کرنے کی طرف فوری دھیان دیا جائے -

... کیا گیا - موسم برسات میں مرکزی اور صوبجاتی مجالس آئین ساز کے انتخابات ناقابل عمل ہیں" یہ ہیں چند باتیں اس خط کی جو وزیر ہند مسٹر ایمری نے پارلیمنٹ کے لیبر ممبر مسٹر ولیم ڈوبائی کو ...

پیغام بھیجنے پر شرط

بمبئی - ۲۴ مئی - مہاتما جی کے سکریٹری مسٹر پیارے لال نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:-

لندن کے اخبار "نیوز کرانیکل" کے ایڈیٹر مسٹر فارمن کلف نے ۹ - مئی کو مہاتما جی کی سیوا میں ایک تار بھیجا تھا - جس میں انکی رہائی پر خوشی کا اظہار کیا ہے اور درخواست کی تھی کہ اگر مہاتما جی کی نظر بندی کے واقعات سے ان کا بیان یا ان کا پیغام بھیجیں تو ہم بڑے ممنون ہوں گے - اس کے لیے انھوں نے پانسو الفاظ بھیجنے کا انتظام بھی کر لیا تھا -

گاندھی جی نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ اس وقت تک کوئی پیغام نہیں بھیجا جائے گا جبتک کہ حکام یہ یقین دلا دیں کہ پیغام میں کوئی کانٹ چھانٹ نہ کی جائیگی چنانچہ میں نے حکام کو لکھا کیا وہ اس قسم کا یقین دلانے کو تیار ہیں - حکام نے انکار میں جواب دیا - اس لیے میں نے نیوز کرانیکل کو لکھ دیا کہ آپ کی درخواست تعمیل نہیں کی جاسکتی -

مسٹر خواجہ مہاتما جی سے ملینگے

الہ آباد - ۲۱ مئی - مسٹر ایم - اے خواجہ صدر آل انڈیا مجلس کے اغراض و مقاصد مہاتما گاندھی کے پاس بھیج دیے ہیں - مہاتما جی کی بحالی صحت کے بعد مسٹر خواجہ مہاتما جی سے ملیں گے - آپ جلد ہی ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے ناموں کا اعلان کرنیوالے ہیں

پردہ ف[illegible]

(بقیہ صفحہ [illegible])

کیا انھوں نے کبھی اس با[illegible]

وہ اداکاروں کی تلاش [illegible]

اسی طرح افسانہ نگار[illegible]

کریں -

یہ امر واقعہ ہے کہ ابھی تک ہندوستان کے فلمسازوں نے فلمی فسانہ نگاروں کے حاصل کرنے کی کوشش ہی نہیں کی ہے - ان کے نزدیک افسانہ پر روپیہ صرف کرنا ایک امر فضول سے زیادہ نہیں ہے - چنانچہ ہندوستان کا ایک بھی فلمی ادارہ ایسا نہیں ہے - جہاں افسانہ کی درستی اور پرکھ لیے کوئی انتظام ہو - حالانکہ ضرورت اسکی ہے کہ ہر فلمساز کے ہاں افسانہ کی جانچ اور تول کے لیے ایک مخصوص ڈپارٹمنٹ ہونا چاہئیے تھا - جو ہر افسانہ کو تیاری سے قبل اچھی طرح پرکھتے اور یہ ڈپارٹمنٹ اس وقت تک کسی افسانہ کی تیاری کی اجازت نہ دے جبتک کہ افسانہ کی طرف سے پوری طرح مطمئن ہو جائے -

[illegible]

ایک فلم میں چھوٹا سا پارٹ [illegible] ایک اداکار کو بچیس ہزار سے لیکر پچاس ہزار روپیہ تک دیدیا جاتا لیکن اس کے برخلاف افسانہ کے واسطے جو کہ ایک فلم کے لیے بنیادی پتھر کی حیثیت رکھتا ہے - بڑی سے بڑی رقم دو تین ہزار روپیہ ہے - گویا یہ سقدر معمولی رقم جو نہ ہونے کے برابر ہے - حالانکہ افسانہ پر پچاس ہزار روپیہ بھی صرف کیا جائے تو کم ہے -

کیونکہ اگر افسانہ اچھا ہے تو اداکار بھی صحیح کام کر سکتے اور ڈائرکٹر بھی حسب منشا فلم کو ڈائرکٹ کر سکے گا -

اگر افسانہ خراب ہے تو ایک طرف اداکاروں کی محنت ضایع ہو جائے گی اور دوسری جانب ڈائرکٹر کی قابلیت پر پانی پھر جائیگا - ہندوستان کے فلمسازوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ جبتک افسانہ کی جانب توجہ نہیں کریں گے - ان کی فلمیں لاکھوں روپیہ لگانے کے باوجود بھی کامیاب نہیں ہو سکتیں -

یو - پی میں لگان اور مالگذاری کی معافی

لکھنو - [illegible] ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کی سفارش پر حکومت یو - پی نے ان علاقوں میں جہاں کہ حال ہی میں اولوں [illegible] بارش سے فصل کو نقصان پہونچا تھا - ۱۹۳۰۰ روپیہ کی مالگذاری اور لگان معاف کر دیا ہے - جس میں ۱۲۰۰ روپیہ کا لگان معاف کیا گیا ہے

یہ معافی سہارنپور، میرٹھ، بلند شہر، علیگڈھ، آگرہ، متھرا، ایٹہ، بدایوں، پیلی بھیت، الہ آباد، ہمیرپور، جھانسی، اناؤں، اعظمگڈھ، بہرائچ - بارہ بنکی، اور پرتاپگڈھ کے ضلعوں کو دی گئی ہے -

دیا [illegible]

ایک رشتہ دار [illegible]

انتقال ہو گیا تھا [illegible]

پارسا تھی اور اس کا [illegible]

سچے بھگت تھے - دو [illegible]

جا رہے تھے - کہ کشتی او[illegible]

مسافروں کے ساتھ وہ بھی دریا کی موجوں کے نذر ہو گئ[illegible] گیا اور بہت سے رشتہ دار بھی جمع تھے - اور عورت کو تسلی تشفی دے رہے [illegible] لیکن وہ اُن کے سمجھانے بجھانے پر اور زیادہ [illegible] بیہوش کر دو رہی تھی - یکا یک جا کر خاموش [illegible] چند منٹ ہی گذرے تھے - کہ عورت ایکدم خاموش ہو گئی - اور اُس کے چہرے پر ایک سکون کی لہر دوڑ گئی کمار نے ایکدم اپنے چاروں طرف نظر دوڑائی اُس نے دیکھا کہ سب سے پیچھے وہ خاص چہرے والا آدمی کھڑا ہے - کمار نے جلدی سے دو ایک باتیں پرسے کے طور پر عورت سے کہیں اور فوراً ہی آدمیوں کی بھیڑ سے باہر نکل آیا - لیکن پھر اس آدمی کا پتہ ہی نہ چلا -

اس مرتبہ اپنی ناکامی پر اُسے بہت زیادہ افسوس ہوا اور اس نے تہیہ کر لیا کہ اب کے اگر وہ کہیں نظر آئے گا تو یہ فوراً اس پر نظریں جما دیگا - اور پھر اسی طرح نظر جمائے اس کے پاس پہونچ جائے گا - اور اس سے گفتگو کرنے کا شرف حاصل کرے گا - دو بار دیکھنے کے بعد اس کے چہرے کے نقوش کمار کی نظروں میں ایسے نمایاں ہو گئے جیسے وہ اس چہرہ کو ہمیشہ سے دیکھتا رہا ہو -

پھر کافی عرصہ گذر گیا - لیکن کمار نے اُمید کا دامن نہیں چھوڑا - اسے یقین تھا کہ وہ چہرہ اُسے کہیں نہ کہیں [illegible] اب اس نے آہستہ آہستہ دنیا کے دھندوں سے علیحدگی اختیار کر لی تھی - یوں جانے کو وہ دفتر بھی جاتا تھا - اور دوسرے کام بھی کرتا تھا - لیکن دل ہر وقت جگوان ہی کے دھیان میں لگا رہتا ان سب باتوں کے باوجود اسے وہ سکون نصیب نہ تھا جس کی تلاش اُسے تھی - وہ اس امن و سکون سے محروم تھا جس کے لئے اسکی آتما تڑپ رہی تھی -

آخر ایک دن پھر اُسے وہ مبارک چہرے والا آدمی مل گیا!

کمار فوارے کے قریب سے گذر رہا تھا کہ اسے دوسری جانب کوتوالی کی سمت وہ چہرہ دکھائی دیا کمار نے ایک دم اس پر نظریں جما دیں اور بے تحاشہ بھاگا اس طرف اسے خوف تھا کہ اب کے پھر کہیں وہ چہرہ گم نہ ہو جائے سڑک عبور کرتے ہوئے پہلے وہ ایک بائیسکل والے سے ٹکرا کے نیچے گرا - لیکن اُٹھا [illegible] بھاگا اور دوسری مرتبہ کار سے ٹکرا یا اور ایسا گرا کہ پھر خود نہ اُٹھ سکا -

(نوٹ :- اس افسانے میں کرداروں اور مقامات کے نام فرضی ہیں)

کستوربا فنڈ میں پچاس ہزار روپیہ

کانپور - ۲۱ - نیو وکٹوریہ ملز کانپور کے سیلنگ ایجنٹوں سوداگروں اور اسٹاف نیز راجہ ٹیکسٹائل ڈسٹری بیوٹنگ کمپنی رامپور کا ایک جلسہ یہاں مسٹر سرلواستو کی زیر صدارت منعقد ہو - جس میں کستوربا فنڈ کے لئے پچاس ہزار روپیہ اکٹھا کیا گیا -

چینی مشن امریکہ پہونچگیا

واشنگٹن ۲۱ - مئی (خبر رساں) جنرل شانگ چین کی زیر سرکردگی نو چینی نمایندوں کا ایک فوجی مشن کل یہاں پہونچ گیا ہے - وفد کا خیر مقدم کیا گیا - وفد امریکہ کے سرکاری افسران سے جنگ کے متعلق بات چیت کریگا -

کیوں نہ [illegible]

تلاش کرنے [illegible]

جن کا اس سے تعلق ہے یا جن [illegible] ہے قابل قبول ہو"

یہ ہے وہ پیشکش جو مہاتما گاندھی نے مسٹر جناح صدر مسلم لیگ سے کی جبکہ مہاتما گاندھی نے ان کو جیل سے ۴ - مئی ۱۹۴۳ء کو خط لکھا مہاتما جی کے پرائیویٹ سکریٹری مسٹر پیارے لال نے اب اس خط کو شایع کر دیا ہے - وہ لکھتے ہیں کہ اخبار "ڈان" (مسلم لیگ کا ارگن) نے مطالبہ کیا تھا کہ مہاتما جی نے قائد اعظم کو جیل سے جو خط لکھا تھا وہ شایع کر دیا جائے - یہ ایک مناسب تجویز ہے - چنانچہ مہاتما جی کی ہدایت کے مطابق اس خط کو شایع کر رہا ہوں مہاتما جی کی ہدایت کے مطابق اس خط کو شایع کر رہا ہوں، مہاتما جی نے مندرجہ ذیل خط لکھا تھا -

نظر کیمپ - ۴ - مئی ۱۹۴۳ء

میری نظر بندی کے [illegible]

نے مجھ سے ا[illegible]

پڑھنا چاہئے [illegible] " بھی شامل

کرایا - جیسا [illegible] ہے تو میں

اُسکو غور سے پڑھتا ہوں - "ڈان" میں مسلم لیگ کے اجلاس کی جو کارروائی شایع ہوئی ہے - اسکو میں نے پڑھا ہے - اس میں میں نے [illegible]

[illegible]

مجھے امید ہے [illegible] آپ کے پاس پہونچا دیا جائے اور آپ نے میری تجویز منظور کر لی - تو حکومت آپ کو مجھ سے ملاقات کی اجازت دیدیگی - میں یہاں ایک بار اور ذکر کر دینا چاہتا ہوں آپ کے دعوت نامہ کے ساتھ "اگر" لگا ہوا ہے - کیا آپ کا یہ مقصد ہے کہ میں تو[illegible] اس حالت میں لکھوں جبکہ میرا دل تبدیل ہو گیا ہو [illegible] انسانوں کے دلوں کی بات تو پرماتما ہی جا[illegible] میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے ا[illegible] ہی سمجھیں جیسا کہ میں ہوں

میں اور آپ دونوں ان آدمیوں کی طرح جنھوں نے مشترکہ عمل تلاش [illegible]

دارانہ انکا [illegible]

[illegible]

حکومت ہند کے نئے چیف پریس اڈوائزر

نئی دہلی - ۲۲ - مئی - سر اودشا ناتھ سین ڈائرکٹر و منیجنگ ایڈیٹر ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا نے حکومت ہند کے چیف پریس ایڈوائزر کا عہدہ منظور کر لیا ہے - آپ مسٹر کرچر سے پہلی جون کو چارج لیں گے -

ترکی نے جرمنی کو کروم بھیجنا بند کر دیا

عورت

ایک ... نظم

کروم بھیجنا بالکل بند کر دیا ہے۔

ترکی نے کروم کی رسد بند کرنے کے لئے یہ دلیل پیش کی ہے کہ برطانیہ کے حلیف کی حیثیت سے ایسا کرنا اس کے شایان شان نہیں ہے۔ ترکی کے وزیر خارجہ نے مجلس میں اعلان کیا تھا کہ انگلستان اور ترکی کا معاہدہ ترکی کی خارجی حکمت عملی کے لئے بمنزلہ سنگ بنیاد کے ہے۔ ترکی نے برطانیہ کے حلیف کی حیثیت سے کروم بھیجنا بند کیا ہے ایک غیر جانبدار کی حیثیت سے ایسا نہیں کیا۔

اگر ترکی ایک غیر جانبدار کی حیثیت سے ایسا کرتا تو جرمنوں کو یہ کہنے کا موقع ملتا کہ یہ غیر جانبداری کے خلاف ورزی ہے۔ اب وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ معاہ[illegible] ہے۔ دوسرے لفظوں میں ان کو توقع ہے کہ جرمن اور ترکی کے تجارتی معاہدے کے اختتام کے بعد بھی ترکی انھیں کروم بھیجتا رہے۔ یہ معاہدہ اس ماہ کے اواخر میں ختم ہو جاتا ہے۔

ترکی [illegible] نے اس بات کا ذکر بھی کیا ہے کہ ارسال شدہ کروم کے معاوضہ میں اشیاء کی ضروری مقدار میں بھیجنے میں ناکام رہے ہیں اسلئے پچھلے سال کروم کی مقررہ مقدار نہیں بھیجی گئی۔ اس سال یکم جون کو ختم ہونیوالے اٹھارہ مہینوں میں کروم کی ایک لاکھ ۳۵ ہزار ٹن مقررہ مقدار میں سے ترکی ۱۲ ہزار ٹن کروم برآمد کر چکا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جرمن بقایا ۲۳ ہزار ٹن کے علاوہ اس مقدار کی بھی توقع کر رہے تھے جس کی نئے تجارتی معاہدہ کے ماتحت ان کو امید تھی۔

ترکی کے فیصلہ نے ان کی تمام اُمیدیں خاک میں ملا دی ہیں۔ اس سے زیادہ اور کیا ہوتا کہ حکومت ترکی نے برلن سے کہہ دیا ہے کہ برآمد کے تمام کوٹوں پر نظر ثانی کرنا پڑیگی اور اس وجہ سے ترکی کو ایک خاص تجارتی وفد بھیجنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں ترکی نے جرمن کو بتا دیا ہے کہ وہ انقرہ میں ڈاکٹر کلوڈیس کو دیکھنا نہیں چاہتا

لیکن یہ وہ فیصلہ نہیں ہے جس نے گذشتہ عشرہ میں جرمنوں کو مخبوط الحواس بنا دیا ہے۔ بندرگاہ استنبول میں ایم ایس ٹرانسلوینیا اور ایم۔ ایس بسربیا نامی دو رومانوی جہاز سالہا ۱۹۴ سے لنگر انداز چلے آتے ... ہ جنگ یورپ ... ر. س. نے حملہ کیا تھا۔ یہ جہاز جن کا مجموعی وزن ۱۳ ہزار ... ہوئے تھے اور جزیرہ نما کریمیا سے جرمن تخلیہ کے وقت ان جہازوں کیا جرمن کو سخت ضرورت تھی ... سے ان دونوں جہازوں کو سباسٹوپول جانیکا حکم ملا تھا مگر ترکی حکومت نے ان جہازوں کو ... روک لیا۔

ترکی نے اپنے عمل کا دارومدار معاہدہ مونٹریو اور بالخصوص مجلس کے ایک فیصلہ پر رکھا ہوا ... قبل اختیار کیا تھا۔ اس وقت مجلس نے حکومت کے اس نقطۂ نظر کی تصدیق کی تھی کہ دوران جنگ میں ایک جھنڈے سے دوسرے جھنڈے کے نیچے جہازوں کا انتقال تسلیم کرنا معاہدہ مونٹریو کے منافی ہے۔ معاہدہ مونٹریو کے ماتحت ترکی اس بات کا پابند ہے کہ کسی متحارب ملک کے جنگی جہازوں کو باسفورس سے نہ گزرنے دے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے اقدامات آجکل جرمنوں کا دماغی توازن بگاڑ دیتے ہیں وہ اس کے عادی نہیں ہیں۔ سالہا سال تک جرمن چھوٹے ممالک کے ساتھ من مانی کارروائی کرتے رہے، جب کبھی کسی چھوٹے ملک نے جرمن کی حکم عدولی کی جرمن نے اُس پر فوراً قبضہ کر لیا۔ اور یہ قبضہ اعلان جنگ اور کسی قسم کا نوٹس دیئے بغیر کر لیا جاتا تھا۔

لیکن آج جرمن اس قابل نہیں رہے ہیں کہ ترکی پر قبضہ کر سکیں۔ جرمن اور بہت سی پریشانیوں میں مبتلا ہیں جن کی وجہ سے وہ اس قابل ہی نہیں۔ کہ اس قسم کا کوئی خطرناک کا اقدام اختیار کر سکیں۔ ترکی نہایت دلچسپی سے مطالعہ کرتا رہا ہے کہ کس طرح بلقان میں اتحادیوں کے فضائی حملوں نے محوریوں کے ریل اور سڑک کے مواصلات برباد کر دیئے ہیں اور لطف یہ کہ جرمن یا اس کے طفیلی ممالک کی طرف سے کوئی ردعمل بھی نہیں ہو سکا جب جرمن اور ان کے طفیلی کمزور ہو جاتے ہیں تو انہیں جماعت قانون یاد آجاتا ہے۔ اب جبکہ انہیں اتحادی بمباری کا جواب دینے کی سکت نہیں ہے وہ بین الاقوامی قانون کی پناہ ڈھونڈھنے لگے ہیں۔

(باقی آئندہ)

... کے بےمثل نظارے
... برق تجلّی کے شرارے
... بہشتی کے اشارے
... حیواں کے کنارے
... ہیں چمکتے ہوئے تارے
... ہواؤں کے طرارے
... نگا ہوں سےٗ ابھارے
... ل آراسے سنوارے
جس طرح ... وئی شیشہ میں اُتارے
... تو بن جائیں تماشا
... نے ترا جسم تراشا

اس ... بنا اور ہی کچھ ہے
لیکن ترا ... نا اور ہی کچھ ہے
انساں کو ... ادا اور ہی کچھ ہے
... ہی کچھ ہے
لیکن مری دنیا ... ہوا اور ہی کچھ ہے
... باب میں عورت کی وفا اور ہی کچھ ہے
... دوسرے لفظوں میں ادا اور ہی کچھ ہے
... محبت کی جزا اور ہی کچھ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میرا ہے — زباں پہ میری ہو حق شعار ... میرے

صداقت

ہفتــــــہ دلہ کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۳-جون سنہ ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۳

جمعیتہ العلماء ہند کے اہم رزولیوشن

۲۸-مئی کی رات کو جمعیتہ العلماء ہند کا سہ روزہ اجلاس متعدد اہم تجاویز پاس کرکے ختم ہوگیا- کانفرنس نے ملک کی موجودہ صورت حال کے متعلق اپنے اس رزولیوشن کا جو انہوں نے مارچ ۱۹۴۲ء میں لاہور میں پاس کیا تھا اعادہ کرتے ہوئے قرار دیا کہ جمعیتہ العلماء کا نصب العین آزادی کامل ہے اور وطنی آزادی میں مسلمان آزاد ہوں گے- ان کا مذہب آزاد ہوگا اور مسلم کلچر اور تہذیب و تمدن آزاد ہوگا اور کسی ایسے آئین کو ہرگز قبول نہیں کریں گے جس کی بنیادیں ایسی آزادی پر نہ رکھی گئی ہوں-

اس رزولیوشن میں کانفرنس نے قرار دیا کہ جمعیتہ علماء ہندوستان میں صوبوں کی خود مختاری اور آزادی کی زبردست حامی ہے جس میں باقی اختیارات صوبوں کے ہاتھ میں ہوں اور مرکز کو صرف وہی اختیارات حاصل ہوں جو تمام صوبہ متفقہ طور پر مرکز کے حوالے کریں- اور ان کا تعلق صوبوں سے یکساں ہو- اقلیتوں کو حق خود مختاری حاصل ہو اور اگر صوبے چاہیں تو آئین بھی خود مرتب کرسکیں- نیز جمعیتہ العلماء ہند کے نزدیک ہندوستان کے صوبوں کا سیاسی اتحاد ضروری ... اور مفید ہے- اگر ایسا اتحاد اور ... جس میں اپنی مخصوص تہذیب کی مالک مستقل مسلمان قوم کسی اکثریت کے ... کرنے کے لئے ... ہو ... یہ بھی گوارا ... ہوگی، یعنی مرکز کی تشکیل ایسی ہونی ضروری ہے کہ مسلمان اپنی سیاسی اور مذہبی اور تہذیبی آزادی کی طرف سے مطمئن ہوں-

کانفرنس نے حکومت برطانیہ کے ان حیلوں اور بہانوں کو دور کرنے کی غرض سے جو عموماً ہندوستان کی آزادی کے راستہ میں پیش کئے جاتے ہیں ہندو

اور مسلمانوں کے باہمی سمجھوتہ پر زور دیا-

دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ کانفرنس نے ملک کے تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا اور تیسرے رزولیوشن کے ذریعہ حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا کہ وہ مولانا گل شیر خاں کے قتل کے واقعہ کی پوری تحقیقات کرکے ظالم قاتلوں کو کیفر کردار تک پہونچائے-

چوتھے رزولیوشن کے ذریعہ حکومت کو اس کے اس اہم فرض سے کہ آئندہ حج کے لئے راستہ کھلا ہوگا فوراً اعلان کرکے مسلمانوں کو مطمئن کرے اور ان کے بڑھتے ہوئے اضطراب اور بےچینی کو دفع کرے-

چھٹے رزولیوشن کے ذریعے حجاز مقدس کے باشندوں کی ان تکلیفات اور مصیبتوں کا احساس کرتے ہوئے جو انھیں گرانی اور قحط کی وجہ سے پیش آرہی ہیں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ان لوگوں کو جو باشندگان حجاز کے لئے غلہ وغیرہ بھیجنا چاہتے ہیں ایسا کرنے کی اجازت اور سہولت دے- ان کے علاوہ متعدد دیگر تجاویز کے ذریعہ فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کی بندش- ایران اور عراق کی مکمل آزادی کاظمی ایکٹ کے ماتحت مسلم ججوں کے فیصلہ کا مطالبہ مجلس اوقاف دہلی کی تشکیل ... ... کی حفاظت اور اہم ترمیمات کے لیے سب کمیٹی کا قیام نئی دہلی کی مساجد کی آزادی اور نماز کی اجازت کا مطالبہ کیا گیا-

حضرت علامہ مفتی کفایت اللہ صاحب مولانا محمد حبیب صاحب- مولانا احمد سعید صاحب- مولانا فخرالحسن صاحب- مولانا عبدالماجد صاحب و دیگر علمائے کرام نے ان قراردادوں پر بصیرت افروز تقریریں فرمائیں-

---

مسلم وارڈ ...

نمبر ۱-	...
نمبر ۲-	چک ...
نمبر ۳-	چک نمبر ...
نمبر ۴-	چک نمبر ۷۸ ...
نمبر ۵-	چک نمبر ۳۴ ...
نمبر ۶-	چک نمبر ۹۷ ...
نمبر ۷-	چک نمبر ۹۹-۱۰۰-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-A ...
نمبر ۸-	چک ... ۱۰۵ بی
نمبر ۹-	چک نمبر ۷۹-۸۹-۸۸-۷۱ و ۱۰۵
نمبر ۱۰-	چک نمبر ۸۰-۸۳ سے ۸۷ تک
نمبر ۱۱-	چک نمبر ۶۱ سے ۷۵ تک ا ب-۲ ...
نمبر ۱۲	چک نمبر ۱ سے ۷ تک ۱۰۶ سے ۱۱۳ تک

اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا کا ایک حصہ ٹی-پی ... اور نسیم آباد وغیرہ

غیر مسلم وارڈ

نمبر ۱-	چک نمبر ۱ سے ۷ تک و ۱۱۳
نمبر ۲-	چک نمبر ۱۰-۱۱-۱۲
نمبر ۳-	چک نمبر ۱۳-۱۴-۱۵-۱۶
نمبر ۴-	چک نمبر ۱۸-۱۹-۲۳-۲۴-۲۵
نمبر ۵-	چک نمبر ۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۶-۶۷
نمبر ۶-	چک نمبر ۶۵-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲
نمبر ۷-	چک نمبر ۲۲-۲۷-۲۸-۵۶-۵۷-۵۸
نمبر ۸-	چک نمبر ۳۷ A-۳۸ سے ۴۴ تک ۳۵-۳۰
نمبر ۹-	چک نمبر ۱۷-۲۰-۲۱-۲۹-۳۱-۳۲-۳۶ اور ۳۷ بی
نمبر ۱۰-	چک نمبر ۴۵-۴۶-۴۷-۳۳-۴۳-۴۴
نمبر ۱۱-	چک نمبر ۴۸-۴۹-۵۰-۵۵-۵۹-۶۰
نمبر ۱۲-	چک نمبر ۵۱-۵۴-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶ اور ۸۱
نمبر ۱۳-	چک نمبر ۷۷ سے ۸۰ تک ۸۲-۸۵-۸۶
نمبر ۱۴-	چک نمبر ۸۸-۸۹-۱۰۵
نمبر ۱۵-	چک نمبر ۹-۹۹ سے ۱۰۳ تک ۱۱۲ اور ۸
نمبر ۱۶-	چک نمبر ۹۰ سے ۹۸ تک
نمبر ۱۷-	چک نمبر ۱۰۴-۱۰۴ A ۱۰۶-۱۰۸
نمبر ۱۸-	چک نمبر ۸۳-۸۳ A-۸۴-۱۰۷-۱۰۹-۱۱۰
نمبر ۱۹-	چک نمبر ایسٹ انڈین ریلوے سے کی شمالی گلی
نمبر ۲۰-	چک نمبر " " جنوبی گلی-

... کی ہوں ...

اور لکھا ہے کہ ... کے لیے جس طرح وارڈوں کی تقسیم کی گئی ہے وہ جغرافیائی اور آبادی کے اضافہ دونوں حیثیتوں سے سخت نامناسب ہے-

پروٹسٹ کانپور میونسپل بورڈ نے بناسپتی گھی کے درآمد و برآمد پر جو ٹیکس لگانا تجویز کیا ہے- اس کے خلاف یو-پی- چیمبر آف کامرس نے سخت پروٹسٹ کیا ہے-

علامہ مشرقی کو خط مسٹر رام رتن گپتا ممبر سنٹرل اسمبلی نے علامہ مشرقی کو ایک خط لکھا ہے جس میں انھوں نے انکے ایک حال کے خط کی تعریف کی ہے- اس خط میں علامہ مشرقی نے ہندو مسلم سوال کے متعلق اچھا اور قابل ...

کانپور میونسپل ...

اس تحریر کے ذریعہ نوٹس دیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ نے چنگی اور ٹرمنل ٹیکس کی واپسی کے قواعد کے متعلق قاعدہ نمبر ۱۱ اور ۵ میں رزولیوشن نمبر ۱۳۰ مورخہ ۱۷-مارچ ۱۹۴۴ء کے ذریعہ مندرجہ ذیل ترمیمات کرنا تجویز کی ہیں-

اُس حالت میں جبکہ کوئی مینوفیکچرڈ آرٹیکل گورنمنٹ کو سپلائی کی جائے اور کروڈ آرٹیکل کے واسطے ٹیکس کی واپسی مانگی جائے تو اس کے متعلق سرٹیفکیٹ میں وزن صاف صاف تحریر ہونا چاہیئے اور گورنمنٹ کی "پراپرٹی" کے آگے اُسی حالت میں جس میں وہ داخل کی گئی- ایکاؤنٹ کوڈ کے قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے" اور مندرجہ بالا قواعد کے پراویزو میں یہ عبارت درج کردی جائے- "۵ اون کے بجائے ۱۴ دن" دوسری سطر میں اور تیسری سطر میں "۶ مہینہ کے بجائے ۳ مہینہ" کردیا جائے"

اسٹاکوں کو نکال کر عوام کے لئے کپڑا سستا کرانے و لڑائی کے مورچہ کو مضبوط بنانے کے بے داعب کیا گیا- ... جائز مہنگائی بھتہ پوری طور پر خوراک بندی کا انسداد اشیاء کی قیمتوں پر اسٹاک پر کنٹرول و عوامی غذائی کمیٹیوں کی مدد سے عوام کے لئے غلہ جمع کرنے کی مانگ کی گئی-

کانفرنس نے ایک اور رزولیوشن کے ذریعہ تمام دیگر سیاسی جماعتوں ... تفرقہ مٹا کر آئندہ میونسپل الیکشن عوام کے فائدہ کے لیے کانگریسی لیگی نمایندوں کو مدد دیکر لڑنے کے لیے اپیل کی و مزدوروں کے لیڈر چچا جان محمد مخالف فیسزم کی رہائی کی مانگ کی گئی-

۳۰-مئی سنہ ۱۹۴۴ء

نند کشور
دفتر سکریٹری مزدور سبھا
کانپور

مراسلات

مسلم سینما کنٹرول بورڈ کانپور

مسلم سینما کنٹرول بورڈ کی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ بتاریخ ۲۵-مئی سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۹ بجے شب بمقام شہری لیگ ہال زیر صدارت ڈاکٹر شریف خاں صاحب منعقد ہوا- مندرجہ ذیل تجویز حسین کاظمی صاحب کی تحریک اور الغفار احمد صاحب کی تائید سے بالاتفاق پاس ہوئی:-

مسلم سینما کنٹرول بورڈ کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ ہالی وڈ فلم کمپنی امریکہ کے اُس خیال کو کہ آقائے نامدار بانی اسلام محمد رسول اللہ صلعم کے حالات زندگی کو فلمایا جائے بہت حیرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور کمپنی ہذا کو یقین دلاتا ہے کہ اُس کا یہ خیال مسلمانان عالم کے لیے انتہائی دلآزار اور ان کے مذہبی جذبات سے کھیلنے کے مرادف ہے اور اس خیال کی تکمیل کی صورت میں نتایج بہت ہی خطرناک ہوں گے مسلمان یہ کبھی برداشت نہیں کرسکتا کہ دنیا کا کوئی بھی انسان آقائے نامدار صلعم بن کر فلم پر آئے-

جلسہ ہذا حکومت ہند سے درخواست کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد اس معاملے میں دخل اندازی کرکے مسلمانان ہند کے جذبات کی ترجمان بنکر حکومت امریکہ سے درخواست کرے کہ وہ ہالی وڈ کمپنی کے ذمہ دار ارکان کو اس خیال کی تکمیل سے باز رکھے-

طے پایا کہ تجویز کی نقل (۱) قائد اعظم محمد علی جناح (۲) وایسرائے ہند- (۳) امریکی سفیر مقیم نئی دہلی کو بھیجی جاویں-

سکریٹری- حسین کاظمی

کانپور میں چیچک کی شکایات

عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ شہر میں کچھ شکایات چیچک کی پائی جاتی ہے بدیں وجہ چیچک کا ٹیکا جاری رکھا گیا ہے- صحیح اطلاع ... پر ویکسینیٹر بنا بر لگائے جانے ٹیکہ بھیجا جائیگا- اسا ... سنہ ۱۹۴۳-۴۴ء فائنل ایر میں میونسپل ویکسی ... اسٹاف نے حسب ذیل آدمیوں کے ٹیکہ حفاظت ... چیچک میں لگایا ہے-

ٹیکہ ابتدائی	ٹیکہ دوبارہ	میزان
14062	58384	7244...

میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ میونسپل بورڈ کانپور

جوہی علاقے کے کپڑہ مزدوروں کی کانفرنس

مورخہ ۲۸-مئی سنہ ۱۹۴۴ء کو بوقت ۷ بجے شام جوہی علاقہ میں مزدوروں کے زور دار جماؤ کے ساتھ کپڑہ ... کانفرنس زیر صدارت کامریڈ محمود الظفر منعقد ہوئی- جناب حسن احمد شاہ صدر مقامی مسلم لیگ نے تقریر کرتے ہوئے مزدوروں کی مانگ میں عملی طور پر ساتھ دینے کا یقین دلایا-

ایک رزولیوشن کامریڈ الیوسی ایشن یوسف نے پیش کیا- جسکی تائید کامریڈ رگھبیر پرشاد نے کی جس کی رو سے مزدوروں کو خفیہ کپڑے و سوت کے ...

آئینہ کانپور

۳۱-مئی

ہائی اسکول و انٹرمیڈیٹ کا نتیجہ

کی شام کو ہائی اسکول و انٹرمیڈیٹ کالج کا ... کانپور کے اسکول و کالجوں کی کامیابی فی صدی حسب ذیل ہے:-

۱- ایچ-ایس-بی-جے-ایس- ہائی اسکول	۱۰۰ فیصدی
۲- بی-ان-ایس-ڈی- انٹر کالج	۹۵ "
۳- جے-ان-کے- ہائی اسکول	۹۳ "
۴- اے-بی-اے-ودیالیہ ہائی اسکول	۸۹ "
۵- بالکا ودیالہ- انٹر کالج	۸۹ "
۶- کرائسٹ چرچ ہائی اسکول	۷۷ "
۷- ڈی-اے-وی- ہائی اسکول	۷۲ "
۸- کے-کے- انٹر کالج	۶۹ "
۹- مارواڑی ودیالہ	۶۹ "
۱۰- حلیم مسلم انٹر کالج	۶۸ "
۱۱- گورنمنٹ ہائی اسکول	۶۷ "
۱۲- میونسپل اے-وی ہائی اسکول	۵۹ "
۱۳- پی-پی-ان ہائی اسکول	۵۰ "

انٹرمیڈیٹ کالج کے امتحان کا نتیجہ

۱- بی ان ایس ڈی- انٹر کالج	۷۳ فیصدی
۲- بالکا ودیالہ انٹر کالج	۶۷ فیصدی
۳- ڈی-اے-وی- کالج	۶۱ "
۴- حلیم مسلم انٹر کالج	۵۸ "
۵- کرائسٹ چرچ کالج	۴۴ "
۶- کے کے انٹر کالج	۴۱ "

لکچر مسٹر برگو بند مسرا لیڈر نیشنل وار فرنٹ امریکہ اور برطانیہ کا اپنا سفر ختم کرکے واپس آنے پر آپ کے کارخانہ کے ملازمان نے آپ کو ایک ایڈریس پیش کیا تھا- جس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ برطانیہ میں جس بات کا مجھ پر بہت زیادہ اثر ہوا وہ فتح حاصل کرنیکا ارادہ ہے-

جرمانہ کنٹرول کی قیمت سے زیادہ قیمت پر کپڑا فروخت کرنے کے الزام میں بدری پرشاد دوکاندار کو ۵۰۰ روپیہ جرمانہ اور ۶ ماہ قید سخت کی سزا دیگئی-

اپیل خارج غلہ اسٹاک کا نقشہ داخل کرنیکے جرم میں مدن گوپال پارچہ فروش جرنیلگنج کو ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی- یہ سزا اپیل میں بھی بحال رہی-

گرفتاری بابو کرشن دیال ٹاؤن انسپکٹر ڈاکخانہ جات کو سرکاری روپیہ غبن کرنیکے الزام میں ...

شایع اور جسکی نسبت یہ بتایا گیا ہے کہ یہ تار آپ نے میرے نام بھیجا ہے وہ مجھے ابتک موصول نہیں ہوا ہے - اس تار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خاکسار سکندر ریکٹ کے متعلق میرے استفسار کا جواب دیے بغیر ورکنگ کمیٹی ۲۷ - مئی کو آخری فیصلہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا کیا گیا تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ورکنگ کمیٹی نے مجھے غلط فہمیوں کے ازالہ کا موقع نہیں دیا اور میں اس طریقہ کار کے خلاف احتجاج کرتا ہوں

سر سپرو کا دورہ کشمیر

بمبئی - ۲۶ - مئی، مہاتما گاندھی کے سکریٹری مسٹر پیارے لال سے نمایندہ پریس نے دریافت کیا کہ مہاتما گاندھی نے مسٹر جنکر - پنڈت مالویہ - رائٹ آنریبل سری نواس شاستری اور سر تیج بہادر سپرو کو جو خط لکھے ہیں ان میں کیا لکھا گیا ہے مسٹر پیارے لال نے جواب دیا کہ میں آپ کو صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ وہ عام نوعیت کے خط لکھے تھے۔

اس سوال کے جواب میں آیا سر تیج بہادر سپرو کا دورہ کشمیر جہاں اس وقت مسٹر جناح گئے ہوئے ہیں کوئی سیاسی اہمیت ...

وہ ہوا تو تم جانتے ہی ہو ایسی سرد کہ پورے کا پورا ساحل میدان اور جھیلیں برف کے مارے جم جاتے ہیں - جاڑے کے ایسے برفیلے موسم میں شکار تو شکار گھر سے باہر نکلنا مشکل! اس زمانے میں شمالی یورپ میں ہندوستان کی طرح تہذیب کی روشنی کہاں پھیلی تھی بیچارے جنگلوں میں رہتے تھے - چرند پرندوں کے شکار سے اپنا پیٹ پالتے تھے کھیتی باڑی بھی نام ہی کو تھی - ان لوگوں کے لئے جاڑے کیا آتے تھے - یوں سمجھو جاڑے کا بخار آجاتا تھا - شکار کے لیے باہر کیسے جائیں؟ اول تو سردی کے مارے باہر جانے کی ہمت کسے پڑتی تھی - اور اگر باہر جائیں بھی تو شکار کسے ملتا تھا؟ جانور بچارے سردی کے مارے پہاڑوں کی کھوؤں اور بھٹوں میں او رخدا جانے کہاں کہاں چھپ جاتے تھے - بعض سمجھ دار لوگوں نے گرمیوں میں بہت سا شکار کر بھی لیا - اور سردیوں کے لیے ذخیرہ بنانا چاہا - مگر کچے گوشت کو زیادہ دیر تک رکھنے سے اس میں ایسی بد بو آنے لگتی ہے کہ یا تو اسے گھر کے باہر پھینکیں یا پھر خود گھر سے نکل جائیں غرض بڑی مشکل میں پڑتے ہوئے تھے ... نہ جلتے ہیں؟ ان کی زندگی کے اس مسئلہ کو ہندوستان ہی نے حل کیا یہ تو تم جانتے ہو کہ کچے گوشت ... گرم مسالہ

... بھولا بھائی ڈیسائی ... ملاقات

... ایشور بھگتی کے گیت پسند کرتا ہوں" ... گاندھی نے کاغذ کے ایک ٹکڑے ... غلام علی خاں کو دیے جنھوں نے ... گھنٹے تک ... گانے اور بھجن سنائے ... خاں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں ... نہیں سمجھتا اور نہ ہی میں نے ... گانے سنے ہیں -

... پر ادھنا بند کردی ہے، پھر بھی ... لوگ جمع ہو گئے - اس سے ... ڈیسائی نے مہاتما جی سے آدھ ...

... جلسہ کرنے کی ممانعت

... لاہور کے ضلع مجسٹریٹ نے ... ہے :-

... یہ بات لائی گئی ہے کہ چوک متی ... وجہ سے دستیارتھ پرکاش، کو ... عام جلسہ کرنے سے امن عام اور ... خلل پڑنے کا اندیشہ ہے - اس ... ضابطہ فوجداری کے ماتحت لاہور ... اجازت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ عام ... کی جاتی ہے -

فلم "مشن ٹو ماسکو" نامنظور

... حکومت اُڑیسہ نے "مشن ٹو ماسکو" ... شدہ قرار دیدی ہے - اس ... کہ مہاتما گاندھی نے یہ فلم دیکھا ہے

... ہونیوالے ہو، میری غلطیوں ... زندگی کی تعمیر شروع کرنے کے ... کہ میں بھتیں دراشت میں گندی ... بنیاد دے رہا ہوں -

... اچھا جھتی سلام معافی کی درخواست کے ساتھ ساتھ -

اقوال زریں

[illegible]چور کو سرو ڈ مال چھپانے کے گُر سے بھی واقف [illegible] لازم ہے۔

شریف آدمی کے لئے ایک لفظ کافی ہے۔

جو آدمی ایسی بات کہتا ہے جو اوسکو لازم نہیں [illegible] ایسی باتیں سنتا ہے جو اوسکو ناگوار ہوتی ہیں۔

[illegible]لعنت دھتکار ایسی سواریاں ہیں جہاں سے [illegible]تی ہیں وہیں واپس آتی ہیں

احمق اپنی تعریف کرتا ہے اور دیوانہ اپنی ہجو خود [illegible]تا ہے۔

احمق ہمیشہ وقت پوچھا کرتے ہیں۔ عاقل اپنا [illegible]آپ جانتے ہیں۔

کنجوس جبتک نہ مرے اُسکی دولت سے اور [illegible] ذات سے کسی کو فائدہ نہیں پہونچتا۔

اپنے ملک کی اپنی جان سے زیادہ قدر کرو۔

قوم کی عزت اس کے رسم و رواج ہیں۔

اچھی چیز کی اُس وقت قدر ہوتی ہے جب وہ [illegible]باقی رہے۔

اناڑی کاریگر اپنے اوزاروں پر جھنجھلاتا ہے۔

موج تبسم

"زندگی میں کامیابی کا کیا راز ہے؟" [illegible] مجھے صحیح طور پر تو معلوم نہیں، لیکن میرا خیال ہے کہ اس کا تعلق محبت سے ضرور ہے!"

پہلا دوست:- آخر تم اپنی بیوی سے کیوں نالاں رہتے ہو؟"

دوسرا دوست:- اس لیے کہ انکیں بہت جلد اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے اور وہ قائل ہو جاتی ہیں۔"

پہلا دوست:- "یہ تو کوئی بری بات نہیں ہے!"

دوسرا دوست:- مصیبت تو یہی ہے کہ جب انھیں کسی بات کا جواب نہ سوجھے اور وہ اظہار ندامت کے لیے مجبور ہوں تو اس قدر بکواس کرتی ہیں کہ ان کی زبان تھک جاتی ہے۔"

ملک خضر حیات خاں مسلم لیگ سے علیحدہ کر دیے گئے

لاہور۔ ۲۸ مئی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کمیٹی آف ایکشن نے اپنے اجلاس میں آج شب کو ایک طویل بیان شایع کرتے ہوئے ملک خضر حیات خاں ٹوانا وزیر اعظم پنجاب کو آل انڈیا مسلم لیگ کی ممبری سے خارج کر دیا ہے اور یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ جبتک مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی ان کے خلاف یہ پابندی نہ ہٹالے ملک صاحب موصوف مسلم لیگ کے ممبر نہیں بن سکیں گے۔

ہٹلر سے جاپانی سفیر کی ملاقات

لنڈن ۲۔ جرمن ریڈیو کا بیان ہے کہ کل ہٹلر سے ۴ جاپانی سفیر جنرل اوشیما نے ملاقات کی۔ جرمن وزیر خارجہ ہر فان ربن ٹروپ بھی اس وقت موجود تھے۔ ریڈیو کا بیان ہے کہ اس ملاقات میں مشترکہ جنگی کوششوں کے سوال پر غور کیا گیا۔

[illegible]

حال ہی برا [illegible] جس میں سینک [illegible] ننگی معاشرت کو [illegible] آئی ہے چنانچہ اس انجمن کے عام باشندوں سے بالکل [illegible] علاوہ اس انجمن کے تمام ممبروں [illegible] کر وہ اپنا سر منڈا لیں۔

اس انجمن کی رائے ہے کہ سر منڈا [illegible] بہت اچھا اثر پڑتا ہے اور کم لباس پ[illegible] انسانی صحت کی حالت [illegible] ملی جاتی ہے۔ اس انجمن کے [illegible] شگفتہ بیٹھے ہیں [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان [illegible] کی ایک جماعت یہاں آباد ہو گئی ہے۔

درجنوں شادیاں کرنیوالی عورت

آپ کو یہ معلوم کر کے تعجب ہوگا کہ دنیا میں ایسی بھی عجیب و غریب عورتیں ہیں جن کا مستقل پیشہ ہی یہ ہے کہ وہ نئی نئی شادیاں کرتی ہیں۔

چنانچہ حال ہی میں بوڈاپسٹ" میں ایک ایسی عورت کو ایسی عورت کو گرفتار کیا گیا ہے جو گذشتہ سات برسوں میں درجنوں مردوں کو شادیاں کر کے احمق بنا چکی ہے۔

[illegible] نہال سنگھ [illegible] آپ ہی آپ [illegible] "پنڈت [illegible] آکر [illegible]

چلم اُٹھائے [illegible] ابھی تو رام سنگھ [illegible] نہیں جما، کش لے کر بولے، [illegible] آجکل" "جی ہاں"۔ کلیان سنگھ بیٹھتے ہوئے بولا "گرمی گرمی چاڑے ہی رہیں تو اچھا ہے۔

کلیان سنگھ جو تنہا پنڈت جی کی پُرانی صدری پہنے ہوئے تھے، کانپتے ہوئے بغلوں میں ہاتھ دیکر بولا "ہے تو یہی بات"۔ مسکرا کر بولا:-

رانی بھی تو آئیں گی، کلیان سنگھ نے جیسے پنڈت جی کے دل کی بات کہہ دی تھی۔

پنڈت جی ہنس رہے تھے

"پنڈت جی یہ رام سنگھ بڑا اودھم مچا رہا ہے"۔ بولا پنڈت جی ہلکا کش لیکر بولے۔ کیا کہتا ہے؟" رات چوپال میں کہہ رہا تھا کہ جب سے پنڈت جی نے اپنے بیاہ کا ارادہ کیا ہے۔ رام جی برس [illegible] ہیں "ہی ہی" پنڈت جی ہنس کر بولے۔ "بیوقوف ہے بے وقوف"

"بے وقوف ہی تو ہے، آدمی کو گھر ضرور بسانا چاہیئے پھر آپ تو ابھی جوان ہیں، [illegible]

"اور کیا"۔ پنڈت [illegible] پر ہاتھ [illegible] پھیر کر بولے [illegible] کے مُنہ سے [illegible] نہیں سمار ہے تھے،

بات چیت تو ہو گئی ہوگی"۔ کلیان سنگھ بولا۔

"ہاں وہ بولے، دھن س[illegible] آئے تو کچھ پتہ چلے،

"آجکل میں ہی آجائے گا"۔ بو[illegible] آپ کے پاس کیا کمی ہے۔ رام جی کا دیا سب کچھ ہے [illegible] راج مانے گی رانی"۔

تنکے سے زمین کرید کر بولا۔ رام سنگھ مُفت [illegible] بُرائی لے رہا ہے اپنے سر، باپ کو کچھ سمجھتا [illegible] "یہ کلجگ ہے بھائی کلجگ"۔ پنڈت جی بو[illegible]

کلیان سنگھ جو اُن کی ہر بات پر جی ہاں کہنے [illegible] عادی تھا، سر ہلا کر بولا۔ جی ہاں اسے دُکھ کس بات کا [illegible] اس کے کھانے پہننے میں کون سا فرق آجائے گا"

"بالکل نہیں"۔ وہ بولے بیس بیگھہ اس [illegible] نام کر ہی چکا ہوں۔ کھائے کمائے اور موج اُڑا[illegible]"

"ابھی تو اس کے بیاہ کا خرچ بھی آ[illegible] اُٹھائیں گے"

"اور کیا! وہ لمبا کش لے کر بولے" [illegible] میں کرو دنگا"

کلیان سنگھ خوش ہو کر بولا۔ اس [illegible] بیاہ پر ایک اور نئی صدری لوں گا۔ مہاراج"

"ہاں بھائی ہاں" وہ [illegible] سرد سرد جھونکا آیا کانپتے ہوئے اس نے بغلوں میں [illegible] دے لیے

آج رات سے بوندیں پڑ رہی تھیں [illegible] پنڈت بے صبری سے بولے۔ بارش سے کبھی کام رُک جاتے ہیں۔ جا کر دیکھو تو اب گیا ہوگا۔ کلیان س[illegible] اُلٹے پاؤں چلا گیا۔

گلی کیں جب کسی کی آہٹ [illegible] انھیں شبہہ ہوتا کہ دھن سنگھ آرہا ہے۔ ایک بار تو وہ سچ مچ دھوکا کھا گئے۔ کوئی ٹاٹ سر پر ڈالے [illegible] کر جھکائے لاٹھی ٹیکتا ہوا ڈیوڑھی کے آگے سے نکلا وہ سمجھے دھن سنگھ جارہا ہے بلند آواز سے بولے "دھن سنگھ کہاں جا رہے ہو،

[illegible] بارش [illegible] وہ بولا

کیا خبر لائے؟ وہ بے چینی سے بولے۔

"اتنا بڑا اولہ پڑا ہے، وہاں پنڈت جی"۔ ہاتھ کے اشارے سے بولا۔

"میں دوسری بات پوچھ رہا ہوں"

دھن سنگھ مسکرا کر بولا،

روپے لے جائیے اور بیاہ کر لیجئے روپا کو پنڈت جی ایک دم خوشی سے اُچھل پڑے، اُن کے دل میں دھن سنگھ کے لئے ہمدردی اُمنڈ آئی۔ بولے یہ بھیگے ہوئے کپڑے اُتار کیوں نہیں دیتے"

ہاں جاتا ہوں، دھن سنگھ ٹھنڈی آواز سے بولا

"جاتے کہاں ہو" [illegible]

[illegible] وہ کلیان [illegible]

پنڈت جی رضائی ایک طرف پھینک کر کھڑے ہو گئے اندر [illegible] پُرانی دھوتی اور صدری لے آئے، بولے جلدی سے اوتار کر انھیں پہن لو۔ ٹھنڈ ہو جائے گی۔ ورنہ"

دھن سنگھ پنڈت جی کو مسکرا کر دیکھ رہا تھا کلیان سنگھ چوکھٹ میں رُک گیا۔ پنڈت جی اپنے ہاتھوں سے اسے کپڑے پہنا رہے تھے

بولا:- یہ مجھے دینے کو کہہ رہے تھے پنڈت جی"

"مجھیں بھی مل جائیں گی، وہ مسکرا کر شادی کی تیاری کرو۔"

"شادی؟" کلیان سنگھ بغلیں بجا کر بولا۔ گا رہا تھا۔ پنڈت جی کے بیاہ کے گیت،

❁ ❁ ❁

گیت اُن کے ہونٹوں پر رُک گیا۔ ایک نے دوسرے کے کان میں کہا:-

دولہا بوڑھا ہے!

دوسری دالان میں جھانک کر بولی:-

سچ مچ سو برس کا معلوم ہوتا ہے

روپا کے دل پر چوٹ سی لگی۔ ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے سکھیوں کو دیکھا [illegible]

چمپا کہہ رہی تھی [illegible]

چاچا نے روپے کا منہ دیکھا ہے۔ چمپا تو اسکی پوتی معلوم دے گی"

سب روپا کو یاس بھری نظروں سے دیکھ رہی تھیں جیسے بوچڑ خانے کو جانے والی مویشی کو دیکھا جاتا ہے۔ بیچاری روپا بے زبان بچھیا کی طرح گُم سُم بیٹھی تھی،

پھیرے ہو گئے۔ پنڈت جی سو برس کی دُلہن بیاہ کر لے آئے۔ کلیان سنگھ نئی صدری پہنے دوڑا دوڑا پھر رہا تھا۔

رانی میاں مٹھو

تم اس گھر میں رانی بنکر آئی ہو

(باقی صفحہ ۶ کالم ۳ پر ملاحظہ کیجئے۔)

ہندوستانی چائے میں بہترین
لپٹن کی



حکومت میں اتفاق
ترکی کے وزیر اعظم موسیو سراغ اوغلو نے بجٹ کے آخر پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس سال کے بجٹ میں سب سے بڑی رقم ملکی بچاؤ کے لئے رکھی گئی ہے۔ ہم دائیں بائیں بازو کے رجحانات اور آدرشوں سے متاثر نہیں ہونگے ہم نے ایک آزاد ملک میں آزاد آدمیوں کی طرح رہنے کا فیصلہ کیا ہے اور ہم رجعت پسند سرگرمیوں کی اجازت نہیں دیں گے۔

لاہور میں خاکساروں کے بیلچے چھین لئے

لاہور۔ پہلی جون۔ پولیس نے ۱۴ خاکساروں کو روک دیا اور ان سے اُن کے بیلچے چھین لئے خاکسار خاکی وردی پہنے ہوئے تھے اور سر پر سفید کپڑا باندھے ہوئے تھے

نوٹس
ٹریننگ معہ تنخواہ

۱۷ اور ۲۱ سال کے درمیان والی عمر کے نوجوانوں کو بمقام ہندوپور مدراس میں انسٹرومنٹ میکنک کی ٹریننگ (INSTRUMENT MECHANICS) دینے کے لئے درخواستیں طلب کی جاتی ہیں ٹریننگ (TRAINING) حاصل کرنے والوں کے انتظام رہائش، راشن، پوشاک اور میڈیکل امداد کے علاوہ دیگر سہولتیں مہیا کی جاویں گی۔ مثلاً چھٹیاں اور ریلوے کنسیشن زیادہ قابلیت رکھنے کے لحاظ سے پہلے چھ ماہ ۴۴ روپیہ چار آنہ 44/4 اور اس کے بعد ۵۹ روپیہ چار آنہ 59/4 ماہوار وظیفہ دیا جاویگا

اُمیدواروں کو انٹرنس (MATRICULATES) پاس ہونا چاہیئے۔

درخواست کے فارم چیرمین نیشنل سروس ٹریبونل۔ یو۔ پی بکس ۲۱ کانپور کے دفتر سے حاصل کیے جا سکتے ہیں

ملکہ میری کی ۷۷ ویں سالگرہ

لندن ۲۸۔ مئی۔ ملکہ میری آج ۷۷ سال کی ہوئیں اور مبارکباد کے پیامات برطانوی دولت عامہ کے تمام حصوں سے آرہے ہیں۔

ملکہ میری اپنی سالگرہ اپنے زمانۂ جنگ کی قیامگاہ کے قریب کے دیہی علاقہ میں منا رہی ہیں اور خصوصی تقاریب کا انتظام کیا ہے۔

ملک معظم کی جنرل الیگزنڈر کو مبارکباد

لندن ۲۷۔ مئی۔ بادشاہ سلامت نے بحیرہ روم کے اتحادی جنگی محاذ کے افسر اعلیٰ جنرل میٹر ولینڈ ولسن کو مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے۔

مہربانی فرما کر جنرل الیگزنڈر اور اس کے ماتحت کام کرنیوالوں کو انکی مشہور کامیابیوں پر جو کہ یہ سب جانتے ہیں کہ بہت مشکل و سخت جنگ کے بعد حاصل کی ہیں۔ میری طرف سے دلی مبارکباد دیں۔ میری دعا ہے کہ وہ کامیابیاں اس وقت تک جاری رہیں جبتک کہ اٹلی میں دشمن کی فوجوں پر مکمل غلبہ حاصل نہیں ہوجاتا۔

ملک معظم ہندوستان نہیں آرہے ہیں

لندن ۲۵۔ مئی۔ یہ خبر کہ جنگ کے بعد ملک معظم شاہ جارج ششم اور ملکہ معظمہ ہندوستان تشریف لاویں گے بالکل ایک افواہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

لڑائی کے بعد عالمگیر ارگنائزیشن

واشنگٹن ۲۷۔ مئی۔ صدر روزولٹ نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ لڑائی کے بعد جو عالمگیر آرگنائزیشن قائم کی جائے گی اسکا پہلا مسودہ تیار کیا جا رہا ہے۔

سکریٹری آل انڈیا مسلم مجلس کا بیان

[illegible] خان بہادر شیخ محمد جان ایم۔ ایل۔ اے۔ سکریٹری آل انڈیا مسلم مجلس نے ایک بیان شایع کیا ہے، اس بیان میں آپ لکھتے ہیں کہ گاندھی جی کی مسٹر جناح کے نام چھٹی شایع ہوچکی ہے اور علامہ مشرقی بار بار مسٹر جناح سے اپیل کر چکے ہیں۔ لیکن مسٹر جناح پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ ان حالات میں اگر مہاتما گاندھی مسٹر جناح سے کوئی ملاقات کریں گے۔ تو وہ بے فائدہ ثابت ہوگی۔ مہاتما جی کو ملک کی موجودہ صورت حال پر جس قدر تشویش اور دکھ ہے۔ اگر لیگی لیڈر کو اس کا دسواں حصہ بھی ہو تو آج دونوں میں سمجھوتہ کی صورت پیدا ہوسکتی ہے۔

اُسے ایک [illegible]
تھا۔ جیسے [illegible]
بادل زور سے گرج [illegible]
اُڑ رہا تھا۔

پنڈت جی نے اچھا نہیں [illegible] بولا۔ رام سنگھ مُنھ میں [illegible] خوش ہو لینے دو بڈھے کو

"اس عمر میں دولہا [illegible] بھی کیا انھیں لوگ بالک کے جیسے [illegible] ایشور نے دے ہی رکھا ہے رام سنگھ لمبے لمبے کش لینے لگا۔

روپا کے بہتے ہوئے آنسو مغموم چہرہ دھوئیں میں تیر رہا تھا، ایک سسکتی ہوئی جوانی اُسے آگ میں جلتی ہوئی نظر آرہی تھی، جیسے پنڈت جی نے زندہ آگ میں جھونک دیا تھا۔

"روپا" وہ چلا کر بولا۔ اور جیسے روتی ہوئی روپا ہاتھ پھیلائے کہہ رہی ہو "مجھے بچالو"

میں کیسے بچا سکتا ہوں تمھیں، گھٹی گھٹی آواز سے بولا۔

ایک ساتھ کئی چیخیں اس کے کانوں سے ٹکرا رہی تھیں۔

"نہیں نہیں تم میری ماتا ہو" وہ بول اوٹھا۔

"ماتا کو کوئی جلتے ہوئے دیکھتا ہے؟" اس نے سُنا چونک کر کھڑا ہوگیا۔

جب سے روپا آئی ہے۔ رام سنگھ گھر میں گھسا رہتا ہے" بوڑھی پڑوسن کلیان سنگھ کی بیوی سے بولی۔

"ہاں" وہ بولی۔ کشن سنگھ کے چاچا بھی کہتے تھے بات کچھ ایسی ہی معلوم ہوتی ہے"

کیا بات ہے؟ پنڈت جی چونک کر بولے،

کلیان سنگھ تنکے سے زمین کرید کر بولا:۔

رام سنگھ کا بیاہ کر دو"

میں تو آج کردوں، اسکے سسر کا ہاتھ تنگ ہے" کسانوں کا خون سوکھ گیا ہے۔ اس بارش سے"

وہ بولا "کرے بھی کیا بیچارہ"

"پھر کیا کروگے" روپا رام سنگھ کی آنکھوں میں آنکھ ڈال کر بولی،

"ایک ہی تدبیر سمجھ میں آتی ہے"

"وہ کیا؟"

"بھاگ چلیں"

"ہائے" [illegible] دونگی رکھ کر بولی۔

"[illegible] نہیں گے؟"

"یہی تو بتانا ہے جگ کو۔ جب ایک سولہ برس کی کنیا کو ستر برس کے کھوسٹ کے گلے میں ڈال دیا جاتا ہے تب کہاں سو جاتے ہیں یہ جگ والے"

روپا کے چہرے پر مسکراہٹ کی لہر دوڑ گئی نہ جانے وہ کتنے دنوں کے بعد آج مسکرائی تھی۔

آسمان کھل گیا تھا۔ پنڈت جی کلیان سنگھ کے ساتھ آگائی کرنے چلے گئے۔ گاؤں کی کچی سڑکیں پانی سے بھر رہی تھیں اور اس سکوں کو چار پیروں کی جنبش توڑ رہی تھی۔ پانی پر کوئی نشان نہیں آتا سماج کے دل پر اس قسم کے افسوسناک واقعات کوئی نقش نہیں چھوڑتے۔ سوائے اس کے کہ وہ روپا کے واقعہ کو نمک مرچ لگا کر دُہرا رہے تھے کہ وہ بھاگ گئی، آوارہ تھی، بیٹے کو بھی ماں کو بھگا لے گیا شرم نہیں، یہ کلجگ ہے کلجگ! کسی نے سمجھنے کی کوشش نہ کی کہ یہ بڈھے کھوسٹ بڑھاپے میں جوان لڑکیوں سے ناطے کیوں جوڑتے ہیں۔

انقرہ ۲۸ مئی، جاپانی ڈومائی نیوز ایجنسی کا ایک نمایندہ ترکی حکومت کے ماتحت ترکی سے باہر نکالدیا گیا وجہ یہ بیان کیگئی ہے کہ وہ ایسی سرگرمیوں میں مصروف پایا گیا جو اخبار نویسی کے پیشہ کے خلاف تھیں۔

نے سخت [illegible] ہے کہ وہ ٹرین جو گورکھ[illegible] کرتی تھی وہ چار گھنٹہ تاخیر کے بعد لکھنؤ [illegible] کیونکہ بتایا جاتا ہے کہ اس طوفان کے وجہ سے ریلوے لائن بالکل بند ہوگئی۔ تیس میل کے اندر تاروں کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ اور ریلوے لائن پر دو درخت سے درخت گر کر آگئے تھے۔ جس سے لائن بند ہوگئی تھی۔ اور ایک خاص انجن کو کئی مرتبہ لائن پر روانہ کیا گیا اور جب لائن صاف ہوگئی تو ٹرین روانہ ہوئی۔

جرمن فوجیں بلغاریہ میں

لندن ۲۶۔ مئی۔ بلغاریہ پر جرمن فوجوں کے قبضہ کے سلسلہ میں مزید اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ چند مقاموں میں مزاحمت کا مقابلہ کرنے کے بعد جرمن فوج کے پانچ ڈویژن ۲۰۔ مئی کو بلغاریہ میں داخل ہوگئے۔ حکومت بلغاریہ کے استعفٰے دینے پر انھوں نے نظام حکومت بھی اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

[illegible] میں داخل [illegible]

دستخط

مان سنگھ سی۔ بی۔ ای
چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ

البرلن ریڈیو کا بیان ہے کہ صوفیہ کو [illegible] فوج کی کمک پہونچ گئی ہے اور کہ بلغاریہ [illegible] جرمن کمانڈر ملک میں داخل ہوگیا ہے [illegible] اشخاص گرفتار کر لیے گئے ہیں۔ جو نازیوں کے مخالفوں سے ہمدردی رکھتے تھے۔

اس سے پہلے خبر ملی تھی کہ بلغاریہ کی سرحد کے ساتھ ساتھ جرمن فوج جمع ہو رہی ہے۔

واشنگٹن [illegible]
پریس کانفرنس [illegible]

THE

REGD NO.
A 406

قیمت
سالانہ 5/-
ششماہی 2/12/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ 2/-

VOL.39
NO.24

CAWNP[illegible]
10TH JU[illegible]

ترکی نے برلن کو کروم کا بھیجنا بند کر دیا

فان پاپن کی ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر کی طرف سے روانگی

گزشتہ سے پیوستہ

حالانکہ یہ قانون اُنھوں نے خود سب سے پہلے توڑا تھا۔ جرمنوں نے اس معاملہ میں اپنا تمام پروپیگنڈا صرف کر دیا ہے۔ لیکن ترکوں نے اس کا کوئی خیال نہیں کیا۔

آج کروم کے مسئلہ میں انھیں پھر قانون یاد آ گیا ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ جرمنی کو کروم کی بندش معاہدہ شکنی ہے۔ لیکن وہ یہ بات بھول گئے ہیں کہ خود اُنھوں نے وہ تمام سامان نہیں بھیجا جو اٹھارہ مقررہ مہینوں میں انھیں بھیجنا چاہیئے تھا اور اسے وہ معاہدہ شکنی نہیں سمجھتے۔

اگر آج سے تین سال پہلے ترکی اس قسم کی معاہدہ شکنی [illegible] کے شہروں پر بمباری کرتا اور اس پر قبضہ کر لیتا۔ آج جرمن اس بات [illegible] تمام برآمد بند کر دی جائے گی۔ اور تمام جرمن برآمدی [illegible] اور خود ڈن اور سوئٹزرلینڈ سے بھیجا ہوا مال بھی روک دیا جائے گا۔ یہی نہ[illegible]یں اور یہ وہ اس لئے کر رہے ہیں کہ اس میں ان کا وہنا فائدہ ہے۔ ایک مہینہ سے کوئی [illegible]ن اخبار ترکی نہیں پہنچا۔ اس طرح سوئس اخبار بھی نہیں ملتے۔ اسکی وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ اتحادیوں [illegible] دھواں دھار [illegible] سے نقل وحمل کا سارا انظام چوپٹ ہو گیا ہے۔ یہی لیل ونہار ہے تو وہ دن دور نہیں جب جرمنی کا کوئی مال بھی یورپ کے کسی حصہ میں نہ پہونچ سکیگا۔ پس اگر جرمن آج ہی اپنے [illegible]کی ترسیل بند کر دیں تو ان کے پاس "قانونی" عذر بھی رہے۔

[illegible] کے فیصلہ کے فوراً بعد ترکی کے نام ایک بیان نشر کرتے ہوئے جرمنوں نے ترکی زبان میں کہا "ہم تمھیں [illegible] اور تم سب بیماری سے تباہ ہو جاؤ گے"۔ یہ صحیح ہے کہ ترکی ادویہ کا بیشتر حصہ جرمنی اور ہنگری سے [illegible] جرمنی اور ہنگری کے پاس ترکی کے حاصل شدہ سامان کے معاوضہ میں بھیجنے کیلئے اور کچھ [illegible] اور فلسطین سے ادویہ حاصل کر سکتا ہے اور بہت سستے داموں۔

[illegible] واقعی ناراض ہے۔ ہر فان پاپن کو طلب کیا گیا ہے کہ وہ فوراً اس سے [illegible] انتظار نہیں کرنے دیا گیا۔ بلکہ اس کے لئے ایک [illegible]

[illegible] اور امریکہ نے ترکی کو جو یاد [illegible] برآمد سے متعلق [illegible] نباتاتی تیل [illegible] تو یہ فیصلہ ترکی کے حق میں ہوگا۔ ملکی پروپیگنڈہ کی غرض [illegible] اپنے لوگوں سے کہے گا کہ ترکی کو سزا دے دی گئی ہے۔ ہر حال یہ سب کچھ قیاس آرائیاں ہیں جن کا دارومدار اہل انقرہ کے خیالات پر ہے۔

اس وقت ویم سٹراس سے صرف مبہم اشارات ہو رہے ہیں۔ اگلے ہفتہ معلوم ہوگا کہ ہٹلر نے فان پاپن کے ساتھ کیا کیا۔ شاید آخر الذکر اب ترکی میں واپس ہی نہ آئے لیکن جنگ کے اس مرحلہ پر اس بات کی کسی کو پروا بھی نہیں ہوگی۔ جس طرح ترکی میں جرمنی کے وقار کا آخری سہارا ٹوٹ گیا ہے اس طرح یہ پرانا افسانہ بھی باطل ہو چکا ہے کہ جب تک فان پاپن ترکی میں رہے گا جنگ نہیں چھڑے گی۔

ترکی سے برٹش گورنمنٹ کو سخت شکایت

لندن۔ ۵۔ جون۔ آج برطانوی سفیر مقیم انقرہ نے اپنی گورنمنٹ کی طرف سے ترکی حکومت کو مراسلہ حوالہ کیا ہے۔ جس میں اس بات کی سخت شکایت کی ہے کہ ترکی نے جرمنی کے جنگی جہازوں کو درہ دانیال سے گذرنے کی اجازت دیدی۔ ترکی کا عذر یہ ہے کہ ان جہازوں کے اسلحہ اتروا دیے گئے تھے۔ مگر برٹش گورنمنٹ کہتی ہے کہ معاہدہ کی رو سے ترکی حکومت کا یہ فعل بین الاقوامی قانون کے صریحاً خلاف ہے۔ ابھی ترکی حکومت نے اس شکایت کا جواب نہیں دیا ہے۔

آسماں سے!

(از وحید نولوی غازیپوری)

[illegible]کی پنہاں تجھ میں راہیں ہیں کہیں
[illegible]مظلوموں کی آہیں ہیں کہیں

[illegible]ہرگز زمانے کو قرار
[illegible] تونے بے شمار

[illegible]یاں تھیں [illegible]
[illegible]خلوق پر ایسی [illegible]

[illegible] اور بحری جنگ دیکھی تھی کبھی؟
[illegible] شعلہ سامانی سے تھی کچھ آگہی؟

[illegible]بے دردی و بے رحمی کی جنگیں الاماں
[illegible] تونے دیکھی تھیں کبھی اے آسماں

[illegible]ں پہ کیا وسعت زمیں کی تنگ ہے
[illegible] پُر ہول اور خونی جنگ ہے

[illegible]ری کیا ہو گئی ہیں محوِ خواب؟
[illegible] مضبوط دست انقلاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل ہیں ہے — زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۱۰ جون سنہ ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۴

برطانی پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کا بیان

(لندن ۰ ۶ جون) آج پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل نے یورو پ پر حملہ کے متعلق دوسرا بیان دیا جس میں آپ نے بتلایا کہ جس جگہ تازہ ترین خبریں آتی ہیں وہاں سے آیا ہوں اور میں ہاؤس کو بتلا دینا چاہتا ہوں کہ حملہ تسلی بخش طریقہ پر جاری ہے ۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے بمباری کر کے دشمن کی توپوں کے مقابلہ کو بہت کمزور کر دیا ہے ۔ اور ہمارے جہازوں نے گولہ باری کر کے ان کی طاقت مقابلہ کو کم کر دیا ہے ۔ ایک وسیع مورچہ پر اتحادی فوجیں بعض بعض جگہہ کئی میل آگے گھس گئی ہیں ۔ حملہ کا ایک سب سے نمایاں پہلو ہوائی جہازوں کے ذریعہ فوجوں کا اُترنا تھا ۔ اس میں ہمیں بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے ۔ سمندری کارروائی فوجی چالوں کے عین مطابق ہو رہی ہے ۔ ہمارے ہوائی جہازوں اور جنگی جہازوں نے دشمن کی توپوں کا منہ بند کر دیا ہے ۔ ہمارے سمندری جہازوں کو بہت ہی معمولی نقصان ہوا ہے ۔ اس وقت کئی جگہ لڑائی ہو رہی ہے ۔ ہم نے کئی پلوں پر قبضہ کر لیا ہے جو بہت اہم ہیں اور جن کو دشمن نے نہیں اُڑایا ہے اور اس وقت کین کے شہر میں بھی لڑائی ہو رہی ہے ۔ مسٹر چرچل نے مزید کہا ۔ لیکن اس وقت تک جو نہایت اور اہم اور قیمتی قدم اٹھائے گئے ہیں ۔ ان سے اس بات کا ہرگز کوئی پتہ نہیں چلتا کہ آئندہ چند دنوں یا ہفتوں میں لڑائی کیا صورت اختیار کرے گی کیونکہ دشمن اب غالباً اس علاقہ میں اپنی طاقت لگانے کی کوشش کرے گا ۔ اور اس صورت میں بڑے زور کی لڑائی ہوگی اور وہ اُس وقت تک جاری رہیگی جبتک کہ ہم اپنی کمک لاتے رہیں گے ۔ اور دشمن کو کمک پہونچتی رہے گی ۔ اس لیے یہ بہت سنگین وقت ہے ۔ ایڈمرل سر برٹرم ریمزے اتحادی بحری کمانڈر انچیف نے کہا کہ بہتر ... دشمن کے حالات معلوم کرنے کے لیے ہوائی جہاز نہیں بھیجے تھے ۔ اور اُس کو ہمارے آنے کا اُس وقت تک علم نہیں ہوا جبتک کہ ہماری جہاز باز فوج اس کے علاقہ میں نہیں اُتر گئی ۔ دشمن کی ساحلی توپوں نے توقع سے کم ... کیا ۔ سمندری جہازوں نے اپنا سامان سو فیصدی اُتار دیا ۔ جہازوں کو بہت کم نقصان ہوا ۔ اور اتنا کم ہوا کہ فوجوں کو ساحل پر اُتارنے میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑا ۔ تارپیڈو کشتیوں کا حملہ پسپا کر دیا گیا ۔ امریکہ کے بھاری کروزر "آگسٹا" کے علاوہ دوسرے جنگی جہاز بھی حصہ لے رہے ہیں ۔ ساحل پر جرمنوں نے توقع سے کم مقابلہ کیا جرمنی کے ہوائی جہازوں نے بھی کوئی خاص مقابلہ نہیں کیا ۔

ملک معظم کی سالگرہ کے خطابات

نئی دہلی ۔ ۸ جون ملک معظم کی سالگرہ کے سلسلہ میں جو خطابات دیے گئے ہیں ۔ ان میں سے بعض حسب ذیل ہیں :۔

جی ۔ سی ۔ آئی ۔ ای

ہز ہائینس نواب صاحب رامپور

کے ۔ سی ۔ آئی ۔ ای

آر ۔ ایف ۔ موڈی ۔ سابق گورنر بہار ۔

او ۔ بی ۔ ای

سی ۔ ایم ۔ کر ۔ آئی ۔ سی ۔ ایس مجسٹریٹ و کلکٹر کانپور

نواب ذاتی

سید اعزاز رسول ایم ۔ ال ۔ اے ۔ تعلقہ دار جلالپور چیرمین میونسپل بورڈ سندیلہ ہردوئی ۔

ہم ان سب حضرات کی خدمت میں اس اعزاز کے حصول پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔

بقیہ آئینہ کانپور

تردید ہمعصر پانیر نے اس افواہ کی تردید کی ہے کہ رائے بہادر چھوٹن لال سابق چیف انجنیر یو ۔ پی کو گورنمنٹ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا چیرمین مقرر کرنیوالی ہے ۔ اُمید کی جاتی ہے کہ گورنمنٹ موجودہ چیرمین رائے بہادر مان سنگھ کو مزید ایک سال کی توسیع دیگی ۔

ہاؤس ٹیکس بڑھانیکی مخالفت

میونسپل بورڈ نے جو نئے ٹیکس تجویز کئے ہیں ۔ ان میں ایک تجویز یہ بھی ہے کہ ہاؤس ٹیکس 2/3 فی صدی بڑھا دیا جائے یو ۔ پی ۔ چیمبر آف کامرس نے اس تجویز کی مخالفت کی ہے ۔

چیمبر نے ریلوے ٹکٹ پر ایک آنہ کا ٹیکس لگانے کی بھی مخالفت کی ہے ۔

کئی ہزار ٹن کوئلہ

جے ۔ کے ۔ کاٹن مینوفیکچرس ... ایک پوشیدہ جگہہ پر کئی ہزار ٹن کوئلہ زمین کے اندر جمع تھا ۔ اطلاع ... عملہ نے جگہہ کی تلاشی لی ۔ ملس کے ... اس کوئلہ کو باہر نکالنے اور اپنا ایکاؤنٹ پیش کرنیکا حکم دیا گیا ہے ۔ کوئلہ کا یہ اسٹاک دو سال تک کی ضروریات کے لئے کافی تھا ۔

... کو ...
بور ...
بورڈ ...
بقایا تھا ۔ اور ...
تھا ۔ اور ۲۰۰۴ روپیہ ...
کلوزنگ بیلنس ...
ورکس کی توسیع کے اسکیم ...
تھا یا ۹۹۳۱ روپیہ مہتروں ... بنانے کے لئے لیے ہوئے قرضہ کا اور ۸۹۰۶۹ روپیہ ٹھیکیدار ... کا شامل ہے ۔

کل آمدنی ۳۱۱۳۹۰۱ روپیہ کی اور کل خرچہ ۳۰۴۳۳۰۰ روپیہ ہوا ۔ گذشتہ سال کی آمدنی ۲۹۳۶۵۲۹ روپیہ اور خرچ ۲۷۶۲۲۳۴ روپیہ تھا ۔ آمدنی سے زیادہ خرچ کی وجہ واٹر ورکس کے بڑھانے کی اسکیم ہے ۔ آمدنی میں ۱۷۴۵۲ روپیہ کا اضافہ مختلف وجوہات سے ہوا ہے ۔ ہاؤس ٹیکس ، واٹر ٹیکس میں آمدنی زیادہ ہوتی ہے ۔ بورڈ کے پاس پور ہاؤس کا ۱۱ ہزار روپیہ اور عملہ کے پراویڈنٹ فنڈ کا ۲۶۰۰۰۰ روپیہ تھا ۔

میونسپل بورڈ کا جلسہ

۲ جون کو میونسپل بورڈ کا ایک غیر معمولی جلسہ بصدارت بابو دوارکا پرشاد سنگھ اکٹنگ چیرمین ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا بورڈ نے کستوربا میموریل فنڈ میں ۱۱ ہزار روپیہ دینے کا فیصلہ کیا ہے ، یہ فیصلہ مسٹر ٹھاکر رام کے رزولیوشن پر بحث و مباحثہ کے بعد ہوا ہے ۔ مسٹر نیر نے اس رزولیوشن کی مخالفت کی تھی ۔

مسٹر بینی مادھو باجپئی نے تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کے مطالبہ کا رزولیوشن پیش کیا ۔ مسٹر نیر نے اسکی مخالفت کرتے ہوئے چیرمین صاحب سے اسکوا کوٹ آف آرڈر کرنے کی درخواست کی ۔ مسٹر گورپرشاد کپور نے تجویز پیش کی کہ مہاتما گاندھی جیل کے باہر ہیں اور اس موقعہ سے ہز اکسلنسی والیسرائے اور مسٹر ایم ۔ اے ۔ جناح کو سیاسی جمود کو دور کرنے کا فائدہ اوٹھانا چاہیئے ۔ بابو گورپرشاد کپور کا رزولیوشن بورڈ نے منظور کر لیا ۔

بورڈ نے خفیف ترمیمات کے بعد بورڈ کی رپورٹ ۴۴–۱۹۴۳ء منظور کر لی ... کے وائس چیرمینوں اور سب کمیٹیوں ... کام کی تعریف کی گئی ۔

مکمل راشننگ اسکیم

مسٹر اے ۔ این جھا ریجنل فوڈ کنٹرولر نے راشننگ جلد سے جلد جاری کرنے کی یو ۔ پی ۔ گورنمنٹ سے سفارش کی ہے ۔ کیونکہ سب سے زیادہ پریشانی غلہ کی اور رہتا ہے ... جو راشننگ ہو جانے سے دور ہو جائے گی ۔ کیونکہ دوکانداروں کے لئے غلہ کے اسٹاک کی ضرورت نہیں رہے گی ۔

کپڑے کی تقسیم

کپڑے کی یکساں اور برابر تقسیم کے خیال سے کانپور میں چار سوداگر مقرر ہوئے ہیں ، جنکو کپڑا برائے فروخت دیا جائیگا ۔

جرنلسٹ ایسوسی ایشن

۵ جون ۶ بجے شام کو ویلورپو میں جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے مسٹر برگوبند مصرا سابق پریسیڈنٹ جرنلسٹ ایسوسی ایشن کو ایک ایٹ ہوم دیا گیا ، جسمیں مسٹر مصرا نے انگلستان اور امریکہ کی سیر و سیاحت پر تقریر کی اور بتلایا کہ ان ممالک کے لوگوں کو ہندوستان سے بڑی دلچسپی ہے اور ہندوستان کے سیاسی مقاصد سے ان کو پوری ہمدردی ہے ۔

اسکول و کالج کے امتحانات

صداقت ۳ جون

مین ہائی اسکول و انٹر کالجوں کے امتحانات کے نتایج شایع کئے گئے تھے ۔ اسی سلسلہ میں پرنسپل

لیکن معلوم ہوا ... لڑکیوں نے ہائی اسکول ... تھا جس میں سے ۷ لڑکیاں کامیاب ہوئیں

کپڑے کی قیمتیں دکانوں پر آویزاں

سکریٹری ڈپارٹمنٹ آف انڈسٹریز اینڈ سول سپلائی یو ۔ پی گورنمنٹ نے یہ جاری کیا ہے کہ آرڈیننس ۱۹۴۳ء ۲۵ سنہ ۱۹۴۳ء کی دفعہ ۱۱ ۔ ذ ۔ یہ اوپر کپڑے جمع کرنے اور منافع کمانے کی روک تھام کرنے کے اختیار کے مطابق حدود کانپور کے دوکاندار پارچہ ادنی کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی دوکانات پر گورنمنٹ کی مقرر کی ہوئی ٹھیکہ و تھوک فروشی کی شرح کا نقشہ نمایاں جگہہ پر لگا دیں ۔

تفریحی ٹیکس

کانپور میں تفریحی ٹیکس (انٹرٹینمنٹ ٹیکس) روز افزوں ترقی پر ہے ۔ یہ ٹیکس بائسکوب وغیرہ سے چار آنہ فی روپیہ کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے جنوری ۔ فروری ۔ مارچ سنہ ۱۹۴۴ء میں تفریحی ٹیکس کی آمدنی 103868/15 روپیہ کی ہوئی ... اور اکتوبر ۔ نومبر و دسمبر ... اور گذشتہ سال ... میں ٹیکس کی آمدنی ... 8 ۴۷۴ روپیہ ہوئی تھی ۔ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء کے تین ماہ کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۴۴ء کے تین ماہ کی آمدنی ... بڑھائی گئی ہے ۔

تفریحی ٹیکس کی آمدنی کے ان اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ کانپور کے باشندے جہاں ایک طرف کاروبار میں انتہائی مصروف ... ہیں اور اس وقت خوب پیدا کر رہے ہیں وہاں وہ ... کرانہی تفریحات بھی ... ہیں ... مشقتوں کو ان تفریحات کے ذریعہ ... بدل لیتے ہیں ۔

مسٹر سی ۔ بی سکسینہ سنیما انسپکٹر بڑی محنت جانفشانی اور ... کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتے ہیں ۔ جس کے لیے وہ تعریف ... کے مستحق ہیں ۔

چونکہ مسلم لیگ علاوہ مسلمانوں کے دیگر اقلیتوں کے حقوق کی بھی حمایت کرتی ہے ۔ اس ... بیورو کی سہولتیں اقلیت کے افراد کو بھی دی جائے گی ۔ اسلیے ملازمت کے متلاشی مسلمان ۔ ادی ہندو ، عیسائی ، سکھ اصحاب دفتر مسلم لیگ میں اپنا نام اور استعداد درج کرائیں ۔ تاکہ انکی ملازمت کے لیے مختلف دفاتر میں سعی و سفارش کی جاوے ۔

دفتر مسلم لیگ میں آیندہ ماہ سے ایک فہرست آویزاں کی جائے گی جس میں ان تمام اسامیوں کی اطلاع دی جائے گی جو مختلف دفاتر میں خالی ہوں گی ۔

سمیع الحق
صدر کمیٹی ترقی اقتصادیات مسلمین
مسلم لیگ کانپور

... سائی ہت ... اور سمیع الحق صاحب ... مسٹر دل کپڑا ... کیا جانا تجویز کیا گیا اور ... نے کمیٹی ترقی مالیات کو مجاز کیا گیا کہ وہ حکام متعلقہ سے خط و کتابت کریں جلسہ ہذا یہ طے کرتا ہے کہ تقسیم ... کے لئے جو چار نام ڈسٹرکٹ سپلائی افسر نے تجویز ... اس میں کسی مسلمان کو نہ شریک کرنے کے خلاف پروٹسٹ کیا جائے ۔

تجویز نمبر ۴ ۔ مجلس عاملہ طے کرتی ہے کہ تقسیم وارڈ کے ... باب ... کو جازت دیا جاتا ہے کہ وہ حکام متعلقہ سے ضروری معاملات میں خط و کتابت کریں اور تقسیم وارڈ کے بارے میں کوئی مناسب تجویز پیش کریں ۔

تجویز نمبر ۵ ۔ مجلس عاملہ شہری مسلم لیگ کا ... جلسہ ... ذمہ دار اخبارات ... و مسلم کے حالات ... وہ حکومت امریکہ پر ... مسلمانان ہند کے جذبات ... کر دے کہ مسلمانان ہند بلکہ کل عالم کے مسلمانوں میں امریکہ کے خلاف جذبات نفرت پیدا ہو جائیں گے ، لہٰذا حکومت امریکہ کو چاہیئے کہ متعلقہ کمپنی کو ہدایت کر دے کہ وہ اپنے ارادہ سے فوراً باز آجائے ۔ یہ جلسہ آل انڈیا مسلم لیگ سے بھی درخواست کرتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں مناسب کارروائی کرے

تجویز نمبر ۶ ۔ مجلس عاملہ شہری مسلم لیگ کانپور کا یہ جلسہ آل انڈیا مسلم لیگ کے اس فیصلہ کو جو خضر حیات خاں وزیراعظم پنجاب کو مسلم لیگ سے خارج کیا جائے بہ نظر اطمینان دیکھتا ہے اور اُسکی پوری تائید کرتا ہے ۔

تجویز نمبر ۷ ۔ مجلس عاملہ شہری مسلم لیگ کانپور کا یہ جلسہ ... مقامی متعلقہ کی فوری توجہ اس جانب مبذول کراتا ہے ۔ کہ ... کی جو اسکیم تجویز ہوئی ہے وہ قطعی ناکافی ہے ۔ شہر کی کل ... راشننگ اسکیم میں شامل کیا جانا چاہیئے ... ہذا ... کے لیے مٹی کے تیل کو شامل کرنا ... راشننگ کارڈ میں ... کے تیل کی فراہمی میں سخت دشواریاں پیش آ رہی ہیں ... اسکیم میں شامل کیے بغیر تیل کی تکلیف جس کا تعلق راشننگ ... غریبوں کے طبقہ سے ہے ۔ دور ہونا ممکن نہیں ہے ۔ نیز طے پایا کہ راشننگ اسکیم کو نافذ کرنے میں جلد از جلد کارروائی شروع کی جائے ۔

مسلمانوں کے لئے تلاش ملازمت

امسال مسلمانوں کی ان تکالیف کو دور کرنے کے لئے جو انکو ملازمت تلاش کرنے میں ہوتی ہے مسلم لیگ کانپور نے کمیٹی ترقی اقتصادیات مسلمین کے تحت میں ایک بیورو قایم کیا ہے ۔ کمیٹی مذکور نے تمام کانپور کے آرڈیننس فیکٹریوں سرکاری اور نیم سرکاری دفاتر اور ملوں کے مالکان سے استدعا کی ہے کہ ان کے یہاں جو اسامیاں خالی ہوں انکی اطلاع کمیٹی ترقی مالیات کو دی جاوے ۔ چنانچہ کئی سرکاری دفاتر سے اس بات کے خطوط آئے ہیں کہ انکو انٹرنس پاس مسلمانوں کی ضرورت ہے جو ملازم رکھے جائیں گے ۔

پردہ فلم

رنجیت فلم کمپنی کی دو جدید تصویریں

شہنشاہ شاہجہان اور ملکہ ممتاز کی

ممتاز محبت کا غیر فانی واقعہ۔

ڈائرکٹر ——— کدار شرما

افسانہ و مکالمے ——— منشی دل لکھنوی

اداکار ——— چندر موہن، انجن، ارملا

شہنشاہ بابر کی شجاعت کی ولولہ انگیز

بابر داستان۔

ڈائرکٹر: ——— مسٹر وجاہت مرزا چنگیزی

افسانہ ——— منشی شمس

مکالمے ——— مسٹر وجاہت مرزا

اداکاری ——— شیخ مختار، لالہ یعقوب، انوری سوشل کمار

یونینسٹ پارٹی سے باغی ممبر نکالدیئے جائیں گے

لاہور۔ (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ یونینسٹ پارٹی کے چند سرکردہ ممبران نے میجر خضر حیات خاں کو لکھا ہے کہ یونینسٹ پارٹی کی ایک فوری میٹنگ بلائی جائے اور ان مسلم لیگی ممبروں کو یونینسٹ پارٹی سے نکالدیا جائے۔ جنہوں نے وزیر اعظم کے خلاف تادیبی کارروائی کی حمایت کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یونینسٹ پارٹی کا اجلاس بہت جلد شملہ یا لاہور میں بلایا جائیگا۔

خان عبد الصمد خاں کی تقریر

ٹانڈو آدم ضلع نواب شاہ کے قوم پرست طلبہ کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے بلوچستان کے گاندھی خاں عبد الصمد خاں نے کہا کہ بلوچستان کے مسلمان ہندوستان کی آزادی کے لیے کانگریس کے ساتھ ہیں آپ نے کہا کہ مسٹر جناح محض باتونی ہیں وہ نہ تو ملک کی بہتری ہونے دیں گے اور نہ مسلمانوں کی۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ تمام ہندوستان جمہوری حکومت حاصل کرنے کے لیے مضطرب ہے اور مسٹر جناح کشیدگی [illegible] میں مصروف ہیں۔

لندن ۔ ۶ جون۔ اٹلی کے بادشاہ وکٹر ایمانویل نے اپنے اختیارات شہزادہ امبرٹو منتقل کرنے [illegible] پر دستخط کر دیے ہیں۔ مارشل بڈاگ لیو نے بھی اس حکمنامہ پر دستخط کیئے۔

[illegible] میں چلی آئی تھی۔ جو مغلیہ خاندان نے سنہرے عہد میں خاصی بڑی جھیل بن گئی تھی۔ اگر آج ہم یہ چاہیں کہ دساور سے جو مال آتا ہے۔ اس کی قیمت دینے کی بجائے اپنے ملک کی بنی ہوئی چیزیں باہر بھیجیں تو بھلا کوئی انھیں کیوں لینے لگا اول تو ہمارے ہاں اب ایسی چیزیں ہی نہیں بنتیں، بنتی بھی ہیں تو اچھی نہیں ہوتیں کہ ہم انھیں دوسروں کے سامنے رکھ سکیں۔

اس زمانے میں سونا زیادہ تر امریکہ سے آتا تھا یورپ والے سلاخوں کی سلاخیں وہاں سے لاتے تھے یورپ کے ملک بہت سی ضروری چیزوں کے لیے ہندوستان کے محتاج تھے۔ اس طرح سے یہ سونا کئی ہاتھوں میں ہوتا ہوا آخر ہمارے ملک میں پہونچ جاتا تھا۔ یورپ کے لوگ قہوہ پیتے تھے۔ مگر شکر کہاں سے آئے یہ مشکوں کی مشکیں بنگال سے جاتی تھیں اور پھر کپڑوں کے لیے تو ہندوستان دنیا بھر کی منڈی رہا ہے۔ اگر تم اس زمانے میں کسی ترکیب سے ہمالیہ کی چوٹی پر چڑھ جاتے اور وہاں سے ہندوستان کا نظارہ کرتے تو تمھیں یوں معلوم ہوتا گویا ہندوستان کیا ہے ایک بہت بڑا جنکشن ہے، جہاں سے ہر طرف بیسوں [illegible] جاتی تھیں۔ ان شاہراہوں پر سینکڑوں [illegible]

[illegible] طبقہ بھی پردہ کی ذہنیت سے متاثر ہے۔ عورتوں کو اقتصادی حیثیت سے خود مختار بنا دینا کافی نہ ہوگا۔ اس سلسلہ میں عورتوں کی تعلیم۔ ان کے قانونی حقوق۔ مشترکہ خاندان کے نظام شادی کے مروجہ طریقہ اور قوانین وراثت پر بحث ہوئی اور کہا گیا کہ ان تمام رکاوٹوں کو دور کر دینا چاہیئے جو عورتوں کے شہری فرائض اور حقوق میں پورا پورا حصہ لینے کی راہ میں مانع ہیں۔

مباحثہ کے خاتمہ پر رانی راجواڑے نے امید ظاہر کی کہ مساوات کے جوش میں عورتیں قوم کی مائیں بننے۔ حسن کا معیار برقرار رکھنے اور زندگی کی روحانی اور ذہنیت قائم رکھنے کے سلسلے میں اپنے فرائض فراموش نہ کریں گی۔

[illegible] کو دعائیں دو۔

[illegible] ایک خوبصورت اور ہنس مکھ بچے کی طرح [illegible] تھا۔ خدا پرست نے اس بچے کو دیکھا [illegible] امتحان لیا جائیگا۔

[illegible]

گوتمی کو کچھ ہوش [illegible] تھا [illegible] اس گھر کو ڈھونڈھنے لگی۔ جہاں کوئی موت نہ ہوئی ہو۔ لوگوں نے اسے سمجھایا۔ اری پگلی بھلا دنیا میں ایسا گھر بھی کوئی ہے۔ جہاں کسی انسان کی موت نہ ہوئی ہو۔ تو انسان کی چاہ میں عقل بھی کھو بیٹھی۔

گوتمی نے مرتاض بزرگ کے پاس پہونچکر ان کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ اور کہا۔ آپ نے میری آنکھیں کھولدیں۔ خدا پرست نے یہ سنا تو ہنس کر کہا۔ مایا جال سے نکل گئی۔

روسیوں نے جرمنوں کے تمام حملے پسپا کر دیے

ماسکو ۶ جون۔ روس کے تازہ اعلان میں تبلایا گیا ہے کہ جاسی کے ادتر پچھم اور اوتر میں ہماری فوجوں نے دشمن کے تمام حملے جو اس نے ٹینکوں کی مدد سے کیے تھے پسپا کر دیے گئے۔ باقی مورچوں پر اور کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی اور باقی مورچوں پر دشمن کے ۳۹ ہوائی جہاز تباہ کر گئے۔

[illegible] جان سے زیادہ پیاری تھی اور جس کے سونے اور چاندی کے ڈھیر اپنی آب و تاب سے کنجوس امیر کے دل میں اجیالا کئے رہتے تھے۔ مٹی کے ڈھیر بن کر رہ گئے۔

کنجوس امیر کو اپنی زندگی سونی معلوم ہونے لگی۔ اس [illegible] تک چھوڑ دیا اور اس [illegible] احساس سے بیٹھنے سا لگا [illegible] امیر کی یہ حالت دیکھی تو [illegible] ڈھونڈھ جس کے دل [illegible]

[illegible] کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ اور ایسا زمانہ یہ [illegible] اعلیٰ گھرانوں کی بیاہی تیاہی عورتیں چھوٹی [illegible] ملنگیوں کے ساتھ اغوا [illegible] ہندوستان [illegible]

سال رواں کی بہترین [illegible] تصویر

[illegible] اشوک کمار [illegible]

[illegible] مجسٹک سینما کا پور [illegible]

۹ جون ۱۹۴۴ء

اقوال زریں

دانائی اور بادشاہی کبھی برابر نہیں ہو سکتی

عملوں کا پھل نیتوں پر موقوف ہے اور ہر ایک کو ویسا ہی پھل ملتا ہے، جیسی اس نے نیت کی ہے۔

بدن کے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جب وہ سنور گیا تو سارا بدن سنورا جب وہ بگڑ گیا تو سارا بدن بگڑ گیا سُن رکھو کہ وہ دل ہے

اس میں کچھ اختلاف نہیں کہ علم انسان کا بہترین زیور ہے علم انسان کا ایک پوشیدہ دفینہ ہے۔ علم فضل و جاہ و جلال کو پہونچاتا ہے اور پوری محفل کو فریفتہ کر لیتا ہے۔ علم وہ آنکھ ہے۔ جو سب سے بالا ہے۔ علم ہی ہمکو دنیا میں زندہ رکھتا ہے اور علم کے بغیر انسان وحشی جانور ہے۔

تعلیمیافتہ آدمی میں سب اوصاف پائے جاتے ہیں اور جاہل میں عیب ہی عیب ہوتے ہیں۔ پس ایک تعلیم یافتہ کروڑہا جاہلوں سے بہتر ہوتا ہے۔

موج تبسم

اکبر:۔ چلو بھئی گھر چلو اب تو شام ہو گئی۔

محمود:۔ ابھی میری گھڑی میں تو ۱۲ بجے ہیں۔

اکبر:۔ (کسی قدر جھنجھلا کر) تمھاری گھڑی ہے، یا اُگالدان،

محمود:۔ تمھاری صورت ہی تو میری گھڑی ہے

گرلیش:۔ بھیّا اچاروں میں بہترین اچار کونسا ہوتا ہے،

آمود:۔ آم کا اچار بہترین ہوتا ہے۔

گرلیش:۔ اور نیبو کا اچار اچھا نہیں ہوتا کیا؟

آمود:۔ وہ تو دوا ہے۔

شام:۔ یار سُنا ہے کہ آج ایک چیل ریلوے انجن کو اپنے پنجے میں دبا کر لے اُڑی ہے۔

سوہن:۔ ہاں یار ٹھیک ہے وہ میرے مکان کے سامنے جو چیل کا گھونسلہ ہے۔ اس میں ہی تو انجن رکھا ہے اور چیل کے بچے اس انجن سے کھیل رہے ہیں۔

منصف:۔ (بہت ناراض ہو کر) کیا اس ضلع میں سب ہی وکیل نالائق ہیں اور جاہل رہ گئے ہیں۔

وکیل:۔ نہیں حضور اب تو یہاں کوئی بھی نہیں رہ گیا جتنے تھے وہ سب ہی منصف ہو کر چلے گئے۔

جاپانی کوہیما کے پورب میں اور پیچھے ہٹ گئے

نئی دہلی ۔ ۷ ۔ جون ۔ دکھن پوربی ایشیائی کمان کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ ۳ ۔ اور ۴ جون کو ہمارے گشتی دستوں سے اسپھال اکھرول روڈ کے قریب جھڑپیں ہوئیں جن میں ایک جھڑپ میں ساٹھ جاپانی مارے گئے۔ بشن پور کے علاقہ میں متھو کمن سے دشمن کا بالکل صفایا کر دیا گیا ہے صرف دکھن میں اس کا قدم باقی ہے۔ کوہیما کے پوربا میں جاپانی اور پیچھے ہٹ گئے۔

ہٹلر نے خود کمان سنبھال لی

لندن ۔ ۶ ۔ جون ، رائٹر کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ ایک خفیہ ذرایع سے خبر ملی ہے کہ اتحادی فوجوں کا مقابلہ کرنیوالی جرمن فوجوں کی خود ہٹلر سنبھال رہا ہے۔ نیز ہٹلر کے ساتھ چار بڑے مارشل اور کئی چھوٹے جنرل ہیں اور اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر اندرونی فرانس میں منتقل کر لیا ہے۔

۔۔۔ تنا تھ سرشار سب ۔۔۔

۔۔۔ اُردو افسانہ نگاری کی بنیاد ڈالی

انسان کے بدن میں خون کی رفتار ۔۔۔ میل فی گھنٹہ ہے۔

حال ہی میں ڈاکٹر ویلز ڈاکٹر آف شکاگو یونیورسٹی نے بتلایا کہ ایلومینیم میں کچھ ایسے مرکبات ہیں جو معدے میں پہونچکر مہلک اثرات پیدا کرتے ہیں۔

لیمپ یا چراغ کے پاس پیاز تراش کر رکھنے سے پتنگے نہیں آتے۔

تھرماسک صاف کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ انڈے کے چھلکے کوٹ کر تھرماسک میں ڈال دیئے جائیں۔ اس کے اوپر سے تھوڑا سا سرکہ ڈال دیا جائے پھر تھرماسک کو خوب ہلایا جائے اس کے بعد تھرماسک الٹا کر کے سب چیزیں نکال کر سرد پانی سے دھو لیا جائے۔ تھرماسک صاف ہو جائے گا۔

اتحادی ٹنک اوتر گئے

لندن:۔ ۶ جون ، سرکاری طور پر بتلایا گیا ہے کہ فرانس کے ساحل پر اتحادی ٹنک اوتر گئے ہیں۔ یہ ٹنک شربورگ کے قریب اوترے ہیں،

بھی شا ۔۔۔ مسٹر ک ۔۔۔ وشواسوں ک ۔۔۔ اُن کی وا ۔۔۔ عورت ۔۔۔ کے خاوند کا شہزاد ۔۔۔ پروہتوں کو جیسا ۔۔۔ یہ معلوم ہوا کہ مسٹر کرشنک شہزادہ ۔۔۔ میں خود نہیں ٹریں گے بلکہ وہ اپنی جگہہ پر کسی برہمن کو مقرر کر نیوالے ہیں۔ تب تو انکی خوشی کا کوئی ٹھکانا ہی نہیں رہا۔ ادھوں نے خوب کڑی دکشنا مانگی اور اس پر تل گئے۔ مسٹر کوشنک جہاں سے تبدیل ہو کر یہاں آئے تھے وہ جگہہ دکشنا کے لحاظ سے اتنی مہنگی نہیں تھی مگر یہ بستی پورتو قدامت پسندوں کا مرکز تھا۔ یہاں جات پات کے قواعد کی خلاف ورزی پر بہت کڑا ٹیکس دینا پڑتا تھا۔ مسٹر کوشنک کو روپے پیسے کی چنداں پرواہ نہیں تھی ۔ وہ تو اس بات پر جھنجلا رہے تھے کہ یہ شہزادہ اُس ۔ وز آسمان سے کیوں ٹپک پڑا جس ۔۔۔ نے انھیں پہلی بار اپنے ہاں مدعو کیا تھا۔ انھوں نے برہمنوں سے ڈپٹ کر کہہ دیا کہ دیکھو یہ سب جلدی ختم کر دینا۔ آج بعد دوپہر کلکٹر صاحب کے ہاں کسی ضروری کام سے جانا ہے۔ برہمنوں کو اور کیا چاہیئے تھا! دینے لینے کی باتیں طے ہوتے ہی برہمن ایک دم فراخدل بن گئے انھوں نے تمام ضروری باتیں چھوڑ کر ڈاک گاڑی کی ۔۔۔ اپنا کام جلدی ختم کر دینے کا وعدہ کر کے ۔۔۔ کر دیا۔

دو بجے ۔۔۔ جلدی ۔۔۔

۔۔۔ کے شہزادہ کو اتنی ۔۔۔ ہی سے ہونا نیدار بڑھیا کو ۔۔۔ اپنے بیٹے کے تئیں اس کا بیحد پیار تھا۔

بہو کے بال سنوارتے سنوارتے وہ بولی بیٹی میں مرجاؤنگی تب تو گوپال کرشن اتنا جی ۔۔۔ کرے گا۔

مسٹر کوشنک کا اصلی نام گوپال کرشن بھ ۔۔۔ پہونچنے پر انھیں یہ نام بہت لمبا معلوم ہونے لگا۔ اس ۔۔۔ اونھوں نے اپنا نام بدل لیا اور یہ سادھے ہوئے انگ ۔۔۔ ناموں کے عین مطابق تھا تب سے وہ مسٹر کوشنک بن گئے تھے۔

بڑھیا نے بہو کی مانگ بنا کر اس میں سیندور کا تلک لگایا۔ سر کے بالوں میں تازہ پھولوں کی ایک مالا رکھی، اور ایک بار اسے نہایت غور سے دیکھ کر ۔۔۔

موٹر سائیکل ۔۔۔ مطابق بیوی کو سہارا دیکر سائیڈ کار ۔۔۔ بٹھایا اور بوسے گجرتی ڈھنگ سے ساڑھی سر پر لی ۔ جس سے بالوں میں دھول نہ جانے پائے۔

اونھوں نے خود بھی سر پر ہیٹ جما کر رکھ لی اور روانہ ہوئے باہر جاتے وقت وہ ہمیشہ ہیٹ پہنا کرتے تھے۔

پھٹ پھٹ کرتے ہوئے دونوں میاں ۔۔۔ ۔۔۔ تھا، کون دھیان دیتا ۔۔۔

پسماندہ علاقہ تھا لوگوں کے لیے موٹر سائیکل ایک عجیب چیز تھی، بیل گاڑیوں کو ہٹانے کے لیے اونھیں ۔۔۔ بجانی پڑتی تب کہیں لوگ کچھ ادھر ادھر ہوتے اور کچھ سوچتے رہ جاتے کہ گاڑی کس طرف ۔۔۔ اسعد ۔۔۔ کلکٹر صاحب ۔۔۔

۔۔۔ ان نگاہوں سے دیکھنے لگے جیسے وہ ۔۔۔ کو دیکھ رہے ہوں۔

جب مسٹر کوشنک کلکٹر کے بنگلہ پر پہونچے تو وہ بوٹ ۔۔۔ تھکے ہوئے تھے ان کے چہرے سے خوشی اور تازگی غائب تھی، لیکن مسز آنند بڑی نیک خاتون تھیں، اُن کی بول چال میٹھی تھی، اور وہ نہایت شائستہ تھیں۔ ان کو ہندوستانی مہمانوں سے ملکر بڑی خوشی ہوتی تھی۔

مسز کوشنک سے وہ بڑے پریم سے ملی، اُن کی ساڑھی اُسے بہت پسند تھی۔

کتنی خوبصورت، کیسا بڑھیا ریشم ہے، پھول اور تمھارے یہ کانٹے کالے بال، میرے بھی ایسے ہی بال ہوتے تو کتنا اچھا ہوتا۔ ہماری ان لڑکیوں کی بات آپ کی یہ ۔۔۔ اں نقلی بھی معلوم ہوتا ہیں وغیرہ وغیرہ

سب دلچسپ ہو ۔۔۔ بڑا مزا رہا۔ کہانی ۔۔۔ دگرام بھی تھا، ہر ایک کو ایک ۔۔۔

(باقی صفحہ ۶ کا ۔۔۔ ملاحظہ کیجئے۔)

سونے کی چڑیا

(بقیہ بچوں کی دنیا صفحہ ۲۳)

بھیڑ بکری اور دوسرے جانوروں کی بھی کثرت ہے گوشت کے لیے جانور اتنے سستے ہیں کہ جہازیوں نے بہت سا گوشت نمک لگاکر ساتھ رکھ لیا ہے۔ رستے میں کام آئے گا۔ بنگال میں آج کل تو گیہوں کم ہوتا ہے۔ اس زمانے میں ضرورت کے لحاظ سے کافی پیدا ہوتا تھا۔ یورپ کے جہازی یہ گیہوں سستے داموں خریدتے تھے اور سفر کے لیے اس کے بسکٹ بناکر ساتھ رکھتے تھے۔ بنگال میں روئی اور ریشم بھی بہت ہوتا تھا اتنا کہ یورپ کا ایک سیاح ہندوستان کو اس پاس کے ملکوں ہی کا نہیں بلکہ یورپ کا تو دام گھر کہتا ہے۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ ہمارے ہاں سے ریشمی کپڑا یورپ اور جاپان جاتا تھا۔ آج ہمیں اس اس کپڑے کے لئے انھی ملکوں کے سامنے ہاتھ پھیلانا پڑتا ہے۔ ہمارا ملک تو اب بھی ویسا ہی ہے قدرت نے اسے جو شاندار عطیے دیئے تھے وہ اب بھی موجود ہیں۔ مگر وہ لوگ جو ان کا پورا پورا استعمال کرسکیں اب نہیں رہے۔ اگر ہم ہمت کریں تو اپنی قدرتی دولت کو استعمال کرسکتے ہیں۔ اس سے ہمارا ملک ایک مرتبہ پھر سونے کی چڑیا بن جائے گا۔

(مکتبہ جامعہ دہلی سے سونے کی چڑیا نامی ایک کتاب شایع ہوئی ہے اسی سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے)

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

ابتدائی مقدمہ نمبر ۲۳۵ سنہ ۱۹۴۳ء

عدالت جناب مسٹر سی۔ اے۔ سیال صاحب منصف بہادر جنوبی لکھنؤ۔

مسٹر محمد علیم صوبیدار کوارٹر ماسٹر ۲ بٹالین ایس۔ اے۔ سی۔ کانپور۔ مدعی

بنام — عزیز بیگم مدعا علیہم

بنام — مسماۃ عزیز بیگم زوجہ مسٹر محمد علیم ساکن حال ہمراہ مسماۃ فیروز بیگم بانسمنڈی کانپور۔ مدعا علیہا

... نالش بابت رخصتی ...

... تاریخ ...

کہانی سنائیے مسٹر ...

مجھے ایک کہانی یاد ...

سنانے کے لائق نہیں۔ مسٹر ...

رام بولے۔

نہیں وہی کہانی ہوگی" ... ہی میں اپنے کمال پر وہ بڑی داد حاصل کر چکے تھے۔ بہت کیا آپ مجھ سے وعدہ کرتے ہیں کہ بعد میں مجھے آپ قصوروار نہیں ٹھہرائیں گے ... نہیں اب تو مجھے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مجھے وہ کہانی یہاں نہیں سنانی چاہیئے۔ وہ ٹھیک نہیں رہے گی، میں آپکو دوسری کہانی سناؤں گا۔

نہیں نہیں وہی سنائیے۔ ہم تو وہی سنیں گے، یہ کہہ کر ہر ایک شخص چلانے لگا۔

"بہت اچھا، سنیئے کہانی سچی ہے اور خوبی یہ کہ آج ہی کی ہے۔

آج ہی کی ہے؟ چلئے جھٹ پٹ سنائیے ... بولے،

تھوڑی ہی جائے، بچہ کا مسٹر کوشک؟ مسٹر ساکیت رام نے پوچھا۔

ابھی ابھی ... پر سوار ہوکر میں پربی ... جہاں گوکل پور کا راستہ مخدوم پور کے پاس آکر اس میں مل جاتا ہے۔ وہاں پر میں ذرا ٹھہر گیا، جہاں کہیں لوگوں کا جھنڈ ہو ایک ڈپٹی کلکٹر کو وہاں ٹھہرنا ہی پڑتا ہے اُسے تو ان سے ہمیشہ تعلق پیدا کرنا ہی چاہیئے نا؟ ہاں ایک آئی۔ سی۔ ایس کو بھلے ہی ضرورت نہ ہو، مسٹر اسمتھ نے ہنسکر کہا۔

یہ اشارہ آپکی طرف ہے مسٹر کوشک"

"نہیں نہیں مجھے اپنی کہانی کہنے دیجئے۔

مسٹر ساکیت رام بولے" میں ذرا ٹھہر گیا وہاں کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے، اب بتایئے اُن لوگوں نے کہا؟"

... ہاں! ہاں آگے بڑھیئے جناب" کہہ کر سبھی لوگ ... نے لگے، سب کو یہی معلوم ہوا کہ کہانی یوں ہی معمولی ... جان پڑتی ہے،

میں نے پوچھا، کیوں بھائی بارش وغیرہ ... سب کے سب ایک دم بول اُٹھے ... اور میری طرف تعجب اور حیرت ... سے دیکھنے لگے جیسا کہ اکثر ... انے ہی میں ایک بوڑھا آدمی ... آکر دھیمی آواز سے بڑی ...

... ور بارش کیسے ہو جب بھلے بھلے برہمن گھرانوں کی عورتیں بھی گوروں کے ساتھ بھاگنے لگ جائیں"۔

"ہیں، یہ بات کیا ہے؟ میں نے حیران ہوکر پوچھا مجھے شک ہونے لگا کہ اس علاقہ میں کوئی ایسی بیہودہ واردات تو نہیں ہوگئی اور اس واقعہ کا ذکر اخباروں تک کو نہ پہونچ سکا ہو،

اجی جناب! میں نے اپنی آنکھوں دیکھا ہے وہ بوڑھا بولا۔ میں نے ذرا کڑک کر پوچھا" سچ کہتے ہو، مجھے شک ہوا کہ یہ بوڑھا ہم برہمنوں کی ہنسی اڑاکر مذاق کرنا چاہتا ہے۔ حضور جھوٹ کا کیا کام میں تو اپنی آنکھوں سے دیکھی بات کہہ رہا ہوں، رام رام بڑا برا کام ہے آنکھوں پر یقین کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ کیا بتاؤں سرکار! میں نے یہ اپنی آنکھوں یہاں اور ابھی! آدھ گھنٹہ بھی نہیں ہوا ہوگا تب دیکھا ابھی یہاں وہ ایک جادو والی بڑی گاڑی آئی تھی تو پیچھے سے بھٹ بھٹ کرتی ہوئی دھواں ... بدمعاش گورا ... صاحب کا سا ٹوپ لگائے ہوئے بیٹھا تھا اور اس میں لگی ہوئی دوسری گاڑی میں اس خوبصورت سبز رنگ کی گاڑی میں لال ریشم کی ساڑھی پہنے ہوئے ایک بھلی سی برہمن کی لڑکی بیٹھی تھی۔ جو کلکلاتی ہوئی جارہی تھی جیسے اس کو شیطان گورے کے ذریعہ بھگائے نے جانے پر خوشی ہو رہی ہو جناب!

... اندیشہ تھا۔ اتحادی فوجوں ... کے گیارہ ہزار ہوائی جہاز تھے۔ دشمن کی صفوں کے پیچھے ایک بڑی تعداد میں ہوائی فوج اوتر گئی ہے اس وقت فرانس کے ساحل پر متعدد جگہہ اتحادی فوجیں اوتر رہی ہیں۔

تقریر جاری رکھتے ... کارروائی اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے اور اس میں شبہہ نہیں کہ جو وسیع اسکیم ہے وہ بہت پیچیدہ اور ... ہیں جو ہمارے راستہ میں رکاوٹ پیش آئیں گی۔ ہمیں اپنے ہوائی بحری اور بری فوجوں کے درمیان اشتراک عمل پیدا کرنا ہوگا۔ اور ہمیں امید ہے کہ ہم دشمن کو لڑاکر ... ہرا سکیں گے جو لڑائی آج شروع ... ہفتوں میں بڑی سنگین ...

نہیں، بھلا کسی ... استعمال کرنے سے ایسی ... کہا جاتا ہے کہ مسٹر کوشک ... ساتھ باہر جاتے ہوئے پھر کبھی ہیٹ پہنے نظر نہیں آئے

مگر ہاں! اُس روز سے اُن کے اور ساکیت رام کی محبت کا رشتہ ضرور ٹھنڈا پڑ گیا۔

[illegible] بڑی فوج دشمن پر اتاری گئی ہے کہ اس سے پہلے دنیا کی تاریخ میں اتنی بڑی فوج نہیں اُتری تھی۔ یہ فوجیں بہت کم نقصان کے ساتھ اوتری تھیں اور ٹھیک مقاموں پر اُتری ہیں ... نقصان ہوا۔

مزید اتحادی فوج اوتر گئی

لندن ۸۔ ۷۔ جون۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ اور نے کے علاقہ میں بحری جہازوں کی مدد سے مزید اتحادی فوج اُتر گئی ہے۔

خفیہ ہتھیار استعمال کئے گئے

لنڈن ۶-جون- وزارت سپلائی نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ یوروپ پر حملہ کرنے میں اتحادی فوجوں نے بہت سے خفیہ ہتھیار پہلی دفعہ استعمال کئے ہیں۔

چینل کے ٹاپوؤں پر اتحادیوں کا حملہ

لنڈن ۶-جون- جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ اتحادی فوجیں گیورنسی اور جرمنی کے ٹاپوؤں پر اتر گئی ہیں جو کہ انگلش چینل میں ہیں ... شربورگ کے پچھم میں ہیں۔ ان ٹاپوؤں پر ... جرمن فوجوں کا قبضہ تھا۔

... رومانیہ میں فوجی ٹھکانوں پر گولہ باری کی ... نے گلاز کے ہوائی اڈے کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔

بڈوگلیو کی گورنمنٹ کا ...
فوراً ہی مارشل بڈوگلیو کو دوسری حکومت بنانے ...

مہاتما جی صوبائی کارکنوں سے ملیں گے

لکھنؤ-۸-جون- یونائٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ جب مہاتما گاندھی کی صحت اچھی ہو جائیگی وہ تمام صوبوں کے سرکردہ کارکنوں کو بلائیں گے اور ان کے صوبوں کے حالات معلوم کریں گے۔ جہاں تک یو-پی کا تعلق ہے۔ ان کے سکریٹری مسٹر پیارے لال کو خط و کتابت کے ذریعہ صوبہ کے حالات سے مطلع کر دیا گیا ہے۔ مسٹر گوپال نرائن، کنسیلہ کنوینر یو-پی کانگریس ورکرز کانفرنس مہاتما جی سے جون میں ملاقات کریں گے۔

THE
REGD NO.
A 406

قیمت
سالانہ 5/-
ششماہی 2/12/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ
2/-

VOL. 39
NO. 25
CAWNPORE
17TH JUNE

...تحقیقات

لندن (بذریعہ بحری تار) ٹائمز کا نامہ نگار مقیم انقرہ رقمطراز ہے کہ ترکی پولیس نازی پینٹو ریٹن کی خفیہ سوسائٹی کے بارے میں تمام واقعات کو طشت ازبام کرنے کے لیے تحقیقات میں مشغول ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ترکی حکومت نے فیصلہ کرلیا ہے کہ وہ ان سرغنوں کے خلاف سخت ترین کارروائی کرے گی جو نازیوں کے ایجنٹ کے طور پر کام کررہے ہیں۔

آگے چل کر نامہ نگار لکھتا ہے کہ ابتدائے جنگ سے جرمن پروپگنڈہ کرنے والے ترکی سے پکا وعدہ کررہے ہیں کہ وہ ترکی کے علاقوں کو وسیع کرنے میں مدد دیں گے۔ اشارتاً جرمن ایجنٹوں نے یہ بھی کہا ہے کہ قفقاز اور ایرانی آذربائیجان پر ترکی کا قبضہ ہونا چاہیئے۔ اس امر کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ ترکی حکومت نے اپنا وقار قائم رکھتے ہوئے ان دلفریب وعدوں کی اس وقت بھی ذرہ برابر پرواہ نہیں کی تھی جبکہ جرمن ناقابل تسخیر سمجھے جاتے تھے اور وہ اسٹالن گراڈ اور قفقاز کی طرف پیشقدمی کررہے تھے۔ اس کے برخلاف ترکی نے ان پیشکشوں کو نہایت سرد مہری سے ٹھکرادیا اور یہی کہتا رہا کہ ترکی کو علاقہ وسیع کرنے کی کوئی خواہش نہیں ہے۔ یہ خیال بہت پختہ ہوگیا ہے کہ جس وقت جرمن حکومت کو اپنی اسکیموں میں پھانسنے میں ناکام رہے۔ تو انھوں نے ایک ایسی خفیہ انجمن کی بنا ڈالی جو پانچویں کالم" کے طور پر کام کرے۔ اور مناسب موقع آنے پر ترکی میں کٹھ پتلی حکومت قائم کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہیں ... ترکی سیاستدانوں اور جرنلسٹوں کی ایک فہرست تیار کی تھی۔ کہ کون کون سے دوست ہیں کون

(بغداد بذریعہ ہوائی ڈاک) عراقی حکومت نے آبپاشی کے ... غور کرنے کی غرض سے مقرر کی ہے جسکی ... کام لینا شروع

انتظام ...

قاہرہ دمشق اور بغداد کے درمیان ہوائی سروس

اس درخواست کو منظور کرلیا ہے کہ انھیں قاہرہ، دمشق اور بغداد کے درمیان ... کے منتقل کرنے کی سروس جاری کرنے کی دی جائے۔ چنانچہ دمشق دو ہوائی راستوں کا مرکز ... راستہ کا اور دوسرا برطانی راستے کا۔

دریائے دجلہ پر پُل کی تعمیر

بغداد۔ ذریعہ ہوائی ڈاک۔ عراقی وزارت رسل و رسائل اور تعمیرات عامہ نے اپنے پروگرام میں دریائے دجلہ پر ایک ریل کا پل تعمیر کرنا بھی شامل کیا ہے۔

آجکل بغداد سے بصرے کے راستے ریل سے مال بھیجنے میں اور ترکی سے مال وصول کرنے میں نقل و حمل کی مشکلات پیش آتی ہیں۔ ایران جانے والے مال کو خانقین کے راستے سے بھیجنے میں اور کرکوک کے راستے شمالی صوبوں میں مال روانہ کرنے میں بھی دیر لگتی ہے۔

عراقی وزارت اقتصادیات شمالی صوبوں کو آبشاروں سے حاصل کرکے برقی قوت مہیا کرنے کی اسکیم پر غور کررہی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اس طرح اس علاقہ میں نئی فیکٹریوں کے قائم کرنے میں امداد ملے۔ توقع ہے کہ جنگ کے بعد عراق جو تعمیر کی بہت سی اسکیمیں جاری کرے گا۔ ان میں یہ سب سے پہلی اسکیم ہوگی۔

...عالیہ

(... اکبر آبادی)

جز ترک ہوس عشق کا مقصود نہیں اور
ہے عجز کا دعویٰ، تو جھکا دل کی جبیں اور
جانا تھا کہیں اور، نکل آئے کہیں اور
فطرت کا یہ ارشاد کہ ممکن ہی نہیں اور
... عالم رنگیں ہی نہاں زیر زمیں اور
...
آئین نظر اور ہے، دستور کہیں اور
دنیا ہیں بہ کثرت ابھی خالی ہے زمیں اور
ہیں اور کہیں، میری نگاہیں ہیں کہیں اور
باقی ہیں گذرگاہ محبت میں ہمیں اور
جیسے کوئی بعد اسکے مصیبت ہی نہیں اور
ہوں منتظر یک نفس باز پسیں اور
تم پاؤں ہٹاتے ہو تو بڑھتی ہے جبیں اور
اس پر یہ قیامت، ابھی رہنا ہے یہیں اور
شاید ترے پاس اب کوئی جلوہ ہی نہیں اور
... جبریلؑ ہوں سیماب
اب میرے سوا کوئی نہیں سدرہ نشیں اور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے　زباں پہ بھی وہی ہو جو حرف دل میں رہے

صداقت

ہفت روزہ　کانپور

جلد ۳۹　کانپور شنبہ ۱۷ جون سنہ ۱۹۴۴ء　نمبر ۲۵

مغربی یورپ کا مورچہ

فرانس میں نارمنڈی کے ساحل پر لڑائی پورے زور شور سے جاری ہے۔ کچھ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ اتحادیوں نے دوسرا محاذ قائم کرنے کے لیے اس خاص علاقہ کو کیوں منتخب کیا۔ اس جنگ میں گذشتہ مرتبہ جب اتحادی فوجیں فرانس کے ساحل پر جنگ آزما ہوئی تھیں تو اُن کے اُترنے کے لیے ڈوور کے سامنے کا ساحل منتخب کیا گیا تھا۔ اس مرتبہ ایسا نہیں کیا گیا۔ بلکہ جنوبی انگلستان کی طرف سے رودبار انگلستان کو عبور کر کے نارمنڈی کے ساحل پر حملہ کیا گیا۔ اس کے حقیقی اسباب تو اتحادی کمانڈر جنرل آئزن ہوور ہی کو معلوم ہو سکتے ہیں۔ لیکن نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اس علاقہ کو حملہ کے لیے اس وجہ سے پسند کیا گیا ہے کہ دشمن یہاں کمزور تھا۔ یہاں بھی اسکی زبردست مورچہ بندی موجود تھی اور اس مورچہ بندی کو "اوقیانوسی دیوار" (اٹلانٹک وال) کا نام دے رکھا گیا تھا۔ جہانتک غیر فوجی ذہن کی رسائی کا تعلق ہے۔ غالباً یہ نیا مورچہ تین اہم اسباب کی بنا پر منتخب کیا گیا ہے۔ اس کا پہلا نفسیاتی یعنی سائیکولوجیکل سبب یہ ہے کہ ڈوور کے آمنے سامنے ڈنکرک کی یاد گار بہت سخت تھی۔ اس سے پرہیز کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دوسرے یہ کہ ڈوور سے کیلے یا ڈنکرک تک کی سمندری چوڑائی بہت تھوڑی ہے۔ اسلیے اس طرف سے دشمن کے داخلہ اور پیچھے سے حملہ کرنے کے عمل کو بآسانی روکا جا سکتا ہے۔ تیسرے یہ کہ کچھ دنوں پہلے نارمنڈی کے ساحل پر ڈیپ کے مقام پر جو حملہ کیا گیا تھا وہ بہت کامیاب ثابت ہوا تھا اور اتحادیوں کے اس سب سے بڑے ہوائی حملے نے دشمن کے بہت سے حالات ظاہر کر دیے تھے۔ اس کے مقابلہ کی طاقت کا اندازہ کیا جا چکا تھا۔ اور اس علاقہ میں مفید تجربات بھی حاصل کر لیے گئے تھے۔

بہرحال اب اس مغربی [illegible] ایک ہفتہ گذر چکا ہے [illegible] اور اس ہفتہ کے اندر اتحادیوں کی کامیابیوں کی رفتار بہت [illegible] ہے۔ اس وقت نارمنڈی میں اتحادیوں کا ساحلی مورچہ اسی میل کی لمبائی میں پھیل چکا ہے۔ اور کہیں کہیں اتحادی فوجیں تقریباً ۱۸ میل کی گہرائی تک فرانس کے اندر داخل ہو چکی ہیں۔ جس محوری مورچہ بندی کو "اٹلانٹک وال" کہتے تھے وہ بھی توڑ دی گئی ہے۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ حملہ آور فوج کے آگے بڑھنے کی رفتار بہت تیز اور نظر نواز نہیں ہے۔ مگر ہمیں جاننا چاہیئے کہ یہ کوئی معمولی مقابلہ نہیں ہے۔ اور دشمن بھی کمزور نہیں ہے۔ لڑائی کے حالات کو مطالعہ کرنے والوں کو معلوم ہوگا کہ روما میں انزیو کے ساحل پر کتنی طویل مدت تک مقابلہ ہوتا رہا لیکن صبر و استقلال کے ساتھ قدم جمائے رکھنے اور لڑتے رہنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر اتحادی فوجوں نے روما کو فتح کر لیا۔ اسی طرح ہمیں جلد کسی نتیجہ کے برآمد ہونے کی اُمید نہ رکھنی چاہیئے خود مسٹر چرچل نے بھی اہل برطانیہ کو تنبیہ کی ہے کہ لوگوں کو ضرورت سے زیادہ پُر اُمید نہ ہونا چاہیئے۔ تاہم اتحادیوں

جو کارنامہ اتحادی فوجوں نے اس حملہ میں پیش کیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ ہمیں بتلایا گیا ہے کہ چھ ہزار جہاز سپاہیوں اور سامان جنگ کی باربرداری میں مشغول ہیں۔ ہزاروں چھتری باز سپاہی نارمنڈی کے ساحل پر اوتارے جا چکے ہیں۔ پورے علاقہ پر ہوائی جہاز چھائے ہوئے ہیں۔ اور سیکڑوں ٹینک اس وقت حملہ میں مصروف ہیں۔ اتحادی فوجوں نے کیرنٹن اور مونٹی برگ پر قبضہ کر لیا ہے اور کین اور تیو کے علاقوں میں زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔

دوسری طرف محور کمانڈر جنرل رومیل کی ان فوجوں کی تعداد جو نارمنڈی کے مورچہ پر کام کر رہی ہیں ڈھائی لاکھ بتلائی جاتی ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ اسکی فوجیں بھی طاقتور ہیں اور اس کے ۱۴ یا ۱۵ ڈویژنوں میں تین ڈویژن بکتر بند ہیں۔ لیکن اتحادی حملوں کا اثر یہ ہے کہ رومیل کو اپنی فوجیں ادھر اُدھر سے ہٹا کر مورچہ پر بھیجنی پڑتی ہیں

درخواست یہ تھی کہ بابو لال اور مدن گوپال پر چونکہ کرایہ باقی ہے۔ لہذا ان کو دوکان سے ہٹا دیا جائے مسٹر آر سنگھ اڈیشنل منصف نے مسٹر ہربرٹ کے اس فیصلہ کو مسترد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مسٹر ہربرٹ کو بحیثیت اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈیفنس آف انڈیا رولس ۱۸۱ (2 B.B.) کے ماتحت کوئی حکم دینے کا اختیار نہیں تھا۔ اور دونوں اشخاص کو دوکان خالی کر دینے کا حکم دیدیا۔ البتہ دوکان خالی کرنے کیلئے ۲ ماہ کی مہلت دی ہے اور کرایہ بھی دلایا ہے۔

مسجد صوبیدار کی جدید تعمیر

۱۶ جون جمعہ کے دن [illegible] نماز جمعہ مولانا وصی علی صاحب [illegible] فرمایا کہ [illegible] بوسیدہ ہو گئی ہے اسلیے خدائے تعالیٰ نے حاجی حافظ [illegible] رزاق صاحب (احسان منزل) کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ اونھوں نے اس مسجد کو از سر نو [illegible] طے کیا ہے۔ چنانچہ بعد نماز جمعہ میں سنگ بنیاد کے طور پر چند اینٹیں رکھونگا آپ بھی دعا فرمائیں کہ حافظ صاحب موصوف کا یہ ارادہ کامیاب [illegible] اور اسکو مقبولیت عطا ہو۔

چنانچہ بعد نماز جمعہ مولانا موصوف نے چند اینٹیں مسالہ کے ساتھ بطور سنگ بنیاد کے رکھیں اور اسکی کامیابی اور مقبولیت کیلئے دعا فرمائی۔ کل نمازیوں کو مٹھائی کا حصہ بھی دیا گیا اس موقع پر مندرجہ ذیل حضرات بھی موجود تھے۔

حاجی محمد سمیع صاحب۔ حاجی فہیم الدین صاحب شیخ وحید احمد صاحب، شیخ محمد رفیق صاحب۔ ڈاکٹر محمد معین الدین صاحب، ڈاکٹر عبد الصمد صاحب

ہم حافظ صاحب موصوف کو اون کے اس ارادہ پر مبارکباد دیتے ہوئے خدائے تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ حافظ صاحب کے اس ارادہ کو کامیابی اور مقبولیت عطا فرمائے۔

آنجہ[illegible] کے [illegible] ایک سر[illegible] کے سابق [illegible] حصہ لیتے تھے۔ اور [illegible] کوششوں سے قائم ہو[illegible] کانگریس کے آپ سرگرم ممبر [illegible] کے بھی آپ ممبر رہے اور بہت [illegible] خیالات کے آدمی تھے۔

ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ کی روح کو شانتی نصیب کرے [illegible] کے پس ماندگان کو صبر عطا فرمائے۔

پرائمری اسکول کا افتتاح

موضع جنانہ تحصیل اکبر پور کے پرائمری اسکول کی رسم افتتاح مسٹر سی۔ ایم کراو۔ بی۔ ای ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ادا کی۔ یہ گیارہواں اسکول لالہ پدم پت پرائمری اسکول بلڈنگ ٹرسٹ کی طرف سے سر پدم پت سنگھانیہ نے بنوایا ہے۔

الیکشن بورڈ

مسٹر حسن احمد شاہ کی صدارت میں مسلم لیگ کی طرف سے میونسپل بورڈ کے انتخابات میں حصہ لینے کے لئے ایک الیکشن بورڈ قائم ہوا ہے جو اپنے اُمیدوار کھڑے کرے گا۔

کمشنران کو ہدایت

گورنر یو۔ پی نے تمام کمشنران کو ہدایت کی ہے کہ وہ میونسپلٹیوں کے ان اخراجات کی منظوری نہ دیں۔ جو آئل پینٹنگ۔ فوٹو۔ وغیرہ کے متعلق ہوں۔ کیونکہ یہ خرچہ جائز نہیں ہے۔

دوکانوں کا کرایہ نہیں بڑھ سکتا

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کے مطابق دوکانوں اور گوداموں کا کرایہ بڑھایا نہیں جا سکتا۔

دسمبر سنہ ۱۹۴۳ء میں جو کرایہ کی حیثیت تھی اس سے زیادہ کرایہ بڑھانے کے واسطے اے۔ ڈی ایم۔ ٹاؤن راشننگ آفیسر یا ایریا راشننگ آفیسر کی اجازت ضروری ہے۔ اور کرایہ باقی ہونیکی صورت میں کسی کو دوکان [illegible] کے لیے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

کپڑے کے متعلق سرکاری آرڈر

مسٹر [illegible] ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر [illegible] مندرجہ ذیل نوٹس جاری کیا ہے کہ۔ کپڑے انسپکٹران نے دیہاتی علاقوں میں معائنہ کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دیہاتوں میں کپڑا فروخت کرنے والے بیوپاری اور دوکانداران نے کانپور سے گورنمنٹ کے مقررہ نرخ سے زیادہ قیمت پر کپڑا خریدا ہے۔ اور اسے بہت زیادہ قیمت پر فروخت کر رہے ہیں۔ زیادہ تر دوکانداروں نے کپڑا فروخت کرنے کی رسیدیں جن میں کپڑا کی قسم اور قیمت درج ہونا چاہیئے پیش کرنے سے حیلہ حوالہ کیا۔ اور عام طور سے یہی کہا کہ رسیدیں کھو گئی ہیں۔ کپڑے

شدید [illegible]

کاسٹ فیڈریشن اور [illegible] ایسوسی ایشن کا مشترکہ جلسہ کانپور میں [illegible] اور حکام نے جلوس وغیرہ نکالنے کی اجازت نہ دی تھی۔ چنانچہ یہ موضع [illegible] میں بصدارت مسٹر تلک چند کریل منعقد ہوا۔

صاحب صدر نے اپنے پیروں پر کھڑے ہونے اور ڈاکٹر امبیڈکر کی نصیحت ماننے کی اپیل کی۔ اور کہا کہ کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان جو سمجھوتہ ہوگا وہ ڈپرسڈ کلاس کو منظور نہیں ہوگا جلسہ میں متعدد رزولیوشن پاس ہونے کے بعد ایگزیکٹیو کمیٹی کا انتخاب ہوا اور لوکل جماعتوں میں آبادی کے لحاظ سے ممبریاں دینے کی گورنمنٹ سے اپیل کی گئی۔

کامرس کلاس

آیندہ سشن سے بی۔ ایس ایس۔ ڈی۔ انٹرمیڈیٹ کالج میں کامرس کے درجے کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

سزائیں

تارا سنگھ برف فروش سلسلہ ٹو کنٹرول کی نرخ سے زیادہ قیمت پر برف فروخت کرنے کے الزام میں تین سو روپیہ جرمانہ [illegible] کی سزا ہوئی ہے

[illegible] پر احکامات کے خلاف ورزی [illegible] روپیہ جرمانہ یا ۳ ماہ کی قید سخت کی سزا

حکام

مسٹر سی۔ ایم کراو۔ بی۔ ای۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور ۱۴ روز کے لیے نینی تال تشریف لے جا رہے [illegible]۔ اور مسٹر جے۔ ای۔ ڈی ریڈ فورڈ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رخصت سے واپس آکر، ۱۰ جون کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا چارج لے رہے ہیں۔

ایجوکیشن سپرنٹنڈنٹ

کانپور [illegible] بورڈ نے مسٹر [illegible] شنکر ڈکشت سپرنٹنڈنٹ ایجوکیشن کو برخاست کر دیا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ گورنر صاحب یو۔ پی نے اپنے اختیارات سے مسٹر اما شنکر کو بحال کر دیا ہے اور انھوں نے آکر چارج لے لیا ہے۔

فیصلہ مسترد

مسٹر سی۔ [illegible] ہربرٹ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے مسٹر رام بھروسے کی درخواست کو مسترد کر دیا تھا جبکہ

جو آپ کی حاضری [illegible] مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے [illegible] آپ کو لازم [illegible] روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت آپ [illegible] جنپر آپ نا بید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا [illegible] ہیں پیش کیجیے۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز [illegible] نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری [illegible] مسموع [illegible] ہوگا۔

[illegible] دستخط اور مہر عدالت [illegible] آج بتاریخ ۱۶ ماہ جون سنہ ۱۹۴۴ء [illegible] کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

(مہر عدالت)

امریکن فوج روم سے سو میل آگے [illegible]

لندن ۱۰ جون۔ جرمنوں کا بیان ہے کہ [illegible] اٹلی کے مورچے کے پچھمی علاقہ میں حملہ شروع کر دیا [illegible] کئی جگہ لڑائی کے بعد امریکی فوج کئی مورچوں [illegible] کامیاب ہو گئی۔ اور جرمن کئی میل پیچھے ہٹ گئے ہیں

...ڈہ فلم

...تمدن کی تصویر "جدائی"

...ل تھیٹرز کی انوکھی فلم "جدائی" فی الحقیقت ایک ...ے کہ کوئی تعجب نہیں کہ یہ ہندوستان کے کونے ...مدنی اور مقبولیت کا ایک نیا ریکارڈ قائم کر دے۔ ...". ہندوستان کی عام فضا دیر سے بالکل مختلف ...وستانی زبان کی پہلی فلم ہے جس میں مصر کے ...اداکاروں نے کام کیا ہے۔ جنکی اداکاری کی ...دنیا میں دھوم ہے۔ اس کے علاوہ اس تصویر ...ہ حقیقی مناظر پیش کیے گئے ہیں جو بذات خود ...ے اندازہ جاذبیت رکھتے ہیں۔ موسیقی کے ...ی تصویر کا پایہ بیحد بلند ہے۔

...انگریزی فلم "انڈیا کالنگ"

...بی۔ ایچ واڈیا ایم۔ بی۔ اے۔ ہندوستان کے ...جنھوں نے "کورٹ ڈانسر" کے نام سے ہندوستان ...بان کی فلم تیار کی تھی، اور جسے نہ صرف ہندوستان ...میں بھی بیحد مقبولیت حاصل ہوئی تھی۔ اب ...ے کہ مسٹر جے۔ بی۔ ایچ۔ واڈیا "انڈیا کالنگ" کے ...ایک اور انگریزی زبان کی فلم تیار کر رہے ہیں ...ہے کہ اس فلم کے ذریعہ ہندوستانی تمدن ...معاشرت اور ہندوستانیوں کے احساسات ...سے غیر ممالک کو روشناس کیا جائے۔

"انڈیا کالنگ" کیونکہ ایک ایسی تصویر ہوگی جو بین الاقوامی نقطۂ نظر سے تیار کی جا رہی ہے۔ اس لیے اس تصویر کے لئے بہترین اداکاروں کا اہتمام کیا گیا ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ تصویر بجا طور پر ہالی وڈ کی تصاویر کے مقابلہ پر پیش کی جا سکے۔ مسٹر واڈیا کی قابلیت اور جد و جہد کو دیکھتے ہوئے، ہمکو یقین ہے کہ مسٹر واڈیا کی یہ انگریزی زبان کی تصویر ہندوستان کی فلمی صنعت کو ساری دنیا میں سربلند کر سکے گی۔

اس سے پہلے کے بادشاہ محمد تغلق کچھ عجیب دماغ کے آدمی تھے۔ انھوں نے اپنی انوکھی اسکیموں میں خزانے کا خزانہ خالی کر دیا۔ فیروز بیچارے کے سر پر پورے ملک کا بار آ پڑا۔ اس نے سوچا کہ باغ لگائیں۔ ہزاروں بیگھے زمین بن جتی پڑی تھی۔ لوگوں سے اسے کرائے پر لے لیا اور خوب باغ لگائے چند سال میں زمین کا مالکانہ اور باغبانوں کو تنخواہ دیکر اسّی ہزار تنکہ کی آمدنی ہونے لگی، آمدنی بڑھی تو اور بھی شوق بڑھا۔ تم نے اکثر پرانے بوسیدہ باغ دیکھے ہوں گے، کنوؤں کی اینٹیں گری ہوئی، درختوں پر بے رونقی چھائی ہوئی۔ فیروز کے زمانے میں بھی بہت سے اُجڑے باغ پڑے تھے۔ اس نے سوچا کہ نئے باغ سے اگر فائدہ ہوتا ہے تو پرانے باغ سے کیا کچھ نہ ہوگا اور اس نے بیس باغ علاءالدین کے زمانے کے دوبارہ بنوائے اور گرے پڑے درختوں کی جگہ پھلدار پودے لگوائے۔

...گر باغوں کے اتنے شوقین تھے کہ باغ لگانے ...تھے۔ اگر کوئی فتح حاصل ہوئی ...تو مقبرہ

...لیے بھی اتنی ہی ضروری ہے، جتنی ملک کے دوسرے افراد کے لیے۔

جب شہزادی ایلزبتھ کے والدین کی شادی ہوئی تو انھوں نے نہایت معمولی قسم کے مکانوں میں رہنا شروع کیا اور لندن کی شان و شوکت سے بہت دور اپنی زندگی کی بنیادیں قائم کیں۔ چنانچہ ایک بار ملک معظم نے کہا بھی تھا کہ میرے دماغ میں محل کی زندگی بسی ہوئی نہیں ہے۔" اس حقیقت سے شہزادی ایلزبتھ ...[illegible]... سادگی ...[illegible]... پر اس واقعہ سے بڑی دلچسپ روشنی پڑتی ہے کہ جب "۱۴۵ پکیڈلی" میں اپنا چھوٹا سا گھر چھوڑ کر بکنگھم پیلس کی وسیع اور زرنگار عمارت میں آنا پڑا تو انھوں نے بڑی معصومیت سے دریافت کیا کہ ...کیا ...سرنگ کھودی جا سکتی ہے تاکہ راستہ ...اگر ...

...اتوار کی شام کو جب ملکہ میری محل کی کھڑکی پر کھڑی ہوئیں تو ان کی گود میں ایک چھوٹی سی لڑکی تھی۔ جسے وہ لوگوں کو دکھا رہی تھیں۔ اور لڑکی بھی شیشے کے پیچھے اپنے ننھے ننھے ہاتھ ہلا رہی تھی لیکن منظر عام پر ان کا اس طرح آنا بالکل شاذ و نادر ہوتا تھا۔ اور اخبار والے جب کبھی شہزادی ایلزبتھ کا عکس لینا چاہتے تو وہ بہت جھنجھلاتی تھیں اور اپنی ناراضمندی کا اظہار کرتی تھیں۔ بات یہ ہے کہ اس وقت وہ بہت شرمیلی سی تھیں اور یہ شرم بالکل فطری طور سے ان کی تعلیم و تربیت کے ساتھ پیدا ہوئی تھی۔ کچھ مدت کے بعد ان کے والدین کو دیہی اقامت کے طور پر ونزر پارک کا "رائل لاج" نامی مکان رہنے کو مل گیا۔

شہزادی ایلزبتھ نے پہلی بار تاریخ انگلستان کی تعلیم اس مکان میں حاصل کی جہاں اس تاریخ کی بہت کچھ تشکیل ہوئی تھی۔ لیکن یہ تعلیم انھوں نے اپنی والدہ کے زانو پر حاصل کی لکھنے اور پڑھنے کے ان کے اولین سبق نہایت سیدھے سادے لیکن نہایت مکمل قسم کے تھے۔

...ایک بار رقص کی تعلیم دی جاتی تھی۔ جس میں ان کی نزاکت اور حسن و تناسب کا پہلا اندازہ ہوا چنانچہ آج وہ بڑی خوش اسلوبی اور بڑی متانت سے چلتی ہیں اور جن لوگوں نے انھیں ونزر کے واڈرنیگل میں پہلی بار رجمنٹ آف فٹ گارڈس کا معائنہ کرتے دیکھا وہ ان کی اس رفتار کو دیکھ کر متحیر رہ گیا۔

ایڈیٹر پائینر مہاتما جی سے ملیں گے

لکھنؤ۔ ۱۲۔ جون۔ مہاتما جی کے سکریٹری مسٹر پیارے لال سے خط و کتابت کے بعد مسٹر ایچ۔ ای۔ بی کیٹل ...جون کو مہاتما جی سے ملاقات کرنے بمبئی ...

اقوالِ زرّیں

اسلامی تعلیمات

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جب سے دنیا قائم ہوئی ہے، مخلوق خدا کی ہدایت کے لئے دنیا کے ہر حصہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر بھیجے گئے ہیں۔ جن کی صحیح تعداد سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ اور دنیا کے ہر پیغمبر پر خداوند تعالیٰ کی طرف سے چند صحیفہ یا کتابیں نازل ہوئیں۔

اسلام کے بنیادی عقائد سات ہیں (۱) خدا (۲) فرشتوں (۳) کتابوں (۴) نبیوں (۵) روز قیامت (۶) نیکی اور بدی کی تقدیر اور (۷) مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لانا۔ حیات بعد الممات اسلامی تعلیم کے مطابق کوئی نئی زندگی نہیں، بلکہ اسی دنیاوی زندگی کا ایک جزو ہے۔

اسلام میں پانچ ارکان یہ ہیں (۱) کلمہ توحید۔ (۲) نماز (۳) روزہ (۴) حج (۵) زکوٰۃ

مسلمان صرف ایک خدا کی پرستش کرتے ہیں۔ وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن۔ مختصر یہ کہ وہ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے۔

جب تک عمل نہ ہو۔ ایمان ایک لفظ بے معنی ہے ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ اور مرنے کے بعد افعال سیہ کا جوابدہ۔ عقائد اسلامی کے مطابق کوئی دوسرے کے گناہوں کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔ حضور اکرم صلعم کا قول ہے تخلقو باخلاق اللہ، یعنی اپنے اندر خدا کے سے اخلاق پیدا کرو۔ ذات خداوندی مجسم نیکی اور خیر محض ہے۔ صفات خداوندی سے متصف ہونا ہی اخلاق اسلامی کا سنگ بنیاد ہے جو شخص جتنا زیادہ صفات الٰہیہ سے بہرہ ور ہے اتنا ہی اس کا درجہ طہارت اور تقویٰ میں بڑھا ہے عبادات تعلیم اسلامی کا رکن رکین ہے۔ یہاں بڑائی اور چھوٹی حسب و نسب پر منحصر نہیں بلکہ ارتقا اور عصمت بزرگی کا معیار ہیں جو جتنا زیادہ پرہیزگار

موجِ تبسّم

مجسٹریٹ:۔ (ملزم سے) تم روتے کیوں ہو؟
ملزم:۔ میں نے کبھی قید خانہ نہیں دیکھا۔
مجسٹریٹ:۔ گھبراؤ نہیں۔ ابھی وہاں پہونچ جاؤ گے۔

"سنا ہے کہ تمہارے شوہر کو کھانسی سے تکلیف ہے"
"ہاں انھیں کھانسی ہے۔ مگر تکلیف سارے گھر کو ہے۔"

کارخانہ دار:۔ فی الحال تمہیں ایک روپیہ روزانہ مزدوری ملے گی اور کچھ دنوں کے بعد (...) ترقی کر دی جائے گی۔

مزدور:۔ تو پھر میں کچھ دنوں کے بعد حاضر ہو جاؤں گا۔

ماسٹر:۔ دخانی جہاز کسے کہتے ہیں؟
لڑکا:۔ جس میں دخانی ہوں ایک اوپر کا ایک نیچے کا۔

ماں (گاڑی میں لڑکے سے) شور مت کرو، ورنہ میں ماروں گی۔"
لڑکا:۔ آپ ماریں تو سہی میں ابھی اگلے اسٹیشن پر گارڈ سے کہتا ہوں کہ میری عمر بارہ سال سے زیادہ ہے اور آپ نے میرا آدھا ٹکٹ لیا ہے

نواب صاحب زینے سے گر پڑے تو بیگم نے پوچھا کہ کہیں دشمنوں کو چوٹ تو نہیں آئی۔
نواب صاحب نے جواب دیا کہ مجھے دشمنوں کا تو علم نہیں البتہ میری ٹانگ ٹوٹ گئی۔

ماہر حسن لکھتا (...)
ایسی عورتوں کا تجزیہ کیا ہے (...) خیال کرتی ہے۔ لیکن میں نے (...) بیشتر عورتوں کو خوبصورتی کے (...) ہے۔ در اصل اس زمانہ میں خوبصورتی (...) ہو گیا ہے۔ جس عورت میں جس قدر آرٹ کا مذاق موجود ہے وہ اپنے آپ کو اتنا ہی مصنوعی ذرائع سے خوبصورت بنا لیتی ہے۔ لیکن اگر ان سے مصنوعی ذرائع چھین لیے جائیں تو یہ سب کی سب نہایت بد ہیئت اور بدنما دکھائی دینے لگیں۔ میرے نزدیک تو خوبصورتی سراپا ایک دھوکہ اور فریب ہے۔ لیکن بہت کم لوگ اس دھوکہ میں اور حقیقت میں امتیاز قائم کر سکتے ہیں'

یہ ہیں اس ماہر حسن کے عجیب و غریب خیالات۔

اور نیکوکار ہے اتنا ہی وہ خدا کے نزدیک ہے۔ یہاں نسل رنگ اور قومیت کے امتیازات کوئی معنی نہیں رکھتے۔ ساری مخلوق خدا کا کنبہ ہے اور اسود و احمر کو ملا کر ایک کر دینے کا شرف اسلام اور صرف اسلام ہی کو حاصل ہے۔

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا
کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا

لندن ۱۳۔ جون کو اتحادیوں نے فالس پر قبضہ کیا ہے۔ اس کا رقبہ صوبہ دہلی کے رقبہ کے برابر ہے۔ صوبہ دہلی کا رقبہ ۵۷۲ مربع میل ہے۔

(...) دلکش (...)

رحیلہ تم (...)

اور میرا محبوب (...) ہوائی آگے بڑھی۔

رحیلہ میری بیاہی سہیلی ہم جماعت سیر (...) میں ملبوس کھلنڈرا ہاتھ میں لیے کھڑی تھی۔ اتنی رات گئے کیسے آنا ہوا۔ میں نے پوچھا۔

ہماری مدتوں کی مراد آگئی" اس نے کہا "مدتوں کی مراد۔؟ وہ کیا" میں نے پوچھا۔

وہ یوں نہیں سن سکیں" اس کے لہجے سے شرارت عیاں تھی۔ "تو پھر کیسے" میں نے پوچھا۔ اس نے حکم دیا" اس کتاب کو بند کر کے میز پر رکھ دو۔ اور چاند کو دریچوں کے پردوں کے پیچھے روپوش کر دو۔ پھر (...) ماہ مارچ کی اکتیسویں رات تمہارے لیے کتنی دلچسپ یادگار ہے اور کل (...) زیادہ" اور کچھ کہتے کہتے وہ رک گئی "بہت خوب" (...) نے ہنستے ہوئے کہا۔ میز پر کتاب رکھ دی اس کو آئینے کے قریب کرتے ہوئے کہا۔ "میری رحیلہ قدرت کی رعنائیوں سے تم کیوں اکتائی ہو دیکھو اس دلفریب چاندنی میں تم کس قدر بھلی معلوم ہو رہی ہو"

اس نے اترا کر کہا۔ ہم چند لڑکیاں آج (...) کے گئی تھیں۔ وہاں (...) کا (...) کی سیر (...) کا انتظام ہو گا۔ ہم کا پروگرا(م) (...) سلمیٰ۔ ریحانہ۔ عذرا۔ شکنتلا جانکی اور چند لڑکیاں، کیوں کیسی خوشی کی بات ہے۔ اس (...) و فور مسرت سے میرے ہاتھ اپنے ہاتھوں (میں) تھام لیے۔

کیسی مسرتناک (...) میرے اللہ! آبشار کی سیر اور ہمارا مدتوں کا پروگرام مکمل ہو گا۔ مجھ کو امید نہ تھی میں بالکل شاداب ہو (...)

پہلے میرا شکریہ ادا کرو۔ کون راضی (...) کو اطلاع دی جائے۔ پھر ہم لڑکیوں (...) کل کے سفر سے ہم اتنا لطف حاصل نہیں (...) سے جتنا کہ تم۔ مناظر قدرت کی شیدائی۔ خاموش و حسین فضاؤں کی عاشق۔ یہی سبب ہے کہ آج (...) رات گئے میں چلی آئی۔ اب اجازت دو۔ رات زیادہ ہو گئی ہے

میں دل میں خوب ہنسی (...) شناس لڑکیاں افسانہ نگار (...) کی زندگی کے راز کو کیا جانیں۔ تمہارا تخیل بھی وہاں تک نہیں پہونچ سکتا۔ میں نے کہا۔

خدا کبھی نہ پہونچائے۔ یہ بھی کون نسبت ہے وہ بڑبڑاتی ہوئی کمرے کے باہر نکل گئی۔ آبشار کا حسین منظر۔ ہم مذاق سہیلیوں کے ساتھ لطف سفر نے (...) ارادہ بدل دیا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ تازہ (...) آج (...) گئی ہے اسے (...) میں نے اسے چیخ کر اپنا فیصلہ سنا دیا۔

یہ سن کر اس کی نرگسی آنکھیں اپنی فتح پر چمک اٹھیں تم ہمت والی لڑکی ہو۔ جاؤ ایک منٹ بھی ضائع نہ کرو رات زیادہ آگئی ہے۔ اس نے بزرگانہ طور پر (...) دیکھتے ہوئے کہا۔ کل کی ڈائری تمہارے لیے ایک یادگار تحریر ہو گی۔ اور آج کی رات (...)

(...) پھیل گیا۔ شب بخیر۔ وہ موٹر میں سوار ہو گئی۔ کتنی شریر اور چنچل لڑکی۔ اس دلکش مجسمہ کو میں نے کار کے شیشوں میں سے دیکھتے ہوئے دل میں کہا "شب بخیر۔ شب بخیر"

کار نکل گئی، اور پھر میں اپنی خوابگاہ میں تھی شمشاد کی ڈالیوں سے۔ چاند ابھی تک چمک رہا ہے۔ ریو(...) کب قید سے رہا ہوا۔ اور بیچاری جولیا ہیس کا کیا حشر ہوا یہ جاننے کے لیے میں کتاب لیتے لیتے رک گئی۔ کل کے خوشگوار پروگرام کے آگے شوق مطالعہ شکست ہو گیا صبح کا تصور و انتظار۔ بکوان کی ذمہ داری رات بھر میں بیدار رہی۔ آخر کار چاند ستاروں کی انجمن بکھر گئی۔ شمشاد کی خوبصورت ڈالیوں کے اوپر سورج (...) چمک رہا تھا۔ بہت دن چڑھ گیا تھا۔ لیکن موٹر (...) کا پتہ (نہ) تھا۔

(باقی صفحہ ۶ کالم ۲ کے نیچے)

THE

REGD NO.
A 406

قیمت
سالانہ پانچروپیہ
ششماہی ۳
سہ ماہی ۱۲؍
فی پرچہ
دوآنہ ۲؍

VOL. 39
NO. 26

CAWNPO[RE]
24TH J[UNE]

لندن ۔ ۱۵ ۔ جون ۔ کل پارلیمنٹ میں برطانی وزیر خارجہ مسٹر اڈن نے دردانیال کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ حکومت ترکی کے قطعی نا تسلی بخش رویہ کے ... ریپبلک سے شکایت کی کہ حکومت برطانیہ کو اس بات سے بہت پریشانی ... آگئی ہے۔ حکومت ترکی کی طرف سے جواب دیا گیا کہ دردانیال سے جو جہاز گ... کے سوائے اور کوئی جہاز ... تھے اور ترکی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس معاملہ پر از س... مسٹر اڈن نے اپنا بیان ... رکھتے ہوئے کہا کہ چند ماہ سے جرمن ... راستہ ایجین سمندر میں لارہے ہیں۔ ان میں چند جہاز تجارتی ہیں۔ باقی اور قسم کے جہاز ہیں یہ دو ... سے ایک قسم کے جہاز ۸۰۰ ٹن وزنی ہیں۔ جن میں دو دو توپیں اور مشین گنیں چڑھی ہوئی ہیں۔ دوسرے ۴۰ اور ... ٹن کے جہاز ہیں۔ جو توپوں وغیرہ سے مسلح ہیں۔ اول قسم کے جہاز فوج لے جانے کے کام میں آئے ہیں اور دوسری قسم کے جہاز اور جنگی کاموں میں آتے ہیں، مثلاً ڈبکنی کشتیوں کا تعاقب کرنا۔

ترکی وزیر خارجہ نے استعفیٰ دیدیا

لندن ۔ ۱۶ ۔ جون ۔ انقرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ترکی کے وزیر خارجہ منمنیجو اوغلو نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اعلانچی نے یہ بھی کہا کہ کل صبح ترکی کیبنٹ کا اجلاس زیر صدارت موسیو اوغلو منعقد ہوا۔ کیبنٹ نے وزیر خارجہ کی اس پالیسی کو پسند نہیں کیا گیا جس پر وہ پچھلے چند روز سے عمل کر رہے تھے۔ چنانچہ اونھوں نے استعفیٰ دیدیا۔ وزیر خارجہ کا عہدہ ... سراج اوغلو نے سنبھال لیا ہے۔

... اوغلو وزیر اعظم نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ترکی اپنے ... پانیوں یا سمندروں کو برطانیہ روس ... کی اجازت ہرگز نہیں دیگا۔ جرمنی کے جو جنگی جہاز "مینم" اور "ویس" دردانیال میں ہیں ...

... مسلسل ترقی کی وجہ سے وہاں دنیا کی دوسری جمہوریتوں ... پیدا ہو گئی ہے اور طہران کانفرنس کے ... تاش ایم حمزدی نے لندن ... طہران کانفرنس ... میں جو ... کے متعلق ... اصل ارادوں کے بار... ایرانیوں کے موجودہ اشتراک و اتحاد ... ... وہ برطانیہ ... برطانیہ عظمیٰ روس اور امریکہ کے ساتھ اپنے ربط و ضبط ...

طہران کانفرنس کے نتیجہ کے متعلق خود ہز مجسٹی شاہ ایران ... ہز مجسٹی نے ڈیلی ٹیلیگراف کے نمائندہ سے ارشاد فرمایا کہ "اعلان طہران نے ایران کو وہ ... دیدیا جس کی وہ ... رکھتا تھا۔ برطانوی ۔ روس ۔ ایرانی صلحنامہ کے بعد سے ایران میں پانچ حکومتوں کا دور آیا۔ ان پانچوں حکومتوں نے اس صلحنامہ کی اس طرح لفظ بہ لفظ پیروی اور تائید کی جیسی کہ دیگر معاہد فریقوں نے۔

۱۶ ۔ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو ایم ۔ قوام السلطنت نے جو اس وقت وزیر اعظم تھے یہ وعدہ کیا تھا کہ ان کی حکومت اس امر کا لحاظ رکھے گی کہ مفاد ملک کی خاطر موجودہ دوستانہ اتحاد ترقی کرے۔"

آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ایران کی خارجی پالیسی یہ ہے کہ اور حکومتوں کے ساتھ اتحاد عمل کیا جائے جن کے مفاد ایران کے مفاد کے ساتھ بہت قریبی رشتہ میں منسلک ہیں۔"

ستمبر ۱۹۴۳ء میں ایران کے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کرنے سے بے شک و شبہ کے یہ ظاہر ہو گیا کہ وہ ہرگز اس امر پر تیار نہیں ہے۔ کہ نازی اس قومی زندگی کی بیخ کنی کریں اور وہ یونہی دیکھتا رہے نیز یہ کہ وہ عمل اور نقطہ خیال دونوں لحاظ سے جمہوریتوں کے ساتھ ہے۔ ہز مجسٹی شاہ ایران نے کہا کہ "میں میدان جنگ میں دیگر آزاد قوموں کے جھنڈوں کے ساتھ ایران کا جھنڈا بھی لہراتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں موجودہ وزیر اعظم ایم ۔ محمد سعید نے ۲۹ ۔ مارچ ۱۹۴۴ء کو جو واضح اعلان کیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایران کے رویہ کو طہران میں ایک مستحکم تر بنیاد مل گئی ہے۔ موصوف نے فرمایا۔ "حکومت کی خارجی پالیسی اتحادیوں کے ساتھ اشتراک اور ہمسایہ ریاستوں سے دوستانہ روابط کو ترقی دینے پر مبنی ہے۔"

... مشرق کو ... سے بے نیاز
... انداز و ناز
... حجاز
... ہید پر بکھری ہوئی زلف دراز
... روایات کہن جن پر رہا مشرق کو ناز
... کا نہیں رنگ طراز

... انہیں تاریکیوں میں کر رہا ہے ...
... گئی ہے وقت کی آندھی سے شمع خانہ ساز
... سب ہیں رہی آرتھی دربار پوجا اور نماز
... کرشن بھگتی ہے، نہ پیر کاری شاہ حجاز
... مختلف نغموں سے ہے گونجا ہوا مشرق کا ساز
اہل مشرق کیوں ہیں سرگشتہ حسن مجاز
فطرت اقوام ہوتی ہے اسی سے سرفراز
اور قلب ماہیت سے ہو جو تم کو احتراز
... کو کہنا چھوڑ دو
جاؤ مغرب میں بسو مشرق میں رہنا چھوڑ دو

صداقت کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۳۹ کانپور پنجشنبہ ۲۲ جون سنہ ۱۹۴۴ء نمبر ۲۶

بانی اسلام اور مفکرین یوروپ

کانپور ہندوستانی برادری کی گذشتہ میٹنگ میں جو کہ مسٹر آر - منوہر لال دوانی - ایم - سی - اے کی صدارت میں میڈیکل ایسوسی ایشن ہال میں منعقد ہوئی تھی مولانا سلیم ناطقی سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ کانپور نے بانی اسلام اور مفکرین یوروپ کے عنوان سے ایک نہایت مدلل اور مبسوط مقالہ پڑھا تھا - جس کو حاضرین نے نہایت پسند کیا اور ان سے یہ درخواست کی کہ وہ متبعین اسلام پر بھی ایک مقالہ برادری کی آیندہ میٹنگ میں پڑھیں - [...] کو اشاعت کے لیے کہا گیا - لہذا ہم اس مضمون کی اہمیت کا لحاظ کرتے ہوئے اڈیٹوریل کالم [...] مضمون ان شاء اللہ تعالی آیندہ شایع کیا جائیگا - ہم امید کرتے ہیں کہ ناظرین صداقت [...]یں گے -

اڈیٹر

[...]ستانی زندگی [...] محسوس [...] انقلابی [...]

[...]یت کی جھلک اور تخریب ہیں [...] جو بھی غور کرنے پر نظر آجاتے ہیں - دنیا میں [...] قسم کے مذہب پیدا ہوئے، کچھ تو نامناسب سانحات و واقعات کا شکار ہوئے کچھ اپنے غیر فطری ہونے [...] دیگر فنا ہو گئے، کچھ صدق و کذب، حق و باطل [...] کرنے سے برباد ہو گئے - کچھ نے زمانہ کی ناسازگاری اور اپنی ناہمواری دیکھکر تحریکات کا چولا بدل لیا اور امپیریلزم و سوشلزم کا لباس پہنکر جذبہ ملی اور حب الوطنی کا درس دینے لگے - بہر کیف اب سے تیرہ سو سال پہلے اسی قسم کا ایک انقلاب سرزمین عرب پر بھی منڈلا رہا تھا - وہ زمانہ تھا جبکہ دنیا میں فسق و فجور اور قتل و غارتگری کی گرم بازاری تھی - تن آسانیوں اور نفس پرستیوں کا دور دورہ تھا - ایرانی فضاؤں میں مزدک و مانی کی نبوت کے ڈنکوں کی چوٹ گونج رہی تھی - رومی سلطنت مذلت و پستی کے غار میں گر کر انگڑائیاں لے رہی تھی، عیسائیت جماعتوں اور فرقوں میں تقسیم ہو رہی تھی - ہندوستان میں پرانوں کا زمانہ تھا - وید، رامائن اور مہابھارت کی تعلیم فراموش کی جا چکی تھی - بدھ اور جین کے علمی اور روحانی دور ختم ہو چکے تھے - [...]یت کی پرستش تھی بداخلاقی اور توہم پرستی جڑ پکڑ رہی تھی -

عرب کی حالت سب سے بدتر تھی - بت پرستی، قمار بازی، شراب خوری، دختر کشی، کذب و افترا، قتل و غارتگری جہالت و بربریت عربوں کی زندگی کے نمایاں پہلو تھے - شری کرشن مہاراج نے گیتا مقدس میں فرمایا ہے "جب دنیا سے دھرم راج اوٹھکر ادھرم راج پھیلنے لگتا ہے تو میں اس دنیا میں اوتار لیکر آتا ہوں" "میں" سے مراد خدا نہیں بلکہ اس کی مقرر کی ہوئی بزرگ و برتر ہستی ہے - جو ہر زمانہ میں تمام لوگوں کی تعلیم و ہدایت کے لیے دنیا میں بھیجی جاتی ہے - چنانچہ حضرت محمد صاحب بھی اسی مقصد کے ماتحت نہ صرف عرب بلکہ سارے جہان کے لیے رحمت بنکر تشریف لائے - بعض زندگیاں شعر کی طرح دلچسپ اور پھول کی طرح شگفتہ ہوتی ہیں - ان کو سمجھنے اور دیکھنے سے دل کو سرور آنکھ کو نور حاصل ہوتا ہے - آنحضرت صلعم کی زندگی بھی ایسی ہی پاکیزہ اور خوشنما زندگی تھی - اس کے جزئیات و کلیات کسی پہلو پر نظر ڈالیے "تاریخی حیثیت سے خالی نہ پائیگا - قیاس آرائیوں اور خیالی موشگافیوں کی کہیں گنجائش نہیں - بنی آخرالزمان کے متعلق سام وید کی پیشن گوئی تھی "اس کا نام احمد یعنی فاتح یا جنرل ہوگا - وہ دس ہزار ہمراہیوں کے ساتھ فتح و کامرانی حاصل کریگا اور پتھر نصب کرے گا" تاریخ عالم شاہد ہے کہ یہ تینوں نشانیاں آنحضرت صلعم کی ذات پر صادق آتی ہیں - حضرت محمد صاحب کے متعلق شری کرشن مہاراج نے ان لفظوں میں پیش گوئی کی تھی - جب بھارت ورش میں چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم ہو جائیں گی اور بے انصافی کا دور دورہ ہوگا - اسوقت کلنکی اوتار (بت شکن) دنیا میں آئے گا - اہل ہنود کی مقدس کتاب کلنکی میں آنحضرت صلعم کی ولادت و خاندان اور واقعہ معراج کے متعلق نہایت تفصیل کے ساتھ پیش گوئی موجود ہے -

بہر حال ۱۲ - ربیع الاول مطابق سنہ ۵۷۱ء بروز دوشنبہ حضرت محمد صاحب کی مکہ معظمہ میں ولادت ہوئی - آپ قبیلہ قریش کی شاخ بنی ہاشم کے چشم و چراغ تھے - آپ کے پردادا حضرت ہاشم شریف مکہ کہلاتے تھے حضرت عبداللہ [...] سے ۲۵ دن پہلے اور والدہ ماجدہ بی بی آمنہ [...] کو چھ سال کا چھوڑ کر رحلت فرما چکی تھیں آپ کے چچا حضرت ابوطالب نے بڑے لاڈ پیار سے آپکو پالا پوسا - بی بی حلیمہ دائی آپکی دودھ پلائی ماں تھیں بحیرہ نامی ایک عالم دین عیسائی جو آنحضرت کو دیکھکر اچھی طرح سمجھ چکا تھا آپ کے چچا کے پاس آیا - اور کہا "میرا خیال ہے کہ توریت و انجیل میں جس نبی کی آمد کی خبر دی گئی ہے وہ یہی ہونہار بچہ ہے - آپ اس کی ہر طرح حفاظت کریں - ممکن ہے دشمنوں کے ہاتھ سے اسے تکلیف پہونچے" آنحضرت صلعم کی نیکیاں دیکھکر کم سنی ہی میں لوگ "الامین" کے لقب سے آپکو یاد کرنے لگے تھے - سن شعور کو پہونچتے پہونچتے مظاہر قدرت کا دل و دماغ پر خاص اثر ہونیلگا - اہل قوم اور ابنائے ملک کی خوش فعلیاں اور بداطواریاں دیکھکر آپ غمگین و حزین رہنے لگے اور گھنٹوں گوشہ تنہائی میں بیٹھکر خدا سے دعا کرتے کہ "رب العالمین! اپنے بندوں پر رحم فرما کر انھیں راستی و نجات کی راہ دکھا" رفتہ رفتہ آپ کے ذہن میں صفائی اور ضمیر میں روشنی پیدا ہونے لگی - اوٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے جیسے آپ کے کان میں آوازیں آنے لگیں کہ اے محمد اٹھ اور اپنی مردہ قوم میں زندگی کی نئی روح پھونک ہمنے [...]

[...] غار حرا میں مستقل [...] دیتے تھے - اور حضرت جبرئیل نبوت کے [...] پنجشنبہ ۱۸ - یا ۲۴ رمضان المبارک [...] مطابق ۶ - اگست [...] حضرت آدم [...] ۲۳ برس [...] کبریائی سے نبی آخرالزماں کو مہر نبوت عطا ہوئی - جبرئیل کی آنکھوں کے سامنے [...] جس پر اللہ رسول، محمد [...] کندہ تھے اور وفات شریف تک آپ [...] یہ انگوٹھی پہنے رہے - قرآن پاک کی پہلی آیت نازل ہوئی -

اقرا باسم ربک الذی خلق، خلق الانسان من علق - یعنی پڑھ نام لیکر اپنے رب [...] نے پیدا کیا انسان کو خون کی پھٹکی سے اب کیا تھا - گویا علم و فضل کے دریا موجیں مارنے لگے - دل و دماغ کے سوتے پھوٹ نکلے زمین و آسمان کے چودہ طبق روشن ہو گئے - اسرار کائنات کے دفینے ہاتھ آ گئے - جذب و کشش اور لطافت و پاکیزگی کا یہ عالم کہ شق القمر اور معراج معلی کے واقعات پیش آئے شب دوشنبہ ۲۷ رجب یا بروایت دیگر ۲۷ رمضان کو حضرت بی بی ام ہانی کے دولتکدہ مکہ معظمہ سے خدا سے ملنے اور عرش و کرسی کی سیر کیلئے عالم بالا تشریف لیگئے - بہر کیف نبوت سے سرفراز ہونیکے بعد حکم خدا ہوا کہ اے محمد جو دینا تھا ہم تمہیں دے چکے اب لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے پر آج سے ہم نے تمہیں مقرر کیا - شروع میں دو تین سال آپ صرف انہی لوگوں میں اسلام کی اشاعت کرتے رہے جو آپ سے زیادہ قریب تھے - اور صحبت سے فیضیاب ہو کر آپ کے اخلاق و اطوار کے گرویدہ ہو چکے تھے - چنانچہ عورتوں میں حضرت بی بی خدیجہ رض اور مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رض اسلام لائے - بعد ازاں آپ کے غلام حضرت زید اور لڑکوں میں سب سے پہلے آپ کے چچا زاد بھائی حضرت علی مسلمان ہوئے - اس کے بعد ارشاد باری ہوا کہ اے محمد اب تم یہ پردہ بھی اٹھا دو اور علانیہ دین حق کی تبلیغ و اشاعت میں مشغول ہو جاؤ - خدا کی حمد اور بتوں کی [...] سنی تو دشمنان دین آپ کے خون کے [...] قسم کی اذیتیں پہونچانے لگے [...] ظلم ڈھانے شروع کئے کبھی آپکو ساحر [...] کہا جاتا - کبھی آپ پر غلاظت [...] راہ میں کانٹے بچھائے جاتے کبھی [...] کی بارش کی جاتی - اور دنیوی [...] پیشکش پر فریفتہ کیا جاتا - کبھی قتل کے منصوبے باندھکر سازشوں پر سازشیں کی جاتیں لیکن اعلاء کلمۃ الحق سے آپ کسی صورت باز نہ آتے خدا نے چونکہ دین حق کی خدمت پر مامور کیا تھا - آپ کے صبر و استقلال کے سامنے بھلا دشمن کیا ٹھہرتے - آخر اپنے کئے پر شرمندہ ہوتے اور تحمل و خلق پیغمبری سے متاثر ہو کر رسول کے قدموں پر اپنے سر ڈالتے معافی اور درگذر کا یہ عالم کہ عکرمہ بن ابوجہل نے بیگناہ مسلمانوں کا خون بہایا ہے - اور سزائے موت کا مستحق ہے - جبار نے آپکی صاحبزادی حضرت زینب کو جبکہ وہ حاملہ تھیں اور مکہ و مدینہ کا سفر کر رہی تھیں سنگسار کر کے مار ڈالا ہے اور اس کا قتل ہر طرح واجب ہے - ابوسفیان کی بیوی، ہندہ نے آپ کے چچا حمزہ رض کا سینہ نکال کر دانتوں سے چبایا ہے اور اس کے زندہ بچنے کی کوئی تدبیر نہیں چونکہ آپ مجسمہ ایثار و بخشش اور پیکر خلق و مروت تھے اور دنیا کو رحم و کرم کی تعلیم دینے آئے تھے - توبہ کرنے اور معافی مانگنے پر سب کی جانیں بخشدیتے ہیں، شب پنجشنبہ ۲۷ صفر سنہ ۱۳ نبوی مطابق ۱۲ - ستمبر سنہ ۶۲۲ء حضرت ابوبکر صدیق کی ہمراہی میں آنحضرت صلعم نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی - اور قبا میں قیام کر کے علی الاعلان جماعت سے نماز ادا کی

(باقی صفحہ ۵ کالم پر ملاحظہ کیجئے)

کانپور ہندوستانی برادری

ہندوستانی برادری کا عقیدہ ہے کہ ہم ہندوستانی ہیں اور ہندوستانی ہی رہیں گے

[...] احمد وائس چیرمین [...]

[...] باجپئی نے ایک رزولیوشن [...] شنکر ودیارتھی پارک [...] سنہ ۱۹۳۷ء میں بورڈ نے ۱۰ ہزار روپیہ [...] ودیارتھی کا اسٹیچو لگانے کے واسطے منظور کیا تھا اور اگر نئے احکامات کے مطابق اس رقم کو خرچ کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی تو ممبران کو پروٹسٹ کے طور پر استعفے دیدینا چاہئے -

مسٹر باجپئی کا رزولیوشن منظور ہوا - صرف ایک ممبر نے اختلاف کیا -

میونسپل اکاؤنٹس

گورنر صاحب یو - پی [...] نے اس بات پر اظہار افسوس کیا ہے کہ سنہ ۱۹۴۱ء کے میونسپل بورڈ کے اڈٹ نوٹ پر جو جوابات بورڈ نے دیے ہیں - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بورڈ کے اکاؤنٹس کس خراب حالت میں ہیں -

سکریٹری لوکل سلف گورنمنٹ نے کمشنر الہ آباد ڈویژن کو یہ بھی لکھا ہے کہ کانپور کا میونسپل بورڈ صوبہ میں سب سے بڑا ہے اور ہندوستان کے بڑے مقامی بورڈوں میں اس کا شمار ہے لیکن اس کے اکاؤنٹس کی حالت بدتر ہے -

بورڈ کے عملہ کی تنخواہوں کا گریڈ گورنمنٹ کے عملہ کی تنخواہوں کی طرح مقرر کرنے کی رائے دی گئی ہے -

سرکاری [...]ایت

مسٹر کے - سی - کھوکلا ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کانپور

ایک پریس نوٹ میں [...] ہیں کہ اس طرح شکایتیں آ رہی ہیں کہ کپڑے - دواؤں اور دیگر اشیاء کے تھوک بیوپاری کانپور کے باہر کے دوکانداروں اور گاہکوں کو سامان سپلائی کرنے سے انکار کرتے ہیں - اور اگر سپلائی کرتے ہیں تو گذشتہ سپلائی کے مقابلہ میں [...] کم کرتے ہیں اسلیے کانپور کے تھوک بیوپاریوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ سپلائی کرتے وقت اپنے پرانے گاہکوں کو اسی [...] سے مال سپلائی [...] کے پہلے کرتے تھے -

[...] ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر صاحب [...] نے چری ہوئی لکڑی کی قیمت [...] فی من اور بلا چری ہوئی کی قیمت [...] فی من مقرر کر دی ہے -

پریسیڈنٹ مسلم لیگ کا بیان

سید حسن احمد شاہ پریسیڈنٹ

سٹی مسلم لیگ کا بیان ہمارے پاس بعرض اشاعت آیا ہے جو آئندہ پرچہ میں شایع کیا جائیگا - موصوف نے اپنے بیان میں لکھا ہے کہ -

مسلم لیگ کی دونوں پارٹیوں کے اختلافات کو میں ناپسند کرتا ہوں اور نواب محمد اسمعیل صدر یو - پی مسلم لیگ کی اپیل نے میرے خیال میں اچھا اثر پیدا کیا ہے میں نے نواب صاحب موصوف کو یہ اطمینان دلایا ہے کہ اگر مصالحت کے لیے یہ ضروری ہو کہ میں عہدہ صدارت سے مستعفی ہو جاؤں تو میں اس کے لیے بھی تیار ہوں -

مسلم الیکشن بورڈ

پریسیڈنٹ سٹی مسلم لیگ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ یہ خبر صحیح نہیں کہ سٹی مسلم لیگ کانپور نے الیکشن بورڈ بنا دیا ہے - چونکہ ابھی تک اس سلسلہ میں صوبہ کی لیگ سے کوئی ہدایت نہیں آئی ہے اسلیے ہم کو اس قسم کے بورڈ بنانے کا کوئی مجاز نہیں ہے -

وی - آئی [...]

سوداگر کو مقر[...] کے جرم میں [...] کھیت [...] جرمانہ کی سزا دی [...]

ہندوستانی برادری

[...] کو کملا کلب میں ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ مسٹر آر - منوہر لال دوانی - ایم - سی - اے کی صدارت میں ہوگی جسمیں مولانا سلیم ناطقی متبعین اسلام پر مضمون پڑھیں گے -

جامعہ ادبیہ کا مشاعرہ

۲۴ - جون [...] نواب سید فقیر حسین [...] کے دولتکدہ پر انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہانہ مشاعرہ مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں ہوگا -

مصرع طرح حسب ذیل ہے:

"[...] تو کیا سحر نہ ہوئی"

شیخ عبداللہ کی مسٹر جناح سے اپیل

سری نگر - ۲۱ - جون - شیخ محمد عبداللہ صدر نیشنل [...] نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جناح [...] اپیل کی کہ وہ کشمیر کے معاملات میں دخل نہ دیں اور یہاں [...] چلے جائیں - اگر وہ ایسا کریں گے اور یہاں کے معاملات میں دخل دیں گے تو وہ اپنے کو جھگڑوں کے چھتے میں مبتلا پائیں گے - آپ نے مزید کہا کہ جب مسٹر جناح کشمیر میں داخل ہوئے تو انھوں نے علانیہ طور پر اعلان کیا تھا کہ میں کسی سیاسی پروپیگنڈہ کی غرض سے یہاں نہیں آیا ہوں لیکن مسلم کانفرنس سشن میں جو انھوں نے تقریر کی اس سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ان کے قول اور فعل میں اختلاف [...]

روس اور جرمنی کا عظیم نقصان

ماسکو - ۲۲ - جون - آج روس اور جرمنی کی لڑائی کی تیسری سالگرہ ہے - اس موقعہ پر حکومت روس کی طرف سے ایک طویل بیان شایع ہوا ہے جس میں اس نقصان کی پوری تفصیل دی گئی ہے جو اس لڑائی میں ابتک دونوں ملکوں کو اٹھانا پڑا ہے - اس بیان کے مطابق جرمنی [...] لاکھ سپاہ ماری یا پکڑی گئی - جرمنی کے [...] ہزار [...] ہزار ہوائی جہاز اور [...] ہزار توپیں برباد ہوئیں - اس کے مقابلہ میں روس کی [...] لاکھ سپاہ یا تو ماری گئی یا پکڑی گئی - [...] ہزار ٹنک تیس ہزار ہوائی جہاز اور ۴۸ ہزار توپیں برباد ہوئیں اس بیان میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ نے روس کو کافی مال سپلائی کیا -

اتحادی ملکوں نے جرمنی کو شکست دینے کی مکمل اسکیم تیار کی ہوئی ہے -

ہندوستان کا رقص

...مدھو بوس نے ہندوستان کے ناچوں کی فلموں ...تیار کیا ہے۔ اس سلسلہ کی پہلی فلم میں ...ناچ کے قاعدوں اور اصولوں کی وضاحت کے ...مہابھارت کے کچھ واقعات بھی پیش کیے ...اور بھگوان کرشن۔ دریودھن۔ ارجن۔ بھیم اور ...ایک کہانی کے سلسلہ میں پیش کیا گیا ہے۔

...کی دوسری تاریخی فلم بھی اس کے بعد ہی ریلیز ...گی۔ اس میں ہندوستان کا قدیم ناچ بھارت ...گیا ہے۔ ناچ کے مناظر تنجور کے مشہور مندروں ...گئے ہیں اور اس میں وہ سب کچھ کامل احتیاط ...پردہ سیمیں پر پیش کیا جا رہا ہے۔

...مدھو بوس کو ان تواریخی ناچوں کو فلمانے میں سب ...وقت اس معاملہ میں پیش آئی کہ ان میں ہر ادا ...کا اور چہرہ اوتار چڑھاؤ کو صحیح ڈھنگ سے ...ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ انفارمیشن فلمز ...کے تیار کردہ ہندوستانی ناچوں کے فلموں سے ...ناچ کی اہمیت اور تواریخی شکل میں واضح کرنے ...مدد ملے گی۔

...اس میں بصیرت کی صفت اور اس کی رگ رگ میں ...اہش سرایت نہ کر گئی ہو کہ وہ دنیا کی حالت کو ...بہت بہتر ضرور بنائے۔

...معظم نے اس توقع کو پورا کر کے دکھا دیا جو موصوف ...پہلی تقریر کے الفاظ سے پیدا ہوئی تھی۔ انھوں ...جذبہ کی روح اپنی صاحبزادی میں پھونک دی ...یہ جذبہ شہزادی کے ارتقا پذیر ذہن اور کردار میں صاف نظر آتا ہے۔ (باقی آئندہ)

جرمنی کا ایک اور نیا ہتھیار

لندن ۲۷ جون۔ جرمن نارمنڈی کے مورچہ پر ایک اور نیا ہتھیار استعمال کر رہے ہیں۔ لیکن وہ کامیاب ثابت نہیں ہو رہا ہے۔ وہ ایک قسم کا ٹنک توڑ گولا ہے۔ جس کو پیدل فوج استعمال کر سکتی ہے۔ اسکو چلانے کے لیے صرف ایک آدمی کی ضرورت ہے۔ اس ہتھیار چار فٹ لمبا کیوب لگا ہوتا ہے۔ جس کے سرے پر ۸۸ ملی میٹر کا گولہ ہوتا ہے۔ اس قسم کے متعدد گولے پکڑے گئے ہیں۔ ...

فنی مورچہ میں روسی فوج

ماسکو۔ ۲۰۔ جون۔ روس کے تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کریمیا میں روسی فوجوں نے مینرہم لائن میں جو دراڑ ڈالدی تھی وہ اب اونھوں نے تیس میل تک چوڑی کر دی ہے۔ اب یہ دراڑ موہلا سے لیکر فیلینڈ کی کھاڑی تک پھیل گئی ہے۔ ہماری فوجوں نے دشمن کی فوجوں کو جھیل مواٹو اور جھیل ونیس کے دکھنی حصہ سے ...ہے۔

...لکھتا ہے کہ معتبر خبر ہے کہ ...ہو گئی ہیں ...

اجازت دیدی۔ مصطفےٰ نے فوجی اسکول میں بہت ترقی کی۔ ایک سال ہی میں اُستادوں نے خوش ہو کر مانیٹر بنا دیا۔

سترہ سال کی عمر میں آخری امتحان پاس کر کے اعلیٰ فوجی تعلیم کے لیے قسطنطنیہ بھیجدیے گئے۔ وہاں جو لوگ تعلیم پا رہے تھے۔ ان کا خیال تھا ان کو ترکی کی حالت سنبھالنے کے لئے عملی قدم اوٹھانا چاہیے۔ ان لوگوں نے ایک خفیہ کمیٹی بنائی تھی جس کا نام "وطن" تھا۔ مصطفےٰ بھی اس کے ممبر تھے۔ اس کمیٹی کے جلسے چھپا کر کیے جاتے۔ لیکن پولیس افسران کو معلوم ہی ہو گیا کہ فوجی کالج کے لڑکوں کے خیالات باغیانہ ہیں۔ چنانچہ وہ ان کو پھانسنے کی تدابیر کرنے لگے۔ ایک دن جبکہ اس کمیٹی کا جلسہ ہو رہا تھا۔ پولیس نے چھاپہ مار کر سب ممبران کو گرفتار کر لیا۔ مصطفےٰ بھی گرفتار ہوئے اور کئی مہینہ جیل میں رہے۔ آخر ایک دن وزیر جنگ نے حکم سنایا کہ مصطفےٰ رہا کیا جاتا ہے اور اسکو حکم دیا کہ وہ فوج کے ساتھ دمشق جائے۔ لیکن اسکا ...اور کسی نہ کسی طرح ترکی بھاگ ...میں اپنے خیالات ...

...اور بھوری آنکھیں ملا جلا ہے۔ اور جن کی ...سے ذہانت ٹپکتی ہے۔ ان کا رنگ حیرت انگیز ہے اور یہ وہ خصوصیت ہے۔ جو شاہی خاندان سے مخصوص ہے۔

آپ کھڑی ہیں اور انتظار کر رہی ہیں کہ پہلے شہزادی مارگریٹ گھوڑے پر سوار ہو جائیں۔ انھیں اپنی چھوٹی بہن کے ساتھ ماں کی سی دیکھ بھال کرتے ایک عرصہ ہو گیا ہے۔ پھر یہ دونوں بہنیں اپنے گھوڑوں پر سوار اس پارک میں سے ہو کر گذرتی ہیں۔ جس میں نو سو سال سے ...تفریح کرتے رہے ہیں۔ شہزادی کو اتنی تن دھی سے تعلیم دی جاتی رہی کہ انھیں اس فکر و پریشانی کا موقع ہی نہ ...کے فرمانرواؤں کی صف میں ان ...

...ان کے والد کی تاج ...

کو اس خیال کے پیش نظر ...

تخت و تاج کی مالک ...

فطری انداز سے ...

اس بات کا ...

دربار کا وہ ماحول ہے جو ملک ...اپنے گرد و پیش پیدا کر دیا ہے۔

یقیناً ان کی زندگی کی ایک اہم کامیابی ہے۔ اس ماحول کا شہزادی الزبتھ کے ارتقا پذیر ذہن پر یقینی بہت اچھا اثر پڑا ہوگا۔

شہزادی ایک ایسے ماحول میں نشو و نما پا رہی ہیں جس میں غیر معمولی قسم کے ایسے مرد اور عورتیں موجود ہیں جن میں خوش تدبیری۔ دانشمندی اور بزلہ سنجی کے صفات موجود ہیں۔ اس ماحول میں یاوہ گوئی اور بدلطفیتی کی وبا بالکل نہیں ہے۔ جس نے ان ابتدا سے شہزادوں کی زندگی تباہ کر دی جن کے گرد و پیش خراب آدمی جمع ہو گئے تھے۔

تقریباً ۵ سال کا عرصہ گذرا ہوگا۔ جب ملک معظم نوجوان تھے اور اونھوں نے پہلی تقریر کی تھی۔ اس میں قیادت کی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا تھا "میرے خیال میں کسی قائد میں یہ تین زبردست صفتیں ہونا لازمی ہے۔ شخصیت۔ ہمدردی اور سب سے بڑھکر بے غرضی۔ کوئی شخص اس وقت تک قیادت کر ہی نہیں سکتا"۔

اس کا ...

میں ...

...کی روشنی کمرے میں آ رہی تھی ...ہوا جاتا رہا تھا۔

جوانوں کے خوابوں کی دنیا
یہ دنیا انوکھی نرالی

...سنکر خوشی ہوگی کہ اب مسلمان لڑکیاں ...۔ چنانچہ ایک تازہ خبر ہے کہ گذشتہ ...کا مقابلہ ہوا تھا۔ پانچ ججوں نے ...میں مرد بھی شامل تھے بہت سی لڑکیوں کے جسم ...ہر حصے کو کہیں عریاں اور کہیں نیم عریاں انداز ...تھا اور خوشی کی بات یہ ہے کہ جب حسین ...لڑکیوں کے نام ظاہر کیے گئے تو معلوم ہوا ...چار میں سے تین مسلمان ہیں۔

اللہ اللہ زمانہ کیسے کیسے پلٹے ...وہ زمانہ تھا کہ کوئی شخص نوجوان ...دیکھ سکتا تھا۔ یا اب وہ ...نوجوان لڑکیوں کو اس ...اپنی ہمت پیدا ہو گئی ...کو کھو لکر ججوں ...کو پیش کر ...

اقوال زریں

اتفاق رحمت ہے اور نفاق عذاب ہے۔ (محمد صلعم)

نفرت کو حقارت سے دور نہیں کیا جاسکتا۔ (مہاتما بدھ)

سو فی صدی کامیابی یہ ہے کہ کسی کو اپنا مددگار نہ سمجھو۔ (ہیلیفیکس)

عیب جو خوشامد سے پیارا ہے (فیثاغورس)

بے فکری سے بسر کرنا زوال کی شکل ہے۔ (مہاراجہ بھرتری)

علم عزت، دولت کیلئے وقت کی قید نہیں۔ (سقراط)

عزت و جاہ کا وقت آزمائش کا وقت ہے۔ (حکیم انکاس)

نفس کا حساب کرکے سو۔ (افلاطون)

ناممکن کچھ بھی نہیں۔ (نپولین بوناپارٹ)

انسان کا تخیل آسمان سے زیادہ بلند ہے۔ (بطلیموس)

بے دھرم آدمی حیوان ہے۔ دھرم کی پابندی انسانیت کا جوہر ہے۔ (راجہ بھرتری)

صداقت کو چھوڑنا ناکامیابی کی دلیل ہے۔ (مہاتما گاندھی)

زندگی سے محبت ہے تو وقت کو برباد نہ کرو۔ (انکاسن)

موج تبسم

نوجوان:۔ آپ اگر تین مرتبہ دنیا کے گرد گھوم آئے ہیں تو جغرافیہ سے ضرور واقف ہوں گے۔

جہاندیدہ:۔ ہاں ہاں کئی مرتبہ میرا جہاز جغرافیہ کے سامنے سے گذرا یہ ایک بہت بڑی بندرگاہ ہے۔

میاں:۔ "پیاری انسان کیا تم فرشتہ ہو!"

بیوی:۔ (خوش ہو کر) کیسے؟

میاں:۔ سارے دن اڑی اڑی پھرتی ہو دنیا کی کسی بات کی فکر نہیں۔"

شوہر:۔ بھلا آج سے دس برس پہلے عورتیں کس قسم کا لباس پہنتی تھیں؟

بیوی:۔ (جو پہلے سے بگڑی بیٹھی تھیں) بالکل یہی جو میں پہنے ہوں۔

ٹامی:۔ "جو کچھ میں ہوں وہ تم نہیں ہو سکتے۔"

سامی:۔ "مجھے ضرورت ہی کیا ہے کہ آدمیت چھوڑ کے کچھ اور بنوں۔"

ماں:۔ "تم نے اس جوان کو بوسہ لینے سے روکا کیوں نہیں"؟

بیٹی:۔ "تم ہی نے کہا تھا کہ کسی کے کام میں مخل نہ ہوا کرو۔"

روس اور پولینڈ کا جمود

لندن۔ ۱۹۔ جون۔ پولینڈ کے وزیر اعظم موسیو کولاجک نے جو امریکہ سے واپس آئے ہیں۔ صدر روزویلٹ اور مسٹر کارڈیل کے ساتھ اپنی بات چیت کا حال لکھ کر بھیجدیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ انکی عدم موجودگی میں پولش [illegible]

دلچسپ معلومات

جوان لڑکیا[illegible]

آپ یہ سنکر حیران رہ جائیں گے کہ [illegible] میں جہاں افریقہ کی قدیم قومیں آباد ہیں "ریانو" [illegible] ایک عجیب و غریب قوم رہتی ہے۔ جس کے رسم و ر[illegible] ساری دنیا سے بالکل مختلف اور جداگانہ ہیں۔ چنانچہ اس قوم میں سب سے زیادہ دلچسپ رواج یہ ہے کہ اس قوم کی قابل شادی جوان لڑکیاں مادرزاد برہنہ رہتی ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس قوم میں برہنگی کو [illegible] کے تقدس کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اگر جوان اور قابل شادی لڑکیوں کے جسم کو ڈھکا جائیگا تو اس سے دیوتا ناراض ہو جائیں گے چنانچہ اس قوم کی سو فیصدی جوان لڑکیاں بالکل مادر زاد برہنہ رہتی ہیں۔

ایک امریکن سیاح ان لڑکیوں کی خوبصورتی پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ میں نے ساری دنیا کی سیاحت کی ہے۔ لیکن تناسب اور خوبصورت اعضا کی ایسی لڑکیاں دنیا کے کسی حصہ میں نہیں دیکھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا ان کے جسم کو کسی بت تراش نے تراش کر سانچے میں ڈھال دیا ہے۔"

"ریانو قوم" کے دوسرے رسم و رواج بھی مہذب دنیا سے بالکل مختلف ہیں۔ ان کے ہاں شادی بیاہ کا طریقہ بھی بالکل مختلف ہے۔ اور مرنے کے بعد جو رسوم عمل میں لائی جاتی ہیں وہ بھی بڑی عجیب ہیں۔ غرضکہ "ریانو قوم" اپنی خصوصیات کے اعتبار سے دنیا کی عجیب و غریب قوم ہے۔

۴ کمان پارٹی نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں روس کو کسی قسم کی رعایت دینے سے انکار کیا ہے جس سے روس اور پولینڈ کے درمیان جمود حل ہونیکی اُمید کم ہے۔

افسانوی [illegible]

[illegible] دور میں ڈوبا ہوا ادبی ٹکڑا ہے۔ [illegible] سلیقے کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اُمید [illegible] یں بے حد پسند کیا جائے گا۔

شادی کے چند روز بعد ہی شیلا کو اندازہ ہو گیا کہ اس نے ڈاکٹر کمار سے شادی کرکے دھوکا کھایا۔ وہ عیاش تھا اور عورتوں سے کھیلنا۔ اس کی زندگی کا محبوب ترین شغلہ تھا۔

شیلا کی سہیلی بمل اس سے برابر ملنے جلنے آتی تھی۔ وہ بہت آزاد طبع اور خوش مزاج لڑکی تھی۔ بچپن سے شیلا اور بمل میں گاڑھا سلاپا تھا۔ دونوں نے ایک ساتھ ہی تعلیم پائی تھی۔ دونوں ایکدوسرے کے ساتھ رہ کر پلی بڑھی تھیں۔

شیلا کو یہ محسوس کرکے بڑا قلق ہوا کہ ڈاکٹر کمار بمل کی خوش مزاجی کا کچھ اور مطلب نکال رہا ہے۔ وہ اسے دام میں پھنسنے والی چڑیا سمجھا ہے اور اسکی حرکات میں ایک شکاری کی سی بیقراری پیدا ہوتی جا رہی ہے۔

شیلا کو معلوم ہوا۔ بمل کا شوہر ہری ناتھ ڈاکٹر کمار کے زیر علاج ہے۔ ڈاکٹر کمار کے مشورے سے اسے ڈاکٹر کمار ہی کے [illegible] دیا گیا ہے

شیلا کا ماتھا ٹھنکا۔ وہ نرسنگ جانتی تھی۔ اس بہانے سے کہ وہ اپنی سہیلی کے شوہر کی تیمارداری کرنا چاہتی ہے۔ شیلا نے بھی ہری ناتھ کے علاج معالجے میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ اصل [illegible] وہ ڈاکٹر کمار کے بارے میں یہ شبہ رکھتی تھی کہ وہ ہری ناتھ کو اپنے راستے سے ہٹانے کی کوشش کرے گا۔

ڈاکٹر کمار کے اسی ارادے کو عملی جامہ پہننے سے روکنے کے لیے اس نے ہری ناتھ کے علاج معالجے میں حصہ لیا تھا۔

ڈاکٹر کمار۔ ہری ناتھ کا بڑی توجہ سے علاج کر رہا تھا۔ شیلا نے اپنے دل میں سوچا۔ کہیں میرا شبہ غلط تو نہیں ہے! مگر جلد ہی اسے صحیح رائے قائم کرنے کا موقع مل گیا۔ ہری ناتھ کی حالت روز بروز زیادہ خراب ہونے لگی۔

اپنی سہیلی بمل کا خیال کرکے شیلا کے دل کو ایک جھٹکا سا لگا۔ کمار اسے بیاشکار بنانے کے لیے اس کی زندگی کا سہارا توڑنا چاہتا ہے۔

ڈاکٹر کمار انجکشن کے لیے دوا لے رہا تھا۔ شیلا نے کنواڑوں کی دراز سے دیکھ لیا۔ یہ زہر تھا۔

انجکشن کی تیاری کر لینے کے بعد ڈاکٹر کمار نے شیلا کو آواز دیکر بلایا۔ جب وہ ہری ناتھ کو انجکشن دینے لگا تو شیلا نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور کہا۔

کمار یہ نہ کرو۔ [illegible] کمار نے [illegible] اس [illegible]

[illegible] دشمن [illegible] ہے [illegible] وہ مرے گا۔ پھر [illegible] ہوئے۔ اس نے انجکشن دینا چاہا۔ مگر شیلا ہاتھ مار کر انجکشن کا آلہ گرا دیا۔

رات کے وقت کمار بالا خانہ پر آیا تو شیلا نے ایک ہی نظر میں تاڑ لیا کہ وہ شراب پیے ہوئے ہے۔ اس نے قہقہہ لگا کر کہا۔ میں نے زہر کا انجکشن دیدیا ہے۔ اب وہ چند [illegible] کا مہمان ہے۔ پھر بمل میری آغوش میں ہوگی۔ وہ مجھ [illegible] کیسی بے تکلفی سے ہنستی ہے وہ مجھے چاہتی ہے۔!

کمار کے یہ الفاظ شیلا کو انگارے سے معلوم ہو[illegible] اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ کمار چھجے پر کھ[illegible] ہنس ہنس کر اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔

شیلا [illegible] آگے بڑھی اور اس نے کمار [illegible] میں دھکا دیدیا۔

ایک لمحہ بعد اس نے نیچے جھک کر دیکھا۔ خون۔ تڑپتا ہوا لاشہ۔ شور۔ اژدہام۔ شیلا کے دل کو ایک زور کا جھٹکا سا لگا۔ اس نے خود کو بھی گرا دیا۔

لوگ ڈاکٹر کمار کے اچانک [illegible] پر بڑا افسوس کر رہے ہیں۔ مگر جہاں [illegible] یہ ضرور کہا جاتا ہے کہ میاں بیوی میں کتنی چاہت تھی شوہر کے غم میں بیوی نے بھی اپنی جان [illegible] دی۔

تین سو جاپانی ہوائی جہاز برباد

واشنگٹن۔ ۲۰۔ جون۔ پیسفک کے کمانڈر انچیف ایڈمرل نمز کے ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان میں تبلایا گیا ہے کہ [illegible] کے ہاپور جاپانی ہوائی جہازوں کے حملہ سے تین سو ہوائی جہاز برباد کر دیے گئے۔ امریکی فوجوں نے اسلو کے ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

[illegible]من جہاز کو واپس جانا پڑا

انقرہ۔ [illegible] جون۔ جہاز کیسل کو کالے سمندر میں واپس جانا پڑا۔ جبکہ اسکو [illegible] ترکی کی غیر جانبداری پالیسی کے مطابق دردانیال سے گذرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

... کام کرتے ہیں



ڈسٹری بیوٹرس :- یو-پی-پنجاب
این- ڈبلو-ایف-پی اور سندھ
کے لیے
مسرس محمد دین اینڈ سنز
گرانڈ ٹرنک روڈ امرتسر
بندر روڈ- کراچی

AGRICO ...

... کی طرف سے شایع کیا گیا
...) گولمری

پیغمبر اسلام کی حیات کی فلم نہیں بنے گی

نیویارک- ۱۶-جون کارل کن سابق گورنر ہیں نے جو ول ایچ ہیس صدر الیوسی ایشن آف موشن پکچرز پروڈیوسرز آف امریکہ کے ڈپٹی ہیں بیان دیتے ہوئے یہ فرمایا کہ کوئی امریکن کمپنی بھی پیغمبر اسلام کی حیات مبارک کے متعلق فلم تیار نہیں کر رہی ہے- اس قسم کی تمام افواہیں بے بنیاد ہیں-

عائشہ رضہ کے مکان مدینہ طیبہ میں آنحضرت نے تریسٹھ سال کی عمر میں بعارضہ تپ دردسر وفات پائی- مدینہ منورہ میں آپ کا روضہ مبارک گنبد خضرا کے نام سے مشہور ہو کر زیارت گاہ خلایق بنا- آپ کی وفات کے وقت یزد جرد بادشاہ ایران اور ہرقل قیصر روم تاج و تخت کے مالک تھے-
(باقی آیندہ)

الہ آباد ۱۷- جون- خان بہادر مسٹر جسٹس محمد اسمٰعیل جو عنقریب الہ آباد ہائیکورٹ سے ریٹائر ہونیوالے ہیں انکو مشرقی ریاستہائے ہند کے مشترکہ ہائیکورٹ کا جج مقرر کیا گیا ہے

قدموں تلے ... بلکہ ایمان و صداقت کی آغوش میں آ گئے- تعصب و تقلید کی پیروی چھوڑ کر خلوص و اعتماد کی راہ پر گامزن ہوئے پہاڑ کی طرح اولوالعزمی دکھائی اور سیلاب کی طرح نور ایمانی پھیلاتے ہوئے اقصائے عالم پر چھا گئے- نوآبادیوں پر نوآبادیاں قایم کیں، ایشیا، یوروپ، افریقہ، جزائر عرب الہند اور جزائر اوقیانوس پر اسلامی پرچم لہرائے- علم و ہنر، تجارت و سیاحت، انکشافات و معلومات میں فخر ابتک ہوئے دنیا سے ربط و ضبط بڑھا کر برادرانہ تعلقات قایم

... کر دیا- خلق ... دنیا بہت کم ... ہے- بعض حضرات جو محمد صاحب کی سیرت ... اسلام کی تاریخ سے ناواقف ہیں ... کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ان کو صرف ایک نکتہ پر غور کرنا چاہیے کہ آخر وہ تلوار چلانیوالے کس طرح مسلمان ہوئے- اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ آنحضرت صلعم نے ہزاروں کے مقابلہ میں دہائیوں اور سیکڑوں سے بدر و احد کی لڑائیاں بھی لڑیں، تبوک و حدیبیہ کے صلحناموں پر مہریں بھی لگائیں- لیکن لڑائی کی پہل ہمیشہ دشمن کی طرف سے ہوتی- اور صلح و آشتی کے دروازے آپ کبھی کسی پر بند نہ کرتے، آپ پر صرف دین حق کی ترویج و اشاعت میں ہی فرض نہ تھی- ملکی انتظام کی باگ ڈور بھی ہاتھوں میں تھی

کھمائینگ پر اتحادی فوج کا قبضہ

نئی دہلی ۔ ۱۷ جون ۔ جنرل سٹل ول کے ہیڈ کوارٹر کا اعلان ہے کہ ۱۶ جون کو چینی فوجوں نے کھمائینگ پر قبضہ کر لیا ہے ۔

اتحادی موسم گرما میں فتح حاصل کر لینگے

لندن ۔ ۱۹ جون ۔ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے حال ہی میں ایک نہایت پُر اُمید تقریر میں فرمایا کہ بہت ممکن ہے کہ ہمیں اسی موسم گرما میں مکمل فتح حاصل ہو جائے یہ تقریر مسٹر چرچل نے جمعرات کو کی تھی ۔ مگر اسکو آج شایع کیا گیا ۔ مسٹر چرچل نے مزید فرمایا کہ یہ ممکن ہے کہ آئندہ چند ماہ سے ایسے واقعات پیش آجائیں ۔ جن سے ہمیں پتہ چل جائیگا کہ آیا ہمیں اس لعنت سے جلد ہی نجات مل جائے گی ۔ جو جرمنوں ہم پر ڈالدی تھی ۔ لڑائی جتنی لمبی چلے گی ۔ ہمارے دشمنوں کی اتنی ہی زیادہ تباہی ہوگی ۔

نارمنڈی کے حملہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ طہران میں جو پروگرام بنایا گیا تھا ۔ اسکو ابھی تک مکمل طور پر جامہ نہیں پہنایا گیا ہے ۔ لیکن بڑی تیزی کے ساتھ اسپر عمل کیا جا رہا ہے اور موسم گرما کے مہینے آزادی کے کاز کے لیے مکمل فتح لا سکتے ہیں ۔

مہاتما گاندھی اور والیسرائے کی خط و کتابت

نئی دہلی ۔ ۲۰ ۔ اس واقعہ کے پیش نظر کہ لارڈ لنلتھگو اور لارڈ ویول اور مہاتما گاندھی کے درمیان خط و کتابت کا کچھ حصہ اخباروں میں شایع ہو گیا ہے حکومت ہند مناسب خیال کرتی ہے کہ مہاتما گاندھی کے سیاسی دلچسپی کے تمام خطوط اور ان کے جوابات شایع کر دیئے جائیں ۔ چنانچہ حکومت ایک پمفلٹ کی شکل میں ان خطوط اور ان کے جوابوں کو چند روز کے اندر شایع کر دے گی ۔

انگلینڈ پر ہوائی حملے

لندن ۔ ۲۰ ۔ جون ۔ اتوار کی رات اور سوموار کی صبح جرمنوں نے دکھنی انگلینڈ پر بموں سے حملہ کیا تھا ان کے بارے میں رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار دکھنی انگلینڈ کے کسی مقام سے لکھتا ہے کہ ان خود بخود اُڑنیوالے جہازوں کے پر ۱۶ فٹ لمبے اور ان کا ڈھانچہ تقریباً ۲۶ فٹ لمبا ہوتا ہے ۔ ان کی آواز بالکل اسی قسم کی ہوتی ہے ۔ جیسی کہ کسی پہاڑی کو کاٹتے وقت دوہری چوٹ والے انجن کی ہوتی ہے اس سے عام ہوائی جہاز اور اس ہوائی جہاز کے درمیان شناخت ہو جائے گی ۔

کل رات اس قسم کے ۶ ہوائی جہاز میرے سر پر سے گذرے ۔ کئی میل آگے تک ... روشنی دکھائی دی ۔ اس کے چند سکنڈ بعد بم پھٹنے کی آواز آئی ۔ ... ناخوشگوار واقعات پیش آئے اور پھر جان و مال کا نقصان ہوا ۔ ان اُڑاکو بموں کا ہوائی جہاز اور ہوا مار توپیں نہایت کامیابی سے مقابلہ کر رہی ہے ۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۲ سنہ ۱۹۴۴ء

بعدالت جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر پرگنہ بلہور مقام کانپور

لالہ رام سروپ برہمن ساکن موضع برودہ پرگنہ بلہور ضلع کانپور
مدعی

بنام ۔ رامانند وغیرہ ۔
مدعا علیہ

بنام ۔ (۱) رامانند } (۲) اننتری کمار } پسران شیو گوبند

(۳) ... چرن (۴) گوپال چرن ۔ پسران بینی ساگر قوم برہمن ۔

(۵) بھکھاری ولد ستو چمار ساکنان موضع گوری لکھا پرگنہ بلہور ضلع کانپور

(۶) مسماۃ بیوہ سندلال (۷) دیپ چرن نابالغ پسر سندلال ساکنان موضع گوری لکھا پرگنہ بلہور ضلع کانپور ۔

واضح ہو کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت بیدخلی دفعہ ۱۷۱ کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰ ۔ ماہ جون سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے مقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوجیے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجیے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے ۔ پس آپکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر آپ تائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجیے اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر روز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ماہ جون سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا ۔

مہر عدالت ـــ دستخط حاکم عدالت

کانگریسی لیڈر رہا نہیں کئے جائینگے

لندن ۔ ۱۶ ۔ جون ۔ پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں آیا مہاتما گاندھی کی رہائی کے پیش نظر کانگریسی لیڈروں کی موجودہ نظربندی کے سوال پر بھی غور کیا جائیگا ۔ مسٹر امری وزیر ہند نے کہا کہ مہاتما گاندھی کی رہائی کا جو کہ قطعی صحت کی بنا پر عمل میں آئی تھی ۔ کانگریسی لیڈروں کی نظربندی سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ یکم ... نظربندوں کی تعداد ۳۵۰۰۸ تھی ۔

THE
REGD NO. A 406

قیمت
سالانہ 5/
ششماہی 2/12/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ 2/-

VOL. 40 NO 27
CAWN[illegible] 1st JULY [illegible]

زمانہ جنگ میں عراق کی ریلیں

بغداد سے "مانچسٹر گارڈین" کا ایک نامہ نگار رقمطراز ہے کہ جنگ کے چار سالوں میں مشرق وسطے کے ممالک کے داخلی مواصلات میں بعض اوقات اس عظیم بوجھ سے دب گئے۔ جوان پر ڈالا گیا۔ لیکن وہ اسے برداشت کر گئے۔ اس ضمن میں عراق کا معاملہ مثالی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ملک ابھی تک میدان جنگ نہیں بنا پھر بھی وہ روس کو سامان بھیجنے کی اہم شاہراہ نیز اتحادی آدمیوں اور گولہ بارود کے نقل وحرکت کا ایک جنکشن اور اتحادی فوجوں کے لئے تربیتی مرکز بنا رہا اور اب بھی ہے۔

آگے چل کر نامہ نگار مذکور لکھتا ہے۔ ان سب باتوں کے علاوہ عراقی خام اشیاء بالخصوص تیل کا ایک بڑا بھاری ذخیرہ ہے۔ یہ تمام مطالبات پورا کرنے کے لیے عراق نے محدود سڑکوں [illegible] دریائی سہولتوں اور تھوڑی سی گز کارگذار ریلوے سے کام شروع کیا۔ یہ نظام گذشتہ جنگ عظیم میں جاری ہوا تھا۔ اور اسکی مجموعی لمبائی ۱۵۵۵ کیلو میٹر ہے۔ اس میں سے صرف وہی ٹکڑا اسٹینڈرڈ گیج کا ہے جو بغداد کو ترکی کے ساتھ ملاتا ہے۔ باقی سب میٹر گیج ہے۔

۱۹۳۶ء میں حکومت عراق اور برطانیہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس کے تحت تمام ریلیں سرکاری ملکیت بن گئیں اور چند انگریزوں کو انتہا درجہ کے اہم فنی عہدوں پر لگا دیا گیا۔

انگلستان اور عراق کے معاہدہ ۱۹۳۰ء کی ایک دفعہ یہ ہے کہ جنگ کے وقت عراق کے تمام مواصلات انگریزوں کو مہیا کر دیے جائینگے۔ لیکن ۱۹۴۱ء سے پہلے اس دفعہ کے تحت کوئی وسیع مطالبہ کرنے کی نوبت ہی نہ آئی جب ضرورت پیش آئی تو بدقسمتی سے وہ ایسا وقت تھا کہ جب راشد علی کا فتنہ کھڑا ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں بغداد اور موصل اور بغداد اور بصرہ کے درمیان لائن کٹ گئی اور ملک بھر میں ریلوے عملہ کی کثیر تعداد اپنے عہدوں سے الگ ہو چکی تھی۔ ریلوں کو عام حالات کے مطابق بھی دوبارہ چلانے سے قبل اس بات کی ضرورت تھی کہ ان کا اعتماد حالات کے مطابق دوبارہ چلانے سے قبل اس بات کی ضرورت تھی کہ ان کا اعتماد حاصل کیا جاتا۔

تربیتی مدارس

اس کے بعد کارگذاری بڑھانے کا سوال پیدا ہوا۔ ملک میں عملہ اور زائد ڈبوں نیز رسدوں اور انجنوں کی کمک فوراً لانا ناممکن تھا۔ فوری مطالبات پورا کرنے کے لئے ریلوے حکام اس بات پر مجبور ہوئے کہ عراقیوں کو بطور اسٹیشن ماسٹر۔ گارڈ۔ نمبر ٹیکر۔ سگنلر وغیرہ تربیت دینے کے لیے مدارس قائم کریں۔ ملک کے طول وعرض میں نئے اسٹیشن اور کراسنگ پوائنٹ تعمیر کئے گئے اور بصرہ کے طول وعرض میں نئے اسٹیشن اور کراسنگ پوائنٹ تعمیر کئے گئے اور بصرہ کے موجودہ ذخیرہ گاہوں اور شنٹنگ یارڈوں میں بہت زیادہ توسیع کی گئی۔

آخرکار جب اتحادی فوجیں کثیر تعداد میں ملک میں داخل ہوئیں تو انھوں نے اپنی موجودگی سے جہاں بعض مسائل حل کر دیئے وہاں چند نئے مسائل بھی پیدا کر دیئے۔ مثال کے طور پر اگرچہ فوج بہت سے تربیت یافتہ ریلوے کارکن مہیا کر سکی۔ لیکن وہ نہ انگریزی بول سکتے تھے نہ عربی اور اس طرح یہ ریلیں ایک ایسے عملہ سے کام کرنے لگیں جو تقریباً دگنا ہو کر ۰۰۰ سے ۱۵۰۰۰ تک پہونچ گیا تھا۔ اور جو عربی اور انگریزی کے ساتھ اردو ہندوستانی زبان استعمال کر رہا تھا۔

جناب سلیم ناطقی۔ جوشِ غم میں رواں ہیں اشک سلیم
جناب شاکر ناطقی۔ طول ہوتا رہا فسانۂ عشق
جناب نواب قیصر کانپوری۔ ہے تو ہوتی شب فراق دراز
جناب سخا شاہجہانپوری۔ واقعاتِ جنوں حذف بھی کئے

یہ کہانی بھی مختصر نہ ہوئی
اس کی اک شرح مختصر نہ ہوئی
کیوں مری عمر مختصر نہ ہوئی
شرح غم پھر بھی مختصر نہ ہوئی

(جناب ثاقب کانپوری)

مے پرستوں پہ وہ نظر نہ ہوئی
ہجر کی شب تو کیف افزا تھی
شوق سجدے نے کر دیا خاموش
تیرا جلوہ تو سامنے تھا ضرور

میکدے میں کبھی سحر نہ ہوئی
مجھ سے یہ رات بھی بسر نہ ہوئی
بات بھی مجھ سے مختصر نہ ہوئی
اور مجھ کو پھر بھی کچھ خبر نہ ہوئی

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ کا انتخاب

۲۵-جو[illegible] [illegible] کی صدارت میں انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ جناب [illegible] منعقد ہوا۔ غزلیات کا انتخاب حسب ذیل ہے [illegible]

جناب اسلم الہ آبادی۔ وا[illegible] نہ ہوئی — [illegible]
جناب بزمی بلند شہری۔ برق [illegible] نہ ہوئی — [illegible]
جناب نواب اثر کانپوری۔ کوئی [illegible] نہ ہوئی — [illegible]
جناب سلیم ناطقی۔ سوز [illegible] نہ ہوئی — [illegible]
جناب شاکر ناطقی۔ آہ [illegible] — اک گھر میں [illegible] خبر نہ ہوئی
جناب نواب قیصر کانپوری۔ ایسی غفلت [illegible] — درد دل کی [illegible] خبر نہ ہوئی
جناب سخا شاہجہانپوری۔ فسکل [illegible] جلوہ [illegible] نہ ہوئی — موت آئی [illegible] خبر نہ ہوئی

(سحر)

جناب اسلم الہ آبادی۔ اُن سے چھٹنا ارے معاذاللہ — پھر مری شام کی سحر نہ ہوئی
جناب بزمی بلند شہری۔ مدتِ ہجر مختصر نہ ہوئی — شام آئی تو پھر سحر نہ ہوئی
جناب نواب اثر کانپوری۔ آئے دنیا میں انقلاب بہت — شامِ غم کی مگر سحر نہ ہوئی
جناب صبا لکھنوی۔ تارے گنتا رہا فراق نصیب — اک قیامت ہوئی سحر نہ ہوئی
جناب سلیم ناطقی۔ کروٹیں لے کے رہ گیا بیمار — رات آئی مگر سحر نہ ہوئی
جناب شاکر ناطقی۔ دل میں اوس شام کا لئے ہوں اثر — ہائے جس شام کی سحر نہ ہوئی
جناب نواب قیصر کانپوری۔ ہجر کی شب در قبول تھا بند — لاکھ مانگی دعا سحر نہ ہوئی
جناب سخا شاہجہانپوری۔ ہجر کا دن تو کٹ گیا لیکن — رات شرمندۂ سحر نہ ہوئی

(نظر)

جناب اسلم الہ آبادی۔ مجھ سے تھا جوشِ حسن وابستہ — پھر بھی گنجائشِ نظر نہ ہوئی
جناب بزمی بلند شہری۔ تو ہمیشہ مری نظر میں رہا — تیری مجھ پر کبھی نظر نہ ہوئی
جناب نواب اثر کانپوری۔ بن گئی جان پر محبت میں — پھر بھی سیدھی تری نظر نہ ہوئی
جناب صبا لکھنوی۔ قابلِ رحم دل نہ تھا نہ سہی — اپنے وعدوں پہ بھی نظر نہ ہوئی
جناب سلیم ناطقی۔ زہر ہی میں بجھی ہوئی دیکھی — تیغِ قاتل ہوئی نظر نہ ہوئی
جناب شاکر ناطقی۔ درد ہی کائنات ہے دل کی — لیکن اس پر کبھی نظر نہ ہوئی
جناب نواب قیصر کانپوری۔ بیوفا ہم نے جان تک دے دی — پھر بھی سیدھی تری نظر نہ ہوئی
جناب سخا شاہجہانپوری۔ ہو گئیں بند وقت دید آنکھیں — اُن کے جلووں میں گم نظر نہ ہوئی

(بسر)

جناب اسلم الہ آبادی۔ دل کو تڑپا دیا نگاہوں نے — زندگی چین سے بسر نہ ہوئی
جناب بزمی بلند شہری۔ سچ تو یہ ہے کہ جب سے دل کھویا — اک گھڑی چین سے بسر نہ ہوئی
جناب نواب اثر کانپوری۔ رات ہی پر نہیں ہے کچھ موقوف — دن کو بھی چین سے بسر نہ ہوئی
جناب سلیم ناطقی۔ وائے قسمت، مریض فرقت کی — آخری رات ہی بسر نہ ہوئی
جناب شاکر ناطقی۔ ایسا وارفتہ مزاج ہوں میں — چار دن بھی کہیں بسر نہ ہوئی
جناب نواب قیصر کانپوری۔ زندگی بھر مصیبتیں جھیلیں — اک گھڑی چین سے بسر نہ ہوئی
جناب سخا شاہجہانپوری۔ صبح تک جل کے ہو گئی خاموش — زندگی شمع سے بسر نہ ہوئی

(مختصر)

جناب اسلم الہ آبادی۔ شمع و پروانہ جل بجھے لیکن — غم کی روداد مختصر نہ ہوئی
جناب بزمی بلند شہری۔ غم ہی قسمت میں تھا تو کیوں بزمی — زندگی میری مختصر نہ ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پر تو حق عزم مستقل ہے ۔ زبان ہر کہ مسجود ہے دل ہے

صداقت

ہفت روزہ ... کانپور

جلد ۴ | کانپور شنبہ یکم جولائی ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۷

مہاتما گاندھی اور وائسرائے ہند میں خط و کتابت

لارڈ ویول وائسرائے ہند اور مہاتما گاندھی کے درمیان جو خط و کتابت ہو رہی تھی وہ شایع کردی گئی ہے۔ اس خط و کتابت کے علاوہ وہ خط و کتابت بھی جو لارڈ لنلتھگو سابق وائسرائے ہند اور ہوم ڈپارٹمنٹ کے ساتھ مہاتما گاندھی کر رہے تھے شایع ہو گئی ہے، خط و کتابت شایع ہونے کے بعد یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان میں ایسے عناصر موجود ہیں جن کی بنا پر ملک کا سیاسی جمود حل کیا جاسکتا ہے، دونوں طرف تعاون کی خواہش موجود ہے اور طرفین نے اپنا اپنا کیس وضاحت کے ساتھ پیش کر دیا ہے اور بعض ایسے مسائل صاف ہو گئے ہیں جن کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو گئی تھیں۔

چنانچہ مہاتما گاندھی نے وائسرائے سے ایک چٹھی کے ذریعہ درخواست کی تھی کہ ان کو یا تو کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں سے مشورہ کی اجازت دی جائے یا وائسرائے سے خود ملاقات کا موقعہ دیا جائے تاکہ صورت حالات پر تبادلۂ خیالات کیا جاسکے اور ان کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں سے ملاقات کی ضرورت کے بارے میں مطمئن کیا جاسکے۔ وائسرائے نے گاندھی جی کو اس خط کا جواب دیا ہے۔

بمبئی کی تازہ اطلاعات سے یہ معلوم کرکے ہم کو انتہائی افسوس ہوا کہ وائسرائے صاحب نے مہاتما گاندھی کے خط کا جواب دیدیا ہے۔ لیکن یہ جواب غیر مطمئن ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے اپنے اور وائسرائے کے آخری خط (۱۷-جون) کے اشاعت کی بھی اجازت چاہی ہے اور اگر اس کی اشاعت کی بھی اجازت مل گئی تو مہاتما گاندھی اپنا ایک بیان شایع کریں گے۔

ہم لارڈ ویول سے یہ درخواست کرینگے کہ وہ مہاتما گاندھی کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبران سے تبادلۂ خیالات کا موقع دیں۔ تاکہ تعاون کی جو اسپرٹ دونوں طرف موجود ہے اس کا مفید نتیجہ برآمد ہو سکے۔

کانپور میونسپلٹی نوٹس

کانپور میونسپل بورڈ نے رزولیوشن نمبر ۳۰۸ مورخہ ۲-جون ۱۹۴۴ء کے ذریعہ ویجی ٹیبل گھی، بناسپتی گھی۔ منجمد ویجی ٹیبل آئل بناسپتی اور صاف کئے ہوئے ہائڈروجنیٹڈ ویجی ٹیبل آئل کی درآمد و برآمد پر ٹرمنل ٹیکس کے شیڈیول میں ترمیم کرنا تجویز کیا ہے اور چنگی کی شرح آٹھ آنہ و چار آنہ فی من کے بجائے بالترتیب ایک روپیہ و ایک آنہ فی من کرنا تجویز کیا ہے۔

پبلک ان لوگوں کی طرف سے جن پر اس کا اثر پڑیگا جو اعتراضات دستخط کنندہ کو ۱۵-جولائی تک یا اس سے قبل دستیاب ہوں گے ان پر بورڈ غور کرے گا۔

محمد حبیب اللہ

اگزیکٹو آفیسر - میونسپل بورڈ

(بقیہ آئینہ کانپور)

رام راج کی سلور جبلی

اس ہفتہ سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں رام راج کی سلور جبلی منائی گئی۔ رام راج کی مقبولیت سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اگرچہ اس تصویر کا آج (۳۰-جون) ۵ واں ہفتہ کا آخری دن ہے۔ لیکن اسکی مقبولیت ابھی تک کم نہیں ہوئی اور نہیں کہا جاسکتا کہ یہ تصویر ابھی اور کتنے ہفتے چلے گی۔ اندازہ ہے کہ رام راج کے ۲۵ ہفتوں میں ایک لاکھ سے زیادہ آمدنی ہوئی ہے۔

اس تصویر کی غیر معمولی کامیابی سے یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ ملک اعلیٰ تصاویر کا کس قدر دلدادہ ہے۔

سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کی طرف سے سلور جبلی ۳۰ جون کو نہایت شان و شوکت کے ساتھ منائی گئی۔ اور شہر کے حکام۔ تاجر اور معزز حضرات کو مدعو کرکے ان کی سوڈا پان و سگریٹ سے خاطر و مدارات کی گئی اور مٹھائی کا حصہ بھی دیا گیا۔ عام پبلک کو بھی مٹھائی کا حصہ دیا گیا

گراونڈ فارم

مسٹر بی۔ٹی۔ایم۔سعید نے تقریباً بیس سال ہوئے کہ گراونڈ۔ان ایڈ فارم بنایا تھا۔ جسکو گورنمنٹ لوکل بورڈ اور گورنمنٹ کے دیگر محکموں نے اس کو منظور کرکے یہ ہدایت جاری کردی کہ ان فارموں کو استعمال کیا جائے۔ چنانچہ اس وقت سے یہی فارم برابر استعمال کیے جاتے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ کچھ اور لوگوں نے بھی اسی قسم کے فارم بنائے ہیں۔ لہذا یہ بتانا ضروری ہے کہ مسٹر بی۔ٹی۔سعید کے ہی فارم قانونی طور پر ٹھیک اور درست ہیں۔ اور ان ہی فارموں کو استعمال کرنا چاہیئے۔

جوتوں پر کنٹرول

حکومت ہند نے جوتوں کو دس قسم پر تقسیم کرکے کم سے کم دو روپے اور زیادہ سے زیادہ ۱۸ روپیہ جوتوں کی قیمت مقرر کی ہے اور فلیکس کے جوتوں کی قیمت زیادہ سے زیادہ ۱۵ روپیہ اور باٹا کے جوتے کی قیمت زیادہ سے زیادہ ۱۶ روپیہ ۱۵ آنہ مقرر کی ہے۔

فلیکس اور باٹا کے جوتوں کی قیمت پر فوراً کنٹرول ہوگا۔ لیکن اور باقی قسم کے جوتوں پر یکم ستمبر سے کنٹرول ہوگا تاکہ خوردہ فروش اپنا اسٹاک خلاص کرسکیں جو جوتے آرڈر کے بنوائے جائیں گے یا باہر سے آئیں گے ان پر ابھی کنٹرول نہیں ہے۔

ٹینری یونین

ٹینری اور لیدر ورکروں کی یونین نے ایک جلسہ کرکے منافع کمانے اور چوری سے فروخت کرنے کی مذمت کا ایک رزولیوشن پاس کیا ہے اور شہر میں راشن اسکیم کی کارروائی میں گورنمنٹ کا ساتھ دینے کی کارکنوں سے درخواست کی ہے۔ ایک ڈپوٹیشن راشننگ افسر صاحب سے جلد ملے گا۔

آئینۂ کانپور

پریس اکانومی آرڈیننس

۲۴-جون کو مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی پریسیڈنٹ جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی صدارت میں مقامی اخبارات کے مالکان و اڈیٹران کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں کاغذ کا نئے آرڈیننس پر بحث و مباحثہ کے بعد ناراضی کا اظہار کیا گیا اور کم سے کم ۳ ماہ تک اسکو ملتوی رکھنے کی گورنمنٹ آف انڈیا سے درخواست کی گئی۔ اور گورنمنٹ سے ایک ڈپوٹیشن کے باریاب ہونے کی بھی درخواست کی گئی۔

پریس ایسوسی ایشن

پریس ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ مسٹر ہری شنکر ودیارتھی کی صدارت میں ہوا۔ اس جلسہ میں کاغذ کے جدید آرڈیننس پر اظہار افسوس کیا گیا اور پریس یونین کو زیادہ طاقتور بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے

انجمن بزم توحید

انجمن بزم توحید کے زیر اہتمام ۸-جولائی ۹½ بجے رات کو کائستھ بورڈ طلاق محل میں سیرت النبی کے جلسے ہونگے جس میں شہر کے علمائے کرام و مقررین کے علاوہ بیرونجات سے حضرات بھی تشریف لائیں گے۔

نواب بہادر یار جنگ مرحوم

۲۶-جون کو مسلم لیگ ہال میں مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں نواب بہادر یار جنگ (بہادر خاں) کے انتقال کے سلسلہ میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں دیگر مقررین کے علاوہ مولانا حسرت موہانی نے مرحوم کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ میں نے ہندوستان کے تمام مسلمانوں میں اگر کسی کو بہادر دیکھا تو وہ مرحوم تھے۔ موصوف کو نظام حیدر آباد دکن نے گورنمنٹ کے خلاف تقاریر کرنے سے منع کیا تو مرحوم نے اپنی پچاس ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر اور خطابات واپس کر دیئے۔

اس لیگ کے جلسہ نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا ہے :-

"مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ قائد ملت نواب بہادر یار جنگ صدر آل انڈیا اسٹیٹس مسلم لیگ کے انتقال پر اپنے انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اس نازک دور میں موصوف کی وفات کو مسلمانان ہند کے لیے ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے اور درگاہ رب العزت میں دست بدعا ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔"

ہیلتھ آفیسر کا بیان

ڈاکٹر بی۔ شرما ایڈیشنل میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ میونسپل بورڈ نے ایک بیان میں بتلایا ہے کہ گذشتہ دو مہینے میں ایک سو دس (۱۱۰) آدمیوں کو ہیضہ ہوا۔ جس میں ۵۴ آدمی مر گئے۔

اس وبا کی روک تھام کے واسطے پرائیوٹ ڈاکٹروں کو ہیضہ کا ٹیکہ لگانے کے واسطے رکھا گیا ہے۔

کانپور میڈیکل ایسوسی ایشن سے امداد دینے کی درخواست کی گئی ہے۔ شہر کے کنوؤں میں دوا چھوڑی گئی ہے اور سینیٹری انسپکٹروں کو ہدایت کردی گئی ہے کہ وہ میونسپل بائی لاز کی زیادہ سختی سے تعمیل کریں ان بائی لاز کی خلاف ورزی کرنیوالے ۴۰ آدمیوں پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔ گذشتہ دو مہینے میں ۱۲ ہزار آدمیوں کے ہیضہ کا ٹیکہ لگایا گیا ہے۔

تبادلہ

مسٹر بی۔ایل۔متل۔ڈپٹی ٹاون راشننگ آفیسر کا تبادلہ سہارنپور کو ہو گیا ہے

میڈیکل کانفرنس

بڑے دن کی تعطیل میں کانپور میں آل انڈیا میڈیکل کانفرنس ہونے کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ سکریٹری صاحب نے کانفرنس کے کامیاب بنانے کے لیئے ملک کے معزز و نامور ڈاکٹروں سے اپیل کی ہے۔

ٹیکنیکل ٹریننگ

ٹیکنیکل اہمیت کا کام کرنیوالے پرائیویٹ کارخانوں کے نامزد کیئے ہوئے۔ یو۔پی سے دو امیدوار بیون ٹریننگ اسکیم کے ماتحت ٹریننگ کے لیے انگلستان بھیجے جاویں گے۔ ان کی درخواستیں چیرمین ٹیکنیکل سروس لیبر ٹریبونل کے پاس ۱۷ جولائی ۱۹۴۴ء تک پہونچنا چاہیئے۔

... ڈسٹرکٹ بورڈ ... گنج پور کی وفات سے جو جگہ خالی ہوئی ہے۔ اوس کے لئے ۲۳-جولائی ۱۹۴۴ء کو انتخاب ہوگا ... جون تک نامزدگی ہو جانا چاہیئے۔

حالت گرنے ... پاس ... ہندو سبھا اور ...

کانپور ... بورڈ

اس تحریر کے ذریعہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ ... وصولی کے شیڈیول میں مندرجہ ذیل ترمیمات کرنا تجویز کرتا ہے۔

یہ شیڈیول کانپور میونسپلٹی کے حدود کے اندر عاید ہیں اور گورنمنٹ ... مورخہ ۱۱-مارچ ۱۹۴۲ء کے ذریعہ منظور کیئے گئے تھے اور گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ۲۰۲۱/۱۱ ... مئی ۱۹۴۲ء کے ہکنی کیرج ایکٹ کے ذریعہ ترمیم کئے گئے تھے اور گورنمنٹ نوٹیفکیشن ... مورخہ ۷-مارچ ۱۹۲۱ء کے ذریعہ منظور ہوئے اور وقتاً فوقتاً ترمیم کئے گئے ...

اس نوٹس کی تاریخ اشاعت سے ۴۰ یوم کے اندر ... ان پر بورڈ غور کرے گا۔

موجودہ شیڈیول کے بجائے درج ذیل تحریر کیا جائے۔

۱- یکہ	۱۴	روپیہ
۲- تانگہ یا دو پہیئے کی گاڑی	۱۲	روپیہ
۳- چار پہیئے کی گاڑی	۳۰	روپیہ
۴- ٹھیلے جن کو جانور کھینچتے ہیں اور بیل گاڑیاں جن میں ۳-انچ یا اس سے زیادہ چوڑے لوہے کے ٹائر ہوں یا جن میں ٹائر نہ ہوں اور ڈنلپ ٹائر والی گاڑیاں	۲۴	روپیہ
۵- ٹھیلے جن کو جانور کھینچتے ہیں اور بیل گاڑیاں جن میں ۳ انچ سے کم چوڑے ٹائر ہوں	۳۰	روپیہ
۶- ایل-ایچ- گاڑیاں جن کو ایک آدمی گھسیٹتا ہو ... فٹ سے زیادہ لمبی نہ ہوں۔	۶	روپیہ
۷- آدمی کے ذریعہ گھسیٹے جانیوالے ٹھیلے جن میں ۳-انچ یا ۳ انچ سے کم چوڑے ٹائر ہوں اور جو ۱۰ فٹ سے زیادہ لمبی نہ ہوں	۱۴	روپیہ
۸- ٹرائی سائیکل (تین پہیئے والی سائکلیں ...	۸	روپیہ

مندرجہ ذیل قسم کی گاڑیوں پر کوئی ٹیکس عائد نہ کیا جائیگا :-

(الف) پیرامبولیٹرس (PERAMBULATORS)-

(ب) بچوں کی گاڑیاں-

(س) وہ گاڑیاں جو صرف بچوں کو اسکول لیجانے کے واسطے استعمال کی جاتی ہیں-

(د) ان لوگوں کی گاڑیاں جو آرمی ایکٹ سنہ ۱۹۱۱ء کے ماتحت ہیں- اور جنکو اپنی ملازمت کے قواعد کے مطابق سواری رکھنا پڑتی ہیں

(ی) گاڑیاں جو چھاؤنی میں رکھی جاتی ہیں اور ٹیکس ادا کرتی ہیں- اس شرط کے ساتھ کہ ٹیکس ہر سال یکم اپریل کو پیشگی واجب الادا ہوگا اور اگر واجب الادا ہونیکے ۳۰ یوم کے اندر یعنی ہر سال ۳۰ اپریل تک ادا کردیا جائیگا تو ۱۲½ فیصدی کا ربیٹ ٹیکس کی رقم پر دیا جائیگا-

۲- ہکنی کیرج ایکٹ کے قاعدہ نمبر ۲ اور ۱۰ کی جگہ درج ذیل عبارت تحریر کردی جائے :-

قاعدہ نمبر (۲) کانپور میونسپلٹی حدود کے اندر کوئی ڈرائیور جس نے ان بائی لاز کے مطابق لائسنس حاصل نہیں کرلیا ہے اور مالک یا ڈرائیور کے صرفہ سے بورڈ کی طرف سے دیا ہوا ایک قسم کا بلا (BADGE) نہ پہنے ہو جو لائسنس حاصل کرتے وقت دیا جاتا ہے۔ ڈرائیور کے فرائض انجام نہیں دے سکتا"

قاعدہ نمبر (۱۰) اس گاڑی کے واسطے جس کا وہیل ٹیکس ادا نہیں کیا گیا کوئی لائسنس جاری نہ کیا جائیگا ڈرائیور کے لائسنس کے واسطے ۳ روپیہ فیس واجب الادا ہوگی اور اس کے بعد تجدید کے لیے تمام درخواستوں پر ۱/- فیس وصول کرکے لائسنس دوبارہ جاری کردیا جائیگا۔ لائسنس فیس واپس نہیں ہوسکتی۔

۲۳-جون ۱۹۴۴ء

اگزیکیٹو آفیسر - میونسپل بورڈ کانپور

...پوتانے کے تاریخی قلعہ کی فلمبندی

...ب وطن ڈائرکٹر اعظم مسٹر محبوب نے محبوب پروڈکشنز ... معرکتہ الآرا تاریخی شاہکار ہمایوں کی شاہانہ ... فلمبندی کے سلسلہ میں راجپوتانے کے جس شاندار ... فلمبندی کے سلسلہ میں راجپوتانے کے جس شاندار ... قلعہ نے گذشتہ سنیچر کی شب میں فلمبندی کی ہے ... قدیم شان و شوکت کے لحاظ سے کس تاریخی اہمیت ... ہے اور اسکی از سر نو تعمیر پر ایک شاندار سیٹنگ ... میں محبوب صاحب نے کتنا روپیہ صرف کیا ہوگا ... ہمایوں فلم کو پردہ سیمیں پر جلوہ افروز دیکھکر یقیناً ... گے۔ قلعہ کے برج پر بڑی بڑی توپوں کے سایہ ... سرخ رنگ زریں نشان حکومت سے آراستہ چمکتے ... راجپوت جھنڈے کی راجپوت شہزادے زندھیر کی ... اپنی راجپوتی غیرت اور شجاعت کا ثبوت دیتے ہوئے ... شمشیر بکف مغل شہنشاہ بابر ہمایوں کے حملے سے ... کرتی ہے۔ یہ ایک ایسا شاندار جنگی منظر ہوگا ... آپ بیساختہ ڈائرکٹر محبوب صاحب کو داد دینے ... مجبور ہوں گے اس شاندار منظر میں غیور و بہادر ... رانی کا پارٹ حور چہرہ وینا نے ادا کیا ہے۔

...ئفوں کا اخراج اجمیر شریف سے

اجمیر شریف۔ ۲۲-جون- مقامی افسران کو اس وقت سخت دشواریاں پیش آرہی ہیں اور وہ مسلمانوں کی اس درخواست پر کہ حضرت خواجہ غریب نواز رح کے سالانہ عرس میں قوالی کے لیے طوائفوں کو شہر سے خارج کر دیا ہے اور اس اکتساب کو ممنوع قرار دیدیا ہے۔ افسران ضلع اب یہ دقت محسوس کر رہے ہیں کہ کسبی اور گانیوالی طوائف میں کس طرح امتیاز کیا جائے۔

ترک خاندان کو آسٹریا۔ بلغاریہ ... ترکی میں بلوالیا۔ اور ... کچھ بھی تکلیف نہ ہو ... کرکے ترکی کی ... کو انیادار السلطنت ...

فتح کر لیا۔ جب مصطفےٰ قسطنطنیہ پہونچے تو وہاں کی دنیا ہی بدلی ہوئی تھی۔ آبنائے میں انگریزوں کے جہاز کھڑے تھے۔ اور قلعہ میں ترکی فوجوں کے بجائے انگریزی فوجیں تھیں۔ اس زمانہ میں ترکی کے خلیفہ سلطان وحید الدین تھے۔ جو نہایت کمزور اور انگریزوں کے اشاروں پر چلتے تھے ان ہی دنوں خبر آئی کہ اناطولیہ کے ترک بگڑ گئے ہیں اور ترکی کو آزاد کرانا چاہتے ہیں۔ یہاں کی بغاوت کو دور کرنے کے لئے سلطان وحید الدین نے مصطفےٰ کو بھیجا۔ کچھ دنوں کے بعد وزیر جنگ کو خبر ملی کہ مصطفےٰ بغاوت کے منصوبے باندھ رہا ہے اور وہ اناطولیہ جاکر بہت شورش برپا کرے گا۔ مصطفےٰ نے وہاں پہونچتے ہی ان ترکوں کو جو ترکی کو آزاد کرانا چاہتے تھے جمع کیا اور ایسی باتیں کہ ان کی ہمت بڑھ گئی۔ انھوں نے ہر جگہ یہ حکم بھیجدیا کہ جن لوگوں نے ابھی تک اپنے ہتھیار نہیں دیئے ہیں وہ نہ دیں۔ ایسی فوجوں میں کاظم قرہ بکر پاشا کی فوج سب سے بڑی تھی۔ وہ پہلے یہ بات ماننے پر راضی نہ ہوا۔ لیکن پھر سوچکر مصطفےٰ کی بات مان لی۔ کاظم پاشا کے آجانے سے مصطفےٰ کی ہمت اور بڑھ گئی اس کے بعد اونھوں نے صاف یہ کہنا شروع کردیا کہ سلطان بالکل انگریزوں کے قبضہ میں ہے۔ ایسی حالت میں سلطان کا حکم نہ ماننا چاہیئے۔

ان کی کامیابی کی خبر سن کر بہت سے ترک افسر جو موقع کی تلاش میں تھے۔ اناطولیہ پہونچ گئے عصمت پاشا، فوزی پاشا اور خالدہ ادیب خانم جیسی ہستیاں مل گئیں۔ ان لوگوں کی تقاریر اور خالدہ کی تصانیف نے ترکی میں آگ سی لگا دی اور مردہ ترک قوم میں ... پھر زندگی کی لہر دوڑا دی۔ گاؤں اور شہروں سے سپاہی کھینچ کھینچ کر آنے لگے۔

مصطفےٰ کو ابھی آرام سے بیٹھنے کا موقع بھی نہ ملا تھا کہ ترکی کے پرانے دشمن یونان نے ترکی پر حملہ کر دیا۔ مصطفےٰ کمال کے پاس نہ رسد کا سامان۔ نہ فوج کے پاس ہتھیار اور نہ وردیاں۔ لیکن ہمت و استقلال کے پہاڑ مصطفےٰ کمال نے فوراً یونان کی طرف کوچ کر دیا۔ یونانیوں سے کئی لڑائیاں ہوئیں۔ جن میں آخری لڑائی سقاریہ کی لڑائی تھی۔ یونانیوں نے بہت زبردست مورچہ بندی کی تھی۔ چودہ دن لڑائی جاری رہی، لیکن کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ رات کے دو بجے کا وقت تھا۔ مصطفےٰ کمال اپنے برآمدے میں ٹہل رہے تھے۔ اتنے میں خبر آئی کہ یونانی ہمت ہار چکے ہیں اور اب بھاگنے کی تیاریاں کر رہے ہیں بائیسویں دن لڑائی کا فیصلہ ہوا۔ اور یونانی بھاگ کھڑے ہوئے۔ مصطفےٰ بھی اپنی فوج کو لیے پیچھا کرتے رہے اور ان کو نکال کر دم لیا۔ اس کے چند ہی روز بعد مصطفےٰ کمال پاشا نے قسطنطنیہ کو بھی فتح کر لیا۔

کچھ عرصہ کے لیے شہزادے عبدالحمید کو بادشاہ بنایا۔ لیکن مصطفےٰ کمال پاشا نے پھر اسے تخت سے اوتار کر خلافت کا خاتمہ کر دیا۔ اور جمہوری حکومت قائم کی اور خود اس کے صدر بنے۔

ان جھگڑوں سے فرصت پاکر مصطفےٰ کمال نے ملک کے انتظام کی طرف توجہ کی اونھوں نے نالائق افسروں کو نکالکر تجربے کار افسر رکھے۔ ہر جگہ اسکول و کالج بنوائے اور عمارتوں کی مرمت کروائی۔ ملک میں سڑکوں کا ایک جال سا بچھا دیا۔ جابجا مل بنوائے جنمیں روزمرہ کی ضروریات کی چیزیں بننے لگیں۔ اب ترکی دوسرے ملکوں کا محتاج نہ رہا

اونھوں نے ایسی ترقی دی کہ وہ آج ... یورپ کے بڑے بڑے شہروں کا مقابلہ کرتا ہے۔

ان کاموں سے فرصت پاکر انھوں نے اسکندریہ اور انطاکیہ کے ضلعوں پر جو مدت سے فرانس کے ہاتھوں میں تھے قبضہ کر لیا۔ خدا جانے ان کے دل میں اور کیا کیا ارادے تھے۔ لیکن موت نے اتنی مہلت نہ دی اور سخت محنت کرنے کی وجہ سے مصطفےٰ کمال کی صحت خراب ہوگئی۔ پندرہ سال حکومت کرنے کے بعد ۱۹۳۸ء میں اس جہان فانی سے کوچ کیا۔

حالانکہ مصطفےٰ کمال پاشا کے کوئی اولاد نہ تھی لیکن ترک انھیں اتاترک یعنی ترکوں کا باپ کہتے ہیں۔ - ۵ -

کام ہمت سے جوانمرد اگر لیتا ہے
سانپ کو مار کے گنجینۂ زر لیتا ہے

... مذکرہ بالا امور سے ظاہر ہے کہ شہزادی الزبتھ ... ایک عجیب بات یہ ... ہر ملکہ کے عہد میں نہایت اہم ... علمی۔ تمدنی۔ سیاسی اور اقتصادی ترقیاں عمل میں آئی ہیں۔

متذکرہ بالا امور سے ظاہر ہے کہ شہزادی الزبتھ پارلیمنٹ کے قوانین کے رو سے نیز قدیم روایات کے مطابق تخت کی وارثہ قرار پائی ہیں۔

... کا ہر زخم تر و تازہ ہو۔

نواب بہادر یار جنگ ...

حیدرآباد ... ہی نواب ... بہادر ... دیا تھا۔ جبکہ ریاست ... سرگرمی میں حصہ ... مخالفت کی تھی

صوبہ مسلم لیگ

صوبہ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی اور کونسل کا جلسہ محمود آباد ہاؤس قیصر باغ لکھنؤ میں یکم جولائی اور ۲- جولائی کو ہوگا- جس میں پراونشیل مسلم لیگ آل انڈیا مسلم لیگ سے اس بات کی سفارش کریگی کہ مسلمانان ہند کے ساتھ تعلقات پیدا کرنیکے لیے دورہ کریں۔

حسن و عشق کی اداکاری کیلئے انجام دے رہے تھے۔ اللہ اللہ کیا زمانہ آگیا ہے اور ہندوستان کی حالت کیا سے کیا ہوگئی ہے

... ہی ہوتے ہیں۔ ان میں سے لطیف کہاں سے آئی فوراً اس حسینہ کو "بدستی" کے جرم میں پکڑ کرلے گئے سنا ہے کہ اس کے خلاف مقدمہ دائر ہو چکا ہے جس کی تفصیلات شائد اس حسینہ کی بدستی سے بھی کہیں زیادہ دلچسپ ثابت ہوگی۔

اب ایک اور دوسری حیادار لڑکی کی بھی داستان سن لیجئے۔ اس مہ پارہ کی بابت ... لاہور کی رنگین ... قائد عالم کا ... اختر کی بیباکی ... گشت کیا کرتی ... یہ اپنے محبوب کی سائیکل ... چلتی ہوئی سائیکل ... چنانچہ ایک روز جب یہ مہ پارہ ... پر بیٹھی ہوئی بے تکلف بوسہ ... تو پولیس نے اس کا پیچھا کیا۔ اور ... کیا۔ سنا ہے کہ آجکل اس مہ پارہ کے ... عدالت میں ... سماعت ہے اور اس مہ پارہ نے عدالت سے کہا ہے کہ جناب عالی میں نے بوسہ بازی کرکے کوئی قصور نہیں کیا۔ میں تو مدت سے سر بازار اس قسم کی بوسہ بازی کی مشق کر رہی ہوں اور میں نے یہ مشق کچھ حظ نفس کے لیے نہیں کی تھی بلکہ یہ سب کچھ ایک فلم میں پارٹ کرنے کے کیا جا رہا ہے۔ جی ہاں اگر آج فلموں کیلئے سر بازار بوسہ بازی کی مشق ہوسکتی ہے تو کل اس سے بھی دو قدم آگے یہ مغرب زدہ لڑکیاں جا سکتی ہیں اور گرفتاری پر فرمادینگی کہ ہم تو یہ پارٹ ...

اقوال زریں

ایسے ملک میں بودوباش رکھنے سے پرہیز کرنا چاہئے جہاں عزت نہ ہو، نہ روزی ملتی ہو، اور نہ عزیز واقارب کا وجود پایا جاتا ہو۔

بدصورت، نالائق دوست، جواب دینے والا ملازم، اور وہ گھر جس میں سانپ رہتے ہوں درحقیقت یہ سب چیزیں موت ہی کی صورت ہیں۔

خدا سے ڈر پھر تجھے دنیا میں کسی اور سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

خدا کے ہو کے جیو اور خدا کے ہو کے مرو۔ لوگ خدا کی قسمیں کھا کر ایک دوسرے کو کیوں دھوکہ دیتے ہیں۔

جو خدا کو بھول جاتا ہے۔ اسپر دنیا کے آلام ومصائب حملہ کر دیتے ہیں۔

تم خدا کی طرف ایک قدم بڑھو وہ تمہاری طرف دو قدم بڑھتے گا۔

تو خدا کی طرف چل، دنیا کی ہر نعمت تیری طرف چلے گی۔

ملک معظم کے بھتیجے پر کچھ پڑے گئے

لندن - ۲۷ - جون - ملک معظم کے بھتیجے لفٹننٹ لارڈ سیلس زخمی ہو گئے ہیں۔ جرمن ریڈیو کا بیان ہے کہ وہ اٹلی کے محاذ پر گرفتار ہو گئے

موج تبسم

سارا خاندان سرکس کا تماشہ دیکھنے گیا۔ واپسی پر ماں نے بچوں کو سبق دینا چاہا۔ دیکھو جانور کیسے فرمانبردار ہیں۔ تم لوگوں کو ان سے کہیں زیادہ فرمانبردار ہونا چاہیے۔

نسیمہ ٹوٹو بول اوٹھی۔ لیکن امی جان اس کا بھی تو خیال کیجئے کہ انھیں سکھانے والے کیسے ملے ہیں۔

پہلا نوجوان:- میرے درزی نے میرے والد کو لکھا ہے کہ آیندہ وہ میرا کوئی اور سوٹ نہیں بنائیگا تاوقتیکہ گذشتہ حساب بیباق نہ کر دیا جائے۔

دوسرا نوجوان:- پھر والد نے کیا کیا؟

پہلا نوجوان:- پھر کچھ نہیں۔ درزی کو شکریہ کا خط تحریر کیا گیا۔

حجام:- میں نے آپ کو بالکل نہیں پہچانا معاف سمجھئے گا۔

گاہک:- پہچانتے کیسے۔ بیس سال پھر باہر رہا اور اتفاق سے کسی حجام نے میرے چہرہ کو زخمی نہیں کیا۔

سہیلی:- دیکھو کیسی عجیب بات ہے کہ چوروں نے ہمارے چاندی کے برتنوں کو ہاتھ نہیں لگایا۔

بھیلی:- انھیں اصلی اور نقلی کی پہچان ہو گی۔

جوتوں پر کنٹرول

نئی دہلی - ۲۷ - جون - حکومت ہند جلدی جوتوں پر کنٹرول کرنے والی ہے۔ جوتوں پر قیمت لکھنے کا حکم دیا جائیگا۔

دلچسپ معلومات

پانی کے اندر رہنے والی عجیب وغریب فوج

آپ کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ جس طرح ہوا میں اور پانی کے اوپر جنگ جاری ہے۔ بالکل اسی طرح پانی کے اندر بھی جنگ ہو رہی ہے اور ایک بہت بڑی فوج صرف اس مقصد کے لیے وقف ہے کہ وہ مچھلیوں کی طرح پانی ہی کے اندر رہے اور پانی کے اندر رہتے ہوئے برابر لڑتی رہے۔

اس قسم کی فوج کی بڑی تعداد اس وقت انگلش چینل کے سمندر کے اندر اپنے کارنامے دکھا رہی ہے۔ یہ فوج آبدوز کشتیوں کے اندر رہتی ہے اور اتحادیوں کے اس عظیم الشان سمندری بیڑے کی پانی کے اندر رہ کر حفاظت کر رہی ہے۔ جس بیڑے نے آجکل ساری انگلش چینل کو پاٹ کر رکھ دیا ہے۔ آبدوز کشتیوں کی اس فوج کا کام یہ ہے کہ یہ دشمن کی آبدوز کشتیوں کی تاک میں لگی رہے اور جونہی دشمن کی کوئی آبدوز کشتی نظر آئے اسے فوراً ختم کر دے۔ سمندر کی تہہ میں رہنے والی آبدوز کشتیوں کی اتحادی فوج نے اتحادیوں کو دشمن کی آبدوز کشتیوں کے حملہ سے بالکل بے نیاز کر دیا ہے

فرانس میں بغاوت

لندن - ۲۶ - جون - فرانسیسی ذرایع سے خبر ملی ہے کہ فرانس میں جرمنوں کے خلاف بغاوت زور پکڑ رہی ہے۔ خفیہ طور پر کام کرنیوالی فرانسیسی فوج کی سرگرمی بڑھ رہی ہے۔

استنبول کے علاقہ میں مارشل لار

انقرہ - ۲۸ - جون - ترکی نیشنل اسمبلی نے استنبول کے علاقہ میں محاصرہ کی کیفیت میں مزید ۶ ماہ کا اضافہ کر دیا ہے۔

تاریخ اسلام

بانی اسلام اور مفکرین تاریخ

(از جناب مولانا سید ...ناطقی صاحب سکریٹری [illegible])

(گذشتہ سے پیوستہ)

قانون قدرت ہے کہ کسی قوم وملک کے لوگ جب گناہ کرنے لگتے ہیں اور نیکیوں سے بھاگتے ہیں تو ان کی تعلیم وہدایت کے لیے انہی میں سے کسی کو خداوند کریم ان کا ہادی ورہنما بنا دیتا ہے۔ جو ان کو گمراہیوں سے نکال کر راہ راست پر لاتا ہے اور نیکی وبدی کے مطابق انھیں جزا وسزا کی خبر دیتا ہے جیسا کہ قرآن شریف کی اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ۔ یعنی ہر قوم کے لیے ہادی بھیجا گیا ضرور ہے کہ ہندوستان میں بھی کوئی پیغام الہی لیکر آیا ہو شری کرشن جی کی تعلیمات اور واقعات زندگی سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مامور من اللہ تھے۔ وہ تمام باتیں آپ میں بھی پائی جاتی ہیں جو دیگر انبیاء علیہم السلام کو امتیازی طور پر دی گئی تھیں۔ حضرت محمد صاحب کے سو مرد وجبہ والے فقرہ سے بھی ہمارے خیال کو تقویت ہوتی ہے۔ بہرحال خدا کا جلوہ زمان ومکان کے تعینات سے آزاد ہے مسجد وکلیسا ہو یا آتش خانہ وبتکدہ، اُسے ہر وقت ہر جگہہ ڈھونڈھا اور پایا جاسکتا ہے۔ شری کرشن مہاراج، مہاتما گوتم بدھ حضرت زرتشت کی زندگی کا حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد کی زندگی سے مقابلہ کیجئے اور انکی تعلیمات میں مطابقت پیدا کیجئے تو ظاہر ہو جائے گا۔ کہ ان کے راستے جداگانہ ہیں۔ مگر منزل مقصود سب کی ایک ہے۔ ایک جگہہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے جو شخص خدا اور یوم آخرت پر ایمان لاکر نیک کام کرتا ہے۔ خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم خدائے تعالیٰ اُسے اجر دے گا۔ چنانچہ [illegible] سخت تاکید کی گئی ہے کہ وہ کسی مذہب کو برا کہیں اور ان کے پیشواؤں پر نکتہ چینی سے باز رہیں۔

اسلام سے پہلے غلامی اور بردہ فروشی کی بدترین رسم کا دنیا میں رواج تھا۔ غلاموں سے ساتھ ایسے ایسے ظلم روا رکھے جاتے جنھیں انسانیت دیکھ کر لرزہ براندام ہو جاتی۔ جانوروں سے بدتر ان سے سلوک کیا جاتا۔ معمولی معمولی لغزش پر عرصۂ حیات تنگ ہو جاتا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ ذرا ذرا سی خطا پر انھیں زندہ آگ میں جھلوا دیا جاتا۔ یا زمین میں دفن کر دیا جاتا۔ عام طور پر غلامی کی دو قسمیں کی جاتی ہیں۔ انفرادی غلامی اور اجتماعی غلامی یعنی کسی ایک شخص یا جماعت کا کسی دوسرے شخص یا جماعت کی جسمانی نقل وحرکت پر قابو پانا۔ ان دو حالتوں کے علاوہ غلامی کی ایک تیسری حالت بھی ہے کہ انسان کے اعضاء وجوارح تو آزاد ہوں مگر افکار و

خیالات پر [illegible]

اسلام آزادی [illegible] بلند وپست، سب کو ایک سطح [illegible] چھات اور ذات پات کی تفریق مٹا [illegible] نفس کا معیار ٹھیراتا ہے۔ [illegible] زید بن حارث کا عقد اپنی [illegible] حبش سے کر کے دنیا کو انسانیت [illegible] ہے۔ اسکی کہیں مثال نہیں ملتی۔ بہرحال بندگی کے سوا اور کسی کی غلامی کو کسی [illegible] وحدت پرستی کا مف[illegible] س کے سہا[illegible]

اسلام کا بنیادی [illegible] اپنے پرائے سب کے لیے [illegible] نے غلامی کو ہمیشہ برا [illegible] جب کبھی کسی قوم وملک پر اوس نے فاتحانہ اقتدار جمایا۔ اون کے مذہب وز[illegible] اور وہاں کے تمدن وتہذیب کو کوئی صدمہ نہ پہونچنے دیا۔ [illegible] کے عبادت خانوں اور درسگاہوں کی حفاظت کو اپنا اخلاقی فرض خیال کیا۔ چنانچہ سنہ ۹ھ میں مسلمانوں اور عیسائیوں میں جو عہدنامہ ہوا اوس کے متعلق میور صاحب کی لائف آف محمد کا حوالہ دیتے ہوئے ایک عیسائی مورخ لکھتا ہے "پیغمبر اسلام نے بشپوں، پادریوں اور راہبوں کو یہ تحریر دی کہ ان کے گرجاؤں، عبادت خانوں اور خانقاہوں میں ہر ایک چھوٹی بڑی چیز جیسی تھی ویسی برقرار رہے کوئی بشپ اپنے عہدے سے کوئی پادری اپنے منصب سے اور کوئی راہب اپنے خانقاہ سے علیحدہ نہ کیا جائے اور ان کے اختیارات حقوق اور معمولات میں کسی قسم کا تغیر نہ ہونے پائے جبتک وہ امن وصلح سے رہیں۔ اپر جبر وظلم نہ ہو اور نہ وہ کسی سے زیادتی کریں" اور بات ہے کہ بعض رنگین طبائع نے محمود وایاز کے واقعہ کو افسانوی رنگ دیدیا۔ مگر خادم نوازی اور آقا پرستی کی بہترین مثال ہے۔ اور ہندوستان کے شعر وادب کا جزو خاص ہے۔ اسلامی حکومت کے دور میں غلاموں کی بادشاہت سے تاریخ ہند کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔

یوروپ جتنا مادہ پرست ہوتا جا رہا ہے اتنی ہی اوسکی روحانیت سے بیزاری بڑھتی جا رہی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ علم وحکمت اور فلسفہ اور سائنس میں اس نے حیرت انگیز ترقی کی ہے لیکن دنیا کے امن وسکون کے لیے یہ ترقیاں غارتگر ثابت ہو رہی ہیں۔

(باقی صفحہ ۶ کالم اول پر ملاحظہ ہو)



احرار لیگ میں شامل نہیں ہو سکتے

امرتسر-۲۶-جون- کل رات مولانا مظہر علی اظہر نے گول باغ میں احرار کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر جناح کی پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر جناح نے احرار کے سامنے مسلم لیگ میں شامل ہونے کی جو پیش کش رکھی تھی احرار اسے ہرگز تسلیم نہیں کر سکتے۔

... جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ملک خضر حیات خاں کو اس بات کا کریڈٹ حاصل ہے کہ وہ شروع سے لیکر آخر تک ایک پالیسی پر کاربند رہے۔ مسٹر جناح دو رخی چال چل رہے ہیں اور وہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا چاہتے ہیں۔ انکی اس ذہنیت کا روشن ثبوت یہ ہے کہ وہ پاکستان کی درخواست لے کر وائسرائے کے پاس جانے کو ہر وقت تیار ہیں۔ لیکن گاندھی جی کی دھرم پتنی کی موت پر ایک خط بطور اظہار ہمدردی لکھنے کو تیار نہیں۔

روزولٹ کے مقابلہ پر تھامس ڈیوی

شکاگو-۲۶-جون- امریکن ری پبلکن پارٹی کی جانب سے امریکہ کی صدارت کے لئے گورنر تھامس ڈیوی کو نامزد کیا جائے گا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ری پبلکن کنونشن کے زیادہ تر ڈیلی گیٹ ان کے حق میں ہیں۔

مہاتما گاندھی سے علامہ مشرقی کی اپیل

لاہور-۲۷-جون- خاکسار لیڈر علامہ مشرقی نے گاندھی جی کو ایک خط لکھا ہے۔ جس میں تجویز کیا ہے کہ مسٹر جناح کے نام ایک نیا دعوت نامہ بھیج دیا جائے جس سے ہندو مسلم مسئلہ کے بارے میں دونوں لیڈروں میں ملاقات کی سہولیت پیدا ہو سکیں۔ اس وقت صورت حالات بہت کشیدہ ہے۔

بانی اسلام اور مفکرین یورپ

(سلسلہ صفحہ ۲ کالم ۵)

اور نوع انسانی راحت و آرام کی خاطر ترس ترس کر رہ رہی ہے۔ یوروپین اقوام کا قومی جذبہ اور ملکی احساس [illegible] نظر آتا ہے۔ لیکن ان کی روس میں مذہب و اخلاق خس و خاشاک کی صورت سے بہے چلے جا رہے ہیں اور یہ سب کچھ ان تحریکات کو [illegible] ہے جن میں نسل انسان کی فلاح و بہبود کا خاص خیال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ کسی تحریک میں مذہب کا کچھ رنگ نمایاں ہو جاتا ہے تو فوراً ہر چہار جانب سے اعتراضات کی بوچھار ہونے لگتی ہے۔ [illegible]

[illegible]

کی جا سکتی ہے۔ اس کی تمام تر بنیاد شخصی آزادی پر ہے۔ حکومت کے کل پرزوں میں ابتری پیدا کر کے اسکی مشینری کو بیکار کر دینا انارکسٹ کا خاص مقصد ہے۔ دنیا سے برائی دور کرنے کے لئے حکومت کا تختہ اولٹنا ضروری ہے۔ مگر محلہ وار ——— آزادانہ کمیٹیاں اور پنچائتیں قائم کی جائیں جو مرکزیت کے غلبہ سے آزاد رہ کر ملکی نظم و نسق اور قومی فلاح و بہبود کی خود ذمہ دار ہوں مگر اپنے غیر فطری ماحول اور عدم خلوص و صداقت کی بنا پر یورپ کی یہ تحریک بھی زندگی کی آخری سانس لیتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ فاسزم اور نازکزم یوروپین دماغ کی جدید پیداوار ہیں۔ جو اصولاً ایک دوسرے سے بہت کچھ ملتی جلتی ہیں۔ انھوں نے سرمایہ پرذاتی تصرف تو باقی رکھا لیکن معاشی پروگرام تمام و کمال حکومت کے سپرد کر دیا جس سے مزدور پھر بھی مزدور رہا اور سرمایہ دار سرمایہ دار، ہوا تو یہ ہوا کہ یوروپ کے اکثر و بیشتر ملکوں میں اچھی خاصی ڈکٹیٹرشپ یعنی آمریت قائم ہو کر رہ گئی جو موجودہ جنگ کی مہیب اور ہولناک شکل میں ہماری نظروں کے سامنے آ رہی ہے۔

آخر کن اسباب و علل کی بنا پر یوروپ کی ان تحریکات نے ناکامیوں کا منھ دیکھا یہ سوال ضرور دل میں اولجھن پیدا کرتا ہے۔ لیکن فوراً جواب بھی مل جاتا ہے۔ انسان کی فکر کتنی ہی بلند اور ذہن کیسا ہی رسا کیوں نہ ہو عقل کل کا اطلاق اس پر کیسے ہو سکتا ہے۔ انسانی دل و دماغ کی ساخت ہی نسیان و خطا پر ہے۔ قانون قدرت اور اصول فطرت سے روگردانی ناکامی و تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ یوروپ نے مسئلہ حیات اجتماعیہ کے حل کرنے میں ابتک جو کچھ کیا وہ زلیستن از بہر خوردن است کو انسانی زندگی کا نظریہ بنا کر کیا خوردن برائے زلیستن است کے فلسفے سے وہ اسی طرح ناواقف ہے جس طرح ذکر کردن است کے مقولے کی گردان سے، محض کھانے پینے کے لیے زندہ رہنا تو جانوروں کا کام ہے انسان کی ہستی تو اس سے کہیں بالاتر ہے پھر کارخانۂ قدرت میں اسفل و ادنی، ارفع و اعلی کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ زمین پر خاک کے ذرے آسمان پر چاند تارے سبھی روشن ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بیچارے آفتاب کی سی آب و تاب اور شان و شوکت کہاں سے لائیں اُسی سے تو کسب ضیا کر رہے ہیں۔ خزف ریزوں میں کچھ جوہر قابل ایسے بھی ملتے ہیں۔ جو اپنی خداداد استعداد و صلاحیت کی بنا پر جداگانہ شخصیت و حیثیت کے مالک ہوتے ہیں اور عوام انھیں اپنا رہبر و پیشوا تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

یوروپ جن تعلیمات کی آج تلقین کر رہا ہے اسلام اب سے تیرہ سو سال پہلے انھیں عملی جامہ پہنا کر دنیا کے سامنے پیش کر چکا ہے۔ بانی اسلام نے جو اصول و قانون وضع کئے تھے یورپ ان کی کورانہ تقلید میں بری طرح گمراہ ہو رہا ہے۔ اسلام چونکہ خود ایک فطری مذہب ہے۔ اسلیے اس کے تمام اصول و قوانین بھی فطرت کے عین مطابق ہیں۔ وہ مذہب و سیاست کو پہلو بہ پہلو اور شانہ بشانہ دیکھنا چاہتا ہے۔ مسائل حیات انسانی کے ہر نکتہ پر روشنی ڈالنا اس کا نصب العین اور دینی و دنیوی گتھیوں کو سلجھانا اس کے دستور العمل کا خاص حصہ ہے۔ اسلام شخصی حکومت کے خلاف نہیں۔ لیکن اس کا عقیدہ ہے کہ ملک [illegible] یت خدا کی ہے۔ بادشاہ محض قوانین الٰہیہ کا محافظ [illegible] رعایا کا [illegible] ان ہے۔ اسلام دولت و ثروت کو سعادت [illegible] رین حاصل کر [illegible] خیال کرتا ہے۔ لیکن افراط و تفریط پر بھی نظر رکھتا ہے اور ان تمام وسائل کو ممنوع قرار دیتا ہے جنھیں کام میں لاکر ناجائز طریقوں سے سرمایہ داری کا نظام قائم ہو جائے ایک طبقہ غریب تر ہوتا جائے اور دوسرا امیر ہوتا چلا جائے۔ چنانچہ مسلمانوں کے لیے اس نے سود قطعی حرام کر دیا۔ جس پر سرمایہ داری کے نظام کا دارومدار ہے بسٹہ بازی، قمار بازی، اور اس قسم کی دوسری شرطوں کو ناجائز ٹھہرا دیا۔ اسلام مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ اپنے مال کا ۴۰ واں حصہ ہر سال خیرات کرو۔ مفلوک اور ناداروں کے لئے بیت المال قائم کر کے ان کی ضروریات زندگی کے کفیل ہو اور جرائم کی بیخکنی کر کے دنیا کو امن و راحت کا پیام دو۔

اس وقت یوروپ کی بڑی بڑی طاقتیں نظام سرمایہ داری کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔ لیکن مذہب اسلام نے شخصی دولت و ثروت پر قانون وراثت کے ذریعہ جو ضرب کاری لگائی ہے۔ دنیا آج تک اسکی کوئی مثال پیش نہ کر سکی۔ تاریخ شہادت دیتی ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے دقیقہ رس اور نکتہ سنج طباع کو مذہب اسلام کی باریکیاں خصوصاً اوس قانون وراثت کے نکات معلوم کر کے اسلام کی وسعت و ہمہ گیری کا قائل ہونا پڑا ہے، انارکزم یہ تو کہتا ہے کہ برائی کو دنیا میں پیدا ہونے سے روکا جائے۔ لیکن یہ نہیں بتاتا کہ بالفرض محال اگر پیدا ہو جائے تو کیا کیا جائے۔ اسلام شدت سے اوس کا مقابلہ کرنے کی ہدایت کرتا ہے اور پیروان اسلام کو جہاد کی تعلیم دیتا ہے انارکزم ملک کا نظم و نسق برقرار رکھنے کے لیے محلہ وار پنچایتیں قائم کرنے کی تجویز پیش کرتا ہے۔ اسلام اخوت و مساوات کی تعلیم دینے اور ایک خاص نظام کے ماتحت زندگی گذارنے کے لئے مسلمانوں کو ہر روز باجماعت پانچ وقت کی نماز ادا کرنے کی تاکید کرتا ہے، ظاہر ہے کہ حضرت محمدؐ صاحب کی تعلیمات کی روشنی میں کارل مارکس، ٹرانسکی، کروپاٹکن، اسٹالن، ہٹلر و مسولینی کس منزل تک پہونچے، اور فلسفۂ اسلام کے مقابلہ میں مفکرین یورپ کے نظریات حیات دنیا میں کس حد تک پروان چڑھے ہے۔

سرمرزا کو سنگھانیہ کا خط

مندروں کی مرمت پر اظہار خوشی

کانپور - ۲۴ - جون۔ سر پدم پت سنگھانیہ نے سرمرزا اسمعیل وزیراعظم جے پور کو ایک خط ارسال کیا ہے جس میں آپ لکھتے ہیں کہ جے پور محکمہ اطلاعات کی طرف سے شایع شدہ نوٹ پڑھ کر انھیں بڑی خوشی ہوئی۔

گو آپ اس رقم کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے جو مندروں کی مرمت وغیرہ [illegible] کام کی دیکھ بھال کی جا رہی ہے۔ سر سنگھانیہ نے مزید لکھا ہے کہ اس قسم کا کام ملک کی کسی دوسری میونسپل کمیٹی یا کارپوریشن نے انجام نہیں دیا۔ آپ نے سرمرزا اسمعیل کے نظریہ کی بڑی تعریف کی ہے اور لکھا ہے کہ آپ نے مندروں میں نئی جان ڈال دی ہے۔

نئی دھلی - ۲۷ جون

نئی دھلی - ۲۷ جون۔ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں گھوڑ دوڑ لڑائی کے خاتمہ تک شائد بند ہو جائیگی۔ محکمہ وار ٹرانسپورٹ نے گھوڑوں کی آمدورفت پر پابندی لگا دی ہے۔

اورشا پر روسی فوج [illegible] قبضہ کرلیا

ماسکو - ۲۸ - جون۔ روس کے تازہ سرکاری اعلان میں بتلایا گیا ہے۔ کہ روسی فوجوں نے ڈانسک کے دکھن میں اورشا کے اہم ریلوے اسٹیشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ وٹاسک پر قبضہ کرنے کے بعد روسی فوجیں دس میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ بوبروص کے صوبہ میں جرمنوں کو بھاری نقصان اوٹھانا پڑا ہے۔ تین روز کی لڑائی میں تقریباً آٹھ ہزار آدمی ہلاک ہو گئے اور چالیس ٹنک برباد ہو گئے۔ جھیل اونیگا اور جھیل لڈوگا کے درمیان فنی فوجیں پیچھے ہٹ رہی ہیں انھوں نے سامان جنگ بڑی تعداد میں پیچھے چھوڑ دیا ہے پندرہ سو روسی باشندے جن کو فنلنڈ پہونچا دیا گیا تھا۔ چھوڑ دیے گئے ہیں۔

روسی مورچہ میں جرمن کے دو سو ڈویزن جمع ہیں

لنڈن - ۲۸ - جون - اخبار ڈیلی ہیرلڈ کا بیان ہے کہ روسی مورچہ پر جرمن فوج کے دو سو ڈویزن موجود ہیں۔ اس سے زیادہ بھلے ہی ہوں۔ اس سے کم کسی صورت میں نہیں ہیں۔ جرمنی نے اتنی بڑی فوج گرمی کے مقابلہ کے لیے وہاں جمع کی ہے اس کے علاوہ محکوم ملکوں کی فوج کے پچاس ڈویزن اور وہاں جمع کیے جا رہے ہیں۔

رو [illegible] ۱۳ سے زیادہ فوج موجود ہے اور فوجی [illegible] کاروں کا بیان ہے کہ روسی فوج کا حملہ کسی بڑے [illegible] حملہ کا پیش خیمہ ہے۔ جرمن نیوز ایجنسی کے ایک رائے [illegible] نے لکھا ہے کہ اب ہمیں یوروپ پہ سخت حملوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔

پریوی کونسل نے کانگرس ٹرسٹ اپیل منظور کرلی

لنڈن - ۲۷ - جون - پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی نے آل انڈیا چرخہ سنگھ کے حق میں فیصلہ دیدیا۔ یہ سنگھ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ۱۹۲۵ء میں کھادی کی دیہاتی صنعت کو ترقی دینے کے لیے قائم کیا تھا۔ اس کے ذریعہ سوت غریب لوگوں کو کاتنے اور بیچنے کے لئے دیا جاتا تھا جو کھادی تیار ہوتی تھی وہ منافع کے ساتھ فروخت کی جاتی ہے۔ اس پر کمشنر انکم ٹیکس نے دعویٰ کیا تھا کہ سنگھ پر انکم ٹیکس عائد ہونا چاہیئے۔ پریوی کونسل نے اپیل منظور کرتے ہوئے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ جس جائداد کی آمدنی پر انکم ٹیکس لگایا جا رہا ہے وہ ایک ایسی ٹرسٹ کے ماتحت ہے جو خالص مذہبی اور خیراتی مقصد کے لیے قایم کیا گیا ہے۔ سنگھ کا کام کانگریس کے پروپگنڈا یا مقصد سے جداگانہ ہے۔

THE

REGD NO. A 406

قیمت
سالانہ ۵روپے
ششماہی ۲روپے ۱۲آنے
سہ ماہی ۱روپیہ ۸آنے
فی پرچہ ۲آنے
دو آنہ

VOL. 40
NO. 28

CAWNPO[illegible]
8TH JUL[illegible]

[illegible] اور عراق کے تجارتی تعلقات کا استحکام

[illegible] حیدری پاشا کا اظہار مسرت

[illegible] داؤد حیدری پاشا نے عرب نیوز ایجنسی کے نمایندے سے ملاقات کے دوران میں [illegible] عراق کے تجارتی تعلقات کے زیادہ مستحکم کرنے کی پرزور تائید کی۔

[illegible] موصوف اس خبر پر تبصرہ کر رہے تھے کہ ۲۵ سال تک ہندوستان میں رہ کر عراقی تاجروں کا وفد صنعت و حرفت کے کارخانے قائم کرنے کے لئے بغداد آرہا ہے۔

آپ نے فرمایا "ہندوستان اس امر کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہے۔ کہ وہ تجارت اس کے ہاتھ آجائے جو جاپان اور عراق کے درمیان ہوتی تھی۔

دونوں ممالک کے درمیان تجارت کا جو تجربہ مجھے ہے اس کی بنا پر میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ عراق میں فیکٹریاں قائم کرنے کی اسکیم کامیاب ثابت ہوگی۔

عراق کے ہندوستان کے ساتھ ہمیشہ گہرے تعلقات رہے ہیں اور جنگ کے سالوں میں ہندوستان نے عراق کو سوتی مال درآمد کرتے رہنے میں امداد دی ہے۔

ہندوستان اور عراق کے تجارتی تعلقات سالہا سال پرانے ہیں اور ان دونوں ملکوں میں اس وقت سے تجارت ہوتی آئی ہے۔ جب کہ دونوں ملکوں میں روپیہ کا ایک ہی سکہ رائج تھا۔ ہندوستان کا مال منتقل کرنے کے لئے عراق ہمیشہ سے مرکز رہا ہے۔

اس بنا پر میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ سربرآوردہ ہندوستان تاجر عراق کے ساتھ تعلقات بڑھائیں اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ وہ عراقی جنھیں ہندوستان کے ساتھ تجارت کا تجربہ حاصل ہے۔ عراق میں ایسی فیکٹریاں قائم کریں جن میں عراق کا خام مال کام میں آئے۔

دونوں ملک ایک دوسرے کے اس طریقہ پر امداد کر سکیں گے کہ دیگر ممالک کی معمولی تجارت میں کوئی خلل نہ آنے پاوے گا۔

عراق کو ہندوستان سے سوتی مال کے حصے کی ضرورت ہے۔ اور ظاہر ہے کہ آیندہ عراق کو یہ حصہ ملتا رہے گا۔ ہندوستان کو خام مال اور غلہ اور گھوڑوں کا حصہ ملے گا۔

اب حکومت عراق تدابیر کر رہی ہے کہ غلہ کی کاشت کے وسیع علاقہ کو زیادہ کارآمد بنایا جاوے اور مجھے یقین ہے کہ آیندہ زمانہ میں ہندوستان کو غلہ برآمد کرنیوالوں میں عراق ایک اہم ملک بن جائیگا۔

ان دونوں ملکوں کے ایک دوسرے سے تعلقات ہیں عراق میں بہت سے ایسے عراقی ہیں جو ہندوستانی زبانیں بولتے ہیں اور ہزاروں ہندوستانی کربلائے معلےٰ کی زیارت کو آتے ہیں۔ ہندوستان میں عراقیوں کی ایک نوآبادی بھی ہے۔ عراق میں ان لوگوں کی فیکٹریاں قائم کرنے سے جو عراقی ہیں اور ہندوستان میں رہ کر آئے ہیں۔ مقامی طور پر تجارت کو فروغ ہوگا۔

مشرق وسطیٰ کیلئے ہندوستانی سبز چائے

عرب نیوز ایجنسی اطلاع دیتی ہیں کہ ہندوستان اور لنکا اور مشرق وسطیٰ کے درمیان سبز چائے کی چائے کی نئی تجارت شروع ہوگئی ہے۔

سبز چائے اس سے قبل ان علاقوں سے حاصل کی جاتی تھی جو اس وقت جاپانیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ اور مشرق وسطیٰ کے بعض علاقوں بالخصوص فرانسیسی شمالی افریقہ میں اس کی طلب بہت زیادہ ہے۔

اس علاقہ کے آزاد ہونے کے فوراً بعد ہندوستان اور لنکا کے حکام سے بات چیت کی گئی کہ ان ممالک میں چائے تیار کرنے کے مسئلے پر غور کیا جائے۔ اگرچہ اس کام میں بعض ناپسندیدہ پہلو تھے۔ جن کی وجہ سے پیداوار میں خاصا نقصان بھی شامل تھا۔ مگر پھر بھی کاشتکاروں نے یہ سبز چائے پیدا کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔

اس چائے کی تقسیم کا مرکز مصر ہے۔ مصر کو جو آخری جہاز گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ ۱۲ مہینوں میں مجموعی طور پر ۳۵ لاکھ پاونڈ چائے برآمد کی گئی۔

اس کے علاوہ گزشتہ ۱۲ مہینوں میں ہندوستان اور لنکا سے مشرق وسطےٰ کو ایک کروڑ ۶۰ لاکھ سیاہ چائے بھی بھیجی جاچکی ہے۔

آہ! بہادر یار جنگ

چند آنسو [illegible]

(از خطیبہ ہند سید [illegible])

قائد ملت نواب بہادر [illegible] ممکن نہیں [illegible] حکومت [illegible] قدیم اسلامی [illegible] اشعار پیش کر [illegible] سے مرحوم کے لیے دعائے [illegible] اپنی دلی ہمدردیاں نذر کرتی ہو [illegible]

(اختر حیدرآبادی)

ملک و ملت کے سپاہی اصغر جاہ و جلال
باعث صد رنج ہے تیرا اچانک انتقال

ہوگیا کیوں ختم تیرا منزل ہستی سے کام؟
کیا کسی "دنیائے نو" سے آگیا تجھکو پیام

کیا وہاں بھی ہے اسی صورت وبائے افتراق؟
کیا وہاں کے بھی ہے انسانوں میں ایسا ہی نفاق؟

کیا وہاں کے رہنے والے برسر پیکار ہیں؟
کیا وہاں بھی تیری قومی خدمتیں درکار ہیں؟

اے مسافر! یوں نہ فرمانا تھی تجھکو جلدی
قائد ملت! یہاں تیری ضرورت تھی ابھی

اے بہادر! اے مجاہد! کیا نہیں تجھکو ہی یاد؟
اپنی ملت کو دیا تھا تو نے "پیغام جہاد"

"بے تگ و دو" گوہر مقصد بھی ملتا ہے کہیں!
وہ جماعت کیا؟ سپہ سالار ہی جسمیں نہیں!

الغرض اے جانیوالے تیری حلت کی قسم!
یک نفس تجھکو نہ اپنی زیست میں بھولینگے ہم

یہ کہوں کیونکر کہ تو پیک قضا کا صید ہے؟
مرنیوالے! تیری ہستی "زندۂ جاوید" ہے!

آنیوالی نسلیں تجھ سے اک بصیرت پائینگی
تیرے کردار و عمل کی داستاں دہرائینگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۴ کانپور شنبہ ۸-جولائی سنہ ۱۹۴۴ ع نمبر ۲۸

بین الاقوامی مانیٹری کانفرنس

(بریٹن ووڈ-۵ جولائی) رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ انٹرنیشنل مانیٹری کانفرنس نے ہندوستانی ڈیلی گیشن کی یہ تجویز نامنظور کردی ہے کہ ہندوستان کی اسٹرلنگ ہنڈیاں جو برطانیہ میں رُکی پڑی ہیں۔ ان کے اجراء کا راستہ کھولدیا جائے۔ کانفرنس کے ایک نمایندے نے کہا کہ ڈیلی گیٹوں کی اکثریت نے اس تجویز کو نامنظور کردیا۔ جن کے ذریعے فنڈ کے متعلق رزولیوشن میں کلاز شامل کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ کوئی ممبر ملک فنڈ کے ذریعہ اس دوسرے ممبر ملک کی غیر ملکی ایکسچینج خرید سکتا ہے۔ جس سے وہ سامان خرید رہا ہے۔ ہندوستان کا جو کہ امریکہ کو بڑی تعداد میں سامان بھیج رہا ہے۔ لندن میں بہت بڑا سرمایہ جمع ہے۔ لیکن وہ امریکہ سے کوئی سامان نہیں منگا سکتا۔ کیونکہ اسٹرلنگ ہنڈیاں برطانیہ میں رُکی پڑی ہیں۔

ہندوستانی ڈیلی گیشن کی تجویز کیوں نامنظور کی گئی۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے نمایندے نے کہا کہ انٹرنیشنل کا دائرہ ابھی اتنا وسیع نہیں کیا جاسکتا کہ اس میں ہندوستان کے مسئلہ کا حل شامل کیا جائے گو کچھ ڈیلی گیٹوں نے ہندوستان کی تجویز کی حمایت کی لیکن اکثریت نے مخالفت کی۔ لیکن سرجرمی ریسمیں (جو کہ ہندوستان کے چیف ڈیلی گیٹ ہیں) کی زیر سرکردگی متعلقہ ملکوں کے درمیان باہمی انتظامات کے ذریعہ معاملہ کو طے کرنے کی کوشش کی جاسے گی۔

سرجے-سی-سیتلواد صدر فیڈریشن آف انڈین چیمبر آف کامرس نے اسٹرلنگ ہنڈیوں کی روانگی کے بارے میں ایک بیان دیا ہے جسمیں آپ نے کہا کہ لڑائی کے بعد جو مانیٹری اسکیمیں بنائی جائیں۔ ان میں اسٹرلنگ ہنڈیوں کا سوال خارج نہیں کرنا چاہیئے۔ آپنے مزید کہا کہ اگر بین الاقوامی مانیٹری کانفرنس میں ہندوستان کی اسٹرلنگ ہنڈیوں کا مسئلہ شامل نہیں کیا گیا تو کانفرنس وسیع فضا پیدا نہیں کرسکے گی جس سے بین الاقوامی کرنسی کا مسئلہ حل ہوسکے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ ہندوستانی تجارتی طبقہ بجا طور سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ بین الاقوامی مانیٹری کانفرنس میں اسٹرلنگ ہنڈیوں کا مسئلہ بھی شامل ہے۔

نازی ڈکٹیٹر کی تقریر

جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ہٹلر نے اپنے ہیڈ کوارٹر میں ہتھیار بنانیوالے فوجی افسروں کی ایک کانفرنس کی۔ ہٹلر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس لڑائی کے رخ کا اندازہ دوسروں کے حالات سے نہیں لگانا چاہیئے۔ اس وقت جس بڑے پیمانہ پر لڑائی ہورہی ہے اسکی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ عارضی جیت یا ہار کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ اس عظیم ترین مہلک جنگ میں جرمن قوم کے ہر فرد کا صرف ایک فرض ہے کہ وہ فتح کے لیے لڑے اور کام کرے۔ ہٹلر نے مزید کہا کہ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ہم پر اب جو وقت ہے اُس پر غالب آنے کے لیے غیر معمولی ہمت اور حوصلہ اور قوت ارادی کی ضرورت ہے۔ لیکن ہم اپنے تمام کاموں میں اس اصول سے رہنمائی حاصل کرسکتے ہیں کہ کوئی بھی مشکل خواہ کتنی ہی بُری کیوں نہ ہو ہمیں ہتھیار ڈالنے پر مجبور نہیں کرسکتی کیا کوئی شخص یہ یقین کرسکتا ہے کہ جرمنی کی لیڈر شپ جس کی بدولت جرمن قوم چار طویل سال تک فتح پر فتح حاصل کرتی رہی ہے۔ اب ناکام ہوسکتی ہے؟ جواباً "نہیں" ہم اس دور سے گذر جائیں گے۔ اور آخر میں فتح حاصل کریں گے۔ یہ لڑائی صرف سپاہی کی لڑائی نہیں ہے۔ یہ اس سے بڑھ کر مشینی ماہروں کی لڑائی ہے۔ نئی نئی مشینوں کی ایجاد اس لڑائی کا خاص پہلو رہا ہے۔ بہت سے میدانوں میں ہمارے دشمن مشینی ایجاد تک پہونچنے میں کامیاب ہوگئے ہیں اور باقی میں فی الحال وہ ہم سے آگے نکل گئے ہیں۔ جرمنی کا جوہر ایجاد ضرور جرمنوں کو ہمارے دشمنوں کے برابر پہونچا دے گا اس طریقہ پر ایسے حالات پیدا ہورہے ہیں جن سے ہمیں لڑائی کے پورے چکر کو گھمانے کا موقع ملے گا۔

یو۔پی۔ مسلم لیگ میں زبردست اختلاف

یو۔پی۔ پراونشیل مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے سرکردہ مسلم لیگیوں کے استعفے سے جو صورت حالات پیدا ہوگئی ہے۔ اس کے بارے میں مسٹر جناح صدر مسلم لیگ کو بذریعہ تار مطلع کردیا گیا ہے۔

"دریں اثنا نواب محمد اسمٰعیل خاں صدر یو۔پی مسلم لیگ نے اپنی رخصت منسوخ کردی ہے اور وہ اس وقت تک اپنے عہدہ پر قائم رہیں گے۔ جبتک کہ یہ جھگڑا ختم نہ ہوجائے۔

قائمقام صدر مسٹر رضوان اللہ نے ورکنگ کمیٹی کے ممبران کا استعفےٰ منظور کرلیا ہے۔ اونھوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مجھے سید ذاکر علی۔ شوکت علی خاں۔ عبدالحامد بدایونی۔ جمال میاں۔ احسان الرحمٰن قدوائی۔ چودھری خلیق الزمان۔ کریم الرضا خاں احمد اشرف۔ معز حسین۔ ظہیر حسن لاری۔ مسعود احمد۔ حسین احمد خاں۔ بیگم اعزاز رسول اور نواب سر محمد یوسف کے ۳-جولائی کو استعفے ملے ان لوگوں نے استعفے کے ساتھ جو بیان دیا ہے اور ورکنگ کمیٹی میں نہ رہنے کے لیے جو معذرت پیش کی اس کے پیش نظر میں نے ان کے استعفے منظور کرلیے دریں اثنا میں ان کی جگہہ نئے ممبر مقرر کرنے کے انتظامات کررہا ہوں۔ معلوم ہوا ہے کہ چند ضلعوں کے نمایندے کل رات مسٹر رضوان اللہ کے پاس پہونچے اور اس خبر پر اظہار تشویش کیا کہ وہ صدر کے عہدے کا چارج نواب اسمٰعیل خاں کو دے رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ چونکہ یو۔پی مسلم لیگ کونسل نے چار ماہ کے لیے ان کو قایم مقام صدر مقرر کردیا ہے اسلیے ان کو چارج نہیں دینا چاہیئے۔ اور تمام معاملہ کو کونسل کی غیر معمولی میٹنگ میں پیش کیا جانا چاہیئے۔

مسٹر رضوان اللہ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا

(باقی صفحہ ۵ کالم ۴ پر ملاحظہ ہو)

میونسپل ممبران کی تعداد

یو۔پی۔ گورنمنٹ نے میونسپل بورڈ کی ہارڈ کی سیٹوں کو توڑ دیا ہے اور انکو ہندو۔مسلمانوں میں برابر تقسیم کردیا ہے۔ اب مسلمانوں کی ۱۳ اور ہندوؤں کی ۲۱ سیٹیں ہونگی اور اس طرح آیندہ بورڈ میں منتخب ہوکر آنیوالے ممبران کی تعداد ۳۴ ہوگی۔ کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ ان ۳۴ سیٹوں کے علاوہ ۱۲ سیٹیں اور مقرر کرے گی۔ اور اسطرح بورڈ ۴۶ ممبران پر مشتمل ہوگا۔

ان ۱۲ سیٹوں میں اپر انڈیا چیمبر۔ یو۔پی۔ چیمبر آف کامرس مرچنٹ چیمبر مسلم چیمبر کو غالباً ۶ سیٹیں ملیں گی اور ۶ سیٹیں لیبر۔ پست اقوام اور عیسائیوں میں تقسیم کی جاویں گی۔

گورنمنٹ نے بورڈ سے از سرنو وارڈوں کی تقسیم بھی مانگی ہے۔ چنانچہ بورڈ نے ۲۱ ہندو وارڈ اور ۱۱ مسلم وارڈ بھیجدیے ہیں۔ مسلمانوں کے ۱۱ وارڈ میں انور گنج وارڈ اور چمن گنج وارڈ سے بجائے ایک ایک کے دو دو ممبران منتخب ہوں گے۔

آیندہ الیکشن میں ووٹروں کی تعداد تقریباً پونے دو لاکھ ہوگی جس میں مسلمانوں کی ۴۴۳۱۹۴ اور ہندوؤں کی ۱۳۲۳۱۳

میونسپل بورڈ کی میٹنگ

۶-جولائی کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک خاص میٹنگ مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ ایکٹنگ چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوئی جسمیں ہارڈ ایوکی دونوں سیٹوں کو ہندو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کے سلسلہ میں کافی بحث و مباحثہ ہوا اور مسٹر رام نراین گرگ نے ایک رزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا :- کہ

گورنمنٹ نے مارواڑی سیٹیں توڑ کر کوئی انصاف نہیں کیا۔ کیونکہ یہ کمیونٹی بہت زیادہ ٹیکس ادا کرتی ہے اور میونسپل ایکٹ کے ذریعہ اسکو یہ حق ملا ہوا ہے آپ نے گورنمنٹ سے اسکی منسوخی کو واپس لینے کی درخواست کی اور یہ فیصلہ کیا کہ ایک ڈپوٹیشن بھیجا جائے جس میں مسٹر رام نراین گرگ۔ مسٹر رام لال کپور مسٹر منی لال نوٹیا اور مسٹر بخت نراین سرنواستو ہوں۔ اور اگر اسکی منسوخی نہ ہوسکے تو دونوں نشستیں ہندوؤں کو دیدی جائیں۔

ہمارے خیال میں بورڈ کے ہندوؤں کی یہ ذہنیت قابل افسوس ہے اور گورنمنٹ کے لیے ناقابل قبول۔

بورڈ نے گورنمنٹ کی درخواست پر دوبارہ ۲۱۔ ہندو وارڈ اور ۱۳ مسلم وارڈ کی تقسیم منظور کی۔

مسٹر وحید احمد کا وایس چیرمینی سے استعفےٰ پیش ہوکر دوبارہ غور کرنے کے لیے واپس کردیا گیا۔

گندہ پانی کی صفائی

گورنمنٹ نے میونسپل بورڈ کو لکھا ہے کہ میونسپل حدود کے اندر فیکٹریوں اور ٹینریوں کے گندہ پانی کے بہنے کی نگرانی کافی کریں اور اس سلسلہ میں بائی لاز پر دوبارہ غور کرکے پاس کرے۔ کیونکہ شہر کی صحت کے لیے یہ ضروری ہے۔

کانگریس الیکشن بورڈ

۷-جولائی کو ڈاکٹر جواہر لال کے بنگلہ پر کانگریس مینوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں آیندہ میونسپل انتخابات میں حصہ لینے کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

۲۹-جون کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ایک جلسہ بصدارت مسٹر مان سنگھ پریسیڈنٹ منعقد ہوا۔ مول گنج کراسنگ سلم کلیرنس اسکیم فی الحال اعتراضات کی وجہ سے ملتوی کردی گئی۔ لیکن اسی جگہہ ایک پھٹیلہ ایک اسٹینڈ بنانا طے ہوا ہے۔ میونسپل بورڈ کی دوسری تجویز کی بوئی اصلاحوں کو خود بورڈ سے کرنے کو کہا گیا۔ کیونکہ اس میں زمین حاصل کرنے کا کوئی معاملہ نہیں ہے۔

چمن گنج کے گھوسیوں کے کوارٹروں کو موجودہ کرایہ اور گھوسیوں کو پٹہ پردینے کا فیصلہ ہوا۔ گورنمنٹ سے منظوری حاصل کرنے کے بعد چھ سال میں اقساط سے قیمت وصول کرلی جاوے گی۔

الیٹ کانپور

رائے پوروہ اسکیم کا کھیل کے میدان ... گورنمنٹ لیبر ویلفیر سینٹر کے سپرد ... منظور ہو ...

مختلف انجینرنگ کے کاموں کے لیے ۱۷۱۳۸ ... کے تخمینے منظور ہوئے۔ محکمہ لیبر ویلفیر سنٹر کے درشن پور کے کھیل کے میدان کے کنووں کے نزدیک الیکٹرک ... چیمبر بنانے اور فیکٹری رقبہ کے زیر تعمیر دکمین کو دو ... کی عمارت کے لیے ۲۰ ٹن لوہے کی خریداری کے ٹنڈ منظور ہوئے۔

زمین چھوڑنے اور حاصل کرنے کے ... وصول کرنے کے بعد مالکان کو زمین وا... کا حکم پیش ہوا اور گورنمنٹ سے اسپر ... کرنے کی درخواست کی گئی۔

۱۲۶۱۲۲ روپیہ کے پریمیم پر زمین پٹے منظور ہوئے۔

آخر میں چیرمین صاحب کی خدمات کی قدردانی کا رزولیشن پاس ہوا۔ کیونکہ یہ اون کے عہدے کا آخری جلسہ تھا۔

سرکاری افسران کے تبادلے

بمصر پاینیر کو معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ یو۔پی۔ حسب ذیل آئی-سی-ایس افسروں کے تبادلے کرنیوالی ہے :-

مسٹر ڈی-ایس بیرن۔ سکریٹری گورنمنٹ ہوم ڈپارٹمنٹ میرٹھ کے کلکٹر و مجسٹریٹ مسٹر ایچ-ایس اسٹفنسن سکریٹری گورنمنٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور۔

مسٹر آئی-ڈبلو-لوئس-لائڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سہارنپور سکریٹری گورنمنٹ، مسٹر سی-ایم-کر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور ڈپٹی کمشنر لکھنؤ

امپرومنٹ ایکٹ میں ترمیم

یو-پی-گورنمنٹ نے ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ کی ترمیم کے واسطے ایک بل شایع کیا ہے جس کے منظور ہونے پر گورنمنٹ کو تین کے بجائے ۷ ٹرسٹی نامزد کرنے کا اختیار مل جائے گا۔ جس کے ذریعہ سے مختلف مفاد کے قائم مقام نامزد کئے جاسکیں گے۔

چھریوں پر کنٹرول

گورنمنٹ نے چھریوں کے دوکانداروں سے کہا ہے کہ وہ چھاتوں کی قسم۔ سائز۔ کل اسٹاک قیمت وغیرہ کا تفصیل وار نقشہ جولائی میں داخل کریں۔

مسٹر ٹنڈن کا تبادلہ

رائے صاحب مسٹر جے نراین ٹنڈن پرگنہ آفیسر ڈیرا پور و ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر کانپور کا تبادلہ سہارنپور کو بحیثیت ٹاؤن راشننگ افیسر اور ایڈمنسٹریٹر ہردوار میونسپلٹی کے ہوا ہے۔

ٹنڈن صاحب تقریباً چار سال کانپور میں رہے اور ہمارا خیال ہے کہ آپ نے اپنے اخلاق کی بدولت تقریباً ہر طبقہ کے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا اور یہی وجہ ہے کہ آپ کے تبادلہ کو کافی محسوس کیا جارہا ہے۔

ایٹ ہوم

مسٹر ایس-پی-مہرہ اڈیٹر سٹیزن نے ۵-جولائی کو ہوسٹل اسٹورنٹ میں مسٹر جے-ان-ٹنڈن ڈسٹرکٹ انفارمیشن افیسر کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔ خاص حضرات کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں :-

مسٹر سی-اے-ہربرٹ۔ مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ مسٹر مصرا۔ مسٹر اما شنکر مہروترا۔ مسٹر محمد حبیب اللہ مسٹر کوچر۔ مسٹر اقبال کرشن کپور۔

(باقی صفحہ ۵ کالم ۵ پر ملاحظہ فرمایئے)

لوگوں کے رہائشی مسئلہ ٹرسٹ نے کافی توجہ دی اور ایسے طریقے اور ذریعے تیار کیے ہیں جن سے مزدور، غریب اور متوسط درجہ کے لوگ آیندہ مکانات کا انتظام آسان محسوس کریں گے۔

ٹرسٹ نے ۱۵۹۵۰ روپیہ کے صرفہ سے کانپور کا ہوائی سروے کرانا طے کیا ہے۔ جو کانپور کی آیندہ آبادی کے لیے مفید ثابت ہوگا۔

آخر میں افیسران کے کام کی فرداً فرداً تعریف کی گئی ہے اور ٹرسٹیوں کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

رپورٹ کے آخر میں کچھ نقشے درج ہیں۔

... سے ۱۳۰۷ ... روپیہ ... ۴۷۶۱۴ ... ہوئی جبکہ ... ٹرسٹ کی آمدنی میں ... اضافہ ہوا۔

حصول اراضی پر ۲۴۶۶۹۸ روپیہ۔ انجینرنگ میں ۱۱۷۹۲۱۲ روپیہ۔ عملہ پر ۵۶۳۸۷ روپیہ۔ تفر... میں ۵۷۳۷۳ روپیہ خرچ ہوا۔ اور ۲۴۲۴۴ ... جمع کیا گیا۔ ٹرسٹ نے ایک لاکھ روپیہ پورانے گورنمنٹ کے قرضہ میں ادا کیا۔ سال کے آخر میں ۲۴۹۷۱۰ روپیہ ۲ آنہ ۱۰ پائی بقایا رہا۔

عمارتی سامان کی سپلائی کی مشکلات کی وجہ سے مزدوروں کے کوارٹروں کی تعمیر اور اُس کے واسطے زمین کی تیاری کے علاوہ کوئی نیا کام نہیں ہوسکا ہے۔ پورانے کاموں کو پورا کرنے میں بھی ٹرسٹ کو بہت کم کامیابی ہوئی۔ اور زمین کے ہموار کرنے کا کام بھی اچھی طرح نہیں ہوسکا کیونکہ مزدوروں اور ٹھیکہ داروں کے حالات میں تبدیلیاں ہوگئی ہیں۔

مزدوروں کے کوارٹروں کی تعمیر کا کام جاری رہا۔ اور سال زیر ریویو میں ۶ لاکھ روپیہ کے صرف سے تعمیرات ہوئی ہیں۔ لیکن یہ کام بھی ابھی پورا نہیں ہوا ہے۔ ٹرسٹ کی کل اسکیموں میں تھوڑا بہت کام ہوا لیکن اینٹ مصالحہ وغیرہ کی کمیابی سے کام قریب قریب بند رہا۔

رپورٹ میں ایک جگہہ لکھا ہے کہ :-

"عمارتی سامان کے نہ دستیاب ہونے کی وجہ سے نہ کوئی پرائیویٹ شخص اور نہ ٹرسٹ کانپور کے رہائشی مسئلہ کے حل میں کوئی نمایاں کارگذاری دکھلا سکا۔"

کانپور کے ۳۲ بڑے کارخانوں میں امن کے زمانہ میں ۶۶ ہزار مزدور کام کرتے ہیں۔ لیکن اس وقت لڑائی کی وجہ سے ادنکی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ہے۔ ان میں سے صرف ۶۴۶۵ مزدور ملوں کے کوارٹروں میں رہتے ہیں۔ گورنمنٹ آرڈیننس فیکٹری کے مزدوروں کے لیے ٹرسٹ دو ہزار چار سو کوارٹر تیار رہا ہے۔ ٹرسٹ نے الگن مل۔ کانپور ٹیکسٹائل اور کانپور شوگر ورکس کو کوارٹر بنانے کے لیے زمین دی ہے۔ کملا ٹاون ٹرسٹ نے کوارٹروں کی تعمیر کا کام جاری کردیا ہے۔ اس کام کے واسطے پرائیویٹ شخصوں نے بھی زمین حاصل کی ہیں جب عمارتی سامان دستیاب ہوگا اور یہ سب کوارٹر بن جائیں گے تو مزدوروں کی حالت کانپور میں بہتر ہوجائیگی۔

مختلف ذرایع سے اشخاص کی شکایات کے لیے ٹرسٹ نے یہ طے کیا ہے کہ ہر ایک نئی اسکیم میں اون کے لیے خاص خیال رکھا جاوے گا۔ اور چھوٹے چھوٹے پلاٹ اونکو اصل لاگت پر دیے جاویں۔ لیکن اگر وہ فروخت کیے جاویں گے تو ٹرسٹ منافع کی رقم ان سے وصول کرلے گی۔

متوسط لوگوں کے لیے ٹرسٹ نے پٹہ پر زمین دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

اور تجارتی پلاٹ اوسط درجہ کے لوگوں کے لیے نیلام کے ذریعہ دینے کے طریقے میں تبدیلی ضروری نہیں سمجھی گئی ہے۔

مذکورہ بالا باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹرسٹ نے سب کی ضرورتوں کو مدنظر رکھا۔ لیکن دوران سال میں کوئی خاص بہتری کی صورت پیدا نہ ہوسکی۔ سال زیر ریویو میں مزدوروں کے لیے کوارٹر کی تعمیر کا خاص کام شروع کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں ... ہے :-

جیسا کہ رپورٹ سے ظاہر ہوگا کہ کانپور کے سب طبقوں ...

...فرما رہے ہیں گے۔ حیرت تو یہ ہے کہ ان پر ... معاشیوں کے واقعات آئے دن اخبارات میں چھپتے رہتے ہیں لیکن پھر بھی یہ بدعقل ان ہاتھوں بدستور احمق بن رہے ہیں۔

ہندوستان کی غذائی صورت حالات بہتر بنانے کا مطالبہ

لندن ۔ ۲ ۔ جولائی ۔ لیبر اخبار "ڈیلی ..." ... برطانی پارلیمنٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ اسکو ... غذائی صورت حالات کو بہتر بنانے کا انتظام کرنا ... ۲۷ ۔ ہندوستانی لیڈروں کے مینی فسٹو میں ... مطالبہ کیا ہے۔

مسولینی جرمنی بھاگ گیا

لندن ۔ ۳۰ ۔ جون معلوم ہوا ہے کہ اٹلی میں اتحادی ... فوجوں کے تیزی سے آگے بڑھنے کی وجہ سے ... فاسسٹ پارٹی میں گھبراہٹ پھیل گئی ہے ... مسولینی جرمنی چلا گیا ہے۔

کانگریسی لیڈروں کی رہائی کا امکان

لندن ۔ ۵ ۔ جولائی ۔ یہاں کے چند حلقوں میں یہ یقین کیا جاتا ہے کہ پچھلے ہفتہ گاندھی جی نے ... کی تھی ۔ اس کے بعد یہ امکان پایا جا ... کے دوسرے لیڈر بھی رہا ... جائیں ...

... دیہات کی ... ابتری ... کی حالت بہتر بنائی جائے گی۔

سر آغا خاں کا پیغام

ڈیلی میل کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سوئزرلینڈ سے سر آغا خاں نے پیغام بھیجا ہے کہ لڑائی جلد ختم ہو جائے گی۔

... یہاں برات آئی ۔ ... بے حد خوش ہو کر پوچھا ۔ میرا دولہا ... اُن کی ماتا نے جواب دیا ۔ "کرشن مہاراج"۔

اُسی دن سے ان کے دل میں سری کرشن جی کی بے پناہ محبت پیدا ہو گئی اور عبادت میں مشغول رہنے لگیں ۔ اُس محبت اور عبادت نے بڑھتے بڑھتے دیوانگی کا رنگ اختیار کر لیا ۔ ۱۸ سال کی عمر میں "رانا سانگا" کے بڑے لڑکے بھوج راج کے ساتھ شادی ہو گئی یہ ۱۵۱۹ء کا واقعہ ہے ۔ افسوس کہ کچھ دن بعد ہی بھوج راج جی کا انتقال ہو گیا ۔ اور میرا بائی بیوہ ہو گئیں ۔

ہندو سوسائٹی بیواؤں پر جو ظلم کیا کرتی ہے ۔ وہی مظالم اُن پر بھی ہوئے ۔ رشتہ داروں کی بدگمانیوں نے اور بھی ستم توڑا ۔ کئی بار زہر دلوا گیا ۔

ان حالات میں افسردہ خاطری اور دل کا پاش پاش رہنا ضروری تھا ۔ مجبوراً دنیا کو ترک کر کے متھرا اور بندرابن جیسے مقدس مقامات پر فقیرانہ زندگی بسر کرنے لگیں ۔

میرا بائی کی شاعری ہندی ادب کا اعلیٰ نمونہ ہے اس میں صداقت ۔ حق پرستی اور وفاداری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ۔ گو رنگ فلسفیانہ ہے ۔ لیکن بعد دلکش اور دل آویز ہے ۔ ان کی کئی کتابیں بھی شائع ہو چکی ہیں ۔ سنہ ۱۵۶۰ء میں انتقال ہوا ۔

نمونہ کلام

میرے گردھر گوپال دوسرو نہ کوئی
جاکے سر مور مکٹ میرو پتی سوئی
تات مات بھرات بوت اپنوں نہ کوئی
چھانڑ دئی کل کی لاج کر ہے کیا کوئی
سنتن ڈھنگ بیٹھ بیٹھ لوک لاج کوئی
چُندری کے کئے ٹوک اوڑ لیں کوئی
موتن کی مالا دار گنج مال پوئی
آنسوؤں جل سینچ سینچ پریم بیل بوئی
اب تو بیل پھیل گئی آنند پھل ہوئی
دودھ کی متھنیا بڑے پریم بلوئی
ماکھن جب کاڑھ لیو چھاچھ پیئے نہ کوئی
آئی میں بھگت کاج جگت جو ہی موہی
میرا کے کرشن ہر بھو تار اب موہی

(...)

... کا راز ضرور معلوم کروں گا ۔ ... بعد شہنشاہ نے اس مشیر سے ...

... شاہ عالم! زرگر واقعی قابل تحسین ... نے ان بتوں کا راز معلوم کر لیا ہے ... زرگر نے بت تراشنے میں کمال کر دکھایا ہے مطلب پُر معنی ہے ۔

"مطلب پُر معنی ہے ۔ شہنشاہ نے بے صبری سے پوچھا ۔ وہ کس طرح ؟

مشیر نے جواب دیا ۔ قبلۂ عالم میں نے گھر جا کر بہت دماغ دوڑایا ۔ آخر تیسرے دن راز معلوم کر ہی لیا ۔ میں نے پہلے بت کے کان میں سوئی داخل کر کے آگے کو ڈھکیل دی ۔ میں نے دیکھا کہ سوئی اس بت کے منھ کے ذریعہ نکل آئی ۔ پھر میں نے وہی سوئی دوسرے بت میں داخل کی تو سوئی اس کی ہتھیلی سے باہر آ پڑی ۔ لیکن تیسرے بت کو ایسا کرنے سے ہزار کوشش کے باوجود بھی سوئی نہ نکلی ۔ میں نے دوسری آزمائش کرنے کی غرض سے تین گلاس پانی کے منگائے ۔ جب میں نے پہلے بت کے کان میں ...

۲ پانی ڈالا تو سب پانی اس کے منہ کے ذریعہ خارج ہو گیا جب دوسرے بت میں پانی ڈالا گیا تو پانی اسکی ہتھیلی کے راستے سے نکل گیا ۔ لیکن تیسرے بت میں بجائے ایک گلاس کے چار گلاس پانی داخل کیے گئے وہ سب پانی ہضم کر گیا ۔ میں نے پانی نکالنے کی ہر چند کوشش کی مگر بے سود ! پانی کا ایک قطرہ تک باہر نکلا ۔ شہنشاہ عالم دور اندیش زرگر کا دلی مقصد یہ ہے کہ دنیا میں تین قسم کے انسان ہوتے ہیں ایک وہ جو اپنے کان سے ہر سنی ہوئی بات کو زبان کے ذریعہ فاش کر دیتے ہیں ۔ دوسرے وہ جو زبان کے ذریعہ نہیں اشاروں سے واضح کر دیتے ہیں لیکن تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو ہزار سختیاں سہتے ہیں اور بعض اوقات تو جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے مگر راز کا بھانڈا نہیں پھوڑتے ۔

شہنشاہ اکبر مشیر کے اس جواب سے بہت خوش ہوا اور زرگر کو حسب خواہش قیمت سے دگنی رقم عنایت کی اور مشیر کو اسکی دور اندیشی کی بدولت ایک جلیل القدر عہدہ عطا فرمایا ۔

نصیحت :۔ بچو ! جو لوگ تھوڑے پیسوں کے لالچ میں پھنس کر راز ظاہر کر دیتے ہیں وہ سخت سزا کے لائق ہیں ۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنی زبان کو اپنے قابو رکھتے ہیں ۔

فلم "پرکھ" کے ضوفشاں فلمی ستارے

سنٹرل اسٹوڈیوز جو بلحاظ تعمیر و تنظیم آج ہندوستانی صنعت فلمسازی کا ادارہ تسلیم کیا جاتا ہے ۔ اس کے اُردو نواز ہر دلعزیز شہرۂ آفاق مالک اور ہندوستان کے مسلم الثبوت تاریخی ڈائرکٹر مسٹر سہراب مودی نے سنٹرل مودی نے سنٹرل اسٹوڈیوز کے آئندہ ناطق و نایاب فلموں کے لیے جو شاندار ادارہ تشہیر سنٹرل میں قایم کیا ہے اُس کے نگران نتشیل اسٹوڈیوز کے مشہور پبلسٹی افیسر مسٹر باو بھائی ٹھاکر مقرر ہوئے ۔ جنکی ہدایات میں انگریزی اُردو ، گجراتی ، ہندی اور مرہٹی زبانوں کے اخبارات میں سنٹرل اسٹوڈیوز کے شاہکاروں کی پبلسٹی ڈائرکٹ سنٹرل اسٹوڈیوز سے ہوگی ۔ سنٹرل اسٹوڈیوز نے اپنے ادارۂ تشہیر کے لیے مسٹر آغا محشر شیرازی کی خدمات بھی حاصل کر لی ہیں ۔ سنٹرل اسٹوڈیوز کا پہلا نغمہ بار اور بار سوشیل شاہکار پرکھ جسکو بنفس نفیس مشہور آفاق ڈائرکٹر مسٹر سہراب مودی نے ڈائرکٹ کیا ہے ۔ وہ نمائش کے لیے تیار ہے ۔ اس شاہکار میں پردۂ سیمیں کی حسین چہرہ آہو چشم مہتاب نے اداکاری و نغمہ آرائی کے وہ دلکش و دلفریب جوہر پیش کئے ہیں ۔ جنکو دیکھ کر آپ مسٹر مہتاب کی تمام سابقہ تصاویر کو پرکھ کے مقابل میں ... سمجھیں گے ۔ مہتاب کے علاوہ اسمیں کوشلیا ۔ بلونت سنگھ ، یعقوب ۔ صادق علی ۔ پروتیما دیوی ۔ ای تارا اور نیا چہرہ لیتکا کی اداکاری بھی قابل دید ہے ۔
(رپورٹر)

اقوال زریں

خطا سے درگذر کرنے کی عادت بندے کو معزز بندے کو معزز بنا دیتی ہے اور انکساری سے رفعت وبلندی حاصل ہوتی ہے۔

جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ دنیا کی تمام بھلائیوں سے محروم رہا۔

اچھا عمل یہ ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ سے کھا کر کمائے

بہتر یہ ہے کہ تو اپنے پسماندگان کو مالدار چھوڑے بہ نسبت اس کے کہ وہ تیرے بعد کسی کے روبرو دست سوال دراز کریں۔

زندگی چند روزہ ہے۔ اس میں رہ کر نیکی اور نیک کام کرنا لازمی اور لابدی ہے۔

علم دنیا کی سب سے بڑی دولت ہے۔

سختی کا جواب نرمی سے دیجئے اور مزاج قابو اعتدال پر رکھئے۔

جو شخص کسی کو اپنے کاندھوں پر بٹھا کر دریا ندی وغیرہ خطرناک جگہوں سے پار کر دیتا ہے۔ اس سے ہزار گنا بہتر ہے کہ جو اسے خود ہی پار کرنا سکھا دے۔

حکومت لبنان مستعفی ہوگئی

بیروت۔ یکم جولائی۔ ایک ہفتہ کی وزارتی کشمکش کے سبب سے آج لبنان کی وزارت نے استعفار دیدیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاض الصالح دوسری وزارت بنائیں گے۔

موج تبسم

احمد:۔ کہو یار بشیر۔ آج آپ اتنے گھبرائے ہوئے کیوں ہو؟ کیا کچھ کھو گیا ہے؟

بشیر:۔ ہاں یار آج دس روپیہ کا نوٹ گم ہوگیا ہے۔

احمد:۔ کہیں تلاش بھی کیا۔

بشیر:۔ سوچا کہ اگر اس میں بھی نہ ملا تو بالکل دم نکل جاوے گا۔

ایک شخص کو باؤلے کتے نے کاٹا۔ اس کے گھر والے اسے فوراً ایک ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ وہاں جاتے ہی اس نے کاغذ پنسل مانگا۔

ڈاکٹر نے ازراہ مذاق دریافت کیا۔ وصیت لکھنے لگے ہو؟

نہیں۔ ان آدمیوں کی فہرست تیار کروں گا جنھیں کاٹنے کا ارادہ ہے

منیجر نے اپنے اسسٹنٹ سے کہا۔

آج میری بیوی کا جشن ہے۔

"میں شام کو گھر پہونچنے پر اسے بہت خوش کرنا چاہتا ہوں۔ کیا مجھے کوئی اچھی ترکیب بتا سکتے ہو؟"

اسسٹنٹ نے جواب دیا۔

ہاں حضور آپ اپنے گالوں سے لپ اسٹک کا نشان مٹا دیں۔

گورنر صاحب سونے میں تولے جائینگے

آگرہ یکم جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شیعہ وسنی کی صدارت میں روسار وامرائے آگرہ کا ایک جلسہ ہوا جسمیں طے پایا کہ جب گورنر صاحب صوبہ آگرہ تشریف لائینگے تو انکو سونے میں تولا جائیگا اور وہ کل سونا جنگی فنڈ میں دیدیا جائیگا۔

دلچسپ مضامین

ایک بوسہ کی قیمت پانچ سو پونڈ

ایسی حالت میں جبکہ موجودہ جنگ کی وجہ سے فرانس کی عورتوں کی عصمت کی قیمت صرف چند ڈالر رہ گئی ہے۔ یہ اطلاع حیرت اور دلچسپی کے ساتھ سنی جائے گی کہ ایک شخص کو محض ایک بوسہ کی قیمت پانچ سو پونڈ ادا کرنی پڑی۔

اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ سوئزرلینڈ کا ایک نوجوان ایک لڑکی پر مدت سے مٹا ہوا تھا۔ مگر یہ لڑکی کسی دوسرے نوجوان سے محبت کرتی تھی۔ اس نوجوان نے ہر چند کوشش کی کہ لڑکی قابو میں آجائے لیکن لڑکی نے نوجوان کی جانب ذرا بھی توجہ نہیں کی آخر ایک روز جب یہ لڑکی دنیا کے بازار سے گزر رہی تھی۔ تو عاشق نوجوان اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔ اس نے لڑکی کو پکڑ کے سر بازار ایک بوسہ لے لیا لڑکی نے عدالت میں بوسہ لینے والے نوجوان کے خلاف استغاثہ دائر کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عدالت نے بالجبر بوسہ لینے والے نوجوان پر پانچسو پونڈ جرمانہ کر دیا۔ اور اس طرح اس نوجوان کو صرف ایک بوسہ کی قیمت پانچ سو پونڈ ادا کرنی پڑی جو اس زمانہ میں بہت گراں ہے۔

معتد بہ تعداد اردو کتابوں وسلم اخبارات کی اور مطابع میں معقول تعداد کم سرمایہ والے مسلم پریسوں کی ... مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ گورنمنٹ آف انڈیا سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس آرڈر کا نفاذ جلد از جلد واپس ... لے ... کے بجائے کاغذ کی دقتوں پر صحیح قابو پانے کے لیے ... اور کوٹہ کے طریق کار پر عمل کرے۔

افسانہ

مجبور

عشق کے دعویدارو

وہ دونوں ایک دوسرے ... کے کنارے لہروں کے رقص ... باغ میں شام کا سہانا سماں ... آسمان کے تلے ایک دوسرے ... کرتے ہیں۔ انھوں نے ایک دوسرے سے وعدہ لیا تھا کہ وہ ایک دوسرے کے ہو جائیں گے۔ اس نے کہا تھا میں تمھاری ہوں اور تمھاری بن کر رہوں گی۔ وہ جھوم کر بولا تھا۔ "میں تمھارا ہوں۔ صرف تمھارا"!

جب چاندنی ان دونوں کے پاؤں چھوتی ہوئی اور چاندنی رات کی ٹھنڈی ہوا ان کے قہقہوں کو خوشی خوشی اس طرح لیجاتی گویا پھول ہیں۔ تو وہ ایک دوسرے کے منھ کی طرف دیکھ کر کہتے۔ کاش ساری زندگی اسی طرح گذرے امتحان ختم ہوا۔ کالج بند ہو نیلگا وہ چلتے وقت کہہ گئی۔ "دیکھو مجھے بھولنا نہیں۔ تم میرے ہو۔ صرف میرے"!

اس نے جواب دیا۔ تمھاری یاد میرے پرانوں کے ساتھ ہے۔

نتیجہ نکلنے کے بعد ایک دن اسے اپنی پیاری کا خط ملا۔ وہ خط نہیں تھا۔ اس کی تباہی کا پیغام تھا اس نے لکھا تھا بہت سوچنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچی ہوں کہ ہم اور تم ایک نہیں ہو سکتے۔ مجھے بھول جاؤ۔ سمجھ لو مجھ سے کبھی ملنا ہی نہیں ہوا تھا۔ وہ کلیجہ تھام کر رہ گیا۔ چند روز بعد اس نے سنا وہ ایک رئیس کے ساتھ بیاہی گئی ہے۔

لوگ حیران تھے کہ وہ اپنی صحت تباہ کر کے بھی اس قدر زیادہ روپیہ کمانے پر کیوں کمربستہ ہے وہ دن رات کام کرتا تھا۔ ہر لمحہ کو وہ روپے میں تبدیل کرتا چلا جا رہا تھا۔ دیکھتے دیکھتے وہ سرمایہ دار بن گیا۔ وہ بھول چکا تھا کہ اسے پہلے کبھی نامراد محبت کی بپتا پڑی تھی اب وہ خوش تھا۔ اسکی شادی ہو رہی تھی۔ لڑکی بڑی خوبصورت تھی۔ وہ اسے دیکھ آیا تھا کھلا ہوا۔ حسین نوجوان پھول معلوم ہوتی تھی۔

اس نے سنا اس کی ہونیوالی دلہن اور دلہن کے بچپن کے ایک ساتھی نوجوان میں بڑا پریم ہے۔ مگر لڑکی کے والدین اس کی دولت کو دیکھ کر اسے بیٹی دے رہے ہیں۔ اس نے یہ بات سنی لگر سن کر چپکا ہو رہا۔

شادی ہوگئی۔ اس کی دلہن بہت خوش تھی، اچھے کپڑے۔ زیورات۔ آرام و آسایش۔ اسے کس چیز کی کمی تھی۔

کانپور مسلم ... کے دو عظیم الشان جلسے

۲۹۔ ۳۰۔ جون کو کانپور مسلم لیگ کے دو عام جلسے حسن احمد شاہ صاحب وکیل وصدر سٹی مسلم لیگ ... میں منعقد ہوئے۔ جس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن بالا ... منظور کئے گئے:۔

تجویز نمبر ۱۔ مسلمانان کانپور کو انتہائی افسوس ہے کہ موجودہ حکومت گوالیار نے اپنے گذشتہ روایات کے خلاف بظاہر یہ طے کر لیا کہ وہ اپنی مسلمان رعایا کے وجود کو ... آریہ سماج۔ ہندو مہاسبھا اور دوسری ہندو جماعتیں ... آزادی کے ساتھ سیاسی جدوجہد کے لیے آزاد ہیں ... انجمن اسلام ریاست گوالیار کو جو ریاست میں مسلمانوں کا ... مسلم واحد ادارہ ہے، اپنے مذہبی مشاغل کی بھی اجازت ... ہے۔ معزز رہنمایان ریاست پر مظالم کیے جا رہے ہیں ... مظفر عالم صاحب کو غیر محدود مدت کیلئے ریاست سے خارج کر دیا گیا ہے۔ مسلمانان کانپور اس صورت حال کو برداشت نہیں کر سکتے۔ مسلمانان کانپور موجودہ حکومت گوالیار ... اس نامنصفانہ طرز عمل کی خلاف سخت احتجاج ... ہیں اور حکومت ہند سے اس امر کی درخواست کرتے ہیں کہ مسلمانان گوالیار کے مذہبی وسیاسی حقوق کی حفاظت کریں۔

تجویز نمبر ۲۔ مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ عام گورنمنٹ آف انڈیا کے اس بے پر اکاظمی آرڈر سنہ ۱۹۴۲ء کو قطعی غیر منصفانہ ولنقصان رساں اور سخت تصور کرتا ہے۔ جس کی رو سے ہندوستان کے تمام دیسی کاغذ پر چھپنے والے اخبار ... کی ضمانت اور پریسوں و پبلشنگ اداروں کے لیے کاغذ کے خرچ میں ستر فی صدی کی کمی کر دی گئی ہے۔ اس جلسہ کی رائے میں اولاً تو یہ بات تعجب خیز ہے کہ جبکہ ہندوستان ... کاغذ کی پیداوار میں ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کی ... رپورٹ کے مطابق صرف تیس فیصدی کی کمی ہوئی ہے ... اس کے عام اخراجات کو ستر فیصدی گھٹا دینا کس بنیاد پر وضع کیا گیا؟

پھر چونکہ اس قانون کا ہندوستان کی تعلیمی حالت علمی، ادبی ترقی اور قومی تربیت پر بہت برا اثر ... نیز اس سے اردو زبان مسلم اخبارات اور مسلم مطابع ... بھی سخت نقصان پہونچے گا۔ کیونکہ فی الوقت ہندوستان ... میں دیسی کاغذ پر شایع ہونیوالے تصانیف واخبارات ...

KRUSCHE

...ن کی وہ کیفیات حاصل کیجئے

(بقیہ آئینہ کانپور)

تلسی جینتی تلسی داس جی ہندی کے شہرۂ آفاق شاعر تھے۔ آپ کی جینتی ۲۷۔ جولائی کو منائی جا رہی ہے۔

اس سلسلہ میں ایک میٹنگ ۵۔ جولائی کو گیا پرشاد لائبریری میں ہوئی۔ اور انتظامات کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس کے پریسیڈنٹ مسٹر کے۔ سی۔ ...وکلا منتخب کیے گئے ہیں۔

انجمن جامعہ ادبیہ کا مشاعرہ انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہانہ مشاعرہ ۱۵۔ جولائی ۱۰ بجے رات کو مسٹر محمد حبیب اللہ صاحب ایگزیکیٹو افیسر میونسپل بورڈ کے بنگلہ میں منعقد ہوگا۔ مصرعہ طرح حسب ذیل ہے۔

یہ حال ہے کہ زباں سے کہا نہیں جاتا

شڈول کاسٹ اور الیکشن ۹۔ جولائی کو یو۔ پی۔ شڈول کاسٹ کانفرنس کی انتظامیہ کمیٹی کا ایک جلسہ ہوگا جس میں آئندہ میونسپل انتخابات کے الیکشن کے معاملہ پر غور کیا جائے گا۔ ۴

یو۔ پی مسلم لیگ میں ...ت اختلاف

(بسلسلہ صفحہ ۲ کالم ۳)

...محمد اسمعیل خاں کو صدارت کا چارج دینے کیلئے تیار ہوں جبکہ وہ مجھ سے کہیں گے خواہ وہ آئینی طور پر جائز ہو یا نہ ہو۔ لیکن کیا وہ ایسا کرتے ہیں جبکہ ان کو چار ماہ کی رخصت دی جا چکی ہے۔ جب ان کے فعل کی آئینی پوزیشن کا کونسل فیصلہ کریگی۔ کونسل کے ۲۰ ممبروں نے ۲۳ جولائی کو مظفر نگر میں کونسل کا اجلاس بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ جس میں صورت حالات پر غور کیا جائے گا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ سید اعزاز رسول نے جنرل سکرٹری کے عہدہ سے استعفیٰ انہیں دیا۔

اس کے جواب میں کہ اگر جنرل سکرٹری نے ان کا حکم ماننے سے انکار کر دیا تو وہ کیا کریں گے مسٹر رضوان اللہ نے کہا کہ اس معاملہ کو کونسل کی میٹنگ میں پیش کر دوں گا۔

یو۔ پی اور دہلی پریس کانفرنس

لکھنؤ۔ ۳۰۔ جون۔ کافی بحث و مباحثہ کے بعد آخر یہ طے پایا کہ یو۔ پی اور دہلی پریس کانفرنس کا اجلاس بمقام لکھنؤ ماہ اگست کے پہلے ہفتہ میں کیا جائے قدیم قوم پرست اخبار نویس مولانا حسرت موہانی سے صدارت کیلئے استدعا کی گئی ہے۔

حادثہ بمبئی کا بتیس کروڑ تاوان

شملہ یکم جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے ملک معظم کی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ وہ بمبئی کے ۴۳ کروڑ کے نقصانات میں ۷۰ فیصدی خود برداشت کرے۔ ۲۴ فی صدی حکومت ہند اور ۶ کروڑ روپیہ۔ انشورنس کمپنیاں ادا کریں۔

جسٹس اسمٰعیل کے جانشین

گورنر جنرل نے ۲۴۔ جولائی سے مسٹر شیو پرشاد سنہا ایڈوکیٹ الہ آباد کو پانچ ماہ کیلئے الہ آباد ہائیکورٹ کا اڈیشنل جج مقرر کیا ہے۔

غالباً یہ تقرر مسٹر جسٹس اسمٰعیل کے بجائے ہوا ہے جو ہائیکورٹ کی ججی سے ریٹائر ہوئے ہیں۔

...ر ان کا وصول شدہ سرمایہ پانچ کروڑ ہوگا۔ سیٹھ گھنشیام داس برلا اور مسٹر جی۔ ایم۔ برلا اس کے مینیجنگ ڈائرکٹر ہوں گے اور ان کے علاوہ ڈائرکٹروں میں سر پرشوتم داس ٹھاکرداس۔ سر بدری ناتھو گوئنکار عمر آدم جی۔ حاجی داؤد۔ سیٹھ کستور بھائی لال بھائی۔ مسٹر این۔ آر۔ سرکار۔ وغیرہ ہوں گے۔

یہ کمپنی موٹر کار۔ ٹرین وغیرہ تیار کیا کرے گی۔

مسلم لیگ کی مجلس عاملہ

بمبئی ۲۹۔ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا جلسہ جولائی کے آخر میں لاہور میں ہوگا۔ اس جلسہ کو کافی اہمیت دی جا رہی ہے پنجاب کے معاملات اور یونینسٹ پارٹی میں مسلم ممبروں کی پوزیشن جلسہ میں زیر بحث موضوع ہونگے

اوڑیسہ میں گورنر راج شروع ہوگیا

کٹک۔ ۳۰۔ جون۔ گورنر اوڑیسہ نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۳ کے ماتحت ایک اعلان جاری کیا ہے جس کے مطابق انہوں نے صوبہ کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ گورنر صاحب نے ایک بیان میں بتلایا ہے کہ کیوں ان کو تمام نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لینا پڑا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ۔ مسٹر بھگوانداس کی وفات سے ڈسٹرکٹ بورڈ کی جو نشست خالی ہوئی تھی ...س کے لیے مسٹر سناسنگھ۔ رنجیت سنگھ اور گنگا نرائن امیدوار ہیں۔

کانپور میونسپلٹی نوٹس

کانپور میونسپل بورڈ نے رزولیوشن نمبر ۳۰۸ مورخہ ۲۰۔ جون ۱۹۴۴ء کے ذریعہ ویجی ٹیبل گھی اور بناسپتی گھی یعنی منجمد ویجی ٹیبل آئل بناسپتی اور صاف کئے ہوئے ہائڈروجینیٹڈ ویجی ٹیبل آئل کی درآمد پر ٹرمینل ٹیکس کے شیڈول میں ترمیم کرنا تجویز کیا ہے اور خیگی کی شرح آٹھ آنہ و چار آنہ فی من کے بجائے بالترتیب ایک روپیہ ایک آنہ فی من کرنا تجویز کیا ہے پبلک اور ان لوگوں کی طرف سے جن پر اس کا اثر پڑیگا جو اعتراضات دستخط کنندہ کو ۱۵۔ جولائی تک یا اس سے قبل دستیاب ہوں گے ان پر بورڈ غور کریگا۔ محمد حبیب اللہ

ایگزیکیٹو افیسر۔ میونسپل بورڈ کانپور

ہندوستان میں ۴ لاکھ ٹن غلہ کی درآمد

دہلی یکم جولائی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ اکتوبر تک ہندوستان میں چار لاکھ ٹن غلہ کی درآمد ہوئی اور آئیندہ اکتوبر تک مزید چار لاکھ ٹن غلہ ہندوستان پہونچ جائے گا۔

ینگ مینس ایسوسی ایشن
(نوجوانوں کی مسیحی انجمن)
اسکی صد سالہ خدمت
۱۸۴۴ء - ۱۹۴۴ء

۱۸۴۴ء میں لندن کے ایک کپڑے کی دوکان کا ملازم مسمی جارج ویلیمز ایک عرصہ سے اس فکر میں مبتلا تھا کہ لندن کے نوجوان ہر طرح کی آفتوں میں گرفتار رہتے ہیں مگر ان کے لیے کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں ان کے لیے بجائے آوارہ گردی کے ایک شایستہ تفریح طبع کا سامان مہیا ہو۔ اسی خیال کو پیش نظر رکھکر اس نے ایک دن چند جوانوں کو اپنے کمرے میں جمع [illegible] میں وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی بنیاد ڈالی۔ اس کا ایسا اچھا اثر ہوا کہ لندن کے علاوہ کینیڈا اور امریکہ میں بھی اسکی بیسوں شاخیں کھل گئیں اور ۱۸۵۵ء میں پیرس میں ایک بین الاقوامی فیڈریشن کی بنا بھی پڑ گئی اور آج یہ تمام دنیا میں کام کر رہی ہے۔ وہ انجمن جس نے کرسینٹ پال گرجے کے سایہ میں جنم لیا۔ اس وقت ۶۶ ملکوں میں نہایت مضبوطی سے کام کر رہی ہے اور جس کے بیس لاکھ ممبر ہیں۔ شروع شروع میں تو یہ عام مقاصد میں محدود تھی۔ یعنی ممبروں کی مذہبی زندگی کو استوار کرنا۔ سادہ طور کے تفریح طبع کے سامان مہیا کرنا اور باہمی تعاون قائم کرنا۔ اس کا خاص دائرہ عمل تھا۔ مگر اب تو ہر ایک کام سائنٹفک طریقے پر کیا جا رہا ہے اور یہ بہت آگے بڑھ گئی ہے۔ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کا نشان سرخ رنگ کا مثلث (Y.M.C.A.) جس سے یہ مراد ہے کہ انسان کی روح جسم اور دماغ کو ترقی دینا اسکا نصب العین ہے۔ یہی نشان تمام دنیا میں مشہور ہے۔

ہندوستان میں وائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔ کی شاخیں اکثر کھلتی اور بند ہوتی رہی ہیں۔ مگر باقاعدہ طور پر ۱۸۵۴ء میں کلکتہ میں منظم کی گئی۔ ۱۸۵۹ء کولمبو۔ ۱۸۶۱ء کانڈی۔ ۱۸۷۳ء ٹری ونڈرم اور ۱۸۷۵ء میں لاہور اور بمبئی میں قائم کی گئی۔ ۱۸۹۰ء میں پہلا وائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔ سکرٹری امریکہ سے مدراس میں آیا۔ ۱۸۹۱ء میں تمام ہندوستان کی پہلی نیشنل کمیٹی بنی جو اب نیشنل کونسل آف وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے نام سے مشہور ہے اور تمام ہندوستان کے کام کو ترتیب دیتی ہے۔ اس وقت انڈیا میں ۱۵۵ وائی ایم۔ سی۔ اے کی شاخیں ہیں۔ کسی کسی شہر میں سات سات شاخیں ہیں اور قریباً دو دو ہزار ممبر ہیں۔ اس وقت کم و بیش ۸۵ تنخواہ دار سکرٹری ہیں اور ان کے علاوہ ۱۳۵ آنریری سکرٹری ہیں کوئی تین ہزار آدمی وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی مختلف [illegible] ہیں [illegible] رہے ہیں۔ ہندوستان کے سکرٹریوں کی تنخواہ ہندوستان ہی سے بذریعہ چندہ فراہم کی جاتی ہے۔ ہندوستانی نیشنل کونسل مختلف شہروں کی وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی شاخوں کا نتیجہ ہے یہ ان شاخوں کو ترتیب دیتی ہے اور تمام بین الاقوامی کانفرنسوں میں ان کی نمایندگی کرتی ہے۔ علاوہ اسکے نیشنل کونسل اس کام کو سرانجام دیتی ہے جو کہ شاخیں کر سکتیں نہیں۔ مثلاً تمام ہندوستان کا رورل یعنی دیہاتی پروگرام اسی کے سپرد ہے۔ شروع شروع میں ہندوستان کا موجودہ قسم کا دیہاتی پروگرام وائی۔ ایم۔ [illegible] کے جنرل سکرٹری مسٹر کے۔ ٹی۔ پال صاحب مرحوم نے جاری کیا تھا۔ صرف (SUMMER SCHOOL) کے شارٹ کورس ہی میں کوئی دو ہزار آدمیوں نے اس کام کو سیکھا اور جنوبی ہند میں خاصکر ٹراونکور کی ریاست میں اسکو پایۂ تکمیل تک پہونچایا۔ ایک اور انوکھا کام جو وائی۔ ایم۔ سی۔ اے نے کیا وہ مدراس میں کالج آف فزیکل ایجوکیشن کا قیام ہے۔ اس میں ہر قسم کے کھیل کود اور جسمانی ورزش کی تعلیم سائنٹفک اصولوں پر دیجاتی ہے۔ گورنمنٹ یا میونسپل سکولوں کالجوں اور ریاستوں کے دیگر ایسے اداروں کے فزیکل ڈائرکٹر یہیں سے ٹریننگ حاصل کر کے جاتے ہیں۔ اب تک کوئی ڈیڑھ ہزار ایسے افسران یہاں سے ٹریننگ لے چکے ہیں۔ کونسل کا ایک لیکچر ڈپارٹمنٹ بھی ہے۔ جہاں ہر قسم کے لیکچروں کے لیے سلائیڈ کے سیٹ تیار رہتے ہیں، ایشیا میں سب سے بڑا ذخیرہ انھیں کے پاس ہے۔ ایک آل انڈیا لٹریچرڈ ڈپارٹمنٹ بھی ہے۔ جہاں ایک [illegible] نیشنل شہرت رکھنے والے شخص کی زیر ہدایت مختلف مذا[illegible] کے اچھے پہلوؤں پر اعلیٰ پیمانہ کی کتابیں لکھکر تمام دنیا میں [illegible] ڈاکٹر فرکو ہر صاحب کی کتابیں ہر [illegible] دہرم پر عام مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ نیشنل کونسل کے ان بڑے بڑے کاموں کے علاوہ لندن میں ایک ہاسپٹل بھی ہندوستانی کونسل

- - - - - - - -

کے ان ہندوستانی سٹوڈنٹس کے لیے قائم ہے۔ عام طور سے ہندوستانی اسٹوڈینٹس پہلے اسی ہاسٹل میں جاکر مقیم ہوتے ہیں۔ بعدازاں جہاں چاہیں اپنا بندوبست کر لیتے ہیں۔ کوئی سات ہزار طالبعلم اس ہاسٹل کو اپنا گھر بنا چکے ہیں۔ کونسل کا ایک بائز (لڑکوں کا) ڈیپارٹمنٹ ہے۔ جس کے سکرٹری چودہ پندرہ برس تک لڑکوں کے درمیان کام کر کے ہندوستان کے جوانوں کی تحریک میں خاص مدد کر رہے ہیں۔ لڑائی کی وجہ سے آجکل وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کا رسوخ سپاہیوں کے درمیان بہت بڑھا ہوا ہے۔ اس سال ۷۰۔ آرمی سینٹر ہیں جس میں ۸۷ سکرٹری کام کر رہے ہیں۔ اور ۳۰ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے سینٹر ہندوستان سے باہر صرف ہندوستانی سپاہیوں کے لیے کھولے گئے ہیں۔ ان میں ۲۸ سکرٹری کام کر رہے ہیں۔ غرضیکہ شاخوں کے علاوہ صرف کونسل کا ہی کام (ہیڈ آفس ۵ رسل اسٹریٹ کلکتہ) اسقدر مختلف اور بڑھا ہوا ہے کہ یہاں تفصیل سے بیان نہیں کیا جا سکتا۔

وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے کام کی بنیاد صرف نوجوانوں پر قائم ہے۔ ہر کام کا مدعا اور مقصد نوجوانوں کی زندگی کو خوشگوار بنانا ہے۔ ہر پروگرام انھیں کے مفاد کو مدنظر رکھتا ہے کھیل کود۔ سوشل۔ کانسرٹ۔ کلب۔ ڈرامہ۔ پکنک ٹورنامنٹ۔ جمناسٹک۔ لائبریری۔ ریڈنگ روم لکچر کمرشیل کلاسیں جہاں شارٹ ہینڈ ٹائپنگ اکاؤنٹس سکھایا جاتا ہے، فوٹوگرافی کلب سٹامپ کلکٹ کلب اور سینما وغیرہ کا انتظام ہے، علاوہ اسکے فرسٹ ایڈ۔ ہوم نرسنگ تعلیم بالغاں لڑکوں کیلیے کھیل کود اور دیگر دلچسپی کا سامان۔ بورڈنگ اور ہاسٹل وغیرہ بھی موجود ہیں کسی خاص مصیبت کے وقت مثلاً قحط۔ طغیانی میں وائی۔ ایم سی۔ اے فوراً میدان عمل میں کود آتی ہے۔

وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے ایک آفیسر اور نمایندہ کانپور میں بھی مقیم ہیں۔ آپ مسٹر آر۔ منوہر لعل ہیں جنھیں ینگ مینس کرسچن ایسوسی ایشن نے کانپور کے چند کارخانوں کے درمیان وائی۔ ایم۔ سی۔ اے پروگرام کے مطابق ویلفیر کا کام چلانے کے لیے مقرر کیا ہے۔

سر جارج ویلیمز بانئے وائی۔ ایم۔ سی۔ اے نے اپنی آخری تقریر ۸۴ برس کی عمر میں پیرس میں ۱۹۰۵ء میں [illegible]

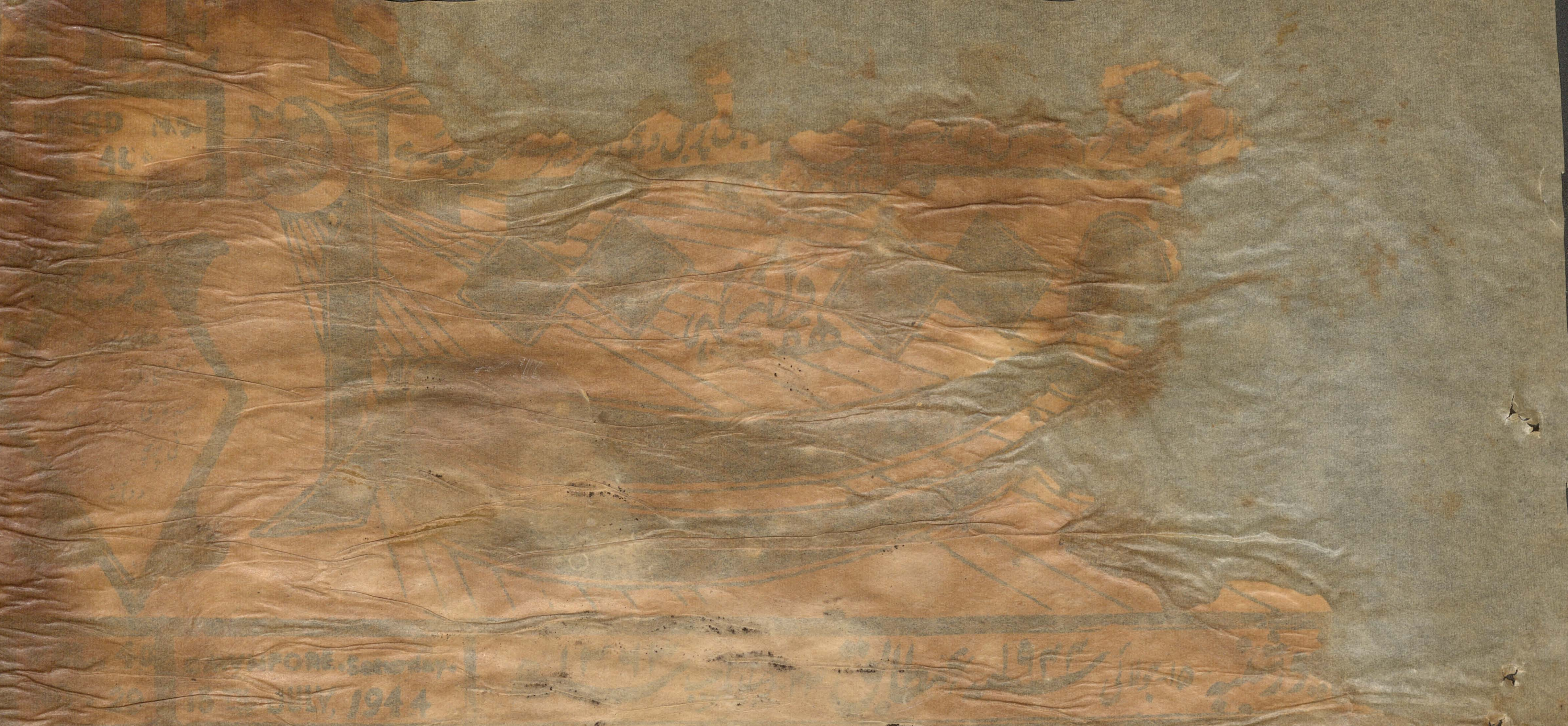
اپنی بچ[illegible]

بالیسا روپیہ بچا کر [illegible] سونے۔ چاندی۔ جا[illegible]

۴ کی تھی جبکہ تمام دنیا کی وائی۔ ایم۔ سی۔ اے نے ایک متحدہ جوبلی منائی تھی۔ اس نے اپنی تقریر یوں ختم کی۔ "میں وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کو ترکہ کے طور پر دنیا میں چھوڑے جا رہا ہوں۔ عزیز نوجوانو! اسے چلاؤ اور بڑھاؤ۔ مجھے امید ہے کہ تم اس کام میں ایسے خوش ہوگے جیسے کہ میں۔ مگر مجھ سے زیادہ

کامیاب۔ کیونکہ یہ کامیابی نہ صرف تمھاری روحوں [کے] لیے باعث برکت ہوگی بلکہ دنیا کی دیگر بے شمار ر[وحوں] کے لیے بھی۔"

واشنگٹن۔ ۳۔ جولائی۔ صدر جمہوریہ امریکہ کا انتخ[اب] ۷۔ نومبر کو ہوگا۔



[illegible] افغانستان پارلیمنٹ کا اجلاس

اعلیٰ حضرت [illegible] کا خطبہ ملوکانہ

[illegible] مجلس شورائے ملی افغانستان کے پانچویں دور میں دوسرے سال کے آغاز میں اعلیٰ حضرت [illegible] نے مندرجہ ذیل خطبہ ملوکانہ ارشاد فرمایا۔

خداوند توانا کے نام سے شورائے ملی کے پانچویں دور کے دوسرے سال کا افتتاح کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر گذار ہوں کہ میری پیاری ملت آسایش و خوش بختی کی زندگی گذار رہی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ اس دور میں بھی شورائے ملی کی محترم ارکان ملت کی آرزؤں اور خواہشوں کی نمایندگی کرتے ہوئے حکومت کے اشتراک عمل سے مملکت کی بہتری اور بہبود کے وسائل بیش از بیش فراہم کریں گے۔ ہماری خوش قسمتی ہے۔ مملکت کی موجودہ حالت ہر اعتبار سے اطمینان بخش ہے۔ اگرچہ موجودہ جنگ کی وجہ سے گوناگوں مشکلات پیدا ہو گئی تھیں لیکن ہماری اقتصادی زندگی اس کے اثرات سے محفوظ رہی ہے۔ ہماری خارجی سیاست کے اصول و اساسات دنیا بھر پر روشن ہیں۔ یعنی حسن تفاہم صلح خواہی اور پائیدار بے طرفی یہ سیاست ملت افغانستان کے حسن نیت اور خیر خواہی خلق کا آئینہ ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آج ملت افغانستان کے ہر فرد کے نزدیک ملت و مملکت کے منافع انفرادی و مقامی منافع پر مقدم ہیں اور قومی احساسات نے شخصی احساسات پر برتری حاصل کر لی ہے۔ مملکت کے وجود اور ارادہ کا راز یہی ہے کہ اس دنیا میں زندگی صرف اتحاد و اشتراک پر موقوف ہے۔ جنگ اگرچہ آج تباہی و بربادی کا مرقع بنی ہوئی ہے لیکن یہ بھی ایک انقلاب ہے جو باشندگان عالم کے لیے نئے افکار اور نئی تقدیریں لائے گا۔ اس وقت وہی ممالک آبرومندانہ زندگی بسر کریں گے جن کے پاس اعلیٰ درجہ کے مادی و معنوی وسائل مہیا بہبود عامہ اور ملکی قوت کی برتری کو اپنی کوششوں کا واحد مرکز بنائے رہیں گے۔ اور افغانستان کی سعادت و بختیاری نیز آیندہ نسلوں کی زندگی کے لیے بہتر سے بہتر سامان مہیا کر دیں گے۔

آخر میں ہم بادشاہ شہید وطن اعلیٰحضرت نادر شاہ شہید کی روح پاک کے لیے خلوص کے ساتھ دعا کرتے ہیں جن کی مساعی سے افغانستان کو آزادی حاصل ہوئی۔ اور انہی کی بابرکت ہاتھوں سے شورائی حکومت کی بنیادی پڑی نیز بارگاہ ایزدی میں افغانستان کی سعادت و ترقی اور راحت و خوش بختی کے لیے التجا کرتے ہیں۔

اعلیٰحضرت کے خطبہ ملوکانہ کے اختتام پر عالی قدر جلالت مآب رئیس شورائے ملی نے تمام نمایندگان ملت کی طرف سے اور والاحضرت اشرف حضور صدر اعظم صاحب نے کابینہ وزارت کی طرف سے بارگاہ خسروی میں معروضے پیش کیے

عصمت انونو کی تقریر

۱۹- مئی- کمال مصطفےٰ پاشا غازی جو بعد میں کمال اتاترک مشہور ہوئے کے سامسون میں وارد ہونے کی سالگرہ ہے۔ جو بحیرہ اسود کے ترکی ساحل پر ایک خاموش بندرگاہ ہے۔ اس بات کو ۲۵ سال گذر چکے ہیں۔ ۱۹ مئی کو ترکی نے "یوم نوجوانان" منایا جو اس بات کی علامت تھا کہ اس دن ترکی جمہوریت پیدا ہوئی اور اسے نئی زندگی دی گئی تھی۔ ہزاروں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں انقرہ کے سٹیڈیم میں جمع ہوئیں۔ اور صدر جمہوریہ کے سامنے سلامی دینے کی غرض سے مارچ کرنے کے بعد اتھلیٹک مظاہرہ کیا گیا۔ لاکھوں آدمیوں سے سٹیڈیم اس طرح بھر گیا کہ کہیں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی اور اس لیے باقی لوگ گلیوں اور بازاروں میں پھیل گئے۔

"یوم نوجوانان" کو کوئی سیاسی اہمیت حاصل نہیں ہے اور اس لیے صدر جمہوریہ نے خوش آمدید کہنے اور نوجوانوں کے جواب میں چند الفاظ ادا کرنے کے سوا جو وہاں انھیں خراج تحسین دینے کے لیے جمع ہوئے تھے سیاسیات کو نہ چھیڑا۔ جہاں تک مجھے علم ہے گذشتہ ۲۰ سالوں میں اس قاعدہ کو صرف تین بار توڑا گیا ہے۔ دو مرتبہ اسے کمال اتاترک نے توڑا تھا جنھوں نے ۱۵ ویں سالگرہ کے موقع پر تقریر کی تھی۔ ایک مرتبہ اسے ایک سابق صدر نے توڑا تھا جس نے اتاترک کی جگہ تقریر کی تھی۔ کیونکہ اتاترک اُس وقت بیمار تھے۔ یہ بیسویں سالگرہ کا موقع تھا۔ اور ایک مرتبہ پھر جب عصمت انونو نے آج سے تین سال پہلے تقریر کی تھی۔ جب ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جرمنی ترکی پر حملہ کرنے والا ہے اور انھوں نے تمام ترکوں سے اپیل کی کہ وہ متحد ہو جائیں اور اپنے آپ کو تیار رکھیں۔ انونو نے اس سال پھر اس روایت کو توڑا اور ۲۵ منٹ تک تقریر کرتے ہوئے تمام ترکوں کو متحد ہونے کی اپیل کی اور طلبہ کے حالیہ فسادات کی سخت مذمت کی۔ جو ترکی د توع پذیر ہوئے تھے۔

آئی بہار آگ لگا کر چلی گئی

از حضرت جوش [illegible]

اِک ضربِ تازہ دل پہ لگا کر چلی گئی
[illegible] اُمید [illegible] کو جگا کر چلی گئی

بے ہوشیوں کو ہوش میں لا کر چلی گئی
سینے میں [illegible] طرفہ دھوم مچا کر چلی گئی

آئی بہار آگ لگا کر چلی گئی

اِک تیر حافظے پہ لگا کر گذر گئی
سوئے ہوئے غموں کو جگا کر گذر گئی

زنجیر بابِ درد ہلا کر گذر گئی
ماضی کے رخ سے پردہ ہٹا کر گذر گئی

بیتے دنوں کی یاد دلا کر چلی گئی

رُوئے چمن پہ ڈال کے پل بھر کی روشنی
پھولوں کو دیکے ایک نیا رنگ تازگی

چھٹکا کے زندگی پہ گریزاں سی چاندنی
اگ آن کو نکھار کے شبنم کی تازگی

شاعر کے آنسوؤں میں نہا کر چلی گئی

دیوانگیٔ شوق کو بہلا کے اِک نفس
تارے سے چرخِ شوق پہ چھٹکا کے اک نفس

دل کو شمیمِ زلف سی مہکا کے اک نفس
کلیوں کو صحنِ باغ میں چٹکا کے اِک نفس

داغوں کی دل پہ مُہر لگا کر چلی گئی

بیتابیوں کو سونپ کے تمکین کی ادا
تاریکیوں کو بخش کے ہلکی سی اک فضا

وقتی تسلیوں کا جلا کر خنک دیا
مایوسیوں کو دیکے دلاسے کا چھینٹا

اُمید کا چراغ بجھا کر چلی گئی
آئی بہار آگ لگا کر چلی گئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پر حق عوم مستقل ہے ۔ زبان پر بہت حق حو مد برا علیہ

صداقت

ہفت روزہ سہولہ کانپور

جلد ۱۰ | کانپور شنبہ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۹

قومی حکومت اور مہاتما گاندھی

(لندن ۱۱ جولائی) مہاتما گاندھی سے پنچ گنی میں مسٹر اسٹورٹ گلڈر خاص نامہ نگار نیوز کرانیکل نے تین گھنٹہ تک انٹرویو کیا۔ اس انٹرویو میں گاندھی جی نے فرمایا کہ میں یہ ماننے اور کانگریس کو اسے ان لینے مشورہ دینے کے لیے تیار ہوں کہ دوران جنگ میں ایک قومی حکومت قایم ہو جائے جس کو غیر فوجی انتظامات پر پورا کنٹرول ہو۔

مسٹر گلڈر نے مہاتما گاندھی کا یہ جملہ نقل کیا ہے کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ ابھی یہ اعلان کر دیا جائے کہ جنگ کے بعد ہندوستان مکمل طور پر آزاد ہوگا اور ایک نئی قومی حکومت بنے گی۔ یہ حکومت فوج کو ریلوے ساحل اور دوسرے انتظامات کی سہولت دے گی البتہ آرڈیننس کے راج کی جگہ عام سول انتظام قایم ہو جائیگا۔ اور وایسرائے کی پوزیشن یہ ہوگی کہ انھیں برطانوی اور ہندوستانی فوجوں کے کمانڈر انچیف کا پورا کنٹرول حاصل ہوگا۔ دوسرے معاملوں میں وہ شاہ انگلستان کی طرح اپنے ذمہ دار وزیروں کے مشورے سے کام کریں گے اور صوبوں میں تو اس کے نتیجہ کے طور پر عوام کی حکومت پھر سے قایم ہو جائیگی اور جو قومی حکومت مرکز میں قایم ہوگی اور ڈیفنس کا انتظام اس کے ہاتھ میں ہوگا اسے ملک کے بچاؤ کی تو لازمی طور پر فکر ہوگی۔

مہاتما گاندھی نے مسٹر گلڈر سے یہ کہا کہ میں بغیر کانگریس ورکنگ کمیٹی سے مشورہ کئے کانگریس کی طرف سے کچھ کہنے کا حق نہیں رکھتا۔ لیکن مسٹر گلڈر کو اس بات میں کوئی شبہہ نہیں اور گاندھی جی کے خیالات اور ہندو مسلم اتحاد کے متعلق ان کی تجویز کانگریس ورکنگ کمیٹی والے منظور کر لیں گے۔

اس سوال کے جواب میں کہ اگر کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبران رہا کر دیے گئے اور حکومت اس قابل نہ ہوئی کہ ہندوستان کی خواہش منظور کرے تو کیا آپ پھر سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دیں گے مہاتما گاندھی نے فرمایا کہ نہیں میں ملک کو ۱۹۴۲ء میں واپس نہیں لے جا سکتا۔ تاریخ دہرائی نہیں جا سکتی۔ مہاتما جی کی رائے میں جبتک ملک کا سول انتظام ہندوستانیوں کے ہاتھ میں نہ آئے۔ اس وقت نہ تو غذا کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے اور نہ دوسری دشواریاں دور کی جا سکتی ہیں۔

مسٹر گلڈر کی رائے ہے کہ چونکہ مہاتما گاندھی حامی صلح ہونے کی حیثیت سے اپنے اصولوں میں کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتے اس لیے حصول آزادی کے بعد وہ کانگریس کے مشیر کی حیثیت سے کام کرنا چھوڑ دیں گے۔

مسٹر گلڈر نے مسٹر راج گوپال اچاری سے بھی ملاقات کی۔ راجہ جی نے مسٹر گلڈر سے کہا کہ حکومت کے لئے یہ بالکل ممکن ہے کہ وہ مہاتما جی کو دوست بنائے ممکن ہے کہ اس طرح پر دوست بنانا موجودہ کوشش کے لئے ضروری نہ ہو۔ لیکن ہندوستان اور برطانیہ کے آئندہ تعلقات کے لیے یہ ضروری ہے۔

نیوز کرانیکل نے اس انٹرویو کی بنیاد پر ایک ایڈیٹوریل لکھا ہے اور اس میں کہا ہے کہ گاندھی جی کا حال کا رویہ جمود کے توڑنے کی ایک صورت پیش کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس پر عملدرآمد کامیابی کی ابتدائی شرط ہندوؤں اور مسلمانوں کا باہمی سمجھوتہ ہے

راجہ جی کے فارمولا کا حشر

مسٹر جناح پاکستان کے مطالبہ کی منظوری کی بنا پر بھی کانگریس سے سمجھوتہ کرنیکو تیار نہیں۔ یہ افسوسناک حقیقت اس خط و کتابت سے صاف ظاہر ہو جاتی ہے۔ جو مسٹر راجگوپال آچاری اور ان کے درمیان ہوئی۔ ذیل میں دونوں طرف کے خطوں کی نقل عبارت درج کی جاتی ہے۔

ڈیر مسٹر جناح! نئی دہلی ۸ اپریل سنہ ۱۹۴۴ء

میں سمجھوتہ کی وہ بنا پیش کرتا ہوں جس پر مارچ ۱۹۴۳ء میں گاندھی جی سے میری بات چیت ہوئی اور انھوں نے اپنی مکمل پسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔ انھوں نے مجھے اختیار دیا تھا کہ اگر میں آپ کو یہ یقین دلا سکوں کہ یہ شرطیں سب کے لیے مناسب اور موزوں ہیں تو یہ ظاہر کر دوں کہ انھیں (گاندھی جی کو) بھی یہ منظور ہیں چونکہ حکومت نے پابندیوں کو ڈھیلا کرنے اور گاندھی جی کو سمجھوتہ کی شرطوں پر بات چیت کرنے کا موقعہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لیے یہ خط میں اُنکی طرف سے لکھ رہا ہوں اور مجھے اُمید ہے کہ ہم اس وقت جس انتہا افسوسناک جمود میں پھنسے ہوئے ہیں، وہ اس سے قطعی طور پر حل ہو جائیگا۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں سمجھوتہ کا کس قدر خواہاں ہوں مجھے بڑی خوشی ہوئی جب میں ان شرطوں پر گاندھی جی کی رضامندی حاصل کر سکا۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ ان تجویزوں کی مناسبت اور معقولیت پر پوری توجہ دیں گے اور ایسی صورت حالات ختم کرنے میں مدد دیں گے جو ملک میں دھیرے دھیرے چو طرفہ خرابی پیدا کر رہی ہے۔

آپ کا صادق - (دستخط) سی۔ راجگوپال اچاریہ

"انڈین نیشنل کانگریس اور آل انڈیا مسلم لیگ کے درمیان سمجھوتہ کی شرطوں کی بنا جس پر گاندھی جی اور مسٹر جناح متفق ہیں اور جس پر دونوں اپنی اپنی جماعت یعنی کانگریس اور لیگ کی رضامندی حاصل کریں گے حسب ذیل ہے۔

(۱) آزاد ہندوستان کے آئین کے متعلق جو شرطیں ذیل میں درج ہیں اُن کی رو سے مسلم لیگ ہندوستان کے مطالبہ آزادی کی تائید کرتی ہے اور تبدیلی کے دور میں عارضی حکومت قائم کرنے کے لیے کانگریس سے تعاون کرے گی۔

(۲) لڑائی ختم ہونے پر ایک کمیشن مقرر کیا جائیگا جو شمالی مغربی اور مشرقی ہندوستان کے ایسے ملحقہ ضلعوں کی حدیں قائم کرے گا جن میں مسلم آبادی کی قطعی اکثریت ہے جن رقبوں کی اس طرح حد بندی کی جائیگی۔ ان میں بالغوں کے حق رائے دہی کی بنا پر یا کسی دوسرے قابل عمل حق رائے دہی کی بنا پر ہندوستان سے علیحدگی کا سوال رائے عامہ سے طے کیا جائیگا۔ اگر اکثریت یہ فیصلہ کرے کہ ہندوستان سے الگ آزاد و خود مختار حکومت قائم کی جائے تو اس فیصلہ پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ مگر جو ضلعے سرحد پر ہوں گے اُن کا یہ حق محفوظ رہے گا کہ وہ جس علاقہ (خواہ ہندوستان خواہ پاکستان) میں چاہیں شریک ہو جائیں۔

(۳) رائے عامہ سے پہلے تمام فریقوں کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ اپنے اپنے نقطۂ نگاہ کی وکالت کریں۔

(۴) علیحدگی کی صورت میں ڈیفنس (ملکی بچاؤ) تجارت

(۵) آبادی کا ... ... رضاکارانہ ... پر ہوگا۔

(۶) ان شرطوں کی پابندی اسی صورت میں لازم ہوگی جبکہ برطانیہ ہندوستان کی حکومت کی پوری ذمہ داری اور اختیار منتقل کر دے۔

نئی دہلی ۔ ۸ اپریل سنہ ۱۹۴۴ء

ڈیر مسٹر جناح

دہلی میں آخری ملاقات کے وقت میں نے آپ کو تحریر میں جو تجویز دی تھی وہ ضرور آپ کے پاس ہوگی اور شائد آپ نے اس کو پھر پڑھا ہوگا اور اس پر مزید غور کیا ہوگا۔ آپ کو معلوم ہی ہے کہ آپ نے ان شرطوں کے ماننے سے معذوری ظاہر کی اس پر مجھے بڑی مایوسی ہوئی مگر مجھے اُمید ہے آپ شاید اپنی پوزیشن پر دوبارہ غور کریں گے۔ ایمانداری سے میرا یہ خیال ہے کہ یہ تجویزیں سمجھوتہ کی مناسب اور معقول بنا پیش کرتی ہیں۔ مشکور ہونگا۔ اگر آپ مجھے اطلاع دیں گے کہ آپ نے معاملہ پر دوبارہ غور کیا ہے۔

آپ کا صادق (دستخط) سی۔ راجگوپال آچاری

(تار) پونا ۔ ۳۰ جون سنہ ۱۹۴۴ء

قائداعظم جناح ۔ گیسٹ ہاؤس ۔ سرینگر

میں نے ۱۷ اپریل کو خط ڈالا تھا جس میں ان امور کا ذکر تھا جن پر ۸ اپریل کو ذاتی طور پر گفتگو ہوئی تھی۔ اس کا ابھی تک جواب نہیں ملا۔ گاندھی جی سے میری ملاقات ہو چکی ہے وہ اب بھی اس فارمولا کے حامی ہیں جو میں نے آپ کو پیش کیا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ اب وہ فارمولا اور آپ کی نامنظوری شایع کر دی جائے۔ یہ تار گاندھی جی کی رضامندی سے بھیجا جا رہا ہے۔ اس موقع پر بھی میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اپنی نامنظوری پر دوبارہ غور کر لیں۔

(دستخط) سی ۔ راجگوپال آچاری ۔ دلکش پنچ گنی ۔

تار ۔ سری نگر ۔ ۲ جولائی سنہ ۱۹۴۴ء

راجگوپال آچاری ۔ دلکش پنچ گنی

آپ کا تار ملا ۔ جس میں آپ نے اپنا فارمولا شایع کرنے کی درخواست کی ہے ۔ ہماری گفتگو کے بارے میں آپکی یہ غلط بیانی کہ میں نے آپ کا فارمولا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے سامنے پیش کرنے کو تیار تھا ۔ حالانکہ اس میں ترمیم کی اجازت نہ تھی مگر آپ نے مجھے اس کا موقع ہی نہ دیا ۔ اس لیے کوئی مزید قدم نہیں اوٹھایا گیا ۔ میرا خیال یہ تھا کہ میں اسے منظور یا نامنظور کرنے کی ذمہ داری اپنی ذات پر نہیں لے سکتا ۔ آج بھی میری وہی پوزیشن ہے ۔ اگر مسٹر گاندھی اب بھی اپنی تجویز براہ راست بھیجیں گے تو میں اُسے مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی میں پیش کرنیکو تیار ہوں ۔

(دستخط) جناح

(تار) پنچ گنی ۔ ۴ جولائی سنہ ۱۹۴۴ء

قائداعظم جناح ۔ گیسٹ ہاؤس ۔ سرینگر

تار ملا ۔ شکریہ ۔ میرے ۱۷ اپریل والے خط سے یہ ظاہر ہو گیا ہوگا کہ جہانتک آپ کی ذات کا تعلق ہے آپ نے فارمولا میری دانست میں نامنظور کر دیا ۔ اسے میں نے کتنا محسوس کیا ۔ آپ کے خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپنے اسے نامنظور نہیں کیا ۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو درحقیقت مجھے بڑی خوشی ہوگی ۔ اگرچہ اس معاملہ میں گاندھی جی کو نمایندہ یا خاص حیثیت نہیں پھر بھی اونھوں نے میری تجویز واضح طور پر منظور کر لی اور مجھے اجازت دیدی کہ میں اس بنا پر آپ سے نامہ و پیام کروں ۔ اب پھر وہ اپنی ظاہر کر رہے ہیں ۔ انکی رائے کا وزن یقینی طور پر کانگریس کی منظوری حاصل کرا سکے گا ۔ آپ میرا فارمولا منظور کرنیکو تیار نہ تھے مگر لیگ کونسل کے سامنے اسے پیش کرنیکو تیار تھے ۔ جبتک فارمولا کو آپکی تائید حاصل نہ ہو اس قسم کے ضابطہ سے کوئی مفید مقصد حل نہیں ہو سکتا ۔

(دستخط) سی ۔ راجگوپال آچاری (دلکش پنچ گنی)

تار ۔ سرینگر ۔ ۵ جولائی سنہ ۱۹۴۴ء

مسٹر راجگوپال آچاری ۔ دلکش پنچ گنی

"افسوس ہے ۔ اپنے دو جولائی والے تار سے آگے نہیں بڑھ سکتا ۔" جناح

تار ۔ پنچ گنی ۔ ۸ جولائی سنہ ۱۹۴۴ء

مسٹر جناح ۔ گیسٹ ہاؤس ۔ سرینگر

آپکا ۵ جولائی کا تار آج ملا ۔ اسکے ساتھ نجی گفت و شنید ختم ہو چکی ہے اب پبلک کو اعتماد میں لینا ضروری ہے اسلیے میں خط و کتابت شایع کرتا ہوں جو آپکے ۵ جولائی والے تار پر ختم ہوتی ہے (سی راجگوپال آچاری)

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ ... گورنمنٹ کی ہدایت ... وارڈوں کی تقسیم از سر نو گورنمنٹ کو بھیجدی ... گورنمنٹ نے بغرض اعتراض یو۔ پی گزٹ ... اعتراض کی آخری تاریخ ۱۸ ...

مسلم ...

نمبر ۱ ۔ چک ...

نمبر ۲ ۔ چک نمبر ...

نمبر ۳ ۔ چک نمبر ...

نمبر ۴ ۔ چک نمبر ۷۸ ۔ ۷۹ ۔ ۸۹ ۔ ۹۰

نمبر ۵ ۔ چک نمبر ۹۰ ۔ ۹۱ ۔ ۹۲ ۔ ۹۴ ۔ ۹۵ ۔ ۹۸

نمبر ۶ ۔ چک نمبر ۹۷ ۔ ۱۰۱

نمبر ۷ ۔ چک نمبر ۱۰۴ ۔ ۱۰۴ (A) ۱۰۵ ۔ ۱۰۶ سے ۱۱۳ تک

نمبر ۸ ۔ چک نمبر ۸۸ ۔ ۸۹ ۔ ۱۰۰ سے ۱۰۳ تک اور ۱ سے ۱۱ تک

نمبر ۹ ۔ چک نمبر ۴۱ ۔ ۴۴ ۔ ۴۵

نمبر ۱۰ ۔ چک نمبر ۱۲ سے ۱۶ تک ۳۹ ۔ ۴۰ ۔ ۴۲ ۔ ۴۳ ۔ ۹۶

نمبر ۱۱ ۔ وارڈ نمبر ۱۱ میں مندرجہ ذیل محلہ جات شامل ہیں :۔

درشن پوروہ ۔ گوشالہ پوری کاکادیو ۔ حسن پور محسن پور (مسوان پور) گٹیا ایریا ۔ پرتاب گنج ۔ ٹپیاں پوروہ ۔ نرائن پور ۔ بھبٹہ ایریا ۔ ونانک پور ۔ لکھن پور ... ۔ فضل گنج ۔ پوروہ ۔ اہلادسنگھ ۔ نرائن پوروہ ۔ جبتن پوروہ ۔ اجیت گنج ۔ دکھن پوروہ ۔ بابو پور ۔ کھنکانہ ۔ (بابو پوروہ) بیگم پوروہ ۔ چاندماری منشی پوروہ ۔ بنگاہی ۔ باقر گنج ۔ ڈیولی ۔ بابو ریا ۔ اٹو پور ۔ جوہی ہمیر پور روڈ ۔ بارہ دیوی اور جوہی گرڈھا ۔

وارڈ نمبر ۵ اور ۸ سے دو دو ممبر منتخب ہونگے اور اس طرح مسلم ممبران کی تعداد ۱۳ ہو جائے گی ۔

غیر مسلم وارڈ

نمبر ۱ ۔ چک نمبر ۱ سے ۷ تک اور ۱۱۳

نمبر ۲ ۔ چک نمبر ۱۰ اور ۱۱

نمبر ۳ ۔ چک نمبر ۱۲ اور ۱۴

نمبر ۴ ۔ چک نمبر ۱۳ ۔ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ ۱۷ ۔ ۳۷

نمبر ۵ ۔ چک نمبر ۶۱ سے ۶۴ تک اور ۶۷ ۔ ۶۸

نمبر ۶ ۔ چک نمبر ۶۵ ۔ ۶۶ اور ۶۹ سے ۷۲ تک

نمبر ۷ ۔ چک نمبر ۲۲ ۔ ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ اور ۵۶ سے ۶۰ تک

نمبر ۸ ۔ چک نمبر ۱۸ سے ۲۰ اور ۲۳ سے ۲۵ تک

نمبر ۹ ۔ چک نمبر ۲۱ ۔ ۲۹ ۔ ۳۰ ۔ ۳۴ ۔ ۳۵ ۔ ۳۶

نمبر ۱۰ ۔ چک نمبر ۳۱ ۔ ۳۲ ۔ ۳۳ ۔ اور ۳۸ سے ۴۴ تک

نمبر ۱۱ ۔ چک نمبر ۴۸ سے ۵۵ تک

نمبر ۱۲ ۔ چک نمبر ۴۵ ۔ ۴۶ ۔ ۴۷ اور ۷۵ سے ۷۸ تک

نمبر ۱۳ ۔ چک نمبر ۷۳ ۔ ۷۴ ۔ ۷۹ ۔ ۸۰ ۔ ۸۱ ۔ ۸۲ ۔ ۸۳ ۔ ۸۵

نمبر ۱۴ ۔ چک نمبر ۸۳ (A) ۸۴ ۔ ۸۶ ۔ ۸۷

نمبر ۱۵ ۔ چک نمبر ۸۸ ۔ ۸۹ ۔ ۱۰۵

نمبر ۱۶ ۔ چک نمبر ۹۰ سے ۹۸ تک اور ۱۰۱ ۔ ۱۰۲

نمبر ۱۷ ۔ چک نمبر ۸ ۔ ۹ ۔ ۹۹ ۔ ۱۰۰ ۔ ۱۰۳ ۔ ۱۱۲

نمبر ۱۸ ۔ چک نمبر ۱۰۴ ۔ ۱۰۴ (A) ۱۰۶

نمبر ۱۹ ۔ چک نمبر ۱۰۷ سے ۱۱۱ تک

نمبر ۲۰ ۔ درشن پوروہ سے بابو پوروہ تک (تفصیل کیلئے مسلم وارڈ نمبر ۱۱ دیکھیے)

نمبر ۲۱ ۔ نرائن پوروہ سے جوہی گڈھا تک ۔ (تفصیل کیلئے مسلم وارڈ نمبر ۱۱ دیکھیے)

یو ۔ پی گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل چیمبروں کے لیے پانچ سیٹیں مقرر کی ہیں ۔

۱ ۔ اپر انڈیا چیمبر آف کامرس ۳

۲ ۔ یو ۔ پی ۔ چیمبر آف کامرس ۱

۳ ۔ مرچنٹ چیمبر آف کامرس ۱

کانگریس

احمد صاحب ... بورڈ کے الکشن ... کانگریس میونسپل الکشن بورڈ ... جلسہ ...

رجبی شریف

حکیم سید نواب علی صاحب منتظم جلسہ رجبی شریف اطلاع دیتے ہیں کہ حسب معمول ۱۶ جولائی (مطابق ۲۴ رجب) بروز اتوار ۱½ بجے دن کو رجبی گراؤنڈ پریڈ سے رجبی شریف کا جلوس اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ اُٹھے گا ۔ اور ۱۷ ۔ ۱۸ و ۱۹ جولائی ۹ بجے رات کو حسب معمول جلسے ہوں گے جلوس میں کوئی سیاسی نعرہ نہیں لگایا جائیگا ۔ اور نہ کوئی ایسی نظم پڑھی جائیگی جس سے کسی فرقہ کی دل آزاری ہو ۔

بھوکے بنگالیوں کیلئے نمایش

بھوکے بنگالیوں کیلئے ایک نمایش بالکا ودیالہ انٹر کالج ہال میں مسٹر نرائن پرشاد اروڑا کی صدارت میں ہوئی جس کا افتتاح سیٹھ کیلاش پت سنگھانیہ نے کیا ۔

سید حسن احمد شاہ صدر سٹی مسلم لیگ اور مسٹر بھودیو النکار سکریٹری ہندو سنگھ نے بنگال میڈیکل ریلیف فنڈ کی امداد کے لیے چندہ کی اپیل کی جلسہ میں ۱۰۱۳ روپیہ جمع ہوا ۔

کپڑے کی فروخت

بمبئی کے کپڑے کی فروخت کیلئے سرکاری طور پر یہ انتظام کیا گیا ہے کہ کل کپڑے کا اسٹاک ۸۰ دوکانداروں کو برابر تقسیم کر دیا جائیگا ۔ جو ۶ فیصدی نفع لیکر تھوک فروش تاجروں کو دیں گے ۔ اور یہ لوگ ۱۰ فیصدی نفع پرچھکر دوکانداروں کو دیں گے ۔ ایک تقرر ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کرینگے ۔ ململ کی گانٹھوں کی تقسیم ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر خود کریں گے ۔

کاغذ کنٹرول آرڈر

کانپور کے اخبارات و رسائل کی طرف سے کاغذ کنٹرول آرڈر سے پیدا ہونیوالی مشکلات کی بابت ایک عرضداشت سکریٹری محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائی کی خدمت میں روانہ کر کے اس حکم پر نظر ثانی کی درخواست کی گئی ہے ۔ اور گورنمنٹ و نیز کاغذ کے ملوں کے مالکان کی ایک کانفرنس مشکلات کو دور کرنے کی تجاویز پر غور کرنے کیلئے طلب کرنے کی رائے دی گئی ہے

جے ۔ کے گروپ اور کوئلہ

مسرس جے ۔ کے گروپ آف انڈسٹریز کے ڈائرکٹروں کے سنٹرل بورڈ کے سکریٹری مسٹر حیدر انے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ مسٹر سی ۔ ایم ۔ کر ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے تلاشی کے وقت جو کوئلہ جے ۔ کے مینوفیکچرس اور جوٹ ملس کے حدود کے اندر برآمد ہوا تھا وہ گروپ مذکور کی ملکیت ہے ۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ لکشمی کاٹن ملس کے علاوہ گروپ کے کل ملوں کیلئے یہ کوئلہ سنہ ۱۹۴۲ء میں خریدا گیا تھا ۔ اگر خرچ کیلئے کسی مل کو کوئلہ کی ضرورت ہوتی تھی تو اسکو سنٹرل بورڈ سے اجازت حاصل کرنا ہوتی تھی ۔ برآمد شدہ کوئلہ یکم اگست سنہ ۱۹۴۳ء کے بعد وقتاً فوقتاً زمین کے اندر رکھا گیا تھا ۔

ٹیکسٹائل انسٹی ٹیوٹ

گورنمنٹ سنٹرل ٹیکسٹائل انسٹی ٹیوٹ اڈوائزری کمیٹی میں اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کی طرف سے ایلگن ملس کے مسٹر ایس ۔ کیپرال کو ۲۹ ۔ اگست سنہ ۱۹۴۴ء سے ۳ سال کے نامزد کیا گیا ہے ۔

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور

۱۵ جولائی رات کو ۸ بجے انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہانہ مشاعرہ مسٹر محمد حبیب اللہ ...

...ھوؤں کے کمالات اور ملاحظہ فرمایئے۔ یہ سادھو
...اور مہنتوں سے بھی بازی لے گئے۔ کیونکہ پیر
...ت تو صرف عورتوں ہی کو اغوا کرتے ہیں۔ مگر
...قدس سادھوؤں کی ٹولی ڈاکے ڈالنے کی عادی
...چنانچہ حال ہی میں گوجرانوالہ کی اسپیشل پولیس
...سادھوؤں کے ایک ایسے گروہ کو گرفتار کیا
...دن کو تو سادھو بنے رہتے تھے اور رات کو
...مکان میں جا کر ڈاکہ ڈالتے تھے۔ جہاں یہ
...سادھو بن کر جاتے تھے اور سارے حالات معلوم کر لیتے
...لگایا جاتا ہے کہ یہ سادھو اس وقت تک بیشمار
...خدا کو قتل کر چکے ہیں اور سیکڑوں کو لوٹ چکے
...پیروں۔ مہنتوں اور سادھوؤں کے ان لرزہ
...سے اندازہ لگایئے کہ مذہب کے پردہ میں
...کچھ ہو رہا ہے۔

...کو لیڈری سے الگ کرنے کی کوشش

...-۴- جولائی۔ یہ یقین کرنے کی وجہ موجود ہے
...کی طرف سے صلح کی تجویزیں حال ہی میں
...کی گئی تھیں اور جن کو برطانیہ نے نامنظور
...ان میں ایک تجویز یہ بھی تھی کہ ریخ لیڈر
...دیٹائر ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ یہ بھی
...پیش کی گئی تھی کہ اُڑاکو بموں کے حملے فوراً
...دیے جائیں گے۔
...فوجیں ۱۹۳۹ء کی سرحد پر واپس آ جائینگے
...کی وہی سرحد قائم کر دی جائیں گی جو لڑائی
...پہلے تھی۔ پوربی حملے کے بارے میں باہمی
...جس میں ہنگری اور رومانیہ کی آزادی بھی شامل ہے۔

صدر روزولٹ اور مسٹر چرچل کا بیان

لندن، ۷- جولائی۔ پریذیڈنٹ ... نے ایک مشترکہ بیان شایع کیا ... کے دوران میں ہٹلر کے ڈبکنی ... شکست ہوئی کہ اس سے پہلے ... ہزاروں اتحادی ہوائی جہاز انگلستان ... پہونچ گئے۔ ان میں سے ایک بھی ... نہیں ڈبو سکی۔ صرف ایک جہاز ڈوبا ... بارے میں یہ شبہہ ہے کہ آیا وہ ڈبکنی کشتی ... یا بارودی سرنگ نے۔ ہمارے جہازوں ... اس صورت میں ہوئی جبکہ بہت بڑی تعداد میں ڈبکنی کشتیوں نے ان کا پیچھا کرنے کی کوشش کی۔

ڈبکنی کشتیاں نہ صرف اتحادی قوموں کے حملوں کو روکنے میں ناکام رہیں۔ بلکہ وہ ہماری رسد و کمک بھی روک نہ سکیں۔

جون میں اتحادی جہازوں کو اتنا کم نقصان پہونچا کہ اس سے پہلے کبھی نہیں پہونچا تھا۔

جرمن قوم خطرہ میں

لندن - ۹ جولائی، جرمن نیوز ایجنسی نے جرمنی کے پروپیگنڈہ وزیر ڈاکٹر گوبلز کی ایک تقریر براڈکاسٹ کی ہے۔ جس میں انھوں نے کہا ہے کہ جرمن قوم خطرہ میں ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ دشمن نے یورپ پر عام حملہ شروع کر دیا ہے۔ ہر آدمی کا فرض ہے کہ دل و جان سے امداد کرے اور اپنا سب کچھ لڑائی میں لگا دے۔

سندھ ... وزارت کو استعفےٰ دینے کا حکم

کراچی ۷- جولائی سندھ پراونشیل مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں آج شام ایک رزولیوشن کے ذریعہ وزارت سندھ سے فوراً مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا گیا۔

رزولیوشن کے ذریعہ وزارت کے خلاف یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ سندھ کے کسانوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے قانونِ زراعت بنانے میں ناکام رہی رزولیوشن میں چند وزیروں کی بدکاریوں کی ایک طویل فہرست پیش کی گئی ہے۔

وزارت اور ورکنگ کمیٹی کے درمیان اختلاف رائے مالیانہ میں اضافہ کرنے اور وزارت کی غذائی پالیسی کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ وزارت میں فوراً ہی کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ ریونیو منسٹر خان بہادر ایم کھوڑو کے خلاف عدم اعتماد کی جو تحریک پیش گئی ہے۔

جاپان اور چین کے تین لاکھ آدمی ہلاک

چنگکنگ - ۸ - جولائی۔ چین کے چیف آف جنرل شاف نے چین کی لڑائی کی آٹھویں سالگرہ کے موقع پر کہا کہ پچھلے سال جاپان کے ۱۷۴۱۶۵- آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے۔ جاپان کے ۳۳۶ ہوائی جہاز برباد کیے گئے۔

حکومت اٹلی پھر روم میں

لندن - ۱۹ - جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ اٹلی کی حکومت پھر روم واپس چلی گئی۔

فرانس میں اتحادی فوج کے ۱۴ ڈویژن

لندن - ۱۲ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس وقت نارمنڈی میں اتحادی فوج کے ۱۴ ڈویژن موجود ہیں ان میں سے چھ برطانیہ کے اور باقی امریکہ اور کینیڈا کے ہیں۔

... کانفرنس کے رویہ سے ... ہندوستانی ڈیلی گیشن کے رویہ سے مجھے بہت مایوسی ہوئی۔ سر شنمکھم چیٹی نے یہ بات واضح کر دی کہ یورپ اور امریکہ کے درمیان جو درآمدی اور برآمدی تجارت بڑھے گی اس سے ایشیائی ملکوں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچے گا۔ یہ فنڈ صرف یوروپین ملکوں اور دکھنی امریکہ کے چند ملکوں کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ جہاں کہ صنعت پہلے ہی بہت ترقی کر چکی ہے۔ اس فنڈ کے ذریعہ ہندوستان وغیرہ ملکوں میں نئی صنعتیں جاری کرنے میں کوئی امداد نہیں ملے گی۔ ہندوستان متوازن تجارت چاہتا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ ہندوستان کو بھی ایسے مواقع حاصل ہوں کہ وہ تیار شدہ مال غیر ملکوں کو بھیج سکے۔ اگر ایشیائی ملکوں کا رہن سہن کا معیار بلند کرنا ہے تو ان میں نئی نئی صنعتوں کو ترقی دینے کی ضرورت ہے محض زراعت سے رہن سہن کا معیار نہیں بڑھ سکتا۔ سر شنمکھم چیٹی نے اس امر کا انکشاف کیا کہ میری تجویز کی مخالفت امریکہ کے ڈیلی گیٹ۔ مسٹر ای اے گولڈن وائیزر نے کی۔

۴۴- قوموں کے نمایندے ایک اسکیم پر غور کر رہے ہیں جس کے ذریعہ آٹھ ارب کا ایک بین الاقوامی فنڈ قائم کیا جائیگا۔ جس میں ہر ایک ممبر کو اپنے کوٹا کا کچھ حصہ اپنی کرنسی میں اور کچھ سونے میں ادا کرنا ہوگا۔ ہر ملک کو جو سونا جمع کرنا ہوگا وہ اپنے کوٹے کا ۲۵ فیصدی یا اپنے سونے کے سرکاری ذخیرہ کا دس فیصدی ہوگا۔ ان میں سے

...سری تجویز بھی نامنظور کر دی

...اور ہائٹ (ڈیلی گیٹ امریکہ) نے یہ واضح ...کے ذریعہ ہر قوم کے لیے خواہ اس کے پاس ...کا کتنا ہی کم شاک ہوگا۔ یہ ممکن ہو گیا ہے کہ وہ فنڈ میں شامل ہو سکے اور اس سے فائدہ اُٹھا سکے۔

اس اسکیم کا خاص پہلو یہ ہوگا کہ ہر ممبر ملک اپنی کرنسی کے ذریعہ فنڈ سے دوسرے ملک کی کرنسی برائے تجارت خرید کر سکے گا۔ اس اسکیم کے مطابق ہر ممبر ۱۲- ماہ کے اندر اپنے کوٹا کا ۲۵ فیصدی تک دوسرے ملکوں کی کرنسی خرید سکیگا۔ اگر کسی ممبر کو دوسرے ساتھیوں کی کرنسی اس سے زیادہ خریدنے کی ضرورت ہوئی تو وہ معاہدہ کرکے خرید سکیگا۔

چین کے ڈیلی گیٹ ڈاکٹر کنگ نے کہا کہ چین میں پہلے چاندی کا سٹنڈرڈ تھا اور اب بھی چین چاندی کے بڑے ذخیرے کا گودام ہے۔ لیکن کانفرنس نے ہر قوم سے سونے میں کوٹا جمع کرنے کو کہا ہے۔ چین وہی مانیٹری سٹنڈرڈ قایم رکھے گا جو دوسری قوموں کا ہے۔ حکومت چین چاندی کی ساتھ نکل اور تانبے کے سکے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جمعہ کو انٹرنیشنل مانیٹری کانفرنس نے مصر کے ڈیلی گیشن کی وہ تجویز نامنظور کر دی جس کے ذریعے انھوں نے تجویز کیا تھا کہ جو سٹرلنگ ہنڈیاں رُکی پڑی ہیں ان کے اجرار کے لیے بین الاقوامی فنڈ میں کوئی مد شامل کر دی جائے مصری ڈیلی گیشن کی تجویز بالکل ایسی تھی جیسی کہ ہندوستان کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔

جو بین الاقوامی فنڈ قایم کیا جائیگا۔ اس کی رقم ۸ ارب ڈالر ہوگی۔ اس میں ہندوستان کو ۴۰ کروڑ ڈالر کی رقم ادا کرنا ہوگی۔

اقوالِ زرّیں

عقلمند آدمی گلاب کے پھول کے مانند ہے جو کانٹوں میں رہتے ہوئے بھی اُن سے الگ ہے۔

پھول کی طرح حسین، معطر، نازک و حساس ہو۔ پتھر کی طرح سرد۔ سخت اور گونگے نہ ہو

ضمیر کی آواز پر چلنے والا کبھی گمراہ نہیں ہوتا۔

زمین کی طرح خاموشی سے پھل دینا سیکھو۔ پن چکی کی طرح شور مچا کر کام نہ کرو۔

زندگی اُمید کے نازک تار پر ہی رقص کرتی رہتی ہے

بُرے آدمی سے نفرت نہ کرو وہ تو رحم کے قابل ہے۔

محبت ایک بحرِ بیکراں ہے۔ دل کشتی ہے۔ روح چپّو اور انسان ملاح ہے۔

ہار اور جیت زندگی کی تصویر کے دو رخ ہیں۔

علم حاصل کرنے کا منشا یہ ہے کہ نیک و بد میں شناخت کریں۔

جہاں تمہاری طاقت تمہارے کام نہ آسکے تو اپنی عبادت اپنے خالق کے حضور میں پیش کیا کرو۔

چرچل گورنمنٹ کو شکست

لندن ۱۱۔جولائی۔ حکومت برطانیہ کو آج ہاؤس آف لارڈ میں ایجوکیشن بل پر غور کرنیکی تجویز کے دوران میں ایک ووٹ سے شکست ہوگئی۔

ماسٹر:۔ آندھی ...

لڑکا:۔ ہوا دوڑ کر ... تو اُسے آندھی کہتے ہیں۔

رام ناتھ:۔ اگر تمھارے پاس آٹھ کیک ہوں اور ان میں سے تین میں لے لوں تو باقی تمھارے پاس کتنے رہے۔

بلدیو:۔ آٹھ

رام ناتھ:۔ وہ کیسے؟

بلدیو:۔ تم ہزار مانگو۔ میں تمھیں کب دیتا ہوں۔

دلدار سنگھ:۔ تم اتنے پریشان کیوں ہو؟

جگدیش:۔ میری ٹوپی گھر پر رہ گئی ہے۔

دلدار سنگھ:۔ اور یہ تمھارے سر پر کیا ہے

جگدیش:۔ اچھے وقت پر یاد دلایا نہیں تو آج ننگے سر ہی سکول جانا پڑتا۔

شیکھر:۔ کیا آپ مجھے دو روپے قرض دے سکتے ہیں؟

اجنبی:۔ لیکن میں آپ کو جانتا تک نہیں۔

شیکھر:۔ جو لوگ مجھے جانتے ہیں وہ مجھے قرض ہی کب دیتے ہیں۔

ماں:۔ شکیلہ! ہمیشہ میٹھی زبان بولا کرو۔

شکیلہ:۔ جی اماں جان، مثلاً پیڑا، لڈو، امرتی

ماں:۔ (بچہ سے) کیا تم نے سنا نہیں۔ ماں کے قدموں میں جنت ہے۔

بچہ:۔ قدموں کے نیچے ہوگی، مگر ہاتھوں میں تو دوزخ ہے۔

ہوا میں پرندوں کی طرح اُڑنیوالے بم

بغیر ہوا بازوں کے اُڑنیوالے جرمن بم بار ہوائی جہازوں نے اس وقت انگلستان میں تباہی برپا کر رکھی ہے۔ وہ درحقیقت ہوائی جہاز نہیں ہیں بلکہ ہوائی جہازوں سے مشابہ ہوا میں پرواز کرنے والے بم ہیں جو خود بخود اُڑ کر جائے مقصود ... وقت معینہ پر پھٹ جاتے ہیں۔ یہ بات غلط ہے کہ ان بموں کو ریڈیو کے ذریعہ اُڑایا جاتا ہے ... یہ ہے کہ یہ آٹومیٹک ... خود بخود حرکت کرنے وا... ہیں جن کا نہ ریڈیو سے تعلق ہے۔ اور نہ کسی دوسری فضائی لہر سے۔

فرانس میں ۵۴ ہزار جرمن قیدی بنالیے

لندن ۲۲۔جولائی۔ نارمنڈی میں برطانوی فوج کے کمانڈر جنرل منٹگمری نے اپنی فوج کے نام ایک پیغام براڈ کاسٹ کیا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ نارمنڈی میں لڑائی بہت خوفناک اور سخت ہو رہی ہے۔ ہماری کامیابی ٹھوس اور قطعی ہے۔ اور جو کچھ ہم نے جیتا ہے اُسپر ہم دشمن کے سخت حملوں کے باوجود ڈٹے ہوئے ہیں۔ ابتک ہم نے ۵۴ ہزار قیدی بنالیے ہیں۔

چین کی حالت بہت نازک ہے

واشنگٹن۔ ۱۱۔جولائی، پریزیڈنٹ روزویلٹ اور وائس پریزیڈنٹ ولیس نے کل دو گھنٹے تک مشورہ کیا اور چین کے بارے میں اہم بات چیت کی۔ مسٹر ولیس حال ہی میں چین کا دورہ کرکے واپس آگئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ چین کی حالت بہت نازک ہے۔

... نے کی طرف دیکھا ... مستانہ لہر کے ساتھ اٹھ رہا تھا ... وہ کیج سے باہر نکلا۔

"کیا آپ ہی یہ ستار بجا رہے تھے"؟

"جی"

"کتنا درد ہے آپ کے نغمے میں"!

اس نے اپنی بڑی بڑی کالی آنکھوں سے ریکھا کو دیکھا ریکھا نظریں ملتے ہی کھو سی گئی، اس کی آواز سن کر ریکھا کو بیخودی کے بھنور میں جھکولے کھاتے کھاتے ہوش سا آیا وہ باتیں کر رہا تھا۔ اس کی رسیلی آواز، اس کا من موہنا انداز بیان ریکھا سنتی رہی اور اس کا دماغ کیفیات میں تیرتا رہا۔

جب ریکھا اور بندو ہال میں داخل ہوئیں اس وقت بجلیاں بجھ چکی تھیں۔ دو ہی نشستیں قطار کے سرے پر خالی رہ گئی تھیں دونوں بیٹھ گئیں، ہوا سے ریکھا کی ساری کا پلو اڑا اور برابر کی کرسی میں اٹک گیا۔ ریکھا کی ساری کا پلو اڑا اور برابر کی کرسی میں اٹک گیا۔ ریکھا جھجکی۔

"میں چھڑا دیتا ہوں"۔

اندھیرے میں ریکھا چونکی اور اس کے دل کو مسرت کا ایک جھٹکا سا محسوس ہوا۔ "آپ! نندن بابو!!"

"اوہ! ریکھا" اس نے کہا

اندھیرے میں دونوں کی آنکھیں ملیں ریکھا پر مدہوشی طاری ہونے لگی۔ اسے فلمی تصویر دھندلے دھبوں کی طرح معلوم ہونے لگی۔ اس کے دماغ میں اس کی تصویر اپنی چمکیلی جھلکیاں دکھا رہی تھی۔ جو اندھیرے میں اپنا من موہنا مکھڑا لیے بیٹھا تھا۔ تصویر ختم ہوئی بندو نے بھی اس کی طرف دیکھا۔ "ارے آپ ہیں"

وہ بولا۔ اوہ! بندو دیوی!!"

"بہت دنوں بعد دیکھا ہے آپ کو۔ کہاں چلے گئے تھے۔

ہاں۔ ایک کام سے گیا ہوا تھا"۔

لجیلی سی مسکراہٹ کے ساتھ بندو نے کہا۔ اس روز سہیلی کے ہاں ستار پر جو نغمہ آپ کا سنا تھا آج تک

... سی ریکھا کی ...

اب سے دو سال پہلے اس کی شادی ہوئی بدنصیب تھی۔ رمیش اس شادی کو ناپسند کرتا ... رات کو مانگ میں سیندور بھرے اپنا تمتماتا ہوا گلابی ... وہ بیٹھی رہی مگر وہ آیا۔ پھر اچانک اس کا انتقال ہو ... سسرال سے چلی آئی۔ ماں باپ پہلے ہی مر چکے تھے ... سی جائداد تھی چھوٹی بہن بندو چچا کے پاس رہتی ... ریکھا نے اسے اپنے پاس بلا لیا۔ اور دونوں بہنیں ... سہنے لگیں۔

اپنی زندگی کی یہ تصویر دیکھتے دیکھتے دفعتاً ... گورا گورا سن موہنا مکھڑا اس کے سامنے آ کھڑا ... کیفیت بھری مخمور آنکھیں اور وہ خوبصورت ہاتھ ... کے تاروں کو زخمے سے چھو کر دل میں اُتر جانے وا... پیدا کر دیتے ہیں۔

وہ تمھارا کون ہے؟ ریکھا نے اپنے دل سے ... کیا۔

دل نے جواب دیا۔ ہم اسے چاہتے ہیں۔ ہم ... پیار آتا ہے۔

اچانک اسے خیال آیا ——— ہاں وہ بات ... ہے تھیں؟ بندو اس کو دیکھ کر لجیا جاتی ہے ... گلابی مکھڑے پر اور بھی زیادہ چمکدار لالی آجاتی ... بندو نندن سے محبت کرتی ہے؟ وہ اس کی ... کا بھائی ہے اپنی سہیلی کے ہاں وہ نندن سے اس کا نغمہ سن چکی ہے۔ اس روز بندو کہہ رہی تھیں کیا دکھ ہے دیدی آجکل تم نڈھال سی ... میں چپ رہی تو اس نے پیار سے مجھے جھنجوڑ کر کہا ... وہ اور بھی پاس آگئی اور بولی۔ کیا دکھ ہے تمھیں

(باقی صفحہ ۶ کالم ایک کے نیچے ملاحظہ کیجیے)

مانٹری کانفرنس نے ہندوستان کی تیسری تجویز بھی نامنظور کردی

برٹین ووڈ - ۱۱ - جولائی - انٹرنیشنل مانٹری کانفرنس نے ہندوستانی ڈیلی گیشن کی یہ تجویز بھی نامنظور کردی کہ ہندوستان میں برطانیہ کی جو سٹرلنگ ہنڈیاں ایک بڑی تعداد میں جمع ہوتی جارہی ہیں - ان کا کچھ حصہ ہی اجراء کے لیے کھولدیا جائے اور ان کے کچھ حصہ کو ہی غیر ملکی ایکسچنج میں تبدیل کرنے کی اجازت دے دی جائے -

برطانیہ امریکہ اور فرانس کے ڈیلی گیشن نے اس تجویز کی مخالفت کی - فرانس کے ڈیلی گیشن نے کہا کہ اگر ہندوستان کو اس کے سٹرلنگ ہنڈیوں کے اجراء کی اجازت دیدی گئی - تو فرانس بھی یہ مطالبہ کرے گا کہ جرمنی میں فرانس کا جو سرمایہ رکا پڑا ہے - اس کو بھی حساب میں لیا جائے - یہ قطعی ناممکن ہے ۔

یو۔پی مسلم لیگ کونسل کے ممبر کے استعفے

لکھنؤ ۱۰ - جولائی - معلوم ہوا ہے کہ نواب اسمٰعیل خان کی درخواست پر اُن اٹھارہ ممبران نے جنھوں نے مسلم لیگ کونسل سے استعفے دیے تھے اپنے استعفے واپس لے لیے ہیں - مسٹر رضوان اللہ نے نواب اسمٰعیل خاں کے رویہ کے خلاف ایک بیان نکالا ہے - جس میں وہ لکھتے ہیں کہ میرے صدر چنے جانے پر کوئی جائز اعتراض نہیں ہوسکتا - کیونکہ نواب صاحب کی درخواست رخصت باقاعدہ منظور ہوجانے کے بعد میں صدر چنا گیا تھا اور نواب صاحب سے جب اپنا جانشین مقرر کرنے کو کہا گیا - تو اوٗھوں نے کہا کہ میں کسی کو مقرر نہیں کرتا - لیگ کونسل خود انتخاب کرے - چنانچہ اس کے بعد میرا انتخاب ہوا - ایسا مجھ پر الزام فضول ہے ۔

... اس کے بدلے میں چاندی دے گا ... یہ بھی تبلایا کہ یہ چاندی ... سکّے ہی بنانے کے کام آئے ...

میونسپل انتخاب میں حصہ لینے کے مسئلہ پر فیصلہ ملتوی

الہ آباد - ۱۰ جولائی - یو - پی کانگریس منیوں کی مرکزی کمیٹی نشست اتوار اور سوموار کو وجے لکشمی پنڈت کے مکان پر ہوا - اسمیں یہ طے کیا گیا کہ ستمبر کے مہینے تک اس بارے میں کوئی قطعی فیصلہ نہ کیا جائے کہ یو - پی کے کانگریس میں میونسپلیٹی کے انتخابات میں حصّہ لیں یا نہ لیں کمیٹی نے یہ رائے ظاہر کی کہ آئندہ اہلیونمیں حالات کا مطالعہ کرنا ضروری ہے ۔



لڑائی اکتوبر تک ختم ہوجائیگی

برسبین ۱۲ - جولائی - اتحادی فوجی لیڈروں کو اُمید ہے کہ لڑائی اس سال حتی کہ اکتوبر تک ختم ہو جائے گی - یہ ہے وہ بیان جو آسٹریلوی اخباروں کے مالک سر کیتھ مرڈوک نے شایع کیا ہے جو حال میں برطانیہ کا مڈل ایسٹ - اٹلی اور امریکہ کا دورہ کرنیکے بعد واپس آئے ہیں - آپ نے کہا کہ جاپان کو ہرانیکے لئے برطانیہ اور امریکی فوجوں کی مشترکہ طاقت کی ضرورت پڑے گی ۔

روس نے اپنا سونے کا اسٹاک بتل[illegible]

برٹین ووڈ (نیو ہمشائر) بین الاقوامی مانٹری کانفرنس [illegible]
[illegible] ہے کہ بین الاقوامی مانٹری کانفرنس کے کل کے اجلاس میں روس [illegible]
[illegible]س مسئلہ پر مقابلہ ہوا وہ یہ تھا کہ ہر ملک سے دریافت کیا گیا تھا کہ وہ یہ بتلا[ئے] [illegible]
جمع ہے اور کتنا سونا اس کے یہاں پیدا ہوتا ہے۔ تاکہ فنڈ کے لیے ہر ملک کا صحیح [illegible]
روس نے اس تجویز کی مخالفت کی اور کہا کہ روس یہ نہیں بتلائیگا کہ اس کے پاس کتنا سونا جمع ہے [illegible]
کتنا سونا روس پیدا کرتا ہے۔ گو یا اس کے پاس اس وقت سونے کا اسٹاک ہے۔ (رائٹر)

روسی فوج [illegible] داخل ہوگئی

لنڈن - ۱۲ - جولائی - روس کی تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ روسی فوج لٹویا میں برابر آگے بڑھ رہی ہے اسکی رفتار بہت تیز ہے۔ جو روسی فوج ڈیونسک کے دکھن پورب میں بڑھ رہی ہے اس نے ۳۲ میل کا فاصلہ ۲ گھنٹہ میں طے کر لیا ہے۔

افسانہ

(بقیہ صفحہ ۴)

میں نے جواب دیا کچھ بھی نہیں" اس نے کہا۔ نہیں دیدی تم چھپا رہی ہو" میں نے اس کا مکھڑا اپنے دونوں ہاتھوں میں لیکر پیار سے کہا۔ میری ننھی بندو"

ریکھا نے سوچا۔ اگر میں بندو کو بتا دوں کہ مجھے کیا تکلیف ہے اور یہ تکلیف کس طرح دور ہو سکتی ہے اور اگر ریکھا خود نندن بابو کی مورتی کو اپنے من مندر میں سنگھاسن پر سجائے بیٹھی ہو تو؟

"ریکھا۔ تم نے مجھے اپنی محبت میں الجھا لیا ہے۔" نندن کہہ رہا تھا۔

نندن — "ریکھا بھرائے ہوئے گلے سے بولی۔ اگر ناگوار گذری ہو میری بات - تو معافی ...

"نندن میں ..... دو دھوا ہوں"

دھیرے دھیرے نندن نے کہا مجھے تمھارے بارے میں سب کچھ معلوم ہے۔ بندو میری بہن کی سہیلی ہے۔ مجھے پہلے ہی سب کچھ معلوم ہو چکا ہے ریکھا۔ میں تم سے ......"

الفاظ اٹک گئے۔ اس کے گلے میں۔ مگر آنکھوں نے الفاظ سے بھی زیادہ واضح طور پر مطلب ادا کر دیا ریکھا نندن کے قدموں میں جھک گئی۔ نندن نے اپنے سڈول بازوؤں میں اسے اٹھا لیا۔

بندو کواڑ کی اوٹ سے ہٹی۔ اس کے ہونٹوں پر ہنسی تھی۔ مگر آنکھوں میں آنسو۔

بندو جھلس سی گئی۔ سوکھا سوکھا چہرہ سوکھے سوکھے بال۔ ریکھا پوچھتی ہے۔ کیا دکھ ہے۔ بندو رانی" بندو جواب میں کہہ دیتی ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ تمھارے ہوتے مجھے کیا دکھ ہو سکتا ہے۔ دیدی!"

بندو بیہوش پڑی تھی۔ ڈاکٹر نے کہا "گہرا صدمہ ہے انھیں شاید کل تک ہوش نہ آئے۔ انجکشن دیے جاتا ہوں، خیال رکھئے۔ ریکھا کو ایسا معلوم ہو رہا تھا گویا وہ پاگل ہو جائے گی۔ رات بیت رہی تھی۔ بندو برابر بیہوش پڑی تھی۔ اس کے چہرے پر ایک بھیانک سکون طاری تھا۔ فضا پر ایک خوفناک خاموشی

فضا پر ایک خوفناک خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ دفعتاً بندو کے ہونٹ پھڑ پھڑائے۔ ریکھا کے چہرے پر [illegible] کی لہر دوڑ گئی۔ بندو کے ہونٹ ہلے "میری سا[illegible] کر دینا۔ میں تمھارا خیال لیے مر جاؤں گی۔"

ریکھا دھیان سے اس کی بات سنتی رہی۔ بندو کہہ رہی تھی — میں بہت خوش ہوں۔ دیدی تم کو چاہتی ہیں اور تم دیدی کو چاہتے ہو۔ میں سکھ [illegible] مر سکوں ..... گی"

ریکھا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس کا دل اس طرح گھٹنے لگا گویا وہ مر جائے گی۔ اس کا جسم سر سے پیر تک کانپ رہا تھا۔

"ریکھا" — نندن نے اسے گرتے گرتے سنبھال لیا تم کیا کہنے کو [illegible] کہو۔ ریکھا! تم کو اچانک یہ کیا ہو گیا؟ ریکھا کا جسم کپکپا رہا تھا [illegible] آنکھیں بند تھیں۔ کیا ہوا ریکھا۔ نندن نے گھبرا کر اس کے [illegible] ہوئے مکھڑے کی طرف دیکھا۔

مگر ریکھا نندن کے سینے پر سر رکھے بے سدھ پڑی رہی "ریکھا اپنے آپ کو سنبھالو"۔ نندن نے کہا۔ "بندو اچھی ہو جائے گی"

ریکھا کے کانوں میں نندن کی آواز آ رہی تھی۔ مگر اس طرح جیسے بہت دور سے کوئی بول رہا ہے۔ اس نے ارمانوں کا جو ہار گوندھا تھا۔ اس کی لڑیاں ٹوٹ چکی تھیں۔ ارمانوں کے پھول ٹوٹی لڑیوں سے مرجھا مرجھا کر گر رہے تھے۔ ریکھا کوشش کے باوجود خود کو سنبھالنے میں ناکام تھی۔ اس نے سمجھ لیا تھا۔ بندو کو بچانے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ وہ خود مٹ جائے۔

تم نے اپنی محنت اور تیمار داری سے بندو کو بچا لیا۔ نندن نے کہا۔

ریکھا کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے پھولوں کی جو کلیاں اس کے ہاتھوں میں تھیں انھیں جھک کر نندن کے چرنوں میں ڈال دیا۔ یہ کیا؟ نندن نے پوچھا۔

"دیوتا کی پوجا"۔ ریکھا نے جواب دیا۔ جائیے ذرا بندو رانی کے پاس بیٹھیے۔ م

[illegible] تو یہ جنگ کے سامان تیار کرتے [illegible]
[illegible]وں نے کارخانوں اور دفتروں میں مدد پہونچائی [illegible]
زیادہ سے زیادہ کام کر [illegible] رہی ہے
[illegible] صرف شہریوں اور ٹیلیفون [illegible]
کا مقابلہ کرنے کے قابل بنا دیا [illegible] سال ہوئے
اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" اور "مارننگ پوسٹ" کے ایک
طبی نامہ نگار نے ایک مضمون شایع کیا تھا جس
[میں] اونھوں نے چائے کی تعریف کرتے [illegible]
[illegible] زیادہ سے زیادہ آرام مل سکتا ہے۔ یہ
[illegible] بالکل صادق آ رہی ہے۔ [illegible]
[illegible]یل میں [illegible]

[illegible] ایک مقررہ وقت پر چائے کیوں پیتے ہیں چائے کی پیالی میں انھیں کیا ملتا ہے۔ اس کا صرف ایک ہی جواب ہو سکتا ہے [illegible] لوگ چائے اس لیے پیتے ہیں کہ ان کے خیال میں چائے ان کی [illegible] کرتی اور انھیں آرام ہو جاتی ہے۔

چائے ہر حالت میں دماغ اور رگوں میں جوشش پیدا کرتی ہے۔ جس سے توجہ دماغ اور ہوشیاری میں بہت جلد اضافہ ہو جاتا ہے اور روحانی نقصان کو دور کرتی ہے۔

ٹائپ رائٹنگ کا امتحان۔ حساب جمع کا امتحان پڑھنے اور گنتی کا امتحان ان تمام کے تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ چائے دماغ اور ہوشیار رہنے اور دماغی کام کرنے والوں میں جوش پیدا کرتی ہے۔ اس کی وجہ سے کوئی نقصان یا پست ہمتی نہیں واقع ہوتی۔ دماغی جوش [illegible] تک برقرار رہتا ہے۔

چائے ہندوستانی جنگی کاموں میں کارخانوں کے اندر کام کرنیوالوں کی مدد کر رہی ہے۔ اس کی توثیق میں حال ہی میں ہندوستان کے اندر ایک جنگی نامہ نگار نے لکھا ہے ہندوستان میں ایک مقام پر ہندوستان کی بڑی جنگی صنعت کا محاذ دیکھنے کا مجھے موقع ملا۔ اس ملک کے [illegible] بہت زیادہ لوگ ملکی پیداوار کے ساتھ جنگی کاموں میں لگے ہوئے ہیں ان کے دیکھنے اور تعریف کرنے کا موقع بھی ملا۔ رات اور دن الگ الگ حصوں میں کام خاموشی اور جلدی کے ساتھ جاری ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ لوگ فتح کے جوش سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان تمام جنگی کاموں میں میں نے خوب غور سے دیکھا کہ چائے بغیر نمایش کئے اہم خدمت انجام دے رہی ہیں۔ کارخانوں کے ہر سیکشن میں چائے خانہ کھلا ہوا ہے۔ ہندوستان میں کام کرنیوالے بہت سویرے سے اپنا کام شروع کر دیتے ہیں۔ اس لیے دس اور گیارہ بجے کے درمیان ایک خواہش چائے کی ہوتی ہے۔ گرم چائے کی پیالی انھیں فرحت بخشتی ہے اور زیادہ تیزی سے کام کرنے کی ہمت پیدا کر دیتی ہے وہ اپنے کام پر لگے رہتے ہیں۔ انھیں چائے پہونچا دی جاتی ہے اور جو لوگ کچھ ناشتہ بھی کرنا چاہتے ہوں تو انھیں بسکٹ یا بیڑی بھی دی جاتی ہے۔ رات کے کام کرنیوالوں کے لیے بھی یہی انتظام ہے۔ مگر رات کو چائے بار بار پی جاتی ہے اور خاص کر آخری رات یا علی الصباح تو زیادہ چائے پی جاتی ہے۔

۴

میرے دیوتا۔ سوچا تھا۔ تمھارے سنگ ایک نئی دنیا بساؤں گی۔ مگر ایشور کو کچھ اور منظور ہے۔ بندو تمھیں چاہتی ہے۔ تم اس کو اپنی رانی بنا لو۔ یہ میری آخری درخواست ہے۔

نندن ریکھا کا یہ خط پڑھ کر دیوانوں کی طرح باہر نکلا بندو گھبرائی ہوئی سے باہر آ رہی تھی۔ اس نے نندن کو دیکھتے ہوئے ایک چیخ مار کر کہا۔ "دیدی!" اور وہ چکرا کر گرنے لگی۔

ریکھا غائب ہو گئی۔ نہ جانے کہاں۔ وہ مٹ گئی یا شاید امر ہو گئی۔

جرمن وزیر کا پر اسرار مشن

لزبن - ۱۲ - جولائی - بوڈا پسٹ کا جرمن وزیر ڈاکٹر اوٹو نان جو پچھلے بدھ کو یہاں کسی نامعلوم مشن پر آیا تھا منگل کو برلن روانہ ہو گیا ہے۔

[illegible] نہیں [illegible] جنگ [illegible] کام [illegible] نہ ہوا تو ہندوستان [illegible] دونوں کے [illegible]ا ہوگا کیونکہ اس جنگ کے بعد دونوں میں سے کوئی بھی معاف کر دینے کے انداز میں نہ ہوگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ انگریزوں میں کچھ لوگ [illegible] ہیں جو اس بات کو محسوس کرتے ہیں اور اس کے لیے قربانیاں کرنے کو تیار ہیں۔ ہماری جانب سے بہت نیک نیتی ہے اور کوئی مایوسی نہیں۔

گاندھی جی کا یہ اعلان کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی منظور کی ہوئی تحریک کو چلانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے سمجھوتہ کے حق میں اخبارات کی طرف سے ایک مکمل ہیل خیال کی جائے گی۔ جو لوگ حب وطن کو سنجیدہ چیز سمجھتے ہیں اُن سے اس سے زیادہ اور کیا امید کی جا سکتی ہے۔

تقریر کے ابتدائی حصہ میں مسٹر دیوداس گاندھی نے حکومت کے اس رویہ پر افسوس ظاہر کیا کہ اس نے لکھنؤ کے اخبار نیشنل ہیرلڈ کو دوبارہ جاری ہونے کی اجازت نہیں دی۔ نیز اس واقعہ کا ذکر کیا کہ سی۔ پی مہتواد اور ناگپور ٹائمز کے اخباروں کے اداروں میں کام کرنے والوں کو اندھا دھند پکڑ لیا گیا ہے۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی کی عارضی رہائی

لکھنؤ - ۱۰ - جولائی - مسٹر رفیع احمد قدوائی سابق وزیر مالیات - یو - پی - بریلی کی جیل سے اتوار کی رات کو دس دن کی پیرول پر رہا ہو گئے ہیں۔ ان کے والد کی طبیعت سخت علیل ہے۔

آل نیوز پیپرس ایڈیٹرز کانفرنس

کراچی - ۱۰ - جولائی - اخبار سندھ آبزرور نے دفتر میں آل انڈیا نیوز پیپرس ایڈیٹرز کانفرنس کی میٹنگ ہوئی جس میں حسب ذیل اصحاب موجود تھے۔

سید عبد اللہ بریلوی (صدر) مسٹر جے۔ این ساہنی اور مسٹر کے۔ ایس سرینواس (سکریٹری)

میسرز آر۔ سی۔ مشوری۔ پی۔ ڈی۔ شرما۔ اے۔ ڈی۔ منی۔ ایچ۔ آر۔ موہنی۔ امرت لال سیٹھ۔ ایم ہیریس۔ اے۔ آر۔ صدیقی۔ تشر کانتی۔ گھوش ودیا بھاسکر۔ دیوداس گاندھی۔ ایم۔ بر ماینہ۔ اے۔ ایس۔ بھارتی۔ اور کے۔ پونیہ۔

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ

۱۵ جولائی، ۱۰ بجے شب میں زیر صدارت جناب محمد حبیب الرحمٰن خاں صاحب اسسٹنٹ کنٹرولر گورنمنٹ آف انڈیا پرچیزڈ پارٹمنٹ کانپور، جناب محمد حبیب اللہ صاحب صدر انجمن، ایگزیکیوٹو آفیسر میونسپل بورڈ کانپور کے بنگلہ پر انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ منعقد ہوا۔ ذیل کی طرحی غزلوں کے علاوہ جناب وحشی کانپوری، جناب خیال حیدری اور جناب انور کانپوری نے اپنے غیر طرح کلام سے سامعین کو محظوظ کیا، آغاز مشاعرہ سے قبل پروفیسر ادیس احمد صاحب ادیب نے مرزا غالب کی مراسلہ نگاری پر ایک دلچسپ مقالہ ارشاد فرمایا اور ادباء کی اس عام رائے سے اختلاف ظاہر کیا کہ مرزا صاحب موصوف اس طرز نگارش کے موجد ہیں، آپ کے خیال میں اولیت کا فخر خواجہ غلام غوث بیخبر کو حاصل ہے جو مرزا صاحب کے پیشرو یا معصر تھے، پروفیسر حامد حسن صاحب قادری کی تحریر کا حوالہ دیتے ہوئے ادیب صاحب نے قادری صاحب کی اس رائے سے اتفاق ظاہر کیا کہ مرزا غالب نے عدیم الفرصتی سے مجبور ہو کر اُردو خطوط نویسی کی آسان روش اختیار کی۔ صدر مشاعرہ مسٹر محمد حبیب الرحمٰن خاں صاحب نے آخر میں شعر و ادب کے متعلق تقریر کرتے ہوئے شعرائے متقدمین، متوسطین و متاخرین میں سے میر و سودا، ذوق و غالب اور اقبال و حسرت کے کلام پر نہایت دلکش پیرایہ میں تبصرہ کیا اور اُردو شاعری میں گل و بلبل، شمع و پروانہ کی حکایات پر جو اعتراضات وارد کئے جاتے ہیں اُنھیں مدلل طریقہ سے مثالیں دے کر رد کیا اور ثابت کیا کہ زبان اُردو کا دامن دامانِ گلفروش ہے اس کے رنگا رنگ پھولوں کی خوشبو میں نزاکت و نرمی بھی ہے اور تیزی و تندی بھی، قوت شامہ حسب استعداد و صلاحیت ہر طرح ان سے متلذذ ہو سکتی ہے، آخر میں جناب صدر نے فرمایا میں پروفیسر ادیب صاحب کے اس خیال سے ہرگز متفق نہیں ہوں کہ مرزا غالب نے اُردو زبان میں خط و کتابت محض اس لئے اختیار کی کہ فارسی زبان میں دماغ سوزی کیساتھ مراسلت کرنے کی انھیں مہلت نہ تھی درانحالیکہ فارسی زبان سے جو طبعی مناسبت اور فطری تعلق مرزا صاحب کو تھا اسکی مہارت و دستگاہ کی دستبرد سے ان کا اُردو کلام بھی محفوظ نہ رہ سکا۔

(اڈیٹر)

(جناب صدر صاحب ڈی، ایس، پی)

کسی سے درد محبت کہا نہیں جاتا
خموش بھی جو میں چاہوں رہا نہیں جاتا
ہزار جان سے صدقے تمہارے کہنے پر
کسی کے درد کا قصہ سنا نہیں جاتا
نہ جانے بیٹھے ہیں کیا کھو کے بزم میں انکی
ہزار چاہتے ہیں پر اُٹھا نہیں جاتا
سمجھ رہے ہیں کہ اچھے تھے ہم اسیری میں
چھٹے ہیں قید سے لیکن اُڑا نہیں جاتا
یہ کیا ہے صدر ذرا تو خدا کا خوف کرو
بتوں کے سامنے سجدہ کیا نہیں جاتا

(جناب سخا صاحب شاہجہانپوری)

خودی کے بعد بھی خوفِ خدا نہیں جاتا
سخا حدود خودی میں رہا نہیں جاتا
نیاز عشق بتا دے وہ کونسی ہے نماز
کہ جس نماز میں سجدہ کیا نہیں جاتا
کہے گی کیفیت بزم خاک پروانہ
زبان شمع سے کچھ بھی کہا نہیں جاتا
مجھے بھی اے مری افتادگی وہاں لے چل
جہاں پہ گر کے کسی سے اُٹھا نہیں جاتا
یہی نہ ہو کہیں اے عشق حد منزل شوق
کہ اس مقام سے آگے بڑھا نہیں جاتا
جہاں سے روح شب غم پلٹ کے آئی ہے
سخا وہاں پہ کوئی دوسرا نہیں جاتا

(جناب نواب قیصر صاحب کانپوری)

زباں رکھتا ہے قیصر کہا نہیں جاتا
جنوں ہوا تو یہ اب سلسلہ نہیں جاتا
ذرا اُر کو میرے قابو میں دل کو آنے دو
تمہارے در سے ابھی تو اُٹھا نہیں جاتا
میں چاہتا ہوں جو کہنا وہ کہہ نہیں سکتا
مگر بغیر کہے بھی رہا نہیں جاتا

(جناب وحشی صاحب ایڈوکیٹ)

سرِ نیاز! ذرا سوچکر یہاں جھکنا
یہ در وہ ہے کہ جہاں سے پھرا نہیں جاتا

(جناب شاکر صاحب ناطقی)

ستم اُٹھاتے ہیں اور آسرا نہیں جاتا
ہمارے دل سے خیالِ وفا نہیں جاتا
کہیں تو کیا کہ زباں سے کہا نہیں جاتا
دل اُن کو دے کے تقاضا کیا نہیں جاتا
زبان دل کی بھلا ترجمان کیسے ہو
کہ دل کا حال زبان سے کہا نہیں جاتا

... کے وزیر اعظم سے روسی سفیر کی اہم ملاقات

[illegible] ۱۵ جولائی۔ انقرہ سے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ چند ہفتے ہوئے ایسا معلوم ہوتا تھا [illegible] دلچسپی نہیں رہی لیکن حال ہی میں روسی حلقوں سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ترکی کیلئے اتحادی [illegible] ابھی گنجایش موجود ہے بشرطیکہ ترکی فوری کارروائی کرے، اس قسم کے ملاپ کا یہ مطلب ہوگا [illegible] شامل ہو جائے اور اتحادیوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے بیان کیا جاتا ہے کہ حال ہی میں روسی سفیر [illegible] کے وزیر اعظم سے ملاقات کی اور روس کا نقطہ نگاہ سمجھایا۔

اطلاع ملی ہے کہ پچھلے چند روز سے ترکی اور اتحادیوں کے درمیان اہم بات چیت ہو رہی ہے۔ انقرہ میں زبردست قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ اس مرتبہ روس بات چیت میں براہ راست حصہ لے رہا ہے، اس سلسلہ میں جو واقعات روشنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں کہ برلن سے ترکی سفیر مسٹر ارا کن حال ہی میں انقرہ پہونچا ہے جہاں وہ اپنی حکومت سے مشورہ کر رہا ہے۔ (۲) اس نے آتے ہی جرمن سفیر ہر فان پاپن سے ملاقات کی، ہر فان پاپن چند روز ہوئے انقرہ پہونچے ہیں (۳) برطانی سفیر ہجسن استنبول سے انقرہ پہونچ گئے ہیں (۴) امریکی سفیر مسٹر لارنس سیٹنن ہارٹ واشنگٹن گئے ہیں جہاں انھوں نے پریذیڈنٹ روز ولٹ سے ملاقات کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اُنھوں نے اہم بات چیت کی (۵) ترکی کی نیشنل اسمبلی کا اجلاس ان دنوں میں ختم ہو جایا کرتا ہے لیکن اس مرتبہ ابھی تک جاری ہے، ابھی یہ نہیں کہا جاتا کہ کب ختم ہوگا۔

ترکی کے وزیر اعظم مسٹر سراج اوغلو نے منگلوار کو پارلیمنٹری گروپ کے روبرو ایک مختصر بیان دیا جس میں کہا کہ ترکی اور اتحادیوں کے درمیان تعلقات بہتر ہو گئے ہیں۔

وصال دوست تو ہے زندگی میں ناممکن
یہ جانتے ہیں مگر آسرا نہیں جاتا
اب ایسا جذب و اثر لیکے کیا کرے کوئی
مرا فسانہ کسی سے سنا نہیں جاتا
ہر اک بہار کا خمیازہ خود اُٹھا بلبل
خزاں کا راز گلوں سے کہا نہیں جاتا

(جناب مولانا ثاقب کانپوری)

اب اُن سے شکوۂ غم بھی کیا نہیں جاتا
کہ رازِ عشق زباں سے کہا نہیں جاتا
نہ کام آئی تسلی بھی تیری فرقت میں
کہ اضطراب دل مبتلا نہیں جاتا
ہیں ایک رنگ میں محفل میں تیری عشق و ہوس
اب امتحانِ وفا بھی لیا نہیں جاتا
میں تیرے پاس محبت کو کیا کروں آخر
کہ مجھ سے نام بھی تیرا لیا نہیں جاتا
کہیں کھلے نہ محبت میں رازِ غم تیرا
کہ مجھ سے چاک گریباں سیا نہیں جاتا
وہاں ہے جراتِ عرضِ نیاز اے ثاقب
جہاں کسی کا بھی شکوہ سنا نہیں جاتا

(جناب سلیم ناطقی صاحب)

خیال یار کو رسوا کیا نہیں جاتا
ہنسی لبوں پہ ہے لیکن ہنسا نہیں جاتا
خموش تھا تو شب و روز کی خموشی تھی
جلا دیا ہے تو جل کر بجھا نہیں جاتا
نہ جانے ایسی کشش کیا ہے بزم دنیا میں
جو بیٹھتا ہے پھر اس سے اُٹھا نہیں جاتا
تلاش یار کا سودا لئے ہوں کیا سر میں
اُدھر چلا ہوں جدھر رہنما نہیں جاتا
گزر رہا ہوں خدا جانے کس کی منزل سے
قدم اُٹھاتا ہوں لیکن چلا نہیں جاتا
سلیم کیا کہوں لذت سوال کی اپنے
جواب سُن کے بھی در سے ہٹا نہیں جاتا

(جناب نواب آثر صاحب کانپوری)

ستم شعار ستم، گو سہا نہیں جاتا
ترے کرم کا مگر آسرا نہیں جاتا
خدا گواہ محبت میں وہ حلاوت ہے
کہ بعد مرگ بھی جس کا مزا نہیں جاتا
مسافرانِ عدم کی خبر ملے کیونکر
کسی کے ساتھ کوئی دوسرا نہیں جاتا
ترے فراق میں پژمردہ دل ہوا ایسا
ہنسی کی بات پہ بھی اب ہنسا نہیں جاتا
نکالی پھانس بھی دل کی تو چٹکیاں لیکر
ترے مزاج سے شوقِ جفا نہیں جاتا

(جناب ندرت صاحب کانپوری)

نہ ہو خلوص تو سجدہ کیا نہیں جاتا
جھکا کے سر ترے در سے اُٹھا نہیں جاتا

(باقی صفحہ ۵ کالم ۳ پر ملاحظہ فرمایئے)

صداقت

ہفتہ وار ... کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۴۴ء | نمبر ۳۰

گاندھی جی نے
سیاسی سمجھوتہ کا فارمولا پیش کر دیا

پنچ گنی میں ۱۳ جولائی کی رات کو مہاتما گاندھی نے اخباری نمایندوں کو دو بیانات اشاعت کیلئے دیئے اور کہا کہ یہ دونوں ان نوٹوں کا مجموعہ ہیں جو ایک انگریز جرنلسٹ سے بحث کے بعد تیار کئے گئے ہیں، ایک بیان تو اس وقت شائع ہونے کیلئے تھا جب ان جرنلسٹ نے دہلی میں وائسرائے ہند سے ملکر انھیں مہاتما گاندھی کے تاثرات بتادے دوسرا بیان جس میں جرنلسٹ اور مہاتما گاندھی کی گفتگو کے نوٹ ہیں وہ ... ایسے شخص سے بحث کیلئے ہے جو یہ جاننا چاہتا ہو کہ مہاتما گاندھی کا ذہن کس طرح کام کر رہا ہے۔ مہاتما جی کے ان بیانوں میں ...

(۱) مہاتما گاندھی کانگریس ورکنگ کمیٹی سے مشورہ کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے (۲) اگر وہ وائسرائے سے ملیں تو وہ یہ کہیں گے کہ میں نے یہ ملاقات کوشش جنگ میں مدد کرنے کیلئے کی ہے نہ کہ خلل ڈالنے کیلئے (۳) سول نافرمانی کرنے کا کوئی خیال نہیں ہے تاریخ اپنے آپ کو نہ دُہرائیگی۔ ملک سنہ ۱۹۴۲ء کے حالات میں واپس نہیں لے جایا جا سکتا۔ پچھلے دو برسوں میں دنیا آگے نکل گئی ہے اور تمام معاملہ پر از سر نو غور کرنا ہوگا (۴) مہاتما جی آج ایسی قومی حکومت سے مطمئن ہو جائیں گے جسے مکمل سول اختیارات حاصل ہوں (۵) اگر قومی حکومت بنی تو مہاتما گاندھی کانگریس کو اس میں شریک ہونے کا مشورہ دیں گے (۶) وائسرائے اور کمانڈر انچیف کو فوج پر مکمل اختیار حاصل ہوگا اور اگر دونوں میں اختلاف ہو تو معاملہ باہمی ٹرسٹ سے طے ہوگا (۷) آزادی کا مل کا یقین دلائے جانیکے بعد مہاتما جی کانگریس کے مشیر کی حیثیت سے کام کرنا چھوڑ دیں گے۔

انگریز جرنلسٹ لکھتا ہے کہ ۴ جولائی کو پنچ گنی میں گاندھی جی سے ملا، میں نے ان سے کہا کہ میرے اخبار کے ایڈیٹر کو یہ فکر ہے کہ ہندوستان کا سیاسی جمود حل ہو جائے میں دہلی گیا اور مایوس لوٹا، میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ مجھے مایوس نہ کریں گے، مان لیجئے کہ وائسرائے ہند سے آپکی ملاقات ہو جائے آپ ان سے کیا کہیں گے۔

گاندھی جی نے فوراً جواب دیا میں ان سے یہ کہونگا کہ میں نے آپ سے یہ ملاقات اتحادیوں کی کوشش جنگ میں مدد دینے کیلئے کی ہے نہ کہ خلل ڈالنے کیلئے لیکن میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں سے ملے بغیر کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ میں ایسا مانتا ہوں کہ اگست کے ریزولیشن کی رو سے مجھکو جو اختیار دیا گیا تھا وہ میری گرفتاری کے ساتھ ختم ہو گیا اور وہ اختیار میری رہائی کے ساتھ عود نہیں کرتا۔ آپکو میرے ذاتی خیالات میں کوئی دلچسپی نہیں لیکن اگر میں ایک نمائندہ کی حیثیت سے بولوں تو دلچسپی پیدا ہو جائے گی۔

میں نے بات کاٹتے ہوئے کہا کہ وائسرائے اور ہر دوسرا شخص آپکے دل کی بات اس لئے معلوم کرنا چاہتا ہے کیونکہ ہندوستان کے عوام پر آپکا اثر ہے۔

اُنھوں نے جواب دیا کہ میں جمہوریت پسند ہوں۔ میں اس سے سوا اس انسٹی ٹیوشن کے ذریعہ اور کسی طرح فائدہ نہیں اُٹھا سکتا جس کے بنانے میں میرا ہاتھ رہا ہے۔

میں نے پھر مداخلت کی اور کہا کہ قبل اس کے کہ وائسرائے ہند آپ کو ورکنگ کمیٹی سے ملاقات کرنے کی اجازت دیں وہ یہ جاننا چاہیں گے کہ آپ ممبروں پر کیا اثر ڈالیں گے۔

مہاتما جی نے کہا کہ تاریخ اپنے آپ کو دُہراتی نہیں ہے سنہ ۱۹۴۲ء میں جو حالات تھے وہ موجود نہیں ہیں، گذشتہ دو سال میں دنیا آگے بڑھ گئی ہے تمام حالات پر از سر نو غور کرنا ہے اس لئے کانگریس ورکنگ کمیٹی سے مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ اپنی گرفتاری کے بعد سے میں نے جو کچھ معلوم کیا ہے اس پر ان کے تاثرات کیا ہیں، مجھے پھر سے وہ سلسلہ جوڑنا ہے جو حکومت نے سنہ ۱۹۴۲ء میں توڑ دیا ہے۔ اس وقت مجھے پہلے بات چیت کرنا تھی اور اس کے ٹوٹ جانے کے بعد اگر مناسب سمجھوں تو سول نافرمانی کرنی تھی۔ میں وائسرائے کے سامنے معاملہ پیش کرنا چاہتا ہوں لیکن میں اسی صورت میں کر سکتا ہوں جب مجھے ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے دل کا حال معلوم ہو جائے۔

لیکن میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ ہم لوگوں میں یہ عام گفتگو ہے کہ وائسرائے ہند ذاتی طور پر چاہے کچھ بھی چاہتے ہوں سیاسی میدان میں اُنھیں کوئی اختیار نہیں ہے۔ مسٹر چرچل کوئی سمجھوتہ نہیں چاہتے۔ اگر مجھے صحیح اطلاع ملی ہے تو وہ مجھے کچل دینا چاہتے ہیں۔ میرے لئے اسکی خوبی اور ان کے لئے قباحت یہ ہے کہ کوئی شخص ایک ستیہ گرہی کو کچل نہیں سکتا کیونکہ وہ ارادی طور پر اپنے جسم کی قربانی پیش کرتا ہے اور اس طرح پر اپنی روح کو آزاد کر لیتا ہے۔

دوسرا بیان

میں مہاتما گاندھی سے ۴ جولائی کو پنچ گنی میں ملا میں نے کہا کہ میرے اخبار کا ایڈیٹر ہندوستان کا سیاسی جمود حل کرنے کیلئے ... ہے ... میں دہلی جاکر مایوس واپس آیا ہوں اُمید کرتا ہوں کہ آپ مجھے مایوس نہ کریں گے، مان لیجئے کہ آپکی ملاقات وائسرائے ہند سے ہو جائے اس وقت لارڈ ویول سے بات چیت کیسے شروع کریں گے؟

اُنھوں نے فوراً جواب دیا کہ میں وائسرائے سے یہ کہوں گا کہ میں یہ ملاقات اتحادیوں کو مدد دینے کیلئے کر رہا ہوں نہ کہ رخنہ اندازی کے لئے اور اسی مقصد کیلئے میں نے کانگریس ورکنگ کمیٹی سے ملاقات کرنے کی اجازت مانگی ہے، میں ایسا محسوس کرتا ہوں کہ مجھے کانگریس کے نام پر کام کرنے کا اختیار نہیں ہے، ستیا گرہ کے مسلمہ اصول کے مطابق جب ایک ستیاگرہی قید ہو جاتا ہے تو اس کے جو اختیارات ہوتے ہیں آپ سے آپ سلب ہو جاتے ہیں اسی لئے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں سے ملاقات کی ضرورت ہے۔

میں نے کہا چونکہ آپ اگست کے ریزولیوشن اور سول نافرمانی کے ہتھیار سے عہد باندھے ہوئے ہیں، اس لئے وائسرائے یہ محسوس کر سکتے ہیں کہ اگر آپ نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں سے ملاقات کی تو کہیں پھر وہ آپ کو کانگریس کے نام پر سول نافرمانی چلانے کا اختیار نہ دیدیں، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب آپ اس انٹرویو کے بعد واپس آئیں گے تو آپ وائسرائے کے سر پر گویا پستول تانے ہوئے یہ کہہ رہے ہوں گے، مانو تو مانو نہیں تو میں سول نافرمانی کرتا ہوں، اس طرح پر صورت حالات اب سے بھی بدتر ہو جائیگی۔

کمیٹی کے ممبروں کو ... کو ... نافرمانی شروع ...

گاندھی جی نے جواب دیا ... آئی تو وہ حالات کا جائزہ لے گی اور اس کے ممبر اسپین اور مجھ سے تبادلہ خیالات کریں گے، میں آپ سے ... سکتا ہوں کہ آج سول نافرمانی ... کوئی خیال نہیں ہے۔ ... ملک کو سنہ ۱۹۴۲ء کی طرح پیچھے نہیں لے جاسکتا تاریخ دُہرائی نہیں جاسکتی۔ اگر کانگریس کے دئے ہوئے اختیار کے بغیر بھی عوام پر اس مفروضہ کی بنیاد پر جو میں رکھتا ہوں میں آج سول نافرمانی شروع کر سکتا ... لیکن ایسا کرنا تو محض حکومت برطانیہ کو پریشان کرنے کیلئے ہوگا۔ یہ میرا مقصد نہیں ہو سکتا لیکن ایسی حالت میں کہ لوگ دکھ میں ہیں کانگریس ورکنگ کمیٹی خاموش نہ بیٹھے گی، مجھے یہ پکا یقین ہے کہ ہم غذا کے معاملہ کو اور عوام کی حالت کو اس وقت تک بہتر نہیں بنا سکتے جب تک طاقت اور ذمہ داری انگریزوں کے ہاتھوں سے ہندوستانیوں کے ہاتھوں میں منتقل نہ ہو۔ اس منتقلی کے بغیر لوگوں کا دکھ درد کم کرنے کیلئے کانگریس مینوں اور دوسروں کی کوششوں کا یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ بالآخر حکومت سے ٹکراؤ ہو جاتا ہے۔ ... نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ حالات جس طرح پر ہیں میں یہ ... نہیں کر سکتا کہ وہ ابھی اختیارات منتقل کر دیں گے، یہ حکومت ... دوران جنگ میں مطالبہ آزادی نہ مانے گی۔

گاندھی جی نے جواب دیا کہ سنہ ۱۹۴۲ء میں جو کچھ مانگا گیا تھا اور آج جو میں مانگ رہا ہوں اس میں فرق ہے۔ آج تو میں ایسی قومی حکومت سے مطمئن ہو جاؤنگا جسے سول انتظامات کے مکمل حقوق حاصل ہوں سنہ ۱۹۴۲ء میں ایسا نہیں تھا۔ ایسی حکومت مرکزی اسمبلی کے منتخب شدہ ممبروں کی چنی ہوئی ہوگی۔ اس کے معنی اختتام جنگ کے بعد ہندوستان کی آزادی کے اعلان کے ہوں گے۔

میں نے خیال کیا کہ یہ پوزیشن سنہ ۱۹۴۲ء سے بہت بہتر ہے اور میں نے سوال کیا کہ کیا فوج کو ریلوے اور بندرگاہوں وغیرہ پر کنٹرول حاصل ہوگا؟

گاندھی جی نے جواب دیا کہ قومی حکومت فوج کو تمام سہولتیں حاصل کر لینے دیگی لیکن کنٹرول تو قومی حکومت کا ہی ہوگا۔ آرڈیننس راج کی جگہ قومی حکومت کا عام انتظام قائم ہو جائے گا۔

میں نے پوچھا کہ کیا وائسرائے رہے گا؟

جواب:۔ ہاں مگر اس کی پوزیشن انگلستان کے بادشاہ جیسی ہوگی۔ ذمہ دار وزیر اسکی رہنمائی کریں گے، تمام صوبوں میں عوام کی حکومت آپ سے آپ قائم ہو جائیگی تاکہ صوبائی اور مرکزی دونوں حکومتیں ہندوستانی عوام کے روبرو ذمہ دار ہوں، جہانتک فوجی نقل و حرکت کا تعلق ہے وائسرائے ہند اور کمانڈر انچیف کو پورا پورا کنٹرول حاصل ہوگا لیکن قومی حکومت کیلئے یہ ممکن ہوگا کہ وہ فوجی معاملوں میں بھی مشورہ دے اور تنقید کرے اس طرح پر ڈیفنس کا محکمہ قومی حکومت کے ہاتھ میں ہوگا جسے ملک کے بچاؤ کے معاملہ میں حقیقی دلچسپی ہوگی اور پالیسی مرتب کرنے میں بہت مدد دے سکیگی۔ اتحادی فوجوں کو سرزمین ہند میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کا حق ہوگا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ بغیر اس کے وہ جاپان کو شکست نہیں دے سکتیں۔

مہاتما جی نے یہ بات واضح کر دی کہ ہندوستان کی سرزمین پر اتحادی فوج کی نقل و حرکت کے اخراجات ہندوستان پر نہ پڑنے چاہئیں۔ گاندھی جی سے جب یہ پوچھا گیا کہ کیا قومی حکومت بن جانے کی صورت میں آپ کانگریس کو اس میں شریک ہونیکا مشورہ دیں گے، گاندھی جی نے اس کا جواب ہاں کہکر دیدیا۔

بس اس کے یہ معنی ہیں کہ اگر قومی حکومت بن گئی تو کانگریس کوشش جنگ میں شریک ہوگی اور مدد دیگی۔ اس وقت آپکی پوزیشن کیا ہوگی؟

مہاتما جی نے جواب دیا میں تو پورا پورا مطمئن ...

چاہے کہ ... فوجی محکمہ ... صورت ... مشورہ دیں کے یہ ...

... گاندھی نے جواب دیا جیسا ... پہلے کہہ چکا ہوں مجھے ایسے معاملوں پر مشورہ نہ دینا ہوگا لیکن فرض کیجئے کہ مجھے مشورہ دینا ہی پڑے تو میں اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ فوجی مطالبہ کو ترجیح دی جائے لیکن اگر فوجی محکمہ یہ چاہے کہ لوگوں کی زندگی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے چاند ماری کی مشق کے لئے کچھ بستیوں کو اُڑا دے تو میں یہ کہوں گا کہ ہاتھ اُٹھائے رکھو۔ بات یہ ہے کہ اگر باہمی اعتماد ہو تو ایسی دشواریاں پیدا ہی نہ ہوں گی۔ اگر پیدا بھی ہوئیں تو آسانی سے اس کا انسداد ہو جائیگا اگر اعتماد ہو تو سمجھوتہ آسانی سے ہو سکتا ہے ہندوستان کی آزادی سے ایشیا والوں اور دوسرے اُن ملکوں میں جن سے نفع حاصل کیا جا رہا ہے اُمید پیدا ہو جائے گی، آج نیگرو کے لئے کوئی اُمید نہیں لیکن ہندوستان کی آزادی اُنھیں پُر امید کر دے گی۔

آخر میں میں نے پوچھا کہ آپ ہندو مسلم اختلافات کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

گاندھی جی نے جواب دیا اگر انگریزوں میں نیک نیتی ہو تو کوئی دشواری پیدا نہ ہوگی۔

آخر میں اُنھوں نے کہا کہ ہم میں سے بہتوں کو یہ یقین ہے کہ وائسرائے ذاتی طور پر کچھ بھی چاہیں سیاسی میدان میں اختیار نہیں حاصل ہے مگر مسٹر چرچل سمجھوتہ نہیں چاہتے اگر ان کے بارے میں صحیح طور پر رپورٹ دیگئی ہے تو وہ مجھے کچل دینا چاہتے ہیں اُنھوں نے اس رپورٹ سے کبھی انکار نہیں کیا، میرے لئے اس کی خوبی اور ان کے لئے قباحت یہ ہے کہ ایک ستیاگرہی کو کوئی بھی کچل نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ ارادی طور پر اپنا جسم قربانی کے لئے پیش کرتا ہے اور اپنی روح کو آزاد کر لیتا ہے۔

اپنے وضاحتی بیان میں گاندھی جی نے کہا کہ برطانی جرنلسٹ سے تمام گفت و شنید کے دوران میں نے برابر اس بات پر زور دیا کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں ذاتی حیثیت سے کہہ رہا ہوں اور جو کچھ میں نے کہا ہے اس میں کانگریس کسی طرح شامل نہیں ہے اُنھوں نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ آج میں کس حد تک کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے خیالات کی نمائندگی کرتا ہوں۔

ہندو مسلم مسئلہ کا ان دونوں بیانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس معاملہ میں میں نے جو کچھ کہا ہے ایک ہندو کی حیثیت سے نہیں کہا ہے میں نے تو تمام بات اس حیثیت سے کہی ہے کہ میں اول بھی ہندوستانی ہوں۔ میرا ہندو پن تو میرا ذاتی چیز ہے۔ ذاتی طور پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں تمام دھرم شامل ہیں اسلئے مجھے ایک ہندو کی حیثیت سے بولنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس طرح پر میں عوام کے ذہن کی پاسداری کرتا ہوں اور عوام مجھے قدرتی احساس کی رو سے جانتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں لیکن میں نے اپنا معاملہ اس پر منحصر نہیں کیا ہے۔

میونسپل بورڈ ...

خط میں لکھا ... دنیا مناسب نہیں ہے۔ اسامی ... کسی خاص آدمی کیلئے تنخواہ مقرر کی جاوے اور ... کسی خاص ... کے کسی کی تنخواہ نہ بڑھائی جاوے۔

میونسپل بورڈ میں نمایندگی

یو۔پی۔ مرچنٹ چیمبر کو گورنمنٹ نے میونسپل بورڈ کانپور میں ایک نشست پہلی بار عطا کی ہے۔ لیکن چیمبر نے ایک زبردست عرضداشت گورنمنٹ کی خدمت میں روانہ کر کے اپر انڈیا چیمبر کامرس کے برابر حقوق کا مطالبہ کیا ہے اور گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ کامرس۔ ٹریڈ اور انڈسٹری کیلئے میونسپل بورڈ میں ۲ نشستیں دیجاویں۔

یو۔پی۔ چیمبر آف کامرس کو میونسپل بورڈ کانپور میں شروع سے دو نشستیں ملی ہوئی تھیں لیکن گورنمنٹ نے اس بار صرف ایک ہی نشست رکھی ہے۔ گورنمنٹ کے پاس چیمبر نے اس فیصلہ کی مخالفت میں ایک میمورنڈم بھیجکر درخواست کی ہے کہ پہلے کی طرح اوسکو دو نشستیں دی جائیں۔

راجیندر منی شاستری سکریٹری لوکل ہندو سنگھ نے مارواڑیوں کی دو نشستیں چھین کر ایک ہندو ایک مسلم کو دینے کے فیصلہ کی سخت مخالفت کی ہے اور لکھا ہے کہ نشستوں کی تقسیم کے معاملہ میں گورنمنٹ نے مسلم نوازی کی پالیسی برتی ہے۔ اور ہندو مارواڑیوں کے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے اور گورنمنٹ سے مارواڑیوں کی نشستیں قایم رکھنے کی اپیل کی ہے۔

ہمارے خیال میں ہندو اور مسلمانوں کے حق نمایندگی کو کاٹ کر مارواڑیوں کو دو نشستیں دیگئی تھیں لیکن جب یہ نمایندگی ختم ہو گئی تو اس وقت اسکی تقسیم صرف ہندؤں پر کیسے ہو سکتی ہے یہ امر شاستری صاحب کے خیال کرنیکا ہے

سٹی مسلم لیگ کی ایگزیکیوٹو کمیٹی کا ایک جلسہ بصدارت مسٹر حسن احمد شاہ منعقد ہوا اور اتفاق رائے سے یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ کانپور میونسپل بورڈ میں ایک اسپیشل سیٹ مسلم مزدوروں کے لیے مقرر کر دی جائے۔

میڈیکل ایسوسی ایشن کانپور نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ میونسپل بورڈ کانپور میں ایک نشست میڈیکل ایسوسی ایشن کو دی جاوے۔

کپڑا کرمچاری منڈل کے سکریٹری نے میونسپل بورڈ میں انڈین فیڈریشن آف لیبر کی نامزدگی پر یو۔پی۔ گورنمنٹ کی تجویز کی مخالفت کی ہے۔ آپکی رائے ہے کہ اسپیشل لیبر حلقہ بنایا جاوے اور اوس کے ذریعہ انتخاب کیا جاوے۔

ہمارے خیال میں مسلم چیمبر۔ ہندوستانی۔ عیسائی۔ عورتیں اور پست اقوام کی نمایندگی کی بورڈ میں ازحد ضرورت ہے۔ اُمید ہے کہ گورنمنٹ انکی نمایندگی کا بھی خیال رکھیگی۔

کستوربا فنڈ کستوربا فنڈ میں اس وقت تک کانپور میں ۳۰۰۱۸۳ روپیہ وصول ہوا ہے۔

کانگریسی لیڈر مسٹر ہار پیلال اگروال۔ پریسیڈنٹ سٹی کانگریس اور پنڈت رام دلال نے مشہور کانگریسی دیگر لکھنؤ جیل سے بلا کسی شرط کے رہا ہو کر کانپور آگئے ہیں۔

مسٹر ہون کانپور کے مشہور بیرسٹر مسٹر اے۔ ہون کو ...

[illegible]

گرفتار ہو گئیں اور ان کے خلاف عدالت میں چوری دھوکہ دہی اور ڈاکہ زنی کا مقدمہ چلا دیا گیا۔

ان ڈاکہ زن پریوں کے علاوہ پچھلے دنوں پنجاب کی پولیس نے کچھ ایسی پریوں کو گرفتار کیا تھا۔ جن کا لطیف مشغلہ جیب تراشی تھا۔ ان جیب تراش پریوں کا قاعدہ یہ تھا کہ ان میں سے ایک پری تو راہگیر کو باتوں میں لگا کر اسے دنیا اور مافیہا سے بے خبر کر دیتی تھی اور دوسری جیب تراش لیتی تھی۔ چنانچہ ان جیب تراش پریوں نے لاہور کے ہزاروں آدمیوں کی جیبوں کا صفایا کر ڈالا۔ آخر میں ایک روز پکڑی گئیں اور عدالت میں ان کا مقدمہ پیش ہوا۔ جس میں ان کو لانبی لانبی سزائیں دیتے ہوئے مجسٹریٹ نے کہا کہ۔

یہ کافر ادا عورتیں مردوں سے زیادہ خطرناک ہیں اس لیے میں ان کو سخت سے سخت سزا دیتا ہوں۔

ان جیب تراش پریوں کا تو یہ خیال ہوگا کہ جس طرح وہ اپنے جمال جہان آرا سے مسحور کر کے ہزاروں بندگان خدا کو لوٹ چکی ہیں۔ اسی طرح وہ اپنی کٹیلی آنکھوں سے اور بے چین کر دینے والی مسکراہٹ سے مجسٹریٹ کو بھی

[illegible]

کہ اب ہندوستان کی پری جمال لڑکیاں اور عورتیں بھی جرائم کے معاملہ میں کسی مہذب ملک کی جرائم پیشہ لڑکیوں سے پیچھے نہیں ہیں۔

ٹوجو نے چیف سٹاف کا عہدہ چھوڑ دیا

واشنگٹن۔ ۱۹۔ جولائی۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جاپان کے وزیر اعظم و وزیر جنگ جنرل ٹوجو نے اپنا چیف آف اسٹاف کا عہدہ چھوڑ دیا ہے۔ اس عہدہ پر اب جنرل یوشیجر وایزہ سابق کمانڈر انچیف کو تعینات کیا گیا ہے۔ اس سال چیف آف اسٹاف کے عہدہ پر یہ دوسری تبدیلی ہے۔

جاپان نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جاپان کے سمندری وزیر ایڈمرل سگتا ز و شیمڈا کو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر کارڈہل کا بیان ہے کہ اگر یہ خبر سچ ہے کہ جنرل ٹوجو چیف آف اسٹاف کے عہدہ سے الگ ہو گئے ہیں تو اس سے یہ نتیجہ نکالا جائیگا کہ جاپان کی فوجی حالت نازک ہو گئی ہے۔

[illegible]

فرخ آباد میں پیدا ہوئیں والد کا نام گوبند پرشاد ہے ایم۔ اے کا امتحان پاس کیا۔

اس وقت الہ آباد میں پرنسپل ہیں۔ شاعری کا شوق بچپن سے تھا۔ ابتداً غزلیں لکھیں۔ رفتہ رفتہ نظموں۔ گیتوں اور مضمون نگاری کی طرف مائل ہو گئیں۔ مہادیوی جی کی کئی کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ نیہار۔ رشمی۔ جا۔ یاما وغیرہ مشہور ہیں۔ ایک مرتبہ شکسپیر یا سے گرانقدر انعام بھی ملا۔ کچھ عرصہ تک رسالہ "چاند" الہ آباد کی ایڈیٹر بھی رہیں۔ دیوی جی کی شاعری بہت بلند خیالات کی حامل ہے۔ جس میں لذت اور چسک بدرجہ اتم موجود ہے۔

(باقی آئندہ)

نیشنلسٹ لیڈر مسٹر عبد اللہ کا بیان

سری نگر ۱۲۔ جولائی۔ مسٹر عبد اللہ نیشنلسٹ کانفرنس کے صدر نے کل ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر جناح مسلمانان ہند کو اس طرح متحد اور ایک نہیں کر سکتے۔ جس طرح کہ ایک خدا ایک پیغمبر اور ایک کتاب ہے۔ یہ چیز کبھی بھی نہیں ہوئی۔ اور مستقبل میں بھی ایسا نہیں ہو سکتا۔ کشمیر کے مسلمان مویشی نہیں ہیں کہ مسٹر جناح جس طرح چاہیں انھیں ہانک لیں۔ مسٹر جناح کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد کشمیر سے چلے جائیں۔ اور اپنا کام برطانوی ہند میں کریں۔

بنگال میں پانسو سیاسی قیدی رہا کیے جائینگے

کلکتہ۔ ۱۸۔ جولائی۔ معاصر ہندوستان سٹینڈرڈ" کو معلوم ہوا ہے کہ پوجا کی چھٹیوں میں بنگال میں ایک بڑی تعداد میں سیاسی قیدی رہا کیے جانے کا امکان ہے۔ خیال ہے کہ تقریباً پانسو قیدی رہا کر دیے جائیں گے۔ اس کے بعد تقریباً ایک ہزار قیدی جیل میں رہ جائیں گے۔ ان میں سزا یافتہ قیدی نیز سکیورٹی قیدی بھی شامل ہونگے قیدیوں کے معاملات پر غور کیا جا رہا ہے۔

برلن۔ جرمن نیوز ایجنسی کا نامہ نگار منڈی سے لکھتا ہے کہ کین اور بائسٹ کے علاقہ میں برطانوی فوج نے ۸ ہزار مربع میل پر قبضہ کر لیا ہے

[illegible]

جہاں پچھلی لڑائی میں بڑے زور کی لڑائی ہوئی تھی۔ روسی فوج کے آگے بڑھنے کے ساتھ پوربی پرشیا میں قلعہ بندیوں کی زبردست تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ عوام کو حکم دیا گیا ہے کہ بچاؤ کے لیے خندقیں کھود لیں۔

وارسا کے بچاؤ کی چھاؤنی برسیٹ لٹوسک کو پچھلے ۲۴ گھنٹے کے اندر خطرہ اور زیادہ بڑھ گیا ہے۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ روسی فوجوں نے کوویل کے علاقہ میں ایک نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ یہ حملہ برسیٹ لٹووسک پر قبضہ کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔ ٹرنوپول سے لیکر کوویل کے علاقہ تک زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمن نیوز ایجنسی نے بتلایا کہ شہر لاؤ کے اوتر میں ۳۵ میل کے فاصلہ پر شہر سیلز میں لڑائی ہو رہی ہے۔ روسی فوج بیالسٹک اور برسیٹ لٹوسک پر برابر بڑھ رہی ہے۔

سرکاری گزٹ

نئی۔ دہلی۔ ۱۷۔ جولائی۔ مسٹر ایس۔ ا۔ ے جواد ڈپٹی پرسنل انفارمیشن افسر ۱۷۔ جولائی سے مسٹر جے نٹراجن کی جگہ عارضی طور پر پرسنل انفارمیشن افسر کے طور پر کام کریں گے۔

[illegible]

کے بارے میں پالیسی طے کرتے وقت اتحادیوں نے اس بات کو دھیان میں رکھا ہے کہ وہ اس امکان کے لیے تیار ہیں کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ جرمنی کے مزدور نازی گورنمنٹ کا تختہ الٹ کر وہاں کمیونسٹ حکومت قائم کریں۔

مسٹر چرچل نے ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ جرمن مجرموں کو محض کمیونسٹ عقیدہ قبول کر کے سزا سے بچنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ برطانیہ کے وزیر خزانہ سر جان اینڈرسن نے آج پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ برطانیہ نے اپنے ساتھیوں سے ملکر ان شرطوں پر غور کیا ہے۔ جو جرمنی سے ہتھیار ڈالتے وقت منوائی جائیں گی۔ اس بارے میں ایک بیان شائع کیا جائیگا لیکن ابھی نہیں جبکہ صلح کی شرطوں پر غور ہو رہا ہے۔

اس نکتہ چینی کے بارے میں کہ ممکن ہے کہ لڑائی ختم ہو جائے ہو جائے اور اتحادیوں نے لڑائی کی شرطیں تیار بھی نہ کی ہوں۔ مسٹر ایڈن نے کہا "فتح اتنی جلد حاصل نہیں ہو سکتی اور جب فتح حاصل ہو گی۔ ہم ان تجویزوں کے ساتھ تیار ہوں گے۔ جب مسٹر بیون دیبرا نے دریافت کیا کہ ہاؤس کو صلح کی شرطیں کب بتلائی جائیں گی۔ مسٹر ایڈن نے جواب دیا کہ اس وقت نہیں۔ اس وقت ان شرطوں کا بتلانا مناسب نہیں ہے۔

... کو سیری بنا دیتی ہے۔

اگر تمھیں اپنی زندگی عزیز ہے تو وقت کو بیفائدہ ضائع نہ کرو۔ کیونکہ زندگی وقت سے بنتی ہے۔

مصیبتیں سچی خوشیوں کا پیش خیمہ ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو دکھ اور مصیبت کو صبر شکر اور ہنسی خوشی سے بسر کرتے ہیں۔

... بڑی مشکل سے ختم ہونیوالا دشمن ہے اور اس کا بہتر ... خاموشی ہے۔

خوشی جلد ہی غمی میں تبدیل ... جاتی ہے۔ اس واسطے بے علموں کی طرح خوشی کے پیچھے ... دوڑو۔

جو شخص تمھارے ساتھ سختی کرے اس کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ وہ تمھارا برتاؤ دیکھکر تمھارا غلام ہو جائے گا۔

علم ایسا لعل بے بہا ہے کہ جسکی قدر و قیمت دنیا کی کسی اور شے سے نہیں ہوسکتی۔ وہ ایک دولت لازوال اور فانی اشیاء کو قبول کریں تو اس سے بڑھکر اور کون سا خسارہ ہوسکتا ہے۔

راولپنڈی ۱۸ جولائی۔ مسٹر جناح سرینگر سے واپس ہوتے ہوئے ایک روز یہاں قیام فرمائیں گے۔

... سے چھوٹے ... ہوگئے ہیں جو تمھارے بدن پر درست آئیں گے۔

اسپر چھوٹا لڑکا کہنے لگا۔

میرے پاس جوتی بھی نہیں ہے،

ماں نے جواب میں کہا،

بڑے بھائی کی جوتی بھی اب تمھارے کام آسکتی ہے

اب تو چھوٹے لڑکے نے غصہ سے کہا۔

اماں جان بڑے بھائی کے پرانے کپڑے اور پرانے جوتے مجھے دیتی ہو۔ جب بڑے بھائی کی نئی شادی ہوگی تو کیا ان کی پرانی بیوی بھی مجھے ہی ملے گی۔

انسپکٹر مدارس نے ایک شخص سے کہا۔

"تم اپنے لڑکوں کو اسکول میں کیوں نہیں بھیجتے کیا تم پڑھانا نہیں چاہتے"

اس نے جواب دیا:۔

"... تو پڑھانے کی ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ پڑھنے والے فلم ایجاد ہو گئے ہیں۔

وزارت سندھ کے خلاف عدم اعتماد

کراچی ۱۵ جولائی۔ شیخ عبدالمجید صاحب نے نوٹس دیا ہے کہ وہ سندھ اسمبلی کے آیندہ جلسہ میں موجودہ وزارت کے خلاف بے اعتمادی کی تجویز پیش کریں گے۔ مسٹر محمود عثمان موصوف نے نوٹس دیا ہے۔ کہ وہ خان بہادر کھوڑو کے خلاف بے اعتمادی کی تجویز پیش کریں گے

پراس کی ... ہوا اور ... اس سہل طریقہ کو ... تک انسان کو یہ قدرت حاصل نہیں ہوئی ہے کہ مردہ کی پتلی پر آجانے والی کسی تصویر کو حاصل کرسکے اور یہ خیال محض گمان پر مبنی ہے۔

... کیمرہ اور کیمرہ کی آنکھ دونوں ایک طرح ... کام کرتے ہیں مگر یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ مرتے وقت بہت ... لوگ اپنی آنکھیں بند کر پاتے ہیں۔ اگر کیمرہ کی آنکھ کو زیادہ ... دیر تک کھلا ... جائے تو اسقدر روشنی فلم پر آجاتی ہے کہ تصویر ... نہیں جاسکتی۔ اسی طرح مردہ کی آنکھ بھی شاذونادر ہی اسقدر جلد بند ہوسکتی ہے کہ فلم کے کیمرہ کی مانند اور ایکسپوز نہ ہو۔ چونکہ ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے اس لیے تصویر اگر پتلی پر آتی بھی ہے تو معدوم ہو جاتی ہے۔

سر اسٹیفورڈ کرپس

لندن ۱۷ جولائی۔ سر سٹیفورڈ کرپس کی صاحبزادی ... نے ... کریس سے ... کے نمایندے سے بات چیت کی ... اس میں موصوفہ نے گاندھی جی کی تجویزوں پر اپنے والد کے ... خیالات بیان کئے۔ اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ سر کرپس کو گاندھی جی کی اسکیم میں بہت دلچسپی ہے۔ کیونکہ اس میں مسلمان اور برطانیہ دونوں کے ساتھ انصاف کیا گیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ بالآخر اس سے ہندوستان میں سمجھوتہ کی صورت نکل آئے گی۔ انھوں نے اس بات کی قدر کی کہ مسلمانوں سے گاندھی جی کے سلوک میں خلوص اور صفائی ہے۔

"رجنی" ... رجنی نے کمرے سے باہر ... پربھا کی ... بڑھتے ہوئے کہا۔

پربھا نے رجنی کو اس طرح سر سے پیر تک مسکرا کر دیکھا گویا اس مسکراہٹ کے پیچھے کوئی راز چھپا ہوا ہے بولی۔ کچھ کھلوانے کا وعدہ کرو تو ایک چیز دیں۔"

رجنی نے پوچھا "کیا"

پربھا پھر اسی طرح شرارت بھری مسکراہٹ سے مسکرائی۔

وہ ہیں نا آپ کے ــــ پربھا نے کہنا شروع کیا رجنی کے گالوں پر لالی دوڑ گئی۔ چھ مہینے ہوئے اس کی بات قرار پائی تھی۔ "ان کی" تصویر اس نے دیکھی تھی اور اس کی تصویر کی بھولی بھولی صورت کو اپنا دل دے بیٹھی تھی۔

پربھا جب اس کو چھیڑتی تھی۔ تو وہ لاج کے مارے زمین سے نظریں اوپر اوٹھا نہ سکتی تھی۔ مگر اپنے کمرے میں وہ ان کی تصویر کو پہروں دیکھا کرتی تھی۔

پربھا کہہ رہی تھی۔ بس ان ہی کی بات ہے۔"

رجنی شرم کے مارے زمین میں گڑی جا رہی تھی۔

پربھا نے کہا۔ جبتک تم اپنی زبان سے نہ کہوگی کہ کیا بات ہے اس وقت تک میں ہرگز نہ بتاؤں گی۔"

پربھا کے گال تمتما رہے تھے۔ اور دل دھک دھک کر رہا تھا۔ ان کا ذکر آتے ہی اس کی یہ کیفیت ہوجایا کرتی تھی۔

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ پوچھے۔ ان کی کیا بات ہے بھابھی جلدی سنادو۔

مگر لاج شرم سے اس کی زبان نہ کھلتی تھی پربھا نے کہا۔ اچھا تو تم ان کی باتوں کی بات معلوم نہیں کرنا چاہتیں۔ لو تو "میں جارہی ہوں"

شرارت سے مسکراتے ہوئے پربھا نے آگے قدم بڑھایا تو رجنی نے لپک کر اس کی بانہہ پکڑلی۔

پربھا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اوہو۔ ان کی بات جاننے کا اتنا شوق ہے۔ مگر دیوی جی منہ سے نہیں کہتیں۔

یہ کہتے ہوئے اس نے ایک لفافہ رجنی کی طرف بڑھادیا۔ "لو یہ انھوں نے تم کو بھیجا ہے"

رجنی نے لفافے کو دیکھا۔ بڑے خوبصورت خط میں اس کا نام لکھا تھا۔ لفافہ پر سے اوٹھ کر اس کی نگاہ بھابھی کے چہرے پر پڑی۔

پربھا نے ہنستے ہوئے کہا۔ دیکھتی کیا ہو۔ تمھارے ان کا خط ہے۔ تمھارے نام ہے"

پربھا کا دل زور زور سے دھک دھک کر رہا تھا اس کا جی چاہا ان کے پیارے پیارے خط کو لیلوں۔ سینے سے لگالوں خوب پیار کروں۔

مگر حجاب مانع آیا۔ وہ اپنا تمتمایا ہوا مکھڑا لئے ہوئے وہاں سے بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی آئی۔

سو کر اٹھی تو دیکھا ان کا خط اس کے سینے پر رکھا ہوا ہے۔ بڑی لاج سی محسوس ہوئی۔ پھر اس نے ادھر اُدھر دیکھا کہ باہر صحن میں سے کوئی دیکھ تو نہیں رہا۔ یہ بھابھی کی شرارت ہے۔ شاید دروازے کی اوٹ میں چھپی کھڑی ہوں، اور دیکھ رہی ہوں۔ کہ وہ اس خط کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے۔

رجنی نے اٹھ کر کمرے کے کواڑ بند کر دیے اور ان کے خط کو دونوں ہاتھوں سے خوب بھینچ کر سینے سے لگایا۔ کئی منٹ تک وہ اس خط کو سینے سے لگائے بیٹھی رہی۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا گویا دل میں ٹھنڈک

تصویر نکالی ترشا ہوا ... چھاتی سے ... لگی۔

دفعتاً اسے خیال آیا۔ ... میں ... نے کانپتی ہوئی نقرئی انگلیوں سے خط کھولا۔

"میں جانتا ہوں۔ یہ خط پاکر آپ کو حیرت ضرور ہوگی۔ ایک غیر شادی شدہ شریف لڑکی کو بے شک اس قسم کا خط ملنے پر حیرت ہونی چاہیئے۔ لیکن ہمارا بیاہ طے پاچکا ہے اب ہم ایک دوسرے کے ہیں۔ آپ کی تصویر دیکھنے کے ہیں۔ آپ کی تصویر دیکھنے کے بعد سے میں ہر وقت آپ کے بھولے بھولے منموہن مکھڑے کی اپنے من مندر میں پوجا کرتا رہتا ہوں اگر ملن سے پہلے آپ اور ہم ایک دوسرے کو زیادہ اچھی طرح سمجھ لیں تو زندگی بڑے سکھ سے کٹے گی۔ اس کے لیے میں نے یہ طریقہ نکالا ہے کہ آپ کو کبھی کبھی خط لکھ دیا کروں۔

بہت ہی مختصر سا خط تھا۔ مگر ایک ایک لفظ سے رجنی کو ایسا محسوس ہو رہا تھا گویا پریم کا امرت اس کے کانوں میں گر کر دل تک بہا چلا جا رہا ہے۔ ان کی تصویر اس کے سامنے تھی۔ یہ معلوم ہو رہا تھا گویا انھوں نے خط نہیں لکھا بلکہ اپنے ان گلابی ہونٹوں سے یہ میٹھے میٹھے لفظ بول رہے ہیں۔

دل نے کہا۔ "اس خط کا جواب دینا چاہیئے"

حیا بولی۔ کیا یہ مناسب ہے۔

دل نے مچلکر کہا۔ ان سے کاہے کی حیا۔ جواب دو ضرور رات کو کمرہ بند کرکے پڑھنے لکھنے کے بہانہ سے رجنی ان کے خط کا جواب لکھنے بیٹھی۔ ایک کاغذ پر اس نے لکھا۔ میرے دیوتا۔ مگر آگے کچھ سمجھ ہی میں نہ آیا کہ کیا لکھے۔ کئی فقرے بطور تمہید لکھے۔ مگر پھر ان کو کاٹ دیا اور کاغذ پھاڑ ڈالے۔

آخر دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ اس نے اپنے جذبات کو کاغذ پر منتقل کرنا شروع کر دیا۔ چند فقرے لکھتی اور مسکرا کر ان کی تصویر کو دیکھتی اور خود ہی شرما کر نظریں پھیر لیتی۔

صبح کو کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اس نے اپنے خط کے گلابی ورق کو ایک لفافے میں رکھ کر بے قابو ہوتے ہوئے دل کو سنبھالتے ہوئے لفافہ پر پتہ لکھا اور اس نے جلدی سے کتابوں کے نیچے چھپا دیا۔

خط نوکر کے ہاتھ لیٹر بکس میں ڈلوا دینے کے بعد بھی بڑی دیر تک اس کے دل دھڑ دھڑ کر رہی کہ خبر نہیں میں نے مناسب جواب لکھا یا نہیں۔ بھابی سے صلاح لے لیتی یا جواب لکھ کر انھیں دکھا لیتی۔ مگر پھر یہ اندیشہ تھا کہ وہ ہنسی اُڑائینگی۔

خط کو گئے پانچواں دن تھا۔ رجنی بڑی بیتابی سے ان کے خط کا انتظار کر رہی تھی۔ کسی نے باہر سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ چند منٹ بعد نوکر تار لیے ہوئے آیا۔ تار کھولا گیا۔ رجنی نے پڑھا۔ اس کی آنکھوں تلے اندھیرا آگیا اور وہ چکرا کر گر پڑی۔

سارے گھر پر ایک افسردگی سی طاری ہوگئی۔ بیٹی کے دولہا کو ایک اچانک حادثہ پیش آگیا ہے۔ چوٹ بڑی سخت آگئی ہے۔ بری طرح زخمی ہوئے ہیں۔

رجنی کی حالت بیماروں سے بدتر ہوگئی۔ اس نے اپنے تکیے کے نیچے ان کی تصویر چھپا رکھی تھی۔ جب تنہا ہوتی اس تصویر کو نکال کر اپنے دبلے دبلے سنہری ہاتھوں میں تھام لیتی اور انھیں دیکھ کر اس کی نرگسی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آتے۔

ایک خیال رہ رہ کر اس کے دل میں پیدا ہوتا تھا۔

(باقی صفحہ ۶ کالم ۲ پر ملاحظہ کیجئے)



(جناب پادری شوق صاحب)

شکست تو یہ پیہ برہم ہوا نہیں جاتا
تری گرہ کا تو کچھ زاہدا نہیں جاتا
بہا کے اشک یہ کہتی ہے عندلیب اسیر
چمن کے بعد قفس میں رہا نہیں جاتا
یہ عاشقوں ہی کا دم ہے کہ مر کے جیتے ہیں
یہ کام اور کسی سے کیا نہیں جاتا
خدا کے خاص ہی بندے شہید ناز ہوئے
کہ ہر بشر سے سر اپنا دیا نہیں جاتا

* لبیریا ۵ لاکھ ڈالر۔

متعدد ملکوں نے اپنی حکومتوں کے روپیہ کو ابھی محفوظ رکھا ہے جس میں فرانس بھی شامل ہے ۔ اس کے ڈیلی گیٹوں کا خیال ہے کہ فرانس کا کوٹا زیادہ ہونا چاہیئے ۔

فرانس کے علاوہ چین ۔ مصر ۔ ہندوستان ۔ نیوزی لینڈ ۔ یونان ۔ ایران اور ہالینڈ بھی ہیں ۔ جنہوں نے ابھی اپنی حکومت کا روپیہ محفوظ رکھا ہے ۔

گاندھی جی کا تازہ بیان

پنچ گانی ۔ ۱۵ ۔ جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ آزاد ہندوستان کے مقصد پر ایک دوستانہ گفتگو کے دوران میں مہاتما جی نے کہا ہے کہ میں ایک مقصد کو حاصل کرنے کے لیے زندہ ہوں اور اگر میں تباہ ہوگیا تو میری تباہی بھی اسی مقصد کے حصول کے لیے ہوگی ۔

معلوم ہوا ہے کہ ایک رپورٹر نے مہاتما گاندھی سے کہا کہ یہ بہت ممکن ہے کہ جنگ کے دوران ملک معظم کی حکومت ہندوستان کو اختیارات تفویض کرنے کے متعلق کسی تجویز پر غور کرنے کے لیے آمادہ نہ ہو ۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ مہاتما گاندھی کے پیش کردہ اصولوں کو اس وجہ سے قبول نہ کریں کہ ان اصولوں کے ماتحت مرکز میں قومی حکومت کے قیام کے ساتھ ہندو قوت منظم ہوسکتی ہے گاندھی جی نے اس کے جواب میں کہا کہ اگر مسٹر جناح کوئی تجویز منظور نہ کریں گے ۔ تو میں خود کو بہت بدقسمت خیال کروں گا ۔ اور ایسی حالت میں یہ بات ثابت ہوجائیگی کہ حکومت برطانیہ اور مسٹر جناح اس حالت میں ہندوستان کو آزاد کرنا پسند نہیں کرتے اور نہیں چاہتے ۔ کہ آزادی اور جمہوریت کی اس جنگ میں ہندوستان بھی ثمرات فتح میں شریک ہوسکے ۔

گاندھی جی نے کہا کہ میں بطور خود محسوس کرتا ہوں کہ مسٹر جناح خود ہندوستان کی آزادی کیلیے سد راہ نہیں ہونا چاہتے ۔ لیکن حکومت برطانیہ جو کہ ہندوستان کو آزادی دینا نہیں چاہتی مسٹر جناح کو آزادی کی راہ میں سد راہ ظاہر کرتی اور بنا رہی ہے ۔

ہندوستان کو بین الاقوامی فنڈ میں سوا ارب روپیہ دینا ہوگا

بریٹن وڈ ۔ ۱۶ ۔ جولائی ۔ بین الاقوامی مانیٹری کانفرنس میں سب سے زیادہ متنازعہ مسئلہ کے بارے میں اتفاق رائے سے فیصلہ ہوگیا ہے ۔ یعنی کون ملک فنڈ میں کتنی رقم دیگا ۔ اس کے بارے میں معاملہ طے ہوگیا ہے ۔ فنڈ کی کل رقم ۸ ارب اسی کروڑ ڈالر رکھی گئی ہے ۔ فنڈ جس طریقہ پر جمع ہوگا وہ حسب ذیل ہے ۔

امریکہ ۲ ارب پچہتر لاکھ ڈالر ۔ برطانیہ ایک ارب بیس کروڑ ڈالر ۔ روس ایک ارب بیس کروڑ ڈالر ۔ چین ۵۵ کروڑ ڈالر ۔ فرانس ۴۵ کروڑ ڈالر ۔ ہندوستان چالیس کروڑ ڈالر ۔ کینیڈا اٹھائیس کروڑ ڈالر ۔ ہالینڈ ۲۷½ کروڑ ڈالر ۔ بلجیم ۲۲½ کروڑ ڈالر ۔ آسٹریلیا ۲۰ کروڑ ڈالر ۔ دکھنی افریقہ دس کروڑ ڈالر ۔ مصر ۴½ کروڑ ڈالر ۔ یونان چار کروڑ ڈالر ۔ ایران ۲½ کروڑ ڈالر ۔ عراق اسی لاکھ ڈالر جبش ساٹھ لاکھ ڈالر ۔ آئس لینڈ دس لاکھ ڈالر ۔

نواب بہادر یار جنگ کے جانشین

ناگپور۔ ۱۶۔ جولائی۔ ریاستی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے آج بڑودہ کے مسٹر پٹھان رسول خاں کو بجائے نواب بہادر یار جنگ مرحوم کے اپنا قائمقام پریسیڈنٹ منتخب کیا ہے۔

[illegible]

رجنی کو یاد کرتے ہیں۔ کل تار میں بھی یہی لکھا تھا۔ آج خط ہو بچا ہے تو اس میں بھی یہی لکھا ہے کہ جب ہوش میں آتے ہیں۔ یہی پوچھتے ہیں۔ میری رجنی نہیں آئیں جب جواب دیا جاتا ہے کہ وہ تو نہیں آئیں تو ان کے چہرے پر افسردگی پھیل جاتی ہے۔"

پربھا ذرا رکی۔ پھر کہا۔ "اگر آپ اجازت دیں تو رجنی کو وہاں ——

مجھے احساس ہے کہ تمہارے دل میں کیا خیال ہے لیکن رجنی کا وہاں جانا اس لیے مضر ثابت ہو سکتا ہے۔"

رجنی کی آنکھوں سے پتاجی کی رائے سن کر آنسو برسنے لگے۔ اس نے غصہ میں بھر کر پربھا سے کہا۔ بھابھی میرا بیاہ ہوگا تو انھیں سے ہوگا ورنہ ......

راجندر [illegible] ٹالی۔ آنکھیں کھولیں۔ حیرت سے بولا "یہ کیا! کیا میں خواب دیکھ [illegible]

راجندر کی بہن نے کہا۔ نہیں نہیں [illegible] دیوی ہیں۔"

رجنی کی آنکھوں سے ڈبڈبائے ہوئے تھے۔ راجندر نے کہا۔ آپ روتی کیوں ہیں۔ میں اب اچھا ہو جاؤنگا۔

وہ بڑی دیر تک رجنی کو ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا۔ رجنی کی نگاہیں زمین کی طرف تھیں ایک دو دفعہ اس نے نظریں اوٹھائیں۔ مگر راجندر کی نظروں سے ملتے ہی شرما کر پھر نیچی کرلیں۔ اس کے دل میں امید کی روشنی پھیلتی جا رہی تھی۔ اور ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ گویا دل دھک دھک کرکے چپکے سے اس کے کان میں کہہ رہا ہے۔"

"وہ بچ جائیں گے اب وہ ضرور بچ جائیں گے۔"

ڈاکٹر مریض سے مایوس ہو چکا تھا۔ کیونکہ دل کی حرکت دھیمی پڑتی جا رہی تھی۔ مگر شام کو مریض کا معاینہ کرنیکے بعد اس نے حیرت سے راجندر کے پتا کی طرف دیکھا اور کہا۔ "مریض بچ گیا!" صبح اس وقت تک اس کے دل کی حرکت کافی تیز ہو گئی ہے۔ آخر یہ کیا بات ہے؟"

رجنی نے ڈاکٹر کی بات سنی تو مسکرا کر خود سے کہا۔ "رجنی وہ بچ گئے۔ دیوتا اپنی پجارن کے درشنوں سے جی گئے۔"

واشنگٹن۔ ۱۵۔ جولائی۔ لڑائی شروع ہونے سے ابتک امریکہ کی فوج کے ڈھائی لاکھ سپاہی کام آچکے ہیں۔

[illegible]

پر دشمن کا صفایا کر [illegible] کین کے بالمقابل دریائے اورن کے دکھن میں واسوبیس کے شہر پر قبضہ کرلیا۔ یہاں [illegible] کی لڑائی ہو رہی [illegible] پر بڑھنے کے [illegible] علاقہ میں بہت زبردست ہوائی طاقت جمع کرلی تھی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ آر۔ اے۔ ایف۔ بمبار کمان نے میدان جنگ میں جرمن فوج کے خلاف ایک ہزار کاسٹر اور ہیلی فیکس جہاز بھیجے اور اتحادی ہوائی کمانڈر انچیف مارشل سر ٹرافورڈ لے لاری خود میدان میں اپنی فوجوں کا حملہ دیکھنے کے لیے گیے۔ دریائے اورن کو پار کرنے کے بعد اتحادی فوج اب میدان میں ہو نکلی ہے جہاں اتحادی ٹینک لڑائی میں حصہ لے سکتے ہیں۔

اس علاقہ میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ یہاں رومیل کا سب سے مضبوط مورچہ ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہاں بہترین جرمن فوج جمع ہے۔ اس مور[illegible] پر ۹ سے لیکر ۱۲ جرمن ڈویژن جمع ہیں [illegible]س سے زیادہ تر سٹارم ٹروپ ہیں۔ امریکی فوجوں [illegible] سان لو پر قبضہ کرلیا ہے۔ جرمن فوجیں پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ سان لو کے علاقہ میں جرمن فوجیں تقریباً دو میل پیچھے ہٹ گئی ہیں۔

سر کرپس کی تجویز اور مہاتما گاندھی کی اسکیم

گاندھی جی کا بیان

پنچ گنی۔ ۱۶۔ جولائی۔ مہاتما گاندھی نے کل یونائٹڈ پریس آف انڈیا کے نامہ نگار خصوصی کو خاص انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ میری اسکیم میں یہ منصوبہ ہے کہ ہندوستان کی مکمل آزادی عملاً فوری طور پر تسلیم کرلی جائے۔ البتہ اتحادی نقل و حرکت کے لیے دوران جنگ اس کی حد بندیاں ہوں جہاں تک میں کرپس کی تجویزوں کو سمجھا ہوں وہ زمانہ حال کے مقابلہ میں زیادہ تر مستقبل کے متعلق ہیں۔ مہاتما جی نے یہ بات اس نمایندے کے اس سوال کرنے پر کہی کہ نیوز کرانیکل کو آپ نے جو انٹرویو دیا ہے اور کرپس کی تجاویز میں کیا فرق ہے۔ مہاتما جی نے فرمایا کہ ایک فرق یہ بھی ہے کہ کرپس کی تجویز کے معنی ہندوستان کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے ہیں اور ہندوستانی ریاستیں قائم ہوکر وسیع پیمانہ پر تفرقہ اندازی کے عنصر کا کام کریگا۔ برطانی مدبروں نے جو رائے ظاہر کی ہے کہ گاندھی جی اسکیم کرپس کی اسکیم سے بہت ملتی جلتی ہے یا یہ کہ میری اسکیم میں اور لارڈ ویول (سر کرپس) کی تجویز میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس کے بارے میں گاندھی جی نے کہا کہ اگر ایسا ہے تب تو میری تجویزیں اور بھی قابل قبول ہیں۔

ڈیڑھ لاکھ روپیہ نقد اور اراضی

لاہور۔ ۱۲۔ جولائی۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے حکومت ہند کی منظوری سے سر سکندر حیات خاں کی خدمات کے صلہ میں ان کے لواحقین کو ڈیڑھ لاکھ روپیہ اور ۲۵ مربع اراضی بطور انعام دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن بعض حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ سر سکندر حیات کی خدمات کے پیش نظر یہ صلہ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حکومت ہند نے مرحوم سر محمد شفیع کے جن کے مقابلہ میں سر سکندر حیات کی خدمات کہیں زیادہ ہیں اور جنھیں پنجاب میں برطانوی راج کی جڑیں مضبوط کرنے کا فخر حاصل ہے لواحقین کو ان کے خدمات کے بدلہ میں تین لاکھ روپیہ دیا تھا۔ اور بہت بڑی رقم ادا کرکے ان کی اراضی بھی واگزار کرائی تھی۔

لندن۔ ۱۵۔ جولائی۔ معاصر اسٹیٹسمین کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس خبر کی تصدیق ہوگئی ہے کہ فروری سے ابتک جرمنی کی طرف سے صلح کی کم سے کم چھ بار کوشش کی جا چکی ہے مگر ہنوز جرمنی کو اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔

مسٹر ہنری ولیس نائب صدارت کے اُمیدوار

شکاگو۔ ۱۸۔ جولائی۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے مسٹر ہنری ویلس کو امریکہ کی نائب صدارت کے لئے اُمیدوار نامزد کرنے کی سفارش کی ہے۔

آٹھ کانسٹبلوں کو چوری کرنے پر سزائیں

جون۔ ۱۳۔ جولائی۔ یکل اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دہلی پولیس کے آٹھ کانسٹبلوں کو ایک سے ڈیڑھ سال تک کی سزائیں چوری کرنے پر دیں۔ ان کانسٹبلوں نے واٹر ورکس کے قریب چند سلیپر چوری کیے تھے۔

CAWNPORE ... JULY 1944

خدمتِ وطن

از خطیبۂ ہند زہرہ سخن سیدہ اختر حیدر آبادی

دل میں آزادی کی سچی آرزو پیدا کرو
بھائیو اُٹھو خدارا دیس کی سیوا کرو

پھر ادا کرنا ہیں تم کو ملکی و قومی حقوق
متحد ہو اور اپنے فرض کو پورا کرو

جس چمن کو خونِ دل سے تم نے سینچا تھا کبھی
وہ چمن لُٹتا رہے اور آہ تم دیکھا کرو

دیس کے ہر ذرّے میں مسجد بھی ہے مندر بھی ہے
ہر قدم پر سر جھکاؤ و دمبدم سجدا کرو

نام ناقوس و اذاں پر کیوں کٹے مرتے ہو تم
آڑ میں مذہب کے یوں فتنہ نہ اب پیدا کرو

مقصدِ مذہب نہیں آپس میں رکھو بیر تم
مذہبِ انسانیت کو یوں نہ اب رسوا کرو

کیا اسی کا نام ہے شوقِ وطن حُبِّ وطن
اِک زمانہ جاگ اُٹھے اور تم سویا کرو

اتحادِ ہندو و مسلم تمہارا فرض ہے
آؤ پھر بکھرے ہوئے شیرازہ کو یکجا کرو

اپنے ہر ٹوٹے ہوئے رشتہ کو جوڑو پریم سے
پریم کی طاقت سے پھر دنیا تہ و بالا کرو

کرشن کی بنسی ہو یا اللہ اکبر پریم ہے
پریم ہی سب کچھ ہے اُٹھو پریم ہی پیدا کرو

پریم اگر تم میں نہیں تو کچھ نہیں کچھ بھی نہیں
جاؤ پھر خوابِ غلامی میں یونہی سویا کرو

پریم کے اندر ہیں سارے ملکی و قومی حقوق
پریم بنکر مقصدِ انسانیت پیدا کرو

پریم کے جس میں نہیں جلوے وہ آخر دل نہیں
شمع جب روشن نہیں تو رونقِ محفل نہیں

اتحادیوں کے متعلق ترکی کا رویہ

لندن۔ بذریعہ بحری تار۔ مانچسٹر گارڈین کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ انقرہ سے آنیوالی متواتر اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترکی اپنی غیر جانبدارانہ حالت پر نظر ثانی کر رہا ہے۔ سب سے اہم اطلاع یہ ہے کہ ترکی سفیر مقیم جرمنی برلن سے واپس آگیا ہے اور جرمن سفیر مقیم ترکی فان پاپن ترکی سے روانہ ہونیوالا ہے۔ ظاہر ہے کہ صرف ترکی حکومت ہی ان بیانات کی صحت یا عدم صحت کے متعلق کچھ کہہ سکتی ہے اور وہ اب تک اس سلسلہ میں بالکل خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے۔ ترکی کے سنسر کے جلس کی بابت معلوم ہے کہ بہت سخت ہے اور دونوں رویوں کے متعلق عام مباحث کی اجازت دیدینے سے جو اس وقت ترکی اختیار کر سکتا ہے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت ترکی پبلک کو دوررس نتائج کے لئے تیار کرنے پر آمادہ ہے۔ لندن میں اغلب صورت واقعات کے معین کرنے یا انقرہ میں جو کچھ کہا جا رہا ہے اس سے کوئی نتیجہ نکالنے کی طرف کوئی میلان نہیں پایا جاتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک جرمنی کے ساتھ ترکی کے تعلقات اتنے کم خوشگوار کبھی نہیں تھے جتنے کہ اب ہیں۔ برطانیہ جب سے معلومہ وجوہ کی بنا پر ترکی کے ساتھ اسٹاف کی گفت وشنید منقطع کرنے پر مجبور ہوا اس وقت سے بے شبہ اتحادیوں کی جانب ترکی کا رویہ بتدریج بہتر ہو گیا۔ جرمنی کو کروم بھیجنا بند ہو جانا اس تبدیلی کی پہلی مثال ہے اگرچہ اتحادی اس امر کو پسند کرتے کہ اس کے ساتھ ساتھ جست اور کھالوں کا جرمنی اور اس کی بلقانی ماتحت ریاستوں کو بھیجا جانا بھی بند کر دیا جائے۔

جنگ کے دوران میں ترکی کی جو پالیسی رہی ہے اس کے ہوشمندانہ ہونے کے متعلق ایک سے زیادہ بار شک کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ جنگ کے بالکل حالیہ کے میں بھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ پالیسی جنگ کرنے والوں کی حیثیت اور قوت کے متعلق غلط اندازوں سے متاثر ہے۔ بہت سے ترک اس اصول پر جمے ہوئے ہیں کہ غیر جانبداری ہی سے ترکی مفادات کی حفاظت ہو سکتی ہے اور غیر جانبدار رہ کر ہی ترکی ایک آزاد قوم کی حیثیت سے درہ دانیال کی تولیت اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ خیال کی غالباً یہی روش تھی جس کی طرف مسٹر چرچل نے ۲۴ مئی ۱۹۴۴ء کو اپنے تبصرہ جنگ میں یہ کہتے ہوئے اشارہ کیا تھا کہ ہماری یہ اُمیدیں مٹ گئیں کہ ترکی فروری یا مارچ میں جنگ میں شامل ہو جائے گا یا کم سے کم ہوائی سرگرمیوں کے لئے ہمیں ضروری مستقر دیدے گا۔

ترکی کے رویہ کی تبدیلی۔ جس کی پیشنگوئی انقرہ کی سرگرمیوں سے ہوتی ہے۔ حربی حالات کی اہم تبدیلیوں کے باوجود بھی نہ صرف بلقانی دائرہ بلکہ دیگر یورپی غیر جانبداروں پر کافی سیاسی اثر ڈالے گی۔

کیا ترکی متحدہ اقوام کے ساتھ مل جائے گا؟

لندن۔ بذریعہ بحری تار۔ ڈیلی میل کا نامہ نگار مقیم واشنگٹن بذریعہ بحری تار اطلاع دیتا ہے کہ واشنگٹن میں اس بات کی بہت زیادہ توقع ہے کہ ترکی چند ہی دن کے اندر یہ اعلان کر دیگا کہ وہ اس جنگ میں محور کے خلاف متحدہ اقوام کے ساتھ شریک ہو رہا ہے۔

مسٹر کارڈل ہل سکریٹری آف اسٹیٹ نے ۱۲ جولائی کو ایک پریس کانفرنس میں اس امر کے متعلق اشارہ کرتے ہوئے ان الفاظ میں اعتراف کیا "اس بات کا امکان ہے کہ ترک جو مسلسل غیر جانبداری اور اتحادیوں کے ساتھ شرکت کی درمیانی سرحد پر اکثر پہونچ چکے ہیں پھر اس مقام پر پہونچ جائیں"۔

سیاسی حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ اس وقت سے جب کہ مسٹر چرچل نے دارالعوام میں اپنا یہ کھرا بیان دیا تھا کہ ترکوں کا رویہ ناقابل اطمینان ہے اور وہ صلح کانفرنس میں اس وقت تک کوئی اہم حصہ لینے کی توقع نہیں کر سکتے جب تک وہ اتحادیوں کے مقصد کے ساتھ عملی طور پر غیر مشتبہ انداز میں اپنی ہمدردی کا اظہار نہ کریں۔ اتحادی اقوام ہائی کمان کے اس مطالبہ کے مطابق کہ غیر جانبداروں کے ساتھ "سخت گیر پالیسی" اختیار کرنی چاہیئے ترکوں پر خاموشی کے ساتھ دباؤ ڈال رہی ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ترکی کو "ترغیب" دینے میں ماسکو نے بھی حصہ لیا ہے۔

ترکی میں سفارتی سرگرمیاں

لندن ۱۳ جولائی۔ اخبار ڈیلی ٹیلی گراف کا نامہ نگار مقیم انقرہ بذریعہ بحری تار مطلع کرتا ہے کہ۔

ہر چند انقرہ میں یہ افواہیں گرم ہیں کہ ترکی حکومت اور اتحادیوں سے گفت وشنید جاری ہے لیکن سرکاری یا نیم سرکاری ذریعہ سے کوئی اطلاع نہیں مل سکی ہے۔ میں صرف واقعات کو سلسلہ وار بیان کئے دیتا ہوں۔

مسٹر اسٹائن ہارٹ امریکی سفیر مقیم انقرہ واشنگٹن واپس جا رہے ہیں۔

ایم وینوگراڈوف روسی سفیر نے پچھلے چند دنوں میں ترکی وزیر اعظم اور وزیر خارجہ ایم سن اوغلو سے کئی مرتبہ ملاقات کی۔ برطانی سفیر سر ہیو ہیگسن ایپنی موسم گرما کی تعطیلات کے دوران میں باسفورس پر ٹھہر گئے ہیں۔

اس وقت جبکہ روسی جارحانہ اقدام تیزی کے ساتھ مغرب کی طرف بڑھ رہا ہے۔ (باقی صفحہ ۶ کالم ۳ کے نیچے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عمل پر ہو حق عزم مستقل پیدا کرے · زبان پر بھی یہ ہو جو ہر پیدا کرے

صداقت

ہفت روزہ · کانپور

جلد ۴۰ · کانپور شنبہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۴۴ء · نمبر ۳۱

ہاؤس آف لارڈ اور ہندوستان کے سیاسی مسائل

ہوس آف لارڈ میں ہندوستان کی سیاسی صورت حالات پر بحث کے دوران میں نائب وزیر ہند مسٹر ارل منسٹر نے کہا کہ مہاتما گاندھی [illegible] حکومت کے قیام کے بارے میں جو تجویزیں پیش کی ہیں۔ ان میں انھوں نے وایسرائے کے ریزرو اختیارات کو [illegible] سے انکار کر دیا ہے۔ حکومت کو ان کی پوزیشن میں کوئی تبدیلی نظر نہیں آتی۔ آپ نے کہا کہ حکومت کرپس تجویز [illegible] سے ایک انچ پیچھے نہیں ہٹی۔

(لندن ۲۵ جولائی) ہاؤس آف لارڈز میں ہندوستان کی سیاسی صورت حالات پر بحث شروع کرتے ہوئے۔ لارڈ مسٹر ابولگی نے کہا کہ لیبر پارٹی اس بارے میں اصل واقعات معلوم کرنا چاہتی ہے۔ ہندوستان میں فوجی نیز سیاسی قسم کا بڑا زبردست سنسر لگا ہوا ہے ہندوستان میں سیاسی سنسر تو بہت ہی سخت ہے اور ہندوستان کی سیاسی صورت حالات کے بارے میں صحیح اطلاعات کا ملنا بہت مشکل ہو رہا ہے۔

یہ کہنے کے بعد کہ حکومت کی طرف سے اس بات کا اعادہ کیا جا چکا ہے کہ کرپس پیشکش ابھی تک موجود ہے لارڈ مسٹر ابولگی نے کہا کہ ہم ماضی پر اکتفا کرنا نہیں چاہتے بلکہ ہم مستقبل کو دیکھتے ہیں اور یہ امر یقینی طور پر ناقابل فہم ہے کہ اب چونکہ جاپانی خطرہ ٹل گیا ہے اور ہر جگہ لڑائی ٹھیک چل رہی ہے تو کرپس مشن کی پالیسی کو رد کر دیا جائے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ ہندوستان کی اس مہینہ کی ایک اہم خبر مہاتما گاندھی کا وہ انٹرویو تھا جو انھوں نے اخبار "نیوز کرانیکل" کے نمایندہ کو دیا تھا۔ اس انٹرویو کا حوالہ دیتے ہوئے لارڈ مسٹر ابولگی نے کہا کہ جو لوگ مہاتما گاندھی کو جانتے ہیں وہ یہ [illegible] مانیں گے کہ ان بیانوں سے ان کے رویہ میں نمایاں تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ آپ نے کہا کہ میں لیبر پارٹی کی طرف سے تین سوالات دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ حکومت کو ان معاملات کے بارے میں کیا اطلاع ملی ہے۔ کیا ان کو ان نئے حالات سے ہندوستان میں موجودہ جمود ختم ہونے کی امید نظر آتی ہے؟ حکومت وایسرائے ہند کو کیا مشورہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ کیا مقید کانگریسی لیڈروں کو گاندھی جی سے مشورہ کرنے کی سہولتیں بہم پہونچائی جائیں گی۔ ہم ماضی پر اکتفا نہیں کرنا چاہتے ہم مستقبل کو دیکھ رہے ہیں اور ہمیں اُمید کی جھلک نظر آ رہی ہے۔

وسکاونٹ البنیک نے کہا کہ لڑائی کو جیتنے کے لئے ہندوستان جو فوجی امداد کر رہا ہے اس سے کوئی شخص بغیر متاثر ہوئے نہیں رہ سکتا۔ لڑائی کے دوران میں ہندوستان کو چھوڑنا ناقابل عمل ہے۔ ہندوستان کو آزادی دینے یا درجہ نوآبادیات دینے کا وعدہ پورا کرنے سے پہلے ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتحاد ضروری ہے۔

ارل منسٹر نائب وزیر ہند نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں ہاؤس کو اس تقریر کی یاد دلانا چاہتا ہوں جو ۱۷ فروری کو وایسرائے نے مجالس آئین ساز میں کی تھی۔ آپ نے مزید کہا کہ لارڈ ویول نے ہندوستان پہونچتے ہی غذائی مسئلہ کو جس طرح حل کیا ہے اس سے ہندوستانیوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں۔ سیاسی میدان میں لارڈ ویول کے کارنامے کوئی کم نمایاں نہیں ہیں۔ ارل منسٹر نے لارڈ ویول کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس تقریر میں وایسرائے نے ایک بار پھر یہ بات دوہرادی تھی کہ کرپس پیشکش بدستور قایم ہے اور انھوں نے ہندوستانیوں سے حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کی بھی اپیل کی تھی۔

ارل منسٹر نے ہاؤس کو یاد دلایا کہ کرپس پیشکش کے ساتھ دو باتیں ضروری ہیں اول یہ کہ لڑائی کے بعد ہندوستان کا جو آیئن بنے گا اس کے بارے میں ہندوستان کے بڑے بڑے عنصروں کے ساتھ سمجھوتہ ہو جانا چاہیئے۔ دوم موجودہ آیئن کے اندر ایک عارضی حکومت قایم کی جائے اور اسمیں وایسرائے کے رزرو اختیارات قایم رہیں۔ نائب وزیر ہند نے مزید کہا کہ اس قسم کی شرطوں کی وجہ صاف ظاہر ہے ہمیں یہ یقین کر لینا ضروری ہے کہ نہ صرف لڑائی کے جاری رکھنے میں کوئی چیز حارج ہوگی بلکہ ہر کوئی لڑائی کو کامیاب بنانے میں امداد کرے گا بلکہ عارضی گورنمنٹ کی سرگرمیوں سے اقلیتوں کے مطالبات کو نقصان پہونچے گا۔ ملک معظم کی حکومت کرپس مشن کی تجویزوں سے پیچھے نہیں ہٹی ہے اور حکومت ان کا بار بار اعلان کر چکی ہے۔

ارل منسٹر نے مزید کہا کہ لارڈ مسٹر ابولگی کا یہ کہنا غلط ہے چونکہ ہم سنہ ۱۹۴۲ء میں لڑائی میں پھنسے ہوئے تھے اس لیے ہم ہر قیمت پر سمجھوتہ کرنے کو تیار تھے۔ یہ اسکیمیں سنگاپور اور رنگون کے ہاتھوں سے نکل جانے سے پہلے کی جا رہی تھیں اور کہ رنگون کا زوال بھی اس وقت ہوا جبکہ سر اسٹیفورڈ کرپس وہاں گئے تھے تو اس کا ہماری اس پوزیشن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو اس وقت اختیار کی ہوئی تھی۔

مہاتما گاندھی اور مسٹر راجگوپال آچاریہ کی حال ہی کی سیاسی تجویزوں کے بارے میں ارل منسٹر نے کہا کہ اس ماہ کے شروع میں مسٹر راجگوپال آچاریہ نے مسٹر جناح کے ساتھ اپنی خط و کتابت شایع کی ہے۔

مسٹر راجگوپال آچاری فرماتے ہیں کہ جو اسکیم انھوں نے تیار کی ہے اس کے بارے میں انھوں نے مہاتما گاندھی سے سنہ ۱۹۴۳ء میں برت کے دوران میں تبادلہ خیالات کیا تھا اور اس کے لیے ان کی منظوری حاصل کر لی تھی۔ جہاں تک حکومت کو علم ہے مہاتما جی نے اس دستاویز پر دستخط نہیں کئے جو مسٹر راجگوپال آچاری کے ذریعہ مسٹر جناح کے پاس بھیجی گئی تھی۔

صحیح پوزیشن قدرے الجھی ہوئی ہے۔ لیکن یہ بات چیت [illegible] بھوتہ کے امکانات بر[illegible] غیر مقدم [illegible] بعد پوزیشن اور [illegible] میان رکھنا چاہیئے کہ مہاتما گاندھی اور [illegible] درمیان خط و کتابت یا مسٹر راجگوپال آچاری اور مسٹر جناح کے درمیان خط و کتابت کے دوران میں وایسرائے کو ان تینوں اصحاب میں سے کسی کی طرف [illegible] نہیں ملا۔ نائب وزیر ہند نے [illegible] اخباروں میں مہاتما گاندھی کے کئی بیان شایع ہو چکے ہیں۔ اخبار نیوز کرانیکل کے نمایندہ سے ان کا انٹرویو بھی شایع ہوا ہے۔ ان بیانوں میں ان کا سب سے اہم بیان وہ تھا جس میں انھوں نے سات نکات پیش کیے تھے۔ مہاتما گاندھی کے ان سات نکات کو بیان کرنے کے بعد ارل منسٹر نے کہا کہ ان سات نکات کے شایع ہونے کے چند روز بعد مہاتما گاندھی نے اخباری نامہ نگار کے روبرو جو وضاحت کی اس میں انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ انھوں نے اپنے بیان میں جو کچھ کہا ہے وہ ان کی ذاتی رائے ہے۔ لیکن اگر مسٹر جناح یا حکومت نے ان کی تجویز نہ مانی تو ان کو بہت افسوس ہوگا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ان کی موجودہ تجویز کرپس کی تجویزوں سے بالکل جداگانہ ہیں۔ ان میں ہندوستان کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی تجویز موجود [illegible]

آپ نے کہا کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ مہاتما گاندھی کے ان بیانوں سے فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے امکانات میں اضافہ ہو گیا ہے۔ جہاں تک ملک معظم کی حکومت کا تعلق ہے اصل بات یہ ہے کہ مہاتما گاندھی ابھی اسی مطالبہ پر اڑے ہوئے ہیں جس سے ٹکرا کر کرپس مشن فیل ہوا تھا اور جس سے اپریل سنہ ۱۹۴۲ء کی بات چیت ختم ہو گئی تھی۔ یعنی یہ کہ وہ آج بھی ایک عارضی حکومت بنانے کو تیار نہیں ہیں جس میں وایسرائے کے رزرو اختیارات قایم ہوں۔ وہ ایسی حکومت چاہتے ہیں جس کو سول نظم و نسق میں پورے اختیارات حاصل ہوں اور وایسرائے کی آئینی پوزیشن ایک بادشاہ جیسی ہے۔ یہ بات نہیں ہونا چاہیئے کہ اگر موجودہ آیئن کے ماتحت کوئی سمجھوتہ کیا جائے تو نہ صرف اقلیتوں کے تحفظ کا معاملہ بلکہ اور بہت سے اہم مسائل طے کرنے پڑیں گے۔ آخری آئین تیار کرنے سے پہلے ان تمام معاملات کو طے کرنا پڑے گا۔ آخر میں آپ نے کہا کہ حکومت جو تجویزوں سے ایک انچ پیچھے نہیں ہٹی ہے جو سر اسٹیفورڈ کرپس ہندوستان لیکر گئے تھے۔

مقید کانگریسی لیڈروں سے مہاتما گاندھی کو ملاقات کی اجازت کے بارے میں ارل منسٹر نے کہا کہ اس بارے میں لارڈ ویول کے اس خط کا حوالہ دینا چاہتا ہوں جو انھوں نے ۲۲ جون کو مہاتما گاندھی کو لکھا تھا۔

پولینڈ اور روس میں معاہدہ

(لندن ۲۷ جولائی) ماسکو ریڈیو نے آج رات روس کے سرکاری اخبار ازویستیا کا تبصرہ براڈکاسٹ کیا ہے جو کہ اس نے حکومت روس کے اس بات بیان پر کیا ہے جو کہ روس اور پولینڈ کے تعلقات کے بارہ میں شایع کیا گیا ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ روس اور پولینڈ کے لوگوں کے درمیان تعلقات نے ایک تاریخی پلٹا کھایا ہے۔ دونوں ملکوں کے لوگوں کے درمیان جو جھگڑے ہوتے رہتے تھے جن سے جرمنوں کو فایدہ پہونچتا تھا۔ اب دوستی میں بدل گئے ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی کے اخبار پروادا نے لکھا ہے کہ حکومت روس اور پولش ایڈمنسٹریشن کے درمیان اس بات پر سمجھوتہ ہو گیا ہے کہ روس پولینڈ کے اندرونی معاملات میں کوئی مداخلت نہیں کریگا۔

پولینڈ کی نیشنل کونسل کے ساتھ حکومت روس کا جو سمجھوتہ ہوا ہے [illegible] میں حکومت روس نے کہا ہے کہ وہ پولینڈ کی سرزمین پر اپنی حکومت قائم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ اس نے پولینڈ کی قومی کمیٹی اور روسی کمان کے درمیان ایک سمجھوتہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ حکومت روس نہ تو پولینڈ کا کوئی علاقہ چاہتی ہے نہ وہاں کے سوشل نظام کو بدلنا چاہتی ہے۔ پولینڈ کی سرزمین پر روسی فوج محض فوجی ضروریات کی وجہ سے لڑ رہی ہے۔ اہل پولینڈ کا فرض ہے کہ وہ جرمنوں کو اُن کی سرزمین سے نکالنے میں روسی فوج کی مدد کریں۔

لندن میں مقیم پولش گورنمنٹ کے وزیر اعظم نے مسٹر چرچل [illegible]

ڈاکٹر گوبلز [illegible]

(لندن [illegible] جولائی) "جرمنی کا اس [illegible] جنگ کا حلیہ ہی بدل جائیگا ہماری فتوحات [illegible] کے گلے گھونٹ دینگی"

یہ ہے وہ تازہ دھمکی جو جرمنی کے وزیر پروپیگنڈا ڈاکٹر گوبلز نے ایک تقریر میں دی ہے۔ ناظرین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ڈاکٹر گوبلز کو ہٹلر نے جرمنی کی پوری لام بندی کے لیے کل اختیارات سپرد کر دیے ہیں۔ ڈاکٹر گوبلز نے کہا کہ جرمنی لڑائی کو چلانے کے لیے نئے قسم کے ہتھیار تیار کر رہا ہے۔ جب دشمن کو ان نئے ہتھیاروں سے مقابلہ کرنا پڑیگا اس کے روبرو نئی صورت حالات پیش ہوگی۔ جنگ کے نئے پہلوؤں کا مقابلہ کرنے کے لیے دشمن ہرگز تیار نہیں ہوگا۔ ہم نے نئے ہتھیاروں کی تیاری شروع کر دی ہے اور ہماری تیاری تجرباتی منزل سے آگے نکل چکی ہے۔ میں نے حال ہی میں نئے جرمن ہتھیاروں کو دیکھا۔ اُن کو دیکھکر میں خوشی کے مارے اچھل پڑا۔ جنگ کو نیا رنگ دینا ہمارا کام ہے۔

مہاتما گاندھی کا اظہار خیال

(پنچ گنی ۲۶ جولائی) ہاؤس آف لارڈز و برطانی پارلیمنٹ کے دارالامرا میں ہندوستانی مسئلہ پر جو بحث ہوئی اس کے متعلق مہاتما گاندھی سے انٹرویو کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے اس بحث کو توجہ سے پڑھا ہے اور یہ تسلیم کرتا ہوں کہ یہ مایوس کن ہے۔ لارڈ منسٹر نے میری تجویزوں کا صحیح خلاصہ پیش کیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ تعمیری تجویزیں میں بھی پیش کر سکتا تھا۔ لیکن اسے دوستانہ گفتگو کی بنیاد کی حیثیت سے بھی تسلیم نہیں کیا گیا اور ورکنگ کمیٹی کے ممبروں سے ملنے تک کی اجازت نہیں دی گئی کیونکہ وہی لوگ پورے اختیار کے ساتھ بول سکتے ہیں۔ مجھے بادل ناخواستہ اس نتیجہ پر پہونچنا پڑتا ہے کہ برطانی حکومت اسکا کوئی معقول حل نہیں چاہتی جسے میں سمجھوں سمجھتا ہوں چاہے وہ اسے مجبور نہ سمجھتے ہوں۔ کبھی حل پر پہونچنے کے لئے کتنا ہی مخلص کیوں ہوں لیکن میں جانتا ہوں کہ اگر برطانی حکومت کی طرف سے حوصلہ افزا جواب نہ ہو تو میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اس بحث میں فرقہ وارانہ اختلافات کا ہوا پیش نہ کیا گیا ہوتا۔ میرا تو یہی استدلال رہا ہے اور اب بھی ہے کہ جبتک ایک تیسری پارٹی حکومت کرتی رہے گی وہ ان اختلافات سے فائدہ اُٹھائے گی اور یہ اختلافات قائم رہیں گے۔ میں نے جو سچائی محسوس کی اُسے بیان کر دیا ہے۔ موقع اتنا سنگین ہے کہ مجھے اسے چھپانا نہ چاہیئے۔

سر سرواستو کی برطانیہ کو تنبیہ

نئی دہلی ۲۶ جولائی۔ کل ایک پریس کانفرنس میں سر جے۔ پی۔ سرواستو ممبر محکمہ غذائیات حکومت ہند نے کہا کہ میں نے برطانی حکومت پر یہ بالکل واضح کر دیا ہے کہ گریگوری کمیٹی نے ہندوستان کے لیے ۱۰ لاکھ ٹن غلہ کی سفارش کی ہے وہ تو اسے بہرحال ملنا ہی چاہیئے اور اگر یہ مقدار ہندوستان میں نہ آئی تو میں اس ملک کے غذا کے متعلق ذرا بھی ذمہ دار نہ ہونگا۔ کل غذا کے معاملہ میں جو سرکاری میمورنڈم جاری ہوا اس میں یہ کہا گیا ہے کہ اگرچہ جاڑے کے موسم میں دھان کی فصل اچھی ہوئی۔ لیکن اتنی کافی نہیں ہے کہ قحط زدہ علاقوں میں کمی پوری کی جا سکے۔ چاول فراہم کرنیوالے صوبوں میں سے سب سے بُری حالت آسام کی ہے۔ فوج کے لیے بھی جتنی خرید ہونی چاہیئے نہیں ہو سکی۔ بمبئی دکھن، ٹراونکور اور کوچین میں خاص طور پر کمی ہے۔ بنگال میں اب اتنی کمی نہیں ہے حالانکہ وہاں کے بعض ضلعوں میں قیمتیں اب بھی بہت زیادہ ہیں۔

[illegible] بل سنہ ۱۹۴۳ء میں مسٹر [illegible] کلاس کے لیے ایک سیٹ [illegible] نہیں کی۔ پنڈت وید نرا[illegible] کرلی کہ گلیوں اور سڑکوں [illegible] نیکس بورڈ کو اسکی اطلاع دینا لازمی [illegible]

میونسپل بورڈ نے شادیوں کی رجسٹری کے لیے جو بائی لاز تیار کیے تھے انکو بورڈ نے منظور نہیں کیا۔ ان بائی لاز میں میونسپل حدود کے اندر ہونیوالی شادیوں کی اطلاع بورڈ کو دینا ضروری تھا۔ اطلاع دینے کے لیے ۳۰ دن کی میعاد مقرر کی گئی تھی۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

مسٹر جگو انداس کے انتقال سے جو ایک سیٹ ڈسٹرکٹ بورڈ کی ممبری کی خالی ہوئی تھی۔ اسپر مسٹر رنجیت سنگھ یادو آف جگدیش پور کامیاب ہو گئے۔ آپ نے ۶۰۳ ووٹ اور آپ کے مقابل مسٹر گنگا نراین آف بری پال نے ۵۸۴ ووٹ حاصل کیے۔

اُردو ہندی اُدبا اور ریڈیو

مسٹر عشرت رحمانی آف آل انڈیا ریڈیو لکھنؤ یو۔پی۔ کے مختلف مقامات میں اُردو ہندی کے مشاہیر ادبا و شعرا سے ملتے ہوئے ۲۶ جولائی کو کانپور پہونچے اور یہاں کے مخصوص ادیبوں سے براڈکاسٹ کی ضرورت اور انکی معاونت پر ضروری بحث و تحقیق کی اور خصوصًا ریڈیو ڈرامہ فیچر پروگرام افسانے اور مضامین لکھنے کی ان کو دعوت دی۔ معلوم ہوا ہے کہ الہ آباد۔ بنارس اور کانپور وغیرہ کے متعدد اُردو ہندی ادبا نے مسٹر عشرت رحمانی کا پوری گرم جوشی کے ساتھ خیر مقدم اور اعانت کا وعدہ کیا ہے

حضرت سروش کو صدمہ

یہ معلوم کر کے انتہائی صدمہ ہوا کہ ہمارے عزیز دوست سید محمد عسکری سروش طبا طبائی لکھنوی گورنمنٹ سینیر اڈیٹر کی اہلیہ کا ایک طویل علالت کے بعد ۱۹ جولائی کو لکھنؤ میں انتقال ہو گیا۔ "انا للہ و انا الیہ راجعون"

ہمکو اس جانکاہ صدمہ میں اپنے عزیز دوست سروش صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور سروش صاحب کو صبر جمیل [illegible]

ایک افسوسناک موت

۲۳ جولائی کو گورنراین کھتری ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر امیر چند مہرہ کا ایک طویل علالت کے بعد لکھنؤ میں انتقال ہو گیا۔ آپ کا کریا کرم ۲۳ جولائی کو سرسیا گھاٹ کانپور میں ہوا۔ آپ کے جنازہ کے ساتھ شہر کے تمام سربرآوردہ حضرات موجود تھے۔

۲۴ جولائی کو شہر کے تمام کالج و اسکولوں میں تعطیل ہو گئی تھی

مہرہ صاحب صوبہ کے سربرآوردہ ماہر تعلیم اور شہر کے ہر دلعزیز ہیڈ ماسٹروں میں سے تھے۔ ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آنجہانی کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اس جانکاہ صدمہ میں ہمکو آپ کے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔

کملا ٹاور اور بہاری نواس

کملا ٹاور اور بہاری نواس کے درمیان جو مقدمہ دائر ہے اسکی پیشی یکم اگست سے شروع ہوگی۔ کہا جاتا ہے کہ اس مقدمہ کے سلسلہ میں دونوں طرف سے مندرجہ ذیل دکلا پیروی کیلئے آرہے ہیں۔ سر تیج بہادر سپرو۔ ڈاکٹر جیکر۔ مسٹر کے۔ ایم۔ منشی۔ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی۔ مسٹر سرکار۔

دعوت ولیمہ

مسٹر ایچ۔ ایم۔ فہیم الدین آف فہیم آباد نے اپنے صاحبزادہ مسٹر جمیل الدین سلمہٗ کی تقریب شادی کے سلسلہ میں معززین شہر کو ایک شاندار دعوت ۲۳ جولائی کو دی۔

فوڈ کمیٹی

۲۸ جولائی کو سٹی مسلم لیگ ہال میں سٹی فوڈ کمیٹی کی ایک میٹنگ اس غرض سے منعقد ہو رہی ہے کہ شہر کے غذائی مسائل پر غور و خوض کیا جائے۔

مسلم چیمبر کا مطالبہ

یو۔پی۔ مسلم چیمبر آف کامرس نے گورنمنٹ سے کانپور میونسپل بورڈ میں [illegible]

ٹھوکر دیا۔ بیچارہ شوہر کشاں کشاں عدالت میں پہنچا اور حاکم سے کہا "حضور میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ میں تو اس سے بے اندازہ محبت کرتا ہوں یہی مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہے۔ اگر یہ اب بھی میرے پاس رہنے کے لیے تیار ہو تو میں ہر خدمت کے لیے موجود ہوں۔" شوہر کی یہ داستان سننے کے بعد عدالت کو بھی اس غریب پر ترس آگیا۔ چنانچہ عدالت نے ہر چند بیوی صاحبہ پر زور دیا کہ وہ اپنے شوہر کے ہاں واپس تشریف لے جائیں۔ لیکن بیوی نے کہہ دیا کہ "اس کے گھر جانا تو در کنار میں اس کی صورت پر تھوکنے کے لئے بھی تیار نہیں"!!

اللہ اللہ کیا زمانہ آگیا ہے اور ہندوستانی شوہروں کی حالت کس قدر قابل رحم ہو گئی ہے۔

ہے انھوں نے بغاوت کی ہے اور اپنے حقوق کا مطالبہ کیا ہے چونکہ مرد اس کے عادی ہو چکے ہیں کہ عورتیں ہمیشہ اُنکی دست نگر اور محتاج رہیں اس وجہ سے ان کو یہ آزادی سخت ناگوار گذری حالانکہ انھوں نے اپنے ان حقوق کا مطالبہ کیا جنکو صدہا برس سے انھوں نے عورتوں کیلئے غیر ضروری سمجھا۔ عورتوں کیلئے تعلیم انتہائی ضروری ہے تاکہ وہ اپنے وجود کو سمجھیں۔ اسکی ضرورت کا احساس کریں۔ اور

(باقی صفحہ ۴ کالم ایک پر ملاحظہ کیجئے)

آہ میرے دل میں آ!

یہ نغموں کے ذریعہ میرا تیرے ساتھ کھیل محض دور کا کھیل ہے۔

آزادی کے مختلف معانی پر غور کرنے کے بعد عورتوں کی آزادی کا صحیح مفہوم خود بخود صاف اور آسان ہوا جاتا ہے۔ خداوند عالم نے عورتوں اور مردوں کو دنیا کے کاروبار میں متفقہ طور پر گامزن ہونے کے لیے پیدا کیا ہے۔ زندگی کے سیکڑوں شعبے ایسے ہیں جہاں عورتیں مردوں کے بغیر اپنے مقصد کی تکمیل نہیں کر سکتیں اور مرد عورتوں کے بغیر۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ دونوں کو شانہ بشانہ قدم اٹھانا چاہیئے۔ یعنی یہ کہ دونوں کے حقوق مساوی ہیں اور یہی قدرت کا واحد اور ناقابل تبدیل قانون ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے عورتوں اور مردوں کو ایک عادلانہ اور متوازن نظام کے تحت میں پیدا کیا ہے۔ پرانے زمانے میں عورتوں کو آزادی خیال اور آزادی رائے نصیب نہیں تھی۔ انھیں گھریلو معاملات میں بھی پوری آزادی نہ تھی۔ اُنکو تعلیم سے بے بہرہ رکھنا ضروری سمجھا گیا۔ سیاسی اور سماجی زندگی ان کے لیے قطعی ضروری نہیں سمجھی گئی۔ غرض ہر طرح سے ان پر ظلم کیا گیا۔ موجودہ زمانہ میں ان تمام قیود اور پابندیوں

اپنا غلام بنا رکھا ہے انھیں مردوں کی مرضی کے مطابق چلنا پڑتا ہے۔ وہ اس غلامی سے آزادی چاہتی ہیں تاکہ وہ اپنی زندگی کے ہر مسئلہ کو خود ہی سمجھیں اور اپنی بھلائی کے مطابق کام کریں۔

عورتیں اور مرد دونوں اس معاملہ میں انتہا پسند یعنی (EXTRE MISTS) ہیں۔ مرد عورتوں پر حاوی رہنا چاہتے اور عورتیں مردوں کی جابرانہ حکمت عملی کو سمجھکر اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ اگر ان دونوں کو آزادی کا صحیح مفہوم سمجھا دیا جائے تو یہ کشمکش ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے۔ ناخوشگوار زندگیاں خوشگوار ہو جائیں اور وہ گھر جو محض اس "آزادی" کی وجہ سے جہنم کا نمونہ بنے ہوئے ہیں۔ جنت نظیر بن جائیں۔ صرف ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ ممالک غیر میں عورتوں کی آزادی کا مسئلہ درپیش ہے امریکہ کے ایک زبردست مبصر "مسٹر واک مانٹر" نے اپنی تازہ ترین تصنیف میں ان خیالات کا اظہار کیا ہے "عورت کو اُس وقت عورت کہا جا سکتا ہے جبکہ وہ حد اعتدال سے تجاوز کرنے پر بھی عورت ہی رہے لیکن جب اُسے مرد بنا لیا جائے تو پھر اسے عورت کہنا یقیناً ظلم ہوگا۔ آج انسانوں کا یہ حصہ (عورت) ہر دفتر، ہر کارخانے اور ہر ادارے میں موجود ہے۔ اس کی اکثریت قطع نسل کا عزم بالجزم کر چکی ہے اور جسے افزائش نسل کا شوق نہیں ہے۔ اس نے تمام ترقیود کو بالائے طاق رکھدیا ہے۔ اسکی مستقل سوسائٹیاں ہیں، مستقل کلب اور ہوٹل ہیں۔ مستقل تفریح گاہیں اور پارک ہیں۔ اس حالت میں کون کہہ سکتا ہے کہ مغرب کی عورت عورت ہے اور اُسے جو آزادی ملی ہے وہ صحیح آزادی ہے۔ اگر یہ نئے طرز کا مرد پھر اپنی فطرت پر آجائے تو نسوانیت کے نام سے اُسے آزادی تو کیا شہری حقوق بھی نہیں مل سکتے۔

یہ ہے وہ کشمکش جو "آزادی" کے صحیح مفہوم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے درپیش ہے۔ عورتیں ہر اس پابندی کو خواہ وہ جا ہو یا بیجا توڑنا اور اُس سے بغاوت کرنا اصلی آزادی سمجھتی ہیں واک مانٹر کے الفاظ میں اسکو یوں کہیئے کہ وہ "مرد" بنکر زندگی گذارنا چاہتی ہیں۔ اور ان تمام خصوصیات سے جو اخلاقی حیثیت سے اُن میں موجود ہونی چاہیئں کنارہ کرلینا اور نسوانیت کو خیرباد کہہ

نہیں۔ سائنس دانوں نے اندازہ لگایا ہے کہ آسٹریلیا سب سے پرانا براعظم ہے۔ لیکن تعجب کی بات تو یہ ہے کہ وہاں ابتک کوئی آثار قدیمہ نہیں پائے گئے۔

آسٹریلیا میں بعض ایسے جانور اور درخت ہیں جو دنیا میں اور کہیں نہیں پائے جاتے۔ جانوروں میں کنگرو یا کانگارو اور کیوی بہت مشہور ہیں۔ کنگرو سوائے آسٹریلیا کے اور کہیں نہیں پایا جاتا۔ کیوی بھی ایک عجیب جانور ہے جو قد میں مرغی کے برابر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہاں کا بھالو (ریچھ) اور ایمو جو چڑیوں کی ذات میں گنے جاتے ہیں۔ قابل ذکر ہیں لیکن یہ اُڑتے نہیں۔ الائچی اور گوند کے قسم قسم کے درخت بھی آسٹریلیا ہی میں نظر آتے ہیں۔ ان تمام جانوروں کو ڈاک کے ٹکٹوں پر نہایت صفائی سے دکھایا گیا۔ جو لوگ ڈاک کے ٹکٹ جمع کرتے ہیں وہ ان کے حالات سے بخوبی واقف ہوں گے۔

---

۴۴ اطلاق ہوتا ہے۔ اسی طرح سیاسی آزادی اور مذہبی آزادی بھی علیحدہ علیحدہ مفہوم رکھتے ہیں۔

قومی آزادی کا مفہوم علیحدہ ہے۔ ہر وہ شخص جو آزادی کے مختلف معانی سمجھتا ہے کبھی دوسروں کے حقوق کو غصب نہیں کر سکتا۔ ×

پر حکومت کرتا ہے۔ یا اسکو یوں کہیئے کہ ایک حاکم ہے۔ دوسرا محکوم، ایک ظالم ہے دوسرا مظلوم" آزادی "کسی پابندی سے حاصل کی جاتی ہے۔ اگر پابندیاں نہ ہوں تو آزادی کا سوال ہی نہ پیدا ہو۔" آزادی نسواں "صرف انہی مقامات پر قائم رہ سکتی ہے جہاں دونوں آزادی کو سمجھتے ہوں۔ اس لفظ کے متعدد معانی ہیں۔ "روزانہ زندگی" میں جب اس لفظ کا استعمال کیا جاتا ہے تو اس کے معنی بے راہ روی بد چلنی اور سماجی پابندیوں سے بغاوت وغیرہ کے ہوتے ہیں۔ تعلیم یافتہ طبقہ میں اس لفظ کا استعمال "آزادی خیال" آزادی رائے اور جسمانی قیود کے ہٹا لینے کے معنی میں ہوتا ہے اور انسان ایک شاعر کی زبان میں اس طرح آزاد ہو جاتا ہے جیسے آسمان کی بسیط فضا میں بادل۔

ہر جاہل و عالم اپنی استعداد کے مطابق آزادی کا کوئی نہ کوئی مفہوم رکھتا ہے اور اسکو غیر ذمہ دارانہ طور پر استعمال کرتا ہے وہ اسکو اپنا پیدائشی حق سمجھتے ہیں اور فطری آزادی یعنی NATURAL LIBERTY کے نام سے پکارتے ہیں۔

آزادی کا دوسرا مفہوم شہری آزادی - CIVIL LIBERTY کے مترادف ہے۔ جس میں شہری زندگی آزادانہ طور پر گذارنے کے لیے کچھ قوانین ہوتے ہیں۔ جن کا شہری عورتوں اور مردوں پر مساوی طریقہ سے ۴۴

...ب کسی قوم کا بزرگ تمھارے پاس ہو تو اس کی ...زت کرو۔

نیکی، اچھا، سچائی اور عورت کے محافظ فرشتے ...ہیں۔

محبت ترقی کا زینہ ہے۔

عو... کی آزادی کا صحیح مفہوم

(بسلسلہ ... ۳ کالم ۳)

...نے حقوق کا صحیح استعمال کر... تاکہ انسانی زندگی روز ...روز خوشگوار ہوتی جائے۔ مساوات در... ...کی آزادی کا صحیح مفہوم ہے۔ مگر اس پر عمل کرنا اور عمل کا ثبوت دینا کسی قدر مشکل ہے۔ عورتیں اس وقت پستی میں پڑی ہوئی ہیں یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ پستی اور کمزوری میں ہمیشہ انصاف اور مساوات کی دہائی دیتا ہے۔ عورتیں اگر اس عالم میں مساوات کی آواز بلند کرتی ہیں اور آزادی خیال اور آزادی رائے طلب کرتی ہیں اور پھر اسکا صحیح مصرف کرتی ہیں تو حقیقتاً یہ ان کی آزادی کا صحیح مفہوم ہے۔ بعض گروہ عورتوں کو جہنم کے دروازے سے تشبیہ دیتے ہیں۔ کچھ عورتوں کو گناہوں کا مجسمہ بتاتے ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ جب عورتیں آزادی کا صحیح مفہوم سمجھ کر مردوں کے شانہ بشانہ قدم اٹھائیں گی تو عورتیں بہشت کا دروازہ ہو جائیں گی۔

...ن اس کا بھی خیال فرمائیے کہ انھیں سکھانے والے کیسے ملے ہیں۔

پہلا جوان:- میرے درزی نے میرے والد کو لکھا ہے کہ آیندہ وہ میرا کوئی اور سوٹ نہیں بنائے گا۔ تاوقتیکہ گذشتہ حساب بیباق نہ کر دیا جائے گا۔

دوسرا جوان:- پھر تمھارے والد نے کیا کہا؟

پہلا نوجوان:- کچھ نہیں۔ درزی کو شکریہ کا خط تحریر کیا ہے۔

حجام:- میں نے آپ کو بالکل نہیں پہچانا۔ معاف کیجیے گا۔

گاہک:- پہچانتے کیسے، میں سال بھر باہر رہا اور اتفاق سے کسی نے حجام نے میرے چہرے کو زخمی ...کیا۔

سہیلی:- دیکھو۔ کیسی ...ت ہے کہ چوروں نے ہمارے چاندی کے برتنوں کو ہاتھ نہیں ...یا۔

دوسری:- انھیں اصلی اور نقلی کی پہچان ہوگی۔

احمد:- سناؤ یار بشیر آج آپ اتنے گھبرائے ہوئے کیوں ہیں؟ کیا کچھ کھو گیا ہے؟

بشیر:- ہاں یار آج دس روپے کا نوٹ گم ہو گیا ہے

کہیں تلاش بھی کیا؟

"سوچا کہ اگر جب بھی نہ ملا تو بالکل دم نکل جائے گا۔"

لیے تازہ خون حا... مخالف... قسم کے خون د... غلط قسم کے آدمی کا خون مجروح ... کی طرح ہلاک ہوتا ہے۔ جیسے بندوق کی گولی۔ اس قسم کی دقتیں اراکان کے محاذ پر بھی پیش آ رہی تھیں۔ مگر اب اس ... ایک انٹی سروس نے ختم ... فوج کے مجروحوں کو تازہ خون کی ہفتہ وار رسد بھیجے رہنے کے لیے کلکتہ میں قائم کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے ایک برطانی بٹالین کے ۵۰ رضاکاروں نے اپنا خون دیا جو ہر شخص میں بغیر نقصان کے داخل کیا جا سکتا تھا۔

یہ خون چار بجے شام کو حاصل کیا گیا۔ اس کو ڈبوں میں سر بمہر کر کے رات بھر ریفریجریٹر میں ٹھنڈا کیا گیا۔ علی الصباح برفانی ... ...کر کلکتہ سے ہوائی جہاز کے ذریعہ اراکان بھیجا گیا اور سہ پہر کے ڈھائی بجے سرنگوں کے قریب اسپتال میں پہونچ گیا۔ یہ تازہ خون متعدد جنگی مجروحوں کو علاج میں اس ... خون یا خون ناب سے ...تر ثابت ہوا جو اب تک انتقال خون کی اس سروس سے جاتا تھا جو ہندوستان میں ہے۔

ہٹلر سے مسولینی کی ملاقات

لندن۔ ۲۳۔ جولائی۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ مسولینی نے جرمنی میں اٹلی کی ان فوجوں کا جو کہ وہاں ٹریننگ حاصل کر رہی ہیں ملاقات کرنے کے بعد ہٹلر کے ساتھ اس کے ہیڈ کوارٹر میں ملاقات کے بابت نہایت دوستانہ ... سپرٹ میں ہوئی۔

...پھر کر دیکھ لیا، ...ھو... ...پھینکو اس نقاب... ...چھپا رکھوں... ...اس نے تو... ...تمھارے... ...حسن نگاہوں کی پیاس بجھ لی ہے! ...سنہرے حسن کو نقاب سے ڈھک کر رکھنا ...بے تجھی ہو۔ کم پیلی! مجنوں کے دل کی آنکھوں میں ہر لمحہ تمھارا ہی عکس جلوہ ریز ہے۔ کیا تم نے کبھی سنا کہ چاند کا عکس اپنے دل کے شیریں شہد کو چھپا سکتا ہے؟

ساقی! دیکھو! دیکھو!! اگرمن تارے میں تبدیل ہو گیا۔ وقت ... ذرات بن گئے۔ یہی تو سنہرا موقع ہے لاؤ شیرازی شراب کے جام و مینا بڑھاؤ۔ گھونگھٹ نوچ ڈالو! آخر یہ لاج کیسی؟

تمھارا جسم نازک شگوفہ بن گیا اور آنچل آسمان کی آغوش میں لہرا رہا ہے۔ آہا! یہ لباس! قوس و قزح کی کشش اور رنگینوں میں ملو۔ دیکھو، دیکھو! آنچل کے بارے تمھاری سیاہ لٹوں کے گچھے کھسکتے جا رہے ہیں! انگور، انار بیدانہ!!! ان میں کتنی بہار آئی ہوئی ہے۔ لیلیٰ! کیا ایسی رومان پرور فضا میں بھی تمھاری مہندی کی سرخیاں حرم ہی کی چار دیواری میں بند رہیں گی؟

لیلیٰ اس سنسان اور اُداس ریگستان کی آغوش میں ذرا مجنوں کی بھی دلدوز اور دلگداز راگنی سنو۔ آخر تم کب تک ننھے ننھے شگوفوں اور لمبی لمبی شاخوں سے چمٹی رہو گی؟ کب تک تمھارا دل سنگریزہ بنا رہیگا؟ دیکھو وہ آبشار کیا کہہ رہا ہے جو تمھارے پیروں کے نیچے رواں دواں ہے۔ وہ زعفرانی پھول کو اپنے سینہ سے چمٹا کر کہتی ہے"

کیا یہ تمھاری نزاکت ہے؟ درختوں کی شاخوں میں گھوم گھوم کر بھونرا پکارتا ہے۔ مجھے رس دو، مجھے رس دو! اور جنگل کی ہرنیاں لیلیٰ کو پکڑ کر دو اس آوازوں میں چیخ کر کہتی ہے۔ لیلیٰ لیلیٰ کہو! ہمیں چھوڑ کر کہاں چلی جا رہی ہو! دوسری طرف پہاڑ اسے اپنے جگر سے لگا کر اینٹھا کرتا ہے۔

دل و جان کی مالک لیلیٰ! میری کبھی نہ بجھنے والی پیاس کو بجھا دو۔ ازراہ کرم! میرے حلق میں شربت انڈیل دو۔!"

پتھر کی چھاتی خوف سے پگھل کر پکار اٹھتی ہے! اے نرگس! آخر کس غرور و نخوت کے ماتحت مجھ سے کہتی ہو۔ دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ"۔

سیارے ناچ ناچ کر کہتے ہیں۔ "مالا توڑ توڑ کر تم نے سارے پھول نوچ ڈالے!"

پشتہ کے کھیت میں ٹھنڈی آہیں پھیل رہی ہیں اور ریگستان کانپ کانپ اٹھتا ہے۔

للہ مجھے اپنا ج... لیلیٰ! تم نے تو میری ا... لیلیٰ! کھولو۔ کھولو... دیکھو دیکھو! محبت... شرم کا گھونگھٹ! کب تک... شبنم فشاں رہیں گی، کب تک ... لہراتے رہیں گے؟ کب تک چاند کی حسین شکل میں بادل نقاب پڑا رہے گا؟ لیلیٰ مہر سکوت توڑو تو سہی! لیلیٰ! ایکبار نرگسی آنکھیں اٹھا کر دیکھو۔ کس طرح آسمان زمین اور عالم ارواح تمھارے لیے بیقرار ہیں۔ کس طرح پیاسے چکور کا دل لرز رہا ہے!

تمھیں کھو کر مجنوں کا دل بے چین ہو گیا اور بار بار پکار اٹھتا ہے "اب اس مصوریات کے آنے میں کتنی دیر ہے؟" شب وصل کا رنگین شگفتہ پھول ستوالابن کر محبت میں تبدیل ہو گیا ہے اور شبنم کے پسینے رات کی پیشانی بلند ہو گئی ہے!

زمین کی چھاتی میں آخر کس خوشی و مسرت کا سیلاب آ گیا ہے اور پھول کی لڑیوں کی ٹوٹنے کی جھنکاریں کہاں سے آ رہی ہیں؟

جان من لیلیٰ! کھولو اپنی آنکھیں کھولو! دیکھو کلیاں جاگ اٹھی ہیں، طیور نغمہ سنجی میں مصروف ہیں! اور برق آسا پیشانی میں محبت کے سنہرے بوسے ثبت کرنے دو۔

دیکھو! دیکھو! مافوق الفطرت مجنوں کے ارد گرد جمع ہو رہی ہے۔ اور "پیا پیا" کی رٹ لگا کر ملتجی نگاہوں سے کہتی ہے۔ "جان، اب دیر نہ کرو"

توڑ ڈالو تسبیح کے دانے! پھینک دو زنار کے دھاگے۔ آؤ چپ چاپ "محبوب" کا نام لیکر ہم پکارتے رہیں۔ بادل کے لہراتے ہوئے گیسو اور بجلی کی خیرہ کن روشنیوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیں!

لیلیٰ! کھولو لیلیٰ! اب بھی اپنی سرمگیں آنکھیں کھولو۔

دیکھو ہفت افلاک میں قوس قزح کی رنگینیاں پھیل گئی ہیں۔

ماسکو ریڈیو نے یہ خبر براڈکاسٹ کی ہے کہ ہٹلر اور اسکے ساتھیوں کے لیے چار بڑے بڑے ہوائی جہاز تیار کھڑے ہیں۔ ان میں اتنا پٹرول ہے کہ جو انکو ۶ ہزار میل دور لے جا سکتا ہے رائٹر کا بیان ہے کہ جرمنی سے ۶ ہزار میل کی اڑان دکھنی امریکہ یا پوربی ایشیا میں جاپانی علاقہ تک ہوگی۔

۵۰۰	۰۶۱۹۸۳	۰۳۰۱۹۷	۰۶۶۹۸۸	۰۷۵۱۴۱	۰۱۴۲۵۰	۰۸۸۲۳۰	۰۳۰۵۰۶	۰۷۱۱۰	۰۷۶۴۳۲
۵۰۰	۰۲۲۹۳۵	۰۲۶۸۷۵	۰۱۷۷۵۸	۰۱۲۳۳۷	۰۰۴۴۱۶	۰۹۱۷۳۵	۰۴۲۹۲۲	۰۹۵۲۱۰	۰۹۹۵۲۹
۵۰۰	۰۳۵۲۰۹	۰۷۵۳۶۰	۰۹۴۸۳۵	۰۸۷۰۶۸	۰۵۰۱۲۸	۰۸۵۷۸۲	۰۲۲۳۶۰	۰۹۵۶۵۷	۰۶۸۰۷۳
۲۵۰	۰۷۹۰۵۹	۰۲۳۵۳۷	۰۲۱۷۷۳	۰۰۹۰۹۵	۰۴۴۱۷۸	۰۳۶۷۹۹	۰۳۰۱۰۷	۰۲۶۴۳۵	۰۷۵۵۱۴
۲۵۰	۰۷۰۰۹۸	۰۵۹۹۹۳	۰۶۲۹۱۱	۰۶۹۳۱۹	۰۴۷۰۸۲	۰۴۲۲۳۷	۰۹۰۴۰۹	۰۳۴۶۶۵	۰۶۳۳۶۶
۲۵۰	۰۸۲۷۹۲	۰۵۶۳۶۰	۰۷۳۰۳۹	۰۹۱۳۴۸	۰۹۱۰۹۲	۰۹۵۸۷۲	۰۸۵۵۵۵	۰۷۸۶۷۶	۰۶۶۴۹۰
۲۵۰	۰۵۰۸۶۶	۰۲۴۷۶۶	۰۲۷۵۲۹	۰۳۰۹۵۱	۰۷۲۶۸۰	۰۳۸۶۰۷	۰۶۶۴۴۲	۰۶۱۰۴۲	۰۸۴۹۸۲
۲۵۰	۰۸۱۴۲۲	۰۶۱۴۶۴	۰۸۵۹۶۸	۰۵۳۴۷۰	۰۷۷۳۱۸	۰۱۰۳۳۹	۰۷۴۵۱۱	۰۸۵۳۲۹	۰۹۵۵۰۷
۲۵۰	۰۷۰۰۷۷	۰۰۶۸۲۴	۰۸۸۳۶۳	۰۳۸۸۴۲	۰۶۰۸۰۶	۰۵۱۸۴۹	۰۴۳۹۷۸	۰۶۴۴۷۵	۰۳۳۴۰۶
۲۵۰	۰۸۴۰۲۲	۰۸۵۳۸۴	۰۴۳۱۴۲	۰۳۱۰۰۳	۰۴۶۰۵۸	۰۹۳۱۹۶	۰۴۳۵۷۰	۰۶۴۸۱۴	۰۴۲۷۰۴
۲۵۰	۰۹۹۴۴۳	۰۲۳۲۰۰	۰۹۰۰۲۵	۰۹۵۵۵۶	۰۵۳۰۷۰	۰۲۸۳۰۴	۰۱۰۵۱۲	۰۴۹۷۱۶	۰۱۲۵۱۰
۲۵۰	۰۸۷۱۴۷	۰۷۷۹۵۳	۰۲۹۹۱۱	۰۹۴۸۷۶	۰۵۱۲۸۴	۰۱۸۲۶۴	۰۹۴۴۸۹	۰۶۴۷۷۶	۰۰۵۵۵۸
۲۵۰	۰۸۶۱۶۰	۰۹۸۰۹۹	۰۹۳۲۶۲	۰۶۶۹۱۲	۰۵۰۴۸۴	۰۷۲۶۵۶	۰۷۲۸۷۹	۰۸۵۴۹۹	۰۸۷۹۳۶

دوسرا نتیجہ ۱۵ جنوری ۱۹۴۵ء کو وقت اور جگہ کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا

پرائز بانڈز میں روپیہ لگا کر معقول نقد انعامات حاصل کیجیے

بعدالت منصفی حوالی کانپور

نمبر مقدمہ ۱۱۸ سنہ ۱۹۳۵ء

مقدمہ اجرائ نمبر ۱۴۴ بابت سنہ ۱۹۴۳ء

منشی رام کمار بھارگو وغیرہ ساکن شہر لکھنؤ محلہ جعفر گنج
بنام - گیا پرشاد ولد شیو نراین قوم برہمن ساکن
شاہ پور مزرعہ موضع بھسکھر پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور
بنام - گیا پرشاد ولد شیو نراین قوم برہمن ساکن شاہ پور
مزرعہ موضع بھسکھر پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور - مدیون ڈگری
چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان بابو رام کمار ڈگری دار نے
واسطے نیلام جائداد مقروقہ کے درخواست گذرانی ہے
لہذا آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۱۷ - ماہ اگست
۱۹۴۴ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام
کے مقرر ہوئی ہے -

آج بتاریخ ۲۶ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۴ء بہ ثبت میرے
دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا -

بحکم ایس - ایم - حبیب احمد منصرم عدالت منصفی
حوالی کانپور

(مہر عدالت)

... یہ ... جرل التفا ...

صدر دفتر ———— کانپور

کیجیے

زندگی آگ موٹر بحری حادثات

چیرمین ———— سر پدم پت سنگھانیہ ...

مینیجنگ ڈائرکٹر ———— ان۔ کے۔ بھارتیہ بی۔ اے۔ ایف بی سی آئی



جو لوگ شاہراہیں ...
میں اضافہ کرتے ہیں۔ ان ...
صنعت ترقی حاصل کرتی ...
غرض ہر طرف سڑکیں ...
جاتے ہیں اور ان سڑکوں ...
حزم اور مصروف راہگیروں کا نہ ختم ہونیوالا تانتا ...

ڈسٹری بیوٹرس:۔
یو۔پی۔ پنجاب۔ ان۔ ڈبلو۔ ایف۔ پی اور سندھ کیلئے:۔
مسرس محمد دین اینڈ سنس
گرانڈ ٹرنک روڈ امرتسر
بندر روڈ۔ کراچی

ایگریکو ٹولز

AGRICO TOOLS.

دی ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹیڈ کی طرف سے شایع کیا گیا
(اگریکو ڈیپارٹمنٹ) گولموری

جرمنی میں سول جنگ

ہٹلر اور جرمن ہائی کمان کے خلاف سازش کے بارے میں جو تازہ اطلاعات ملی ہیں۔ اُن سے پتہ چلتا ہے کہ سازش کرنیوالوں میں جرمنی کے کئی اعلیٰ فوجی افسر بھی شامل تھے۔ اُن کے بارے میں جرمن نیوز ایجنسی کا کہنا ہے کہ وہ بہت عرصہ ہوا برخاست کیے جا چکے تھے ... فیلڈ مارشل کیٹل جو جرمنی کیٹل جو جرمنی کے چیف آف اسٹاف ہیں ... میں شامل ہیں لیکن وہ ہٹلر کی کانفرنس میں موجود تھے۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ باغی لیڈروں نے ایک دشمن حکومت سے بہت عرصہ ہوا تعلق قائم کیا ہوا تھا۔ جرمن ریڈیو کا بیان ہے کہ اب بغاوت بالکل ختم ہو گئی ہے اور غداروں کو جن میں کرنیل بیک بھی شامل ... گولی سے اُڑا دیا گیا ہے۔ صورت حالات قابو میں ہے۔ مگر اسٹاک ہام میں جو خبریں پہونچی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ باغی لیڈر ابھی تک جرمنی میں کسی جگہہ موجود ہیں۔ جرمنی کے کئی شہروں میں فوج اور اسٹارم ٹروپ میں لڑائی ہو رہی ہے۔ بی۔ بی۔ سی کا بیان ہے کہ جرمنی میں سول جنگ چھڑ گئی ہے۔ مگر ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ ایک خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ ایک خبر یہ بھی ہے کہ پوربی پرشیا کی دو جرمن ڈویژن نے بغاوت کر دی ہے۔ جرمنی میں بغاوت کو فرو کرنے کے لیے مورچہ سے فوجیں بلائی جا رہی ہیں۔ یہ بھی خبر ہے کہ برلن میں اس وقت چپہ چپہ پر خفیہ پولیس تعینات کر دی گئی ہے۔ برلن میں محاصرہ کی کیفیت ہے۔



پہلے اندرونی صفائی کیجیے
کی ضرورت ہے!

اندرونی صفائی کے آسان صحتی اُصول اینڈریوز کی مدد سے عورت کو تندرست و توانا، ہشاش بشاش مسرور و شاداں رکھینگے۔ کیونکہ اینڈریوز محض ... قبض کشا ہی نہیں بلکہ اس سے کچھ اور زیادہ ... جتنی مرتبہ ضرورت ہو پابندی کے ساتھ ... اس کا استعمال کرتے رہیے ... جو جلد کی خرابی۔ درد سر اور صحت کی ... شکایتوں کا باعث ہوتی ہیں۔ آپ ... گا کہ اینڈریوز صحت کے پورے نظام کو کیونکر درست اور پاک ... کر دیتا ہے۔

اول۔ اینڈریوز منہ اور زبان کو صاف اور تازہ کرتا ہے۔
دوئم۔ اینڈریوز معدہ کے فعل کو درست کرتا اور ... کو تقویت کرتا ہے۔
اس کے بعد۔ جگر کو اس کی معتدل صورت پر لاتا ہے اور صفرا کو روکتا ہے۔
آخر میں۔ یہ کہ آپکی اندرونی صفائی کو مکمل کرنیکے لیے اینڈریوز بتدریج ترتی کے ساتھ معدہ کو صاف کرتا۔ خرابی پیدا کرنیوالی سمیت کو دور کرتا اور جلد کی رنگت نکھارتا ہے۔

اندرونی صفائی کیلئے پابندی کے ساتھ استعمال کیجیے۔

ANDREWS
LIVER SALT

اینڈریوز لیور سالٹ

صحت بخش و فرحت افزا مشروب ... منتوی ملیں

ہٹلر کس طرح بچا

جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جب اہل برلن نے ہٹلر پر حملہ کرنے کی کوشش اور ہوسیلزبرگ کی کانفرنس میں کی گئی دھماکہ بم سے ہوا۔ ہٹلر اس وجہ سے بچ گیا کیونکہ وہ دو منٹ دیر سے پہونچا۔ جب بم پھٹا وہ کانفرنس کے پلاٹ فارم پر کھڑا تھا۔ جرمن نیوز ایجنسی کے چیف نامہ نگار کا بیان ہے کہ اہل جرمنی اور اہل برلن کی اکثریت کو واقعات کے بارے میں کچھ علم بھی نہیں ہو سکا۔ غدّاروں نے جو احکام جاری کیے وہ وقت کے اندر روک دیے گئے۔

جرمنی میں چند اہم مقامات پر تعینات چند جرنلوں اور کرنلوں نے یہ سازش منظم کی تھی اور ٹرنل کاؤنٹ شائن برگ نے رول پر عمل کیا۔

ان لوگوں نے یہ کہکر کہ ہٹلر مر گیا ہے فوج کے نام احکام جاری کئے۔ مگر ان پر عمل نہیں کیا گیا۔

بحکم جناب سید انوار الحسن صاحب بہادر منصف حوالی کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی حوالی کانپور
مقدمہ نمبر ۱۰۶۷ بابت سنہ ۱۹۴۳ء خفیفہ بہادر کانپور
نمبر اجراء ۲۲۸ سنہ ۱۹۴۳ء

لالہ رام دین۔ ڈگریدار ولد لالہ دین دیال قوم ویش ساکن محلہ غوث گنج پرگنہ جوگنی پور ضلع کانپور۔ مدعی بنام۔ جبرا۔ مدعا علیہ۔ مدیون

نام۔ جبرا ولد چھیاں قوم بلاہر ساکن موضع غوث گنج حال مقیم بکھرایاں پرگنہ جوگنی پور ضلع کانپور۔ مدیون ڈگری چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان لالہ رام دین ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد کے درخواست گذرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۹۔ ماہ اگست سنہ ۴۴ء واسطے طے کرنے شرائط نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔ آج بتاریخ ۲۱ ماہ جولائی سنہ ۴۴ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت حوالی کانپور

مُہر عدالت

جرمنی میں دوسری حکومت بنگئی

لندن ۲۲۔ جولائی۔ ماسکو ریڈیو نے جرمنی کے خفیہ ریڈیو کے حوالہ سے ایک خبر براڈ کاسٹ کی ہے:۔

جرمنی میں ایک نئی حکومت بنگئی ہے جو فوج کے بڑے بڑے افسروں پر مشتمل ہے۔ جرمنی کے چند علاقوں پر اسکا کنٹرول ہو گیا ہے اور وہاں تمام نازی افسر گرفتار کر لیے گئے ہیں۔

اتحادیوں کے متعلق ترکوں کا رویہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

ہے۔ یہاں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سرخ فوج کو سامان رسد پہونچانے کے مسئلہ کا کوئی نیا حل تلاش کرنا ہوگا۔ گذشتہ راستہ اب بڑھتی ہوئی روسی فوجوں کے سیکڑوں میل پیچھے رہ گیا ہے۔ نیا راستہ نکالنا ضروری ہے اور وہ درہ دانیال اور باسفورس ہی کا راستہ ہو سکتا ہے۔

دو برس ہوئے ترکی کے سرکاری حلقوں نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر اتحادیوں نے جرمنوں کو بحر ایجہ سے بھگا دیا تو بار برداری کے جہازوں کے ذریعہ درہ دانیال میں سے ہو کر سامان رسد کے جانے میں کوئی چیز حائل نہ ہو سکے گی۔ بتایا جاتا ہے کہ روس بھی اس معاملہ میں گفت و شنید کرنے میں بڑا حصہ لے رہا ہے۔ باقی دوسرے لحاظ سے اس عام مسئلہ میں اس وقت سے جبکہ فروری میں برطانیہ اور ترکی کے درمیان فوجی گفت و شنید منقطع ہو گئی تھی ابتک بظاہر کوئی خاص تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے

سیکڑوں جرمن افسر گولی سے اڑا دیئے گئے

اسٹاک ہام کی ایک خبر ہے کہ جرمنی میں سیکڑوں افسر گرفتار کر لیے گئے۔ اور ان کو گولی سے اُڑا دیا گیا ہے۔

جنوں تیرتا پھر رہا ہے فضا میں

از حضرت جوش ملیح آبادی

قیامت کی رنگینیاں ہیں خلا میں — نئے ارغنوں بج رہے ہیں ہوا میں
فسانوں کا افسوں ہے ارض و سما میں — ترنّم ہے سارنگیوں کا صبا میں
گلابی کو جھمکا، گلابی گھٹا میں
جنوں تیرتا پھر رہا ہے فضا میں

جواں ہیں ہوائیں جوانی کی لَے سے — مُعطّر ہے ارض و سما بوئے مَے سے
گھٹاؤں میں ہیں پیچ و خم کیسے کیسے — فضاؤں میں ہلچل کچھ ایسی ہے جیسے
تڑپتا ہے دل عشق کی ابتدا میں
جنوں تیرتا پھر رہا ہے فضا میں

نہ غم کی حکومت، نہ ماتم کا سایہ — طرب سے دمکتا ہے گیتی کا مکھڑا
تکلّم، تبسّم، ترنّم ہے دُنیا — خوشی سے ہے غم اس طرح دنگ گویا
خدا حلقۂ مُنکرانِ خدا میں
جنوں تیرتا پھر رہا ہے فضا میں

عَلم شادمانی کا لہرا رہا ہے — غزلخواں و رقصاں و خنداں ہوا ہے
بہکتی، چہکتی، مہکتی فضا ہے — پہاڑوں کے دامن میں کالی گھٹا ہے
کہ قدرت ہے بوتل دبائے عبا میں
جنوں تیرتا پھر رہا ہے فضا میں

گرجتی گھٹاؤں کے سانچے میں ڈھل کر — تلاطم سے تمکین کا سر کچل کر
رِیا خانۂ زندگی سے نکل کر — گزاریں خرابات میں آؤ چل کر
یہ رنگین صُبحیں، یہ رنگین شامیں
جنوں تیرتا پھر رہا ہے فضا میں

چلو دستِ ہستی میں پھر ارغنوں دیں — تب و تاب افسانہ رنگِ فسوں دیں
نقیبِ خرد کو نویدِ جنوں دیں — ہواؤں میں رقصاں ہیں یوں رس کی بوندیں
دھڑکتا ہے دل جوش جیسے دُعا میں
جنوں تیرتا پھر رہا ہے فضا میں

ترکی وزیر خارجہ کے استعفے کے اندرونی حالات

صدر جمہوریہ کی مداخلت

ترکی میں دو دن تک بے نعمان منمنجو اوغلو کے استعفے کی خبر نے تمام خبروں یہاں تک کہ مغربی محاذ کی خبروں کی طرف بھی لوگوں کو متوجہ نہیں ہونے دیا۔ بات یہ تھی کہ ان کے استعفے کے اندرونی حالات کچھ اس نوعیت کے تھے کہ ملک میں سنسنی پیدا نہ ہوتی تو تعجب ہوتا۔ ان حالات پر تاریخ وار ترتیب سے نظر ڈالئے تو معلوم ہوتا ہے کہ قاہرہ کانفرنس کے بعد خاصکر اس دوسری قاہرہ کانفرنس کے بعد جس میں صدر انونو نے شرکت کی تھی صدر جمہوریہ نے اتحادیوں کے علمی تعاون کی پالیسی اختیار کرنیکا وعدہ کرلیا تھا مگر آخری فیصلہ ترکی حکومت پر چھوڑا گیا تھا۔ اور یہ تو ہر شخص تسلیم کریگا کہ ترکی حکومت کے فیصلہ کا دارومدار زیادہ تر اس کے وزیر خارجہ کی رائے پر تھا چنانچہ اس کو ہر شخص یاد کرتا ہے کہ جو تعویقی کارروائیاں کی گئیں انکی ذمہ داری وزیر خارجہ پر ہے۔ اس کے بعد جو نتیجہ نکلا اس سے بھی سب واقف ہیں۔

جب ترکی نے جنگ میں شامل نہ ہونے کا تصفیہ کیا تو اس کے لئے یہ ضروری تھا کہ اتحادی قوموں اور خاص کر اپنے حلیف برطانیہ عظمیٰ کی امداد کیلئے کچھ اقتصادی تدابیر اختیار کرے مثلاً جرمنی کو کروم اور دیگر اہم خام سامان کی برآمد بند کرنا مگر یہ معاملہ برابر ٹلتا چلا گیا یہاں تک کہ امریکہ اور برطانیہ نے یادداشت بھیجی جب جاکر جرمنی کو کروم بھیجنا بند کیا گیا۔ اس معاملہ کو اتنا طول کھینچنے کی ہرگز ضرورت نہیں تھی، اس کی ذمہ داری بھی وزیر خارجہ پر تھی کیونکہ صدر جمہوریہ سے جرمنی کو تمام برآمد میں روک دینے کا حکم ملنے کے باوجود وزیر خارجہ معاملہ کو تعویق میں ڈالتے رہے یہاں تک کہ اپنا فیصلہ منوانے کیلئے صدر کو کابینہ کے ایک اجلاس میں مداخلت کرنی پڑی۔ اس موقع پر یقیناً صدر کو وزیر خارجہ پر غصہ آیا ہوگا۔

وزیر خارجہ کی یہ پالیسی یقیناً ترکی کیلئے ناقابل اطمینان تھی۔ اس کے اثرات دور کرنے کیلئے حکومت نے ترکی رائے عامہ کو اس امر پر آمادہ کرنا شروع کیا کہ جرمنی کو برآمد ہونیوالی دیگر چیزیں بھی بند کرنا پڑیں گی۔ اس دوران میں ایک اور اہم واقعہ پیش آیا۔ کچھ عرصہ سے جرمن جہازوں کے بیڑے کے بیڑے بحر اسود سے نکل کر درۂ دانیال ہوتے ہوئے باسفورس جاتے رہے تھے۔ برطانوی بحری مشاہدوں کو یہ معلوم کرکے بڑی حیرت ہوئی کہ یہ بیڑے ۶۰ ٹن وزن کی موٹر تارپیڈو کشتیوں اور ۸۰۰ ٹن کے ایسے جہازوں پر مشتمل تھے جن سے مختلف کام لئے جاسکتے تھے۔ مثلاً فوجیں اتارنا طیارہ شکن جہازوں کی حیثیت سے کام لینا۔ آبدوزوں کا پیچھا کرنے والے جہازوں کی حیثیت سے کام لینا وغیرہ وغیرہ۔ موٹر کشتیوں سے ان کے اسلحہ اُتار لئے گئے تھے اور اسلحہ کو خشکی کے ذریعہ بھیجا جاتا تھا اور جہازوں کے عرشہ پر سے اسلحہ اتار کر ان کو مال اسباب لے جانیوالے جہازوں کی حیثیت سے درۂ دانیال سے گزارا جاتا تھا۔

یہ جہاز آبنائے میں سے گزرنے کی باقاعدہ اجازت حاصل کرنے کے بعد بھی آبنائے سے ہمیشہ رات کے گیارہ بجے سے صبح کے تین بجے تک کے عرصہ میں گزارا کرتے تھے، حسب معمول حکومت ترکی کو اس طرف متوجہ کیا گیا مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ آخر برطانیہ کے سفیر نے خود صدر جمہوریہ سے احتجاج کیا۔ صدر نے اس معاملہ کی تفتیش کا وعدہ کیا۔

اس زمانہ میں (۸) جون کو ایک بڑے قسم کا جہاز آکر لنگر انداز ہوا اور باسفورس میں جانیکی اجازت کا طلبگار ہوا ترکی افسران نے جہاز کا معائنہ کیا اور انقرہ کو لکھ بھیجا کہ جہاز کو گزر جانے کی اجازت دی جائے۔ جہاز روانہ ہونیوالا ہی تھا کہ خود صدر نے جہاز کے دوبارہ معائنہ کا حکم بھیجا۔ اس جہاز کا نام ایس ایس کیسل تھا، دوبارہ معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کے ڈھانچہ کا زیر آب حصہ بہت مضبوط بنایا گیا ہے اور اس پر تارپیڈو پھینکنے کے آلات بھی ہیں اور تارپیڈو بھی۔ گہرائی مار گولے بھی ہیں اور ۷،۴ ملی میٹر دہانے کی توپیں بھی۔ اس کے علاوہ بہت سا گولہ بارود بھی موجود ہے۔ یہ سب سامان کوئلہ کے نیچے چھپایا ہوا رکھا تھا۔

۱۳ جون کو پہلی مرتبہ کابینہ میں ہیجان کی علامات ظاہر ہوئیں۔ پیپلز ریپبلکن پارٹی کی پارلیمانی جماعت کا ایک خفیہ اجلاس ہوا اور بہت سے نائبین نے وزیر خارجہ کے جہازوں کے گزار دینے کی حکمت عملی پر سخت نکتہ چینی کی، ۱۵ جون کو ایک خاص کمیونک شائع ہوا جس میں لکھا تھا کہ کابینہ وزیر خارجہ کی آخری چند دنوں کی پالیسی کو ناپسند کرتی ہے اور یہ کہ وزیر خارجہ نے استعفا دیدیا ہے کسی دوسرے وزیر خارجہ کے انتخاب تک وزیر اعظم وزیر خارجہ کے فرائض بھی انجام دیں گے۔ اسی دن شام کو وزیر اعظم نے اتحادیوں کے نمائندوں کو شرف ملاقات بخشا اور حالات کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا کہ ترکی اپنے اقتدار اور اختیارات کو اپنے حلیف برطانیہ اپنے دوست اور ہمسایہ روس اور اپنے دوست امریکہ کے خلاف ہرگز استعمال نہ ہونے دیگا۔ ترکی کے اقتدار کبھی ان کے خلاف استعمال نہیں ہوئے اور آئندہ بھی کبھی نہ ہونگے ایک جرنلسٹ کے استفسار پر وزیر اعظم نے یہ بھی تصریح کردی کہ ترکی اقتدار میں تمام ترکی مقبوضات معہ آبنائے شامل ہیں۔ اس کے بعد موصوف نے یہ بھی کہا کہ آئندہ سے ایم۔ ٹی۔ بی قسم کے جہازوں اور ۸۰۰ ٹن والے جرمن جہازوں کا باسفورس میں داخلہ ممنوع قرار دیدیا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کمال پر زور عزم مستقل پیدا … زبان پیدا …

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۴ | کانپور پنجشنبہ ۵ اگست سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۳۲

مہاتما گاندھی کے بیانات

پنچ گنی ۔ ۳۰ ۔ جولائی کو … ایسوسی ایٹیڈ پریس نے مہاتما گاندھی سے پارلیمنٹ میں ہندوستان … کے بارے میں خاص کر اس رائے کے بارے میں کہ ہندوستان کی اقتصادی ترقی سیاسی جمود کے حل کی نسبت زیادہ ضروری ہے ۔ انٹرویو کیا ۔ جس کے دوران میں مہاتما جی نے فرمایا کہ میں نے اس بات کو نوٹ کیا ہے ۔ مجھے یہ دیکھ کر دکھ ہوا ۔ اور بڑی حیرت ہوئی کہ اس برطانی قوم کے نمایندے جو سیاسی آزادی کے لئے لڑنے کا ایک طویل اور شاندار ریکارڈ رکھتے ہیں ۔ ہندوستان کی سیاسی غلامی سے ہندوستان کی اقتصادی ترقی کا رشتہ الگ کردیں اور اقتصادی ترقی کو سیاسی آزادی پر ترجیح دیں ۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا گاڑی کو گھوڑے کے آگے رکھ دیا گیا ہے ۔ میں نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ کوئی گھوڑا اپنی ناک سے گاڑی کھینچتا ہے ۔ اس لیے مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ ہندوستان کے دو مشہور ماہر صنعت مسٹر جے ۔ آر ۔ ڈی ٹاٹا ۔ اور سر موی مودی نے اس خیال کی فوراً ہی تردید کردی ۔ جو کہ پارلیمنٹ کے چند ممبروں نے ظاہر کیا تھا کہ اقتصادی ترقی سیاسی جمود سے زیادہ ضروری ہے اور اونھوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ ہندوستان کی اقتصادی ترقی سیاسی جمود کے حل ہونے پر یعنی ہندوستان میں مرکزی قومی حکومت قایم ہونے پر منحصر ہے میرا خیال ہے کہ ان کے دماغ میں وہ سب پہاڑ جیسی رعایتیں موجود ہیں جو پچھلے چند سال کے اندر حکومت ہند نے انگریز اجارہ داروں کو دیدی ہیں ۔ صنعتی میدان میں ہندوستانیوں کی جدت کے راستہ میں جو روکاوٹیں ڈالی جارہی ہیں وہ بھی ان کے دماغ میں موجود ہونگی ۔ اس لیے قومی حکومت کے بغیر جو کچھ ہوسکتا ہے وہ اقتصادی ترقی نہیں ۔ بلکہ اس کی اقتصادی لوٹ کھسوٹ اور گراوٹ ہوسکتی ہے ممبران پارلیمنٹ کے جو ہندوستان کی حقیقتوں کو نہیں جانتے وہ ہندوستان کی صنعتی ترقی کی فوری اہمیت کے راگ گا سکتے ہیں ۔ کاش وہ یہ دیکھیں اس وقت ہندوستان میں کیا ہو رہا ہے ۔

مجھے اس بارہ میں ذرا بھی شبہہ نہیں کہ بنگال میں اور ہندوستان کے دوسرے حصوں میں جو قحط پڑا ہے وہ پرماتما کا ڈالا ہوا قحط نہیں بلکہ انسان کا ڈالا ہوا قحط تھا ۔

مجھے ان حکمرانوں کی جو برطانیہ سے ہندوستان بھیجے گئے ہیں ۔ ایمانداری پر اعتراض کرنے کی ضرورت نہیں ہے میرا خیال ہے کہ اس تمام ایمانداری کے باوجود جو برطانی حکمران اپنی امداد کے لیے بلاسکتے ہیں ۔ ان کے لیے یہ ناممکن ہے کہ وہ ہندوستان کے اندرونی حالات جان سکیں اور اس کا اصل روگ سمجھ سکیں ۔ اس لیے پارلیمنٹ میں جو رائے ظاہر کی گئی ہے وہ میرے لیے بڑی تکلیف دہ ہے اس سے میری اس رائے کی تصدیق ہوتی ہے کہ "ہندوستان چھوڑ دو" والا ریزولیوشن ایسا قدم نہیں تھا جو کسی جلدبازی یا غصہ میں اُٹھایا گیا … پارلیمنٹری زبان میں اس کے ذریعہ یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ ہندوستان پر ہندوستانیوں کی حکومت ہونا چاہیئے جن کو خود ہندوستانی منتخب کریں یہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ ہاؤس آف کامنز نے اس مسئلہ کو اتحادیوں اور جمہوری قوموں کے درمیان پنجنی حکومت یا ایک مسلح جماعت یا قوم کے ذریعہ چند جماعتوں یا قوموں کی لوٹ کھسوٹ کے خلاف جمہوریت کا حقیقی مسئلہ ماننے کا موقع ایک بار پھر کھو دیا ہے ۔ میری پیشکش میں وہ … بالکل واضح شکل میں موجود تھا یہ مسئلہ کرہ ارض کی ان تمام قوموں اور … کی طرف سے پیش کیا گیا تھا جس سے دوسری قومیں ناجائز فائدہ اُٹھا رہی ہیں یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہاؤس آف لارڈ اور ہاؤس آف کامنز دونوں نے میری پیشکش کو ٹھکرا دیا ہے ۔ اتحادی قومیں تو جیت جائیں لیکن غلام قومیں اسکی روشنی کو محسوس نہیں کریں گی اور وہ اس نتیجہ پر پہونچیں گی کہ اس فتح سے اس سے بھی خوفناک جنگ کے لیے بیج بویا گیا ہے ۔ میں خود سے دریافت کرتا ہوں کیا اس خالی فتح کے لیے خون کے دریا بہنا چاہیئں ۔

ایک اور انٹرویو میں مہاتما گاندھی نے کہا کہ مسٹر ایمری بہتر جانتے ہیں ۔ لیکن ان کے لیے میری پیشکش کو یہ کہکر ٹال دینا آسان ہے کہ فارمولا بحث کی بنا بھی نہیں بن سکتا اگر ایسا ہوتا ۔ تو اخباروں میں اس فارمولا پر اس قدر لمبی چوڑی بحث نہ چھڑتی ۔

پنچ گنی ۔ ۳۰ ۔ جولائی ۔ آج شام کو مہاتما گاندھی نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ برطانی حکومت نے اگر میری پیشکش کو نامنظور کردیا ہے تو اس سے فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے فارمولا پر کوئی اثر نہیں پڑتا ۔

جب مہاتما جی سے یہ پوچھا گیا کہ آپ مسٹر جناح سے کب ملاقات کرنے کی اُمید کرتے ہیں تو اونھوں نے جواب دیا کہ بشرط صحت مجھے قائد اعظم جب بلائیں تبھی میں جاسکتا ہوں اس فارمولا کی اشاعت فرقہ وارانہ سمجھوتہ کی خط وکتابت کے سلسلہ میں بے فضول کوشش نہیں ہے ۔ اس میں خلوص ہے بدقسمتی سے ابتک جتنی نکتہ چینی ہوئی ہے وہ فارمولا کے خلاف تعصب یا اسے بے پروائی سے پڑھنے کا نتیجہ ہے یہ کسی پارٹی کی طرف سے پیشکش نہیں ہے یہ قوم کے دوجیون چاکروں کی جانب سے اس فرقہ وارانہ مسئلہ کا مجوزہ حل ہے جو ابتک حل ہونے میں نہ آتا تھا ۔ یہ تمام پارٹیوں کو ایک کھلا دعوت نامہ ہے کہ وہ اس حل پر اپنا دماغ لڑائیں ۔ راجہ جی کا فارمولا تمام دلیش پریمیوں کے لیے امداد ہے ۔ یہ بہترین راہ ہے جسے ہم تصور کرسکے اور وہ ترمیموں یا نامنظوری کے لیے کھلی ہوئی ہے ۔ ایک طرح پر تو سیاسی جمود دور کرنے کے لیے میرے پیش کردہ حل کی نامنظوری نے تمام پارٹیوں کو اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ اپنی تمام تر توجہ فرقہ وارانہ سمجھوتہ پر لگائیں میں نے کہا ہے اور اب بھی کہتا ہوں کہ تیسری پارٹی کی موجودگی اس مسئلہ کے حل کی راہ میں مستقل دشواری ہے ۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ اگر ہماری اس سرزمین پر اس تیسری پارٹی کا غلبہ ہے تو میں ایک باعزت سمجھوتہ کے لیے کوئی کوشش ہی نہ کروں مجھ سے زیادہ کوئی خوش نہ ہوگا ۔ اگر ہم ایک ایسا حل نکال سکیں جو تمام پارٹیوں کے لیے قابل قبول ہو ۔

ایک رپورٹر نے مہاتما گاندھی سے پوچھا کہ کیا برطانی حکومت سے اپنی تجویزوں کی نامنظوری کے پیش نظر آپ کانگریسیوں کو یہ مشورہ دیں گے کہ وہ پھر جیل جائیں ۔ مہاتما جی نے جواب دیا کہ آپ نے کبھی کسی سمجھدار آدمی کو بلا وجہ جیل جاتے دیکھا ہے ۔ لیکن جو شخص اپنی خودداری کو یا اپنے ملک کی آزادی کو

پنچ گنی … ک … دے ہیں ۔ … مشورہ دیا کہ وہ … اپنے آپ کو پیش کردیں ۔ اور یہ یقین رکھیں کہ ان کی سزایابی آزادی کی تحریک میں مدد دے گی ۔ مہاتما جی نے اس بیان میں اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ توڑ پھوڑ اور جائداد کو نقصان پہونچانا بجائے خود تشدد ہے ۔ آپ نے قومی کارکنوں کے لیے ایک بار پھر تعمیری کام کے چودہ نکات دوہرائے ہیں مہاتما گاندھی نے فرمایا کہ مجھ سے ملنے والوں نے جس بات پر مجھ سے سب سے زیادہ بحث کی وہ یہ ہے کہ … میں خفیہ کارروائیوں کو منظور کرتا ہوں یا نہیں … میں توڑ پھوڑ ، غیر قانونی پرچوں کی اشاعت وغیرہ شامل ہے ۔ مجھ سے یہ کہا گیا ہے کہ اگر یہ لوگ چھپ کر کام نہ کرتے تو کچھ بھی نہ کرسکتے تھے ۔ بعض نے یہ دلیل پیش کی ہے کہ جائداد کی تباہی جس میں سلسلہ مراسلت کا توڑ دینا بھی ہے اہنسا میں ہی شمار ہونا چاہیئے ۔ بشرطیکہ انسانی زندگی کی حفاظت کی گارنٹی رہے ۔ میرے سامنے مثالیں پیش کی گئیں کہ دوسری قوموں نے ایسے ہی کام بلکہ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر کام کرنے سے گریز نہیں کیا ہے ۔

میرا جواب یہ ہے کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے حصول آزادی کے لیے کسی قوم نے ستیہ اور اہنسا کو واحد ذریعہ کی حیثیت سے بالارادہ استعمال نہیں کیا ہے ۔ اس معیار سے جانچ کرتے ہوئے میں بلاپس وپیش یہ کہتا ہوں کہ خفیہ کارروائیاں چاہے بذات خود کتنی ہی بے ضرر کیوں نہ ہوں انھیں اہنسا کی اصطلاح میں کوئی جگہہ نہ ملنی چاہیئے ۔ توڑ پھوڑ اور اس میں جائداد کی تباہی وغیرہ جو کچھ شامل ہے بجائے خود تشدد ہے اگرچہ یہ ظاہر کیا جاسکتا ہے کہ ان سرگرمیوں نے کچھ لوگوں کے دلوں میں گھر کرلیا ہے اور ان میں جوش پیدا کیا ۔ لیکن مجھے کوئی شبہہ نہیں کہ مجموعی طور پر تحریک کو اس سے نقصان پہونچا ہے ۔

میں تو تعمیری کام کی قسم کھائے بیٹھا ہوں ۔ میں ایک بار پھر اس کی مدیں دوہراتا ہوں ۔

(۱) فرقہ وارانہ اتحاد (۲) اچھوت ادھار (۳) نشہ بندی (۴) کھادی (۵) گرام ادیوگ ۔ (۶) گاؤں کی صفائی (۷) نئی یا بیسک تعلیم ۔ (۸) بالغوں کی تعلیم (۹) صحت اور صفائی کی تعلیم (۱۰) عورتوں کی ترقی (۱۱) نام نہاد جنگلی باشندوں کی سیوا (۱۲) قومی زبان کا پرچار (۱۳) صوبائی زبانوں کی محبت (۱۴) اقتصادی برابری کے لیے کام

بدقسمتی سے کارکنوں کو اس پروگرام میں اتنا زیادہ اعتقاد نہیں ہے جتنا مجھکو ہے ۔ میں اس پروگرام کی اہمیت پر جتنا بھی زور دوں کم ہے اور اگر تمام ہندوستان کو اس پروگرام پر راغب کرسکوں تو ہم اپنی منزل مقصود پر جلدی سے جلدی پہونچ سکتے ہیں ۔

جو کارکن ابھی تک چھپے ہوئے ہیں ان کو میرا مشورہ ہے کہ اگر آپ میرے اس عقیدے میں شریک ہیں کہ چھپی کارروائیاں عملی اہنسا کی اسپرٹ بند کرنے میں مدد نہیں دیتیں تو اپنے آپ کو ظاہر کیجئے اور قید کا خطرہ اوٹھایئے اور یہ یقین رکھئے کہ اس طرح پر آپ کی سزایابی بجائے خود آزادی کی تحریک میں مدد دے گی ۔

برطانیہ ترکی کی مدد کریگا

(لندن) ۲ ۔ اگست ۔ برطانی پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل نے اعلان کیا کہ ترکی نے برطانیہ اور ترکی کے درمیان اتحادی معاہدہ کی بنا پر جرمنی سے ہر قسم کا ناطہ توڑ لیا ہے ۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جرمنی یا بلغاریہ ترکی پر کب حملہ کردیں اگر ترکی پر حملہ کیا گیا تو برطانیہ ترکی کی مدد کرے گا ۔ خبر ملی ہے کہ جرمن سفیر ہرفان پاپن ترکی سے روانہ ہوگیا ہے ۔

انقرہ کی خبر ہے کہ ترکی کی گرانڈ نیشنل اسمبلی نے اس بل کو منظور کرلیا ہے جس کے ذریعہ سیاسی قیدیوں کو اور دوسرے قیدیوں کو جن کو امن میں خلل ڈالنے کے الزام میں سزا ہوئی تھی اور جو برطانیہ ، روس اور امریکہ کے رہنے والے ہیں …

… غور رہا … درخواست … بڑھادے ۔ اور اگر … کیا جائے تاکہ گورنمنٹ کا مقصد صاف واضح ہوجائے کیونکہ کچھ قواعد ایک دوسرے کے برعکس ہیں ۔ … سلسلہ میں سوا اسکیم میں رام باغ کو میونسپل بورڈ کو … رابطے ہوا ۔ اپریل سے ستمبر ۱۹۴۳ء تک کے آڈٹ اعتراضات پر غور ہوا اور جوابات منظور کیے گئے ۔ لے آؤٹ سب کیمیٹی کی یہ سفارش منظور ہوئی کہ فیکٹری ایریا کی سڑکوں کے کنارے مناسب فاصلے پر ایک ایکڑ زمین کھلی ہوئی چھوڑ دی جائے ۔ گھر اسوا آبادی کے قریب متوسط درجہ کے لوگوں کے

… عام معافی دیدی گئی ہے ۔ جارج پارلٹ اور لیونڈ برملف جن کو جرمن سفیر ہرفان پاپن پر حملہ کے جرم میں سزا ہوئی تھی چھوڑ دیے جائیں گے ۔ ایک بل اور منظور کیا گیا ہے جس کے ذریعہ ضرورت پڑنے پر چند شہروں کے شہریوں کو خالی کرنے کی منظوری دیدی گئی ہے ۔

لندن ۔ ۲ ۔ اگست ۔ ترکش ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ترکی نے جرمنی کے ساتھ اپنے ڈپلومیٹک اور اقتصادی تعلقات توڑنے کا فیصلہ کرلیا ہے ۔ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اس کے بارے میں ترکی کے وزیر اعظم موسیو سراج اوغلو نے آج صبح گرانڈ نیشنل اسمبلی میں بیان دیا جس میں کہا کہ ترکی نے جرمنی کے ساتھ اپنے ڈپلومیٹک اور اقتصادی تعلقات توڑنے کا فیصلہ کرلیا ہے ۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ترکی لڑائی میں شامل ہوگا ۔ مگر اس کا دار ومدار جرمنی کے رویہ پر ہوگا ۔ کیبنٹ کے فیصلہ کی تصدیق نیشنل اسمبلی نے کردی ہے ۔

حکومت ترکی نے بلغاریہ اور رومانیہ کی بندرگاہوں سے تمام ترکش جہازوں کو فوراً ہی ترکی واپس آنے کا حکم دیدیا ہے ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن سفیر ہرفان پاپن نے منگل کو پریزیڈنٹ انونو کے ساتھ ۴۵ منٹ کی بات چیت کے دوران میں تعلقات ٹوٹنے سے روکنے کی آخری کوشش کی ۔

موسیو سراج اوغلو نے گرانڈ نیشنل اسمبلی کو بتلایا کہ برطانیہ نے ترکی سے جرمنی کے ساتھ ڈپلومیٹک اور اقتصادی تعلقات توڑنے کی درخواست کی تھی اور امریکہ نے اس درخواست کی حمایت کی تھی ۔ اس کے نتیجہ کے طور پر جو مشکلات پیدا ہونگی ان کا مقابلہ کرنے کے لیے ترکی نے اقتصادی اور مالی امداد جنگ کا مطالبہ کیا تھا ۔ برطانیہ نے ہماری درخواست مان لی ہے ۔ چنانچہ ہماری حکومت نے برطانی سفیر کو مطلع کیا کہ حکومت ترکی نیشنل اسمبلی کو کیبنٹ کے اس فیصلے سے مطلع کریگی کہ بدھ اور جمعرات کی رات سے جرمنی کے ساتھ تعلقات توڑنے کا فیصلہ کرلیا گیا ہے ۔ جو فیصلہ آپ کررہے ہیں وہ لڑائی کے لیے فیصلہ نہیں ہے ۔ اس کا دار ومدار اس رویہ پر ہوگا جو جرمنی اختیار کریگا ۔ اس کے بعد ایک اسپیشل بل اسمبلی کے ۴۱۳ ممبروں نے اتفاق رائے سے منظور کیا ۔ اس سے پہلے انقرہ سے رائٹر کے نامہ نگار نے خبر دی تھی کہ ترکی اور جرمنی میں تعلقات ٹوٹنے کا ایک نتیجہ یہ ہوگا کہ جرمن ایجنٹوں کو ترکی سے نکال دیا جائیگا ۔ جو سیکڑوں جرمن ترکی میں رہ رہے ہیں وہ یا تو ملک چھوڑ جائیں گے یا انکی کڑی نگرانی رکھی جائے گی ۔

لندن کے سیاسی حلقوں میں بیان کیا جارہا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ ترکی برطانیہ کی طرح روس کے اتحادی معاہدہ میں شریک ہوجائے ۔ اس کے لیے ترکی اتحادی قوموں کو استعمال کرنے کے لیے ہوائی اڈے دے دیگا ۔ جرمن سفیر ہرفان پاپن حکومت ترکی پر یہ واضح کرچکے ہیں کہ اتحادی قوموں کو ہوائی اڈے دینے کے معنی جرمنی کے خلاف لڑائی کا اعلان کرنا ہوگا ۔

مسلم لیگ …

جس میں گورنمنٹ سے درخواست … کے ممبران کی تعداد بڑھاتے وقت … جگہیں کرنے کا خیال رکھا جائے …

ٹالک ڈے …

میونسپل بورڈ دمیونسپل …

الیکشن پٹیشن

… مسلم … بنی نور … کے … الیکشن میں کامیاب ہوئے تھے … معلوم ہوا ہے کہ ان کے خلاف مسٹر گنگا گنزا پرشاد باجپئی نے الیکشن پٹیشن دائر کیا ہے ۔

پروٹسٹ

مزدور سبھا کا ایک جلسہ ہوا جس میں گورنمنٹ کے اس فیصلہ پر پروٹسٹ کیا گیا ہے کہ جس کے مطابق انڈین فیڈریشن آف لیبر کو کانپور میونسپل بورڈ میں ایک جگہہ دی گئی ہے ۔

مکمل راشننگ اسکیم

سٹی فوڈ کمیٹی کے اہتمام میں ایک جلسہ ہوا جس میں شہر میں مکمل راشننگ جاری کرنے اور اس مقصد کے واسطے ایک جوائنٹ کمیٹی مختلف سیاسی پارٹیوں اور دوسرے مفادوں کی قایم کرنے کی سفارش کی ہے ۔

مسٹر گپتا کا بیان

مسٹر رام رتن گپتا ایم ۔ ایل ۔ اے نے ایک بیان کے دوران میں کہا ہے کہ مہاتما گاندھی نے مسٹر راجگوپال چاریہ کے فارمولا کو منظور کرکے سخت غلطی کی ہے اور مہاتما گاندھی سے درخواست کی جائے کہ وہ مسٹر جناح کا خیال بالکل نکال دیں اور مسٹر ساورکر سے ہندو مہاسبھا کا نظریہ سمجھنے کے لیے ملاقات کریں ۔

رہائی

مسٹر جی ۔ جی ۔ جوگ اور پنڈت دیبی سہائے باجپئی کانگریس کے ممتاز کارکن بریلی جیل سے بلا کسی شرط کے رہا کردیے گئے ہیں دونوں حضرات کانپور آگئے ہیں ۔

میونسپلٹی

کانپور میونسپل بورڈ کی آیندہ میٹنگ ۷ ۔ اگست ۶½ بجے شام کو ٹاؤن ہال میں ہوگی

جامعہ ادبیہ کا مشاعرہ

۱۲ ۔ اگست ۷½ بجے شام کو انجمن جامعہ ادبیہ کا ایک مشاعرہ مسٹر پرپورنانند صاحب کی طرف بہاری نواس میں ہوگا ۔ مشاعرہ سے قبل مسٹر پرپورنانند کی طرف سے ایک ایٹ ہوم بھی دیا جائیگا ۔ مصرعہ طرح حسب ذیل ہے :۔

"بتوں میں عام رسم دل ستانی ہوتی جاتی ہے"

تبادلہ

مسٹر سی ۔ اے ۔ ہربرٹ آئی ۔ سی ۔ ایس ۔ ٹاؤن راشننگ آفیسر کانپور کا تبادلہ بحیثیت کلکٹر جونپور کو ہوا ہے ۔ آپ کی جگہہ مسٹر زیڈ فورڈ آئی ۔ سی ۔ ایس ٹاؤن راشننگ افیسر مقرر ہوے ہیں ۔

ایٹ ہوم

۳ ۔ اگست ۶ بجے شام کو برسٹل ہوٹل میں کانپور جنرل مرچنٹس ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک نہایت شاندار ایٹ ہوم مسٹر سی ۔ اے ۔ ہربرٹ آئی سی ایس ٹاؤن راشننگ آفیسر کو انکے تبادلہ کے سلسلہ میں دیا گیا جس میں ممبران ایسوسی ایشن کے علاوہ ممتاز معززین شہر اور حکام بھی موجود تھے ۔

آخر میں مسٹر مقیم الدین نے ایک اڈریس پڑھا جس میں مسٹر ہربرٹ کے طرز عمل کی تعریف کی گئی تھی ۔ بعد ازاں مسٹر ہربرٹ نے اس کا موزوں جواب دیا ۔

یکم اگست کو برسٹل ہوسٹل میں اپر انڈیا کیمیکل مرچنٹس ایسوسی ایشن کی طرف سے بھی مسٹر ہربرٹ کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا ۔

ادکاری۔ درگا کھوٹے۔ سوبھنا سمرتھ۔ ساہو مودک
جس میں عورت کی شوہر پرستی کو بڑی خوبی کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔

امریکہ اور روس کے درمیان بات چیت کے نتیجے کے طور پر جرمنی اور ترکی کے درمیان تعلقات اس ہفتہ میں ٹوٹ جائیں گے۔ یہ قدم اوٹھانے کا یہ مطلب ہوگا کہ انقرہ اور استنبول میں جرمن سفارت خانے بند ہو جائیں گے

سیاسی حلقوں میں یہ افواہ گرم ہے کہ انقرہ میں جو نئے حالات رونما ہوئے ہیں۔ ان سے ترکی کی دوستی کا دائرہ امریکہ اور روس تک بڑھا دیا جائے گا۔ دریں اثنا یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جرمن۔ جاپانی اور ہنگرین ڈپلومیٹ ترکی چھوڑنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ استنبول کے جرمن سفارت خانہ کے تمام لوگ انقرہ روانہ ہوگئے ہیں

وزیر اعظم پولینڈ ماسکو کو

لندن۔ ۳۱۔ جولائی۔ پولش وزیر اعظم موسیو کولازیک کل بذریعہ ہوائی جہاز طہران سے ماسکو کو روانہ ہوگئے۔

میں چار ہزار پونڈ بیش قیمتی ہیرے خرید لیا۔ اس کے بعد گورنمنٹ نے ایسے ٹکٹ نکالنا شروع کیے جن کے حاشیہ پر سوراخ تھے اور یہی ٹکٹ ہیں جو آجکل ہم سب استعمال کرتے ہیں۔

ترکی کو جرمن سفیر کا الٹی میٹم

لندن۔ پہلی اگست۔ ترکی سے لندن میں جو خبریں پہونچی ہیں ان میں بتلایا گیا ہے کہ جرمن سفیر ہر فان پاپن نے کل ترکی کے وزیر اعظم موسیو سراج اوغلو سے ملاقات کی اور ترکی جرمنی سے سیاسی اور اقتصادی ناطہ توڑنے کے بارے میں جو ارادہ کر رہا ہے۔ اس کے بارے میں جرمن سفیر نے وزیر اعظم ترکی کو مطلع کیا کہ اگر ترکی نے جرمنی سے سیاسی اور اقتصادی ناطہ توڑا تو اس کو لڑائی میں شامل ہونا پڑے گا۔

لندن۔ ۳۱۔ جولائی۔ استنبول سے رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمنی اور ترکی کے درمیان تعلقات ٹوٹنے سے جرمنی اور ترکی کے درمیان تجارت بالکل ختم ہو جائے گی۔

یہاں عام طور پر یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ برطانیہ۔

رتن کمار دیوی

سی۔ پی کے مشہور لیڈر اور ہندی کے ناول نگار سیٹھ گووند داس جی کی صاحبزادی ہیں۔ جبلپور میں رہتی ہیں سیٹھ جی خود ہندی کے اچھے شاعر ہیں۔ رتنا کماری دیوی خود بھی شاعرہ ہیں بلکہ افسانے ناول اور مضامین بھی لکھتی ہیں۔ سنسکرت کا اعلیٰ امتحان بھی پاس کیا ہے۔ دیوی جی کے مضامین کا مجموعہ "انکر" کے نام سے شایع ہوا ہے۔ ہندی ادب میں رتنا کماری کا مقام بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ وہ بڑی تیزی کے ساتھ جدید ہندی ادب کو فروغ دے رہی ہیں۔ ان کی شاعری کا ایک خاص معیار ہے جسے "کلاسیکل" کہا جا سکتا ہے۔ ان کی ایک نظم "اتنا پیار" دیکھیے۔ ان کی نظم کو خالص ہندی نظم نہیں کہا جا سکتا۔ سنسکرت الفاظ کے استعمال نے اسے بیحد مشکل بنا دیا ہے۔

جب ندگدھ سے پتت ہوتا اردری کا ادما اپر میپار
ادھر گھومڑ کجرارے وارد سنچن کرتے تب شر تہار
جب تم پیٹ میں منھ ڈھک راکا روتی گرا اشیر و نہار
سبھگ سدھا دھرا سے ہنستا تا کلت کلائیں سبھی پسار
سر دجنی کا ہر دل بدن جب نت ہوتا چلتا بھار
دن کر کرا سپرس سے اس مس کرتا امت مود سنچار
سرتاؤں کے جیون پر جب کرتا تیں کٹھور پربار
ہو جہارگ سے ادھی بھیتا ان تک بچ ارکی رسدھار
کمٹھن پون کے جھونکوں سے جب ہوتا بکل ہر سمیت کمار
کومل کلی جھٹ کیسے بچاتی ادرت کر بچ انتر دوار
ہردے میں ہونے پر بھی ہے کتنا یہ سہردے بیا پار
پرکتی سندری ست بتا دے کس سے پایا اتنا پیار

خلاصہ

گرمی سے دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے اور آنکھوں سے برسات شروع ہو جاتی ہے۔ پھر وہ رونے والی کئی فکروں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کے آنسوؤں کی دھاریں ندی کی طرح بہنے لگتی ہیں۔ لیکن ہوا کے جھونکے اسے اڑا دیتے ہیں یعنی خشک کر دیتے ہیں۔ پھر وہ دوسرے خیالوں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ قدرتی نظارے بتائیں کہ اتنا پیار کہاں سے پایا (باقی آئندہ)

انگلینڈ پر اڑاکو بموں کے حملہ کا نیا طریقہ

لندن۔ ۳۱۔ جولائی۔ جرمنوں نے دکھنی انگلینڈ پر اڑاکو بموں کے ذریعہ حملہ کرنے کے اپنے طریقہ کو اب تبدیل کر دیا ہے اب جرمن اڑاکو بم ایک ساتھ کئی جگہ سے بموں کی باڑھ چھوڑتے ہیں۔ اس سے ہوا مار توپوں اور طیاروں کا کام بڑھ گیا ہے۔ لیکن ان کو برابر کامیابی ہو رہی ہے

ساتھ بہنے والے دریا کا نام بخشا ہے۔
جس کھلی جگہ سے اس نے مکان کو باغ میں بدل جاتی ہے وہ ام کے بور کی خوشبو سے معمور ہے۔
جب اس کے کھیتوں میں توری کی شکل کیک کرنے کے قابل ہو جاتی ہے تو ہمارے باغیچہ میں بھی گلاب کھلتی ہے۔ (ٹیگور)

روس اور پولش کمیٹی کے درمیان معاہدہ

لندن۔ ۲۷۔ جولائی۔ ماسکو ریڈیو نے آج اعلان کیا ہے کہ پولینڈ کی نیشنل لبریشن کمیٹی اور حکومت روس کے درمیان روسی کمان اور پولش ایڈ منسٹریشن کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ دستخط کرنے کی رسم مارشل اسٹالن کی موجودگی میں کرملن میں ادا ہوئی۔ معاہدہ کی دس دفعات ہیں۔ اس میں خاص دفعات یہ ہیں:۔

سوویٹ کمانڈر انچیف کو پولینڈ کے اس علاقہ پر کل اختیار حاصل ہوگا۔ جو لڑائی کے دائرہ میں ہے۔ جو پولش علاقہ آزاد ہو گیا ہے اسمیں پولش لبرل کمیٹی پولش آئین کے مطابق حکومت قائم کرے گی۔ جس علاقہ میں لڑائی ختم ہو جائے گی۔ اس میں سول نظم و نسق کی ذمہ داری پولش کمیٹی اپنے ہاتھ میں لے لیگی۔ پولش علاقہ میں روس کے فوجی آدمی سوویٹ کمان کے ماتحت ہوں گے اور پولینڈ کی فوجیں پولش قانون کے ماتحت ہونگی اور لڑائی کے علاقوں کے سوائے شہریوں پر اسی قانون کا اطلاق ہوگا۔ مالی معاملات اور سپلائی کے بارے میں مسائل الگ معاہدوں کے ذریعے طے ہوں گے۔

لندن۔ پہلی اگست۔ جرمن نیوز ایجنسی نے اس خبر کی تردید کر دی ہے کہ رومیل زخمی ہوگیا ہے۔

[illegible] لوگ ناچ رنگ کے بڑے رسیا ہیں۔ ان کی حالت [illegible] سکتے ہیں مگر ناچ رنگ کے بغیر ان کا زندہ رہنا [illegible] لیکن آجکل ان غریبوں کی زندگیاں بڑی بے [illegible] کیونکہ منی پور کی ناچنے اور گانے والیوں نے ہڑتال [illegible] اس ہڑتال کی وجہ یہ ہے کہ ریاست منی پور [illegible] ناچنے اور گانے والیوں پر ہزاروں روپیہ [illegible] لگا دیا ہے۔

[illegible] ہے کہ ریاست کی طرف سے ان پر دباؤ ڈالا جا رہا [illegible] اور گا کر عوام کو خوش کریں۔ لیکن ان کا کہنا [illegible] دل ہی کو سکوں نہ ہو تو ناچ گانا کیونکر ہو سکتا ہے [illegible] یہ ہے کہ ناچنے گانے والیوں اور ریاستی حکام [illegible] کشمکش میں کس کو فتح حاصل ہوتی ہے۔

[illegible] کی ناچنے اور گانے والیوں کی اس ہڑتال کے سلسلہ [illegible] یہی ہے کہ حسین جمیل لڑکیوں ہی کو فتح ہوگی [illegible] سے قبل بھی ریاست منی پور کو ریاست کی حسین [illegible] کیوں کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے تھے۔ ان لڑکیوں [illegible] کے خلاف بغاوت کر دی تھی اور بغاوت بھی معمولی [illegible] پر دھاوا بول دیا تھا۔ اگر اب بھی انھوں نے [illegible] مسلح ہو کر دھاوا بول دیا تو فتح انہی کو ہوگی۔

[illegible] کی ایک کروڑ دس لاکھ فوج

[illegible] ۳۱۔ جولائی۔ امریکہ کے محکمہ جنگ نے جو تازہ [illegible] کیے ہیں۔ اُن کے مطابق امریکہ میں [illegible] ۱۱۴۴۸۵ اشخاص بھرتی ہو چکے ہیں۔
[illegible] میں امریکہ کی فوج میں کل ۳۷۵۳۹۶ [illegible]

اقوال زریں

بے وقوف بیوقوف نہیں بلکہ اس کا ساتھی بیوقوف ہے

بوئے گل اور نغمۂ شیریں انسان کا دامن پکڑ کر کھینچتے ہیں۔

گناہ انسان کے گرد و پیش اس طرح منڈلاتے ہیں جس طرح کالی بلائیں آدھی رات کو مرگھٹ پر

قدسیوں کے لطیف اشاروں کو جنس لطیف ہی سمجھ سکتی ہے۔

بہت سے لوگ فلسفیوں کی طرح گفتگو کرتے ہیں۔ مگر بے وقوفوں کی طرح رہتے ہیں۔

اگر تم کسی بے وقوف سے مکان میں مذاق کرو تو وہ تم [illegible] میں مذاق کرے گا۔

بڑھاپے میں آدمی [illegible] ہو جاتے ہیں یا سب سے زیادہ بے وقوف۔

اگر دنیا میں بے وقوف نہ ہوتے تو کرداری کا بھی خاتمہ ہو جاتا۔

لوگوں میں زندگی کا شعور پیدا کرو۔

کاہل الوجود ہمیشہ وقت کا ہی رونا روتے ہیں۔

عاصیوں کے لیے شوقِ عصیاں خود ایک بار ہے۔

خود غرض سے نیکی کی اُمید کرنا گویا اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے۔

دو مغر[illegible]

ایک سا[illegible]

بن کر ہو گی تو اوس [illegible]

دوسری:۔ شا[illegible]

[illegible] مجھے پانچ شلنگ تو د[illegible] تاکہ میں کسی اور عورت کو سینما لے کر جاؤں۔

ایک امیر آدمی نے شہر کے مشہور کاہلوں کو اپنی کاہلی کے قصے سنانے کے لیے بلایا کہ جو شخص زیادہ سست ثابت ہو گا اُسے دس روپے انعام دیے جائیں گے۔ ایک کاہل کا خط آیا امیر نے اُسے بلایا تو اس نے کہلا بھیجا کہ دس روپے کے لیے کون گھر سے نکلے امیر نے اسی کو انعام بھیج دیا۔

مسٹر جانسن کے گھر چائے پر مہمان آنے والے تھے چنانچہ بیوی کو وہ ہدایت کر رہا تھا، آخر بولا:۔

"اور کھانڈ کے برتن میں چمچے کے بجائے چھوٹی چمٹی رکھنا"

بیوی:۔ یہ ٹھیک ہے مگر ہمارے گھر میں پسی ہوئی کھانڈ ہے ڈلیوں والی نہیں"

مسٹر جانسن:۔ لیکن چمٹی تو ہے۔

ایک آدمی نے دنگل کے اندر داخل ہونے کی کوشش کی جب گیٹ کیپر نے ٹکٹ مانگا "ٹکٹ تو بہشت میں بھی نہیں ہیں"۔

"مگر بہشت میں یہ دنگل تو نہیں ہوتے"۔

وائسرائے ہند نے پھر انکار کر دیا

بمبئی۔ ۲۸۔ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ لارڈ ویول وائسرائے ہند نے گاندھی جی کی ملاقات کی درخواست دوبارہ نامنظور کر دی یہ خط مسٹر گلڈر کے انٹرویو کے بعد گاندھی جی نے لکھا۔ مہاتما جی

[illegible] ۱۸۰ [illegible] لاکھ میل سے [illegible] لن پیتے ہیں [illegible] پائینٹ پانی و غیر[illegible] ہیں۔

آپ کو ۴۳ر۱ پائینٹ پسینہ آتا ہے،

۲۴ گھنٹہ میں آپ میں جو انرجی ہے یا طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اسکی مجموعی قوت ۰۰ ۴ٹن کے وزن کو ایک فٹ کی بلندی تک اوٹھا سکتی ہے۔

آپ سونے کی حالت میں ۲۵ سے ۳۵ مرتبہ تک کروٹ لیتے ہیں۔

آپ ۲۴ گھنٹوں میں اپنے دماغ [illegible] سے کام لیتے ہیں۔

آپ ۴۸۰۰ الفاظ بولتے میں [illegible] ۷۵۰ بڑے عضلات کو حرکت دیتے ہیں۔

لہذا

آپ کے جسم کی اس مشقت اور کارگذاری کی مثال دنیا کی اور کوئی مشین پیش نہیں کر سکتی۔

سیام کی کیبنٹ نے استعفیٰ دیدیا

لندن۔ ۳۰۔ جولائی۔ جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ سیام کی کیبنٹ نے استعفیٰ دیدیا۔

اس انٹرویو کی روشنی میں بات چیت کرنا چاہتی تھے مگر لارڈ ویول نے لکھا ہے کہ اس سے کوئی مفید نتیجہ نہ نکلے گا۔ کیونکہ ان بیانوں میں کوئی نئی اور اُمید افزا بات نہیں ہے۔

بنا بھا[illegible]

مصور کی بڑی بڑی معصوم حیرت میں ڈوبی آنکھیں —— اس کا بھولا بھولا دلنواز مکھڑا —— رانی جب اس کا تصور کرتی تو بیکل سی ہو جاتی۔ جب کبھی مصور رانی کے سامنے آتا۔ رانی کا دل تڑپ تڑپ اوٹھتا کہ اس پیاری مورتی کے سینے سے جا چمٹے۔

رانی کے لیے دل کی یہ لگن روز بروز زیادہ ناقابل برداشت ہوتی جا رہی تھی۔

اس کا دل مچل مچل کر رہ جاتا اور رو رو کر مچلتا۔ ہائے کیا کروں کیا وہ بھی اسی طرح مجھے چاہتا ہے۔ یہ کیسے معلوم کروں۔ اگر مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ اس کے دل میں بھی میری چاہ ہے تو میں خوشی خوشی محبت کی آگ میں جلتی رہتی۔

مصور کے اس کمرے میں جہاں اس کے تازہ شاہکار لگے ہوئے تھے۔ رانی تصویروں کو دیکھ رہی تھی۔

ہر تصویر میں محبت کے کسی نہ کسی پہلو کو اجاگر کیا گیا تھا۔ کسی میں درد، کسی میں سوز۔ کسی میں حسن کا ترحم۔ کسی میں عشق کی بے نیازی۔

غرض ہر تصویر میں محبت اپنے کسی نہ کسی روپ میں جلوہ گر تھی۔

رانی نے بھٹری ہوئی نظروں سے مصور کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ایک تصویر کی کمی ہے۔ آپ نے محبت کا انجام نہیں دکھایا"

مصور نے اپنی کٹورا سی آنکھوں سے رانی کی طرف دیکھا۔ مگر کوئی جواب نہ دیا۔

مصور کسی کام سے کمرہ سے باہر گیا تھا۔ مصور کے ملازم نے رانی سے کہا۔ حضور ایک تصویر اس کوٹھری میں ہے۔ نہ جانے اس میں کیا بنا ہوا ہے، میرا آقا گھنٹوں اسے دیکھتا ہے اور روتا ہے۔ ایک مرتبہ میں نے سنا تھا وہ کہہ رہا تھا کیا یہی انجام ہو گا؟

رانی نے مصور سے کہا۔ "اس کوٹھری میں کیا ہے؟"

یہ میری پرائیویٹ نشست گاہ ہے۔ اسمیں اور کوئی نہیں جاتا۔

اگر اس میں کوئی تصویر ہے تو وہ بھی دیکھنی چاہتی ہوں"

مصور نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

رانی نے راجا سے حکم دلوایا۔ مصور کے کمرے میں جو بند کوٹھری ہے اس میں اگر کوئی تصویر ہے تو وہ دلائی جائے۔

رانی اس حکمنامے کو لیکر خود مصور کی تصویر گاہ میں پہنچی مصور نے کوٹھری کی کنجی رانی کے حوالے کر دی۔ کوٹھری میں ایک تصویر لگی ہوئی تھی۔ ایک مرد اپنا سینہ چیر کر دل نکالنے کے بعد اس کو مسکراتے ہوئے ایک عورت کے قدموں میں رکھ رہا تھا۔ رانی نے چونک کر دیکھا۔ مرد مصور تھا اور عورت وہ خود تھی۔

خالی ٹی[illegible] سی

راجہ جیران [illegible]

دفعتاً غائب [illegible]

ہو گیا [illegible]

اور [illegible]

[illegible] خط و کتابت

لاہور۔ ۳۔ جولائی۔ مسٹر جناح نے آل انڈیا مسلم لیگ میں مہاتما گاندھی کا گجراتی کا جو خط پڑھکر سنایا وہ حس[illegible] بھائی جناح۔ ایک وہ دن تھا جب میں آپ کو اپنی [illegible] میں بولنے پر راغب کر سکا تھا۔ آج میں آپ کو اسی ز[illegible] لکھنے کی جرأت کرتا ہوں۔ جب میں جیل میں تھا تو میں [illegible] ملاقات کے لیے بلایا تھا۔ رہائی کے بعد سے میں نے آپ [illegible] لکھا ہے۔ لیکن آج میرا دل کہتا ہے کہ میں آپ کو خو[illegible] آپ پسند کریں ہم مل سکتے ہیں۔ مجھے سلام یا مسلمانوں [illegible] دشمن نہ سمجھیے۔ میں نہ صرف آپ کا بلکہ تمام دنیا کا [illegible] اور خادم ہوں مجھے مایوس نہ کیجیے۔ میں اس خط [illegible] اس کا اُردو ترجمہ بھی بھیج رہا ہوں۔

(آپ کا بھائی۔ گاند[illegible]

مسٹر جناح کا جواب

ڈیر مسٹر گاندھی! مجھے آپ کا ۱۷۔ جولائی کا خط [illegible] کو ملا۔ میں اس کے لیے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اپنی [illegible] جو غالباً وسط اگست میں ہو گی بمبئی میں آپ سے [illegible] پر ملنا پسند کروں گا۔ میں اُمید کرتا ہوں۔ اس وقت [illegible] کی صحت بالکل ٹھیک ہو جائیگی اور آپ بمبئی واپس [illegible] گے۔ جبتک ملاقات نہ ہو میں کچھ اور کہنا نہیں چاہتا۔ [illegible] میں یہ پڑھکر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کی صحت میں خاص [illegible] ہو رہی ہے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ جلد ہی [illegible] ہو جائیں گے

(آپ کا مخلص۔ ایم۔ اے۔ جنا[illegible]

موسیو اسٹالن کو سب سے بڑا خطاب

لندن۔ ۳۰۔ جولائی۔ روس کی عظیم الشان جیت [illegible] صلہ میں موسیو سٹالن کو آرڈر آف وکٹری کا خطاب دیا گیا [illegible] میں یہ سب سے بڑا خطاب ہے۔

پینے کی چیز

★

انڈین ٹی مارکٹ اکسپینشن بورڈ نے شائع کیا

IR 109

ہندوستانی چائے میں بہترین
لپٹن کی



جاگو جاگو چائے

LTK 80 J

بچایئے
اور سمجھداری سے
لگایئے

انجمنیں، بینک کا سیونگ کھاتا، یا پوسٹ آفس سیونگز بینک۔ اور سب سے اچھا یہ ہے کہ سرکاری قرضوں یا نیشنل سیونگز سرٹیفکٹس میں لگایئے۔

جب کبھی آپ کسی دکان میں جائیں۔ اپنے آپ سے یہ سوال کیجئے "کیا مجھے واقعی اس چیز کی ضرورت ہے؟" اس وقت اپنا ہاتھ روک کر آپ اشیاء کی قیمتوں کو گھٹانے اور روپے کی قیمت کو بڑھانے میں مدد دیں گے۔ آپ کا روپیہ الگ بچے گا

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

AAA 1111

اودیم۔ انڈریوز شکم کے فعل کو درست کرتا اور تیزابیت کو ٹھیک کرتا ہے اس کے بعد انڈریوز جگر کو اس کی معتدل صورت پر لاتا اور صفرا کو روکتا ہے۔
آخر میں یہ کہ۔ آپ کی اندرونی صفائی کو مکمل کرنے کیلئے انڈریوز بتدریج نرمی کے ساتھ معدہ کو صاف کرتا ہے خرابی پیدا کرنے والی سمیت کو دفع کرتا ہے۔ قبض کو دور کرتا، خون کو خالص بناتا اور جسم کی جلد کو صاف کرتا ہے۔
اندرونی صفائی کیلئے پابندی سے استعمال کیجئے۔

ANDREWS
LIVER SALT
انڈریوز لیور سالٹ
صحت بخش و فرحت افزا مشروب مقوی ملین۔

روس اور ہندوستان

لندن۔ پہلی اگست۔ لڑائی چھڑنے کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ روسی اخباروں نے ہندوستان کے متعلق خبر دل کو صفحہ اول پر نمایاں جگہ شایع کیا ہے۔
ماسکو کے سرکاری اخبار "پرودا" اور ماسکو کے دوسرے اخباروں نے امریکہ کی اس خبر کو نمایاں طور پر شایع کیا ہے کہ ہندوستان کے متعلق مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزویلٹ کے درمیان اہم بات چیت ہونے والی ہے اس خبر میں یہ بھی لکھا ہے کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ہندوستان میں اپنے ذاتی ایلچی کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے مسٹر چرچل کے روبرو چند تجویزیں پیش کیں اور کہا کہ ہندوستان پر اٹلانٹک چارٹر کا اطلاق کیا جائے

جرمنوں کا اعتراف

لندن۔ پہلی اگست۔ سوموار کی رات کو جرمن فوجی ریڈیو نے جرمن فوج کے نام ہینز لائبشیر کی جو کہ گوبلز کے اخبار میں مضامین لکھتے ہیں ایک تقریر براڈکاسٹ کی ہے۔ جس میں اس نے کہا ہے کہ اس امر سے انکار کرنا ایک جرم ہوگا کہ صورت حالات بہت نازک ہوگئی ہے ہمیں بہتر ہتھیاروں، زیادہ جوش خروش سے لڑنے والے سپاہیوں اور بہتر لیڈر شپ کی اور ان سے زیادہ بلند حوصلہ کی ضرورت ہے۔ اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اگر ہمارے سامنے اس بارے میں ایک صاف تصویر آجائے کہ اس صورت میں کیا ہوگا۔ اگر جرمنی کے چند گمراہ کن لوگوں کے دماغوں میں یہ سما جائے کہ لڑائی اس وقت ختم کردی جائے اور پھر موقع آنے پر شروع کی جائے ہمارے روبرو صرف دو لنعم البدل ہیں۔ یا تو ہم لڑائی کو اس وقت تک جاری رکھیں جبتک کہ ہم جیت جائیں یا سب کچھ کھو بیٹھیں نہ صرف سرکردہ نیشنل سوشلسٹوں کا طبقہ بلکہ تمام جرمنوں کو سب کچھ کھونا پڑیگا۔ اس لڑائی میں ہمارے لیے ہتھیار ڈالنے کا کوئی باعزت طریقہ نہیں ہے۔ صرف آخری دم تک لڑائی جاری رکھنا بہتر ہے۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم آخری دم تک پوری ہمت سے کام لیں اور اگر ہم نے اس وقت ہمت ہار دی تو ہم پر زبردست مصیبت آجائے گی۔

ترکی کی پارلیمنٹ کا اہم اجلاس

جرمن سفیر کی وزیر اعظم سے ملاقات

لندن۔ ۳۱۔ جولائی۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ یہ دھمکی کہ ترکی اور جرمنی کے درمیان سیاسی اور اقتصادی تعلقات ٹوٹنے کے امکان ہیں۔ دونوں حکومتوں کے درمیان لڑائی چھڑنے کا امکان ہے۔ کل اخبار "بر گنسر مارننگ پوسٹ میں شائع ہوگی۔ اخبار لکھتا ہے کہ یہ بھی اُمید کی جاتی ہے کہ ترکی کی نیشنل اسمبلی اپنے فیصلہ کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھے گی۔ سیاسی اور اقتصادی تعلقات ٹوٹنے سے لڑائی چھڑ سکتی ہے۔ اتحادی پروپیگنڈا کے پیش نظر ترکی کے لوگوں نے جرمن فوجی صورت حالات کے بارے میں ایک قطعی غلط تصویر اپنے دماغ میں کھینچ لی ہے۔

انقرہ کی خبر ہے کہ جرمن سفارتخانہ نے انقرہ میں آباد جرمنوں کو ہدایت کردی ہے کہ ترکی چھوڑنے کے لیے تیار رہیں۔ پرائیویٹ قسم کے سٹاف اور ان کے بال بچے ترکی سے جانے شروع ہوگئے۔

نیویارک۔ ۳۰۔ جولائی۔ نیشنل براڈ کاسٹنگ کمپنی کے نامہ نگار مقیم انقرہ نے ایک خبر براڈ کاسٹ کی ہے جو کہ جمعہ کو نیویارک میں سنی گئی۔ جس میں اس نے بتایا ہے کہ انقرہ میں جرمن ڈپلومیٹوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ ترکی نے جرمنی کے ساتھ تعلقات توڑنے کا انقطاعی فیصلہ کرلیا ہے۔ اس سے پہلے سنا گیا تھا کہ ترکی جرمنی کے ساتھ اپنے اقتصادی تعلقات توڑنے والا ہے اور اس کے بعد سیاسی تعلقات توڑے گا۔ جرمنی میں رہنے والے ترک باشندوں کو واپس بلا لیا گیا ہے۔ ترکی کے تمام اخباروں کے ایڈیٹروں کی ایک کانفرنس بلائی گئی ہے۔ ترکی کی پارلیمنٹ کے ممبروں کی ایک کانفرنس ہونیوالی ہے۔ بدھوار سے ترکی کے پارلیمنٹ کے اجلاس شروع ہوگئے۔

کل جرمن نیوز ایجنسی نے بیان کیا کہ ترکی میں جرمن سفیر ہر فان پاپن ترکی کے وزیر اعظم موسیو سراج اوغلو سے مشورہ کرنے کے انقرہ روانہ ہوگئے ہیں۔ اور اس بات کا کافی ثبوت موجود ہے کہ موجودہ صورت حالات کو برقرار رکھنے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ سے یہ بات صاف ہوچکی ہے کہ پاپن ترکوں کو اب تک اس امر کا یقین نہیں دلا سکے کہ جرمن فوج پھر اسی مرطہ پر واپس آسکتی ہے۔

ترکی جہازی کمپنیوں نے اسکندرونا کے ساتھ جہازوں کی سروس عارضی طور پر بند کردی ہے۔ اسی طرح ایک ہفتہ ہوا کالے سمندر کو جانیوالے جہاز بند کردیے تھے۔ ترکی کے اخباروں کا بیان ہے کہ جلد ہی سمرنا کو جانیوالے جہاز بھی بند کئے جائیں گے۔

حال ہی وزیر رسل و رسائل نے بتلایا کہ کالے سمندر کے جہازوں کی سروس ترکی کے مورچوں کی جانچ کرنے کے لیے بند کئے گئے ہیں۔ اسی طرح اور مورچوں کی سروس ختم کی جائے گی۔

ترکی اسمبلی کا اجلاس

انقرہ۔ پہلی اگست۔ ترکی کی گرانڈ نیشنل اسمبلی کا بدھوار کو اجلاس ہوگا۔ ترکش پیپلز پارٹی کے پارلیمنٹری گروپ کا غیر معمولی اجلاس منگل کو جس میں ملک کی غیر ملکی پالیسی کے بارے میں بیان دیا جائے گا۔

سر سر یواستو کا دورہ

دہلی ۳۰ جولائی۔ سر سریواستو ... محکمہ غذانیات اسی محکمہ کے ڈائرکٹر کے ساتھ یو۔ پی کے علاقوں کا دورہ کرنیکے لیے روانہ ہوگئے ہیں۔

میں اسسمنٹ ...
... رجسٹروں سے جو میونسپل دفتر میں ...
... ہر خاص و عام کے دیکھنے کے لیے تیار ہیں
اور اعتراضات ۱۵۔ اگست ۱۹۴۴ء ۳ بجے شام
تک ایگزیکیوٹو آفیسر کے دفتر میں وصول ...
جائیں گے۔ فہرستوں کا معاینہ ایام تعطیل ...
علاوہ دن کو ۱۱ بجے سے ۴ بجے تک ڈویژنل
ٹکس سپرنٹنڈنٹ اول و دویم کے دفاتر
(میونسپل آفس) میں کیا جاسکتا ہے۔

محمد حبیب اللہ
ایگزیکیو آفیسر۔ میونسپل بورڈ۔ کانپور
مورخہ ۲۹۔ جولائی ۱۹۴۴ء

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۳۲ سنہ ۱۹۴۴ء

بعدالت خفیفہ کاسگنج ضلع علیگڈھ

سیٹھ کشوری لال ولد شیو کشن لال قوم بوہر مہیشری ساکن قصبہ کاسگنج پرگنہ بلگرام ضلع ایٹہ۔ مدعی

بنام

۱۔ پنڈت گگن بہاری لال عرف جگن مراری لال ولد بچن لال۔

۲۔ رام سروپ ولد جگناتھ پرشاد

اقوام برہمن ساکن شہر فرخ آباد محلہ نواب نعمت گنج ضلع خاص۔ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت کرایہ کے دایر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ تاریخ ۳۱۔ ماہ اگست ۱۹۴۴ء وقت ۱۱ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعولی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۲۵۔ ماہ جولائی ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا

بحکم شیام بہاری لال منصرم عدالت خفیفہ کاسگنج

(مہر عدالت)

امسال حج ہونا چاہیئے

نئی دہلی۔ خان بہادر شیخ فضل حق پراچہ ممبر سنٹرل اسمبلی و ممبر اسٹینڈنگ حج کمیٹی نے وزیر ہند کو حج کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حسب ذیل تار لندن بھیجا ہے۔

حج سے محروم رکھے جانے کے رویہ پر مذہبی احساس رکھنے والے مسلمان نہایت ہی بے چین ہیں۔ براہ مہربانی آنے والے حج کے لیے ضروری انتظامات کیجیئے تاکہ مسلمانوں کی بےچینی دور ہو۔ اجازت کا اعلان جلد کیجئے۔

دہلی۔ خان بہادر حاجی وجیہ الدین ایم۔ بی۔ ای۔ صدر انجمن محافظ حجاج دہلی نے سکرٹری آف اسٹیٹ کے نام لندن حسب ذیل برقیہ بھیجا ہے۔

"حج کا مسئلہ آپ کی فوری ہمدردانہ توجہات کا مستحق ہے چونکہ روانگی حج کیلئے انتظامات ابتک نہیں ہوئے ہیں۔ اسلیے مسلمان بےچین ہیں۔ اتحادیوں کی فتوحات کے سبب مسلمان مصر ہیں کہ امسال اجازت دی جاوے۔ گورنمنٹ کی طرف سے جہازوں کا انتظام کرنا مقاصد جنگ میں مفید ہوگا۔ برطانوی حکومت کی ہمیشہ کی یہ شہرت ہے کہ وہ مذہبی آزادی میں دخل انداز نہیں ہوتی۔ اسلیے حقیر مفاد کے لیے اتنی بڑی شہرت کو قربان نہیں کرنا چاہیئے۔ جلد از جلد فیصلہ کی درخواست کرتا ہوں۔"

رضا شاہ پہلوی کا انتقال

جانسبرگ (افریقہ) سے ۲۶۔ جولائی کو یہ خبر روانہ کی گئی ہے کہ سابق شاہ ایران رضا شاہ پہلوی آج صبح سویرے ایک مختصر مگر شدید علالت کے بعد انتقال کر گئے۔

انقلاب ایران کا وہ زبردست علمبردار جس نے اپنی ہمہ گیر دماغی و فوجی طاقت سے ۱۹۲۵ء میں احمد شاہ کے بعد ایران کے تاج و تخت کو دنیا کی نظروں میں دوبارہ محترم بنا دیا اور ایرانی قوم کا ستارہ اقبال از سر نو چمکا دیا وہ ترقی پسند و روشن خیال مدبر جس کی تعریف میں انگریز مؤرخوں نے بڑی بڑی کتابیں لکھیں آج آخر کار عالم غربت میں موت کی نیند سو گیا۔

واشنگٹن۔ ۲۹ جولائی۔ امریکی اڑن قلعوں نے منچوریہ میں جاپان کے کارخانوں پر حملہ کیا۔

رضا شاہ پہلوی کا انتقال

جوہانسبرگ سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سابق شاہ ایران رضا شاہ پہلوی مختصر مگر شدید علالت کے بعد یہاں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؕ

۱۸۷۸ء میں رضا شاہ ایک معمولی گھرانے میں پیدا ہوئے، تین سال کے ہوئے تھے کہ باپ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا اور اُنکی والدہ اُن کو لیکر طہران آگئیں جہاں اُنھوں نے دوسری شادی کر لی۔ ۱۰ برس کی عمر میں رضا شاہ نے ایک قنصل کے یہاں ملازمت کی اور فسادات کے زمانہ میں گیارہ حملہ آوروں کا مقابلہ کرکے اپنے آقا کی جان بچائی، جب قنصل کا انتقال ہو گیا تو رضا شاہ نے ایرانی فوج میں ملازمت کر لی اور انکی ڈیوٹی محل کے سنتری کے طور پر لگائی گئی۔ ۱۹۰۶ء میں رضا شاہ افسر بنا دئے گئے۔ گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں انکی ڈویزن کی کمان ایک ایسے روسی افسر کے ہاتھ میں تھی جو ناپسندیدہ بھی تھا اور معمر بھی۔ رضا شاہ نے ۱۹۱۷ء میں اس روسی جنرل سے کہدیا کہ یا تو وہ روس چلا جائے یا موت کے لئے تیار ہو جائے چنانچہ جنرل روس چلا گیا پھر رضا شاہ کو ایک رجمنٹ کی کمان مل گئی۔ ۱۹۲۰ء میں رضا شاہ بڑی بہادری کے ساتھ روسیوں کے خلاف لڑے اور بالآخر قزاقی ڈویزن کے جنرل بنا دئے گئے۔ ۱۹۲۱ء میں رضا شاہ ۳ ہزار آدمیوں کی جمعیت لیکر طہران پہونچے جہاں ان کے پہونچنے پر سابق کابینہ برطرف ہوا اور نیا کابینہ تیار ہوا۔ اس نئے کابینہ کو رضا شاہ کو وزارت جنگ اور کمانڈر انچیف کے عہدے دئے گئے۔ رضا شاہ نے فوراً فوج کی اصلاح شروع کی چنانچہ فوج کی تنخواہ اور وردی وقت پر ملنے لگی۔ رضا شاہ نے لازمی سروس کا قاعدہ جاری کیا اور نقل و حمل کے طریقوں کو بھی مشینی بنا دیا۔ ۱۹۲۳ء میں رضا شاہ وزیر اعظم بنا دئے گئے اُنھوں نے سڑکوں کو رہزنوں سے صاف کیا اور آمد و رفت پُر امن و بےخطر بنا دی۔ اس کے بعد اُنھوں نے قالین بافی کی قدیم صنعت کو زندہ کیا۔ طب ہوا بازی اور لاسلکی کے مدارس قائم کئے، رشوت خور افسروں کو برطرف کر دیا پبلک ملازمتوں کو بہتر بنایا۔ ڈاکخانوں کی تنظیم کیلئے بلجیم سے ایک ماہر بلایا۔ مالیات کی اصلاح کیلئے ایک امریکن مقرر کیا اور قانون سازی کے مسائل ایک فرانسیسی کو سپرد کئے۔ رضا شاہ نے وزیر اعظم کی حیثیت سے نئی سڑکیں بنوائیں اور پُرانی سڑکوں کی مرمت کرائی۔ سرحدی صوبے آئے دن بغاوت کیا کرتے تھے۔ رضا شاہ نے ان کی بغاوت کا بھی خاتمہ کیا۔ نومبر ۱۹۲۳ء میں شاہ احمد شاہ ایران یورپ چلے گئے تھے، مارچ ۱۹۲۴ء میں رضا شاہ نے اعلان جمہوریت کیا لیکن شیعوں نے اس اعلان کی مخالفت کی جس پر رضا شاہ نے شیعہ فرقہ سے مفاہمت کی اپنا اعلان واپس لیا لیکن پارلیمنٹ سے مطالبہ کیا کہ وہ صرف پارلیمنٹ کیسامنے جوابدہ ہیں بادشاہ کے سامنے نہیں۔ پارلیمنٹ نے رضا شاہ کے اس مطالبہ پر رضامندی کا اظہار کر دیا اور شاہ احمد سے واپسی کا مطالبہ کیا لیکن شاہ ایران نے فرانس ہی رہنا پسند کیا۔ اسکے بعد ۱۲ دسمبر ۱۹۲۵ء کو اسمبلی نے دستور میں ایسی ترمیمات کر دیں جنکی رو سے تاج و تخت ایران خاندان قاچار کے قبضہ سے نکل کر رضا خاں کے قبضہ میں آگیا گویا رضا خاں رضا شاہ اور ایران کے بادشاہ تسلیم کر لئے گئے اس کے بعد رضا شاہ نے اصلاح ملک کا سلسلہ بدستور جاری رکھا اور اس میں شک نہیں کہ رضا شاہ نے ایران کو کہیں سے کہیں پہونچا دیا۔

یادِ ایام

باز غمزہ می نماید زندگی مستعار

از سید اشتیاق حسین اظہر سکریٹری بزم ادب، کرائسٹ چرچ کالج کانپور

سید اشتیاق حسین صاحب اظہر کانپور کے نوجوان شاعر۔ بی۔ اے کے متعلم اور جناب دور ہاشمی کانپوری کے حقیقی ہمشیر زادہ ہیں۔ آپ کی شاعری کی عمر ابھی بہت تھوڑی ہے لیکن فطری مناسبت کے ساتھ ساتھ جس شاعرانہ ماحول میں آپ نے پرورش پائی اور جس شعر بار فضا میں آپ کی تعلیم و تربیت ہوئی وہ فکر سخن کے لئے سونے پر سہاگہ ثابت ہوئی۔ اگر شعر گوئی کا سلسلہ جاری رہا تو ہمیں اُمید ہے کہ جناب اظہر زمانہ قریب میں ایک خاص شاعرانہ حیثیت کے مالک ہوں گے اور ہم عمر شعراء میں نمایاں نظر آئیں گے۔ صداقت کی موجودہ اشاعت میں آپ کی نظم "یاد ایام" کے چند بند ناظرین کی تفریح طبع کے لئے شائع کئے جا رہے ہیں:-

اڈیٹر

زندگیٔ عشق کو رنگین کرنا ہے مجھے
شادماں دل ہے مگر غمگیں کرنا ہے مجھے
پھر سُنانا ہے مجھے افسانۂ دردِ فراق
ہوش میں آ جا ذرا اے اضطرابِ اشتیاق
چھیڑ نغمہ اس طرح کا بھی کوئی اے سازِ دل
سُننے والے سُن لیں اور سمجھیں پھر بھی رازِ دل
کہنے والا کہہ بھی دے شانِ الم رسوا نہ ہو
رونے والا روئے لیکن شکوہ بیجا نہ ہو
اس جہانِ غم میں اُمیدِ وفا بیکار ہے
جو یہاں ہے بے وفا ہے در پئے آزار ہے
ضبط سے کچھ کام لے شکوہ نہ کر اے سوزِ دل
تیز تر آتش نہ گر دو در جہانِ آب و گِل

زندگی کچھ بھی نہیں انفاس کی تغییر ہے
مَوت کیا ہے زندگی کے خواب کی تعبیر ہے

اِک زمانہ تھا کہ جب یہ زندگی تھی زندگی
جوش پر جب تھی جوانی رنگ پر تھی ہر خوشی
حُسن تھا معصوم، احساس خود آرائی نہ تھا
سادگی کو اپنے اُوپر نازِ یکتائی نہ تھا
شادماں جب تھا کوئی دل کو نہ تھا خوفِ الم
ہستیٔ مسرور تھی نا آشنائے درد و غم
میرے باغِ دل میں تھی فصلِ بہار آئی ہوئی
میری دنیا پر فضائے عیش تھی چھائی ہوئی
لوٹتی تھی زندگانی زندگانی کے مزے
کامرانی کے نشاطِ جاودانی کے مزے
ہستیاں دو گام زن تھیں عیش برساتی ہوئی
راہِ الفت میں ترانے شوق کے گاتی ہوئی

زندگی رنگیں تھی ہر ہر نفس مسرور تھی
جو نظر اُٹھتی تھی گویا ایک برقِ طور تھی

آخرش معصومیت میں آگیا شوخی کا رنگ
سادگی نے لے لئے ناز و ادا مستی کے ڈھنگ
نشہ آنکھوں نظر میں مستیاں پیدا ہوئیں
شوخیاں، مدہوشیاں، رعنائیاں پیدا ہوئیں
ہر قدم رفتار میں آنے لگی شانِ جفا
حُسن کی رعنائیوں کو آگئی طرزِ ادا
رُخ سے پردہ ہٹ گیا بیباکیاں بڑھنے لگیں
خیر سے آنکھیں خمارِ بادہ سے چڑھنے لگیں
ظلم کے پہلو ہوئے ظاہر نگاہِ ناز میں
آگئی شانِ تغافل حُسن کے انداز میں
دلکشی اعضا میں چہرے پر چمک پیدا ہوئی
تازگی ہونٹوں پہ سانسوں میں مہک پیدا ہوئی

حُسن کے جلوؤں سے دُنیا ہو گئی معمور پھر
فیضِ ساقی سے شرابی ہو گئے مخمور پھر

ہاں مگر دل سے سکونِ عشق رخصت ہو گیا
منہدم ایواں، شکستہ سازِ عشرت ہو گیا
دل کی کشتی نذرِ طوفاں ہو گئی ساحل کے پاس
کاروانِ زندگانی لُٹ گیا منزل کے پاس
میرے باغِ زیست میں فصلِ خزاں پھر آگئی
میری شاخِ آرزو کی ہر کلی مُرجھا گئی
نخلِ ہستی غم کی آندھی میں اُکھڑ کر رہ گیا
بیکسی کے آنسوؤں میں قلبِ محزوں بہہ گیا
شمعِ دل جھونکوں میں غم کے جھلملا کر رہ گئی
آخری سانسوں میں ہستی رازِ ہستی کہہ گئی
دل سراپا درد ہے جاں بیقرارِ آرزو
گوشہ گوشہ میں ہے ہستی کے مزارِ آرزو

ہر نظر بے نور اظہر ہر نفس ناپائدار
باز غمزہ می نماید زندگی مستعار

صداقت کانپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

صداقت

ہفت [illegible] کانپور

جلد ۴ کانپور شنبہ ۱۲ اگست سنہ ۱۹۴۴ء نمبر ۲۳

مسٹر جناح کی پُرخلوص اپیل

(لاہور۔ ۵۔ اگست) بھوپال کے لئے روانہ ہونے سے پہلے مسٹر جناح نے ایک پریس کانفرنس میں بیان دیا جس میں اُنھوں نے مسٹر راج گوپال آچاری کی تجویز کا ذکر کیا جس میں اچاریہ جی نے یہ کہا ہے کہ وائسرائے کے محفوظ اختیارات کا دعویٰ اس طرح نہ کیا جائے جیسے اب کیا جا رہا ہے۔ مسٹر جناح نے کہا کہ اس کے معنی تو یہ ہیں کہ ہم فوراً موجودہ آئین کے ماتحت حکومت میں شریک ہو جائیں۔

مہاتما گاندھی سے اپنی آیندہ ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ اب پھر ہمارے سامنے ہندو مسلم سمجھوتہ کا مسئلہ ہے اور قبل اس کے کہ گاندھی جی اور مسٹر راج گوپال آچاری کی تجویزوں پر غور کیا جائے۔ ہندو مسلم اختلافات کو طے ہو جانا چاہیئے۔ اور میں اُمید کرتا ہوں کہ اس سلسلہ میں میری اور گاندھی جی کی جلد ہی ملاقات ہوگی۔ قدرتی طور پر اس موقعہ پر میں اخباری نمایندوں سے اس سلسلہ میں کوئی بات نہیں کہنا چاہتا اور میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ حضرات بھی مجھ سے یہ اُمید نہ کریں گے کہ میں اس سلسلہ میں بحث کروں بس اتنا کہدینا کافی ہے کہ اب گاندھی جی نے ہندوستان کی تقسیم کے اصول کو قبول کر لیا ہے۔

ان حالات میں میں اخباروں سے اور تمام فرقوں کے لیڈروں سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ مکمل طور پر التوا رکھیں اور دوستانہ فضا پیدا کرنے میں اپنی طاقت لگائیں اور میری اور گاندھی جی کی جو ملاقات ہونیوالی ہے اس سلسلہ میں اپنی رائے محفوظ رکھیں۔ میں اپیل کرتا ہوں کہ ہمیں پورا موقعہ دیا جائے کہ ہم دو بڑی قوموں ہندوؤں اور مسلمانوں کے مفاد کے لیے اپنی بہترین کوشش کر سکیں اور ہماری یہ دلی خواہش پوری ہو سکے کہ دونوں کو آزادی حاصل ہو۔

ہمارے سامنے فوری قائم ہونیوالی قومی حکومت کی نوعیت کے سلسلہ میں گاندھی جی کی وہ تجویزیں ہیں جنھیں اب گاندھی جی کے سات نکات کہا جاتا ہے

(۱) سول نافرمانی کے ہتھیار کے استعمال کے متعلق حسبِ ضرورت حق محفوظ رہے گا۔

(۲) دورانِ جنگ ایک قومی حکومت کا قیام جس کا سول انتظامات پر پورا کنٹرول ہوگا۔ اور جو ان افراد پر مشتمل ہوگی جو لیجیلیٹو اسمبلی کے منتخب ممبروں کے چنے ہوئے ہوں۔

(۳) وائسرائے اور گورنر شاہ انگلستان کی طرح ہوں گے جن کی رہنمائی ذمہ دار وزیر کریں گے۔

(۴) عوام کی حکومتیں صوبوں میں آپ سے آپ قائم ہو جائیں گی۔

(۵) قومی حکومت کے اندر وائسرائے اور کمانڈر انچیف کو فوجی نقل وحرکت کا مکمل کنٹرول ہوگا۔ لیکن ڈفینس کا محکمہ قومی حکومت کے چارج میں ہوگا۔ جسے ملک کے بچاؤ میں حقیقی دلچسپی ہوگی۔ اور جسے یہ حق ہوگا کہ پالیسی مرتب کرنے کے بارے میں مشورہ دے۔

(۶) اتحادی فوجوں کو ہندوستان کی سرزمین پر نقل وحرکت کرنے کی اجازت رہے گی اور ان کے اخراجات کا بار ہندوستان پر نہ پڑے۔

(۷) اس صورت میں گاندھی جی اس بات پر رضامند ہوں گے کہ ایسی قومی حکومت میں کانگریس کو شرکت کا مشورہ دیں۔

مسٹر جناح نے کہا کہ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب موجودہ آئین ختم کر دیا جائے۔ اور اس کی جگہ ایک نیا آئین مرتب کیا جائے۔ میں عوام کو متنبہ کرتا ہوں کہ وہ ان دور رس تجویزوں کے پہلوؤں کو سمجھیں اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ آئین ختم کر دیا گیا اور نیا آئین مرتب ہو گیا تو پاکستان کا کیا بنے گا۔

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ مسٹر راج گوپال آچاری کی تجویز گاندھی جی کی تجویز سے بالکل مختلف ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ وائسرائے کے محفوظ اختیارات کا دعویٰ اس طرح نہ کیا جائے جیسے اب کیا جاتا ہے۔ جب سنہ ۱۹۳۷ء میں صوبوں میں ہماری حکومتیں قائم ہوئی تھیں۔ تب بھی گورنروں کے اختیارات کے بارے میں یہی جھگڑا تھا۔ ہم ایک سمجھوتہ پر پہونچے اور وہ سمجھوتہ یہ تھا کہ جبتک غیر معمولی حالات کا تقاضا نہ ہو یعنی جنگ یا اقلیتوں وغیرہ کا معاملہ نہ ہو اُس وقت تک گورنر مداخلت نہ کریں۔ اسی طرح وائسرائے کے محفوظ اختیارات کے بارے میں نیک عملی اور آسان بات ہے۔ اس اسکیم کی رو سے جنگ کا تمام انتظام کمانڈر انچیف یا جنوبی ایشیا کی فوجی کمان کے ہاتھ رہیگا۔ فوجی معاملوں میں ہماری کوئی مداخلت نہ ہوگی۔ حکومت کے باقی میدانوں میں باہمی انتظام میں کوئی دشواری نہ ہوگی۔ صوبوں میں حکومتیں قائم ہوتے وقت بھی ایک عملی سمجھوتہ ہو گیا تھا۔

میں اخبار والوں سے نیز ان لوگوں سے جو مسلمانوں کی ان چھوٹی چھوٹی سیاسی ٹولیوں کے پشت پناہ ہیں جو چند افراد پر مشتمل ہیں اور وقتاً فوقتاً مختلف ناموں سے عود کر آتی ہیں اور جن میں بیشتر پوری طرح بدنام ہیں یہ کہتا ہوں کہ اب یہ نمود ختم ہونی چاہیئے اور میرے خیال میں اخباروں کو اور بعض اوقات مرہون منت کرنیوالی خبر رساں ایجنسیوں کو اب ان کے لیے اپنی ہمدردی پر نظر ثانی کرنی چاہیئے اور ان مسلمانوں کو بھی اب محسوس کرنا چاہیئے کہ مسلمانوں میں پھوٹ اور تفرقہ پیدا کرنے کی ان کی کوششیں بالکل بیکار ہیں۔

جہانتک سکھوں کے فرقہ کا تعلق ہے۔ بعض سکھ لیڈروں کو بلاوجہ پریشانی ہے۔ میں نے ان سے سرِعام کہا اور اب بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی تجویزیں مختصر صورت میں پیش کریں۔ ان کی پوزیشن خاص طور پر [illegible] پاکستان حاصل کرنے [illegible] علاقہ [illegible] ستان میں ان کی [illegible] ہندوستان سے بہتر رہے گی۔

[illegible] اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ آپ سکھوں کو ایک قوم سمجھتے ہیں یا ایک نیم قومی گروہ۔ مسٹر جناح نے کہا کہ یہ بات میرے نوٹس میں لائی گئی ہے کہ سکھ یہ خیال کرتے ہیں کہ میں نے انھیں نیم قومی گروہ کہکر ان کے جذبات کو ٹھیس پہونچائی ہے۔ میں نے تو ایک آئینی فقرہ استعمال کیا تھا جس کے معنی اس قوم کے ہیں جو ایک خاص علاقہ یا جزیرہ میں منتشر ہو جیسے اقلیت کے صوبوں میں مسلمان۔ جب میں نے یہ فقرہ استعمال کیا تھا تو یہ واضح کر دیا تھا کہ اقلیت کے صوبوں میں مسلمان بھی قومی گروہ ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ سکھ کوئی قوم نہیں۔ میں اس سے انکار نہیں کرتا کہ سکھ ایک قوم ہیں۔ سکھوں کے مانے ہوئے لیڈر یا ان کے مسلمہ ادارے میرے پاس یا گاندھی جی کے پاس یا وہ چاہیں تو دونوں کے پاس اپنی تجویزیں بھیج سکتے ہیں۔ انھیں ماضی کو بھول جانا چاہیئے اور انھیں اپنے سوچے سمجھے مطالبے ہمارے پاس بھیج دینے چاہئیں۔ جہانتک مسلم لیگ کا تعلق ہے۔ ہم ہر طرح اُن سے ملنے کو تیار اور رضامند ہیں۔ ہم تو اقلیتوں سے ایسا سلوک کرنا چاہتے ہیں کہ بعد کو وہ یہ محسوس نہ کریں کہ انھیں پھانس لیا گیا ہے بلکہ وہ خوش رہیں۔ یہی وہ جذبہ ہے جسے لیکر میں اس معاملہ میں ہاتھ ڈالنا چاہتا ہوں۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ دوسری اقلیتوں سے بھی تجویزیں طلب کریں گے۔ مسٹر جناح نے کہا کہ ہم دونوں (یعنی گاندھی اور جناح) کسی خاص فرقہ کے دشمن نہیں ہیں ہم مل رہے ہیں۔ اور ہماری خالص اور واحد خواہش یہ ہے کہ اس ملک کے ہر طبقہ کو آزادی حاصل ہو۔

میں مسلم لیگ کی پوزیشن واضح کرنے کے لیے ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں اور وہ دلت جاتیوں اور دوسری اقلیتوں کے بارے میں ہے ان کے جائز مطالبے پورے کرنے ہوں گے۔ قبل اس کے کہ کوئی مکمل سمجھوتہ ہو سکے۔ مسلم لیگ کا تو یہ بنیادی اصول ہے کہ اقلیت چاہے پاکستان میں ہوں یا ہندوستان میں ان کی پوری طرح حفاظت ہونی چاہیئے اور اس کا ذکر مسلم لیگ کے سنہ ۱۹۴۰ء کے ریزولیوشن میں بھی ہے جس میں پاکستان کا بنیادی اصول بیان کیا گیا ہے۔

اس پریس کانفرنس میں مسٹر جناح کا لب ولہجہ ایسا تھا کہ وہ ایک بدلے ہوئے انسان نظر آتے تھے۔ اُنھوں نے گاندھی جی کا حوالہ کسی مضحکہ خیز انداز میں نہیں بلکہ ادب اور احترام کے ساتھ دیا۔ اپنے بیان کے دوران میں اونھوں نے دو بار گاندھی جی کو مہاتما جی کے لفظ سے یاد کیا اور گاندھی جی سے اپنی ملاقات کے متعلق اُمید افزا خیالات ظاہر کرتے ہوئے اُنھوں نے آخر میں گاندھی جی کا سا ہی لہجہ اختیار کیا۔ بلکہ اُنھوں نے فرمایا کہ نتیجہ خدا کے ہاتھ ہے انسان صرف کوشش ہی کر سکتا ہے۔ ان کے اس بیان میں گاندھی جی پر کوئی نکتہ چینی نہ تھی۔ اونھوں نے کہا کہ میں نے گاندھی جی پر کتنی ہی نکتہ چینی کیوں نہ کی ہو لیکن میری ہمیشہ یہ رائے رہی ہے کہ کوئی شخص گاندھی جی پر بُرا اثر نہیں ڈال سکتا۔ بعض جرنلسٹوں نے کہا کہ آپ کے متعلق بھی یہی خیال کیا جاتا ہے تو سر جھکا کر مسکرائے اور شکریہ ادا کیا۔

جب مسٹر جناح سے کہا گیا کہ ایک سرکردہ سکھ لیڈر نے یہ کہا ہے کہ اگر ہمیں مسلم لیگ سے بہتر حقوق مل گئے تو ہم پاکستان میں رہنا پسند کریں گے۔ مسٹر جناح نے کہا کہ یہ کوئی بنیئے کی دوکان نہیں ہے۔ سودے بازی سے کام نہیں چلے گا۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ سب خوش رہیں نہ صرف وہ جو ہمارے حلقہ میں ہوں۔

آخر میں مسٹر جناح سے کہا گیا کہ آپ پہلے وزیر اعظم ہوں گے تو اونھوں نے سر جھکا کر کہا کہ میں ایسی ذمہ داریوں سے بچنا چاہتا ہوں۔

[illegible] ڈاکٹر صاحب ہی کی [illegible] شہر کے [illegible] شریک [illegible]

[illegible] ڈاکٹر مرادو [illegible] لوگوں کو دعا کرنا چاہ[illegible] اس ملاقات کے سلسلہ [illegible] زنی کی ضرورت نہیں ہے [illegible] میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ اگر خدا نہ خواستہ کوئی سمجھوتہ نہ ہو تو بھی ہم لوگوں کو سوشل اور مقامی برادرانہ تعلقات اچھے رکھنا چاہیئے۔

ملک شریع الدین نے بھی تقریر کرتے ہوئے اسکی تائید کی۔ ہندو سنگھ کے نمایندے مسٹر راجہ رام جاپر اور پست اقوام کے نمایندے مسٹر رام لال نے اپنے اپنے نقطہ نظر کو واضح کیا۔

سر پدم پت سنگھانیہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک کو اس وقت اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ جنگ کے بعد جو اقتصادی اور سیاسی نظام بنے گا اگر ہم اس میں پیچھے رہ گئے تو ہندوستان کو شدید نقصانات سے دوچار ہونا پڑے گا۔

آخر میں ڈاکٹر جواہر لال صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ اُمید ظاہر کی کہ اہل کانپور ہر صورت میں اپنے برادرانہ تعلقات خوشگوار قایم رکھیں گے اور وقتاً فوقتاً اس طرح مل کر تبادلہ خیالات کرتے رہیں گے۔

میونسپل بورڈ میونسپل بورڈ کانپور نے مسلمانوں کی ۱۳ سیٹوں کے لیے ۱۱ وارڈ مقرر کیے تھے۔ لیکن گورنمنٹ نے ۱۳ وارڈ کر دیے۔ یعنی ہر ایک وارڈ سے ایک ہی ممبر منتخب ہوگا۔

مسلم یتیمخانہ مسلم یتیم خانہ کانپور کا سالانہ جلسہ ۱۳۔ اگست کو ہوگا۔ جس میں آیندہ سال کے لیے عہدہ داران اور ممبران انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آئیگا۔

جامعہ ادبیہ کا مشاعرہ ۱۲ اگست ۹ بجے رات کو انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا مشاعرہ مسٹر رام رتن گپتا ممبر سنٹرل اسمبلی کے دولتکدہ موسومہ بہاری نواس میں مسٹر کے۔ سی۔ تنکلا ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کانپور کی صدارت میں ہوگا اور مسٹر پورنانند ورما کی طرف سے ۷ بجے شام کو ایٹ ہوم دیا جائے گا۔ طرح

بتوں میں عام رسمِ دل ستانی ہوتی جاتی ہے

انڈین فیڈریشن مسٹر ایس۔ سی۔ متراجنرل سکریٹری انڈین فیڈریشن یو۔ پی۔ کمیٹی نے حال ہی میں صوبہ داری گورنمنٹ اور چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور کے پاس ایک پروٹسٹ بھیجکر مزدوروں کے رقبوں میں پھیلی ہوئی گندگی کی طرف توجہ دلائی ہے اور مختلف ضروری اصلاحات کے لیے ان رقبوں میں ٹرسٹ یا گورنمنٹ کے ذریعہ حصول آراضی کی ایک مفصل اسکیم جلد ہی فیڈریشن کی طرف سے بھیجی جاوے گی۔

[illegible]نگریس مینوں کا جلسہ [illegible] مینوں کا ایک جلسہ ڈاکٹر جواہر لال [illegible] نے کانگریس مینوں کی رہائی [illegible] کام کا ریویو کیا۔ اور [illegible] کا اظہار کیا اور کہا کہ ان کی [illegible]

بمب کیس سنٹرل [illegible] کے سلسلہ میں [illegible] کا مقدمہ چل رہا ہے۔ اس مقد[illegible] حکم سنانا باقی ہے۔

[illegible]ل ملازمان [illegible] کا معائنہ کرکے یہ [illegible] ملازمان کی [illegible] اس تحقیق[illegible]

امپرومنٹ [illegible] امپرومنٹ ٹرسٹ کا ملتویہ جلسہ بصدارت مسٹر مان سنگھ منعقد ہوا۔

یہ طے ہوا کہ ٹرسٹ کی فیکٹری رقبہ اسکیم کی موجودہ حد بڑھا کر کالپی روڈ کے ایک میل چاروں طرف کا رقبہ اس میں شامل کر لیا جائے۔ ریفل فیکٹری کے نزدیک مجوزہ پل کے اوپر سڑک اور زمین دوز اسٹارم واٹر ڈرین بنانے کے واسطے ای۔ آئی۔ ریلوے کا بھیجا ہوا تخمینہ منظور ہوا۔

کانفرنس ستمبر کے دوسرے ہفتہ میں ہندوستانی مصنفین کی ایک کانفرنس کانپور میں منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے لیے انتظامات شروع ہو گئے ہیں۔

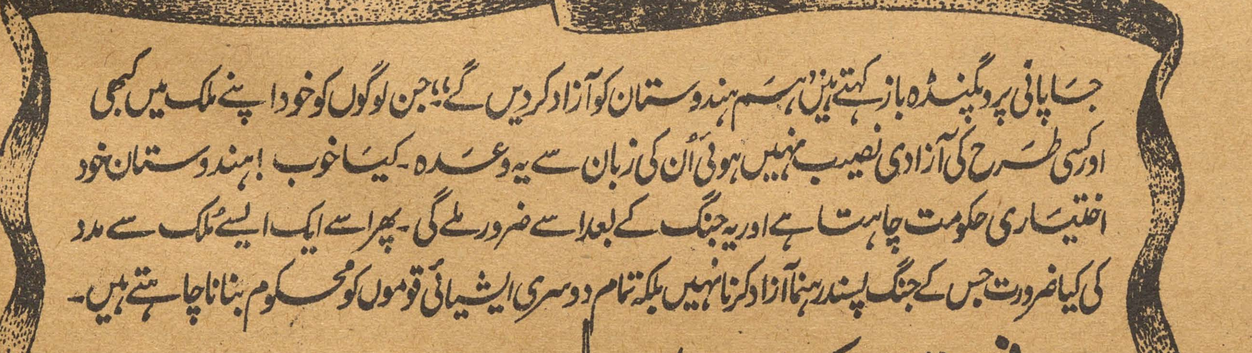
تبادلہ خیال مختلف خیالات کے شہر کے ہندو باشندگان کا ایک جلسہ بہاری نواس میں بصدارت مسٹر رام رتن گپتا منعقد ہوا اور مسٹر سی۔ آر۔ کے فارمولے پر غور ہوا۔ جس میں ہندوستان کی تقسیم کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ کانگریسیوں نے ہندو مسلم سمجھوتہ کی تائید کی۔

کستوربا فنڈ ڈسٹرکٹ کستوربا فنڈ کمیٹی کا ایک جلسہ بصدارت سر پدم پت سنگھانیہ کملا ٹاور میں منعقد ہوا اور وصولی چندہ کے لیے سربرآوردہ ممبران کا تقرر کیا گیا۔ اور کستوربا میموریل فنڈ ہفتہ منانا طے ہوا۔

پوسٹ وار ریکنسٹرکشن ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کے زیر غور چند ایسی اسکیمیں ہیں کہ جن پر کروڑوں روپیہ خرچ ہوگا اور یہ اسکیمیں پوسٹ وار ریکنسٹرکشن کے پروگرام کے ایک جزو کے بطور ہونگی۔ اس سلسلہ میں محکمہ زراعت کے مختلف شعبوں کے عہدہ داروں کی ایک میٹنگ بھی ہوئی ہے۔

ہندوستانی برادری ۲۰ اگست کو ہندوستانی برادری کی ایک میٹنگ مسٹر سید حبیب اللہ اگزیکٹو افیسر کے بنگلہ پر ہوگی۔

ریلوے مجسٹریٹ سید احمد حسین صاحب بی۔ اے۔ اسپشل مجسٹریٹ کو گورنمنٹ نے فرسٹ کلاس مجسٹریٹی کے اختیارات دیکر [illegible] مجسٹریٹ مقرر کیا ہے۔ ہم آپ کو اس حصول اعزاز [illegible]



حضرت سروش عسکری طباطبائی لکھنوی ہمارے عزیز دوست سید محمد عسکری طباطبائی سروش لکھنوی گورنمنٹ سینر اڈیٹر لکھتے ہیں کہ براہِ کرم میری طرف سے جملہ احباب کا شکریہ ادا کر دیجئے کہ جنھوں نے اہلیہ مرحومہ کی تعزیت میں خطوط بھیجکر میرے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور میں بوجہ کثرت مشاغل فرداً فرداً سب حضرات کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر رہا۔ نیز آپ اطلاعاً لکھتے ہیں کہ:۔

مرحومہ کی روح کو ہدیۂ ثواب پہونچانے کے لیے امام باڑہ نواب تجمل حسین خاں واقعہ کڑہ ابوتراب خاں لکھنؤ میں ۱۳ اگست ۱۱ بجے دن کو مجلس چہلم منعقد ہوگی۔

گاؤں میں ایک اتنی خوبصورت لڑکی ہو اور اس ... کام آئے

ملزم اور پشپا کی مخالفت کے باوجود پشپا کی شادی زمیندار سے ہو گئی۔ مگر زمیندار کی یہ پہلی اور آخری شادی نہیں تھی وہ ایک حسن کا رس چوس کر دوسرے حسن کی تلاش شروع کر دینے کا عادی تھا۔ پشپا کے ساتھ کیے گئے اس ظلم کو ملزم برداشت نہ کر سکا اور اس نے زمیندار کو قتل کر دیا۔

جس وقت جج مقدمہ کی یہ روئداد سن رہا تھا تو اس وقت اس کے اپنے سامنے اپنا جرم گویا رقص کر رہا تھا۔ نریم اسکا کرایہ دار تھا اور اس کے باپ کے یہاں ملازم بھی تھا۔ نریم کی زندگی اور اس کے بال بچوں کے گذارے کا سہارا صرف اس کا مالدار باپ تھا۔ نریم کی خوبصورت لڑکی پر اس کی طبیعت آگئی۔ مگر مشکل یہ تھی کہ وہ لڑکی ایک دوسرے نوجوان سے محبت کرتی تھی۔

جب باپ کے مرنے کے بعد وہ جائداد اور مال و متاع کا مالک بنا تو اس نے نریم پر دباؤ ڈال کر اس کی خوبصورت لڑکی کی شادی اپنے ساتھ کر لی۔ لڑکی کو چاہنے والے نوجوان نے مایوس ہو کر خودکشی کر لی۔ پھر کیا ہوا؟ نریم کی لڑکی کو اپنی ہوس پر بھینٹ چڑھانے کے بعد اس نے دل سے اتار دیا۔

جس وقت جج فیصلہ دیکر اوٹھا تو اس کا دل پوچھ رہا تھا۔ مجھ سے نریم کی خوبصورت لڑکی کے ساتھ ظلم کرنے کا بدلہ کون لے؟

اس نے جواب دیا۔ وہ بدلہ میں لوں گا۔

جج صاحب اچھے خاصے شام کو گھر گئے تھے۔ مگر دوسرے دن صبح کو یہ سُن کر لوگوں میں سنسنی دوڑ گئی کہ انھوں نے خودکشی کر لی ہے۔ لوگ ان کی خودکشی

...عوام کو مطلع نہیں کیا گیا ہے تاکہ وہ جان نہ سکیں کہ یہ کہا... ہوگا۔ اگر اس غیر معمولی برداشت اور احتیاط کی قدر نہ کی... اور افسروں نے اجازت نہ دی اور ایک پبلک حق کے سیدھے سادے استعمال میں مداخلت کی تو قصور افسروں کا... اخباروں کو اور عوام کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ کیا ان حالات میں... سول نافرمانی ایک فرض نہیں ہو جاتی۔

حکومت وشی کی نئی راجدھانی

زیورچ ۔۸۔ اگست ۔ اطلاع ملی ہے کہ جرمنوں ... حکومت فرانس کو وشی چھوڑنے کا حکم دیدیا ہے۔ فرانس ... نئی پایۂ تخت میں قائم کرنے کی تجویزیں کی گیئں۔

مسٹر چرچل پھر نارمنڈی گئے

لندن ۔۸۔ اگست ۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیراعظم مسٹر چ... سوموار کو لڑائی کی حالت معلوم کرنے کے لیے پھر نارمنڈی گ... تھے۔ حملہ کے وقت سے ابتک مسٹر چرچل تین دفع... نارمنڈی جا چکے ہیں۔

لندن سے مزید عورتیں اور بچے باہر چلے گئے

لندن ۔۸۔ اگست ۔ آج ۱۷ ہزار عورتیں اور بچے لن... چھوڑ کر اُن علاقوں کو چلے گئے۔ جہاں اُڑان حملوں کا... نہیں ہے۔ ان کے لیے ۲۲۔ اسپیشل ٹرینیں چھوڑ... ۷ وزارت حفظان صحت کے پارلیمنٹری سکرٹری مس فل... ہارس بورو نے بتلایا کہ جو لوگ لندن سے جا رہے ہیں ... میں سے ۹۸ فیصدی باہر جا رہے ہیں اور وہ اس و... تک لندن واپس نہیں آنا چاہتے ہیں۔ جبتک... بمباری بند نہ ہو جائے۔

ادبِ لطیف

…پنجاب کے اخبارات میں آئے دن تہذیبِ جدید کے … میں پلی ہوئی کالج کی لڑکیوں کی داستان آیا کرتی ہے … ایک کالج گرل کی تازہ داستان سُن کر لطف اندوز ہوجیے … ایک کالج گرل کی داستان جو ایک پاگل نے بیان کی … یہ ہے کہ لاہور میں کالج کی دو لڑکیاں فراٹے بھرتی … سائیکلوں پر جارہی تھیں - ایک بڈھے نے دیوانہ وار … ٹھکران لڑکیوں کو روکنے کی کوشش کی - ایک لڑکی تو … نکل گئی - دوسری رک گئی اور اس نے چلا کر کہنا … شروع کیا کہ - یہ پاگل ہے اسے گرفتار کرو۔"

… پوچھا گیا کہ آخر بوڑھاپے میں یہ کیا حرکت تھی؟" … نے کہنا شروع کیا - نہ میں پاگل ہوں نہ دیوانہ میرا الزام … یہ ہے کہ میں نے اپنی لڑکی کو اعلیٰ تعلیم دلوادی ہے … تعلیم حاصل کرنے کے بعد اب وہ کمیونسٹ پارٹی میں شامل … آوارہ ہوگئی ہے - میں نے اسے سائیکل پر … دیکھا تو روکنے کی کوشش کی مگر وہ تو نکل گئی اور … جو مجھ سے بخوبی واقف ہے رک گئی - تاکہ مجھے … کے پولیس کے حوالے کرسکے - کسی شاعر کا شعر ہے

… ایسی کل کتابیں قابلِ ضبطی سمجھتے ہیں
… کہ جن کو لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

… وہ زمانہ آگیا ہے کہ لڑکوں کے ساتھ لڑکیاں بھی … سمجھنے لگی ہیں - یہ ہے تہذیبِ جدید کی کرشمہ … اور تعلیمِ مغربی کی سحر طرازی -

---

…ہندوستان کی کنواری لڑکیوں کی پُرکیف کہانیوں کے … لگے ہاتھوں امریکہ کی ایک کنواری لڑکی کی بھی داستان … سنیے - یہ کنواری لڑکی نیویارک کی ایک درسگاہ میں تعلیم … پا رہی تھی - جو صرف امرا اور رؤسا کی لڑکیوں کے لیے … ہے - ایک روز کا ذکر ہے کہ شعبۂ تعلیم کے چند عہدہ دار … ایک کلاس کا معائنہ کررہے تھے - تو ان کے کانوں میں … نوزائیدہ بچے کے ٹیاؤں ٹیاؤں کی آواز آئی - عہدہ … دار بڑے حیران ہوئے کہ کلاس میں نوزائیدہ بچہ کہاں … سے آگیا - مگر یہ کچھ ایسا گستاخ واقع ہوا تھا کہ چلائے … جارہا تھا - عہدہ دار آواز کی جانب بڑھے … تو دیکھتے ہیں کہ ایک نوزائیدہ بچہ ایک ڈیسک کے … نیچے ٹیاؤں ٹیاؤں کررہا ہے - تمام لڑکیوں سے … پوچھا کہ یہ کس کی حماقت ہے مگر کسی نے بھی جواب نہ … دیا - آخر لیڈی ڈاکٹر بلوائی گئی - اس نے تمام لڑکیوں … کا معائنہ کیا تو پتہ چلا کہ یہ ایک کنواری طالبہ کی … حماقت کا نتیجہ ہے - جس نے نہایت بے تکلفی کے … ساتھ کلاس میں بیٹھے ہی بچہ کو جنم دیدیا - اور اسے اٹھا کر … ڈیسک میں رکھ دیا - اور پھر ایسی معصوم بن گئی جیسے … کچھ ہوا ہی نہیں ہے - یہ ہے آجکل کی تہذیب اور … لڑکیوں کی حالت - افسوس!

مجھے کیوں دیکھا

تم پانی سے بھری ہوئی گگریا — اپنی کمر پر رکھے ہوئے دریا کے کنارے کے رستہ پر جارہی تھیں۔

تم نے اسقدر تیزی سے اپنے رخ کو کیوں پلٹ لیا اور اپنے تھرتھراتے ہوئے گھونگٹ میں سے مجھے دزدیدہ نگاہوں سے کیوں دیکھا۔

تاریکی میں سے — ان روشن نگاہوں نے میرے سارے جسم میں کپکپی پیدا کردی جیسے کہ بادِ نسیم دریا کے پانی کی لہروں میں ارتعاش پیدا کرنے کے بعد گم ہوجاتی ہے۔

ہاں یہ روشن نگاہیں۔

میرے اعمالِ قلب پر ایک لمحہ کے لئے ضیا پاشی کرنے کے بعد چھپ گئیں۔ جیسے کہ رات کے وقت اڑنے والا کوئی پرندہ ایک اندھیرے کمرہ میں — ایک کھڑکی سے داخل ہوکر دوسری کھڑکی سے نکل جائے اور اس کے بعد رات کی تاریکیوں میں غائب ہوجائے۔

تم مجھ سے ایسے ستارہ کی طرح چھپی ہوئی ہو جو پہاڑ کے پیچھے نظروں سے اوجھل ہو اور میں سڑک پر چلنے والا محض ایک مسافر ہوں۔

لیکن جب تم — پانی سے بھری ہوئی گگریا — اپنی کمر پر رکھے ہوئے دریا کے کنارے کے راستہ پر جارہی تھی تو تم ایک لمحہ کے لئے کیوں ٹھہریں اور اپنے تھرتھراتے ہوئے گھونگھٹ میں سے مجھے دزدیدہ نگاہوں سے کیوں دیکھا۔ (ٹیگور)

---

۳ یہ سمادھی پر میری آکر سر کھت پھول چڑھائے۔

خلاصہ:- میرے ارمان یہ نہیں ہیں کہ چھوٹی چھوٹی بوندوں کی پھوار سے یا موتی کی لڑیاں اسپر نظر آئیں، یا چاند اس کے اوپر چمکے یا جدائی سے تڑپتے ہوئے دل کو ملاقات کی خوشی ہو۔ یا پھول کھلتے رہیں۔ یہ بھی نہیں چاہتی کہ میری زندگی دکھ کا نغمہ بن جائے۔ میری یہ خواہش نہیں ہے کہ کوئی میری تعریف کرے (یعنی میرا مرثیہ لکھ کر قبر پر لگائے) یا میری قبر پر کوئی پھول چڑھائے۔

(باقی آئندہ)

کینڈا کی فوج بھی ہندوستان آئیگی

اوٹاوہ - ۷ - اگست - کینڈا کے نیشنل ڈیفنس ہیڈ کوارٹر نے اعلان کیا ہے کہ کینڈا کی فوج کے تقریباً چار سو پانچسو سپاہی اور افسر ہندوستان اور آسٹریلیا بھیجے جائینگے ہندوستان کو جانیوالے افسروں اور سپاہیوں کی تعداد تین اور چار سو کے درمیان ہوگی یہ لوگ اصلاحی کام کرینگے۔

ہندی کی مشہور شاعرات

(از جناب سید قاسم علی ساہتیکار جرنلسٹ نرسنگھ گڑھ)

(گزشتہ سے پیوستہ)

رام کماری دیوی چوہان

ہندی کی مشہور شاعرہ اور ادیبہ ہیں۔ کانپور میں پیدا ہوئیں اور اس وقت جھانسی کے محکمہ تعلیم میں ہیں۔ ٹھاکر رتن سنگھ جی بی اے - ایل - ایل … جھانسی کے ساتھ شادی ہوئی ہے … شاعری اور موسیقی سے بچپن سے شغف … ابتدا روایتی شاعری کی لیکن دنیا کے بدلتے ہوئے حالات نے ان کی زندگی اور شاعری پر بڑا اثر کیا۔

رام کنواری دیوی کے اشعار موجودہ رجحانات کے آئینہ دار ہیں۔ ہندی کے مشہور رسائل میں ان کا کلام شایع ہوتا ہے اور بڑے شوق و شوق سے دیکھا جاتا ہے۔ مجموعہ کلام "نشواس" کے نام سے شایع ہوچکا ہے۔ اور اس کتاب پر پانچ سو روپیہ انعام بھی ملا ہے۔

لیتری سمہا …

نہیں لالسا یزو بر سے بسر دو ہوا کی پھلجھڑیاں
یا امبر سے بہتن بکھرویں بکھریں موتی کی لڑیاں
نہیں کامنا شش کی شیتل کرنوں کا ہو کرانت اڑاہ
دگدھ ہردے کی چر ترپٹ میں ہٹے ملن کی ارن واہ
آکانکھا میں نہیں کر امبر - دکس اکٹھیں وہے مکلت پھول
جن کے پرمال میں پراگ برا لکت ہیں پت جھڑ کی دھول
الھلاتا یہ نہیں بنوں اس پریمی کی آدان پر دان
یوگ ویوگ آدی کی جس میں ترل مٹھا کا رہے نہ مان
نہیں چاہتی جیون میرا بن جائے سکھ کا سنگیت
چھپ جائے گت مدھور اسمرتی کی کردوں کنٹھا کا پرچیت
نہیں کامنا رکھتی ہوں کچھ کوئی میرا گن گائے - ۴

شیر شاہ سوری

شیر شاہ ہندوستان کے بادشا… بادشاہ گذرا ہے جس نے ایک سا… کرکے شاہی کا مرتبہ حاصل… …بادشاہ کو ایک… … کا عزیز وقریب … کسی کی … کرتا۔ راستوں کی اسی … خوب بندوبست کیا تھا کوئی تاجر اثنائے راہ میں مرجاتا تو اس کا مال اس کے وارثوں کو پہنچایا۔

فوج کے گھوڑوں پر داغ لگانے کا قاعدہ اسی نے اختراع کیا تھا - خیرات خانہ اور سرائیں بہ کثرت تعمیر کرائیں - کاروانوں کی آمد وشد کے لیے عمدہ سڑکیں بنوائیں۔

غرض وہ بڑا عالی ہمت - فیاض اور منتظم تھا - مگر کئی معاملوں میں اس نے دغا وفریب بھی کیا جو اس کے اخلاق پر بحث بدنما دھبہ معلوم ہوتا ہے

اس کی موت قلعہ کالنجر کے محاصرہ کے وقت اس طور سے ہوئی کہ غنیم کا گولا اس کے میگزین میں پڑا جس سے اس کا بدن جھلس گیا - اس نزع کی حالت میں بھی وہ اپنی فوج کو حکم دیتا رہا اور جونہی فتح کی صدا اس کے کان میں پہونچی - خدا کا شکر ادا کیا اور پھر سانس نہ لی۔

جاپانی ٹھکانوں پر حملہ

واشنگٹن - ۸ - اگست - ایڈمرل نمتز کے ہیڈکوارٹر کے ایک اعلان میں ہے کہ گودام گے اور تری علاقہ میں ۱۴ ملاقہ … ۲ چھین لیا گیا ہے۔ دکھن پچھمی پیسفک کے علاقہ میں امریکی فوج اور ہوائی جہاز جاپانی ٹھکانوں پر حملہ کررہے ہیں۔

… ذکر ہیں - ان کے علا… … نئے چہرے بھی آپ کو نظر آ…

محبوب پروڈکشنز

محبوب پروڈکشنز کے معرکہ آرا … کے انڈور شوٹنگ کے انتظامات مکمل … دس دن تک مسلسل فلم بندی شروع … کاروں میں اشوک کمار - چندر موہن، شاہد … یوسف آفندی … سے تجربہ کار فلمی … نوخیز حسینہ … کے نام … ڈائرکشن …

راجہ موویٹون

ڈائرکٹر ظہور راجہ … تصویر کا نام "غزل" … کی جھلک دکھائی دیتی … خیمہ ہیں - صرف ایک رقص … سے زائد حسین چہرے حاصل کئے گئے ہیں - ریہرسل جاری ہے گیارہ چوٹی کے اداکار تصویر میں رنگ بھریں گے اور فلمی دنیا کی سب سے موٹی ممتاز ممتاز داری عوام میں ہیجان پیدا کرنے کے لیے اپنی فراخ کرداری کا ثبوت دے گی۔



سید محمد عسکری ۔ جناب ...

سروش لکھنوی گورنمنٹ سلینر ایڈیٹر

سان فرانسسکو ۔ ۹ ۔ اگست ۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جاپان کا سمندری بیڑہ اس وقت میدان میں آئیگا جبکہ لڑائی بالکل جاپان کے قریب پہونچ جائے گی ۔

بادشاہ سے مسٹر چرچل کی ملاقات

لندن ، ۷ ۔ اگست ۔ مسٹر چرچل نے شاہ جارج ششم سے آج ملاقات کی ۔ اٹلی سے بادشاہ کی واپسی کے بعد وزیر اعظم کی یہ پہلی ملاقات تھی ۔ ان کے بعد کیبنٹ کے دوسرے ممبروں نے ملاقات کی ۔

بمبئی میں ۹ ۔ اگست کا مظاہرہ

بمبئی ۔ ۹ ۔ اگست ۔ آج صبح پانچ بجے ۲۲ کانگریسی جن میں مسٹر عابد علی جعفر بھائی سابق سکریٹری صوبہ کانگریس کمیٹی بھی تھے گرفتار کرلیے گئے ۔ یہ لوگ پانچ پانچ کے جتھوں میں کانگریسی جھنڈے لئے ہوئے ۹ ۔ اگست کے سلسلہ میں علامتی مظاہرہ کے طور پر مسٹر نگین داس ماسٹر صدر بمبئی صوبہ کانگریس کمیٹی کے ذریعہ حاصل کی ہوئی گاندھی جی کی ہدایتوں کے بموجب سلامی کرنے جارہے تھے ۔

پجلیس کانگریسیوں نے ۳ ۔ اگست کو کمشنر پولیس سے اجازت مانگی تھی اور انھیں لکھ کر دے دیا تھا کہ ان کا ارادہ ہے کہ وہ پانچ پانچ کے جتھے بناکر جھنڈے کی سلامی کرانے اور بندے ماترم گائے جائیں گے ان پجلیس میں سے ایک دیر میں آیا ۔ اس لیے گرفتار نہیں کیا گیا ۔ جہاں جھنڈے کی سلامی ہوئی تھی اور ان لوگوں کو جمع ہونا تھا وہ چوپاٹی کا میدان تھا ۔ اس کی اطلاع پبلک کو نہیں دی گئی تھی مگر پولیس کو دے دی گئی تھی ۔

مسٹر نگین داس ماسٹر صدر بمبئی صوبہ کانگریس کمیٹی نے کل رات کو ایک بیان شایع کیا تھا ۔ جس میں اہل بمبئی سے اپیل کی تھی کہ وہ مہاتما گاندھی کی ان ہدایتوں پر سختی سے قایم رہیں جو اونھوں نے ۹ ۔ اگست کے بارے میں شایع کی ہیں مسٹر نگین داس نے اس بات پر زور دیا کہ کارخانوں یا بازار میں نہ کوئی ہڑتال ہو اور نہ وسیع پیمانہ پر مظاہرہ ہو انہیں مہاتما جی نے سوموار کو بمبئی خاص طور پر اس لیے بلایا تھا کہ انکی ہدایتوں کے علاوہ اور کسی قسم کا مظاہرہ نہ ہو ۔

نئی دہلی ۔ ۹ ۔ اگست ۔ مہاتما گاندھی کے بیان پر سرکاری رائے یہ ہے کہ اس قسم میں ایک اہم واقعہ چھوڑ دیا گیا کہ جس تقریب کے لیے سرکاری منظوری طلب کی گئی تھی ۔ اس میں ہندوستان چھوڑ دو والے ۸ ۔ اگست کے رزیزولیوشن کی پوری عبارت کا دہرانا بھی شامل تھا ۔

اس قسم کی میٹنگ کے لیے بمبئی کو منتخب کیا گیا ۔ اس لیے اجازت نہیں دی گئی ۔

گورنروں کی کانفرنس

الہ آباد ۔ ۸ ۔ اگست ۔ ابھی گورنروں کی کانفرنس کے بارے میں کسی خاص تاریخ کی قوا طلاع نہیں ہے ۔ لیکن خیال ہے کہ وہ اسی مہینہ کے آخر میں غالباً ۲۰ ۔ اگست ہوگی ۔

مسٹر جناح کو پانچسو تار اور خط

لاہور ۔ ۶ ۔ اگست ۔ مسٹر جناح کو اب تک تقریباً پانچسو تار اور خط ملک کے مختلف طبقوں کی طرف سے مل چکے ہیں ۔ جن میں یہ امید اور خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ بمبئی میں مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کی ملاقات کامیاب ثابت ہوگی ۔

دردانیال اتحادیوں کیلئے

لندن بذریعہ بحری تار۔ نیوز کرانیکل کا نامہ نگار نیویارک سے لکھتا ہے کہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے ترکی کے محوریوں سے تعلق توڑنے کے بارے میں کہا ہے یہ قدم نازی حملہ آور کے خلاف لڑائی میں اتحادی فوجوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنے کے لیے اوٹھایا گیا ہے۔ اس سے یہ مطلب لیا جا رہا ہے کہ امریکہ کو یہ اُمید ہے کہ جلد یا دیر سے ترکی اتحادیوں کی طرف سے لڑائی میں شامل ہو جائے گا۔

اس میں ... نہیں کہ ترکی بالآخر اور یقینی طور پر دردانیال اتحادیوں کے لیے کھول دے گا۔ اور اتحادیوں کو ہوائی اڈے اور چھوٹے چھوٹے سمندری اڈے بھی دیدیگا اس سے نہ صرف ایجین اور کالے سمندر میں نازیوں کی پوزیشن خطرہ میں پڑ جائے گی۔ بلکہ وہ بلقان کے تمام علاقہ پر بآسانی حملہ کر سکیں گے۔ اس کا ایک سبب قیمتی سمندری راستہ کھل جانے ہی کا نہ ہوگا بلکہ روس کے لیے ایک چھوٹا سمندری راستہ کھل جائے گا۔ بلکہ جرمن اس جگہ سے محروم رہ جائیں گے۔ جہاں سے وہ مسلم دنیا میں پروپیگنڈہ کیا کرتے ہیں۔

ترکی کی فوجی قوت

لندن بذریعہ ہوائی ڈاک۔ ترکی کی فوج پانچ لاکھ آدمی تو پہلے ہی سے تھے۔ اب دس لاکھ ... کا اور اضافہ کیا گیا ہے اور اُمید ہے کہ جلد ہی ترک فوج بیس لاکھ سپاہیوں کی ہو جائے گی۔ پلوسال مئی کے مہینہ میں ترکی میں ساڑھے سات کروڑ پونڈ فوجی خرچ کے لیے منظور ہوئے تھے۔ ترکی سپاہی مشینی جنگ کے بھی شائق ہیں۔ ترکی کے ایک ہزار ہوائی جہاز ۲ سو دستوں میں تقسیم ہیں۔ ان میں بہت سے برطانیہ کے بنائے ہوئے ہیں اور ترکی میں بھی ہوائی جہاز بنانے کا کارخانہ موجود ہے۔ البتہ موجودہ معیار سے ترکی کا بحری بیڑہ بڑا نہیں ہے۔ ایک فوجی کروزر ۲۳۰ ہزار ٹن کا ہے اور کروزر ہیں جو ذرا سست رو ہیں اور جنھیں جہازوں کو تربیت دینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ البتہ پن ڈبی کشتیاں اور تباہ کن جہاز اچھے ہیں چار تباہ کن ہوائی جہاز برطانیہ کے لیے ہوئے ہیں جو ۱۹۴۳ء میں ترکی کو دیے گئے ہیں۔ ان کی رفتار ۳۵ میل فی گھنٹہ ہے۔ ساڑھے چار انچ کے دہانے کی توپیں ہیں اور تارپیڈو کے آٹھ ٹیوب ہیں۔ ترکی کے پاس کم از کم ۱۳ آبدوز کشتیاں ہیں۔ بہت سی تارپیڈو کشتیاں ۹ سرنگ سمیٹ گن بوٹ اور سرنگ بچھاؤ ان کے علاوہ ہیں جو اب سب حرکت میں ہیں۔

جرمن فوج سے جرمن جنرلوں کی اپیل

لندن ۔ ۸ ۔ اگست ۔ کل رات ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا کہ روس میں گرفتار شدہ جرمن جنرلوں نے بالٹک ریاستوں میں گھری ہوئی جرمنی فوجوں سے ہتھیار ڈالنے کی اپیل کی ہے ۔ اینکل روس سے صلح کی بات چیت کرنے کیلئے ماسکو گئے تھے

فنلینڈ روس سے صلح کی بات چیت کریگا

لندن ۔ ۹ ۔ اگست ۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ہلسنکی سے خبر آئی ہے کہ فنلینڈ کے سابق وزیر خارجہ مسٹر انٹانی بکزیل کو فنلینڈ کی نئی کیبنٹ کا وزیر اعظم مقرر کر دیا گیا ہے ۔ اور کارل اینکل کو وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے

لندن ۔ ۹ ۔ اگست ۔ تقریباً ایک ہزار ۔ برطانی ہوائی جہازوں نے کل رات کین کے دکھن میں جرمنی مورچوں پر چھ ہزار ٹن بم گرائے ۔

بحکم جناب تحصیلدار صاحب اکبر پور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۳۰

بعدالت مالی تحصیل مقام اکبر پور ضلع کانپور

پنڈت درگا شنکر زمیندار موضع بھرتھی پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور مدعی

بنام ۔ مسماۃ زینب بی بی بیوہ مقصود الحسن مسلمان ساکن قصبہ جائس محلہ تنبہانہ پرگنہ روکہا ضلع رائے بریلی

واضح ہو کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ تاریخ ۳۰ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام اکبر پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جیئے اور جوابدہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے ۔ پس آپکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ تائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کیجئے ۔

اور آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

۴

آج بتاریخ ۴ بر ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳ ، ۱۵ اگست سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا ۔

دستخط حاکم عدالت

(مہر عدالت)

CAWNPORE. Saturday. 19th AUG 1944

...کا ماہانہ مشاعرہ

ضرورت ہے کہ اس وجدانی اتحاد اور جذباتی اتفاق کو اور بڑھایا جائے اور مواقع فراہم کئے جائیں کہ ہر دو زبان کے باکمال صف بہ صف ہوکر ایک دوسرے کے کلام سے متاثر و بہرہ یاب ہوسکیں اس طرح قریباً ۱۲ بجے شب کو صدر و میزبان، شعراء و دیگر شرکائے بزم کے شکریہ کے ساتھ انجمن کی یہ پُرلطف صحبت ختم ہوئی۔ انتخاب مشاعرہ درج ذیل ہے:- اڈیٹر

(جناب تماشا جھانپوری)

مری ہر سانس شرحِ راز فانی ہوتی جاتی ہے
مکمل داستانِ زندگانی ہوتی جاتی ہے
پتہ دینے لگی ہے خودی اب حدِ منزل کا
نشاں اُس کا ہماری بے نشانی ہوتی جاتی ہے
نہاں رہتا ہے عرضِ شوق کا عالم خموشی میں
زبانِ حال اپنی بے زبانی ہوتی جاتی ہے
مٹی جاتی ہے ہستی فکرِ تکمیلِ محبت میں
حیات اپنی حیاتِ جاودانی ہوتی جاتی ہے
دکھاتا رہتا ہے ہر شے کو آئینہ شباب اُن کا
ضیائے حُسن ممنونِ جوانی ہوتی جاتی ہے
تصور کو خدا رکھے عجب شے ہے تصور بھی
کہ اُن سے ہر شکایت اب زبانی ہوتی جاتی ہے

(جناب شاکر ناطقی)

یہاں تک اسکی مجھ پر مہربانی ہوتی جاتی ہے
کہ اب دشوار مجھکو زندگانی ہوتی جاتی ہے
میں چپ ہوں اور زبانِ حال کہدیتی ہے حالِ دل
لبِ خاموش سے جادو بیانی ہوتی جاتی ہے
نمودِ صبح ہے اور ختم پر ہے اپنا افسانہ
کہ اب خاموش شمعِ زندگانی ہوتی جاتی ہے
وہ ہر وعدے کی حد پار کر لیتے ہیں اک وعدہ
کہ مجھ سے دور مرگِ ناگہانی ہوتی جاتی ہے
لبوں پر سرد آہیں ہیں تو آنکھوں میں ہیں گرم آنسو
فسانہ عشق کا غم کی کہانی ہوتی جاتی ہے
وہ میرا حال سُنکر مسکرا دیتے ہیں اے شاکر
عداوت اب محبت کی نشانی ہوتی جاتی ہے

(جناب نواب قیصر کانپوری)

صفائی آتی جاتی ہے روانی ہوتی جاتی ہے
تری مشقِ سخن قیصر پُرانی ہوتی جاتی ہے
خدایا آج ہے وعدے کی شب لیکن یہ سُنتا ہوں
ابھی سے اُنکے سر میں کچھ گرانی ہوتی جاتی ہے
بپا ہونے کو ہے ماتم شہیدِ ناز کا شاید
مکدر کچھ فضائے آسمانی ہوتی جاتی ہے
سمجھتا ہی نہیں کوئی کہ وہ برقِ نظر کیا ہے
عبث بدنام مرگِ ناگہانی ہوتی جاتی ہے
خدا چھوٹا تو چھوٹا تھا مگر اب دیکھئے کیا ہو
بتوں سے بھی ہمیں کچھ بدگمانی ہوتی جاتی ہے
تدارک کچھ کرو ورنہ تمھاری جان کا ڈر ہے
تپِ عشقِ بتاں قیصر پرانی ہوتی جاتی ہے

(جناب سکیم ناطقی)

ہر اشک غم سے دل کی ترجمانی ہوتی جاتی ہے
مرے حصے کی گویا شادمانی ہوتی جاتی ہے
نگاہوں کی دلوں پر حکمرانی ہوتی جاتی ہے
حسینوں کی سیاست غیر فانی ہوتی جاتی ہے
محبت میں عجب شے زندگانی ہوتی جاتی ہے
اندھیری رات بھی غم کی سہانی ہوتی جاتی ہے
گلوں کو خار سمجھوں خار کو گل کیا قیامت ہے
مجھی پر ختم ساری رازدانی ہوتی جاتی ہے
پرکھتے ہیں وہ دامان نظر پر اشکِ غم لے کر
بڑی دلکش محبت کی کہانی ہوتی جاتی ہے
نمایاں ہو رہے ہیں وہ حجابِ ماہ و پر دیں سے
مجھے اپنی نظر سے بدگمانی ہوتی جاتی ہے

(جناب نشتر ایڈوکیٹ)

محبت حاصلِ صد شادمانی ہوتی جاتی ہے
سراپا دردِ میری زندگانی ہوتی جاتی ہے
یہ مانا نذرِ غم میری جوانی ہوتی جاتی ہے
مگر اب زندگانی زندگانی ہوتی جاتی ہے

...احتیاطی تدبیریں اختیار کی جارہی ہیں

طریقہ پر ہنگری اور رومانیہ کیلئے بڑی نازک حالت پیدا ہوگئی ہے۔ دریں اثنا ترکی میں جرمنی کے ... جوابی کارروائی کے خلاف احتیاطی تدبیریں اختیار کی جارہی ہیں۔ ترکی کو اس وقت سب سے زیادہ فکر روس اور ترکی کے تعلقات کی ہے حکومت ترکی کی طرف سے جو سرکاری بیانات شائع ہوئے ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ ترکی اور جرمنی کے درمیان تعلقات ٹوٹنے کے درمیان جو بات چیت ہوئی تھی وہ صرف برطانیہ اور امریکہ تک محدود تھی۔ روس میں اس نے کوئی حصہ نہیں لیا اور اسمیں لوگوں میں قدرے بےچینی ہورہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روس کے الگ رہنے کا اصل کارن یہ ہے کہ جرمنی کے ساتھ تعلقات توڑنا ترکی کا ادھورا کام ہے اس سے روس کی تسلی نہیں ہوسکتی۔ روس چاہتا ہے کہ ترکی کو اتحادیوں کی طرف سے لڑائی میں کود پڑنا چاہیئے۔

نظر مستِ شرابِ ارغوانی ہوتی جاتی ہے
بہار اندر بہار انکی جوانی ہوتی جاتی ہے

(جناب نواب آثر کانپوری)

دلِ بیتاب کی حالت کہانی ہوتی جاتی ہے
مجھے حاصل نشاطِ جاودانی ہوتی جاتی ہے
میں اُنکے رفعِ شک کی جتنی کوشش کرتا جاتا ہوں
اُنھیں اُتنی ہی مجھ سے بدگمانی ہوتی جاتی ہے
خدا جانے پہونچتا ہو درِ دلدار پر کب تک
کہ سنگِ راہ میری ناتوانی ہوتی جاتی ہے

(جناب ندرت کانپوری)

ستم ایجاد کی کچھ مہربانی ہوتی جاتی ہے
کہ میری زندگانی، زندگانی ہوتی جاتی ہے
تصرف موسمِ گل کی ہواؤں کا ارے توبہ!
چمن کی ہر کلی مستِ جوانی ہوتی جاتی ہے
جگر کا خون شاید جل رہا ہے آتشِ غم سے
کہ اب محدود اشکوں کی روانی ہوتی جاتی ہے
مرا مسلک ہے ضبطِ عشق، لیکن کیا علاج اس کا
کہ ان کو روز افزوں بدگمانی ہوتی جاتی ہے
خیال اُن کا جو آتا ہے تو اب پہروں نہیں جاتا
محبت رفتہ رفتہ غیر فانی ہوتی جاتی ہے

(جناب عیاں حیدری)

لبِ نازک سے یوں تو گلفشانی ہوتی جاتی ہے
مگر چہرے سے غم کی ترجمانی ہوتی جاتی ہے
مزاجِ عشق کی شانِ نزاکت اور کیا کہئے
نگاہِ لطف وجہ سرگرانی ہوتی جاتی ہے
شعاعِ مہر سے کیا کہدیا بیتاب شبنم نے
مرتب خود بخود میری کہانی ہوتی جاتی ہے
خدا رکھے عیاں اس روئے رنگیں کے تصور کو
ہماری شام فرقت بھی سہانی ہوتی جاتی ہے

(جناب بزمی بلند شہری)

...خلق میری بے زبانی ہوتی جاتی ہے
عیاں تفسیر غمہائے نہانی ہوتی جاتی ہے
...ب محبت کی کہانی ہوتی جاتی ہے
گوارا ہر بلائے آسمانی ہوتی جاتی ہے
...نے گا رہنمائے منزلِ اُلفت
کہ سنگِ راہ میری بے نشانی ہوتی جاتی ہے
...رہی ہے خاک میری اُڑ کے منزل تک
یہ ناکامی ہی وجہ کامرانی ہوتی جاتی ہے

(جناب کوثر عابدی)

...ت کی جہاں تک حکمرانی ہوتی جاتی ہے
فنا رازِ حیاتِ جاودانی ہوتی جاتی ہے
...یہ بس کے جلوۂ رنگیں کی حامل ہیں مری نظریں
مرا ہر دن حسیں ہر شب سہانی ہوتی جاتی ہے
مری یہ تاب میں رنگینیٔ طرزِ بیاں لاؤں
وہ سُنتے ہیں تو خود دلکش کہانی ہوتی جاتی ہے
مجھے اظہارِ دردِ عشق کی حاجت نہیں کوثر
کہ میری ہر نظر سے ترجمانی ہوتی جاتی ہے

(جناب انصاف کانپوری)

پسند اُن کو ادائے خوش بیانی ہوتی جاتی ہے
بہت دلکش محبت کی کہانی ہوتی جاتی ہے
شبِ فرقت جب آتی ہے تو ٹالے سے نہیں ٹلتی
یہ ظالم تو حریفِ زندگانی ہوتی جاتی ہے

(بقیہ صفحہ ۴ کالم ۳ پر ملاحظہ فرمایئے)

ہفتہ وار ہلال کانپور

جلد ۴۰ | کانپور شنبہ ۱۹ اگست سنہ ۱۹۴۴ء | نمبر ۳۲

صوبہ متحدہ اور دہلی کے اُردو اخبارات کی پہلی کانفرنس

لکھنؤ۔ ۱۵ اگست۔ یو۔پی۔ اُردو پریس کانفرنس کے صدر منتخب جناب پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی عین وقت پر دہلی میں بمجبوری رُک گئے۔ آٹھ بجے شب تک دہلی کی ٹرینوں کا انتظار کرنے کے بعد کانفرنس کا اجلاس بجائے ۴ بجے شام کے ۸ بجے رات کو بصدارت جناب خواجہ عبدالسلام صاحب ایڈیٹر صداقت کانپور شروع ہوا۔ مرادآباد، رامپور، گورکھپور، بہرائچ، اٹاوہ، بریلی، کانپور وغیرہ کے ڈیلیگیٹ بھی شریک تھے۔ سب سے پہلے جناب رائے بہادر بابو رام کمار صاحب بھارگوا پروپرائٹر نولکشور پریس کا افتتاحی پیغام پڑھا گیا جس میں موصوف نے اُردو صحافت کی ترقی و اصلاح کی کوشش سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کانفرنس کی کامیابی کے لیے دعا کی اس کے بعد علامہ نیاز فتحپوری مدیر رسالہ نگار نے اپنا فاضلانہ خطبہ پڑھا جس میں اُردو صحافت کی تاریخ اور اسکی ترقی و اصلاح کے مسائل پر نہایت فاضلانہ بحث کی گئی تھی۔ آخر میں آپ نے خواجہ عبدالسلام صاحب ایڈیٹر صداقت کانپور کی صدارت کی تحریک کی جس کو جلسہ نے بالاتفاق منظور کیا۔

جناب صدر نے زبانی اپنا خطبہ ارشاد فرمایا جس کو سامعین نے نہایت توجہ کے ساتھ سنا۔

خطبۂ صدارت کے بعد سکریٹری مجلس استقبالیہ مولوی انیس احمد عباسی اڈیٹر حقیقت نے سر تیج بہادر سپرو، سر پدم پت سنگھانیہ، مسٹر رام لال ورما اڈیٹر تیج، مولانا بدر جلالی، ایڈیٹر قومی اخبار دہلی، مولانا عمر دراز بیگ ایڈیٹر جدت مرادآباد اور دیگر ہمدردان کانفرنس کے پیغامات پڑھکر سنائے۔

اس کارروائی کے بعد کانفرنس کا اجلاس کل دو بجے دن کے لیے ملتوی کیا گیا۔

لکھنؤ ۱۶ اگست۔ آج اُردو پریس کانفرنس یو۔پی اور دہلی کے اجلاس کی دوسری نشست خواجہ عبدالسلام صاحب کی صدارت میں شروع ہوکر کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی اس نشست میں متعدد تجاویز پاس کی گئیں۔ ایک تجویز کی رو سے یہ طے کیا گیا کہ دہلی اور یو۔پی کے اُردو اخبار نویسوں کی ایک جرنلسٹ ایسوسی ایشن قایم کی جائے اور ایسوسی ایشن کو رجسٹرڈ کرالیا جائے۔

دوسری تجویز کی رو سے طے کیا گیا یہ کانفرنس گاندھی جناح ملاقات اور اس کے ذریعہ ملک کے فرقہ وارانہ سوال کے تصفیہ کے امکانات کا خیر مقدم کرتی ہے اور اس سلسلہ میں تمام اخبارات سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اتحاد اور مفاہمت کی فضا کو قوی کرنے کی تمام امکانی کوششیں کریں اور ایسے اُمور کی نشر و اشاعت نہ ہونے دیں۔ جس سے اس نازک موقع پر تخریب کا اندیشہ ہو۔ یہ جلسہ حکومت سے بھی اس سلسلہ میں پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنی روش ہمدردانہ اور تعمیر پسندانہ رکھے جس سے معاملات کے سلجھنے میں آسانی ہو۔ اس ضمن میں کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کے ارکان کا رہا کرنا ایک مناسب اور برمحل اقدام ہوگا۔ اس سے گاندھی جناح گفتگو میں سہولت پہونچنے کے قرائن ہیں۔ اسلیے حکومت کو ایسی ہمدردانہ کارروائیاں جلد کرنا چاہیے۔ ایک اور تجویز کی رو سے صدر آل انڈیا نیوز پیپرس ایڈیٹرس کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی کہ کانفرنس میں اُردو اخبارات کی نمایندگی اس کی تعداد کی مناسبت سے بہت کم ہے۔ اسلیے کمیٹی میں اُردو پریس کے ارکان کا اضافہ کیا جائے۔

ایک تجویز میں سرکاری اشتہارات کی اشاعت کے بارے میں حکومت کو توجہ دلائی گئی کہ اُردو اخبارات کو ان اشتہارات سے کیوں محروم رکھا جاتا ہے ایک تجویز کی رو سے اخباروں سے اس بات کی درخواست کی کہ وہ اپنے اخبارات میں اشتہارات جو موجودہ زمانہ میں ادویات کے شایع ہوتے رہتے ہیں انھیں نہ چھاپیں۔ اور اگر چھاپیں تو انکی زبان سنجیدہ بنائیں۔ اس کی سختی کے ساتھ پابندی کریں۔ ایک تجویز میں ایسوسی ایشن کیلیے ایک فنڈ کی اپیل کی گئی۔ اور ایک تجویز کی رو سے تمام اخبارات کی حالت معلوم کرنے کے لیے ایک سوال نامہ جاری کریے اور ان کی حیثیت کے متعلق معلومات حاصل کریں۔

کانفرنس میں ایسوسی ایشن کا ایک دستور العمل بھی منظور کیا گیا ہے جسکی رو سے یو۔پی اور دہلی کے اخبار نویسوں کو عہدہ داروں کی حیثیت سے منتخب کیا گیا۔

کانپور کے مشہور رئیس اور تاجر حافظ محمد صدیق صاحب نے ایک پیغام بذریعہ تار بھیجا جس میں اونھوں نے اپنے نہ شریک ہونے پر اظہار افسوس کیا۔ اور دس ہزار روپیہ دینے کا اعلان کیا تاکہ اس سے ایک معیاری اُردو روزنامہ کا اجراء کیا جاسکے۔

بیگم اعزاز رسول نے اپنی عدم شرکت پر اظہار افسوس کیا اور ایک پیغام کانفرنس کی کامیابی کی دعا پر مشتمل تھا روانہ کیا۔ جس میں آپ نے بتایا کہ اُردو پریس کانفرنس کے انعقاد پر میں بانیان کانفرنس کو دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ شعور سیاسی۔ ارتقائے قومی اور ترقی و اصلاح زبان میں اخبارات کی زبردست ...

[illegible] ... سلسلہ میں تمام ان باتوں پر روشنی ڈالی جو پیش آئے اور بتایا کہ کن کن نشیب و فراز سے گزرنا پڑا۔ صدر کانفرنس کا شکریہ ادا کیا اور ان معاونین و ہمدردان کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے کانفرنس کے سلسلہ میں ہر قسم کی امداد کی۔ خاص طور پر حافظ محمد صدیق صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے اپنی عالی ہمتی کا ثبوت دیتے ہوئے کانفرنس کے ذمہ داروں کو دس ہزار روپیہ کا عطیہ اس لیے پیش کیا کہ اس سے ایک معیاری اُردو اخبار جاری کیا جائے۔

کانفرنس نے ایسوسی ایشن کے لیے حسب ذیل عہدہ داروں کا انتخاب کیا۔

صدر۔ علامہ نیاز فتحپوری ایڈیٹر نگار لکھنؤ۔ نائبین صدر۔ مسٹر لال احمد زبیری ایڈیٹر انصاری دہلی۔ خواجہ عبدالسلام ایڈیٹر صداقت کانپور۔ مسٹر رام لال ورما ایڈیٹر تیج دہلی۔

جنرل سکریٹری۔ مسٹر انیس احمد عباسی ایڈیٹر حقیقت

جوائنٹ سکریٹریان۔ مسٹر برجندر بہادی ماتھر ایڈیٹر اودھ اخبار۔ مسٹر محمد عثمان آزاد ایڈیٹر اخبار انجام دہلی۔ مسٹر آمین سلونوی لکھنؤ

آفس سکریٹری۔ مسٹر تسنیم انہونوی ایڈیٹر سرپنچ۔

ممبران ورکنگ کمیٹی۔ مسٹر اعظم حسین ایڈیٹر سرفراز۔ مسٹر سعید اصغر قدوائی۔ مسٹر محمد رضا نگی محلی۔ مولانا عبدالمومن فاروقی۔ مسٹر جعبت ایڈیٹر وتیقہ دار حکیم رفیق ابراہیم۔ مسٹر شیو نراین بھٹناگر ایڈیٹر وطن دہلی مفتی شوکت فہمی ایڈیٹر دین دنیا۔ سردار دیوان سنگھ ایڈیٹر ریاست دہلی۔ مسٹر محمود مورخ ایڈیٹر مسلمان دیوان سنبھوناتھ چوپڑا ایڈیٹر سوراجیہ دہلی۔ مسٹر بدر جلالی مسٹر بزمی ایڈیٹر مدینہ بجنور۔ مسٹر اسماعیل ذبیح کانپور رائے صاحب سنبھو دیال بھٹناگر ایڈیٹر آفتاب فیض آباد۔ مسٹر خالد ایڈیٹر ناظم رام پور مسٹر وحید الدین ذوالقرنین۔ مسٹر معراج احمد عباسی ایڈیٹر غازی بہرائچ۔ ایڈیٹر مخبر عالم۔ مسٹر علی اظہر ایڈیٹر اختر فیض آباد خانصاحب غلام محی الدین، ایڈیٹر مونس اٹاوہ۔ ایک کونسل بھی ہوگی جسمیں دہلی اور یو۔پی کے ۵۰ اخبار نویسوں کو شامل کیا گیا ہے۔

آخر میں کانفرنس کی مجلس استقبالیہ نے مندوبین اور مہمانوں کو میفیر ہال میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔ ۔ جس میں تقریباً ایک سوا صحافی شریک ہوئے۔ کانفرنس میں تقریباً ۷۰ مندوبین شریک ہوئے۔

... ڈاکٹر نند لال ...

... فیڈریشن آف لیبر کو میونسپل بورڈ میں ایک نشست مخصوص کرنے ... نے یو۔پی۔ گورنمنٹ کے فیصلہ پر کانپور ٹینری اور چمڑے کا کام کرنیوالوں کی یونین کے صدر و سکریٹری نے اعتراض کیا ہے۔

ان کا بیان ہے کہ اس طرح سے مزدوروں کو اپنا نمایندہ میونسپل بورڈ میں بھیجنے کا حق چھین جائے گا۔

کستوربا فنڈ

۳ سے ۱۱ ستمبر تک کستوربا فنڈ کمیٹی کے زیر اہتمام کستوربا ہفتہ منایا جائیگا۔ اور چندہ جمع کیا جائیگا۔

ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج کے سیاسی کلب نے اگست کے آخری ہفتہ میں ایک ویراٹ گی شو اس سلسلہ میں کرنا طے کیا ہے۔

پٹرول

پٹرول راشننگ اتھارٹی نے پٹرول کو بہت کفایت سے خرچ کرنے کے لیے اپیل کی ہے۔ پٹرول کا خرچ اسکی سپلائی سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

ہیلٹ اسپتال

کانپور میونسپل بورڈ نے آئی۔ ڈی۔ اسپتال کی کل عمارت اور زمین ہیلٹ اسپتال میں شامل کردینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے بدلہ میں جو آئی ڈی۔ اسپتال تعمیر کیا جائیگا اوس کے صرفہ کے لیے بورڈ نے ۵۰ ہزار روپیہ دینا منظور کیا ہے، لیکن کمشنر صاحب نے بورڈ سے کم سے کم ایک لاکھ روپیہ دینے کی سفارش کی ہے۔

راشننگ اسکیم

سٹی فوڈ کمیٹی کی سرپرستی میں گوالٹولی میں ایک پبلک جلسہ ہوا تھا۔ جس میں طے ہوا ہے کہ صوبہ کی گورنمنٹ سے کانپور میں مکمل راشننگ جاری کرنے کی درخواست کی جاوے کیونکہ موجودہ راشننگ کا طریقہ خراب ہے۔

لوکل بورڈ کے ملازمان

صوبہ کی گورنمنٹ نے یہ حکم جاری ...

کانگریسی ورکر اونا ... جیہ ...

۱۷ اگست کی شام ... میر آنجہانی مہادیو ڈیسائی کی ... تعریف کی گئی ہے۔

خورشید بہادر ... آپ کو پولیس کے ... سے روپوش تھے ...

دوکانداروں کا جلسہ

... شہر کی مشہور ...

... ذیل تجاویز ...

۱۔ یہ جلسہ جناب نیالال صاحب اڈوائزر گورنر کو یقین دلانے پر تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ وہ زبان مدرسین کی تنخواہ دوسرے نائب مدرسین کے تنخواہ کے برابر کرنے کا انتظام کررہے ہیں۔ اور ان سے درخواست کرتا ہے کہ صنعت و حرفت سکھانے والے مدرسین کے لیے بھی ویسا ہی کریں۔

۲۔ یہ جلسہ اس بات کو مکمل تعلیم کے قانون کے خلاف سمجھتا ہے کہ زبان مدرسین اور صنعت و حرفت سکھانیوالے معلموں کا درجہ دوسرے نائب مدرسین سے کمتر رکھا جائے۔

یہ جلسہ ایڈیڈ اسکولوں اور انٹرمیڈیٹ کالجوں کے منتظمین اور حکومت سے یہ اپیل کرتا ہے کہ جلد تر ان مدرسین کی تنخواہ حسب لیاقت دیگر نائب مدرسین کی تنخواہوں کے برابر کردیا جائے۔ یہ جلسہ کامل یقین کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ ان مدرسین کو ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کالج کے ہیڈ ماسٹر اور پرنسپل کے عہدہ پر ان کی تقرری میں کوئی رکاوٹ ...

خوب!

برطانی فوج برما کی سرحد پر پہونچگئی

کینڈی - ۱۷ - اگست - کینڈی سے - اے - پی - آئی کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ۱۴ ویں فوج کا ایک گشتی دستہ ٹیڈم روڈ کے راستہ برما کی سرحد تک پہونچگیا ہے - چند میل اترکو برطانی اور ہندوستانی فوجیں ٹنکوں کی امداد سے جاپانی چوکیوں کا صفایا کر رہی ہیں جو کہ برما کی سرحد تک پہونچنے میں ایک روکاوٹ ہیں - جاپانیوں نے سڑک پر درخت گراکر یا خندقیں کھود کر اور ان میں بارودی سرنگیں بچھاکر سڑک پر روکاوٹیں کھڑی کردی ہیں - لیکن اس سے بہت زیادہ روکاوٹ نہیں پڑی - دکھن پوربی ایشیائی کمان کے تازہ بیان میں بتلایا گیا ہے کہ ٹیڈم روڈ اور کابوا کی وادی کے علاقوں میں دونوں طرف ہماری فوجیں اور آگے بڑھ گئی ہیں - اتری برما میں مچینا کے دکھن میں چینی فوج نے اپنی پوزیشن مضبوط کرلی ہے - دو روز تک بارش کے باوجود انگریزی ہوائی جہازوں نے اراکان - چندوں اور کابوا کی وادی میں جاپانی ٹھکانوں پر بمباری کی -

اور فالیز کے درّہ کو بند کرکے جرمن فوجوں کو الگ تھلگ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے - اس تباہی سے بچنے کے لیے ایک لاکھ سے زیادہ جرمن سپاہ - ۱۲۰۰ ٹینک اور تقریباً چار سو جرمن توپوں کو نکالنے کی کوشش کی جارہی ہے - کینیڈی فوجوں نے ہوائی جہازوں کی امداد سے جرمنوں کے بچ نکلنے کے راستہ کو بند کرنے کے لئے آج بڑا حملہ شروع کردیا - حملہ کا مقصد یہ ہے کہ جو رسد اور کمک فالیز کے راستہ جاتی ہے اوسپر قبضہ کرلیا جائے - حملہ تسلی بخش طریقہ پر جاری ہے - کینڈی فوجیں تین گھنٹہ میں دو میل آگے بڑھ گئی ہیں - پچھم میں تمام جرمن فوجوں کے گھر جانے کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے - یہ درّاڑ اب صرف ۱۲ میل رہ گئی ہے - اتحادی فوجوں کا دباؤ بڑھ رہا ہے - موسم صاف ہونے کی وجہ سے اتحادی ہوائی جہازوں کو میدان جنگ پر سرگرمی دکھلانے کا اچھا موقعہ مل گیا ہے - اتحادی میدانی اور ہوائی فوجوں نے جرمنوں کے خلاف بڑے زور شور سے حملے شروع کردیے ہیں - سنیچر اور اتوار کو امریکی ہوائی جہازوں نے ریلوے کے پانچہزار ڈبے برباد کردیے -

جرمن ریڈیو کا بیان ہے کہ سان لو کے دکھن پورب میں جرمنوں نے ملیو ریٹر جو ایک بڑا روڈ جنکشن ہے خالی کردیا ہے

سٹاک ہوم - ۱۴ - اگست - سویڈن کے اخبار المندا کے بیان کے مطابق سامان لیجانیوالے کئی جرمن جہاز آلینڈ کے ٹاپو کے قریب دیہ ٹاپو فنلینڈ اور سویڈن کے درمیان ہیں) جرمنی کی طرف جاتے ہوئے دیکھے گئے - معلوم ہوا ہے کہ ان میں فوجیں تھیں جو کہ فنلینڈ سے آئی ہیں -

بیروت - ہوائی ڈاک - مصر میں نئے مقرر شدہ روسی وزیر نودی کوف نے حکومت روس کی طرف سے لبنان کی آزادی تسلیم کرلی ہے

مسٹر جناح کے نام ایک ہزار اور خطوط

بمبئی - ۱۴ - اگست - مسٹر جناح کو اب تک ملک کے مختلف حصوں سے تقریباً ایک ہزار تار اور خط ملک کے مختلف طبقوں کی طرف سے مل چکے ہیں - جن میں یہ اُمید ظاہر کیگئی ہے کہ بمبئی میں مہاتما گاندہی اور مسٹر جناح کی ملاقات کے لیے دعا مانگی گئی ہے -

گاندھی جناح ملاقات کیلئے دعا

لنڈن - ۱۴ - اگست - چرچ آف انگلینڈ کے پریس بیورو نے اعلان کیا ہے کہ مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کے درمیان جلد ہی ملاقات ہونے والی ہے - کنٹربری کے لاٹ پادری نے انگلینڈ کے عیسائیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس موقع پر خدا سے ملاقات کی کامیابی کے لیے دعائیں مانگیں کہ جو لوگ ہندوستانیوں کے رہنما ہیں - خدا ان کو ٹھیک راستہ دکھلائے -



ایسا کبھی نہ کیجئے

ریل گاڑی کے باہر کھڑے ہوکر ہرگز سفر نہ کیجئے - ایسا کرنے سے آپ سگنل کے کھمبے یا پل سے ٹکرا جائیں گے اور آپ کے پرخچے اُڑ جائیں گے - آپ اس طرح زخمی ہوں یا جان کھو بیٹھیں تو ریلوے اس کا کوئی معاوضہ نہیں دیتی - کیونکہ اس قسم کا سفر قانوناً ممنوع ہے - اگر ڈبے کے اندر گھسنے کا موقع نہ مل سکے تو سفر ہرگز نہ کیجئے - جان بوجھ کر ایسا کام کرنا جس میں ہڈی پسلی ٹوٹنے یا جان جانے کا خطرہ ہو اپنے ساتھ اور اپنے بال بچوں کے ساتھ بے جا زیادتی کرنا ہے -

آج کل ریلوں میں بڑی بھیڑ ہوتی ہے کیونکہ گاڑیاں کم چل رہی ہیں اور ڈبے کم ہوگئے ہیں - گاڑیاں اس لئے کم چل رہی ہیں کہ ریلوں کا سب سے پہلا فرض سارے ملک میں کھانے کی چیزیں - کپڑے اور ایندھن پہونچانا ہے - آپ کے سفر کرنے سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ آپ کے کھانے کو غلہ اور پہننے کو کپڑے برابر ملتے رہیں -

سفر کم کیجئے اور سفر میں خطرہ مول نہ لیجئے

ریلوے بورڈ نے شائع کیا۔

AAA 584

اقوال زرین

حافظ کے اوراق پارینہ گوشہ تاریکی و تنہائی میں اکثر اثرات غم پیدا کر دیتے ہیں۔

ایک خدا ایک قانون اور ایک عنصر پر سارا نظام کائنات چل رہا ہے۔

صحرا کے حقیر ذرے اور وقت کے ادنیٰ لمحات پہاڑوں اور برسوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اور معمولی باتیں گرانقدر انجام میں منتقل۔

ارضی نگینوں میں مسرت کی تلاش عبث ہے۔

محبت ... کا ... ہے۔

موج تبسم

ماسٹر:- آندھی کی تعریف کرو۔

لڑکا:- ہوا دوڑ کر چلتی ہے تو اسے آندھی کہتے ہیں۔

رام ناتھ - اگر تمھارے پاس آٹھ کیک ہوں اور ان میں سے تین میں لے لوں تو باقی تمھارے ... کتنے رہے؟

بلدیو راج:- آٹھ

رام ناتھ:- وہ کیسے؟

تم ہزار مانگو میں تم کو کب دیتا ہوں۔

ماں:- (بچہ سے) کیا تم نے سنا نہیں، ماں کے قدموں میں جنت ہے۔

بچہ:- قدموں ... ہوں میں تو دوزخ ہے

دلچسپ معلومات

جاپان میں آٹھ بچے پیدا کرنیوالی عورت

آپ کو یہ سن کر بڑا تعجب ہوگا کہ مونٹریل کی ایک لڑکی جس کی شادی ۱۹۴۲ء میں ہوئی تھی ۱۹۴۳ء تک آٹھ بچوں کی ماں بن چکی ہے۔

اس لڑکی کے ہاں ایک دفعہ میں چار ... چنانچہ اس وقت تک ... کے فضل سے ... کے سب زندہ ہیں ... کی پیدائش کے معاملہ میں ... کر دیا ہے۔

انجمن معارف دبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ

(بقیہ صفحہ اول)

عطا کرتے ہیں ہر ذی روح کو وہ نعمتیں کیا کیا
بقدر ظرف سب کی میہمانی ہوتی جاتی ہے

(جناب حکیم وفا لکھنوی)

تمنا تیری وجہ کامرانی ہوتی جاتی ہے
محبت اب ہماری غیر فانی ہوتی جاتی ہے
سکون دل تو ہو سکتا نہیں ان اشک خونیں سے
مگر کچھ شرح غمہائے نہانی ہوتی جاتی ہے
وفا گر حسن جاناں کے لکھے جاتے ہیں افسانے
تو اپنی بھی وفاداری کہانی ہوتی جاتی ہے
وہ اُن کا آکے سمجھانا وہ دل کا درد بڑھ جانا
تسلی بھی بلائے ناگہانی ہوتی جاتی ہے

(جناب پادری شوق کانپوری)

مری جانب سے جتنی جانفشانی ہوتی جاتی ہے
اُنھیں اُتنی ہی مجھ سے بدگمانی ہوتی جاتی ہے
یہانتک دلفریب اُنکی جوانی ہوتی جاتی ہے
روایت حسن یوسف کی کہانی ہوتی جاتی ہے
مزے سے تیرتا جاتا ہوں دریائے محبت میں
مری آنکھوں سے اشکوں کی روانی ہوتی جاتی ہے
یہاں رہکر وہاں کا لطف ہم بھولیں یہ کیا ممکن
قفس میں بھی چمن کی مدح خوانی ہوتی جاتی ہے
خیال آئے مجھے کیونکر نہ تجدید محبت کا
نئی مے شیشہ دلمیں پُرانی ہوتی جاتی ہے

(جناب اظہر کانپوری)

مری ہر سانس وقف شادمانی ہوتی جاتی ہے
محبت رفتہ رفتہ جاودانی ہوتی جاتی ہے
تکلم فتنہ ساماں، مسکراہٹ رہزن ایماں
جوانی کیا بلائے ناگہانی ہوتی جاتی ہے
ہوا کے چند جھونکوں پر ہے ہستی شمع محفل کی
بہت ارزاں متاع زندگانی ہوتی جاتی ہے
نظر کی شوخیاں سینے سے کھینچے لیتی ہیں دل کو
محبت کی محافظ نوجوانی ہوتی جاتی ہے
مزے پردہ دل کی داستاں آئی نہ ہو اظہر
سماعت پر گراں میری کہانی ہوتی جاتی ہے

... کی داستاں ... کمال سے اس کی ... تخیلات بہت ارفع ... کو اپنے میں محیط کر لیتے ... مصنف وہ بہت بلند تھا۔ مگر وہ غریب تھا قسمت کی نظریں اسکی طرف سے پھری ہوئی تھیں زندگی اس کے لیے تنگی اور کشاکش کی روزمرہ ... کر جانے والی داستان بن گئی تھی۔ روزمرہ کی ضروریات ... بھی اسکو سخت جد و جہد کرنی پڑتی تھی۔ جب کہیں جاکے ترشی تنگی سے گذارے کی گنجائش نکلتی تھی۔ ... حقیقت اپنی زندگی میں قدم قدم پر ... دماغی اعتبار سے وہ اوروں سے بہت اونچا بلکہ استاد کا ... کہ اس میں اور ان میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ مگر تقدیر نے اسے مفلسی کے گڑھے میں ڈھکیل رکھا ہے۔ وہ بہتر سے بہتر شاہکار پیش کرتا۔ مگر وہ اس کی مفلسی کی بلا اس کے سر سے نہ ٹال سکتے۔ ان شاہکاروں کا تجارتی فائدہ اُٹھا سکنے کی اہلیت تقدیر نے اسکو نہ دی تھی۔

غریب مصور نے ایک روز تہیہ کیا۔ اگر خدا مجھے دولت دے تو میں اہل فن اور اہل کمال کی پرورش کرونگا میں انھیں ان کی دماغی رفعت کے لحاظ سے مالامال رکھوں گا۔ یہ تہیہ کرتے وقت اس کے سامنے اپنی زدہ حالت کی تصویر کھڑی تھی وہ سوچ رہا تھا۔ میرے ساتھ حالات کس قدر ناانصافی کر رہے ہیں۔ میں اہل فن ہونے کے باوجود غریب مفلس اور پیسے پیسے کو تنگ ہوں۔ اگر خدا نے مجھے ثروت دی تو میں ان حالات کو بدل ڈالنے کی زبردست ترین کوشش کروں گا۔ میں اہل فن کو افلاس کے چنگل سے چھڑاؤں گا تاکہ وہ اطمینان اور فراغت کے ساتھ فن کی تکمیل کر سکیں۔ جس وقت مصور یہ باتیں سوچ رہا تھا۔ اس کے رگ و پے میں ایک والہانہ جوش کی لہر دوڑ رہی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اگر خدا اس کے سامنے دولت کے ڈھیر بھی لگا دے تو وہ اس دولت کو ضرور تمام اہل فن کو بانٹ دے گا۔

دفعتاً غریب مصور کے حالات نے پلٹا کھایا۔ اس طرح گویا خدا نے اس کے نیک ارادے کو قبول کر لیا۔ اس کے پاس دولت آنی شروع ہوئی اور بے طرح آنی شروع ہو گئی اس کی ضروریات پوری ہونے کے علاوہ کافی مقدار میں روپیہ پس انداز بھی ہونے لگا۔

روپیہ پس انداز ہونے سے غریب مصور امیر آدمی بن گیا امارت آتے ہی اس کے شاہکاروں کی قدر بڑھ گئی اس کے مداح پیدا ہو گئے۔ وہ بڑا اہل فن بننے لگا۔ اس کی تصویروں کی رسائی بڑے بڑے نوابوں اور رئیسوں کی محفلوں میں ہونے لگی۔ اس کی تصویریں بڑی بڑی کثیر رقموں پر خریدی جانے لگیں۔

وہی مصور جو کبھی مفلس اور غریب اور گمنام تھا۔ اب ایک مشہور و معروف اور خوشحال اہل فن بن گیا۔

... دے دیا اور اس تصویر کو اپنے ایجنٹوں کے ہاتھ سے کئی گنی زیادہ داموں میں سے ایک رئیس کے ہاتھ فروخت کرا دیا۔

اس رات جب رئیس مصور اپنے ریشمی بستر پر لیٹا کانشس رہا تھا تو دفعتاً اسے ایسا محسوس ہوا گویا قدرت ہنس رہی ہے اور کہہ رہی ہے۔ تو آزمائش میں ناکام ہوا۔ تو نے فن کی جگہ دولت کو معیار بنا لیا۔ دولت میں فن سے زیادہ کشش ہے۔ رئیس مصور کو ایسا معلوم ہوا گویا اس کا دل احساس کی شدت سے پھٹ پڑنے کو ہے۔ مگر اس نے اپنے احساس کو گانے کی لذت میں غرق کر دیا اور صبح کو جب وہ سو کر اُٹھا تو رات کی اس کیفیت کو بھول چکا تھا۔

... دو تصویر ...

... ایک روز ایک مفلس اور غریب مصور ... اور اچھا ... ہی آگ کو ... وہ دولت سے ... جوہر ...

... کا گ ...

جنگ کب ختم ہوگی

سرکردہ انگریزوں کی رائے

لندن۔ ۱۵۔ اگست برطانیہ کے سنڈے اکسپریس نامی اخبار نے انگلستان کے بہت سے سرکردہ اصحاب سے یہ سوال کیا تھا کہ جنگ کب ختم ہوگی۔ بعض جوابات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

ارل ونٹرٹن۔ میرے خیال میں پہلی اکتوبر اور بڑے دن کے درمیان جرمن فوج کی مدافعت ختم ہو جائیگی۔ اس وقت تک اتحادی فوجیں خاص جرمن سنٹروں سنٹروں تک پہونچ جائیں گی۔

لارڈ مسٹربولگی:- میرا اندازہ یہ ہے کہ یوروپ میں لڑائی کا خاتمہ ۳۰۔ نومبر کے لگ بھگ ہوگا۔ جن وجہوں پر میری رائے ہے وہ کچھ فوجی اور کچھ سیاسی ہیں

لارڈ ولسی ٹاپٹ گذشتہ ڈیڑھ سال سے میری یہ رائے ہے کہ لڑائی ۱۹۴۴ء تک ختم ہو جائیگی۔

سر ہربرٹ رچمنڈ۔ بارہا یہ خیال کیا گیا کہ دشمن کا جلد ہی خاتمہ ہونیوالا ہے اور بارہا یہ رائے غلط ثابت ہوئی۔ پھر بھی اب واقعات ایسی صورت اختیار کر رہے ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۴۵ء میں یوروپ کی لڑائی نہ ہوگی۔ اور آئندہ جاڑے میں جرمنی کا منظم مقابلہ ختم ہو جائے گا۔

وائی کاؤنٹ کنیٹ یوروپین جنگ میں جبھی خاتمہ ہوگا جب جرمنی کو اپنی شکست کا احساس ہو جائے یہ کب ہوگا یہ اتحادی ترقی پر منحصر ہے۔

ڈاکٹر جان مارک اپنے اہل وطن اور اہل برطانیہ کے خیال میں یہ یقینی ہے کہ جرمن فوج تیزی سے تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔

جرمنی کا دوسرا نیا آلہ

لنڈن۔ بذریعہ ہوائی ڈاک۔ جرمنی کے پروپیگنڈا وزیر ڈاکٹر گوبلز نے اعلان کیا ہے کہ اڑن بموں کے بعد جرمنی کا دوسرا آلہ بھی تیار ہو گیا ہے جسے بحری بری اور ہوائی دونوں قسم کے جہازوں سے پھینکا جا سکیگا

ڈاکٹر گوبلز کا کہنا ہے کہ یہ پونے تین سو من کا راکٹ ہے جس کے پھینکنے والا جہاز تک اس کے دھکے سے اولٹ جائیگا۔

جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ برطانی بمباروں نے کل رات جرمنی کے بالٹک والے علاقوں پر بمباری کی۔ برلن پر بھی حملہ کیا گیا۔



بولے۔ بذریعہ ہوائی ڈاک۔ معلوم ہوا ہے کہ مسولینی کے پیٹ میں پھوڑا ہو گیا ہے۔ اور وہ اسکا علاج کرانے ایک خاص ڈاکٹر کے پاس وائنا گئے تھے۔ برلن کی خبر ہے کہ اب ان کی صحت بہتر ہے۔

امریکہ والوں کو بڑی توقعات ہیں

نیویارک ۱۴-اگست۔ امریکہ کی رائے عامہ کو گاندھی جناح کی ہونے والی ملاقات سے بڑی توقعات ہیں چنانچہ امریکی اخبار "سائنس مونزا" لکھتا ہے کہ اس ملاقات کے نتیجہ میں ہندو مسلم سمجھوتہ کی اُمیدیں زیادہ درخشاں ہو گئی ہیں۔ سب سے زیادہ مشکل مسئلہ یہ ہوگا کہ تقسیم ہند کی صورت میں صوبجات کی حدبندی کیونکر ہو۔ اگرچہ پاکستان کے حامی اس معاملہ میں ابتک اپنا واضح مطالبہ نہیں پیش کر سکے ہیں۔ لیکن اس بات کا احتمال ہے کہ مسلم لیگ والے زیادہ سے زیادہ علاقہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اخبار مذکور کی رائے میں سب سے بڑا کام مسٹر راجگوپال اچاری نے کیا کہ انھوں نے مسٹر گاندھی کو پاکستان کے منظور کرنے پر آمادہ کیا۔

حافظ علی بہادر خانصاحب

دہلی ۱۴ اگست۔ کل فرنٹیر میل سے حافظ علی بہادر خانصاحب دہلی اسٹیشن پر پہونچے۔ جہاں پر احرار کارکنوں نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ کا قیام دفتر مجلس احرار صوبہ دہلی میں ہے۔

جاپان میں تین امریکن قیدیوں کا قتل

لنڈن ۱۷-اگست۔ جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ۳۱-جولائی کو امریکہ کے تین فوجی قیدی قتل کیے گئے ان کے خلاف یہ الزام ہے کہ انھوں نے منچوریہ کے ایک جیلخانہ سے بھاگنے کی کوشش کی۔





پ۔۔۔ پایا

جائے۔۔۔

جنگ ... کا ہو جائے گا جب کہ قیمتیں اِس قدر چڑھی ہوئی ہوں جیسی کہ اِس وقت ہیں
تو ظاہر ہے کہ آپ اپنے روپے کا بہت برا بدل پا رہے ہیں۔ اِس کے علاوہ یاد رکھئے کہ قیمتیں اب گھٹ
رہی ہیں۔ کپڑے، غلے، دواؤں وغیرہ کی موجودہ قیمت کا ...
سال بھر پہلے تھی۔ سمجھدار لوگوں نے اُس وقت اپنا روپیہ بچایا اور اب وہ ...
ہیں۔ مگر سب سے زیادہ عقل مندی کی بات یہ ہے کہ آپ ...
بچالیں تاکہ امن کے زمانے میں اپنے روپے سے دُگنا سامان خرید سکیں

روپیہ بچایئے
اور سمجھداری سے لگایئے

اطمینان کر لیجئے کہ جو روپیہ آپ نے بچایا ہے وہ کسی محفوظ مد میں لگا ہوا ہے۔ جواہرات، زمین، عمارت، صنعتی سامان یا خام اشیاء خرید کر ڈال لینا آج کل بچت کا کوئی اچھا طریقہ نہیں ہے۔ اِن چیزوں کی قیمتیں غیر معمولی طور پر بڑھی ہوئی ہیں اور آپ دیکھیں گے ایک نہ ایک دن گھٹ جائیں گی۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا روپیہ محفوظ رہے اور آپ کو اِس سے معقول فائدہ پہونچے تو اِسے سرکاری قرضوں، نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس، بیمہ پالیسی، امداد باہمی کی انجمنوں، ڈاک خانے کے سیونگ بینک یا کسی بینک کے سیونگ کھاتے میں لگایئے۔

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

AAA 1113

قدرت کا تحفہ



ایسے جنگلوں میں جہاں ایک درخت کاٹنے والوں ... لکڑہارے ان کی گہرائی میں بہترین لکڑیوں کے درخت کاٹنے میں مصروف ہیں۔
کٹے ہوئے درخت بہت جلد ماہروں کے پاس پہونچکر بہت سی کارآمد چیزوں کی شکل اختیار کریں گے۔ لکڑی قدرت کا ایک اثاثہ ہے اور اس سے قوم کی دولت بنتی ہے۔ اچھی ساخت کی کلہاڑیاں بہت ہی اہم آلات اُن ہاتھوں میں ہیں جو ہندوستان کی ترقی کرتی ہوئی صنعتوں کے مطالبات پورے کرتے رہتے ہیں۔

ایگریکو ٹولز
AGRICO TOOLS.

دی ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹیڈ کی طرف سے شایع کیا گیا
(ایگریکو ڈیپارٹمنٹ) گولمری

شاندار — تیسرا ہفتہ

ایک ولولہ انگیز اور دلکش تصویر

موتی محل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ - ۱۸ - اگست ۱۹۴۴ء سے

روزانہ ۷ - بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ ½ بجے دن

بہادر

خاص اداکار - بابوراؤ پہلوان، شانتا پٹیل، بھگوان، سمن

تشریف لاکر لطف اوٹھایئے

ٹوکیو کا تخلیہ کیا جا رہا ہے

واشنگٹن ڈومی خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ جاپانی وزارت نے ڈھائی گھنٹے تک غور و خوض کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ ٹوکیو اور دوسرے بڑے شہروں سے تمام عورتیں اور بچے لازمی طور پر باہر بھیجدیے جائیں۔

ٹاپوؤں پر اتحادیوں کا قبضہ

لندن - ۱۴ - اگست - روم ساگر کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی فوجوں نے پورٹ بروس اور ... کے ٹاپوؤں پر جو کہ ہائرس کی کھاڑی میں ہیں قبضہ کر لیا ہے۔

گاندھی جناح ملاقات ۱۹ اگست کو

واردھا - ۱۳ - اگست - اب یہ مصدقہ طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ مہاتما گاندھی ۱۹ - اگست کو مسٹر جناح سے ملیں گے اور اس ملاقات کا سلسلہ دو تین روز تک جاری رہیگا۔ مہاتما گاندھی ۱۸ - اگست کو وردھا سے روانہ ہو کر ۱۹ - اگست کو بمبئی پہونچیں گے آج ہی صبح مہاتما گاندھی کو مسٹر جناح کا ایک خط ملا جس میں لکھا تھا کہ میں ۱۵ - اگست کے بعد کسی روز آپ سے مل سکتا ہوں اور اسی خط کی بنا پر مہاتما گاندھی نے اپنا پروگرام مرتب کیا ہے

یو - پی مسلم لیگ کاونسل کا اجلاس

کلکتہ - ۱۳ - اگست - یو - پی مسلم لیگ کونسل کا اجلاس نواب محمد اسمٰعیل خاں کی صدارت میں آج صبح محمود آباد ہاؤس لکھنؤ میں ہوا - جس میں گاندھی جناح ملاقات کی کامیابی پر متحدہ تقریریں ہوئیں -

بحر روم میں زبردست معرکہ

نیویارک - ۱۳ اگست - ایسوسی ایٹڈ پریس کی ایک اطلاع ہے کہ مسٹر ہربرٹ پٹرسن جو امریکہ کے محکمہ جنگ کے انڈر سکرٹری ہیں - اٹلی میں پہونچ گئے ہیں - جہاں مسٹر چرچل پہلے ہی سے پہونچے ہوئے ہیں اور فرانس کے دکھن پوربی علاقوں پر ہوائی حملے بھی بہت زوروں سے ہو رہے ہیں - اس سے یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ بحر روم میں کوئی زبردست معرکہ ہونے والا ہے -

عرب فیڈریشن

قاہرہ - عرب فیڈریشن کی ترتیبی کمیٹی کی جو میٹنگ نحاس پاشا وزیر اعظم مصر نے طلب کی ہے وہ اسکندریہ میں ۲۵ ستمبر کو ہوگی - ابھی سعودی عرب اور یمن سے جواب ابھی تک نہیں آیا ہے - لبنان کے وزیر اعظم نے یہ جواب دیا ہے کہ ہم فیڈریشن کی اس بات چیت میں شریک ہونے کو تیار ہیں -

---

شاندار — تینتسواں ۳۳ — ہفتہ

ہندوستان کی تاریخ کا بہترین سبق

جس کی آرایش پر پندرہ لاکھ روپیہ صرف کیا گیا

سنٹرل ٹاکیز لیمیٹڈ کانپور میں

جمعہ - ۱۸ - اگست ۱۹۴۴ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ ½ بجے دن

پرکاش پکچرز کی نئی اور بے مثل پیش کش

رام راج

خاص اداکار - پریم ادیب، سوبھنا سمرتھ، اُما کانت، پانڈے

معہ خاندان کے تشریف لاکر لطف اوٹھایئے

شاندار — چھٹا — ہفتہ

((مغلوں کے عہد حکومت کی زندہ تصویر))

((شہنشاہ جہانگیر کے عدل کی دلگداز داستان))

امپیریل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ - ۱۸ - اگست ۱۹۴۴ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ ½ بجے دن

منروا فلم کمپنی کا مایۂ ناز شاہکار

بالکل نئی کاپی

پُکار

خاص اداکار - سہراب مودی، چندر موہن، نسیم، سردار اختر، نورجہاں، شیلا، صادق علی

اسٹوری اداکاری گانے ڈانس مکالمے مذاق سب لاجواب اور قابل دید

تشریف لاکر لطف اوٹھایئے



CAWNPORE Saturday. AUG

... اگست ۱۹۴۴ء مطابق ... ۱۳۶۳ھ

امیر عبداللہ مشرق اردن کے تاجدار بنائے جائیں گے

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) اس وقت مشرق اردن میں چاروں طرف یہی گفتگو ہے کہ کیا امیر عبداللہ مشرق وسطٰی کے بادشاہ بنائے جائیں گے اس سلسلہ میں کئی سال سے اُمید کی جارہی ہے لیکن حال کی حکومت امیر اور حکومت برطانیہ کے درمیان مراسلت کے بعد یہ اُمید قوی ہو گئی ہے امیر کا مطالبہ کہ برطانوی انتداب کو ختم کر دیا جائے حکومت نے اظہار افسوس کیا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو ان حالات میں دور نہیں کر سکتی لیکن اس نے وعدہ کیا ہے کہ آزادی نسبتاً زیادہ صورت پیدا کر دی جائے خطرہ تھا کہ حکومت مستعفی ہو جائے لیکن عرب کی دوسری حکومتوں سے گفتگو کرنے کے بعد نازک حالت ختم ہو گئی۔ توفیق پاشا عبدالہدٰی ہی وزیر اعظم کے عہدے پر قائم رہے یہ قاہرہ فیڈریشن کی گفتگو میں مشرق اردن کی طرف سے خاص ڈیلی گیٹ تھے۔

سیاسی لوگوں نے برطانوی مراسلت میں ایک بات پائی ہے کہ امیر عبداللہ کو بادشاہ بنا دیا جائے گا اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ اس سے ملک خوش ہو گا۔ امیر عبداللہ کا پوزیشن جنھوں نے بغاوت عرب میں لارنس کی مدد کی تھی اور گزشتہ جنگ کے بعد شاہ عراق تھے کچھ نہ خراب ہو گئی ہے۔

سرکاری حلقوں میں بھی اندازہ نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ان کو ہز ہائی نس کہا جائے گا یا ہز رائل ہائی نس وہائٹ ہال سے ان کو اکثر ہز رائل ہائی نس لکھا گیا ہے اور حکومت فلسطین ان کو ہز ہائی نس لکھتی ہے، ان کا خیال ہے کہ فلسطین مشرق وسطٰی شام اور لبنان کو ایک کر کے حکومت شام عظمٰی بنا دئے جائیں۔

ترکی کے ہوائی اڈے اتحادیوں کے حوالے

لندن ۱۹، اگست۔ جرمنی کے ساتھ قطع تعلق کرنے کے بعد مصطفٰے کمال کے ملک میں دلچسپ صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ وزیر اعظم کی یہ کوشش ہے کہ ہر قیمت ترکی کو جنگ سے علحدہ رکھا جائے مگر روس بھی اس کا ہمسایہ ہے اور اسکی طاقت دن بدن بڑھ رہی ہے اس کی طرف سے ترکی پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دے فوجی مبصر کا خیال ہے کہ سراج اوغلو اس مطالبہ کے جواب میں یہ چال چلے گا کہ اپنے اڈے اتحادی افواج کے حوالہ کر دیگا اور اتحادی ان اڈوں کی مدد سے دردہ دانیال کھول دیں گے۔ کیا اس سے روس کی تسلی ہو جائے گی؟ اس کے متعلق فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا مگر جرمنی سے تعلقات قطع کرنے کے بعد ترکی کی یہ خواہش ہے کہ روس کا اعتماد حاصل ہو جائے۔

طالب علموں کو شاہ فاروق کی دعوت

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) مصر کے شاہ فاروق نے جامعہ ازہر کے ۳۵ طالب علموں کو رمضان کے مہینے میں اپنے ساتھ دعوت افطار دی ہے اس میں غیر مصری عرب طالب علم بھی شامل ہوں گے۔

... کی رات

از خطیبۂ ہند زہرہ سخن سیدہ اختر حیدرآبادی

کتنی پُر نور ہے سرشار ہے معراج کی رات
سر بسر مطلع انوار ہے معراج کی رات

رقص کرتے ہیں فضاؤں میں ملائک کیا کیا
کیسی پاکیزہ طرحدار ہے معراج کی رات

ہاں اُٹھائے کوئی چہرہ سے نقاب رنگیں
جلوۂ نو کی طلبگار ہے معراج کی رات

از زمیں تا بفلک صلِّ علیٰ کا غل ہے
کس قدر شوخ و فسوں کار ہے معراج کی رات

آج ہے حسن و محبت میں عجب راز و نیاز
شاید اس سے بھی خبردار ہے معراج کی رات

اللہ اللہ یہ ہواؤں کے معطر جھونکے
کس کی زلفوں میں گرفتار ہے معراج کی رات

ہائے وہ حُسن و محبت کے کرشمے اختر
جن کی خود محرم اسرار ہے معراج کی رات

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کے ماہانہ مشاعرہ منعقدہ ۱۲، اگست ۱۹۴۴ء میں حضرت ثاقب کانپوری باہر تشریف لے جانے کی وجہ سے شریک مشاعرہ نہیں ہوئے تھے لہذا آپ کی غزل آج کے پرچہ میں شائع کی جا رہی ہے۔

۱۹، اگست کے صداقت میں جناب بزمی بلند شہری کے جو اشعار شائع ہوئے تھے چونکہ ان کے ابتدائی اشعار پھر پر اُڑ گئے تھے اس لئے آپ کی غزل دوبارہ شائع کی جا رہی ہے۔ (اڈیٹر)

((حضرت ثاقب کانپوری))

حیاتِ عشق صرف نوحہ خوانی ہوتی جاتی ہے
کہ میری عمر فانی غیر فانی ہوتی جاتی ہے

چھپا رکھا تھا جس کو [illegible] نے اپنے دل کی خلوت میں
وہی روداد میری اب کہانی ہوتی جاتی ہے

اثر اشکوں کا ظاہر ہے چمن کے ذرے ذرے سے
یوں ہی تفسیر غمہائے نہانی ہوتی جاتی ہے

میری صورت سے ظاہر ہو رہی ہے آرزو میری
کہ رشکِ صد تکلم بے زبانی ہوتی جاتی ہے

سمجھتا ہے تو کیوں اپنی جفا کو وجہ بیزاری
وہی تمہیدِ حُسنِ کامرانی ہوتی جاتی ہے

جسے ستمگر کبھی خلوت میں وہ مسرور ہوتے تھے
وہی روداد وجہِ سرگرانی ہوتی جاتی ہے

میں کیا شکوے کروں ثاقب کسی کی کم نگاہی کا
کہ جب غم میں تسلی بھی زبانی ہوتی جاتی ہے

((جناب بزمی بلند شہری))

زبانِ خلق میری بے زبانی ہوتی جاتی ہے
عیاں تفسیر غمہائے نہانی ہوتی جاتی ہے

مکمل اب محبت کی کہانی ہوتی جاتی ہے
گوارا ہر بلائے آسمانی ہوتی جاتی ہے

مرا مٹنا بنے گا رہنمائے منزلِ اُلفت
کہ سنگِ راہ میری بے نشانی ہوتی جاتی ہے

پہنچتی جا رہی ہے خاک میری اُڑ کے منزل تک
یہ ناکامی ہی وجہِ کامرانی ہوتی جاتی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل پائے
زبان مرد حق آگاہ خنجر دل سالم

صداقت

ہفت روزہ ․․․․ کانپور

جلد ۴۰ | کانپور شنبہ ۲۶ اگست ۱۹۴۴ء | نمبر

پیرس پر فرانسیسیوں کا قبضہ

چار برس کے بعد فرانس کی راجدھانی پر پھر فرانسیسیوں کا قبضہ ہوگیا۔ اتحادی فوجیں ابھی پیرس کے راستوں پر ہی تھیں کہ خود اہل فرانس نے جرمنوں کے خلاف جنھیں وہ بجا طور پر غاصب سمجھتے تھے مسلح بغاوت کر کے اپنی راجدھانی پر قبضہ کر لیا۔ اگرچہ جرمن پنجہ سے پیرس کی نجات دوسرے مورچہ کا نتیجہ ہے جس پر انگریزی اور امریکن فوجیں لگی ہوئی ہیں۔ مگر اہل فرانس کے لئے یہ بڑے فخر کی بات ہے کہ اتحادی فوجوں سے پہلے ہی خود انھوں نے اپنے ملک کی راجدھانی کو واپس لے لیا۔

پیرس کے خاتمہ کے بعد فرانس کے علاوہ اٹلی میں بھی جرمنوں کا حال تسلی بخش نہیں ہے اور مشرقی مورچہ کا تو ذکر ہی کیا۔ روسی فوجیں پرشیا کی طرف جرمن حدود میں داخل ہو چکی ہیں۔ ادھر بلقان کی خبر ہے کہ رومانیہ نے روس کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور روس کے تمام شرائط کو منظور کر لیا ہے۔

ٹرکی جو کہ بلقان کا لیڈر ہے پہلے ہی جرمنی سے تعلقات توڑ چکا ہے۔ ٹرکی کے بعد رومانیہ ہی جنوب مشرقی یورپ میں سب سے بڑی طاقت ہے۔ جرمنی کے لئے رومانیہ کی فوجی اہمیت بھی بہت زیادہ ہے۔ رومانیہ تیل کا زبردست مرکز ہے اس لئے رومانیہ کا روس سے مل جانا جرمنی کے لئے اتنا بڑا دھکا ہوگا جسے برداشت کرنا مشکل ہے اب یہ صاف دکھائی دے رہا ہے کہ جنوب مشرقی یورپ میں جرمنی کا رہا سہا اقتدار بہت جلد ختم ہو جائیگا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ رفتار سے یورپ کی لڑائی کتنے عرصہ چل سکے گی؟ اگر کوئی معجزہ نہ ہو۔ اور اب کوئی معجزہ ہونے کی کم امید ہے — تو یورپ کی لڑائی ہمیں عام تخمینہ سے پہلے ہی ختم ہوتی نظر آتی ہے۔ موجودہ حالات میں یہ پیشگوئی کرنا کچھ نامناسب نہ ہوگا کہ یورپ کی لڑائی اس سال کے اندر ہی ختم ہو جائیگی۔

رومانیہ اور روس میں صلح

(لندن۔ ۲۴ر اگست) جرمنی کا ایک اور ساتھی لڑائی سے الگ ہوگیا ہے۔ رومانیہ نے جرمنی کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ کل رات بخارسٹ (رومانیہ کی راجدھانی) ریڈیو سے اعلان کیا گیا کہ رومانیہ کے بادشاہ مائیکل نے اعلان کیا ہے کہ رومانیہ نے روس کے خلاف لڑائی بند کر دی ہے اور اعلان کیا ہے کہ رومانیہ اب امریکہ اور برطانیہ کا دشمن نہیں رہا۔ اتحادی ملکوں کی طرف سے رومانیہ کی آزادی کا یقین دلایا گیا ہے۔ بادشاہ نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ رومانیہ کے جو لوگ اس فیصلہ کی مخالفت کریں گے رومانیہ فوج اور قوم ان کا مقابلہ کریگی۔ رومانیہ نے روس کی تمام شرطیں مان لی ہیں۔ رومانیہ میں نئی کیبنٹ بن گئی ہے۔ تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کا حکم دیدیا گیا ہے۔ روسی فوجیں رومانیہ میں برابر آگے بڑھ رہی ہیں اور اب ڈینیوب کے ڈیلٹا سے صرف چالیس میل دور رہ گئی ہیں بخارسٹ ریڈیو نے آج صبح اعلان کیا ہے کہ رومانیہ کے بادشاہ مائیکل نے رومانیہ نئی کیبنٹ کے متعلق احکام جاری کر دیئے ہیں۔ اس حکم کے مطابق کانسٹنزا کی فوج کے جنرل سنیٹیکو کو وزیروں کی کونسل کا صدر نامزد کیا گیا ہے۔ مائیکل پوپو دوسی کو ملکی بچاؤ کا وزیر نامزد کیا گیا ہے۔ نئی کیبنٹ سوشل کمان لبرل کمیونسٹ اور سوشل ڈیموکریٹک پارٹیوں کے نمائندوں پر مشتمل ہے۔ نئی کیبنٹ نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کے ذریعہ تمام سیاسی قیدیوں کو جو ۱۹۱۸ء سے قید تھے عام معافی دیدی ہے اور نظربندوں کے تمام کیمپ توڑ دیئے ہیں۔ روس کے محکمہ اطلاعات سے رومانیہ کے بارے میں جو خبریں آئی ہیں ان میں بتلایا گیا ہے کہ پیچھے ہٹنے والی جرمن فوجوں اور رومانی فوجوں کے درمیان جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ ابھی تک ماسکو، واشنگٹن یا لندن سے رومانیہ کے ہتھیار ڈالنے کے بارے میں سرکاری طور پر خبر نہیں ملی۔ مارشل انٹنسکو جو چار سال سے رومانیہ کے ڈکٹیٹر تھے لاپتہ ہیں۔

امسال حج ہوگا

گورنمنٹ آف انڈیا نے امسال مسلمانوں کے اشد مطالبات کا خیال کرتے ہوئے فریضہ حج کی تکمیل کے لئے جہازوں کی چند محدود تعداد مخصوص کرنے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ ۲۲ر اگست کے ایک کمیونک میں بتایا گیا ہے کہ جنگ کی اشد ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسلمان حجاج ✻

✻ کے لئے کافی جہاز فراہم نہیں کئے جا سکتے اس لئے مسلمان سمندر کے راستے سے بہت محدود تعداد میں قصد سفر کریں۔ جہاں تک ممکن ہو سکے گا احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں گی۔ لیکن گورنمنٹ حجاج کے جانی و مالی نقصانات کی ذمہ داری پر سفر کریں سفر کے متعلق حاجیوں کو بہت جلد سرکار کی طرف سے مزید اطلاعات اور احکامات بہم پہونچائے جائیں گے۔

آئینۂ کانپور

میونسپلبورڈ

کانپور میونسپلبورڈ کا ایک فوری جلسہ ۲۶ر اگست کو ہو رہا ہے۔ مسرس ایم۔ ایچ نیر۔ بخت نرائن۔ دیونند سروپ و دیگر ممبران نے ایک رزولیوشن شہر میں ہیضہ کی وبا کی روک تھام کے متعلق پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ رزولیوشن ․․․ ہے کہ ہیضہ کی روک تھام کے لئے جو انتظامات ․․․ شہر کی صفائی وغیرہ کے انتظامات ․․․ ․․․ اور ․․․ کمیٹی مقرر کی ․․․ اور اس کمیٹی کو ․․․ دیا جائے تاکہ شہر میں ․․․ جد کامیابی سے چلائی جا ․․․

رام لیلا

․․․ لوکنویر نیوا یا رام لیلا کمیٹی نے بورڈ کے پاس درخواست بھیجی ہے کہ شہر کی آبادی بہت بڑھ گئی ہے اس لئے ایک نئی رام لیلا جاری کرنے کے واسطے برجندر سروپ پارک دس روز کے واسطے دیا جائے۔

لطیف گرلس اسکول

کانپور لطیف گرلس اسکول آٹھویں جماعت تک گورنمنٹ سے ریکگنائز ہوگیا ہے۔ اسکول بابو جی دھرم جیت سنگھ کی نگرانی میں ترقی کر رہا ہے۔ اسکول میں ۲۵۰ لڑکیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ اسکول کی کمیٹی نے پبلک سے امداد کی اپیل شائع کی ہے۔

کستوربا فنڈ

مسٹر راجیندر بہار گو سکریٹری کستوربا فنڈ نے اطلاع دی ہے کہ اس فنڈ میں ۳ لاکھ ۲۰ ہزار روپیہ اس وقت تک جمع ہوا ہے۔

لال املی

لال املی ملس کے منیجنٹ نے کوئلہ کی سپلائی نہ ہونے کی وجہ سے ملس کو بند کر دیا ہے جس کی وجہ سے ۳۰۰۰ مزدور اس وقت بیکار ہیں۔ فیکٹری اس وقت تک نہیں چل سکتی جب تک کہ کوئلہ کی سپلائی باہر سے نہ آ جائے۔

سکرٹری مزدور سبھا کا بیان

کانپور مزدور سبھا کے جنرل سکرٹری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ کوئلہ کی ․․․ خرابی ہے جس کی وجہ سے ملس ․․․ تجویز پیش کی ہے کہ دیگر ملوں ․․․

پروٹسٹ

آل انڈیا ․․․

․․․ ․․․ لیبر کمشنر ․․․ لیا گیا کہ گورنمنٹ ․․․ ٹ انڈین فیڈریشن آف ․․․ صوص کر دی ہے ڈیپوٹیشن ․․․ نسٹ کو پُر کرنیکا مشورہ دیا۔

مسٹر مترا کا بیان

مسٹر ایس۔ سی مترا سکرٹری یوپی کیٹی لیبر فیڈریشن نے ایک بیان میں بتلایا ہے کہ کمونسٹ لوگ کانگریس کی امداد کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ ․․․ ان کو بھی کامیابی ہو سکے۔ کیونکہ ․․․ اثر بالکل کم ہوگیا ہے۔ مسٹر مترا نے کمونسٹ لوگوں ․․․ کے کام کرنے ․․․

لیبر ویلفیئر ․․․

․․․ کو خاص پر ․․․ تھا اور بابو پور ․․․ میں ۷۰ عور ․․․

اسٹور بھی ․․․ ہرگاہ مدعی ․․․ ۱۲۶/ ․․․ کو بتاریخ ۱۳ ․․․ اصالتاً یا معرفت وکیل ․․․ واقف کیا گیا ہو ․․․ حاضر ہو اور جوابدہی ․․․ جواب کے اختیار ․․․

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۵۱ ۱۹۴۴ء

بعدالت جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر بھوگنی پور مقام کانپور ضلع کانپور

مادھو پرشاد — مدعی

بنام متی لال ولد رامجرن برہمن ساکن موضع ․․․ پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ دفعہ ۴۹ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ ماہ ستمبر ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جئے اور جواب دہی دعویٰ کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر روز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ر اگست ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

سمن بغرض اقرار ادا ․․․

مقدمہ نمبر ۸۴ سنہ ۱۹۴۴ء

عدالت مسٹر سی۔ اے بک صاحب بہادر منصف جنوبی مقام لکھنؤ

مسماۃ جمیلہ خاتون زوجہ عنایت اللہ ساکن اٹیچ روڈ شہر لکھنؤ — مدعی

بنام عنایت اللہ

بنام۔ عنایت اللہ ولد خدابخش قوم شیخ ذریعہ فیض محمد صاحب مسرس کوپر ایلن اینڈ کمپنی ․․․ نبگاہ شہر کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعیہ نے آپ کے نام ایک نالش بابت مبلغ ․․․ بابت مہر معجل دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۴ ماہ ستمبر ۱۹۴۴ء وقت ۱۰ بجے دن پر اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو اب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور آپکو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ آپکی غیر حاضری میں مسموع اور منفصل ہوگا۔

بحکم منصرم عدالت منصفی جنوبی لکھنؤ

(مہر عدالت)

افطار و سحر کے اوقات

تاریخ	وقت افطار	وقت سحر
۶ر رمضان	۷ بجکر ۳۹ منٹ	۵ بجکر ۷ منٹ
۷ر "	۷ بجکر ۳۸ "	۵ بجکر ۸ "
۸ر "	۷ بجکر ۳۷ "	۵ بجکر ۸ "
۹ر "	۷ بجکر ۳۶ "	۵ بجکر ۹ "
۱۰ر "	۷ بجکر ۳۵ "	۵ بجکر ۹ "
۱۱ر "	۷ بجکر ۳۴ "	۵ بجکر ۱۰ "
۱۲ر "	۷ بجکر ۳۳ "	۵ بجکر ۱۱ "
۱۳ر "	۷ بجکر ۳۲ "	۵ بجکر ۱۱ "
۱۴ر "	۷ بجکر ۳۱ "	۵ بجکر ۱۲ "
۱۵ر "	۷ بجکر ۳۰ "	۵ بجکر ۱۳ "
۱۶ر "	۷ بجکر ۲۹ "	۵ بجکر ۱۴ "
۱۷ر "	۷ بجکر ۲۸ "	۵ بجکر ۱۵ "

برلن اور ٹوکیو کی جانب پیشقدمی

واشنگٹن ۔ ۲۲ اگست ۔ پریذیڈنٹ روزولٹ نے ادھار اور پٹہ کے متعلق اپنی تازہ رپورٹ کے بارے میں کانگریس کو جو خط لکھا ہے اس میں کہا ہے کہ اتحادی قومیں برلن اور ٹوکیو کو جانے والی سڑکوں پر بے خوفی سے بڑھ رہی ہیں۔

جرمنی کا نیا خفیہ ہتھیار

لندن ۲۲ اگست ۔ گو دنیا کو بتلایا جا رہا ہے کہ جرمنوں کا نیا خفیہ ہتھیار دی ۔۲ ایک بہت بڑا گولہ ہے جو ایک وسیع علاقہ میں تباہی ڈھا دیتا ہے لیکن جرمن پروپیگنڈا کرنے والوں نے اب اس کی ایک مختلف شکل پیش کی ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ وی ۔۳ ایک بہت بڑا

---

۴ کی روشنی عطا کر دے تاکہ ہم سفیدی اور سیاہی میں تمیز کر سکیں۔ "اے ہمارے پروردگار"

...ت صبر و تحمل مانگتا ہوں، اس لئے نہیں کہ محبوب کی جدائی سے گھبرا گیا ہوں یا اپنی بے کیف زندگی کو رنگین بنانا چاہتا ہوں۔

بلکہ اس لئے کہ :۔

کہیں میری روتی ہوئی آنکھیں دیکھکر اس کی آنکھیں بھی رونا شروع نہ کر دیں۔ کہیں میری بے کیف زندگی سے متاثر ہو کر وہ بھی اپنی رنگین زندگی کو بے کیف نہ بنا لے!

یہ تو مجھے معلوم ہے وہ میرا نہیں ہو سکتا، وہ میرا ہو سکتا تو مجھ سے چھینا ہی کیوں جاتا۔

اے ڈوبتوں کو اُبھارنیوالے!

میری کشتی حیات بھی اپنی حفظ و اماں میں لیلے۔

اس لئے نہیں کہ :۔

مصیبتوں سے گھبرا کر عیش کا دلدادہ بننا چاہتا ہوں۔ میری تو خواہش ہے کہ بیچینیاں اور بیقراریاں اور بڑھ جائیں لیکن یہ سب کچھ ہو اسی کی خاطر!

اے خالق عشق و محبت!

مجھے اپنے محبوب کی محبت کا واسطہ ہمارے اوپر رحم و کرم کی نظر رکھ۔ ہماری آرزوؤں اور تمناؤں کو شاد کام کر، ہماری آنکھ کو حقیقت ۴

پیڑا۔ اس کا یوں ہے مدھو مدھے کس کی کہانی

ابھلا شا پیاسی پیاسی

اپنے اُغدسو نیوں میں ۔ میں کبھی سجا اٹھی ہوں

نکم کے گھونگھٹ میں اسمت بھر۔ میں دو وقت کی ابھاشی

تیری چھبی کی پرچھا سی

ان کے علاوہ ہندی کی اور بھی بہت سی مشہور شاعرات ہیں مثلاً پڑ دین رائے تاج۔ سیکھ۔ رشک بہاری سبھو بائی۔ دیا بائی۔ سندر کنور بائی۔ پرتاب کستور بائی۔ چندر کلا رگھو ناتھ کنور۔ جگل پریا۔ پرتاب بالا۔ رانی رگھوس کنواری۔ سرسوتی دیوی۔ راج رانی دیوی۔ بندیلا بالا۔ رامیشوری دیوی۔ راج راجیشوری دیوی ملنی۔ وشنو کماری۔ ساوتری دیوی شکنتلا دیوی۔ کھرے۔ ہیرا دیوی۔ چتر دیوی۔ بینا دیوی کماری پربھا۔ بھٹناگر، سشیلا کنواری۔ کنواری شانتی گپتا وغیرہ ہیں۔ (شاعر)

✲ اڑاکو بم ہے جس کو ایک ہوا باز چلاتا ہے لیکن بم کے گرنے سے پہلے ہوا باز بذریعہ چھتری زمین پر اُتر جاتا ہے۔ جرمنوں کا کہنا ہے کہ شکروار کو اہل لندن نے اس نئے ہتھیار کا تجربہ کیا ہوگا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اہل لندن نے اس نئے ہتھیار کو نظر انداز کر دیا ہے۔

کیا پیرس کھُلا شہر قرار دیدیا جائیگا

لندن ۔ ۲۲ اگست ۔ برلن کے دفتر خارجہ کے ایک افسر نے تبلایا کہ پیرس کو ۱۹۴۰ء کی طرح اس دفعہ بھی میدان جنگ نہیں بننے دیا جائے گا۔

چرچل روزولٹ ملاقات پیرس میں

لندن ۔ ۲۰ اگست ۔ لندن میں یہ تجویز کیا جا رہا ہے کہ پریذیڈنٹ روزولٹ اور مسٹر چرچل کے درمیان جو ملاقات ہونیوالی ہے وہ پیرس میں ہوگی۔ بیان کیا جاتا ہے اس ملاقات میں جرمنی پر قبضہ کے متعلق تفصیلات پر غور کیا جائے گا۔

امریکہ کے تین لاکھ سپاہی ہلاک اور زخمی

واشنگٹن ۔ ۲۰ اگست ۔ امریکہ کے محکمہ جنگ کے بیان کے مطابق لڑائی چھڑنے سے اب تک امریکہ کے ۲۹۹۷۸ سپاہی ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں جنمیں ۶۸۱۵۶ ہلاک ۱۳۱۷۹۶ زخمی ہوئے اور ۵۱۸۵۸ لاپتہ ہیں اور ۴۷۰۶۷ لڑائی کے قیدی ہیں۔

پیرس کا فرانسیسی گورنر

لندن ۔ ۲۲ اگست، جنرل ڈیگال کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ فرانسیسی کمانڈر جنرل کیونگ کو پیرس کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔

اٹلی اپنی نوآبادیوں پر قبضہ چھوڑنے کو تیار نہیں

روم ۔ ۲۰ اگست ۔ کاونٹ کارلو سفورزا وزیر اطالوی جنگی کیبنٹ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر اٹلی نے نوآبادیوں پر قبضہ برقرار رکھا تو اس سے پچھمی طاقتوں کو حادثہ پہونچے گا۔ بہتر یہ ہوگا کہ تمام نوآبادیوں کو ایک بین الاقوامی ٹرسٹ کے سپرد کر دیا جائے۔

سفری عدالتیں اور سفری حوالات

پٹنہ ۔ ۲۰ اگست ۔ بلاٹکٹ سفر کرنے والوں کے خلاف جہاد کے سلسلہ میں ای۔ آئی۔ آر کے پٹنہ گیا سیکشن پر سفری عدالتوں اور حوالاتوں کا سسٹم جاری کیا گیا ہے۔

ان سفری عدالتوں نے آج سے کام کرنا شروع کر دیا۔ ایک ٹرین کے ساتھ اول درجہ کے ڈبہ میں دو مجسٹریٹ عدالت کرتے ہیں۔ تیسرے درجہ کے دو ڈبوں کو حوالات کی شکل دیدی گئی ہے بلاٹکٹ سفر کرنیوالوں کو پکڑنے کیلئے ایک بڑی تعداد میں ٹکٹ کلکٹر بھی سفر کریں گے۔

یہ سسٹم بطور تجربہ کے شروع کیا گیا اگر کامیاب رہا تو دوسری جگہ بھی شروع کیا جائے گا۔

بڑا راز یہ ہے کہ لائق ڈائرکٹر نے اس تصویر میں جا بجا نہایت ہی دلکش ٹکڑے لگا کر تصویر کو بیحد اُبھار دیا ہے۔ نورجہاں ۔ سریندر ۔ الماس اس تصویر میں اداکاری کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

مظہر آرٹ کی "بڑی بات"

مظہر آرٹ پروڈکشن کی سوشل تصویر "بڑی بات" ایک ایسی تصویر ہے جس میں افسانوی اور فلمی دلکشی کے ساتھ ساتھ ملک کو ایک اہم پیغام بھی دیا گیا ہے توقع ہے کہ یہ تصویر ہندوستان کے اعلیٰ طبقوں میں بے حد پسند کی جائے گی اور اصلاح پسند اس تصویر کی خوب سرپرستی کریں گے۔

سورن لتا ۔ الماس ۔ مظہر خاں ۔ گلاب ۔ رام مراٹھے ۔ خلیل ۔ مدھو سدن وغیرہ نے اس تصویر میں کام کیا ہے ۔ امید ہے کہ یہ تصویر بہت جلد شمالی ہند میں نمائش کیلئے پیش کر دی جائے گی۔

حکومت یو ۔ پی نے غلہ خریدا

لکھنؤ ۔ ۲۰ اگست ، معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو پی نے پہلی مئی سے ۱۰ اگست تک قریباً ایک لاکھ اڑتالیس ہزار من غلہ خریدا۔

...ل زریں

...عیبوں کی رازدار ہے۔

...ر باہمی دوستی نہیں، درپردہ دشمنی ہے۔

...مانگو نہیں، بلکہ زندگی بسر کرو۔

...آزادی اور موت غلامی ہے۔

...و دماغ کو آزاد رکھو۔
...ہ نوازی کو مقصد بناؤ۔
...شخص عقل کی تلاش کرتا ہے وہ عقلمند ہے...

...نی نیکی اور دوسرے کی بدی بھول جایا کرو۔

...یادار اور تارک مختلف نہیں اگر وہ خود غرض ...الب آ گئے ہیں مگر جب کوئی بڑی خواہشوں ...زنجیر میں پھنسا ہوا ہے تو ظاہری نیکی کے ...ان ہیچ ہیں۔

...اگر بدن پر زیور بھی ہوں تب بھی انسان دنیوی ...یت کو مغلوب کر سکتا ہے اور تارک کی محض عادت ...ے شہوانی خیالات سے محفوظ نہیں کرتی۔

...جو کچھ منہ میں جاتا ہے وہ ناپاک نہیں بلکہ جو منہ ...سے نکلتا ہے۔

انتخابات ملتوی

لکھنؤ۔ ۱۸ اگست۔ گورنر یو۔ پی نے ایک ...یں نوٹ کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ ۱۹۴۵ء میں ...نٹڈ ایریا اور ٹاؤن ایریا کے جو انتخابات ہونے ...ے تھے نہ ہوں گے۔

موج تبسم

پرکاش:۔ بھئی نذیر! آج تو گرمی سے برا حال ہوا جاتا ہے، ہوا تک بند ہے۔
نذیر:۔ شاید ہوا پر بھی کنٹرول ہو گیا ہے۔

ایک صاحب رات کو سونے لگے تو ایک مچھر کان میں گانے لگا، آپ نے مونچھوں کو تاؤ دیکر مچھر کو مارا اور باہر پھینک آئے۔ اتنے میں ایک اور مچھر آ گیا۔
بولے "ارے تو پھر آ گیا؟
اور اسے بھی مار کر باہر پھینک آئے۔
اس کے بعد بتی گل کر کے بستر پر دراز ہو گئے سوچا ... اب اندھیرے میں پھر ...
میں ایک جگنو وہاں آ گیا، آپ جھنجلا کر بولے:۔
"یہ حرامزادہ اب ٹارچ لے کر آ پہونچا۔

بیٹا:۔ "کیا سیاہی بہت مہنگی ہے؟"
ماں:۔ نہیں تو!
بیٹا:۔ تو پھر سیاہی کے دو قطرے آپ کی ریشمی ساڑی پر گر پڑے تو آپ خفا کیوں ہو رہی ہیں۔

ہ پر آنے جانے والوں فوجیوں لانے اور پہونچانے والے جہازوں کے ہمراہ رائل ایر فورس کے ہوائی جہاز برابر آتے جاتے رہتے ہیں۔

فریڈرک اعظم بانسری بہت اچھی بجاتا تھا۔
برطانیہ میں تقریباً ستر لاکھ بلیاں ہیں۔

پیٹر اعظم نے ایک غریب دیہاتی لڑکی سے شادی کی تھی یہ بڑا متقن اور عالم تھا۔

علاقہ چین کی بعض قوم میں بیویاں رہن رکھتی ہیں۔

دلچسپ معلومات

آج کل فیشن ایبل عورت کے بدن پر ایک پاؤنڈ وزن کے کپڑے ہوتے ہیں۔

وھیل مچھلی سے ایک قسم کا موم نکالا جاتا ہے ...عطر سازی کے کام آتا ہے ایک وھیل سے چار ہزار پ... کا موم نکل آتا ہے۔

مرد کی زندگی میں ۶۵ ... سال تک کا ۶ حصہ دولت کی ... عورتوں کی عمر کا یہ حصہ ۷۵ سال ...

کارخانہ رکھنے والے جہاز میں ہر روز ۱۵ وھیل مچھلیوں کی قطع و برید کر کے ان سے تیل نکالا جا سکتا ہے۔ ۱۵ وھیلوں سے ۱۵ سو پیپے تیل کے نکلتے ہیں۔

دنیا کے کوئلہ کے ذخائر چار ہزار سال تک ختم نہیں ہو سکتے۔
دنیا کے ۱/۲ جاہل ہندوستان میں پائے جاتے ہیں تخمیناً ۲ لاکھ پڑھ سکتے ہیں۔

رو بن چیٹرجی (الہ آباد) متواتر ۸۸ گھنٹے ۱۲ منٹ پانی پر تیرتا رہا۔ (ورلڈ ریکارڈ)

کلاپہم دنیا کا سب سے مشغول ریلوے پلیٹ فارم ہے جہاں ۲۴ گھنٹہ میں دو ہزار پانچ سو ریلیں آکر ملتی ہیں۔

غازی عصمت انونو صدر ترکی ۱۸۸۴ء میں پیدا ہوئے۔

موسم کے بہت سرد ہونے کے باوجود درخت ص...

کسی بیوفا د...

(...افسانہ)

سرجو وہ کرتہ اتارنے لگا جس پر ... کے چھینٹے دئے تھے۔
راگی بولی "ابھی سے کپڑے کیوں ا... جاکر گانوں کے لوگوں سے ہولی مل آؤ"
... راگی۔ میں ان کیسر کے چھینٹ... ہوں ان پر میں کوئی اور رنگ ...

... سرجو کو ... وہ تو ...

... موقع پر اسی لئے کالج سے چھٹی لے کر اپنے گانوں جاتی ہو کہ اس کے درشن کر سکو؟
میں ہولی کے دن کیسر کے چار چھینٹے اس ... چھڑک آتی ہوں۔ اس سے میری آشا تازہ ہو ... ہے کیونکہ وہ مجھ سے شادی نہیں کرنی چاہ...
"بڑا احمق ہے شادی کیوں نہیں کرنی چاہ...
"میں زمیندار کی لڑکی ہوں ... میری اس کی شادی نہیں ہو سکتی ..."

سرجو جوانی کی ترنگ ... وہ کنوئیں سے نہا کر واپس ... دروازے پر پہونچا تو موٹر ... شانتا آنکھوں میں ... ہوئے موٹر سے اتر ... ہو کر اس نے جو نظارہ دیکھا ... بدل گئی۔
اس کے دل نے ... تم اپنی آشاؤں کو تر و تازہ کرنے ... درشن کرنے آئی ہو۔
سامنے گھونگھٹ نکالے ایک جوان لڑکی بیٹھی تھی۔
صاف ظاہر تھا کہ سرجو کی شادی ہو گئی ہے۔

شانتا منہ میٹھا کر کے اٹھی تو اس نے سرجو کی دلھن کو اپنے پاس بلایا اور اپنے گلے سے سونے کی چین اور ہاتھوں سے سونے کی چوڑیاں اتار کر اسے پہنا دیں اور کیسر کی بندی اس کے ماتھے پر لگا دی۔ بولی سرجو لو میں اب جاتی ہوں بھگوان کریں تمھاری زندگی ہنسی خوشی میں گزرے۔

جب شانتا موٹر میں بیٹھ چکی تو سرجو کو ہوش آیا کہ شانتا کے یہ الفاظ وداعی پیغام ہیں۔ اب آئندہ وہ کبھی نہ آئے گی۔
اس نے بے چین ہو کر پوچھا "کیا اب آپ کبھی نہ آئیں گی؟"
"نہیں" شانتا نے آنکھوں میں آنسو بھر کر جواب دیا۔

اخبارات ریڈیو کے ذریعہ عکس کئے جائیں گے

لندن۔ ۱۷ اگست۔ ٹیلیویژن کے موجد مسٹر جان بیرڈ وائرلیس کی تار برقی میں انقلاب پیدا کرنے کی اسکیم مکمل کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس اسکیم کے مکمل ہونے پر ٹائپ شدہ مکمل صفحات ایک سیکنڈ کے اندر ریڈیو کے ذریعہ دنیا کے کسی حصہ میں عکس کئے جا سکتے ہیں۔
اس وقت ایک صفحہ کی تصویر کا عکس ڈالنے میں ۶ سے ۱۰ منٹ لگ جاتے ہیں۔ مسٹر بیرڈ اس رفتار کو ۱۵۰۰ گنا زیادہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ کتابیں اور اخبارات پندرہ سکنڈ کے اندر بذریعہ ریڈیو عکس کئے جا سکیں۔

پیرس پر فرانسیسیوں کا قبضہ ہوگیا

لندن۔ ۲۴ اگست۔ پیرس کو جرمنوں سے نجات مل گئی ہے۔ پیرس کے اندر لڑنے والی فرانسیسی فوجوں نے چار روز کی لڑائی کے بعد جرمن فوج کو گھیر لیا اور فوج پر قبضہ کر لیا۔ یہ خبر جنرل جوزف کیونگ کمانڈر فرانسیسی فوج نے ایک سپیشل اعلان کے ذریعہ سنائی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ اعلان پہلے پیرس سے براڈکاسٹ کیا گیا۔ اس کے بعد الجیرس سے جہاں کہ آزاد فرانسیسی حکومت ہے تمام دنیا میں سنایا گیا۔ اس اعلان میں کہا گیا کہ ۱۹ اگست کی صبح پیرس کے علاقہ میں عام بغاوت کا فیصلہ کیا گیا۔ پیرس کے اندر فرانسیسی فوجوں نے جن کی تعداد پچاس ہزار تھی اور جن کے ساتھ ہزاروں غیر مسلح دیش بھگت تھے حملہ شروع کردیا۔ پیرس کی پولیس نے جس نے پہلے ہڑتال کی ہوئی تھی پولیس ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا۔ چار روز تک شہر میں لڑائی رہی اس کے بعد جرمنوں کو ہر جگہ شکست دیدی گئی۔ فرانسیسی فوجوں نے تمام سرکاری عمارتوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ حکومت وشی کے نمائندوں کو یا تو پکڑ لیا ہے یا وہ بھاگ گئے ہیں۔ جنرل جان پرشنگ نے جو کہ فرانس میں امریکی فوج کے کمانڈر ہیں کہا کہ پیرس کی آزادی برلن تک پہونچنے کے لئے ایک اہم قدم ہے۔

مارشل پتاں گرفتار

لندن ۲۲ اگست۔ سوئیس ریڈیو کا بیان ہے کہ مارشل پتاں کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور کسی نامعلوم جگہ پہنچا دیا گیا ہے۔ ریڈیو نے یہ بھی بتلایا کہ کس نے مارشل کو گرفتار کیا ہے اس سے پہلے جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا تھا کہ حکومت فرانس کا بڑا حصہ اس وقت پوربی فرانس میں کسی جگہ موجود ہے اس کے ساتھ پیرس کا جرمن سفیر اوٹو ابیز بھی ہے۔

رومانیہ اور روس میں صلح
بلقانی ملکوں پر اثر

رومانیہ کے صلح کرنے کا بلقانی ملکوں پر گہرا اثر پڑے گا دو روز ہوئے یونان کے وزیر اعظم نے مسٹر چرچل سے تین گھنٹے تک بات چیت کی اور یوگوسلاویہ کے وزیر اعظم نے بھی مسٹر چرچل سے مشورہ کیا خیال ہے کہ ان دونوں وزراء اعظم نے بلقان کی صورت حالات کے بارے میں مشورہ کیا اور بلغاریہ نے روس سے دوستانہ تعلقات برقرار رکھنے کا اعلان کیا ہے۔

لڑائی کا پانسہ پلٹ گیا

واشنگٹن۔ ۲۴ اگست، پریذیڈنٹ روزویلٹ نے کانگریس کو ایک پیغام میں کہا ہے کہ اب لڑائی کا پانسہ بالکل پلٹ گیا ہے۔ اب سے چند سال پہلے اتحادی فوجیں تباہی کے قریب تھیں لیکن اب اتحادی قوموں کی فتح یقینی ہے اور توقع سے پہلے ہو جائے گی۔

ایک دلکش اور دلچسپ تصویر

نشاط ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۲۵ - اگست ۱۹۴۴ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

ایک دلکش تصویر

جوانی

خاص اداکار
سریندر حسن بانو
اے کاجی
نواب

تشریف لاکر لطف اوٹھایئے

یکم ستمبر سے
تقدیر

محبوب پروڈکشن کا لاجواب شاہکار
اسٹوری ——— غلام محمد
گانے ——— ماہر القادری
اداکاری - چندرموہن، موتی لال، چارلی، نرگس، زبو

حصوصا

انعا

خیر

رقم بالکل محفوظ ▶ ہر سال میں دو بار ... ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں پہلا انعام پچاس ہزار روپے کے - دو تیسرے درجہ کے انعام پانچ پانچ ہزار روپے کے ... دس دس روپے والے بونڈوں پر پہلا انعام دو ہزار پانچ سو ... ہر ایک ایکہزار دو سو پچاس روپے کا ہے - پانچ تیسرے درجے ... ہے - اور دس چوتھے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک دو سو ... فی قسم فی قسط دس دس ہزار روپے ▶ جیتنے والے بونڈوں پر بعد میں پھر انعام مل سکتا ہے ▶ انعاموں پر انکم ٹیکس، سُوپر ٹیکس، غیر معمولی نفع کا ٹیکس یا کارپوریشن ٹیکس نہیں لگتا ▶ بونڈ آسانی سے خریدے جاسکتے ہیں - اور انعام بھی آسانی سے وصول ہوجاتے ہیں ▶ آپ کی اصل رقم ۱۵ جنوری ۱۹۴۹ء کو یا اس کے بعد واپس مل جائیگی ▶ پوری تفصیلات کے لئے ہندوستان میں ریزرو بینک آف انڈیا کے کسی دفتر سے یا امپیریل بینک آف انڈیا سے یا برطانوی ہند میں کسی سرکاری خزانے سے یا کسی ہندوستانی ریاست کے سرکاری خزانے سے جو حکومت ہند کے خزانے کا کام کرتا ہو درخواست کیجئے۔



حکومت ہند کے محکمہ فائننس نے شائع کیا

AAA. 966

فکر نہ کیجئے

فری انڈیا کی پالیسی ہوائی حملوں کے خلاف آپکو پناہ دیتی ہے

((اسلئے))

جب بھی آپ زندگی کا بیمہ کرانے کا خیال کریں تو

فری انڈیا جنرل انشورنس کمپنی لمیٹیڈ

صدر دفتر ——— کانپور ——— سے دریافت کیجئے

زندگی آگ موٹر بحری حادثات

چیرمین ——— سر پدم پت سنگھانیہ کے - ٹی

منیجنگ ڈائرکٹر ——— ان - کے - بھارتیہ - بی - اے - ایف - سی - آئی

نواب بہادر یار جنگ مرحوم

حیدرآباد - ۲۰، اگست، حکومت نظام کی طرف سے آج ایک اعلان شائع کیا گیا ہے کہ مولوی محمد بہادر خاں مرحوم (نواب بہادر یار جنگ) کے اسباب موت کے متعلق جو شبہات ظاہر کئے گئے ہیں وہ بالکل غلط ہیں۔ حکومت نے پوری تحقیقات کے بعد معلوم کرلیا ہے کہ موت قدرتی اسباب سے ہوئی۔

پندرہ ہزار ٹن گیہوں اور آیا

نئی دہلی - ۲۲ اگست - پندرہ ہزار ٹن گیہوں گذشتہ ہفتہ اور غیر ممالک سے براہ سمندر ہندوستان آیا ہے۔

یو۔ پی کے نظر بندوں کی رہائی

الہ آباد - ۱۷ اگست - نینی سنٹرل جیل سے مندرجہ ذیل نظر بند رہا کردیئے گئے ہیں۔

پنڈت سیتارام شکلا - ایم - ایل - اے (بستی)
مسٹر سیتارام منیجر سیفل پبر لٹڈ، مسٹر شو پرشاد سنگھ (الہ آباد) اور مسٹر پرکاش پانڈے (بستی)

معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو - پی کچھ اور نظر بندوں کو رہا کرنے والی ہے ان میں وہ نظر بند بھی ہوں گے، جو بنارس ڈسٹرکٹ جیل میں ہیں۔

گورنروں کی کانفرنس

دہلی - ۱۷ اگست وائسرائے ہند نے اس مہینہ کے آخر میں نئی دہلی میں مختلف صوبوں کی گورنروں کی ایک کانفرنس طلب کی ہے ایسی ہی ایک کانفرنس پچھلے نومبر کے مہینہ میں ہوئی تھی اور موجودہ وائسرائے کے دور میں آئندہ بھی ایسی کانفرنسیں ہوتی رہیں گی - ان کانفرنسوں میں اقتصادی مسئلوں اور جنگ کے بعد کی تنظیم پر بھی باتیں ہوتی ہیں۔

شری پت پرشوتم داس ٹنڈن رہا کردیئے گئے

لکھنؤ، ۲۲ اگست، مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن سپیکر یو - پی اسمبلی جو آج صبح بریلی سے لکھنؤ لائے گئے بیماری کی وجہ سے رہا کردیئے گئے۔

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

۳ ؍ اور ۱ ؍ فی من کے بجائے ۲ ؍ اور ۱ ؍ فی من کے حساب سے گراونڈنٹ آئل "اخروٹ" کی درآمد پر چونگی چارج کرنے کی بابت ٹرمنل ٹیکس شڈیول میں ترمیم ۷ - جولائی ۱۹۴۴ء کے جلسہ بورڈ کے رزولیوشن نمبر ۲۴۶ کے ذریعہ تجویز کی ہے۔

پبلک یا جن لوگوں پر اس کا اثر پڑیگا ان کی طرف سے اگر کوئی اعتراض یا صلاح ۵ ستمبر ۱۹۴۴ء یا اوس سے قبل وصول ہوگی بورڈ اوس پر غور کرے گا۔

محمد حبیب اللہ ایگزیکیٹو افیسر
میونسپل بورڈ کانپور۔

شاندار ساتواں ہفتہ

((مغلوں کے عہد حکومت کی زندہ تصویر))
((شہنشاہ جہانگیر کے عدل کی دلگداز داستان))

اسپیریل ٹاکیز کانپور میں

جمعہ ۲۵ - اگست ۱۹۴۴ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۳ بجے دن

منروا فلم کمپنی کا مایۂ ناز شاہکار

بالکل نئی کاپی

پکار

خاص اداکار
سہراب مودی چندرموہن
نسیم
سردار اختر نورجہاں
شیلا صادق علی

اسٹوری اداکاری گانے ڈائلس مکالمے مذاق
سب لاجواب اور قابل دید

تشریف لاکر لطف اوٹھایئے

شاندار چوتھا ہفتہ

ہندوستان کی تاریخ کا بہترین سبق
جس کی آرائش پر پندرہ لاکھ روپیہ صرف کیا گیا

سنٹرل ٹاکیز لمیٹیڈ کانپور میں

جمعہ ۲۵ - اگست ۱۹۴۴ء سے

روزانہ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات

میٹنی شو اتوار کو ۲ بجے دن

پرکاش پکچرز کی نئی اور بہترین پیشکش

رام راج

خاص اداکار
پریم ادیب
شوبھنا سمرتھ
اوما کانت
پانڈے

معہ خاندان کے

تشریف لاکر لطف اوٹھایئے

...عورتیں

میڈم ایچ ایچ کنگ، میڈم سن یاتسن
میڈم چیانگ کائی شیک

(گزشتہ سے پیوستہ)

(۳) میڈم چیانگ

سونگ بہنوں میں سب سے چھوٹی یعنی مس... آج سب سے بڑی ہستی ہے گنتھر اس کے بارے میں کہتا ہے کہ وہ دیکھنے میں نہایت خوبصورت ہے اگرچہ وہ میڈم سن جیسی حسین نہیں ہے...

[illegible]

مسٹر گنتھر میڈم چیانگ کے خلاف اس الزام سے متفق نہیں ہیں کہ وہ بے تاج ملکہ ہیں جن سے کہ جنرل چیانگ کائی شیک کا کام چلتا ہے بلکہ وہ چین کی دوسری مایہ ناز اور طاقتور ہستی ہیں ان کا اثر جنرل چیانگ کائی شیک کے بعد دوسرے نمبر پر ہے، یہ جزوی طور پر اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ جنرل چیانگ کائی شیک کو ان پر اتنا وشواس ہے اور ان کی رائے نہایت اعلیٰ ہوتی ہے۔

گنتھر کا خیال ہے کہ ان میں سیاسی قابلیت نہیں ہے بہت سے امریکہ کے لوگ اس جرنلسٹ کی بات سے متفق نہ ہوں گے کیونکہ عام طور پر یہ یقین کیا جاتا ہے کہ میڈم چیانگ کائی شیک دنیا کی سب سے اعلیٰ خاتون ہیں جو سیاسی معاملات میں سب سے اعلیٰ قابلیت رکھتی ہیں۔

عورتوں میں سے یہ دنیا کی تین مایہ ناز ہستیاں ہیں جنھوں نے کہ ایک براعظم سے شادی کرنے کے عجیب کام کو سرانجام دیا ہے، گنتھر کے الفاظ میں اگر میڈم کنگ کو سونگ خاندان کی شیرنی کہا جائے تو میڈم سن کو ہرن سے تشبیہ دینا ہوگی اور میڈم چیانگ سونگ کے خاندانی تاج میں بیش بہا ہیرا ہیں۔

مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح

بمبئی۔ ۱۵ ستمبر، آج شام کو پھر ساڑھے نو بجے سے سات بجے تک مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح میں ملاقات رہی اور کل مسٹر جناح نے جو اعلان کیا تھا اس کے مطابق یہ ملاقاتیں روزانہ شام بہ شام جاری رہیں گی۔ اس خیال کے مقابلہ میں کہ کوئی جمود پیدا ہو گیا ہے اور لیڈر اسے چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں یہ اغلب ہے کہ گفتگو کی ابتدائی منزلیں طے ہو چکی ہیں۔ اور اب تفصیلات پر بحث ہو رہی ہے۔ آئندہ زیادہ ملاقاتوں کا اس خیال کو تقویت پہنچاتا ہے۔ مسٹر جناح سے ایک اخباری نمائندے نے یہ سوال کیا تھا کہ کیا ملاقات عید تک جاری رہیگی مگر انھوں نے اس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ باخبر حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ گفتگو ابھی ایک ہفتہ اور جاری رہ سکتی ہے لیکن یہ بھی خیال ہے کہ دونوں لیڈر ایک دوسرے نوٹوں کا تبادلہ کرتے کرتے اس عرصہ میں تھک جائینگے اور یہ عمل زیادہ عرصہ تک جاری نہ رہ سکے گا۔ بہر حال ابھی تک مہاتما گاندھی کو اس گفتگو کے ناکامیاب ہونیکا خیال نہیں ہے اور مسٹر جناح راجہ جی کو فارمولا کو ترمیمی صورت میں ماننے کے لئے تیار نظر آتے ہیں جزویات پر گفتگو کے ٹوٹنے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے یہ بھی ممکن ہے کہ تعین حدود وغیرہ کے مسئلہ پر دونوں لیڈروں کو مشیروں سے مشورہ لینا پڑے۔

جموں کشمیر نیشنل کانفرنس کا اجلاس

سری نگر ۱۴ ستمبر جموں اور کشمیر کی نیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس ۲۹، ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر کو شیخ محمد عبداللہ کی صدارت میں سری نگر میں ہوگا۔

...کے بارے میں برسر عدالت اور شوہر کے سامنے ڈھنڈورا پیٹتے ہوئے ذرا بھی نہیں شرماتیں یہ ہے جدید تہذیب کی برکتیں۔

سرمایہ اور جائداد قومی ملکیت ہو

لندن۔ ۱۵ ستمبر، کامن ویلتھ پارٹی نے اپنے ۳۵ پارلیمنٹری امیدواروں کی رہنمائی کے لئے ۱۲۵ صفحوں کا پروگرام شائع کیا ہے اس کے بعض نکتے یہ ہیں:۔

۱۔ بیکاری کا خاتمہ:۔ یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب ملکیت مشترکہ ہو اور ہر چیز اور ہر شخص کو کام میں لایا جاسکے۔

۲۔ مکانات:۔ یہ اندازہ ہے کہ برطانیہ کو ۴۷ لاکھ مکانوں کی ضرورت ہے، زمین قومی ملکیت قرار دینے کے بعد دو برس میں بیس لاکھ مکان بن سکتے ہیں۔

۳۔ بین الاقوامی حالات:۔ جرمنی کو جمہوری حکومت منتخب کرنے کی آزادی ہونا چاہیئے اور جرمنی کی بڑی بڑی صنعتوں پر کچھ عرصہ کے لئے بین الاقوامی کنٹرول ہو جانا...

۴۔ تعلیم:۔ اسکول کی تعلیم سے فارغ ہونے کی عمر پہلے ۱۴ سال پھر ۱۸ کر دینا چاہیئے۔

۵۔ پارلیمنٹری گورنمنٹ:۔ ایک قانون کے ذریعہ ہاؤس آف لارڈز کو فی الفور قطعی ختم کر دیا جائے۔

۶۔ معاوضہ کا سوال:۔ جو ملکیت قومی قرار دی جائے اس کا معاوضہ دینے کی کوئی ضرورت نہیں، لوگوں کو کپڑا فرنیچر کتابیں اور موٹر کاریں رکھنے کا حق ہوگا۔ جائداد کے مالکوں کو...

کبوتروں کے ذریعہ خبریں بھیجنا!

(از جناب مرزا سلطان احمد صاحب...)

ٹیلیفون، تار اور ریڈیو کی ایجاد سے صدیوں پہلے دور دراز ملکوں کو خبریں بھیجنے کا سب سے تیز ذریعہ کبوتر تھے۔ انسان نے کبوتروں کو دانہ پانی دیکر... آج سے تین ہزار سال پہلے چین، ایران، عرب، ... اور یونان میں باقاعدہ کبوتروں کے ذریعے ڈاک لانے اور لے جانے کا انتظام تھا...

[illegible]

...دنیا سے برابر خط و کتابت کرتے رہے... محاصرہ بیکار ثابت ہوا۔

جب ٹیلیفون، ریڈیو اور... ہوئے تو لوگوں نے سمجھا کہ اب... نہ ہوگی، لیکن ۱۹۱۴ء کی... خیال کو غلط ثابت کر دیا۔ جو... پر اکیلے پہونچ جاتے تھے وہ کبوتروں کی... اپنے صدر مقام سے تعلقات... ان کبوتروں نے بڑی بہادری کے کارنامے انجام دئے۔ ایک کبوتری نے تو اس کام میں اپنی جان تک دیدی۔ وہ ایک خبر لیکر روانہ ہوئی اسکی منزل نو میل دور تھی، راستے میں دشمن نے اُسے مار گرایا... پھر وہ بارش میں پڑی رہی، جب اس نے... کی، اُڑی اور منزل پر پہونچتے ہی گر پڑی۔ ... افسر نے اُسے اُٹھایا اور قبل اس کے وہ اس کے پیر سے پیغام کھول کر پڑھتا۔ اسکی جان تن سے نکل گئی۔

لڑائی ختم ہونے سے پہلے انگریزوں کی فوج میں بائیس ہزار کبوتر پیغامات لانے کے لئے پلے ہوئے تھے۔ آج بھی ہزاروں کبوتر... میں استعمال ہو رہے ہیں۔ چھتری فوجیں خاص طور پر انھیں خبریں بھیجنے کیلئے کام میں لا رہی ہیں۔

کبوتر کے ذریعہ جو پیغام بھیجنا ہوتا ہے اُسے ایک ڈبیہ میں بند کر کے کبوتر کے پیر میں باندھ دیتے ہیں اور کبوتر کو اُڑا دیتے ہیں۔ اچھا کبوتر چوبیس گھنٹے میں پانچ سو میل تک جاسکتا ہے، اوسط رفتار ۴۰ میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ رات کو وہ آرام کرتا ہے یا پانی پینے کے لئے چند منٹ ٹھیر جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی طاقت اُسے اپنی منزل پر پہنچنے سے نہیں روک سکتی۔ آندھی یا طوفان سے اسکی رفتار کم ہو سکتی ہے لیکن وہ رُک نہیں سکتا۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کبوتر نشان دیکھ کر اُڑتے ہیں۔ حالانکہ بعض کبوتر گھپ اندھیری راتوں میں بھی صحیح راستے پر اُڑ کر گئے ہیں۔ بہر حال کبوتر ہے بڑے کام کی چیز، ایسے کبوتروں کو مارنا قانوناً جرم ہے۔

رنجیت کی وش کنیا

رنجیت موویٹون کی سوشل تصویر وش کنیا... کی بابت یہ عام خیال ہے...

[illegible]

ہمایوں کی عظیم الشان تیاریاں

[illegible]

...ہی بلند پایہ فلم ہوگی۔ اہو، چیم مہتاب،... پریتما دیوی۔ غوری۔ بھوڈوا... ...نے اس تصویر میں کام کیا ہے۔

اقوالِ زریں

ہر چیز کی ابتدا کا خیال رکھو، نتائج اپنا خود خیال رکھیں گے۔ (الکزینڈر کلارک)

قدما کا قول تھا کہ کسی کام کی ابتدا اگر اچھی ہو تو وہ گویا آدھا پورا ہو جاتا ہے۔ (پالیبیس)

ہر چیز میں پہلا قدم مشکل ہے۔ (میڈم ڈی اسٹیل)

نقصان کو ابتدا ہی میں روکو تاکہ وقت کے ساتھ بڑھنے نہ پائے۔ (شیکسپیر)

خدا کے نزدیک کوئی امر اتفاقی نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ (لانگ فیلو)

ہر بُرے سے بُرے امر اتفاقی سے عقلمند کوئی مفید نتیجہ نکالتا ہے اور ہر اچھے سے اچھے امر اتفاقی سے بیوقوف اپنے واسطے نقصان تصور کرتا ہے (روکی فوکو)

عقل اور تدبیر جن چیزوں کو آہستہ آہستہ اور محنت سے جمع کرتے ہیں ان کو اتفاق بعض وقت ایک لمحہ میں مہیا کر دیتا ہے۔ (شِلَر)

جس کو ہم اتفاق کہتے ہیں وہ خدا کی عین مشیت ہے۔ (بیلی)

[illegible]اق کوئی چیز نہیں جو چیز ہمکو اتفاق معلوم ہو[illegible] تقدیر [illegible] پردوں سے نکلتی ہے۔ (ش[illegible]

موجِ تبسم

بیوی:- کھانا پکانے سے تنگ آکر) جب ہماری نئی شادی ہوئی تھی تو ہم اکثر ہوٹلوں میں کھانا کھاتے تھے!

خاوند:- مگر اب آپ پہلے سے اچھا کھانا پکاتی ہیں۔

ایک شخص کی بھینس مرگئی وہ بیچارہ نقصان کے صدمہ سے رونے لگا۔ ہمسایہ نے تسلی دی اور کہا بھائی صبر کرو، ہم کو اور تم کو کالے دھن سے نباہ نہیں ہے۔ کل ہماری بھی دال پکانیکی کالی ہنڈیا ٹوٹ گئی تھی۔

ایک زنانہ اسکول میں ایک ممتحن نے ایک لڑکی سے سوال کیا: "عیسائی مذہب میں مرد کو دو شادیاں کرنیکی اجازت کیوں نہیں دی گئی۔"
لڑکی نے جواب دیا "کہ انجیل میں لکھا ہے کوئی نوکر دو مالکوں کی خدمت نہیں کرسکتا۔"

ص یہ چکر کھانے والے برق پارے اعلیٰ قسم کی نفاذ عکس زیر شعاع پیدا کرنے کے لئے ایک نشانے سے ٹکرائیں گے، شعاع ایسے تیز رفتار برق پاروں کے ساتھ مشین سے نکلے گی جو دو انچ کی [illegible]دی چادر میں نفوذ کر سکے گی۔

[illegible] مشین ابھی زیرِ تکمیل ہے اس لئے اس کے [illegible]لات وصفات صحیح طور پر معلوم نہیں ہو سکتے جیسے ہی یہ پوری طرح مکمل ہو گی اس پر باقاعدگی کے ساتھ تجربات شروع کر دئے جائیں گے ء

دلچسپ معلومات

ایک زبردست عکس ریز مشین

سائنس ابھی تک ایکس رے یا عکس ریز کی ایجاد سے مطمئن نہیں ہے کیونکہ موجودہ عکس ریز مشین آٹھ انچ سے زیادہ دبیز فولادی چادروں کا عکس نہیں لے سکتیں اسی لئے اب تمام سائنسداں اس جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں کہ ایک نئی زبردست مشین تیار کریں جو پہلی مشینوں کے مقابلہ میں زیادہ گہرائیوں کے راز افشا کر سکے اگر یہ مشین بن گئی تو مساعی جنگ کے سلسلہ میں اسے بھی نمایاں ترین حیثیت حاصل ہو گی۔

ابتک اس کی تیاری کی جو تفصیلات معلوم ہوئی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس عظیم الشان غیر انسانی مخبر آلے کا اہم جزو ایک زبردست برقی مقناطیس (الکٹرو میگنٹ) ہے جو نیویارک میں نصب کیا جا رہا ہے اس کا وزن ۱۲۵ ٹن ہوگا اور یہ سلیکن اسٹیل کے ایک لاکھ سے زیادہ ٹکڑوں پر مشتمل ہوگا۔

اس کے ڈھلواں شیشے کا اندرونی حصہ تقر[illegible] آٹھ سو میل کے گرد برقپارے خارج کریگا اور انھیں ایک سکنڈ کے ۲۴۰ ۱۲ حصہ میں ڈھائی لاکھ مرتبہ چکر دے گا۔

یہ دیو پیکر مشین تین فٹ کی کنکریٹ کی دیواروں سے بنی ہوئی ایک خاص عمارت میں رکھی جائیگی، اس سے کام لینے والا شخص (آپریٹر) اس جگہ سے باہر ایک خاص کمرے میں بیٹھکر جہاں سے اسکی نگرانی ہوا کریگی ایک پیرا اسکوپ نامی آلہ کے ذریعہ سے اسے دیکھتا رہے گا۔ ص

[illegible]رہا تھا کتنی [illegible]
[illegible]پسند[illegible]
کیوں د[illegible]

"بڑی [illegible] ہے، پڑھی لکھی ہے" جھلا کر بولا "نہ جانے کیا کیا لکھ مارا ہے اسکی تعریف میں، ہوگی سندر، مجھے کیا؟ رام بابو کی بیوی کیا[illegible] جب بیاہ کر لائے مارے تعریف کے ہونٹ جاتے تھے بیچارے کے اور اب؟ چہرے پر بارہ بج جاتے ہیں، جب اس کا نام لیتے ہیں، میں کہتا ہوں جب عورت کو خوش نہیں رکھ سکتے پھر یہ بکھیڑا مول ہی کیوں لیتے ہیں۔ سو روپلی میں اپنا تن پورا ہو یا بیوی کی ناز برداری، جانتے بوجھتے آفت میں پڑنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟ جب دیکھو پریشان کبھی ساڑھی کے چکر میں اور کبھی اس کی تیمارداری میں سرگرداں، بیاہ سے پہلے بھلے چنگے رہتے تھے، یتیموں کی سی صورت بنائے چلے آرہے ہیں۔

"خیریت؟"

"ہاں بھائی" ٹھنڈی آہ بھر کے بولے، "رگھومل کی دوکان سے پچھلے ہفتے دو ساڑیاں لی تھیں، سوچتا ہوں اگر اس کا بل چکا دوں تو مہینہ بھر کا خرچ کیسے چلے گا"

برابر سے دت ہنس کر بولا "سرکار کو فاقہ کشی کا الاؤنس بڑھا دینا چاہیئے"

اُسے ہنسی بھی آئی اور غصہ بھی۔ "شادی تم کرو اور خرچ سرکار دے، بھلا کچھ بات ہے"

رام بابو چلا کر بولے "آپ اس چکر میں پڑے نہیں، بتا دیں، کبھی"

"میں اس جھگڑے سے آزاد ہوں"

"اجی اچھے اچھے یہ حماقت کر بیٹھے ہیں"

"خیر دیکھ لینا" وثوق سے بولا،

"تم نے نئی پکچر دیکھی ہے" دت بولا۔

"رام بابو بولے، ان سے معلوم کرو" اس کی طرف اشارہ کرکے بولے،

"کیا ہے اس میں" ایک اور بولا،

"یہی نہ پوچھو، بڑے زور کی عورت ہے، اس میں"

ظاہر ہے اُن کا اشارہ کس کی طرف تھا، اُس نے بے دلی سے منہ پھیر لیا، فائل کے ورق اُلٹنے لگا، وہ آسانی سے خاموش ہونیوالے نہ تھے، دت مسکرا کر بولے۔

"مسٹر رام بابو اس کی آنکھیں کیا ہیں، کنول کے دو پھول ہیں"

وہ جل کر بولا ——— "دونالی بندوق کیوں نہیں کہتے"

ایک قہقہہ پڑا، لو یہ تو گھائل بھی ہو گئے، یقین نہ ہو تو ان کے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھ لو"

اس کے لئے پیچھا چھڑانا بھاری ہو گیا، کنکھیوں سے دیکھ رہا تھا، خیر سے اور سب جوان تھے، عورت میں انھیں دلچسپی ہونی چاہیئے تھی، مگر یہ میر صاحب ریٹائر ہونے کے قریب ہیں کس مزے سے دانت پھاڑ کے اُسے گھور رہے تھے، مسکرا کر بولے،

"کئے بار دیکھ چکے ہو وہ تصویر"

"بوکھلا کر بولا "آپ بھی کن کی باتوں میں آگئے"

بولے "سینما تو گیا نہیں، اشتہار ضرور دیکھا ہے، واقعی کوئی چیز ہے۔"

"چیز"

"اوہ آ[illegible]
اسٹیشن پر چل[illegible]
دنو دمضبوطی [illegible] دبا کر بولے "میں سوچا کیوں تکلیف دوں آپ کو، آپ کی ———
وہ رُک گئے، گلی میں اشارہ کرکے بولے "یہ بھی ساتھ ہیں"

اس نے جھانک کر دیکھا "مسز دنود ہیں کیا؟"

وہ ہنسے اور خاموش ہو گئے، ایک لمحہ بعد بولے "سامان باہر رکھا ہے میں لے آتا ہوں، آپ انھیں لے چلئے"

"نہیں نہیں آپ تکلیف نہ کیجئے میں اُٹھوا لاتا ہوں سامان"

جلدی سے سڑک پر آیا، تانگہ کھڑا تھا، بہت سامان لے آئے" جی ہی جی میں بولا "کیا مہینوں ٹھہرنے کا ارادہ ہے، مکان تنگ ہے پھر آجکل شہر میں مکان کا ملنا کس قدر دشوار ہے، ایکا ایکی ان لوگوں کو سوجھی کیا؟"

اس نے اپنا ضروری سامان چھوٹے کمرے میں رکھوا دیا۔ بڑا کمرہ ان لوگوں کے لئے خالی کر دیا، دنو بولے۔

"یہ تم سامان کہاں لے جا رہے ہو، کمرہ کافی بڑا ہے، گرمی کے دن ہیں، تنگ کمرے میں گزر کیسے ہو گی تمہاری"

وہ انھیں کہتا بھی کیا، خاموشی سے کام میں مصروف تھا، مُرلی سے کہہ رہا تھا کہ ان کا خیال رکھنا جس چیز کی ضرورت پڑے فوراً لا دینا، یہ میرے دوست ہیں، انھیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو، اسے ضروری ہدایات دیکر دفتر چلا آیا، تمام دن اسی ادھیڑ بُن میں تھا کہ آخر ونود کے جی میں کیا آئی، راشن کا زمانہ ہے، مہنگائی نے پہلے ہی بل نکال دئے ہیں، نہیں معلوم یہ کبتک قیام کریں، یہ بھی نامناسب ہے، کون روز روز آتا ہے، کسی کے پاس، خود ہی تردید کر دیتا۔

آج معمول سے ذرا دیر سے گھر آیا۔ "دنو کہاں ہیں؟"

"مُرلی سے پوچھا"

"گھومنے گئے ہیں" پوپلے منہ سے [illegible]
چھوٹے کمرے میں پاؤں رکھتے ہی ما[illegible]
سامان غائب تھا!

"مُرلی" بمشکل زبان سے نکلا۔

"کیا ہے بابو جی"

"میرا سامان کیا ہوا؟"

"بی بی جی نے بڑے کمرے میں رکھوا دیا ہے"

"کون بی بی جی" سٹپٹا کر بولے،

"یہی جی ونود کے ساتھ آئی ہیں"

وہ بڑے کمرے کی طرف بڑھا، کمرہ جہاں کہیں سامان بے ترتیبی سے پھیلا رہتا تھا۔ آج اُس کا حلیہ بدلا ہوا تھا، ہر چیز قرینے سے رکھی تھی، میز اور کرسیاں درمیان میں پڑی تھیں اور وہ بی بی جی بڑے اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی کوئی کتاب دیکھ رہی تھیں، آہٹ پا کر چونک پڑیں۔

قیمتیں برابر گر رہی ہیں

وصوت کیں میں [illegible]

نقصان کا سودا مت [illegible]

پچھلے سال کے تجربے سے ظاہر ہے کہ سوٹے [illegible] اور اجناس میں روپیہ لگانا نقصان کا باعث ہوا [illegible] چیزوں میں ہوئی قسم [illegible]

وہ لوگ [illegible] قسمت [illegible] روپیہ محفوظ مدوں میں لگایا تھا اُن کی بچت [illegible] اب پہلے سے کہیں زیادہ قیمت رکھتی ہے [illegible] کی بچت اور دوسری طرف کنٹرولوں کی [illegible]

[illegible]

بمبئی ۱۴ ستمبر۔ آج گاندھی جناح ملاقات [illegible] پانچ بجے سے سات بجکر [illegible] باہر آنیکے بعد مہاتما گاندھی [illegible] مسٹر جناح نے ایک [illegible] بیان دیا جب انتظار کرنیوالے اخباری نمائندوں نے [illegible] کی [illegible] انکا بیان یہ تھا کہ آئندہ گفتگو صرف شام کے وقت ہوا کریگی کیونکہ اسی بات چیت کے سلسلہ میں [illegible] کے وقت اور اہم کام کرنا ہوتا ہے۔ اس اعلان کے یہ معنی لیے جاتے ہیں کہ گفتگو کی پہلی منزل ہوچکی ہے اور اب دونوں لیڈر تفصیلات پر بات کر رہے ہیں۔ آج ایک خاص بات یہ ہوئی کہ حکومت ہند کے کامرس ممبر سر عزیز الحق [illegible] منٹ تک مسٹر جناح سے بات چیت کی، آج مہاتما گاندھی ٹھیک ۵ بجے مسٹر جناح کی کوٹھی پر ایک موٹر کار میں پہونچے اور بغیر اس بات کا انتظار کئے کہ

مسٹر جناح کوٹھی سے باہر آکر انکا استقبال کریں تیزی سے چلکر ملاقات [illegible] میں داخل ہوگئے۔ پچھلے دنوں کی طرح آج بھی مہاتما گاندھی کے لئے بکری کا دودھ اور چھوارے [illegible] آئے اور کھانے کیلئے [illegible] منٹ تک گفتگو میں وقفہ رہا۔ آج شام کو دونوں لیڈروں کی بات چیت کو سب ملاکر گیارہ گھنٹے ہوچکے ہیں۔ امید ہے کہ ابھی گفتگو [illegible] دن تک اور جاری رہے گی۔

بہ حکم مسٹر محمد [illegible] صاحب بہادر منصف [illegible]

[illegible] مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۲ کے دائر کی ہے۔ لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ تاریخ ۱۲۔ ماہ اکتوبر ۱۹۴۴ء بوقت ۱۱ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی [illegible] کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ [illegible] [illegible] فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۱۳۔ ماہ ستمبر ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم حوالی علیگڈھ

مہر عدالت

[illegible] میں آئے، تھام کر بولا۔ [illegible] وہ چونک پڑا، یہ نام اس کیلئے نیا نہ تھا۔

گھر سے آنیوالے ہر خط میں اس کا تذکرہ ہوتا تھا وہ اسکی منگیتر تھی [illegible] سے کتنا دل آویز معلوم ہے رہا تھا۔ دل میں محبت اور احترام کے جذبات اُمنڈ آئے، حیرت اور مسرت کے ملے جلے اثرات اس کے چہرے پر [illegible]

"آپ لوگوں نے یہ ڈھونگ کیا رچایا" دبی آواز سے اُس نے کہا۔

وہ دلکش آواز سے پلکیں جھپک کر بولی "تمھیں جیتنے کے لئے۔"

قہقہہ گونج اُٹھا، اُس نے چونک کر دیکھا، دلّو دو آنگن میں کھڑے مسکرا رہے تھے بولے۔

"مینا کشتی آؤ اب گھر چلیں۔"

مرلی حقہ گڑگڑاتے ہوئے بولا "ہمارے بابوجی کیا نہیں جائیں گے ساتھ۔"

"وہ کیوں جائیں گے" دلّو ہنسی روک کر بولے۔

مُرلی پوپلے مُنہ سے بولا "بیاہ کے لئے"

جواب میں وہ مُسکرا دیا، ایسی مُسکراہٹ جس میں نہ صرف اعتراف کی جھلکیاں تھیں بلکہ اس کے دل کی بے چینی پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی تھی۔

"آپ کھانا کیا دیر سے کھاتے ہیں۔"

"معاف کیجئے گا" وہ چونک کر بولا "دلّو جی کا انتظار کر رہا ہوں، آپ کو بھوک لگی ہوگی، آپ کھا لیجئے نا۔"

مُرلی سے کھانا [illegible]

[illegible]

[illegible] ہاتھ تھال کی طرف بڑھے [illegible] وہ چلایا، کتنی بُری عادت [illegible]

[illegible]

"وہ بات کاٹ کر بولیں [illegible] مجھے انکی سیوا کرنی چاہیئے۔" [illegible] پسینہ پونچھنے لگا۔ [illegible] وہ جھٹ میز پر سے پنکھا اُٹھا لائیں۔ ہاتھ بڑھا کر بولا۔

"مجھے دیدیجئے زیادہ شرمندہ نہ کیجئے۔"

"آپ کھائیے میں جھلتی ہوں۔"

"مرلی" وہ چلایا "کہاں مر گیا آج، کیا سانپ سونگھ گیا، پانی کی ضرورت ہوئی جب غائب اب پنکھا بھی یہ جھل رہی ہیں" اس کا خون کھول رہا تھا، رہ رہ کر مُرلی پر غصّہ آرہا تھا۔

"شریر کہاں بھاگ گیا" جلدی جلدی چند لقمے کھائے اور ہاتھ کھینچ لیا، وہ تھال پر نظر ڈالکر بولیں، "آپ نے تو کچھ بھی نہیں کھایا، معلوم ہوتا ہے کہ آپکو مہمانوں کی بہت فکر ہے، ہو بھی کیوں نہ راشن کا زمانہ ہے۔"

"یہ بات نہیں" گلا صاف کرتے ہوئے بولا، "آپ لوگوں کے راشن کا بندوبست میں نے کرلیا ہے، آج میری طبیعت اچھی نہیں، کچھ وقت بھی بہت ہوگیا ہے مگر دلّو کیوں نہیں آئے ابتک!"

"آجائیں گے وہ بھی" جھوٹے برتن اُٹھا کر بولیں "کیا غضب کرتی ہیں آپ نوکر لے جائیگا"

"کوئی بات نہیں، میں انھیں صاف کرکے دیتی ہوں، نوکر ٹھیک صفائی نہیں کرتے۔"

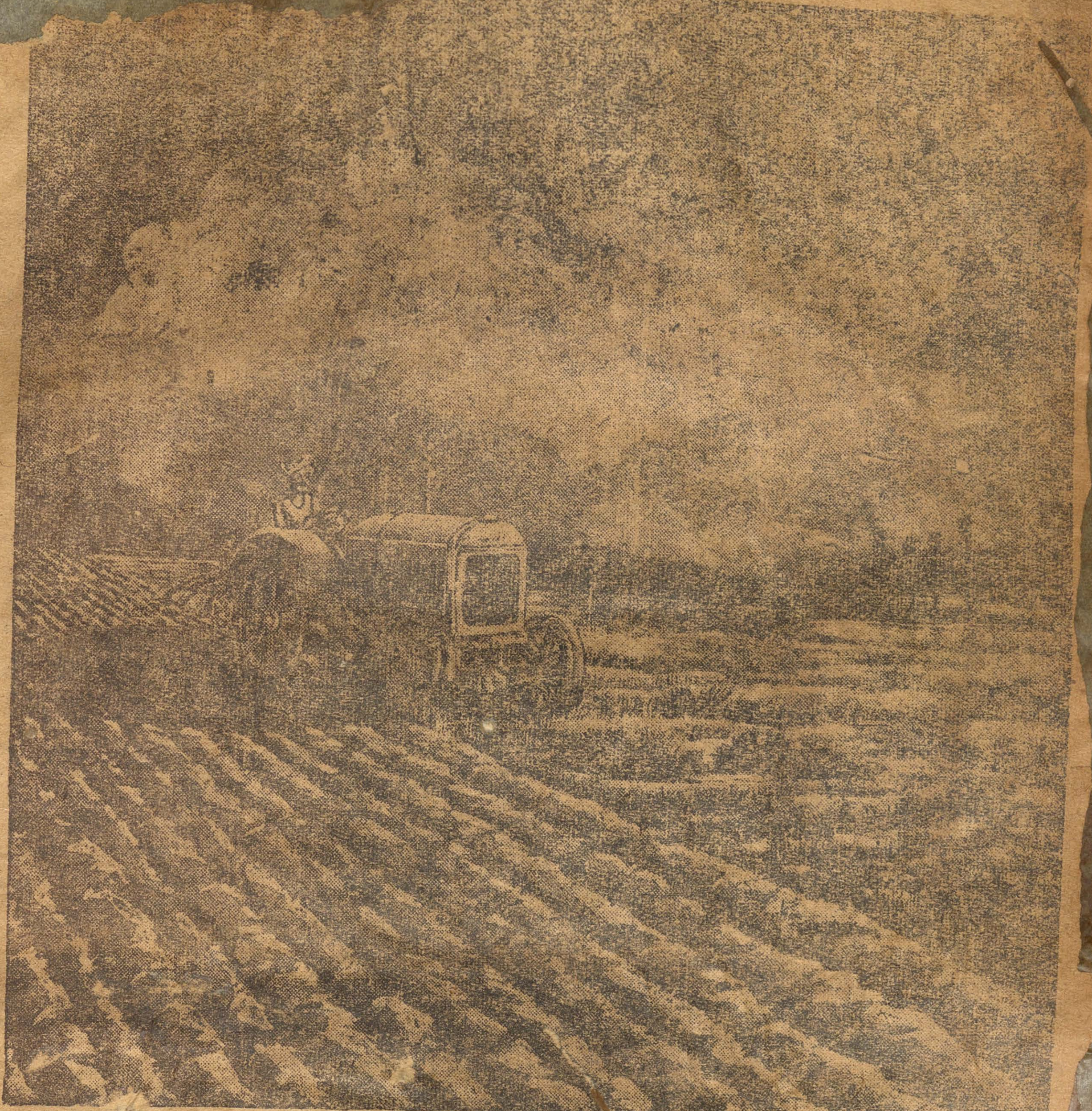
ضرورت

ایک ۴۳ سالہ شریف خاندان، ذی علم، صاحب جائداد مسلمان کو جسکی ماہوار آمدنی تین سو روپیہ ہے دوشیزہ یا بیوہ سے نکاح مطلوب ہے جس میں حسب ذیل صفات ہوں:۔

خاندان سادات یا مشائخ، تندرست، پابند صوم و صلوٰۃ۔ قبول صورت، پاک طینت، عمر درمیان ۲۴ و ۳۰ سال، خط و کتابت صیغۂ راز میں رہیگی۔

پتہ:۔ م۔ ر ہاشمی معرفت حکیم کمال الدین، شفیع آباد چمن گنج کانپور

... کی قیمتیں ... ہیں۔ ۴۰ فی صدی کے قریب ...
سکتے تھے ان کے ... سے ایک اور زنگرڈ ور ...
بعد سے تین اور تدبیریں اختیار کی گئی ہیں تاکہ آ...



سر اسٹیفورڈ کرپس کا بیان

نیویارک۔ ۱۴ ستمبر۔ لندن سے اخبار "نیویارک ٹائمز" کے نامہ نگار ... ... نے بدھ کو سر اسٹیفورڈ کرپس سے ملاقات کی نامہ نگار لکھتا ہے کہ امریکہ کے لوگوں کی آگاہی کیلئے سر اسٹیفورڈ کرپس نے ہندوستان کے پیچیدہ مسئلہ کے متعلق حکومت برطانیہ کی سرکاری پوزیشن واضح کی۔ سر اسٹیفورڈ کرپس نے کہا کہ ہندوستان کی صورت حالات کو اچھی طرح سمجھنے کیلئے چند بنیادی باتوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے وہ باتیں حسب ذیل ہیں:۔
۱۹۴۲ء میں حکومت برطانیہ نے ہندوستانیوں کے ... وہ ایک پیشکش کی تھی جو ابھی تک بدستور قائم ہے۔ پیشکش یہ تھی کہ لڑائی ختم ہونے کے بعد ہندوستانی اپنا آئین بنا سکتے ہیں۔ ہندوستان کی آزادی کے بارے میں کوئی اگر مگر نہیں، نئی ہندوستانی گورنمنٹ اگر چاہے تو برٹش کامن ویلتھ ... چھوڑ سکتی ہے۔ ہندوستان میں بہت سی نسلیں اور مذاہب ... کسی نئے آئین پر عمل کرنے کے لئے ہندوستان کے ان طبقوں ... درمیان سمجھوتہ ضروری ہے۔
سمجھوتہ کے راستے میں جو سب سے بڑی رکاوٹ ہے وہ اقلیتوں کا معاملہ ہے متعدد فرقوں کو یہ اندیشہ ہے کہ وہ مستقل طور پر اقلیتوں میں رہیں گے اور غیر محفوظ رہیں گے اس وقت تو حکومت برطانیہ ان کی رکشا کر رہی ہے۔ کانگریس پارٹی اور مسلم لیگ کے درمیان جو کہ ملک کی سب سے بڑی پارٹیاں ہیں ان مسائل کے بارے میں سمجھوتہ ہونا چاہیئے جن کے ذریعہ آگے قدم بڑھایا جا سکتا ہے۔ بیرونی طاقت ان پر سمجھوتہ ٹھونس نہیں سکتی پھر بھی اقلیتوں کو مطمئن کرنا پڑے گا کہ ان کا خاطر خواہ تحفظ کیا جائے گا۔ حکومت برطانیہ سمجھوتہ کی خواہشمند ہے تاکہ ہندوستان نئے آئین کی طرف قدم بڑھائے۔
ہندوستان کے لئے زمانہ جنگ میں نیا آئینی ایکٹ بنانا مشکل کام ہے۔ زمانہ جنگ میں عارضی سمجھوتہ کے ذریعہ ہندوستانی پارٹیوں کو حکومت میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

گاندھی جی کی ۷۵ ویں سالگرہ

بمبئی۔ آج ہندی حساب سے گاندھی جی کی ۷۵ ویں سالگرہ برلا ہاؤس میں ان کے کمرے میں خاموشی سے منائی گئی صبح کے وقت مہاتما جی کے کچھ دوستوں نے آکر انھیں ذاتی طور سے مبارکباد دی۔ اس کے بعد برلا ہاؤس کے رہنے والے اور کچھ باہر سے آئے ہوئے لوگ بڑے ہڑتال میں جمع ہوئے اور مہاتما گاندھی کی درازی عمر کیلئے دعا کی۔

مسلم یونیورسٹی کورٹ میں اختلاف

علی گڑھ۔ ۱۴ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر سر ضیاء الدین سے اور مسلم یونیورسٹی کورٹ کے کچھ ممبروں سے جو اختلاف رائے ہو گیا ہے اس سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب حیدر آباد تشریف لے گئے ہیں تاکہ وہاں نواب صاحب چھتاری وغیرہ کو ہموار کریں۔





چائے ہی اُنکا سہارا ہے

ایک پیالی تر و تازہ چائے پینے کے بعد ایسا کوئی کام نہیں جو سپاہی نہ کر سکیں۔ ہندوستان کے بہادر اور جوانمرد سپاہی تازگی پہونچانے والی چائے کی اتنا استعمال کرتے ہیں کہ موجودہ جنگ میں جہاں سپاہی وہاں چائے یہ ایک عادت ہو گئی ہے۔ سپاہی ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مشغول رہتے ہیں۔ اور ہر موقع پر چائے ہی اُن کا دل خوش رکھتی ہے۔ خواہ لڑائی ہو رہی ہو یا نہ ہو رہی ہو چائے ہی اُنکا ساتھ دیتی ہے۔ بہادر سپاہیوں سے سبق حاصل کیجئے اور چائے ہی پیجئے۔ یہ وقت پڑنے پر سہارا دیتی ہے۔



بُرے وقت کا ساتھی
ہندوستانی چائے

IK 181A

انڈین ٹی مارکیٹ اکسپینشن بورڈ [illegible] شائع کیا۔

[illegible] سکھئے

[illegible] ؟	
[illegible] خرچ آتا ہے ؟	
آپ کی ما[illegible] آپ کے کپڑوں پر [illegible] ہوتا ہے ؟	
آپ کی[illegible] مکان کا کرایہ کتنا دیتے ہیں ؟	
[illegible] آپ کو ہر سال کتنے دن کی چھٹی ملتی ہے ؟	
آپ ہر مہینے میں کتنی رقم بچاتے ہیں ؟	

★ایک تازہ بھرتی شدہ کلارک کے جوابات یہ ہونگے...

آپ کی ماہوار تنخواہ کیا ہے؟ میری تنخواہ حولدار کلارک گریڈ ۳ کی حیثیت سے ۶۵ روپے ماہوار سے شروع ہوئی تھی۔ آپ کے کھانے پر مہینے میں کیا خرچ ہوتا ہے؟ کچھ نہیں۔ فوجوں کے ملازمین کو ساری خوراک مفت ملتی ہے۔ آپ کے کپڑوں پر کیا خرچ ہوتا ہے؟ کچھ نہیں۔ مجھے اپنی وردی بستر وغیرہ بالکل مفت ملتے ہیں۔ آپ مکان کا کرایہ کتنا دیتے ہیں؟ کچھ نہیں۔ مجھے مفت کوارٹر مفت بجلی اور مفت ایندھن ملتا ہے۔ آپ کو سال میں کتنے دن کی چھٹی ملتی ہے؟ سال میں ایک بار ۲۸ دن کی تہوار لیو، جس کے ساتھ گھر تک جانے آنے کا کرایہ مفت ہے۔ اور ایک وقت میں ۲۰ دن تک کی رخصت اتفاقی بھی مل سکتی ہے۔ آپ مہینے میں کتنی رقم بچا لیتے ہیں؟ میری تمام تنخواہ جیب خرچ کے واسطے ہے۔ کیونکہ میرا خرچ کچھ بھی نہیں ہے میں اگر چاہوں تو ساری تنخواہ بچا سکتا ہوں۔

آپ اپنے جوابات کا مقابلہ ہندوستانی فوج کے سب سے نیچے درجہ کے حولدار کلرک کے جوابات سے کریں اور اس مقابلے سے ہرگز مایوس نہ ہوں۔ کیونکہ اگر آپ تندرست ہیں تو ہندوستانی فوج میں حولدار کلارک کی حیثیت سے آج ہی بھرتی ہو سکتے ہیں۔ ۱۷½ اور ۴۵ سال کی درمیانی عمر کے امیدوار جن کی تعلیم میٹرک پاس یا اس کے برابر کے درجے تک کی ہو اور جو میٹرک پاس نہیں ہیں وہ بھی اگر کلرکی کے کام کا تجربہ رکھتے ہوں تو براہ راست حولدار کلارک بھرتی ہو سکتے ہیں۔ ۱۷½ اور ۲۵ سال کی درمیانی عمر کے دسویں جماعت پاس امیدوار اور ۱۸½ اور [illegible] سال کی عمر کے غیر میٹرک پاس جنہیں کلارک کے کام کا تجربہ حاصل [illegible] کی حیثیت سے بھرتی ہو سکتے ہیں۔ زیر تربیت کلرکوں کو حولدار کلارک گریڈ ۳ مقرر ہونے سے پہلے ۳-۴ مہینے کی سکھلائی لینی ہوتی ہے۔ اس سکھلائی کے دوران میں ۴۴ روپے ۴ آنے ماہوار پاتے ہیں۔ اس کے علاوہ خوراک، کپڑے، رہائش وغیرہ مفت ہوتی ہے۔ "کیا آپ اس موقعے کو ہاتھ سے کھونا گوارا کریں گے؟"

پوری تفصیلات ذیل کے کسی دفتر سے معلوم کی جاسکتی ہیں...

- لکھنؤ — ایچ کیو — ایسٹرن ایریا حضرت گنج
- لکھنؤ — ۳۷ بشیشور ناتھ روڈ
- الہ آباد — ۱۸ کیننگ روڈ
- میرٹھ — ۲۸۶ ویسٹرن کچہری روڈ

★ اگر کچھ لوگ خانگی یا دوسری مجبوریوں کے سبب سمندر پار جانے کی شرط نہ قبول کر سکتے ہوں تو وہ ہندوستان کے اندر غیر جنگی علاقوں میں کام کرنے کے لئے حسب ذیل شرح تنخواہ پر بھرتی ہو سکتے ہیں: حولدار درجہ سوئم مبلغ ۵۰ روپے ماہوار۔ حولدار درجہ دوئم مبلغ ۵۷ روپے ۸ آنے ماہوار۔ حولدار درجہ اول مبلغ ۶۵ روپے ماہوار۔

AAA 1004

کیوبک کانفرنس

کیوبک۔ ۱۵ ستمبر۔ یہ ممکن ہے کہ ہفتہ والے روز مسٹر چرچل اور پریذیڈنٹ روزویلٹ ایک باضابطہ بیان شائع کریں جس میں جاپان کے خلاف لڑائی کے مقاصد واضح کئے جائیں یہ یقین رکھنے کے لئے اسباب موجود ہیں کہ اتحادی لیڈروں کا یہ خیال ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ جبکہ ان مقاصد کا اعلان کر دیا جائے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پیسیفک کے کمانڈر کے مسئلہ پر غور نہیں کیا گیا کیونکہ کانفرنس شروع ہونے سے پہلے ہی یہ معاملہ طے ہو چکا تھا ہیوائی میں جو لوگ پریذیڈنٹ روزویلٹ کی کانفرنس میں شریک ہوئے تھے ان کا بیان ہے کہ سردست فلپائن کے لئے جنرل میک آرتھر کو اور خاص جاپان پر حملہ کرنے کا کام امریکی بحری بیڑہ کے کمانڈر انچیف ایڈمرل نمز کے سپرد کیا گیا ہے۔

جاپان کے خلاف لڑائی میں برطانیہ کیا پارٹ ادا کریگا اس کے بارے میں اسکیم مکمل کی جا رہی ہے۔ اب اس امر کا انکشاف کیا جا سکتا ہے کہ سر گوڈزی جو برطانیہ کے فوج کے ڈائرکٹر جنرل ہیں اس وقت کیوبک میں ہیں وہ کانفرنس کی اس بات میں امداد کر رہے ہیں کہ لڑائی میں برطانیہ کتنا سامان اور فوج دیگا۔ اُنھوں نے یورپ سے برطانی فوج کو

پلیسفک کے میدان جنگ میں تبدیل کرنے کے متعلق بات چیت کی۔ مسٹر چرچل اس ہفتہ برطانیہ واپس نہیں آئیں گے گو صدر روزویلٹ امریکہ جا رہے ہیں۔

یو۔پی کے کانگریسیوں کی میٹنگ ملتوی

لکھنؤ۔ ۱۵ ستمبر۔ یو۔پی کے کانگریسیوں کی جو میٹنگ ۲۳ ستمبر کو ہونیوالی تھی وہ اب ۱۰ اکتوبر کو ہو گی اس میٹنگ میں یو۔پی کیمونسٹ پارٹی کی طرف سے ایک محضرنامہ پیش ہو گا جو اس فیصلہ کے خلاف ہے جس کی رو سے کانگریسی کارکنوں کے جلسوں سے انھیں ڈسچارج کیا گیا ہے۔

ایک اور ڈپٹی کلکٹر معطل

مسٹر جیوتی پرشاد شرما ڈپٹی کلکٹر جو کہ مراد آباد ڈویژن کے ڈپٹی ریجنل فوڈ کنٹرولر مقرر کئے گئے تھے، حکومت یو۔پی نے ان کو بھی معطل کر دیا ہے کہا جاتا ہے کہ اُنھوں نے "اپنی پوزیشن کا نہایت ہی غلط استعمال کیا"۔

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈروں کا نوٹس

۱۰۰ نمبر کے کاسٹ آئرن میں ہول کے ڈھکن سپلائی کرنے کے واسطے مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں جو ۲۹ ستمبر ۱۹۴۴ء کو ۳½ بجے تک وصول کئے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم ۲۹ ستمبر ۱۹۴۴ء کے تین بجے دن تک میونسپل بورڈ کے دفتر سے دو کاپیوں کا ایک سٹ دو روپیہ کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

مزید اطلاع میونسپل انجینیر صاحب کے دفتر سے کسی کام کے دن ۱۱ بجے سے ۴ بجے تک حاصل کی جا سکتی ہے۔

چیرمین میونسپل بورڈ کانپور

ہر ہٹلر جرمنی سے فرار، زبردست افواہیں

لندن۔ ۱۹ ستمبر۔ جرمنی سے نازی لیڈروں کے فرار ہو جانے کے سلسلے میں تازہ ترین افواہ یہ ہے کہ ہر ہٹلر جرمنی کی سرحدوں سے پار ہو چکے ہیں۔ گلوب کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ لندن میں اس قسم کی تمام اطلاعوں کو بڑی احتیاط سے سُنا جاتا ہے ابھی یہ کہنا قطعی قبل از وقت ہے کہ ہٹلر اور دوسرے نازی لیڈر بھاگ کھڑے ہوئے مگر یہ امکان ضرور ہے کہ جب محاذ جنگ پر لڑائی آخری مرحلہ پر پہونچے تو اتحادیوں کے ہاتھوں سزا کے خوف سے نازی لیڈر اپنے فرار ہونیکی کہانیاں مشتہر کر دیں تا کہ اتحادی گمراہ ہو جائیں۔

اتحادی فوجیں سات میل تک ہالینڈ کے اندر داخل ہو گئیں

لندن۔ ۱۸ ستمبر۔ برطانی ہیڈ کوارٹر سے رائٹر کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ آج ۱۰ بجے صبح امریکہ کی فوجیں ہالینڈ کے اندر سات میل پہونچ گئی ہیں اور اُنھوں نے وائکنش وارڈ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمنوں نے بڑے زوروں کے جوابی حملے کئے مگر امریکن فوجوں نے انھیں پسپا کر دیا جرمنوں کے حملے ان حملوں سے کہیں زیادہ زبردست تھے جو اُنھوں نے بلجیم یا فرانس میں کئے تھے جرمنوں نے روسی محاذ سے اپنی ریزرو فوج ادھر بلالی ہے اور وہ جان توڑ کر کوشش کر رہے ہیں کہ جرمنی میں امریکن فوجوں کا داخلہ روکا جائے۔

قاہرہ عرب کانفرنس

قاہرہ۔ ۱۸ ستمبر۔ قاہرہ عرب کانفرنس کا اجلاس ۲۵ ستمبر

انعامات یہ ہیں :-

انعامات کے لئے سال میں دوبار یعنی پندرہ جنوری اور پندرہ جولائی کو قرعہ ڈالا جاتا ہے
۱۵ر جنوری ۱۹۴۵ء کو ہونیوالی اگلی قرعہ اندازی میں وہ تمام بونڈ شریک کئے جائیں گے جو
۱۷ر دسمبر ۱۹۴۴ء تک خریدے گئے ہونگے

پانچ پانچ ہزار روپے کے دو انعام .... ۱۰،۰۰۰ روپے
ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں ششماہی
انعامات کی کل رقم .... ۱،۰۰،۰۰۰ روپے

دس دس روپے والے ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں

دو ہزار پانچ سو روپے کا ایک انعام	کل مبلغ	۲،۵۰۰ روپے
ایک ہزار دو سو پچاس روپے کے دو انعام	"	۲،۵۰۰ روپے
پانچ پانچ سو روپے کے پانچ انعام	"	۲،۵۰۰ روپے
ڈھائی ڈھائی سو روپے کے دس انعام	"	۲،۵۰۰ روپے

ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں ششماہی
انعامات کی کل رقم .... ۱۰،۰۰۰ روپے

انعامات کی رقم پر انکم ٹیکس، سوپر ٹیکس، ایکسیس پرافٹس ٹیکس یا کارپوریشن ٹیکس نہیں لگے گا۔

یہ بونڈ کہاں سے مل سکتے ہیں :- ہندوستان میں ریزرو بینک آف انڈیا کے کسی دفتر سے امپیریل بینک آف انڈیا سے برطانوی ہند میں کسی سرکاری خزانے سے یا کسی ہندوستانی ریاست کے خزانے سے جو حکومت ہند کے خزانے کا کام کرتا ہو۔

انعامات کی یہ رقمیں قرعہ اندازی کی تاریخ کے بعد آنے والی فروری کی ۱۵ر تاریخ یا اگست کی ۱۵ر تاریخ کو یا اس کے بعد اوپر لکھے ہوئے تمام دفتروں سے اور چھوٹے خزانوں سے بھی اگر وہاں سے بونڈ خریدے گئے ہوں ادا کی جائیں گی۔ ہر بونڈ ۱۵ر جنوری ۱۹۴۹ء تک تمام قرعہ اندازیوں میں شریک کیا جائے گا اور ہر مرتبہ انعام پا سکے گا۔ دس روپے والے سلسلے کے انعامات کی رقم نقد ادا کی جائے گی اور سو روپے والے سلسلے کی آدھی نقد اور باقی سرکاری قرضوں کی صورت میں ادا کی جائے گی۔ انعامی نمبر سرکاری گزٹ اور اخباروں میں قرعہ اندازی کی تاریخ کے بعد آنے والی فروری کی پندرہ تاریخ اور اگست کی پندرہ تاریخ سے پہلے پہلے شائع کر دئے جائیں گے۔

حکومت ہند کے محکمہ فائننس نے شائع کیا

BAA 964

مسٹر جمنا داس مہتہ کی تحاریک التواء

نئی دہلی ۲۳-۲۳ ستمبر، مرکزی اسمبلی میں التواء کی جو تحریکیں پیش ہونیوالی ہیں ان میں سے ایک تحریک مانٹری کانفرنس میں ہندوستانی ڈیلی گیٹوں کی کس مپرسی کے متعلق ہے جسے مسٹر جمنا داس مہتہ پیش کریں گے۔ مسٹر مہتہ ایک اور تحریک التواء بمبئی کی رپورٹ کے بارے میں پیش کریں گے۔

یو-پی کے کسانوں کا مطالبہ

لکھنؤ - ۱۵ر دسمبر، یو-پی کے کسانوں نے طے کیا ہے کہ وہ یو-پی کے گورنر کے سامنے پانچ لاکھ دستخطوں سے ایک میمورنڈم پیش کریں گے جس میں یو-پی کے قانون لگان کی دفعہ ۱۷۱ دور کرانے کا مطالبہ کیا جائیگا جس کی بدولت بہت سے کسان گذشتہ تین سال میں بے دخل ہو چکے ہیں سبھا کی رائے ہیں کہ زمیندار اس دفعہ کا غلط استعمال کر رہے ہیں۔

... بنام ... آپ کے نام ایک نالش بابت ... دائر ہوئی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۷ ماہ ... ۱۹۴۴ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل ... مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے حاضر ہونے کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ ... جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۳ ماہ ستمبر ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم منصرم عدالت خفیفہ قنوج

اندرونی صفائی کیلئے پابندی سے استعمال کیجئے!

ANDREWS LIVER SALT

انڈریوز لیور سالٹ

صحت بخش ... فرحت افزا ...

مہیلا کالج کی امداد بند ہو ...

حکومت یو-پی نے لکھنؤ مہیلا ودیالیہ کالج کی امداد بند کر دی ہے اور میجنگ کمیٹی کے نام حکم جاری کیا ہے کہ وہ کالج کو ایک غیر معینہ مدت کیلئے بند کر دیں اور جو پروفیسر اور ٹیچر ... تحریک کی رہنمائی کر رہی ہیں ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

Vol. 40 No. 36 | CAWNPORE Saturday 2nd SEPT. 1944

(از خطیبۂ ہند زہرۂ سخن سیدہ اختر حیدر آبادی)

عرشِ ہستی امنِ عالم نام میرا اتحاد — مجھ سے انساں وقفِ راحت مجھ سے قومیں شاد و شاد
سب کا مقصود و تمنا ہے مرا نام مراد — زندہ باد و زندہ باد و زندہ باد و زندہ باد
سر بسجدہ سب ہیں میرے آستاں کے سامنے
زندگی جھکتی ہے میری داستاں کے سامنے

میرے آگے ظلم و طاقت لرزہ بر اندام ہیں — مجھ سے عزم جور و استبداد سب ناکام ہیں
دور میرے آستاں سے گردشِ ایام ہیں — میری جتنی ابتدائیں ہیں وہ خوش انجام ہیں
دافعِ دردِ الم ہوں، قاطعِ آلام ہوں،
میں جہاں کے واسطے فطرت کا اک انعام ہوں

چھیڑتی رہتی ہیں جو میرا ربابِ زندگی — میں نے ان قوموں کو بخشا ہے شبابِ زندگی
میری ہستی ہے کلیدِ قفلِ بابِ زندگی — مجھ سے ہوتی ہے طلوعِ آفتابِ زندگی
مجھ سے آتا ہے جہانِ زندگی میں انقلاب
میں بنا دیتا ہوں ذرّوں کو حریفِ آفتاب

انقلابِ دہر میری گرد پا سکتا نہیں — میرے مرکز سے کوئی مجھ کو ہٹا سکتا نہیں
کوئی ہنگامہ مری دنیا میں آ سکتا نہیں — کوئی میری عظمتِ شوکت گھٹا سکتا نہیں
میری تعمیریں ہیں محکم میری دنیا پائدار
روز ہی رہتا ہے مجھ سے انقلابِ روزگار

میرا مذہب عشق ہے میرا خدا بھی عشق ہے — ابتدا کا ذکر کیا انتہا بھی عشق ہے
الغرض میں کیا مری اک اک ادا بھی عشق ہے — آرزو بھی عشق میرا مدعا بھی عشق ہے
امتیازِ دیر و کعبہ میری دنیا میں نہیں
جز محبت کچھ مری چشمِ تماشہ میں نہیں

ایک ہی گھر ہے خدا کا جو اسے چاہو کہو — مسجد و دیر و کلیسا جو اسے چاہو کہو
سب میں ہے وہ جلوہ فرما جو اسے چاہو کہو — ہر جگہ ہے اس کا چرچا جو اسے چاہو کہو
ہے خدا اک کرشن اک اللہ اک اور رام ایک
مختلف الفاظ ہیں لیکن ہے رب کا نام ایک

مختلف راہیں ہیں لیکن سب کی منزل ایک ہے — مختلف ہیں کوششیں، کوشش کا حاصل ایک ہے
آئینے لاکھوں ہیں لیکن حسنِ کامل ایک ہے — محفلیں کتنی بھی ہوں پر شمعِ محفل ایک ہے
ایک عنوانِ حقیقت سب کے افسانے میں ہے
ایک رشتہ ہے کہ ہر تسبیح کے دانے میں ہے

سایہ افگن ہے مجھی پر لطفِ ربِ ذوالمنن — ہاں صدا پھولا پھلا رہتا ہے میرا ہی چمن
بزمِ رندانہ میں آئیں میری شیخ و برہمن — میری محفل میں تو ہے سب کو پلانے کا چلن
جس طرف چشمِ عنایت کو اٹھا دیتا ہوں میں
ایک ہی پیمانے سے سب کو پلا دیتا ہوں میں

نغمۂ اختر ہے مرا پروردگارِ زندگی — نغمۂ اختر میں ہے میری بہارِ زندگی
ہے اسی نغمے سے میرا دل شکارِ زندگی — نغمۂ اختر ہے میرا اعتبارِ زندگی

نغمۂ اختر سنو! ہاں اے شہیدانِ نفاق
نغمۂ اختر سے ہو جائے گا تم میں اتفاق

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) مشرق قریب کی ایک بہت ہی اہم خبر موصول ہوئی ہے کہ دنیائے عرب کی ایک بہت مقتدر اور ممتاز شخصیت حضرت السید محمد ادریس شیخ السنوسی ۲۲ سال کے بعد دوبارہ اپنے وطن طرابلس میں تشریف لائے ہیں۔ آپ سنوسی قبائل کے سب سے بڑے مذہبی پیشوا سمجھے جاتے ہیں آپ حکومت اطالیہ کی سخت گیریوں کی وجہ سے طرابلس سے جلاوطن کر دئے گئے تھے۔ مصر میں آپ نے یہ ایام جلاوطنی بسر کئے۔ حضرت السید محمد ادریس ۱۸۸۸ء میں جغبوب کے نخلستان میں پیدا ہوئے جہاں آپ کے پدر بزرگوار طریقہ سنوسی کے سب سے بڑے پیشوا تھے۔ طرابلس جب حکومت اطالیہ کے زیر اثر آیا اور تمام ملک میں فسطائیوں کی سخت گیریوں کا دور دورہ ہوا تو آپ کا پورا خاندان اور آپ کے بہت سے مریدین ترک وطن کر کے مصر چلے گئے۔ آپ نے اپنے ملک کے سنوسی قبائل سے اپنے تعلقات وہاں سے بھی جاری رکھے اور موقع موقع سے سنوسیوں کی امداد کرتے رہے۔ آپ کے تعلقات برطانیہ سے دوستانہ تھے۔

اگست ۱۹۴۰ء میں جب برطانیہ طرابلس میں فاتحانہ حملہ کر رہا تھا اور جنگ پورے زور و شور کے ساتھ جاری تھی تو حضرت شیخ السنوسی نے طرابلس میں اپنے اثر سے برطانیہ کی بڑی مدد کی اور سنوسی قبائل کے بہت سے عرب جنگجو برٹش فوج میں شامل ہو گئے اور تبروک کے محاصرے میں بڑے بڑے کارہائے نمایاں دکھائے۔

عراق کے انقلابی مجرمین کو سزائیں

بغداد۔ ۲۰ اگست۔ کامل شبیب کو جو ایک عراقی افسر تھا اور جس نے مئی ۱۹۴۱ء میں عراق کی انقلابی جماعت کی سربراہی کی تھی کورٹ مارشل سے سزائے موت دی گئی ہے اور آج اُسے پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ محمد علی محمود اور موسیٰ شبانزر کو ۵۔۵ سال کی سزائے قید اور رؤف بحرانی کو ۳ سال کی سزائے قید کا حکم دیا گیا ہے۔ راشد علی وزیر اعظم عراقی کے زمانہ میں یہ لوگ اسی کی ماتحتی میں وزیر تھے خود راشد علی جس نے بغاوت کی ترغیب دی تھی آج کل جرمنی میں موجود یقین کیا جاتا ہے۔

شریف شرف جس کو راشد علی نے ریجنٹ بنایا تھا اسے ۳ سال کی سزا ملی ہے۔ عبدالقادر الگیلانی کو جو اُس زمانہ میں دیوان شاہی کا سردار تھا ۳ ماہ کی سزا ملی ہے عدالت نے یہ بھی طے کیا ہے کہ سزا یاب لوگوں کی جائداد ۱۶۲۴۰۳۶ دینار عراقی کا تاوان وصول کرنے کے لئے نیلام کی جائے یہ لوگ فارس میں نظر بند تھے اور حکومت عراق کی درخواست پر عراق واپس بھیجے گئے تھے۔

رپورٹر لکھتا ہے کہ راشد علی کو بغداد کی فوجی عدالت جنوری ۱۹۴۲ء میں اُسکی غیر موجودگی میں سزائے موت کا حکم دے چکی ہے۔

فلسطین کے عربوں کا مطالبۂ آزادی

یروشلم۔ ۲۱ اگست۔ رام اللہ کے ایک عظیم الشان کانفرنس میں جس میں تقریباً فلسطین کے تمام قصبوں اور دیہاتوں کے عرب نمائندے شریک تھے متفقہ طور پر فلسطین کی آزادی کا مطالبہ کیا گیا اور ارض مقدس میں فیڈریشن کے دستور العمل کے ماتحت ایک عرب حکومت کے قیام کی تجویز پیش کی گئی۔ مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا اور لبنان چیمبر کے اراکین کا خاص طور سے شکریہ ادا کیا گیا جنھوں نے عربوں کے جائز مطالبات کی ہمیشہ تائید کی۔

ایک ریزولیوشن فلسطین میں یہودیوں کی حکومت کے قیام اور ان کے ناجائز مطالبات کے خلاف بڑے جوش و خروش کے ساتھ پیش کیا گیا اور حکومت کی حمایت کی سخت مذمت کی گئی۔ آخر میں حکومت سے اپیل کی گئی کہ عرب رہنما جو جنگ سے پہلے گرفتار کر لئے گئے تھے ان کو فوراً رہا کر دیا جائے اور عام معافی کا اعلان کر دیا جائے۔

ایران کو برطانیہ کی طرف سے معاوضہ

طہران۔ ۲۱ اگست۔ برٹش گورنمنٹ ایرانی فضائی طاقت کو پندرہ دوہرے انجنوں والے ہوائی جہاز دینے پر رضامند ہو گئی ہے۔ یہ ہوائی جہاز بطور معاوضہ کے دیے جائیں گے کیونکہ جب اتحادی فوجیں ایران میں داخل ہوئی تھیں تو بہت سے ایرانی طیارے تباہ کر دئے گئے تھے۔

نحاس پاشا وزیر اعظم کا اعلان

قاہرہ۔ ۱۹ اگست۔ نحاس پاشا وزیر اعظم مصر نے مصری سینٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھے فلسطین میں بے حد دلچسپی ہے۔ فلسطین کی قسمت عرب فیڈریشن سے وابستہ ہے۔ میں امریکی مدبروں کے ان خوفناک اعلانوں سے جو انھوں نے فلسطین کے متعلق کئے ہیں بہت فکرمند ہوں۔ نحاس پاشا نے کہا کہ ابھی مناسب وقت نہیں آیا کہ ہم اس مسئلہ کی طرف توجہ کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال پرتو حق عزم مستقل میرے | [illegible]

صداقت

ہفت [illegible]

جلد ۴۰ | کانپور شنبہ ۲ ستمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۳۶

وائسرائے اور ہندوستانی لیڈروں کے درمیان بات چیت کا امکان

لندن۔ ۲۹ اگست۔ وائسرائے کے رویہ کے عنوان سے "مانچسٹر گارڈین" کے نامہ نگار مقیم بمبئی نے ایک مراسلہ بھیجا ہے کہ اس میں "گارڈین" کے آرٹیکل پر مسٹر راجگوپال آچاری کے تبصرہ کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مہاتما گاندھی نے غیر کانگریسی لیڈروں کو گاندھی جناح ملاقات سے پہلے مشورہ کیلئے بمبئی آنے کی جو دعوت دی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کوشش محض کانگریس کے نام پر ہی نہیں کیجائیگی۔ مسٹر راجگوپال آچاری نے درمیانی عرصہ کیلئے عارضی حکومت بنانے کی جو تجویز پیش کی ہے اور اس سے پہلے وائسرائے کے اختیارات خصوصی کے بارہ میں جو تجویز پیش کی تھی اس سے مہاتما گاندھی کی تجویزوں اور وائسرائے کے درمیان خلا کم ہوگیا ہے اس سے وائسرائے اور ہندوستانی لیڈروں (جن میں مہاتما گاندھی، مسٹر جناح اور مسٹر راجگوپال آچاری، سر سپرو اور مسٹر جیکر بھی شامل ہیں) کے درمیان بات چیت کا امکان پیدا ہوگیا ہے اس بحث سے یہ خیال دور ہو جائیگا کہ وائسرائے کا رویہ سٹیفورڈ کرپس کے رویہ سے مختلف ہے۔

مانچسٹر، ۲۸ اگست، اخبار "مانچسٹر گارڈین" نے آج یہ سوال اُٹھایا ہے کہ آیا ہندوستانی صوبجاتی مجالس آئین ساز کے انتخابات ہمیں کر لینا چاہئیں جونہی کہ ہندوستان کی فوجی صورت حالات اس امر کی اجازت دے کہ ہندوستان کے نظر بند کانگریسی لیڈروں کو رہا کرنا خطرہ سے خالی ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ کرپس تجویزوں میں سے ایک تجویز یہ تھی کہ لڑائی ختم ہونے کے فوراً بعد انتخابات کرائے جائیں اور اس کے بعد ان مجالس آئین ساز کے ذریعہ ایک کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی منتخب کی جائے جو ہندوستان کا آئین مرتب کرے اور برطانیہ سے چند معاملات کے بارے میں بات چیت کرے۔ مہاتما گاندھی اور وائسرائے کے درمیان خط و کتابت سے ظاہر ہوتا ہے کہ لڑائی ختم ہونے سے پہلے قومی حکومت نہیں بنائی جائیگی۔ لیکن اب جبکہ لڑائی کا خاتمہ قریب نظر آنے لگا ہے ایک کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کام پر لگائی جاسکتی ہے اور ایسے لیڈر مل سکتے ہیں جو ہندو مسلم سمجھوتہ کرلیں اور حکومت برطانیہ سے بات چیت کرلیں اور اس کے ساتھ صلح کانفرنس کیلئے نمائندے منتخب کرلیں۔

سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہندوستانی سیاست دانوں کو مایوسی کے احساس سے آزاد کردیا جائے، ان کو غیر ذمہ داری اور مجبوری اور اس شبہ کے جذبہ سے آزاد کردیا جائے کہ ان کو محض ان فیصلوں کے بارے میں تاکید کرنے کے لئے بلایا جا رہا ہے جو ان کی پیٹھ کے پیچھے پہلے ہی کئے جاچکے ہیں۔

ہندوستانیوں کی عدم شرکت

بمبئی۔ ۲۵ اگست، مسٹر والچند ہیراچند نے جو ایر سروس آف انڈیا نامی ہوا باز کمپنی کے چیرمین ہیں اس کمپنی کی ساتویں جنرل میٹنگ میں صدارت کرتے ہوئے اس بات کی شکایت کی کہ پچھلے اکتوبر میں لندن میں جو ایمپایر ایر کانفرنس ہوئی اس میں قوم پرست ہندوستان کو کوئی جگہ نہیں دی گئی اور اب واشنگٹن میں جو ہوائی کانفرنس ہو رہی ہے اس میں بھی ہندوستان کی آواز کو نظر انداز کر دیا گیا ہے اور غیر سرکاری ہندوستانیوں کو اسمیں حصہ لینے کیلئے مدعو نہیں کیا گیا ہے۔ ایک اور بین الاقوامی کانفرنس اس سال کے آخر میں ہونیوالی ہے جس میں جنگ کے بعد کے

مسئلہ سول پرواز پر غور ہوگا۔ اس موقعہ پر بھی حکومت ہند نے باوجود اس کے کہ ہندوستان سے برابر یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس گفت و شنید میں ہندوستانیوں کا حصّہ ہونا چاہیئے کوئی پروا نہیں کی ہے اس لئے ہمیں مل کر مقابلہ کرنا چاہیئے اور یہ مقابلہ اس وقت تک جاری رکھنا چاہیئے جب تک ہمارا یہ مطالبہ منظور نہ ہو جائے کہ غیر سرکاری ہندوستانیوں کو ان کانفرنسوں میں برابر کی حیثیت سے حصّہ لینے کا موقعہ دیا جائے۔

ہر ملک کی آزادی ضروری ہے

کلکتہ۔ ۲۸ اگست، آج شریمتی وجے لکشمی پنڈت نے سکاٹش چرچ کالج یونین کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے جنگ کے زمانہ کے بعد کی نئی تشکیل کے بارہ میں کہا کہ وہ اس طریقہ پر ہونی چاہیئے کہ سب کو برابر کے موقعے ہوں اور برابر کی آزادی ہو لیکن آج جس طریقہ پر سوچا جا رہا ہے وہ تو وہی دقیانوسی طریقہ ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے۔ اس صورت میں ذرا سا طوفانی جھونکا لگنے پر یہ اسکیم پاش پاش ہو جائیگی۔ آپنے فرمایا کہ میں بین الاقوامیت کے حق میں ہوں مگر میں یہ مانتی ہوں کہ اس سے پہلے ہر ملک کی آزادی ضروری ہے، آپنے فرمایا کہ زندگی کے ہر شعبہ میں کام کرنے کیلئے استریوں کو تیار رہنا چاہیئے۔ یونین کے سرپرست ریورینڈ جان کیلاریں نے شریمتی وجے لکشمی پنڈت کا خیر مقدم کیا۔

یو۔پی مارواڑی کانفرنس

بنارس۔ بذریعہ ڈاک، ۲۵ اگست کو پہلی یو۔پی مارواڑی کانفرنس کا اجلاس ہوا جس کی صدارت لالہ کیلاش پت سنگھانیہ نے کی۔ آپنے اپنے صدارتی ایڈریس میں فرمایا کہ اب جبکہ انگریزوں کو جلد ہی فتح حاصل کرنے کی اُمید ہے اس کا کوئی امکان نہیں کہ برطانوی حکومت سیاسی طاقت اپنے ہاتھوں سے منتقل کردے اور یہ اُمید کرنی بھی فضول ہے کہ جنگ کے بعد ہندوستان کو آزادی دیدی جائے گی۔ گاندھی جناح ملاقات اور اس کے نتیجہ کے طور پر ہندو مسلم مسئلہ طے ہو جائیگا بڑا چرچا ہے اور یہ بات اور ہے کہ لارڈ ویول اسے اہمیت نہ دیتے ہوں۔ اگر کوئی مشترکہ حل نکل آیا تو لارڈ ویول کو ضرور اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنی پڑیگی۔

جنگ کے بعد کی نئی تشکیل کے بارہ میں آپنے کہا کہ اس کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ اس ملک کے کروڑوں محتاجوں کی حالت بہتر ہو سکے۔ میں حکومت سے پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس ملک کو صنعتی بنا کر اس کا اقتصادی مسئلہ حل کرے۔

سر رادھا کرشن نے اس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے ہندو یونیورسٹی کی ٹیکنیکل تعلیم کا ذکر کیا اور کہا کہ صنعتی ہندوستان میں انجنیروں کی بہت ضرورت ہوگی۔ ہمارا یہ بھی ارادہ ہے کہ ڈاکٹری اور کھیتی کی تعلیم کے لئے بھی کالج کھولیں۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ ہمارے ان خوابوں کو حقیقی بنانے کے لئے دل کھول کر چندہ دیں۔

اہل اٹلی کو مسٹر چرچل کا پیغام

روم۔ ۲۹ اگست، اٹلی سے روانہ ہوتے وقت مسٹر چرچل نے اہل اٹلی کو ایک حوصلہ افزا پیغام دیا:۔

مسٹر چرچل نے [illegible] جنوں [illegible] کی ہے اور جہازوں کی کمی کی وجہ سے کچھ علاقوں میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میں نے مختلف بین الاقوامی جماعتوں کے برطانوی نمایندوں کو ہدایت کردی ہے کہ وہ ان مشکلات کو دور کرنیکی ہر ممکن کوشش کریں۔ اٹلی بڑی غلطی کریگا اگر وہ پھر فاسسٹوں کے چنگل میں پھنس گیا۔ قدرتی طور پر ہم ان حالات کو نہیں بھول سکتے جبکہ مسولینی نے فرانس اور برطانیہ پر حملہ کیا تھا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ آزادی کی قیمت دائمی بیداری ہے۔ سوال یہ ہے کہ آزادی کیا ہے؟ اس کی جانچ امن کے وقت دو باتوں سے ہو سکتی ہے ایک تو یہ کہ آیا کسی ملک کے لوگوں کو اظہار رائے [illegible] اور حکومت وقت کی مخالفت [illegible] نکتہ چینی [illegible] اجازت ہے دوم یہ کہ آیا لوگوں کو اس [illegible] ختم کرنیکا حق حاصل ہے، جس کو وہ پسند نہیں [illegible] تے اور ایسے آئینی ذرائع موجود ہیں جن سے وہ مرضی کے مطابق کام کر سکتے ہیں۔ آیا انصاف کے لئے عدالتیں موجود ہیں جو ایگزیک[ٹو کے] دباؤ سے آزاد ہیں [illegible] یر دونوں کے ساتھ یکساں انصاف ہوتا ہے۔ آیا ایک سول کسان یا مزدور جو کہ دن بھر محنت کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ بغیر پولیس کے ڈر اور کنٹرول کے پالتا ہے۔ آزمائش کے لئے یہ چند عملی باتیں ہیں جن کی بنا پر نئے اٹلی کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ سب سے پہلا کام یہ ہے کہ اٹلی سے جرمنوں کا بالکل صفایا کر دیا جائے اور اس کے لئے سخت لڑائی کی ضرورت ہے۔

بقیہ آئینہ کانپور

اچھوتوں کا مطالبہ

مسٹر ٹی۔ سی کوریل چیرمین یو۔ پی شیڈ ولڈ کاسٹ فیڈریشن نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہندوستان کے واسطے کوئی نیا آئین حکومت اس وقت تک منظور نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ اچھوتوں کو انکی آبادی کے تناسب سے انکی نمایندگی نہ دیدی جائے۔

آپنے یہ بھی رائے ظاہر کی ہے کہ مہاتما گاندھی کو مسٹر امبیدکر اور آل انڈیا شیڈ ولڈ کاسٹ فیڈریشن سے بھی گفت و شنید کرنا چاہیئے کیونکہ اچھوت لوگ ہندو نہیں ہیں بلکہ بذات خود ایک قوم ہیں۔

کوئلہ کی کمی

شہر میں کوئلہ کی سپلائی نہ ہونیکی وجہ سے میور ملس نے نوٹس دیدیا ہے کہ اگر نئی سپلائی نہ ہوئی تو ملس بند کر دینا پڑیگا۔ دوسرے ملوں میں بھی کوئلہ کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔

شہر میں غلہ کی کمی

مسٹر ایس۔ سی۔ کپور سکریٹری سٹی فوڈ کمیٹی مزدور سبھا نے ایک بیان شائع کیا ہے جسمیں شہر میں غلہ وغیرہ دستیاب ہونیکی پریشانیوں کا ذکر کیا گیا ہے اور مقامی اداروں اور انسٹی ٹیوشنوں سے و شہر کے لیڈران سے درخواست کی ہے کہ وہ ایک جلسہ کر کے اس معاملہ پر غور کریں اور غلہ کنٹرول ریٹ پر فروخت ہونیکا انتظام کرنیکی کوشش کریں۔

افطار و سحر کے اوقات

تاریخ	وقت افطار	وقت سحر
۱۲ رمضان	۷ بجکر ۳۳ منٹ	۵ بجکر ۱۱ منٹ
۱۳ "	۷ بجکر ۳۲ "	۵ بجکر ۱۱ "
۱۴ "	۷ بجکر ۳۱ "	۵ بجکر ۱۲ "
۱۵ "	۷ بجکر ۳۰ "	۵ بجکر ۱۳ "
۱۶ "	۷ بجکر ۲۹ "	۵ بجکر ۱۴ "
۱۷ "	۷ بجکر ۲۸ "	۵ بجکر ۱۵ "
۱۸ "	۷ بجکر ۲۷ "	۵ بجکر ۱۶ "
۱۹ "	۷ بجکر ۲۶ "	۵ بجکر ۱۷ "
۲۰ "	۷ بجکر ۲۵ "	۵ بجکر ۱۸ "
۲۱ "	۷ بجکر ۲۴ "	۵ بجکر ۱۸ "

شہر میں [illegible] پیش کرنے [illegible] نے کہا کہ یہ کام [illegible] لئے کوئی دور [illegible] نے پبلک ہیلتھ [illegible] کرتے ہوئے یقین دلایا کہ [illegible] وائی کریگی۔

[illegible] صاحب نے کہا کہ سابق [illegible] کا دورہ کر کے شہر کی صفائی کو خود دیکھتے [illegible] جس کی وجہ سے صفائی کا عملہ مستعد رہتا تھا اور صفائی اچھی رہتی تھی۔

اور کچھ مزید بحث [illegible] گئے جو کثرت رائے سے نا[منظور] [illegible]

امپرومنٹ ٹرسٹ

[illegible] سی۔ بلاک کنیا نے جو [illegible] طبقہ کے لوگوں کو دیے جاویں گے ان پر غور کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی

[illegible] کا اسفالٹ خرید نالے ہوا۔ دیر [illegible] کے منظور کئے گئے۔ اور مختلف انجنیری کے [illegible] لئے ٹنڈر منظور کئے گئے۔

ٹرسٹ اسکیم میں پبلک پاخانوں کے نزدیک مہتروں کے کوارٹرس بنانا طے ہوئے۔

۳۵۷۳ روپیہ کی قیمت کے اسپشل زمین کے نیلام منظور کئے گئے۔

ہندوستانی برادری

گذشتہ ہفتہ ہندوستانی برادری کا ایک جلسہ مسٹر آر۔ منوہر لال۔ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے، پریسیڈنٹ برادری کی صدارت میں مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکٹو انجنیر کے بنگلہ پر منعقد ہوا۔ جلسہ کی معمولی کارروائی کے بعد آخر میں مسٹر محمد حبیب اللہ کی طرف سے ممبروں کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔

شکر فروخت کرنیکا وقت

ماہ رمضان کی وجہ سے ٹاؤن راشننگ آفیسر صاحب نے شہر کے دوکانداروں کے واسطے شکر فروخت کرنیکا وقت ۹ بجے دن سے ۶ بجے شام تک کردیا ہے تاکہ مسلمان دوکانداروں کو تکلیف نہ ہو۔

فوجی سپاہیوں کی خاطر

آسام سے واپس شدہ فوجی سپاہی جو کانپور سے گزرتے ہیں انکی خاطر و مدارات کا انتظام کانپور اسٹیشن پر کیا جاتا ہے اسی خاطر و مدارات کو زائد سے زائد کامیاب بنانے میں مسٹر محمود الحق صاحب تحصیلدار کانپور بڑی زبردست جدوجہد سے کام لے رہے ہیں جس کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

بزم ادب کرائسٹ چرچ کالج

بزم ادب کرائسٹ چرچ کالج کا ایک افتتاحی جلسہ جناب حافظ محمد صدیق صاحب صدیقی کی صدارت میں ہوا۔ مسٹر اشتیاق حسین اظہر سکریٹری بزم کے رپورٹ پڑھنے کے بعد پروفیسر

[illegible] ہیں اور [illegible] کو رد کر دیا ہے اُنھوں نے [illegible] تلاش کرلی ہے جو ایک لحاظ [illegible] ہم لوگ عام طور پر یہ خیال کرتے [illegible] پیا جاسکتا۔ چینیوں کو بھی گرم پا[نی] [illegible] مگر اس لڑائی کے شروع ہو[نے] [illegible] ثابت ہوئے ہیں۔

رسالہ "نیوز ریویو" میں ایک [illegible] مسٹر ڈی، ڈینس کا نے لکھا ہے کہ چونکہ [illegible] ں نے اس [illegible]

[illegible] پی جائے [illegible] چائے کا آخری قطرہ ختم [ہو] جائے، اور اسی وقت آواز نکالی جائے جو سُننے [میں] "چائے" معلوم ہو۔ اور آخر تو اور بھی عالیشان وضع کا ہے۔

کنارہ جہاں ہونٹوں نے چھوا ہے پونچھتے ہوئے پینے والا پیالی کے نقشہ کو دیکھتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس میں اتنا محو ہو گیا ہے کہ اس کو نشہ چڑھ گیا۔ چینیوں کو چائے سے بہت محبت ہے اسلئے ان کی اس محبت کا ذکر کرتے ہوئے ہم ایک مشہور چینی شاعر کا خیال پیش کرتے ہیں جس کو انھوں نے نظم میں بیان کیا ہے۔

ایک اونس تمام گھبراہٹ کو دور کر دیتا ہے۔
دو اونس آپکی تمام مصیبتوں کو کم کر دے گا۔
تین اونس ہڈیوں کو مضبوط بنائے گا۔
چار اونس پی کر ہمیشہ زندہ رہوگے۔
اور ایسے جوان بن جاوگے جیسے کہ جنم دن پر تھے۔
پھر تم اس دنیا میں ہمیشہ زندہ رہوگے۔

[illegible] احتشام حسین رضوی آف لکھنؤ یونیورسٹی نے اپنا مقالہ اُردو ادب کی تنقید پر ارشاد فرمایا جو ہر حیثیت سے بصیرت افروز تھا۔ بعد ازاں مشاعرہ شروع ہوا جسمیں شہر کے ممتاز شعرا نے شرکت فرمائی۔

حج بیت اللہ کے سلسلہ میں جلسہ

۲۵ اگست۔ بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں ایک جلسہ ہوا جس میں یہ تجویز منظور کی گئی کہ

شہری مسلم لیگ کا یہ جلسہ عام گورنمنٹ آف انڈیا کے اس اعلان کو خوش آمدید کہتا ہے کہ امسال زیارت بیت اللہ کے لئے جہاز دیے جاویں گے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ جہازوں کی کافی تعداد مہیا کی جاوے تاکہ گذشتہ سالوں کی تلافی ممکن ہوسکے۔

زمانہ پولیس کا یہ مصرف! سبحان اللہ کیا کہنے مگر کتنے بدمذاق ہیں برطانوی ہند کے راشن افسران جنہوں نے آج تک اس طرف توجہ نہ کی اور پھر راشن ہی پر کیا منحصر ہے ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہر ملزم کو پکڑنے کا یہ کام انہی شعلہ رویوں کے سپرد ہونا چاہیئے کہ ملزم خود گردن جھکائے حاضر ہوں اور ہر طرف سے پکار پر پکار پڑے کہ

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف
اے کشتۂ ستم تری غیرت کو کیا ہوا

اور آخر کار ایک وقت وہ آئے کہ بقول میر خسرو:۔

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغِ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

---

۴ پر اس کمیشن کے ممبروں اور مسٹر سہروردی میں بہت دیر تک بات چیت ہوتی رہی۔

(باقی آئندہ)

مسٹر فضل الحق کا بیان

کلکتہ۔ ۲۳ اگست۔ آج قحط تحقیقاتی کمیشن کے سامنے مسٹر فضل الحق سابق وزیر اعظم بنگال کی شہادت ہوئی اُنھوں نے ایک وسیع میمورینڈم بھیجا تھا جسمیں قحط کے اسباب سے بحث کی گئی تھی۔ نیز یہ بتایا تھا کہ وزارت نے اس سلسلہ میں وقتاً فوقتاً کیا کیا۔ مسٹر فضل الحق نے نئی دہلی میں ۱۹۴۲ء میں غذائی کانفرنس میں اپنی شرکت کا بھی ذکر کیا جس میں اُنھوں نے بنگال کی اُسوقت بھی حالت بتادی تھی کہ وہاں غلہ رفتہ رفتہ کم ہو رہا ہے اور ایک غذائی وزارت قائم کرنے کی ضرورت ہے مسٹر فضل الحق نے کورپروں اور وزیروں اور ان عوام اور حکومت کے تعاون پر زور دیا۔ کمیشن نے مسٹر فضل الحق سے اس بات پر بھی تبادلۂ خیالات کیا کہ اپنے ذاتی وسائل کہاں تک کافی ہو سکتے ہیں۔ غلہ حاصل کرنے کے بارے میں حکومت بنگال کی عملی تدبیروں ۴

...پاس اُس نے ... لیا اور وہ امریکہ ... یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی، اس کی بابت گنتھر کہتا ہے کہ وہ عیسائی اور پکا میتھوڈسٹ بن گیا وہ چین بطور انگریزی کے معلم اور پادری کے واپس آیا، اس نے شنگھائی میں پہلی وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی تنظیم میں مدد دی اور پھر اپنا گذارہ بائیبل بناکر اور بیچ کر کرنے لگا، چارلی سونگ اور رخی کی تین لڑکیوں میں سب سے بڑی ۱۸۸۸ء میں پیدا ہوئی اس کا نام اے لنگ، یعنی پیاری طبیعت" رکھا گیا۔ دوسری لڑکی ۱۸۹۰ء میں پیدا ہوئی اور اس کا نام چنگ لنگ یعنی "خوش طبیعت" رکھا گیا اور تیسری

احباب سے اسی طرح خط و کتابت کیا کرتے تھے، مگر ڈاک کا محصول مکتوب الیہ کو دینا پڑتا تھا،

رفتہ رفتہ سترھویں صدی کے وسط میں پیرس میں ڈی والیر نے محصول ڈاک کی پیشگی رقم ادا کرنے کو اس طرح رواج دیا کہ پُرانے طریقے کے لیبروں پر ایک مُہر (محصول اداشدہ) کی لگادی اس چھپے ہوئے کاغذ کو خرید کر ہر شخص اپنا خط اور پارسل وغیرہ شہر کے ایک حصے سے دوسرے حصے کو روانہ کرسکتا تھا، یہ انتظام حکومت کی طرف سے نہیں تھا بلکہ پبلک کے چند سر برآوردہ لوگوں نے کیا تھا خط کا محصول ایک ساؤ تھا جو بہت زیادہ تھا (باقی آئندہ)

... کی زیر نگرانی ... نامی فلم ہندوستانی زبان میں تیار کر رہے ہیں۔ یہ فلم قریب قریب مکمل ہو چکی ہے فلم کی کہانی "سوگند" اور "واپسی" کے افسانہ نگار مسٹر بنے چترجی نے لکھی ہے۔ اس فلم میں مجملہ دیگراں کے نواب نے بھی کام کیا ہے۔

"رام شاستری"

پربھات فلم کمپنی کا تازہ ترین تاریخی شاہکار رام شاستری سنٹرل سینما بمبئی اور پربھات ٹاکیز پونا میں ہنگامہ بپا کر رکھا ہے۔ جاگیردار کی ہدایت کاری انتہائی بلندیوں پر ہے ہنساوڈکر۔ مینا کشی، لیلا پوار۔ ڈھل۔ اننت مراٹھے۔ شکنتلا اور گنپت راؤ نے اپنی اداکاری کے قابل قدر نمونے

اقوالِ زرّیں

زندگی ایک نازک معاملہ ہے اس کی الجھنوں کو احتیاط، صبر اور باقاعدگی سے سلجھاؤ۔

خوش خلقی معاشرتی زندگی کی ذمہ داریوں کا اعتراف ہے وہ روزمرہ کی زندگی کو شیریں بنا دیتی ہے۔

اگر تمہیں اپنی زندگی عزیز ہے تو وقت کو بے فائدہ ضائع نہ کرو کیونکہ زندگی وقت ہی سے بنتی ہے۔

مصیبتیں سچی خوشیوں کا پیش خیمہ ہیں مبارک ہیں وہ لوگ جو دکھ اور مصیبت کو صبر و شکر اور ہنسی و خوشی سے بسر کرتے ہیں۔

غصہ بڑی مشکل سے ختم ہونے والا دشمن ہے اور اس کا بہترین علاج خاموشی ہے۔

خوشی جلد ہی غمی میں تبدیل ہو جاتی ہے اس واسطے بے عقلوں کی طرح خوشی کے پیچھے پیچھے نہ دوڑو

جو شخص تمہارے ساتھ سختی کرے اس کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ وہ تمہارا برتاؤ دیکھ کر تمہارا غلام ہو جائے گا۔

علم ایسا لعل بے بہا ہے کہ جس کی قدر و قیمت دنیا کی کسی اور شے سے نہیں ہو سکتی وہ خود ایک دولت لازوال ہے بس ہم لازم شے کے عوض میں قابلِ زوال اور فانی اشیاء کو قبول کریں تو اس سے بڑھ کر اور کونسا خسارہ ہو سکتا ہے؟

ہمارا بہترین زیور ہماری بہترین یادداشت

موجِ تبسم

ایک شخص کو باؤلے کتے نے کاٹا اس کے گھر والے اسے فوراً ایک ڈاکٹر کے پاس لے گئے وہاں جاتے ہی اس نے کاغذ پنسل مانگا۔

ڈاکٹر نے ازراہِ مذاق دریافت کیا وصیت نامہ لکھنے لگے ہو؟

"نہیں ان آدمیوں کی فہرست ... گا جنہیں کاٹنے کا ارادہ ہے!

ایک چور کی بیوی:- تمہارا لڑکا بڑا ہو کر کیا کریگا؟

دوسرے چور کی بیوی:- بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلے گا۔

اکرم:- تم رات کو سوتے وقت دیا سلائی کیوں جلاتے ہو؟

بجرم:- تاکہ دیکھ لوں کہ چراغ تو گل کرنا نہیں بھول گیا۔

عاشق:- (اپنی منسوبہ سے) جانِ من! میں نے تمہارے لئے ایک انگوٹھی بننے کے لئے دی ہے، بتاؤ اس پر کون سے لفظ لکھوائے جائیں جو کہ تم پسند کرو۔

منسوبہ:- (پبلشر کی لڑکی) جملہ حقوق محفوظ!

فلم کمپنی کا ڈائرکٹر:- کیا تم بدمعاش کا پارٹ اچھی طرح کر سکو گے؟

اُمیدوار ایکٹر:- آپ بے فکر رہیں میں اس کام میں خوب طاق ہوں اسی ہنر کی بدولت تو دوسری کمپنی سے نکالا گیا ہوں۔

رفیق:- امسال بارش کمی کے ساتھ ہوئی ہے۔

منیر:- میاں رفیق کچھ سبب کی خبر بھی ہے۔ "بارش محکمے پانی پر کنٹرول ہو گیا ہے"۔

دخترِ حسینہ معقول

علم الجراحت کا سنسنی خیز کارنامہ

آپ خیال کر سکتے ہیں کہ اگر ایک بے پھٹا بم کا گولہ ایک زندہ انسانی جسم میں دھنس جائے تو اس کا کیا حال ہوگا۔ یقیناً ایسے آدمی کے جاں بر ہونے کی اُمید نہیں کی جا سکتی۔

برائٹن کے ایک سرجن ڈاکٹر ڈونالڈ نے ایک ایسے ہی خطرناک سانحہ کے مریض کا حال بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ ایک ہوائی حملے کے بعد جو زخمی اشخاص اسپتال لائے گئے ان میں ایک سپاہی ایسا تھا جس کی ران میں زخم آیا تھا لاشعاعی امتحان سے واضح ہوا کہ ران کی بافتوں میں ایک سر شمٹ توپ کا گولہ دھنسا ہوا ہے۔

ڈاکٹر کے لئے یہ موقعہ انتہا سے زیادہ نازک تھا۔ اگر گولہ پھٹ جائے تو زخمی کے ران کے پرخچے اڑ جائیں اس کی ٹانگ غائب ہو جائے اور بہ ظنِ غالب اس کی روح بھی ٹانگ کے ساتھ پرواز کر جائے۔

اگر گولہ نکالنے کے دوران میں یہ صورت رونما ہو تو نہ صرف سرجن بلکہ ہر اس شخص کے لئے خطرہ تھا جو عمل گاہ میں موجود ہو خصوصاً قوتِ باصرہ کے مجروح ہونے کا سخت اندیشہ تھا تاہم ان اندیشوں کے باوجود متعلقہ علما میں سے کسی نے بھی پس و پیش میں وقت ضائع نہ کیا مادہ بہ حد سے زیادہ نازک اور خطرناک عملیہ انجام کو پہونچا واضح رہے کہ ایک سر شمٹ گولے کا وزن ۲ پونڈ ہوتا ہے۔

لنکا میں ہندوستان کا کپڑا

کولمبو ۔ ۲۵ اگست ۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۵ ستمبر سے لنکا میں ہندوستان سے آئے ہوئے کپڑے کی قیمتیں سرکاری طور پر مقرر ...

...س ...

...نیاز فتحپوری اڈیٹر نگار لکھنؤ!

... لکھنؤ میں غالباً یہ بالکل پہلا اجتماع ہے جس میں بیک وقت اتنے اربابِ صحافت نے شرکت کی زحمت گوارا کی ... کے ایک مقولہ کا مفہوم ہے کہ "اگر کسی جگہ ایک اخبار نویس بھی نظر آئے، تو سمجھ لو کہ وہ اپنے ساتھ ایک پوری انجمن ... ہوں کہ یہاں اگر تمام ... تو بھی ان سے کوئی انجمن ... نویس کا کیا ذکر ہے۔ یہ حالت ... لیکن ... اس سے زیادہ افسو...

... حقیقت سے بے خبر نہ ہوں گے کہ ہندوستان ... سے صدیوں پہلے بھی فنِ صحافت موجود تھا اور ... طرح محسوس کرتے تھے ... ہوتا تھا۔ جو اپنے علاقہ کے تمام اہم واقعات کی اطلاع فرماں روائے وقت کو دیتا تھا اور یہ اطلاع اس قدر اہمیت رکھتی تھی کہ انہیں اطلاعات کی بنا پر حکومت اپنی پالیسی متعین کرتی اور انھیں کی روشنی میں تمام اہم فیصلے صادر کئے جاتے مغل حکومت کے زمانے کے کئی سوقلمی اخبارات ۱۶۶۰ء کے لندن کی رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے کتاب خانہ میں اب تک محفوظ ہیں اور خافی خاں مورخ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب کے عہد میں سپاہیوں کے مطالعہ کے لئے بھی اخبارات فراہم کئے جاتے تھے اور آپ یہ سن کر غالباً حیرت کریں گے کہ اس وقت ان اخباروں کو اتنی آزادی حاصل تھی کہ ایک بار کسی اخبار نے اورنگ زیب کے اس طرزِ عمل پر جو اس نے اپنے پوتے عظیم الشان کے ساتھ روا رکھا تھا سخت نکتہ چینی کی لیکن اس سے کوئی باز پرس نہ کی گئی۔

خیر یہ تو اس وقت کی بات ہے جب فنِ طباعت سے لوگ ناآشنا تھے اور اخبارات کی کاپیاں قلم سے لکھ لکھ کر تقسیم کی جاتی تھیں، لیکن فنِ طباعت کے رواج کے بعد جب ہم اردو صحافت کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو اب سے تقریباً ڈیڑھ صدی قبل اس کے آغاز کا پتہ چلتا ہے جبکہ ہندی اردو نزاع نے ہندوستان کی دو قوموں کو ایک دوسرے سے علیحدہ نہ کیا تھا اور آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ اردو صحافت کے ابتدائی دور میں سب سے بڑا ہاتھ ہندوؤں ہی کا تھا۔

یوں تو اردو صحافت کی ابتدا، ہندوستانی صحافت کے ساتھ ہی ہو گئی تھی کیوں کہ اکثر فارسی اخبارات اردو میں بھی خبریں شائع کرتے لیکن خالص اردو صحافت کی ابتدا ۱۸۱۰ء سے ہوتی ہے جب مولوی اکرام الدین نے کلکتہ سے ہندوستانی کے نام سے ایک اردو اخبار جاری کیا۔ اس کے بعد دوسرا اخبار جامِ جہاں نما تھا جس کے ایڈیٹر منشی لالہ سداسکھ تھے۔ یہ اخبار ۱۸۲۳ء میں جاری ہوا۔ اس کے بعد خیر خواہ ہند ۱۸۳۷ء میں بنارس سے جاری ہوا اور اس کی صدارت پادری سرشن کے ہاتھ میں تھی۔ اسی سال سرسید مرحوم کے بھائی سید محمد خاں نے سید الاخبار دہلی سے جاری کیا اور مولوی محمد حسین آزاد کے والد مولوی باقر حسین نے اردو اخبار کی بنیاد ڈالی۔ یہ اخبار اُس اردو اخبار سے علیحدہ تھا جو ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ شروع ہونے تک جاری رہا اور جس میں آخری تاجدار مغلیہ کے دربار کا روزنامچہ بھی شائع ہوتا تھا اور جس کا ذکر مرزا غالب نے بھی کئی جگہ اردوئے معلیٰ میں کیا ہے۔

۱۸۳۵ء میں دہلی سے ایک اور اخ... نام سے جاری ہوا اور اسی کے ساتھ ... اور قران السعدین جاری ہوئے اور ان ... ایڈیٹر ہندو تھے۔

اس کے بعد ۱۸۴۶ء میں کلک... سے خیالی، آگرہ سے صدر الاخبار اور ... ... دو اخبار ...

... تک پہونچ گئی ... ہندو اہلِ قلم کے تھے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ میں اردو کی اہمیت ... اخبار نویسی اردو سے ... نعرہ ... حد تک پائی تھی۔

اکثر ہندو اہلِ قلم اردو ہی کو اپنے خیالات کا ترجمان بناتے تھے اور بعض ہندو ریاستیں بھی اردو اخبارات کی سرپرستی کرتی تھیں، چنانچہ باغ و بہار کو مہاراجہ بنارس کی سرپرستی حاصل تھی اور مظہر السرور کو مہاراجہ بھرتپور کی۔ اس کے بعد غدر سے پہلے پہلے جتنے اخبارات اردو کے شائع ہوئے ان کی فہرست ۴۰۰ تک پہونچتی ہے اور ان میں گوالیار کا سرکاری گزٹ خاص طور سے قابلِ ذکر ہے جو اردو زبان ہی میں شائع ہوتا تھا۔

اردو صحافت کا دوسرا دور جو ۱۸۵۷ء سے شروع ہو کر ۱۸۸۵ء میں ختم ہوتا ہے بہت اہم ہے۔ اس دور میں اخبارات بکثرت جاری ہوئے لیکن یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اس زمانہ کا سب سے زیادہ مشہور پرچہ اودھ اخبار ہے جو ۱۸۵۹ء میں لکھنؤ سے جاری ہوا اور اس وقت تک قائم ہے اس کے مالک منشی نول کشور مرحوم تھے جنہوں نے اپنی تمام عمر اردو زبان کی خدمت میں گزاری اور اس دور میں انہوں نے آنکھ کھولی جب اردو مسلم و غیر مسلم دونوں کا مشترک سرمایہ تھی۔

اردو اودھ اخبار کے علاوہ اس زمانے میں اور بہت سے جرائد جاری ہوئے۔ چنانچہ ۱۸۶۱ء میں ان کی تعداد ۱۵۷ تک پہونچ گئی جن میں سب سے زیادہ ممتاز ایک ہندو اہلِ قلم بابو دکھنا ہرنجن کا ہندوستانی تھا جو بیسویں صدی کے آغاز تک جاری رہا اور سیاسی احساسات کی موثر آواز سمجھا جاتا تھا۔ ہندوستانی کے علاوہ اس سال کے جرائد میں چھ اور بھی تھے جن کی ادارت ہندو اہلِ قلم کے ہاتھ میں تھی۔ اس کے بعد بھی ہر سال اخباروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا۔ جن میں مٹیابرج کا سلطانی اور ہندوؤں کا گیان دتی پتر کا خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں جو ۱۸۶۵ء میں جاری ہوئے تھے۔

گیان دتی پتر کا ہندوؤں کا خالص مذہبی پرچہ تھا، لیکن اس کی زبان کیا تھی، اس کا حال آپ کو اس کے ایک اقتباس سے معلوم ہوگا، اپنے اغراض و مقاصد کی صراحت کرتے ہوئے وہ ایک جگہ لکھتا ہے کہ:-

"اس میں اشلوک ہائے اصل صحائف قدیم سنسکرت بزبان بھاشا اور بیان معانیہا شرفیہائے بید بہ تشریح اور مضامین شاستر ہائے معرفت و حقائق علمی و عملی بیند و مواعظ مفید خلائق و انواع حکمیات ہر گونہ کار آمد و احوال دورہ زمان خصوصاً و نیز تنقید کلام درج ہوتے ہیں"

یہ تھا انداز بیان صحافتی بھاشا کا جواب سے ایک

لے درمیان ... یہ ہوا کہ ۱۸۱۳ء میں سنسر کا محکمہ بھی قائم ہو گیا اور اس کے نفاذ عمل میں اتنی سختی سے کام لیا گیا کہ اخبارات کا کیا ذکر ہے، کتابیں تک سرکاری افسر کے معائنہ سے قبل شائع نہ ہو سکتی تھیں۔ منٹو کے بعد ہیسٹینگز کا زمانہ آیا، یہ نسبتاً آزاد صحافت کا زیادہ حامی تھا اور اس نے سنسر کا محکمہ توڑ دیا لیکن اسی کے ساتھ بعض پابندیاں ایسی قائم کر دیں کہ آزاد صحافت برائے نام رہ گئی اور کلکتہ جرنل کے اڈیٹر مسٹر بکنگھم کو اسی آزادی کے زعم میں ہندوستان چھوڑنا پڑا۔ اس کے بعد حکومت کے اقتدار کے ساتھ ساتھ یہ سخت گیریاں بھی بڑھتی رہیں یہاں تک کہ جب رفتہ رفتہ اہل ملک میں آزادی کا خیال زیادہ مستحکم ہو گیا اور سیاسی انجمنوں کی بنیاد پڑی تو حکومت و صحافت کے درمیان یہ کشمکش زیادہ ہو گئی اور قیام کانگرس کے بعد سے اب تک ہندوستانی صحافت کو جن تلخ تجربات سے دوچار ہونا پڑا ہے ان کے اظہار کی ضرورت نہیں۔

پچھلی جنگ میں جو مصائب ہماری صحافت کو برداشت کرنا پڑے ان سے غالباً ہر اخبار نویس واقف ہوگا اور موجودہ جنگ میں جو صورت پیدا ہے اس کا اظہار بیکار ہے۔ الغرض صحافت کا پیشہ ہمارے ملک میں ہمیشہ خطرناک رہا ہے اور پچھلی ڈیڑھ سو سال کی تاریخ کا مطالعہ ہم کو بتاتا ہے کہ اس عرصہ میں اخبار نویسوں کے لئے کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا کہ وہ چین سے بیٹھ سکتے اور اس وقت قانون تحفظ ہند کے نام سے جو جو پابندیاں عاید کی جا رہی ہیں انھوں نے تو خطرات مشکلات کو اس حد تک بڑھا دیا ہے کہ اگر ہندوستان کے تمام ارباب صحافت نے باہم مل کر اجتماعی طور پر ان کا مقابلہ نہ کیا تو نہیں کہا جا سکتا کہ نتیجہ کسقدر افسوسناک ہوگا۔

ہندوستانی صحافت اور خصوصیت کے ساتھ اردو صحافت کے متعلق عام طور پر کہا جاتا ہے کہ بہت پست درجہ کی صحافت ہے اور یہ خیال غالباً غلط نہیں لیکن اس کے ذمہ دار تنہا اخبار نویس نہیں ہیں بلکہ ہمارے اہل وطن بھی ہیں۔

یہ بالکل درست ہے کہ ہم میں سے اکثر نے اس وقت تک صحافت کے صحیح فرائض کو نہیں پہچانا، یہ بھی درست ہے کہ ہم اخبارات کے لئے کوئی پالیسی متعین کرنا بھی ضروری نہیں سمجھتے، اور یہ بھی غلط نہیں کہ بعض اوقات اپنے ذاتی اغراض و جذبات کے لئے قومی و اجتماعی مفاد کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ لیکن ہماری ان کوتاہیوں اور غلطیوں کی ذمہ داری ایک

ملک میں کیا ہے اپنی پالیسی کے لحاظ سے ملک و قوم کے لئے مفید ہیں یا نہیں، ان کی روش ایسی تو نہیں جو وقار صحافت کے منافی ہو۔ اقتصادی نقطہ نظر سے ان کی ضروریات کیا ہیں اور سب سے زیادہ یہ کہ کن صحافتی اداروں کو کمپنی کی صورت میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ میں نے اس پر اس لئے زیادہ زور دیا کہ ہمارے بہت سے اچھے اخبارات و رسائل کے بند ہو جانے کا سبب یہی ہوتا ہے کہ وہ صرف شخص واحد کی سعی اور کوشش کا نتیجہ ہوتے ہیں اور اس کے نہ رہنے کے بعد ختم ہو جاتے ہیں، جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ اب سے قبل بہت سے مفید اخبارات و رسائل اردو میں جاری ہوئے لیکن آج ان میں سے کوئی زندہ نہیں اور محض اس لئے کہ ان کا بانی زندہ نہیں۔ دوسرے ملکوں میں جہاں دوسرے کاروبار کی طرح صحافت کو بھی قوم کے مشترک سرمایہ سے کمپنی کی صورت میں چلایا جاتا ہے، وہاں اخباروں کی عمر صدیوں تک پہونچتی ہے۔

اس سلسلہ میں ہم کو یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ ملک کے جو ذہین نوجوان صحافت میں آنا چاہتے ہیں، وہ اس فن کی تعلیم کیوں کر حاصل کر سکتے ہیں اور جو فی الحال اس شعبہ میں کام کر رہے ہیں ان کی آئندہ فنی ترقی کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض رسائل و جرائد اس ادعا کے ساتھ جاری کئے جاتے ہیں کہ تجارت یا کسی ذاتی مفاد کا خیال ان کے سامنے نہیں ہے بلکہ صرف ملک و قوم کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ایثار و قربانی کا جذبہ بڑا اچھا جذبہ ہے لیکن میں اس کا قایل نہیں کہ ذاتی نفع کے خیال سے جدا ہو کر محض حسبتہً للقوم کوئی کام دنیا میں چل سکتا ہے اور اگر چل سکتا ہے تو اس کی صورت بھی صرف یہی ہو سکتی ہے کہ پوری قوم اس قربانی کے لئے تیار ہو۔

بہر حال صحافت کی ترقی کے لئے جس حد تک داخلی ذرائع و اسباب کا تعلق ہے ہمیں بہت کچھ کرنا ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب تمام ارباب صحافت باہمی تعاون کی ضرورت کو محسوس کر کے اجتماعی حیثیت سے ان تمام مسائل پر غور کریں اور انفرادی حیثیت سے ہر اخبار نویس انجمن کے مشوروں پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھے۔

میری رائے میں ایسوسی ایشن کا اولین فرض موجودہ اخباروں کی اقتصادی حالت پر غور کرنا ہے اور جب ہم اس کی چھان بین کریں گے تو معلوم

ہوگا کہ ملک میں بعض ایسے اخبارات و رسائل بھی ہیں جن کا قیام و بقا ضروری ہے، لیکن سرمایہ کی کمی، انتظام کی خرابی یا کسی اور وجہ سے ان کی زندگی معرض خطر میں ہے یا ابھی تک وہ اتنی ترقی نہیں کر سکے جس کے وہ مستحق ہیں، اس صورت میں ہمارا سب سے پہلا فرض ہوگا کہ ایسے اخباروں کی مدد کریں اور ممکن ہو تو ان کے لئے مشترک سرمایہ فراہم کر کے بجائے ذاتی ملکیت یا ذاتی کاروبار کے انھیں قومی ملکیت میں تبدیل کر دیں۔

اس سلسلہ میں ہم کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ بعض اخبارات و جرائد کی روش نہ صرف یہ کہ قومی و ملکی مفاد کی منافی ہے بلکہ ان کا وجود صحافتی وقار و خودداری کو تباہ کرنے والا ہے، ایسے صحائف کو ایسوسی ایشن سے علیحدہ کرنا ہوگا اگر وہ اس کے ممبر ہیں اور اگر نہیں ہیں تو انہیں راہ راست پر لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خواہ وہ مقاطعہ یا بائیکاٹ ہی کے ذریعہ کیوں نہ ہو۔!

ایسوسی ایشن کو علاوہ مجلس انتظامی کے ایک مشاورتی بورڈ بھی علیحدہ بنانا ہوگا جو صرف ٹکنیکل حیثیت سے اداروں کی رہنمائی کرے گا اور اس میں صرف وہی اہل الرائے حضرات شامل ہوں گے جن کو صحافت کا کافی تجربہ ہے خواہ اس وقت وہ صحافتی برادری میں شامل ہوں یا نہ ہوں

یہاں تک مختصراً اپنے ان مقاصد و تدابیر کا ذکر کیا جن کا تعلق خود ہمارے ہی حلقہ سے ہے، لیکن اتنی ہی اہم چیز جس پر ہماری صحافت کی زندگی

و ترقی کا انحصار ہے، ان خارجی اسباب کا مقابلہ کرنا ہے جو اقتصادیات سے علیحدہ سیاسیات سے متعلق ہیں اور جن کے دور کرنے کے لئے بجائے اپنی قوم کے افراد کے حکومت و ارباب حکومت سے نپٹنا ہے

موجودہ جنگ کے دوران میں ہم کو کافی تجربہ ہو چکا ہے کہ حکومت اپنی اغراض کے لئے ملک کی صحافت کے ساتھ کیا کیا سلوک کر سکتی ہے وہ پریس ایکٹ کے علاوہ نئے نئے آرڈیننس نافذ کر کے اڈیٹروں کو قید و بند میں ڈال سکتی ہے، ضمانتیں ضبط کر کر کے جس اخبار کو جس وقت چاہے بند کر سکتی ہے۔ کاغذ کی فراہمی میں دشواریاں پیدا کر کے ہمارے پر و بال نوچ کر پھینک سکتی ہے۔ الغرض وہ سب کچھ کر سکتی ہے اور ہمیں یہ سب کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ پھر کیا آپ سمجھتے ہیں کہ صحافت کے لئے یہ جو نئے خطرات پیدا ہو رہے ہیں ان کا مقابلہ آسان ہے اور کیا بغیر اجتماعی قوت کے ایسا کرنا ممکن ہے؟

آپ کو معلوم ہوگا کہ یہی وہ حالات تھے جن کے پیش نظر آل انڈیا ایڈیٹرس کانفرنس کا وجود ظہور میں آیا۔ اور اس نے پچھلے چند سال میں پریس کی آزادی قایم رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش سے کام لیا اور اب وہ بمشکل تمام حکومت سے ایک ایسا معاہدہ کرنے میں کامیاب ہو سکی ہے جس کی رو سے صحافت نے یہ ذمہ داری لی ہے کہ وہ جنگ کے کاموں میں حارج نہ ہوگی اور حکومت نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ملک کی جائز سیاسی تحریکوں میں مزاحمت نہ کرے گی، اس معاہدہ کے سلسلہ میں

ایک مشاورتی نظام بھی قایم کیا گیا ہے لیکن اس دوران میں اخباروں اور اڈیٹروں کو جن مشکلات سے دوچار ہونا پڑا ہے ان کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا مشکل ہے کہ اس کانفرنس کو خاطر خواہ کامیابی ہوئی ہے اور اس کا بڑا سبب یہ ہے کہ صحافت حکومت کے اس معاہدہ کو کامیاب بنانے کے لئے تمام صوبوں نے اس کا ہاتھ نہیں بٹایا۔ بعض صوبوں میں جہاں اس قسم کا مشاورتی نظام قایم ہے۔ وہاں بھی زیادہ کامیابی نہیں ہوئی کیونکہ اکثر و بیشتر صوبہ کی حکومتوں نے اس معاہدہ کی پرواہ نہیں کی اور یہ عذر پیش کیا کہ صوبہ کی حکومت خود مختار حکومت ہے اور وہ مقامی مفاد و اصلاح کے پیش نظر ہر ایسے معاہدہ کی پابندی سے انکار کر سکتی ہے جو خود اس نے نہیں کیا ہے۔ قانوناً یہ ایسا اعتراض ہے جس کا کوئی جواب آل انڈیا اڈیٹرس کانفرنس کی طرف سے نہیں دیا جا سکتا جب تک خود صوبوں میں ایسی کانفرنسیں قائم ہو کر اپنی اپنی حکومتوں سے اس قسم کا وعدہ نہ لے لیں جو آل انڈیا کانفرنس نے مرکزی حکومت سے لیا ہے اور اس معاہدہ کے بعد وہ اپنے آپ کو آل انڈیا کانفرنس سے وابستہ نہ کر دیں۔

آزادی ہندوستان کی جد و جہد کے سلسلہ میں اس وقت تک اردو صحافت نے جو خدمات انجام دی ہیں ان سے انکار نہیں، لیکن باوجود اس کے ہماری طاقت ہنوز بہت کمزور ہے اور جب ہم اس کا مقابلہ دوسرے ملکوں کی صحافت سے کرتے ہیں تو ہمیں شرم آتی ہے۔

ہماری کمزوریوں کے کئی سبب ہیں۔ ایک یہ کہ ہمارے یہاں تعلیم عام نہیں ہے اور جو تعلیم ہے اس میں سیاسیات سے کوئی دلچسپی پیدا نہیں کی جاتی

کہ ہمارے نوجوانوں میں اخبار بینی کا ذوق عام ہو جائے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ ہمارے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ملک کی زبان کو اب تک ذریعہ تعلیم قرار نہیں دیا گیا اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہمارا جدید تعلیم یافتہ طبقہ ملکی زبان کی اہمیت کی طرف سے بالکل خالی الذہن نظر آتا ہے اور ان میں سے بعض کی حمیت اتنی گری ہوئی ہوتی ہے کہ وہ اردو زبان کے اخبارات و رسائل دیکھنا ہی پسند نہیں کرتے۔ حالانکہ بدقسمتی سے ان میں انگریزی دانی کی بھی کوئی خاص قابلیت نہیں پائی جاتی

تیسرا سبب جس کا ذکر اس سے پہلے بھی کر چکا ہوں یہ ہے کہ ہماری صحافت کا معیار واقعی بہت پست ہے اور محض ذاتی اغراض و علائق کی بنا پر اخباروں سے وہ کام لیا جاتا ہے جسے ہم سخافت تو کہہ سکتے ہیں لیکن صحافت کسی طرح نہیں کہہ سکتے۔

اس میں شک نہیں کہ ان کی اصلاح بظاہر دشوار نظر آتی ہے لیکن اگر ہمارے اخبارات کا بڑا حصہ اس کا عہد کر لے کہ وہ کسی قیمت پر بھی اپنے اصول کو ترک نہ کریں گے تو چھوٹے حصہ کی اصلاح از خود ہو جائے گی۔ لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم یہ سب کچھ اجتماعی طور پر کریں۔

اقتصادی حیثیت سے ہماری اردو صحافت کی حالت یقیناً بہت دردناک ہے اور گو یہ حالت موجودہ جنگ کی وجہ سے افراط زر (INFLATION) نے اخبارات کی اشاعت کو بھی ایک حد تک بڑھا دیا ہے، ہم اسے محسوس نہ کریں لیکن جنگ کے اختتام پر جس وقت تفریط زر (DEFLATION) کی مصیبت شروع ہوگی نہایت سخت رد عمل سے ہم کو دوچار ہونا پڑیگا۔ اور جنگ کے زمانہ میں شاید اتنے اخبارات بند نہ ہوئے ہوں گے جتنے بعد از جنگ ہوں گے۔ آپ سے یہ حقیقت پوشیدہ نہ ہوگی کہ اس وقت دنیا کی کوئی قوم اور روئے زمین کا کوئی ملک نہیں جو انہیں اقتصادی مصائب کے اندیشہ سے تعمیر بعد از جنگ کی گتھیاں سلجھانے میں مصروف نہ ہو، سرمایہ داروں سے لیکر مزدور تک صنعتی اداروں کے مالکوں سے لیکر کاریگر تک ہر جماعت اپنی اپنی جگہ غور کر رہی ہے اور یہ سمجھ کر کہ جنگ کے بعد ہندوستان کی تجارت و صنعت کو غیر معمولی حد تک وسیع ہو جانا ہے، وہ ان دشواریوں کا حل ابھی سے سوچ رہی ہے، جو بعد از جنگ اقتصادی مالی و تجارتی تعلقات کی بین الاقوامی پیچیدگیوں اور عام کساد بازاری کی وجہ سے پیدا ہونے والی ہیں۔

یہ بالکل حقیقت ہے کہ لڑائی ختم ہونے کے بعد ساری دنیا کے نظام میں غیر معمولی تبدیلیاں ہو کر رہیں گی اور یہ بھی مسلم ہے کہ ان تبدیلیوں کا تعلق زیادہ تر اسی قسم کے مالی و اقتصادی مسائل سے ہوگا جو آئندہ کاروبار کی انفرادی حیثیت کو بالکل ختم کر دیں گے اور شخصی تصور بالکل مہمل ہو کر رہ جائے گا۔ پھر کیا اس دور ہیجان و اضطراب میں ہماری اردو صحافت متاثر نہ ہوگی اور کیا ہم اس وقت زندہ رہ سکیں گے اگر ہم نے اپنی موجودہ روش و طریق کار میں کوئی تبدیلی پیدا نہ کی۔

وہ اخبارات جنھوں نے جنگ کے زمانہ میں کچھ کمائی کر لی ہے، ان کو میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جنگ کے بعد انھیں جن اقتصادی خطرات سے دوچار ہونا ہے ان کو بڑے سے بڑا ذاتی اندوختہ بھی دور نہیں کر سکتا۔ کیونکہ تعمیر بعد از جنگ کے ہنگامہ میں ہماری صحافت کو بھی سخت انقلاب انگیز دور سے گزرنا ہے اور اگر وہ فنا ہونا نہیں چاہتی تو اسے بہت کچھ کرنا ہے۔ لیکن یہ "سب کچھ" صرف روپیہ کے ذریعہ سے پورا نہ ہوگا بلکہ اس کے لئے باہمی اتحاد و اشتراک عمل اور اجتماعی قوت درکار ہوگی۔

یہ ہیں وہ حالات و اسباب جن کو سامنے رکھ کر اس اردو پریس ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا ہے اور اس کو کامیاب بنانے کے لئے اس کی پہلی کانفرنس میں آپ تمام حضرات کو تشریف لانے کی زحمت دی گئی ہے۔ آپ تمام مسائل پر غور کیجئے، مفید پروگرام بنائیے اور جو مفید مشورے آپ دے سکتے ہوں ان سے محروم نہ کیجئے، کیونکہ یہ ایسوسی ایشن آپ سب ... کی اور سب کی ملکیت ہے، یہ بوجھ ہم سب کو مل کر اٹھانا ہے، اس لئے اگر کسی ایک نے بھی کوتاہی کی تو ہماری قوت اسی نسبت سے کمزور ہو جائے گی اور بڑے شرم کی بات ہوگی اگر یہ تحریک صرف اس وجہ سے ناکام رہی کہ ہم میں سے بعض نے اس کی ضرورت کو محسوس نہ کیا یا اگر محسوس کیا بھی تو عملاً اس میں حصہ لینے سے باز رہے۔

بہرحال اس ایسوسی ایشن کی تشکیل تو کسی نہ کسی طرح ہو ہی گئی ہے اور چونکہ ایسے زمانہ میں ہوئی ہے جب اس کی اہمیت و ضرورت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا، اس لئے ہمیں پوری امید ہے کہ یہ تعمیر جس کی بنیاد آج آپ کے ہاتھوں پڑ رہی ہے مستحکم تعمیر ثابت ہوگی۔ اور انھیں توقعات کے ساتھ میں اپنے محترم و فاضل صدر جناب خواجہ عبدالسلام صاحب سے درخواست کروں گا کہ ... ہماری رہنمائی فرماویں۔



وزیر بنگال کے خلاف تحقیقات

کلکتہ۔ ۲۶ اگست، مسٹر بی۔ پی بین وزیر بنگال کے خلاف تحقیقات کرنے کیلئے حکومت بنگال نے جو کمیٹی مقرر کی ہے اسکی پہلی نشست کل ہوئی۔ یہ تحقیقات ان کے خلاف بہ حیثیت چیرمین ہوڑہ میونسپلٹی کے ہو رہی ہے مسٹر بین نے بیان تحریری داخل کر دیا ہے جسمیں الزامات کی تردید کی ہے چودہ میونسپل کمشنروں نے مسٹر بین کے خلاف بیان دیا۔

روسی فوج ہنگری میں

ماسکو۔ ۲۹ اگست، مارشل سٹالن نے ایک اعلان میں بتلایا ہے کہ رومانیہ میں دریائے ڈینوب پر واقع بریلیا کی مضبوط چھاؤنی پر روسی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے جرمن نیوز ایجنسی کے نامہ نگار کرنل الفریڈ فان اوبرگ کا بیان ہے کہ پچھمی رومانیہ میں کارپیتھین پہاڑوں کی تلہٹی میں ۱۳۰ میل مورچہ پر اس وقت روسی فوج کا قبضہ ہے کشنیف کے دکھن پچھم میں جرمن فوج کے جو ۱۲ ڈویزن گھر گئے تھے انکی صفائی مکمل ہو چکی ہے۔ یکرائن کے مورچہ پر پانچہزار جرمن قید کر لئے گئے ہیں۔ روس کے ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ کولیشیا اور رمولینا پر قبضہ کر لیا گیا ہے یہ کالے سمندر پر اہم بندرگاہ ہیں جہاں روسی فوجیں اتر گئی ہیں۔ جرمن نیوز ایجنسی کے فوجی نامہ نگار کرنل فان ہمبر کا بیان ہے کہ روسی فوج کے گھوڑ سوار دستے کارپیتھین پہاڑ کے درہ سے گذر کر ہنگری میں داخل ہو گئے ہیں اور انھوں نے دکھنی ٹرانسلونیا کے ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔

اٹلی میں اتحادی فوج کی پیشقدمی

لنڈن۔ ۲۹ اگست۔ اٹلی کی لڑائی کے بارے میں تازہ سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ گو تھیک مورچہ پر جرمن کئی علاقوں میں پیچھے ہٹنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ آٹھویں فوج آگے بڑھ چکی ہے اور وہ اس وقت پانیٹسو کے اتر میں چار میل آگے ہے۔ اتری آرنو کی وادی میں ہمارے گشتی دستے سرگرمی دکھلا رہے ہیں۔

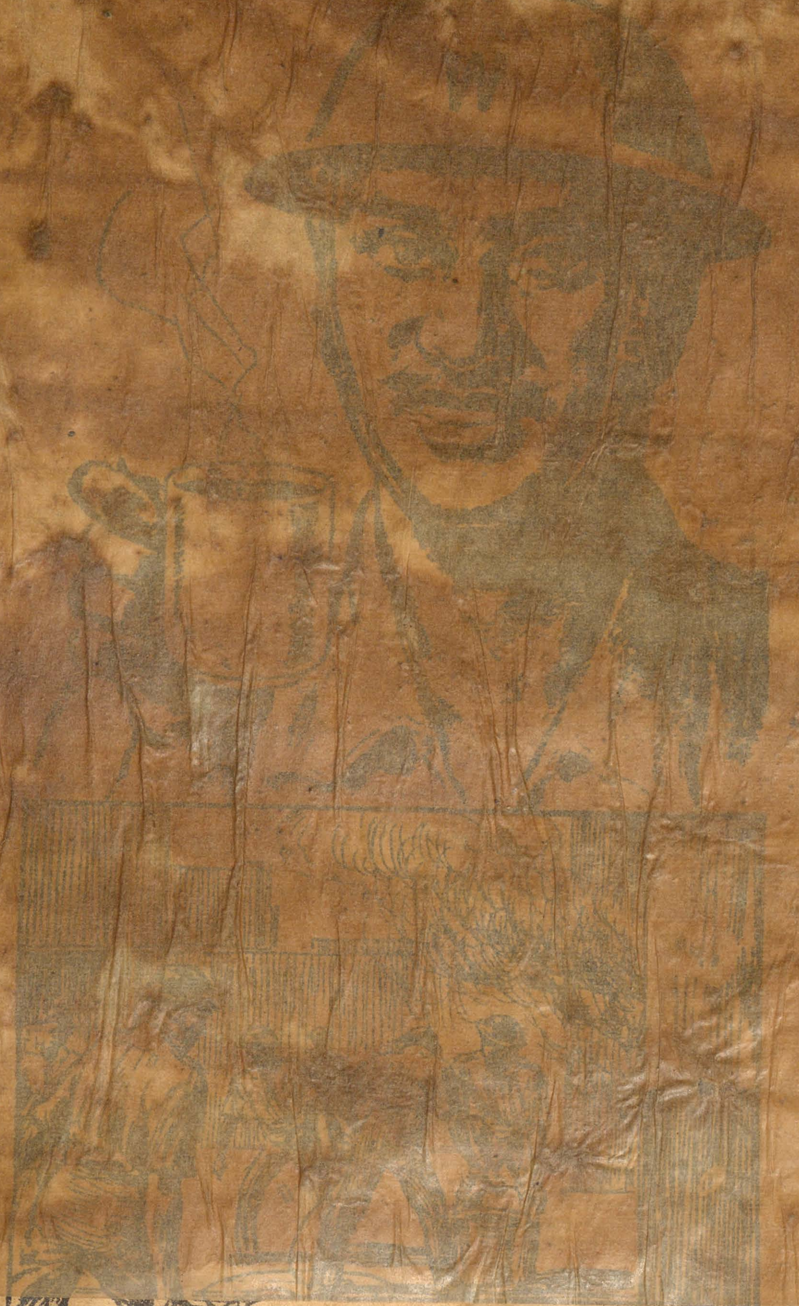
جرمنوں نے بلغاریہ چھوڑنا شروع کر دیا

لنڈن۔ ۲۹ اگست اطلاع ملی ہے کہ جرمن فوجوں کی بلغاریہ سے روانگی شروع ہو گئی ہے، رومانیہ سے بلغاریہ پہونچنے والی جرمن فوج کے ہتھیار چھینے جا رہے ہیں۔

پنڈت ہردے ناتھ کنزرو کا دورہ بنگال

کلکتہ، ۲۹ اگست، پنڈت ہردے ناتھ کنزرو ۴ ستمبر تک بنگال کا دورہ کریں گے، آج انھوں نے ایک راشن کی دوکان کا معائنہ کیا اور کئی اشخاص سے محکمہ کے مسئلہ کے بارے میں بات چیت کی۔

ایڈیٹر ... پبلشر: خواجہ عبدالسلام ... پرنٹر: خواجہ عبد[illegible] ... پریس ... کانپور



IN THE COURT OF DISTRICT JUDGE OF CAWNPORE.

MISC. CASE No. 70 OF 1944.

Krishnadatt son of Bal Ram Sharma caste Brahman r/o Faithful Ganj Cawnpore City .... PETITIONER

VERSUS

Pt. Ramcharan son of Kalyan Mal caste Brahman Resident of Sitaram Mohal Cawnpore City

OPP. P.

WHEREAS in the above mentioned case the petitioner has filed an application under section 192 of Indian Succession Act, against you to the effect that a full & exact inventory of all the moveables (cash, jewellery, ornaments) and in moveable of the deceased Mst. Jamona Devi widow of Pt. Gauri Shanker Sharma, r/o 61/32, Harbans Mohal - Cawnpore city, now in possession on the o/p party, be prepared and take possession thereof to avoid misappropriation and waste of the property. The court has thereupon appoited Mr. P.K. Banerjee official Receiver, Cawnpore curator in the case to prepare complete inventory of all the property to bey found in the said house and to take possession thereof to prevent misappropriation.

All persons claiming to have any interest in the estate of the deceased are therefore informed by this Notice to appear in person or through vakil in this Court on 8th September 1944, at 10 A.M. to file objection against the said application and order if any, or the case will be heard and disposed of according to law in the absence.

Given under my hand the seal of the court this 22nd Day of August 1944.

(PYARE LAL SRIVASTAVA)

By order

P. L. Srivastva

MUNSARIM

Distt. Judge's Court

CAWNPORE.

حضرت مولانا عبیداللہ سندھی کا انتقال

لاہور۔ ۲۲۔ اگست۔ آج دین پور شریف، ریاست بھاولپور میں مولانا عبیداللہ سندھی کا ۷۵ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون

مولانا ۱۸۷۲ء میں سیالکوٹ کے ایک سکھ خاندان میں پیدا ہوئے تھے اونھوں نے سولہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا اور اسکے بعد دارالعلوم دیوبند میں مذہبی تعلیم حاصل کی ۱۹۱۵ء میں مولانا افغانستان چلے گئے جہاں مسلسل سات سال تک قیام رہا وہاں اونھوں نے افغانستان کی سیاسیات میں نمایاں حصہ لیا۔ ۱۹۲۲ء میں ماسکو گئے اور وہاں سے ٹرکی اور ٹرکی سے حجاز آگئے۔ مولانا ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی تھے۔

مصر لڑائی کے بعد مکمل آزادی حاصل کرے گا

سکندریہ۔ ۲۷ راگست۔ یوم آزادی پر تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نحاس پاشا نے کہا کہ لڑائی کے بعد مصر کا پہلا مقصد مکمل قومی آزادی حاصل کرنا ہے۔ آپ نے کہا کہ برطانیہ اور مصر کے درمیان معاہدہ میں آزادی کی بنا موجود ہے اور اسمیں نظرثانی کیلئے بھی دفعہ موجود ہے۔ لڑائی کے بعد مکمل آزادی کے بغیر مصر کی خواہشات پوری نہیں ہوسکتیں۔ نحاس پاشا نے مزید کہا کہ برطانیہ نے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی صدقدلانہ کوشش کی ہے۔ مصر مکمل جمہوری حکومت حاصل کرنیکی کوشش کریگا تاکہ ہر مصری کو خواہ اس کا سوشل اور مذہبی سٹنڈرڈ کچھ ہو مکمل حقوق حاصل ہوسکیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ہم نے حکومت سوڈان سے کہا ہے کہ وہ مصریوں کے حقوق برقرار رکھے۔ مصریوں کو سوڈانیوں کے ساتھ برابری کا سلوک کرنا چاہیئے۔ مصر مڈل ایسٹ کے ملکوں سے پورا پورا اشتراک عمل کر رہا ہے۔

میڈم چانگ کائی شیک شدید علیل

واشنگٹن۔ ۲۸ راگست چین کے وزیر مالیات مسٹر ایچ ایم کنگ نے اعلان کیا ہے کہ میڈم چانگ کائی شیک اسوقت ریوڈی جینرو میں شدید بیمار ہیں اور وہ علاج کرانے کیلئے امریکہ آرہی ہیں۔

جنگ کے بعد کی نئی تشکیل

جموں۔ ۲۳ راگست۔ حکومت کشمیر نے جنگ کے بعد کی نئی تشکیل کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے اس کے کام میں اُن ۵۵ ہزار سپاہیوں کو بسانے کا بھی سوال ہے۔ کمیٹی کے پروگرام میں سری نگر تک ریلوے لائن قائم کرنا اور پانی سے تیار شدہ بجلی کو ترقی دینا بھی ہے۔ پنجاب اور کشمیر کی حکومتوں کی مشترکہ سکیم بارہ کروڑ روپیوں کی ہے اور اسکیم تیس لاکھ روپئے سے سری نگر کے قریب واٹر ورکس قائم کرنے کی ہے وادی کشمیر میں ٹرالی بس چلانے کا مسئلہ بھی درپیش ہے۔ کمیٹی نے ریاست میں تار اور ٹیلیفون کو بھی فروغ دینے پر غور کیا ہے تاکہ ریاست کے مختلف اہم مقاموں میں سلسلہ مراسلت ہوجائے ساڑھے آٹھ سو میل لمبی نئی سڑکیں بنیں گی۔

اسٹالن کا اعلان

نیویارک۔ بذریعہ ہوائی ڈاک مسٹر ڈے ایوننگ کے ایڈیٹر نے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں اُنھوں نے اسٹالن کی یہ بات لکھی ہے کہ جو اُنھوں نے طہران کانفرنس میں کی تھی کہ سویٹ یونین کو اپنے پڑوسیوں کی زمین کی ذرا بھی خواہش نہیں ہے۔

یو۔ پی کے کانگریسمینوں کی میٹنگ

لکھنؤ۔ ۲۶ راگست۔ مسٹر گوپال نرائن سکسینہ کنوینر سنٹرل کمیٹی یو۔ پی کانگریسمین نے بابو پرشوتم داس ٹنڈن اور مسٹر لیمپو زمانند سے مشورہ کرنے کے بعد ۱۳ ستمبر کو دو بجے دن کے وقت الہ آباد میں یو۔ پی کے کانگریسی کارکنوں کی ایک میٹنگ طلب کی ہے جس میں میونسپل انتخابات بیرکی آراضی سے بیدخلیوں اور موجودہ سیاسی صورت حالات پر غور کیا جائے گا۔ تمام ممبروں کے نام ایک سرکلر جاری کیا گیا ہے جس میں اس ایجنڈا کی اہمیت ظاہر کی گئی ہے شریمتی وجے لکشمی پنڈت کو جو فی الحال کلکتہ میں ہیں تار دیا گیا ہے کہ وہ اس میٹنگ میں ضرور شریک ہوں کمیٹی کے بتیس ممبروں کے علاوہ بابو پرشوتم داس ٹنڈن پروفیسر کشن چند (متھرا) اور مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی کو خاص طور پر بلایا گیا ہے۔

Vol. 40 No. 37
CAWNPORE Saturday 9th SEPT. 1944
مطابق ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ

جنگ کے بعد مصر اپنی کامل آزادی کا مطالبہ کرے گا

اسکندریہ ۲۹ اگست، آج "یوم استقلال" کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے نحاس پاشا نے کہا کہ مصر کا مقصد یہ ہے کہ جنگ کے بعد اپنی آزادی کا مطالبہ کرے۔ برطانوی مصری معاہدہ میں آزادی کی بنیاد موجود ہے اور اس میں ایسی دفعات بھی ہیں جن سے معاہدہ میں ترمیم کی جاسکتی ہے۔ جنگ کے بعد کوئی مقصد اس وقت تک نہیں حاصل ہوسکتا جب تک برطانیہ سے مکمل سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ برطانیہ نے بڑی کوشش کی ہے کہ اپنے وعدے ایفا کرے۔ مصر کو کامل جمہوری حکومت اس قسم کی حاصل کرنا ہے جس سے ہر مصری بلا تفریق مذہب و ملت اپنے پورے حقوق سے مستفید ہوسکے۔ میں نے گورنر سوڈان سے کہدیا ہے کہ وہ وہاں مصریوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ مصر اپنے سوڈانی بھائیوں کی ہم پلہ سمجھتا ہے۔ مصر کوشش کر رہا ہے کہ مشرق وسطیٰ کی دیگر حکومتوں کے ساتھ اشتراک عمل کرے۔

حکومت ترکی کا مطالبہ

انقرہ ۲۹ اگست۔ ترکی اخبارات نے آج کے مقالات میں ڈوڈیکانیز کے عنوان کے ماتحت صلح کانفرنس اور اٹلی کے موضوع پر بحث کی ہے۔ ینی صباح اور انتشام نے لکھا ہے کہ کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ ترکی اپنی حفاظت کیلئے ترکی ساحل کے قریب جو جزائر موجود ہیں انکی واپسی کا مطالبہ نہ کرے۔ استقلال اور جمہوریت نے اس امر پر زور دیا ہے کہ اتحادیوں اور ترکی کے مابین جزائر ڈوڈیکانیز کے مستقبل کے متعلق ابھی سے کوئی فیصلہ ہو جانا چاہیئے تاکہ ان جزائر پر تسلط اور اقتدار کے متعلق بعد میں کوئی جھگڑا پیدا نہ ہو۔ ترکی کے سرکاری حلقوں میں بھی آج کل ڈوڈیکانیز کی واپسی موضوع بحث بنی ہوئی ہے۔ ڈوڈیکانیز کے جزائر میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ جو ساحل ترکی سے صرف گیارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہیں۔

شام و فلسطین کا تجارتی معاہدہ ہوگیا

قاہرہ ۴ ستمبر۔ مصر کی وزارت تجارت اس مقصد کے لئے تدابیر اختیار کر رہی ہے کہ مصر اور مشرق کے دوسرے اسلامی ممالک کے درمیان تجارت تعلقات مستحکم کیا جا چکا۔ ہز اکسلنسی سلیمان وزیر داخلہ نے نمائندہ پریس کو انٹرویو میں بتایا کہ مصر اور فلسطین کے مشترکہ تجارتی کمیٹی اس امر کی کوشش کر رہی ہے کہ ان کے دو ممالک کے درمیان جو مشکلات تھیں وہ دور ہو جائیں ان میں سے اکثر دور ہو چکی ہیں۔ کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۱۶ اکتوبر کو ہوگا اس مہینہ اسکندریہ کے بابوان تجارت کا ایک وفد دمشق جا رہا ہے۔ یہ وفد شام اور مصر کے تجارتی تعلقات کا مطالعہ کرے گا۔

مقننین کانفرنس کی کامیابی

دمشق ۲ ستمبر ڈاک سے یہاں جو کانفرنس عربی ممالک کے بعض ممتاز مقننین کی ہو رہی تھی وہ نہایت کامیابی سے ختم ہو رہی ہے اور سیدی ناظر القواطلی کی صدارت میں تعزیری اور دیوانی قوانین کے اندر بعض اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ تاکہ اہم ترین ضروریات زمانہ کے مطابق عدالتہائے جدید کو فیصلوں میں آسانی ہو اس کانفرنس نے کچھ بین الاقوامی قوانین کے سلسلہ میں اپنی تفکرات تازہ مرتب کی ہیں۔ خصوصاً ایسے قوانین میں جن کا تعلق عربستان سے ہے۔ سیدی جبوری ابو عالم پاشا ہو وزیر عدل مصر نے ایک تار مبارکباد کا دمشق روانہ کیا ہے جس کے اندر سیدی منظر القواطلی کی سرگرمیوں کی داد دی گئی ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ کانفرنس کی کارروائیوں نے یہ بتا دیا ہے کہ عربستان کے موثر کے امکانات ہر طرح موجود ہیں اور یہ اجتماع مقننین وحدت عربستان کے لئے ایک نیک فال ہے۔

شاہ ابن سعود کے سکریٹری مصر میں

اسکندریہ ۳۱ اگست اطلاع ہے کہ بادشاہ ابن سعود کے پرائیوٹ سکریٹری شیخ یوسف حسین مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا سے عرب فیڈریشن اور حج کے متعلق اہم گفت و شنید کے لئے اسکندریہ پہونچ گئے ہیں۔

فلسطین میں اندرونی گڑبڑ

یروشلم ۳۰ اگست۔ فلسطین کے لوگوں کو ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے سر ہرلڈ میک مائیکل ہائی کمشنر نے جرمنوں کی وجہ سے فلسطین کے امن کو شدید خطرہ کے بارے میں تنبیہ کیا۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ اس خطرہ کا بڑی ہمت سے مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔

ایران کی نئی کیبنٹ

طہران ۲ ستمبر۔ منگلوار کو حکومت ایران کے استعفیٰ دینے کے بعد محمد سعید وزیر اعظم نے نئی کیبنٹ کے نام پیش کر دیئے ہیں۔ محمد سعید اپنے سابق عہدوں پر برقرار ہے جنرل فیروز وزیر جنگ مقرر ہو گئے ہیں۔

(از علامہ کیفی چریاکوٹی)

عشق کیا بات ہے، خاموشیِ قسمت کے سوا — حُسن کیا چیز ہے تقدیرِ محبت کے سوا
میں تو خود کچھ نہیں سب کچھ ہی عنایت اُنکی — اور کیا چاہیے اب اُنکی عنایت کے سوا
دینے والے مرے کیا پوچھ رہا ہے مجھ سے — مجھے درکار ہے سب کچھ تری حسرت کے سوا
آپکی دید بھرے مجمعِ اغیار کے ساتھ — کوئی دن اور سہی روزِ قیامت کے سوا
ذوقِ دیدار فقط حد ہے نگاہوں کے حضور — حُسن تو اور بھی کچھ چیز ہے صورت کے سوا
بندگی شرط نہیں بندہ نوازی کیلئے — کوئی شے عشق بھی ہے فرضِ عبادت کے سوا
دل نہیں ہوش نہیں صبر نہیں تاب نہیں — اور کیا چیز ہے ہستی میں محبت کے سو
میں بھی تیرا ہوں جو کچھ تو نے دیا ہے تیرا — کچھ مرے پاس نہیں شکرِ عنایت کے سوا
جُز گنہ اور تو شرمندہ گناہی بھی نہیں — کون پوچھیگا مجھے حشر میں رحمت کے سوا
تجھ پہ قربان مجھے حشر سے جنت میں نہ بھیج — یعنی جنت بھی ہے نظارۂ صورت کے سوا

دل میں جو بات ہے وہ پیشِ نظر ہے کیفی
دل کوئی چیز نہیں ہے مری ہمت کے سوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

صداقت

ہفت [illegible] کانپور

جلد ۴۰ | کانپور شنبہ ۹ ستمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۳۷

ہندوستان میں فوراً نمائندہ حکومت کا مطالبہ

(نیویارک، ۱۰ ستمبر) ہندوستان میں پریذیڈنٹ روزولٹ کے ذاتی نمائندہ مسٹر ولیم فلپس کو واپس بلانے کے متعلق امریکہ میں سنسنی خیز انکشافات سے جو سیاسی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے ان پر دو اور اہم دستاویزوں کے شائع ہونے سے اور اضافہ ہو گیا ہے ان میں ایک خط مسٹر ولیم فلپس کا ہے جو اُنھوں نے ہندوستان کے بارے میں پریذیڈنٹ روزولٹ کو لکھا تھا جو ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ دوسرا حکومت ہند کے محکمہ خارجہ کے سکریٹری سر ولف کیرائی کا تار ہے جو اُنھوں نے لندن بھیجا تھا جس میں اُنھوں نے لکھا تھا کہ ہندوستان مسٹر فلپس کی واپسی نہیں چاہتا۔ مسٹر فلپس نے صدر روزولٹ کو اپنے خط میں لکھا تھا کہ مسٹر پریذیڈنٹ! میری یہ پختہ رائے ہے کہ ہندوستان میں ہماری اس وقت جو فوجی پوزیشن ہے اس کے پیش نظر ہندوستان کے معاملات میں ہماری آواز ہونا چاہیئے۔

حکومت برطانیہ کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ یہ تمہارا معاملہ نہیں ہے جبکہ ہمیں اکیلے ہاتھوں جاپان کے خلاف لڑائی میں بڑا حصہ لینا پڑیگا۔ اگر ہم کچھ نہ کریں اور صرف برطانوی نقطۂ نگاہ مان لیں کہ ہندوستان کے معاملہ سے کوئی سروکار نہیں ہے تو ہمیں مختلف شدید نتائج کو بھگتنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ جو کہ ہندوستان میں مایوسی اور پریشانی اور گوری قوم کے خلاف لاکھوں ہندوستانیوں کے جذبات کی وجہ سے پیدا ہو گئے ہیں۔

مسٹر فلپس نے تجویز کیا کہ برطانیہ کو عمل کرنا چاہیئے اور یہ اعلان کر دینا چاہیئے کہ لڑائی کے ایک مقررہ عرصہ کے بعد ہندوستان کو آزادی دیدی جائیگی اور اپنی نیک نیتی کا ثبوت پیش کرنے کے لئے مرکز میں ایک عارضی نمائندہ حکومت قائم کر دینا چاہیئے اور اس کو محدود اختیار دیدینا چاہئیں۔ مسٹر فلپس نے اپنے خط میں جو کہ نیویارک کے اخبار "امریکن" میں شائع ہوا ہے لکھا تھا کہ اس امر کے پیش نظر کہ جاپان کے خلاف لڑائی میں ہندوستان ایک اہم اڈا ثابت ہوگا۔ ہمارے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہمارے ساتھ ایک ہمدرد ہندوستان ہو نہ کہ ایک مخالف اور دشمن ہندوستان، یہ بات ظاہر ہے کہ جاپان کے خلاف لڑائی میں ہماری بڑی ذمہ داری ہوگی ایسی کوئی علامت نہیں ہے کہ برطانیہ برائے نام امداد کے علاوہ اور کچھ کرے گا۔ اس وقت اہل ہند محض قانونی طور پر لڑائی میں شامل ہیں۔ حکومت برطانیہ نے ہندوستان کی جانب سے مجالس آئین ساز کے ممبروں یا لیڈروں سے مشورہ کئے بغیر ہی لڑائی کا اعلان کر دیا تھا ہندوستانیوں کا کہنا ہے کہ حکومت میں انکی کوئی آواز نہیں ہے اس لئے لڑائی کو چلانے میں انکی کوئی ذمہ داری بھی نہیں ہے۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ ان کو لڑائی میں کیوں لڑنا چاہیئے جبکہ اتحادی قومیں جس مقصد کیلئے لڑ رہی ہیں ان کا ہندوستان پر اطلاق نہیں ہوگا۔ برطانی وزیر اعظم مسٹر چرچل نے اعلان کر دیا ہے کہ اٹلانٹک چارٹر کی دفعات کا اطلاق ہندوستان پر نہیں ہوگا۔ اور اس لئے یہ بات غیر قدرتی نہیں ہے کہ ہندوستانی لیڈروں نے یہ خیال کرنا شروع کر دیا ہے کہ یہ چارٹر صرف گوری قوموں کے لئے ہے۔

موجودہ ہندوستانی فوج محض کرایہ کی فوج ہے اور فوجی نسلوں کے جو لوگ فوج میں داخل ہیں، وہ آزمائش شدہ ہیں انکی تعداد صرف ۳۳ فیصدی ہے

جنرل سٹیل ول نے صورت حالات کے بارے میں تشویش ظاہر کی ہے اور خاصکر ہندوستانی افسروں کے پست حوصلہ کے بارے میں۔

لڑائی کے بارے میں عوام کا رویہ اس سے بھی خراب ہے۔ مہنگائی سے رہن سہن کے اخراجات بڑھنے اور سیاسی جمود کے جاری رہنے سے عوام کی مخالفت اور تلخی زیادہ بڑھ گئی ہے۔ گو ہندوستان سیاسی طور پر مختلف پارٹیوں میں بٹا ہوا ہے مگر تمام پارٹیوں کا مقصد ایک ہی ہے، یعنی یہ کہ ہندوستان برطانی غلبہ سے آزاد ہو جائے۔

اس قطعی غیر اطمینان بخش صورت حالات کا جسمیں بدقسمتی سے ہم بُری طرح پھنس گئے ہیں صرف ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ لڑائی کے بارے میں ہندوستان کے لوگوں کا رویہ تبدیل کر دیا جائے اور ان کو اس بات کا احساس کرا دیا جائے کہ اتحادی قومیں اس بات کی ذمہ داری لیتی ہیں کہ دنیا کی تعمیر میں ہندوستان کی آواز سنی جائے گی۔ ملک کی موجودہ سیاسی حالت اس سلسلہ میں بہتری کی اجازت نہیں دیتی گو ممکن ہے کہ برطانیہ پھر ناکام رہے لیکن اب وقت آگیا ہے کہ اسکو حالت سدھارنے کی کوشش کرنا چاہیئے اور ہندوستانی لیڈروں میں اعتماد پیدا کرنا چاہیئے اور انکے مستقبل کی گارنٹی کرنا چاہیئے۔

اس وقت محض لفاظی سے کام نہیں چلے گا بلکہ صورت حالات اور خراب ہو جائے گی، برطانیہ کو اب عمل کرنا چاہیئے۔ برطانیہ کو چاہیئے کہ وہ شہنشاہ کیطرف سے اعلان کر دے کہ لڑائی کے بعد ہندوستان کو آزادی مل جائے گی۔ اور اس امر کی گارنٹی کے لئے اس وقت مرکز میں نمائندہ حکومت قائم کر دی جائے۔ اور اس کو محدود اختیارات دیدئے جائیں۔

مسٹر فلپس نے لکھا ہے کہ میری یہ رائے ہے کہ ہندوستان میں ہماری فوجی صورت حالات کے پیش نظر ہمیں ان معاملات میں دخل دینا چاہیئے، برطانیہ کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ اس معاملہ سے امریکہ کا کوئی تعلق نہیں ہے خاصکر ایسی صورت میں جبکہ جاپان کے خلاف لڑائی میں ہمیں بڑا پارٹ ادا کرنا پڑے گا۔ اگر ہم نے برطانی نقطۂ نظر منظور کر لیا تو اس کے نتائج بہت شدید نکلیں گے۔

ایشیا کے لوگ اس لڑائی کو فاسسٹوں اور سامراجیوں کے درمیان لڑائی سمجھتے ہیں اور میرے اس خیال سے بہت سے صاحب الرائے اور فوجی ممبر اتفاق کرتے ہیں کہ ہندوستان کے متعلق برطانی رویہ میں ایک فیاضانہ تبدیلی سے صورت حالات بدل سکتی ہے۔ اس صورت میں ہندوستان لڑائی میں ہماری امداد کر سکتا ہے۔ چین کو جو کہ برطانیہ اور امریکہ کے اتحاد کو شبہ کی نظر سے دیکھتا ہے پھر یقین دلایا جا سکتا ہے کہ ہم بہتر دنیا کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اس سے غیر آزاد قومیں جن کو جاپان نے فتح کر لیا ہے یہ اُمید کر سکتی ہیں کہ لڑائی کے بعد ان کے دن بہتر ہو جائیں گے اس قسم کی باتوں سے تمام ایشیا کے لوگوں پر زبردست ذہنی اثر پڑیگا اور اس سے اس میدان جنگ میں ہمیں لڑائی کی سہولتیں حاصل ہو جائیں گی اور اس سے یہ بھی ثابت ہو جائے گا کہ برطانیہ اور امریکہ سیاسی غلبہ

عازمین حجاز مقدس کیلئے ضروری

حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ امسال بیت الحرام کے لئے جانے والے اصحاب پروانۂ راہداری حاصل کرنے کیلئے درخواست خوشخط انگریزی یا اُردو بنگالی یا سندھی یا گجراتی زبان میں رجسٹرنگ افیسر نیو دہلی سے کریں اور مفصلہ ذیل فارم کی خانہ پُری کر کے درخواست کے ہمراہ بھیجیں (۱) نام (۲) باپ کا نام (۳) عمر (۴) جائے پیدائش (۵) نام صوبہ یا ریاست یا ملک (۶) موجودہ پتہ (الف) موضع (ب) ڈاکخانہ (ج) تحصیل و ضلع (۷) اوّل درجہ کا ٹکٹ مطلوب ہے یا تیسرے درجے کا (۸) ٹکٹ کی قیمت بذریعہ پوسٹل آرڈر بھیجی گئی یا نقد (۹) پوسٹل منی آرڈر کی تاریخ (۱۰) دستخط درخواست کنندہ مع مقام اور تاریخ درخواست۔

نوٹ:۔ اوّل درجے کے واپسی ٹکٹ کی قیمت آٹھ سو سترسٹھ ۸۶۷ تیسرے درجے کے واپسی ٹکٹ کی معہ خوراک (دوران سفر) تین سو اٹھائیس ۳۲۸ روپے یہ رقم درخواست کے ساتھ بھیجنی ضروری ہے، یہ رقمیں تخمیناً مقرر ہوئی ہیں، ممکن ہے ان میں کچھ کمی بیشی ہو جائے۔ جس درخواست کے ہمراہ رقم وصول نہ ہوگی اس پر غور نہیں کیا جائے گا۔

اول درجہ کے پروانۂ راہداری اور ٹکٹ [illegible] کی وصولی کے مطابق جاری ہوں گے۔ یعنی جو درخواستیں پہلے وصول ہوں گی انھیں ٹکٹ بھی پہلے ملیں گے اور بعد میں آنے والی درخواستوں کو بعد میں ملیں گے۔ تیسرے درجے کے ٹکٹ بھی درخواستوں کی [illegible] کے مطابق برطانی ہند اور ریاستوں اور ملحقہ ممالک کے مقررہ کوٹہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے جاری ہوں گے جن اصحاب کی درخواستیں منظور ہو جائیں گی اگر انھیں ریزرویشن کارڈ کے چوری ہو جانیکا اندیشہ ہو تو وہ اپنی درخواست کے ساتھ اپنا فوٹو بھیج دیں۔ کارڈوں پر جس بندرگاہ کا نام درج ہو مقررہ وقت پر وہاں پہونچ جائیں ورنہ دیر سے پہونچنے والے اصحاب حج سے محروم رہیں گے اور ان کو قیمت ٹکٹ واپس نہیں ملے گی۔ جن اصحاب کی درخواستیں نامنظور ہوں گی ان کی رقوم منی آرڈر کمیشن وضع کرنیکے بعد واپس ارسال کر دی جائیں گی۔ حجاج کو بارہ سال سے کم عمر کے بچے کو ہمراہ لیجانے کی اجازت نہیں ہے۔

گورنر یو۔پی کی تقریر

سر مارس ہیلٹ گورنر یو۔پی کو نیشنل وار فرنٹ کی طرف سے جو ایڈریس دیا گیا اس کے جواب میں اُنھوں نے زیادہ غلہ اُگانے کا مشورہ دیا۔ گورنر موصوف نے کہا کہ اسوقت تک ہندوستان کو جاپان پر حملہ کرنے کیلئے اڈہ نہیں بنایا جا سکتا جب تک یہاں کھانے کو کافی نہ ہو، جنگ ختم ہوتے ہی مصیبتوں کا خاتمہ نہ ہو جائیگا ایشیا اور یوروپ دونوں کی جنگ ختم ہونیکے بعد قحط زدہ علاقوں کو مؤثر امداد مل سکیگی۔ جنگ کی وجہ سے دنیا پر بڑا اقتصادی دباؤ پڑا ہے۔ جنگ کے بعد کنٹرول اُٹھانے کا لازمی مطالبہ ہوگا اور اگر کافی احتیاط سے کام نہ لیا گیا تو اس سے بھی زیادہ گڑبڑ ہو جائیگی جتنی اسوقت ہے سر مارس ہیلٹ نے روپیہ بچانے پر بھی زور دیا۔

افطار و سحر کے اوقات

تاریخ	وقت افطار	وقت سحر
۲۰ رمضان	۷ بجکر ۲۵ منٹ	۵ بجکر ۱۸ منٹ
۲۱ 〃	۷ بجکر ۲۴ 〃	۵ بجکر ۱۸ 〃
۲۲ 〃	۷ بجکر ۲۳ 〃	۵ بجکر ۱۹ 〃
۲۳ 〃	۷ بجکر ۲۱ 〃	۵ بجکر ۱۹ 〃
۲۴ 〃	۷ بجکر ۲۰ 〃	۵ بجکر ۲۰ 〃
۲۵ 〃	۷ بجکر ۱۹ 〃	۵ بجکر ۲۰ 〃
۲۶ 〃	۷ بجکر ۱۸ 〃	۵ بجکر ۲۰ 〃
۲۷ 〃	۷ بجکر ۱۷ 〃	۵ بجکر ۲۱ 〃

کانپور کا عید ایٹ ہوم ۲۳ ستمبر ۶½ بجے شام کو مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکیٹو افیسر میونسپل بورڈ کے بنگلہ پر ہوگا اور اس کے بعد مشاعرہ ۸ بجے رات سے شروع ہوگا۔

یہ بات بڑی مسرت کی ہے کہ ہندوستانی برادری اور انجمن جامعہ ادبیہ کے سرگرم ممبر مسٹر پربھوناتھ ورما کی طرف سے ایٹ ہوم ہوگا۔

مصرع طرح حسب ذیل ہے:۔

پھول وہ میں نے چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں

[illegible] پرشاد [illegible] اور ٹی۔بی [illegible] نے طے کیا ہے کہ [illegible] کے کام کے لئے ملازم رکھا جائے جو کانپور کی ضرورت کے مطابق ایک اسکیم تیار کرے۔ رائے بہادر بابو رام نراین کھترانچی نے اس عہدہ کے لئے ڈاکٹر بی۔ این شرما کنگ اڈورڈ ٹی۔ بی سینی ٹوریم کا نام تجویز کیا ہے، ہیضہ کی بیماری کے بڑھتے ہوئے کام کے لئے میڈیکل افسر آف [illegible] کے مطابق عارضی [illegible]

[illegible] میونسپل [illegible] کمیٹی کے ممبر

قومی ہفتہ

گزشتہ [illegible] فنڈ کمیٹی [illegible] فنڈ کا مقصد [illegible] منانا طے کیا ہے اس روز بہار [illegible] کی امداد کے لئے چندہ جمع کیا جائے گا۔ اور [illegible] گا

کارپوریشن

کو کارپوریشن [illegible] اس وقت غور کرنا منظور کر دیا ہے کیونکہ ابھی ممکن نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں تجاویز طلب کی گئی ہیں۔

شہر کی سڑکوں کی مرمت کے واسطے گورنمنٹ نے ایک لاکھ روپیہ کی مزید رقم دینا منظور کیا ہے۔

میونسپل انتظام صفائی

انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن کانپور برانچ کے ایک عام جلسہ میں میونسپل بورڈ کانپور کے انتظام صفائی کی ماتحت نکتہ چینی کی گئی ہے اور ہیضہ کی بیماری کے انسداد کے لئے شہر کے ڈاکٹروں سے کام نہ لینے کے لئے میڈیکل آفسر آف ہیلتھ کے رویہ کے خلاف ایک رزولیوشن بھی پاس ہوا ہے۔

بارش کی وجہ سے نقصان

بارش کی وجہ سے شہر کے بہت سے مکانات گر گئے ہیں۔ ضلع کے دیہات تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ قلی بازار کے ایک مکان گرنے سے ایک چھ سالہ لڑکا دب کر مر گیا ہے۔

فہرست رائے دہندگان تیار

مسٹر ایم پی ترپاٹھی ٹریننگ افسر کانپور نے اطلاع دی ہے کہ میونسپل بورڈ کی فہرست رائے دہندگان تیار ہو چکی ہیں، ۱۵ ستمبر ۱۹۴۴ء سے انکا معائنہ الیکشن آفس میں ہو سکتا ہے۔

رام باغ پارک

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نے رام باغ پارک سیسہ مئو میونسپل بورڈ کو منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ریلوے اڈوائزری کمیٹی

کاؤنسل آف مرچنٹ چیمبر یو۔پی کی طرف سے مسٹر بی۔ آئی سنگھانیا۔ ای۔ آئی ریلوے اڈوائزری کمیٹی کے لئے ممبر منتخب ہوئے ہیں مسرس بی۔ پی مہروترا اور روشن لال اینڈ ٹی ریلوے کمیٹی عزت نگر اور گورکھپور کے قائم مقام منتخب ہوئے ہیں۔

الکشن میں نمائندگی

ڈیموکریٹک پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ وہ لوگوں کی نمائندگی کے لئے انتخاب میں اپنے اُمیدوار کھڑے کریگی تاکہ سب طاقت سرمایہ داروں کے ہاتھ میں نہ چلی جاوے۔ پارٹی کا مقصد ٹاؤن پلیننگ اسکیم بنانا۔ گندہ رقبوں کی صفائی۔ عمدہ سڑکوں اور عمدہ مکانات کی تعمیر کرنا شامل ہے۔

ڈپٹی کلکٹر گرفتار

ڈپٹی کلکٹر مسٹر منظور الدین احمد کو ۷ ستمبر کی رات کو کانپور کے کپڑے کے سوداگروں کے ایک فرم سے رشوت لینے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا ہے، فرم کے پروپرائٹر کا انکی عدالت میں ڈیفنس آف انڈیا

اور ٹیلیفون

[illegible] ہے کہ کانپور کے جن سینماؤں میں ٹیلیفون [illegible] ٹیلیفون ہٹا دیا جائے۔

ہمارا خیال ہے کہ سینما ہاؤس [illegible] نہایت ضروری ہے۔ اور جن سینما ہاؤس [illegible] ہے اُن کو بھی دینا لازمی ہے۔

ہم خیال کرتے ہیں کہ پبلک مفاد کیلئے سینما [illegible] میں ٹیلیفون نہایت ضروری ہے۔ [illegible] ڈپٹی [illegible] صاحب کی توجہ اس طرف منعطف کرتے [illegible]

[illegible] ضرورت نہیں ہے۔

[illegible] منظور کر لیا ہے۔

[illegible] پلاٹ کوٹیا میں جن کا رقبہ تخمیناً ۲۰۰ مربع گز فی پلاٹ ہے ۹۹۹ برس کے پٹہ پر ہے، ۲ روپے ۸ آنے فی مربع گز کے رعایتی نذرانہ پر (پلاٹ کے موقع کے حساب سے) علاوہ عہ سالانہ کرایہ پر دئے جائیں گے۔ اس شرط پر کہ اگر زمین بعد میں کسی دوسرے آدمی کو فروخت کیجاویگی تو ٹرسٹ پٹہ دار سے کل منافع کو یعنی اصلی نذرانہ ۲ روپے ۸ آنے فی مربع گز و بازاری قیمت للعہ و للعہ فی مربع گز کے پورے فرق کو وصول کر لیگا۔ اگر درخواست ہائے خریداری کی تعداد پلاٹوں کی تعداد سے زیادہ ہوگی تو پلاٹوں کی لاٹری ڈالی جائے گی۔ درخواست خریداری جس کے فارم ٹرسٹ کے دفتر سے ۱۱ سے ۳ بجے دن کے درمیان قیمتاً ملیں گے۔ یکم اکتوبر ۱۹۴۴ء تک دفتر ٹرسٹ میں آ جانا چاہیئے۔ ان پلاٹوں کی بابت پوری تفصیل و قواعد ٹرسٹ کے دفتر سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ ابھی تک جو درخواستیں آئی ہیں اور جو چھپے ہوئے فارم پر نہیں ہیں اُن پر کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

کہ ضرور دال میں کالا ہے۔ آخر اس نے ایک روز شوہر کا پیچھا کیا اور اس کا شانہ حسن کو دیکھ آئی جو شوہر نامدار کی سجدہ گاہ بنا ہوا تھا۔ جب شوہر گھر واپس آیا تو بیوی نے اسے بدچلنی سے روکنے کی کوشش کی لیکن وہ نہ مانا اور یہ سلسلہ بڑھتا ہی گیا۔

جب بیوی سارے جتن کر کے تھک گئی تو گاندھی جی کا عدم تشدد کا حربہ ناکام ہو گیا تو تشدد پر اتر آئی چنانچہ ایک روز عین اس وقت بجبکہ شوہر بازاری حسینہ کے ساتھ داد عیش دے رہا تھا۔ یہ اپنے چند عزیزوں کو ساتھ لیکر اس حسینہ کے کمرہ میں پہنچی، پہلے تو شوہر کی مرمت کی اس کے بعد بازاری حسینہ کی چٹیا گھسیٹتی ہوئی اسے بازار میں لے آئی اور سر بازار خوب شکایت کی، تاکہ دوسروں کو بھی حیرت ہو۔ آپنے دیکھا کہ شوہروں کی اصلاح کے لئے اس زمانہ میں عورتوں نے کیسے کارگر حربے استعمال شروع کر دئے ہیں۔

سر ویش مکھ کا ناکام مشن

لندن۔ ۱۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سر سی۔ ڈی ویش مکھ گورنر ریزرو بنک آف انڈیا جو ریزرو بنک کی جانب سے ہندوستان کی سٹرلنگ ہنڈیوں کے اجراء کے سلسلہ میں یہاں آئے تھے زیادہ عرصہ تک یہاں نہیں ٹھہریں گے خزانہ کے حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ ان کو اپنے مشن میں جو بہت کم کامیابی حاصل ہوئی ہے اس سے انکو یہاں ٹھہرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

برسلز میں داخلہ

نیویارک۔ ۱۲ ستمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو اطلاع ملی ہے کہ اتحادی فوج بلجیم کی راجدھانی برسلز میں داخل ہو گئی ہے۔

وہ سنہری راستے جن کی چمک دمک دیکھ کر میں فریفتہ ہو گیا، ان پر پھسلن تھی، زبردست پھسلن! جہاں میں جگہ جگہ پھسلا، سنبھلا اور پھر گرا۔

اے زہرہ جبیں رشک مسیحا شباب! تیرے چہرے کی رنگت جس پر میں لٹو تھا، عارضی تھی، بالکل عارضی، آہ! یہ پوڈر کی ہلکی سی تہ تھی جسے ڈھلتی عمر کی ہلکی سی ہوا نے اڑا دیا، اور تیری حقیقت اچھی طرح عیاں ہو گئی۔

محبت و عشق کے وہ سنہری تار جنھوں نے میرے مرغ دل کو پھانس کر اسیر کر لیا تھا۔ ہائے وہ انجام کار تباہی کے مضبوط اور بھدے رستے ثابت ہوئے۔ جنھوں نے مجھے بری طرح جکڑا اور اتنک جکڑے رکھا۔

آہ! سچ کہتا ہوں تو ایک چھل کی بستی ہے، دھوکے کا جال!!!

برطانیہ کے ساحل پر گولہ باری

لندن۔ ۱۲ ستمبر۔ کل رات پھر جرمن توپوں نے گولے پھینکے۔ کچھ گولے ڈوور کے قریب آکر گرے، خطرہ کی گھنٹی چار گھنٹہ تک جاری رہی اور جرمنوں نے غالباً ۱۰۰ اور ۱۵۰ کے درمیان گولے برسائے۔ ایک وقت میں چار گولے پڑتے تھے۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ڈوور کا کاربمز گیٹ لاک سٹان اور ڈیل کی بندرگاہوں پر بم گرے اور ڈوور میں آگ لگ گئی، لکھی گئی۔

انٹورپ کے مشہور قلعہ پر اتحادیوں کا قبضہ

لندن۔ ۱۵ ستمبر۔ فرانس اور بلجیم کو پار کرنے کے بعد دوسری برطانی فوج اب ہالینڈ میں داخل ہو گئی ہے اور اب ہالینڈ کی راجدھانی ارڑگوم سے صرف ۳۰ میل دور رہ گئی ہے۔

پرائیویٹ سکریٹری مقرر ہوئی جس نے کہ بعد میں اسکی بہن چنگ لنگ سے شادی کر لی۔

گنتھر کے بموجب یہ چنگ لنگ نہ تھی بلکہ اے لنگ تھی جس سے پہلے اس مشہور ڈاکٹر نے شادی کرنی چاہی، اے لنگ ایچ ایچ کنگ کو ترجیح دیتی تھی جس سے وہ جاپان جاتے ہوئے ملی تھی جہاں کہ وہ ٹوکیو وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کا سکریٹری تھا!

قوم پرست مسلم لیڈروں کی کانفرنس

کلکتہ۔ ۱۲ ستمبر۔ مسٹر اے۔ کے فضل الحق سابق وزیر اعظم بنگال نے اعلان کیا ہے کہ وہ ہندوستان کے قوم پرست مسلمانوں کے سرکردہ پارٹیوں کے لیڈروں کی ایک کانفرنس اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں بلا رہے ہیں اس کانفرنس میں ہندو مسلم سمجھوتہ اور راجہ جی کے فارمولا پر غور ہو گا۔ لیڈروں کے نام دعوت نامہ جاری کئے جا چکے ہیں۔

مسلم لیگ سے اخراج

ڈھاکہ۔ ۱۰ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ نے مسٹر عبداللطیف ممبر اسمبلی کی اینٹی لیگ سرگرمیوں کی وجہ سے انھیں لیگ سے نکالنے کا فیصلہ کیا ہے۔

یہ کاغذ مختلف قسموں کے مختلف شکلوں میں چھپے، یہ ٹکٹ پہلے پہل تو معمولی کاغذ پر سیاہ روشنائی سے چھپتے رہے مگر ۱۸۲۰ء میں خاص کاغذ پر چھاپے گئے جس پر آبی نشان بھی تھا، ان ٹکٹوں کی خرید و فروخت باقاعدہ ڈاک خانوں میں ہوتی تھی۔

انگلستان میں اسٹیڈ صاحب پہلے شخص تھے جنھوں نے زمانۂ حال کے مطابق ٹکٹوں کی اسکیم پیش کی تھی، ۱۸۲۷ء میں سر رولینڈ ہل نے یہ مسئلہ دارالعوام کے سامنے پیش کیا اور ۱۸۳۹ء تک یہ خیال اسی طرح اعیان اور اراکین کے دماغ میں چکر لگاتا رہا۔ آخر کار نوآبادیات کے باشندے ڈاک کے دقیانوسی نظام سے گھبرا گئے اور برطانیہ سے دو سال قبل ۱۸۳۸ء میں سڈنی میں دو پینس کا ٹکٹ جاری ہو گیا۔ چھپے ہوئے ٹکٹ دوکانداروں کے ہاں بھیج دیے جاتے تھے کہ وہ ان کو فروخت کریں مگر عام لوگ اس کو پسند نہیں کرتے تھے اور انکی فروخت بہت کم ہوتی تھی آخر کار ۱۸۵۰ء میں ٹیوساوتھ ملز نے نہایت عمدہ اور خوبصورت ٹکٹ جاری کئے۔

ادھر برطانیہ میں اپریل ۱۸۴۰ء میں سر رولینڈ ہل کی کوشش سے ٹکٹ جاری ہو گئے مگر یہاں بھی پبلک نے ان کو زیادہ پسند نہ کیا اور عجیب عجیب خیالات ظاہر کئے جن کو پڑھکر بے انتہا ہنسی آتی ہے کہ ٹکٹ جیسی مفید اور کارآمد چیز کو پہلے پہل کس نظر سے دیکھا گیا تھا۔ ایک مصنف نے اپنی ڈائری کے ایک صفحہ میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ کسی نوعمر بھائی نے اپنی چھوٹی بہن کے نام خط لکھا اور ٹکٹ کے متعلق اپنا خیال اس طرح ظاہر کیا۔

"کیا تم نے کبھی ڈاک کے ٹکٹ استعمال کئے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ نہایت واہیات اور تکلیف دہ ہیں میں اپنے منہ کو گوند دانی بنانا نہیں چاہتا ہوں یہ بات ضرور ہے کہ تم کو ملکہ معظمہ کی پشت بوسی کا شرف حاصل ہو جائے گا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ملکہ معظمہ کی اس سے زیادہ کوئی توہین نہیں ہو سکتی جو وزارت حاضرہ نے

کے لئے فلم تجھہ کے مشہور شاعر حضرت اجم بیلی بھیتی اور لکھنؤ کے مشہور شاعر مسٹر شمس کی بلند پایہ شاعرانہ خدمات حاصل کر لی ہیں امید قوی ہے کہ

انتخاب اقبال

محبوب وطن ڈاکٹر اعظم مسٹر محبوب نے جہاں اپنے گھر بار و نغمہ بار تاریخی شاہکار ہمایوں کے لئے پانی کی طرح لاکھوں روپیہ بہانے کا تہیہ کیا ہے وہاں اس کو ہندوستان کا سو فیصدی تاریخی شاہکار بنا کر پیش کرنے کیلئے بھی ہر شعبہ کیلئے ایک ماہر فن فرد کو تلاش کیا ہے چنانچہ ہمایوں کے تاریخی کاسٹیوم کیلئے متنبہ دارالاصلاح کے مشہور دستندار آرٹسٹ مسٹر اقبال کا کاسٹیوم ڈیزائنر کی حیثیت سے انتخاب بھی ہمایوں کی شاندار نمائش بلاشبہ انتخاب

اقوالِ زریں

جس طرح پھول خاک میں ملتے ملتے بھی اپنی نکہت سے فضا کو معطر رکھتے ہیں اسی طرح نیک انسان آخری دم تک مخلوقِ خدا کو فیض و کرم سے مستفید کرتے رہتے ہیں۔

دلِ ناداں! دنیا کو بیوفا مت کہہ بلکہ اس جسم کو جس کی نشو و نما کیلئے تو ممکن اور غیر ممکن کوشش کر رہا ہے اور جس کا تو پتلا خیال کرتا ہے ذرا اس کا غور و خوض کے ساتھ مطالعہ کرو، دیکھ ایک دن جسم طوطے کی طرح آنکھ بدل کر ساتھ چھوڑ دے گا اور بیوفا ثابت ہوگا۔

اپنے بزرگوں کے نیک کارنامے باعثِ فخر ہے ہمیں لازم ہے کہ ان کے نقشِ قدم پر چلیں اور اپنے دل میں بلند خیالات کو جگہ دیں، اوصافِ حمیدہ کے مالک بنیں تاکہ بزرگوں کی بزرگی قائم رہے۔

نفس کے غلام کا مشغلہ اس نادان باغبان کی مشابہت رکھتا ہے جو اپنے پودوں کو جڑ سے کاٹنے کے بعد سینچتا ہے اور پھر باغ کو سرسبز و شاداب دیکھنے کا خواب دیکھتا ہے۔

موجِ تبسم

شاعر:- (غصہ میں) میری نظم کہاں گئی؟ میں نے رات کو تین گھنٹوں کی دماغ سوزی کے بعد لکھی تھی شاید بلو نے انگیٹھی میں ڈال دی ہوگی۔

بیوی:- بلو تو اسے پڑھ بھی نہیں سکتا تھا، یہ کسی پڑھے لکھے شخص کا کام ہے۔

دوست:- ایک شخص کو بلبل کی بولی بولنے میں کمال حاصل ہے۔

مالی:- تو کیا ہوا میں نے خود بلبل کو بولتے سنا ہے۔

دو پانچ منٹ کے بعد اس نے مجھے بیوقوف کہہ دیا۔ لیکن اس نے اتنی دیر کیوں لگائی۔

بچہ:- اُوں ... اُوں ... اُوں ...

ماں:- کیوں بیٹا تجھے کس موے نے مارا ہے؟

بچہ:- اُوں اُوں ابا جان نے!

دلچسپ معلومات

عورتیں کیوں زیادہ بولتی ہیں؟

یہ امر واقعہ ہے کہ عورتیں خواہ کسی قوم اور ملک سے کیوں نہ تعلق رکھتی ہوں یہ مردوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ باتیں کرنے کی عادی ہوتی ہیں۔ ایک مفکر نے عورتوں کے اس زیادہ بولنے کے مرض پر ایک نہایت ہی دلچسپ مضمون سپردِ قلم کیا ہے جس میں اس نے عورتوں کے زیادہ بولنے کے اسباب بیان کئے ہیں۔

اس مفکر کا خیال ہے کہ دنیا میں صرف ان ہی لوگوں کی زبان زیادہ چلتی ہے جن کے دماغ خالی ہوتے ہیں۔ اپنے اس خیال کے اظہار کے بعد مفکر لکھتا ہے کہ "کیونکہ عورتوں میں مردوں کے مقابلہ میں سمجھ کم ہوتی ہے اس لئے وہ برابر بغیر سوچے سمجھے بولتی رہتی ہیں"۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس مفکر کی یہ رائے کہاں تک درست ہے۔

دورِ اولین

... ادبیہ کانپور

مولانا سلیم ناطق سکریٹری انجمن جامعہ ادبیہ کانپور نے بانیٔ اسلام اور مفکرینِ یورپ کے عنوان سے ... ہندوستانی برادری کے میٹنگ میں پڑھا تھا جو صداقت ۲۴ جون و یکم جولائی ۱۹۴۴ء کے پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔

اس مضمون کا دوسرا حصہ یعنی "پیروانِ اسلام کا دورِ اولین" مولانا موصوف نے ہندوستانی برادری کی ایک ... میٹنگ میں پڑھا ... کی معلومات کیلئے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ راؤ ...

... بڑھتی ہوئی آگ کو جہاں کا تہاں ...

میں الا پا ... ساز کام ہوں ... ہی میں اپنے طرزِ عمل سے مکمل ... پیش کر دیا تھا اُن کے ... اختیار کرتے رہے ...

... تعلیم کو یوں ... کسی کو خاکہ کی شکل میں دیدیا جائے اب اس کمال ... کے خط پر اس صفائی سے ہاتھ پھیرے ...

... بنیاد ... ستان عمارت ...

مطابق اصل ہو جائے۔ آنحضرت نے پیروی و اتباع میں دنیا کو اپنا ہی کمال ... رسولِ خدا کو چونکہ جمہور کی ہر فرد کو حکومت سے وابستہ کر کے نظامِ حکومت کا ذمہ دار بنانا منظور تھا اس وجہ سے اپنی جانشینی کے متعلق آپنے کچھ وصیت نہ فرمائی بلکہ عام مسلمانوں کو اختیار دیا کہ رسول کے بعد اتفاق رائے سے وہ جسے چاہیں اپنا ہادی و رہنما بنائیں بظاہر یہ مسئلہ مسلمانوں کیلئے اپنے اندر بڑی پیچیدگیاں رکھتا تھا مگر انھیں خلوص و اعتماد کا کچھ ایسا سبق پڑھا دیا گیا تھا کہ اس مشکل کو آسان کرنے میں انھیں کسی موقع پر کوئی خاص دقت پیش نہ آئی۔

اسلامی سیاست میں رسولِ خدا کے جانشیں کو خلیفہ کہا جاتا ہے آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد جن چار خلفاء نے یکے بعد دیگرے جانشینی کے فرائض انجام دئے ان میں حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی شامل ہیں خلفاء کی زندگی میں جو چیز قدرِ مشترک ملتی ہے وہ انکی شرافت و عفت، علم و شجاعت، عدل و انصاف اور ایثار و کرم کی عام صفت ہے۔ اسلام کے اس دور کو خلفائے راشدہ سے موسوم کیا جاتا ہے، آنحضرت صلعم کی صحبت و تعلیم سے جو لوگ خاص طور پر فیضیاب تھے صحابہ کہلاتے تھے یہی صحابہؓ آنحضرت صلعم کے حکم کے مطابق جب مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے گئے تو مہاجرین کہلائے اور اہلِ مدینہ جنھوں نے جان و مال سے مہاجرینؓ کی خدمت و دلجوئی کی انصار کے لقب سے یاد کئے گئے اس طرح مہاجرین و انصار کی گویا ایک برادری قائم ہو گئی اور یک جان و دو قالب کا مصداق ہوئے صحابہ کی طاقت کا راز ان کے کیرکٹر کی مضبوطی میں ملتا ہے وہ دنیا کے حکمراں تھے مگر انداز گدایانہ تھا خاک کا فرش ان کا تخت اور جھونپڑے کا چھپر انکا تاج تھا خزانوں کے مالک تھے مگر ضروریاتِ زندگی کیلئے دوسروں سے قرض لیتے تھے بیت المال سے ہزاروں کا پیٹ پالتے تھے مگر اپنے لئے انھیں فقر و فاقہ پسند تھا موٹا جھوٹا پہنکر شاہانہ عظمت و جلال دکھاتے تھے اور روکھا سوکھا کھا کر طاقت و توانائی کا مظاہرہ کرتے تھے زریں کمر حاجب و دربان کی جگہ اُن کے دروازوں پر اولاد کی افلاس زدہ صورتیں نظر آتی تھیں دنیا کو قدموں سے روندتے تھے مگر سرکشی و سفا کی مٹانے کیلئے خشکی اور تری پر تسلط جاتے تھے مگر خلق اللہ کی خدمت کیلئے یعنی قیصریت و شہنشاہیت کے پردے میں آدمیت و انسانیت کی جلوہ فرمائی تھی۔

آفتابِ رسالت کے غروب ہونے کے بعد بعض سرکش اسلام سے منحرف ہو کر نبوت کے خود مدعی بن بیٹھے اور ملک میں شورش پیدا کرنا چاہی مگر حضرت ابو بکر صدیقؓ کے اثر و رسوخ اور حضرت عمر فاروقؓ کی سیاست و تدبیر

دنیا میں انبیاء بھی آئے اور اُن کے متبعین بھی پیدا ہوئے لیکن حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی اُمت سے گناہوں سے توبہ کرنے اور خدا پر ایمان لانے کو کہا تو اس نے ہنسکر جواب دیا تمھاری باتوں کو ابتک صرف اُنھوں نے سچ مانا ہے جو قوم میں نہایت ذلیل و حقیر ہیں۔ سخن سازی تو بہت کرتے ہو جب جانیں کہ تم جس عذابِ الٰہی سے ہمیں ڈراتے ہو وہ لے آؤ چنانچہ اُمت کی بڑھتی ہوئی نافرمانی سے تنگ آکر حضرت نوحؑ نے اس کے حق میں بددعا کی، قہرِ خداوندی طوفانی شکل میں نازل ہوا اور اُمت خس و خاشاک کی طرح پانی میں بہتی پھری؛ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیلوں کی تعلیم و ہدایت کیلئے بھیجے گئے تھے، آپنے اپنی باطل پرست اُمت کو معجزات کے کرشمے بھی دکھائے لکڑی کو اژدہا بنا کر چلایا پھر اپایا دریائے نیل کو پھاڑ کر خشکی کا راستہ نکالا۔ دعا و بددعا کر کے آسمان سے من و سلویٰ بھی غذا کیلئے اُتارا خون کی بارش کا عذاب بھی نازل کیا پھر بھی اُمت باطل پرستی سے باز نہ آئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی اُمت کو باطل شکنی اور حق پرستی کی طرف مائل کیا مٹی کی چڑیاں بنا بنا کر اڑائیں گونگوں بہروں کوڑھیوں کو شفا بخشی مگر اُمت ایک زمانی ملکہ علمائے یہود کی سازشوں اور رومی سلطنت کے حکم سے جب آپکو مصلوب کیا جانے لگا تو اُن کے خاص بارہ ۱۲ حواریین میں سے یہودا نے آپکو دشمنوں کے ہاتھ پکڑوا دیا اور پطرس نے الزام سے بری الذمہ ہونے کیلئے حکومت کے روبرو اُن سے اپنی قطعی بے تعلقی کا اظہار کیا افسوس ہے کہ بعض بزرگوں کے حالاتِ زندگی مجھے وضاحت سے تاریخ میں نہیں ملے ورنہ اُن کے مشن کی وسعت و ہمہ گیری پر کچھ اور روشنی ڈالتا۔ برخلاف اس کے رسولِ خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و ہدایت سے متاثر ہو کر پہلے وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جو اپنی قوم میں سب سے زیادہ دولتمند، ممتاز و بہادر ہیں راسخ الاعتقادی کا یہ عالم کہ اپنے پیارے نبی کا حکم حرزِ جاں کئے ہوئے ہیں اور دشمنانِ دین کی مزاحمت پر مال و زر، عزیز و اقارب، آل اولاد سب کچھ مکہ میں چھوڑ کر خوشی خوشی ہجرت کر کے مدینہ جا رہے ہیں مکیوں نے مسلمانوں پر وہ وہ ستم توڑے اور انکو ایسی ایسی اذیتیں پہنچائیں کہ جن کے تصور سے انسانیت لرزہ براندام ہو جاتی ہے مگر شمعِ رسالت کے پروانے اپنی دھن میں دیوانہ وار سب تکلیفیں جھیلتے ہیں لیکن خدا اور رسول کی محبت میں ذرا فرق نہیں آنے دیتے، مدینہ پہونچکر مسلمانوں کو دم لینے کا موقع ملا ہی تھا کہ تین سو تیرہ ۳۱۳ مجاہدوں کے مقابلہ میں اہلِ قریش کی ہزار بارہ سو مسلح پیادہ و سوار فوج سے انھیں بدر کی لڑائی لڑنا پڑی، مسلمان عشقِ محمدی کے نشہ میں چور ہو رہے تھے، باپ نے بیٹے کے خلاف تلوار اٹھائی، بھائی بھائی کے خون کا پیاسا نظر آیا بھتیجے نے چچا کو تیر کا نشانہ بنایا، میدانِ جنگ میں لاش پر لاش کٹ کٹ کر گر رہی ہے، کشتوں کے پشتے لگے ہوئے ہیں۔

کیا آپ ہی روزانہ
کر جاتے تھے حضرت ابو بکرؓ بہت دولتمند تھے اسلام لانے پر اپنا تمام سرمایہ خدا کی راہ میں لٹا دیا یہاں تک کہ بیت المال کے چھ ہزار درہم قرض ہو گئے مرتے وقت وصیت کی کہ میرا فلاں باغ بیچکر قرض ادا کر دیا جائے اور جو باقی بچے خلیفہ کی خدمت میں بھیجدیا جائے چنانچہ وفات کے بعد آپکی صاحبزادی حضرت عائشہ رضؓ نے باغ بیچکر قرض ادا کیا اور ایک غلام، ایک لونڈی اور دو اونٹنیاں جو باقی رہ گئی تھیں حضرت عمرؓ کی خدمت میں بھیجدیں کفن کیلئے آپنے ایک موٹا پرانا کپڑا جو گھر میں موجود تھا تجویز کیا لوگوں نے کہا کہ یہ بہت پرانا ہے بازار سے نیا آجائیگا آپنے فرمایا میرے لئے یہی کافی ہے نئے کے زندہ مستحق ہیں سوا دو برس خلافت کے فرائض انجام دینے کے بعد ۱۳ھ میں آپنے وفات پائی۔

حضرت عمر فاروقؓ خلیفۂ دوم منتخب ہوئے اسلام سے قبل بھی لوگوں کے دلوں پر آپ کی جرأت و بہادری اور سیاست و تدبیر کا سکہ بیٹھا ہوا تھا آپ کے اسلام سے مسلمانوں کو بڑی تقویت ہوئی فرائض دین اب علانیہ ادا ہونے لگے اور خانۂ کعبہ میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی گئی آپ ہی کی تجویز پر اذان کے ذریعہ نماز کا اعلان ہونے لگا اور حضرت بلالؓ اس خدمت پر مامور کئے گئے اسلام کی ہر چھوٹی بڑی لڑائی میں حضرت عمرؓ نے نمایاں حصہ لیا حضرت علیؓ نے خیبر فتح کیا اور زمین مجاہدوں میں تقسیم ہوئی تو ثمغ نامی ایک زرخیز قطعۂ ارض حضرت عمرؓ کے حصہ میں بھی آیا آپنے اُسے خدا کے نام پر وقف کر دیا اور اسلام کی تاریخ میں حضرت عمرؓ کا یہ پہلا وقف تھا۔ روم و عراق، دمشق و بیت المقدس فتح کر کے قیصر و کسریٰ کی عظمت و شوکت کو خاک میں ملا دیا، اسلامی سلطنت کا دائرہ وسیع ہوا تو حضرت عمرؓ نے جمہوری طرز کے نظام حکومت کو وسعت دی مجلس شوریٰ کے علاوہ مجالس عام و خاص بھی قائم کیں جن میں تمام چھوٹے بڑے سیاسی و مذہبی امور کثرت آراء سے طے پانے لگے، عمال و حکام کے مال و اسباب کی فہرست تیار کرائی اور ان سے عہد لیا کہ وہ ترکی گھوڑے پر سواری نہ کریں گے باریک کپڑا نہ پہنیں گے چھنا ہوا آٹا نہ کھائیں گے دروازہ پر دربان نہ رکھیں گے اور اہل حاجت کو باریاب ہونے سے باز نہ رکھیں گے"، ہر عامل و حاکم کی کارگزاری اور رعایا کی اخلاقی حالت کے خود نگراں تھے بے عنوانیوں پر مناسب سزائیں دیتے تھے ایک مرتبہ جائزہ لینے پر بعض حکام کے پاس مرقومہ فہرست سے بہت زیادہ ساز و سامان نکلا آدھا ضبط کر کے بیت المال میں داخل کرا دیا۔ رعایا کو عام اجازت تھی کہ حج کے موقع پر حکام و عمال کے خلاف

غرضیکہ اپنے دس سالہ دور خلافت میں آپ نے وہ سب کچھ کر دکھایا جو دنیا کی بڑی سی بڑی متمدن و مہذب قوم بھی قرنوں اور صدیوں کے دور حکومت میں کرنے سے قاصر رہی ہے چنگیز خانی عہد ملک گیری ہو یا سکندری و تیموری کشورستانی، کیا عدل و انصاف اخوت و مساوات کے مقابلہ میں دنیا سفاکی و خونخواری حقارت و نفرت کو پیش کرنے کی جرأت کر سکتی ہے ایک طرف ملک شام میں شہر صور فتح کیا جاتا ہے، سینکڑوں باشندوں کی لاشیں شاہ راہ عام پر تڑپتی نظر آتی ہیں۔ ہزاروں بیگناہوں کو لونڈی غلام بنا کر مال و اسباب کے ساتھ اُنھیں بھی بیچ ڈالا جاتا ہے دوسری طرف عہد خلافت میں فاتحین کے حسن سلوک سے مفتوحین کے دل بھی مسخر ہو جاتے ہیں، سرفروشانہ اسلام کی حمایت پر نظر آتے ہیں اور مسلمانوں کے تسلط و اقتدار کو خدا کی رحمت سمجھتے ہیں چنانچہ صدہا عجمی، یونانی اور رومی بہادروں نے اہل اسلام کے دوش بدوش صف آرا ہو کر خود اپنے ہم قوموں سے نبرد آزمائی کی، عراق کی مہم میں عیسائی مسلمانوں کے دست و بازو ثابت ہوئے حضرت عمرؓ نے اپنی تربیت سے مسلمانوں کی اخلاقی حالت اور طرز معاشرت میں ایسی دلکشی و سادگی پیدا کر دی تھی کہ غیر مسلم اُن سے مل کر اسلام کے خود بخود گرویدہ ہو جاتے تھے، چنانچہ سفیر روم جب اسلامی کیمپ میں آیا تو شاندار فوج کو دیکھکر اور گفتگو کر کے ایسا متاثر ہوا کہ مسلمان ہو گیا مصر کا ایک رئیس اسلام کی رواداریوں کا حال سُنکر اپنی دو ہزار کی جماعت کے ساتھ ایمان لے آیا چھوٹے بڑے ادنیٰ و اعلیٰ کا فرق اُٹھانا چاہا تو ایک موقع پر حضرت عمرؓ نے فقیروں اور غلاموں کو بٹھا کر اپنے ساتھ کھانا کھلایا اور فرمایا کہ جو غریبوں کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے کھانے پینے میں شرم کرتا ہے خدا اُس پر لعنت بھیجتا ہے انسانیت و ہمدردی ایسی بڑھی ہوئی کہ خود پیدل چلتے ہیں اور غلام کو اونٹ پر سفر کراتے ہیں۔ غیر جانبداری کا اسقدر لحاظ کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ غلام کی تنخواہ اپنے صاحبزادہ حضرت عبداللہ سے زیادہ مقرر کی حضرت عبداللہؓ نے شکایت کی تو آپنے فرمایا کہ رسول اللہ کو اسامہ تم سے زیادہ عزیز تھے عدل و انصاف کا یہ عالم کہ قبیلۂ بکر بن وائل کے ایک مسلمان نے حیرہ کے ایک عیسائی کو بیگناہ قتل کر دیا حضرت عمرؓ نے قاتل کو مقتول کے وارثوں کے سپرد کر دیا اور حنین نامی عیسائی نے اس مسلمان کو بدلہ میں قتل کر دیا، اظہار شان و شوکت سے ایسی نفرت کہ احنف بن قیس عراق کی مہم سر کر کے بڑے تزک و احتشام اور کر و فر کے ساتھ واپس آئے

مضبوط بنیاد بن جائے گی۔

حضرت عمرؓ نے ان کی زرق برق عجمی پوشاک دیکھکر منہ پھیر لیا، دوبارہ عرب کے سادہ لباس میں حاضر ہوئے تو خلیفۃ المسلمین ایک ایک سے بغلگیر ہوئے زہد و پارسائی ایسی کہ طبیبوں نے نسخہ میں شہد تجویز کیا ہے بیت المال میں موجود ہے مگر جب تک مجمع عام میں مسلمانوں سے اجازت نہ لے لی منہ سے نہ لگایا۔ خلق اللہ کی نفع رسانی کا ایسا خیال کہ راتوں کو گشت لگا کر لوگوں کے حالات معلوم کرتے اور ان کو ہر طرح کی مدد پہنچاتے تقریباً دس سال خلافت کے فرائض انجام دینے کے بعد ۲۳ھ میں آپنے وفات پائی۔

خلیفۂ سوم حضرت عثمان غنیؓ مسند آرائے خلافت ہوئے تو آپنے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی نرمی و ملاطفت اور حضرت عمر فاروقؓ کے تدبر و سیاست کو اپنا شعار بنایا۔ آرمینیہ، آذربائجان اور مصر و روم کے جھگڑے چکانے کے بعد طرابلس و اسپین، افریقہ و قبرص کی مہمیں سر کیں، خراسان و ہرات، کابل و نیشاپور پر اسلامی پرچم لہرائے۔ بحری مہم کا آپ ہی کے زمانہ میں آغاز ہوا اور حضرت معاویہؓ کے سرکردگی میں روم پر چڑھائی کر کے اُسے فتح کر لیا گیا الغرض آپکے دوازدہ سالہ دور خلافت میں تجارت و زراعت، نظم و نسق، فتوحات و مال غنیمت کی ایسی فراوانی ہوئی کہ ملک میں ہر طرف فارغ البالی اور خوش حالی کے آثار نظر آنے لگے اور لوگ عیش و تنعم کی زندگی بسر کرنے کے عادی بننے لگے جس کا لازمی نتیجہ ضعف و انحطاط تھا، ان ہی راحت پسندیوں کی بنا پر چند غیر ذمہ دار حکام اعلیٰ کو عہدوں سے معزول کر کے انکی جگہ دوسرے محتاط افسروں کو متعین کیا حضرت عثمانؓ کی اس کارروائی کو بے اعتدالی

اور جانبداری پر محمول کر کے اُن سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ خلافت سے کنارہ کش ہو جائیں، عداوت و اختلاف کی ہوائیں چلنے لگیں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکنی شروع ہوئی اور ہر طرف حکومت کے خلاف سازشوں کے جال بچھائے جانے لگے جذبۂ انتقام نے یہاں تک زور پکڑا کہ مصریوں نے چالیس دن تک آپ کے مکان کا محاصرہ کرنے اور بے آب و دانہ رکھنے کے بعد آخر آپ کو شہید کر دیا حضرت عثمانؓ کا سب سے بڑا کارنامہ قرآن شریف کی نقلیں کرا کر اُسے اختلاف و تحریف سے محفوظ کر دینا ہے۔

خلیفۂ چہارم حضرت علی مرتضیٰؓ نے بار خلافت سنبھالا تو آپ نے سب سے پہلے ان ریشہ دوانیوں کو پیش نظر رکھ کر جو حضرت عثمانؓ کے آخری دور حکومت میں کی جا چکی تھیں اُن کے زمانہ کے تمام عمال و حکام کو عہدوں سے برطرف کر دیا حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عائشہؓ حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ (قصاص) چاہتے تھے اور مصر تھے کہ قاتلوں کو ہمارے حوالہ کر دیا جائے، جھگڑے نے یہاں تک طول کھینچا کہ حضرت علیؓ کو حضرت عائشہؓ اور حضرت معاویہؓ سے لڑائی لڑنا پڑی مگر ملک میں بدنظمی پھیل چکی تھی اُس کو روکنے میں حضرت علیؓ کو بڑی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑا مختلف جماعتوں اور فرقوں نے ایک دوسرے کو مطالبات پیش کرنا شروع کئے۔ اور باہمی بغض و عناد کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی گئی حضرت علیؓ نے کوشش کی کہ حضرت معاویہؓ سے صلح ہو جائے مگر بنو اُمیہ اور بنو ہاشم کی دیرینہ چشمک رنگ لائے بغیر نہ رہی آخر چند بزرگوں کو ثالث بنا کر دونوں جانب سے ذمہ دار افراد نے دستخط کئے کہ حکم کا تصفیہ ہر دو جماعت کے لئے قابل قبول ہوگا مگر

اسی اثنا میں فتنۂ خوارج بپا ہو گیا جن کا کہنا تھا کہ خدا کے سوا کسی اور کو فیصلہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے تحکیم کی مخالفت میں ایسی شدت کی کہ ہزاروں خارجیوں نے حضرت علیؓ کی بیعت فسخ کر کے ملک میں قتل و غارتگری کا بازار گرم کر دیا اور حضرت علیؓ کے طرفداروں سے سخت معرکہ آرائیاں کیں مگر انجام کار مغلوب و برباد ہوئے حضرت علیؓ کے ماننے والوں میں ایک بڑا فرقہ عبداللہ بن سبا کا بھی تھا جن کا عقیدہ تھا کہ جناب مرتضیٰؓ رسول اللہؐ کے وصی ہیں لہذا انسانی ہستی سے بالاتر ہیں یہاں تک کہ آخر میں سبائی حضرت علیؓ کو خدا کہنے لگے جس کی وجہ سے خود حضرت علیؓ کو انکی سرکوبی کی طرف مائل ہونا پڑا۔ ان خانہ جنگیوں سے فرصت ملی تو کرمان و فارس کی بغاوتیں فرو کیں، سیستان و کابل کو ممالک محروسہ میں شامل کر کے مسلمانوں کو بحری راستہ سے ہندوستان پر حملہ کرنیکی اجازت دی جنھوں نے سندھ میں علاقہ کوکن (بمبئی) پر یورش کی خارجیوں نے پھر زور باندھا لیکن حکومت سے مقابلہ کرنا بے سود خیال کر کے باہمی مشورہ سے طے کیا کہ جب تک حضرت علیؓ، معاویہؓ، اور عمرو بن عاص زندہ ہیں ملک میں امن و امان قائم نہیں ہو سکتا لہذا انھیں قتل کر دیا جائے چنانچہ ۴۰ھ میں بروز جمعہ فجر کی نماز کے وقت ہر سہ حضرات پر بیک وقت حملہ کیا گیا۔ عبدالرحمن بن ملجم نے حضرت علیؓ کو شہید کر دیا۔ حضرت معاویہؓ پر اوچھا وار پڑا اور حضرت عمرو کی جگہ دھوکے میں دوسرا شخص مقتول ہوا۔ ہر چند کہ حضرت علیؓ کو اپنے پنج سالہ دور خلافت میں ایک دن بھی اطمینان و سکون سے بیٹھنے کو نہ ملا پھر بھی آپ نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت خلق اللہ کی نفع رسانی کی جو خدمت انجام دی وہ کسی



...رنا شروع
...شین کی وجہ سے آپ خود کو بہت خوش محسوس کریں گے، کیونکہ
...ر دیتا ہے۔ معدہ کو اپنے فرائض بخوبی انجام دینے کے قابل بناتا
...لگتے ہیں۔
...وش و خروش پیدا ہو جائیگا۔ استعمال کر کے دیکھئے۔
...وں میں مل سکتا ہے۔

...شین

KRUSC

...یفیات کا لطف اُٹھائیے!

...فوج کی پیشقدمی

لندن۔ ۵ ستمبر، اٹلی میں اتحادی فوجیں دونوں بازوؤں پر برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ آٹھویں فوج کی برطانی اور کنیڈی فوجوں نے دریائے کونکا پر ایک بڑا مورچہ قائم کر لیا ہے جہاں کہ بڑی سخت لڑائی ہو رہی ہے اور اس ...کے پچھم میں اتحادی فوج کافی آگے بڑھ گئی ہے ...طانی فوجوں نے گوتھگ لائن پر ۴ میل اندر تک قبضہ کر لیا ہے اور کئی جگہ برطانی فوج ۱۶ میل اندر گھس گئی ہے۔

ہنگری کے ایک شہر پر روسیوں کا قبضہ

ماسکو۔ ۵ ستمبر، روسی فوجیں ہنگری میں برابر بڑھ رہی ہیں۔ اُنھوں نے ٹرانسلونیا کے علاقہ میں ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ رومانیہ میں بھی روسی فوج برابر آگے بڑھ رہی ہے اور اس نے اب تک بہت سی بستیوں کو آزاد کرا دیا ہے اور یہاں روسی فوج تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔

روس اور جرمنی میں صلح کرانے کی کوشش

استنبول۔ ۵ ستمبر، ایس ایس برگیڈیر فرز فیا نے جو ترکی میں جرمن نیوز ایجنسی کے ہیڈ تھے اور حال ہی میں نازیوں کو چھوڑ کر اتحادیوں سے مل گئے ہیں، اتحادی حکام کو مطلع کیا ہے کہ جاپان اب بھی روس اور جرمنی کے درمیان صلح کرانے کی بڑی زبردست کوشش کر رہا ہے۔

جرمنی پر زور کی بمباری

لندن۔ ۵ ستمبر، "گلوب" کا ہوائی نامہ نگار لکھتا ہے کہ اتحادی مل کر جرمنی پر بڑے زور کی بمباری شروع کرنیوالے ہیں۔ اگر موسم نے اجازت دی تو چوبیس گھنٹے کے اندر برطانی امریکی اور روسی ہوائی جہاز مل کر ۵۰۰۰ ٹن وزن کے بم برسائیں گے۔

بلغاریہ کی سرحد پر روس کے مورچہ

لندن۔ ۵ ستمبر، جرمن ریڈیو کا بیان ہے کہ روسیوں نے بلغاریہ کی سرحد پر مورچے قائم کر لئے ہیں۔

اسمیں شک نہیں کہ لوگ ہر حالت میں اپنا اپنا خیال ظاہر کرتے ہیں لیکن گھریلو معاملات میں عورت کا بھی خیال بہتر سمجھا جائیگا۔ گو اس بات کو تسلیم کر بھی لیں کہ یہ تسکین بخش ہے لیکن علی الصبح کی چائے پینے والے اس بات کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ بیحد جوش پیدا کرنیوالی ہے اسکی ایک ایسی خوبی پوشیدہ ہے کہ اس کے پیتے ہی سستی فوراً غائب ہو جاتی ہے اور تمام اعضاء چوکنے اور ہوشیار ہو جاتے ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا کہ ایک لڑکے اور لڑکی نے اپنے گھریلو کام کے لئے ایک ہفتہ وار رسالہ نکالا۔ اُنھوں نے ان مذکورہ بالا خیالات کا اس اخبار میں اشاعت کر کے اسکی توسیع کی۔ اور ایک مسلسلہ قصہ شائع کرنے لگ گئے جو آپکے لئے درج کیا جاتا ہے۔

خوبصورت خادمہ لارڈ الیسکی کی خوابگاہ میں علی الصبح چائے لیکر گئی۔ لارڈ موصوف اُٹھتے ہی خادمہ کو لپٹ گئے ... کے بعد وہ بجائے پانچ بوسے لے لئے۔ کیا آپ یقین کر سکتے ہیں کہ علی الصبح گاجر کا قیمہ کھانے سے اس قدر جوش اور پھُرتی پیدا ہو سکتی ہے۔ چائے کی پیالی بیدار ہونے سے پہلے یا ایسے وقت لائی کہ پینے والا پیتے ہی پھر سو جائے اور مزے کے خواب لینے لگے یا محض اونگھتا ہی رہے لیکن صبح کے پہلے سگریٹ کے پینے کے ساتھ ساتھ اس کا مزہ بھی خوشگوار ہوتا ہے۔ یہ سوالات بڑے دلچسپ ہیں ولیکن جنگ کے زمانے میں جب کہ وقت کی تنگی ہے ان پر اچھی طرح تفصیل کے ساتھ بحث نہیں کی جا سکتی۔ بس اتنا کہ دینا کافی ہوگا کہ صبح کے وقت جب آسمان نیلگوں ہوتا ہے تو یہ بڑی مزیدار ہوتی ہے۔

اس کے جان بوجھ کر یا مجبوراً پرہیز کرنے پر اسکی اصلیت معلوم ہوتی ہے مسٹر ووسٹر سے بڑھ کر اسکی تعریف کون کریگا ایک زمانہ تھا کہ ان تک پہنچنا محال تھا مگر ایک روز ایک شخص چائے کی پیالی لیکر گھس گیا۔ پیالی پی کر مسٹر ووسٹر نے کہا کہ اگر آدمی کا مزاج خراب بھی ہو تو جلد اچھا ہو جاتا ہے۔ اگر چائے نہ ہو تو داڑھی بنانے میں بھی لطف نہیں آتا اور غسل کرنا تو اپنے کو دھوکا دینا ہے۔ جس شخص کو چائے پینے کی عادت ہو اگر تھوڑی دیر کیلئے اُسے اس سے محروم کر دیا جائے تو اس کے بدمزاج ہو جانے میں کوئی چیز مانع نہیں ہو سکتی اس کا جوش ٹھنڈا رہتا ہے۔

ممکن ہے کہ بعض جانور گاجر کھا کر جوشیلے بن سکتے ہیں مگر ہم بڑی منت سے لارڈ وولٹن سے معافی مانگتے ہوئے کہیں گے کہ آدمی تو صرف چائے ہی پی کر جوش سے کام کر سکتا ہے۔

پیروانِ اسلام کا دورِ اولین

(بقیہ صفحہ ۵)

دوسرے کے بس کی نہ تھی۔ صیغۂ تعمیرات میں ذات کاپُل آپکی خاص یادگار ہے۔ آپ کی ذات علم و فضل کا مجموعہ تھی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا "اَنَا مدینۃ العلم و علیٌ بابُھا" یعنی میں علم کا شہر ہوں اور حضرت علیؓ اس کے پھاٹک ہیں خاکساری اور شجاعت کی بنا پر ابو تراب کنیت اور اسد اللہ الغالب آپ کا لقب تھا۔

حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد عنانِ حکومت حضرت معاویہؓ کے ہاتھ میں آئی تو خلافت شہنشاہیت کا رنگ پکڑنے لگی عجمی تاثرات کا مظاہرہ ہوا جمہوریت نے آمریت کی شکل اختیار کی۔ ظلم و عدوان نے عدل و انصاف کی جگہ لی اور یزید بن معاویہ کی جانشینی سے خلافت وراثت میں تبدیل ہو کر رہ گئی۔ ۶۰ھ میں یزید تخت نشین ہوا۔ کربلا میں حق و باطل کی معرکہ آرائیاں ہوئیں۔ اہل بیت اور حضرت امام حسین علیہم السلام کی شہادت نے تاریخ عالم میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا اور ایثار و قربانی نے اسلام کی عظمت و شوکت میں چار چاند لگا دئیے۔ ع

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

۱۶ جولائی سنہ ۱۹۴۴ء

...گھٹائی گئی ہیں:-

کپڑے کے کنٹرول آرڈر کا ابتدائی مقصد یہ تھا کہ ذخیرہ بھرنے والوں سے زبردستی مال نکلوایا جائے تاکہ قیمتیں کم ہوں۔ اس طرح ۷۰ ... گز ... بازار میں آیا! اس کے ساتھ ہی کارخانوں کی ... کپڑا ... کرنے کی ہدایا... ... نہ ...

...سکتے ...

بعد سے تین اور تدبیر...

مرتبہ اور گھٹائی گئیں اور ہر ... کم ہو گئیں۔

۳- کارخانوں کی پیداوار حکومت نے ...

اگر دوکان دا...
ذیل کے ...

۱- ہر قسم کے کپڑے کی قیمتیں منیجر گورنمنٹ پبلیکیشنز نئی دہلی کی طرف سے شائع کی جاتی ہیں جس سے آپ ایک فہرست (کاٹن ٹیکسٹائل سیلنگ پرائس شیڈول) منگا سکتے ہیں قیمت تین روپے دس آنے مع محصول ڈاک۔

۲- کسی دوکان دار کے خلاف کوئی شکایت درج کرانی ہو تو اپنے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو لکھئے (جو کنٹرول آرڈر کی رو سے بہت وسیع اختیارات رکھتا ہے) یا اسپیشل افسر انچارج آف ٹیکسٹائلز" کو لکھئے جو ہر صوبے کی حکومت کے سول سپلائیز ڈپارٹمنٹ میں نیز بہت سی ریاستوں میں بھی مقرر کیے گئے ہیں۔

۳- حکومت کے حکم سے ہر قسم کے کپڑے پر اُس کی قیمت چھاپ دی گئی ہے۔



اس قسم کی واردات کی اطلاع دینے میں بالکل مت جھجکئے تاکہ مجرموں کو سزائیں مل سکیں

حالات سے باخبر رہئے — اپنے حقوق طلب کیجئے

محکمۂ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نئی دہلی نے شائع کیا

AAA 1208

امریکہ اور برطانیہ کے درمیان اہم معاہدے

نیویارک۔ ۴ ستمبر، سکرپس ہارڈ نیوز پیپر کا نامہ نگار ولیم فلپ سمس جو کہ لندن سے حال ہی میں واپس آیا ہے لکھتا ہے کہ برطانی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن اور امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر سٹیٹنس کے درمیان مندرجہ ذیل باتوں کے بارے میں سمجھوتہ ہو گیا ہے:-

(۱) رکاوٹیں دور کرنے کے لئے ایک اقتصادی معاہدہ۔ (۲) سول پرواز کا معاہدہ جس سے قیام ہوائی راستوں پر ہوائی جہاز استعمال کئے جا سکیں (۳) کرنسی کو مستحکم بنانے کا معاہدہ (۴) فوجی اڈے باہمی طور پر استعمال کرنے کا معاہدہ (۵) آئندہ بچاؤ کے بارے میں سمجھوتہ۔

ناظرین کو یاد ہو گا کہ مسٹر سٹیٹنس اہم بات چیت کیلئے حال ہی میں لندن گئے تھے۔

گاندھی جناح ملاقات کا فلم

بمبئی۔ یکم ستمبر۔ گاندھی جناح میٹنگ کی اہمیت کے پیش نظر فلم تیار کرنے والے اس موقعہ کی فلم لینے کے لئے آئے ہیں لیکن ابھی تک مسٹر جناح اس سلسلہ میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکے ہیں اگرچہ ایک فلم والا ان سے ملا تھا۔ مہاتما گاندھی یہاں پہونچنے پر حسب معمول برلا ہاؤس میں ٹھہرے گے

ایک لاکھ روپے کا عطیہ

کراچی۔ یکم ستمبر، مہاراج سکھرام داس اوجھا نے کراچی میں سنسکرت کالج کھولنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ عطیہ دیا ہے۔

سوڈان مصر کیلئے ہے اور ...
مصر کی پارٹیاں متحدہ ...

قاہرہ:۔ مصر کی مقامی زبانوں کے اخبارات نے مصری ... بہت کچھ لکھنا شروع کر دیا ہے۔ اب ان کے اندر یہ عام خیال پیدا ہو گیا ہے ... "سوڈان مصریوں کیلئے ہے" اس نعرہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ... ہو گئی ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ دریائے نیل اور وادی نیل پر صرف مصریوں ... ب جبکہ صلح کے دن کچھ دور نہیں ہیں مصر کی سیاسی تحریکات اپنے پُرانے ... پارٹی اور قومی پارٹی دونوں وزیر اعظم نحاس پاشا سے مطالبہ کر رہی ہیں کہ مصر کی ... بلائی جائے اور جنگ میں مصر نے جو جمہوریتوں کی امداد کی ہے اُس کو یاد دلا کر مکمل آزادی ... حسین ہیکل پاشا لبرل دستوری پارٹی نے تمام پارٹیوں کی ضرورت اتحاد اور خصوصاً ... تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ پوری وادی نیل کا ہے نہ کہ صرف مصر کا۔

سوڈان کے سوال پر اتنا زیادہ زور دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ مصری چاہتے ہیں کہ آئندہ جب مصر کے متعلق فیصلہ ہو تو سوڈان کے سوال کو نظر انداز کیا جائے بلکہ سوڈان کا فیصلہ مصر کے ساتھ ہی ہونا چاہیئے۔

اسی دوران میں حکومت مصر نے ایک سوڈان ڈیپارٹمنٹ بنانے کا فیصلہ کیا ہے جو سوڈان اور مصر کے درمیان پیدا ہونیوالے تمام سوالات سے متعلق ہوگا۔

اسی سلسلہ میں ایک سرکاری تجارتی وفد خرطوم میں مقرر کیا گیا ہے اور تجاروں نے سوڈان سے تجارتی مبادلہ بھی شروع کر دیا ہے۔ سوڈان مصر کیلئے بڑی بیش بہا چیز ثابت ہوگا۔ سوڈان سے جہاں مصر بڑی مقدار میں کچا مال حاصل کر سکتا ہے وہاں اس کے تیار شدہ مال کی برآمد کیلئے سوڈان بڑی منڈی کا کام بھی دیسکتا ہے۔ عربی پریس بھی متفق ہے۔

مصری ماہر اجتماعات۔ مصر کی بڑھتی ہوئی آبادی کا بہترین حل سوڈان کی سرزمین میں مصری آبادی کو منتقل کرنا چاہتے ہیں اور مصر کے نوجوانوں کو سوڈان منتقل کر دینے کی عملی اسکیم زیر غور ہے۔

سوڈان پر انگریزی مصری حکومت کا سوال جو چار آزادی کے اعلانات کی طرح التوا میں انگریزی مصری سمجھوتہ ۱۹۳۶ء کی رو سے آئندہ گفت و شنید میں طے کرنے کے لئے رکھا گیا ہے۔

سنہ ۱۹۲۴ء میں ٹی اسٹیک کے قتل کے بعد مصری فوجیں سوڈان سے ہٹالی گئی ہیں۔ اس کے بعد جنوری سنہ ۱۹۳۸ء میں پہلا دستہ خرطوم پہونچا تھا۔

ترکی نے اٹلی کو فرانس پر حملہ کرنیسے منع کیا تھا

ترکی اخبار ینی صباح اپنے ایک افتتاحیہ مقالہ میں لکھتا ہے:۔

سنہ ۱۹۴۰ء کے موسم گرما میں اطالوی حکومت اور حکومت میں جو گفت و شنید ہوئی تھی وہ اب ظاہر کی جا سکتی ہے۔ جب اٹلی فرانس کی پیٹھ میں چھُرا مارنے کی تیاری کر رہا تھا تو ترکی نے اٹلی کو فرانس پر حملہ کرنے سے روکنے کی کوشش کی تھی۔ چیانو جو اس وقت اطالوی وزیر خارجہ تھا اس مبنی بر انسانیت مداخلت پر ہنسا تھا اور اس نے ہمارے سفیر سے کہا تھا "آپ کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں، کسی ملک کو بھی اتنا عمدہ موقع نہیں مل سکتا۔ کیا ایسا اچھا موقع ہاتھ سے نکل جانے دیا جائے"۔ اخبار مذکور آگے چل کر لکھتا ہے کہ اب ہم سب کو معلوم ہو گیا ہے کہ اٹلی کو اس کی غداری اور بربریت کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ اس پر حملہ ہونیکے علاوہ اس کو اپنی تمام نوآبادیات سے بھی محروم ہو جانا پڑا۔

ترکی اٹلی کی روش کبھی نہیں اختیار کر سکتا۔ وہ ابن الوقتی اور موقع پرستی سے دور دور بھاگتا ہے۔ اس نے دنیا کے سامنے بار بار اپنے اس اصول کو ظاہر کیا ہے کہ وہ اپنے علاقہ کی توسیع نہیں چاہتا۔ اس نے نازیوں کی پیش کش پر کبھی کان نہ دھرا اور اپنی پالیسی سے ہٹ کر کوئی دوسری حکمت عملی اختیار نہیں کی۔

فلسطینی کمپنیوں کے سرمایہ میں اضافہ

القدس و بذریعہ ہوائی ڈاک امسال رواں کی پہلی ششماہی میں جو کمپنیاں اور امداد باہمی کی انجمنیں فلسطین میں رجسٹرڈ ہوئیں انکی تعداد ... اور انکا مجموعی سرمایہ ۳۱۶۰۳۰ فلسطینی پونڈ تھا۔ اس سال کے ابتدائی چھ مہینوں میں مجموعی طور پر ۸۰۵۲۱۷۳ فلسطینی پونڈ مختلف کمپنیوں میں لگائے گئے۔ فلسطین کے بینکوں میں کسی جمع شدہ رقوم میں مئی سنہ ۱۹۴۳ء سے مئی ۱۹۴۴ء تک کی مدت میں ۲۳۳۵۰۰۰ پونڈ کا اضافہ ہوا ہے جس سے جمع شدہ رقوم کی میزان اب ۶۳،۲۵۰۰۰ فلسطینی پونڈ ہو گئی ہے۔

از جناب حافظ محمد صدیق صا صدیق رئیس کانپور

میری بالین پہ کون آیا ہے؟ — کس نے منہ سے کفن ہٹایا ہے
سُرخ تکیے ہیں آج بستر کے — شاید آنکھوں سے خون آیا ہے
کچھ نہ پوچھو مریض کی حالت — جس نے دیکھا ہے جی بھر آیا ہے
میرا قصہ اُسے سُنادینا — گُل سے بلبل نے دل لگایا ہے
بیٹھ جائے غریب بھی دم بھر — تیری محفل میں چھُپ کے آیا ہے
چند باتیں ہیں راز کی کہہ لوں — ٹھیر! اے مرگ اُنھیں بُلایا ہے
دیر و کعبہ نے تیرے ملنے کا — دل کی جانب پتہ بتایا ہے
سُرخ پوشاک ہے تنِ گل پر — خون بُلبل کا رنگ اُڑایا ہے
سازِ فطرت کی نغمہ سنجی نے — مست و بیخود مجھے بنایا ہے
ہے لبوں پر ترے تبسم آج! — فتنہ کوئی نیا اُٹھایا ہے
قصہٗ دل کو چھیڑ کر تم نے — سوتے فتنوں کو کیوں جگایا ہے
حُسنِ فطرت میں کیا لطافت ہے — خال رُخ میں سمٹ کے آیا ہے
آج برہم نظامِ عالم ہے — تیرے بیخود کو ہوش آیا ہے
خوف کیا آفتابِ محشر سے — تیرے پرتو کا ایک سایا ہے
قیدِ ہستی میں کوئی کیوں آتا؟ — تیرا حُسن فریب لایا ہے
حسرتوں کا وہ میری مدفن تھا — دل کو ناحق مرے مٹایا ہے
فکرِ سود و زیاں سے غافل ہے — اتنا وحشی کو ہوش آیا ہے

جانِ صدیق کا خدا حافظ
پھر حسینوں سے دل لگایا ہے

دیانتداری ہی بہترین پالیسی ہے

[masthead title, partly torn]

ہفتہ وار ... کانپور

... ستمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۳۸

... جناح کی تاریخی ملاقات

دعا میں بڑا مجمع تھا مگر مہاتما گاندھی نے کوئی تقریر نہیں کی۔ تمام گفتگو اب بھی صیغۂ راز میں ہے طرح طرح کی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ بہرحال اب یہ خیال نہیں رہا کہ دونوں لیڈروں میں کوئی مشترکہ خیال نہیں ہے، چار روز کی گفتگو نے اسکی تردید کر دی ہے مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح صبر و سکون کے ساتھ گھنٹوں تک ایک دوسرے کی دلیلوں کو سُن رہے تھے۔

...ی، ۱۳/ ستمبر آج مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کی گفتگو ... بجے سے سوا ... بجے تک جاری رہی، شام کو ساڑھے ... بجے پھر ملاقات ہوگی۔ مسٹر جناح کے مکان سے ...ل کر مہاتما گاندھی نے انتظار کرنے والے جرنلسٹوں کو ہلکی سی ... بتائی۔ مہاتما جی نے کہا کہ آپ لوگ ہمارے چہروں کا کیا مطالعہ کرتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے چہروں میں اُمید ہی اُمید کا مطالعہ کریں مہاتما جی نے کہا کہ آج صبح ایک اخبار نے ایک رپورٹ شائع کی ہے جس میں ہمارے چہروں کو دیکھ کر بحث کا اندازہ لگایا گیا ہے میں آپ سے پھر کہتا ہوں کہ آپ میرے اور مسٹر جناح کے چہرے میں صرف اُمیدوں ہی کا مطالعہ کریں مہاتما گاندھی نے مسٹر جناح سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کیا کہتے ہیں کیا میں یہ ٹھیک نہیں کہہ رہا ہوں کہ اُنھوں نے بہت زیادہ لکھ دیا ہے۔

مسٹر جناح:۔ آپ اسکی فکر ہی کیوں کرتے ہیں۔

مہاتما گاندھی:۔ آپ سب لوگ ہم دونوں کو جانتے ہیں آپ ہم کو بالکل اکیلا چھوڑ دیجئے۔ اگر آپ ہمارے دلوں اور چہروں کا مطالعہ کر سکتے ہیں تو آپ جو لکھتے ہیں وہ پہلے ہم میں سے ایک کو پیش کر دیا کیجئے، ورنہ بالکل خاموش رہیئے۔ اگر آپ ہندوستان اور انسانیت کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو یہی طریق کار ہے۔

بمبئی۔ ۱۴/ ستمبر۔ کل شام کو ۵½ بجے پھر مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح میں ملاقات ہوئی اور اس ملاقات کے بعد یہ خیال عام ہو گیا ہے کہ گفتگو بہت عرصہ تک جاری رہے گی۔ آج صبح ملاقات نہ ہوگی کیونکہ مسٹر جناح نے بہت پہلے سے کوئی مصروفیت معین کر رکھی ہے۔ آج شام کو ۵½ بجے ملاقات ہوگی۔ آج ہی ہندی حساب سے مہاتما گاندھی کی ۷۵ ویں سالگرہ بھی ہے جو خاموشی کے ساتھ منائی جائیگی۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ باوجود گفتگو طویل ہونے کے مہاتما گاندھی کی صحت ٹھیک ہے۔

کانگریسیوں کی میٹنگ

مسٹر گوپال نرائن سکسینہ یو۔ پی کے کانگریسیوں کی مرکزی کمیٹی کے کنوینر نے تمام ضلعوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے کہ ۲۳/ ستمبر کو کانپور میں کانگریسیوں کی ایک میٹنگ ہوگی جس کیلئے حسب ذیل اصحاب کو دعوت نامے جاری کر دئے گئے ہیں۔

(۱) انڈین نیشنل کانگریس کے تمام ڈیلیگیٹ (۲) ضلع کانگریس کمیٹی اور شہر کانگریس کمیٹی کے صدر اور سکریٹری (۳) مرکزی اور صوبائی اسمبلی کے تمام کانگریسی ممبر۔

مسٹر سکسینہ نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ ان میں سے صرف وہی اصحاب تشریف لائیں جو اگست ۱۹۴۲ء کی تحریک میں جیل جانیکے بعد رہا ہوئے ہیں یا ۲۳/ ستمبر ۱۹۴۴ء سے پہلے رہا ہو جائیں۔ لیکن کمیونسٹ یا رائسٹ یا فارورڈ بلاک کے ممبر مدعو نہیں کئے گئے ہیں۔

خوشنما سجاوٹ

باہری مشہری، جس کا بہت بڑا حصہ سامان کو جمع کر کے کیا جاتا ہے، ہندوستان کے تمام بڑے شہروں اور چھوٹے شہروں کی خصوصیت میں داخل ہے۔ عام مشہری کرنیوالے اس بات کا احساس نہیں کرتے کہ اسی طرح کی مشہری کا ایک سیوک پہلو بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ سامان کے جمع کر دینے اور بے سلیقہ رکھ دینے سے شہر کی نمائش و آرائش پر کیا اثر پڑتا ہے، واقعہ یہ ہے کہ کچھ بہت زیادہ ترقی یافتہ صنعتی ملکوں میں اس طرح کی بدنما اور بے سلیقہ سامان کو جمع کرنے کی ڈیزائنوں کی روک تھام کے واسطے قانون بنا دئے گئے ہیں۔

خوشنما طور سے چیزوں کو جمع کرنیکی ڈیزائنوں کے نمونے جن سے شہر کی سجاوٹ اور خوبصورتی میں چار چاند لگ جاتے ہیں، انڈین ٹی مارکیٹ اکسپینشن بورڈ کی دو ڈیزائنوں میں موجود ہیں، ان ڈیزائنوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کس خوبی کے کلاسیکل انڈین اسٹائل پر دائروں کی شکل میں آرائش کر کے چیزوں کو اکٹھا کر کے مشہری کا کام لیا جاسکتا ہے۔ جواہرات کی طرح کے رنگ رنگیلے سامان کو ترتیب دیکر جذبات سے بھرے ہوئے اشعار ... خوشنما طور سے آراستہ کر کے جو ڈیزائن بنا... ہیں وہ اپنا ثانی نہیں رکھتیں ... میں لوگوں کی توجہ رجوع کرنیکی ایک خاص ... ہے، ہمیں اُمید ہے کہ انڈین ٹی مارکیٹ اکسپینشن بورڈ کی موجودہ بورڈ ٹنگ کمپنی میں جو کامیابی حاصل ہوئی ہے اس سے مشہری کرنیوالے دوسرے لوگ فائدہ اُٹھائیں گے تاکہ ہمارے شہر اور قصبے زیادہ خوشنما اور خوبصورت معلوم ہوں۔ اور بے سلیقہ اور بدنما طریقہ سے چیزوں کا انبار لگا کر مشہری کرنے کا فرسودہ ڈھنگ بند کر دیں گے۔

ہیلتھ ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ لے رہی ہے

یو۔ پی گورنمنٹ نے کانپور اور جھانسی کے میونسپل بورڈوں کو نوٹیفکیشن نمبری ۲-۱۷۳۲-۱۶ مورخہ ۸/ ستمبر ۱۹۴۴ء کے ذریعہ مطلع کیا ہے کہ:۔

کانپور اور جھانسی میونسپلٹیوں میں صفائی وغیرہ کی ابتر حالت کی وجہ سے ہیضہ کی وبا پھیلنے کی صورت میں لوگوں کی صحت عامہ کے لئے بہت بڑا خطرہ رہتا ہے۔ گورنر صاحب بہادر نے اس بات کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے کانپور اور جھانسی میونسپلٹیوں کے پبلک ہیلتھ کے عملہ کی نگرانی اور سپرنٹنڈنس کا کام پبلک ہیلتھ (ایمرجنسی پراویزنس) آرڈیننس ۱۹۴۴ء کے دفعہ ۵ کے ماتحت اپنے ذمہ لیتے ہیں اور اسی دفعہ کے سب سیکشن (۲) (اے) (بی) (سی) اور (ڈی) کے ماتحت درج ذیل احکامات جاری کرتے ہیں:۔

(الف) کہ میونسپلٹیاں پبلک ہیلتھ کے تمام عملہ کو موجودہ اسکیل، قابلیت تنخواہ اور مزید شرائط ملازمت کے ساتھ قائم رکھیں گی۔

(ب) پبلک ہیلتھ کے عملہ کی تقرری، برطرفی، سزا، رخصتی کے اختیارات میونسپل میڈیکل آفسر آف ہیلتھ کو حاصل ہوں گے۔ اور ان کے متعلق ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ اور سینیٹری انسپکٹر ان کے معاملات میں پراونشل گورنمنٹ کے پاس اپیل کرنے کا اختیار ہوگا۔

(س) میونسپلٹیوں کے ہیلتھ افسران میونسپلٹیز کے بائی لاز کے مطابق جو اختیارات ان کو دئے گئے ہیں انکا استعمال کریں گے اور جو مزید اختیارات خاص طور سے ڈائرکٹر آف ہیلتھ پراونشل گورنمنٹ کی رضامندی سے عطا کریں گے ان کو بھی عمل میں لائیں گے۔

(د) ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ، اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو پبلک ہیلتھ کو محفوظ رکھنے کے لئے جو انتظامات میونسپلٹیاں کریں گی انکی نگرانی، معائنہ اور کنٹرول کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

یہ نوٹیفکیشن کانپور میونسپل بورڈ کے ۱۶/ ستمبر ۱۹۴۴ء کے جلسہ میں بغرض غور پیش ہوگا۔

پارلیمنٹری بورڈ

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ... قضیہ کے طے ہو جانیکے بعد ... کو از سر نو مرتب کیا گیا تھا ... رضا صاحب نے عدالت منصفی جنوبی لکھنؤ میں مقدمہ دائر کرتے ... عدالت سے یہ درخواست کی ہے کہ صوبہ کا پارلیمنٹری بورڈ جو حال ہی میں مرتب کیا گیا ہے وہ غیر قانونی ہے لہذا اُسے کام کرنے سے روک دیا جائے۔ اس درخواست پر عدالت نے نواب ... پراونشیل مسلم ... نام کو ... شیخ بشیر حسین ... اس درخواست کی مخا... متفقہ فیصلہ سے یہ بورڈ مرتب ... کے ماتحت بورڈ نے کام شروع کیا ... (وقت) ڈسٹرکٹ بورڈ پیل کے ... کوئی کام کرنے سے منع کر دیا ہے۔

سٹی مسلم لیگ کے پریسیڈنٹ کا استعفیٰ

سٹی مسلم لیگ کی دونوں پارٹیوں میں جو کشمکش تھی اس کا فیصلہ نواب محمد اسمٰعیل پریسیڈنٹ پراونشیل مسلم لیگ نے اس طرح کیا تھا کہ مجارٹی پارٹی پریسیڈنٹ و سکریٹری کے عہدوں میں سے ایک عہدہ کا استعفیٰ دیکر دوسری پارٹی کو پریسیڈنٹ یا سکریٹری بنا دے چنانچہ اس کے لئے آخری تاریخ ۱۰/ ستمبر ۱۹۴۴ء مقرر تھی اب معلوم ہوا ہے کہ سید حسن احمد شاہ پریسیڈنٹ سٹی مسلم لیگ نے اس معاہدہ کا احترام کرتے ہوئے خود پریسیڈنٹ عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے کیونکہ سکریٹری صاحب استعفیٰ دینے کیلئے تیار نہ تھے۔ اگرچہ ہمکو لیگ کی پالٹیکس سے کوئی خاص واسطہ نہیں لیکن ہم یہ ضرور محسوس کرتے ہیں کہ سید حسن احمد شاہ صاحب جیسے قابل اور سمجھدار آدمی کا لیگ کی صدارت سے مستعفی ہونا لیگ کیلئے ناقابل تلافی نقصان کا باعث ہوگا۔

لطیف گرلس اسکول

۷/ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو بالکا ودیالیہ انٹر میجیٹ کالج ہال میں فن موسیقی کا ایک خاص پروگرام لطیف گرلس اسکول کے زیر اہتمام ہوگا۔ یو۔ پی کے تمام شہروں سے ماہرین فن اس میں حصہ لیں گے۔ اسکی آمدنی لطیف گرلس اسکول فنڈ میں جمع کی جائے گی۔

مقامی سینما اور ٹیلیفون

مقامی ٹیلیفون کمیٹی نے سینما گھروں کے ٹیلیفون ہٹا لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ سینما گھروں کے مالکان نے ایک پروٹسٹ کلکٹر صاحب کے پاس بھیجا

...نرائن سکسینہ کنوینر کانگریس سنٹرل ... ½ بجے رات کو دیں گے۔

... کی اموتیں

میونسپل ہیلتھ ڈپارٹمنٹ رپورٹ کے مطابق ۹/ ستمبر ختم ہونیوالے ہفتہ میں ہیضہ کی وجہ سے ۱۸ موتیں ہوئیں

شوگر ٹیکنالاجسٹ

۱۶/ و ۱۷/ ستمبر کو شوگر ٹیک... انڈیا کا ۱۳ واں سالانہ جلسہ امپیر... انڈین شوگر ...

... دو دیزنوں نے مجوزہ ... سائیکل ٹیکس میں چند خامیاں بتلائی ہیں اور آمدنی کے خیال سے اس ٹیکس کو مناسب نہیں قرار دیا کیونکہ اس کا اثر زیادہ غریب طبقہ پر پڑیگا۔

کمیونسٹ پارٹی

مسٹر ایس۔ ایس یوسف سکریٹری ڈسٹرکٹ کمیونسٹ پارٹی نے مزدوروں سے اپیل کی ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ کمیٹی کے فنڈ میں چندہ دیں۔

بٹھور کا میلہ

بٹھور میں دریائے گنگا کی دھارا پرانے پل کے نیچے سے ہٹ گئی بٹھور کا میلہ قریب ہے۔ حکام کو چاہیئے کہ اس پل کو کارآمد بنا دیں ورنہ مسافروں کو سخت دشواری ہوگی۔

اپیل

حال کی کثرت بارش اور سیلاب سے پکھرایاں تحصیل کے برباد شدہ ۱۵۰ مواضعات کے تباہ حال کسانوں کی حالت زار کی طرف سکریٹری یو۔ پی مرچنٹ چیمبر نے چیف سکریٹری یو۔ پی۔ گورنمنٹ کی توجہ دلائی ہے اور انکی قابل رحم حالت کا نقشہ کھینچکر خوراک اور چارہ کی سپلائی کی پُرزور اپیل کی ہے اور مشورہ دیا ہے کہ ریلوے کے حکام چارہ کی سپلائی میں مدد کریں تاکہ جانور فاقہ کشی سے بچائے جاسکیں ورنہ ربیع کی فصل برباد ہو جائے گی۔

بہار ریلیف

بہار اپیڈیمک ریلیف فنڈ کی امداد کیواسطے چندہ دینے کیلئے اہل کانپور سے ایک مشترکہ معززین شہر کی اپیل شائع ہوئی ہے۔

کستوربا فنڈ

۱۰/ ستمبر سے کستوربا میموریل فنڈ ہفتہ شروع ہو گیا ہے محلہ محلہ لوگوں نے فنڈ کا چندہ وصول کیا۔ اس ہفتہ کے اندر ۵ لاکھ روپیہ وصول ہونے کی اُمید ہے۔

فاتحہ حضرت علیؓ

مسٹر محمد وحید احمد صاحب رئیس و میونسپل کمشنر نے بسلسلۂ فاتحہ حضرت علی کرم اللہ ...

سر راما سوامی مدالیار — برابر ہیں — دس سال کی تنخواہ
سر محمد عثمان — برابر ہیں — ایک سو ٹوٹی ہوئی
کرسیوں کی قیمت کے —
سر جے پی سریواستو — برابر ہیں — آدھے قحط کے
سر سلطان احمد — برابر ہیں — ۵ گوبلز کے
ڈاکٹر امبیدکر — برابر ہیں — پست اقوام کے
شیڈولوں کے —

میجنولائن کے قلعہ پر قبضہ

رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ جنرل ہیٹن کی فوجوں نے نالمنی کے قریب میجنولائن کے پہلے قلعہ پر قبضہ کر لیا ہے ٹینکوں اور ہتھ گولوں کی امداد سے امریکی پیدل فوج نالمنی کے قریب ایک مضبوط قلعہ پر قابض ہوگئی موزیل کے پورب میں یہ پہلا قلعہ ہے جس پر اتحادی فوج نے قبضہ کیا ہے اس قلعہ پر قبضہ بہت اہمیت رکھتا ہے اسلئے کہ نالمنی جانیو الا راستہ صاف ہوگیا ہے اور دریائے ٹاول پر اتحادی مورچہ قائم ہوگیا ہے، جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ اتحادیوں نے ڈیرو اسٹ سے لیکر جو کہ آکن سے ۱۶ میل دکھن کو ہے ارلن تک جو کہ لکسمبرگ کے ۸ میل اتر پچھم کو ہے ساٹھ میل لمبے مورچہ پر ٹینکوں کی امداد سے زور کا حملہ شروع کر دیا ہے۔

تمھاری جھلک تک نہ پائی، ہرنی بن کر بن بن چھان مارا لیکن تم کو نہ پایا۔ آہ چت چور تم واقعی چت چور نکلے، مور بنی، تمھیں رجھانے کے لئے نرتیہ کیا جنگل میں منگل کیا لیکن تم مجھ برہن کی پیاس بجھانے کو شیام گھٹا بن کر نہ آئے۔

پیارے شیام! تمھارے ہیں آنکھوں سے پریم دھارا بہہ رہی ہے۔

بلبل بنکر باغوں میں تمھاری پریت کے گیت الاپے۔ کوئل بنی، تو ہی تو ہی کی رٹ سے میری زبان تک سوکھ گئی۔ ہنس بنکر سمندر کے کنارے تمھاری کھوج کی۔ بانسی بنی کہ مرلی بنکر مرلی دھر کے من کو موہ لوں گی۔ مٹی میں ملیں کہ شیام آئیں اور ان کے قدم چوم لوں۔ ایک تم کہ مجھ پریم بھکارن کی اس رہ تک نہ لی۔ آہ اب نہ ترساؤ، تمھاری جدائی میں ایک ایک پل کاٹنا دوبھر ہے۔

پیارے شیام! مجھ پریم بھکارن کو درشن دے میرے جیون کو سپھل بناؤ۔

میں شامل ہوگئی اور اپنے کنبہ سے جدا ہو کر ماسکو چلی گئی وہ کئی سال تک چین واپس نہ آئی وہ اگر چاہتی تو اپنی مرضی کے مطابق عہدہ حاصل کر سکتی تھی لیکن اس نے اپنے کنبہ اور دولت وغیرہ کو خیرباد کہہ دیا، کسی عورت نے بھی اس سے زیادہ قربانی نہ کی ہوگی ہانگ کانگ میں تنہائی میں رہتے کئی سالوں بعد تک جہاں کہ اس نے فرضی نام رکھ لیا تھا اس نے جیانگ کائی شیک کو بھی نہ دیکھا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ اس نے انقلاب میں بیوفائی کی، اور اصل یہ جنگ سے پہلے تھا جبکہ اچانک جاپان کے فرمانبردار کا سارا راستہ اختیار کئے ہوئے تھا۔ میڈم سن یات سن نہایت سادہ زندگی بسر کرتی ہیں۔ گنتھر لکھتا ہے کہ اس کے دوستوں نے بارہا اس کی زندگی کو آسان بنانے کیلئے ایک موٹر کار خرید کر دینے کے لئے کہا لیکن اس نے ان تمام چیزوں کو منظور کرنے سے انکار کر دیا وہ ہر ایک پیسہ امداد کے کام میں دیدیتی ہیں۔ (باقی آئندہ)

کانگریسمین کمیونسٹوں کے ساتھ مل کر کام نہیں کر سکتے

بنارس۔ ۱۷ ستمبر، کمیونسٹ لیڈر مسٹر زید، اے احمد نے الہ آباد کی کانگریس سنٹرل کمیٹی کے اس فیصلہ پر نکتہ چینی کی ہے جس کی رو سے کمیونسٹوں کو کانگریس کے جلسوں سے خارج کر دیا گیا ہے۔ اس کے جواب میں شری سمپورنانند نے ایک بیان نکالا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ کانگریس چونکہ آج کل خلاف قانون جماعت ہے اسلئے کانگریس سے اخراج کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا لیکن یہ ضرور محسوس کیا جاتا ہے کہ جو کانگریسمین رہا ہوئے ہیں ان کا ایک خاص مقصد ہے اور اس مقصد میں کمیونسٹ شریک نہیں ہیں اس لئے ان کے ساتھ کام کرنا غیر ممکن ہے میں کمیونسٹوں کی کیا معنی راسٹوں کی بھی نیت پر شبہ نہیں کرتا، ہو سکتا ہے کہ وہ بھی اپنی روشنی کے مطابق دنیا اور ہندوستان کی بہتری کے لئے کام کر رہے ہوں لیکن جس طرح کمیونسٹوں کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ راکسٹوں سے مل کر کام کریں اسی طرح کانگریسیوں کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ کمیونسٹوں کے ساتھ مل کر کام کریں۔ ہو سکتا ہے کہ آئندہ حالات تبدیل ہو جائیں۔ لیکن اگست ۱۹۴۲ء سے اب تک واقعات اور کمیونسٹوں کا رویہ ڈاکٹر زید احمد کی اس دلیل کی تائید نہیں کرتے کہ کمیونسٹ کانگریس کی پیروی کرتے ہیں۔

... ہی نے علمی طور پر سیکھا یا کہ ... فطری میلان طبع کا اظہار کرتا ہے اور صرف ... کھیل ہی کے ذریعہ اس کے مستقبل کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ فروبل پہلا شخص ہے جس نے مدرسہ "گھر" کے کھیل، چکنی مٹی کے نمونے، قصہ گوئی، نظم خوانی اور نقاشی کو مدارس کے اوقات تعلیم میں جگہ دی، وہ ان چیزوں کو "تخیل کی ماں" کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ بدقسمتی سے فروبل بنی نوع انسان کے عہد طفولیت سے گزرنے کے بعد ان کے کھیل اور ان کے کھیلوں کے استعمال کی طرف اپنی تحقیقات کا بیڑہ اٹھانے سے قاصر رہا۔

اتحادیوں کے ساتھ صلح کی بات چیت

ماسکو۔ ۱۱ ستمبر، کل رات ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ اس وقت کے پیش نظر کہ حکومت بلغاریہ نے جرمنی کے ساتھ اپنے تعلقات توڑ لئے ہیں اور جرمنی کے خلاف لڑائی کا اعلان کر دیا ہے اور حکومت روس سے صلح کی درخواست کی ہے۔ حکومت روس نے بلغاریہ کے خلاف لڑائی بند کرنیکا اعلان کر دیا ہے۔ حکومت روس، حکومت امریکہ اور حکومت برطانیہ کے ساتھ مل کر اس وقت بلغاریہ کیساتھ صلح کی شرطوں پر غور کر رہی ہے۔

حملہ میں پانچ جنگی جہازوں نے حصہ لیا

لندن۔ ۹ ستمبر، ۱۵ اگست کو دکھنی فرانس میں جس جنگی بیڑے نے حملہ کیا تھا اسمیں پانچ جنگی جہاز، ۲۲ کروزر ہوائی جہاز لیجانیوالے ۹ جہاز اور تقریباً سو ڈسٹرائر شامل تھے انکے علاوہ ایک بڑی تعداد میں جہاز شامل تھے۔

بعدالت ... ضلع بلیا

مسر جو ... قوم اگروالی ساکن ...
پرگنہ ککھنیر ... بلیا ... مدعی

بنام مادھو پرشاد پسر رام چرن رام قوم کسوجیا ساکن محلہ خلیفہ منڈی شہر الہ آباد متعلق منصفی الہ آباد مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت 261/-/3 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰، ماہ ستمبر ۱۹۴۴ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر دیگر تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵، ماہ ستمبر ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — بحکم راجیندر پرشاد دوبے
منصرم عدالت منصفی رسڑا ضلع بلیا

...ں کہا گیا

...سے بات چیت کر رہے ہیں

...یس کے ساتھ برلا ہاؤس میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

یہ پابندی لگنے سے سویڈن کے خلاف ناروے اور دوسرے اتحادی ملکوں کی شکایت مٹ گئی ہے، سویڈن کے راستے جرمن اپنا سامان اور فوج ناروے لیجایا کرتے تھے۔

تو میرے یہ بلّے تھے بلّے، تم چھوٹے ہو، کہنا تو نہیں چاہیئے مگر اب بات آئی ہے تو کہتا ہوں۔۔ عورت اس قدر صورت اور چہرے مہرے کو نہیں چاہتی جتنا بدن کی خوبصورتی کو پسند کرتی ہے۔"

بڑے میاں نصیحت اور اپنی مدح سرائی ابھی اور فرماتے اگر دفعتاً گشت چیکنگ افسر کی سیٹی کی آواز ان کی توجہ کو اپنی طرف مبذول نہ کر لیتی۔

"یہ لو، آ گئے کوئی خدائی فوجدار خاں" بڑے میاں نے سیٹی کو منہ میں دباتے ہوئے کہا اور سیٹی کی ایک لانبی جوابی آواز لگا کر ڈیوٹی پر مستعدی کا مکمل ثبوت دیا۔

ہم دونوں گشت کرتے ہوئے ایک محلے میں آئے ایک پختہ مکان کے آگے ٹین کا سائبان تھا۔ جس کے نیچے ہم ذرا دیر کے لئے بیٹھ گئے، جنوری کا سرو مہینہ تھا، آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے، ہلکی ہلکی بوندوں میں مہاوٹ ہو رہی تھی، تاریکی اس بلا کی کہ ہاتھ کو ہاتھ سُجھائی نہیں دیتا تھا، خاموشی کا یہ عالم کہ کبھی کبھی ہوا کی تیز سائیں سائیں اور بڑے میاں کی کف آلود سانس کی کھڑکھڑاہٹ کے علاوہ کوئی آواز سُنائی نہیں دیتی تھی یا کبھی کبھی کسی کتے کی بھونکنے کی مکروہ آواز فضا میں تیرتی ہوئی دُور چلی جاتی تھی۔

"سو گئے؟" بڑے میاں نے مجھے نیند سے چونکا دیا۔

"ہوں ——— نہیں تو!" میں نے آواز صاف کرتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر وہی سکوت، خاموشی اور۔۔۔۔

"داروغہ جی نے اس بیچارے، کیا نام ہے، مُلوا کو کیوں خواہ مخواہ بلا کے بٹھا رکھا تھا"، میرے ساتھی نے خاموشی توڑی۔

آج ہی تو غریب جیل سے چھوٹ کے آیا ہے۔ کہتا تھا کہ زمیندار نے رنجش نبھائی اور پولیس سے مل کر بلا قصور ایک سال کی سزا دفعہ ۱۰۹ میں کرا دی رہائی کے بعد جا رہا تھا، اپنے گھر، بیوی بچوں سے ملتا۔"

"مجھے بھی بڑا ترس آیا" میں نے تائید کی بیچارے نے کس قدر بھرائی ہوئی آواز میں گڑگڑا کر کہا تھا۔

"سرکار موہے کاہے کو روکت ہو، میری چھوری چار مہینہ سے بیمار ہے۔ پانچ مہینے گھر والی کو مرے ہے گئے، بنا ماں کی چھوری سرکار بڑے دُکھ میں ہے گھبرائی تھی کہ دس دِناں سے بر کُل یعنی بالکل مری دھری ہے بس کا وُ دناں کی مہمان ہے اس کے آگے الفاظ اس کے گلے میں جیسے اٹک کے

کے کسی حصے پر جسمانی تناسب اور سڈول پن کے آثار قدیمہ میں سے کوئی تو نشان باقی رہا ہوتا" میں سوچ رہا تھا انسانی ڈھانچے کی تصویر کی بجائے "ہائے جین" پڑھاتے وقت اگر ماسٹر صاحب اس بڈھے کو سامنے کھڑا کر لیا کریں تو کم از کم ہڈیوں کی صحیح تعداد تو معلوم ہی ہو جایا کرے اور نقل سے اصل زیادہ موثر ثابت ہو سکتی ہے۔"

میں یہیں تک خیالات کے سمندر میں غوطہ زنی کر پایا تھا کہ ہمارے قریب ہی محلہ میں ایکبارگی شور و غل سُنائی دیا اور ساتھ ہی سیٹی کی وہ آواز گونجی جسے سُن کر ہمیں فوراً افسر تک پہونچ جانا پڑتا ہے، ہم فوراً اپنی کمین گاہ سے آواز کی طرف لپکے اور موقعہ پر پہنچ گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مجمع لگا ہوا ہے اور ہمارے داروغہ جی معہ چند ہمراہیوں کے مجمع کے اندر ایک شخص کو باندھے کھڑے ہیں۔ لوگ لالٹینوں پر لالٹین لئے جوق جوق چلے آ رہے ہیں اور ہر شخص چاہتا ہے کہ بھیڑ میں گھُس کر چور کی صورت دیکھ لے، ہم بھی بھیڑ کو چیرتے پھاڑتے اپنے افسر تک پہونچ گئے۔ اور فوجی سلام کیا۔

"کہاں تھے تم لوگ؟" افسر نے ہمیں ڈانٹا حلقے میں واردات ہو گئی اور تمھیں خبر تک نہیں!"

"حضور ابھی تو ہم دونوں یہیں سے گشت لگاتے ہوئے نکلے تھے" میرے ساتھی نے جواب دیا "یہ دیکھئے یہ بڈھا موہن کہہ سکتا ہے، یہ پیشاب کرنے باہر نکلا تھا اور ہم نے اُسے ٹوکا تھا"

"ہاں سرکار، جمعدار رحمت میاں ٹھیک کہتے ہیں" موہن نے تصدیق کی!

"مگر سرکار!" رحمت نے ملزم کو بغور دیکھکر کہنا چاہا، حضور یہ تو مل۔۔۔ وا۔۔۔ اور حضور نے اسے۔۔۔ شام کو۔۔۔۔"

"چُپ رہو!" ہمارے افسر نے رحمت کو ڈانٹا "ایک تو ٹھیک سے گشت نہیں کرتے اور باتیں بناتے ہو اتنی بڑی واردات ہو گئی اور تمھارے فرشتوں کو خبر نہیں وہ تو کہو کہ میں مستعدی سے گشت کر رہا تھا ورنہ آج یہ بدمعاش کیا نام ہے بے تیرا، باجی کہیں کا لقب لگا کے کسی لالہ جی کا مونڈن تو کرتا ہی، پولیس بھی پریشان ہوتی اور سب سے زیادہ یہ کہ ہمارے حلقہ میں ایک شرمناک نقب زنی کا اضافہ ہوتا۔ میں ابھی چلکر تمھاری تساہلی اور ڈیوٹی میں عدم التفاتی کی رپورٹ لکھتا ہوں تمھیں برخاست کرا دوں گا۔"

میں لب بستہ، "افسر" اور "بدمعاش" دونوں کی صورتیں دیکھ رہا تھا اور سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ آخر ماجرا کیا ہے۔

شام کے وقت کی کمربندی، اسی اور اسی بدمعاش کو بلا کر بٹھایا جانا، اپنے چھوڑ دیے جانے کیلئے اس کا

ایسی صورت میں ریلوں کا فرض ہے کہ
خوراک کے سامان۔ کپڑوں اور ایندھن کا

سفر کم کیجئے

ریلوے بورڈ نے شائع کیا

پر گولہ باری کی۔ جرمنوں نے ییلڈ بین کے شہر پر گولے برسائے جو کہ بلجیم کی سرحد سے ۱۵۰۰ گز دور ہے۔ ہالینڈ ریڈیو سے ایک اعلانچی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ البرٹ نہر سے ۲ میل کے فاصلہ پر بیو درلو میں جرمنوں نے مقابلہ بند کر دیا ہے۔

فرانس میں پتاں آئین کا خاتمہ

پیرس۔ ۹ ستمبر۔ جنرل ڈی گال کی گورنمنٹ نے اعلان کیا کہ فرانس میں مارشل پتاں کا بنایا ہوا آئین ختم کر دیا گیا ہے اور فرانس میں ری پبلکن آئین قائم ہے۔

اور دکھنی یونان کو خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔ جرمنوں نے کریٹ سے بھی بھاگنا شروع کر دیا ہے۔ کشتیوں کی کمی کی وجہ سے زیادہ آدمی باہر نہیں جا سکتے۔

یونان میں گوریلا دستے جرمنوں کو بہت تنگ کر رہے ہیں۔ پچھلے چند روز میں اُنھوں نے کئی اہم ریلوے لائنوں کو کاٹ دیا ہے۔

جرمنی پر گولہ باری

پہلی امریکی فوج کے ساتھ جو جنگی نامہ نگار ہے وہ لکھتا ہے کہ امریکی فوجوں نے پہلی مرتبہ جرمنی کی سرزمین

روزویلٹ کو فلپس کی رپورٹ

واشنگٹن۔ ۱۰ ستمبر۔ جہاں تک تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے مسٹر ولیم فلپس نے ہندوستان سے واپس آنے کے بعد صدر روزویلٹ کے روبرو ایک زبانی رپورٹ پیش کی اور ایک تحریری میمورنڈم پیش کیا اسکے سوائے اور رپورٹ پیش نہیں کی۔ اُنھوں نے ۱۱ مئی ۱۹۴۳ء کو صدر روزویلٹ سے ملاقات کی اور ہندوستان کے بارے میں زبانی رپورٹ پیش کی اور ۱۴ مئی کو پھر ایک تحریری میمورنڈم پیش کیا۔ اس کے بعد مسٹر فلپس چھٹی پر چلے گئے ستمبر ۱۹۴۳ء میں لندن جانے سے پہلے وہ چند ہفتے واشنگٹن میں رہے۔ مئی ۱۹۴۳ء کے واقعات کی پڑتال کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ مسٹر چرچل ۱۱ مئی کو وہائٹ ہاؤس میں پہونچے، وہ فلپس ملاقات سے صرف چند گھنٹے پہلے وہاں پہونچے۔

جرمنوں نے یونان کو خالی کرنا شروع کر دیا

لندن۔ ۸ ستمبر۔ قاہرہ سے ڈیلی ایکسپریس کو اطلاع ملی ہے کہ ۱۲ ویں جرمن فوج نے ایجین سمندر کے ٹاپوؤں

بغیرہ رسپانڈنٹ

عدالت منصفی سید پور مقام غازیپور

۱۹۴۳ء

بنام محمد یعقوب ولد محمد اسرائیل ساکن موضع بہرا پرگنہ تجویز ضلع غازیپور حال مقام بذریعہ ملازمت کلکٹری مرزاپور بمکان سید حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر مرزاپور

مطلع ہو کہ اپیل بنا راضی ڈگری و تجویز اس مقدمہ میں مدعا علیہم وفریق دوم نے پیش کیا اور اس عدالت میں درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۲۹ ستمبر ۱۹۴۴ء واسطے ادخال وکالت نامہ اپیل کے مقرر کی ہے۔ اگر خود آپ یا آپ کا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً آپکی طرف سے اپیل ہذا میں جواب و سوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئے گا تو اُس کی سماعت اور تجویز آپکی غیر حاضری میں کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۳۱ ماہ اگست ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

منصفی سید پور مقام غازیپور ملہ ۳۳ ۱۹۴۴ء

مسماۃ سعید النسا بی بی وغیرہ۔

بنام مسماۃ ساجدہ بی بی وغیرہ۔

بحکم منی لال منصرم
عدالت سول ججی غازیپور

(مہر عدالت)

ہو جائیں گے آپ" میں گھبرا کے اُٹھا تو جیسے دل پر ایک بوجھ رکھا ہوا ہے، بیگم مسکراتی ہوئی آئیں اور پوچھا مزاج اچھے ہیں حضور کے؟ شست کیسے ہیں؟ کچھ نہیں، ایک خواب دیکھا ہے جس کی گرانی ہے، میں نے جمائی لیتے ہوئے کہا اور جواب سوچنے لگا کہ افروز کے سوال کا کہ "بابوجی کوا کالا کیوں ہوتا ہے، ہمارا مٹھو تو ہرا ہے۔

ہوئی اور اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"جکلم کی نیا مہاراج ڈوب کے رہتی ہے اس کا نیائے پر آتما کر یگو۔"

اس نے کچھ اور کہنا چاہا مگر مجمع ہی سے ایک شخص نے تڑاخ سے اس کے ایک ٹیپ رسید کی اور پھر اوروں نے گھونسوں سے خاطر کی جس کے ہنگامے میں بہ ہزار جرأت اس کے منہ کے نکلے ہوئے الفاظ دب کے رہ گئے۔ ہر ہاتھ کی صفائی کے ساتھ "چور کہیں کا — مار واسے، یہی محلہ رہ گیا تھا تمہارے لئے، پکڑ لیا تو جکلم کیا گیا تیرے ساتھ — بدمعاش" کے ریمارک پاس کئے جاتے تھے۔

مدارات کا سلسلہ قائم رہتا اگر حمدل داروغہ جی اس تواضع کی مخالفت نہ کرتے "مت مارو اب عدالت سے خود ہی سزا پائے گا ہلکار آخر دفعہ ۱۰۹ اور جیل سرکار نے کس لئے بنائی ہے۔"

لوگوں کے سامنے بدمعاش کی جامہ تلاشی لیگئی مگر میں آلہ نقب زنی، لوہے کی ایک سلاخ جیب میں ماچس کا بکس، چابیوں کا گچھا، تالا توڑنے کا تار اور ایک شیونگ بلیڈ استعمال برآمد ہوئے یا کئے گئے ہیں۔ میں مجسمۂ حیرت بنا گویا بازیگر کا تماشہ دیکھ رہا تھا۔ مجھے محسوس ہو رہا تھا جیسے داروغہ جی نے پولیس میں آنے سے پہلے اس فن کو باقاعدہ حاصل کیا ہے اور واقعات کا بھرم کھولنے کے لئے مجمع کو شاید جادو کے زور سے باندھ دیا ہے لوگوں نے دیکھا اور جاگتی ہوئی آنکھوں سے دیکھا کہ یہ سب چیزیں ملزم کے جامے سے برآمد ہوئیں، مگر کیا واقعی؟

فہرست برآمدگی مال جامہ تلاشی مرتب کی گئی گواہ جادو کے زور سے پہلے ہی بندھ چکے تھے ان کے نام لکھ لئے گئے اور میزبان اپنے مہمان کو بڑے کروفر کے ساتھ کوتوالی لے چلا جس کی جلو میں بیسیوں افراد خوشی کے قہقہے بلند کرتے جا رہے تھے۔ کوتوالی پہونچکر مقدمہ حسب دفعہ ۱۰۹ ضابطہ فوجداری قائم کیا گیا اور غریب کے خورد و نوش کا انتظام مزید ایک سال کے لئے کر دیا گیا۔

جیل سے چھوٹ کر آخر وہ محنت مزدوری ہی تو کرتا! گشت سے واپسی پر دوسری صبح حسب معمول میں دیر تک سو نہیں سکا اس لئے کہ داروغہ جی کے بڑے لڑکے شمیم کے دل کی حرکت بند ہونے پر اچانک موت کے تذکرہ نے مجھے جگا دیا۔ آنکھ کھلی تو دیکھا کہ ننھی افروز میری لڑکی میرے پیٹ پر بیٹھی ہوئی ہے اور کہہ رہی ہے "اُٹھئے بابوجی، دیکھئے کتنی دھوپ نکل آئی ہے آپ کہہ رہے تھے صبح ہی صاحب کے ہاں ہو

جاپان کو ایک سال میں شکست

کیوبک۔ ۱۱ ستمبر، مسٹر چرچل نے کیوبک پہنچنے پر وعدہ کیا کہ جاپان کو ایک سال کے اندر شکست دینے کیلئے برطانیہ امریکہ کی پوری پوری مدد کریگا۔ برطانیہ جاپان کے خلاف لڑائی میں جو پارٹ ادا کریگا اس کے بارے میں مسٹر چرچل مکمل تفصیل لیکر یہاں آئے ہیں۔

یوپی کی جیلوں میں سات سو قیدی

لکھنؤ۔ ۱۲ ستمبر۔ تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو، پی پچھلے چار مہینوں میں دو ہزار سیاسی قیدی رہا کرچکی ہے اور ابھی تک سات سو قیدی ہیں۔ اسوقت جتنے نظر بند ہیں انمیں سے تقریبا ایک سو اگست ۱۹۴۲ء سے پہلے ہی گرفتار کرلئے گئے تھے ان میں سے زیادہ تر انقلابی ہیں۔

امریکن ہمدردوں کا شکریہ

بنارس۔ ۱۰ ستمبر، ایک مقامی اخبار کے نمائندے کے انٹرویو کرنے پر شری پرشوتم داس ٹنڈن سپیکر یو۔پی اسمبلی نے اس بات پر زور دیا کہ برطانی اور ہندوستانی حکومت کی جانب سے امریکن عوام کے سامنے جو پروپیگنڈا ہورہا ہے اس کی درستی ہونی چاہیئے لیکن فی الحال حکومت کی طرف سے باہر جانے کی اجازت نہیں مل سکتی، آپ نے پرل بک اور لوئی فشر جیسے امریکنوں کا شکریہ ادا کیا جو ہندوستان کی ہمدردی میں اپنے ملک میں بہترین کام کررہے ہیں۔ شری پرشوتم داس ٹنڈن نے اس بات پر زور دیا کہ امریکہ میں ہندوستان کے اشاعتی کام کے لئے حالات کے اجازت دینے پر جلد از جلد مشن کھولے جائیں۔

آگرہ ڈویژنل ڈپریسڈ کلاس لیگ کانفرنس

بریلی۔ ۱۳ ستمبر، دوسری آگرہ ڈویژنل ڈپریسڈ کلاس لیگ کانفرنس ... ۱۸ ستمبر کو سرسا گنج ضلع مین پوری میں ڈاکٹر دھرم پرکاش کی صدارت میں ہونے والی ہے۔

VOL. 30 NO. 39
CAWNPORE [illegible] SEPT. 1944
[illegible] ۱۹۴۴ء مطابق ۴ شوال المکرم ۱۳۶۳ھ

دنیا [illegible]

رخصت اے ماہِ صیام!

(از خطیبہ عہد زہرہ سخن سیدہ اختر (حیدرآبادی)

الوداع اے عہدِ طاہر، رخصت اے ماہِ صیام
خوب لوٹا تجھ سے ہمنے عیشِ صبح ولطفِ شام

تیری آمد لطفِ حق کا ہے مسلسل اِک پیام
تیری آمد پر ہوئی ہے آتشِ دوزخ حرام

تیری تقدیس پہ ہم کیا، ہیں فرشتوں کو بھی رشک
کس قدر اللہ نے بخشا تجھے افضل مقام

تیری ہر شام وسحر میں ہے "جلائے قلب وروح"
تیرے اندر بخششیں عصیان ورحمت کا پیام

ہم نے مانا تو نشاطِ روح لایا تھا مگر!
اب تری رخصت ہمیں ہے درد وغم کا اِک پیام

کیا کہیں تجھ سے، اگر مقدور کچھ ہوتا تو ہم!
عمر تیرے عہدِ پاکیزہ میں کر دیتے تمام

الوداع والوداع والوداع والوداع
زندہ اختر ہے تو تجھ سے پھر ملیگی "والسّلام"

عیدین

(شاعر کی عید)

حُسنِ باطن کی مسرت عالمِ ظاہر کی عید
ایک اشکِ مضطرب ہے جذبۂ طاہر کی عید
فکرِ رنگیں، شعرِ تازہ، ندرتِ حُسنِ خیال!
بس اسی صورت سے ہوجاتی ہے اک شاعر کی عید

(یتیموں کی عید)

نو بنو رنج والم ہے دل کو فرصت ہی نہیں
واہ ری قسمت! کوئی آغوشِ شفقت ہی نہیں
عید آئی ہے زمانہ ہو رہا ہے غرقِ عید!
ہم یتیموں کو مگر کوئی مسرت ہی نہیں

(لیڈروں کی عید)

زر نہیں تو عید کیسی؟ آجکل ہے زر کی عید
حُبِّ قومی، دردِ ملت میں کہاں رہبر کی عید
جوشِ استقبال وچندہ نعرہ ہائے زندہ باد!
ماسوا انکے نہیں ہوتی کبھی لیڈر کی عید

(نوعروس بیوہ کی عید)

ہر نفس لب پر "نوعروسی" ناز فرماتی مری
دوش پر کیا کیا نہ میرے زلف لہراتی مری
وہ اگر ہوتے! تو یوم عید کیا؟ ہر روز وشب
اس جہانِ رنگ وبو میں عید ہوجاتی مری

(غلام کی عید)

ہے غلامی مری فطرت، بس یہی ہے میری عید
اے خدا رکھے غمِ بیچارگی ہے میری عید
کفشِ برداریِ آقا، طاعتِ احکامِ غیر!
بس یہی میری مسرت بس یہی ہے میری عید

مسئلہ سوڈان اور مصر [illegible]طانیہ

قاہرہ۔ ۱۳ ستمبر۔ عرصہ سے ایک خبر گشت لگا رہی تھی کہ سوڈان کے مستقبل کے بارے [illegible] غیر سرکاری طور پر گفت وشنید ہو رہی ہے لیکن برطانیہ اور مصر کے ذمہ دار حلقوں سے اس خبر [illegible] سوڈان کو مصری اب تک اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ وہ بھی مصر کا ایک [illegible] گرام پبلک کے سامنے نہیں لایا گیا کہ ایک ایسے ملک کی حکومت [illegible] قاہرہ [illegible] ہے کیونکہ براہ راست مصری گورنمنٹ سے تعلق [illegible] جس سے معلوم ہو کہ وہ مکمل طور پر اپنے ملک کا الحاق مصر سے چاہتے ہیں۔ حرف [illegible] ایک تجویز پیش کرتا ہے کہ مصر اور سوڈان کی ایک پارلیمنٹ ہونی چاہیئے۔ سوڈان کے باشندے اس قدر [illegible] ترقی یافتہ ہیں کہ وہ بہت سی اہم سیاسی باتوں کو سمجھ ہی نہیں سکتے [illegible] انھیں سرکاری ملازمتیں تک نہیں دی جاسکتیں۔

روشن خیال سوڈانی اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ اُن کے ملک کے باشندوں [illegible] جدید تعلیم کی سخت ضرورت ہے اس لئے موجودہ مخلوط حکومت کو چاہیئے کہ وہ سوڈان کے باشندوں [illegible] حکومت (سلف گورنمنٹ) کے لئے تیار کرے۔

فلسطین کے عرب رہنماؤں کی ایک اسکیم

دمشق۔ ۱۳ ستمبر۔ فلسطین کے رہنما عربوں نے ایک یادداشت مرتب کی ہے جو تمام حکمرانان عرب کو روانہ کی گئی ہے اس کے اندر اُنھوں نے ایک لائحہ عمل پیش کیا ہے جس کے ماتحت وہ تمام اراضیات خریدی جائیں گی جو یہودیوں نے اعراب فلسطین سے حاصل کر لی ہیں۔ اس اسکیم میں تجویز کیا گیا ہے کہ ایک مشترک مجلس [illegible] کے ماتحت ۱۰ لاکھ پونڈ کی رقم جمع کی جائے جو ان اراضیات کی خریداری کے لئے ضروری ہے۔

اب ترکی میں محوریوں کو پناہ نہ دی جائیگی

انقرہ۔ ۱۲ ستمبر۔ دوشنبہ کی شب میں انقرہ ریڈیو نے اعلان کر دیا کہ ترکی حکومت نے ایک فیصلہ کر لیا ہے کہ کسی باہری ملک کے فوجی یا شہری پناہ گزینوں کو ترکی کی سرحد عبور کرنے کی اجازت نہ دی جائیگی۔ محوری ملکوں کے وہ پناہ گزیں جو بلقان اور بحر روم کے جزائر سے اگر ترکی میں پناہ لینا چاہتا ہے اُن کو بھی اس قسم کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

ابو العلار المعری کی ہزار سالہ برسی

بغداد۔ عرب کے بہت بڑے فلسفی اور شاعر المعری کی ہزار سالہ برسی ۲۵ ستمبر ۱۹۴۴ء کو دمشق میں ہو رہی ہے اس تقریب پر سید طہ الرادی حکومت عراق کی سرکاری طور پر نمائندگی کریں گے اور روس نے پروفیسر کرانشوفسکی کو اس موقع کے لئے اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔ پروفیسر کرانشوفسکی دمشق کی کونسل کے اعزازی رکن ہیں۔

عراقی طلبار امریکی یونیورسٹی میں

بغداد۔ امریکی حکومت نے پانچ عراقی طلبار کو بیروت کی امریکی یونیورسٹی میں بی۔ اے ڈگری کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے اپنے خرچ پر بھیجنے کی تجویز کی ہے۔ طلبار کا انتخاب کیا جا رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صداقت

ہفت روزہ کانپور

جلد ۴ — کانپور پنجشنبہ ۲۳ ستمبر ۱۹۴۴ء — نمبر ۳۹

مسٹر چرچل اور پریسیڈنٹ روزویلٹ کا مشترکہ بیان

مسٹر چرچل اور پریسیڈنٹ روزویلٹ نے ۱۷ ستمبر کو کیوبک سے ایک مشترکہ بیان جاری کیا جس میں انہوں نے اعلان کیا کہ جنگ یوروپ اور پیسفک کی جنگ کے بارے میں ہم تمام مسئلوں پر اپنے فیصلے کر چکے ہیں۔ ہمارے سامنے سب سے اہم اور مشکل سوال یہ تھا کہ جاپان کے خلاف اتحادی قوتوں کے استعمال کا موقعہ اور ذریعہ کیا ہو ہمارا متفقہ فیصلہ ہے کہ جونہی جرمنی کی شکست ہو جائیگی ہم جاپان پر تباہ کن حملہ کریں گے۔ پریسیڈنٹ روزویلٹ نے کہا کہ چونکہ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جرمنی کی شکست کب ہو گی اسلئے اس اسکیم کی نہ تو پوری تفصیلات طے ہوئی ہیں اور کوئی تاریخ طے کی گئی ہے۔ بہر حال یورپ ... اب ... منزل پر ہے اور اس کے بعد ... لفظوں ... جاپان کو جھکا کر مطیع بنایا ... گا۔ ذیل میں اس مشترکہ بیان کی پوری عبارت ... کی جاتی ہے۔

کیوبک ۱۷ ... پریسیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل نے اور دونوں ملکوں ... کے افسران اعلیٰ نے متعدد ملاقاتیں ... کے تمام پہلوؤں پر تبادلہ ... کیا۔ بہت تھوڑے عرصہ میں ہی ان تمام معاملات ... ہو گیا جو یورپ کی ختم ہوتی ہوئی جنگ اور پیسفک کی بر ... کی تباہی کے بارے میں تھے، جاپان کے خلاف اتحادی ... اسی زبردست قوتوں کو بروئے کار لانا چاہتی ہیں ... سے بڑی دشواری ہماری کانفرنس کے غور کرنے کیلئے یہ تھی کہ اس کے لئے موقعہ محل تلاش کیا جائے۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ برطانی بحری بری اور ہوائی فوج کا ہر یونٹ جو پیسفک کے علاقہ میں بھیجا جا سکتا ہے جرمنی کے فوجی حیثیت سے ختم ہو جانے کے بعد جاپان کے خلاف بھیجا جائے گا۔ پریسیڈنٹ روزویلٹ نے کہا کہ میں اور مسٹر چرچل ابھی جرمنی کے زوال کے بارے میں کوئی خاص تاریخ نہیں بتا سکتے لیکن جب وقت آئے گا تو پھر جلد سے جلد جاپان کا قلع قمع کیا جائے گا۔

مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ دونوں نے اخباری نمائندوں سے یہ کہا کہ اب تک جتنی کانفرنسیں ہوئی ہیں ان میں کیوبک کانفرنس سب سے زیادہ خوشگوار رہی۔ کیونکہ اس میں زیادہ سے زیادہ اتفاق رائے رہا۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ ہماری بحث اتحاد کی تجلی میں ہوئی صرف ایک بات پر اختلاف تھا کہ امریکہ اپنے حصہ سے زیادہ پیسفک کی لڑائی میں حق ادا کرنا چاہتا تھا لیکن ایسا نہیں ہو سکا کہ تمام کھیل ان ہی کے سپرد کر دیا جائے۔

پریسیڈنٹ روزویلٹ نے کہا کہ برطانی سلطنت شرق میں شرکت جنگ کے لئے دن گن رہی ہے۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ ہم ان فوجوں کے ساتھ جو ہماری قومی قوت تناسب سے ہونگی، مہمک ہوں گے۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ پیسفک کے لئے سپریم (اعلیٰ) کمانڈر کے مسئلہ پر ایک بار بحث نہیں ہوئی۔ پریسیڈنٹ روزویلٹ نے کہا کہ لازمی طور پر تین کمانڈر ہیں۔ لارڈ میک آرتھر، جنرل میک آرتھر اور بحری کمانڈر نمٹز مسٹر چرچل نے اخباری نمائندوں سے یہ بھی کہا کہ ہم یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ مشترکہ کام کا بیشتر حصہ اب ختم ہو چکا ہے۔

اس کام کی تکمیل یعنی جرمنی کی شکست سے دوسرے مسئلے اور دوسرے اہم کام پیدا ہوتے ہیں جو جرمنی کے ہتھیار ڈال دینے اور دوسرے فوجی واقعات سے پیدا ہوں گے۔ اگرچہ کانفرنس کا تمام کام ان ہی مسئلوں پر غور کرنا نہیں تھا پھر بھی یہ مسئلے اہم تھے کیونکہ انکا تعلق اس مسئلہ سے تھا کہ جاپان کے خلاف کتنی طاقت کتنی تیزی سے لگائی جا سکتی ہے جبکہ جرمنی غیر مشروط طریقہ پر ہتھیار ڈالدے اور اس کا زوال ہو جائے۔

دوسری کیوبک کونسل کا ابتدائی مقصد یہ تھا کہ امریکہ اور برطانیہ کے تمام وسائل جلد سے جلد جاپان پر مرکوز کر دیے جائیں یعنی اس طاقت کے خلاف جو مجرم ہے لالچی ہے اور جس نے دنیا کے کروڑوں انسانوں کو ستایا ہے۔ برطانیہ اور امریکہ جس عمل سے ڈنکرک اور پرل ہاربر سے بچے ہیں وہی عمل جاپان کے خلاف استعمال کیا جائے گا۔ اس کے بعد دنیا میں پھر سے امید کی لہر دوڑے گی۔ اور یہ جنگ کی محنتوں اور قربانیوں کا معاوضہ ہو گا۔

پریسیڈنٹ روزویلٹ نے کہا کہ جگہ اور جغرافی ... کا خیال رکھتے ہوئے ... امریکہ اور برطانیہ ... کی تمام قوت جاپان کے خلاف جھونک دی جائیگی۔ آئندہ حملہ کی تفصیلات اسلئے مرتب نہیں کی گئیں کہ ابھی یہ نہیں معلوم کہ جرمنی کا خاتمہ کب ہو گا اس لئے تاریخ کا تعین بھی نہیں کیا جا سکتا، لیکن کانفرنس میں یہ اسکیم بنائی گئی ہے کہ پیسفک میں ہر طرف جاپان سے اسوقت تک لڑا جائے جب تک اس کی مکمل شکست نہ ہو جائے اور اسے اس بربریت کی سزا نہ مل جائے جس کا اس نے مظاہرہ کیا ہے اور جس کی وجہ سے کروڑوں انسانوں کو دکھ پہنچا ہے۔

عید کے پیغامات

مسٹر جناح نے عید کا پیغام دیتے ہوئے کہا ہے کہ:- آپ جانتے ہیں کہ آج ہم بڑے نازک دور سے گذر رہے ہیں۔ خاص طور سے دنیائے اسلام اور مسلمانان ہند کیلئے یہ نازک وقت ہے۔ ہمیں اپنی آزادی کے اہم مسائل سے سابقہ پڑا ہے ہماری بہبودی اور استحکام ان سے وابستہ ہے یہ انتہائی کسوٹی کا وقت ہے۔ آپ وہی پسپرٹ

دکھلایئے جو آپ نے ماہ رمضان میں دکھائی ہے۔ ہم ... اس مبارک دن پر اس میں پس و پیش نہ کرنا چاہیئے کہ ہم اس وقت تک قربانیاں کرتے رہیں گے جب تک مکمل آزادی حاصل نہ ہو جائے اور ہم اپنی منزل پاکستان تک پہونچ جائیں۔

۱۹ ستمبر کی شام کو دعا کے بعد مہاتما گاندھی نے ان لوگوں کو جو جمع تھے ایک مختصر تقریر میں عید کا پیغام دیا۔ مسٹر جناح سے بات چیت کے بارے میں مہاتما گاندھی نے کہا کہ یہ ہماری بڑی خوش قسمتی ہے کہ ہماری دوستانہ گفتگو ہو رہی ہے لیکن میں اس گفتگو کی نوعیت بتلانے کیلئے آزاد نہیں ہوں لیکن آپ یہ یقین رکھئے کہ ہم بغیر امید کے بات چیت نہیں کر رہے ہیں جس دن امید نہ رہے گی میں آپ سے ظاہر کر دینے میں پس و پیش نہ کروں گا۔ جو لوگ موجود ہیں ان سے میری پرخلوص درخواست ہے کہ اگر دل سے آپ ملک کی بھلائی چاہتے ہیں اور ہندوستان کو جلد سے جلد آزاد دیکھنا چاہتے ہیں تو ہندوؤں، مسلمانوں اور دوسرے فرقوں کے درمیان رشتہ یگانگت زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنا چاہیئے۔ عید کے دن آپ سب بھائی بھائی کی طرح مل جائیں ...

سمن بموجب دفعہ ۱۹۲ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء ممالک متحدہ

تربینی سہائے - مدعی بنام - رام سروپ وغیرہ مدعا علیہ

نوعیت مقدمہ - دستی کھیوٹ موضع دسہرہ سوجن پور محال ماتا دین پرگنہ ڈیراپور۔

بنام - رام سروپ ولد نندی دین کائستھ ساکن محلہ سیسئہ مئو متصل ملکھنڈیشور کا چوراہا - مکان نمبر ۳۲۴ کانپور۔

جو کہ حاضر ہونا آپ کا واسطے ظاہر کرنے حالات مقدمہ ضرور ہے۔ اس واسطے بموجب دفعہ ۱۱۳ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ روبرو اس عدالت کے اصالتاً یا بذریعہ مختار مجاز تاریخ ۲۹ ستمبر ۱۹۴۴ء کے بوقت ۱۰ بجے دن بمقام تحصیل ڈیراپور حاضر ہوجیے۔

بتاریخ پیشی ۲۹ - ستمبر ۱۹۴۴ء مقرر ہے۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

میونسپل بورڈ

مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ ایکٹنگ چیرمین کی صدارت میں بورڈ کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔

بی - این - ایس - ڈی - انٹر کالج کی درخواست پر غور ہوا اور کالج کی طرف سے رائے بہادر وکرماجیت سنگھ لائبریری کی عمارت بنانے کے واسطے پندرہ ہزار روپیہ دینے کے مسئلہ پر غور ہوا۔

بورڈ نے وکرماجیت سنگھ لائبریری حلیم مسلم انٹر کالج لائبریری اور رائے بہادر آنند سروپ لائبریری کے واسطے پندرہ پندرہ ہزار روپیہ دینا طے کیا ہے۔

بورڈ نے بارش کی کثرت سے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کرنے کیواسطے پانچ ہزار روپیہ ڈسٹرکٹ ایڈ ریلیف کمیٹی کو دیا ہے۔

فہرست ووٹران

ایگزیکیٹیو افسر صاحب میونسپل بورڈ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۱ غیر مسلم اور ۱۴ مسلم وارڈوں کے الیکٹرل اول کا مسودہ دعویٰ، صحت اور اعتراض ... ۱۵ ستمبر ۱۹۴۴ء سے شائع کر دئے گئے ہیں ... اور درخواستیں الیکشن افسر صاحب کی خدمت میں کام کے دنوں میں ۱۲ بجے سے ۳ بجے تک دیجا سکتی ہیں۔

۱۵ سے ۲۱ ستمبر ۱۹۴۴ء تک درخواستیں لی جاوینگی جو ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو فہرست بنا کر شائع کر دی جاوینگی۔ ۳ سے ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۴ء تک انکی سماعت ہو گی۔ یہ فہرست میونسپل بورڈ اور دفتر انتخاب کے علاوہ ہر وارڈ میں کسی نہ کسی پبلک مقام پر ۱۱ بجے سے ۴ بجے تک دیکھی جا سکتی ہیں۔

میونسپل الکشن اور انصار

کانپور انصار الکشن بورڈ نے آئندہ ہونے والے میونسپل انتخابات میں اپنی برادری کے مندرجہ ذیل پانچ اصحاب کو انتخابات لڑنے کیلئے نامزد کیا ہے:-

وارڈ نمبر ۶	مسٹر محمد عثمان بی۔ اے
وارڈ نمبر ۷	مسٹر عبدالرزاق (موجودہ ممبر بورڈ)
وارڈ نمبر ۸	مسٹر عبدالجلیل بی کام
وارڈ نمبر ۹	مسٹر ابراہیم اشرف
وارڈ نمبر ۱۳	شیخ سخاوت دین

لطیف گرلس اسکول

۷ اکتوبر کو لطیف گرلس اسکول کو امداد پہونچانے کی غرض سے بالکا ودیالیہ کالج ہال میں ۸ بجے شام کو موسیقی کا خاص جلسہ ہو گا جسمیں صوبہ کے ماہرین فن شرکت کریں گے۔

چھوٹے بچوں کو کنڈر گارٹن سسٹم سے تعلیم دینے کا انتظام لطیف گرلس اسکول میں کر دیا گیا ہے، بچوں کے واسطے ضروری سامان وغیرہ مہیا کرنے کیواسطے اسکول کی فیس میں کچھ اضافہ کر دینا ضروری ہو گیا ہے۔

کرسچین یونین

کانپور کے مقامی عیسائیوں کا ایک نیا ادارہ "کرسچین یونین" کے نام سے گزشتہ جون سے قائم ہے، یونین کا پروگرام عیسائیوں کے معاشرتی، مالی اور سوشل مفاد کی نگرانی کرنا اور جنگی کاموں میں ہر طرح کی امداد دینا ہے۔

یونین مقامی خیرخواہان یونین اور بیرون سے مل کر کام کرتی ہے۔

تعلیمی کانفرنس

بیسویں آل انڈیا تعلیمی کانفرنس بڑے دن کی تعطیل میں کانپور میں ہو گی۔ مسٹر کیلاش پت سنگھانیہ استقبالیہ کمیٹی ...

... صدر منتخب ہوئے ہیں۔

مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن

کانپور مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن کے سالانہ انتخابات ہوئے۔ مسٹر ایس - ایم ... کاظمی پریسیڈنٹ منتخب ہوئے۔

انکوائری آفس

مقامی حکام نے پبلک کی آسانی ... انکوائری آفس قائم کیا ہے جو کہ ... عمارت میں قائم ہے ... کنٹرول ... اطلاع آپ کو حاصل کرنا ہو ...

آف انڈیا ... ملتے ہی زیر دفعہ ۱۲۹ ... ۱۵ ستمبر ...

مسلم لیگ

صدارت میں ... مسلم ... کونسل کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ ۴۰ ممبران کی صدارت سے مسٹر حسن احمد شاہ کے استعفا پر غور ہوا۔ اور منظور ہوا ... آپ کے بجائے مسٹر محمد یعقوب صدر منتخب ہوئے۔ مسٹر شوکت علی نے ... اس جلسہ کو خلاف آئین بتلایا۔

تحقیقات

مسٹر سی ایم کر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مرچنٹ چیمبر یو۔ پی کے سکریٹری اور پریسیڈنٹ کے ہمراہ بھوگنی پور کے بارش سے تباہ شدہ رقبوں کا معائنہ کیا اور توجہ کے ساتھ ان معاملات کو جو پیش کئے گئے اور ان رقبوں کے لئے امداد کی بابت تفصیلی تحقیقات مکمل کی۔

سرکاری احکامات

ڈسٹرکٹ سپلائی افسر کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ چمڑے کے کپڑے، کتابوں کی جلد میں لگانیوالے کپڑے ہوزری۔ دری و قالین کے فروخت کرنے کیلئے لائسنس کی ...

ڈسٹرکٹ آفیسر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ کپڑوں کے فروخت کی رسیدوں میں پوری تفصیل درج کرنیکی ضرورت ہے، قسم، پیمائش۔ ناپ، ٹریڈ مارک، بنانے والے کارخانہ کا نام، کپڑے کا نام لکھنا چاہیئے۔

ڈسٹرکٹ سپلائی افسر نے کمپرائکمیٹی کے ذریعہ ایک چھٹی بھیجکر تھوک فروش سوداگران پارچہ کو تنبیہ دی ہے کہ خوردہ فروشوں اور ایجنٹوں کی فروخت کی رسیدوں میں اصل قیمت کے بجائے مل کے باہر کی شرح لکھنے سے پرہیز کریں، اور اصل قیمت درج کیا کریں اور وصول کی ہوئی قیمت ضرور درج کریں اگر نہ کریں گے تو قانونی کارروائی کیجائے گی۔

یکم جنوری ۱۹۴۴ء یا اس کے بعد کپڑے کے ... والوں کے جو لائسنس جاری کئے گئے تھے وہ یکم اکتوبر ۱۹۴۴ء سے منسوخ کر دئے گئے ہیں۔

تمام پھیری والے جن کے نام یکم جنوری ۱۹۴۴ء سے پہلے رجسٹرڈ کئے جا چکے ہیں ان کو اپنے لائسنس واپس کر کے نئے لائسنس بدلوا لینا چاہیئے۔

نئے لائسنس کے بغیر پھیری والے کپڑے نہ خرید سکتے ہیں اور نہ فروخت کر سکتے ہیں۔

کستوربا فنڈ

کستوربا دیک نہایت زور شور کے ساتھ منایا گیا۔ اس فنڈ میں اس وقت تک ۴ لاکھ ۱۲ ہزار روپیہ جمع ہوا۔ حافظ محمد صدیق صاحب نے بھی پانچسو روپیہ اس فنڈ میں دئے ہیں۔

عید ایٹ ہوم

انجمن جامعہ ادبیہ کانپور کا عید ...

عید الفطر

...

... ستوں سے گزرتا ہوا پریڈ گراؤنڈ ... پہونچا۔ پولیس کا معقول انتظام تھا۔

بورڈ کی گرانٹ واپس

صوبجاتی حکومت نے سڑکوں کی مرمت کے سلسلہ میں کانپور میونسپل بورڈ کی ایک لاکھ کی گرانٹ اس بنا پر واپس لے لی ہے کہ میونسپل بورڈ نے انجنیر کے تقرر کے سلسلہ میں گورنمنٹ کی تجویز ... سے اتفاق نہیں کیا ...

کانگریس میٹنگ

کانپور کے مقامی کانگریسیوں کی ایک میٹنگ نے جو مروجہ ... مسٹر این۔ پی اروڑا کی صدارت میں منعقد ہوئی تھی آئیندہ میونسپل الکشن میں نہ حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ الہ آباد کے ریزولیشن کے متعلق جس میں کانگریسیوں کو انفرادی طور پر الکشن میں حصہ لینے کا اختیار دیا گیا ہے طے کیا گیا کہ اسکو دوبارہ غور و خوض کے لئے صوبجاتی کانگریس کے پاس بھیجا جائے۔ مقامی کانگریسیوں کو خوف ہے کہ الکشن میں حصہ لینے کی وجہ سے ان کے آپس کے تعلقات ...



...الگ ... اگر اتفاق ہیں جگہ مل بھی جائے تو سامان کے تھیلوں سے برابر
اس کا ڈر ... ہے کہ کہیں آپ کے پاؤں ... بلیں پھر اگر ...
... لئے آپ جانا چاہتے ہوں تو بغیر قلی کے سامان چھوڑ ... ہیں
... قلی کا ملنا آج کل بڑا مشکل ہے۔
... ٹکٹ لینے اور ریل میں سوار ہونے
... اس کا خیال ہی رکھئے
... تکلیف دہ ہوگیا ہے کہ اس سے بچنا ہی اچھا ہے
سمجھداری سے کام لیجئے اور حالات کے درست ہونے تک اپنے گھر پر ہی رہیئے
اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

سفر کم کیجئے

ریلوے بورڈ نے شائع کیا

RAA 689

ایمڈن پر بمباری

لندن۔ ۷ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے سمندری اڈہ ایمڈن پر زور کا حملہ کیا۔

جرمنی میں اتحادی ٹنکوں کا داخلہ

لندن۔ ۴ ستمبر۔ نیویارک سے لندن جو خبریں پہونچی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ٹنکوں کا پہلا دستہ کل جرمن سرحد کے اندر داخل ہوگیا تھا۔

بلغاریہ سے جرمنی نکالدیئے گئے

تازہ خبر ہے کہ بلغاریہ نے جرمنی کے ساتھ اپنے تعلقات توڑ لئے ہیں اور تمام جرمن فوجوں کو بلغاریہ سے نکال دیا ہے۔

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اطلاع تاریخ مقررہ سماعت اپیل

بعدالت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مقام اٹاوہ
چودھری سر نیدر سنگھ تعلقدار۔ اپیلانٹ
بنام۔ سردار وغیرہ رسپانڈنٹ
اپیل بنا راضی جناب بابو رگھو بنس بہاری لال صاحب حاکم تحصیل صفی پور۔ مقام اٹاوہ
مورخہ ۳۰۔ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۴ع
بنام۔ رام ادہین ولد متالال قوم برہمن ساکن موضع جگت نگر پرگنہ بانگرمئو تحصیل صفی پور۔ ضلع اٹاوہ۔ رسپانڈنٹ

مطلع ہو کہ اپیل بنا راضی ڈگری حاکم تحصیل صاحب صفی پور۔ اس مقدمہ میں مسمی چودھری سر نیدر سنگھ تعلقدار اپیلانٹ نے پیش کیا اور وہ اس عدالت میں درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۲۲۔ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع واسطے سماعت اس اپیل کے مقرر کی ہے۔

اگر خود آپ یا آپ کا وکیل یا اور کوئی شخص جو قانوناً آپکی طرف سے اپیل ہذا میں جواب وسوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئیگا۔ تو اس کی سماعت اور تجویز آپکی غیر حاضری میں یکطرفہ کی جائیگی۔

آج بتاریخ ۱۹۔ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۴ع میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

کاریگروں کی ضرورت

... ایرکرافٹ کی سول ... آرگنائزیشن میں ایرکرافٹ ... کی مرمت اور ... میں خاص ٹریننگ کے واسطے کاریگروں کی سخت ضرورت ہے۔

... ٹریڈ آف فٹر۔ الیکٹریشن ... ٹین اور تانبہ کا کام کرنے والے، ٹرنر اور مشین کا کام کرنیوالے ایکس لیبر ڈپارٹمنٹ گریڈ سوم کے کاریگروں کو ڈائرکٹریٹ جنرل ایرکرافٹ کے سینٹروں پر خاص ٹریننگ کے لئے قبول کئے جائیں گے۔

ایسے میکینکس جنھوں نے ۲ سال کسی انجینئرنگ ورکشاپ میں کام کیا ہو اور جو لیبر ڈپارٹمنٹ گریڈ سوم کے تربیت یافتہ لوگوں کے اسٹینڈرڈ کے ہوں منتخب کئے جاسکتے ہیں۔ اور مزید تربیت کے لئے لئے جاسکتے ہیں۔

تربیت کے زمانہ میں ۴۰ روپیہ سے ۵۴ روپیہ تک وظیفہ بمبئی اور پونا میں اسپشل ایکاموڈیشن الاؤنس یا اس کے بجائے ۷ روپیہ ۸ ماہوار سفری الاؤنس دیا جائیگا۔ تربیت کا عرصہ ڈائرکٹر جنرل ایرکرافٹ اسپشل ٹریننگ سینٹرس میں دو سے تین مہینے تک کے مقررہ امتحان پاس کرنے کے بعد تربیت یافتہ کاریگر کسی مرمتی سینٹر یا فیکٹری میں سول ریپیر آرگنائزیشن ڈائرکٹر جنرل ایرکرافٹ کی زیر نگرانی کام کرنے کے واسطے مقرر کردئے جائیں گے اور ان کو ڈھائی روپیہ سے تین روپیہ روزانہ اور حسب معمول مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ اور سینٹر یا فیکٹری میں مزید مہارت حاصل کرنے کے بعد ان لوگوں کو اونچے گریڈ میں ۳ روپیہ سے ۵ روپیہ روزانہ تک تنخواہ ان کی لیاقت کے مطابق دی جاسکتی ہے۔

فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست بھیجئے۔

چیرمین نیشنل سروس لیبر ٹربیونل یو۔ پی

پوسٹ بکس نمبر ۱۷۰ کانپور

یورپ کی لڑائی جلد ختم ہونیکی اُمید

واشنگٹن۔ ۷ ستمبر۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ یورپ کی لڑائی ختم ہونیکے بعد جس کے جلد ختم ہونیکی اُمید ہے امریکی فوج کا کچھ حصہ توڑ دیا جائیگا اور باقی فوج کو پیسفک کیلئے لڑائی پر بھیجدیا جائیگا تاکہ جاپان کو شکست دے کر لڑائی کو جلد ختم کیا جاسکے۔

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۹۸

بعدالت مال تحصیل اکبرپور ضلع کانپور

لالہ ہری رام تر ویدی ساکن موضع نواوہ دیوار دے
پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مدعی

بنام دیو کرشن نابالغ ولد الیشادری بولایت مسماۃ پھول متی
مادر خود قوم برہمن ساکن و کاشتکار موضع نواوہ دیوار دے
پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہٰذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر ۱۹۴۴ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر ونیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع و فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۵ ماہ اگست ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

آل پارٹیز کانفرنس

نئی دہلی۔ ۲ ستمبر۔ شری ساورکر صدر آل انڈیا ہندو مہاسبھا نے ہندوستان کی تقسیم کے خلاف رائے عامہ منظم کرنے کے لئے جو آل پارٹیز کانفرنس بلائی ہے وہ غالباً نومبر کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہوگی۔ کانفرنس کی صدارت کے لئے سر این۔ این سرکار اور بخشی سر ٹیک چند کے نام تجویز کئے جا رہے ہیں۔

آئی سی ایس افسر معطل

ناگپور۔ ۲ ستمبر سرکاری حکم کے مطابق مسٹر ایس کے گھوش۔ آئی۔ سی۔ ایس کو جو برما کے پناہ گزینوں کے کیمپ کے مہتمم خاص تھے ۲۵ اگست سے معطل کر دیا گیا ہے۔

جرمنی صلح کی کوشش میں

واشنگٹن۔ یکم ستمبر۔ امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر کارڈول ہل نے بدھ کو ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ جرمنی بات چیت کے ذریعہ صلح کا خواہاں ہے لیکن اس بات کو چنداں دوہرانے کی ضرورت نہیں کہ اتحادی غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے کے مطالبہ پر قائم ہیں۔

جرمن دکھنی یونان خالی کر رہے ہیں

قاہرہ۔ ۵ ستمبر۔ یہاں مستند ذرائع سے خبر پہنچی ہے کہ جرمن دکھنی یونان اور ایجین کے ٹاپوؤں سے اپنی فوجیں ہٹا رہے ہیں اور اُتری یونان خاصکر سالونیکا میں اپنی فوجیں تعینات کر رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ اُتری یونان میں جرمن فوجوں کا جماؤ یوگوسلاویہ کے راستہ اُتر کی طرف جانیکا پیش خیمہ ہو جہاں چار جرمن ڈویژن موجود ہیں۔

گاندھی جناح ملاقات

بمبئی ۵ ستمبر۔ مہاتما گاندھی سنیچر ۹ ستمبر کی صبح کو کلکتہ میل سے بمبئی پہونچیں گے۔ مسلم لیگ کے صدر مسٹر جناح سے ان کی ملاقات اسی روز سہ پہر کو ۴ بجے ہوگی۔ مسٹر راجگوپال آچاری جمعہ کو بمبئی آرہے ہیں۔

ESTD 1925.

THE SADA…

REGD NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفت روزہ

قیمت
سالانہ صہ 5/1/-
ششماہی 2/12/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ
2/1/-

VOL. 40 NO. 40 CAWNPORE. Saturday. 30th SEPT. 1944

۳۰ ستمبر ۱۹۴۴ء مطابق ۱۱ شوال المکرم ۱۳۶۳ھ

ادبیات

جامعہ ادبیہ کانپور کا عید ایٹ ہوم اور مشاعرہ

۲۳ ستمبر ۱۹۴۴ء کو مسٹر محمد حبیب اللہ ایگزیکیوٹو آفیسر و صدر انجمن کے بنگلہ پر مسٹر پرپورنانند ورما کی جانب سے انجمن کا عید ایٹ ہوم ہوا۔ بعد ازاں مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں بزم مشاعرہ منعقد ہوئی جس میں طرحی غزلوں کے علاوہ عید پر نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ جملہ مقامی کہنہ مشق اور خوش فکر شعرار کے علاوہ جناب بسمل الہ آبادی، جناب منظر لکھنوی، جناب مست اٹاوی، جناب طپش لکھنوی، مشاہیر بیرونجات نے بھی شرکت فرمائی۔ دونوں تقریبوں میں معزز شرکا و سامعین کی بھی اچھی خاصی تعداد تھی۔ ایک بجے شب کے قریب یہ پرلطف صحبت ختم ہوئی افسوس ہے کہ حضرات ذیل نے طرح میں غزلیں ارشاد نہ فرمائیں جس کی وجہ سے ہم ان کے کلام کا انتخاب پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ جناب بسمل الہ آبادی، جناب طپش لکھنوی، جناب صدر ڈپٹی، ایس۔ پی، جناب کاظمی صاحب (جج) جناب فرحت کانپوری، جناب خیال ڈونکی، جناب مضطر شاہجہانپوری، جناب حکیم شیفتہ، جناب قمری، جناب ضیا۔ جناب شفق اکبرآبادی۔ جناب ماسٹر امین، جناب مشرب کانپوری۔ اب دو مترنم بحروں میں مشاعرہ کا انتخاب ملاحظہ فرمائیے۔ (اڈیٹر)

(جناب حسرت موہانی)

شوق کے آنسو یہ میرے دامن جاں میں نہیں
پھول وہ میں نے چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں

کون سی دلداریاں ہیں جو بشکل التفات
آج بھی پوشیدہ اُس جور نمایاں میں نہیں

کون سے انکار کے پہلو وہ ہیں اے حیلہ جو
جو تری ہاں میں ہیں، ترے اقرار آساں میں نہیں

میں بھلا کیا چاہتا رنج محبت سے نجات
باب آسائش مرے آئین حرماں میں نہیں

بسکہ ہے اس زلف کافر کی غضب ہر ہر شکن
کون سے رخنے ہیں جو حسرت کے ارماں میں نہیں

(جناب منظر لکھنوی)

جان ہی لے لے جنوں گر رحم امکاں میں نہیں
اب تو کچھ پہچان دامان و گریباں میں نہیں

دل بہلنے کی کوئی تدبیر امکاں میں نہیں
روشنی بھی اب چراغ شام ہجراں میں نہیں

وعدۂ فردا پہ میں چپ ہوں تو تم کیوں ہو ملول
زیست میں شک ہے تمھارے عہد و پیماں میں نہیں

پھول میرے تھے کبھی غنچے مرے، کلیاں مری
آج میرے نام کا کانٹا گلستاں میں نہیں

خلق سے رازِ غم الفت چھپانے کے لئے
رو رہا ہوں اور آنسو چشم گریاں میں نہیں

خاک دل پر آگئے دو آنسو بہا جایا کروں
کیا اب اتنا بھی مرا حق کوئے جاناں میں نہیں

قوت صبر و سکوں بھی طاقت شیون بھی ہے
رہ گئی تاثیر وہ منظر کے امکاں میں نہیں

(جناب مست اٹاوی)

گل بستاں میں نہیں، خار بیاباں میں نہیں
کون مضموں ہے وہ جس کے تو عنواں میں نہیں

مستتر ہیں نگہ یاس میں اُمید کے رنگ
اُسی انداز سے جیسے کہ تیری "ہاں" میں نہیں

عالم الغیب! مجھی سے یہ تغافل تیرا
حال میرا ہی تری وسعت عرفاں میں نہیں

بات پر آئے تو یہ جان بھی وفا پر دیدے
اور وفا نام ہے جس کا وہی انساں میں نہیں

تابہ کے سلسلۂ درد رہے گا جاری
روح ہے جسم میں قیدی کوئی زنداں میں نہیں

اپنی برگشتہ نگاہوں سے تو ساقی پوچھے
مست کیوں آج کوئی مجمع رنداں میں نہیں

(جناب سخا شاہجہانپوری)

اس کو دیکھے تو غش کھائے یہ امکاں میں نہیں
اے سخا اتنا تحمل دل انساں میں نہیں

اس نے اتنے کئے عنوان محبت قائم
ایک نقطہ کی جگہ دفتر امکاں میں نہیں

تجھ کو پہچان لیا دیکھ کے ربط تن و روح
جز ترے اور کوئی ہستی امکاں میں نہیں

وجہ دیوانگی عشق بتائیں کس کو
واقف راز جنوں کوئی بیاباں میں نہیں

متفق رائے ہیں اس امر میں اہل وحشت
جو بیاباں میں ہیں اسرار وہ زنداں میں نہیں

جانب دشت تصور میں پہنچتی ہے نگاہ
کون کہتا ہے کہ روزن در زنداں میں نہیں

(جناب وحشی ایڈوکیٹ)

تڑپ ارماں میں نہیں، درد رگ جاں میں نہیں
اک تحیر کے سوا اور کچھ عرفاں میں نہیں

کیا بتائے کوئی عالم کو حقیقت اُس کی
جس کی یکتائی کی تشبیہ بھی امکاں میں نہیں

دنیائے اسلام

مشرق وسطیٰ کی تجارت خارجہ

قاہرہ (بذریعہ بحری تار) مصری وزارت مالیات کو اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اتحادیوں نے اس کی اجازت دیدی ہے کہ اسپین، پرتگال اور دوسرے غیر جانبدار ملکوں کو مال بھیجا جاسکتا ہے۔

شرق یردن سے فلسطین کے عربوں کی حمایت

عمان۔ ۱۹ ستمبر۔ شرق یردن میں ایک زبردست کانفرنس منعقد ہوئی جسمیں بڑے بڑے عرب لیڈر شریک ہوئے اور فلسطین کے عربوں کی زبردست حمایت کیگئی۔ متحدہ اقوام کو ایک بحری تار روانہ کیا گیا کہ شرق یردن کے باشندے فلسطین کے عربوں کے ساتھ ہیں جو اپنے جائز حقوق کیلئے لڑرہے ہیں۔ بحری تار میں مسٹر چرچل پریذیڈنٹ روزولٹ اور امریکہ و برطانیہ کے دیگر مدبرین کو مخاطب کیا [illegible]۔

جانے وہ پیش نظر خود ہیں کہ جلوہ اُن کا
اتنا احساس بھی اب دیدۂ [illegible] میں نہیں

کافرِ عشق سے پوچھے کوئی عظمت اِس کی
کفر میں کیا وہ ادا ہے کہ جو ایماں میں نہیں

اُس کی رحمت پہ کروں دیدۂ تر کیا میں نثار
اک گہر بھی تو مرے [illegible] عصیاں میں نہیں

دولتِ فقر نہیں پاس کسی کے ورنہ
کنج عزلت میں وہ راحت ہے جو ایواں میں نہیں

(جناب فرخ کانپوری)

دل کے ٹکڑوں کے سوا کچھ مرے داماں میں نہیں
پھول وہ میں نے چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں

مجھ سا بے نام و نشاں عالم امکاں میں نہیں
میں نہیں ہوں تو نشیمن بھی گلستاں میں نہیں

کانٹے تلووں کے رسا ہو نہیں سکتے دل تک
خلش تیر [illegible] خار بیاباں میں نہیں

اپنی توبہ شکنی کے لئے ہیں عذر بہت
بارش و [illegible] بہاران مرے پیماں میں نہیں

مرحلے اپنے جنوں کے ہوئے طے آخر کار
فاصلہ [illegible] کوئی دامان و گریباں میں نہیں

نگہ ناز سے کیوں ہے طلب نشتر تو
کو[illegible] اب وہ خلش ہے جو رگ جاں میں نہیں

(جناب [illegible] ناطق)

بات وہ دل میں ہے جو بزم سخنداں میں نہیں
گل وہ رکھتا ہوں جو دنیا کے گلستاں میں نہیں

چاہتا ہوں کوئی افتاد جو مشکل تر ہو
وہ ہے دشوار میں اک شان وہ آساں میں نہیں

ہر خزاں میں یہی کہتا ہے بہار آنے دے
پختگی کوئی بھی ظالم ترے پیماں میں نہیں

ناخدا یاد رہے میں بھی خدا رکھتا ہوں
غرق کردے جو سفینہ ترے امکاں میں نہیں

میں نے اپنے لئے یہ رسم جنوں بھی بدلی
چاک دل میں ہے مرے چاک گریباں میں نہیں

مہرباں ہو کے بلایا ہے جو اُس نے شاکر
اب کمی کوئی مرے موت کے ساماں میں نہیں

(جناب مولانا ثاقب کانپوری)

کوئی رنگینی بھی میری چشم حیراں میں نہیں
دل یہ کہتا ہے کہ شاید وہ گلستاں میں نہیں

دے رہا ہے ہم نفس کیوں طعنہ ہائے دلخراش
اب تو میرا دست وحشت بھی گریباں میں نہیں

پھر تجھے رنگینی بت خانہ کیونکر ہو نصیب
کفر سامانی کا عالم تیرے ایماں میں نہیں

کیا کرے گا تری فرقت میں مرا دست جنوں
ایک بھی جب تار باقی جیب و داماں میں نہیں

کس طرح بہلاؤں میں اپنے دل غمناک کو
حُسن کا منظر بھی میری چشم حیراں میں نہیں

کیا بدل سکتا نہیں ثاقب یہ نظم کائنات
کیا اثر اتنا بھی میری آہ سوزاں میں نہیں

(جناب سلیم ناطقی)

دیدہ و دل کی جھلک رنگ بہاراں میں نہیں
میرے مطلب کا کوئی پھول گلستاں میں نہیں

میں نے جس شان سے کھینچی تھی جنوں کی تصویر
آج وہ شان کسی چاک گریباں میں نہیں

جس کے سایہ میں نشیمن کی بنا ڈالی تھی
دیکھتا ہوں تو وہی شاخ گلستاں میں نہیں

اچھا سودا ہے عجب جوش محبت ہے سلیم
پاؤں زنداں میں نہیں ہاتھ گریباں میں نہیں

(شارق صاحب ایرایانی)

تیرے جلووں کے سوا کچھ محمل جاں میں نہیں
دور رہنے پر بھی دوری ترے امکاں میں نہیں

پرسش جرم و خطا برحق مگر یہ تو بتا
کیا ترا دست کرم تحریک عصیاں میں نہیں

(بقیہ صفحہ ۲ کالم ۳ پر ملاحظہ فرمائیے)

گاندھی جی کی یاددہانیوں کے باوجود مسٹر جناح یہ سمجھتے ہیں کہ کانگریس کا اگست ۱۹۴۲ء والا ریزولیوشن اور بابو جگت نرائن کا ریزولیوشن فرقہ وارانہ سمجھوتہ میں حائل ہے۔ اگر ان دونوں ریزولیوشنوں کے باوجود گاندھی جی مسٹر جناح کی خدمت میں حاضر ہو سکے اور بات چیت کر سکے تو یہ بات بجائے خود تمام شکوک کی تردید کے لئے کافی ثابت ہونی چاہیئے تھی اور پھر کانگریس کو گاندھی جناح سمجھوتہ پر راضی کرنا ایسی ذمہ داری تھی جو گاندھی جی اپنے سر پر لینے کو تیار تھے ... گاندھی جی نے یہ بھی درخواست کی کہ معاملہ ثالث کے سپرد کر دیا جائے۔ مسٹر جناح نے یہ بھی منظور نہیں کیا ... گاندھی جی نے یہ بھی چاہا کہ انھیں لیگ کونسل میں ... کا موقع دیا جائے۔ مسٹر جناح نے اسے ... کر ٹال دیا۔ گاندھی جی راجہ فارمولا کی بنا پر سمجھوتہ کر کے ... ذمہ داری اپنے سر پر لے رہے تھے ... فارمولا کی بنا پر سمجھوتہ نہ کر کے اور گاندھی جی کی ... اہم تجویزوں کو ٹھکرا کر ایک نازک ذمہ داری اپنے سر ... لی ہے۔

... بھی وہ مسٹر ... راجہ جی کا فارمولا ... گاندھی جی کی ... پارٹی کے سپرد کر ... پسند نہیں کیا۔

گاندھی جناح گفتگو کے ناکامیاب انجام پر ان لوگوں کو دلی رنج ہوگا جو موجودہ حالات کے پیش نظر ہر قیمت پر سمجھوتہ کے حامی تھے اور ... ہو جائیگا۔ اس میں کوئی شبہ ... ناکامیابی ملک اور قوم کے لئے بدقسمتی کی بات ہے ... کی بات یہ ہے کہ دونوں لیڈروں میں خلوص دلی سے بات چیت ہوئی اور اب دونوں ہی ... ناکامیابی ہماری کوششوں کا خاتمہ ... پردہ پوشی سے کام نہیں چل سکتا۔ جو کچھ کل تک راز میں تھی وہ روشنی میں آگئی۔ اب اس پر کھلا تبصرہ کرنا اور صفائی اور ایمانداری سے رائے ظاہر کرنا مضر کے بجائے مفید ثابت ہوگا مگر ہم اب بھی یہ محسوس کرتے ہیں کہ دونوں فریقوں میں جو عارضی صلح کی فضا قائم ہو گئی ہے اسے مکدر نہ کیا جائے تو اچھا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ تنقید و تبصرہ میں غیر ضروری طعنہ زنی اور الزام روائی کی اسپرٹ نہیں ہونا چاہیئے۔ کبھی اتنی صاف گوئی کا بھی موقعہ آجاتا ہے جب تلخی سے گریز نہیں کیا جا سکتا مگر کم سے کم ابھی ایسا موقع نہیں آیا ہے۔

ہم صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ گفتگو کی ناکامیابی کی وجہ یہ نہیں کہ گاندھی جی پاکستان تجویز پر غور کرنے کو تیار نہ تھے بلکہ یہ ہے کہ مسٹر جناح لاہور کے ریزولیوشن سے ذرہ برابر بھی نہ ہٹ سکے۔ اس سے بھی زیادہ افسوسناک یہ بات ہے کہ وہ اس ریزولیوشن کی تسلی بخش ڈھنگ پر تشریح کرنے سے قاصر رہے۔ لاہور والے ریزولیوشن کی بنیادی چیز یہ ہے کہ ایسے علاقوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے ان کی آزاد حکومت ہونی چاہیئے۔ اس

... معززین شہر کو ایک شاندار ... دیا گیا جس میں مخصوص حضرات کے اسمائے گرامی ...

... ان سرافٹس، ... مسٹر کے۔ سی ... پی سکسینہ ... محمد حبیب اللہ۔ سید محمد رضا۔ رائے صاحب ... چند جین۔ مسٹر بشیر محمد خاں۔ مسٹر محبوب عالم۔ مسٹر سراج الحق۔ نواب سید صادق علی خاں۔ مسٹر فہیم الدین۔

ذاتیات مسٹر محمد بشیر کے صاحبزادے میاں فضل حلیم سلمہٗ کی شادی میاں محمد نذیر صاحب کی صاحبزادی کے ساتھ یکم اکتوبر کو ہوگی۔

اس سلسلہ میں یکم اکتوبر کو میاں محمد نذیر صاحب ایک شاندار اور بڑے پیمانہ پر بیرونجات اور مقامی معززین کو دعوت دے رہے ہیں۔

۲ اکتوبر کو مسٹر محمد بشیر اپنے بنگلہ پر ایک شاندار دعوت ولیمہ دے رہے ہیں۔

امید کیجاتی ہے کہ ان دونوں موقعوں میں بیرونجات سے کافی تعداد میں معززین مہمان شریک ہونگے۔

جامعہ ادبیہ کا عید ایٹ ہوم ۲۳ ستمبر کو مسٹر پورنانند ورما نے انجمن جامعہ ادبیہ کے ممبران کو ایک شاندار عید ایٹ ہوم مسٹر محمد حبیب اللہ صاحب پریسیڈنٹ انجمن و ایگزیکیوٹو افسر میونسپل بورڈ کے بنگلہ پر دیا بعدازاں ۸½ بجے رات کو مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں مشاعرہ شروع ہوا جس میں تمام ممتاز مقامی شعراء کے علاوہ

چھٹی پھر بھی مرے وحشی وادی میں نہیں
اُن کی قید و بند سے آزاد ہے میرا ضمیر
جسم ہے زنداں میں لیکن رُوح زنداں میں نہیں

(جناب کوثر عابدی)

رنگ پھولوں میں نہیں، حُسن گلستاں میں نہیں
یہ تم ہی تم ہو کوئی اور بہاراں میں نہیں
شمع کا سوز بھی پروانے کی بیتابی بھی
کونسی شان ترے سوختہ ساماں میں نہیں
چھیڑ کے دیکھ تو مضراب محبت سے اسے
کون سا نغمہ ترے سازِ رگِ جاں میں نہیں
گریۂ نیم شبی لذتِ آہِ سحری!
میرے امکاں میں تو ہے آپکے امکاں میں نہیں

(جناب شمیم کانپوری)

کون کہتا ہے کہ راحت غمِ جاناں میں نہیں
لطف جو درد میں ملتا ہے وہ درماں میں نہیں
ہیں ابھی دل کے حجابوں میں وہ جلوے مستور
حُسن خود بیں جو ترے گوشۂ داماں میں نہیں
ہمتِ عشق بھی کیا چیز ہے اللہ اللہ
وہ قدم کون ہے جو منزلِ جاناں میں نہیں

(جناب پادری شوق)

حُسن جب اُس کا نظر آتا ہے ہر ذرے میں
پھر وہ کیا شے ہے چمن میں جو بیاباں میں نہیں
دل یہ کہتا ہے کہ اشکوں میں لہو بھی جھلکے
لطفِ اظہارِ وفا شکوۂ پنہاں میں نہیں
موتیوں کی مجھے اے شوق ضرورت کیا ہے
کیا دُرِ اشک مرے دامنِ مژگاں میں نہیں

(جناب اظہر کانپوری)

گل میں رنگینی نہیں رونق گلستاں میں نہیں
تم نہیں تو کوئی جیسے بزمِ امکاں میں نہیں
داستانِ زندگی شاید مکمل ہو گئی
آنسوؤں کا ایک قطرہ چشمِ گریاں میں نہیں
زندگی کا نام ہے طوفانِ غم سے کھیلنا
جو مزا ہے درد میں اظہر وہ درماں میں نہیں

مہاتما جی کا بیان

بمبئی۔ ۲۸ ستمبر "یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم کسی سمجھوتہ پر نہیں پہنچ سکے مگر مایوسی کی کوئی وجہ نہیں" یہ وہ الفاظ ہیں جو مہاتما گاندھی نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہے مہاتما جی نے نیز یہ کہا کہ اسے خاتمہ نہیں کہا جا سکتا۔ یہ غیر معین التوا ہے اگر ہم اس عرصہ میں اپنا اپنا نقطۂ نگاہ ایکدوسرے کے سامنے رکھیں اور اگر پبلک تعاون کرے تو ہم جلد ہی اس مسئلہ کو حل کر سکتے ہیں جو اس وقت ناقابل حل معلوم ہوتا ہے۔ پچھلے تین ہفتوں کا میرا تجربہ میرے اس خیال کی تصدیق کرتا ہے کہ تیسرے فریق کی موجودگی سمجھوتہ میں حائل ہے۔ محکوم و مطیع آزاد حیثیت سے نہیں سوچ سکتا۔

پابندی کا حلف ... اور ممبران ... مناسب مہنگائی حاصل کرنے کے لئے یونین کے منظور شدہ پروگرام پر کارروائی کرنے کا وعدہ کیا۔ جلسہ میں یہ فیصلہ ہوا کہ صوبہ کی یونین سے درخواست کی جاوے کہ اس معاملہ میں مناسب رہنمائی کرے۔ اس سلسلہ میں لوکل سکریٹری صوبہ کی یونین کے سکریٹری سے ملے۔ یہ بھی طے ہوا کہ آبادی رقبہ اور ڈاک کے کام میں اضافہ و ترقی مدنظر رکھ کر کانپور کو اے کلاس دفتر قرار دیا جائے۔ جلسہ میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ یونین کے ممبروں کے لئے محکمہ کی طرف سے غلہ کی دوکانات قائم کی جاویں۔

مزدوروں کی حالت ماہ مئی میں مزدور طبقہ کی بابت جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳ ... ہوئی ہیں جن میں ۷۶۷۲ مزدوروں نے حصہ لیا اور ۷۸۶۸ کام کے دنوں کا ناغہ ۱۴۳۵۸ روپیہ کی مزدوری کا نقصان ہوا۔ اس ماہ میں مزدوروں کی ۶۰ شکایتی درخواستیں لیبر کمشنر کو وصول ہوئیں۔ جس میں سے ۴۹ براہ راست مزدوروں کی طرف سے اور باقی مزدور یونین کے ذریعہ وصول ہوئیں۔ ۱۷ نوکری سے علٰحدہ۔ ۳ اُجرت نہ ادا کرنے، اور ۶ بونس نہ ادا کرنے کی بابت تھیں۔ ان معاملوں میں مزدوروں کو ۹۳۸۱ روپیہ ۶ آنہ معاوضہ دیا گیا۔ ۶ معاملہ مہلک تھے۔ ۱ معاملہ بالکل ناقابل ہونے کا اور ۱۴ مستقل جزوی عضو معطلی کے معاملے تھے۔

کاغذ کنٹرول ڈسٹرکٹ سپلائی افسر صاحب نے ایکاؤنٹ بک تیار کرنیوالے کارخانوں کو کاغذ کے کنٹرول کی بابت کچھ رعایتیں دی ہیں کہ ۱۹۴۳ء میں کاغذ کا جس قدر انھوں نے خرچ کیا تھا اس کا ۹۰ فیصدی اس سال بھی خرچ کر سکتے ہیں۔ بیڑی اور صابون بنانے والوں پیٹنے میں کاغذ کے استعمال کی اجازت دیدی ہے۔

کستوربا فنڈ کانپور کے کستوربا میموریل فنڈ میں چار لاکھ دس ہزار روپیہ اس وقت تک وصول ہوا ہے۔ ابھی کچھ وعدے وصول ہونے ہیں۔

شکر کا معاملہ کانپور شوگر مرچنٹ ایسوسی ایشن نے شوگر کنٹرول اڈوائزری کمیٹی کے پاس ایک مفصل عرضداشت بھیجکر کہ شوگر کنٹرول آرڈر کی تعمیل میں بالکل ناکامیابی ہوئی ہے۔ کمیٹی نے منجملہ دیگر مشوروں کے یہ بھی کہا ہے کہ شکر کے ہندوستان سے باہر بھیجنے کے کام کو بند کیا جاوے اور جہاں گڑ زیادہ ہے وہاں سے باہر بھیجنے کا انتظام کیا جاوے جہاں اس کی کمی ہے اور باقاعدہ گڑ کی تقسیم کا انتظام کیا جاوے۔

روپیہ ہے۔ مدراس میں ایک برانچ اور سیلون میں ایک چیف ایجنسی کھولی گئی ... زیادہ نفع کی اُمید ہے۔

مسٹر کے۔ این بھرتیا کی ڈائرکٹریٹ میں کمپنی اچھی ترقی کر رہی ہے اور ہم کو اُمید ہے کہ قابل ڈائرکٹرن بورڈ کی نگرانی میں کمپنی اچھی ترقی کریگی۔

دسہرہ دسہرہ کا تہوار پوری شان و شوکت کے ساتھ ۲۷ ستمبر کو ختم ہو گیا۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ دسہرہ کے دن ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں نے اس میں شرکت کی۔ پولیس کے تمام انتظامات نہایت مکمل اور اچھے تھے۔

چوک پیس کمیٹی نے بھی حسب معمول اپنی پوری دلچسپیاں قائم رکھیں جس کے لئے مسٹر وحید احمد صاحب پریسیڈنٹ کمیٹی و ممبران شکریہ کے مستحق ہیں۔

پیس کمیٹی ایٹ ہوم ۲۷ ستمبر کو چوک پیس کمیٹی کی طرف سے

پردۂ فلم

پھول

فیمس فلمز کی بے نظیر فلم "پھول" جس میں ہندوستان کے تقریباً دو درجن ممتاز ترین فلم اسٹار کام کر رہے ہیں نہایت تیزی کے ساتھ تیار ہو رہی ہے خیال ہے کہ یہ تصویر ہندوستان کی فلمی صنعت میں نایاب اضافہ ثابت ہو گی۔

بھاگیہ لکشمی

لکشمی پروڈکشن میں اس وقت دو تصویریں زیر تیاری ہیں جن میں سے ایک "بھاگیہ لکشمی" ہے اور دوسری تصویر "دیوی" ہے توقع ہے کہ یہ دونوں تصویریں ہر لحاظ سے کامیاب ثابت ہوں گی۔

من کی جیت

جن حضرات نے شالیمار پکچرس کی سابقہ تصاویر "ایک رات" اور "پریم سنگیت" دیکھی ہیں وہ آسانی کے ساتھ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ شالی مار پکچرس کی جدید تصویر "من کی جیت" کس پائے کی تصویر ہو گی، خیال ہے کہ یہ دلکشی اور موسیقی کے لحاظ سے تمام سابقہ تصاویر کو پیچھے چھوڑ دیگی۔ "من کی جیت" کے علاوہ مسٹر زیڈ احمد "غلامی" کے نام سے بھی ایک نئی فلم بنا رہے ہیں جو قومی جذبات سے لبریز ہو گی۔

بھائی

ترقی یافتہ فلم کمپنی کارواں پکچرس کی اولین پیشکش بھائی تقریباً مکمل ہو چکی ہے بمبئی کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تصویر ہر لحاظ سے ایک نہایت ہی بلند پایہ تصویر ہے۔

بچوں کی دنیا

روپیے کی عمر

از جناب مسٹر سلطان احمد صاحب گلگلوی از متھرا

روپیہ کتنے دنوں تک چلتا ہے اور بعد میں کیا ہوتا ہے۔ ان سوالوں کے جواب بہت ہی دلچسپ ہیں۔

اگر روپے کو اچانک کوئی نقصان نہ پہنچے تو وہ اکثر پچپن سال تک چلتا ہے۔ اس کے بعد اس کا وزن کچھ کم ہو جاتا ہے۔ جب یہ کمی ۴۰۹ گرین تک پہنچ جاتی ہے تو روپیہ ٹکسال میں بھیجدیا جاتا ہے، جہاں اسے گلا کر پھر دوبارہ ڈھال دیا جاتا ہے۔

جو روپے زمین میں گاڑے جاتے ہیں ان کے وزن میں تو کوئی کمی واقع نہیں ہوتی مگر کچھ زنگ آلود ضرور ہو جاتے ہیں جو آسانی سے صاف ہو سکتے ہیں۔

ہندوستان میں برٹش حکومت میں سب سے پہلے ۱۸۳۵ء میں روپیہ بنا تھا جس پر کمپنی کی مہر تھی۔ اس سے پیشتر ہندوستان کے سکے لندن میں ڈھلتے تھے جن کے ایک طرف ملکہ الزبتھ کی تصویر اور دوسری طرف اس کے ہتھیاروں کا خاکہ ہوتا تھا اندازہ کیا جاتا ہے ۱۸۳۵ء سے اب تک مختلف ٹکسالوں میں تقریباً چار سو کروڑ روپے ڈھالے گئے ہیں۔ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے لوگ روپوں کی مالا ہار وغیرہ بنا لیتے ہیں اور ان میں سوراخ کر کے انھیں بے کار کر دیتے ہیں۔

بزم نسواں

ہم بوڑھیوں کو حقیر نہ سمجھو!

اس زمانہ کی شوخ اور چنچل لڑکیوں سے خدا بچائے جہاں کسی بڑی بوڑھی کی صورت دیکھی منہ بنایا، ناک بھوں چڑھائی۔ گویا ایک بلا ہے جو جوانی کے جھولے جھولنے والی لڑکیوں پر مسلط ہو جائے گی۔ اللہ اللہ ایک وہ بھی زمانہ تھا جب ہماری نوجوانی تھی اور اپنی بڑی بوڑھیوں کو دیکھ کر ہمارا سر ادب سے جھک جاتے ہیں ہم انھیں سلام کرتے ہیں۔ وہ ہمیں ایک سانس میں سینکڑوں دعائیں دیتیں، "بیٹی جیتی رہو، ماں باپ کا کلیجہ ٹھنڈا رہے اللہ تھیں خوشی نصیب کرے۔ بڑے گھر بیاہ کر جاؤ، بوڑھا سہاگن ہو، دودھوں نہاؤ پوتوں پھلو، ایک اس زمانہ کی طرار چھوکریاں ہیں کہ بڑی بوڑھیوں کی صورت سے بیزار، اچھا ہے بیزار ہی رہو۔ بیٹی ہمارا کیا نقصان ہے؟ تم ہماری صورت دیکھ کر جلتی ہو، جلو۔ خدا کرے ساری زندگی جلتی رہو۔ جل جل کر مرو۔ اور مرنے کے بعد بھی جلتی رہو۔

چار دن کی جوانی پر اترانے والی بیوقوف لڑکیو! ہم بھی ایک دن نام خدا جوان تھے لیکن اگر ایمان کی پوچھو تو ہم اس زمانہ میں الھڑ تھیں، بیوقوف تھیں، بالکل تمہاری ہی طرح، ذرا بھی سمجھ نہ تھی، نام کو بھی نہیں لیکن جب عمر آئی بال سفید ہوئے تو عقل آئی اور ہمیں پہلی مرتبہ اپنی پرانی غلطیوں کا احساس ہوا۔ اللہ کی رحمت کے قربان جائیے کہ اب ہم صرف عمر رسیدہ نہیں بلکہ سمجھدار بھی ہیں اور تجربہ کار بھی۔

شریر لڑکیاں ہماری صورت دیکھ کر کہتی ہیں ؎

[illegible]

راہی سے

اے جانے والے راہی!

میرے پریتم سے کہدینا،

کوئل کے کوکنے کے دن آگئے ہیں۔

بھونرا ڈالی ڈالی گھومے گا۔

بلبل گلاب سے سرگوشیاں کرے گی۔

وہ ایام آگئے ہیں۔

جس میں کائنات مخمور ہو جاتی ہے۔

لیکن تم نہیں آئے، کیوں؟

سکھی سے

سکھی!

میری تو دنیا ہی اُجڑ گئی ہے۔

برسات کی کالی راتوں میں میں اکیلی ہوں،

پیا، پردیس سدھارے،

کالی راتوں میں جب بجلی چمکتی ہے، بادل گرجتے ہیں، جب موسلا دھار بارش شروع ہو جاتی ہے تو میں دل مسوس کر رہ جاتی ہوں۔

آہ! میری تو دنیا ہی تاریک ہے۔

ہنسنے کی بات ہے اس سے تو خوش ہونا چاہیئے کہ بڑھاپا ہمیں ان برائیوں سے بچا دیتا ہے جن میں نوجوان مبتلا ہوتے ہیں ہم بڑھاپے میں برباد ہو جاتے ہیں، ہمیں بری باتوں پر لال پیلے ہو کر برے نتیجے نہیں بھگتنے پڑتے۔ مبارک ہے زندگی کا وہ دور، جب ہم میں وہ حسن باقی ہی نہ رہے جو تمام مصیبتوں کا سرچشمہ ہے۔

ایک مرتبہ میں صبح سویرے پردہ باغ میں ذرا چہل قدمی کر رہی تھی اتنے میں کسی اسکول کی ایک لڑکی اندر آئی۔ سولہ سترہ سال کی عمر، ننگے سر، بال کٹے ہوئے، باہیں کھلی ہوئی، آدھی پنڈلیوں تک فراک، پاؤں میں اونچی ایڑی کا بدہیئت سینڈل، اس نے مجھے باغ میں دیکھ کر حقارت سے منہ پھیر لیا میرے تن بدن میں آگ ہی تو لگ گئی لپک کر میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پوچھا یہ بتاؤ تم نے مجھے دیکھکر منہ کیوں بنایا؟ شوخ دیدہ لڑکی شرمانے کی جگہ ہنس کر بولی: "بڑی بی بات یہ ہے کہ تمھاری شکل دیکھ کر موت یاد آتی ہے۔"

مسٹر چرچل لندن پہونچ گئے

لندن۔ ۲۶ ستمبر۔ مسٹر چرچل کیوبک کانفرنس میں شامل ہونیکے بعد لندن واپس پہونچ گئے۔ انکے ساتھ مسز چرچل بھی پہونچ گئی ہیں۔

[illegible] آخری لڑائی ہونی چاہیئے [illegible] مقصد سے کب اور کس کو [illegible] نتیجوں کا ہے۔

[illegible] نے کہا:۔

[illegible] طرف دیکھتے ہیں تو ہمیں اپنے [illegible] لینا چاہیئے۔ دنیا میں بہت سی [illegible] جرمنی یا جاپان شریک [illegible]

[illegible] امن [illegible] ہیں۔ وہ [illegible] وہ قانون وانصاف [illegible] مذمت نہ کرنے [illegible] ہی آ کرتی ہے۔ [illegible] کو چاہیئے تھا کہ "قانون وانصاف" کی جگہ "لا اینڈ آرڈر" کا فقرہ استعمال کرتے!

وزیر ہند امیری نے ہندوستانی فوجوں کو اردو زبان میں مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے:۔

میں نے ایک ایسی زبان میں بولنے کی کوشش کی ہے جو میں نے اپنی آیا (دایہ) کے دودھ کے ساتھ اب سے ستر برس پہلے سیکھی تھی، بہت روز سے میں اس زبان میں باتیں کرنا بھول گیا ہوں، اگرچہ میرے دوستوں نے میری تقریر کا ترجمہ اردو میں میرے لئے کر دیا ہے۔"

مسٹر امیری گورکھپور میں پیدا ہوئے۔ کاش وہ اپنی آیا کے دودھ کا حق کسی اور طرح بھی ادا کرتے!

؎ "پیری وصد عیب!"

جھوٹ بالکل جھوٹ! پیری عیب نہیں، ہنر ہے سو ہنروں کا ایک ہنر! مان میں ماننے کے لئے تیار ہوں کہ بڑھاپے میں جسم کی طاقت ضرور تھوڑی بہت کم ہو جاتی ہے لیکن وہ کام جن میں قلیوں اور مزدوروں کی طرح جسمانی مشقت کی نہیں بلکہ مدبروں کی طرح دماغی محنت کی ضرورت ہوتی ہے اور عقل و تجربے سے کام لینا پڑتا ہے وہ بڑھاپے ہی کے مناسب ہوتے ہیں۔ سپاہی۔ چند ٹکوں کا پیادہ ضرور جوان ہوتا ہے لیکن ہزاروں روپیہ ماہوار پانے والے جرنیل ہمیشہ عمر رسیدہ — یہ بات بھی درست نہیں کہ بڑھاپے میں حافظہ خراب ہو جاتا ہے، میں پوچھتی ہوں مجھے بتاؤ کیا تم نے ایک بھی ایسی بوڑھی عورت دیکھی جو اپنا دیہہ دہانے کی جگہ کنبہ میں کسی آدمی کی پیدائش کا مہینہ بھول گئی ہے دنیا کے بھی مشہور وکیل، جج اور عالم بوڑھے ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کا حافظہ اگر خراب ہوتا تو انکی کرسیوں پر جوان نظر آتے اور بوڑھے مکھیاں مارتے!

اور سنو اس زمانہ کی لڑکیاں کہتی ہیں کہ بڑھاپے سے زندگی کے ولولے سرد ہو جاتے ہیں۔ بھلا یہ بھی کوئی

سنی سنٹرل وقف بورڈ صوبہ جات متحدہ لکھنؤ

فارم حساب ۱۹۴۳-۴۴ء زیر دفعہ ۵۷ یوپی مسلم وقف ایکٹ ۱۹۳۶ء جو متولی کے دستخط سے [illegible] ہونا چاہیئے

(۱) نمبر وقف ۶۹ نام واقف یا وقف شیخ فخر الدین حیدر شہر وضلع کانپور

(۲) متولی کا نام معہ پورا پتہ حاجی محمد حمزہ ولد شیخ عبد اللہ ساکن پورہ ہیرامن کانپور

(۳) (ا) اراضیات و جائداد دیہی کی کل سالانہ جو ہونا چاہیئے تھی ---

(ب) سیر و خود کاشت و باغات و تالاب و جنگلات وغیرہ کی سالانہ آمدنی جو ہونا چاہیئے تھی ---- ۱۴۰۶۶ روپیہ

(ج) مکانات و دوکانات و دیگر متفرق ذرائع کی سالانہ آمدنی جو ہونا چاہیئے تھی ---- ۱۴۰۶۶ روپیہ

(۴) سالانہ سرکاری مالگذاری ٹیکس جو بذمہ جائداد موقوفہ واجب الادا ہے ---- ۱۳۳۵ روپیہ

(۵) خالص سالانہ آمدنی وقف بعد منہائی مالگذاری وابواب وٹیکس وغیرہ جو ہونا چاہیئے تھی ---- ۱۲۷۳۰ روپیہ

(۶) وقف علی الاولاد کی صورت میں کس قدر رقم از روئے وقف نامہ واقف کے خاندان والوں کے لئے محفوظ ہے۔

(۷) " " " " کار خیر کے لئے محفوظ ہے۔

واقعی آمدنی ۱۹۴۳-۴۴ء	پائی	آنہ	روپیہ	واقعی خرچ اندر سال	پائی	آنہ	روپیہ
۱۔ یکم اپریل ۱۹۴۳ء کو جو تحویل بچی ہو نیشنل بنک ۱۰۷۷ روپیہ ۱۵ آنہ متولی کے پاس ۲۲۷ روپیہ ۱۱ آنہ ۹ پائی	۹	۱۰	۱۰۸۰۰	۱۔ سرکاری [مالگذ]اری وابواب ٹیکس	۶	۹	۱۳۳۵
				۲۔ مطالبہ سنٹرل بورڈ بحوالہ نمبر رسید و تاریخ مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۳ء رسید نمبر ۵۱۸۷		۸	۶۴۷
۲۔ زمین کا لگان				۳۔ [حق] تحصیل وصول وانتظام جائداد			۵۰۲
۳۔ آمدنی سیر و خود کاشت				۴۔ [خرچ] مرمت اور تعمیر جائداد	۹	۸	۴۵۰
				۵۔ [اخر]اجات مقدمات	۹	۴	۲۸
۴۔ باغات جنگلات تالاب و دیگر رقومات سائر				۶۔ متفرق اخراجات	۶	۵	۱۴۵
				۷۔ مسجد			
				۸۔ مدرسہ بطور امداد	۶	۱۴	۱۴۷۶
۵۔ آمدنی کرایہ مکانات و دوکانات واراضیات		۸	۱۴۰۴۷	۹۔ رمضان شریف میلاد و نیاز و نذر محترم گیارھویں شریف وفاتحہ وغیرہ	۰	۰	۱۱۰
				۱۰۔ غریبوں کو خیرات وامداد	۶	۴	۹۲
۶۔ وصول شدہ ڈگریاں				۱۱۔ دیگر اخراجات امور خیر معہ تفصیل		۱۰	۱۲۲۷
۷۔ دیگر متفرق آمدنی معہ تفصیل			۱۷۰	۱۲۔ تنخواہ متولی اگر ہو	۰	۰	۰
				۱۳۔ واقف یا واقف کے خاندان والوں کو جو از روئے وقف نامہ دی گئی ہو			
				۱۴۔ میزان کل اخراجات	۶	۱	۱۰۲۶۷
				پس ماندہ رقم معہ تفصیل جہاں وہ جمع ہو۔ متولی کے پاس ۳-۹-۵۹۸ روپیہ، نیشنل بنک ۰-۸-۱۴۱۵۲ "			
میزان کل	۹	۲	۲۵۰۶۶	میزان کل	۹	۲	۲۵۰۱۸

تعداد رقم جو مطالبہ واجب الوصول میں سے وصول ہونے سے باقی رہ گئی۔

میں بحلف تصدیق کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا اندراجات میرے علم و یقین میں بالکل صحیح و درست ہیں۔

دستخط متولی حاجی محمد حمزہ دستخط آڈیٹر سید حسن احمد شاہ تاریخ و مقام ۱۳ جون ۱۹۴۴ء کانپور

...خوش ہو لیتے انکی پسندیدگی تو محض اس لئے ہے کہ انھوں نے پرانا زمانہ دیکھا ہے خدا غریق رحمت کرے بڑے میر صاحب قبلہ یعنی ان کے والد ماجد کو بہادر شاہ بادشاہ کی سرکار میں رہ چکے تھے۔ ان کی زبانی محل ظل سبحانی کی شان و شوکت اور قلعہ معلیٰ کی رونق آنکھوں کے سامنے نقش ہے، بس وہی رنگ وہی نقشہ ان کی نگاہوں کے سامنے آجاتا ہے اور یہ ستم ظریفا شور و غوغا ان کے "ساعتی گنبد" میں یا ادب ہوشیار نگاہ روبرو ظل سبحانی گام فرسا ہوتے ہیں، کی صورت میں گونجنے لگتا ہے؛

مگر مشکل یہ ہے کہ میر صاحب لیڈر نہیں، مذہبی پیشوا نہیں، صوفی نہیں اور نہ سجادہ نشیں، وہ تو فقط ہم سب کے میر صاحب ہیں اور بس، اب بھلا میں اُنکی ذات والا صفات کو بغیر شاعرانہ تشبیہ و استعارے کے آپ کو کیسے سمجھاؤں۔ آپ خود سمجھ جائیں کہ یہ آپکی دانائی و بینائی ہے۔

میر صاحب مزاج کے ذرا تیز ہیں جو ان کی ناراضگی کا ایک دفعہ شکار ہو گیا بس اس کی خیر نہیں مصیبتیں چاروں طرف سے اس کو گھیر لیں گی، مسٹر چرچل تو اس وقت تک دم نہ لیں گے جب تک کہ ہٹلر کا شیشۂ نازی ازم ملکلا چکنا چور ہو کے سُرمۂ چشم عبرت نہ بن جائے مگر ہمارے میر صاحب اپنی ناراضگی کی زد میں آئے ہوئے بدنصیب کا پیچھا اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک وہ نظروں سے اوجھل اور اُس کا ذکر کانوں سے دُور نہ ہو جائے یا ہتھیار ڈال کے مستقلاً باجگزار نہ بنے؛

مثال کے طور پہ واقعہ عرض ہے:۔

میر صاحب کی ہمسائیگی میں ایک صاحب آ کے رہے یہ زمانہ قریب ہی میں جنگی ضروریات کے تحت ہندوستان کی کثیر پیداوار والی منڈی میں درآمد کئے گئے ہیں، ہیں تو قدیم ہندی نسل کے شاید کول یا سنتھال کی آبا و اجداد

بعض سادہ فہم یعنی ایسی ویسی باتوں کا ایسوسی ایٹڈ پریس سے ٹیلیفون پر تصدیق کئے بغیر یقین کر لینے والے بھائی یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ "آسمان شہرت" بھی سات آسمانوں میں سے کوئی آسمان ہو گا جہاں ہمارے میر صاحب کو حضرت مسیح کی طرح "پھر ہم نے اُسے اوپر اُٹھا لیا" کا رتبہ عطا فرما دیا گیا ہو۔ نہیں صاحب! ایسا ہرگز نہیں۔ ہمارا منشا صرف اتنا ہے کہ میر صاحب شہرت یافتہ ہیں۔ خوبیوں کے علاوہ ظاہری وضع قطع سے محلّے کے نونہال بھی دور سے انھیں پہچان لیتے ہیں۔ اور دو چار ل کے سُر اور تال کے ساتھ چیخنے لگتے ہیں، کہ "لو میر صاحب آرہے ہیں"۔ کوئی اپنی ڈیوڑھی کی آڑ سے بآواز بلند استقبالی جُملے دُہراتا ہے کوئی ستم ظریف بچہ اپنی چھت پر سے بادِ خزاں اور نیم و پیپل کے باہمی ٹکراؤ کی پیداوار کو گلاب کی نازک پتیاں سمجھ کر انکی راہ میں نچھاور کرتا ہے اور جوش عقیدت میں نعرے لگاتا ہے اس طرح میر صاحب کی آمد و رفت گویا لیڈرانہ جلوس کی شکل اختیار کر لیتی ہے میر صاحب بھی مذاق پسند واقع ہوئے ہیں وہ بچوں کی اس انگشت نمائی سے بُرا نہیں مانتے اس لئے نہیں کہ وہ لیڈرانہ جلوس سمجھ کے خوش ہو جاتے ہیں، لیڈری تو انکی فہم بالا میں آج تک آہی نہ سکی گو شاید ہی ایسی کوئی ایسی سیاسی، معاشرتی، ادبی، اصلاحی، مذہبی تعلیمی یا صنعتی انجمن ہو جو ان کے دھن دولت سے کچھ نہ کچھ اینٹھ نہ چکی ہو، جب کسی انجمن کے مالی وفد سے ان کا تصادم ہوا اور اس نے اپنی انجمن کی کار گذاری دُہرانی شروع کی، نصب العین پر مفصل گفتگو کا آغاز کیا۔ اپنی جماعت کی ضرورت بقا پر زور دیتے ہوئے باقی تمام دوسری انجمنوں، لیگوں، کمیٹیوں ایسوسی ایشنوں، سبھاؤں، جمعیتوں، بزموں، کانسلوں

آؤ یہاں سے بھاگ نکلیں، ایسا نہ ہو کہ ہم سے خیرات مانگے۔

...یہ بنسبت تقریظ کے بہتر ہے۔ ص

حکومت ہند کے
انعامی بونڈوں کے متعلق
آپ کے سوالوں کے جواب یہ ہیں

اِن کی قیمت کیا ہے؟" بونڈ دو قسم کے ہیں۔ دس روپے والے اور سَو روپے والے۔

"میں انھیں کہاں سے خریدوں؟" ہندوستان میں ریزرو بینک آف انڈیا کے کسی دفتر سے، امپیریل بینک آف انڈیا سے برطانوی ہند میں کسی سرکاری خزانے سے، یا کسی ہندوستانی ریاست کے سرکاری خزانے سے جو حکومت ہند کے خزانے کا کام کرتا ہو۔

"انعام کیا کیا ہیں؟" انعامات ایک ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں دیے جاتے ہیں۔ سَو سَو روپے والے بونڈوں کے ہر سلسلے میں جن پر قرعہ ڈالا جائے پہلا انعام پچاس ہزار روپے ہے۔ دو دوسرے درجے کے انعام ہیں جن میں سے ہر ایک بیس ہزار روپے کا ہے۔ اور دو تیسرے درجے کے انعام ہیں جن میں ہر ایک پانچ ہزار روپے کا ہے۔ انعامات کی کل رقم ہر قرعے پر ایک لاکھ روپے ہے۔ دس دس روپے والے بونڈوں پر پہلا انعام دو ہزار پانچ سو روپے ہے۔ دو دوسرے درجے کے انعام ہیں جن میں سے ہر ایک، ایک ہزار دو سو پچاس روپے کا ہے۔ پانچ تیسرے درجے کے انعام ہیں جن میں سے ہر ایک پانچ سو روپے کا ہے۔ اور دس چوتھے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک دو سو پچاس روپے کا ہے۔ انعامات کی کل رقم ہر سلسلے میں دس دس ہزار روپے۔

"اگر کسی بونڈ پر ایک بار انعام مل جائے تو کیا وہ بعد کے قرعوں سے خارج کر دیا جائے گا؟" جی نہیں۔ ہر بونڈ چاہے اس پر انعام ملا ہو یا نہ ملا ہو ۱۵ جنوری ۱۹۴۹ء تک ہر قرعے میں برابر شامل کیا جاتا رہے گا۔ اگر آپ خوش قسمت ہیں تو آپ کو ایک ہی بونڈ پر کئی دفعہ انعام مل سکتا ہے۔

"کیا انعاموں کی رقم پر کوئی ٹیکس بھی لگتا ہے؟" جی نہیں۔ ان پر نہ انکم ٹیکس لگتا ہے نہ سوپر ٹیکس نہ ایکسیس پرافٹس (غیر معمولی نفع کا) ٹیکس اور نہ کارپوریشن ٹیکس۔

"انعام کس جگہ سے وصول ہوں گے؟" دوسرے سوال کا جواب دیکھئے۔ انعام اوپر لکھے ہوئے تمام دفتروں سے نیز چھوٹے خزانوں سے بھی ادا کئے جائیں گے۔

"کیا انعامی بونڈوں کی رقم واپس مل جائے گی؟" جی ہاں۔ رقم پندرہ جنوری ۱۹۴۹ء کو یا اس کے بعد واپس ادا کر دی جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کی رقم بالکل محفوظ رہتی ہے اور اس کے ساتھ آپ کو ایک یا کئی بڑے بڑے نقد انعام جیتنے کا موقع بھی مل جاتا ہے۔

انعامی بونڈز

حکومت ہند کے محکمۂ فائننس نے شائع کیا۔

AAA 985

کہ ہمارے پڑو[illegible]

"میں تو جناب [illegible]

نے جواب میں کہا [illegible]

"دیکھئے، میرے لا[illegible]

کہتے نہیں کہ حق [illegible]

کام نہ آئیں گے [illegible]

برادرانہ طور پر کہا [illegible]

میر صاحب کے اس [illegible] اخلاق سے پیش آنے پر یہ اور بھی پریشان ہوئے کہ کس طرح اپنی وجہ آمد پر گفتگو شروع کریں۔

[illegible] کر کے بولیں:۔

[illegible] حقوق آپ کو اجازت نہیں دیتے کہ ۲۴ [illegible] یہ شور و غل جاری رکھیں جو دوسروں کے مشاغل میں مداخلت کا باعث ہوں!"

میر صاحب نے اب انھیں غور سے سر سے پیر تک دیکھا اور بپھر گئے۔

"بابو جی ذرا سنبھل کے بات کیجئے، سنبھل کے۔ ہوں — میں میر صاحب ہوں، میر صاحب، یہ حرکتیں مجھے پسند نہیں۔

جنگل پسند ہو تو شہر چھوڑ دو۔"

"مگر آپ کو نکتہ چینی کرنے کا کوئی حق نہیں!" اُنھوں نے وکیلانہ انداز میں کہا۔

"عجیب بد مذاق انسان ہو، اِسی میں خیر ہے کہ تشریف لے جائیں۔"

"میں تو اس جگہ ٹھہرنا نہیں چاہتا مگر آپ نے اخبار نہیں پڑھا۔ اسی بات پر مہاتما جی پر ایک امریکن خاتون نے دعویٰ کر دیا تھا۔"

"اخبار۔ اخبار تو نرے احمق پڑھتے ہیں جنھیں کچھ اور معلومات نہ ہوں یا بیکار آدمی، مگر اسر کھلاتے ہوئے) ماں خرید تو ہم بھی لیتے ہیں لیکن پڑھا آج تک نہیں، (کتابوں کی الماری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) ان کے مطالعہ سے وقت بچے تو یوں بیکار وقت گنوائیں!"

بابو صاحب اپنا سا منہ لیکے واپس چلے آئے اپنے پڑوسی کی گُدّی ناپنی ضرور تھی۔

دیکھا تم نے رجّن، اس گستاخ کی باتیں۔

"اجی جانے بھی دیجئے نئی وضع کے بے سدھے ہیں!"

مگر اس چرکے کا کیا علاج کیا جائے؟ رجّن بابو

[illegible] کی زندگی



[illegible]بارہ سال پہلے بازار کا ایک نظارہ

مٹی کا تیل اتنی افراط سے ملتا تھا کہ اس کے ملنے [illegible] کا پورا یقین تھا۔ مگر برما جو کہ لڑائی سے پہلے ہندوستان کو مٹی کا تیل مہیا کرنے کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ عارضی طور پر دشمن کے قبضے میں چلے جانے کی وجہ سے مٹی کا تیل سمندری جہازوں کے ذریعہ دور دراز مقامات سے لانا پڑتا ہے اس کے استعمال میں نہایت کفایت شعاری کرنا لازمی ہے۔ تاکہ تیل لانے والے جہاز ٹپر و لیم سے بنی ہوئی چیزوں کو زیادہ سے زیادہ مقدار میں مختلف جنگی مقامات پر مہیا کر سکیں آجکل سمندر میں ہر وقت بڑا خطرہ رہتا ہے استعمال میں زیادہ سے زیادہ کمی کرنے سے آپ کو یقین ہو سکتا ہے کہ بلا ضرورت تیل نہیں لیا جا رہا ہے اور اس طرح کرنے سے آپ ہندوستان کی ریلوے گاڑیاں جنگی ضروریات کے استعمال کیلئے فراہم [illegible] وقت آنے پر برٹش کی بھر پوری کوشش [illegible] ہوگی کہ مٹی کا تیل آسانی سے کافی مقدار میں [illegible]ستان کے شہروں اور ۷ لاکھ گاؤں میں دستیاب ہو سکے

[illegible]شیل نے شائع کیا

"اجی جو کچھ کہہ گیا اپنی زبان سے کہہ گیا ہم سے [illegible] کیا، اور ایسا ہی ہے تو پھر دیکھا جائے گا" رجّن میاں نے بات ٹالتے ہوئے کہا۔

"تم بالکل بدھو نکلے تم جانو کیا عزت کیا ہے" نہایت غصہ سے کہا میں خود سوچوں گا۔"

دوسرے ہی دن سے اپنے پڑوسی کے خلاف محاذ جنگ قائم کر دیا، میر صاحب کی حویلی پر خوانچہ فروش اور سودا سلف والے دور دور سے آس لگا کے آتے تھے۔ میر صاحب تبدیلی ذائقہ کے لئے سب کچھ نوش فرمالیے کرتے تھے اور حصہ بقدر جثہ کے مطابق ہر سودے والے کے پو بارے ہوتے حویلی کے اندر کے لوگ بھی کچھ کم نہ تھے اس لئے سب سودے والے میر صاحب کے بڑے شکر گزار اور زیر اثر تھے۔ اِن سب کو یقین دلایا گیا کہ پڑوس کے بابو جی بھی بڑے کھاؤ پیر ہیں مگر ذرا اصرار کریں گے

تب خریدیں گے یہ اُن میں بُری عادت پڑ گئی ہے۔ صبح سے شام تک خدا جھوٹ [illegible] تو پچاسیوں سودے والے آئے اور بابو جی کی د[illegible] کی خاک لے لیتے، بابو انکار کرتے کرتے پریشا[illegible] ہو جاتا اور

میر صاحب بیٹھے بیٹھے لطف اُٹھاتے، ایک کہتا:۔ اجی بابو جی بالکل تازہ پنیر لایا ہوں ایسا آپ نے پہلے نہ کھایا ہوگا۔

باقی آئندہ

سندھ کے وزیر مالیات مسٹر کھڑو گرفتار کر لیے گئے

کراچی۔ ۲۵ ستمبر۔ سندھ کے وزیر مالیات خان بہادر مسٹر کھڑو جنھوں نے آج صبح کو گورنر سندھ کے یہاں اپنا استعفےٰ داخل کر دیا تھا وہ منظور کر لیا گیا۔ یونائیٹڈ پریس کی ایک رپورٹ ہے کہ مسٹر جی۔ جی ... ر انسپکٹر جنرل پولیس نے اُن کے مکان پر جا کر مسٹر کھڑو کو گرفتار کر لیا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ گرفتاری اللہ بخش مرحوم کے قتل کے سلسلے میں عمل میں آئی ہے ... اُن کے ملازم ورِیشں نے کراچی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے کوئی بیان دیا تھا مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

صوبہ لیگ ورکنگ کمیٹی کا جلسہ

صوبہ مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ۲۹ ستمبر کو علی گڈھ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس جلسہ میں میونسپل بورڈ کے انتخابات کے سلسلہ میں جدید پارلیمنٹری بورڈ کی وجہ سے جو صورت حال اس کے خلاف درخواست دینے سے پیدا ہوئی ہے اس پر غور ہو گا۔

ترکی میں روسی مشن

لندن۔ ۲۳ ستمبر۔ ترکی نیوز ایجنسی کی ایک رپورٹ مظہر ہے کہ انقرہ میں بہت جلد ایک روسی مشن آنے کی توقع کی جاتی ہے، سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ یہ مشن ترکی میں اس لئے آ رہا ہے کہ بلغاریہ اور اتحادیوں میں صلحنامہ پر دستخط ہوں گے اُس میں وہ بھی شریک ہو سکے۔

حکومت یو۔پی کا نیا صیغۂ عمل

لکھنؤ۔ ۲۱ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔پی نے وسیع پیمانہ پر ہل گھریلو برتن اور روزانہ استعمال کے سامان کے بنانے اور بیچنے کا انتظام کیا ہے اور یہ چیزیں اُن علاقوں میں فراہم کی جا رہی ہیں جہاں گیہوں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔

جرمنی کی فوجی پوزیشن خراب ہو چکی ہے

لندن۔ ۲۴ ستمبر۔ جنرل آئزن ہوور نے ایک اعلان میں کہا کہ جرمنی کی فوجی پوزیشن بہت مایوس کن ہے یورپ کی لڑائی کب ختم ہو گی اس کے بارے میں آپ نے کہا کہ یورپ کی لڑائی کی مدت کا دار مدار اس بات پر ہے کہ جرمنی کب تک ہمارے زبردست حملوں کو برداشت کر سکتا ہے جو کہ اس پر پچھم، دکھن اور پورب سے کئے جا رہے ہیں اور کب تک گسٹاپو جرمنی پر کنٹرول قائم رکھ سکتا ہے۔ آپ نے یہ تو نہیں کہا کہ یورپ کی لڑائی ضرور اس سال ختم ہو جائے گی۔ لیکن جرمنی میں اب اتنی طاقت نہیں رہی کہ بڑے بڑے وار کہہ سکے، جرمنی کی فوجی پوزیشن اب اتنی خراب ہو چکی ہے کہ وہ جوابی حملہ نہیں کر سکتا۔ جرمنوں کے لئے لڑائی جاری رکھنا بیکار ہے اب لڑائی جاری رکھنے کا مطلب جرمنی کی تباہی ہے۔

لڑائی ۱۷ اکتوبر کو ختم ہو جائیگی

قاہرہ۔ ۲۱ ستمبر۔ مصری جوتشی شیخ حسن الکوشی نے پیشگوئی کی ہے کہ لڑائی ۱۷ اکتوبر کو ختم ہو جائیگی اور اتحادی فتح پائیں گے۔

جرمنی کے غیر ملکی مزدوروں سے آئزن ہوور کی اپیل

لندن۔ ۲۵ ستمبر۔ جنرل آئزن ہوور نے آج جرمنی کے تمام غیر ملکی مزدوروں کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب عمل کا وقت آ گیا ہے۔ جرمنی کے اندر غیر ملکی مزدوروں نے جو خفیہ ٹولیاں بنا رکھی ہیں وہ پروگرام کے مطابق فوراً ہی عمل کریں گی۔ سپریم کمانڈر نے اپیل کی ہے کہ جو مزدور ابھی تک ان ٹولیوں میں شامل نہیں ہوئے ان کو شامل ہو جانا چاہیئے۔ جرمنی کے کچھ علاقوں میں ان مزدوروں کو مقابلہ کرنے کا سامان مہیا کیا جا چکا ہے، پیغام کے آخر میں کہا ہے کہ اپنا پروگرام طے کرتے وقت یہ یاد رکھو کہ جرمنی کے غلہ کا ذخیرہ اور فصل جرمنی کی ہار کے بعد بھی کام آئیگی۔ یہ بھی یاد رکھو کہ اسوقت جرمنی میں ایک کروڑ ۲۰ لاکھ غیر مزدور ہیں جو اس وقت عمل کر کے جرمنی کی قسمت پر مہر لگا سکتے ہیں۔

لنڈن - ۲۴ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ لڑائی کے بعد اٹلی کو اس کی سلطنت سے محروم کر دیا جائیگا۔ فرانس کی سلطنت کیا بنے گا ابھی اس بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ ان سلطنتوں پر کس کا قبضہ ہوگا۔ اس کے بارے میں ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ ہندوستان کا آئندہ کیا درجہ ہوگا اس کے بارے میں ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ امریکی حلقوں کی رائے ہے کہ اگر پریذیڈنٹ روزویلٹ ... یقین ہو گیا تو وہ برطانیہ پر ہندوستان میں قومی حکومت قائم کرنے کیلئے زور ڈالیں گے۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۲۳۳۵ سنہ ۱۹۴۴ء

بعدالت جج صاحب بہادر خفیفہ لکھنؤ مقام لکھنؤ

دیبی داس ولد بنے مل قوم چھتری ساکن ٹنکری کا ٹولہ نیا چوک لکھنؤ۔ مدعی

بنام - دوست مدعا علیہ

بنام - دوست ولد اشرف قوم پٹھان ساکن حال وارد بیگم گنج چورا ہا بڑا شہر کانپور۔ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ... بر بنا پرونوٹ کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپکو لازم ہے کہ اپنے جوابدعویٰ کی تائید میں ساتھ گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر آپ استدلال کرنا چاہتے ہوں اسی روز ان کو پیش کریں۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا آج بتاریخ ۲۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم مرزا علی حسن منصرم ... خفیفہ لکھنؤ

(مہر عدالت)



۳ تھوڑی ہی دیر میں سب بچے چلنے سے اکتا گئے ... کو مجبوراً بچے کو گود میں لینا پڑا۔

۴ شادی کے مہمانوں کا سفر کیا خوب شروع ہوا ہے۔ مگر یہ بے چارے اب کر کیا سکتے ہیں۔

لندن۔ ۲۶ ستمبر، بالٹک کے مورچہ پر روسی فوجیں کچھ اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ ریگا پر روسی فوج کا قبضہ اب دنوں کی بات رہ گئی ہے۔ جرمن فوجیں ایک بڑی تعداد میں استھونیا کے ٹاپوؤں میں جمع ہیں۔ گو تقریباً تمام بالٹک جرمنوں کے ہاتھوں سے نکل چکا ہے لیکن جبتک ان ٹاپوؤں پر جرمنی کا قبضہ ہے فن لینڈ کی کھاڑی اور ریگا کی کھاڑی پر جرمنی کا کنٹرول رہیگا

میں ڈسچارج کی درخواست دی ہے اور عدالت نے اس کی سماعت کے لیے تاریخ ۱۰۔ ماہ اکتوبر ۱۹۴۴ء وقت ۱۰ بجے مقرر کیا ہے۔ مورخہ ۹ ماہ ستمبر ۱۹۴۴ء

بحکم جگت نرائن نگم۔ منصرم

عدالت جج خفیفہ کانپور

(مہر عدالت)

بحکم جناب مسٹر آنند بہاری لال ماتھر صاحب بہادر انسالونسی جج کانپور

قرضخواہوں کو درخواست ڈسچارج ہونے کی نوٹس

دفعہ ۴۱ (الف)

بعدالت انسالونسی جج بہادر کانپور

درخواست دیوالیہ نمبر ۵ سنہ ۱۹۴۰ء

بمقدمہ سدھ ناتھ پانڈے ولد پنڈت چندر سیکھ قوم برہمن پانڈے ساکن رسن ضلع فتحپور حال مقیم مکان نمبر ۹۸/۴۱ نلیانہ محال شہر کانپور۔ انسالونٹ سائل۔

بنام

رانا ادمان ناتھ بخش سنگھ ولد رانا شیوراج سنگھ بہادر اسٹیٹ کھجور گاؤں ضلع رائے بریلی مالک فرم سوہنم سنگھ شنکر سنگھ واقع سوناپتی محلہ نمبر ۲۱۴/۲۱۶ شہر کلکتہ۔

مطلع ہو کہ انسالونٹ متذکرہ صدر نے عدالت

المشتہر:۔ سوہن لال اینڈ سنز آرڈر سپلائرز گورنمنٹ آکشنرس کانپور

لندن میں ڈومینین لیبر کانفرنس

لندن۔ ۲۶ ستمبر، ڈومینین لیبر کانفرنس نے آج اپنے پرائیوٹ اجلاس میں نوآبادیوں کی فلاح و بہبودی کے سوال پر غور کیا۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ نوآبادیوں کے لوگوں کا رہن سہن کا معیار بلند کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔

پارلیمنٹ کا اجلاس اس ہفتہ ہوگا

لندن۔ ۲۵ ستمبر۔ اس ہفتہ پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ یہ اجلاس اتنا اہم ہوگا کہ کئی سال سے اب تک نہیں ہوا تھا۔ ... کے بار میں مسٹر چرچل بیان دینگے جس میں وہ کیوبک کانفرنس کی کارروائی پر روشنی ڈالیں گے۔ اسکے علاوہ اور کئی اہم ... ہوگی، فوج کے توڑنے کے متعلق وہائٹ پیپر پر ... بحث ہوگی۔ ہندوستان کے مسئلہ پر بھی بحث ہوگی۔

ڈالمیشیا کے ٹاپوؤں پر اتحادیوں کا قبضہ

قاہرہ۔ ۲۵ ستمبر، سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مارکو منا کی چھوٹی بندرگاہ جو کورفو کے بالمقابل ہے ... یونانیوں کے ہاتھ میں ہے۔ اتحادیوں نے ... کے ٹاپوؤں پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔

REGD NO. A 406

زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ﺻﮯ 5/-/-
ششماہی ۲/۱۲/- 2/12/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ 2/-

VOL. 40 NO. 41 | CAWNPORE. Saturday. 7th OCT. 1944 | ۷، اکتوبر ۱۹۴۴ء مطابق ۱۸، شوال المکرم ۱۳۶۳ھ

ادبیات

جذباتِ بیخود دہلوی

از حضرت بیخود دہلوی، جانشین حضرت داغ دہلوی

سینہ میں نہ ٹھہرے گی مری جانِ حزیں اور
نکلے گی جو منہ سے ترے اک بار، نہیں اور

بڑھ جائے اگر آپ کے کوچہ کی زمیں اور
آباد ہو دُنیا ہی میں اِک خُلدِ بریں اور

ہے پیشِ نظر کوئی مکاں اور مکیں اور
تم گھر میں بھی رہتے ہو تو رہتے ہو کہیں اور

جب حُسن بڑھانے کو بڑھی چینِ جبیں اور
شامت مری، غصہ میں بلائیں تری لیں اور

یہ پھانس محبت کی بھی آفت ہے بلا ہے
چُبھتی ہے کہیں اور کھٹکتی ہے کہیں اور

ساقی کو ہے ضد، اور جو مانگوں تو کہے بس
کافی ہے جو کہدوں تو وہ کہتا ہے نہیں اور

پردے کے لئے آئینِ تبسم کی ادائیں
کھولے گی نہ اب رازِ دلی چینِ جبیں اور

کیوں غیر کے گھر جاؤں شہادت کیلئے میں
کہنا ہے جو کچھ آپ کو، کہہ لیجئے یہیں اور

ڈھلتے نہ ستم مجھ پہ جو عاشق نہ سمجھتے
بیداد کا باعث ہے محبت کا یقیں اور

شرمائے ہوئے بیٹھے ہیں اے جذبِ محبت
آنکلے اِدھر بھول کے، جاتے تھے کہیں اور

سجدے کو ترا نقشِ قدم ڈھونڈ رہا ہوں
ٹھوکر کوئی کھاتا ہوں تو جھکتی ہے جبیں اور

مجھکو درِ جاناں سے اُٹھائیں نہ فرشتے
کیا اِس کے سوا بھی کوئی جنت ہے کہیں اور

یہ حُسن نہیں، ہے یہ خدائی کا کرشمہ
ہوگا کوئی جنت میں بھی تم سا نہ حسیں اور

دو گھونٹ میں ہم دونوں جہاں سے ہوئے غافل
کہتے ہی رہے وہ تو نہیں اور، نہیں اور

تسخیرِ محبت نہیں، تسخیرِ خلائق
ہے میرا نگیں اور، سلیماں کا نگیں اور

میں اس کا تمنائی، وہ جنت کا ہے بندہ
مذہب مرا کچھ اور ہے زاہد کا ہے دیں اور

کُھل کر نہیں کہتے کہ مٹادیں تری تربت
منشا ہے کہ ہموار ہو کوچہ کی زمین اور

یہ فصلِ بہاری کا اثر ہے کہ جنوں ہے
گُل کِھلتے ہی کلیاں مرے دامن کی کِھلیں اور

انکار میں کچھ لطف ہے اقرار سے بڑھکر
کہدو اُسی انداز سے اک بار نہیں اور

تم مے کے مزے بیخود مے خوار سے پُوچھو
پیتا ہے کہیں اور، بہنچتا ہے کہیں اور

دُنیائے اسلام

ترکی کی خواہش کبھی جنگ میں شریک ہونے کی نہ تھی

ترکی اور جرمنی کا قطع تعلقات بعد از وقت ہوا مشہور انگریز نامہ نگار کی رائے

انقرہ سے ولایتی اخبارات کا مشہور نامہ نگار لیونارڈ کرشین لکھتا ہے کہ روس، برطانیہ اور امریکہ کے سامنے رومانیہ کے ایک دم ہتھیار ڈال دینے سے یہاں ترکی سرکاری اور نیم سرکاری حلقوں میں بڑی حیرت کا اظہار کیا جارہا ہے لیکن یہ کارروائی رومانیہ نے خود اپنی مرضی سے کی ہے اور ایسا ہونا قدرتی بات تھی کیونکہ اپریل گزشتہ میں مارشل اینٹونسکو وزیر اعظم رومانیہ نے التوائے جنگ کی پیشکش کو جو روس کی طرف سے کی گئی تھی نامنظور کر دیا، بر خلاف ازیں جنرل اسٹانسکو کی نئی گورنمنٹ نے حکومت سنبھالتے ہی سمجھ لیا کہ دول متحدہ اب بھی رومانیہ سے ان ہی شرائط پر صلح کرنا منظور کریں گے۔ اگر وہ اپنی خوشی سے جرمنوں [illegible] ساتھ چھوڑ کر اتحادیوں کے ساتھ شریک اور ان کا معاون بن جائے گا۔ چنانچہ اتحادیوں کی طرف سے تقریباً وہی شرائط اب کی مرتبہ بھی پیش کیے گئے۔

بلقان کی جنگی سیاست میں جرمنی کے خلاف جو ان کا انقلاب ہوا اس کی ابتدا بلغاریہ سے ہوئی جہاں اس کے آثار بہت پہلے سے نظر آرہے تھے۔ ایک موقع پر تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بلقان کی ریاستوں میں سب سے پہلے بلغاریہ ہی جرمنی کا ساتھ چھوڑے گا کیونکہ ہر مہینہ میں بلغاریہ کی طرف سے صلح کے لئے کسی نہ کسی شخص کے ذریعہ سلسلہ جنبانی ہوتی رہتی تھی لیکن یہ افتخار بلغاریہ کو حاصل نہیں ہو سکا کیونکہ بلغاری حکومت نے سوچنے میں بڑا وقت ضائع کیا بلکہ ایک وقت تو اس کا شبہ ہوتا تھا کہ بلغاری حکومت روس کو امریکہ اور برطانیہ سے لڑا دینے کی چال چل رہی ہے لیکن دول متحدہ کے باہمی اتحاد نے بلغاریوں کی یہ چال کامیاب نہیں ہونے دی۔ جس کا نتیجہ صرف اتنا نکلا کہ بلغاریہ اس جنگ میں صرف اس شرط کے ساتھ ہی غیر جانبدار رہ سکتا ہے کہ اس نے جس قدر علاقہ اپنے ہمسایوں کا دبا لیا ہے اس کو خالی کر دے مگر رومانیہ کی مثال [illegible] سے بلغاریہ کی بڑی ہمت افزائی ہوئی۔

اب ترکوں کا معاملہ ہے جو لڑائی کے لئے تو بالکل تیار ہیں مگر جنگ سے [illegible] بھی دور رہتے ہیں۔ ترکی اور جرمنی کے سفارتی اور اقتصادی تعلقات کا انقطاع اگر دسمبر میں ہوتا تو کچھ اہم بھی ہوتا کیونکہ اس [illegible] اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا کہ جرمنی اور ترکی کے درمیان جنگ شروع ہو جاتی بشرطیکہ جرمنوں اور خاصکر ہٹلر کے دماغ [illegible] ترکی سے لڑنے کا سودا سما جاتا لیکن ترکی اپنی جگہ سے اس وقت نہیں ہلا۔

شروع اگست میں بھی جب ترکی نے محوری طاقتوں [illegible] سے اپنے سفارتی اور اقتصادی تعلقات ختم کر دئے تو اس وقت بھی یہ سمجھنا مشکل تھا کہ اس کے بعد کیا نتیجہ برآمد ہوگا۔ کوئی شخص بھی ترکی کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیا کرنے والا ہے، میرے نزدیک محض جرمنی سے تعلقات منقطع کر دینے کی وجہ سے [illegible] کے لئے یہ استحقاق پیدا نہیں ہوتا کہ وہ صلح کانفرنس میں ایک مساوی رکن کی حیثیت سے حصہ لے سکے، سوا اس کے کہ اس [illegible] محض ایک تماشائی کی جگہ مل سکتی ہے۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ جبتک بحر روم کے اس حصہ میں جنگی کارروائیاں نہیں کی جائیں گی [illegible] اس وقت تک ترکی اپنی جگہ سے کوئی حرکت نہیں کریگا، ہو سکتا ہے کہ ترکی کے طرز عمل کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ کر[illegible] کا وقت ابھی نہیں آیا ہے کیونکہ ابھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ترکی نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے وہ ہر حالت میں حق بجانب تھا [illegible] یہ صحیح ہے کہ ترکی نے جو پالیسی اس جنگ میں اختیار کی اس سے خود اس کو بھی بہت فائدہ پہونچا اور اتحادیوں کو بھی وقتاً فوقتاً بڑی مدد ملی اور اس پالیسی کی وجہ سے ترکی کی آزادی و خود مختاری بحال رہی۔ یقیناً پچھلے چار سال کے اندر ایسے [illegible] موقع بھی آئے جب ترکی کی رائے عامہ بغیر سوچے سمجھے جرمنی کے خلاف جنگ کرنے کے موافق ہو گئی تھی لیکن نازیت کے خلاف [illegible] لوگ جنگ کر رہے ہیں ان کے ساتھ ترکوں کی ہمدردی کے یہ درخشاں لمحے چند ہی آئے اور ان مواقع پر میری طرح اور نامہ نگاروں کا بھی یہ خیال ہو گیا تھا کہ اگر ہم ترکوں کو اسلحہ اور دیگر سامان حرب کافی تعداد میں دے سکیں تو ترکی ہمارا شریک ہو کر [illegible] جرمنی سے لڑے گا۔ مگر ہوا یہ کہ جب لڑنے کا وقت آیا تو ترکی نے لڑنے سے انکار کر دیا۔

بین الاقوامی کانفرنس میں

عراق کی [illegible]ندگی!

بغداد (بذریعہ فضائی ڈاک) ایوان تجارت کی [illegible] الاقوامی کانفرنس میں جو امریکہ میں ہونے والی ہے عراق کی نمائندگی کے لئے ایک وفد بھیجنے کی ابتدائی مفاہمت مکمل [illegible] چکی ہے۔

القدس (بذریعہ بحری تار) بیروت کے ایک [illegible] سرکاری اعلان کے مطابق حکومت ایران نے بلقان کی آزادی کو باضابطہ تسلیم کر لیا ہے اس کی اطلاع ایرانی وزیر مقیم بلقان سید [illegible] نے وزیر خارجہ سلیم بے کو دی تھی۔

صداقت

جلد ۱۴ کانپور شنبہ ۷ اکتوبر ۱۹۴۴ء نمبر ۴۱

پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کی تقریر

[illegible]

باقی ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ لڑائی کب ختم ہوگی اور نہ میں اس بات کی گارنٹی دے سکتا ہوں کہ یورپ کی لڑائی ۱۹۴۵ء کے کئی ماہ نہیں لے جائیگی۔ مشرق بعید کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ برما میں برسات ختم ہونے پر جاپانی پھر حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں ہم نے ان کا مقابلہ کرنے کی پوری تیاری کر لی ہے۔ بحر ہند میں ہمارا ایک بیڑہ پہونچ گیا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ پیسفک میں اتنا بڑا سمندری بیڑہ رکھا جائیگا جو جاپان کے سمندری بیڑہ سے ٹکر لے سکے۔

جرمنی کے خلاف امریکہ، برطانیہ اور روس کے درمیان اتحاد کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ جرمنی کے خلاف ان تینوں ملکوں کا اتحاد اس وقت جتنا گہرا اور موثر ہے اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اس میں شبہ نہیں کہ ہمارے خیالات میں اختلافات موجود ہیں اور ہمارے مفاد ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں۔ لیکن ان کی وجہ سے ہمارے عمل اور ان فیصلوں پر کوئی اثر نہیں پڑا جو حال میں کئے گئے تھے۔

پچھمی مورچہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے بتلایا کہ اتحادی فوجوں نے فرانس، بلجیم اور ہالینڈ میں کس حد تک کامیابی حاصل کی ہے۔ مسٹر چرچل نے بتلایا کہ دشمن ان ملکوں میں پٹ رہا ہے۔ دشمن کے تقریباً چار لاکھ آدمی ہلاک اور زخمی ہوگئے اور تقریباً پانچ لاکھ ہم نے قید کر لیے۔ ان کے علاوہ دشمن کے تقریباً دو لاکھ سپاہی ساحلی علاقہ میں گھر گئے ہیں۔ آپ نے یہ بھی بتلایا کہ اس وقت فرانس میں اتحادیوں کی بیس اور تیس لاکھ کے درمیان سپاہ موجود ہے۔ آپ نے کہا کہ امریکہ والوں کی طرف سے یہ کہا جا رہا ہے کہ فرانس میں امریکہ کی ۸۰ فیصدی فوج لڑ رہی ہے۔ یہ غلط ہے وہاں دو اور تین کا تناسب ہے۔ پچھمی مورچہ پر برطانیہ کے نوے ہزار سپاہی ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔ مسٹر چرچل نے یہ بھی بتلایا کہ اس وقت روس دشمن کی جتنی فوج کو الجھائے ہوئے ہے وہ اس سے زیادہ ہے جتنی کہ پچھمی مورچہ پر لڑ رہی ہے۔

برما کی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ امریکہ کے ذمہ دار اخبارات جس طریقہ پر ایڈمرل مونٹ بیٹن کی مہم کے خلاف نکتہ چینی کر رہے ہیں اس سے مجھے بڑی تشویش ہوگئی ہے۔ متعدد اہم امریکی اخباروں نے یہ خیال پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ ۱۹۴۴ء میں برما میں برطانی مہم ناکام رہی اور ایڈمرل ماؤنٹ بیٹن نے کچھ نہیں کیا۔ اور ان کے مقابلہ میں امریکی جنرل اسٹل ول نے برما کے اتری حصہ میں بہت کچھ کر دکھایا۔ لیکن یہ صورت حالات کی صحیح تصویر نہیں ہے۔

ہندوستان کی پوربی سرحدوں پر ۴ لاکھ برطانی فوج کھڑی ہے۔ جس میں مشہور ہندوستانی ڈویزن کے علاوہ افریقہ کی فوج بھی شامل ہے۔ اس فوج کی تعداد ڈھائی لاکھ کے قریب ہے۔ یہ فوج چین کو جانے والے امریکی ہوائی راستہ کی حفاظت کر رہی ہے اور اس نے ہندوستان کو جاپان کے حملہ سے بچا لیا ہے۔

افسوس ہے کہ برما کے مورچہ پر تمام سال لڑائی بہت سخت ہوئی۔ اور تمام سال جاری رہی اور بعض دفعہ بہت سے علاقوں کی قسمت ادھر میں دکھائی دینے لگتی تھی۔ لیکن جاپان کے دس ڈویزنوں نے ہندوستان پر جو حملہ کیا تھا وہ واپس کر دیا گیا ہے۔ اس لڑائی میں دونوں طرف کا بھاری نقصان ہوا ہے اور موسم برسات کے باوجود لڑائی ابھی تک جاری ہے۔

مسٹر چرچل نے بتلایا کہ اس سال کے پہلے چھ ماہ کے اندر ۱۴ ویں برطانی فوج کے ۲۳۷۰۰۰ سپاہی بیمار ہوگئے جن کو وہاں سے ہٹانا پڑا۔ اور پچھلے علاقوں میں بھیجنا پڑا۔ ان کی جگہ وہاں دوسرے سپاہیوں کو بھیجا گیا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ فوج پر کس قدر بار پڑا ہے۔ اس کے علاوہ چھ ماہ کے اندر یعنی جون تک ہمارے چالیس ہزار سپاہی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔ اب ان میں اور بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ جاپان کے پچاس اور ساٹھ ہزار کے درمیان سپاہی کام آئے۔

مسٹر چرچل نے روس اور پولینڈ کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ روس [illegible] لینڈ کی سرحد میں ادل بدل چاہتا ہے۔ ایسا کرنے کا اسکو حق حاصل ہے۔ کیونکہ روس [illegible] لینڈ کو جرمنوں کے پھندے سے آزاد کرا سکتا ہے اس کے علاوہ روس ایک [illegible] ایسا پڑوسی چاہتا ہے جو اس کا دوست [illegible] ہے۔ مارشل اسٹالن یہ اعلان کر چکے ہیں کہ وہ پولینڈ کو آزاد و [illegible] چاہتے ہیں۔ پولینڈ کے معاملہ میں ہمارے درمیان جو اختلاف ہے ہمیں امید ہے کہ وہ دور ہو جائیگا۔

آئندہ لڑائی [illegible] کے روکنے کے لئے ڈمبرٹن اوکس میں جو کانفرنس ہوئی ہے اس کے متعلق مسٹر چرچل نے کہا کہ تمام حالات [illegible] کر لیا گیا ہے۔ لیکن بہت سی مشکلات ہیں جن پر ابھی [illegible] قابو حاصل نہیں کیا جا سکا ہے۔

سب کچھ دار و مدار [illegible] تین بڑی طاقتوں اور دنیا کی طاقتوں کے درمیان سمجھوتہ [illegible] ہے۔ میرا خیال ہے کہ جب تک ان طاقتوں [illegible] سرداروں کی میٹنگ نہ ہو راستہ میں بہت سی [illegible] ہیں۔ مگر امید ہے کہ ان پر قابو حاصل کر لیا جائیگا۔

مسٹر چرچل نے کہا [illegible] کیوبک کانفرنس میں بہت سے اہم معاملات [illegible] کیا گیا۔ وہاں جو کچھ ہوا اس کے بارے میں [illegible] اسٹالن کو مطلع کر دیا گیا۔ لیکن یہ ضروری ہے [illegible] کانفرنس میں ہمارے تیسرے حصہ دار [illegible] اسٹالن بھی شامل ہوں۔ جب فوجی صورت حالات اجازت [illegible] ہے گی اسی وقت یہ ممکن ہو [illegible] گا۔ [illegible] یورپ کے مستقبل کا دار و مدار [illegible] امریکہ اور روس کے باہمی اتحاد [illegible] پر منحصر ہے۔

نظر بندی کے حکم کو کیوں اٹھایا جائے۔ جبکہ انھوں نے وائسرائے کی اس اپیل کا کوئی جواب نہیں دیا۔ جو ان سے عدم تعاون اور مزاحمت کی پالیسی ترک کرنے کے لیے کی گئی تھی۔

شایع شدہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر گاندھی اور مسٹر جناح کے درمیان پاکستان کے مسئلہ پر بات چیت ختم نہیں ہوئی اور دونوں اصحاب نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ یہ ان کی آخری کوشش نہیں ہے۔

مسٹر ایمری نے مزید کہا کہ جب تک اور کوئی نئی بات نہ ہو حکومت کی طرف سے مداخلت کرنے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا

مسٹر ہار وے نے دریافت کیا آیا مسٹر ایمری حکومت ہند سے درخواست کریں گے کہ اسکو اپنی طرف سے بات چیت کا سلسلہ شروع کرنا چاہیئے اور ہندوستان کے لیڈروں کی ایک کانفرنس بلا کر اس میں آئندہ آئین کے بارے میں سمجھوتہ کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

ایک سوال کے جواب میں مسٹر ایمری نے ہندوستان کی غذائی صورت حالات کے متعلق مندرجہ ذیل بیان دیا۔

چاول کی بڑی فصل تیار ہونے سے پہلے موسم خزاں کے مہینے ہندوستان میں بہت تشویش کا باعث ہوتے ہیں اور پیش گوئیاں بہت خطرناک چیز ہے۔ لیکن بشرطیکہ کوئی ناگہانی آفت نازل نہ ہو جائے اور ہم ہندوستان کو اناج کی درآمد جاری رکھیں تو مجھے امید ہے کہ یہ سال کامیابی کے ساتھ گذر جائے گا۔ اب تک جو بارش ہوئی ہے وہ کہیں کہیں ہے لیکن برسات کی حالت خراب نہیں ہے۔

الیکشن پبلسٹی آفس کا قیام

ہونیوالے الیکشن میں مسلمانوں کی صحیح نمایندگی اور مسلم لیگ کے امیدواروں کو کامیاب بنانے کیلئے ایک الیکشن کمیٹی کی شدید ضرورت محسوس کیجا رہی تھی جو اسکو ہموار کرے اور عوام میں مسلم لیگ کے امیدواروں کو رائے دینے کا صحیح جذبہ پیدا کرے چنانچہ مذکورہ بالا نظریہ کے پیش نظر شہری مسلم لیگ کے دفتر کے پچھلے کمرہ میں الیکشن پبلسٹی آفس کا افتتاح کر دیا گیا ہے، جو نہایت منظم طریقہ سے اپنا کام کر رہا ہے اور شہر میں لیگ کے امیدواروں کو کامیاب بنانے کیلئے موثر اور مناسب تحریری اور تقریری کارروائیاں عمل میں لا رہا ہے۔

کانپور کے ۱۳ وارڈوں کیلئے ۱۳۶ امیدواروں نے مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کو درخواست نامزدگی بھیجی ہے۔ لیکن ابتک کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے عنقریب اسکے فیصلے سے آپ آگاہ کر دیے جائینگے۔ کیونکہ صوبے نے اس سلسلہ میں ایک ڈویزنل بورڈ قایم کر دیا ہے جسکے صدر جناب عزیز احمد خانصاحب ایڈوکیٹ ایم۔ ایل۔ اے (بریلی) ہیں۔ جو درخواست نامزدگی کا تصفیہ کریں گے۔

اور جن حضرات کو معلومات حاصل کرنی ہوں وہ الکشن پبلسٹی آفس کانپور سے حاصل کر سکتے ہیں

محمد مصطفےٰ حسین نیر

کنوینر الکشن پبلسٹی کمیٹی

کانپور

[illegible]

کسانوں کی امداد

[illegible]

واسطے حکام ضلع نے ۱۷۶۰ روپیہ کی رقم منظور کی ہے، تحصیلدار بھوگنی پور کو تقاوی قرض دینے کیلئے ۹۰۰۰ روپیہ دیا گیا ہے۔ اگریکلچر ڈپارٹمنٹ ان علاقوں میں ربیع کی فصل کے واسطے بیج مہیا کرے گا جہاں بارش بہت زیادہ ہوئی ہے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ایک جلسہ رائے بہادر مان سنگھ چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کی صدارت میں منعقد ہوا گورنمنٹ آرڈر جو بیناجھابر کپاؤنڈ سے ایک سڑک بنانے کے متعلق تھا پڑھا گیا۔ گورنمنٹ نے سڑک بنانے کی تجویز کو نامنظور کر دیا ہے۔ یہ طے ہوا کہ گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ اس معاملہ پر پھر سے غور کیا جائے کیونکہ یہ سڑک بہت ضروری ہے، گھٹیا پلاٹوں کی خریداری کے لئے درخواستیں لینے کا وقت ۱۶ اکتوبر تک بڑھا دیا گیا ہے۔

انور گنج ریلوے اسٹیشن کے قریب ایریا کی نالیاں وغیرہ بہتر بنانے کے واسطے مبلغ ۵۶۲۵ روپیہ کا ریوائزڈ تخمینہ منظور ہوا۔

مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ یو۔ پی مسلم لیگ کونسل نے مسٹر عزیز احمد خاں، عبدالوحید خاں اور ڈاکٹر عبدالحمید کا ایک پارلیمنٹری بورڈ بنایا ہے جو کانپور، الہ آباد، اٹاوہ اور فتح پور میں اپنے امیدوار میونسپلٹیز کے انتخابات کے واسطے نامزد کرے گا۔

ہیلتھ ایڈوائزر کمیٹی انڈسٹریل ہیلتھ ایڈوائزری کمیٹی جسے ہیلتھ سروے اور ڈیولپمنٹ کمیٹی نے مقرر کیا ہے، شہر کے مزدور سنٹروں، ملوں اور فیکٹریز کا معائنہ کیا، مسٹر جے۔ ای پیڈلے لیبر کمشنر اور چیف انسپکٹر آف بوائلرس نے ممبران سے ملاقات کی اور میڈیکل ریلیف فوڈ سپلائی اور مزدوروں کی صحت عامہ کے معاملات پر غور کیا۔

ہریجنوں کا مطالبہ رام لال سونکر کی صدارت میں ایک جلسہ شیڈیول کاسٹ فیڈریشن کی برانچ کا ہوا جس میں صوبہ کی گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کہ ہریجنوں کو انکی آبادی کے تناسب سے جگہیں دی جائیں۔

ایک دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ آل انڈیا فیڈریشن کے رزولیوشن کی تائید کی گئی اور پوری طرح تعاون کرنے کا یقین دلایا گیا۔

ریڈیکل پارٹی اور الکشن ڈسٹرکٹ ریڈیکل ڈیموکریٹک پارٹی نے میونسپلٹی کے انتخابات کے واسطے مسلم و غیر مسلم حلقہ انتخابات سے ۶ امیدوار کھڑے کئے ہیں۔

پٹرولسٹ گورنمنٹ آف انڈیا نے ریلوں کو تمام ملک میں ۱۵ فیصدی ووڈ ٹریفک اور مسافری ٹریفک کے لئے ریزرو کر دی ہے۔

[illegible]

وید ہوں گے۔ میری کالج لکھنؤ کے ماہر مسٹر سنہا بھی تشریف لا رہے ہیں پروگرام ۸ بجے شام کو شروع ہوگا۔

درگا پوجہ سوٹر گنج میں ہر سال کی طرح درگا پوجہ کا جشن منایا گیا شیرینی تقسیم کی گئی، کلکتہ امیچرس بنا پانی کلب، سوٹر گنج، جلد ٹریس ایسوسی ایشن کی طرف سے کھیل تماشے کا انتظام کیا گیا تھا مسٹر ڈی۔ ڈی۔ چٹرجی کرنسی افسر نے انعامات تقسیم کئے۔

ایک بنک افتتاح ۳۔ اکتوبر کو سر پدم پت سنگھانیہ نے نیو بنک آف انڈیا لمیٹیڈ کی برانچ نیا گنج کانپور کی رسم افتتاح ادا کی جس میں معززین شہر کو مدعو کیا گیا تھا۔ بعد کو حاضرین کو ایٹ ہوم دیا گیا

گپتاجی کا مشورہ لالہ رام رتن گپتا ایل۔ ایم۔ اے نے پبلک کو مشورہ دیا ہے کہ میونسپل بورڈوں کی اصلاح کے واسطے انتخاب میں بہتر آدمیوں کو بھیجنے کے لئے ایک صوبہ وار سوک لیگ قائم کی جائے جو اوسکی طرف سے ایک مینوفسٹو شایع کرے اور صوبہ کے ہر شہر میں ایک دفتر قائم کیا جائے۔ اور ایسے لوگوں کی امیدواری کی تائید کرے جو اس اعلان پر دستخط کریں۔ اور ایسے آدمیوں کو بورڈ میں بھیجے اگی ہندو مسلم اور دوسری قومیں متفق الرائے ہو کر مدد کریں۔ تا کہ میونسپل نظام جو بہت خراب ہو گیا ہے درست ہو سکے۔

پبلک میٹنگ ۵۔ اکتوبر کو گورنراین کھتری ہائی اسکول میں مسٹر رام رتن گپتا کی صدارت میں شہر کے نمایندوں کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں شہر کے سیوک معاملات پر غور و خوض کیا گیا اور یہ طے کیا گیا کہ شہری ضروریات کے لیے سیوک لیگ قائم کی جائے۔ اور جس کی ورکنگ کمیٹی کے ۱۴ ممبر منتخب کیے گئے۔

انڈین رائٹرس کانفرنس ۷۔ اکتوبر بوقت شام کو بہاری نواس میں انڈین رائٹرس کانفرنس کے منعقد کرنے کے سلسلہ میں ایک میٹنگ ہوگی۔

...دنیا

... بائیس سالہ
... اپنے عاشق کے ساتھ
... شادی کر کے یہ دکھا دیا ہے
... عشق و عاشقی میں یورپ
... لڑکی کس
... ہے اس کی تفصیل یہ ہے
... کا ایک پروگرام تیار کیا
... پروگرام کے مطابق جب یہ اپنے
... اپنے کسی عزیز کے ہاں جا رہی تھی
... عاشق کے ساتھی ایک تانگہ میں
... تانگہ میں بٹھا لیا تاکہ یہ سمجھا جائے
... سے نہیں گئی بلکہ اسے زبردستی
... لڑکی کے والد بزرگوار نے یہ سمجھتے
... لڑکی کے ساتھ ظلم
... حوالہ کر دیا اور پولیس نے
... کو گرفتار کر کے
معاملہ عدالت میں پیش کر دیا۔ باپ کا خیال تھا کہ لڑکی جب باپ کو دیکھے گی تو بے اختیار ہو کر باپ سے لپٹ جائے گی اور رو رو کر اپنی مصیبت کی داستان بیان کرے گی لیکن باپ کی حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہی، ... لڑکی نے عدالت میں یہ بیان دیا۔

میری عمر ۲۲ سال ہے۔ میں جوان اور بالغ ہوں۔ میرے باپ نے میری شادی نہ کر کے میرے جذبات کا خون کر دیا ہے آخر ... نے مجبور ہو کر خود اپنی مرضی سے اپنے عاشق کے ساتھ شادی کر لی ہے اور اب میں والدین اور اعزا سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا چاہتی۔

... بیچارہ جو لڑکی کو معصوم اور مظلوم خیال ... اس نے لڑکی کی عشق و محبت میں ... داستان سنی تو حیران رہ گیا۔ اس ... رنگین واقعہ سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ... ہندوستان کی لڑکیاں بھی عشقبازی میں ... طاق ہوتی چلی جا رہی ہیں۔

... غافل
... کھلاڑی
... اور
ان کی زرد اور ناتواں پتلیاں چشم دوربیں کے لئے عبرت کی کھلی ہوئی کتاب ہیں۔ ایک وقت آئیگا جب تیری کھلی ہوئی بے نور آنکھیں لامحدود خلاء میں کھوئی ہوئی جوانی اور بے وفا حسن کو تلاش کرینگی۔ لیکن حسن کہاں ہوگا؟ وہ خاکی حسن خاک ہی کی آغوش میں سو چکا ہوگا اور تمہیں اس غمناک اور تاریک دنیا میں آنسو بہانے کے لئے چھوڑ جائیگا اُٹھو غافل کھلاڑی، روح میں سوئے ہوئے ابدی حسن کو بیدار کرو جو بیماری، عمر اور وقت کی دستبرد سے بے نیاز ہے۔ دیوانوں کی طرح خواہشات کا پیچھا نہ کرو، دل کے تاریک مندر میں ایمان کا چراغ روشن کرو اور اس فانی دنیا کو الوداع کہنے کے لئے ہر وقت تیار رہو۔

...ت اور قومی ترقی

از محترمہ انیسہ عشرت بریلوی

ہماری قوم اور ہمارا ملک جس پریشانی اور بدحالی کے دور سے اس وقت گزر رہا ہے اس کی دوسری مثال تاریخ میں ملنا دشوار ہے جو انتشار، افلاس، توہمات، مذہب سے عدم واقفیت، حمیت قومی کی کمی شاید اس سے قبل کبھی نہ تھی، یہ قوم جو دنیا کی معلم تھی آج جاہل کہلاتی ہے جس کی بہادری نے بڑی سے بڑی طاقت کو اس کے آگے سرنگوں ہونے پر مجبور کیا تھا آج خود مغلوب ہے اور دوسری قومیں اس کی کمزوری سے فائدہ اُٹھا کر اپنی طاقت اور سیاست سے اس کو بالکل ہی دبا دینا چاہتی ہیں۔

غور طلب امر یہ ہے کہ قوم پستی کی طرف کیوں چلی جا رہی ہے اور کیوں اُبھرنے اور دنیا میں پھر عزت و شان کے ساتھ رہنے کی کوشش نہیں کرتی۔ حالانکہ عرصہ گزر چکا ہے کہ ہم کو اپنی پستی کا احساس ہے اور غدر کے بعد سے اب تک سینکڑوں کانفرنسوں اور مقتدر انجمنوں اور بے شمار دردمندان قوم کی کوشش کے باوجود شیرازہ بندی نہ ہو سکی۔ اور کوئی حقیقی قدم ہمنے ترقی کی طرف نہیں رکھا۔ برخلاف اس کے دوسری قوموں مثلاً ایران، جاپان، ترکی وغیرہ نے پچیس تیس سال کے عرصہ میں اپنی پستی اور گمنامی سے نکل کر ترقی کی تمام منزلیں طے کر ڈالیں اور بام عروج کی آخری منزل پر پہونچ گئیں۔ اور ہم پچاس سال کی کوشش کے باوجود جہاں تھے وہیں ہیں۔ میں آج اس نقطہ کو پیش کرنے کی کوشش کروں گی۔

مجھے یقین ہے اور میں پورے وثوق کے ساتھ کہنے کو تیار ہوں کہ باوجود احساس پستی اور باوجود ترقی کی کوششوں کے ہماری حالت ساکن ہونیکی ذمہ داری اس پر اور محض اس امر پر ہے کہ رہنمایان قوم نے اپنی تمام اصلاح و ترقی کی کوششوں کو صرف مردوں پر مرکوز کر رکھا اور عورتوں کی طرف توجہ نہیں کی۔ میرا مطلب ان کے درد قومی ان کی قربانیوں اور محنتوں پر حرف زنی کرنا نہیں ہے بلکہ یہ بتانا مقصود ہے، کہ عورت کسی قوم کی ترقی و تنزل میں کہاں تک معاون ہوتی ہے اور اگر اس قوم کی ترقی کے میدان میں عورت سے مدد لی جاتی تو آج ہم اس سکون و جمود کی شکایت نہ کرتے۔ یہ مان لیا گیا ہے کہ زندگی کی گاڑی جس میں ہم سوار ہیں دو پہیوں سے چل رہی ہے۔ ایک پہیہ مرد اور دوسرا پہیہ عورت ہے، کوئی ایک پہیہ نکل جائے یا بگڑ جائے یا ٹوٹ جائے تو گاڑی نہیں چل سکتی۔ زندگی کے ہر شعبہ میں ہمیں اس کا خیال رکھنا پڑیگا، ورنہ ترقی کا خیال خواب سے زیادہ وقعت نہ رکھے گا قرآن کریم کے اس حکم میں بھی کہ "خدا اس قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک خود اسے اپنی حالت بدلنے کا خیال نہ ہو۔"

یہی نکتہ کارفرما ہے حکم قرآنی میں کیونکہ لفظ قوم استعمال ہوا ہے جو مرد اور عورت دونوں پر مشتمل ہے۔ قوم سے مراد صرف مرد ہی نہیں ہو سکتے ورنہ پھر یہ گاڑی نہیں چلے گی۔ میں اپنے اس دعوے کی وضاحت میں حدیث شریف پیش کر سکتی ہوں جس میں حکم ہوتا ہے کہ "علم مرد اور عورت دونوں پر یکساں فرض ہے"۔ وہ علم کوئی بھی ہو دینی ہو یا دنیوی، مشرقی ہو یا مغربی۔ اگر آپ لڑکوں کو حاصل کرا رہے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ عورتوں کو اس سے محروم رکھیں ورنہ آپ کی ترقی معلوم خدا کا اٹل حکم ہے۔ اس کے قانون کی خلاف ورزی کی سزا سے بچنا انسانی طاقت سے باہر ہے اس دعوے کے ثبوت میں میں دنیا کی تاریخ پیش کرنا چاہتی ہوں کسی ترقی یافتہ قوم کی ترقی تاریخ کی ورق گردانی کر جایئے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کے عروج اس کی ترقی اور شان و شوکت میں عورتیں برابر کی شریک رہی ہیں۔ کہیں ایسا نہیں ملے گا کہ قوم کے مرد تو دنیا پر حکومت کریں ان کی قابلیت اور صولت کا سکہ دنیا پر بیٹھا ہو اور عورتیں ہماری عورتوں کی طرح جاہل و ناکارہ ہوں۔ اس دور میں ترکی کی زندہ مثال موجود ہے کہ اتاترک مرحوم ...

... نے جب اپنی قوم کو قعر مذلت سے نکالنا چاہا تو سب سے پہلے قوم کے حکیم نے عورتوں کی اصلاح کی۔ اور انکی تعلیم و تربیت پر توجہ کی اور برس ہا برس کی غیر مذہبی اور غیر ضروری پابندیاں دور کر کے ان کے لئے حصول تعلیم کی تمام راہیں کھول دیں ہر گھر میں تعلیمی چرچے ہوئے اور مردوں کے دوش بدوش عورتیں بھی زندگی کے ہر شعبہ میں حصہ لینے کے قابل ہو گئیں نتیجہ جو اس مختصر عرصہ میں ہوا دنیا نے دیکھ لیا اور اتاترک مرحوم کی صحیح نبض شناسی کی داد دی۔ اور قومیں اس کے ترقی کے ذریعوں کو مشعل راہ بنا رہی ہیں، کسی قوم کے بنانے بگاڑنے اور اس کی ترقی و تنزل میں عورت کا حصہ مرد سے کہیں زیادہ ہے۔ ماں کی گود میں بچہ وہ سیکھ لیتا ہے اور تربیت کے اس صحیح راستہ پر پڑ جاتا ہے جو اسکولوں کے کمرے اور معلموں کے سبق نہیں سکھا سکتے۔ بہن کی محبت اور اس کی جاں نثاری بھائی کو راہِ حق میں سر کٹانے کے جذبہ سے معمور کر دیتی ہے۔ بیوی کا اشتراک عمل صحیح مشورہ، حوصلہ افزائی اور جوش قومی نسلوں کو صف شکن اور شمشیر زن بنا دیتا ہے ہماری تاریخ شاہد ہے کہ میدان جنگ میں ماؤں، بیویوں اور بہنوں نے اپنے لڑکوں، شوہروں اور بھائیوں کو کس طرح جوش قومی سے غیرت دلا کر میدان سر کرائے ہیں، کس طرح نورجہاں نے جہانگیر سے جہانبانی کرائی ہے، ماؤں کی تربیت نے کس سر سید، محمد علی اور شوکت علی جیسے بچوں کو جانباز بنایا ہے۔

آج ہماری عورت جاہل، مذہب سے ناواقف سیاست سے نابلد، اصول صحت سے کوری اور اخلاق سے عاری ہے، وہ توہم پرست ہے، رسوم پرستی اس کا شعار ہے، بزدلی اس کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ اگر ہم میں یہ احساس پیدا ہو گیا کہ دنیا کی معزز قوموں میں ہمارا شمار ہو تو ہم بہت جلد ترقی کر کے اپنی جگہ حاصل کر سکتے ہیں۔

جاپان کے جنگی سرداروں کی کانفرنس

لندن ۲۔ اکتوبر۔ جرمنی کی ایک اطلاع ہے کہ جاپان کے جنگی سرداروں کی اہم کانفرنس ٹوکیو میں ہوئی۔ یہ غالباً روزولٹ چرچل کانفرنس کا نتیجہ ہے۔ جہاں پسفک کی لڑائی کی تجویزیں مکمل کی گئیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ انگلینڈ اعلان کر چکا ہے کہ اس کا بیڑا جاپان کے خلاف جنگ میں پورا پورا حصہ لے گا۔ اور مشرق میں برطانوی بیڑہ برابر بڑھ رہا ہے۔

جاپان حملہ کرنیکے لیئے نادر موقعہ چوک گیا

لندن۔ ۲۸۔ ستمبر۔ یوربی سمندری بیڑہ کے سابق کمانڈر انچیف ایڈمرل سر جیمز سمرول نے آج رات لندن سے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا کہ اپریل ۱۹۴۲ء میں کولمبو پر جاپانی ہوائی جہازوں کے حملے کے بعد میں نے یہ تجویز کیا تھا اور سمندری محکمہ نے میری تجویز کو مان بھی لیا تھا کہ ہمارا سمندری اڈہ سیلون سے افریقہ کے کسی ساحل پر منتقل کر دیا جائے۔ لیکن ستمبر ۱۹۴۲ء تک جبکہ تمام مڈغاسکر پر قبضہ کر لیا تھا۔ مڈل ایسٹ کو ہوائی جہازوں کا راستہ محفوظ ہوا لیکن پھر بھی افریقہ سے آسٹریلیا اور آسٹریلیا سے ہندوستان اور خلیج بنگال کو جانیوالے راستے خطرہ میں رہے۔ جاپانی ہمارے جہازوں پر اس وقت حملہ کرنے میں چوک گئے۔ مجھے تعجب ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟ اس میں شبہ نہیں کہ پرل بندرگاہ پر حملہ کے بعد امریکی بیڑہ جس تیزی کے ساتھ اپنی طاقت بحال کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کا جاپان کی سمندری پالیسی پر گہرا اثر پڑا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ تاریخ بتلائے گی کہ جاپان بہت سے نادر موقعوں کو چوک گیا۔

رضا شاہ پہلوی کتنا اثاثہ چھوڑ کر مرے

جانزبرگ ۲۸۔ ستمبر۔ ایران کے سابق بادشاہ رضا شاہ پہلوی نے جانزبرگ میں تقریباً ۲۹۱,۳۱۷ پونڈ کا اثاثہ چھوڑا ہے۔ جس میں سے ۲۲۴,۱۱۰ پونڈ بنک میں جمع ہے تقریباً ۶۸۰۰ پونڈ کا فرنیچر وغیرہ ہے۔ اس کے علاوہ ایرانی سکے اور جواہرات ہیں۔ ان کی کوئی قیمت نہیں لی ہے

جرمنی کا نیا ہتھیار

نیویارک ۲۹۔ ستمبر۔ فرانس سے امریکی ذرائع سے خبر ملی ہے کہ جرمنی نے سب سے نئی قسم کا جو ہتھیار تیار کیا ہے وہ ایک ... ٹن کا بم ہے جو دو میل کے دائرہ میں مار کرتا ہے

غرور کا سر نیچا

ایک راجہ شطرنج کا بہت اچھا کھلاڑی تھا اُسے اس بات پر ناز تھا کہ شطرنج میں کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بہت سے اچھے اچھے کھلاڑی آئے لیکن سب کو ناکامیابی اور شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ راجہ کا غرور دن بدن بڑھتا ہی گیا۔ ایک روز ایک فقیر اس کی نگری میں آنکلا۔ اس نے راجہ کی یہ بات سُنی تو وہ راجہ کے پاس گیا اور جا کر کہنے لگا "اے راجہ میں آپ سے شطرنج کی بازی لگانا چاہتا ہوں"۔ راجہ نے کہا کوئی مضائقہ نہیں دونوں نے شطرنج کھیلی اور راجہ ہار گیا۔ راجہ بہت پشیمان ہوا اور کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے۔ فقیر کہنے لگا کہ منہ مانگا انعام تو کوئی کسی کو بھی نہیں دے سکتا۔ راجہ کو اپنی حکومت کا غرور تھا وہ نہایت متکبرانہ انداز میں کہنے لگا کہ تم یہ کیا کہتے ہو، میں ہر ایک کی مانگ کو پوری کر سکتا ہوں۔ فقیر نے کہا کہ اچھا راجہ اور تو تم کیا دوگے، چلو ہر ایک شطرنج کے خانہ میں چاول رکھ دو جن کی ترتیب اس طرح ہو کہ پہلے خانہ میں ایک چاول ہو تو دوسرے میں دو اور تیسرے میں چار غرضیکہ خانہ کے ساتھ ساتھ چاولوں کی تعداد دوگنی ہوتی جائے۔ راجہ کہنے لگا یہ بھی کوئی مشکل بات ہے فقیر نے جواب دیا اچھا آپ جلدی کریں، بادشاہ نے درباریوں کو حکم دیا کہ فوراً حساب کر کے اس کے سامنے چاول رکھ دو۔

کچھ دیر کے بعد درباریوں نے حساب کر کے راجہ کو کہا کہ مہاراج اتنا چاول تو آپ کی ساری نگری میں بھی نہیں ہے۔ اور اتنے کا انتظام کرنا بھی بالکل ناممکن ہے۔ یہ چاول تو، چاول، رتی ۳ ماشہ ۵ تولہ ۱ چھٹانک ۳۳ سیر ۷۵۰۵۹۹۹۳۷۸۹۵۰ من ہوتا ہے۔ راجہ یہ سنکر بہت شرمندہ ہوا اور فقیر سے معافی مانگی اور وعدہ کیا کہ آئندہ کبھی غرور نہ کرونگا۔

لارڈ منسٹر کیوں آرہے ہیں؟

لندن۔ ۲۔ اکتوبر۔ نائب وزیر ہند لارڈ منسٹر ہندوستان اس وجہ سے جا رہے ہیں کہ یہاں برابر شکایت کی جا رہی ہے کہ ہندوستان میں بے حد گرانی ہے۔ اور اس کی وجہ سے برطانی فوجوں کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ انھیں ضرورت اور شوق کی چیزوں کی بہت قیمتیں دینا پڑتی ہیں۔ تنخواہ میں معمولی اضافہ سے بھی مشکل حل نہیں ہو سکتی۔ ہندوستان میں مال کی ... زیادہ ہے۔ اور سپلائی بہت کم ہے۔ لارڈ ... ہندوستان میں صورت حالات کا خود مشاہدہ کریں گے ... فوج کے سب طبقوں کی بہبودی پر غور کریں گے۔

فلسطین کے عربوں کی حیثیت

اسکندریہ۔ ۲۔ اکتوبر۔ فلسطین ... عرب پارٹیوں کے ایک ڈیلیگیٹ نے بتایا کہ ہر عرب فلسطین کے عربوں کے کاز کا حامی ہے۔ مصر کے وزیر اعظم ... دوسرے ہمسایہ ملکوں ...

... کے لیڈروں نے اسے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

اسکندریہ میں عرب فیڈریشن کے متعلق جو بات چیت چل رہی ہے۔ اس میں شرکت کے لئے شاہ ابن سعود پہونچ گئے ہیں۔

بازاری فلموں کی ہمت افزائی

از جناب ایلز و ہلدی

دنیا میں غالباً ہندوستان ہی ایک ایسا بدمذاق ملک ہے جہاں ایسی بازاری اور عامیانہ فلمیں خوب کامیاب ہوتی ہیں جن کے ایک ایک ٹکڑے میں خرافات اور لغویات بھری ہوتی ہے ورنہ جہاں تک دوسرے ممالک کا تعلق ہے دوسرے ممالک میں نہ تو حکومت ہی بازاری فلموں کو چلانے کی اجازت دیتی ہے اور نہ پبلک ہی غیر مہذب فلموں کو چلنے دیتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ غیر ممالک میں ایسی فلمیں تیار ہی نہیں ہوتیں جن کو غیر مہذب یا بازاری کہا جا سکے۔

ہندوستانی عوام خواہ اسے محسوس کریں یا نہ کریں لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ ہندوستان کے مہذب اور شائستہ طبقہ میں اس چیز کو بری طرح محسوس کیا جا رہا ہے کہ ہندوستان میں ایسی لغو اور ناکارہ فلموں کی تعداد برابر بڑھتی چلی جا رہی ہے جن کے زہریلے اثرات نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے اخلاق کو تباہ اور برباد کرتے چلے جا رہے ہیں۔ چنانچہ اکثر حلقوں کی جانب سے ان بازاری تصاویر کے خلاف آواز بھی اُٹھائی گئی ہے

ہندوستان میں کیسی کیسی شرمناک اور ناکارہ تصویریں تیار ہو رہی ہیں اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ پچھلے دنوں ایک ایسی تصویر میں نے دیکھی جس میں اول سے لیکر آخر تک لڑکیوں کو اغوا کی تعلیم دی گئی تھی ایک دوسری "اصلاحی" فلم میری نظر سے گذری جس میں لڑکیوں کو نوجوانوں کے ساتھ آشنائی کرنے کے ڈھنگ بتائے گئے تھے۔ ایک تیسری تصویر دیکھ کر میں حیران رہ گیا جسے دیکھنے کے بعد یہ محسوس ہوتا تھا کہ میں تصویر نہیں دیکھ رہا ہوں بلکہ ایک بولتا ہوا کوک شاستر میری نظروں کے سامنے سے گزر رہا ہے۔

ہندوستانی سوچیں اور غور کریں کہ کیا اس قسم کی خرافات اس قابل ہے کہ اسے آسانی کے ساتھ گوارا کیا جا سکے لیکن اس خرافات کو اس وقت تک گوارا کرنا پڑے گا جب تک کہ رائے عامہ کو اس درجہ طاقتور نہیں بنا دیا جائے گا کہ پبلک خود ہی اُٹھ کر ایسی تمام لغو اور بیہودہ تصویروں کو بند کرا دے لیکن ایسی حالت میں جبکہ ہندوستان کی پبلک کی اکثریت جاہل ہو تو اس مقصد میں کامیابی کوئی آسان بات نہیں ہے، لہذا اخبارات اور لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ ایسی تمام تصاویر کے خلاف برابر آواز بلند کرتے رہیں جو عوام کے اخلاق کے لئے تباہ کن ہیں اور جن کا وجود ہندوستان کے دامن پر ایک بدنما داغ ہے، میرا خیال ہے کہ اگر بازاری تصاویر کے خلاف مسلسل پروپیگنڈا کیا جائے تو بہت جلد انکے خلاف زمین ہموار ہو جائے گی اور وہ وقت آجائیگا جب ہندوستان کے فلمساز خود ہی عامیانہ اور بازاری تصاویر کی تیاری سے کترانے لگیں گے۔

میر صاحب کی اپنی کیفیت مزاجی یہ تھی کہ ...
مارشل گورنگ کہنے لگا۔

جلایا جائیگا کہ اس نے اٹلی کا ساٹھ ٹن سونا جرمنوں کے حوالہ کردیا۔

خود ہی دو قدم آگے بڑھ جائے۔"

میر صاحب ہمارے اتحادیوں سے بھی تیز نکلے مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ تو دوسرے محاذ کے قیام میں فوجی و سیاسی مصلحتوں کو ہی سوچتے رہے مگر اُنھوں نے ایک محاذ کے علاوہ دوسرا محاذ بھی قائم کر دکھایا اور ایسا کارگر کہ بابو صاحب چاروں ہاتھ پیر سیدھے کئے زمین پر فراش سقہ کو منع کردیا کہ ...

ہیں۔ البتہ مختصراً عرض ہے کہ بیان کیا جارہا ہے "ایک روز میر صاحب اور سب حویلی سے کہیں گئے ہوئے تھے کہ حویلی کے اندر زور کا دھماکا ہوا اٹھیں تو پرانی ہی چھت ... زمین پر آ رہیں۔ مقدمہ چل رہا ہے اس ... اور تبصرہ عدالت کے فیصلہ پر اثر انداز ... زیر قانون بند ہے۔

لندن میں گاندھی جینتی

لندن۔ ۳۔ اکتوبر۔ جارج برنارڈ شانے آج مہاتما گاندھی کو ان کی ۷۵ ویں سالگرہ پر مبارکباد کا پیغام بھیجا۔ اس میں انھوں نے فرمایا۔ کاش مہاتما گاندھی ۷۵ سال کے بجائے ۳۵ سال کے ہوتے۔

یہ پیغام ہندوستانی کانگریس مینوں کی کمیٹی کی معرفت بھیجا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہندوستانی کانگریس مینوں نے لنچ دیا جس میں متعدد سرکردہ اصحاب شریک ہوئے جن میں لارڈ مسٹر ابولگی سابق چیف لیبر وہپ اور لیڈی ڈیج ووڈ بھی شامل ہیں۔

لارڈ ابولگی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کے درمیان بات چیت کی ناکامی حکومت برطانیہ کے لئے ایک اس بات کا اشارہ ہونا چاہئیے کہ وہ حل تلاش کرے۔ جس سے تمام ہندوستانی پیسفک اور ایشیا کی لڑائی میں اپنا پورا زور لگا سکیں، ہندوستان ایک بہت بڑی لعنت ہے۔ اگر ہندوستان کے دو ٹکڑے کر دیے گئے تو ہندوستان کی طاقت کمزور پڑ جائے گی۔ اور آنیوالی متعدد نسلوں تک ہندوستان دوسرے درجہ کی طاقت بنا رہیگا اقتصادی نقطۂ نگاہ سے بھی ہندوستان ایک ہی رہنا چاہئیے۔

لارڈ مسٹر ابولگی نے کہا کہ اب ہندوستان کو ایک نیا مشن بھیجنا چاہئیے۔ یہ ضروری نہیں کہ یہ مشن سر کرپس کی سپردگی میں جائے جسکو فوجی اور سیاسی معاملوں پر بات چیت کرنے کا پورا اختیار حاصل ہو۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو اور دوسرے کانگریسی لیڈروں کو رہا کر دیا جائے آپ نے کہا کہ پریذیڈنٹ روزولٹ، مارشل اسٹالن اور مارشل چانگ کائی شک کو بات چیت کرنے والے مقرر کرنے کے لیے مدعو کرنا چاہیئے۔ روس ایک ایشیائی طاقت ہے اور اس وقت ہندوستان کے متعلق اس کی کوئی خواہش نہیں ہے۔

ہمیں اس بات کا پابند نہیں ہونا چاہئیے کہ جو سمجھوتہ ہو جائے گا اس کو ہم ضرور ہی مان لیں گے۔ لیکن یہ وعدہ کرلینا چاہئیے کہ ہم کوئی نامعقول اعتراض نہیں اوٹھائیں گے۔

مسٹر ڈبلیو۔ جی کولیر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ میرا خیال ہے

کہ گاندھی جناح بات چیت ٹوٹ جانے کی اصل ... نہیں ہیں بلکہ مشکلات بہت گہری ہیں۔ مسٹر جناح ... پر برطانی سامراج کا مضبوط ہاتھ ہے۔

ہندوستان میں ایک نیا دور آنے والا ہے اور ہم مذہبی اختلافات کو ابھار کر ہندوستان کی آزادی کے جذبہ کو نہیں کچل سکتے۔ پھوٹ ڈالو اور حکومت کرنا بہت پرانا طریقہ ہے آپ نے دریافت کیا کہ کیا ہندوستان کو یورپ میں لڑائی میں ہمارا ساتھ دینا چاہئیے۔ ہمیں ہندوستان سے جاپان کو ہرانے میں امداد دینے کی اپیل کرنے کا کیا حق ہے۔ جبکہ ہم ہندوستان پر اٹلانٹک چارٹر تک کا اطلاق کرنے کو تیار نہیں ہیں۔

پروفیسر کیٹلن نے کہا کہ مہاتما گاندھی زمانہ کے سب سے بڑے مدبر ہیں۔ کیونکہ وہ نہ صرف مسٹر چرچل کی طرح ایک بڑے سیاستدان ہیں بلکہ صوفی بھی ہیں۔"

تقریر کرنے والوں میں مسٹر چودھری اکبر خاں صدر ہندوستان ورکرز ایسوسی ایشن مسٹر ڈی۔ ایم۔ سین صدر انڈین مجلس اور مسٹر بی۔ بی۔ میل صدر ہندوستانی کانگریس میں شامل تھے۔

کستوربا فنڈ ایک کروڑ ۵ لاکھ روپیہ

واردھا۔ ۲۔ اکتوبر۔ کستوربا میموریل فنڈ ایک کروڑ ۵ لاکھ سے اوپر پہونچ گیا ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں سے مزید چندہ کے تار موصول ہو رہے ہیں۔ آج ٹرسٹیوں کی جانب سے شریمتی سروجنی نائیڈو مہاتما گاندھی کی سیوا میں تھیلی بھینٹ کریں گی۔

گاندھی جناح بات چیت اور وزیر ہند

لندن۔ ۲۸ ستمبر۔ آج پارلیمنٹ میں وزیر ہند مسٹر ایمری ... گاندھی جناح بات چیت کے ٹوٹ جانے کے بارے میں کچھ کہنے سے انکار کیا۔ جب تک کہ صورت حالات صاف نہ ہو جائے مسٹر مورلسن نے دریافت کیا کہ گاندھی جناح بات چیت سے پیدا شدہ سیاسی مسائل کے بارے میں دونوں لیڈروں ... وائسرائے سے خط و کتابت کی ہے۔ کیا آپ بات ختم ہونے ... اُن کے ساتھ مشورہ کریں گے۔

مسٹر ایمری نے جواب دیا کہ مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں کہ ان دونوں لیڈروں نے وائسرائے کیا بات چیت کی ہے ...

...ں سالگرہ منائی
...ن لال شری
...پنڈت جواہر لال نہرو
...لیڈروں کو صلح کی کانفرنس

...ضانہ، حق بجانب اور
...ج کی کانفرنس کی صدارت
...دہ موزوں ہستی نہیں
...کانفرنس میں صدارت
...ں جوگن موجود ہیں وہ کسی
...کو صدر بنادیا جائے تو
...دہ ہوجائے گا۔
...نٹی چرچ نیویارک نے کہا

...لیڈر آ...
گاندھی...
سے تمام...
مسٹر جالس...
کمیٹی نے کہا...
وقت مہا...
شانتی...
اندیشی ان کی زندگی ... ہیں۔

مہاتما گاندھی کی پچھترویں سالگرہ

دارودھا - ۲ - اکتوبر - آج سیواگرام پر بڑی چہل پہل رہی۔ جیسے کوئی تہوار ہوتا ہے۔ تمام کٹیوں پر ترنگے جھنڈے لگے تھے اور آس پاس کے گاؤں سے لوگ کثیر تعداد میں مہاتما گاندھی کو ۷۵ ویں سالگرہ منانے اور ان کے درشن کرنے آئے تھے۔ سویرے کا پروگرام پربھات پھیریوں سے شروع ہوا۔ ترنگا جھنڈا پروفیسر بھنسالی نے لہرا دیا۔ مہاتما گاندھی کی ۷۵ ویں سالگرہ کی تقریب میں ۷۵ منٹ تک چرخہ چلایا گیا۔ جس میں مہاتما گاندھی نے بھی حصہ لیا۔ دیس کے کونے کونے سے اور باہر کے کئی ملکوں سے گاندھی جینتی کی خبریں موصول ہوئیں ہیں۔ جہاں مہاتما جی سے اظہار عقیدت کیا گیا اور ان کی درازی عمر کے لیے پرارتھنا کی گئی۔ تقریباً دو سو بلائے ہوئے مہمان سیواگرام کی تقریب میں شریک ہوئے۔ مہاتما جی کو تھیلی بھینٹ کی گئی۔ مہمانوں کو سادہ کھانا کھلایا گیا جو آشرم کے معمولی کھانے سے کسی قدر مختلف تھا۔ مہاتما جی نے معمولی غذا اس کے بعد اپنی کٹیا میں چلے گئے۔ جہاں شری بھولا بھائی دیسائی، مسٹر دوکرن ناجی۔ شریمتی سروجنی نائیڈو اور ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وغیرہ نے انھیں مبارکباد پیش کی۔ مہاتما جی نے ایک اخباری نمائندے سے مذاقاً کہا کہ میں تو کہہ چکا ہوں کہ میں تو سوا سو برس جینا چاہتا ہوں۔ لیکن پنڈت مدن موہن مالوی نے میری رہائی کے بعد جو تار دیا ہے اس میں پچیس سال کم کر دیے ہیں۔ مہاتما جی خوش اور صحت مند نظر آتے تھے۔ تھیلی ۵ بجے کے وقت شریمتی سروجنی نیڈو کے ہاتھوں پیش ہوئی مہاتما جی جب پنڈال میں تھیلی لینے کے لئے داخل ہوئے تو تالیوں اور نعروں سے ان کا سواگت کیا گیا۔ کل کارروائی پون گھنٹہ کے اندر ختم ہوگئی شریمتی نیڈو نے اسی لاکھ سے زیادہ کی رقم پیش کی۔ جس میں چیک اور چک کی رسیدیں تھیں فنڈ کے جنرل سکرٹری اے۔ وی ٹھکر نے اعلان کیا کہ ابھی بنکوں میں اور بھی روپیہ ہے اور کچھ رقم روانہ کر دی گئی ہے جو ابھی نہیں پہونچی ہیں۔ شریمتی سروجنی نے مہاتما گاندھی کے ٹیکہ لگایا۔ کھادی کے ہار پہنایا اور جیسا رواج ہے ماتھے کے دونوں طرف ہاتھ رکھکر سرگشتیت رکھکر دعا دی۔

تقریب سے پہلے شریمتی سروجنی نیڈو نے کہا کہ اگر مجھے یہ تھیلی میں آپکو نہ دوں بلکہ لیکر بھاگ جاؤں تو

...یان

...بی۔ ۱۰۔ ا... ...نیوز کرانیکل"
...ن کے نمائندے کو ایک بیان دیا جس میں وہ فرماتے ... کہ مسٹر جناح نے کہا ہے کہ انھیں آزادی گہری دلچسپی ... لیکن مجھے ایسا معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اسکو بڑی ... دیتے ہیں وہ تو پاکستان منوانا چاہتے ہیں۔ ... اخیال برابر یہ رہا ہے کہ ہم آپس میں اس ... وقت تک آزاد نہیں ہوسکتے جبتک سامراجی ... سے آزاد نہ ہوں بہرحال ہم دوستوں کی طرح الگ ہوئے ہیں۔ یہ دن بیکار نہیں گئے۔ مجھے تو مسٹر جناح کے نیک انسان ہونے پر دشواس ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہم پھر ملیں گے۔ میں تو پرارتھنا کرنے والا ہوں اور میں یہ پرارتھنا کروں گا کہ سمجھوتہ ہوجائے۔ اسی اثنا میں عوام کا یہ فرض ہے کہ وہ حالات کو ... اور ہم پر اپنی رائے کا دباؤ ڈالیں۔ مہاتما جی نے کہا کہ ہماری گفتگو کی ناکامی کی وجہ یہ تھی کہ مسٹر جناح دو قوموں کی تھیوری کو منوانا چاہتے تھے اور میں اسے مان نہیں سکا۔ وہ چاہتے ہیں کہ سرحد، سندھ، تمام پنجاب، بنگال اور آسام کو بالادست اور مکمل آزاد پاکستان مان لیا جائے مسٹر جناح ان علاقوں کے باشندوں کو رائے لئے بغیر تمام ہندوستان سے الگ کرنا چاہتے تھے۔ انھوں نے راجہ جی کا فارمولا بھی نامنظور کر دیا۔ جب یہ پوچھا گیا کہ آیندہ سمجھوتہ کس بنا پر ہوسکتا ہے۔ تو مہاتما گاندھی نے کہا کہ میں یہ بالکل واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں مسٹر جناح کو مخلص مانتا ہوں لیکن میرے خیال میں وہ اس وہم میں مبتلا ہیں کہ ہندوستان کی غیر قدرتی تقسیم عوام کے لیے خوشحالی یا بہبودی کا باعث ثابت ہوگی۔

مسٹر فلپس نئی دہلی واپس آئینگے

واشنگٹن - ۳۰ ستمبر - مسٹر ولیم فلپس نے آج اعلان کیا کہ وہ نئی دہلی میں پریزیڈنٹ روزولٹ کے ذاتی نمایندہ کے عہدہ پر بدستور قایم رہیں گے۔

آج آپ نے پریزیڈنٹ روزولٹ سے ملاقات کی ملاقات کے بعد آپ نے کہا کہ میں ابھی کچھ دنوں اور امریکہ میں ٹھہرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ گاندھی جناح بات چیت ٹوٹنے کے بارے میں مجھے اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں جو کچھ اخباروں میں شایع ہوچکا ہے۔

... آپ کیا کریں گے - مہاتما جی نے کہا مجھے معلوم ہے کہ تم میں یہ صلاحیت ہے۔ اس سوال و جواب پر بڑا قہقہہ پڑا۔

یو۔ پی گورنمنٹ کو روپیہ کی ضرورت

لکھنؤ ۳۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی گورنمنٹ اپنی آمدنی کے اضافہ کو ہر صورت سے پورا کر رہی ہے اور ابھی حال ہی میں ولائتی شراب پر ۳۰ روپیہ گیلن ٹیکس کا اضافہ کیا ہے، اور اب اُس نے محکمہ آبکاری کے بعض اشیاء پر اور تاڑی پر بھی ٹیکس کا اضافہ کیا ہے۔ تاڑی اور کھجور کے درختوں پر آئندہ مہینہ سے ۲۵ فیصدی کا اضافہ منظور کیا ہے جس کا اثر گورکھپور۔ بلیا، بستی، اعظم گڈھ۔ بنارس، جونپور۔ مرزاپور۔ غازیپور پر پڑیگا۔ ان نئے ٹیکسوں سے ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ کا اضافہ ہوگا۔ ۱۹۴۲ - ۴۳ء میں تاڑی اور کھجور کی آمدنی ۵۷،۰۰۰ روپیہ ہوئی تھی۔

لنڈن ۔ ۴ ۔ اکتوبر۔ مسٹر ایڈن نے لیبر ممبروں کو یقین دلایا کہ حکومت برطانیہ اٹلی کو اسکی نوآبادیات واپس دینے کے خلاف ہے۔

اور ایک لاکھ سے زیادہ آدمی قید میں ہیں۔ شہر کی آدھی عمارتیں برباد ہوگئیں اور ۳۵ فیصدی عمارتیں ناقابل رہایش ہیں۔

لاہور - ۴ - اکتوبر۔ معاصر اسٹیٹسمین کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سر فیروز خاں نون کو جو اس وقت وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کے ممبر ہیں، ممکن ہے گورنر پنجاب بنا دیا جائے۔

وارسا بالکل تباہ ہوگیا

لنڈن ۴ - اکتوبر - وارسا کی بغاوت کے بارے میں حکومت پولینڈ نے جو رپورٹ شایع کی ہے۔ اس میں بتلایا گیا ہے کہ چھ ہفتہ کی لڑائی میں دیش بھگت پولش فوج کے دو لاکھ آدمی ہلاک ہوگئے یا زخمی ہوگئے یا گم ہوگئے۔

بیں ہوا۔ صدارتی ایڈریس میں مسٹر ڈویس نے کہا کہ اگرچہ ہم متحدہ ہندوستان کے حامی ہیں مگر ہندو مسلمانوں میں اتحاد کی خاطر ہم ملک کی تقسیم کی حمایت کرنے کو تیار ہیں۔ مسٹر ڈویس نے مشترکہ مفاد کے صیغوں کے انتظام کے لیے ایک مضبوط مرکز بنانے کی حمایت کی۔ یو۔ پی کے تمام ضلعوں سے ڈیڑھ سو کے قریب ڈیلیگیٹ شریک ہوئے۔ سر جارج تامس چیف جج اودھ چیف کورٹ بھی شریک ہوئے۔

بھی کی جائے۔ حکومت نے ... ظاہر کی ہے کہ ضلع کے حکام میں اس بارہ ... جو کارروائی کریں گے اس سے مفید نتیجہ نکلے گا۔

یو۔ پی - عیسائی کانفرنس

لکھنؤ - ۲۹ ستمبر - یو۔ پی۔ کرسچین ... کانفرنس کا ۳۵ واں اجلاس ۲۵ ستمبر کو مسٹر اے۔ این ڈویس کی صدارت

رشوت اور بدعنوانی کے خلاف یو۔ پی گورنمنٹ کا جہاد

نینی تال - ۲ - اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ یو۔ پی گورنمنٹ نے گشتی مراسلہ کے ذریعہ تفصیلی ہدایات جاری کی ہیں۔ تاکہ گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ عملے میں رشوت اور بدعنوانیوں کا موثر انسداد کیا جاسکے۔ ابھی حال میں رشوت کے کئی واقعات روشنی میں آچکے ہیں جن کے نتیجے کے طور پر پراونشل سروس کے دو افسر معطل ہوچکے ہیں۔ اخباروں میں بعض حاکموں اور محکموں کے رویہ پر کئی بار نکتہ چینی ہوچکی ہے گشتی مراسلہ میں ہدایت کی گئی ہے کہ اگر کہیں گزیٹڈ عملہ پر رشوت کا معقول شبہ ہو تو اس کے خلاف محکمانہ کارروائی کے علاوہ قانونی چارہ جوئی بھی

فوج کے دستوں نے مانگ ڈا کے دکھن پورب میں ایک پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔ جاپانی فوج نے بہت کم مقابلہ کیا۔ ہماری توپوں اور ہوائی جہازوں نے ٹونگ ڈانگ کے آس پاس دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے۔ چن کی پہاڑی کے علاقہ میں ہماری فوج کا ٹیڈم روڈ پر حکومیت اسٹرکیس کے قریب دشمن سے پھر ٹکراؤ شروع ہو گیا ہے۔ اتری برما میں برطانی فوج ہوپن نما کے علاقہ میں پھر سرگرمی دکھلا رہی ہے۔ کا زد کے دکھن میں گشتی فوجوں نے سرگرمی دکھلائی۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے ہوائی جہاز زیادہ سرگرمی نہ دکھلا سکے۔

مارشل کے ٹاپوؤں کو آزادی مل گئی

پرل بندرگاہ - ۲ - اکتوبر - ایڈمرل نمز نے اعلان کیا کہ امریکہ کے افسران مارشل کے ٹاپوؤں کے قدیمی باشندوں کو اپنے ملک کا خود انتظام کرنے کی اجازت دینے کے انتظامات مکمل کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کو عشرہ کے بعد اب آزادی حاصل ہوگی۔

آزادی کے کاز کے لیے یہ بات بہت اہمیت رکھتی ہے کہ امریکہ کی فوجی حکومت نے جو پہلا آرڈیننس جاری کیا ہے وہ حکومت خود اختیاری قائم کرنے کے لیے ہے۔

عرب ملکوں کی کانفرنس

اسکندریہ - ۲ - اکتوبر - آج شام عرب ممالک کی جنرل کانفرنس کی دوسری میٹنگ میں فلسطین کے مسئلہ پر خاص طور پر غور کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فلسطین کے مسئلہ کے بارہ میں ساتوں عرب ممالک کا ایک مشترکہ بیان شایع کیا جائیگا۔

کا بیان ہے کہ مسٹر چرچل نے ہاؤس آف کامنز میں روزویلٹ اور اسٹالن کے ساتھ جس ملاقات کی طرف اشارہ کیا ہے وہ دسمبر میں کسی وقت ہوگی۔ اگرچہ کوئی مقام زیر غور ہیں۔ مگر ملاقات طہران میں ہو سکتی ہے جنگ کے علاوہ اس بات پر بھی ملاقات کا دار و مدار ہے کہ امریکہ کا صدارتی انتخاب، - نومبر کو ہو رہا ہے۔ اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ ایک سال ہوا جب تینوں لیڈروں میں طہران میں ملاقات ہوئی تھی۔

اٹلی جاپان کے خلاف لڑے گا

روم - ۲۸ - ستمبر - بدھ وار کو ایک پریس کانفرنس میں اٹلی کے نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ اٹلی جاپان کے خلاف لڑائی میں اتحادیوں کے ساتھ شامل ہوگا۔

تین یونانی ٹاپوؤں پر اتحادیوں کا قبضہ

لندن ۲ - اکتوبر - اتحادی فوج نے یونان کے تین ٹاپوؤں کو آزاد کرا لیا ہے۔ یہ ٹاپو کریٹ کے قریب ہیں۔

[illegible] معطل

[illegible] ہوا ہے کہ مسٹر شوکت علی خاں [illegible] برن بیگ چوک ایریا کوان [illegible] ہے۔ کیونکہ اس بات کی شکایات [illegible] جائز فائدہ اٹھانے کی کوشش [illegible] اور بھی اسٹاف کے لوگوں کو [illegible] جاری ہے۔

جھانسی

[illegible] حکومت یو۔ پی کے حکم کے مطابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ [illegible] جھانسی میونسپل بورڈ کے حفظان صحت محکمہ [illegible] کی روک تھام میں قاصر رہا۔

بات چیت

لندن - ۳ - اکتوبر - ایک برطانی نامہ نگار نے جرمنی کی اس اطلاع کا حوالہ دیا ہے کہ ہٹلر نے برلن میں جاپانی سفیر سے تین دن تک بحر ہند اور پیسیفک میں پن ڈبیوں کی لڑائی پر تبادلہ خیالات کیا۔ برلن کی بعض خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاپانی سفیر نے اس بات پر زور دیا کہ پیسیفک میں حالت خراب ہوتی جا رہی ہے اور وہاں جرمن پن ڈبیوں کی مدد کی ضرورت ہے۔ جرمن ریڈیو یہ ظاہر کر رہا ہے کہ یہ درخواست منظور کر لی گئی اسی لئے یوروپین سمندروں میں اب جرمن پن ڈبیوں کی سرگرمی دھیمی پڑ گئی ہے۔

جرمنی کا جنگی گوشوارہ

لندن - ۳ - اکتوبر - ڈیلی ہیرلڈ کا نامہ نگار نے سردی کے موسم کے لئے جرمنی کا جنگی گوشوارہ تیار کیا ہے۔ خرچ کی مدیں حسب ذیل ہیں:-

مغربی مورچہ پر شکست، بالٹک، رومانیہ اور بلقان میں روس کی کامیابی اٹلی میں اتحادیوں کی کامیابی۔ فن لینڈ اور بلغاریہ کی محور سے علیحدگی - فرانس اور بلجیم میں اقتصادی نقصان اور رومانیہ کے تیل کا نقصان - فرانس میں بننے والے جنگی ہتھیاروں کا نقصان - اڑن بم کا خاتمہ آمدنی کی مدیں صرف دو ہیں۔ یعنی جرمنی کے مورچے چھوٹے رہ جائیں گے - اور جرمنی پر حملہ سے جرمنوں کا رویہ اور سخت ہو جائے گا۔

جرمنی سے تاوان جنگ وصول کرنیکا ابھی فیصلہ نہیں ہوا

لندن - ۲ - اکتوبر - مسٹر چرچل نے آج پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ اتحادیوں نے ابھی تک اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا کہ جرمنی کیا تاوان جنگ ادا کرے گا مسٹر چرچل نے کہا کہ جرمنی پچھلی لڑائی کے بعد اپنا قرضہ نہیں ادا کر سکا تھا۔

البانیہ کی آیندہ حکومت

لندن - ۳۰ - اکتوبر - البانیہ کے بادشاہ ذوخ اور البانیہ کے آزاد پسندوں کے درمیان سمجھوتہ کی بات چیت ناکامیاب رہی۔ بادشاہ لندن میں ہیں اور آزاد پسندوں کا مرکز امریکہ میں ہے۔ آزاد پسندوں کی یہ یہ شرطیں تھیں کہ البانیہ میں لڑائی کے بعد عوام کی اسمبلی چنی جاوے اور بادشاہ چناؤ کے بعد البانیہ میں واپس آئیں۔ بادشاہ نے پہلی شرط مان لی۔ مگر دوسری شرط نہیں مانی۔

نیویارک - ۴ - اکتوبر - ایک ڈچ نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ جرمنوں نے راٹرڈم کو برباد کرنا شروع کر دیا ہے راٹرڈم ہالینڈ کا مشہور بندرگاہ ہے۔

امریکہ کے سمندری افسروں کی کانفرنس

سان فرانسسکو - ۴ - اکتوبر - بتلایا گیا ہے کہ امریکہ کے سمندری افسروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں جاپان کے خلاف حملہ کرنے کی نئی اسکیم تیار کی گئی۔ ایڈمرل کنگ اور ان کا اسٹاف اور پیسیفک کے امریکی کمانڈر اس کانفرنس میں شریک ہوئے۔

جنگ میں برطانیہ کا خرچ

لندن - بذریعہ ہوائی ڈاک - برطانی ہوم سکریٹری مسٹر ہربرٹ موریسن نے اپنی تقریر میں کہا کہ اب تک موجودہ جنگ میں برطانیہ کا اونیس ارب پونڈ خرچ ہو چکا ہے جو تقریباً دو کھرب ۸۵ کروڑ روپیہ ہوتا ہے۔

اور ان سوالوں کے متعلق اپنے جوابات لکھئے

آپ کی ماہوار تنخواہ کیا ہے؟	
آپ کی خوراک پر مہینے میں کیا خرچ آتا ہے؟	
آپ کے کپڑوں پر کیا خرچ ہوتا ہے؟	
آپ مکان کا کرایہ کتنا دیتے ہیں؟	
آپ کو ہر سال کتنے دن کی چھٹی ملتی ہے؟	
آپ مہینے میں کتنی رقم بچاتے ہیں؟	

کیا آپ نے ان سوالوں کے جواب لکھے ہیں؟ اب ان کا مقابلہ نیچے لکھے ہوئے جوابات سے کیجئے جو ہندوستانی فوج کے سب نیچے درجہ کے حولدار کلارک کے جوابات ہیں۔ تندرست نوجوان ہندوستانی فوج میں حولدار کلارک کی حیثیت سے آج ہی بھرتی ہوسکتے ہیں۔ ۱۷½ اور ۴۵ سال کی درمیانی عمر کے امیدوار جن کی لیاقت میٹرک یا اس کے برابر کے درجے تک کی ہو اور جو میٹرک پاس نہیں ہیں وہ بھی اگر کلرکی کے کام کا تجربہ رکھتے ہوں تو براہ راست حولدار کلارک بھرتی ہوسکتے ہیں۔ ۱۶½ اور ۲۱½ سال کی درمیانی عمر کے دسویں جماعت پاس امیدوار اور ۲۱½ سے ۳۰ سال کے درمیان عمر کے غیر میٹرک پاس جنھیں کلارک کے کام کا تجربہ حاصل نہ ہو وہ زیر تربیت کلرکوں کی حیثیت سے بھرتی ہوسکتے ہیں۔ زیر تربیت کلرکوں کو حولدار کلارک گریڈ ۳ مقرر ہونے سے پہلے ۳ سے ۴ مہینے کی سکھلائی لینی ہوتی ہے۔ اور سکھلائی کے دوران میں ۴۴ روپے ۴ آنے ماہوار پاتے ہیں۔ اس کے علاوہ خوراک، کپڑے، رہائش وغیرہ مفت ہوتی ہے۔ کیا آپ اس موقعے کو ہاتھ سے کھونا گوارا کریں گے؟"

★ ایک تازہ بھرتی شدہ کلارک کے جوابات یہ ہوں گے ...

آپ کی ماہوار تنخواہ کیا ہے؟ میری تنخواہ حولدار کلارک گریڈ ۳ کی حیثیت سے ۶۵ روپے ماہوار سے شروع ہوئی تھی۔ آپ کے کھانے پر مہینے میں کیا خرچ ہوتا ہے؟ کچھ نہیں۔ فوجوں کے ملازمین کو ساری خوراک مفت ملتی ہے۔ آپ کے کپڑوں پر کیا خرچ ہوتا ہے؟ کچھ نہیں۔ مجھے اپنی وردی بستر وغیرہ سب مفت ملتے ہیں۔ آپ مکان کا کرایہ کتنا دیتے ہیں؟ کچھ نہیں۔ مجھے مفت کوارٹر، مفت بجلی اور مفت ایندھن ملتا ہے۔ آپ کو سال میں کتنے دن کی چھٹی ملتی ہے؟ سال میں ایک بار ۲۸ دن کی "وار لیو" جس کے ساتھ گھر تک آنے جانے کا کرایہ مفت ہے اور ایک وقت میں ۲۰ دن تک کی رخصت اتفاقی بھی مل سکتی ہے۔ آپ مہینے میں کتنی رقم بچاتے ہیں؟ میری تمام تنخواہ جیب خرچ کے واسطے ہے۔ کیونکہ میرا خرچ کچھ بھی نہیں۔ میں اگر چاہوں تو ساری تنخواہ بچا سکتا ہوں۔

پوری تفصیلات ذیل کے کسی دفتر سے معلوم کی جاسکتی ہیں ..

لکھنؤ ——— (ہیڈ کیو) ——— ایسٹرن ایریا حضرت گنج
لکھنؤ ——— ۳۷ لینیشور ناتھ روڈ
الٰہ آباد ——— ۱۸ کیننگ روڈ
میرٹھ ——— ۲۸۶ ویسٹرن کچہری روڈ

★ اگر کچھ لوگ خانگی یا دوسری مجبوریوں کے سبب سے باہر جانے کی شرط قبول نہیں کرسکتے تو وہ ہندوستان کے اندر غیر جنگی علاقوں میں کام کرنے کے لئے حسب ذیل شرح تنخواہ پر بھرتی ہوسکتے ہیں: حولدار درجہ سوم مبلغ ... حولدار درجہ دوم مبلغ ۵۰ روپے ۸ آنے ماہوار۔ حولدار درجہ اول مبلغ ۶۵ روپے ماہوار۔

A.A.A.C. 1003

[illegible] اخبار ... شائع کر ... مرد ... کا ...

... متحدہ کے ... گورنر صاحب نے ... گورنر کی جگہہ پر جو اس ... ریٹائر ہو رہے ہیں مسٹر جے۔ ایل۔ ... سیلنر ممبر بورڈ آف ریونیو کو اپنا ... نے مسٹر اے۔ جی شیرف ... اس سال کے اختتام ... مسٹر بی۔ ٹی۔ بی۔ ڈبلیو ... لیس کمشنر لکھنؤ ڈویژن کو اپنا مشیر مقرر ... اسلون مشیر گورنر کو مزید توسیع دی

... سر ... اللہ چیر مین امپروومنٹ ٹرسٹ ... تین سال کی مزید توسیع حکومت ...

... میں ان ... نے اپنا جسم ... کے ... کوئی پلنگ یا ... نیچے بیٹھ کر ... ہوں کہ ...

ناشتہ۔ ناشتہ ... کی زیادہ تکلیف نہ تھی۔ کیونکہ اکثر ہوتا ہے کہ ناشتہ کے لئے میز پر انڈا دیکھ کر مجھے نفرت ہو جاتی تھی لیکن چائے کے بغیر رہنا واقعی سخت مشکل تھا۔ اور در اصل یہ ایک طرح کا عذاب تھا۔ یہ ایسے ہوا کہ کورٹالڈ انسٹی ٹیوٹ آف بایوکیمسٹری مڈل سیکس ہسپتال لندن کے ڈاکٹر جے۔ ڈی۔ رابرٹسن سائنس کا تجربہ کرنے کے لیے چند رضا کاروں کے لئے اپیل کی۔ اس میں تیس برس سے زیادہ عمر کی عورتیں اور مردوں کی ضرورت تھی جو کورٹالڈ انسٹی ٹیوٹ میں دو صبح متواتر جا کر آدھ گھنٹہ تک ایک بچھونے پر لیٹ کر ایک مقرر مقدار آکسیجن بذریعہ سانس لیا کریں۔

اچھے کام کے لئے اس طرح کے تجربہ کے لئے اور کوئی خطرناک تجربہ نہیں ہو سکتا کیونکہ ڈاکٹر ایک خاص قسم کی غدود کی بیماریوں کو دور کرنے کا تجربہ کرنا چاہتے تھے۔ اس میں ایک کڑی شرط یہ تھی کہ تمام رضا کار تجربہ کہ پہلے نہ تو چائے پئیں گے اور نہ کسی قسم کا ناشتہ کریں گے۔ کیونکہ چائے و ناشتہ سانس ابھارتا ہے۔ یہی ایک کٹھن بات ہے رضا کار جتنی ضرورت تھی نہیں مل سکے۔ ہم لوگ کوئی پچاس کے قریب تھے۔ ڈاکٹر ابرٹسن نے مجھے کہا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ رضا کار کیوں نہیں آئے کیونکہ چائے پینے کی ممانعت کر دی گئی ہے میں اُن لوگوں میں سے ہوں جو صبح کی پہلی پیالی چائے نہ پئیں تو نیم غنودگی کی حالت میں رہتے ہیں۔ بہر حال دنیا کے ایک نیک کام کے لیے میں نے چائے کی پیالی قربان کر دی۔

تجربہ ختم ہو جانے کے بعد مسٹر اے۔ جے۔ لابرن لکھتے ہیں۔ میں یہ سمجھتے ہوئے کہ اپنی استعداد کے مطابق غدود کی بیماریوں کے خلاف جنگ میں حصہ لے لیا ہے۔ کورٹالڈ انسٹی ٹیوٹ سے روانہ ہوا اور یہ سوچ لیا کہ اب چائے پینے کا حقدار ہو گیا ہوں۔ چنانچہ ایک قریب ہی چائے خانہ کی طرف لپکا۔ دروازہ پر پہونچتے ہی ایک بچکولا لٹکا لکھا ہوا تھا کہ ساڑھے گیارہ بجے تک بند ہے۔ اس چائے خانے کے مالک کو غدود کی بیماری ضرور ہونی چاہیئے۔

اصل تو چیزیں ہیں

انگلستان میں ویمن والنٹری سروس رضا کار عورتوں کی خدمات نے گھر گھر عورتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مربہ کے خالی ٹین ایک خاص موقع میں پہونچا دیں جہاں سے وہ مختلف چائے خانوں میں بھیج دیے جاتے ہیں۔ چائے کے پیالوں کی جگہ استعمال کئے جا رہے ہیں۔ کیونکہ چائے کے پیالوں کی کمی ہو گئی ہے۔ کام کرنے والے مردوں اور عورتوں کو چائے سے محروم نہ رکھنے کے لیے چائے ٹینوں میں ہی دی جا رہی ہے۔

... حکومت حجاز کی

دس لاکھ روپیہ سالانہ امداد

کراچی۔ ۳۰ ستمبر۔ اورینٹ پریس کو نہایت معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ پچھلے دو سال میں حکومت ہند نے حکومت ... دس لاکھ روپیہ سالانہ امداد کے طور پر دیا ہے تاکہ حجاز کی حکومت کے اس نقصان کی تلافی ہو سکے جو جہازوں کی کمیابی کے باعث حج کی اجازت نہ دینے کی صورت میں حجاز کو ہو رہا تھا۔ اس سال صرف دو جہاز عازمین حج کو لیکر جائیں گے اور راستے میں ان جہازوں کی حفاظت ہندوستان کا بحری بیڑہ کرے گا۔

حجاز میں قحط

... ۳۔ اکتوبر۔ حجاز میں قحط کے متعلق شیخ یوسف یاسین کا بیان ہے کہ سعودی عرب کی حکومت حالات کو بہتر بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے تاکہ قیمتیں وہی رہیں جو پچھلے سال اس موقعہ پر تھیں۔ امسال مکہ میں حاجیوں کی تعداد پچاس ہزار تک پہونچ جائے گی۔

مغربی یوروپین یونین

لندن۔ ۳۔ اکتوبر۔ مشترکہ اغراض کے لئے مغربی یوروپین یونین کے قیام کی تجویز نے اب کچھ کچھ عملی شکل اختیار کر لی ہے۔ چند ہفتے سے فرانس، بلجیم اور ہالینڈ کے درمیان کسٹم یونین بنانے کی تجویز پر لندن میں غور ہو رہا ہے۔ موٹی موٹی باتوں پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ برطانیہ کا نظریہ ابھی صاف نہیں ہے مگر خیال ہے کہ وہ بھی مجوزہ یونین میں شریک ہو جائے گا۔

ہیراج کے نئے آئین کا مشورہ

ہیراج۔ ۲۔ اکتوبر۔ دسہرہ کے دن مہاراجہ ہیراج کے سامنے وہ آئین پیش کر دیا گیا جو اس وقت ریاست کے پرجا منڈل نے مرتب کیا ہے اور جسے مسٹر بی۔ جی کھیر کی تائید حاصل ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ ایک چھوٹی سی ریاست کا آئین اس وقت تک چلنا مشکل ہے جب تک ریاستوں کا فیڈریشن قائم نہ ہو جائے۔

لندن۔ ۴۔ اکتوبر۔ والچرین کے ٹاپو کے بڑے بندر پر انگریزی ہوائی جہازوں نے اس زور سے حملہ کیا کہ بند ٹوٹ گیا اور تمام ٹاپو میں پانی بھر گیا۔ یہ ٹاپو ہالینڈ کے قریب شیلڈٹ کے موہانہ پر ہے۔

جاپانی فوج چین کے دکھنی ساحل پر اتر گئی

نیویارک۔ ۳۔ اکتوبر۔ ٹوکیو ریڈیو سے ایک سرکاری بیان براڈکاسٹ کیا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ۲۷۔ ستمبر کو جاپانی فوجیں چین کے دکھن پوربی ساحل پر اچانک اتر گئیں اور وہ اب نوچاؤ کی طرف بڑھ رہی ہیں نوچاؤ چین کے دکھن پوربی ساحل پر بڑی بندرگاہ ہے اور ہانگ کانگ اور شنگھائی کے درمیان واقع ہے۔ اس کی آبادی ۶۲۴۰۰۰ ہے۔

چودہ ارب روپیہ کی اسکیم

بمبئی ۲۔ اکتوبر۔ سرایم وشیشوریہ نے اپنی پنج سالہ اسکیم میں ایک یہ بات رکھی ہے کہ ہندوستان میں تین علاقہ وارانہ جماعتیں تعمیری تشکیل کے لیے بنادی جائیں جو حکومت کے انتظامیہ صیغوں سے مل کر کام کریں۔ یہ اسکیم چودہ ارب روپیہ کی ہے۔ اس اسکیم میں سیاسی تشکیل کا بھی ذکر ہے۔

راجہ صاحب محمود آباد کا کستوربا فنڈ میں عطیہ

لکھنؤ ۲۔ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ راجہ صاحب محمود آباد نے ایک مکمل اسپتال کستوربا میموریل فنڈ کو دینا طے کیا ہے۔ جس کا نام محمود آباد کستوربا ڈسپنسری ہوگا اور اس کے اخراجات ریاست محمود آباد سے ادا کئے جائیں گے۔ راجہ صاحب نے اپنی پوری ہمدردیاں اس فنڈ کے ساتھ ظاہر کی ہیں۔

لیکن کسی ممبر نے کوئی توجہ نہ کی۔

کنوینر الکشن پبلسٹی کمیٹی کانپور

نام نہاد اور خانہ ساز کمیٹیاں

ہر گاہ کہ ورکنگ کمیٹی کے علم میں ایسے واقعات آئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہونیوالے میونسپل انتخابات کے سلسلہ میں شہر کے اندر ایسی نام نہاد اور خانہ ساز کمیٹیاں چند مخصوص لوگ اپنے ذاتی مفاد کیلئے مرتب کئے ہوئے ہیں جو بالکل غلط اور بے بنیاد اور حیا سوز پروپیگنڈہ اکثر اُمیدواران اور مسلم لیگ کے ذمہ دار کارکنان کے خلاف کر کے پارلیمنٹری بورڈ کے ممبران کو اپنے آپ کو مسلم لیگ کے ورکر ظاہر کر کے غلط نتائج پر پہونچنے کے لئے ارسال کرتے ہیں اور ہر گاہ کہ ورکنگ کمیٹی کو مکمل اعتماد ہے کہ پارلیمنٹری بورڈ دور بیں اور زمانہ ساز اراکین کسی غیر ذمہ دار شخص یا خانہ ساز جماعت کے افراد کے غلط پروپیگنڈہ سے متاثر نہ ہوں گے تاہم ورکنگ کمیٹی کانپور کی مخصوص فضا اور مقامی حالات سے باخبر ہونیکی وجہ سے یہ ضروری سمجھتی ہے کہ ڈویژنل پارلیمنٹری بورڈ کو اس امر سے باخبر کر دیا جائے کہ کچھ غیر ذمہ دار لوگ لیگ سے متعلق ہونے کے باوجود مالی منفعت حاصل کرنے کے لئے بلیک میکنگ پالیسی اختیار کئے ہوئے ہیں اور مقامی میونسپل انتخابات سے دلچسپی رکھنے والے مسلم لیگ کے خلاف عناصر کے آلہ کار ہو کر نہایت غیر ذمہ دار طریقہ کار اختیار کئے ہوئے ہیں اور ورکنگ کمیٹی شہری مسلم لیگ نے اپنے صدر اور سکریٹری کو مجاز کیا ہے کہ ایسے لوگوں کے خلاف قابل غور تحریری ثبوت مہیا ہونے پر بغرض مکمل تحقیقات متعلق تادیبی کارروائی پیش کریں تاکہ مسلم لیگ کے وقار کو صدمہ نہ پہونچے۔

لندن ۵- اکتوبر- جرمن نیوز ایجنسی نے ہٹلر کے اخبار کے حوالہ سے ایک خبر براڈکاسٹ کی ہے جو لندن کے علاقہ میں جرمنی کی گوریلا فوج نے لڑنا شروع کیا ہے۔ جرمن گوریلا فوج روس اور یوگوسلافیہ کی فوجوں سے بہتر لڑیگی۔ روس بلقان بلجیم۔ فرانس اور اٹلی تک کے تجربہ سے ہمیں یہ معلوم ہوگیا کہ مقبوضہ ملک بغیر ہتھیار سے رہائے مطمئن نہیں ہوتا۔

نئی دہلی - ۵ اکتوبر - غلہ کی ناجائز برآمد کو روکنے کیلئے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے قاعدہ ۸۴ میں ایک نئے سب رول کا اضافہ کیا گیا ہے جسکی رو سے اسکی خلاف ورزی کرنیوالے مال کی ضبطی کے علاوہ تین سال تک سزا یا جرمانہ ہو سکتا ہے

ایک بہترین تقرر

سید احمد رفیق صاحب ایم۔ اے (کینٹب) بیرسٹرایٹ لاء الہ آباد ہائی کورٹ کا تقرر ہز اکسلنسی نے ہائیکورٹ میں بحیثیت اسسٹنٹ گورنمنٹ ایڈوکیٹ کر کے بیرسٹر صاحب موصوف کی ہر دلعزیزی کا ثبوت دیا۔

سید صاحب موصوف سر سید احمد خاں علیہ الرحمۃ کے خاندان محترم کے ایک رکن ہیں۔ آپ کے والد سید محمد منیر صاحب مرحوم سر سید کے نواسے تھے اور میرٹھ کے ایک نہایت عالی قدر وکیل تھے اور عرصہ پچاس سال کے قریب وہاں کے وکلا کے سردار رہے۔

سید احمد رفیق صاحب نے انگلستان میں ۱۵ سال گزارے اور آپ کیمبرج میں ہندوستان ایسوسی ایشن مسلم ایسوسی ایشن کے صدر رہے۔ اور لندن کے مشہور و معروف انجمن مسلمین کے سکریٹری زمانہ لارڈ ہیڈلے میں تھے۔ مرکز اسلامی جو اب وہاں قائم ہوا ہے، وہ آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

ولایت میں آپ ایک مشہور ادیب تھے اور اسی بنا پر گورنمنٹ آف انڈیا نے آپ کو اپنے صیغہ اطلاعات کا افسر منتخب کیا۔ اس عہدہ سے علیحدگی اختیار کر کے سید صاحب موصوف نے الہ آباد ہائیکورٹ میں وکالت شروع کی جہاں بہت ہی جلد نمایاں ترقی کر کے آپ اسسٹنٹ گورنمنٹ ایڈوکیٹ کے عہدہ پر فائز ہو گئے ہیں۔

ESTD. J.
THE S…
REGD NO- A 406
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۔۔۔ 5/-/-
ششماہی ۔۔۔ 2/12/-
سہ ماہی ۔۔۔ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۔۔۔ 2/-

VOL. 40 NO. 42	CAWNPORE. Saturday. 14th OCT. 1944	کانپور شنبہ ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ء مطابق ۲۵ شوال المکرم سنہ ۱۳۶۳ھ	جلد ۴۰ نمبر ۴۲

ادبیات

پھوٹ کا گیت

بین الاقوامی سازِ شکستہ پر

(از حضرت سیماب اکبر آبادی)

فسادوں کی معاون، خانہ جنگی کی میں بانی ہوں
دیارِ ہند میں اک "بین الاقوامی" نشانی ہوں

کرے کیا کام صلح و آشتی کی عارضی کوشش
کہ میں ہر دور میں اک ابتلائے جاودانی ہوں

کبھی مسجد مرا گھر ہے، کبھی مندر مرا مسکن
"تقدس کے حجابوں میں تکدر" کی کہانی ہوں

نہ جانے شعلۂ خفتہ کی صورت کب بھڑک اٹھوں؟
وبالِ اتفاقی ہوں، بلائے ناگہانی ہوں

مجھی سے گرمیاں ہیں "مجلس اقوام" کی باقی!
بہ ہر عنوان میں ہنگامۂ دنیائے فانی ہوں

تسلط ہے مرا دست و زبانِ اہلِ محفل پر
کہیں پیغام تحریری، کہیں درسِ زبانی ہوں

مرے مسلک میں "آزادی" ہے اک افسانۂ مہمل
سبق آموزِ محکومی، حریفِ حکمرانی ہوں

ہوئی ہے پرورش میری "دماغِ رہنمائی" میں
الگ ہوں کارواں والوں سے پھر بھی کاروانی ہوں

کوئی ہندوستاں میں میرا ہمسر ہو نہیں سکتا!
میں تنہا جانشینِ "اتفاق" آنجہانی ہوں

کمالِ خاص حاصل ہے لگانے اور بجھانے میں
کہیں میں آگ کا طوفاں کہیں میں سرِ پانی ہوں

مرے سیلِ تعصب سے ابھرنا غیر ممکن ہے
عقائد کا تلاطم ہوں، مذاہب کی جوانی ہوں

غنیمت ہے کہ مجھ پر فتح پا سکتا نہیں کوئی،
بہ ایں "شر و فتن" مصروفِ جشنِ کامرانی ہوں

نہ کیوں مغلوب ہوں یہ نوجوانانِ وطن مجھ سے
مئے دو آتشہ ہوں، مرد افگن ہوں پرانی ہوں

کئے جائے زمانہ کوششیں میرے مٹانے کی
مرا مٹنا نہیں ممکن کہ جزوِ زندگانی ہوں

کروں میں غور شاید اس وطن سے کوچ کرنے پر
اگر ہر فرد یہ کہہ دے کہ میں "ہندوستانی ہوں"!

دنیائے اسلام

نحاس پاشا کی کیبنٹ کو برخاست کر دیا گیا

قاہرہ۔ ۸ اکتوبر! شاہ فاروق نے نحاس پاشاہ کی کیبنٹ کو برخاست کر دیا ہے۔ اس خبر سے قاہرہ میں بڑی زبردست سنسنی پھیل گئی ہے۔ قاہرہ میں اس خبر کا اعلان عربی، انگریزی اور فرانسیسی زبان میں کیا گیا۔ عرصہ سے یہ بات معلوم تھی کہ شاہ فاروق اور نحاس پاشا کے درمیان اختلافات موجود ہیں۔

قاہرہ۔ ۹ اکتوبر! شاہ فاروق نے علی مہر پاشا کو نئی کیبنٹ بنانے کی دعوت دی ہے۔ شاہ فاروق نے ان کو ایک خط میں لکھا ہے کہ موجودہ نازک دور کے پیش نظر نیز چونکہ مجھے آپکی قابلیت اور صدق دلی میں پورا اعتماد ہے میں نے آپ کو نئی کیبنٹ بنانے کی دعوت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ نحاس پاشا کی برخاستگی کا جو خط شاہ فاروق نے لکھا تھا اس میں تو یہ کہا تھا چونکہ میری یہ خواہش ہے کہ میرے ملک میں جمہوری حکومت ہو جو ملک کی سیوا کرے اور ملک کے آئین کے مطابق کام کرے اور تمام مصریوں کے ساتھ ان کے حقوق کے بارے میں یکساں سلوک کرے اور عوام کے لئے کھانے پینے اور کپڑے کا معقول انتظام کرے اس لئے میں نے آپکی حکومت کو برخاست کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ اور آپ کے ساتھیوں نے جو سیوائیں کی ہیں اُن کے لئے میں آپ کا مشکور ہوں۔ شاہ فاروق اور نحاس پاشا کے درمیان عرصہ سے اختلافات چلا آتا تھا۔ حال ہی میں یہ اختلاف بہت زیادہ بڑھ گیا جبکہ نحاس پاشا نے ڈائرکٹر پبلک سکوریٹی کو برخاست کر دیا۔ شاہ فاروق رمضان کے دنوں میں قاہرہ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے گئے تھے وہاں انھوں نے نوٹس لگے ہوئے دیکھے جن میں لکھا تھا "نحاس پاشا زندہ باد"۔ شاہ نے ڈائرکٹر پبلک سکوریٹی کو حکم دیا کہ ان نوٹسوں کو ہٹا دیا جائے۔ ڈائرکٹر نے شاہ کے حکم کی تعمیل کی ان کو نحاس پاشا نے برخاست کر دیا۔ مکرم عبید پاشا اور علی مہر پاشا کو رہا کر دیا گیا۔

مکرم عبید پاشا دو دفعہ سنہ ۱۹۳۶ء اور ۱۹۴۲ء میں مصری کیبنٹ میں وزیر مالیات رہ چکے ہیں ان کو وفد مصری نیشنلسٹ پارٹی کے سکریٹری جنرل کے عہدہ سے جنوری سنہ ۱۹۴۲ء میں برخاست کر دیا گیا تھا اور امسال مئی میں ان کو گرفتار کیا گیا تھا۔ علی مہر پاشا اپریل سنہ ۱۹۴۲ء سے قید تھے ان کو محوریوں سے سازباز کرنے کے شبہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ آپ وفد پارٹی کے ممبر ہیں اور سنہ ۱۹۳۹ء میں مصر کے وزیر اعظم تھے۔

برطانوی اخبارات کو ترکی اخبار "ینی صباح" کا منہ توڑ جواب

انقرہ۔ ۷ اکتوبر! ترکی کی غیر جانبدارانہ حکمت عملی پر آج کل برطانوی اخبارات میں بڑی لے دے ہو رہی ہے۔ مسٹر چرچل نے بھی اپنی تقریر میں یہ کہا تھا کہ ترکی صلح کانفرنس میں وہ مقام حاصل نہیں کر سکے گا جو اُسے ملنا چاہیئے تھا بلکہ صلح کانفرنس میں اس کی حیثیت اب ایک تماشائی سے زیادہ نہ ہوگی۔ ترکی جرائد نے چرچل کے ان خیالات پر شدید نکتہ چینی کی ہے، اور "ینی صباح" نے لکھا ہے کہ برطانوی مدبرین کو وہ وقت نہیں بھولنا چاہیئے جب عراق میں بغاوت پھوٹ رہی تھی، فلسطین، شام اور لبنان میں عرب مقابلہ کی تیاریاں کر رہے تھے اور [illegible] کے محاذ پر برطانوی فوجوں کے پاؤں اُکھڑ رہے تھے۔ اُدھر جرمن اسٹالن گراڈ تک پہونچ چکے تھے اگر اس وقت ترکی جرمنی کا [illegible] بن جاتا تو اس کا نتیجہ آج یہ نہ ہوتا جو دنیا اتحادیوں کی فتح کی شکل میں دیکھ رہی ہے۔ ترکی کی مضبوطی اور استقلال ہی نے جرمنی کے طوفان کو روکے رکھا۔ اور برطانیہ کی اس نازک وقت میں اسطرح مدد کی۔ "ینی صباح" لکھتا ہے کہ برطانوی ذمہ وار مدبرین کا یہ رویہ خود ان کے لئے دنیا کی نظروں میں بداعتمادی پیدا کر دیگا۔ برطانوی جرائد اور مدبروں کو ترکی کے متعلق اپنے رویہ پر نظر ثانی کرنا چاہیئے۔

ایران کا تیل اور اتحادی حکومتیں

طہران۔ ۶ اکتوبر! ایک سرکاری اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ ماہ ایک روسی مشن ایران اور روس کے تجارتی تعلقات کے متعلق گفت و شنید کی غرض سے آیا ہوا تھا اور اُس گفتگو میں ایرانی تیل کے بارے میں بعض مراعات حاصل کرنے کی بات چیت بھی شامل تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ عرصہ سے طہران میں امریکہ اور انگلستان کی مختلف تیل کی کمپنیوں کے نمائندے بھی مقیم تھے اور ایران کی حکومت سے سلسلہ جنبانی کر رہے تھے اور ایران کی مجلس [illegible] نے شمالی اور جنوبی ایران کے نئے تیل کے چشموں کے متعلق بہت کافی بحث و مباحثہ کیا۔ طہران کے اخبارات کا خیال ہے کہ عنقریب یہ مسئلہ پارلیمنٹ کے سامنے بھی پیش کیا جائے گا۔

مصر میں ڈاکٹر احمد مہر پاشا نے نئی کیبنٹ بنالی

قاہرہ۔ ۱۰ اکتوبر! مصر کے نئے وزیر اعظم ڈاکٹر احمد مہر پاشا نے نئی کیبنٹ بنالی ہے جس میں ۱۲ ممبر ہیں۔ شاہ مصر نے کیبنٹ کو منظور کر لیا ہے، آج کیبنٹ کے ممبروں نے حلف [illegible] وفد پارٹی کے سوائے باقی تمام پارٹیوں کے نمائندے شامل ہیں، نئے وزیر اعظم ڈاکٹر مہر پاشا نے شاہ فاروق [illegible] مطابق اتحادیوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریگی، وزیر اعظم نے کہا کہ عرب ملکوں کے بارے میں مصر کی ایک قومی پالیسی ہوگی [illegible] میں کیا گیا تھا جو کہ سنہ ۱۹۳۹ء میں لندن میں ہوئی تھی۔

وقت

جلد ... ۔۔ اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ء نمبر ...

یو۔پی کے کانگریسیوں کی میٹنگ

[illegible]

بنائی گئی۔ جس کا نام یو۔پی کانوینشن ابھی رکھا گیا۔ یہ جماعت کانگریس کے تعمیری کام کو چلائے گی۔ اور اسکی ممبری مرکزی اور صوبائی اسمبلی کے کانگریسی ممبروں، ضلع، شہر و قصبہ کی اگست سنہ ۱۹۴۲ء کی کانگریس کمیٹی کے صدر اور سکرٹریوں اور کانگریس کے ڈیلی گیٹس کے لیے کھلی ہوگی۔ جو کانگریسی سنہ ۱۹۴۲ء میں گرفتار نہیں ہوئے یا جو ریڈیکل ڈیموکریٹک (رائسٹ) پارٹی یا کمیونسٹ پارٹی کے ممبر ہیں وہ اس جماعت کے ممبر نہیں ہو سکتے۔ لیکن ایگزیکٹو کمیٹی کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایسے کانگریسیوں کو لے لے جو اگرچہ گرفتار نہیں ہوئے لیکن جن کے گرفتار نہ ہونے کے لیے کافی سبب موجود ہیں۔

اس اسمبلی کے صدر بابو پرشوتم داس ٹنڈن مقرر ہوئے۔ ایگزیکٹو کمیٹی کے ۱۳ ممبر ہیں۔ جن میں صدر کے علاوہ تین سکرٹری پنڈت ہرسنجیدر باجپئی۔ ڈاکٹر جواہرلال روہتگی اور مسٹر مظفر حسین ہیں۔ دوسرے ممبر بابو سمپورنانند۔ میاں جمیل الرحمن قدوائی، پنڈت ست دیو شاستری۔ مسٹر اے۔ جی کھیر۔ پنڈت ہرگوبند پنت۔ مسٹر وشوناتھ پرشاد پروفیسر کشن چند۔ مولانا حسین احمد۔ حافظ محمد ابراہیم۔ مولانا حفظ الرحمن مدنی۔ لکشمی دیوی۔ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو اور شریمتی وجے لکشمی پنڈت ہیں۔

اسمبلی بنانے کا ریزولیوشن ڈاکٹر جواہرلال روہتگی ممبر یو۔پی۔ اسمبلی نے پیش کیا۔ مسٹر اجیت پرشاد جین سابق پارلیمنٹری سکرٹری یو۔پی نے جو حال ہی میں رہا ہوئے ہیں۔ ایک ترمیم پیش کی۔ انھوں نے کہا کہ کمیونسٹوں نے بھی کانگریس کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے نتیجے کے طور پر تکلیف اٹھائی ہے۔ طویل بحث کے بعد یہ ترمیم نامنظور ہو گئی جس مسئلہ پر سب سے زیادہ زور دیا گیا۔ وہ یہ تھا کہ جو لوگ بنیادی طور پر کانگریس کے وفادار نہیں ہیں۔ انھیں اس اسمبلی میں کوئی جگہ نہ ملنی چاہیے

ایک اور ریزولیوشن میں اسمبلی بنانے کی ضرورت واضح کی گئی۔ یہ تھا کہ وہ واحد قومی جماعت جو کامیابی کے ساتھ آزادی کی لڑائی لڑ سکتی ہے۔ انڈین نیشنل کانگریس ہے جسے ہندوستانی عوام کا پورا پورا اعتماد حاصل ہے۔ لیکن چونکہ ابھی تک اس کانگریس کی مختلف جماعتیں غیر قانونی ہیں۔ اس لیے تنظیمی کام کے مفاد میں یہ ضروری ہے کہ اس اثنا میں ایک ایسا نظام بنایا جائے جو کارکنوں کے درمیان سلسلہ رکھے۔ تعمیری کام کانگریسی پروگرام چلائے۔

ایک اور ریزولیوشن میں مسٹر گوپی ناتھ نرائن سکسینہ

[illegible] ووٹ بمقابلہ ۲۶ ووٹ کے یہ طے ہوا کہ صوبہ کے میونسپل بورڈوں کے انتخابات میں کانگریس کسی طرح کا حصہ نہ لے۔ اور کانگریسی لوگوں کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ ذاتی حیثیت سے بھی انتخابات کے لیے امیدوار نہ بنیں۔ اور نہ کسی بھی امیدوار کے لیے کنوسنگ کریں۔ اور مقامی بورڈوں کے چیرمینی کے لیے کھڑے ہوں۔ اور اگر منتخب کیے جائیں تو اسے منظور نہ کریں۔

ایک سوال کے جواب میں صدر جلسہ نے بتلایا کہ کانگریسی اپنا ووٹ دے سکتے ہیں۔

مہاتما گاندھی کی ۷۵ ویں سالگرہ کے موقع پر انکو مبارکبادی کا رزولیوشن پاس ہوا۔

مسٹر وینڈل ولکی امریکن ریپبلکن لیڈر کی وفات پر ایک ماتمی رزولیوشن پاس ہوا۔

مسٹر شفیع احمد قدوائی کے معاملہ پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ موصوف الہ آباد میونسپل بورڈ کی ایگزیکٹو آفیسری کے امیدوار تھے۔ لیکن کانگریسی ممبروں نے آپ کی سفارش نہیں کی۔

اس کانفرنس میں ان کانگریسیوں کے رویہ کی مذمت کی گئی اور بورڈ سے استعفے دینے کی ہدایت کی گئی۔

مسز وجے لکشمی پنڈت نے اپنی تقریر میں بتلایا کہ گاندھی جی اس وقت ملک کے لیے کوئی نیا راستہ اختیار کرنے کے معاملہ پر غور کر رہے ہیں اور سیوا گرام میں ملک کے ہر گوشہ سے عملی پروگرام کے متعلق تجاویز آ رہی ہیں۔

کستوربا فنڈ میں مانگی ہوئی رقم سے زیادہ چندہ جمع ہو جانے کے متعلق آپ نے کہا کہ یہ مہاتما گاندھی کی ہر دلعزیزی کا ثبوت ہے۔ آپ نے آخر میں بتلایا کہ وہ اپنی لڑکیوں کو دیکھنے کے لیے امریکہ جا رہی ہیں۔

۱۲۔ اکتوبر کو کانگریسیوں کا تیسرا جلسہ ہوا جسمیں مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح کی گفتگو کے سلسلہ میں دو رزولیوشن پیش کیے گئے۔ دو رزولیوشن مسٹر ... کا حق اور ... اور دو رزولیوشن بابو سمپورنانند و گوپی ناتھ سری واستو کے تھے۔ بعد والے رزولیوشنوں پر گرما گرم بحث ہوئی۔ مسٹر گوپی ناتھ کا رزولیوشن کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ... رزولیوشن اور بمبئی میں گاندھی جناح گفت و شنید سے ملتا جلتا تھا۔ لیکن اس جلسہ نے اس رزولیوشن کو بہت طولانی بحث کے بعد نامنظور کر دیا اور مسٹر سمپورنانند کا رزولیوشن منظور کیا جو حسب ذیل ہے۔

"یو۔پی کے کانگریسیوں کی یہ اسمبلی گاندھی جناح گفت و شنید کے ناکام رہنے پر اپنا افسوس ... اور ... کو تسلیم

[illegible]

خواجہ عبدالسلام ایڈیٹر صداقت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کانفرنس میں یو۔پی کے تقریباً چالیس اخبار نویسوں نے شرکت کی۔ جن میں علیگڈھ۔ اٹاوہ پرتاب گڈھ، گورکھپور، رامپور، لکھنؤ، کانپور۔ بدایوں۔ میرٹھ اور دوسرے اضلاع کے اخبار نویس شریک ہوئے۔ اور یہ طے کیا گیا کہ آیندہ سے اردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن یو۔پی اور دہلی کا نام یو۔پی اردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن ہوگا۔ اور اس کا مرکزی دفتر فی الحال لکھنؤ میں رہے گا۔ اس کے صدر مولانا نیاز فتحپوری۔ نائبین صدر۔ خواجہ عبدالسلام اڈیٹر صداقت۔ سید اعظم حسین ایڈیٹر سرفراز اور مولانا ابوسعید بزمی ایڈیٹر مدینہ۔ جنرل سکرٹری مسٹر انیس احمد عباسی ایڈیٹر حقیقت۔ جوائنٹ سکرٹریاں میں مسٹر نسیم انہونوی، مسٹر امین سلونوی اور مسٹر برندر بہاری اطہر ہوں گے۔ ایک مجلس عاملہ ۱۵ افراد پر مشتمل اور چالیس افراد پر مشتمل کونسل کے اراکین منتخب ہوئے کانفرنس نے ایک تجویز میں ان اخبار نویسوں کی کمی محسوس کی جو ابتک کسی وجہ سے شریک نہیں ہیں اور ان سے اپیل کی گئی کہ وہ اسے اپنی جماعت سمجھکر شریک ہوں اور اپنی شرکت سے اسے تقویت پہونچائیں ایک تجویز میں گاندھی جناح بات چیت کی ناکامی پر اظہار افسوس کرتے ہوئے اسے ہندوستان کی چالیس کروڑ انسانوں کی بدقسمتی سے تعبیر کیا گیا کانفرنس نے یہ امید ظاہر کی کہ یہ حضرات دوبارہ کوئی عملی اقدام کریں گے اور ایک تیسری تجویز کے ذریعہ ہندوستان کے تمام اردو اخبار نویسوں سے اس بات کی اپیل کی گئی کہ وہ موجودہ نازک صورت میں اردو صحافت کی روزافزوں مشکلات پر قابو پانے کے لیے صوبجاتی طور پر منظم ہوں تاکہ صحافت کا معیار بلند ہو۔ کانفرنس میں قاضی عبدالغفار صاحب ایڈیٹر پیام حیدرآباد دکن کی اپیل کا خیر مقدم کیا گیا اور یہ امید ظاہر کی گئی کہ ہندوستان کے تمام اردو اخبار نویس جلد از جلد ایک کل ہند اردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے قایم کرنے کے لیے عملی اقدام کریں جو وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ ایک اور تجویز میں طے کیا گیا کہ مولانا ابوالکلام آزاد جو انڈین نیشنل کانگریس کے صدر اور ایک پرانے اخبار نویس ہیں۔ ان کی ذرائع کی کمی پر اظہار تشویش کرتے ہوئے حکومت سے درخواست کی گئی کہ مولانا کو خرابی صحت کی بنا پر جلد از جلد غیر مشروط طور پر رہا کر دیا جائے۔ ایک اور تجویز کی رو سے یہ بتلایا گیا کہ حافظ محمد صدیق صاحب رئیس کانپور کے دس ہزار روپیہ کے عطیہ کو جو انھوں نے ایک اردو معیاری اخبار کی اجرا کے لیے دیا ہے بہ نظر استحسان دیکھتے ہوئے ان سے یہ درخواست کی گئی کہ بجائے کسی نئے ٹرسٹ کے وہ اس رقم کو ایسوسی ایشن کے حوالہ کر دیں تاکہ ایسوسی ایشن ایک کمیٹی بنا کر اخبار جاری کرنے کی اسکیم تیار کر کے حافظ محمد صدیق صاحب کو بھیجدے

[illegible]

میں سے ۸ ممبروں کو اور پانچ سے اصحاب کو نامزد کیا ہے۔ اور مندرجہ ذیل تین ممبروں یعنی سید محمد رضا صاحب، منظور احمد صاحب اور سید علی زیدی صاحب کو نامزد نہیں کیا ہے۔

ہم کو سید علی زیدی صاحب کے نہ نامزد ہونے پر صرف اسلیے تعجب ہے کہ وہ مسلم لیگ کے بڑے سرگرم ممبر سمجھے جاتے ہیں۔

واٹر ورکس

یو۔پی گورنمنٹ نے یہ بات منظور کر لی ہے کہ ہر ایک واٹر ورکس میں پانی کی جانچ و امتحان کے واسطے ایک چھوٹی لائبریری قائم کی جاوے تاکہ پانی کی سپلائی کا بہتر انتظام ہو سکے۔

لوکل بورڈ اور ملازمان جنگ

یو۔پی گورنمنٹ نے لکھا ہے کہ بورڈوں میں پبلک ہیلتھ اور میڈیکل ڈپارٹمنٹوں کے ملازمان میں کچھ فیصدی لڑائی سے واپس ہونے والے لوگوں کے واسطے ریزرو کر دیا جاوے جیسا کہ صوبہ دار گورنمنٹ نے کیا ہے۔

اچھوتوں کے لئے ملازمتیں

مسٹر تلک چند کریل ڈپریسڈ ممبر میونسپل بورڈ یہ رزولیوشن پیش کرینگا فیصل ہوا ہے کہ میونسپل بورڈ میں آبادی کے لحاظ سے شنڈیول کاسٹوں کے لیے نوکریاں مخصوص کر دی جاویں۔

بندروں کی روک تھام

میونسپل حدود کے اندر بندروں کی روک تھام کیلئے مندرجہ ذیل بائی لاز منظور کیے ہیں۔ جو سیکشن ۲۹۸۔ ایچ (ایم) اینڈ جے (اے) کے تحت بنائے گئے ہیں۔

ان بائی لاز کو عملی طور پر نافذ کرنیکا اختیار مقامی پولیس کو دیدیا گیا ہے۔ بائی لاز درج ذیل ہیں۔

۱۔ کوئی شخص میونسپل حدود کے اندر کسی بھی جگہ بندروں کو نہ کھلائے گا۔

۲۔ اگر کوئی شخص بندروں کو کھلاتا ہوا پایا گیا۔ یا یہ ثبوت مل گیا کہ اس نے بندروں کو کھلایا تھا تو اسے ۵۰ روپیہ جرمانہ تک کی سزا دی جا سکتی ہے۔

میڈیکل کانفرنس

۲۶۔ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء کو آل انڈیا

آخری تجویز میں حکومت ہند کے پیپر کنٹرول اکانمی آرڈر ۱۹۴۴ء کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے تمام اخبار نویسوں سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ اس آرڈر کو منسوخ کرانے کی کوشش کریں اور حکومت ہند کو مجبور کریں کہ وہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرے۔ ورنہ اردو اخبار نویسوں کا تعاون حاصل کرنے میں حکومت ہند کو مشکلات درپیش ہو جائیں گی۔ کانفرنس کے اختتام پر ایک شاندار ٹی پارٹی مندوبین کو دی گئی۔

[illegible]

وہ خود صدر تھے۔ اور جو کسی دوسری پارلیمنٹری بورڈ کے ماتحت نہ تھا۔ ایسی صورت میں ڈویژنل پارلیمنٹری بورڈ الہ آباد کا فیصلہ اس کے حلقہ اثر سے باہر اور قطعی غیر قانونی ہے جو مسلمانان کانپور پر عائد نہیں ہو سکتا فی الحال نواب محمد اسمٰعیل صاحب رخصت پر ہیں اسس اسپیشل بورڈ کے فیصلہ اور نامزدگیوں کا جلد اعلان کیا جاوے گا۔

کانگریس الیکشن نہیں لڑیگی

کانگریس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ میونسپل بورڈ کے انتخابات میں کوئی حصہ نہ لے گی۔ اور کوئی کانگریسی اپنی ذاتی حیثیت سے بھی امیدوار نہیں ہو سکتا اور نہ کسی امیدوار کو امداد یا سپورٹ دے سکتا ہے اور نہ بورڈ کی چیرمینی کے لیے امیدوار ہو سکتا ہے اور اگر وہ کسی طرح منتخب کر دیا جائے تو اسکو منظور نہ کرنا ہوگا۔

نامزدگی کی آخری تاریخ

میونسپل بورڈ کے امیدواروں کی نامزدگی اور روپیہ جمع کرنے کی تاریخ ۲۶۔ اکتوبر مقرر کی گئی ہے۔ جو مسٹر ترپاٹھی ریٹرننگ آفیسر کے اجلاس میں ہوگی۔ اور ۲۷۔ اکتوبر کو نامزدگیوں کی جانچ ہوگی۔

انجمن جامعہ ادبیہ

انجمن جامعہ ادبیہ کا ماہانہ مشاعرہ ۲۸۔ اکتوبر ۸ بجے رات خانصاحب سید صدرالاسلام صاحب صدر ڈی۔ ایس ... کے بنگلہ پر ہوگا۔ مصرع طرح حسب ذیل ...

کانپور میونسپلٹی

اس نوٹس کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے کہ ... فیکٹریوں کی عمارتوں کی تعمیر کرنے اور موجودہ عمارتوں میں تبدیلی کرنے یا اس کام کے لئے عمارتوں کے استعمال کے انتظام کے بائی لاز میں بورڈ مندرجہ ذیل سزا کی ... بڑھانا تجویز کرتا ہے۔ اس نوٹس کے شایع ہونے کی تاریخ سے پندرہ روز کے اندر جو کوئی بھی اعتراض ... ہوگا اس پر بورڈ غور کرے گا۔

ایکٹ کی دفعہ ۲۹۹ (۱) کے ذریعہ ملے ہوئے اختیارات کے استعمال کرنے کے واسطے بورڈ ہدایت کرتا ہے کہ مذکورہ بائی لاز کی کسی خلاف ورزی کی سزا جرمانہ سے ہوگی جو ۵۰۰ روپیہ تک ہو سکے گا۔ اور جب خلاف ورزی مسلسل ہوگی تو مزید جرمانہ کی ... ہوگی۔ جو پہلی خلاف ورزی کی تاریخ سے ... کی بابت ۵ روپیہ روزانہ کی شرح سے ہوگا۔ جس میں ثابت ہوگا کہ مجرم نے ضد سے خلاف ورزی جاری رکھی ہے۔

ایگزیکٹو افیسر
میونسپل بورڈ کانپور
۱۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ء

...ـپ چیز ہے۔ بعض اوقات
...ی دلچسپ حرکتیں سرزد ہو جاتی
...ـے خود ایک لطیفہ بن جاتی ...
...بدحواسی کا نہایت ہی دلچسپ
...ـہ کہیں باہر تشریف لے جا رہی
... ان کے شوہر نامدار پہونچانے
...ائے ہوئے تھے۔ میم صاحبہ نے ریل کے ڈبہ
سامان رکھوا دیا اور شوہر سے باتوں میں کچھ ایسی
...ہو ئیں کہ ریل چل پڑی۔ ریل کے چلنے پر
... تو میم صاحبہ کو گاڑی میں بیٹھنے کی جلدی تھی
...ی اپنے پیسوں کا تقاضا کر رہا تھا چنانچہ
...راہٹ میں شوہر کو قلی سمجھتے ہوئے
...ـہ میں رکھ دئے اور رخصتی بوسہ
...ـی کا لے لیا۔ ایک طرف قلی حیران تھا
کہ یہ کیا ہوا اور دوسری جانب شوہر تصویر حیرت بنا
کھڑا تھا اور میم صاحبہ رومال ہلاتی ہوئی تشریف لئے
جا رہی تھیں۔

اسی طرح کی ایک نہایت ہی شاندار اور تاریخی بدحواسی کا ایک واقعہ حال ہی میں اخبارات میں شائع ہوا ہے جس کی دلچسپ تفصیل یہ ہے کہ بلجیم میں جب اتحادی فوجیں فاتحانہ نشہ میں سرشار داخل ہو رہی تھیں تو ایک انگریز سپاہی کسی گوری چٹی خوبصورت عورت کو دیکھ کر ایسا بیخود ہوا کہ فوراً آگے بڑھ کر اور اسے آغوش میں کھینچکر جھٹ سے ایک گرما گرم بوسہ لے لیا لیکن بوسہ لینے کے بعد جب سپاہی کو یہ معلوم ہوا کہ جس عورت کے رخساروں پر اس نے اپنے ہونٹ پیوست کر دئے تھے وہ کوئی معمولی عورت نہیں ہے بلکہ ملکہ بلجیم ہے تو سپاہی کے اوسان خطا ہو گئے اور لگا معافیاں مانگنے۔ سپاہی معافیاں مانگ رہا تھا اور ملکہ بلجیم اسکی بدحواسی پر مسکرا رہی تھیں۔

اٹلی کے سابق ڈکٹیٹر مسولینی کے متعلق بھی اسی قسم کی ایک دلچسپ بدحواسی کا واقعہ بیحد مشہور ہے۔ یہ اُس زمانہ کی بات ہے جب مسولینی ڈکٹیٹر نہیں تھا بلکہ اخبار نویسی کیا کرتا تھا۔

مسولینی کو اُس زمانہ میں ایک عورت سے عشق تھا جب بھی موقع ملتا یہ اُس کے ہاں پہنچ جاتا یا اسے اپنے یہاں بلا لیتا۔ ایک روز مسولینی نشہ کے عالم میں جب اپنی محبوبہ کے مکان پر پہونچا تو محبوبہ تو تھی نہیں لیکن محبوبہ کی بہن جو اسی روز کہیں باہر سے آئی ہوئی تھی گھر میں موجود تھی نہ مسولینی نے کبھی اس عورت کو دیکھا تھا اور نہ یہ عورت ہی مسولینی سے واقف تھی ادھر مسولینی نشہ میں اس قدر سرشار تھا کہ اس نے مکان میں داخل ہوتے ہی یہ سمجھتے ہوئے کہ وہی اس کی محبوبہ ہے اس کے گلے میں باہیں ڈال دیں، عورت نے چلا کر سارے محلہ کو جمع کر لیا اور معاملہ یہاں تک بڑھا کہ پولیس تک کی نوبت آ گئی۔ چنانچہ مسولینی کو اس بدحواسی کی بدولت حوالات میں بند کر دیا گیا۔ اس وقت بیچارے کو نجات ملی جب اُسکی محبوبہ نے آکر اصل حقیقت سے پولیس کو آگاہ کیا۔ان

...دلچسپ واقعات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بدحواسی کے واقعات اکثر اوقات کس قدر دلچسپ اور پُر لطف ثابت ہوتے ہیں؟

...ہوب
...ں تجھ سے ہاتھ
جوڑ کر دعا کر... ... اے
...ہیں ـــــ رُک جا، خدارا اس
...ظالم کا طوفان برپا نہ کر ـــــ اس سے
میرا کلیجہ منہ کو آتا ہے ـــــ ...کیا بتاؤں تجھے
بتاؤں اے بادِ قیامت خیز ـــــ کہ میرا سرتاج میرا
من مندر کا دیوتا یہاں سے بہت دور سمندر پر ہے
ـــــ اس لئے خدارا رُک جا ـــــ اے بادِ قیامت
خیز ٹھہر جا ـــــ ان کی ایک نہایت کمزور چھوٹی کشتی
ہے جو نہایت پتلے لکڑی کے ٹکڑوں سے بنی ہوئی ہے
اس لئے وہ تیرے قیامت خیز تھپیڑوں کا مقابلہ نہیں
کر سکتی ـــــ ڈر ہے کہ تیرے ظالم اور بے پناہ
جھونکے اور تھپیڑے کہیں اس کو پاش پاش نہ کر دیں،
ـــــ رُک جا اے بادِ تند ـــــ رُک جا،
ـــــ کاش میں انھیں بتا سکتی ـــــ کہ باہر
نہایت ہی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑیگا ـــــ اور
انھیں روک سکتی ـــــ لیکن اے بادِ فتنہ خیز!
ـــــ وہ جانتے ہی نہیں کہ ڈر کیا ہے ـــــ آہ
کاش وہ میرے آغوش میں ہوتے اور میں انھیں دل
میں چھپا لیتی ـــــ اے بادِ تند ـــــ اے
بادِ قیامت خیز ـــــ رُک جا ـــــ اے
بادِ فتنہ انگیز ـــــ رُک جا ـــــ ٹھہر جا،،
ـــــ آہ ـــــ وہ ـــــ اور
میں ایک دوسرے سے کتنے دور ہیں؟

اراکان میں جاپانیوں کو پیچھے ڈھکیل دیا

کینڈی ۔۹۔ اکتوبر۔ دکھن پوربی ایشیائی کمان کے تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اراکان میں سانگو کی وادی میں پچھمی افریقہ کی فوجوں نے سوڈک کے اُتر پچھم میں جاپانیوں کو ایک گاؤں میں بھگا دیا ٹانگ بازار کے قریب دشمن کے دستوں سے مڈبھیڑیں ہوئیں۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے ٹیڈم کے بجاؤ کے مورچہ پر بمباری کی۔

مشہور برطانی جج کا انتقال

لندن ۔۱۰۔ اکتوبر۔ برطانیہ کے مشہور جج لارڈ اٹکن ۷۷ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ وہ ۳۱۔ سال تک جج رہے۔ کچھ عرصہ ہوا اُنھوں نے یہ تجویز کی تھی کہ تین منصفوں کی عدالت بنائی جائے جو ہٹلر، مسولینی اور دیگر ملزموں کے خلاف سماعت کرے۔

فوجی ہسپتالوں میں برطانیہ کی تجربہ کار نرسیں

برطانیہ کی وی اے ڈی نرسیں جو حال ہی میں برطانیہ سے پونا آئی ہیں جنگ کی سب سے زیادہ کار آزمودہ اور تجربہ کار نرسیں ہیں وہ "رضاکارانہ امدادی دستہ" کی نرسیں ہیں یعنی ایسی لڑکیاں ہیں جنھوں نے دوران جنگ کے لئے نرسنگ کا کام اختیار کیا ہے۔

اسپتال کی تربیت میں انھوں نے اپنے آپ کو فضائی جنگ کے حالات میں ڈھال لیا ہے اور اس سے انھیں بہت سخت عملی تجربات حاصل ہوئے ہیں۔ یہ مشرقی محاذ سے آنے ہوئے بیماروں اور زخمیوں کی اچھی طرح دیکھ بھال کر سکتی ہیں کیونکہ اس سے پہلے وہ بموں کے شور دھاکوں کی گرج اور عمارات کے گرنے کی آوازوں میں کام کر چکی ہیں اور یہ سب کام رات کو کیا جاتا تھا۔

جب گورنر بمبئی کی بیگم حال ہی میں کرکی میں فوجی اسپتال کے کوارٹروں کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لے گئیں تو "رضاکارانہ امدادی دستے" کی بہت سی نرسوں کا آپ سے تعارف کرایا گیا۔ ان میں لندن کی ایک لڑکی ۲۲ سالہ مس گلیسٹن میری ڈولیسن ہے اس نے لندن کے گودی کے علاقے میں فضائی حملوں کی پناہ گاہوں میں دو سال تک تیمارداری کی ہے۔

اس کو پر دار بموں سے بھی سابقہ پڑا وہ کہتی ہے "ممکن ہے کہ دوسروں کو اس کا تجربہ نہ ہو مگر میں نے دیکھا ہے کہ ان سے معمولی بموں کے مقابلہ میں نقصان کم ہوتا ہے۔ شیشوں کے اڑکر لگنے سے اعضاء ٹوٹنے کے مقابلہ میں لوگ زخمی زیادہ ہوتے ہیں"۔

ماسکو میں اسٹالن، چرچل کانفرنس

ماسکو ۔۱۰۔ اکتوبر۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا کہ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے موسیو اسٹالن سے ملاقات کی۔ اس کانفرنس کے بارے میں ماسکو ریڈیو نے مندرجہ ذیل بیان براڈکاسٹ کیا ہے:-

۹۔ اکتوبر کو چیرمین کونسل پیپلز کمیسر موسیو اسٹالن اور وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چرچل کے درمیان پہلی ملاقات ہوئی۔ کانفرنس میں روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف اور برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن اور برطانی سفیر سر آرچیالڈ کلارک کار بھی شامل ہوئے۔ ماسکو ریڈیو نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ ۹۔ اکتوبر کو ایک کانفرنس مسٹر ایڈن اور موسیو مولوٹوف کے درمیان بھی ہوئی۔ اس کانفرنس میں روس کے نائب وزیر خارجہ اور برطانی سفیر بھی شریک ہوئے۔ واشنگٹن میں امریکہ کے سیٹ ڈپارٹمنٹ نے یہ انکشاف کیا کہ چرچل اسٹالن بات چیت میں امریکہ حصہ نہیں لے رہا ہے۔ لیکن اگر ضرورت پڑی تو امریکہ کے سفیر مسٹر ہیرمین وہاں مشورہ کے لئے موجود ہیں۔ اس سے پہلے ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا تھا کہ مسٹر چرچل کے ساتھ فیلڈ مارشل سر ایلن بروک چیف آف امپیریل اسٹاف اور جنرل سر ہیسٹنگس بھی ماسکو پہونچ گئے۔ اس بارے میں پارلیمنٹ میں اطلاع دیتے ہوئے ڈپٹی پرائم منسٹر اٹیلی نے اعلان کیا تھا کہ ماسکو کانفرنس کیوبک کی چرچل روزویلٹ کانفرنس کا سلسلہ ہے۔ اس کانفرنس کو حکومت امریکہ کی پوری پوری حمایت حاصل ہے۔ چونکہ موسیو اسٹالن کیوبک نہیں جا سکتے تھے اس لئے مسٹر چرچل ان سے ملنے کے لئے ماسکو چلے گئے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی صحت

بمبئی ۔۷۔ اکتوبر۔ حکومت بمبئی کا ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو انفلوئنزا ہو جانے کی خبر غلط ہے۔ انھیں معمولی زکام ہو گیا تھا جو اچھا ہو گیا اب وہ خوش و خرم ہیں۔ اونھوں نے بخار کی شکایت نہیں کی۔ ایسے بخار نہیں دیکھا گیا۔

پھول شہزادی

پھول شہزادی بہت عقلمند اور دانا لڑکی تھی۔ وہ جنگلی جڑی بوٹیوں کی مدد سے دم بھر میں بھلا چنگا کر دیتی۔ اُسے معلوم تھا کہ بارش کب ہو گی اور کتنا عرصہ رہے گی۔ اس کا باپ جو ایک بڑا بادشاہ تھا اس کے مشورے کے بغیر کوئی کام نہ کرتا تھا اتنی عقل کے باوجود شہزادی ہمیشہ اُداس ہی رہتی تھی کیونکہ اس کے باپ کی سلطنت میں ایک خونخوار شیر نے آفت مچا رکھی تھی۔ اس نے ہزاروں آدمی مار ڈالے تھے، لوگوں میں یہ بات مشہور تھی کہ یہ شیر پروں والا ہے، اس لئے کوئی شخص اس کو ہلاک نہیں کر سکتا۔ یہ بھی کہتے تھے کہ اس کا گھر ہڈیوں کا بنا ہوا ہے۔

پھول شہزادی ایک دن جنگل میں پھول چُننے گئی تو اس نے پری دیکھی، پھول شہزادی نے اُس سے پوچھا "آپ کون ہیں؟" وہ بولی "میں ہی تو ہوں جس نے تجھے علم سکھایا ہے، میرا نام جیلا ہے، یہ کہہ کر وہ پھول شہزادی کو اپنے خوبصورت کمرے میں لے گئی اور اُسے اپنا سارا محل دکھایا اور اُسے کچھ پوچھنے کے لئے کہا۔ یہ سُنکر پھول شہزادی نے پردار شیر کو مارنے کی تجویز پوچھی، جیلا نے کہا کہ اُسے مارنے کے لئے تجھے تین ماہ میں ایک ایسی چادر بُننی ہو گی جسے پہن کر تم لوگوں کی نظروں سے غائب رہ سکو اور سانپ، مینڈک اور کوے کی بولیاں سیکھنی ہونگی، پھول شہزادی نے اُسے فوراً مان لیا۔

ادھر جب پھول شہزادی جنگل سے واپس نہ لوٹی اور بہت تلاش کے باوجود بھی نہ ملی تو یہ سوچ کر کہ شاید شیر نے مار ڈالا ہو لوگ چُپ ہو رہے۔ جب تین ماہ ختم ہو گئے تو وہ سب کچھ تیار کر کے جنگل سے نکلی۔ ایک درخت پر تین کوے بیٹھے ہوئے تھے اس نے چادر اوڑھ لی اور ان کے نزدیک جا کر باتیں سُننے لگی ایک کوا بولا شیر کے پروں کا بھید سفید کوے ہی جانتے ہیں، دوسرا بولا سفید کوے اُس کے ہڈیوں کے گھر میں رہتے ہیں اور وہ گھر پچھم کی طرف ہے۔ شہزادی یہ سُن کر اُن ہڈیوں کی طرف گئی وہاں دو سفید کوے بیٹھے تھے ان میں سے ایک بولا، شیر کو مارنے کا بھید مینڈک جانتے ہیں۔ شہزادی یہ سُن کر قریب کے تالاب پر گئی۔ وہاں ایک مینڈک سے ملی۔ مینڈک اس کا بھید جان گیا اور جاکر سب ہڈیاں گرا دیں، تب شیر مر گیا اور پھول شہزادی جیلا کے ساتھ اپنے بچھڑے ہوئے والدین سے آ ملی۔ لوگوں نے اُسکی جرأت کی بہت تعریف کی۔

ساموس کے ٹاپو پر اتحادیوں کا قبضہ

قاہرہ ۔۹۔ اکتوبر۔ برطانی فوج کے اور یونانی فوج کے ایک چھوٹے دستے نے ساموس کے ٹاپو پر قبضہ کر لیا ہے۔ مختصر لڑائی کے بعد فاسسٹ فوج نے ہتھیار ڈال دیئے۔ جرمن فوج پہلے ہی وہاں سے جا چکی تھی۔

جدید سوشل تصویر پرکھ

مسٹر سہراب مودی کی جدید سوشل تصویر پرکھ کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ اس تصویر میں تمام خصوصیات موجود ہیں۔

پرکھ جو سینٹرل اسٹوڈیوز کی اولین پیشکش ہے نیو ویسٹ اینڈ ٹاکیز بمبئی میں تین ہفتہ سے خوب رش لے رہی ہے اور اس تصویر کو اعلیٰ طبقہ میں بے حد پسند کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس تصویر میں مسٹر سہراب مودی نے ایک ماں کی ماَمتا کے پاکیزہ جذبہ کو اس خوبی کے ساتھ اُبھار کر پیش کیا ہے کہ یہ تصویر مسٹر سہراب مودی کا ایک غیر فانی شاہکار بن گئی ہے۔

آہو چشم ماہتاب، کوشلیا، بلونت سنگھ، یعقوب، شاہنواز، صادق علی وغیرہ اس تصویر میں اداکاری کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ تصویر کے ایک ایک ٹکڑے میں زندگی اور روح موجود ہے، موسیقی کے لحاظ سے بھی تصویر کا پایہ بے حد بلند ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ بمبئی کے بعد شمالی ہند کے تمام بڑے بڑے اسٹیشنوں پر اس تصویر کی نمائش بہت جلد شروع ہو جائیگی۔

بڑی بات

ہم کو یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ مظہر آرٹ پروڈکشنز کی تعلیمی فلم بڑی بات کی نمائش اس ہفتہ سے کیپیٹل سینما بمبئی میں شروع ہو گئی ہے "بڑی بات" فی الحقیقت ایک ایسی تصویر ہے جو سب سے زیادہ سرپرستی کی مستحق ہے کیونکہ اس تصویر میں اوّل سے لیکر آخر تک "جہالت" کے خلاف جہاد کیا گیا ہے۔

پربت پر اپنا ڈیرا

اس نام کی عجیب و غریب فلم جسے مسٹر شانتارام نے ڈائرکٹ کیا ہے۔ ۲۷ ستمبر سے ناویلٹی سینما بمبئی میں بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے، خیال ہے کہ شانتارام کی یہ تصویر شانتارام کے سابقہ شاہکار شکنتلا کی طرح نہایت ہی کامیاب ثابت ہو گی۔

ونمالا اور الماس اس تصویر میں اداکاری کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ افسانہ دیوان شرر کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔

بھائی

کاروان پکچرس کی اوّلین پیشکش "بھائی" کی بابت معلوم ہوا ہے کہ یہ تصویر نمائش کے لئے بالکل تیار ہے عام خیال ہے کہ یہ تصویر نہایت ہی کامیاب تصویر ثابت ہو گی۔

امریکہ کے صدر کا انتخاب

لندن ۔۶۔ اکتوبر۔ گیلپ پول نے جو اعداد و شمار جمع کئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ صدر کے انتخاب میں ۴ کروڑ ۹۵ لاکھ ووٹر حصہ لیں گے۔ ان میں فوجی سپاہیوں کے ووٹ شامل نہیں ہیں۔ سنہ ۱۹۴۰ء کے انتخاب میں ۵ کروڑ ۳۰ لاکھ ووٹروں نے حصہ لیا تھا۔

پاس۔ اب میں وہ راز بتاؤں جس کے لئے تم نے یہ کام کیا۔

"سنائیے پتاجی!" مادھو نے پاس کی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو سنو بیٹا! آج سے پورے تیئس برس پہلے یہاں ہمارے شہر میں بجلی نہ تھی، ایک بار کوئی رات کے دس بجے میں کسی سے مل کر گھر واپس آ رہا تھا۔ اماوس کی گھور کالی رات تھی، ہاتھ کو ہاتھ سوجھائی نہ دیتا تھا کہ اچانک میں نے سنا کہ کوئی بھاگا بھاگا میری طرف آ رہا ہے۔ اندھیرے میں میں نے ہر ممکن کوشش کی کہ بھاگنے والے سے کہیں ٹکر نہ ہو جائے کہ دفعتاً کوئی مجھ سے آ ٹکرایا۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ ٹکر لگانے والا ٹکر کھا کر وہیں پاس ہی گر پڑا ہے اتفاق سے دیاسلائی جیب میں موجود تھی فوراً ایک دیاسلائی روشن کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ پاس ہی ایک نوجوان عورت چت پڑی ہے، عجیب سین تھا مشتاق ہوئی دیاسلائی میں اس کے چہرے کے قریب لے گیا۔ اس کا سانس بڑی تیزی سے چل رہا تھا۔ بے ہوش پڑی تھی نامعلوم کیوں میں اسے اُٹھا کر اپنے گھر لے آیا۔

جب وہ ہوش میں آئی تو مجھے پاس کھڑا دیکھ کر چلا اُٹھی! میں کہاں ہوں؟ بتائیے! مجھے یہاں کون لے آیا؟ آپ! آپ کون ہیں؟ بولتے کیوں نہیں؟"

اس کے الفاظ سُن کر میں سمجھ گیا کہ کوئی ضرور ہی ستم رسیدہ ہے وہ مجھے گھور گھور کر دیکھ رہی تھی "گھبراؤ نہیں بہن! میرے منہ سے نکل گیا" اسے اپنا گھر ہی سمجھو، بھائی کا گھر"

"اوہ" وہ عجیب حیرانگی میں بولی اور اس کی نگاہیں جھک گئیں پھر ساڑھی کے پلو سے ڈھانک لیا۔

"رات کے بارہ بجے تھے، کہاں جا رہی تھی اس وقت آخر بہت ہمت کر کے میں نے پوچھا۔

"کہاں جا رہی تھی۔ کیا بتاؤں تمہیں بھیا؟" اس نے ایک گہری آہ بھرتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں تو اب کہاں جاؤ گی؟"

"کیا بتاؤں"

"کس گلی میں ہے گھر تمہارا؟"

"گھر ہے کہاں کہ گلی بتاؤں!" کہتے ہوئے اس نے چہرہ ہاتھوں سے ڈھانپ لیا اور سسکنے لگی۔

"آخر بات کیا ہے بہن؟"

"مجھے بہن کہا ہے تو اس دکھیاری کی مصیبت سنو بھیا، اس نے ساڑھی کے پلو سے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔" اب تم سے کیا چھپاؤں؟ میں پاپن ہوں، یہاں پریت نگر کے بڑے رئیس سیٹھ بھگوانداس کو

ان باتوں سے میرا دل جل گیا، جھنجھنا کر بولی، "اس وقت تمہاری یہ امیری کہاں تھی جب یہ پاپ کیا تھا؟ اس وقت یہ امیری اور غریبی کا بھید کہاں تھا، جب مجھ سے محبت کے سو سو وعدے کیا کرتے تھے، کیا اس وقت تمہیں معلوم نہ تھا کہ محبت تمہارے ہاتھوں صرف ایک کھیل رہے گا — فریبی کہیں گے"

"کہتی جاؤ ریکھا! جو کچھ بھی کہنا ہے کہتی جاؤ"

"اس کی لاپرواہی سے میں آگ بگولہ ہو گئی سر پر جنون تاری ہو گیا۔ اس کے گلے کی ٹائی کو پکڑ کر میں نے جھنجھلا کر کہا۔

"ایک جوان لڑکی کے جسم سے کھیلتے ہوئے پاجی تمہیں یہ معلوم نہ تھا کہ تم اس کی معصوم زندگی اجیرن کر رہے ہو؟ اسے تباہ کر رہے ہو؟"

"میں کچھ نہیں سننا چاہتا" وہ مجھے دھکا دیتے ہوئے اُٹھا اور چلا گیا۔

یہ باتیں ایک باغ میں ہوئیں میں اس کا پیچھا نہ کر سکی، تب اس کے بعد میں ہر لمحہ اسی تاک میں رہتی تھی کہ موقع ملے تو گھر سے بھاگ نکلوں۔ مجھے والدین کی بدنامی گوارہ نہ تھی اور آخر ایک دن گھر سے بھاگ نکلی۔

اب یہاں اس شہر میں چلی آئی، پاس پلے کچھ نہ تھا فاقوں کی ماری آج اور ایک پاجی سے اپنی عصمت بچانے کی خاطر بھاگ رہی تھی کہ آپ سے بھینٹ ہو گئی۔

دیودت نے دیکھا کہ مادھو بغور اس کی داستان سن رہا تھا۔ اُنھوں نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے پھر کہنا شروع کیا۔

"ہاں تو بیٹا! میری اس دھرم کی بہن سے میرے گھر ہی میں تمہارا جنم ہوا۔ اس کے بعد تمہاری مرحوم والدہ کی میرے ہاں تیس برس کی زندگی سے تمہیں کوئی تعلق نہیں صرف اتنا معلوم ہونا چاہئے کہ میری آس اور تمہاری والدہ کی آس تم ہی رہے۔ تمہاری ماں نے زندگی کاٹی تو سہی لیکن خاوند کے پیار کو ہمیشہ ترستی رہی۔ اسے ایک بھائی کی محبت حاصل تھی لیکن قسمت نے جوانی سے بڑھاپے تک پریتم کے پریم سے دور رکھا۔

منہ سے تو کچھ نہ کہتی لیکن اس کی آنکھوں نے کئی بار میری آنکھوں میں آنسو لائے! آنگن میں بیٹھی تکلی گھماتے وہ کئی بار گاتی۔

سکھی! میں بن راجہ کی رانی
بھاگ جلی کیوں دُکھی جوانی

مجبور تھی بیچاری اور لاچار بھی۔ آخر جس پل وہ تمہیں میرے حوالے کرتی ہوئی دنیا چھوڑ رہی

(باقی صفحہ ۸ کالم ۳ کے نیچے)

هو گیا ہے ... وا ... کی ... وقت ... میں سے ... میں صدارتی انتخاب کے ... ن کھڑے ہوئے تھے۔ آپ کے ... گر آپ ... پریزیڈنٹ روزویلٹ کے ذاتی نمائندہ کی حیثیت سے انھوں نے ... میل کا سفر کیا اور ۱۳ ملکوں کا دورہ کیا۔ مسٹر ... برٹش نسل سے تھے۔ ہندوستان کے ساتھ ان کی گہری ہمدردی تھی۔

پریزیڈنٹ روزویلٹ نے مسٹر ولکی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ قوم مسٹر ولکی کو ہمیشہ یاد رکھیگی وہ صاف سچے اور ایماندار آدمی تھے اور بہت دلیر تھے۔

کشمیر کے نئے وزیروں کا انتخاب

سری نگر ۔ ۷ ۔ اکتوبر۔ آج پہلا موقعہ ہے کہ کشمیر میں غیر سرکاری ممبروں میں سے دو وزیروں کا چناؤ ہوگا۔ فہرست امیدواروں میں سے چودہ امیدواروں کے لئے ہر غیر سرکاری ممبر ووٹ دے سکے گا۔ تمام غیر سرکاری پارٹیوں نے اپنے اپنے امیدواروں کے نام بھیج دیے ہیں۔ اسکے بعد وہ ڈر پیپر مہاراجہ صاحب کشمیر خود دیکھکر دو وزیروں کا انتخاب کرینگے۔

... نان کے ... ضمانت کی۔ اور اس ... یا۔ جب ... ہندوستان کے ایکتا ... ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے کہا کہ ہمارا ... کمٹ اس قومی تاریخ ... کیونکہ ہمارے چند ... ہے کہ جبتک ہندو مسلم ... اس وقت تک ہماری ماتربھومی ... ل نہیں ہوسکتا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ... نے اپنے آپ کو اس کام میں مشغول ... ہے ایک بڑھکر ناقابل قبول مطالبہ ... تو ان کا یہ مطالبہ ہے کہ ... ن ٹکڑے کر دیے جائیں ... ن اور دوسرا پاکستان ... تاریخ اور سیاست کا بالکل غلط ... لف ہے۔ اس کے خلاف مجھے ایک بار ہندوؤں ... طرف سے پورے زور سے کہنا پڑتا ہے۔ اور یہ ... حیثیت اس آل انڈیا کانفرنس کے صدر کے کہنا ... تا ہے کہ لاکھوں برس سے کشمیر سے لیکر اسکماری ... گنگا پربت اور مارتانڈ سے لیکر حصار اور دوارکا ... دوارکا سے لیکر بڑی تک یہ تمام دیش ہندوؤں کا دیش رہا ہے۔ ان کی پوتر اٹوٹ اور اکائیہ ماتربھومی ہے۔

یو۔ پی۔ پراونشل ہندو سبھا

گورکھپور۔ بذریعہ ڈاک۔ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کارگذار پریسیڈنٹ آل انڈیا ہندو مہا سبھا نے یو۔ پی۔ کانفرنس کی صدارت گورکھپور میں کی۔ انھوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہندو مہا سبھا تقسیم ہند کی مخالفت ایڑی چوٹی کا زور لگاکر کرے گی۔ اس مسئلہ میں ہماری جانب سے کسی مصالحت کی گنجائش نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق ملک کی قومی زندگی سے ہے۔ بہت سے کانگریس میں بھی اس بارے میں اپنی رائے ہمارے حق میں ظاہر کر چکے ہیں۔ مسٹر جناح جتنی ہی جلدی اس بات کو سمجھ جائیں وہ اچھا ہے کہ ہندو اور بہت سے دوسرے بھارت باسی پاکستان کے مخالف اپنے خون کا آخری قطرہ تک صرف کرکے کریں گے۔ مسٹر جناح کو خاموشی کے ساتھ حقیقتوں پر دھیان دینا چاہیے۔ جب حقیقت ان کی سمجھ میں آجائے گی۔ تو وہ خود ہی ایک معقول سمجھوتہ کے لیے تیار ہو جائیں گے۔ ہندوستان کے اتحاد اور آزادی کے راستہ میں مسٹر جناح جس طرح روڑے اٹکا رہے ہیں۔ اس طرح برطانی سامراج کے ایجنٹ کے علاوہ اور کوئی شخص نہیں کرسکتا۔ مسٹر مکرجی نے کہا کہ گاندھی جناح بات چیت تو ٹوٹ گئی۔ لیکن اندیشہ کی بات یہ ہے کہ مسٹر راجگوپال آچاری کا فارمولا اور مہاتما گاندھی کی پیشکش ابھی تک موجود ہے۔ لیکن کسی ذمہ دار غیر مسلم حلقہ میں پاکستان کا اصول تسلیم نہیں کیا گیا۔

ہندوستانی عیسائیوں کی کانفرنس

لاہور۔ بذریعہ ڈاک۔ پنجاب کرسچین ایسوسی ایشن کانفرنس کے اجلاس میں تمام صوبہ سے ہندوستانی عیسائیوں کے ڈیلی گیٹ شریک ہوئے اور جلسہ نو گھنٹے کے بعد ختم ہوا۔ ڈیلی گیٹوں میں چند استریاں بھی تھیں۔ اس کانفرنس میں ہندوستان کا آئینی جمود حل کرنے کے لیے یہ تجویز پیش کی گئی کہ تمام اہم اقلیتوں کے نمائندوں کی ایک پریس کانفرنس ہونی چاہیے۔ دیوان بہادر ایس۔ پی۔ سنگھ ممبر اسمبلی یونینسٹ پارٹی نے اس کانفرنس کی صدارت کی۔ انھوں نے اپنے صدارتی ایڈریس میں برطانیہ سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ جلد سے جلد ہندوستان کی آزادی کا اعلان کرے۔ تاکہ ہندوستانی اپنی مرضی کے مطابق آئین نافذ کرسکے ہندوستان کا ... جمود اس وقت تک دور نہیں ہوسکتا جبتک اسے ... جائے۔

بزم ادب کانپور

بروز شنبہ بتاریخ ۴، نومبر سنہ ۱۹۴۴ء کو بوقت ٹھیک ... بجے شب اردو ادب و صحافت کے قدیم و بیمثل خادم منشی دیا نراین نگم بی۔ اے مرحوم کی ادبی خدمات کی یاد تازہ کرنے کیلئے غریب خانہ پر ایک بزم ادب منعقد ہوگی لہذا اہل ادب و شعراء سے دست بستہ استدعا ہے کہ اپنی شرکت سے اس بزم کی رونق کو دوبالا کریں اور اپنے کلام معجز بیان سے حاضرین کو مستفید فرماویں یا کوئی تصنیف بھیجنے کی مہربانی کریں۔ کئی صاحبان نے جلسہ میں پڑھے جانے کیلئے نظم و نثر بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ مشاعرہ کے لئے کوئی طرح مقرر نہیں ہے، بہترین غیر طرحی کلام پیش ہوسکتا ہے۔

عنوانات:۔ شراب۔ محبت۔ پھول۔

منجانب:۔ شیام سندر لال نگم
۱۱۹/۱۰۴ پورانا سیسہ مؤ کانپور

سعودی حکومت حجاز میں قحط پر قابو پانے کی کوشش کر رہی ہے وہ اس کوشش میں ہے کہ پچھلے موسم کے مقابلہ میں اشیاء کے نرخ بڑھنے نہ پائیں۔ اس سال زائرین مکہ کی متوقع تعداد پچاس ہزار کے قریب ...

منشی پریم چند کی برسی

بمبئی ۔ ۹ ۔ اکتوبر۔ سید عبداللہ بریلوی کی صدارت میں یہاں ایک جلسہ مختلف ادبی انجمنوں کے زیر اہتمام منعقد ہوا جس میں ہندی اور اردو کے مشہور مصنف منشی پریم چند کی آٹھویں برسی منائی گئی۔ مختلف مقرروں نے ان کی تصنیفوں کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور کہا کہ وہ نہ صرف ایک ناول نویس جرنلسٹ افسانہ نگار ہی تھے بلکہ سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ دلیش بھگت تھے۔

ایڈنبرا ۔ ۶ ۔ اکتوبر۔ پروفیسر آرتھر بریڈیل کیتھ کا آج صبح ایڈنبرگ میں انتقال ہوگیا۔ اس وقت آپ کی عمر ۶۵ سال تھی۔ آپ سلطنت برطانیہ کے آئینی مسائل کے ماہر تھے۔ آپ سلطنت برطانیہ کے مسائل کے ماہر تھے آپ ایڈنبرگ یونیورسٹی میں سنہ ۱۹۱۴ء سے سنسکرت اور کمپیریٹو فلاسفی کے پروفیسر تھے۔

کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بوقت ۱۰ بجے بتاریخ ۲۸ ۔ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ء اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ۔ اگر ایسا نہ کروگے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں سماعت کی جاوے گی۔

بتاریخ ۹ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم عبدالستار خاں منصرم ... منصفی طرب گنج مقام گونڈہ

مہر عدالت

خان بہادر کھڑو کا مقدمہ

کراچی ۔ ۱۰ر اکتوبر۔ خان بہادر کھڑو سابق وزیر کے مقدمہ کی سماعت کے لیے ... عدالت نہیں مقرر کی جائے گی۔ بلکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سماعت کریں گے۔

بعدالت جناب مسٹر اختر حسین صاحب منصف طرب گنج مقام گونڈہ

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (نمونہ عام)

مقدمہ نمبر ۸۲ سنہ ۱۹۴۳ء ڈگری قطعی

سنگم ۔ مدعی

بنام ۔ تلسی رام وغیرہ ۔ مدعا علیہ

بنام

۱۔ تلسی رام ولد مکھن لال
۲۔ کپتان ولد منگلی
۳۔ ننکو ولد منگلی
۴۔ انند پرشاد ستھرا

اقوام کالستھ ساکنان موضع بھوری گنج پرگنہ گواچ ضلع گونڈہ

ہرگاہ مسمی سنگم نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ ڈگری قطعی ... لہذا آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت

فوج کی ہڈیاں بکھری پڑی ہیں، جسے وہ ناقابل شکست بتاتے ہیں ...... "یہ اُن کے خاتمے کی ابتدا ہے"
اسے پڑھتے وقت ...... اُن جان باز بہادروں کا خیال کیجئے جن کی بدولت یہ فتوحات ممکن ہوسکیں ......

ہماری فوجیں ۔ ثابت کرچکیں کہ جاپانی نہ دیوتا ہیں نہ اجیت اور غیر معمولی مخلوق ؟



AAA 1305

قومی جنگی محاذ نے شائع کیا

ہو جاتا تھا ۔ آج برمی توپوں نے ایئر دروں کے مقام سے گولہ باری نہیں کی ۔

سمن بنام مدعا علیہ بنابر حاضری اصالتاً بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

بہ اجلاس جناب مسٹر غلام صابر صاحب بہادر منصف کاسگنج

(آرڈر ۵ قاعدہ ۳)

بعدالت منصفی مقام کاسگنج ضلع علیگڈھ

مقدمہ نمبر ۱۹۶ بابت سنہ ۱۹۴۴ء

نمبر ۱ سردار سنگھ
نمبر ۲ رگھونندن
نمبر ۳ ہرگوبند سنگھ
نمبر ۴ اجودھیا پرشاد
} پسران ڈالچند

نمبر ۵ لمگ دیال ولد رام داس
نمبر ۶ مسماۃ رام پیاری زوجہ ڈالچند
نمبر ۷ دبی سنگھ
نمبر ۸ شیام سندر } پسران ہیری سنگھ
} اقوام برہمن ساکن ہوڈلپور پرگنہ سوراں مدعیان

بنام

نمبر ۱ گنگا ناتھ
نمبر ۲ پرتاب سنگھ } پسران دامودر داس قوم برہمن ساکن ہوڈلپور پرگنہ سوراں

نمبر ۳ رگھبر دیال ولد مہتاب سنگھ قوم برہمن ساکن اٹاوہ ماسٹر پولیس لائن اٹاوہ متعلقہ منصفی اٹاوہ جسکی تعمیل سمن بذریعہ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس اٹاوہ

نمبر ۴ دینڈیال ولد مہتاب سنگھ قوم برہمن ساکن و ماسٹر تحصیل اسکول کاسگنج

نمبر ۵ بھگوان سہائے ولد مہتاب سنگھ قوم برہمن ساکن وکلرک کولو آفس ای - آئی - آر - لکھنؤ -

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت تقسیم کے دائر کی ہے - لہذا آپکو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۱ - ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ء وقت ۱۱ بجے دن عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور آپکو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جس پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں ۔ آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا -

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ - ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا -

بحکم منصرم عدالت منصفی کاسگنج ضلع علیگڈھ

مہر عدالت

سر آغا خاں کی تیسری نئی بیگم

زیورچ ۔ ۹ اکتوبر ۔ سر آغا خاں نے اپنی تیسری شادی جن فرانسیسی خاتون سے جنیوا میں دوشنبہ کی صبح کو کی ہے وہ سنہ ۱۹۳۰ء سے "مس فرانس" کے نام سے مشہور ہوئیں اور اس وقت ان کی عمر ۳۸ سال کی ہے ۔ چند ماہ ہوئے آپ نے اپنی دوسری بیوی کو طلاق دے دی تھی ۔ پہلی بیوی آپ کی شہزادی تھی جن کے بطن سے دو لڑکے پیدا ہوئے ایک تو بچپن ہی میں مرگیا اور ایک لڑکا وہ ہے جو آجکل پرنس علی خاں کے نام سے مشہور ہے ۔ بیگم کا نام "ملی دیتی لیبروسی" ہے ۔

امیر قسطنطنیہ دہلی کی جامع مسجد میں

نئی دہلی ۔ ۹ اکتوبر ۔ نائجیریا کے دس لاکھ باشندوں کے حکمراں امیر قسطنطنیہ اپنے پرائیویٹ سکریٹری مالم علیی قیطہ کی معیت میں کل دہلی کی جامع مسجد دیکھنے کیلئے تشریف لائے جہاں آپ کے استقبال کے لئے ڈپٹی کمشنر اور بڑے بڑے حکام پہلے ہی سے موجود تھے ۔ آپنے قدیم تبرکات کو بہت غور سے دیکھا اور خط کوفی میں ایک ہاتھ سے لکھے ہوئے قرآن مجید کو دیکھ کر خاص طور سے دلچسپی کا اظہار فرمایا ۔ اس کے بعد آپ مغربی افریقہ کے ایک فوجی دستے کے معائنے کے لئے تشریف لے گئے ۔

جرمنی کے خفیہ فوج کے کمانڈر

لندن ۔ ۶ ۔ اکتوبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی کی تیس لاکھ خفیہ فوج کا چارج ایک ۲۹ سالہ جوان کو دیا گیا ہے ۔ اس کا نام ہنس سفناگل ۔ امسال کے شروع میں ویانا میں نازی پارٹی کے لیڈروں کی کانفرنس ہٹلر کی زیر صدارت ہوئی ۔ جہاں خفیہ فوج کے کمانڈر کا چناؤ ہوا تھا ۔ کہا جاتا ہے کہ پچھلی جولائی میں ہنس گل جرمنی سے اسپین چلا گیا ۔ جہاں وہ نئی فوج کی سرگرمی کے لیے اسکیم بنائیگا ۔

مسٹر جناح کا تار نحاس پاشا کے نام

بمبئی ۔ ۹ اکتوبر ۔ مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے عرب کانفرنس کے ہیرو نحاس پاشا کو حسب ذیل تار روانہ کیا ہے فلسطین کے عربوں کی حمایت میں آپکی کمیٹیوں نے جو فیصلہ کیا ہے اس کا ہندوستان کے مسلمانوں نے پرجوش خیر مقدم کیا ۔ عربوں اور خصوصیت کے ساتھ فلسطین کے عربوں کے جائز مطالبات کی ہم پہلے بھی حمایت کرچکے ہیں اور آئندہ بھی ہر ممکن طریقے سے حمایت کرتے رہیں گے ۔ عرب فیڈریشن کی کامیابی کے لئے ہم دل سے متمنی ہیں ۔



۳ و ۴ آج کل مسافروں کی آمد و رفت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ کھانے کی چیزیں ملنی بھی مشکل ہو گئی ہیں۔



چین کا قومی دن

کینڈی۔ ۱۰۔ اکتوبر۔ دکھن پوربی ایشیائی کمان کے سپریم کمانڈر ایڈمرل مونٹ بیٹن نے چین کے قومی دن کے موقع پر مارشل چیانگ کائی شیک کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں ان کو مبارکباد دیتے ہوئے اُمید ظاہر کی ہے۔ آیندہ یہ دن زیادہ خوشگوار حالات میں منایا جائیگا۔ اور اہل چین نے جو زبردست جدو جہد کی ہے وہ آخری فتح کی صورت میں نمودار ہو۔

نیشنل ڈیفنس کونسل کا اجلاس

نئی دہلی۔ ۹۔ اکتوبر۔ نیشنل ڈیفنس کونسل کا ۱۶واں اجلاس آج صبح نئی دہلی میں وائسرائے ہند کی کوٹھی پر کمانڈر انچیف کی صدارت میں شروع ہوا جس میں ٹرانسپورٹ ممبر نے ہندوستانی ریلوں کے لیے سامان کے بارے میں بیان دیا۔ بڑے بڑے ساحلوں پر لنگر ڈالے رکھے جانے کے طریقوں پر بحث ہوئی سہ پہر کو میجر جنرل لیوسن نے سپاہیوں کی سہولتوں کے بارے میں کام کی وضاحت کی۔

افسانہ انتقام

(بقیہ صفحہ ۴)

تھی تو اس نے آنکھوں میں آنسو بھر لاکر مجھ سے ایک قول لیا تھا، عجیب قول!

بھیا! میرے مادھو سے کہنا کہ اس چندن سے انتقام لے جو اس کی دکھی ماں کی زندگی میں دُکھ کے بادل بنا چھائے بنا رہا، ورنہ میری آتما کو کبھی شانتی نہ ملے گی۔"

یہ تو میں نہیں جانتا کہ کسی کا خون بہانے بنا ایک مرحوم ہستی کی روح کو تسکین حاصل ہوتی ہے یا نہیں۔ ہاں جس بدکار کو کوستے ہوئے میری بہن نے دم توڑا اس دکھ بھری دنیا کو جس قول کی قیمت پر الوداع کہا تھا اُسے پورا کرنا میرا فرض ہے۔

"یہی سیٹھ چندن مل تمہارا باپ ہے مادھو! آج بیٹے نے باپ کو قتل کیا۔"

مادھو سر جھکائے بیٹھا تھا۔

"جاؤ اب سو رہو مادھو!" دیودت پھر بولے "اور آج کے کام کو بھولنے کی کوشش کرو۔"

مادھو چپکے سے اٹھا اور چلا گیا۔

حُروں کی بغاوت ختم

کراچی۔ ۱۰۔ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ حکومت بمبئی سے یہ طے کیا ہے کہ وہاں ۳۰۰ حُر خاندان کے رہنے کا انتظام کیا جائے۔ حکومت پنجاب سے بھی اس بارہ میں خط و کتابت ہو رہی ہے۔ سندھ میں تین ہزار حُر خاندانوں کی بستی بسانے کا انتظام ہو رہا ہے۔ ضلع دادو میں ایسی بستی تیار ہے حیدر آباد (سندھ) میں حُر لڑکوں کے لیے ایک اسکول کھولا جا رہا ہے۔ بہر حال ایسا انتظام ہو رہا ہے کہ ۴۵

۴ حُر کھیتی باڑی کے کام میں لگ جائیں۔ مسٹر ایم۔ ایچ گزدر نے کہا کہ حُروں کی بغاوت ختم ہو چکی ہے۔ جو حُر ایک وقت میں سندھ پر حکومت کرنے کی باتیں کیا کرتے تھے۔ اب اپنی زمین اور مویشیوں، اپنے عزیزوں، رشتہ داروں کی باتیں کرتے ہیں جنھیں انھوں نے کچھ عرصہ پہلے چھوڑ دیا تھا۔

نائب وزیر ہند دہلی میں

دہلی۔ ۱۰۔ اکتوبر۔ ارل منسٹر نائب وزیر ہند آج کراچی سے دہلی پہونچ گئے۔ یہ پہلی بار ہندوستان آئے ہیں۔ ان کی عمر ۳۰ سال ہے۔ اور مالٹا پر جب اٹلی اور جرمنی والوں کے زبردست حملے ہو رہے تھے تب یہ وہاں دوسرے نمبر کے کمانڈر تھے۔

ہم اب لیجئے

آپ کی ماہوار تنخواہ کیا ہے ؟	
آپ کی خوراک پر مہینے میں کیا خرچ آتا ہے ؟	
آپ کے کپڑوں پر کیا خرچ ہوتا ہے ؟	
آپ مکان کا کرایہ کتنا دیتے ہیں ؟	
آپ کو ہر سال کتنے دن کی چھٹی ملتی ہے ؟	
آپ مہینے میں کتنی رقم بچاتے ہیں ؟	



اِن سوالوں کے متعلق اپنے جوابات لکھئے

★ ایک تازہ بھرتی شدہ کلارک کے جوابات یہ ہونگے ...

آپ کی ماہوار تنخواہ کیا ہے ؟ میری تنخواہ حولدار کلارک گریڈ ۳ کی حیثیت سے ۶۵ روپے ماہوار سے شروع ہوئی تھی - آپ کے کھانے پر مہینے میں کیا خرچ ہوتا ہے ؟ کچھ نہیں - فوجوں کے ملازمین کو ساری خوراک مفت ملتی ہے - آپ کے کپڑوں پر کیا خرچ ہوتا ہے ؟ کچھ نہیں - مجھے اپنی وردی بستر وغیرہ سب بالکل مفت ملتے ہیں - آپ مکان کا کرایہ کتنا دیتے ہیں ؟ کچھ نہیں - مجھے مفت کوارٹر، مفت بجلی اور مفت ایندھن ملتا ہے - آپ کو سال میں کتنے دن کی چھٹی ملتی ہے ؟ سال میں ایک بار ۲۸ دن کی "ڈاریو" جس کے ساتھ گھر تک جانے آنے کا کرایہ مفت ہے - اور ایک وقت میں ۲۰ دن کی رخصت اتفاقی بھی مل سکتی ہے - آپ مہینے میں کتنی رقم بچاتے ہیں ؟ میری تمام تنخواہ جیب خرچ کے واسطے ہے کیونکہ میرا خرچ کچھ بھی نہیں ہیں اگر چاہوں تو ساری تنخواہ بچا سکتا ہوں۔

اِن سوالات کے جواب جو آپ دیں گے یقیناً مایوس کن ہوں گے تاہم آپ کو ہرگز دل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے - اب اِن کا مقابلہ سامنے لکھے ہوئے جوابات سے کیجئے جو ہندوستانی فوج کے سب سے نیچے درجہ کے حولدار کلارک کے جوابات ہیں - تندرست نوجوان ہندوستانی فوج میں حولدار کلارک کی حیثیت سے آج ہی بھرتی ہو سکتے ہیں - ۱۷½ اور ۴۵ سال کی درمیانی عمر کے اُمیدوار جن کی لیاقت میٹرک پاس کے برابر کے درجہ تک کی ہو اور جو میٹرک پاس نہیں ہیں وہ بھی اگر کلرکی کے کام کا تجربہ رکھتے ہوں تو براہ راست حولدار کلارک بھرتی ہو سکتے ہیں - ۱۶½ اور ۱۷½ سال کی درمیانی عمر کے دسویں جماعت پاس امیدوار اور ۱۷½ سے ۳۰ سال کے درمیان عمر کے غیر میٹرک پاس جنھیں کلارک کے کام کا تجربہ حاصل نہ ہو وہ زیر تربیت کلرکوں کی حیثیت سے بھرتی ہو سکتے ہیں - زیر تربیت کلرکوں کو حولدار کلارک گریڈ ۳ مقرر ہونے سے پہلے ۳ - ۴ مہینے کی سکھلائی لینی ہوتی ہے اور سکھلائی کے دوران میں ۴۴ روپے ۴ آنے ماہوار پاتے ہیں - اس کے علاوہ خوراک، کپڑے، رہائش وغیرہ مفت ہوتی ہے "کیا آپ اس موقعے کو ہاتھ سے کھونا گوارا کریں گے ؟"

پوری تفصیلات ذیل کے کسی دفتر سے معلوم کی جاسکتی ہیں:-

لکھنؤ	(ایچ کیو)
لکھنؤ	الیسٹرن ایریا حضرت گنج
الہ آباد	۳۷ بشیشور ناتھ روڈ
میرٹھ	۱۸ کیننگ روڈ
	۲۸۶ ویسٹرن کچہری روڈ

★ اگر کچھ لوگ خانگی یا دوسری مجبوریوں کے سبب سمندر پار جانے کی شرط نہ قبول کرسکتے ہوں تو وہ ہندوستان کے اندر غیر جنگی علاقوں میں کام کرنے کے منصب ذیل شرح تنخواہ پر بھرتی ہوسکتے ہیں: حولدار درجہ سوئم مبلغ ۵۰ روپے ماہوار - حولدار درجہ دوئم مبلغ ۵۷ روپے ۸ آنے ماہوار - حولدار درجہ اوّل مبلغ ۶۵ روپے ماہوار

AAA 1006



جو لوگ شاہ راہیں بناتے ہیں وہ براہ راست ملک کی دولت میں اضافہ کرتے ہیں - ان شاہراہوں کے ذریعہ تجارت اور صنعت ترقی حاصل کرتی ہے، شمال جنوب، مشرق، مغرب غرض ہر طرف سڑکیں بنانے کے لئے پھاوڑے چلائے جاتے ہیں اور ان سڑکوں کی تعمیر کے بعد پھر خوش و خرم اور مصروف راہگیر نکانہ ختم ہونیوالا تانتا بندھا رہتا ہے

ڈسٹری بیوٹرس :-
یو - پی - پنجاب - ان - ڈبلیو - ایف - پی
اور سندھ کے لئے :-
مسرس محمد دین اینڈ سنس
گرانڈ ٹرنک روڈ امرتسر
بندر روڈ - کراچی

ایگریکو ٹولز

AGRICO TOOLS

دی ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹیڈ کی طرف سے شامل کیا گیا
(ایگریکو ڈیپارٹمنٹ) گولموری

لنڈن - ۱۱ - اکتوبر - نیویارک ریڈیو کا بیان ہے کہ برازیل کا سمندری بیڑہ دکھنی اٹلانٹک میں گشت کرنے کا مکمل کنٹرول اپنے ہاتھ میں لینے والا ہے - اس سے امریکہ کا سمندری بیڑہ پیسفک کی لڑائی کے لئے خالی ہو جائے گا۔

لارڈ لنلتھگو پھر عملی سیاسیات میں

لندن - ۱۰ - اکتوبر - لارڈ لنلتھگو میجر ڈگ ڈیل کے جانشین مقرر ہونیوالے ہیں - میجر ڈگ ڈیل ٹوری پارٹی کے چیرمین کے عہدہ سے استعفا دینے والے ہیں - بیان کیا جاتا ہے کہ لارڈ لنلتھگو نے عملی سیاسیات میں محض اس وجہ سے قدم رکھنے کا فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان کے متعلق ٹوری پروگرام پر اثر ڈال سکیں۔

روس ایران سے تیل حاصل کریگا

لندن - ۱۰ - اکتوبر - ماسکو ریڈیو نے روس کے نائب وزیر خارجہ کا ایک بیان براڈکاسٹ کیا جس میں کہا ہے کہ وہ اوتری ایران میں تیل کے حاصل کرنے کے لیے مراعات کے متعلق حکومت ایران سے بات چیت کر رہے ہیں۔

برماشیل

پانچویں
آل انڈیا
آرٹ اِن
انڈسٹری اگزیبیشن کا
بڑی خوشی سے اعلان
کرتی ہے

۱۹۴۵ء کی اگزیبیشن کا پراسپکٹس چھپکر تیار ہو چکا ہے - برماشیل کے دفاتر یا مشہور آرٹ اسکولوں سے کاپیاں طلب کیجا سکتی ہیں - اس اگزیبیشن کا مقصد قبل سے کہیں زیادہ وسیع ہے - تمام قسم کے کمرشیل آرٹ کے علاوہ مندرجہ ذیل بھی شامل ہیں - کمرشیل فوٹوگرافی - ٹاپو گرافی - ونڈو ڈیکوریشن - فلم سینریز ونڈو ڈسپلیز - ٹیکسٹائل اور ہینڈی کرافٹ - ڈیزائننگ۔

انعامی فنڈ میں ۲۵ ہزار روپیہ سے زیادہ رقم ہے - اور بہت سی شاخیں ہر آرٹسٹ کے لئے کھلی ہوئی ہیں - جن میں فوجی لوگ بھی شامل ہیں حصہ لے سکتے ہیں - اگزیبیشن جنوری ۱۹۴۵ء میں سر جے - جے اسکول آف آرٹ بمبئی میں منعقد ہوگی داخلہ کی تاریخ بمبئی میں ۳۰ نومبر ۱۹۴۴ء اور برماشیل کے دفاتر - کلکتہ - مدراس سکندر آباد - لکھنؤ - دہلی لاہور اور کراچی میں یکم دسمبر ۱۹۴۴ء ہے۔

...یل نے انتظام کیا

زمانہ جنگ کے بعد کی اسکیمیں

لکھنؤ - ۹ - اکتوبر - حکومت ہند کی مطابقت میں حکومت یو - پی کے مختلف محکمے بھی جنگ کے بعد کی اسکیمیں مرتب کر رہے ہیں - سکریٹری محکمہ اطلاعات عامہ مسٹر ایم - ڈبلیو عباسی اور پروفیسر اردو ان اسکیموں میں مطابقت پیدا کرنے کے لیے مقرر کئے گئے ہیں - لیکن ابھی تک یہ اسکیمیں محض ہوائی ہیں - کیونکہ محکمہ مالیات نے یہ نہیں بتایا ہے کہ وہ کتنی رقم دے گا - چنانچہ اپنی حدود نہ جانکر یہ سرکاری محکمے ایک سے ایک بڑی اسکیمیں تیار کر رہے ہیں - گویا ایک دوسرے سے مقابلہ ہے۔

ستمبر کے مہینے میں جاپان کے مختلف قسم کے کل ۶۷۰ جہاز برباد ہوئے۔

انڈسٹریل مضبوط اور بڑھیا ہوتے تاگے

سینے والے تاگے
جالی کاڑھنے والے کام کے تاگے
جال کے واسطے تاگے
جلد باندھنے والوں کے کام کے تاگے
جوتے بنانے والوں کے کام کے تاگے
چمڑا سینے کے تاگے
مندرجہ ذیل پتہ سے منگائیے
ایم - این - نار ویکر اینڈ کو
ہوم جی اسٹریٹ - فورٹ بمبئی

وہ اچھوت تھا دنیا نے اُسے ٹھکرا دیا
لیکن جب اُس نے علم بغاوت بلند کیا
تو دنیا نے اُسے گرو دیو اور رشی بنایا

امپیریل ٹاکیز کانپور میں
جمعہ - ۱۳ - اکتوبر ۱۹۴۴ء سے

روزانہ: ۷ بجے شام، ۱۰ بجے رات
میٹنی شو: اتوار کو دن میں ۳½ بجے

منروا موویٹون کی عظیم الشان دھارمک تصویر

بھگت رائیداس

تشریف لاکر لطف اُٹھائیے

خاص اداکار: پرش بنرجی، للیتا پوار، شیلا، اننت مراٹھے، کے - این سنگھ، ایچ - تارا پور، غلام حسین، ملیکا

شاندار — چوتھا ہفتہ

پربھات ٹاکیز کانپور میں
بدھ - ۱۱ - اکتوبر ۱۹۴۴ء سے

روزانہ: ۷ بجے شام، ۱۰ بجے رات
میٹنی شو: اتوار کو ۳½ بجے دن سے

تان سین

سہگل، خورشید

REGD No- A 406

جو میرے دل میں ہے

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی عہ 2/12/-
سہ ماہی عہ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ 2/-

جلد ۴۰ نمبر ۴۳ | کانپور شنبہ ۲۱ / اکتوبر ۱۹۴۴ء مطابق ۲ / ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ | CAWNPORE. Saturday. 21st OCT. 1944 | VOL. 40 NO. 43

ادبیات

الکشن

از جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری

خبر یہ کان میں اب آئی کیا الکشن کی — کہانی سنتے ہیں ہم جابجا الکشن کی
کہاں سے ہو گئی نازل بلا الکشن کی — فساد و فتنہ پہ ہے انتہا الکشن کی
پھر اب کے سال چلی ہے ہوا الکشن کی

ہیں ووٹ لینے کی پھر آج کوششیں پیہم — طرح طرح کی ہیں در پردہ جنبشیں پیہم
عمل میں آتی ہیں ہر روز سازشیں پیہم — لگا رہے ہیں حریفوں پہ بندشیں پیہم
پھر اب کے سال چلی ہے ہوا الکشن کی

غرض میں روٹھے ہوؤں کو بھی اب مناتے ہیں — کہیں پہ دام فریب و ریا بچھاتے ہیں
کہیں تو نوٹ کہیں روپیہ دکھاتے ہیں — اب اس گرانی میں ووٹر خریدے جاتے ہیں
پھر اب کے سال چلی ہے ہوا الکشن کی

کسی کو اپنے برادر پہ ہی بھروسہ ہے — کسی کو لاٹ و گورنر پہ ہی بھروسہ ہے
کسی کو اپنے فقط زر پہ ہی بھروسہ ہے — کسی کو اپنے مقدر پہ ہی بھروسہ ہے
پھر اب کے سال چلی ہے ہوا الکشن کی

ہے اقتدار و حکومت کا آج سب کو خیال — جماعتوں کی ہے تقسیم یا ہیں صاحب مال
کہیں ہے فرقہ پرستانہ خدمتوں کا جال — کسی کے دل میں نہیں ہے صلاحیت کا سوال
پھر اب کے سال چلی ہے ہوا الکشن کی

نہ اپنے فرض کا احساس کچھ ہے ممبر کو — نہ اپنے ووٹ کی ہے قدر آج ووٹر کو
زیادہ دخل الکشن میں آج ہے شر کو — خدا سنبھال دے بھارت کے حال ابتر کو
پھر اب کے سال چلی ہے ہوا الکشن کی

جو ممبری سے یہ ناداں لپٹتے جاتے ہیں — اسی سے اپنے مقدر الٹتے جاتے ہیں
سب انتظام کے اب رشتے کٹتے جاتے ہیں — جو ہوشمند ہیں افراد ہٹتے جاتے ہیں
پھر اب کے سال چلی ہے ہوا الکشن کی

دنیائے اسلام

مصر میں نئی وزارت قائم ہو گئی

ڈاکٹر احمد ماہر پاشا وزیر اعظم مقرر ہوئے

لندن۔ ۱۰ / اکتوبر۔ رائٹر کی اطلاع ہے کہ مصر میں نئی مخلوط وزارت قائم ہو گئی ہے جو ڈاکٹر احمد ماہر پاشا اور ان کے تیرہ ساتھیوں پر مشتمل ہے، فرمانروائے مصر نے کل عصر کے وقت تشکیل حکومت کی اس کارروائی کو منظور فرما لیا۔ وزرا نے قصر عابدین میں حلف وفاداری اٹھایا۔ اس کابینہ میں چار ارکان سعد زغلول پاشا مرحوم کی پارٹی کے، چار آزاد، چار اعتدال پسند اور ایک نیشنلسٹ شامل ہیں۔ وزیر اعظم ڈاکٹر احمد ماہر پاشا نے وزارت داخلیہ کا قلمدان بھی اپنی تحویل میں رکھا ہے۔ ڈاکٹر محمود فہمی پاشا النقراشی وزیر امور خارجہ مقرر ہوئے ہیں۔

قاہرہ میں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کابینہ خوب اچھی طرح کام کر سکے گی، اس میں مصطفےٰ نحاس پاشا کی حزب الوفد کے علاوہ تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندے شریک ہیں، یہاں بہت زیادہ یقین کیا جاتا ہے کہ شاہی محل اور مصطفےٰ نحاس پاشا کی وابستگی کا سلسلہ منقطع ہو جانے کی وجہ سابق وزیر اعظم کی وہ سرگرمیاں ہیں جو آپ اتحاد عرب کے سلسلے میں دکھاتے رہے، نحاس پاشا جلالۃ الملک فاروق کو مطلع کرنے سے پہلے اتحاد عرب کانفرنسوں کے فیصلوں کا اعلان عام کر دیتے رہے اس سلسلہ میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ گذشتہ رمضان میں شاہ فاروق قاہرہ کی مسجد میں نماز پڑھنے گئے، وہاں انھوں نے نحاس پاشا زندہ باد کے نوٹس لگے دیکھے، شاہ فاروق نے ڈائرکٹر تحفظ عامہ کو حکم دیا کہ انھیں ہٹا دیا جائے۔ ڈائرکٹر نے شاہ کے حکم کی تعمیل کی اس پر نحاس پاشا نے اسے برخاست کر دیا۔ یہ بات بھی شاہ کے مزاج کی برہمی کی باعث ہوئی۔ دیگر وزراء کے نام یہ ہیں۔ (۱) راغب متابلے (آزاد خیال) وزیر صنعت و حرفت (۲) ڈاکٹر ابراہیم دسوکی بے (اعتدال پسند) وزیر مواصلات (۳) ابراہیم عبدالہادی بے (سعد پارٹی) وزیر صحت عامہ (۴) شیخ مصطفےٰ عبدالرزاق پاشا (اعتدال پسند) وزیر اوقات (۵) احمد عبدالغفار پاشا (اعتدال پسند) وزیر زراعت (۶) ایسالی بے (آزاد خیال)، وزیر سپلائی (۷) سید عالم میطری (آزاد) وزیر دفاع (۸) محمود غالب پاشا (سعد پارٹی)، وزیر تعمیرات عامہ (۹) حافظ رمضان پاشا (قومیت پسند) وزیر عدل (۱۰) محمد حسین ہیکل پاشا (اعتدال پسند آئینی) وزیر تعلیم۔

نحاس پاشا بدترین قسم کے ڈکٹیٹر تھے

قاہرہ۔ ۹ / اکتوبر۔ ڈاکٹر احمد ماہر پاشا نے جنھیں شاہ فاروق نے نحاس پاشا کو برخاست کرنے کے بعد تشکیل وزارت کا کام سپرد کیا ہے آج پریس کو حسب ذیل بیان دیا۔

"نحاس پاشا ایک بدترین قسم کے ڈکٹیٹر تھے انھوں نے مصر میں آئین کے نقاب میں ڈکٹیٹر شپ قائم کر رکھی تھی، ہٹلر اور مسولینی جیسے ڈکٹیٹر اپنی روش اور اپنے اقدام کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں مگر نحاس پاشا جمہوریت کے پردہ میں ڈکٹیٹری کرتے تھے مارشل لا نافذ کر کے غلط انتخابات کرائے گئے چنانچہ یہی وہ چیز تھی جس کی بنا پر مخالف پارٹی نے حکومت کی ذمہ داریوں میں شریک ہونے سے انکار کر دیا۔ شاہ فاروق کی بروقت مداخلت نے ملک کو تباہی و بربادی سے بچا لیا۔

اس سلسلے میں یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ شاہ فاروق کے تازہ اقدام کی وجہ سے مصر کے اندرونی حالات کی نشر و اشاعت پر جو زبردست اثر قائم تھا وہ گھٹ گیا۔ چونکہ نائبین کے ایوان میں نحاس پاشا کی زبردست اکثریت ہے اس لئے خیال یہ ہے کہ عام انتخابات جلد کرائے جائیں گے اور ممکن ہے کہ نئے وزیر اعظم ملک سے شاہ فاروق کے دئے ہوئے منشور کو برقرار رکھنے کی اپیل کریں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ احمد ماہر پاشا کو صرف وزیر اعظم ہی نہیں بنایا گیا ہے بلکہ مصر کے فوجی گورنر کے جملہ اختیارات بھی انکے سپرد کر دئے گئے ہیں اور انھیں فوج کو حکم دیدینے کا بھی حکم دیدیا گیا ہے۔ ملک میں امن و سکون قائم رکھنے کی غرض سے زبردست انتظامات کئے گئے ہیں۔ مظاہروں اور اجتماعوں کو ناجائز قرار دیدیا گیا ہے۔

نئی مصری حکومت اتحاد عرب کی حمایت کریگی

قاہرہ۔ ۱۰ / اکتوبر۔ مصر کے نئے وزیر اعظم ڈاکٹر احمد ماہر پاشا نے ایک عریضہ میں کل پیر کی رات کو شاہ فاروق سے گزارش کی کہ میری حکومت معاہدوں کی ذمہ داریوں کے پیش نظر اپنے حلیف (برطانیہ) سے مخلصانہ تعاون کا سلسلہ جاری رکھے گی۔ جمہوری اصول مصر اور عرب کا شعار رہے ہیں۔ ان اصول کی تائید و حمایت ہمیشہ مخلصانہ تعاون اور مودت پر مبنی رہے گی۔

وزیر اعظم نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ بلاد عرب کے متعلق مصر کی حکمت عملی کو "نیشنل پالیسی" کا درجہ حاصل ہوگا۔ اسی پالیسی کے زیر اثر مصر نے سنہ ۱۹۳۹ء میں لندن کی [illegible] عرب میں شرکت کی تھی۔ عرب اقوام کی امنگیں پوری ہو جانے تک مصر اس حکمت عملی کو کارفرما رکھے گا۔ اور [illegible] عرب، عرب ممالک کے تعاون باہمی اور استقلال کی حمایت کرتا رہے گا۔

لیسیں مختلف مالی مسائل پر روشنی ڈالیں گے اور بتلائیں گے کہ قیمتوں کو بڑھنے سے روکنے کے لئے حکومت کیا کیا تدبیریں اختیار کر رہی ہے۔

ٹیکسوں سے آمدنی میں کس قدر زبردست اضافہ ہوا ہے اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ سنہ ۳۸-۳۹ء میں مختلف مدوں سے ۱۱۰٫۶ کروڑ روپیہ کی آمدنی ہوئی تھی لیکن سال رواں میں ۲ ارب ۶۳ کروڑ روپیہ کی آمدنی کا اندازہ ہے اس عرصہ میں اخراجات ۸۵٫۱۵ کروڑ روپیہ سے بڑھکر ۳ ارب ۶۳ کروڑ روپے تک پہونچ گئے ہیں۔ اس طریقہ میں آمدنی چوگنی ہوگئی ہے اور اخراجات میں بھی چوگنا اضافہ ہوگیا ہے۔ ملک کی غریبی کے پیش نظر یہ بات ان ملکوں سے بھی زیادہ ہے جن کا لڑائی سے براہ راست تعلق ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء اور فروری سنہ ۱۹۴۴ء کے درمیانی جنگی قرضہ جنگ میں ۳ ارب ۹۷ کروڑ روپیہ وصول ہوا اس سے پہلے بارہ ماہ میں صرف ۳ کروڑ روپیہ وصول ہوا تھا۔

حکومت سنہ ۴۰-۱۹۴۱ء سے سنہ ۴۳-۱۹۴۴ء تک ۱۱ ۱/۲ ارب قرضہ لے چکی ہے۔ اگر اس میں سے سٹرلنگ ہنڈیوں کو گھٹا دیا جائے جو کہ برطانیہ پر واجب ہیں تو بھی لڑائی کے دوران حکومت کے ذمہ ۷ ارب ۴۷ کروڑ روپیہ کا قرضہ ہوگیا ہے۔ سنہ ۳۹-۴۰ء سے لیکر ابتک ڈیفنس پر ۲۴ ارب ۸۱ کروڑ روپیہ خرچ کر چکی ہے جس میں سے ۱۳ ارب ۸۵ کروڑ یعنی ۵۰٫۸۱ فیصدی حکومت ادا کرےگی اس میں سونے کی فروخت اور امریکہ سے آئی ہوئی دس کروڑ اونس چاندی کے استعمال کے بارے میں متعدد سوالات کئے جائیں گے۔

نینی تال میں اہم کانفرنس

پچھلے دنوں یو۔پی گورنمنٹ ہاؤس میں برگزیدہ مہمان ٹھیر چکے ہیں۔ مثلاً پہلے سرتامس رور فورڈ گورنر بہار معہ اپنی اہلیہ کے آئے اس کے بعد حکومت ہند کے ہوم ممبر سر فرانسس مڈی آئے۔ یو۔پی کے گورنر سر مارس ہیلٹ کے ساتھ ان کی بات چیت کو سیاسی اہمیت دی جارہی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس کانفرنس میں گاندھی جناح بات چیت کی ناکامی سے پیدا شدہ صورت پر غور کیا گیا اور بہار اور یو۔پی کے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے متعلق بھی غور کیا گیا۔ راجندر بابو کی صحت خراب ہونے کی وجہ سے اُن کی رہائی کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ ادھر پنڈت جواہر لال نہرو اور پنڈت گوبند بلبھ پنت کو یو۔پی کو تبدیل کرنے کا سوال زیر غور ہے۔ ان سوالوں پر ہوم ممبر اور متعلقہ گورنر کے درمیان مشورہ لازمی تھا وثوق سے کہنا مشکل ہے کہ کیا فیصلہ ہوا۔ بہت ممکن ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے

چاہتا ہوں جو کہ کئی پہلوؤں سے اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ پولینڈ کا معاملہ ہے۔ اس معاملہ سے خود بلقانی ملکوں برطانیہ اور روس کا تعلق ہے، اب تک بلقان کے ملکوں میں علاقہ وارانہ جھگڑے اور باہمی کشمکش رہی ہے۔ ورسائی کے معاہدہ کے بعد بلقان کے ممالک جرمنی کے خلاف بفر سٹیٹ کے طور پر قائم کر دیے گئے تھے۔ اس سازش کے لئے فرانس اور برطانیہ بہت حد تک ذمہ وار تھے۔ فرانس کی ہار کے بعد برطانیہ کا قبضہ اور مضبوط ہوگیا۔ "پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو" کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے برطانیہ بلقان کے ملکوں کی اقتصادیات پر کنٹرول کرتا رہا ایک طرف سوویٹ یونین اور دوسری طرف نازی جرمنی ہونے سے یوگوسلاویہ، بلغاریہ، رومانیہ اور ہنگری نہ صرف نازی جرمنی کے ملکہ کموزم کے خلاف ایک رکاوٹ رہے، سنہ ۱۹۴۱ء میں صورت حالات بدل گئی جبکہ جرمن فوجیں بلقانی ملکوں میں اس طرح داخل ہوگئیں جس طرح مکھن میں سے چاقو نکل جاتا ہے۔

امریکی اخباروں میں اس قسم کی افواہ گرم ہے کہ یونان اور البانیہ پر برطانی فوجوں نے جلد بازی میں اس وجہ سے حملے کر دیے کہ کہیں روسی فوجیں ان ملکوں میں داخل نہ ہو جائیں۔ روسی فوجیں جلد ہی بوڈاپسٹ میں داخل ہو جائیں گی اور بوڈاپسٹ سے اسٹریا کو یہی سڑک جاتی ہے۔

رومانیہ، یوگوسلاویہ اور بلغاریہ کو روس نے آزاد کرا لیا ہے۔

ہٹلر کا نیا فرمان

لندن۔ ۱۸ اکتوبر، جرمن ریڈیو نے آج ہٹلر کا ایک اعلان براڈکاسٹ کیا جسمیں ہٹلر نے کہا کہ پانچ سال کی جدوجہد کے بعد دشمن ہمارے تمام یوروپین ساتھیوں کی غداری سے فائدہ اٹھاکر بعض جگہ جرمن سرحد کے قریب پہونچ گیا ہے اور بعض جگہ جرمن سرحد پر پہونچ گیا ہے اس نے ہمارے دیش کو کچلنے اہل جرمنی کو مٹانے اور ان کے سوشل نظام کو ختم کرنے کیلئے اپنی کوششوں کو دوگنا کر دیا ہے۔ یہ بتلاتے ہوئے کہ بڑے پیمانہ پر جرمنی میں فوجی لام بندی سنہ ۱۹۳۹ء میں ہوئی تھی ہٹلر نے کہا کہ دشمن یہ نہیں کہتا ہے کہ وہ جرمنی پر اپنا آخری وار کرنے کیلئے تیار ہو رہا ہے مگر ہم نے بڑے پیمانہ پر دوسری لام بندی کا فیصلہ کر لیا ہے ہم نہ صرف دشمن کے اس منصوبہ کو جو اس نے ہمیں مٹانے کیلئے کیا ہوا ہے کچل دینے میں کامیاب ہوں گے جبکہ ہم دشمن کی فوجوں کو واپس بھگا دیں گے۔

ہٹلر نے مزید کہا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ اول تمام جرمنی میں ایک جرمن ولکسٹرم "قائم کیا جائے جس میں ۱۶ سے ۶۰ سال تک کی عمر کے تمام تندرست مرد بھرتی ہوں یہ ولکسٹرم ہر ممکن ہتھیار سے اور ممکن ذرائع سے جرمن سرزمین

انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن

انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن کانپور برانچ کا ایک جلسہ ۲۲ اکتوبر ۹ بجے شام کو مال روڈ ٹیمپل آف سروس میں منعقد ہوگا۔

گذشتہ سال کی رپورٹ منظور کی جائے گی اور نئے سال کے واسطے عہدیداران کا انتخاب ہوگا۔

اپیل

دومن والنٹری سروس کانپور کی طرف سے امداد کے لئے اپیل کی گئی ہے۔

چیف کنٹرولر ریلوے

مسٹر اے۔ اے۔ براؤن چیف کنٹرولر ریلوے کانپور تشریف لائے اور یو۔پی چیمبر آف کامرس اور مرچنٹ چیمبر کے نمائندوں سے ملاقات کی اور اہم معاملات پر گفتگو کی چیمبر کے قائم مقاموں نے ایک اڈوائزری پینل بنانے پر زور دیا۔

بھارتی سنٹرل بنک

بھارتی سنٹرل بنک کی ایک شاخ کانپور میں بھی قائم ہوئی ہے۔

جواریوں کی گرفتاری

گمبلنگ ایکٹ کے ماتحت دیوالی کے سلسلہ میں قماربازی کے جرم میں ۳۰۰ آدمی گرفتار کئے گئے۔

لاری اور تانگہ میں ٹکر

میک رابرٹ برج کے قریب ایک فوجی لاری ایک تانگہ سے ٹکرا گئی جس سے دو شخص شدید زخمی ہوئے، گھوڑا فوراً مر گیا اور تانگہ چکنا چور ہوگیا۔

مسلم چیمبر کے عہدیداران

یو۔پی مسلم چیمبر آف کامرس کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب ہوا۔

صدر:۔ حاجی محمد حمزہ صاحب

نائب صدر:۔ مسٹر میاں محمد لطیف صاحب

مسٹر اے۔ محمود علی، مسٹر مستنشار اللہ، مسٹر ایم۔ جی قادری سکریٹری۔ مسٹر مرتضیٰ حسین عابدی۔

ڈپٹی کنٹرولر ریلوے

ڈپٹی ریجنل کنٹرولر ریلوے پراڈکٹس گورکھپور اور ایریا سپرنٹنڈنٹ ای۔ آئی۔ آر نے یو۔پی مسلم چیمبر آف کامرس کے نمائندوں سے ملاقات کی اور ریلوے سے سامان وغیرہ بھیجنے میں سہولیت وغیرہ کے معاملہ پر غور ہوا۔

وار فنڈ

ستمبر سنہ ۱۹۴۴ء میں جنگ کے کاموں کیلئے ۸۹۱۷۰ روپیہ جمع کیا گیا اور اس وقت تک کل ملاکر ۴۲۶۸۱۷۸۴ روپیہ کی میزان ہوتی ہے اور ۵۰۷۲ روپیہ کے عطیات اس ماہ میں ملے ہیں۔

ڈسچارجڈ پرزنرس ایڈ کمیٹی

۲۰ اکتوبر کو مسٹر کشن چند آئی۔ سی۔ ایس اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی صدارت میں ڈسٹرکٹ ڈسچارجڈ پرزنرس ایڈ کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں ریوائزڈ بجٹ پر غور ہوا۔

لکشمی رتن کاٹن ملس

۱۵ اکتوبر کو لکشمی رتن کاٹن ملس کانپور کا سالانہ جلسہ ہوا جس کی صدارت مسٹر ال سی۔ جین۔ آئی۔ سی۔ ایس ڈائرکٹر آف انڈسٹریز یو۔پی نے فرمائی۔ سالانہ رپورٹ پڑھی گئی اور جناب پریسیڈنٹ نے ایک مختصر لیکن نہایت مبسوط اور مدلل تقریر میں فرمایا خوشی کی بات ہے کہ اب مزدوروں کی تفریحات پر کافی توجہ دیجارہی ہے۔ اور میں اُمید کرتا ہوں کہ اس سے بھی زیادہ مل مالکان توجہ دیں گے۔

مسٹر رام گوپال گپتا نے جناب پریسیڈنٹ اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد ایک پرتکلف ایٹ ہوم دیا گیا جس میں شہر کے معزز ہندو مسلمان اور یوروپین شریک تھے۔

اس موقع پر مل کی مصنوعات کی نمائش کا بھی انتظام تھا جس کو دیکھ کر معلوم ہوتا کہ مل مذکور میں کافی اچھے کپڑے تیار ہونے لگے ہیں۔

کانپور میونسپل بورڈ کے انتخابات

ایگزیکیٹو آفیسر میونسپل بورڈ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

کانپور میونسپل بورڈ کے مسلم اور غیر مسلم عام انتخابات ۱۱ و ۱۲ نومبر سنہ ۱۹۴۴ء سنیچر اور اتوار کو ۸ بجے صبح سے ۱۲ بجے دن تک اور ایک بجے دن سے ۵ بجے شام تک ہوں گے۔

مسلم اور غیر مسلم دونوں کی نامزدگی کے کاغذ کے فارموں اور ضمانت جمع کرنے کے لئے درخواستیں مسٹر ایم۔ پی۔ ترپاٹھی ریٹرننگ آفیسر کانپور کی عدالت میں ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ء کو ہوگی اور نامزدگیوں کے کاغذ کی جانچ ۲۷، و ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ء کو ہوگی۔ پولنگ اسٹیشن یعنی ووٹ پڑنے کی جگہیں حسب ذیل ہوں گی۔

پولنگ اسٹیشن یعنی ووٹ پڑنے کی جگہ

وارڈ نمبر (مسلم)

وارڈ نمبر ۱		لاری پارک پٹکاپور
"	۲	میونسپل اسکول ببئی والا احاطہ
"	۳	میونسپل آفس کوپر گنج
"	۱۷	کرنیل گنج مڈل اسکول
"	۱۸	ہرسہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول
"	۱۹	رام کرشن مشن اسکول کی عمارت
"	۲۰	رام شالا بلڈنگ راوت پور
"	۲۱	گورنمنٹ لیبر ویلفیر سنٹر

پارلیمنٹری بورڈ

انڈی پنڈنٹ سیوک پار[ٹی کی] ایگزیکیٹو کمیٹی کی ایک میٹنگ رائے بہادر بھگوانداس ڈپٹی لیڈر پارٹی مقرر ہو[ئے] اور مندرجہ ذیل اصحاب پارلیمنٹری بورڈ کے ممبر منتخب گئے:۔

مسرس سدگو سرن اوستھی۔ بابولال مصرا۔ او[ر] باجپئی۔ اُدماشنکر مہروترا۔ رامجی مہروترا۔ جے۔ سری نراین نگم۔

ڈاکٹر محمد شفیع کا بیان

ڈاکٹر محمد شفیع ساکن تلی بازار بیان میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں میونسپل بورڈ کے لئے وارڈ نمبر ۳ سے صحیح اُمیدوار ہوں اور تک اپنی اس رائے پر قائم رہوں گا۔

صنعتی نمائش ۱۹۴۵

سالانہ صنعتی نمائش سال کے شروع میں منعقد ہوگی اور اُمید کی جاتی ہے کہ نمائش گذ[شتہ] کے مقابلہ میں زیادہ شاندار ہوگی۔ اس نمائش [کی] خصوصیت یہ ہوگی کہ گھریلو صنعتوں کی عملی طور پر کرنے کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ ہندوستان کی کو منظر عام پر لایا جاسکے۔ نمائش کا یہ حصہ اور ڈیزائن کا حصہ صنعت وحرفت کی ترقی کے پیش کرے گا۔

نمائش میں ۲۵ ہزار روپیہ کے انعامات کیا گیا ہے۔ کسی بھی نمائش میں اس قدر کثیر کے لئے مخصوص نہیں کی گئی۔ نمائش کے متعدد حصے کمرشیل صنعت وحرفت کے ہر پہلو کو ہر ماہر فن کو اپنے کمالات کا نمونہ پیش کرنے موقعہ ہے۔

برماشیل نے جس قابلیت کے ساتھ نمائش کی سنہ ۱۹۴۰ء میں بنیاد ڈالی وہ قابل ہندوستانی صنعتی طبقہ میں نہایت قدر کی دیکھی جاتی ہے اور اس نمائش کی ہر دلعزیزی کے لئے جس قدر بھی برماشیل کو مبارکباد کم ہے۔

۴ کی حفاظت کرے گا۔

پردۂ فلم

آنریبل سر سید سلطان احمد محبوب پروڈکشنز میں

مورخہ ۸ ستمبر یوم دوشنبہ کو ۱۱ بجے دن میں محبوب پروڈکشنز کے روحِ رواں اور تاریخی شاہکار ہمایوں کے شہرۂ آفاق پروڈیوسر و ڈائرکٹر محبوب وطن ڈائرکٹر اعظم مسٹر محبوب کی دعوت پر آنریبل سر سید سلطان احمد ممبر انفارمیشن و براڈکاسٹنگ حکومتِ ہند اور مسٹر بھاپر سکریٹری حکومت ہند محبوب پروڈکشنز میں جلوہ افروز ہوئے جہاں ان دونوں معزز عہدیداران حکومت ہند کا محبوب وطن ڈائرکٹر اعظم مسٹر محبوب ہمایوں کے سنیریو رائٹر و مکالمہ نگار سیف القلم آغا جانی کاشمیری مسٹر بابو بھائی مہتہ جنرل منیجر محبوب پروڈکشنز اور مسٹر آغا محشر شیرازی اُردو پبلسٹی آفیسر نے شاندار اور پرتپاک خیر مقدم کیا۔ مسٹر شیرازی نے آنریبل سر سلطان احمد کا خیر مقدم کرتے ہوئے اُن کی آمد پر فارسی اور اُردو زبان میں چند قطعات بھی پیش کیے جن کو موصوف نے بیحد پسند فرمایا ازاں بعد ہمایوں فلم کے تاریخی اور شاہانہ سیٹنگز ملاحظہ فرمائیے۔ فلم ہمایوں کے شاندار اور مکمل حصے بھی دیکھے اور رخصت ہوتے ہوتے فرط مسرت سے محبوب صاحب کو گلے لگا کر فلم ہمایوں کی شاہانہ تکمیل پر اور آغا جانی صاحب کاشمیری کو اُن کی بہترین و دلچسپ ترین مکالمہ آرائی و دلکش موسیقی پر مبارک باد دی۔ سر سلطان احمد کے ہمراہ اُن کے بازوئے راست مسٹر اعجاز اور مسٹر رشید بھی تشریف لائے تھے۔

جرمنوں کے موسمی اسٹیشن پر قبضہ

واشنگٹن۔ ۱۴ اکتوبر۔ ایک امریکی افسر نے آج بتلایا کہ امریکی فوجوں نے گرین لینڈ میں جرمنوں کے آخری خفیہ موسمی اسٹیشن پر قبضہ کر لیا ہے، وہاں تین افسر، ۹ آدمی اور بہت سامان ملا۔ اسی طرح کے کئی اسٹیشنوں پر قبضہ کر لیا گیا۔

مہاراجہ بڑودہ کی دوسری شادی

نئی دہلی۔ ۱۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے ہند نے ابھی تک مہاراجہ بڑودہ کی دوسری شادی تسلیم نہیں کی ہے اور مہارانی کا خوخطاب ریاست میں اس دوسری بیوی کیلئے استعمال ہو رہا ہے وہ قانونی نہیں رہی ہے۔

کراچی۔ ۱۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر غلام علی خاں تالپور ... بہادر کھوڑو کی جگہ وزیر سندھ مقرر ہونیوالے ہیں، اس سلسلہ میں [illegible]

پوسٹ مین

—(از جناب مسٹر ... احمد صاحب کلکتوی)—

پیارے بچو! تم میں سے شاید ہی ... ایسا ... جس نے پوسٹ مین (ڈاکیہ) کو نہ دیکھا ہو۔ ایسا کون ہے جس کا واسطہ پوسٹ مین سے نہیں پڑتا۔ ہم اور آپ ایڈیٹر صاحب کو اچھے اچھے مضمون ڈاک کے ہی ذریعے بھیجتے ہیں۔ دوستوں اور دور رہنے والے بہن بھائیوں کی خیریت معلوم کرنے کے لئے بھی پوسٹ مین کی ضرورت ہوتی ہے، خود سوچئے ہماری چٹھیوں کو دوستوں تک اور ان کی چٹھیوں کو ہم تک پہونچانے والا پوسٹ مین نہیں تو اور کون ہے، کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ یہ اتنی آسانی سے ایک دوسرے کے پاس کیسے پہونچ جاتی ہیں۔ جب پوسٹ مین بالکل نہیں تھے تو ڈاک کیسے لائی جاتی تھی؟ سنئے ایک وقت ایسا بھی تھا جب پوسٹ مین بالکل نہیں تھے ڈاک کا وقت پر تقسیم ہونا تو درکنار ڈاک کا ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا ہی جان جوکھوں کا کام تھا۔ ڈاکو اور رہزن اس تاڑ میں رہتے تھے کہ کوئی قاصد ملے اور اس کا صفایا کر کے ان چٹھیوں سے فائدہ اُٹھایا جائے۔ بادشاہ اور اُمرا اپنے لئے خاص آدمی رکھتے تھے جو ان کی خیر و عافیت کی خبریں لے جاتے تھے، عام لوگوں کو اپنے رشتے داروں اور عزیزوں کے متعلق برسوں کچھ معلوم نہ ہوتا تھا، اور کبھی کبھار کوئی آدمی دور دراز سے آتا تو سب اس کے گرد جمع ہو جاتے کہ شاید کسی کے مرنے جینے کا پتہ لگ جائے۔

لیکن آج خط بھیجنا بہت آسان ہے، ہم بغیر کچھ سوچے سمجھے ہندوستان کے کسی حصہ میں خط بھیج سکتے ہیں۔ یہ سلسلہ کیسے قائم ہوا اور چٹھی کیسے لکھی جاتی ہے اس کے متعلق بھی سُن لیجئے۔ کہیں خط لکھنا ہو تو پہلے ہم ایک کاغذ کے ٹکڑے پر نوٹ کرتے ہیں کہ ہم نے خط میں کیا لکھنا ہے اس کے بعد ایک صاف ستھرے کاغذ پر نہایت خوشخط وہ سب کچھ لکھتے ہیں جو کچھ ہم کو لکھنا ہو، چٹھی لکھنے کے بعد ہم پھر اس کو تہ کر کے لفافے میں بند کر دیتے ہیں۔ لفافے پر پتہ لکھتے ہیں۔ پتہ میں شخص اور جگہ کا نام لکھا جاتا ہے یہ صاف صاف اور ٹھیک ٹھیک لکھنا چاہیئے تاکہ پوسٹ مین کو خط تقسیم کرنے میں تکلیف نہ ہو، اس کے بعد ٹکٹ چسپاں کرنا نہایت ضروری ہے، اگر یہ نہ لگائیں تو خط بیرنگ ہو جاتا ہے پھر زیادہ پیسے ادا کرنے پڑتے ہیں۔ ایک لفافے پر چھ پیسے کے ٹکٹ لگائے جاتے ہیں یہ ڈاک خانے سے ملتے ہیں۔ ٹکٹ چسپاں کرنے کے بعد ہم خط کو لیٹر بکس میں ڈال دیتے ہیں، پوسٹ مین لیٹر بکس سے تمام خط تھیلے میں ڈالتا ہے اور ڈاک خانے میں لے جاتا ہے۔ ڈاک خانے میں تھیلے سے خط نکال کر چھانٹتے ہیں اور مختلف طرفوں کو جانے والے خطوں کو علٰحدہ علٰحدہ ڈھیروں میں رکھتے ہیں۔ تمام خطوں پر مہر لگاتے ہیں پھر تمام تھیلے اسٹیشن پر لائے جاتے ہیں۔ گاڑی آنے پر پوسٹ مین اپنے شہر کے تھیلے لے لیتا ہے اور دوسرے شہروں کو جانے والے تھیلے دیدیتا ہے۔ ڈاک کے تھیلے ڈاک خانے میں لائے جاتے ہیں۔ وہاں اُنکی چھان بین کی جاتی ہے۔ شہر کے ہر ایک حصے کے خط بالترتیب پوسٹ مینوں کو دے دیے جاتے ہیں۔ اور وہ ان خطوں کو ہمارے پاس لاتے ہیں۔

اسی طرح خطوں کے آنے اور جانے کا سلسلہ قائم رہتا ہے اور ہم لوگ بالکل محسوس نہیں کرتے کہ یہ سب کیسے ہو رہا ہے؟

... ت خیز ... ستانی ...

... ہوئی ہے۔ ان حالات ... رُوس کے شاندار مفید نتائج کا سبب ... ان پہلو روسی عورت کی ترقی میں نظر ... اس پر تعجب نہ ہونا چاہیئے، زار ... کی حالت بہت حد تک ... حالت بہت حد تک ہندوستانی ... عورت محض ایک لونڈی ... کوئی حقوق حاصل نہ تھے، گورنمنٹ اور ... سرکاری کے دروازے اس پر بند تھے، حق رائے ... ذکر ہی کیا ہے اُسے کھیتوں اور گھروں میں سخت مشقت کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے ایک نابالغ بچی کو مردوں کی مانند اکثر اوقات دس بارہ گھنٹے روزانہ کام کرنا پڑتا۔ عورت کی زندگی فاقہ کشی جہالت اور محتاجی کا نمونہ تھی اور اکثر اوقات مزدوری کے کینے بیکاری اور افلاس کے باعث اکٹھے نہ رہ سکتے تھے، باپ کہیں تھا، بیٹا کہیں اور ماں کہیں۔

سب سے زیادہ خراب حالت مشرقی یا ایشیائی روس کی عورتوں کی تھی۔ تاجکستان ازبکستان اور کزاکستان کے علاقوں میں عورت مرد کی لونڈی اور جائداد تصور کیجاتی تھی اس کی قیمت صرف اس قدر تھی کہ وہ زر خرید غلام کی حیثیت سے مرد کے کھیتوں میں مزدوری کرتی تھی اس کے ساتھ نہایت بیرحمانہ سلوک کیا جاتا اور وہ غریب "پرنجہ" پہننے پر مجبور تھی جو ہمارے یہاں کے برقعہ سے بھی زیادہ بدتر تھا کیونکہ گھوڑوں کے بالوں سے بنا ہوا ہونے کے باعث پرنجہ نہایت بدوضع سخت گرم اور مضر صحت ہوتا تھا۔ لڑکی کی پیدائش بدقسمتی سمجھی جاتی تھی اور جب کوئی عورت مرتی تو اس کا غم منانا قانوناً منع تھا (باقی آئندہ)

ہندوستان میں قومی حکومت قائم کیجائے

لندن۔ ۱۳ اکتوبر۔ یہاں کے متعلقہ حلقوں میں اس بارے میں قیاس آرائی ہو رہی ہے کہ چرچل اسٹالن کانفرنس میں جن مسئلوں پر غور ہوگا ان میں ایک مسئلہ یہ بھی ہوگا کہ ہندوستان اور روس کے درمیان سفارتی نمایندوں کا تبادلہ کیا جائے اس سلسلہ میں ایک غیر مصدقہ غیر سرکاری اطلاع یہ ہے کہ لارڈ ویول جن کی چند روز سے طبیعت ناساز تھی ماسکو کانفرنس میں شامل ہوں گے۔ یہاں یہ بھی افواہ ہے کہ روس جاپان کے خلاف لڑائی میں شریک ہونے یا امریکہ کی فوجوں کو اپنے اڈے دینے کے لئے یہ شرط لگائے گا کہ ہندوستان میں ایک قومی حکومت قائم کی جائے۔ اس تجویز کا نہ صرف امریکہ، روس اور چین میں خیر مقدم کیا جائے گا بلکہ برطانیہ کے لوگ بھی خیر مقدم کریں گے۔

جاپانی پرتگالی ٹمور خالی کریں گے

لندن۔ ۱۴ اکتوبر۔ اخبار "ڈیلی میل" کا بیان ہے کہ جاپانیوں نے حکومت پرتگال کے ساتھ سمجھوتہ کر لیا ہے، پرتگالی ٹمور خالی کرنا منظور کر لیا ہے، جاپانیوں نے خود ٹمور کو خالی کرنے کی پیشکش کی تھی کیونکہ ان کو خطرہ تھا کہ حکومت پرتگال ان کے خلاف لڑائی کا اعلان کرے گی اس سلسلہ میں ایک سرکاری اعلان جلد ہی ہونیوالا ہے۔

جاپان میں ہنگامی کونسل

نیویارک۔ ۱۳ اکتوبر۔ جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جاپانی وزیروں نے ایک ایمرجنسی کیبنٹ کونسل قائم کی ہے جو اس نازک موقعہ پر سیاسی ذمہ داری اسی طرح سنبھالے گی جس طرح سپریم کونسل نے فوجی ذمہ داری سنبھالی ہوئی ہے۔

ہندوستان کے نئے اڈیٹر جنرل

نئی دہلی۔ ۱۳ اکتوبر۔ سر جی۔ این سینگ ۱۰ اپریل ۴۵ء سے ہندوستان کے نئے اڈیٹر جنرل مقرر ہوئے ہیں۔

... اد ہو کر ...
... نے والے سے اُن کا ...
... نے لگا ......
نشان تو سب نے بتایا ——
زاہد نے کہا ——
وہ حرم میں ملیں گے!
برہمن بولا —— نہیں! اُنکا مسکن تو بتکدہ ہے
فلسفی چلّایا ——
اپنی عقل سے کام لے ...... پہلے یہ دیکھ
وہ ہیں بھی یا نہیں!
میں اُن جوابات سے گھبرا گیا —— اور!
ایک جانب مایوس ہو کر چل پڑا ——

فضا تاریک ہوتی جا رہی تھی ......
راستہ حد درجہ ناہموار تھا ......
ہر قدم پر نشیب و فراز کا سامنا ——
آخر کش —— ہمت نے جواب دیدیا۔
اور —— نہ تھکنے والی روح کو تکان سا محسوس ہوا ——
کچھ دور پر ایک ٹمٹماتا ہوا چراغ دکھائی دیا ——
میں چراغ کی طرف بڑھا ——
چراغ —— ایک کسان کی جھونپڑی میں جل رہا تھا ——
میں جھونپڑی کے قریب جا پہونچا ——
میرے قدموں کی آہٹ سُنکر ——
کسی نے اندر سے کہا ——
خوش آمدید! —— خوش آمدید!!
میں —— آواز سُنکر فرطِ حیرت و مسرت میں کھو گیا ..... کیونکہ؟
یہ آواز —— اُنھیں کی آواز تھی ——!!!
آہ ..... وہ کب سے میرے منتظر تھے؟

شطرنج کی ماہر عورت ہلاک

لندن۔ ۱۳ اکتوبر۔ جنوبی انگلینڈ میں جرمنوں کی سرگرمی کیوجہ سے مسز ویرا اسٹونس کی موت ہو گئی انکی عمر ۳۸ سال تھی یہ شطرنج میں عالمگیر شہرت رکھتی تھیں انکی ماں اور بہن بھی اسی طرح ہلاک ہوئیں وہ بھی شطرنج کی کھلاڑی تھیں مسز اسٹونس نے دمشق میں شطرنج سیکھی تھی ۱۹۲۳ء میں یہ وہاں سے چلی آئیں۔

... تو ... ہے کہ تیرا خون بہا ... بیر ... نہیں ہوں گی۔ ۱۴ ستمبر کو رات کے نو بجے اُس نے مجھے پھر بُری طرح زد و کوب کیا ہے اور میرے اور اس کے جھگڑے کی بنا یہ ہے کہ وہ غیر مردوں کو اپنا عزیز بتا کر میرے گھر میں بُلا ... اس پر اعتراض کرتا ہوں تو ... مجھکو مارتی ہے ... مردوں سے بھی میری مرمت کراتی ... جان کی حفاظت کا بندوبست کیا جائے ... کسی نہ کسی دن مجھکو قتل کر دے گی۔

دیکھا آپ نے کہ ہندوستان میں بھی اب کیسی کیسی "شوہر پرست" بیویاں پیدا ہونی شروع ہو گئی ہیں جو جوشِ محبت میں جب چاہتی ہیں شوہر کی بہترین مرمت کروا لیتی ہیں۔ اگر ہندوستان میں ایسی وفا شعار بیویوں کی تعداد بڑھ گئی تو پھر ہندوستان کے مردوں کو تو شاید ساری عمر کنوارا ہی رہنا پڑے گا۔

عورت کے حلق سے نوسو روپیہ کے نوٹ برآمد ہوئے

لکھنؤ۔ ۱۲ اکتوبر۔ دیوہ کی نمائش میں پولیس نے ایک ایسی نوجوان خوبصورت عورت کو گرفتار کیا ہے جسے دیکھ کر ایک مرتبہ پولیس بھی تعجب میں تھی کہ ایسی سنجیدہ اور متین عورت پر گرہ کٹی کا الزام کیسے عائد کیا جا سکتا ہے۔ اس عورت کو ایک شریف النسان کی جیب تراشی کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا اور بتایا گیا ہے کہ ایک شخص کی جیب سے ۹۰۰ روپیہ کی گرانقدر رقم اس عورت نے بڑی ہوشیاری سے نکال لی اور جب اُسے گرفتار کر کے پولیس اسے لے چلی تو اس کے چہرہ پر کہیں سے بھی ایسے آثار نہیں تھے کہ جس سے اس بات کا اندازہ کیا جا سکے کہ وہ گرہ کٹ ہو سکتی ہے۔ مسٹر اعظم علی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے خود سراغ رسانی کی اور اس کے حلق سے گلے کے نیچے کے حصے سے نوسو روپیہ کا نوٹوں کی گڈی برآمد کی جسے اس نے قابل حیرت طریقہ پر چھپا رکھا تھا۔

اتھینس پر اتحادیوں کا قبضہ

قاہرہ۔ ۱۳ اکتوبر۔ یونان کی راجدھانی اتھینس کو آزاد کرا لیا گیا ہے۔

جس طرف سے یہ آواز آئی تھی میں نے اُس طرف مُڑکر دیکھا، پلنگ پر وہ بیمار بیٹھا تھا جس کے چہرے پر مُردنی چھائی ہوئی تھی میں اُس کی طرف بڑھا۔ مگر میرے تمام جسم میں ایک غیر معمولی کپکپی دوڑ گئی، وہ بیمار تنہا تھا اور وہاں کوئی نہ تھا البتہ اس بیمار کے سر پر ایک بدصورت، نہایت خوفناک سایہ متحرک تھا مجھے دیکھتے ہی وہ سایہ مُسکرایا۔ اسکی شعلہ بار آنکھوں نے میرے قلب و جگر کو پھونک ڈالا، میں سہم گیا، اس نے پھر کہا ڈاکٹر صاحب! ڈاکٹر صاحب!

اتنے میں سایہ غائب ہو گیا۔ میں نے خود کو سنبھالا۔ آگے بڑھ کر میں بیمار کے پاس پہنچا اس کا چہرہ زرد تھا آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں اُس نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ میں لیا اور کہا ڈاکٹر صاحب!

میں کرسی پر بیٹھ چکا تھا، میں نے کہا کہئے،

اس نے ایک دھیمی آواز اور کراہتی ہوئی آواز میں کہا کہ ڈاکٹر صاحب مجھے بچائیے مگر میں نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا، میں نے اس کمرے کو اچھی طرح دیکھا وہ کمرہ چوکور تھا اور اس کے درمیان میں بیمار کا پلنگ تھا اس پلنگ کے پائے چاندی کے تھے اور ان پر طلائی کام خوبصورت بنا ہوا تھا۔

اس کمرہ کی ناپ کا ایک قالین تھا جو اس کمرہ میں بچھا ہوا تھا۔ دیواروں پر بڑی بڑی تصاویر آویزاں تھیں۔ یہ کمرہ کافی بڑا تھا اس میں بارہ کھڑکیاں تھیں ان میں سیاہ مخملی پردہ لٹک رہا تھا اور صدر دروازہ میں بھی سیاہ مخملی پردہ تھا۔ گرمی کی چمکتی ہوئی دوپہر میں بھی اس کمرہ میں اندھیرا تھا البتہ ایک کونہ میں ایک لالٹین ٹمٹما رہی تھی آخر تھوڑی خاموشی کے بعد اس بیمار نے مجھے پھر پکارا ڈاکٹر صاحب! ڈاکٹر صاحب!

میں نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا، کہئے آپ کیا کہتے ہیں، اس نے کچھ سوچا اور پھر کہنے لگا کہ آپ کیا مجھے بچا سکتے ہیں۔

میں خاموش ہو گیا اور اس کی باتوں کا کوئی جواب نہ دیا مگر وہ میرے جواب کا انتظار کر رہا تھا۔ پھر وہ کراہ اُٹھا آپ نہیں بچا سکتے، جب میں خود اپنے کو نہیں بچا سکا تو پھر آپ کیا بچا سکتے ہیں۔ اُف...! یہ اس نے ذرا زور دیکر کہا پھر اس کی آنکھیں بند ہو گئیں میں نے اس کو لٹا دیا وہ لیٹ گیا مگر وہ برابر میری طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہا تھا، مگر اس کے اندرونی حالات اس کے چہرہ پر صفحکہ اڑا رہے تھے اس کی آنکھیں گڑھے میں گھسی جا رہی تھیں۔ اس کے چہرے پر جھریاں پڑ گئی تھیں، اس کی کشادہ پیشانی پر بل پڑے ہوئے تھے اس کا چہرہ بالکل اینٹھ سا گیا تھا۔ کمرے میں بے حد اُداسی چھائی ہوئی تھی۔

نہ دیکھوں، مگر خوف کی وجہ سے میری تمام قوتیں ا[...]
ارادے باطل ہو گئے اور میں پیکر جان کی طرح بے ح[...]
وحرکت بیمار اُٹھ بیٹھا اور پھر کہنے لگا کہ میں شیطان[...]
لوگ مجھے کروڑپتی کہتے ہیں اور دراصل میں ہو[...]
دولت اور طاقت میرے قدموں میں ماری پھرتی [...]
انسان کی ہستی میری نظر میں کچھ نہیں مگر ڈاکٹر صاح[...]
مجھے بچا لیجئے، بچا لیجئے، میں آپ کو سونے سے پور[...]
مجھے اپنی جواہرات کے صرف کرنیکا موقع دیجئے۔
پھر وہ یکایک میرے اوپر گھورنے لگا اور [...]
لگا کہ جی چاہتا ہے کہ گلا مروڑ ڈالوں، نیست و نا[...]
کردوں، ڈاکٹر صاحب میں اپنی نصف دولت آ[...]
دیدوں گا اگر آپ موت کے پنجہ سے مجھے بچا لیں[...]
کیا میری تمام دولت میری ایک جان کو بھی نہیں[...]
سکتی ہے۔
بیمار میں نہیں معلوم کہ کہاں سے غیر معمولی [...]
آگئی تھی ایک موہوم اُمید کے ساتھ اس کا چہرہ [...]
اُٹھا۔ مگر اُٹھنے کے ساتھ ہی وہ چلا اُٹھا تم کیوں [...]
تم کیسے جی اُٹھے...... ہٹو ہٹو میرے سامنے سے [...]
وہ ٹکٹکی لگائے مجھے دیکھ رہا تھا، میں پیچھے مُڑکر [...]
ایک دُبلا پتلا انسان کھڑا تھا جس کی بلا مبالغہ ایک [...]
ہڈی گنی جا سکتی تھی، وہ ایک پھٹا ہوا چیتھڑہ پہنے [...]
...... بیمار کہتا ہی رہا، نہیں میں تمھاری دولت [...]
نہیں کر سکتا، وہ میری دولت ہے، قانون [...]
میری ہے تم کہتے ہو دھوکا دیا بالکل غلط ہے، [...]
ہے اور اگر ایسا ہے بھی تو تم نے کیوں دھوکا کھا[...]
بیوقوف ہوا اور اگر تم کمزور ہو اور انصاف چا[...]
تو قانونی چارہ جوئی کرو، عدالت میں جاؤ اور [...]
فیصلہ چاہتے ہو تو خدا سے کہو، مگر درحقیقت تم [...]
میں رہنے کے قابل نہیں، جاؤ جو تمھارے جی [...]
کرو، ہٹو...... سامنے سے دور ہو جاؤ، ور[...]
......" وہ آدمی مسکرایا، مگر وہ ایک عجیب [...]
مسکراہٹ تھی اس نے ایک آخری نظر بیمار پر [...]
واپس ہو کر دیوار میں غائب ہو گیا۔
بیمار کچھ خاموش ہوا، اس نے ایک گہرا [...]
لیا اور کہنے لگا... گیا..... اچھا ہوا... [...]
دولت طاقت ہے دولت مجازی خدا ہے، کیو[...]
وہ میری طرف مخاطب ہوا، ڈاکٹر صاح[...]
بچا لیجئے اچھا کر دیجئے، یہ کہتے کہتے وہ رُک گیا [...]
دیکھنے لگا، میں نے پھر مڑکر دیکھا، سامنے [...]
کھڑی تھی اور اس کے ساتھ چار چھوٹے چھو[...]
تھے، عورت خوبصورت تھی اس کو دیکھکر بیما[...]
...... دور ہو چڑیل یہاں سے میں کیا کرو[...]
بھوکی مرتی ہے، دربدر کی بھیک مانگتی ہے مان[...]
تیرا کاروبار میں نے اپنے قرض کے بدلے لی[...]

[illegible]

... حکومت نے اعلان کر دیا ہے کہ ان کی رہائی طبی بنا پر نہیں کی گئی۔ حالانکہ بمبئی میں ایک صاحب حال میں ڈاکٹر سید [illegible] ان کا بیان ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی صحت اس درجہ خراب ہے کہ انھیں دیکھ کر مجھے افسوس ہوا۔ ان کی ایک آنکھ بہت خراب ہو گئی ہے، حکومت چاہتی تو ان کی رہائی کے لئے صحت کا سبب آسانی سے پیش کر سکتی تھی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر محمود پر کوئی پابندی نہیں ہے اور مسز سروجنی نیڈو سے پابندی ہٹالی گئی ہے۔ یہ حالات ایک نئی تبدیلی کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جو عنقریب ہونے والی ہے۔

نئی دہلی کے باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ کانگریس کے باقی لیڈر یکے بعد دیگرے جلد رہا ہو جائیں گے اور حکومت کی طرف سے ہندوستان کو نئی پیشکش کی جائیگی تا کہ وہ مطمئن ہو جائے اور جاپان کے خلاف محاذ کی مضبوط کڑی بن جائے۔

اس سلسلہ میں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ ہندوستان کے حالات میں دلچسپی لے رہے ہیں

گاندھی جی کا آیندہ قدم

الہ آباد۔ ۱۷ اکتوبر۔ گاندھی جناح بات چیت کی ناکامی کے اثر کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر کاٹجو نے بتایا کہ باپو کبھی افسردہ خاطر نہیں ہوتے وہ اس درجہ خاموش اور تندرست ہیں کہ اگر نقلی دانت لگوالیں تو ان کی عمر ساٹھ سال سے زیادہ نہ معلوم ہوگی۔ گاندھی جی چاہتے ہیں کہ لوگ ناکامی کے متعلق خود اپنی رائے قائم کریں اور سارے معاملہ پر پوری طرح غور کریں۔ گاندھی جی کو آیندہ قدم کے متعلق سوچنے میں وقت لگے گا اور اسکے متعلق پیشگوئی کرنا خطرناک ہے۔

ہٹلر کیلئے پناہ گاہ تیار ہو رہی ہے

سٹاک ہام۔ ۱۷ اکتوبر سوئڈن کے ایک اخبار کا بیان ہے کہ ہٹلر اور اس کے ساتھیوں کیلئے ایک پہاڑی علاقہ میں جہاں کسی کی پہنچ مشکل ہے ایک پناہ گاہ تیار کی جا رہی ہے جہاں سے وہ خفیہ سرگرمیاں جاری رکھیں۔

لندن۔ ۱۶ اکتوبر۔ جرمن خبر رساں ایجنسی نے اعتراف کیا ہے کہ روسی فوجیں بلگریڈ میں داخل ہو گئی ہیں۔ اب بلگریڈ میں سڑکوں پر لڑائی ہو رہی ہے۔ بلگریڈ یوگوسلاویہ کی راجدھانی ہے۔

[illegible] سپرد فرمائیں تو ہمارے لائق دوست نے کانپور سے ایک امیدوار کے لئے ایک پرزور سفارشی خط لکھا تھا دفتر پارلیمنٹری بورڈ علیگڈھ میں کاغذات متعلقہ کے ساتھ محفوظ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نامزدگی سے تین چار یوم قبل مجلس عاملہ شہری مسلم لیگ کانپور نے جب ایک نشست ۱۴۔ اکتوبر ۴۴ء کو اس غرض سے منعقد کی کہ ایسے غیر ذمہ دار لوگوں کے خلاف تادیبی کارروائی کا مواد بہم پہنچایا جاوے جو مسلم لیگ سے وابستہ ہوتے ہوئے ڈویژنل پارلیمنٹری بورڈ نیز مسلم لیگ کے ان کاندان کے خلاف غیر ذمہ دارانہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں جو صوبہ مسلم لیگ کے نامزد کیے ہوئے امیدواروں کی کامیابی کے لیے رائے عامہ کو ہموار کرنے میں سرگرم ہیں۔ تو جناب رشید احمد صاحب نے تجویز مذکورہ بالا کی پوری پوری حمایت کی اور تجویز مذکور کو بالاتفاق ورکنگ کمیٹی سے منظور کرایا تھا۔ واقعات مذکورہ کی موجودگی میں مجھے حیرت ہے کہ ہمارے لایق دوست اس چیز سے متاثر ہو کر کہ انکا سفارش کردہ امیدوار ڈویژنل پارلیمنٹری بورڈ سے نامزد نہیں ہو سکا کس طرح اب یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ ڈویژنل پارلیمنٹری بورڈ جو صاحب صدر مسلم لیگ کا تشکیل کردہ ہے غیر آئینی ہے اور رشید صاحب خود دوسرے امیدواروں کے نامزد کرنے کے مجاز ہیں۔ میں اپنے لایق دوست کو مشورہ دوں گا کہ ان کو ڈویژنل پارلیمنٹری بورڈ کے کسی فیصلہ سے اگر اختلاف ہے تو آئینی طریقہ سے فیصلہ کے خلاف اپیل کریں اور دوسرے طریقہ اختیار کریں۔ یہ امر اس سے بھی زیادہ قابل افسوس ہے کہ ہمارے لائق دوست نے تمام شہر میں اپنے عزائم اور مسلم لیگ کے نامزد کردہ امیدواروں کے مقابلہ میں دوسرے امیدواروں کے نامزد کرنے کے متعلق ۱۴۔ اکتوبر ۴۴ء کو منادی بھی کرادی ہے کسی جماعت کا نظم و وقار اس طریقہ سے قایم نہیں رہ سکتا کہ معمولی ذاتی توقعات نہ بر آنے پر جماعت کے فیصلہ کے خلاف غیر انضباطی اور غیر آئینی طور پر علم بغاوت بلند کیا جائے۔ مجھے یقین ہے کہ اس قسم کی غیر آئینی اور نامناسب کارروائیوں سے رشید صاحب کی مقصد برآری نہیں ہو سکتی اور کوئی سمجھدار مسلم لیگ سے وابستہ شخص اس قسم کی تخریبی کارروائیوں سے متاثر نہ ہو گا۔ لیکن بہ نظر احتیاط عوام کے لیے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ عوام کو اس سے مطلع کر دیا جائے کہ ڈویژنل پارلیمنٹری بورڈ جسکی نشست ۸۔ ۹۔ فروری ۴۴ء کو بمقام الہ آباد منعقد ہوئی تھی اور جس نے حسب ذیل امیدواروں کو نامزد کیا ہے وہ صاحب اختیار صوبہ مسلم لیگ نواب محمد اسمٰعیل خانصاحب کی تشکیل کردہ ہے اور ان امیدواروں کی نامزدگی کے متعلق تحریری ثبوت دفتر الکشن سلیکٹنگ کمیٹی شہری مسلم لیگ کانپور میں موجود ہے جنکی نامزدگی کی صحت [illegible]

سکریٹری پارلیمنٹری بورڈ کنور زاہد علی صاحب کا اصل خط مورخہ ۱۱۔ اکتوبر ۴۴ء جسمیں حسب ذیل امیدواروں کی نامزدگی کی تصدیق کی گئی ہے۔ دفتر میں موجود ہے اور دیکھا جا سکتا ہے۔

۱۔ حاجی قمر الدین صاحب حلقہ نمبر ۱
۲۔ حاجی محمد سمیع صاحب نمبر ۲
۳۔ مصطفےٰ حسین نیر صاحب نمبر ۳
۴۔ حافظ احمد نبی خانصاحب نمبر ۴
۵۔ بابو محمد شبیر صاحب نمبر ۵
۶۔ بابو محمد حمزہ صاحب نمبر ۶
۷۔ بابو عبد الرزاق صاحب نمبر ۷
۸۔ بابو محمد انور صاحب
۹۔ بابو ظہور احمد صاحب
۱۰۔ نامر حسین خانصاحب
۱۱۔ بابو عبد الصمد صاحب
۱۲۔ بابو وحید احمد صاحب
۱۳۔ محمد علیق صاحب

پٹسامو فتح ہو گیا

ماسکو۔ ۱۵ اکتوبر۔ فن لینڈ کے سب سے اتری بندرگاہ پٹسامو پر روسیوں کا قبضہ ہو گیا ہے اتری فن لینڈ میں گھرے ہوئے جرمنوں کے بچ نکلنے کا یہ واحد راستہ تھا۔

کا خوف جاتا رہا، اس نے پھر کڑک کر ... تمہارے ہڑتال کر دینے سے میرا کیسا نقصان ہوا۔ اب بھی شوق سے ہڑتال کرو میرے پاس کروڑوں روپیہ ہے، اگر ایک سال دو سال نہ بھی چلا تب بھی میرا کوئی نقصان ... مگر تم ضرور بھوکے مر جاؤ گے سمجھے ... میں تمہار... ... بڑھا دوں، تمہاری ... ہو تو کام کرو ورنہ ا... بیٹھو، تمہیں گیہوں کھانے ... مطلب، تم تو چنے اور جوار سے پیٹ بھر سکتے ہو، با... تم ... کھانے کے قابل نہیں، یہ تمہارا ایسا ... دیدہ اور دریدہ کپڑے تمہارے تن ڈھانکنے کو کافی ہیں اور ایک معمولی کوٹھری تمہارے رہنے کو اور بقیہ ایام زندگی بسر کرنے کو کافی ہو سکتی ہے۔ جاؤ نکلو تم بالکل جانور ہو، جانور، اور جانوروں کی طرح اپنے دن بھی گزارو، تم کو انسان کی طرح رہنے کا کوئی حق نہیں، جاؤ جاؤ، نکلو، راستہ لو، مجھے اپنی مکروہ صورتیں نہ دکھاؤ، ہٹو۔ بس کہو یا جاؤ، نہیں بھاگتے ہو ... نہیں جاتے۔

یہ لوگ بھی انھیں پہلے لوگوں کی طرح بتدریج دیوار میں غائب ہو گئے۔ میں خوف کی وجہ سے بالکل پاگلوں کی طرح ہو گیا۔ بیمار نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اُف، ... اس کا ہاتھ برف کی طرح ٹھنڈا تھا۔ اس نے مجھ پر مشکورانہ نظریں ڈالیں، کہا کہ جناب ڈاکٹر صاحب میں کہاں تک آپ کا شکریہ ادا کروں مگر آپ ایک مہربانی مجھ پر فرمائیں، یہ کہ میں مرنا نہیں چاہتا بلکہ ابھی دنیا میں کچھ اور دن رہنا چاہتا ہوں، اور سُنئے اس لاتعداد دولت کے لئے میں نے نہ جانے کتنے انسانوں کا خون کیا ہے، کتنی عورتوں اور بچوں کو بلکایا ہے۔ کتنے انسان مجھ سے نالاں ہیں۔ میں اس دولت سے دنیا کی قیمتی سے قیمتی چیز خرید سکتا ہوں حسین سے حسین عورتیں لا سکتا ہوں اور ان سے اپنے پیر کے تلوے چٹوا سکتا ہوں، میں کیا بتاؤں کہ میں کیا ہوں لوگ میری پوجا کرتے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کیا جانتے ہیں۔ بڑے بڑے راجہ، مہاراجہ نواب، رئیس میری بات کو مانتے ہیں۔ میرا مقولہ اٹل ہوتا ہے کسی کو چون و چرا کی گنجائش نہیں ہوتی۔ بڑی کانفرنسیں میری رائے کی طالب ہوتی ہیں۔ بغیر میرے پتا نہیں ملتا۔ دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں جسے میں قابو میں نہ لا سکوں، میں مجسم تسخیر ہوں۔ میں جیتا جاگتا موکل ہوں، لیکن میں موت کو اپنے قابو میں لانا چاہتا ہوں (اس نے ایک گہرا سانس لیا) ہاں ... مگر ڈاکٹر صاحب نہیں لا سکتا نہیں لا سکتا۔ مجھے آپ ... آپ بتلایئے، کیا میں ایسا کر سکتا ہوں۔

میں نے آہستہ سے کہا (ناممکن بالکل ناممکن)

وہ گھبرا کر بولا "کیا کہتے ہیں آپ ڈاکٹر صاحب ناممکن، تم بیوقوف ہو۔

وہ ایک طاقت کے ساتھ پلنگ سے اُترا۔ میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ چلو وہ مجھے اسی دیوار کے پاس لے گیا، جہاں وہ صورتیں غائب ہو جاتی تھیں اس نے دیوار میں ایک بٹن دبایا۔ ایک معمولی کھٹک کیساتھ دروازہ کھلا۔ اس دروازے کے اندر سونے کی اینٹوں کے انبار لگے تھے جو کسی طرح شمار میں نہیں آ سکتی تھیں (اس نے کہا آپ نے دیکھا یہ دولت! مگر کیا یہ سب کا سب سونا میری موت کو نہیں ٹال سکتا کیوں ڈاکٹر صاحب! کہئے تو، بتلایئے ... اب میں صرف اتنا

... میں خود متعجب ... گھس گ... دروازہ بند ہو گیا ... بھی میں ... غائب ... بیٹھا۔ بیمار کی نبضیں دیکھیں وہ ٹھنڈا ہو چکا تھا، سینہ پر ہاتھ رکھا، قلب کی حرکت بند ہو چکی تھی میں دروازہ کی طرف بڑھا مگر پھر اس کا نشان تک نہ پایا حیران ہو گیا اس وقت مجھے ایسا معلوم ہوا کہ گویا میں دوزخ میں کھڑا ہوں، میرا سانس پھول گیا تھا میں بے تحاشہ بھاگا اور دوڑتا ہوا اپنے گھر آ گیا۔ بیہوش ہو کر پلنگ پر گر گیا۔ (نقاد)

صدر روزولٹ اور مسٹر ڈیوے میں مقابلہ

نیویارک۔ ۱۲ اکتوبر۔ اب ان دونوں کے لئے چار سے کم ہفتے رہ گئے ہیں۔ جو اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ آیا پریذیڈنٹ روزولٹ چوتھی بار پھر امریکہ کے صدر بنیں گے یا اُن کی گدی مسٹر ڈیوے سنبھالیں گے۔ ڈیموکریٹک اور ریپبلکن پارٹیاں اپنے اپنے امیدواروں کے لئے پوری میں لگی ہوئی ہیں۔

اس وقت ۱۱ اسٹیٹوں میں زبردست مہم جاری ہے جن میں سنہ ۱۹۴۰ء میں زبردست مقابلہ ہوا تھا۔ ان گیارہ ریاستوں میں ۲۳۷ انتخابی حلقوں کی رائے ہے، انتخاب جیتنے کے لئے صدر روزولٹ کو صرف ۲۶۶ انتخابی حلقوں کی رائے کافی ہے۔ سنہ ۱۹۴۰ء کے انتخاب میں پریذیڈنٹ کے حق میں گیارہ ریاستوں میں سے ۹ ریاستیں تھیں۔ دو ریاستیں ونڈل ولکی کے حق میں تھیں، اگر ڈیوے کے حق میں ان دو ریاستوں کے ووٹ آ گئے جن میں ونڈل ولکی کو کامیابی حاصل ہوئی تھی اور باقی ریاستوں میں ان کی جانب رجحان ہوا تو مسٹر ڈیوے کی کامیابی کے امکانات کافی ہیں اور اگر صدر روزولٹ کی طرف رجحان قائم رہا تو وہ جیت جائیں گے۔

مسٹر ڈیوے نے صدر روزولٹ کے خلاف یہ الزام لگایا کہ وہ کمیونسٹوں کے ہمدرد ہیں مگر صدر روزولٹ نے اس کی تردید کی ہے۔ امریکہ کے کمیونسٹ غیر ملکی باشندوں کے ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

لیکن چونکہ ریپبلکن پارٹی نے نیگروؤں سے یہ وعدہ کر لیا ہے کہ وہ ان کو ڈیموکریٹک پارٹی کے نسبت اور آگے لیجا رہی ہے۔ اس لئے صدر روزولٹ آل نیگروؤں کی حمایت کھو چکے ہیں جو ان کو پہلے انتخابوں میں حاصل تھی۔ خیال ہے کہ مقابلہ بہت سخت ہوگا اور توازن فوجی سپاہیوں کے ہاتھ میں رہے گا جو غیر ملکوں میں لڑ رہے ہیں لیکن اس وقت جو صورت حال ہے اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ روزولٹ کامیاب ہو جائیں گے مگر کانگریس میں انکی مخالفت بہت زیادہ رہے گی۔

آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس

لکھنؤ۔ ۱۶ اکتوبر۔ آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کی مرکزی اسٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس لکھنؤ میں سید علی جعفر کی صدارت میں ہوا جس میں اس خط و کتابت پر غور کیا گیا جو مسٹر علی ظہیر اور مسٹر جناح کے درمیان ہوئی ہے اور جو شیعوں کے مطالبوں کے بارے میں ہے ابھی چونکہ مسئلہ زیر غور ہے اس لئے طے ہوا کہ بحث ختم ہونے سے پہلے خط و کتابت اخباروں میں نہ دی جائے۔

شام و لبنان کی وزارتیں مستعفی

دمشق۔ ۱۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ شام کی وزارت نے استعفٰے دیدیا ہے اور لبنان کی وزارت استعفٰے دینے والی ہے۔ موسی عطامہ جو عرب فیڈریشن میں ڈیلی گیٹ بن کر سکندریہ گئے تھے واپس آ گئے ہیں۔

مسز پنڈت کا پروگرام

کانپور۔ ۱۲ اکتوبر۔ شریمتی وجے لکشمی پنڈت الہ آباد کیلئے روانہ ہو گئیں۔ روانگی سے پہلے انھوں نے ایک انٹرویو میں کہا کہ جونہی مجھے پاسپورٹ مل جائیگا میں امریکہ چلی جاؤنگی اور وہاں تین مہینے تک ٹھہرونگی میں بالکل پرائیوٹ طور پر اپنی لڑکیوں سے ملنے جا رہی ہوں ممکن ہے کہ میں امریکہ کی چند ریاستوں میں بھی جاؤں ... بیک وقت امریکہ اور انگلستان ... درخواست دی جا چکی ہے،

ڈوشبرگ تباہ ہو گیا

لندن۔ ۱۵ اکتوبر۔ کل رات کو ڈوشبرگ کے بندرگاہ اور صنعتی مرکز پر اتحادی ہوائی جہازوں نے پھر بمباری کی، یہ ۲۴ گھنٹہ میں دوسرا حملہ تھا۔ دونوں حملوں میں ملا کر ۹ ہزار بم برسائے گئے۔ آکن کی جرمن فوج کو سامان سپلائی کرنیوالا یہ شہر بالکل تباہ ہو گیا۔

الہ آباد یونیورسٹی کی وائس چانسلری

الہ آباد۔ ۱۴ اکتوبر۔ الہ آباد یونیورسٹی کی وائس چانسلری کے لئے یونیورسٹی کورٹ نے تین ناموں کی سفارش کی ہے۔ جن میں سے ایک موجودہ وائس چانسلر پروفیسر امرناتھ جھا۔ باقی دونوں نام کنھیا لال اور سر سید وزیر حسن کے ہیں۔

REGD NO.
A 406

قیمت
سالانہ 5/-/-
ششماہی 2/2/-
سہ ماہی 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ 2/-

VOL. 40
NO. 44

CAWNPORE. Saturday.
28th OCT. 1944

۱۰/ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۳ھ

دنیائے اسلام

ممالک اسلامیہ میں افراط زر کی روک تھام

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) مشرق وسطیٰ کے بہت سے حصوں میں قیمتوں میں برابر کمی ہوتی چلی جارہی ہے جس سے اس خیال کو تقویت ہوتی ہے کہ عام حالات کی طرف تجارتی رجحان کا مطلب یہ ہے کہ زمانہ امن قریب آرہا ہے۔

جب تک حالات جنگ کی وجہ سے برطانیہ اور امریکہ کے جہاز معروف ہیں۔ اس وقت تک بحری راستہ سے درآمد میں اضافہ کرکے رسد کے مسئلہ پر کوئی زیادہ اثر نہیں پڑ سکتا۔

ذخیرے منڈیوں میں آرہے ہیں۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ جنگی حالات میں تیزی سے جو تغیر رونما ہو رہے ہیں اس کے پیش نظر یہ سمجھا جارہا ہے کہ رسد کی صورتِ حالات سدھرنے والی ہے اور ایسی حالت میں زیادہ گراں قیمتیں قائم نہیں رہ سکتیں۔

دمشق میں ۲۸ گھنٹوں کے عرصہ میں قیمتیں ۲۰ فیصدی تک گر گئیں فلسطین میں بھی قیمتوں میں ۲۰ سے ۳۰ فیصدی تک تخفیف ہوگئی ہے۔

عراق میں بھی قیمتیں کم ہونے کا رجحان پایا جاتا ہے کیونکہ وہاں حال ہی میں کافی رسد پہونچ گئی ہے جس سے قیمتوں پر اثر پڑنا ناگزیر ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ عراق اور فلسطین میں انتہائی قیمتوں کا دور ختم ہوچکا ہے۔

فلسطین میں یہودی عربوں کے حقوق پر ڈاکہ مارنا چاہتے ہیں

قاہرہ۔ ۱۱/ اکتوبر، مشرق یردن کے وزیر اعظم توفیق الہدیٰ نے جنھوں نے فلسطین میں تعلیم حاصل کی ہے مجلس اتحاد بین الہند والعرب کے نمایندے سے انٹرویو کے دوران میں فلسطین کے ان معاملات پر روشنی ڈالی ہے جو عرب کانفرنس کے ابتدائی اجلاسوں کے خاتمہ پر ظہور میں آگئے ہیں۔ آپ نے اعراب فلسطین کو اہل مشرق یردن کا بھائی بتاتے ہوئے کہا کہ ہمیں یہودیوں کے اس مطالبہ کا ہی علم نہیں ہے کہ وہ فلسطین سے دوگنی ہمارے ملک جیسے ایک دوسرے عرب ملک پر بھی ان کا دانت ہے اس لئے ہم نے اس نئے خطرے کے خلاف بھی انسدادی تدابیر اختیار کرلی ہیں چنانچہ ہم نے غیر ملکیوں کے ہاتھوں اراضی کی فروخت ممنوع قرار دیدی ہے۔ اسکندریہ میں جو بات چیت جاری ہے اس سے عربوں کے حقوق کا تحفظ مقصود ہے۔

عرب خواتین کی کانگریس

شمالی افریقہ کے ملکوں کو دعوت نامے

لندن۔ ۱۸/ اکتوبر، اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم قاہرہ بحری تار سے مطلع کرتا ہے کہ مصری خواتین کی لیڈر میڈم ہدیٰ ہانم شعراوی نے جو ابھی مشرق وسطیٰ کے مسلم ممالک کا دورہ کرکے قاہرہ واپس پہونچی ہیں عرب خواتین کی اس کانگریس میں حصہ لینے کے لئے جو دسمبر کے وسط میں قاہرہ میں منعقد ہونے والی ہے دعوت نامے جاری کئے ہیں۔

میڈم شعراوی نے خواتین کی کانگریس میں شرکت کو ان ممالک کی خواتین تک محدود نہیں کیا ہے جن کے نمایندے اس وقت ان اجلاسوں میں شریک ہوئی ہیں جو آج کل قاہرہ میں ہو رہے ہیں یعنی صرف مصر۔ عراق، شام۔ لبنان، شرق اردن فلسطین سعودی عرب اور یمن کی عورتوں کو بھی شرکت کی دعوت نہیں دی ہے بلکہ شمالی افریقہ کے ملکوں یعنی مراکش، ٹیونس، الجیریا اور طرابلس کی عورتوں کو بھی بلایا ہے۔ شمالی افریقہ کی مسلم جماعتوں کی خواتین ان دعوت ناموں کا جواب دیں گی یا نہیں اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکا لیکن توقع ہے کہ مشرق وسطیٰ کے ممالک سے جہاں عورتوں کی حالت اسی قدر خراب ہے یہ جواب موصول ہوں گے کہ وہ شرکت کے لئے آمادہ ہیں۔ خواتین کے اس اجتماع میں جن مسائل پر غور ہوگا ان میں سے ایک مسئلہ اسلامی ممالک میں عورتوں کی سیاسی حیثیت کا ہوگا اور یہ کہ اس سیاسی حیثیت کو کیونکر بلند کیا جائے۔

عرب کانفرنس کی شاندار کامیابی

اسکندریہ۔ ۱۴/ اکتوبر، مجلس اتحاد بین الہند والعرب کے نمایندے کی اطلاع ہے کہ اتحاد عرب کانفرنس کی ابتدائی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ مجلس مندوبین نے عرب ملکوں کی مجلس کے قیام کا فیصلہ کر دیا ہے اسے لوگوں نے بڑی حیرت و مسرت سے سنا اور مصری اخباروں نے اسے جنگ کی خبروں سے بھی زیادہ اہمیت دی، جب نحاس پاشا نے اس کا اعلان ایک کمیونک کے ذریعہ کیا تو لوگوں نے خوب مسرت کا اظہار کیا۔ وزیر اعظم عراق نے کہا کہ مجھے اتنی کامیابی کی توقع نہیں تھی۔ سعد اللہ جابری نے کہا کہ ہم نے اتحاد عرب کا دروازہ کھول دیا ہے۔ عرب کانفرنس کا اجلاس موسم سرما میں بھی منعقد ہونے کی توقع ہے۔

انقرہ۔ ۱۹/ اکتوبر، روس کے نئے ترکی سفیر مسٹر سلیم سرور نے روس کی خبر رساں ایجنسی "تاس" کے ایک نمایندے کو اپنا بیان دیتے ہوئے کہا کہ میرا سب سے بڑا کام اور مشن یہ ہے کہ ترکی اور روس کی دوستی اور تعلقات کو زیادہ سے زیادہ خلوص کے ساتھ قائم کردوں۔

ادبیات

اخلاص کہاں ہے؟

اغراض کا پابند ہر اک پیر و جواں ہے
مطلب ہی کی دنیا ہے یہی ورد زباں ہے
سکہ ہوس و حرص کا دنیا میں رواں ہے
مخلص ہے اگر کوئی تو وہ محو فغاں ہے
اخلاص کہاں ہے

سجدے میں جو سر حضرت زاہد کا پڑا ہے
سامان ریاضت کا جو یہ پاس دھرا ہے
عادت ہے معیشت ہے تصنع ہے ریا ہے
اور یہ جو نہیں بھی تو پھر امید جناں ہے
اخلاص کہاں ہے

مرشد کی یہ خواہش ہو ولی اسکو کہیں سب
خیرات کی اقسام جو ہیں اس کو ملیں سب
تقبیل ہو، تقدیس ہو سجدہ بھی کریں سب
چرچا ہے کرامت کا، ریاضت کا بیاں ہے
اخلاص کہاں ہے

شاعر کو یہ سودا ہے کہ تعریف ہو اُس کی
اخبار کے اوراق میں توصیف ہو اُس کی
مقبول ہر اک شہر میں تصنیف ہو اُس کی
سب واہ و کا جھگڑا ہے جو یہ زور بیاں ہے
اخلاص کہاں ہے

اور حضرت لیڈر بھی تو ہیں درد سے بھرپور
اقوال اسی واسطے ہیں درد سے معمور
نفرت ہے انھیں خدمت مخلوق خدا سے
لیلائے وزارت کی تڑپ دل میں نہاں ہے
اخلاص کہاں ہے

ایران کی حکومت کے خلاف روسی اخبار کا الزام

ماسکو۔ ۲۲/ اکتوبر، سوویٹ ٹریڈ یونین کے اخبار "ٹرُوڈ" نے آج کی اشاعت میں لکھا ہے کہ ایران کے وزیر اعظم مسٹر سعید کے استعفیٰ کا مطالبہ ایران کے بہت سے اخباروں نے اٹھایا ہے اور ایران کے پبلک حلقوں میں اسکی حمایت کیجارہی ہے جو کہ یہ محسوس کرتے ہیں انکی موجودہ پالیسی کے جاری رہنے سے اہل ایران کے بہترین مفاد کو نقصان پہونچے گا۔ اخبار ہٰذا نے مسٹر سعید کی کیبنٹ کے خلاف یہ الزام لگایا ہے کہ وہ ایران میں ڈیموکریٹک اور مزدوروں کی یونینوں کو توڑ رہے ہیں۔ وہ فاسسٹوں کے حامی عناصر کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہے ہیں، جنھوں نے ایران کے سلسلہ رسل و رسائل کو بہت نقصان پہونچایا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایرانی حکام ان ایرانی افسروں کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں جو کہ روس اور ایران کے درمیان معاہدوں پر وفاداری سے عمل کر رہے ہیں۔

پیسیفک میں سخت ترین لڑائیاں

اس میں شبہ نہیں کہ ہم جاپان اور دکھنی ٹاپوؤں کے درمیان جن کو اس نے ۱۹۴۲ء میں فتح کیا تھا تعلق توڑنے میں کامیاب ہو گئے ہیں تاہم فلپائن، ہندوستان ملایا اور برما میں جاپانی فوجوں کو مٹانے میں امریکی، فلپنو، برطانی اور ڈچ فوجوں کو سخت آزمائش سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ لیکن جاپانیوں کی اصل طاقت ہار پرس میں نہیں ہے، جاپان کی اصل بڑی طاقت چین، منچوریا اور جاپان میں ہے، وہاں جاپان کی ۷۰ فیصدی فوج ہے، جاپان کی کل آبادی گو امریکہ سے کچھ کم ہے لیکن جاپان میں پیدائش کا اوسط زیادہ ہے اس لئے جاپان کے اس فوج میں بھرتی کرنے کیلئے نوجوان زیادہ ہیں اس کے علاوہ سپلائی کے اڈوں سے جاپانی نزدیک ہیں اور امریکہ کو بہت دور سے سپلائی بھیجنا پڑتی ہے، ہم بڑے خوفناک دھوکہ میں رہینگے اگر ہم نے یہ محسوس نہیں کیا کہ جہاں فیصلہ کن لڑائیاں ہونگی وہاں جاپانیوں کی فوجی تعداد امریکہ سے زیادہ ہوگی، ہمارا کام اتنا بڑا ہے کہ اتحادیوں کو پورے اتحاد اور طاقت سے جاپانیوں کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔

جرمنی کے نئے قسم کے ہتھیار

لندن ۲۴ اکتوبر، کیا جرمنی اس وقت تک اپنی فوجی شکست کو ٹال سکتا ہے جب تک کہ اس کے نئے ہتھیار جن میں نئے قسم کے بمبار، ہوائی جہاز، راکٹ اور بلا ہوا باز کے ہوائی جہاز شامل ہیں، ایک بہت بڑی تعداد میں تیار ہوں۔ یہ ہے وہ سوال جو اس وقت اتحادی فوجی افسروں کے دماغ میں پیدا ہو رہا ہے اور لڑائی کے مختلف مورچوں کا دورہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ نئے سائنٹیفک ہتھیاروں کی لڑائی کی دھمکی جن کو جرمن زمین دوز فیکٹریوں میں تیار کر رہے ہیں حقیقی ہے، یہ ہے وہ بیان جو رائٹر کے سپیشل نامہ نگار نے پچھمی مورچہ سے فرانس آنے کے بعد شائع کیا ہے۔

نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ وقت بہت اہمیت رکھتا ہے اور اتحادیوں کو اپنا پورا زور لگا کر جرمنوں سے وقت چھیننا پڑے گا تاکہ جرمنی بڑی تعداد میں نئے ہتھیار تیار نہ کر سکے۔ جرمن یہ تو جانتے ہیں کہ وہ لڑائی نہیں جیت سکتے اور

کیا گیا ہے کہ جرمن اڑاکو بموں سے حملہ کر کے اپنی میدانی فوج کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ جرمن سائنسداں اب ان اڑاکو بموں کی زد صحیح نشانہ اور رفتار بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پچھمی مورچہ پر جرمنی کے نئے قسم کے ہوائی جہاز جو پانی سے چلتے ہیں دیکھے گئے ہیں۔

ان نئے قسم کے ہوائی جہازوں کی رفتار ۶۰۰ میل فی گھنٹہ سے زیادہ ہے اور جرمن انکو فائٹروں اور بمباروں کے ذریعہ استعمال کر رہے ہیں۔ سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ان ہوائی جہازوں سے دیکھ بھال کا بھی کام لیا جاتا ہے۔ ان سے جرمن ہائی کمان کی ایک کمی پوری ہو جائے گی۔ یہ نئے قسم کے ہوائی جہاز میدان میں آنے سے ہوائی لڑائی میں ایک زبردست انقلاب آنیوالا ہے اس سے ہوائی جنگ کے موجودہ سادھن مہینوں یا زیادہ سے زیادہ ایک سال میں بدل جائیں گے۔

ایک طرف اتحادی فوجیں اس کوشش میں لگی ہوئی ہیں کہ جرمنوں کو نئے ہتھیاروں کے استعمال کا پورا موقع نہ مل سکے، دوسری طرف برطانی سائنسداں ان نئے ہتھیاروں کی کاٹ تیار کر رہے ہیں۔

جاپان کے بیڑہ کو شکست

واشنگٹن۔ ۲۷ اکتوبر۔ اتحادی ذرائع سے جو تازہ خبریں ملی ہیں ان میں بتلایا گیا ہے کہ پیسیفک کی زبردست سمندری لڑائی میں جاپانی سمندری بیڑہ کو زبردست شکست ہوئی۔ جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹر کے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ جاپان کے سمندری بیڑہ کو ایسی شکست فاش ہوئی کہ لڑائی میں اب تک کسی بیڑہ کو نہیں ہوئی ہوگی۔ جاپان کے سمندری بیڑہ سے تین جھڑپیں ہوئیں اور ایک جھڑپ فارموسا کے ٹاپو کے قریب ہوئی۔ جاپان کے دکھنی بیڑہ کے دو جنگی جہاز ایک بھاری کروزر، ایک ہلکے کروزر اور چار ڈسٹرائروں کو مکمل طور پر کچل دیا گیا۔

پریذیڈنٹ روزولٹ نے ایک پریس کانفرنس میں بتلایا کہ جاپان کے سمندری بیڑہ کو شدید نقصان پہونچایا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فلپائن کے قریب جیسی خوفناک

سلسلہ میں انکی توجہ منعطف کرائی تو آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی تحریک اس قسم کی لیگ میں لائی گئی کہ لیگ میونسپل انتخابات میں حصہ نہ لے تو وہ اسکی تائید کریں گے۔

واٹر ورکس

معلوم ہوا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ کے قائمقاموں اور کانپور واٹر ورکس کے افسران کا ایک مشترکہ جلسہ بصدارت سکریٹری لوکل سلف گورنمنٹ ڈپارٹمنٹ کانپور واٹر ورکس کے اہم مسائل پر غور کرنے کیلئے منعقد ہوا تھا جس میں واٹر ورکس اور میونسپل بورڈ کے درمیان اختلافات پر غور ہوا اور یہ طے ہوا کہ پارکوں میں پانی دینے کے لئے دس پارکوں کے کنوؤں میں بلکٹرک پمپ فٹ لگا دیے جاویں اور چھوٹے پارکوں کیلئے دفتر سے واٹر ورکس سے پانی دیا جانا طے ہوا اور ماہانہ واٹر ورکس کی رپورٹ بورڈ میں پیش ہوا کرے۔

مزدوروں کے معاملات

جون میں مزدوروں کی طرف سے ۶۷ شکایتیں موصول ہوئیں جس میں سے ۲۵ یونین کی طرف سے موصول ہوئیں۔

۱۰۸۲۰ روپیہ کی رقم معاوضہ کے طور پر مزدوروں کو دلائی گئی۔ ۹ ہڑتالوں کی مکمل رپورٹیں وصول ہوئیں۔ جنمیں ۵۸۵۸ مزدوروں کی۔

۲۲۳۲۶ کام کے دنوں کا نقصان ہوا اور مبلغ ۲۲۳۲۶ روپیہ کا تنخواہوں کی صورت میں نقصان ہوا۔

کپڑا ٹکڑوں کی شکل میں

معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کانپور ایک پریس نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

ہے اگر آپ ...
نہ ہو سکیگا۔ کہ ... مشین ...
... ات اور کھاروں کا ... مشین جلاب کا ...
... خاب کو بھی صاف کرتا ہے۔
... طریقہ سے کی ... مشین تمام بدن کو اچھی طرح
صاف ...

تمام دوا فروشوں اور بازاروں میں مل سکتا ہے

No. 7

کستور با فنڈ کا استعمال

الہ آباد۔ ۱۷ اکتوبر۔ ڈاکٹر کاٹجو حال میں واردھا گئے تھے اور جلد ہی پھر جائیں گے، کیونکہ کستور با میموریل فنڈ کے ٹرسٹ کی میٹنگ کیلئے عارضی طور پر نومبر کا پہلا سپنچر مقرر کیا گیا ہے۔ اب کی دفعہ ٹرسٹی واضح اسکیمیں لیکر واردھا جائیں گے اور گاندھی جی کے ساتھ ان پر غور کیا جائے گا گاندھی جی کستور با فنڈ کا نہایت موزوں استعمال چاہتے ہیں اور وہ خود اس معاملہ میں رہنمائی کریں گے۔

روزولٹ سے ہندوستان کے متعلق بات چیت

واشنگٹن۔ ۱۷ اکتوبر۔ صدر روزولٹ نے ہندوستان کی صورت حالات کے متعلق مسٹر ڈبلیو ڈی پارلے سے تبادلۂ خیالات کیا۔ مسٹر پارلے وہاں ہوائی جہاز بنانے کے کارخانہ کے مالک ہیں۔ مسٹر پارلے نے ملاقات کے بارے میں اس کے سوائے اور کچھ بتلانے سے انکار کر دیا کہ میں ہندوستان کے متعلق بات چیت کرنے کیلئے وائٹ ہاؤس آیا تھا۔

مہاتما گاندھی کی نئی پالیسی

بمبئی۔ بذریعہ ڈاک۔ معاصر ٹائمز آف انڈیا لکھتا ہے کہ سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں جنگ کے بعد کے زمانہ کی تشکیل کے لئے جو اسکیمیں تیار کی جا رہی ہیں ان کے جواب کے طور پر گاندھی جی ہندوستان کے گاؤں میں اپنے کارکنوں کو بھیجکر عوام کو اپنی نیتی کی طرف اور اس کے ذریعہ کانگریس کی طرف راغب کرنا چاہتے ہیں۔ کستور با

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

حسب منشا دفعہ ۳۶ یو۔ پی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ نمبر ۸ ۱۹۱۹ء بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ پلاٹ نمبری ۱۸۔ اے فیکٹری ایریا کا اکوائر کیا جانا تجویز ہوا ہے۔ پلاٹ مذکور فیکٹری ایریا اسکیم میں جو یو۔ پی۔ گزٹ ۱۹۲۰ء میں زیر دفعہ ۳۶ شایع ہو چکی ہے شامل ہے۔

حدود اربعہ پلاٹ متذکرہ بالا حسب ذیل ہے

شمالی۔ ۵۰ فٹ سٹرک
جنوب۔ زمین ریلوے
مشرق۔ پلاٹ نمبر ۱۸
مغرب۔ پلاٹ نمبر ۲۰

نقشہ اراضی و پلاٹ جو اکوائر ہو رہا ہے۔ دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جا سکتے ہیں۔

عذرداری بابت حصول اراضی پلاٹ مذکور بالا اندر ۶۰ یوم نوٹس ہذا سے دفتر امپرومنٹ میں داخل کرنا چاہیئے۔

دستخط۔ **مان سنگھ۔ سی۔ بی۔ ای**
چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

میموریل فنڈ میں ایک کروڑ روپئے سے اوپر جمع ہو چکا ہے اور چرخہ سنگھ کے ممبروں میں تقریر کرتے ہوئے مہاتما جی انھیں یہ مشورہ دے چکے ہیں کہ وہ گاؤں میں پھیل جائیں۔ کستور با فنڈ کی رقم کے بارے میں یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ وہ گاؤں ہی میں استعمال ہو گی۔

حاجیوں کا پہلا جہاز جدہ پہونچگیا

دہلی۔ ۱۶ اکتوبر حاجیوں کا پہلا جہاز جو کراچی سے اول ہفتہ اکتوبر میں روانہ ہوا تھا اس کے بخیریت جدہ پہونچ جانے کی اطلاع آگئی ہے۔

... ر
... اکتوبر
... مختلف آئیٹم پر
... کے ماتحت گراونڈ نٹ
... مد اور برآمد کے لئے ۹ پائی فی من ہو ...
... ۳۲ کے ماتحت گراونڈ نٹ جو چھلکے کے
... درآمد پر ایک آنہ فی من اور
... کی شرح ہو گی۔
... کے ماتحت گراونڈ نٹ جو چھلکے
... ب وار یا درجہ وار کئے گئے
... تو اس کے درآمد اور برآمد پر ۹ پائی فی من
... ہو گی۔

... ٹم نمبر ۶۲ کے ماتحت گراونڈ نٹ آئیل کی درآمد پر تین آنہ فی من اور برآمد پر ایک آنہ فی من کی شرح ہو گی لیکن جب تک کہ اس کو ایک نئے ہینڈ ۶۴ (بی) کے تحت میں تقسیم کرنے کے لئے گورنمنٹ کی منظوری حاصل نہ ہو جائے جس کے مطابق اس کی درآمد پر دو آنہ فی من اور برآمد پر ایک آنہ فی من کی شرح ہو جائیگی۔

(۵) آئیٹم نمبر ۱۳ کے ماتحت گراونڈ نٹ آئیل جب ترتیب وار یا درجہ وار ہو گا تو اس کے درآمد اور برآمد دونوں پر ۹ پائی فی من کی شرح ہو گی۔

دستخط محمد حبیب اللہ ایگزیکیٹو آفیسر
میونسپل بورڈ کانپور

کشمیر کے نئے وزیروں کا تقرر

سری نگر۔ ۱۳ اکتوبر۔ کشمیر کی ریاستی اسمبلی نے دو نئے وزیروں کے لئے چھ ناموں کی سفارش مہاراجہ صاحب کشمیر سے کر دی ہے۔ مہاراجہ صاحب ان میں سے دو کا انتخاب کر لیں گے ان چھ اُمیدواروں کے نام یہ ہیں:۔

لالہ دینا ناتھ مہاجن۔ وزیر گنگا رام۔ مرزا ایم۔ اے بیگ۔ پنڈت پریم ناتھ۔ خواجہ سلام شاہ۔ اور آغا شیر علی۔

چرچل ماسکو کیوں گئے؟

بمبئی۔ بذریعہ ڈاک۔ معاصر ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار لندن سے اطلاع دیتا ہے کہ کیوبک کانفرنس کے بارے میں روسیوں کے دلوں میں یہ شبہ تھا کہ کچھ باتیں ہم سے چھپائی جا رہی ہیں اس لئے صفائی کی خاطر مسٹر چرچل کو ماسکو جانا پڑا۔ صدیوں کے کشیدہ تعلقات ہوتے ہوئے سال دو سال میں شبہات دور نہیں ہو سکتے۔

نوٹس تاریخ مقررہ لسنبت لقصفیہ (شرایط)
اشتہار نیلام

اجلاس مسٹر سید محمد ادریس صاحب منصف شہر اعظم گڈھ

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصف صاحب شہر اعظمگڈھ
مقدمہ نمبر ۲۲۲ بابت ۱۹۳۶ء

حامد حسین خاں ولد امام علی خاں ساکن موضع کھنڈواری ٹپہ نندا وں پرگنہ نظام آباد ضلع اعظمگڈھ بنام (۱) مسماۃ سعید النسا بی بی دختر باسط علی خاں زوجہ عبد الوحید خاں ساکن موضع سبرحد پرگنہ اونگلی ضلع جونپور۔

(۲) مسماۃ محمودہ بی بی زوجہ علی حسن خاں ساکن موضع اسارہ ٹپہ نندا وں پرگنہ نظام آباد۔

(۳) محمد جواد خاں پسر باسط علی خاں خود و ولی احسان احمد و شفاق احمد نابالغان ساکن موضع کھنڈواری ٹپہ نندا وں پرگنہ نظام آباد ضلع اعظمگڈھ اقبال احمد پسر جواد خاں ساکن کھنڈواری حال مقیم ملازم میونسپلٹی شہر کانپور۔ مدیون ڈگری

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں ڈگریدار نے واسطے نیلام جائداد مکفولہ کے درخواست گذرانی ہے۔ لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۲ ماہ نومبر ۱۹۴۴ء



چائے کا وقت
ایک بنگالی گھر میں

بنگالی گھر کی انتہائی سادگی میں ایک دل کشی ہے جو شاعروں اور فلسفیوں کی روایت کے مطابق دُرست ہے۔

جب دن کی محنت ختم ہو جاتی ہے تو چائے کی ایک نشست دن کی گپوں کا لوازمہ ہو جاتی ہے۔ گھر کی مالکہ خاموشی کے ساتھ کیتلی سے، چائے ڈھالتی ہے اور ہر شخص کے ذوق کے مطابق اس میں دودھ اور چینی ملاتی ہے۔ بچوں میں طشتری پیالی یا گلاس سے چائے کے جرعوں کے ساتھ توقف ہو جاتا ہے۔

ہندوستان کے دوسرے مقامات کی طرح یہاں بروک بونڈ کی تازہ چائے کی مانگ ہے۔

بروک بونڈ۔

"دو پتیاں اور ایک کلی"

تجارت کو ترقی دینے کے لئے
«اخبارات میں»
اشتہار دینا نہایت ضروری ہے

کولون پر دو ہزار ہوائی جہازوں کا حملہ

لندن۔ ۱۸ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۳۰۰ سے زیادہ ہوائی جہازوں نے جن کے ساتھ ۸۰۰ سے زیادہ شکاری ہوائی جہاز تھے آج کولون پر حملہ کیا۔ امریکہ کے ۱۳ بمبار اور تین شکاری ہوائی جہاز لاپتہ ہیں۔ کولون آکن سے صرف ۴۰ میل دور ہے۔

اٹلی میں نازیوں کے جوابی حملے

لندن۔ ۱۸ اکتوبر۔ اٹلی کی لڑائی کے بارے میں جو تازہ خبر ملی ہیں انہیں بتلایا گیا ہے کہ آٹھویں فوج کے دستے اب چیسنا پر بڑھ رہے ہیں۔ یہ شہر بمبئی بلونا سڑک پر واقع ہے۔ اتحادی فوج اس شہر سے صرف ۲ میل رہ گئی ہے۔

پانچویں فوج بلونا سے نو میل دور رہ گئی ہے، وہ شہر کی باہری بستیوں پر گولہ باری کر رہی ہے۔ جرمن فوجیں بڑے سخت جوابی حملے کر رہی ہیں۔

واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۵۔ ماہ اکتوبر ۱۹۴۴ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔
بحکم منصرم عدالت منصفی شہر اعظمگڈھ
(مہر عدالت)

مہاتما گاندھی اور ڈاکٹر محمود میں پھر گفتگو

واردھا گنج۔ ۱۷ اکتوبر آج مہاتما گاندھی اور ڈاکٹر سید محمود میں موجودہ سیاسی حالات پر پھر گفتگو ہوئی۔ بجاج واڑی میں یہ ان دونوں لیڈروں کی تیسری ملاقات تھی معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر سید محمود نے مہاتما گاندھی کو ملک کے موجودہ سیاسی حالات کے بارے میں نظر بند ممبران ورکنگ کمیٹی کی رائے سے آگاہ کیا ہے۔ ڈاکٹر محمود تقریباً ایک مہینہ تک یہاں ٹھہریں گے۔

ڈاکٹر بینی پرشاد پروفیسر سیاسیات الہ آباد یونیورسٹی نے بھی آج مہاتما گاندھی سے گفتگو کی۔

صلح کانفرنس میں کون شریک ہو سکتا ہے

لندن۔ ۱۷ اکتوبر۔ ڈپٹی پرائم منسٹر مسٹر اٹیلی نے آج پارلیمنٹ میں بتلایا کہ صرف وہی ممالک صلح کانفرنس میں شریک ہو سکتے ہیں جو لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔

انڈسٹریل مضبوط اور بٹے ہوئے تاگے

سینے والے تاگے
جالی کاڑھنے والے تاگے
جال کے واسطے تاگے
جلد باندھنے والوں کے کام کے تاگے
جوتے بنانے والوں کے کام کے تاگے
چمڑا سینے کے تاگے

مندرجہ ذیل پتہ سے منگائیے:۔

ایم۔ این۔ نارویکر اینڈ کو
ہوم جی۔ اسٹریٹ۔ فورٹ بمبئی



جنرل رومیل مر گئے

لندن۔ ۱۵ اکتوبر، آج رات کو جرمن نیوز ایجنسی نے یہ اعلان کیا کہ موٹر کار کے ایک حادثہ میں جنرل رومیل کو جو چوٹیں آئی تھیں اُن سے وہ جانبر نہ ہو سکے۔ اُن کا جنازہ سرکاری اعزاز کے ساتھ نکالا گیا جنرل رومیل کے مرجانے سے اس لڑائی کا ایک بہترین جنرل اُٹھ گیا افریقہ میں جرمن فوج کی کمان جس طرح پر اس جنرل نے کی تھی وہ صفحہ تاریخ پر یادگار رہے گی۔

میلہ کے مسافروں پر پابندیاں

لکھنؤ۔ ۱۵ اکتوبر، حکومت یو۔ پی نے بلبھ گڑھ تغلق آباد نئی دہلی اور جی۔ آئی۔ پی ریلوے کے چند دیگر اسٹیشنوں کو جانیوالے ایسے مسافروں پر پابندی لگادی ہے جو کارتکی میلہ گڈھ مکتیشر کو جانا چاہتے ہیں۔ سکندرہ راؤ کاسگنج دریاؤ گنج رودوس اور بی۔ بی، سی، آئی ریلوے کے چند اور اسٹیشنوں پر جانے کے بارہیں بھی پابندی لگادی گئی ہے کیونکہ لوگ ادھر سے سوروں کے مارگ سے ہی میلہ میں جاتے ہیں یہ پابندی ۱۰ نومبر سے ۳۔ دسمبر تک کے لئے لگائی گئی ہے۔

یو۔ پی جمعیت العباس کا جلسہ

علی گڈھ (بذریعہ ڈاک) ۱۳ اکتوبر کو جمعیت العباس صوبہ یو۔ پی کی کونسل کا ایک جلسہ محمد صدیق صاحب عباسی کے مکان پر زیر صدارت مسٹر نصیرالدین صاحب منعقد ہوا۔ فیصلہ کیا گیا کہ جمعیت کا ساتواں سالانہ اجلاس اور آل انڈیا جمعیت العباس کی میٹنگ ماہ اپریل ۱۹۴۵ء میں علی گڈھ میں منعقد کی جائے۔ صدر کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔

وفد پارٹی کے بارہ ممبروں کے استعفیٰ

قاہرہ۔ ۱۵ اکتوبر، وفد پارٹی کے بارہ ممبروں نے وفد پارٹی سے استعفےٰ دیدیا اور مکرام مجید نامی انڈپنڈنٹ پارٹی میں شامل ہو گئے۔

فرانس میں ۱½ لاکھ جرمن قید ہو چکے

نیو یارک (بحری تار) ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کا بیان ہے کہ فرانس میں اب تک اتحادیوں کی چھ میدانی فوجیں ۶۳۹۲۸ جرمنوں کو قید کر چکی ہیں۔

جب ریل اسٹیشن پر پہونچتی ہے تو میدان جنگ کا سماں ہوجاتا ہے۔ سب لوگ ایک ہی وقت میں آگے دوڑتے ہیں۔

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۱۳۶ سنہ ۱۹۴۴ء

عدالت جناب منصف صاحب بہادر شمالی فیض آباد

مقام فیض آباد

علی حسین عرف معشوق علی وغیرہ ساکنان محلہ میاگنج شہر فیض آباد پرگنہ حویلی اودھ تحصیل و ضلع فیض آباد مدعی

بنام۔ قاسم علی وغیرہ

بنام۔ تجمل حسین ولد علی حسین و علی حسین ولد نامعلوم ساکنان پورانی بالشمنڈی شہر لکھنؤ حال وارد شہر کانپور محلہ نواب گنج۔ مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت دخلیابی ذریعہ بٹوارہ کے دائر کی ہے۔ لہٰذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ تاریخ ۲۶ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ء وقت ۱۰ بجے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

مطلع رہو کہ اگر روز آپ حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج تاریخ ۲۹۔ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مسز نائیڈو پر سے پابندی اُٹھ گئی

بمبئی۔ ۱۵ اکتوبر، معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے سروجنی نائیڈو پر سے وہ پابندی اُٹھالی ہے جو اخباروں میں بیان دینے کے متعلق تھی کیونکہ اب اس پابندی کی ضرورت نہیں رہ گئی۔

خان بہادر کھرو کا مقدمہ

سکھر۔ ۱۵ اکتوبر، خان بہادر کھرو کے مقدمہ میں ان کا ملازم درویش تو وعدہ معاف گواہ بن ہی گیا تھا اب ایک اور ملازم کریم بخش بھی وعدہ معاف گواہ بن گیا ہے اُس نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سکھر کے سامنے اپنا اقبال بیان دیا۔

پردۂ فلم

فلم ساز کمپنیوں کو لائسنس دیا!

ذیل میں ہم حکومت کی اس رپورٹ کو پیش کرتے ہیں جس [illegible] کرنا مقصد ہے کہ ماہ جولائی ۱۹۴۳ء کے کنٹرول آرڈیننس کے بعد اس وقت تک بمبئی اور بمبئی کی کن کن فلم ساز کمپنیوں کو لائسنس دیا گیا۔ اس فہرست میں فلموں کا نام اور لائسنس کے اجراء کی تاریخ درج ہے۔ بنگال - پنجاب کی فلم ساز کمپنیوں کے لائسنسوں کی رپورٹ ابھی [illegible] نہیں آئی ہے۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ جس کمپنی [illegible] لائسنس دیا گیا ہے اس کمپنی کے لئے لازمی ہے کہ وہ [illegible] تک اپنے فلم کو مکمل کرے [illegible] لائسنس کر دیا جائے گا۔ [illegible] کے بعد دئے جائیں گے اور حکومت نے لائسنسوں کے سلسلے میں [illegible] ماہ کا سال بنایا ہے اس اعتبار سے جنوری ۱۹۴۵ء میں جو لائسنس دئے جائیں گے وہ ۳۰ مارچ ۱۹۴۶ء تک زیر عمل رہیں گے [illegible] ۱۹۴۴ء کو حکومت ہند کی طرف سے جاری ہوگی۔

اس فہرست سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سب سے زیادہ لائسنس یعنی ۱۲ بمبئی ٹاکیز نے حاصل کئے، دوسرے درجہ پر بمبئی لائسنس حاصل کرنے والوں میں [illegible] اور [illegible] کا نام آتا ہے۔ تیسرے درجہ میں یعنی ۵ لائسنس حاصل کرنے والوں میں [illegible] پرکاش کا نام آتا ہے۔ چوتھے درجہ میں یعنی ۴ لائسنس حاصل کرنے والوں میں [illegible] ڈیسائی [illegible] بھارت فلم کمپنی اور [illegible] کا نام آتا ہے۔

علی گڑھ میڈیکل کالج کے لئے عطیہ

کلکتہ - ۲۱ اکتوبر۔ ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے مسلمانان کلکتہ کے ایک عظیم الشان جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب تک میڈیکل کالج کے لئے ہندوستان کے مختلف حصوں سے کافی چندہ جمع ہو چکا ہے لیکن ابھی ایک بڑی رقم [illegible] جدید کالج کے لئے کافی سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اسی سلسلہ میں آپ نے بتایا کہ کلکتہ کے مشہور تاجر محمد امین صاحب نے اس مد میں ۲ لاکھ روپیہ کی رقم پیش کی ہے۔

فلسطین کے متعلق امریکہ کی پالیسی

یروشلم - ۱۵ اکتوبر: یروشلم - جا اور حیفہ کے تین بڑے بڑے شہروں کے چیمبر آف کامرس نے امریکی اقتصادی مشن کو جو مڈل ایسٹ کا دورہ کر رہا ہے اور اسوقت فلسطین میں ہے مطلع کیا ہے کہ چیمبر آف کامرس کے نمائندے مشن سے ملاقات نہیں کر سکیں گے۔ اُنھوں نے مشن کا بائیکاٹ پریذیڈنٹ روزولٹ کے اس عہدہ کے خلاف بطور پروٹسٹ کیا ہے کہ اُنھوں نے فلسطین میں یہودیوں کو بے روک آنے کی حمایت کی ہے، اخباروں نے محکمہ اطلاعات جنگ کے بلیٹن کو جوان کو روزانہ ملا کرتے تھے لینے سے انکار کر دیا ہے۔

ریڈیو کا روشنی مینار

از جناب بھگوت سروپ گوئل

ریڈیو کا روشنی مینار ایک نہایت کارآمد جزو ہے جو ریڈیو کے قطب نما کے ہمراہ سمندر کے تمام خطرات سے محفوظ رکھنے [illegible] ریڈیو کا قطب نما بہ حیثیت خود بھی نہایت کارآمد ثابت ہوا ہے خاصکر ۱۹۲۶ء میں جہاز "انٹو" کے حادثہ کے وقت اس بدنصیب جہاز کی دستگیری کرنے والے جہاز "پریذیڈنٹ روزولٹ" نامی کے کپتان فرانڈ نے اپنے سمت معلوم کرنے والے آلہ سے اس جہاز کی پوزیشن معلوم کر لی۔ یہ پوزیشن اس پوزیشن سے سو میل کے فاصلہ پر تھی جو کہ ڈوبتے ہوئے جہاز نے وائرلیس کے ذریعہ پریذیڈنٹ روزولٹ جہاز کو بتائی تھی۔ اگر ریڈیو کا قطب نما نہ ہوتا تو اینٹو جہاز تمام بیش قیمت جانوں کے ہمراہ دوسرے ادی جہاز پہونچنے سے پیشتر ہی ڈوب جاتا۔

ریڈیو کے قطب نما کا دوسرا دلچسپ استعمال طوفان کے مرکز کو معلوم کرنا ہے اور اس سے خبردار ہو کر جہاز بآسانی طوفان کی جگہ سے بچکر نکل سکتا ہے طوفان اس طرح معلوم کئے جاتے ہیں کہ ریسیوننگ آلہ کو گھمایا جاتا ہے حتیٰ کہ اس سے زیادہ سے زیادہ سکوت کا پتہ چلتا ہے اس وقت یہ زیادہ سے زیادہ گڑبڑ والے علاقے کی طرف اشارہ کرتا ہے خطرے کی جگہ کو جانتے ہوئے جہاز بآسانی اس سے بچکر نکل سکتا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب ریڈیو کا قطب نما ہی اتنا کارآمد ہے تو ریڈیو کے روشنی مینار کی ایجاد سے تو اس کا فائدہ اور بھی زیادہ ہو جائیگا اور جہازوں کو بحری خطرات سے نجات مل جائے گی۔ آج کے مضمون میں میں اسی ریڈیو کے روشنی مینار کا حال تحریر کروں گا۔

ریڈیو کا روشنی مینار بھی عام روشنی کی مانند کام سرانجام دیتا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ یہ روشنی کے بجائے وائرلیس سگنل کی لہر ڈالتا ہے۔ ریڈیو کی یہ لہر زیادہ سے زیادہ بھنور میں سے گزر سکتی ہے جبکہ عام مینار کی روشنی اس دھند کو ہرگز ہرگز پار نہیں کر سکتی ہر ایک ریڈیو کے روشنی مینار کے لئے چار یا پانچ الفاظ کے سگنل مقرر کر دئے جائیں گے ہر ایک سگنل دائرے کے ۱۵ درجے کیلئے ہوگا جس میں سے کہ اسکی لہر گزرتی ہے۔

ساحل کے نزدیک آتے ہوئے جہاز پر ایک آلہ میں ان الفاظ کی دھیمی سی آواز آئے گی، جونہی لہریں دائرے کے اُس حصے کی جانب بڑھیں گی جس میں کہ جہاز ہوگا نقطوں اور چھوٹی لکیروں کی آواز تیز تیز ہوتی جائے گی حتیٰ کہ جب لہریں جہاز سے آگے پہنچ جائیں گی تو آواز بالکل بند ہو جائیگی۔ جہاز پر سُننے والا الفاظ کے اس سلسلہ کے درمیانی لفظ کو لکھ لیتا ہے اور ایک خاص چارٹ دیکھ کر اُسے پتہ لگ جاتا ہے کہ روشنی مینار کس جگہ ہے؟ جو کہ سگنل کے درمیانی لفظ کے مطابق ہوتی ہے۔

آزمائش کے طور پر ایک روشنی مینار ساؤتھ فورلینڈ کیپ اور گوڈوسینڈز (رودبار انگلستان) پر

(باقی صفحہ ۶ کالم ۳ پر)

[illegible] کا فسانہ ہو [illegible] [illegible] وں میں دیکھنے میں آتا ہے بجا [illegible] پیشتر کوئی نوجوان لڑکی یا عورت [illegible] نہ کر سکتی تھی اب گھروں میں [illegible] پر بچہ کیا ہوتا ہے، [illegible] وقت [illegible] بالید گی [illegible] عورت بھی اس [illegible] عورت کو [illegible] نومبر کے انقلاب [illegible] شاہراہیں عورتوں پر کھول دی [illegible] لینن [illegible] الفاظ ہیں:-

[illegible] عورتوں کے صدر سالہ مصائب اور قربانیوں [illegible] انقلاب کا راستہ صاف کیا اور نئے سوویٹ نظام پر مُہر لگا دی چنانچہ اب اس ملک میں عورت کو وہ خودداری حد درجہ حاصل ہے جو کسی دوسرے ملک کی عورتوں کو حاصل نہیں ہے۔ لینن خود بھی عورتوں کی ان قربانیوں سے ناوا [illegible] تھا جو روس میں انقلاب روس میں ممد ہوئیں۔ اس نے عورتوں [illegible] "پیٹرو گراڈ میں ماسکو میں صنعتی شہروں اور کھلے کھیتوں میں مزدور اور کسان عورتیں انقلاب کی آزمائش میں پوری اُتریں۔ ان کی امداد کے بغیر ہمیں ہرگز فتح حاصل نہ ہو سکتی تھی۔ یہ میرا راسخ اعتقاد ہے، یہ عورتیں کتنی بہادر تھیں اور اب بھی ان کی بہادری میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی"۔ سوویٹ روس کے آئین کی دفعہ ۱۲۱ میں لکھا ہے:-

روس کی عورتوں کو اقتصادی، سرکاری، تمدنی، مجلسی اور سیاسی زندگی میں مردوں کے مساوی حقوق دیئے جاتے ہیں۔ ان حقوق کے حصول کے امکانات کو قوی بنانے کے لئے انھیں کام کرنے کی اُجرت، آرام اور تفریح، بیمہ اور تعلیم، ماں اور بچے کے مفاد کی حفاظت وضع حمل سے پہلے رخصت اور نرسنگ ہوم وغیرہ کے حقوق عورت کو مساوی طور پر دئے جائیں گے۔" دفعہ ۱۳۷ میں لکھا ہے کہ عورتوں کو نمائندہ منتخب کرنے اور منتخب ہونے کا ویسا ہی حق ہے جیسا مردوں کو، صرف یہی نہیں بلکہ عورتوں کو ان حقوق کے استعمال کے مواقع بھی بہ آسانی بہم پہونچائے جاتے ہیں۔ روسی گورنمنٹ دو پنجالہ اسکیموں ۱۹۲۸ء-۳۷ کے مکمل ہونیکے دوران میں کارخانوں اور دفاتر کے دوران میں کام کرنے والی عورتوں کی تعداد تیس لاکھ سے بڑھ کر نوے لاکھ ہوگئی۔ ان کے کام کی نوعیت بھی بدل گئی ہے۔ زار کے عہد میں ۱۸۹۷ء کی مردم شماری کے مطابق کام کرنے والی کل عورتوں کا پچپن فیصدی متمول زمینداروں اور دوسا کے ہاں خانگی خدمت پر مامور تھیں۔ ۲۵ فیصدی کھیتوں میں کام کرتی تھیں۔ چار فیصدی تعلیمی اداروں میں اور تیرہ فیصدی صنعت تعمیری میں۔ ۱۹۳۶ء کی مردم شماری کے مطابق روس کی کل کام کرنے والی عورتوں کا ۳۹ فیصدی صنعت تعمیر میں ۱۵ فیصدی، دوکانوں، باربرداری اور ہوٹلوں میں کام کرتی تھیں، ۲۰ فیصدی استانیاں اور ڈاکٹر تھیں۔ نیز ۲۴ فیصدی صنعت آرٹ اور سائینس کے شعبہ جات میں کام کرتی تھیں، مثال کے طور پر لینن گراڈ میں جوتے بنانے کا ایک بہت بڑا کارخانہ ہے جس کے ملازمین میں ۶۰ فیصدی عورتیں ہیں۔ سوویٹ حکومت نے مزدور عورتوں کے آرام کے لئے بہت سے بچوں کے ادارے اور نرسنگ ہوم قائم کر رکھے ہیں جب عورتیں کام پر جاتی ہیں تو اپنے بچوں کو یہاں چھوڑ جاتی ہیں ۱۹۳۷ء میں ان اداروں میں ۲۶ لاکھ بچوں نے قیام کیا اور اب ساٹھ لاکھ بچے اپنی ماؤں کی غیر حاضری میں یہاں پرورش اور تربیت پا رہے ہیں۔ کھیتوں میں کام کرنے والی عورتوں کے ستاون ہزار بچے دیہاتی اداروں میں دن گزارتے ہیں اور رات کو مائیں آکر انھیں لے جاتی ہیں۔ ہوٹل اور تیار کھانے فروخت کرنے والی دوکانوں نے عورت کا خانگی کام بہت آسان کر دیا ہے اور اسے اپنے وقت کا بیشتر حصہ باورچی خانہ میں نہیں گزارنا پڑتا۔

[illegible] کی ریت [illegible] [illegible] بدی [illegible] یہاں اس فریبی دنیا [illegible] ستارے بھی نہ پہونچیں، ہر طرف سناٹا چھایا ہو ——— کوئی کھٹکا ہٹ نہ ہو۔ ہاں ایسے میں دل کی دھڑکن دھڑک دھڑک کر کسی کا سندیس دے گھنگھور اندھیرا ہو جس میں کہ من کی حسرت جگمگا رہی ہو۔

——— چل ——— یہاں اور وہاں میں بہت فرق ہے، یہاں حق تلفی ہے ——— وہاں حق پرستی ہے یہاں مطلب براری ہے ——— وہاں ملنساری ہے۔ یہاں دھوکا اور فریب ہے۔ وہاں دوستی اور سچائی ہے ——— یہاں لڑائی اور جھگڑا ——— وہاں پیار اور پریم ہے ——— یہاں تمہارے کاموں میں مخل ہونے والے بہت ہوں گے وہاں تم اکیلے ہی اپنی روش پر چلتے رہو گے، یہاں تمہیں رشوت ستانی کے گناہ عظیم میں ڈھکیلنے کی کوشش کی جائے گی ——— وہاں رشوت دینے والا ہی کوئی نہیں۔ یہاں دل بہلانے کیلئے رقص و سرود، وہاں پربھو پریم کیرتن کی مدھر دُھنیاں اور منوہر گیت دل بہلائیں گے ——— یہاں غم غلط کرنے کے لئے اکثر شراب استعمال کی جاتی ہے ——— وہاں بھگتی مدکا رس اس پیاس کو بجھائے گا۔

——— چلو ——— اس پریم کی نگری کی اور چلیں ——— آؤ ——— ساجن ——— ہاتھ سے ہاتھ ملا کر ٹھنڈی ٹھنڈی کچھ گرد آلودہ ہوا کے تیز تھپیڑے سہتے ہوئے ——— ڈوبتے ہوئے سورج کی طرف چلیں۔

دنیا ہمیں بہت جلد بھول جائے گی۔

بلگریڈ فتح ہوگیا

ماسکو - ۲۱ اکتوبر۔ مارشل اسٹالن کے ایک خاص اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یوگوسلاویہ کی دارالحکومت بلگریڈ آخرکار سخت جنگ کے بعد جرمنوں سے آزاد کرا لیا گیا۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے ہنگری کے ایک اہم مقام ڈیریزن پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

[illegible] دلچسپ اطلا [illegible] [illegible] درجن کے قریب ایسی حسین [illegible] جو درگا پوجا کے موقع پر نہایت [illegible] کی جیبیں کاٹتی پھرتی تھیں۔ زمانہ کا انقلاب دیکھئے کہ کسی زمانہ میں حسین عورتیں دلوں پر بجلیاں گراتی پھرتی تھیں لیکن اس زمانہ میں جیب پر قینچی چلاتی ہیں۔

جیبیں صاف کرنے والی ان مہ پارہ عورتوں نے سوچا ہوگا کہ اگر عاشقوں کے پلپلے دلوں کو چرایا بھی تو اس سے کیا فائدہ، نہ عشاق کے دلوں کے بدلہ میں بنیا آٹا دے سکتا ہے اور نہ بزاز ان ناکارہ دلوں کے تبادلہ میں قیمتی ساڑیاں دینے کے لئے آمادہ ہو سکتا ہے اس لئے کیوں نہ دل جیسی ناکارہ چیز کو چھوڑ کر نقدی پر ہاتھ صاف کیا جائے۔

نقدی پر ہاتھ صاف کرنے والی چابک دست حسین و جمیل عورتیں صرف کلکتہ ہی میں نہیں ہیں، کلکتہ کے علاوہ لکھنؤ کی ایک دلچسپ اطلاع ہے کہ لکھنؤ پولیس نے ایک نہایت ہی حسین جمیل عورت کو ایک نوجوان کی جیب سے نو سو روپئے نکالنے کے جرم میں گرفتار کیا لیکن تلاشی کے بعد اس عورت کے پاس سے کچھ بھی نہ نکلا لیکن ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس جو سراغ رسانی کے بہت بڑے ماہر تھے اُنھوں نے اسی عورت کے حلق کے نیچے کے حصہ سے نو سو روپیہ کے نوٹوں کی گڈی برآمد کی جسے اس قتالۂ عالم نے بڑی ہی عیاری کے ساتھ حلق کے اندر چھپا رکھا تھا۔ دیکھا آپ نے کہ اس زمانہ کی حسین و جمیل عورتوں نے کیسے کیسے ستم ڈھا رکھے ہیں۔

لارڈ لنلتھگو کناڈا کے گورنر جنرل

اوٹاوہ - ۲۱ اکتوبر: ہندوستان کے سابق وائسرائے لارڈ لنلتھگو کے متعلق سنا جاتا ہے کہ کناڈا کے موجودہ گورنر جنرل کی میعاد ختم ہونے پر اس عہدہ کے لئے آپ کا تقرر ہوگا۔

رہی ہے کہ میں تنگ آگئی ہوں اسی لئے پنکھا جھل رہی ہوں کہ ذرا جلدی سُوکھ جائے۔

چونیگ کو اس نوجوان عورت کی حالت پر بڑا رحم آیا اُس نے کہا۔ "میں اسے جلدی سکھائے دیتا ہوں۔" اور یہ کہکر اس نے جادو کے زور سے اس قبر کو خشک کر دیا۔

جب اپنے گھر واپس آکر چونیگ نے اپنی نوجوان بیوی کو یہ ماجرا سُنایا تو وہ پنکھے والی عورت کو ہرجائی بیوفا کہہ کر صلواتیں سُنانے لگی اور ناک بھوں چڑھا کر بولی "ایسی ہی نام ڈبوؤ، عورتوں نے تو عورت ذات کے دامن کو بیوفائی اور ہرجائی پن کے داغ لگا دیے ہیں۔"

چونیگ نے مُسکرا کر معنی خیز انداز سے کہا۔ "کہنے کو سب عورتیں اسی طرح کہا کرتی ہیں۔"

چونیگ کی بیوی سمجھ گئی کہ یہ اس پر طعن ہے، بگڑ کر بولی "تم اس پنچ بے شرم عورت پر رکھکر عورتوں کو کیوں الزام دے رہے ہو۔ مجھے حیرت ہے کہ تم جیسا سمجھدار اور عالم فاضل انسان بھی مجھ پر اور مجھ جیسی دوسری وفا پرست عورتوں پر شبہ کرتا ہے۔"

چونیگ نے کہا۔ "تم ناراض کیوں ہوتی ہو، اچھا یہ بتاؤ اگر میں مرجاؤں تو تم اپنی جوانی اور اپنے اس حُسن وجمال کو لئے ہوئے تین سال تک یوں ہی میرے نام پر بیٹھی رہو گی۔"

چونیگ کی بیوی بولی "ایک نیک عورت دوسرا شوہر کرنے کا خیال ہی اپنے دل میں نہیں لاسکتی۔ اگر خدا کی مرضی ہوئی اسی طرح ہوئی کہ پہلے تم جاؤ تو تین یا چار سال کا کیا سوال ہے میں ساری عمر تمھارے نام پر بیٹھی رہوں گی۔"

"کہنا بہت آسان ہوتا ہے۔" چونیگ نے کہا "مگر کرنا کٹھن ہوتا ہے۔"

بیوی بولی "عورتیں مردوں کی طرح بے انصاف اور سنگدل نہیں ہوتیں۔"

چند ہی دن بعد چونیگ کو اچانک ایک مہلک بیماری نے آن گھیرا۔ ایک دن اس نے بیوی سے کہا "اب میں اس دنیا سے رخصت ہونے کو ہوں، تم سے وداع ہونے کا وقت آگیا ہے۔ جدائی کی گھڑی کوئی دم میں آیا چاہتی ہے۔"

یہ کہتے کہتے اُس کا سانس اٹکنے لگا اور چونیگ نے دم دے دیا۔

چونیگ کی بیوی اس کی لاش پر پچھاڑ کھا کر گری اور چیخیں مار مار کر رونے لگی۔ چین کی رسم کے مطابق عالم فاضل چونیگ کی لاش کو چالیس روز تک کے لئے تابوت میں بند کر کے گھر کے ایک کمرے میں

عالم کامل چونیگ کا شاگرد بننے کے ارادے سے گھر سے نکلا تھا مگر ہاں آکر یہ غم انگیز خبر سُنی کہ وہ اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔" استاد روحانی کی موت پر اظہار ملال کرنے کی غرض سے شاہزادے نے اپنی زرق برق شاہانہ پوشاک اُتار ڈالی اور سادہ لباس پہن لیا جس کمرے میں چونیگ کا تابوت رکھا تھا اس میں داخل ہو کر اس نے اپنی کھنچی ہوئی خوبصورت آنکھوں میں آنسو لاکر کہا "اے استاد زماں، میں بہت بدقسمت ہوں، آپکے آگے زانوئے شاگردی طے کرنے کی عزت حاصل نہ کرسکا مگر آپ کی ذات سے اظہار عقیدت کے لیے میں چالیس دن تک یہیں رہ کر آپ کا ماتم کروں گا۔"

اس نے چار دفعہ تابوت کو سجدہ کیا اور اسکی طرف سے پیٹھ کئے بغیر اُلٹے قدموں دروازے کی طرف ہٹا۔

تابوت پر حاضری دینے کے بعد اس نے استاد اجل کی شریک زندگی کو سلام کرنیکی خواہش ظاہر کی۔

چونیگ کی بیوی بیٹھی رو رہی تھی مگر جب اس نے نگاہ اُٹھا کر شاہزادے کی طرف دیکھا تو اس کے آنسو تھم گئے اور وہ اس کی طرف دیکھتی ہی رہ گئی۔ جوانی، مردانہ حُسن، اور دلکشی کی مورت سامنے کھڑی تھی۔

چونیگ کی بیوی کا دل بے قابو ہو کر مچلنے لگا، ہائے کیا جوان ہے! اس نے راہ و رسم بڑھانے کی غرض سے شاہزادے سے قیام کرنے کی درخواست کی اور فوراً لذیذ ترین کھانے تیار کرا کے اسے اپنے سامنے بٹھلا کر کھلائے، کچھ دیر بعد جب دونوں میں قدرے بے تکلفی ہو گئی تو چونیگ کی بیوی نے اپنے مرحوم شوہر کی ودگراں قدر کتابیں شاہزادے کو پیش کیں۔ اب روزانہ کافی وقت تک شاہزادہ اور چونیگ کی بیوی کسی نہ کسی بہانے ایک ساتھ رہنے لگے اور ان دونوں کے دلوں میں محبت بڑھنے لگی، بالخصوص چونیگ کی بیوی شاہزادے پر دل وجان سے فریفتہ ہو گئی۔

ایک دن اس نے شاہزادے کے خاص ملازم کو تنہائی میں بلالیا اور اس سے پوچھا "کیا تمھارے آقا کی شادی ہو گئی ہے؟ اور اگر نہیں ہوئی ہے تو کس قسم کی عورت سے شادی کرنی چاہتے ہیں؟"

شاہزادے کے ملازم نے کہا "ان کی شادی ابھی نہیں ہوئی ہے اور آپ ہی جیسی خوبصورت اور سلیقہ مند لڑکی کی تلاش ہے۔"

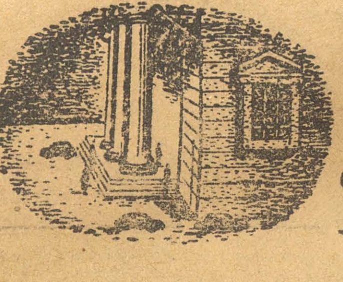
چونیگ کی بیوی کا دل یہ سُنکر پھڑک اُٹھا اُس نے شاہزادے کے ملازم کو اسی وقت بھاری انعام اکرام دیئے اور اس سے منت کے ساتھ کہا کہ شاہزادے کے ساتھ میری شادی کرا دو۔"

نوکر بولا "میرے آقا خود بھی یہی رجحان رکھتے ہیں مگر آپ کا ان کا رشتہ بڑا نازک ہے، آپ ان کے

انعامی بونڈ

خریدیے

◄ رقم بالکل محفوظ ◄ ہر سال میں دو بار بڑے بڑے نقد انعام جیتنے کے موقعے۔ سو سو روپے والے ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں پہلا انعام پچاس ہزار روپے۔ ڈو دوسرے درجے کے انعام بیس بیس ہزار روپے کے۔ ڈو تیسرے درجہ کے انعام پانچ پانچ ہزار روپے کے۔ ہر قرعے پر انعامات کی کل رقم ایک لاکھ روپے۔ دس دس روپے والے بونڈوں پر پہلا انعام دو ہزار پانچ سو روپے۔ ڈو دوسرے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک ایکہزار دو سو پچاس روپے کا ہے۔ پانچ تیسرے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک پانچ سو روپے کا ہے۔ اور دس چوتھے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک دو سو پچاس روپے کا ہے۔ ہر سلسلے میں انعامات کی کل رقم فی قرعہ دس دس ہزار روپے ◄ جیتنے والے بونڈوں پر بعد میں پھر انعام مل سکتا ہے ◄ انعاموں پر انکم ٹیکس، سوپر ٹیکس، غیر معمولی نفع کا ٹیکس، یا کارپوریشن ٹیکس نہیں لگتا ◄ بونڈ آسانی سے خریدے جاسکتے ہیں۔ اور انعام بھی آسانی سے وصول ہوجاتے ہیں ◄ آپ کی اصل رقم ۱۵ جنوری ۱۹۴۹ء کو یا اس کے بعد واپس مل جائیگی ◄ پوری تفصیلات کے لئے ہندوستان میں ریزرو بینک آف انڈیا کے کسی دفتر سے۔ یا امپیریل بینک آف انڈیا سے یا برطانوی ہند میں کسی سرکاری خزانے سے۔ یا کسی ہندوستانی ریاست کے سرکاری خزانے سے جو حکومت ہند کے خزانے کا کام کرتا ہو درخواست کیجئے۔



حکومت ہند کے محکمہ فائنینس نے شائع کیا

AAA 966

...کرلی۔

عالم فاضل چونیگ نے اس کے بعد عمر بھر شادی نہیں کی۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

حسب منشاء دفعہ ۳۶ یو۔پی ٹاؤن امپرومنٹ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۹ء بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ پلاٹ نمبری ۱۸۔ اے فیکٹری ایریا کا اکوایر کیا جانا تجویز ہوا ہے۔ پلاٹ مذکور فیکٹری ایریا اسکیم میں جو یو۔پی گزٹ مورخہ ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء میں زیر دفعہ ۳۶ شائع ہو چکی ہے، شامل ہے۔

حدود اربعہ پلاٹ مندرجہ بالا حسب ذیل ہے

شمالی	۵۰ فٹ سڑک
جنوب	زمین ریلوے
مشرق	پلاٹ نمبر ۱۸
مغرب	پلاٹ نمبر ۲۰

نقشہ اراضی و پلاٹ جو اکوایر ہو رہا ہے، دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جاسکتے ہیں۔

عذرداری بابت حصول اراضی پلاٹ مندرجہ بالا اندر ۶۰ یوم نوٹس ہذا سے دفتر امپرومنٹ میں داخل کرنا چاہیئے۔

دستخط:۔ مان سنگھ۔ سی۔بی۔ای

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

...کے کوارٹر... یہ ... ہو چکے تھے، ایک ... سکتی ہے، ...

جوان عور... اس کا خود ہی انداز... کی کوئی فکر نہیں، وہ میں دیدوں گی اور دکھاوٹی پوشاک کی بھی ضرورت نہیں۔"

بیاہ کی تیا... خوب سجایا گیا۔

بیاہ ہوگیا، دولہا دلھن حجلۂ عروسی میں داخل ہوئے، وہاں پہونچتے ہی شاہزادی نے ہچکیاں کھانی شروع کردیں، ان کے خاص ملازم نے بتلایا کہ ان پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور اس کی دوا یہ ہے کہ شراب میں گھول کر آدمی کا بھیجا پلایا جائے۔

چونیگ کی بیوی نے پوچھا "کیا ایسے آدمی کے بھیجے سے بھی فائدہ ہوسکتا ہے جو تازہ تازہ مرا ہو؟" شاہزادے کے ملازم نے جواب دیا "ہاں ہاں ہو سکتا ہے۔"

چونیگ کی بیوی بولی "تو میرے پہلے شوہر کے بھیجے سے ہی کام چل جائے گا۔"

"مگر کیا آپ ایسا کر سکیں گی کہ انکا بھیجا نکال لائیں" شاہزادے کے ملازم نے حیرت سے پوچھا۔

جواب ملا "کیوں نہیں، کیا اب شاہزادہ اور میں میاں بیوی نہیں ہیں۔ شوہر کو تندرست کرنے کیلئے میں ایک مرتے ہوئے انسان کے سر سے بھیجہ نکال لوں تو کیا حرج ہے؟"

چونیگ کی بیوی نے ہتھوڑوں کی ضربوں سے تابوت کو توڑ ڈالا مگر جونہی وہ لاش کے سر پر ضرب لگانے کو تھی چونیگ نے آنکھیں کھول دیں اور کہا، "بیوی ذرا مجھے سہارا دیکر اُٹھادو۔"

چونیگ کی بیوی پہلے تو ہکا بکا رہ گئی، مگر پھر اس نے اپنے اُوپر قابو پالیا تاہم یہ وسوسہ اُسے اب بھی ستا رہا تھا کہ شوہر گھر میں جاکر جو نظارہ دیکھے گا اسے دیکھ کر یہ کیا کہیگا مگر جب اُس نے گھر میں آکر یہ دیکھا کہ شاہزادہ اور اس کا ملازم دونوں غائب ہیں تو اطمینان ہوگیا اور پیار کے لہجے میں چونیگ سے بولی "جس دن سے تمھارا انتقال ہوا ہے ہر وقت تم ہی میرے دل میں بسے رہتے ہو، دن رات رویا کرتی ہوں۔ ابھی کچھ دیر پہلے تمہارے تابوت میں سے

کمیونسٹ کتابوں سے پابندی اُٹھ گئی

لکھنؤ۔ ۱۸ اکتوبر: گورنر یو۔پی نے گیارہ کمیونسٹ کتابوں پر سے پابندی اُٹھالی ہے جن میں سے چند کے نام یہ ہیں:۔

انقلاب اکتوبر کی شام پر

مذہب پر لینن کا مقالہ

ریاست پر لینن کا مقالہ

ریاست اور انقلاب

مزدوری، مزدور۔ سرمایہ داری

روس میں سوشلزم کی فتح

کمیونسٹ مینی فسٹو

پہلی تین کتابیں ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء کو اور بقیہ ۶ ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء کو ضبط کی گئی تھیں۔

ڈاکٹر محمود کانگریس کی سول نافرمانی والی قرارداد کے مخالف تھے

نئی دہلی۔ ۲۰ اکتوبر: گورنمنٹ کے ذمہ دار حلقوں میں تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر سید محمود نے نظربندی کے دوران میں حکومت ہند کو جو خط لکھا تھا اس میں گاندھی جی کے اس بیان کا حوالہ دیا تھا کہ سنہ ۱۹۴۲ء کے واقعات سنہ ۱۹۴۴ء میں دہرائے نہیں جائیں گے۔ ڈاکٹر محمود نے لکھا کہ میں اس نظریہ کا حامی ہوں۔ دوبارہ تحریک شروع کرنے کے خلاف ہوں اور اس بات کے حق میں ہوں کہ بات چیت کے ذریعہ سمجھوتہ کیا جائے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ بمبئی کانگریس میں اُنھوں نے سول نافرمانی کے رزولیوشن کی مخالفت کی تھی اس خط کے بعد انھیں رہا کردیا گیا۔ اس امر کا کوئی امکان نہیں کہ حکومت ہند خط و کتابت شائع کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔

نکال باہر کرتا ہے۔ مجھے کوئی شبہ نہیں ہے کہ جن خدمات کے لئے کانگریس کے طویل اور مسلسل تعلق نے انھیں موزوں بنادیا ہے ان کا بہترین فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

شریمتی وجے لکشمی پنڈت کا بیان

الہ آباد۔ ۱۸ اکتوبر: شریمتی وجے لکشمی پنڈت نے اخباروں کے نام ایک بیان جاری کیا ہے جسمیں وہ فرماتی ہیں کہ اخباروں میں یہ بیان غلط شائع ہوا ہے کہ میں مہاتما گاندھی سے یو۔پی کے حالات بتانے گئی تھی میں تو دراصل امریکہ جانے سے پہلے انھیں الوداع کہنے گئی تھی۔ قدرتی طور پر ذاتی معاملوں کے علاوہ کچھ اور بھی باتیں ہوئیں اور اثنائے گفتگو میں الہ آباد کے ایگزکٹو افسر کے انتخاب کا بھی معاملہ آگیا مگر یہ ذکر محض سرسری تھا اس سے پہلے ہی ان کے پاس اخباروں کے تراشے پہنچ چکے تھے۔ ہمارے خاندان سے گاندھی جی کے تعلقات خوب ظاہر ہیں اور ہیں، ان سے جو رابطہ ہے ان میں سیاسیات سب سے آخر درجہ پر ہے، مجھے کوئی حق نہیں ہے کہ میں اپنے ساتھیوں پر فیصلہ صادر کرنے بیٹھوں، ایسی کارروائی مجھکو پسند بھی نہیں ہے، میں اُمید کرتی ہوں کہ آئندہ گاندھی جی کے پاس میرے جانے کو غلط معنی نہ پہنائے جائیں گے۔

جنوبی افریقہ میں نئے ہندوستانی ہائی کمشنر

نئی دہلی۔ ۲۲ اکتوبر: مسٹر رام راؤ مادھو راؤ ولیش مکھ وزیر مالیات ریاست گوالیار کو سر شفاعت احمد خاں کے ریٹائر ہونے پر جنوبی افریقہ میں ہندوستانی ہائی کمشنر بنایا جائے گا۔

مسٹر دیش مکھ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء میں اپنے عہدہ کا چارج لیں گے اس وقت تک کے لئے سر شفاعت احمد خاں کی میعاد میں توسیع کردی گئی ہے، ورنہ ان کے عہدہ کی میعاد آئندہ مہینے ختم ہوگئی تھی۔

ڈاکٹر سید محمود اور وائسرائے ہند کی خط و کتابت شائع ہوگئی

سیواگرام۔ ۲۳ اکتوبر: ڈاکٹر سید محمود سابق ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی نے نظربندی سے اپنی رہائی کے بارے میں ایک بیان شائع کیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ میری یہ رہائی وائسرائے کو خط لکھنے کے بعد ہوئی جس میں میں نے واضح کردیا تھا کہ میں اپنی رہائی کے لئے نہیں بلکہ ایک بلندتر اور مختلف مقصد سے لکھ رہا ہوں، وائسرائے ہند کو میرا غیر مطلوب اور عاجزانہ مشورہ اس لئے تھا کہ ہندوستان کا مسئلہ گاندھی جی کی زندگی میں طے ہوجائے لیکن میں یہ صریحاً تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے احمد نگر میں اپنے ساتھیوں کے علم و مشورہ کے بغیر یہ خط لکھ کر بہت نامناسب بات کی لیکن پبلک کو یہ بھی محسوس کرنا چاہیئے کہ چونکہ میں کانگریس ورکنگ کمیٹی سے استعفیٰ دے چکا تھا جس کا ذکر میں نے اس خط میں کیا جو وائسرائے کو بھیجا اس لئے میں نے اس کمیٹی کی پوزیشن یا اس کے کاز کے بارے میں کسی قسم کی مصالحت نہیں کی۔ استعفیٰ ۸ اگست کی سہ پہر کو دیا گیا جس کے بعد آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ آدھی رات تک ہوتی رہی اور ۹ اگست کو سویرے ہی ہم لوگ گرفتار کرلئے گئے اس لئے میرے استعفیٰ کی خبر شائع ہونے کا کوئی موقع نہ تھا۔ مہاتما گاندھی نے اس بیان پر ایک مختصر بیان دیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں وائسرائے ہند کو ڈاکٹر محمود کے خطوط اور ان خطوط کو شائع کرتے وقت ڈاکٹر محمود کا بیان کانگریسیوں کو بغیر جوش کے پڑھنا چاہیئے۔ اس خط کے لکھنے میں بلاشبہ نیت درست تھی۔ اب تو کانگریسیوں کیلئے عملی سوال یہ ہے کہ کیا ان کی خدمات سے فائدہ اٹھانا ہے یا جو غلطی وہ تسلیم کرتے ہیں اس کے لئے انھیں

برطانیہ میں "ہندوستان چھوڑو" کی تحریک

لندن۔ ۲۱ اکتوبر: "ہندوستان چھوڑو" کی تحریک کے سلسلہ میں مظاہروں کا انتظام کرنے کیلئے برطانیہ کی فیڈریشن آف انڈین ورکرز ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری وی۔ایس سالس شاستری صوبجاتی شہروں کا جن میں کوونٹری، برمنگھم، لیڈس، بریڈفورڈ، نیوکاسل اور مانچسٹر بھی شامل ہیں دورہ کرنے کیلئے روانہ ہورہے ہیں، ایک انٹرویو میں مسٹر شاستری نے کہا کہ اگر کانگریس نے "ہندوستان چھوڑو" کا ریزولیوشن واپس بھی لے لیا تو بھی برطانیہ میں رہنے والے ہندوستانی مزدور تحریک جاری رکھیں گے۔

ہندوستان کے فوجی اخراجات میں ۳۳ کروڑ روپیہ کا اضافہ

نئی دہلی۔ ۲۰ اکتوبر: جولائی سنہ ۱۹۴۴ء کے متعلق حکومت ... نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ سنہ ۱۹۴۴-۴۵ء کے مالی سال کے پہلے چار ماہ میں خرچ آمدنی سے ۸۳ کروڑ روپے بڑھ گیا ہے جبکہ پچھلے سال انہی چار ماہ میں خرچ آمدنی سے ۴۹ کروڑ روپیہ زیادہ تھا سول اخراجات میں ایک کروڑ روپیہ کی کمی ہوگئی مگر فوجی اخراجات ۳۳ کروڑ سے بڑھ کر ۹۸ کروڑ روپے تک پہونچ گیا اس عرصہ میں مستقل قرضہ میں ۸۲ کروڑ روپیہ کا اضافہ ہوگیا۔

افغانستان جانیوالوں کیلئے پابندی

نئی دہلی۔ ۲۱ اکتوبر: کمشنر حفظان صحت حکومت ہند نے مطلع کردیا ہے کہ افغانستان جانے والے تمام مسافروں کو اپنے ساتھ ہیضہ کے ٹیکہ کے سرٹیفکٹ رکھنا چاہیئے جس میں یہ تحریر ہونا ضروری ہے کہ ٹیکہ لگے ہوئے چھ دن سے کم اور چھ ماہ سے زیادہ نہیں ہوئے ہیں، اس لئے مسافروں کو چاہیئے کہ وہ تکلیف و تاخیر سے بچنے کے لئے متذکرہ بات پر عمل پیرا ہوں۔

فیض آباد :- مسٹرس مہابیر پرشاد بہاری لال
فرخ آباد :- مسٹر عبدالرشید عبدالمجید
علی گڈھ :- مسٹرس کدار ناتھ سری رام

نوٹ :- ۱۔ کوئی شخص اپنی ذات کے لئے سال بھر میں نیچے لکھی ہوئی مقدار سے زیادہ اونی سامان نہیں خرید سکتا۔
۴ پونڈ بننے کا اون۔ ایک پُل اوور یا جرسی یا سویٹر۔ ایک بُنا ہوا گلوبند۔ ایک لوئی یا شال۔ ایک کمبل یا دھسہ وغیرہ ۴ گز سوٹ کا کپڑا ۵۴ انچ عرض والا۔ ۸ گز سوٹ کا کپڑا ۲۹ انچ عرض والا۔
۲۔ دوکانداروں کو قیمتوں کی فہرست نمایاں جگہ لگانے کا حکم ہے۔ کنٹرول کی قیمت سے زیادہ دام نہ دیجئے۔
۳۔ منظور شدہ دوکانداروں کے پاس ہر قسم کے کپڑے کے نمونے جن پر دام لکھے ہوئے ہوتے ہیں موجود ہیں خریدنے سے پہلے نمونہ اور قیمت طلب کیجئے۔

ہیں اور یہ انسانی کان نہیں سن سکتے۔ بلکہ یہ ریسونٹنگ ٹیلیفون کے ذریعہ سُنی جاتی ہیں۔

دُھند پر قابو پانے کے لئے ریڈیو سے ایک اور بھی کام لیا گیا ہے۔ ریڈیو کا دُھند کا بھونپو سکاٹ لینڈ میں فرتھ آف کلائیڈ کے داخلہ پر لگایا گیا ہے ٹرانسمٹنگ آلہ ساحل پر اس بھونپو سے تقریباً سو میل کے فاصلے پر لگایا جاتا ہے۔ آلہ پر کام کرنے والا ریڈیو کی لہروں کی مدد سے اپنی مرضی کے مطابق اس بھونپو سے آواز پیدا کر سکتا ہے یا آواز کو روک سکتا ہے ریسیور آلہ میں ایک ریڈیو ٹیوب کا یونٹ آنیوالے سگنلوں کو پہچاننے اور اُونچا کرنے کیلئے اور دوسرا دو ٹیوب کا یونٹ ایک گھومتے ہوئے چھلّے کو حرکت میں کرنے کیلئے لگا ہوا ہوتا ہے۔ یہ چھلّا سگنلوں کو اکٹھا کرتا ہے ریسور کو تین ماہ کے بعد دوبارہ دیکھنا پڑتا ہے جبکہ بیٹریاں دوبارہ چارج کی جاتی ہیں اور ٹیوب بھی بدلی جاتی ہیں۔

اہل امریکہ کو تشویش مسٹر ڈیوے کی تقریر

نیویارک ۱۹ اکتوبر۔ امریکہ کی صدارت کے اُمیدوار گورنر تھامسن ڈیوے نے غیر ملکی معاملات کے متعلق اپنی دوسری تقریر میں ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پختہ خیال ہے کہ جس حد تک ہم بین الاقوامی تعلقات کو صدر کی ذاتی پوشیدہ ڈپلومیسی پر چھوڑیں گے اس حد تک ہمیں دائمی امن قائم کرنے میں ناکامی رہے گی۔ آج ہماری غیر ملکی پالیسی بہت سے معاملات میں ہماری گہری تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ جرمنی اور جاپان کو مکمل شکست دینا چاہیئے بلکہ ان کو مکمل طور پر غیر مسلح بھی کر دینا چاہیئے۔ یہ بھی ضروری ہو سکتا ہے کہ جرمنی کو ہوائی جہازوں کی صنعت کی قطعی اجازت نہ دی جائے اور رور کے تمام علاقہ پر بین الاقوامی قبضہ ہو۔ ہمیں یہ یقین کر لینا چاہیئے کہ بین الاقوامی آرگنائزیشن ہیں جسکی وضاحت ڈمبرٹن کانفرنس میں کی گئی ہے، ہماری شمولیت کسی پابندی کے ماتحت نہیں ہے جس سے کہ امن برقرار رکھنے کی اس آرگنائزیشن کی طاقت بیکار ہو جائے یہ بھی ضروری ہے کہ بین الاقوامی آرگنائزیشن میں چھوٹی چھوٹی قومیں بھی شامل کی جائیں۔ مسٹر ڈیوے نے تنبیہ کی کہ دو بڑی آفتیں ہیں جو ہم پر نازل ہو سکتی ہیں ایک تو یہ کہ چند حکمراں خفیہ کانفرنس کر کے دنیا کے آئندہ امن کی تشکیل کی کوشش کریں۔ دوسرے انفرادی تجویزوں پر مختلف قومیں گروہ بندی میں ہٹ جائیں اگر کبھی تیسری عالمگیر جنگ ہوئی تو امریکہ سب سے پہلے لڑائی میں آئے گا یہ واقعہ ہے محض بات نہیں ہے۔

مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن ماسکو سے روانہ ہو گئے ہیں۔ مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن کو الوداع کہنے کے لئے مارشل اسٹالن خود ماسکو کے ہوائی اڈہ پر آئے۔

مسٹر چرچل نے روانگی کے وقت کہا کہ ہم نے بڑی سخت مشقت کی ہے۔ ہم نے مزدوروں اور سپاہیوں کی طرح صلاح مشورہ کیا ہے پولش وزیر اعظم موسیو مکولائزسکی وزیر خارجہ موسیو رومر اور پروفیسر گرابسکی ماسکو سے روانہ ہو گئے ہیں۔ لبلن میں پولیٹیکل آرگنائزیشنوں نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں کہا ہے پولش وزیر اعظم موسیو مکولائزسکی پولینڈ میں دہشت انگیزوں کے متعلق بیان دیں اور خود بھی دہشت انگیزی کے افعال کے لئے ذمہ دار ہیں۔

برطانیہ ۱۲ کروڑ روپیہ روزانہ جنگ پر خرچ کر رہا ہے

لندن۔ ۲۰ اکتوبر۔ آج برطانیہ کے وزیر خزانہ سر جان اینڈرسن نے ۱/۲ ۱ ارب پونڈ کا مطالبہ کیا۔ آپ نے یہ رقم سال رواں کے جنگ کے خرچ کیلئے طلب کی ہے آپ نے یہ بھی کہا کہ پچھلے ماہ سے برطانیہ ایک کروڑ چالیس لاکھ پونڈ روزانہ خرچ کر رہا ہے، یعنی اس کا سات لاکھ پونڈ خرچ روزانہ بڑھ گیا ہے اب تک برطانیہ لڑائی پر ۲۴ ارب پونڈ کی رقم خرچ کر چکا ہے۔

ریپبلکن پارٹی میں جو سر کردہ اصحاب ہیں اُنھوں نے اس کو ایک بڑی طاقت ماننے کی مذمت کی تھی۔ مجھے تعجب ہے کہ اگر ان لوگوں کی بات مان لی جاتی تو روس جرمنی کے حملوں کے آگے کس طرح ٹھہر سکتا تھا۔

ری پبلکن پارٹی کے ممبروں کی اکثریت نے سنہ ۱۹۴۰ء سلیکٹو سروس اور سنہ ۱۹۴۰ء کے خلاف ووٹ دیا تھا انھوں نے سنہ ۱۹۳۹ء میں ہتھیاروں پر پابندی اُٹھانے کے قانون کو منسوخ کے خلاف اٹھایا تھا۔ انھوں نے ادھار پٹے کے خلاف ووٹ دیا۔

پریذیڈنٹ روزولٹ نے مزید کہا کہ امریکہ کو جو طاقت حاصل ہو چکی ہے اس سے اس کو قوموں میں لیڈر کا درجہ حاصل ہو گیا ہے۔ ایک لیڈر کی حیثیت سے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنا چاہیئے۔

فلسطین کے ۱۷ ہزار حاجیوں کا عزم حجاز

یروشلم۔ ۲۱ اکتوبر۔ فلسطین سے ۲ ہزار حاجیوں کا ایک قافلہ بذریعہ ٹرین اہل حجاز کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس قافلے میں لبنان شام اور عراق کے حاجی بھی شامل ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ۱۷ ہزار حجاج اسپیشل ٹرینوں سے حج کے لئے سفر کر رہے ہیں جو زمانۂ جنگ میں سب سے بڑی تعداد ہے۔

نائب وزیر ہند کا دورہ

کلکتہ۔ ۲۰ اکتوبر۔ نائب وزیر ہند ارل منسٹر فوجوں کی حالت کا معائنہ کرنے کیلئے ۱۴ ویں فوج کے ہیڈکوارٹر میں گئے اور اس فوج کے کمانڈر سے بات چیت کی اُنھوں نے ایک فوجی ہسپتال کا بھی معائنہ کیا جو ہندوستان میں اپنی قسم کا سب سے بڑا اسپتال ہے انھوں نے اس ہسپتال کی بڑی نرس اور بڑے ڈاکٹر سے بھی بات چیت کی اور گشت کرتے ہوئے کئی زخمیوں اور بیماروں سے بھی گفتگو کی صبح کے وقت وہ آگے کی فوجوں کا معائنہ کرنے کو روانہ ہو گئے۔

کلکتہ۔ ۱۴ نومبر۔ مسٹر اے لینن آئی سی ایس نومبر کے مہینہ سے معطل ہیں انکے خلاف رشوت کے الزام میں تحقیقات ہو رہی ہے، اس کام پر مسٹر کے ایل ہل خاص طور پر مقرر کئے گئے ہیں اس مقدمہ میں کئی آئی، سی، ایس افسروں کی شہادتیں ہوں گی۔

کی زندگی میں طے ہو... میں جنگ آزادی کی اتنی طویل مدت ... بھی ذرا بھی نہیں ڈگمگایا۔ بیالیس برس گذرے کہ ایک اسکولی طالب علم کی حیثیت سے علی گڈھ میں میں نے مرحوم تصدق احمد خاں شیروانی اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری کے ساتھ سر سید احمد خاں کی قبر پر یہ قسم کھائی تھی کہ میں ہندوستان کو آزاد کرانے کے لئے مسلسل اور انتھک کوشش کرتا رہوں گا۔ اُن تینوں میں سے صرف میں ہی زندہ ہوں، میرے دوسرے دوست اور ساتھی مثلاً علی برادران اور ڈاکٹر انصاری بھی جا چکے۔ خود ہمارا فرقہ ہمیں غدار کہتا ہے۔ باوجود ان تمام بے بنیاد باتوں کے جو میرے خلاف کہی گئی ہیں میں محبت اسلام یا اسلامی مقصد کی حمایت میں کسی سے پیچھے نہیں ہوں مگر میں مضبوطی سے ملک کی آزادی کے لئے اس تیس ۳۰ سال کے عرصہ میں برابر کام کرتا رہا میرا نصب العین اچھا مسلمان اور اچھا ہندوستانی ہونا تھا اور یہی ہے میرے عاجزانہ خیال میں یہ دونوں نصب العین ایک دوسرے کے خلاف نہیں ہیں، یہ اغلب نہیں کہ میں اپنی زندگی کے آخری دنوں میں ملک سے منہ موڑلوں۔ میری صحت اب اتنی خراب ہے کہ میں زیادہ عرصہ تک زندہ رہنے کی اُمید نہیں کرتا اس لئے میں کوئی ایسا کام کرنے والا نہیں جس سے ملک کی عزت پر آنچ آئے یا اس جماعت کی عزت پر آنچ آئے جسمیں شرکت پر میں ہمیشہ نازاں رہا ہوں اور جس کے بنانے میں تھوڑا بہت میرا حصّہ رہا ہے۔

یہ ظاہر ہے خط کا خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ جلد یا بدیر وہ نتیجہ پیدا کریگا، میرے اہل ملک شاید میری اس اُمید پر رکھیں گے جب میں یہ کہوں کہ مسٹر چرچل اور مسٹر ایمری بھی اثر لئے بغیر نہ رہیں گے، مسٹر ڈبلیو۔ ایس بلنٹ مرحوم میرے بھی دوست تھے اور مسٹر چرچل کے بھی، اس وقت سے میں مسٹر چرچل کا مداح ہوں اور میں انکی تقریریں سننے کے لئے لمبا سفر کر کے جایا کرتا تھا۔ ایک بار تو میں لندن سے ڈنڈی (اسکاٹلینڈ) انکی تقریر سننے گیا، ایک نوجوان طالبعلم کی حیثیت سے میں ان کا پرائیویٹ سکریٹری ہونا چاہتا تھا

ذکر میں نے وائسرائے کے نام اپنے خط میں کیا ہے میں نے کسی طرح اس کمیٹی کی پوزیشن یا اس کے مقصد کے بارے میں کوئی مصالحت نہیں کی۔ استعفیٰ ۸/ اگست کی سہ پہر کو دیا گیا۔ اس کے بعد آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ ہوئی جو آدھی رات تک ہوتی رہی ۹/ اگست کو تڑکے ہی ہم لوگ پکڑ لئے گئے پھر استعفیٰ کے شائع ہونیکا کوئی موقعہ ہی نہ رہا۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ میرے ہموطن اس حقیقت کی قدر کریں گے کہ میں اس کا مستحق نہیں ہوں جو میرے نکتہ چیں میرے خلاف کہہ رہے ہیں لیکن وہ مجھ پر الزام لگائیں یا بخش دیں میں یہ اُمید کرتا ہوں کہ جب تک خدا مجھے زندہ رکھے گا اور میری صحت اجازت دے گی میں کانگریس کی اور آزادی کے مقصد کی خدمت کرتا رہوں گا جس کے لئے میں نے اپنی زندگی وقف کر دی ہے۔

ڈاکٹر محمود کا خط

ڈاکٹر سید محمود نے ۱۹/ اگست کو وائسرائے ہند کو جو خط بھیجا اس کے لکھنے کی تاریخ ۹/ اگست اور بھیجنے کی تاریخ ۷/ ستمبر تھی۔ اس خط کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

جناب من! ڈیڑھ سال تک نظر بند رہنے کے بعد پہلی بار پچھلی فروری میں مجھے وہ دو الزامات ملے جن کا اگر میں چاہوں تو جواب دوں، میں حیرت میں تھا کہ میں آخر جواب دوں تو کیا دوں انگریزی اصول قانون کے مشہور مسلمات میں سے ہے کہ جب تک کسی کو مجرم ثابت نہ کیا جا سکے وہ بے قصور ہے مگر اسے بالکل نظر انداز کر دیا گیا اور ملزم پر یہ بار ثبوت رکھا گیا کہ وہ اپنا بے قصور ہونا ثابت کرے۔

۱۴/ جولائی کو مجھے ایک اور نوٹس ملا جس میں یہ درج تھا کہ سید محمود نام کے شخص کی نظر بندی جاری رہے اور اسے ان الزامات کا حوالہ دیا جاتا ہے جو پہلے نوٹس میں درج ہیں۔ سید محمود نامی شخص سے کہا جاتا ہے کہ اگر وہ کوئی جواب بھیجنا چاہے تو لوکل گورنمنٹ کو بھیجدے، اب میں نے دونوں الزامات کے جواب دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور چونکہ میرے خط کا مقصد رہائی حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ اس سے بلند تر اور مختلف ہے اسلئے اب جواب میں لوکل گورنمنٹ کو نہیں بلکہ آپکو بھیج رہا ہوں بحث میں نہیں پڑنا چاہتا ہوں۔ میں تو سیدھی سادھی زبان میں بے تکلفانہ انداز میں لکھوں گا، میرے لئے انگریزی زبان ایک غیر ملکی زبان ہے اور پھر میں بے تکلفی سے لکھنا چاہتا ہوں، ایسے الفاظ یا فقرے میرے قلم سے نکل سکتے ہیں جو سخت یا بھدے معلوم ہوں اسے میری زبان کا قصور سمجھنا چاہیئے نہ کہ میری اسپرٹ اور ارادوں کا۔ جواز میں اس تلخی اور بے تکلفانہ خط لکھنے کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی جواز پیش نہیں کر سکتا کہ مہاتما گاندھی سے ملنے سے بہت پہلے اپنی ابتدائی عمر میں میں نے ایمانداری اور صاف گوئی کا سبق (سیاسیات میں بھی) ایک انگریز کے قدموں میں بیٹھ کر سیکھا تھا۔ جس شخص کا میں نے حوالہ دیا ہے وہ عالمگیر شہرت کا انگریز جرنلسٹ اور منشار تھا یعنی مسٹر ولیم سکیون بلنٹ جن کی یادگار عرصہ تک مصر وسط وسط مشرقی ممالک اور ہندوستان میں رہے گی، ممکن ہے کہ سلطنت کے بعد تک رہے، جارج ہفدہم نے جو اُن کی

میں دوسرے الزام سے شروع کرتا ہوں جو اس طرح پر ہے:۔

یہ فرض کرنے کی وجہ موجود ہے کہ اگر تمھیں نظر بند نہ رکھا جائے تو تم تحریک کے چلانے اور منظم کرنے میں عملی حصّہ لوگے۔ حقیقت اور اصلیت میں وجہیں تو بالکل اس کے خلاف تھیں جو حکومت جانتی ہوگی یا اُسے جاننی چاہئیں۔

اب تو سول نافرمانی کی تحریک ہوا میں بھی نہیں ہے تحریک کے واحد لیڈر نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ نہ تو اسے چلانے کا ارادہ رکھتا ہے اور نہ اب اسے اس کا اختیار باقی ہے۔ اس کا اخبار اور سول نافرمانی کی تحریک شاعری کے نافذ ہیں انھیں ہر کھوئے ہوئے مقصد کا علمبردار لکھا ہے وہ مسٹر چرچل اور انکے والد کے والد کے بڑے دوست تھے۔

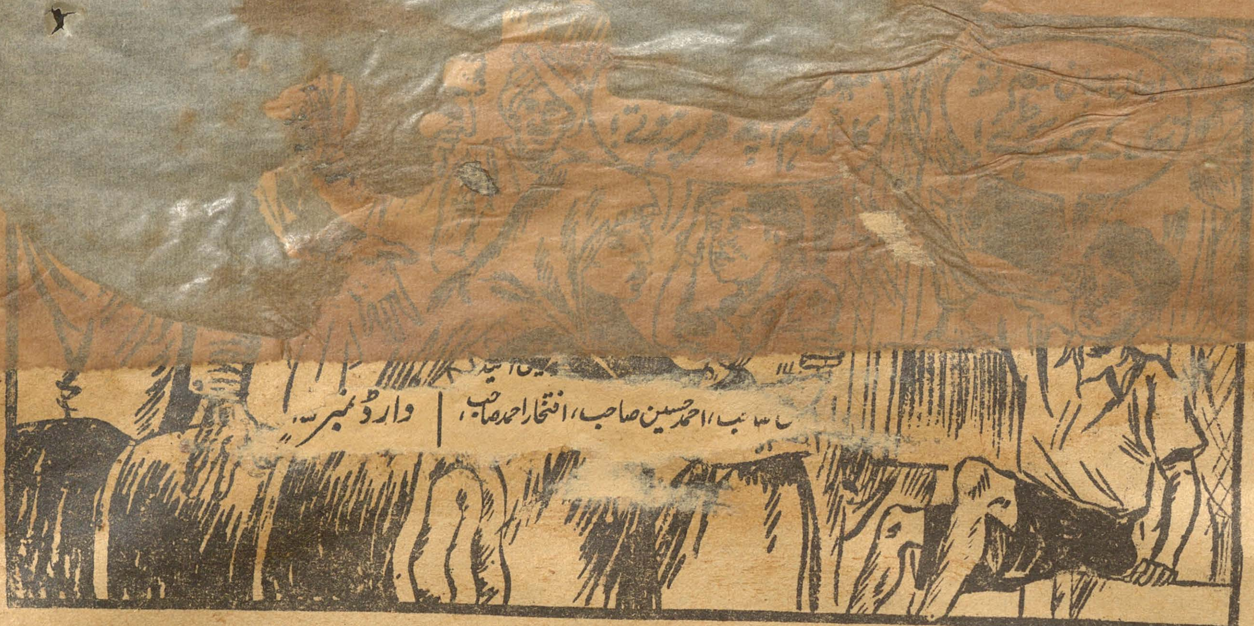
مزید براں انگلستان میں ہر صیغہ زندگی میں بہت سے انگریز میرے دوست رہے ہیں ان کی دوستی اور اعلیٰ کیرکٹر نے مجھے انگریزوں کا بڑا مداح بنا دیا اس کے سوا میں نے انگریزی تاریخ و ادب کا بھی مطالعہ کیا اور انگریزی ادب کو دنیا کا سب سے دلیرانہ ادب سمجھتا ہوں اور میرے خیال میں ہم ہندوستانی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے کہ چاہے برطانی حکومت سے ہماری حقیقی یا مفروضہ مخالفتیں کتنی ہی کیوں نہ رہی ہوں لیکن ہم برطانی تاریخ اور ادب کے بہت گھائی ہیں اگر آپ منظور کریں تو یہ اس نیت کے عناصر ہیں جس نے مجھے یہ خط لکھنے پر مجبور کیا دونوں ختم ہو چکے، وہ یہ بھی کہتا ہے کہ آج میں اسے منظم نہیں کر سکتا نہ مجھے اس کے منظم کرنے کا اختیار ہے۔

حقیقت میں جہاں تک اگست ریزولیشن کے اس حصّہ کا تعلق ہے اس نے تو اسے بھوت رما کہ کفنی پہنکر منسوخ کر دیا ہے، کیا حکومت کی رائے میں مجھے اس تحریک سول نافرمانی کو شروع کر کے منظم کرنے یا چلانے کا حق ہے جو ان کے واحد لیڈر کو بھی نہیں۔ گاندھی جی کے اس صاف اعلان کے بعد حکومت کیلئے یہ الزام لگانا صرف انصاف کا اور اپنے قوانین کا مضحکہ اُڑانا ہے۔

میں تو کوشش جنگ کے بارے میں اتنا پُرجوش تھا کہ میں وسیع پیمانہ پر اپنے صوبہ میں اس کی تنظیم کرنا چاہتا تھا اور پھر تمام ملک میں تنظیم کرنا چاہتا تھا اور سنہ ۱۹۴۲ء میں میں نے اپنے شہر چھپرا سے یہ تنظیم شروع کر دی تھی تاکہ صوبہ اور ملک کے دوسرے حصّوں کے لئے ایک نمونہ ثابت ہو۔ اس الزام کی تردید میں اور بھی باتیں ہیں لیکن یہاں میں ان کے بیان کرنے سے گریز کرتا ہوں۔ (باقی آئندہ)

پچیس ہزار ٹن گیہوں اور آگیا

نئی دہلی۔ ۲۵/ اکتوبر۔ ہفتہ مختتمہ ۱۷/ اکتوبر کے اندر بیرونی ممالک سے پچیس ہزار ٹن گیہوں اور ہندوستان پہونچ گیا ہے۔



۳ صفیہ اور اس کے بچے بہت تھک جاتے ہیں۔ مگر اب پچھتانے سے کیا ہو سکتا ہے۔

برطانیہ ہندوستان کی صنعتی ترقی کا خواہاں ہے

لندن۔ ۱۹ اکتوبر۔ ایسٹ انڈین ایسوسی ایشن کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ایمری وزیر ہند نے کہا کہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ حکومت برطانیہ کی یہ پوزیشن ہے کہ ہندوستان کی صنعت پوری پوری ترقی کرے، برطانیہ کے مالکان کارخانہ جات کے دماغ میں یہ آخری خیال ہے کہ برطانیہ کی برآمدی صنعت ہندوستان کی ترقی کو روک کر ترقی کر سکتی ہے۔

مسٹر چرچل لندن واپس پہونچ گئے

لندن۔ ۲۲ اکتوبر۔ وزیر اعظم مسٹر چرچل کل بذریعہ ہوائی جہاز ماسکو سے لندن واپس پہونچ گئے ہیں آپکا ہوائی اڈہ پر لارڈ مونٹن اور دوسرے لوگوں نے خیر مقدم کیا۔ مسٹر چرچل پارلیمنٹ میں اس ہفتہ غالباً جمعہ کو ایک بیان دیں گے۔ مسٹر ایڈن ابھی واپس نہیں آئے۔

ہوں کہ گارنٹی کے ساتھ ایسا نہیں کہا جاسکتا، جاپان پر اتحادیوں کے قبضہ کے بعد ممکن ہے کہ حکومت جاپان شہنشاہ جاپان کو منچوریہ یا چین بھیجدے اور وہاں سے جاپان لڑائی جاری رکھے۔

ماسکو کانفرنس میں اہم فیصلے

ماسکو۔ ۱۲ اکتوبر۔ اتحادی ڈپلومیٹوں کا بیان ہے کہ ماسکو کانفرنس میں میل جول سابق ماسکو کانفرنس کیوبک کانفرنس اور طہران کانفرنس سے بھی زیادہ بڑھ گیا۔ کانفرنس سے جو نتیجہ نکالا گیا ہے وہ یہ کہ پولینڈ کے معاملہ نیز بلقان کے متعلق پالیسی کے بارے میں سٹالن اور چرچل کے درمیان پورا پورا اتفاق ہے۔ بدھ کی رات کو جب پولیش وزیر اعظم موسیو مکولائزسکی کانفرنس سے باہر نکلے تو ان کے چہرے سے خوشی ٹپک رہی تھی پولش ڈیلی گیشن کے ایک ممبر نے یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کو بتلایا کہ یہ خیال کرنا غلطی ہے کہ لندن میں مقیم پولوں نے حقیقت سے بالکل آنکھیں بند کر لی ہیں۔

خیال ہے کہ اگر آخری وقت کوئی اڑچن نہ پڑ گئی تو پولینڈ کا مسئلہ حل ہونا یقینی ہے اور روس اور برطانیہ کے درمیان سمجھوتہ کے راستہ میں یہ آخری رکاوٹ بھی دور ہو جائیگی۔

پولینڈ کے مسئلہ کی وجہ سے جس پر مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن نے ماسکو میں اتنا زیادہ وقت صرف کیا اس واقعہ پر پردہ نہیں پڑنا چاہیے کہ کانفرنس نے اور بہت سے مسائل پر بھی غور کیا۔ فوجی معاملات کے بارے میں تو کچھ نہیں بتلایا جائے گا، لیکن سیاسی مسائل کے بارے میں ایک اعلیٰ افسر نے کہا کہ دکھن پوربی یورپ کے بارے میں بڑے اہم اور دانشمندانہ فیصلے کئے گئے ہیں۔ دکھن پوربی یوروپ کے متعلق دونوں ملکوں کے درمیان پالیسی کے بارے میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

نہ کرتے ہوں!

نامہ نگار نے لکھا ہے کہ فارموسا کے علاقہ میں جہاں جاپانی ہوائی بیڑہ امریکہ کے سمندری بیڑہ کو ناکارہ بنانے میں ناکام رہا وہاں امریکی ہوائی بیڑہ بھی جاپانی بیڑہ کو ناکارہ بنانے میں ہیں ناکام رہا۔ خیال ہے کہ جاپانیوں کا ہوائی حملوں سے بچاؤ کا سسٹم مڈوے ٹاپو پر حملہ کے بعد سے بہتر ہو گیا ہے۔ تاریخ بتلاتی ہے کہ جو سمندری بیڑہ ٹکر لینے کو تیار نہ ہو اس کو ٹکر لینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نئے ہتھیار بھی اس اصول پر اثر نہیں ڈال سکتے۔ پیسفک کی لڑائی کا جلد فیصلہ کرنے کے لئے اتحادیوں کی سمندری طاقت بہت زیادہ مضبوط نہیں ہے۔ اگر ایک ایک انچ کر کے برما کو جیت لیا گیا اور ملایا بھی ہاتھ آگیا تو اس سے جاپان کسی طرح ہار جائے گا؟ کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ دکھن پوربی ایشیا میں لڑائی روک دی جائے اور تمام طاقت ٹوکیو پر قبضہ کرنے میں لگا دی جائے۔

اخبار "رائٹر" کا لندنی نامہ نگار لکھتا ہے کہ ان تمام سوالوں کی تہ میں یہ خیال کام کر رہا ہے کہ اگر جاپان کو فتح کر لیا جائے تو تمام پوربی ایشیا کی لڑائی ختم ہو جائیگی۔

اہم معاملہ کا اس طرح بتارہ کرنا اس کمیٹی کی رائے میں قابل اطمینان ہے اور اس طرح پر وہ خلیج پُر نہیں کیجا سکتی جو بدقسمتی سے اسلام کے دو بڑے فرقوں میں حائل ہے۔ اس کمیٹی کی یہ بھی رائے ہے کہ کانفرنس کے صدر کے خط میں جو مطالبے کئے گئے ہیں وہ شیعہ فرقہ کے کم سے کم مطالبے ہیں اور مسٹر جناح کے دیے ہوئے جوابات بالکل اطمینان کے قابل نہیں ہیں۔

لکھنؤ بذریعہ ڈاک معلوم ہوا ہے کہ شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کے نمائندے مسٹر علی ظہیر اور مسٹر جناح میں جو خط و کتابت ہوئی ہے ان میں پہلے ۔۔۔ مسٹر جناح سے مزید وضاحت طلب کی گئی ہے۔ مسٹر علی ظہیر نے کانفرنس کی طرف سے مسلم لیگ سے تین خاص مطالبے کئے ہیں:۔

(۱) انتخابات میں شیعوں کے خلاف جذبات نہ بھڑکائے جائیں اور اگر ایسا کیا جائے تو انتخابات ناجائز قرار دیدیا جائے۔

(۲) آئین میں شیعوں کو اپنے مذہبی مراسم محرم وغیرہ منانے کی پوری آزادی کی گارنٹی ہونی چاہیے کیونکہ مسٹر علی ظہیر کے نزدیک لیگ کا رجحان وہابیت کی طرف ہے، چنانچہ وہ محرم کے معاملہ میں شیعوں کے جذبات کی روادار نہیں ہے۔



VOL. 40 NO. 45 | CAWNPORE. Saturday. 4th Nov. 1944 | ۱۷/ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ

...یات

انجمن جاادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ

۲۸ اکتوبر ۱۹۴۴ء [illegible] انصاحب سید صدر الاسلام صاحب صدر [illegible] کے بعد مولانا حسرت موہانی صاحب حافظ محمد صدیق صاحب صدیق، جناب نواب قیصر صاحب، جناب تحسین صاحب، جناب شفق صاحب، جناب ماچس صاحب لکھنوی نے اپنے غیر طرحی کلام سے اہل ذوق کو محظوظ کیا۔ آخر میں شعراء و سامعین کی چا ر سے تواضع کی گئی، اور یہ پر لطف صحبت تقریباً ایک بجے شب کو ختم ہوئی۔

جناب مولانا ثاقب کانپوری، جناب شارق ایرایانی اور جناب پادری شوق کی غزلوں کے علاوہ دیگر شعراء کرام کی غزلوں کا انتخاب حسب ذیل ہے :۔ (اڈیٹر)

(علامہ حکیم ناطق لکھنوی)

دہر ہے بزمِ سرکشاں میری جگہ کہیں نہیں
سب کے لئے ہے آسماں میرے لئے زمیں نہیں

گوشۂ خانقاہ دل منزل حسن و عشق ہے
خلوتِ خاص ہے یہاں مجمع کفر و دیں نہیں

زندگیِ دوام میں کیا ہو سکون کی اُمید
مجھ کو حیاتِ عشق میں موت کا بھی یقیں نہیں

قابل جستجو ہے کب لائق گفتگو ہے کب
دیکھئے تو کہاں نہیں پوچھئے تو کہیں نہیں

بارگہ حبیب کیا رہگزر عوام ہے
سجدہ گہ قلوب ہے سجدہ گہ جبیں نہیں

آپ تو کہہ رہے ہیں کچھ آئینہ کہہ رہا ہے کچھ
دیکھئے اپنی بات کا آپ کو خود یقیں نہیں

ناطق بیخود آج کل نظم و غزل سے دور ہے
فکر سکوت آشنا اب سخن آفریں نہیں

(جناب صفدر ڈی، ایس، پی)

دل کو مرے یقین ہے پھر بھی مجھے یقیں نہیں
جلوۂ حسن دلربا ہونے پہ بھی یقیں نہیں

دل پہ بنی ہے بارہا تیر نظر کی چھیڑ سے
دل سا جہانِ عشق میں کوئی بھی نازنیں نہیں

معتکف حرم رہے دیر میں بیٹھے مدتوں
جانچ لیا ہر ایک کو اہلِ وفا کہیں نہیں

عرض نیاز کس لئے مطلب دل بیاں ہو کیوں
اپنی ہر ایک بات پر جب وہ کہیں نہیں نہیں

عمر تمام ہو گئی ختم ہوئی نہ جستجو
سب ہے خدائی دور میں دل کی دوا کہیں نہیں

سجدہ کروں تو کیا کروں پاسِ ادب ضرور ہے
قابل آستان دوست صفدر مری جبیں نہیں

(جناب سخا شاہجہانپوری)

آنکھ یقین کیا کرے آنکھ سا عیب بیں نہیں
حسن یقیں کا مادہ دل کے سوا کہیں نہیں

حوصلۂ نیاز اِدھر رسم غرور ناز اُدھر
عشق تو ہاں پہ ہاں کہے حسن کہے نہیں نہیں

محو سجود شوق ہو ہوش رہے نہ حس رہے
جذبۂ ذوق بندگی منحصر جبیں نہیں

زاہد خشک کیا سنے تذکرۂ نیاز عشق
اس کے دل و دماغ میں وہم تو ہے یقیں نہیں

عالم عشق طے ہوا منزل حسن آگئی
سر پہ اب آسماں نہیں زیر قدم زمیں نہیں

ضبط سے کام لے لیا اشک جو تھے وہ پی لئے
گریۂ باطنی سخا قابل آستیں نہیں

(جناب سید محمد احسن کاظمی آغا سول جج)

کیا ہے اگر یہ کاوش الفت اولیں نہیں
اُف! مرے بس میں آج بھی میرا دل حزیں نہیں

شورش بزم ناز کا نام بھی اب کہیں نہیں
عشق نہیں، برہنہ سر حسن بھی خشمگیں نہیں

آپ وہ آئے میرے گھر صلح کے واسطے مگر
میری ہی ہر ایک بات پر کرتے ہوئے نہیں نہیں

سرخ ہے گلستاں کا رنگ دیکھیں مرے اُٹھی اُمنگ
یا تو در قفس نہیں یا یہ مری جبیں نہیں

مثل خلیل پاک رب دل میں یقیں رکھیں جو سب
خوف و ہراس کا سبب حربۂ آتشیں نہیں

عشق بھی سرفراز ہے حسن بھی مست ناز ہے
چشم وہ نیم باز ہے ہوش میں کچھ ہمیں نہیں

(جناب وحشی ایڈوکیٹ)

خانۂ دل میں آکے غیر کوئی بھی ہمنشیں نہیں
غم کے سوا ترے کوئی اور یہاں مکیں نہیں

راہ فنائے عشق میں حیرت مدعا نہ پوچھ
اپنے وجود کا جہاں دل کو بھی اب یقیں نہیں

یہ تو شراب عشق ہے تلخی سے اسکی منہ نہ موڑ
اس میں حلاوتیں نہ ڈھونڈھ یہ کوئی انگبیں نہیں

جوش وفور سجدہ سے میں نے یہ دلمیں ٹھان لی
یا ترا سنگ در نہیں یا یہ مری جبیں نہیں

دنیائے اسلام

قاہرہ میں وزیر خارجہ ایڈن کی شاہ فاروق سے ملاقات

قاہرہ ۲۹۔ اکتوبر، وزیر خارجہ مسٹر ایڈن جن کی نسبت آج صبح تک یہ خبریں آئی تھیں کہ وہ ابھی ماسکو ہی میں قیام پذیر ہیں اور بقیہ تصفیہ طلب امور پر روسی مدبرین سے بات چیت کر رہے ہیں وہ ماسکو سے قاہرہ پہونچ گئے ہیں، وہ اسکو سے واپسی کے بعد قاہرہ ہی میں ہیں۔ انھوں نے شاہ مصر اور وزیر اعظم مہر پاشا اور شاہی کیبنٹ کے رکن علی احمد حسنین پاشا سے ملاقات کی اور انھوں نے سپلائی کے موجودہ مسائل اور دیگر مسائل پر برطانیہ کے ریذیڈنٹ منسٹر لارڈ موئین سے بھی بات چیت کی۔

معتبر طریق پر معلوم ہوا ہے کہ مصری مدبر سے بات چیت کے دوران میں انھوں نے انگلستان کے عام تعلقات پر بات چیت کی، وزیر اعظم مہر پاشا نے اس وعدہ کی تجدید کی کہ مصر جاپان کو شکست دینے میں اس طرح پورا حق ادا کریگا جیسا کہ اس نے جرمنی کی شکست کو یقینی بنانے میں ادا کیا ہے مگر اس کے ساتھ مصر کے اس دعوے پر زور دیا کہ مصر کو صلح کانفرنس میں جگہ پانے کا حق پہونچتا ہے، مسٹر ایڈن اس ہفتہ کے آخر تک برطانیہ واپس چلے جائیں گے۔

یوں تو بہت تجلیاں برق و شرر کی ہیں مگر
جامِ بلور زہد میں بادۂ آتشیں نہیں

(جناب شاکر ناطقی کانپوری)

کون و مکاں میں ہے وہی اور کوئی مکیں نہیں
اس کی جگہ تو ہر جگہ میرا گزر کہیں نہیں

کوچۂ حسن کے سوا روح فزا زمیں نہیں
یہ تو مرا نصیب ہے راحتِ دل کہیں نہیں

طاعتِ ظاہری ہے یہ شک نہ ریا کا ہو کہیں
اذنِ سجود ہے مگر حوصلۂ جبیں نہیں

بابِ عشق حسن ہے ورنہ کہاں ہے عاشقی
موجدِ حسن عشق ہے ورنہ کوئی حسیں نہیں

تیری نظر بدل گئی دونوں جہاں بدل گئے
پہلا سا آسماں نہیں پہلی سی وہ زمیں نہیں

دل تو ادا شناس ہے تیری نگاہ ناز کا
برقِ جمال کی جگہ دل کے سوا کہیں نہیں

(جناب سلیم ناطقی)

عالم ہست و بود میں نقش بقا کہیں نہیں
نظروں کو اعتبار ہو دل کو مگر یقیں، نہیں

شوخ نظر تو ہیں بہت تم سا کوئی حسیں نہیں
سینکڑوں تیر ہیں مگر ایک بھی دلنشیں نہیں

منظر کفر و دیں تو ہے مقصد کفر و دیں نہیں
نقش سجود ہر جگہ نور یقیں کہیں نہیں

حسن اور آستاں حسن ذوق فزا اگر نہ ہوں
کوئی نظر نظر نہیں کوئی جبیں جبیں نہیں

جانے کو جا رہے ہیں سب جانب منزل عدم
راستہ عام ہے مگر نقش قدم کہیں نہیں

رکھنے کو رکھ دیا قدم راہ وفا میں بھی سلیم
اب جو نگاہ پڑ گئی اپنی جگہ زمیں نہیں

(جناب صبا لکھنوی)

تلخیٔ جام کی خبر تجھکو دلِ حزیں نہیں
دیکھ شراب عشق کی زہر ہے انگبیں نہیں

لگتی ہے دل پہ چوٹ سی، ضبط محال ہو نہ جائے
اپنی زبان سے بار بار کہئے نہیں، نہیں نہیں

واعظ ناشناس درد، تجھ کو کسی کی کیا خبر
تیری نگاہ فطرتاً خیر سے دور بیں نہیں

چوٹ کہیں پہ تو ضرور کھائی ہے قلب زار نے
اشکوں سے تر بلا سبب دامن و آستیں نہیں

عقل کی بات ہو نہ ہو عشق کا حوصلہ تو ہے
اُس کی تلاش ما ہر قدم جس کا نشاں کہیں نہیں

خیر خدا کرے صبا، کوئی نہ کوئی بات ہے
ایسی کرم نوازیاں دل پہ کبھی ہوئیں نہیں

(جناب نواب آثر)

کوچۂ یار ہو کہ گھر، چین مجھے کہیں نہیں
ہو نہ جہاں یہ آسماں ایسی کوئی زمیں نہیں

اُس نے ادا و ناز سے پوچھا جو میرے دل کا حال
کہنا پڑا یہی کہ اب درد میرے کہیں نہیں

گھر میں بلاؤں کا ہجوم، اور اکیلی میری ذات
کس سے میں غم غلط کروں کوئی بھی ہمنشیں نہیں

تم کو نہیں خیالِ غیر، خیر چلو یونہی سہی
کہنے سے مانتا ہوں میں دل کو مگر یقیں نہیں

چشم قبول ہے مجھے اُن سے جو حق پسند ہیں
گرچہ آثر غزل مری قابل آفریں نہیں

(جناب عرشی ناطقی اجمیری)

مائل سجدہ ہے جبیں بس میں دل حزیں نہیں
جس کی ہے مجھ کو جستجو یہ تو وہ سرزمیں نہیں

منزل حسن میں بھی خوش آہ دل حزیں نہیں
میرے نصیب کا سکوں سچ تو یہ ہے کہیں نہیں

(باقی صفحہ ۶ کالم ۱ پر ملاحظہ فرمائیے)

لارڈ لنلتھگو کے نام مولانا ابوالکلام کا خط

[illegible]
گاندھی جی کے درمیان خط وکتابت ... کانگریس کمیٹی کے ممبروں نے آپس میں
... شامل تھا اور اس کے نتیجہ کے طور پر ۱۳ فروری ۱۹۴۳ء کو لارڈ لنلتھگو کو ایک
... اپنے پاس رکھی ہیں نے بھی اپنے لئے
... شائع کر رہا ہوں وہ بجائے خود واضح ہے اس سے لازمی
... اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے جو ممبر احمد نگر میں نظر بند ہیں ان کا نظریہ عدم
تشدد کے متعلق معلوم ہوگا، مسٹر ڈ ڈبی اور مسٹر سورنسن ممبر برطانی پارلیمنٹ نے مجھ سے دریافت کیا ہے
کہ میں اپنے ساتھیوں کی ذہنی کیفیت کا کچھ اظہار کروں، بہت سی ایسی علامتیں (جیسی کہ نیچے لکھی ہوئی خط میں ہیں)
ظاہر کی جا سکتی ہیں لیکن میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آخر ان سے فائدہ کیا نکلے گا، مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگریس
کا خط حسب ذیل ہے:-

خط، قلعہ احمد نگر ۱۳ فروری ۱۹۴۳ء

ڈیر لارڈ لنلتھگو! میرے ساتھیوں نے اور میں نے کل اور پرسوں کے اخبارون میں وہ خط وکتابت پڑھی جو آپ کے اور مہاتما گاندھی کے درمیان ہوئی آپ نے مہاتما گاندھی کو جو خط لکھا اس میں کانگریس کے بہت سے حوالے دئے گئے ہیں اور کانگریس کے خلاف بار بار دوررس الزامات لگائے گئے ہیں۔ اپنے ۱۳ جنوری کے خط میں آپ نے افسوس ظاہر کیا ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے تشدد اور جرم کی مذمت میں ایک بھی خط شائع نہیں کیا۔

عام طور پر ایسی حالت میں جبکہ ہم کو اپنے آدمیوں اور بیرونی دنیا سے بالکل کاٹ کر الگ نظر بند رکھا گیا ہے ہماری گرفتاری کی جگہ بھی ایک راز ہے جو عام طور پر یا خاص طور پر کسی کو نہیں بتائی گئی ہے، ہمیں کچھ نہ کچھ کہنا چاہیئے، یہاں ہمارے ذرائع اطلاع بہت محدود ہیں، اور صرف چند اخبارون پر مشتمل ہے جو موجودہ قاعدوں اور آرڈیننسوں کی رو سے صرف سنسر شدہ خبریں شائع کرتے ہیں اور جنھیں کسی ایسی خبر کے شائع کرنیکی اجازت جو ہمارے لئے یا ہندوستانی عوام کیلئے زندہ اہمیت رکھتی ہے ان حالات میں بظاہر ہمارے لئے یہ نامناسب ہے کہ کوئی ایسے خیالات ظاہر کئے جائیں جو ایسے واقعات کے بارے میں ہوں جن سے ہمیں بہت کم واقفیت ہے خاص طور پر جبکہ اظہار رائے کا واحد ذریعہ یہی ہو سکتا ہے کہ ہم حکومت ہند کو لکھیں۔

اس لئے ہم نے کسی ایسے خیال کے اظہار سے گریز کیا اور نہ آپ کو لکھا اور نہ حکومت ہند کے کسی اور ممبر کو حالانکہ وقتاً فوقتاً ہمارے خلاف نہایت بے تکے الزام لگتے رہے اور کانگریس کے خلاف بھی جس میں شامل ہونیکی عزت ہمیں حاصل ہے۔ یہ الزامات اب اور زیادہ واضح اور زوردار طریقہ پر آپ کے ان خطوں میں ظاہر کئے گئے ہیں جو آپ نے مہاتما گاندھی کو لکھے، ان خطوں کا لب ولہجہ خاص طور پر آپکے ۵ فروری کے خط کا لب ولہجہ ایسا ہے کہ شاید اس بارے میں آپ کو لکھنے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ پھر بھی ہم اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ یہ الزام موجودہ حکومت ہند کے افسر اعلیٰ نے لگائے ہیں اس لئے میں آپکو لکھنے کی ہمت کر رہا ہوں۔

تردید۔ مہاتما گاندھی سے آپکی خط وکتابت سے بہت سے نہایت اہم سوال پیدا ہوتے ہیں، عام حالات میں ہمیں ان کے بارے میں اپنی بات کہنے کا موقعہ ہوتا لیکن اس وقت میری یہ خواہش نہیں ہے کہ ان سب باتوں پر بحث کروں، میں تو خاص طور پر اپنے آپ کو ایک مسئلہ تک محدود رکھنا چاہتا ہوں اور یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جہاں تک ہمارا تعلق ہے اجتماعی اور انفرادی دونوں حیثیتوں سے اپنی انسٹی ٹیوشن کی طرف سے یہ کہنا چاہتے ہوں کہ کانگریس کے خلاف آپ کا یہ الزام کہ اس نے تشدد کی کوئی خفیہ تحریک چلائی سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔

بہت سے معاملوں میں آپ کے اور ہمارے درمیان سنگین اختلافات ہیں اور بدقسمتی سے اس اختلاف سے ہوا پھر بھی ایک انگریز محب وطن اور برطانی آزادی کے پریمی کی حیثیت سے آپکے لئے یہ غیر ممکن نہیں ہے کہ آپ یہ محسوس کریں کہ ہندوستان کے محب وطن اور ہندوستان کی آزادی کے پریمی کس طرح محسوس کرتے ہیں اور یہ ممکن ہونا چاہیئے کہ منصفانہ سلوک کا کچھ عنصر ایک دوسرے کے سلوک میں قائم رہے۔ جو لوگ جواب دینے کی پوزیشن میں نہ ہوں ان کے خلاف سنگین الزامات لگانا اور ایک زبردست حکومت کی عظیم پروپیگنڈا مشینری کے ذریعہ ان الزاموں کی تائید کرانا اور ساتھ ہی ان لوگوں کے خلاف خبروں اور نظریوں کا فراہم کرنا نہ تو انصاف کی علامت ہے اور نہ ایک مضبوط کیس کی۔

اپنے ۵ فروری کے خط میں آپ ہوم ممبر کی اس تقریر کا حوالہ دیتے ہیں جو اُنھوں نے کانگریس کے خلاف مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں کی تھی پھر آپ یہ کہتے ہیں کہ جب سے اب تک جو شہادت جمع ہوئی ہے وہ اس نتیجہ کی تائید کرتی ہے۔ نتیجوں پر پہونچنے کا یہ طریقہ اور پھر انھیں حق بجانب ثابت کرنے کے لئے شہادت تلاش کرنا عام طور پر منصفانہ یا جائز نہیں سمجھا جاتا۔

۵ فروری کے اس خط میں آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ آپکے پاس اس کی اطلاع ہے کہ توڑ پھوڑ کی تحریک ان ہدایتوں کے مطابق چلائی گئی جو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے خفیہ سرکلر میں تھیں، ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کو یہ اطلاع کس طریقہ پر ملی ہے لیکن ہم یہ جانتے ہیں اور دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے کبھی ایسی تحریک کا نہ تو تصور کیا تھا اور نہ خفیہ یا علانیہ طور پر ایسی ہدایتیں جاری کی تھیں، ہماری گرفتاری کے ساتھ ہی آل انڈیا کانگریس کمیٹی ناجائز جماعت قرار دیدی گئی اور عملاً تمام سرکردہ اور ذمہ دار کانگریسمین جن میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبر بھی شامل تھے گرفتار کر لئے گئے اور اسی کے ساتھ ساتھ آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور کانگریس کے دوسرے دفتروں پر پولیس نے قبضہ کر لیا اس لئے ظاہر ہے کہ اس کے بعد آل انڈیا کانگریس کمیٹی کام کر ہی نہ سکتی تھی۔

(باقی صفحہ ۷ کالم پر ملاحظہ فرمایئے)

کانپور کو سب سے ... ضرورت یہ ہے کہ کانپور کی بہت بڑی اور ... آبادی اور اس کی خاص ضروریات کو مدنظر رکھ کر ایک نیا ایکٹ پاس کیا جائے اور اس میونسپل بورڈ کو کارپوریشن کے نام سے موسوم کیا جاوے، مدراس، بمبئی اور لاہور کارپوریشنوں کی طرح ایگزیکٹو اسٹاف کے ہاتھ میں زیادہ ذمہ داریاں دیجاویں۔ آنجہانی مسٹر ایس موری نے اس سلسلہ میں بہت ٹھیک فرمایا تھا کہ سوک انسٹی ٹیوشنوں میں ڈماکریسی (جمہوری حکومت) کو صرف اصولوں کی حد تک اپنے کو محدود رکھنا چاہیئے اور انکی تعمیل کا کام ایگزیکیوٹو کے ہاتھ میں چھوڑ دینا چاہیئے۔

ممبران کو بھی پالیسی قائم کرنے تک اپنی دلچسپی کو محدود رکھنا چاہیئے۔ اور بورڈ کے روزمرہ کے انتظام میں کوئی دخل نہ دینا چاہیئے، ایگزیکیٹو عملہ کا افسر اعلیٰ اسینیر اور قابل ہونا چاہیئے اور جہاں تک ممکن ہو ٹیکنیکل قابلیت کا آدمی ہو۔ انجینرنگ واٹر سپلائی، ڈرینج پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ اور اسی قسم کے دوسرے کاموں کا چارج لینے کیلئے زیادہ قابل ٹیکنیکل آدمیوں کے تقرر سے مستقل عملہ کی تقویت کی جاوے۔

کانپور کو بعض سوک ضروریات میں سے سیمنٹ، کنکریٹ، سڑکوں کی فوری تعمیر، مکمل ڈرینج سسٹم اور کوڑہ ہٹانے کا انتظام کرنا اور اسی سے کھاد بنانیکا کام لینا، نالیوں کو جدید ترتیب دینا اور سوریج پھینکنے کا انتظام کرنا ہے۔ سوریج کو دریا میں گرا کر گندگی پھیلانے اور صحت برباد کرنے کے بجائے اس کو صنعتی اور زراعتی کاموں میں استعمال کرکے دولت پیدا کرنا۔

شہری پانی کی سپلائی میں اضافہ کی کوشش بہت گراں پڑی اور ممبران اور مستقل عملہ کی ناقابلیت کی وجہ سے کامیاب نہیں ہوئی۔ آئندہ کے لئے یہ کام ٹیکنیکل آدمیوں پر چھوڑا جاوے۔ کانپور جیسے ترقی کرنیوالے شہر کی واٹر سپلائی کی درستی کیلئے بہت کچھ کام کرنا ہے۔

میونسپل بورڈ کو ایسی تدبیریں اختیار کرنا چاہیئے جس سے خالص دودھ کی سپلائی ہو سکے اور مناسب نرخ پر دودھ اور اس سے بنی ہوئی چیزیں مل سکیں، اسی طرح پھل اور ترکاریوں کی آمد کی سہولیت پیدا کیجاوے۔ موجودہ طبی امداد کی سہولیت میں بہت کچھ ترقی کی گنجایش ہے۔ بڑی اور متعدی بیماریوں کیلئے علاج کے انتظام کی ضرورت ہے۔ ٹیوبرکلوسس (دق) اور آنکھ کی بیماریوں کے علاج کا انتظام کیا جاوے جس سے بہت سے آدمی ضائع ہوتے ہیں اور جو بلا انسدادی تدابیر کے بہت پھیلتی ہیں۔

دھواں۔ گرد۔ بندر، چوہوں، آوارہ گرد جانوروں اور بھیک مانگنے والوں کی بلاؤں کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔

بورڈ کو کھلے میدان بہت سے بنانا چاہیئے ۵

وارڈ نمبر ۹۔ شیخ ظہور احمد صاحب (لیگی امیدوار) ...
امیج احسان ... صاحب
رحمت صاحب۔

وارڈ نمبر ۱۰۔ سید علی زیدی صاحب (موجودہ ممبر لیگی) صادق حسین صاحب، عابد حسین صاحب، محمد یعقوب خاں صاحب، حافظ محمد اسحاق صاحب، فقیر محمد صاحب۔

وارڈ نمبر ۱۱۔ مسٹر عبدالصمد صاحب (موجودہ ممبر لیگی) حکیم سید نواب علی صاحب، انوار الحسن صاحب، شیخ عزیز الحق صاحب۔ نور الحسن صاحب۔

وارڈ نمبر ۱۲۔ شیخ محمد عتیق صاحب (لیگی اُمیدوار) سخاوت دین صاحب، محمد جلیل صدیقی صاحب، منیر کرمانی صاحب۔ محمد یحییٰ صاحب، محمد لیٰسین صاحب، عبدالغفور صاحب، عبدالقادر صاحب، انور علی صاحب، رحمت اللہ صاحب، عبدالرشید صاحب، عزیز احمد صاحب، آفاق احمد صاحب، محمد صدیق صاحب۔

غیر مسلم وارڈ

وارڈ نمبر ۱۔ مسرس اقبال بہادر سریواستوا۔ مسٹر میوال۔ رامیشور۔ ڈاکٹر سنہی۔ رام کشور شوکل، گنگا پرشاد۔ پیارے لال، نند کشور۔

وارڈ نمبر ۲۔ مسرس پرمانند شانت نراین، الیشور سرن نگم۔ گنگا پرشاد۔ ناتھو رام۔ رگھوناتھ پرشاد باجپئی، ڈاکٹر بابو لال۔ مہیشوری دیال۔

وارڈ نمبر ۳۔ مسٹر میوال۔ پرمانند، سری دھر نراین، راجندر پرشاد۔ سرویشور پرشاد، شیو گوپال سنگھ۔ پربھو رام سنگھ یادو۔

وارڈ نمبر ۴۔ مسٹر دیوندر سروپ ایڈوکیٹ (موجودہ ممبر) مسٹر نریندر جیت سنگھ ایڈوکیٹ۔ مسٹر تیج بہادر وکیل، مسٹر گلاب چند سنگل، مسٹر دوارکا ناتھ بھارگو، مسٹر رام اوتار۔ مسٹر رام شنکر۔

وارڈ نمبر ۵۔ مسٹر برمانند مصرا ایڈوکیٹ (موجودہ ممبر) مسرس رامیشور مصر وید۔ ست نراین مصر۔ منوہر لال۔ جوگل کشور۔ رادھا کرشن گپتا۔ سندر لال۔

وارڈ نمبر ۶۔ مسرس منوہر سنگھ وکیل، بندرا سنگھ۔ ہرھی، جے چند سنگھ۔ مہادیو۔ رادھے شیام، بندا رام۔ مدن گوپال۔ راج نراین۔ چندر کا پرشاد۔ الیشوری سنگھ۔ گورکھ ناتھ۔ منگل چند۔ مصری لال۔

وارڈ نمبر ۷۔ مسٹر منی لال نوٹیا (موجودہ ممبر) مسرس ڈاکٹر رگھوناتھ پرشاد کنور۔ کیدار ناتھ، مدن گوپال کنوڈیا۔ رامیشور مصر وید۔ ست نراین۔

وارڈ نمبر ۸۔ پنڈت وید نراین باجپئی (موجودہ ممبر) مسرس سری دھر باجپئی، رام ادت مصرا۔ منا لال نگم، شیام لال، بے۔ ایم۔ سدری، لچھمی نراین، رادھا کرشن،

... پرشاد، رام ... پرمانند مصرا، ایشور شوکل، لکشمی دت، ہری مادھو اوستھی،
... ۱۵۔ چودھری مہیشوری پرشاد نگم (موجودہ ممبر) ... بھارگوا، مکٹ بہاری لال، کیلاش نراین، دیبی دین، مہیشوری شنکر لال، چھیدی لال، پنکھی۔

وارڈ نمبر ۱۶۔ مسٹر رام نراین گرگ (موجودہ ممبر) مسرس دیوندر ناتھ شوکل، ہردت پانڈے، کرپا شنکر پانڈے، کرشنا نند۔

وارڈ نمبر ۱۷۔ مسٹر بھلی داس کرپل (موجودہ ممبر) مسرس دھنی رام وکیل، کالیچرن، دھنی رام، منی لال، منگلی رام۔

وارڈ نمبر ۱۸۔ مسرس نورتن لال، موہن لال، رگھوراج سنگھ، ہرپرشاد۔ دیو نراین، رادھا رمن، گنگا چرن، بنسی دھر، پریاگ نراین۔

وارڈ نمبر ۱۹۔ مسرس بابو پرمانند گرگ، بینی مادھو وکیل، بشیشر دت مصرا، گنگا پرشاد، برج بھوشن سنگھ، گیا پرشاد۔ سردار کرپال سنگھ، جوتی کمار، مول چند۔

وارڈ نمبر ۲۰۔ مسرس سکھ نندن دیال گرگ، پرمانند، رامیشور سنگھ، راجندر سنگھ، منالال، ڈاکٹر ال سنگھ، چندر پال سنگھ، رامیشور دیال، ترلوکی ناتھ، شیو رام ہری مادھو، منا سنگھ،

وارڈ نمبر ۲۱۔ مسرس بشن دت، کالکا پرشاد، نولکشور، گورچرن لال، نوبت رام، ماکھن لال، راجہ رام، ہردیو۔ بلدیو سرن، بھنگم سنگھ۔

---

۵ اور انکی نگرانی کرنا چاہیئے، نوجوانوں کیلئے تفریح اور کھیل کی ضرورت ہے، شہر میں آمد ورفت کی سہولیت فراہم کرنیکی بھی ضرورت ہے۔ سستی سواریوں کے وسائل پیدا کرنا یا کرانا بورڈ کا فرض ہے۔

بچوں کی تعلیم کیساتھ لاپرواہی برتی گئی ہے، مانٹیسوری اسکولوں کے قائم کرنے اور بورڈ کی موجودہ تعلیمی پالیسی بدلنے اور اچھے اسکول قائم کرنیکی ضرورت ہے جو قابل اسٹاف اور اچھے سامان سے آراستہ ہو۔

مذکورہ بالا خواہشات کو پورا کرنے اور اسکی اسکیم بنانے کے لئے ایک کمیٹی کی ضرورت ہے جو میونسپل نظام کیلئے ۵ سال کا پروگرام تیار کرے۔ اور اسکی تکمیل کی کارروائی کرے۔

رام رتن گپتا ایم۔ ایل۔ اے، رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ، ایم۔ ایل۔ سی۔ رام بھروسے سیٹھ۔ شیخ یوسف علی۔ رام گوپال گپتا۔ ایس۔ پی۔ مہرا۔

انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن

۲۲ اکتوبر کو انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن کانپور کا سالانہ عام جلسہ ہوا جس میں آئندہ سال

واقعہ حال ... ہے
تفصیل یہ ہے کہ بمبئی ... لڑکی جو کسی ہوٹل میں مقیم تھی اس کے گرد سیکڑوں نوجوان چکر کاٹا کرتے تھے اور اسے دیکھ دیکھ کر ٹھنڈی آہیں بھرا کرتے تھے۔ اور اس لڑکی کی حالت یہ تھی کہ کسی سے سیدھے منہ بات نہ کرتی تھی لیکن عشاق اس لڑکی کی اس بے رخی اور کج خلقی کو بھی حسن کی ایک ادا سمجھتے ہوئے بدستور اس کی گلی کے سو سو پھیرے کرتے رہے کچھ مدت کے بعد جب پولیس نے اس لڑکی کو گرفتار کیا تو یہ عقدہ کھلا کہ یہ لڑکی نہیں ہے بلکہ لڑکا ہے جو مدتوں سیکڑوں نوجوانوں کو لڑکی بن کر دھوکہ دیتا رہا ہے۔ لطف یہ ہے کہ جب اس لڑکی نما لڑکے کو بمبئی کی عدالت میں پیش کیا گیا تو اس وقت بھی اس نے نہایت ہی دلکش زنانہ لباس پہن رکھا تھا اور اس میں اس بلا کی پھبن تھی کہ مجسٹریٹ بھی اسے دیکھ کر اس شبہ میں پڑ گیا کہ یہ لڑکا ہے یا لڑکی۔

اب اسی قسم کا ایک اور دلچسپ واقعہ سُن لیجئے کہ پچھلے دنوں کلکتہ کی ایک لڑکی ایک گبرو جوان پر ہزار دل و جان سے عاشق ہو گئی۔ لڑکی کے والدین یہ چاہتے تھے کہ اس لڑکی کی کسی دوسری جگہ شادی کر دیں لیکن لڑکی کو یہ ضد تھی کہ وہ اگر شادی کریگی تو اسی نوجوان سے جسے وہ دل دے چکی ہے۔
مگر مصیبت یہ تھی کہ نوجوان کسی طرح بھی اس لڑکی سے شادی کرنے کے لئے تیار نہ تھا آخر نوبت یہاں تک پہونچ گئی کہ لڑکی خودکشی پر آمادہ ہو گئی۔ تب جا کر یہ راز کھُلا کہ جس نوجوان پر لڑکی لٹو بنی ہوئی ہے وہ نوجوان نہیں ہے بلکہ وہ بھی ایک لڑکی ہی ہے جو مردانہ لباس کی شائق ہے اور مدت سے اس نے اپنے آپ کو مرد ظاہر کر رکھا ہے۔ ان ص

... یا چار چار ہو ... ہر دلعزیز دھ ...
کے زمانے میں خیال نے لے لی۔ مسلمان ... علم موسیقی ... چیز سمجھتے تھے۔ ہر ایک گویا اپنے خیال ... سُروں کو استعمال کرنے لگا۔ گویّے کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ اپنے مالک کو خوش رکھے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نئی نئی طرزیں بن گئیں اور گانے برجستہ یعنی بغیر تیار کئے ہوئے گانے جانے لگے۔ امیر خسرو نے جن کا نام نہایت عزت و ادب سے لیا جاتا ہے خیال اور قوالی اور ترانہ وغیرہ ایجاد کیا۔ جونپور کے حکمران حسین شاہ شرقی نے پندرھویں صدی میں امیر خسرو کے خیال کو ترقی دی۔

ہندوستان میں گیہوں کی درآمد

پارلیمنٹ میں سوالات

لندن۔ ۲۶ اکتوبر۔ آج پارلیمنٹ میں وزیر ہند سے سوال کیا گیا کہ گری گوری کمیٹی نے جو سفارش کی تھی کہ ۱۲ ماہ کے اندر ہندوستان میں ۵ لاکھ ٹن گیہوں کا اسٹاک جمع کر دیا جائے جس سے حکومت ہند ہنگامی صورت حالات کا مقابلہ کر سکے۔ جواب میں مسٹر ایمری نے کہا کہ پچھلے سال حکومت برطانیہ نے ۸ لاکھ ٹن گیہوں ہندوستان بھیجنے کے لئے جہازوں کا انتظام کیا اور اس سال تین لاکھ ٹن مزید گیہوں بھیجنے کا انتظام کر دیا ہے۔
مسٹر سورنسن:۔ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ گری گوری کمیٹی نے دس لاکھ ٹن گیہوں سالانہ بھیجنے کی سفارش کی ہے؟
مسٹر ایمری:۔ میں گری گوری کمیٹی کی سفارشات کی نوعیت سے بخوبی واقف ہوں۔
مسٹر گراہم وہائٹ:۔ آٹھ لاکھ ٹن گیہوں میں سے کتنا ہندوستان پہنچ چکا ہے۔
مسٹر ایمری:۔ بہت بڑا حصہ پہنچ چکا ہے میں صحیح اعداد و شمار تو نہیں بتلا سکتا۔

البانیہ کی حکومت نے استعفے دیدیا

لندن۔ ۲۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ البانیہ کی جرمن حکومت نے استعفےٰ دیدیا ہے۔

... لیس
... وہ ... لطف نہیں
... کی عورت جو اس برگ پوش گلاب کی کلی ... نہ رنگ ظاہر ہوا ہے نہ خوشبو۔
... ان کے نزدیک سرو کا درخت ... جھکا دیتا ہے۔
... ہے جو تنکوں اور پتوں ... صاف پانی لہریں لے ...
... اور مکمل چاند۔
... پہر کا چڑھتا آفتاب ہے جو آنکھوں کو ... ہے۔
... سال پختہ رنگین سیب ہے کہ اگر اس کو کوئی توڑنے والا نہ ملے تو گر کر مٹی میں مل جائے گا۔
۲۰ سال اپنی پوری طاقت کے ساتھ دوپہر کا سورج ہے۔
۲۱ سال گھنا صنوبر کا درخت ہے جس کے سایہ میں لوگ راحت پاتے ہیں۔
۲۲ سال ایک رباب ہے جس کے تاروں کے نغمے نکل کر لوگوں کو مست کر دیتے ہیں۔
۲۳ سال ہرنی ہے جسے شکاریوں نے گھیر رکھا ہے۔
۲۴ سال وہ سُریلا گیت ہے جس کے مقابلہ کا خوبصورت گیت آج تک کوئی لکھ ہی نہ سکا۔
۲۵ سال صبح کی ہلکی ٹھنڈی ہوا ہے جو بیہوش کو جگا دیتی ہے۔
۲۶ سال گلاب کا پھول ہے جو پوری طرح کھل چکا ہے اور دیکھنے والا یہ چاہتا ہے کہ اسے توڑ لے۔
۲۷ سال پورنما کے دوسرے دن کا چاند ہے جو گھٹنے لگتا ہے۔
۲۸ سال ایک باغ ہے جس میں خزاں کے آثار شروع ہو گئے ہیں۔
۲۹ سال ایک دلکش آواز ہے جو تاریک وقت میں دُور سے سُنائی دی اور کانوں کو بھلی معلوم ہو۔
۳۰ سال قدیم روایت ہے جس کا کسی وقت بڑا شہرہ ہو چکا ہے۔
۳۱ سال معطر پھولوں اور پختہ پھلوں سے بھرا ہوا ایک درخت لیکن آخری موسم کا۔
۳۲ سال شمع ہے ٹمٹماتی ہوئی۔
۳۳ سال ایک کتاب ہے جس کی جلد ٹوٹ گئی ہے اور اوراق منتشر ہیں۔
۳۴ سال ایک خوبصورت شیشی ہے جو کسی وقت عطر سے بھری تھی لیکن اب خوشبو ختم ہو گئی ہے۔
۳۵ سال ایک خفیف سی روشنی ہے جو آفتاب کے غروب کے بعد بھی نظر آ سکتی ہے۔
۳۶ سال پچھلے پہر کا تارا ہے جو جلد غروب ہونے والا ہے۔
۳۷ سال کسی مقفل مکان کے اندر کی آواز ہے۔
۳۸ سال جو کہ پانی کا پیالہ ہے جو گرمی میں کسی پیاسے کو دیدیا جاتا ہے۔
۳۹ سال پُرانی عمارت ہے جس میں سوائے مٹے ہوئے نقش و نگار کے اور کچھ باقی نہیں۔
۴۰ سال ایک حمام ہے جس میں ہوا کے لئے کوئی راستہ نہیں اور اگر انسان اس کے اندر آ جائے تو دم گھٹ کر مرجائے۔

شاہی دربار میں پنڈتوں کی کمی کے باوجود بھی دُھرپد ہی کا رواج تھا۔ درحقیقت دھرپد یا دھمار کے سوائے کسی اور طرز میں گانا تہذیب اور شایستگی کے خلاف سمجھا جاتا تھا۔

ص دلچسپ واقعات سے اندازہ لگا لیجئے کہ دنیا میں کیسی کیسی بدحواسیاں ہو رہی ہیں اور عشق کے دیوتا کو بھی کیسے کیسے انوکھے انداز سے دھوکہ دیا جا رہا ہے۔

زلزلہ سے آگاہ کر دینے والا ریڈیو آلہ

از بھگوت سروپ گوئل

جس قدر فائدہ ریڈیو کی ایجاد نے بنی نوع انسان کو پہونچایا ہے شاید ہی کسی اور ایجاد نے پہونچایا ہے۔ ریڈیو کے ذریعہ حیرت انگیز کرشمے کر کے دکھائے جا چکے ہیں۔ ٹیلی ویژن کی ایجاد ریڈیو ہی پر مبنی ہے۔ ریڈیو سے ریل گاڑیاں چلانا بھی ممکن ہو گیا ہے جس میں کہ حادثہ کا بالکل خطرہ نہ ہوگا۔ ریڈیو کا قطب نما بحری جہازوں کے ملاحوں وغیرہ کے لئے از حد مفید ثابت ہوا ہے۔
ریڈیو سے تصاویر دنیا کے ایک کونے سے دوسرے تک چند سکنڈ ہی میں سمندروں کے پار بھیجی جا سکتی ہیں۔ آج کے مضمون میں میں ریڈیو کی ایک اور حیرت انگیز ایجاد کا ذکر کروں گا۔
حال میں ریڈیو کا ایک ایسا آلہ جس سے ہزاروں بیش قیمت جانیں تلف ہو جانے سے بچ جائیں گی۔ کیوٹو یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر جنشڈا نے ایجاد کیا ہے، اسے "زلزلہ کے اعلان کر دینے والا ریڈیو کا آلہ" کہا جاتا ہے، اس میں ایک بالکل صحیح توازن قائم رکھنے والا نازک لنگر لگا ہوتا ہے جس کے ساتھ بجلی کے چھوٹے دار تار اور ایک ایمپلیفائر لگا ہوتا ہے، یہ لنگر اس قدر توازن میں ہوتا ہے کہ اس سے زمین کی ہلکی سے ہلکی تھرتھراہٹ کا پتہ لگ جاتا ہے اور یہ اِدھر اُدھر ہلنا شروع کر دیتا ہے اس ہلنے سے اگرچہ یہ جنبش نہایت کم ہی ہو چھوٹے کی تار میں بجلی پیدا ہوتی ہے جس سے ایک آواز کر دینے والا آلہ کام کرنے لگتا ہے، یہ آواز پھر تیز کر لی جاتی ہے اور لاؤڈ سپیکروں سے نکالی جاتی ہے اور تمام شہری خبردار ہو جاتے ہیں۔
اکثر مرتبہ معمولی زلزلے کے جھٹکوں کے بعد نہایت سخت جھٹکا آتا ہے جس سے تمام جگہ تہ و بالا ہو جاتی ہے لیکن یہ معمولی جھٹکے ہی اس لنگر کو ہلا دیں گے، اور اس سے پہلے کہ اصلی شدید جھٹکے آئیں یہ شور تمام شہر میں گونج جائے گا اور لوگ بہ آسانی اپنے گھروں سے نکل سکیں گے، ان کو شہر میں ضروری ضروری جگہ پر لگانے سے لوگوں کو پہلے ہی سے خبردار کیا جا سکے گا۔ اس آلہ کو ریڈیو کے ٹرانسمٹنگ آلات کے ساتھ لگا کر جیسا کہ ڈاکٹر جنشڈا نے دکھا دیا ہے، جھٹکوں کی آواز آس پاس کے اضلاع تک پہنچانا ممکن ہوگا اور اس طرح کئی سو میل کے رقبے تک لوگوں کو آنے والے حادثہ سے خبردار کیا جا سکے گا۔

فلم ساز کمپنیوں کو لائسنس

(گذشتہ سے پیوستہ)

بمبئی سے لوٹن
(۱) لال حویلی (۲) سمراٹ اشوک۔

بمبئی ٹاکیز
(۱) ہماری بات (۲) چار آنکھیں (۳) جوار بھاٹا۔ (۴) آکاش دیپ۔

چندر آرٹ پروڈکشنز
(۱) منورما۔

سنٹرل اسٹوڈیوز
(۱) پرکھ (۲) پیتم۔

محبوب پروڈکشنز
(۱) تقدیر (۲) ہمایوں۔

منروا مووی ٹون
(۱) بلگت رائے داس (۲) پرتھوی ولبھ (۳) پتھروں کا سوداگر (۴) ڈاکٹر کمار (۵) مرزا غالب

پربھات فلم کمپنی
(۱) رام شاستری (۲) رام شاستری بزبان مراٹھی (۳) چاند

پرکاش پکچرز
(۱) رام راجیہ (ہندی و مراٹھی) (۲) پولیس (۳) کویتا، (۴) سمراٹ وکرمادتیہ۔

راجکمل کلا مندر
(۱) شکنتلا (۲-۳) مالی ہندی اور مراٹھی (۴) موہیت پراپنا ڈیرا (۵-۶) ڈاکٹر کوٹنس ہندی اور انگریزی۔

رنجیت مووی ٹون
(۱) تان سین (۲) اندھیرا (۳) شنکر پاربتی (۴) بنسری (۵) بھنورا (۶) وِش کنیا (۷) پگلی دنیا۔ (۸) بابر۔ (۹) ممتاز (۱۰) عزت (۱۱) چاند چکوری (۱۲) انگڑائی۔

[illegible] چل سکتا ہے۔

پہلا دوست:- اگر میں خط پر پتہ لکھ دوں کہ دنیا کے سب سے بڑے بے وقوف کو ملے تو یہ خط کسے ملے گا؟

دوست:- تمھارے پاس ہی آ جائے گا۔

بیاسی سال کی عمر میں [illegible] عمر طبعی کو پہنچ چکا تھا لیکن ملک کے گوشے گوشے [illegible] صف ماتم بچھ گئی۔ ہر کس و ناکس متاسف تھا۔ لوگوں نے [illegible] یادگاریں قائم ہوئے کلبس اور اخبار [illegible] تفریحی مضامین لکھے گئے۔

کئی مہینے گزر گئے، مگر اب بھی دلوں میں اس کا غم اور زبانوں پر اس کا تذکرہ تھا۔ لوگوں کا اصرار تھا کہ اس رحم دل اور انصاف پسند جج کے مکمل سوانح حیات شائع کئے جائیں، اس کے بیٹے نے مداح پبلک کا احترام کرتے ہوئے اپنے باپ کے پرانے کاغذات کی چھان بین شروع کی۔ اسے میز کی ایک مقفل دراز میں اپنے باپ کی ایک چھوٹی سی خاص ڈائری ملی۔ متوفی جج کے بیٹے نے اسے شوق اشتیاق کے ساتھ پڑھنا شروع کیا لکھا تھا۔

۲۰، جون ۱۸۰

ابھی عدالت سے واپس آیا ہوں میں نے بلانڈل کو سزائے موت کا حکم سنا دیا، اُف، کس قدر سنگ دل شخص ہے، اس نے اپنے پانچ بچوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

وہ اس سفاکی کا مرتکب کیوں ہوا؟

شاید کچھ لوگوں کو بے گناہوں کا خون بہا کر روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے۔ موت اور زندگی خدا پیدا کرتا ہے۔ انسان ہلاک کرتا ہے، خدا بناتا ہے انسان بگاڑتا ہے۔ بنانا اور بگاڑنا، یہی دو فعل دنیا میں جاری ہیں، میں حیران ہوں انسان قدرت کا مقابلہ کیوں کرتا ہے، وہ خدا کی بنائی ہوئی چیز کو کیوں بگاڑتا ہے۔

پانچ دن کے بعد! خونی مجرم کے خلاف سزائے موت کا حکم صادر کر کے مجھے تکلیف ہوتی ہے، لوگوں کو زندہ رکھنا اور زندہ دیکھنا چاہتا ہوں، وہ زندہ انسان ہے اس کے قالب میں روح ہے سینہ میں جذبات ہے وہ چلتا پھرتا ہے، سنتا بولتا ہے، یہ تخیل کس قدر خوشگوار ہے مگر میں قانون سے مجبور ہوں جو شخص انسان کو قتل کرے گا اُسے موت کی سزا دی جائے گی۔

لیکن قانون کیا چیز ہے؟ انسان ہی کا بنایا ہوا ایک نظام جو انسان ہی کے دماغ و ارادہ سے عالم وجود میں آتا ہے انسان اپنے بنی نوع کی زندگی کا محافظ بھی ہے اور قاتل بھی۔ انسان اشرف المخلوقات ہے، کوئی دوسری مخلوق اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی لیکن انسان کی جان انسان ہی لیتا ہے خواہ اپنے کسی ذاتی جذبہ کو تسکین دینے کے لئے خواہ منشائے قانون سے مجبور ہو کر قتل بہر حال قتل ہے چاہے کسی کو فنا کر دینے کے لئے یہ فعل سرزد ہو، چاہے قانون کے نام پر سوسائٹی کے امن پسند افراد کی جانیں بچانے کے لئے۔

دوسرے دن۔ جہاں تک میں غور کر سکا ہوں دوسرے کی جان لینا فطری جذبہ ہے، قانون قدرت کچھ یہی معلوم ہوتا ہے کہ قومی کمزور کو ہلاک کر دے عالم

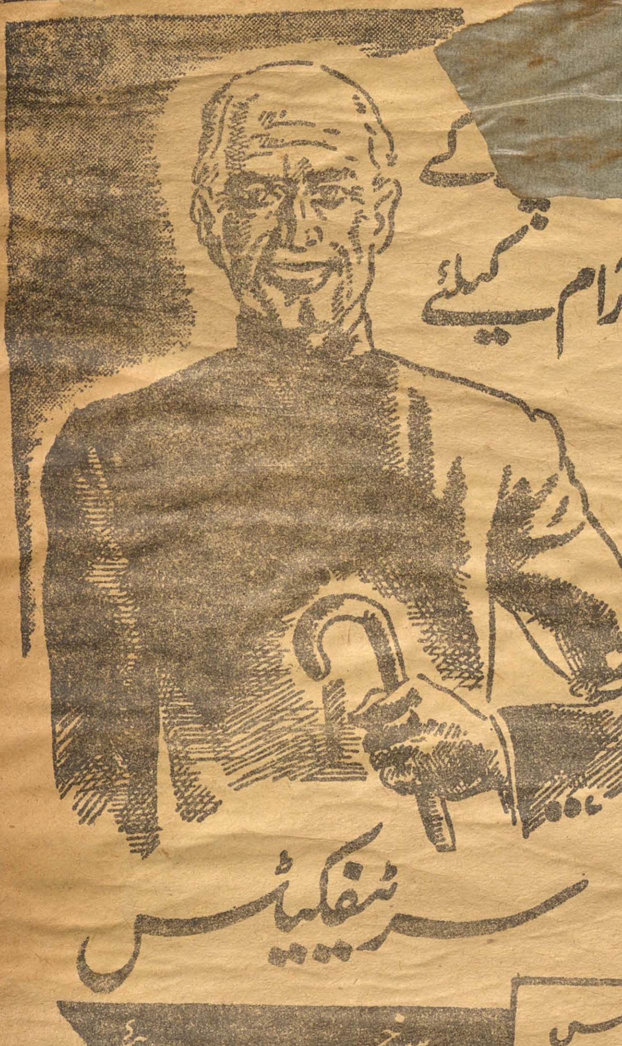
[illegible] کیلئے بہت سے پڑھے لکھے شریف آدمیوں نے دیگر [illegible] کی طرح شکار کو بھی دل بستگی کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ بیشتر حالات میں جانوروں کو قتل کرتے ہیں اپنی زندگی قائم رکھنے کے لئے نہیں بلکہ محض قتل کے فطری جذبہ کو تسکین دینے کے لئے، ایک بچے کو دیکھو وہ بے زبان چڑیوں کے گھونسلے اُجاڑ کر خوش ہوتا ہے، ننھی ننھی خوشنما تتلیوں کو پکڑ کر مسلنے میں اسے لطف آتا ہے وہ راستہ میں چیونٹیوں کو پامال کر کے مسرت حاصل کرتا ہے، یہ سب کچھ قتل کے فطری جذبہ کی نمود ہے، جب کبھی انسان کا یہ جذبہ زیادہ برانگیختہ ہوتا ہے تو وہ جانوروں کے قتل پر قناعت نہیں کرتا۔ انسانوں کو بھی موت کے گھاٹ اُتارنا شروع کر دیتا ہے۔

پہلے زمانے میں دیوتاؤں کے نام پر انسانوں کو قربانی کی جاتی تھی۔ فطری جذبہ قتل کو تسکین دینے کے لئے، آج کل ہم نے خواہ سماجی ضروریات سے مجبور ہو کر خواہ اپنے کو عہد گزشتہ کے انسانوں سے مہذب اور بالاتر ثابت کرنے کے لئے قتل کو جرم قرار دے دیا ہے۔ لیکن قاتل کو سزائے موت دیکر کیا ہم خود قتل کے مرتکب نہیں ہوتے؟ جنگ کیا ہے؟ انسان قدرت کا مقابلہ نہیں کر سکتا، قتل کے فطری جذبہ کو کچل دینا اس کی طاقت سے باہر ہے وہ جنگ کے ذریعہ اسے تسکین دینے پر مجبور ہو جاتا ہے، جنگ کے خون آشامی کا بے پناہ شوق ہے۔ ایک قوم دوسری قوم کو تباہ کر دیتی ہے، مردوں کا تو ذکر ہی کیا، عورتیں اور بچے بھی ذوق خون آشامی سے محفوظ نہیں رہتے اور ہسٹیریا کا دورہ پیدا کر دینے والے کشت و خون بہاتے ہیں وہ قاتل نہیں نیاض وطن ہیں، وال پر تحسین و ستائش کے پھول برسائے جاتے ہیں، ان کی راہ میں آنکھیں فرش کی جاتی ہیں، انھیں بڑے بڑے خطابات دیے جاتے ہیں۔ ٹوپیوں میں نایاب پرندوں کے بیش قیمت پروں کی کلغیاں لگائی جاتی ہیں، جلیل القدر شہنشاہوں کی بیویاں ان کے سینوں پر سونے چاندی کے تمغے لگاتی ہیں اور خوبصورت دوشیزائیں وطن کے ان بہادر سپاہیوں کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتی ہیں۔

کیوں؟ صرف اس لئے کہ قتل کرنا قانون قدرت ہے اور یہ لوگ اس حکم خداوندی کی تعمیل کے لئے اپنی جانوں کی بازی لگاتے ہیں۔

ان سے پوچھو وہ تمھیں بتائیں گے کہ قتل کرنا ہی سب سے زیادہ باعزت مشغلہ ہے اور خدمت وطن کا بہترین طریقہ بھی یہی ہے۔

چار دن بعد۔ قتل کرنا قدرت کے ایک بڑے قانون کی تعمیل ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدرت کو غیر فانی سرستان شباب سے بہت محبت ہے اور وہ انھیں نت نئی شکلوں میں جلوہ گر کرنا چاہتی ہے قدرت کے نظام باطنی کا مطالعہ غور سے کرو، تمھیں صاف محسوس



… مغلوب ہو جاؤں …
…ٹ اُتار دوں۔ محض جذبہ …
… تو کیا ہوگا۔ شاید مجھ پر کوئی شبہ بھی نہ کرسکیگا۔

… کسی کو قتل کرنے کی فطری خواہش سے روز بروز مغلوب ہوتا جارہا ہوں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس خواہش کو بے پناہ طاقت … ہے اور … خون کا ایک ایک قطرہ اس سے ماؤف ہوتا جارہا ہے، میرے ہاتھ کسی کو قتل کرنے کے شوق میں کانپتے ہیں۔ کسی انسان کے جسم سے خون کی دھار فوارے کی طرح نکلتی دیکھنے کے لئے میری آنکھیں ترس رہی ہیں، میرے کانوں میں دم توڑنے والے انسان کے کراہنے کی خوفناک آوازیں آرہی ہیں۔

اگر میں کسی کو قتل کردوں تو احکام قدرت کی تعمیل ہو جائے گی اور میرا یہ فعل ایک ایسے آزاد انسان کے شایان شان ہوگا جو سماج کی غلامی پر قانون قدرت کی پابندی کو ترجیح دیتا ہے۔

ایک ماہ بعد

ضبط و صبر کا پیمانہ لبریز ہو کر چھلک رہا ہے اب میں اب میں اندھے سماج کی کند چھری سے اپنے فطری جذبات کا خون نہیں کرسکتا لیکن جو خدا کا بنایا ہوا دل برسوں سے انسان کی بنائی ہوئی منطقی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے وہ آن واحد میں اپنی کھوئی ہوئی آزادی حاصل نہیں کرسکتا مجھ میں ابھی جھجک موجود ہے لیکن میں نے پھر بھی آج ایک خوبصورت پرند کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ میرے ملازم کے پاس ایک خوشرنگ چھوٹا سا طوطا تھا جس سے وہ بہت محبت کرتا تھا آج میں نے ملازم کو کسی کام سے باہر بھیج دیا اور اس کے کمرے میں داخل ہو کر طوطے کا پنجرا اُٹھا لیا۔ طوطا مجھے دیکھ کر بولنے لگا میں بھی اسے کچھ دیر دیکھتا رہا۔ پھر میں نے پنجڑے کی کھڑکی کھول کر طوطے کو باہر نکال لیا۔ طوطا پھڑپھڑایا، چلایا، لیکن میں نے اسے زور سے دبوچ لیا۔ اس کا ننھا سا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا وہ متوحش نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا، میں نے اس کی چونچ دبا رکھی تھی لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنی زبان خاموشی سے کہہ رہا ہے۔

خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو، مجھے زندہ رہنے دو بولنے کے لئے، لیکن قفس میں بولنے سے فائدہ، میں تو اسے ہمیشہ کے لئے آزاد کرنا چاہتا ہوں، قید قفس سے بھی اور قید حیات سے بھی۔ میں نے طوطے کو زور سے دبوچا، اس نے چونچ کھولنے اور پھڑپھڑانے کی کوشش کی اس کی دل کی حرکت اور بھی تیز ہوگئی مجھے اب ایک خاص قسم کا لطف حاصل ہو رہا تھا، ایک مرتبہ میں نے طوطے کی گردن زور سے دبا دی اور اس کے دل کی حرکت بند ہوگئی، طوطا شاید مر گیا لیکن خون تو نکلا ہی نہیں، میں نے جیب سے چاقو نکال کر اسکی گردن پر پھیر دیا تو لال لال خون کی پتلی سی دھار نکلی۔ اُف یہ دھار کس قدر پتلی تھی۔ کاش اسکی گردن … خون کئی گھنٹے جاری رہتا اور میں اس مسحور کن نظارے سے جی بھر کر محظوظ ہوتا لیکن ننھے سے پرند میں خون کی مقدار ہی کیا!؟ پھر نوکر کے واپس آجانے کا بھی اندیشہ تھا میں نے وہی کیا جو سب ہی قاتل کرتے ہیں۔ اپنے ہاتھ دھوئے، چاقو کو صاف کیا اور ایک پھل دار درخت کے نیچے مردہ طوطے کو دفن کر دیا۔ ملازم سمجھے گا کہ پنجرہ کی کھڑکی اتفاق سے کھلی رہی اور طوطا اُڑ گیا، یہ شبہ کون کرسکتا ہے، کہ چھوٹے سے بے زبان طوطے کی جان میں نے لی ہے آج میں بہت خوش تھا۔ کمرے میں آرام کرسی پر لیٹ کر دیر تک سوچتا رہا کہ جب ایک ننھے سے طوطے کا خون اس قدر دلکش ہوتا ہے تو انسان کا خون کتنا دلکش ہوگا۔

پندرہ دن بعد

میں آج جنگل کی طرف ٹہلنے نکل گیا۔

ایک نوعمر لڑکا ملا جو مکھن اور ڈبل روٹی کھاتا چلا جارہا تھا۔ غالباً شہر میں محنت مزدوری کرنے گیا ہوگا اور اب شام کو گاؤں واپس جارہا ہوگا۔

لڑکے کو دیکھتے ہی خیال ہوا کہ اگر میں اسے ہلاک کردوں تو فطری جذبہ قتل کی تسکین بھی ہو جائے گی اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوگی۔

میں تیزی سے قدم بڑھا کر لڑکے کے قریب پہونچا، پوچھا "کہاں جارہے ہو؟"

وہ بولا۔ "اپنے گاؤں"۔

بالکل تنہا؟

"جی ہاں"۔

"تمھیں خوف نہیں معلوم ہوتا؟"

"جی نہیں میرا روز کا راستہ یہی ہے"۔

اس نے روٹی کا ٹکڑا منہ میں رکھنا چاہا میں نے ایک رند بدمست کی طرح جسے مہینوں کے بعد شراب کی شکل نظر آئی ہو، لپک کر اس کا گلا دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا لڑکے نے گھبرا کر میری طرف دیکھا لیکن میرے پنجوں کی گرفت سخت تر ہوتی گئی اس کی آنکھیں باہر نکلی پڑ رہی تھیں اس نے اپنے دُبلے پتلے ہاتھوں سے میری مضبوط کلائیاں پکڑ لیں۔ اول تو یہ مزاحمت ہی برائے نام تھی اور پھر اس کا سلسلہ بھی کتنی دیر جاری رہتا اس نے میری کلائیاں چھوڑ دیں، دونوں ہاتھ نیچے لٹک گئے چہرے کا رنگ بدل گیا پہلے تو جسم اس طرح اکڑا جیسے آگ میں کسی پرندے کا پَر پھر ڈھیلا پڑ گیا، میں نے اس کا گلا چھوڑ دیا اور ذرا دیر میں وہی پھرتیلا خوبصورت لڑکا جو مزے سے ڈبل روٹی اور پنیر کھاتا ہوا خوش و خرم جارہا تھا برف کے تودے کی طرح مُردہ ہو کر زمین پر گرا۔ قریب میں ایک گڑھا تھا۔ میں نے لاش اس میں ڈال دی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ میرے دل کی حرکت کس قدر تیز ہوگئی تھی لیکن اس کام سے فارغ ہونے کے بعد مجھے اس قدر سکون حاصل ہوا کہ بیان نہیں کرسکتا۔ خوش و خرم مکان واپس آیا لیکن میری مسرتوں کی تکمیل میں ایک کمی ضرور رہ گئی۔ یعنی میں نے انسان کے جسم سے خون نکلتے تو دیکھا نہیں۔

چند روز بعد

لڑکے کی لاش پولیس کے ہاتھ آگئی قتل کے الزام میں دو آوارہ گرد گرفتار کئے گئے ہیں۔ مقتول کے بوڑھے والدین میری عدالت میں حاضر ہوئے تھے، میں نے انھیں تسلی دی۔

چند روز بعد

لڑکے کے قتل کا مقدمہ میری عدالت میں پیش ہوا۔ استغاثہ دونوں ملزموں کے خلاف جرم ثابت نہیں کرسکا اور مقدمہ خارج ہوگیا۔ آہ لڑکے کے بوڑھے والدین کو کیا پتہ کہ اصل قاتل کون ہے۔

دو ماہ بعد

آہ میری زندگی میں وہ پُرمسرت دن کب آئیگا۔ جب میں کسی انسان کے جسم سے خون کا فوارہ نکلتے دیکھوں، لاش میرے سامنے تڑپ رہی ہو اور رقص بسمل کے سحر انگیز نظارہ سے جی بھر کر لطف اُٹھاؤں کیا میری زندگی کی یہ سب سے بڑی تمنا کبھی پوری نہ ہو سکے گی۔

تیسرے دن

آج رات مجھے کسی طرح نیند نہ آئی، دل گھبرا رہا تھا آثار سحر ابھی نمودار بھی نہ ہوئے کہ میں اپنے بنگلے سے نکلا اور چہل قدمی کرتا ہوا دریا کی طرف نکل گیا۔

روشن ستارے آسمان پر جگمگا رہے تھے، لیکن ذرا دیر بعد نظروں سے پنہاں ہو جانے کے لئے جس طرح موت کی سحر نمودار ہونے پر انسانی زندگی کا چراغ گل ہو جاتا ہے۔ اونچے اونچے درختوں کی شاخوں اور خوشرنگ پھولوں پر تھوڑی دیر کا مہمان چاند اپنی آخری کرنیں بکھیر رہا تھا۔ ہوا کے سرد جھونکوں سے دل و دماغ کو خاص فرحت حاصل ہو رہی تھی۔

میں منظر کی دلکشی سے لطف اُٹھاتا ہوا دریا کے کنارے پہونچا۔ ایک اُونچے درخت کی شاخوں سے چھن چھن کر آنیوالی چاند کی روشنی میں سایہ سا نظر پڑا۔ میں ٹھٹکا، درخت کے نیچے ایک ماہی گیر بے خبر سو رہا تھا شاید اپنے متعلقین کا پیٹ پالنے کیلئے تمام رات مچھلیاں پکڑتا رہا تھا اور اب آثار سحر قریب دیکھکر گہری نیند سو گیا تھا۔

ماہی گیر کو سوتا دیکھ کر میرا دل دھڑکنے لگا جسم میں ہلکا سا ارتعاش ہوا، میرے دل پر ایک ہی خیال مسلط ہو گیا۔ کاش میں اسے قتل کرسکوں، میں نے اِدھر اُدھر نظر دوڑائی، قریب میں ایک چھوٹا سا مضبوط پھاوڑا پڑا تھا۔ ماہی گیر اپنی پکڑی ہوئی مچھلیاں جمع کرنے کے لئے اسی پھاوڑے سے گڑھا کھودتا ہوگا، میں نے چپکے سے پھاوڑا اُٹھا لیا اور آہستہ آہستہ ماہی گیر کی طرف بڑھا۔

ماہی گیر شاید اس وقت اپنے بیوی بچوں کو خواب میں دیکھ رہا ہوگا لیکن اسے کیا خبر کہ موت کا فرشتہ اس کی جانب بڑھ رہا ہے، قریب پہونچکر میں نے پھاوڑے کو دونوں ہاتھوں سے اُٹھا کر پوری قوت سے ماہی گیر کی گردن پر وار کیا اس کے منہ سے آواز بھی نہ نکلی، گردن کٹ گئی اور لاش تڑپنے لگی، واللہ کس قدر دلکش نظارہ تھا میں بیان نہیں کرسکتا، جسم سے خون کا دریا جاری ہوگیا۔ سامنے بہنے والے دریا کی لہروں کو ذرا دیر کے لئے ارغوانی بنا کر پھر ان میں گم ہو جانے کے لئے جی چاہتا تھا کہ میں ساری زندگی یہ حیرت انگیز نظارہ دیکھے جاؤں مگر ناممکن تھا، ماہی گیر کی لاش ذرا دیر میں سرد ہوگئی۔ دن نکل رہا تھا میں خاموشی سے اپنے مکان واپس آگیا آج میں نے انسان کے جسم سے خون کی روانی کا دلکش نظارہ دیکھ لیا۔ میری زندگی کی بہت بڑی تمنا پوری ہوگئی میں بہت خوش و خرم ہوں۔

چند روز بعد

ماہی گیر کے قتل کی تفتیش پورے زور شور کے ساتھ جاری ہے چند دوسرے آدمیوں کے علاوہ پولیس نے مقتول کے بھتیجے کو بھی الزام قتل میں گرفتار کیا ہے۔

چند روز بعد

دوسرے ملزموں کے خلاف تو استغاثہ کی شہادتیں کمزور ہیں لیکن مقتول کے بھتیجے کے خلاف ثبوت کافی ہے مقتول کے پاس روپیہ تھا اور بھتیجہ اس کے وارث بننے کا خواب دیکھتا تھا لوگ خوش ہیں کہ اصل قاتل گرفتار ہوگیا۔

چند روز بعد

ملزم نے اپنی صفائی میں بہت کچھ عذرات پیش کئے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ جس دن قتل کا واقعہ ہوا وہ شہر سے بہت دور گیا ہوا تھا لیکن استغاثہ کی شہادتیں بہت قوی ہیں رد نہیں کیا جاسکتا۔ استغاثہ کے وکیل نے ایسی پُرجوش فاضلانہ بحث کی کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ عدل و انصاف کا فرشتہ ہے اور اس کے دل میں مظلوم ماہی گیر کی دادرسی کا جذبہ آگ کی طرح بھڑک رہا ہے، میں نے استغاثہ کے بیانات سے مطمئن ہو کر ملزم کو سزائے موت کا حکم سُنا دیا، موت، موت! دلکش موت، کامیاب قتل، اب قاتل کا سر گلوٹین سے کاٹا جائے گا، اور اگر فرصت ملی تو میں بھی جج کی حیثیت سے اس کے قتل کا تماشہ دیکھنے جاؤں گا۔

… کوئی نصب… کیا انھیں بھی انسان … انسانی زندگی کی قدر و قیمت ریگستانی علاقوں کے سیاحوں سے پوچھو، پانی کا ایک قطرہ … سے زیادہ قیمتی ہے۔

دوسرے دن۔

جب قتل کرنا عین منشائے قدرت کے مطابق ہے اور انسان کی زندگی کی کوئی قدر و قیمت بھی نہیں تو پھر کسی کو قتل کر دینا جرم کیوں قرار دیا گیا ہے؟ مگر یہ قانون بھی تو انسانوں ہی نے بنایا ہے تمام بنی نوع انسان کی حفاظت کے لئے نہیں بلکہ صرف اپنے سماج کی حفاظت کے لئے ملاحظہ فرمائیے، جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کا نام ایک رجسٹر پر درج کر لیا جاتا ہے پادری اسے بپتسمہ دیتا ہے اور قانون اسے اپنی پناہ میں لے لیتا ہے، ایسے کسی انسان کو قتل کرنا جرم ہے جو اسے قتل کرنا جرم ہے، جو اسے قتل کر کے سوسائٹی کا بنایا ہوا قانون توڑے گا اسے سزائے موت دی جائے گی لیکن سب ہی انسانوں کے نام تو سماج کے رجسٹروں میں درج نہیں ہوتے۔ آپ ایک خوفناک ریگستان سے گزر رہے ہیں اور آپ کا تشنگی سے بُرا حال ہے۔ ایک وحشی نظر آتا ہے جس کے پاس پانی ہے، وہ آپ کو پانی نہیں پلاتا، آپ اسے قتل کر کے پانی چھین لیجئے کوئی آپ سے بازپرس نہیں کریگا اس کا نام سماج کے رجسٹر میں درج نہیں، اسے کس نے قتل کیا ہے؟ اس بات کا ثبوت ہی کیا ہے کہ کبھی وہ زندہ بھی تھا؟ اس کے نام کا ہمارے رجسٹروں میں نہیں وہ پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ جب کوئی شخص عالم وجود ہی میں نہیں آیا تو اسے آپ نے قتل کیوں کیا؟

ثابت ہوا کہ قابل احترام درحقیقت انسانی زندگی نہیں، بلکہ سماج ہے، مقدس ہے سماج اور مقدس ہے اس کا ممبر، سماج کا ہر رکن تو اپنے حکم کا سکہ رواں نہیں کرسکتا۔ زمام حکومت چند آدمیوں کے ہاتھوں میں سونپ دی جاتی ہے یا وہ لوگ اثر و قوت سے خود ہی اس پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ اس چھوٹی سی جماعت کو جو سماج کے احترام کے نام پر برسر اقتدار آگئی ہے سماج میں رد و بدل کا پورا اختیار ہوتا ہے۔

سلام ہو میرا اس مقدس سماج کو جس کا بنایا ہوا قانون قدرت کے قانون سے زیادہ زبردست ہے اے دنیا والو!

سجدہ کرو اس قانونی خدا کو۔

۳ر جولائی۔

جب قتل کرنا ایک فطری جذبہ اور عین منشائے قدرت کے مطابق ہے تو یقیناً اس کے ارتکاب میں کوئی لطف خاص بھی پوشیدہ ہوگا ورنہ ایک انسان اپنی زندگی خطرے میں ڈال کر کبھی دوسرے انسانوں کو کس طرح قتل کرے، ذرا غور تو کیجئے۔

پانچویں غذائی کانفرنس

نئی دہلی۔ ۲۶ر اکتوبر۔ پانچویں غذائی کانفرنس یہاں ۲۴ و ۲۵ نومبر کو ہوگی جسمیں صوبائی حکومتوں کے نمائندے اور بڑی بڑی ریاستوں کے نمائندے شامل ہوں گے اور ۱۹۴۶ء-۴۷ء کی فصل خریف کی سکیم پر بحث ہوگی جسمیں غلہ جمع کرنا طریق خریداری غلہ کی قسم کی بہتری اور راشن میں توسیع شامل ہے۔

ہے۔ یہ حکم کپڑے کی جن قیمتوں پر کنٹرول لگایا گیا ہے اُن سب کے نمونے جن پر قیمتیں ... دوکاندار کے پاس موجود ہوتے ہیں۔ خریدنے سے پہلے نمونے اور قیمتیں مانگ کر دیکھئے۔
یہ حکم سراسر آپ ہی کے فائدے کے لئے نافذ کیا گیا ہے۔ اس کے قاعدوں کی پوری طرح پابندی کیجئے اور اسے کامیاب بنائیے۔ دوکانداروں کی ایک فہرست "کپڑوں کنٹرول پرائس لسٹ" میں درج ہے جو مینیجر گورمنٹ پبلیکیشنز نئی دہلی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ قیمت ایک آنہ مع محصول ڈاک۔

حالات سے باخبر رہیئے
اپنے حقوق طلب کیجئے



جائز شکایتیں اپنے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو بھیجئے جسے بہت وسیع اختیارات حاصل ہیں۔ یاد رکھئے کہ اوپر پیرا (۴) میں لکھی ہوئی مقدار سے زیادہ خریدنا جرم ہے جس پر سزا ہو سکتی ہے۔

محکمۂ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نے شائع کیا

AAA1816

ہمارے شوہروں کو واپس بلا دو

لندن۔ ۲۶ اکتوبر۔ برطانیہ کی ایک ہزار سے زیادہ نوجوان شادی شدہ عورتیں اس ہفتہ وزیر اعظم سے درخواست کریں گی کہ شادی شدہ مردوں کی دور دراز ملکوں کی سروس کی مدت کی میعاد میں کمی کر کے تین سال کر دی جائے، یہ وہ عورتیں ہیں جن کے خاوندوں کو مشرق وسطی اور مشرق بعید میں فوج کی ملازمت کرتے ہوئے برسوں گزر گئے ہیں۔

اور ان کی جگہ کسی انگریز پرائم منسٹر کا تقرر کیا جائے گا، یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سر مرزا اور پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے اور یہ اسی کا نتیجہ ہے۔

کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔
اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہو گا۔
بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

سر مرزا اسمٰعیل ریٹائر ہو رہے ہیں

جے پور۔ ۲۵ اکتوبر۔ خبر ملی ہے کہ جے پور کے پرائم منسٹر سر مرزا اسمٰعیل مارچ سنہ ۱۹۴۵ء میں ریٹائر ہو رہے ہیں،

لنڈن۔ ۳۱ اکتوبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہندوستان کے نائب وزیر ہند لارڈ منسٹر کو ہوم آفس کا انڈر سکریٹری مقرر کیا گیا ہے، لارڈ لسٹول کو ہندوستان کا نائب وزیر مقرر کیا گیا۔

حق شفع کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۶ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰½ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔
آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہو گا۔
بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۰ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

بحکم بھگوان دیال سکسینہ منصرم عدالت سول جج کانپور — مہر عدالت

بحکم حاکم پرگنہ بھوگنی پور مقام کانپور
سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ سنہ ۱۹۴۴ء

بعدالت حاکم پرگنہ بھوگنی پور مقام کانپور

چھیدی لال عرف چھدا ولد سکھ لال قوم برہمن ساکن نصیر پور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور — مدعی

بنام شیو برن سنگھ ولد رام دیال سنگھ و مسماۃ پاربتی بیوہ اجودھیا سنگھ و سکھ پرتاپ سنگھ و رام اُودھار سنگھ نابالغان پسران گلزاری سنگھ بولایت شیو برن سنگھ برادر چچازاد و مسماۃ کیلاشر کنور بیوہ گلزاری سنگھ اقوام ٹھاکر ساکن ڈونڈیا پور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۲ ایگریکلچر ریلیف ایکٹ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جوابات ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی

پہلی نظر کہ الاماں کیف و اثر وہ اب کہاں
منظر اولیں تو ہے جذبۂ اولیں نہیں
آج صفات حُسن پر خود وہ کریں گے تبصرہ
سب تو ہیں بزم ناز میں ایک نظر کہیں نہیں

—(جناب معراج فہیم آبادی)—

جس میں ریا کا داغ ہو ہے تو جبیں جبیں نہیں
حُسن میں دلکشی نہ ہو ہے وہ حسیں حسیں نہیں
غم ہے اُمید و یاس ہے درد ہے اور حسرتیں
خانۂ دل میں کوئی بھی ان کے سوا مکیں نہیں
وصل پیام ہجر ہے، ہجر پیام وصل ہے
مان لوں ایسا کلیہ ایسا میں دور بیں نہیں
اور بھی آرزو بڑھے، اور بھی دل مرا کھنچے
کہتے رہو اسی طرح تم تو نہیں نہیں نہیں

تمام بلجیم آزاد کرا لیا گیا

لندن۔ ۲۱ اکتوبر۔ برسلز ریڈیو کا بیان ہے کہ برسلز میں آج صبح جو خبریں پہنچی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ تمام بلجیم دشمن سے آزاد کرا لیا گیا ہے، ابھی تک ان خبروں کی مکمل طور پر تصدیق نہیں ہوئی۔

شمع کی ضو فشانیاں، ساز کی آتیں نوا
حُسن کی کونسی ادا، عشق کے دلنشیں نہیں
واعظ خود پرست یہ، تیرے نصیب میں کہاں
داغ سجود و بتکدہ، زینت ہر جبیں نہیں

—(جناب آذل لکھنوی)—

حالت شام غم ابھی کہنے کی ہم نشیں نہیں
ہوش و حواس میں ذرا اپنا دل حزیں نہیں
پوچھنے والے شام غم کیوں نہ زمانہ ہو سیاہ
اپنی نظر کے سامنے جلوۂ دل نشیں نہیں
راہ وفا میں رکھنے کو رکھ تو دیا قدم مگر
ساتھ نصیب دے سکے اتنا مجھے یقیں نہیں
تجھ کو نہ کوئی عذر اب چاہیئے اے خیال دوست
حسرت دید کے سوا دل میں کوئی مکیں نہیں

—(جناب کوثر عابدی)—

آپ ہیں مائل کرم، مجھ کو مگر یقیں نہیں
یا یہ فلک فلک نہیں، یا یہ زمیں زمیں نہیں
شام مری حسین تھی، صبح مری حسین تھی
تیرے فراق کی قسم، کوئی بھی اب حسیں نہیں
غم سے جو بے نیاز تھا دامن ڈالیں بھی تھے
غم سے جو ربط ہو گیا اشک ہیں آستیں نہیں

...ایسوسی ایشن کانپور

ٹمایزڈ:- ڈاکٹر جی۔ ال روہتگی۔
ممبران ایگزیکٹو کمیٹی:- ڈاکٹر تیواری لال روہتگی، ڈاکٹر ایس سین۔ ڈاکٹر اے۔ ایم خان۔ ڈاکٹر آر۔ کے سیٹھ، ڈاکٹر مس۔ سی روہتگی۔ ڈاکٹر بی۔ ڈی کٹیار۔ ڈاکٹر وحیدالدین۔ ڈاکٹر بی۔ ان باجپئی۔

سالانہ رپورٹ کے پاس کرنے اور عہدہ داران کے انتخاب کے علاوہ ڈاکٹر ایس۔ ان۔ سین اور ڈاکٹر نرونا کے خدمات کا اعتراف کیا گیا اور ڈاکٹر سین کو ایسوسی ایشن کا پیٹرن بنایا گیا۔

...عبدالصمد۔
وائس پریسیڈنٹ:- ڈاکٹر ایم۔ ایس۔ وی نرونا، ڈاکٹر جواہر لال۔
آنریری سکریٹری:- ڈاکٹر ایس۔ ان سکسینہ
جائنٹ سکریٹری:- ڈاکٹر آر۔ ان۔ مہروترا
لائبریری:- ڈاکٹر ایم۔ ای گجرال
اسسٹنٹ لائبریری:- ڈاکٹر ایس۔ ڈبلو گپت،

کانپور میونسپل بورڈ کے پولنگ اسٹیشن

ایگزیکٹو افیسر صاحب کانپور میونسپل بورڈ اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۱ و ۱۲ نومبر کو جو کانپور میونسپل بورڈ کے مسلم و غیر مسلم الکشن ہونیوالے ہیں اور اس کے لئے جو پولنگ اسٹیشن مقرر کئے گئے تھے ان میں مندرجہ ذیل ترمیم کی گئی ہے:-

نام وارڈ	منسوخ شدہ پولنگ اسٹیشن	پولنگ اسٹیشن
مسلم وارڈ نمبر ۲	میونسپل اسکول بمبئی والا احاطہ	میونسپل آفس کوپر گنج
〃 نمبر ۳	میونسپل آفس	میونسپل اسکول جوہی
〃 نمبر ۱۱	غلام حسین پارک	پنڈت پرتھی ناتھ ہائی اسکول
〃 نمبر ۱۳	درشن پوروہ لیبر ویلفیر سنٹر	گورنمنٹ لیبر ویلفیر سینٹر جوہی
غیر مسلم نمبر ۴	ڈی۔ اے۔ وی کالج	گور نرائن کھتری اسکول
〃 نمبر ۹	میونسپل اسکول احاطہ سوائی سنگھ	مندر رام داس
〃 نمبر ۱۹	رام کشن اسکول	ٹو اسٹس پیلے گراونڈ
〃 نمبر ۲۰	رام شالا بلڈنگ راوت پور	لیبر ویلفیر سنٹر درشن پوروہ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

۲۶؍ اکتوبر کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ماہانہ جلسہ بصدارت مسٹر مان سنگھ منعقد ہوا۔ ٹرسٹ کی اسکیموں سے نکالے ہوئے اشخاص کو زمین دینے اور بٹرمنٹ چارج وصول کرنے کی بابت گورنمنٹ کے احکام پیش ہوئے۔ امپرومنٹ ٹرسٹ کی زمین کے ٹرانسفر کرنے کے قواعد کی مشتہری کا گورنمنٹ نوٹیفکیشن اور نامزد ٹرسٹیوں کی تعداد بڑھا کر ۳ سے ۷ کرنے کی بابت ایکٹ کی ترمیم پیش ہوئی۔ ٹرسٹ کی اسکیموں کے اندر آنیوالے کاشتکاروں اور کرایہ داروں کیلئے معاوضہ منظور ہوا جن کی فصلیں کثرت برسات کی وجہ سے برباد ہوئی تھیں۔ فیکٹری رقبہ کے ٹیوب ویل کو چلانے اور سیسہ مئو ایسٹ میں دو کوڑہ گھر بنانے کے واسطے تخمینے منظور ہوئے۔ گرانڈ ٹرنک روڈ سے کالپی روڈ تک ان روڈ کی مرمت کیلئے تخمینہ منظور ہوئے، یہ بھی طے ہوا کہ ٹرسٹ کے جلسے ہر ماہ ایک کے بجائے دو ہوا کریں۔

۴۲۴۴ روپیہ صحت کے پٹہ اور بیعنامے منظور ہوئے۔

کمشنر صاحب کا ریویو

کمشنر صاحب نے کانپور میونسپل بورڈ کی ۴۴-۱۹۴۳ء کی سالانہ رپورٹ پر ریویو کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پبلک باڈی کی چیرمینی کا عہدہ برائے نام نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑی ذمہ داری کا عہدہ ہے۔ اور چیرمین کی غیر حاضری کے نتائج نہایت اہم ہوتے ہیں جو شہر اور اس کے انتظام میں رونما ہوتے ہیں۔

بورڈ کے لئے یہ بڑی بدقسمتی کی بات تھی کہ چیرمین اپنی غیر حاضری کی وجہ سے دوران سال کے کافی وقت میں بورڈ کے انتظام کی رہنمائی کرنے سے محروم رہے۔ چیرمین کی طویل غیر حاضری کے دوران میں چیرمین کے اہم فرائض کا ادا کرنا اس کے قائم مقام کے لئے ہمیشہ مشکل کام ہوتا ہے۔

کانپور کے باشندوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے شہر کی بڑی ضروریات پر تعمیری نظر سے غور کریں۔

کمشنر صاحب نے ممبران بورڈ اور بہی خواہان شہر کی ایک پلیننگ کمیٹی بنانے کا مشورہ دیا ہے جو سینی ٹیشن، پبلک ہیلتھ، ڈرینیج اور رسل رسائل کے معاملوں پر غور کرے تاکہ ان کا شہر صاف، تندرست اور خوبصورت ہو سکے۔

کپڑے کے سوداگر

ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ:-

دیہات کے کپڑے کے سوداگروں کو گورنمنٹ نے اجازت دیدی ہے کہ وہ بازار کے دنوں میں اپنے پاس کے بازاروں میں کپڑا فروخت کریں لیکن انکے لائسنس میں بازاروں کے نام درج ہونا چاہیئے۔ بیٹھنے سے پہلے ان کو چاہیئے کہ وہ ان بازاروں کے نام ڈسٹرکٹ سپلائی آفیس میں درج کرادیں جہاں وہ بیٹھنا چاہتے ہیں۔

انجمن معاد ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ

حافظ محمد صدیق صاحب نے مشاعرہ کے طرحی دور میں ایک شعر پڑھا تھا جو انتخاب میں درج کرنے سے رہ گیا اس لئے وہ شعر ذیل میں درج کیا جاتا ہے، ناظرین انتخاب کے ساتھ اسی کو بھی پڑھ کر لطف اندوز ہوں۔ اڈیٹر

گھر میں نہیں ہے روشنی جب سے وہ مہ جبیں نہیں
ایسے مکاں کو کیا کروں جس میں کوئی مکیں نہیں

...ٹی کا ریزولیوشن

...کے خط میں آل انڈیا کانگریس ... آل انڈیا کانگریس کمیٹی ریزولیوشن ... کے آخری حصہ کی طرف توجہ دلائی ... دیا گیا ہے کہ اگر تحریک کے ... اپنے طریقہ پر عمل ... آپ نے اس سے ... کہ جب ... بھی ... گیا ... ادی سول نافرمانی کی تحریک ... لیا۔ میں ایسی ہدایتیں کئی ... ہوں، یہ تو سول نافرمانی یا ستیاگرہ ... افراد خود کفایتی دائرے سے بن جائیں، اسکی ... ضرورت اس لئے پیش آتی ہے کہ ہمیشہ یہ امکان رہتا ہے کہ ابتدائی منزل میں ہی لیڈروں کو ہٹا کر الگ کر دیا جائیگا، موجودہ حالت میں تو سول نافرمانی کی نوبت بھی نہیں آئی تھی، یہ تعجب کی بات ہے کہ خاصی طویل خط و کتابت میں اور مختلف سرکاری بیانوں میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ریزولیوشن کی نوعیت کے بارہمیں کچھ نہیں کہا گیا جس میں ملکی اور بین الاقوامی معاملات پر بحث کیگئی تھی اور یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ آزاد ہندوستان نہ صرف انتہائی درجہ حملہ آوروں کا مقابلہ کریگا بلکہ اپنے تمام وسائل دنیا کی جنگ آزادی میں جھونک دیگا اور اپنے آپ کو اتحادیوں کے ساتھ وابستہ کریگا، یہ بات ریزولیوشن میں بالکل واضح کر دی گئی تھی، میں نے بحیثیت صدر اور دوسرے بہت سے مقرروں نے بھی اس بات پر زور دیا تھا۔

آپکو یہ بات معلوم ہوگی کہ جب سے فیشزم کی بنیاد پڑی تب ہی سے کانگریس اسکی برابر مذمت کرتی رہی ہے۔ اس کے ریزولیوشن اس بارہمیں بہت پُر زور ہیں، کانگریس تو اس وقت بھی فاشزم اور نازی ازم کے خلاف تھی جبکہ برطانی حکومت مسٹر چیمبرلین کی رہنمائی میں کھلم کھلا ان حکومتوں کی دوست تھی۔

پچھلے اگست میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جو ریزولیوشن پاس ہوا وہ خاص طور پر محوریوں کے خلاف اس پالیسی پر مبنی تھا اور اس کا خاص مقصد یہ تھا کہ حملہ آوروں کے خلاف ہندوستان کے ڈیفنس کی مضبوطی پر زیادہ سے زیادہ زور دیا جائے۔ اسمیں یہ واضح کر دیا گیا تھا اور اس موقعہ پر میں نے اس پر زور بھی دیا تھا کہ اس تبدیلی کی کھری کسوٹی ہندوستان کا بچاؤ اور متحدہ قوموں کی مضبوطی ہے، یہ بات بھی آپکو معلوم ہوگئی ہے کہ موجودہ برطانی حکومت کے بہت سے ممبر پچھلے زمانہ میں بار بار فاسسٹ اور جاپانی حملہ آوروں کی تائید کرتے رہے ہیں۔

خط کا خاتمہ۔ آپ نے مہاتما گاندھی کے نام اپنا خط یہ کہکر ختم کیا ہے کہ کانگریس کے خلاف الزاموں کا جلد یا بدیر جواب دینا ہوگا۔ ہم اس دن خیر مقدم کرینگے کہ جب ہم دنیا کے عوام کے روبرو آسکیں اور معاملہ کا فیصلہ اُن پر چھوڑ دیا جائے، اس دن دوسروں کو بھی (برطانی حکومت کو بھی) الزاموں کا جواب دینا ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی اس دن کو خوش آمدید کہیں گے،

میں اس خط کی طوالت کیلئے معافی چاہتا ہوں، میں نے یہ محسوس کیا کہ آپکی اور اپنی اور ساتھیوں کی جانب میرا یہ فرض ہے کہ بالکل صفائی سے کام لوں اور کانگریس کے خلاف جو جھوٹے الزامات بار بار لگائے گئے ہیں اُن کی پُر زور تردید کروں، یہ خط ۱۳؍ فروری سنیچر کی سہ پہر کو لکھا گیا ہے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہاں سے بھیجے ہوئے اور مراسلوں کیطرح اسے بھی رجسٹری کر کے حکومت بمبئی کے پاس بھیجنا ہوگا، رجسٹری اتوار کو نہ ہوسکیگی اس لئے دوشنبہ کو بھیجا جائے گا اور شاید آپ کو کچھ دنوں تک نہ پہونچے، مجھے اس تاخیر کے لئے افسوس ہے۔

آپ کا مخلص۔ ابوالکلام آزاد

...مشہور لیڈروں ... سے تھے عام منظر ... موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے آپ ... جانتے ہیں کہ پبلک کو بڑا زبردست ...وں کے بعد فوراً ہی امتناعی ... جاری ہوئے اور لاٹھی چارج، رُلانیوالی گیسیں، ...م اور گولیوں کے ذریعہ تمام پبلک کارروائیوں اور عام اظہار رائے کو بند کر دیا گیا۔ مشہور لیڈروں کو قید کر کے بھیجدیا گیا اور انکی نظر بندی کی جگہ عوام سے مخفی رکھی گئی، انکی موت اور بیماری کی افواہیں پھیلیں جن سے پبلک کی بے چینی اور جوش میں اور بھی اضافہ ہوگیا۔ بظاہر اگست کے دوسرے ہفتہ کے واقعات کا پس منظر یہ تھا۔ میں یہاں بعد کے واقعات سے بحث نہیں کرنا چاہتا کیونکہ انکے بارہمیں اس سے زیادہ مکمل علم ہونا چاہیئے تھا جتنا ہمیں حاصل ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ غور کریں کہ ہماری گرفتاری کے بعد ہندوستانی عوام کے ساتھ جو کچھ کیا گیا اس کا اثر ان پر کیا ہوا ہوگا اور کس طرح بہت بڑی تعداد تنگ آیدبہ جنگ آید کی نوبت تک پہونچ گئی ہوگی،

وہ سرکلر۔ حال کی خط و کتابت کے سلسلہ میں جو سرکاری کمیونک شائع ہوا ہے اس میں ایک سرکلر کا ذکر کیا گیا ہے جو اندھرا پراونشل کانگریس کمیٹی کا بتایا جاتا ہے۔ ہمیں اس کے بارہمیں کچھ نہیں معلوم اور ہم یقین نہیں کر سکتے کہ کانگریس کے بنیادی اصولوں کے خلاف بیجا ہدایتیں ایک ذمہ دار کانگریسی انجمن سے شائع ہوں لیکن یہ بات قابل غور ہے کہ اس سرکلر کا جو سرکاری حوالہ دیا گیا ہے وہ بجائے خود متضاد ہے۔ اس کا ذکر پہلے پہل ایک پریس نوٹ میں آیا جو حکومت مدراس نے ۲۹؍ اگست کو

اپنی ... کمال بردبار ... ۲۳ سال پہلے عدم ... اس کے کہ وقتاً فوقتاً عام تزلزل ... خاصی کامیابی ہوئی۔

اس کا اظہار اس صورت میں ہوسکتا ہے کہ ہندوستان کی قومی تحریک کا مقابلہ ... کیا جائے جو کھلا ... بلاشبہ آپنے بھی بہت سی صورتوں میں تشدد کو جائز رکھا جبکہ آپکے نزدیک اس کا استعمال صحیح مقصد کے لئے ہو لیکن کانگریس عدم تشدد کے وعدہ اور عمل پر قائم رہی اور ۲۳ سال سے یہ طریق کار عوام کو سکھاتی رہی ہے، اگر کانگریس یہ فیصلہ کرے کہ اسکو اپنی پالیسی یا طریقہ تبدیل کرنا ہے اور اس معاملہ میں اسی طریقہ پر عمل کرنا ہے تو وہ کھلے طور پر اپنا وعدہ بدلکر ایسا کریگی، اسمیں کوئی پوشیدگی نہ ہوگی کیونکہ اور وجہیں تو در کنار خفیہ اور علانیہ مشورہ لیں، ٹکراو کسی ایسی سنگھٹا کا گلا گھونٹ دیتا ہے جو بنیادی طور پر کھلی کاروائی اور تعمیری پروگرام پر مبنی ہو، کانگریس میں بہت سے عیب ہو سکتے ہیں لیکن اس پر یہ الزام نہیں لگایا گیا کہ وہ اپنا مقصد حاصل کرنیکی ہمت نہیں رکھتی۔

میں آپ سے غور کرنا چاہتا ہوں کہ ہندوستان میں کیا نتیجے برآمد ہوتے، اگر کانگریس جان بوجھکر تشدد کیلئے بھڑکاتی اور اسکی حوصلہ افزائی کرتی، کیونکہ کانگریس اتنی ہمہ گیر ہے اور اتنا اثر رکھتی ہے کہ ابتک جو کچھ ہوا ہے اس سے

ہالینڈ کی لڑائی ختم ہوگئی

لندن۔ ۳۰ اکتوبر۔ اتحادی ہیڈکواٹر کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ برطانی فوجیں دریائے ماس پر پہنچ گئی ہیں، برطانی اور کینڈی فوجوں نے آج جرمنوں کو ہولینڈ کے ٹاپو سے بالکل صاف کر دیا ہے، جرمن فوجیں رائن کے نچلے حصہ پر بڑی تیزی سے پیچھے ہٹ رہی ہیں اتحادی فوج ان کا پیچھا کر رہی ہے شیلٹ کے ٹاپو میں کینڈی فوج نے نہر کو پار کر لیا ہے، دکھن پچھمی ہالینڈ کی لڑائی جیت لی گئی ہے اور وہاں لڑائی ختم سی ہو گئی ہے۔

اردو انٹرنیشنل اجلاس

بھوپال (بذریعہ ڈاک) آل انڈیا بزم نشر اُردو کے مجوزہ اُردو انٹرنیشنل کے کل ہند مشاورتی اجلاس کے مصارف کے لئے ۵ ہزار روپیہ کا تخمینہ لگایا گیا ہے اور یہ اجلاس فروری ۱۹۴۵ء میں بمبئی میں انعقاد پذیر ہو گا۔ اجتماع کی حیثیت ایک نمایندہ اور تمام مقید المثال اردو کانفرنس کی ہو گی جس میں بزم نشر اردو کی تمام شاخوں اور اُردو منانے والی تمام جماعتوں کے ڈیلی گیٹوں کے علاوہ ملک کے قابل الذکر اخبار نویس ادبا اور شعراء شریک ہوں گے اس اجلاس میں خصوصیت سے مسٹر پریم نرائین سریواستو کی اہم تحریک اُردو انٹرنیشنل کے متعلق قطعی اور آخری فیصلہ کیا جائیگا۔

نوٹس وراثت

بعدالت منصفی مقام شکوہ آباد ضلع مین پوری

مقدمہ دیوانی نمبر ۸۴ بابت ۱۹۴۴ء

لالہ شیو پرشاد ولد لالہ بنارسی لال قوم ویش جین ساکن موضع رامپور ضلع مین پوری مدعی

بنام (۱) روپ سنگھ (۲) کوبیر سنگھ (۳) رام رجپال سنگھ نابالغان پسران وارثان مالکان جائداد نروتم سنگھ اصل مدیون متوفی بولایت مسماۃ دولاری کنور عرف رام دولاری مادر حقیقی خود (۴) مسماۃ دولاری کنور عرف رام دولاری بیوہ وارثہ و مالکہ جائداد نروتم سنگھ مدیون متوفی۔ مدعا علیہ

بنام روپ سنگھ کوبیر سنگھ رام رجپال سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع حال موجودہ جلال پور، مسماۃ دولاری کنور عرف رام دولاری پرگنہ سونہار ڈاکخانہ سونہار تحصیل وضلع ایٹہ متعلق منصفی ایٹہ

چونکہ مدعی نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ اگر تم کو عذر وراثت ہو تو پیش کرو، لہذا آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۱ نومبر ۱۹۴۴ء بوقت ۱۱ بجے دن کے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہوکر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ ۲۴ ماہ اکتوبر ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم منصرم عدالت منصفی شکوہ آباد



بحکم جناب بابو نورتن کمار صاحب بہادر منصف شہر کانپور

نوٹس نسبت دکھلانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت منصفی شہر کان پور

مقدمہ دیوانی نمبر ۴۰۴ بابت ۱۹۴۳ء

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ سول لائن کانپور ذریعہ رائے بہادر مان سنگھ اسکوائر چیرمین مدعی

بنام پنڈت رام شنکر شوکلا ولد پنڈت کالکا پرشاد برہمن پنڈت رام نراین ولد نامعلوم قوم برہمن و پرکاش چندر ولد رام نراین نابالغ بولایت پنڈت رام نراین بناگ دھنش چندر ولد پنڈت رام نراین نابالغ بولایت پنڈت رام نراین ساکن $\frac{109}{239}$ جواہر نگر شہر کانپور

چونکہ مدعی نے درخواست اس عدالت میں ڈگری قطعی کے دی ہے۔ لہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۸ ماہ نومبر ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہوکر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں، اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یک طرفہ سماعت ہوگی اور ڈگری قطعی مرتب کیجاویگی۔

آج بتاریخ ۲۶ ماہ اکتوبر ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم منصرم عدالت منصفی شہر کان پور

کنٹربری کے لاٹ پادری کا انتقال

لندن۔ ۲۶ اکتوبر، کنٹربری کے لاٹ پادری کا آج انتقال ہوگیا ان کی عمر اس وقت ۶۳ سال تھی آپ ترقی پسند خیال کے پادری تھے کچھ عرصے سے آپ بیمار تھے۔

کاکس بازار پر بمباری

دہلی۔ ۲۹ اکتوبر، ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۴ء کے ہوائی جہازوں نے کاکس بازار پر متعدد بم گرائے۔ جو ابتدائی خبریں ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ مالی نقصان بہت کم ہوا، جان کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

برطانیہ کے لاٹ پادری کو جلایا جائیگا

لندن۔ ۲۸ اکتوبر، کنٹربری کے لاٹ پادری ڈاکٹر ٹمپل کو دفن کرنے کے بجائے جلایا جائے گا۔ آپ پہلے لاٹ پادری ہیں جن کو جلایا جائے گا۔

سالانہ عہ 5/-/-
ششماہی عہ 2/12/-
سہ ماہی عہ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ 2/-

VOL. 40 NO. 46 | CAWNPORE. Saturday. 11rst NOV. 1944 | ۱۲؍ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۳ھ

دُنیائے اسلام

ایران نے اتحادیوں کو تیل حاصل کرنیکی رعایت دینے سے انکار کردیا

لندن۔ ۲۹ اکتوبر، "آبزرور" کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ حکومت ایران کے دوران جنگ میں روس، برطانیہ اور امریکہ کو تیل حاصل کرنے کی رعایت نہ دینے کا غالبًا یہ نتیجہ نکلے گا کہ ایران کی موجودہ حکومت کا تختہ اُلٹ جائے گا۔ حکومت ایران اور وزیر اعظم سعید کے خلاف ماسکو اور ایران کے اندر زبردست مہم شروع ہوگئی ہے۔ حکومت روس نے طہران کی حکومت کے خلاف یہ بھی الزام لگایا کہ ایران کے راستے سے امریکہ سے روس کو جو سامان سپلائی کیا گیا ایران میں ان کو نقصان پہونچایا گیا۔ جو الزام لگایا گیا ہے اس کے معنی بہت گہرے ہیں اس کے یہ معنی ہیں کہ روس نے سعید گورنمنٹ کے خلاف روس اور ایران کے درمیان معاہدہ کی خلاف ورزی کا الزام لگایا۔ حکومت ایران کے معاہدہ کی پابندی نہ کرنیکا یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ روس یہ کہدے کہ وہ بھی معاہدہ کی پابندی کرنے سے آزاد ہے۔ اور اس طریقہ پر وہ ایران کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنے کا پابند نہ رہے ابھی تک یہ نہیں بتلایا گیا کہ امریکہ سے روس کو جانے والے سامان کو کیا نقصان پہنچایا گیا لیکن یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ الزام اس وقت لگایا گیا ہے جبکہ حکومت ایران نے روس کو تیل کی رعایتیں دینے سے انکار کردیا ہے۔ ایران کے اندر سعید گورنمنٹ کے خلاف ایجی ٹیشن بہت زور سے جاری ہے۔ طہران میں ایک آزاد مورچہ قائم ہوگیا ہے بہت ممکن ہے کہ بہت جلد حکومت ایران کا تختہ اُلٹ جائے اور وزیر اعظم سعید کو نکال باہر کیا جائے اور ایسی حکومت قائم ہوجائے۔ جو روس کو تیل کی رعایتیں دینے کی حامی ہو۔ ماسکو ریڈیو نے روس کے نائب وزیر خارجہ موسیو کو یزاروے کا ایک اعلان براڈ کاسٹ کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت ایران کا روس کو تیل حاصل کرنیکی رعایت دینے سے انکار کرنے کا روسی حلقوں میں بڑا اثر پڑا۔ روسی حلقوں کا خیال ہے کہ سعید گورنمنٹ اس قسم کا رویہ اختیار کرکے دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کو خراب کررہی ہے، حکومت ایران نے انکار کے حق میں ایک بھی قابل اطمینان وجہ پیش نہیں کی۔

صرف شرطوں کا ذکر کرتے ہوئے جن کی بنا پر حکومت روس نے تیل کی رعایت مانگی تھی، روسی وزیر نے کہا کہ حکومت روس قدرتی طور پر ان شرطوں پر تیل کی رعایت چاہے گی۔

طہران میں روسی وزیر نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ روس اور ایران کے درمیان اب بھی پہلے جیسے دوستانہ تعلقات ہیں لیکن وزیر اعظم سعید نے جو غیر وفادارانہ رویہ اختیار کیا ہے اس کی وجہ سے روس ایران کے ساتھ آئندہ تعاون نہیں کرسکے گا، روسی وزیر نے اُمید ظاہر کی کہ ہمارے راستہ میں جو مشکلات ہیں وہ دور ہوجائیں گی۔ رعایت حاصل ہونیسے ایران اور روس کے تعلقات بہتر ہوجائیں گے۔

وزیر اعظم ایران کا تازہ بیان

لندن۔ ۲ نومبر، حکومت ایران کا یہ فیصلہ کہ جنگ کے دوران میں غیر ملکی کمپنیوں کے ساتھ تیل کے متعلق کسی قسم کی گفت وشنید نہیں لی جاسکتی۔ امریکہ نے منظور کرلیا ہے، ابھی تک اس کے متعلق برطانیہ کی کوئی رائے نہیں معلوم کی جاسکی ہے۔

ریوٹر کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے کہ امریکہ نے ایرانی حکومت کے ان شرائط کو منظور کرکے اس کو اپنی رائے پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کی ہے۔ بہت سے ایرانی اخبارات اپنی حکومت کی مخالفت کررہے ہیں اور بہت سے حکومت کی پوزیشن کی طرفداری میں مصروف ہیں۔ روسیوں کا یہ اعلان کہ ایرانی حکومت نے تیل کے متعلق اس قسم کی رائے قائم کرکے دونوں ملکوں کے تعلقات میں سخت کشیدگی پیدا کردی ہے۔ ایران کے اندرونی معاملات میں ایک کھلا ہوا چیلنج ہے اور تینوں طاقتوں کی طرف سے جو طہران کا ایک مشہور اعلان ہوا تھا اس کی صداقت کی کوئی اہمیت نہیں رہ جاتی، ایرانی حکومت نے کیوں اس قسم کا فیصلہ کیا؟ اس کے متعلق وزیر اعظم محمد سعید نے حسب ذیل اسباب بیان کئے ہیں:۔

(۱) ایران کے اندر غیر ملکی فوجیں موجود ہونیکی وجہ سے پبلک آزادی کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار نہیں کرسکتی۔

(۲) ابھی دنیا کی معاشی اور تجارتی حالت کا صحیح اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔

(۳) واشنگٹن کی تیل کی کانفرنس نے حالات کو کچھ اور بھی مشکوک بنادیا ہے۔

(۴) ایران کے تمام نمائندے جو غیر ملک میں مقیم ہیں اُن کی متفقہ رائے ہے کہ زمانۂ جنگ تک تیل کی رعایت وغیرہ کے متعلق کسی قسم کی بات چیت نہ کی جائے، کسی ملک کے اس قسم کے فیصلے کی وجہ سے دو ملکوں کے سیاسی تعلقات میں کوئی کشیدگی نہ پیدا ہونا چاہیئے۔

مصری وفد مکہ معظمہ میں

مکہ معظمہ، مصری طبی وفد نے مکہ معظمہ میں اپنا کام شروع کردیا ہے۔ کثیر التعداد حاجی اور مقامی باشندے اور طبی وفد کی قیامگاہ پر پہونچکر اس سے استفادہ کررہے ہیں، رئیس وفد نے امیر فیصل کو جو حجاز میں جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کے نائب ہیں تار کے ذریعہ ایک پیغام تہنیت ارسال کیا جس کے جواب میں اُنھوں نے انکا شکریہ ادا کرتے ہوئے انھیں ہدیۂ تبریک پیش کیا۔ سرکاری اخبار ام القریٰ نے بھی وفد کا خیر مقدم کیا ہے۔ رئیس وفد روایات کے مطابق محکمہ حفظان صحت میں بھی تشریف لیگئے جہاں اُنھوں نے نائب ناظم ڈاکٹر ادیب الحال سے ملاقات کی۔ اُنھوں نے اسپتال کا بھی معائنہ کیا اور اس کے کام کی تعریف کی۔

آغازِ منزل

ازحضرت سیماب اکبر آبادی

وہ تنہائی ہو یا محفل ہو تسکین دل کی مشکل ہے / بنالیتا ہی خود اپنے لئے جلوے یہ وہ دل ہے
ہے باطل محفل عالم تو پھر مشکل ہی مشکل ہے / مری نظریں بھی باطل ہیں، ترا جلوہ بھی باطل ہے
وہاں ہوں میں جہاں تمیز حسن و عشق مشکل ہے / ہر اک جلوہ اب آغوش نظر میں جلوۂ دل ہے
کمالِ علم و تحقیق مکمل کا یہ حاصل ہے / ترا ادراک مشکل تھا، ترا ادراک مشکل ہے
غلط سمجھا جو تو محدود سمجھا راہِ ہستی کو / جہاں ہوتی ہے منزل ختم وہ آغازِ منزل ہے
یہ ویرانی تصور کی، وہ رنگینی خیالوں کی / کبھی محفل میں خلوت ہی کبھی خلوت میں محفل ہے
جنوں کا ہاتھ دامن سے نہ پہنچا پردۂ دل تک / ابھی باقی وہی پابندیِ آدابِ محفل ہے
بقدرِ ظرف و ہمت سہل و مشکل ہے رہِ الفت / یہاں ساحل بھی دریا ہی، یہاں دریا بھی ساحل ہے
اُڑا کر دھجیاں پیراہنِ ہستی کی خوش تھا میں / ندا آئی، یہ دیوانے جنوں کی پہلی منزل ہے
ہوئی معلوم وجہ اضطراب و شورشِ عالم / یہاں دل ہی ہر اک ذرہ ہر اک ذرہ میں اک دل ہے
میں غافل ہو کے دانستہ خرابِ بزمِ ہستی ہوں / سمجھتا ہوں کہ یہ محفل نہیں ہی خوابِ محفل ہے
نہ چھیڑ اے نغمہ گر تسکینِ بے ہنگام کے نغمے / فضاؤں میں ابھی گنجایشِ شورِ سلاسل ہے
وہ آئینہ ہو، یا ہو پھول، تارا ہو کہ پیمانہ / کہیں جو کچھ بھی ٹوٹا میں یہی سمجھا مرا دل ہے
اُجالا ہو تو ڈھونڈوں دل بھی پروانوں کی لاشوں میں / مری بربادیوں کو انتظارِ صبحِ محفل ہے
الٰہی غفلتِ عالم کو رنگِ ہوشیاری دے / کہ تو غافل نہیں دنیا سے، دنیا تجھ سی غافل ہے
وہ دل لیکر ہمیں بے دل نہ سمجھیں اُن سے کہدینا / جو ہیں مارے ہوئے نظروں کے اُنکی ہر نظر دل ہے

وہ اے سیماب کیوں سرگشتۂ تسنیم و جنت ہو؟
میسر جس کو سیر "تاج" اور جمنا کا ساحل ہے!

وقت

روسی انقلاب کی سالگرہ پر اسٹالن کی تقریر

میں روسی فوج نے جو زبردست حملے کئے ہیں ان کے بنا ہمارے ساتھی جرمن فوجوں کو اس قدر جلد پسپا نہ کر سکتے جتنا جلد اُنھوں نے فرانس اور بلجیم میں انکو کر دیا ہے اسلئے ہمارا مقصد یہ ہے کہ جرمنی کو شکنجہ میں کسکر رکھا جائے اور اسکو ذرا بھی ڈھیلا نہ کیا جائے اسی میں ہماری فتح ہے۔

موسیو اسٹالن نے مزید کہا کہ ہماری فوجیں ابتک جرمن فوج کے ۱۲۰ ڈویژنوں کو شکست دے چکی ہیں۔ اس وقت جرمنی کے پاس کل ۲۰۴ ڈویزن باقی ہیں۔ جن میں خاص جرمنی کے ۱۸۰ ہیں اور باقی ہنگری کے ہیں۔ طہران کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے موسیو اسٹالن نے کہا کہ طہران کانفرنس میں جرمنی پر پچھم، دکھن اور پورب سے حملہ کرنیکی اسکیم تیار کی گئی تھی اور یہ اسکیم بہت کامیاب ثابت ہوئی۔

میدان جنگ میں روسی فوجوں کی فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے موسیو اسٹالن نے کہا کہ یہ بات اچھی طرح معلوم ہو گئی ہے کہ ہماری سوشلسٹ اسٹیٹ اور اسٹیٹوں کے مقابلہ میں زیادہ کامیاب اور پائدار ثابت ہوئی جو کہ اکتوبر کے انقلاب کے بعد قائم ہوئی تھی۔

اس وقت روسی فوج کے ساتھ جرمنوں سے زیادہ بہتر ٹینک، توپیں اور ہوائی جہاز ہیں۔ موسیو اسٹالن نے مزید فرمایا کہ روسی دیش بھگتی کی طاقت نسلی تعصبات میں مضمر نہیں ہے بلکہ اہل روس کی اس گہری عقیدت میں ہے جو کہ ان کو اپنی سوویٹ مادر وطن سے ہے، نیز تمام قوموں کے مزدور جو ہمارے ملک میں آباد ہیں برادرانہ اشتراک عمل میں مضمر ہے۔

اہل روس جرمنوں سے اس لئے نفرت نہیں کرتے کہ وہ غیر ملکی قوم ہے بلکہ اس لئے کہ اُنھوں نے ہمارے ملک کو نیز دوسرے آزاد پسند ملکوں کو مصیبتوں کا شکار بنایا۔

جرمنوں نے نسلی منافرت کا جذبہ دنیا بھر میں پھیلایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خود ان کے خلاف نفرت کا جذبہ پھیل گیا ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے موسیو اسٹالن نے کہا کہ اب لڑائی فاتحانہ نتیجہ کے ساتھ ختم ہو رہی ہے، یہ سب لوگ مانتے ہیں کہ اہل روس کی قربانیوں نے یورپ کو فاسسٹ ڈاکوؤں کے چنگل سے بچا لیا۔

غیر ملکی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے موسیو اسٹالن نے کہا کہ گزشتہ سال جرمنی اور اس کے ساتھیوں کے خلاف مشترکہ کارروائی کا کامیاب سال رہا ہے۔ اس مقصد کیلئے روس، برطانیہ اور امریکہ کے لوگ ایک ہو گئے اور اُنھوں نے اپنے مشترکہ دشمن کے خلاف ملکر فوجی کارروائی کی۔ فوجی کارروائی کے متعلق طہران میں فیصلے کئے گئے جو بہت کامیاب رہے۔ دنیا کی تاریخ میں ایسی بہت کم مثالیں ملتی ہیں جبکہ اتنے بڑے پیمانہ پر فوجی کارروائی کے فیصلے اتنے کامیاب ثابت ہوں۔

اور ان پر قابو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے درمیان دوسرا مورچہ لگانے کے بارے میں جتنا بڑا اختلاف تھا اتنا بڑا اختلاف اور کوئی نہیں ہے اور وہ اختلاف اب مٹ گیا ہے۔

آپنے مزید کہا کہ ڈمبرٹن اوکس کانفرنس کے فیصلے ظاہر کرتے ہیں کہ جرمنوں کے خلاف اتحادی قوموں میں کس قدر زبردست اتحاد ہے۔ اتحادی محاذ کی مضبوطی کا ایک اور واضح ثبوت ماسکو کانفرنس ہے جو حال ہی میں ہوئی تھی جس میں برطانی وزیر اعظم مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن نے حصہ لیا تھا یہ کانفرنس دوستانہ فضا میں ہوئی اور اتفاق رائے سے یہ معاملے طے پایا۔ لڑائی کے دوران میں ہٹلر کے ساتھی اتحادیوں میں پھوٹ ڈلوانے کی کوشش کرتے رہے اور وہ اس طرح کی کوششیں آگے بھی کریں گے لیکن ہمیں معلوم ہے کہ انکی اس قسم کی کوششیں کس قدر بیکار ہیں۔

ہمارے ملک، برطانیہ اور امریکہ کے درمیان میل ملاپ محض اتفاقیہ یا عارضی مقصدوں پر مبنی نہیں ہے، بلکہ اہم اور دیرپا مفاد پر مبنی ہے۔ ہمیں اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ جس طرح اتحادی قوموں کا اتحاد لڑائی کے تین سال کی آزمائش میں کامیاب رہا اسی طرح لڑائی کے آخری ایام میں بھی کامیاب رہیگا۔

پچھلے سال نہ صرف اتحادی قوموں نے ہٹلری جرمنی کے خلاف ایک مشترکہ محاذ لگا دیا بلکہ اس مورچہ کو وسیع بھی کر دیا۔ اٹلی، فن لینڈ، رومانیہ اور بلغاریہ کو جو جرمنی کے ساتھی تھے الگ کر دیا گیا، وہ نہ صرف الگ ہو گئے بلکہ اُنھوں نے جرمنی کے خلاف لڑائی کا اعلان کر دیا۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یورپ میں جرمنی کا آخری ساتھی ہنگری بھی لڑائی سے الگ ہونیوالا ہے،

اتحادی قومیں جرمنی کے خلاف لڑائی میں اب فتح کی آخری منزل پر پہونچگئی ہیں۔ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ اتحادی قومیں جرمنی پر قبضہ کر لینگی۔ جرمنی کے خلاف لڑائی جیتنا ایک بہت بڑا تاریخی کارنامہ ہے۔ لیکن محض لڑائی جیتنا ہی کافی نہیں ہے دنیا کے لوگوں کے لئے امن اور تحفظ کو دائمی بنانا بہت ضروری ہے، ہمارا کام صرف لڑائی جیتنا نہیں ہے بلکہ آئندہ لڑائی کو ناممکن بنا دینا ہے۔ اگر ہمیشہ کیلئے نہیں تو کم سے کم ایک طویل عرصہ کیلئے۔ جرمنی کو شکست کے بعد اقتصادی فوجی اور سیاسی طور پر غیر مسلح کر دیا جائے گا، اس کو ایسا کر دیا جائے گا کہ وہ پھر حملہ نہ کر سکے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ جرمنی کے حکمراں نئی لڑائی کیلئے تیاریاں کر رہے ہیں۔ تاریخ بتلاتی ہے کہ طاقت بحال کرنے کیلئے جرمنی کو بیس سے تیس سال کا عرصہ کافی ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے موسیو اسٹالن نے کہا کہ ہمارے پاس ایسے کیا ذرائع ہیں کہ ہم جرمنی کو

امن پسند قوموں کے نمائندے شامل ہوں۔ یہ آرگنائزیشن لیگ آف نیشن کا چربہ نہیں ہونا چاہیئے۔

پریسیڈنٹ روزولٹ کی فتح

(نیویارک ۸، نومبر) امریکہ کے صدارتی انتخاب کے سلسلہ میں جو تازہ ترین پوزیشن ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت تک پریسیڈنٹ روزولٹ کا پلہ بھاری ہے، ابتک انتخابی حلقوں میں بھی ان کو زیادہ ووٹ حاصل ہو چکے ہیں اور عام رائے میں انکو زیادہ ووٹ حاصل ہو چکے ہیں۔ تازہ ترین اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ۳۴ ریاستوں میں جن میں ۳۸۷ انتخابی حلقے ہیں پریسیڈنٹ روزولٹ کو زیادہ ووٹ ملے ہیں اور ۱۲ ریاستوں میں جہاں ۱۴۴ انتخابی حلقے ہیں گورنر ڈیوے کو زیادہ ووٹ ملے ہیں۔ عوام کے ووٹوں میں صدر روزولٹ کو ابتک ۲۴۴۳۵۱۲۴۴ ووٹ حاصل ہو چکے ہیں جبکہ گورنر ڈیوے کو ۱۲۱۷۵۴۴ ووٹ حاصل ہوئے ہیں۔ ریپبلکن پارٹی کے دو بڑے بڑے اخباروں نے مان لیا ہے کہ پریسیڈنٹ روزولٹ جیت گئے ہیں مگر گورنر ڈیوے کو ابھی تک بھروسہ ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ ابھی نتیجہ کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے، ڈیموکریٹک پارٹی کے چیرمین کا بیان ہے کہ صدر روزولٹ کی جیت قطعی یقینی ہے وائس پریسیڈنٹ مسٹر ویلس کا بیان ہے کہ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ صدر روزولیٹ مزید چار سال تک وہائٹ ہاؤس کی گدی سنبھالیں گے۔ انتخاب کے سلسلہ میں تمام امریکہ میں بڑے زبردست انتظامات کئے گئے ہیں، اخباروں نے نتیجوں کا اعلان کرنے کیلئے خاص انتظامات کئے ہیں۔ نیویارک میں انتخابی پولوں کا انتظام کرنے کیلئے تقریباً پندرہ ہزار پولیس رکھی گئی ہے۔ آج شام تک مصدقہ طور پر نتیجہ کا اعلان ہو جائے گا۔

ڈیموکریٹک اور ریپبلکن پارٹیوں کے اخباروں نیز سرکردہ عہدہ داروں نے یہ مان لیا ہے اور فیصلہ دیدیا ہے کہ پریسیڈنٹ روزولٹ انتخاب میں جیت گئے اور اس فیصلہ کو تمام امریکہ کے ووٹروں نے مان لیا ہے گو ابھی تک تمام اعداد و شمار مکمل نہیں ہوئے ہیں لیکن سینیٹر مسٹر جوزف بال نے رائٹر سے کہا کہ صدر روزولٹ نے لڑائی کو چلانے اور غیر ملکی پالیسی کی بنا پر انتخاب جیتا ہے۔ ایک ریپبلکن آفیسر نے کہا کہ ریپبلکن پارٹی انتخاب ہار چکی ہے اور ایک گھنٹہ کے اندر ڈیوے مان لیں گے۔ انتخابی حلقوں میں صدر روزولٹ کافی ووٹوں سے جیت رہے ہیں اور عوام کے ووٹ میں صدر روزولٹ کو ابتک ۱۱۱۸۳۰۰۰، اور مسٹر ڈیوے کو ۹۰۳۰۴۰۰ ووٹ مل چکے ہیں۔

تازہ خبر یہ ہے کہ مسٹر فرینکلن ڈیلیو روزولٹ پھر امریکہ کے چوتھی مرتبہ پریسیڈنٹ منتخب ہوئے۔ نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

میں حاجی محمد شفیع صاحب موجودہ ممبر و مسلم لیگی اُمیدوار اور سید منظور علی صاحب موجودہ ممبر اور شیخ محبت حسین میں زبردست مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۳ میں مسٹر مصطفےٰ حسین صاحب نیر موجودہ ممبر و مسلم لیگی امیدوار اور محمد شفیع صاحب میں زبردست مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۴ میں حافظ احمد نبی خاں صاحب مسلم لیگی امیدوار اور مسٹر ابرار الحق صاحب میں زبردست مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۷ میں شیخ عبدالرزاق صاحب موجودہ ممبر انصار پارٹی، مسٹر نور الحسن صاحب انصار برادری اور کرنیل محمد فاروق صاحب نیلی پوش میں زبردست مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۸ میں بابو محمد انور صاحب لیگی اُمیدوار اور مسٹر عبدالجلیل صاحب میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۹ میں شیخ ظہور احمد صاحب لیگی اُمیدوار اور مسٹر ابراہیم اشرف صاحب میں زبردست مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۱۰ میں سید علی زیدی صاحب موجودہ ممبر اور مسلم لیگی اُمیدوار مسٹر صادق حسین صاحب میں زبردست مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۱۳ میں مسٹر محمد عتیق صاحب مسلم لیگی اُمیدوار اور شیخ سخاوت حسین کے درمیان زبردست مقابلہ ہے۔

غیر مسلم وارڈوں میں وارڈ نمبر ۱ سے ۳ تک متعدد حضرات میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۴ میں مسٹر دیوندر سروپ موجودہ ممبر اور مسٹر نریندر جیت سنگھ میں زبردست مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۵ میں مسٹر برمانند مصرا موجودہ ممبر اور پنڈت رامیشور مصر وید میں زبردست مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۶ میں مسٹر منوہر سنگھ وکیل اور مسٹر ہنداسنگھ میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۷ میں مسٹر منی لال لوٹیا موجودہ ممبر اور ڈاکٹر رگھوناتھ پرشاد کپور میں زبردست مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۸ میں پنڈت ویدنرائن باجپئی موجودہ ممبر اور مسٹر سری دھر باجپئی اور مسٹر منالال نگم میں مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۹ میں سوامی ناتھورام موجودہ ممبر اور پنڈت بشمبھر ناتھ کوشک مسٹر مرلیدھر کنوریا اور مسٹر بنارسی داس مہیشوری میں زبردست مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۱۰ میں پنڈت بینی مادھو باجپئی موجودہ ممبر اور پروفیسر شاردا پرشاد سکسینہ، پنڈت شیو کمار شوکل اور مسٹر مکندی لال گرگ کے درمیان میں زبردست مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۱۱ میں مسٹر رام بھروسے سیٹھ ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر اور لالہ ہیرا لال سوت والے سے زبردست مقابلہ ہے۔

وارڈ نمبر ۱۲ میں بابو ڈولی چند گپتا بابو شیو کمار جین اور مسٹر رادھے لال میں زبردست مقابلہ ہے۔

کیا ہے۔

کوئلہ کا مقدمہ

سر پدم پت سنگھانیا اور کملا گروپ کے دیگر ۸ آدمیوں پر کوئلے کے سلسلہ میں مقدمہ چل رہا ہے۔

۴، نومبر کو سر پدم پت سنگھانیا باہر ہونیکی وجہ سے عدالت میں نہیں جا سکے لہذا مقدمہ کی تاریخ ۲۰ نومبر مقرر کی گئی ہے۔

ڈائرکٹران کی حاضری کیلئے ۲۵ - ۲۵ ہزار روپیہ اور دیگر ملازمان کی حاضری کیلئے دس، دس ہزار روپیہ کی ضمانت لی گئی ہے۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

۹، نومبر کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی میٹنگ رائے بہادر مسٹر مان سنگھ چیرمین ٹرسٹ کی صدارت میں ہوئی۔

گورنمنٹ کا آرڈر بیناجھابر اور گرانڈ ٹرنک روڈ کے متعلق پڑھا

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۳

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر بھوگنی پور مقام کانپور

دنکو — مدعی

بنام کھیری وین وغیرہ — مدعا علیہ

بنام بابو سرسوتی پرشاد عرف بٹن بابو ولد منشی جوالا پرشاد قوم کالیستھ ساکن محلہ پریٹ شہر کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالشس بابت دفعہ ۵۹ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۷، ماہ نومبر ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن مقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو جئے اور جوابدہی دعوی کی کیجئے اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے، پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷، ماہ نومبر ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

[illegible] ... عاشق ... ایا اور عاشق کو ایک نعرہ میں ... کی جہاں لڑکیاں پہلے سے موجود تھیں، نوجوان نے گھبرایا لیکن چار و ناچار ... [illegible]

کی ... شروع ہو ... کہ نوجوان کا سارا ... ہاتھوں مٹی پلید ہونے کے بعد ... ہوا بے تحاشا بھاگا۔

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

... لاہور کی چند حسین و جمیل لڑکیوں کے تشدد کی ایک اور کہانی سن لیجئے۔ اس کہانی کی ابتدا یوں ہوئی کہ ایک اوباش نوجوان نے لاہور کے ایک سینما سے تین چار کالج کی لڑکیوں کو نکلتے ہوئے دیکھا تو ہزار جان سے ان پر عاشق ہو گیا اور لگا ان کا پیچھا کرنے۔

لڑکیاں اس من چلے نوجوان سے بے خبر اٹھلاتی ہوئی چلی جا رہی تھیں اور نوجوان اس تاک میں تھا کہ کہیں موقع ملے تو سلسلۂ گفتگو شروع کرے جب نوجوان کو کوئی موزوں موقع نہ ملا تو اس نے بیتابانہ آگے بڑھ کر ایک لڑکی پر دست درازی شروع کر دی، بس پھر کیا تھا ساری لڑکیاں پلٹ پڑیں اور بے تحاشا جفت کاری شروع کر دی، وہ نظارہ قابل دید تھا، جب عاشق جانباز لڑکیوں کے ہاتھوں پٹ رہے تھے اور ہزاروں تماشائی تماشہ دیکھ رہے تھے آخر اس نوجوان کو اس وقت معافی دی گئی جب اس نے تمام لڑکیوں کے قدموں پر گر کر اپنے قصور کا اعتراف کر لیا۔

ہمارا خیال ہے کہ لڑکیوں کی یہ عدم تشدد کی تحریک ہندوستان کے لئے مبارک ہے کیونکہ لڑکیوں کے تشدد کے خوف سے کم از کم غنڈوں کو لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کا تو حوصلہ نہیں رہے گا۔

[illegible] ... آواز ... جھلسے ہوئے ... کو سیراب کرے گا۔ اس وقت ہم ... کے ساتھ مل کر ایک گیت گائیں گے ... جو فضا کو خاموش اور چشموں کو بے چین کر دے گا اور ... بہار ... مستی سے جھومنے لگیں گے۔ ... سب ایک آرام دہ خواب ... ں گے۔

ایک ایسے آرام دہ خواب میں جو بعد میں پھر کبھی نصیب نہیں ہوگا۔

جانتے ہو وہ گیت کیا ہوگا؟
کاش تم بھی سمجھ سکتے!

میں کچھ مردوں کو یہ کہتے ہوئے سنتی ہوں کہ ہمیں کام کرنے کی آزادی ہے، تمام پیشوں اور عہدوں میں عورتوں کو اجازت ہے اور ان تمام باتوں میں یہ خیال نہیں کیا جاتا کہ مرد ہے یا عورت بلکہ صرف لیاقت کا سوال ہے۔ میں اس کے خلاف آواز بلند کرنا چاہتی ہوں۔ مرد دیدہ و دانستہ عورتوں کو نیچا رکھنا چاہتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ وہ زینہ پر چڑھ جائے اور عورتیں نیچے کی ہی سیڑھی پر پڑی رہیں۔ (باقی آئندہ)

خدمات جنگ کے صلہ میں سوراج کا مطالبہ

نئی دہلی ۱۰۔ ۲ نومبر، مہاراشٹر کلب میں مسٹر اینے نے جو کہ سیلون میں حکومت ہند کے نمائندہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں سیاسی جمود اب ایسے مرحلہ پر پہنچ گیا ہے کہ متعلقہ پارٹیوں کے درمیان بات چیت سے اب یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا اس وقت یہ مناسب ہے کہ جن لوگوں کا کسی پارٹی سے تعلق نہیں ہے وہ ایک ساتھ مل جائیں، اور ہندوستان کا آئندہ آئین مرتب کریں اور غیر ملکوں کو ایک ڈیلی گیشن بھیجیں اور اس بات پر زور دیں کہ چونکہ ہندوستان نے اتحادیوں کی لڑائی میں روپیہ اور آدمیوں کی جو قربانیاں کی ہیں وہ اسکی بنا پر ہندوستان کو آزادی ملنا چاہیئے اب ہندوستان کے رو برو اس کے سوائے اور کوئی راستہ نہیں رہ گیا ہے اگر اس لائن پر کوئی پروگرام بنایا جائے تو میں فوراً ہی لنکا سے اسمیں حصہ لینے کیلئے پہنچ جاؤں گا۔

... دنیا

صدیوں سے تمام دنیا کے مرد اپنے آپ کو پاکدامن نیک خصلت اور عالی حوصلہ تصور کرتے آئے ہیں کیونکہ وہ زیادہ بھیڑ کی جگہوں میں عورتوں کو بیٹھنے کے لئے جگہ دیدیتے ہیں، یا جب عورتیں آتی ہیں تو کھڑے ہو جاتے ہیں یا جب عورتیں داخل ہوتی ہیں تو دروازہ کھولے رکھتے ہیں اس اصول کو "لیڈیز فسٹ" یعنی ... پہلے عورت ... کا اصول کہا جاتا ہے۔

... کو جانچنا شروع کر دیا ... سری ... سے خارج ... دکھا جاتے ... چھوڑ دیتے ہیں اور یہ ... ہیں خوشنودی سے خوشش ... طیش آجاتا ہے جیسا کوئی مرد خواہ ... ور ہو مجھے ٹرمویے یا بس میں اپنی جگہ ... دیتا ہے ہیں تلخ لہجہ میں جواب دیتی ہوں "شکریہ! ... اسے مہربانی اسے اپنے ہی لئے وقف رکھئے" ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہمیں یہ محسوس کرایا جائے کہ ہم کمزور اور بیکس مخلوقات میں سے ہیں۔

بہت سی عورتیں دنیا کے مختلف گوشوں میں صدیوں سے اپنے حقوق کیلئے جنگ آزما ہیں لیکن مردوں کی سرپرستی کے خلاف پہلی منظم بغاوت انگلینڈ میں "وومن سفریج موومنٹ" یعنی عورتوں کی صداقت کی تحریک" کے ساتھ شروع ہوئی، اس کے ساتھ ہی ساتھ دوسرے ممالک کی تحریکوں نے یہ ظاہر کر دیا کہ عورتیں اپنے حقوق کو محسوس کر رہی ہیں اور انھیں حاصل کرنے کے لئے اُن میں زندگی کی لہر پیدا ہو چکی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیں ووٹ دینے کا حق مل گیا۔

مجھے اندیشہ ہے کہ ہم سے دوبارہ چالاکی کی گئی کیونکہ اب ہمیں پتہ چلا ہے کہ ووٹ کی کیا وقعت ہے میں مردوں سے کہتی ہوں "ہماری تمام ووٹیں تم اپنے پاس ہی رکھو اور ہمیں اپنی تنخواہیں اور اپنے عہدے دے دو" آخر کار یہ سوچنے کی بات ہے کہ ووٹ نے ہمیں کیا فائدہ پہونچایا ہے تقریباً سات سال گذرے کہ میں نے ایک مرتبہ ووٹ دیا یہ آخری بار تھا کہ قانون سازی کی مجلسوں کا الیکشن ہوا تھا میں کہوں گی کہ یہ بہت چاپلوسی کا طریقہ تھا کہ بہت سے آدمی آتے تھے اور اپنے اپنے اُمیدوار کو ووٹ دینے کے لئے کہتے تھے، یہ محسوس کرنا سنسنی خیز تھا کہ سیاست میں بھی میری وقعت ہے اور میں حکومتوں کو اپنی مرضی کے مطابق بنا یا ہٹا سکتی ہوں میں الیکشن ختم ہو جانے کے بعد اسمبلی کی کارروائیوں کو دیکھنے کے لئے گئی، بلکہ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اُس شخص نے جس کو کہ میں نے ووٹ دیا تھا کیا کیا تھا، جب وہ کچھ کہنے کے قابل ہو گیا تھا جب بھی اُس نے بہت کم قیمتی باتیں کیں۔

بے شک جہاں انھیں اپنے ذاتی بکھیڑوں سے وقت مل گیا ہمارے لائق قانون سازوں نے ہماری ضروریات کو محسوس کر لیا ہے مثلاً سندھ میں انھوں نے ایک بل پاس کر کے جہیز کی رقم کو محدود کر لیا ہے لیکن اُنھوں نے یہ بڑی آسانی سے فراموش کر دیا کہ لڑکا ورثہ کی جائداد میں کوئی حق نہیں ہے اس لئے کہ جائداد میں کچھ حصہ لینے کا صرف یہی ذریعہ ہے۔

اُنھوں نے "طلاق کا بل" پاس کرنے سے بھی انکار کر دیا ہے اور یہ معذرت پیش کی ہے کہ اس سے ہندوستانی شادی کی بنیاد پر اثر پڑیگا اور اس سے ہندوستانی عورت کی عزت اور پاکدامنی جاتی رہیگی، مجھے حیرت ہوتی ہے کہ کیا عزت اس وقت بڑھتی ہے جبکہ مرد اپنی بیویوں کو بار بار دوسری شادی کرانے کی غرض سے طلاق دیدیتے ہیں۔

ہماری مرضی یہ ہے کہ ہم بھی انسان سمجھی جائیں اور ہمارے حقوق بھی وہی ہوں جو کہ مردوں کے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ورثہ میں ہمارا بھی حصہ ہو اور شادی میں بھی ہمارے برابر کے حقوق ہوں، یہ ضروریات ہماری شدید ضروریات میں سے صرف دو ہیں۔

گلیلو

(از جناب عبدالماجد عثمانی۔ بھوپال)

سترھویں اور سترھویں صدی میں جبکہ یورپ جہالت اور توہم پرستی میں مبتلا تھا اور سائنس کی ترقی کی رفتار بہت سست تھی، بزرگ سائنسدانوں کو قدیم یونانیوں کے بنائے ہوئے غلط نظریوں کی اندھا دھند تقلید کرنی پڑتی تھی ... [illegible] ... اگر کسی جدید نظریہ کو پیش کرتا تو قدیم خیال کے لوگ اس کی جان کو آجاتے ... [illegible] ... اس دور میں جدید نظریوں کو پیش کرنا اور پرانے نظریوں کو مردود قرار دینا بہت بڑی جرأت اور ہمت کا کام تھا۔ گلیلو انھیں حوصلہ مند سائنسدانوں میں شامل ہے جو اٹلی میں ایسی جہالت اور تاریکی میں پیدا ہوئے اس نے ۱۵۶۴ء میں جنم لیا اور خوش قسمتی سے اس دور کے سائنسدانوں کا سرتاج شمار ہوا۔

گلیلو نے نہ صرف جدید نظریوں ہی کو پیش کیا ہے بلکہ ایجادات بھی کی ہیں اور یونانیوں کے غلط اور فرسودہ نظریوں کی تغلیط بھی کی ہے۔ گلیلو کا باپ غریب لیکن عقلمند آدمی تھا وہ اپنے بیٹے کو ڈاکٹر بنوانا چاہتا تھا اس لئے اس نے گلیلو کو پیسا کی یونیورسٹی میں طب کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخل کرا دیا یہاں گلیلو کو ایسے استاد کی شاگردی کا موقع ملا جو فن طبابت میں خاص شہرت کا مالک تھا لیکن گلیلو کو سائنس سے فطری دلچسپی تھی۔ اور اس کی طبیعت میں غور و خوض کا عنصر غالب تھا۔ عقلمند باپ نے اس کے فطری اور ذاتی لگاؤ میں کوئی مداخلت نہ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے اپنی سب سے پہلی ایجاد پنڈولم اکیس سال کی عمر میں جب وہ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہا تھا، کی۔ اسے ابتدا میں طبیبوں نے نبض کی رفتار دیکھنے کے لئے استعمال کیا تھا۔ ۱۵۸۹ء میں فرڈیننڈ ڈی میڈسکی ڈیوک آف ٹور کونے نے گلیلو کو پیسا یونیورسٹی میں ارتھمیٹک کا لیکچرار مقرر کر دیا یہاں اس نے سب سے پہلے ارسطو کے اس نظریہ کی تصحیح کی کہ وزنی اجسام ہلکے اجسام سے جلدی زمین پر گرتے ہیں، اس نے اس نظریہ کی تغلیط کے لئے پہلے یہ ثابت کیا کہ جب کوئی شے کہیں بھی اوپر سے گرائی جاتی ہے تو وہ پہلے ایک سکنڈ کے خاتمہ پر بیس فٹ فی سکنڈ کی رفتار سے فاصلہ طے کرتی ہے، دوسرے سکنڈ کے خاتمہ پر چونسٹھ فٹ فی سکنڈ کی رفتار سے فاصلہ طے کرتی ہے اور اسی طرح تیز رفتار سے وہ گرتی ہے، اس نظریہ کو سامنے رکھ کر اس نے ارسطو کے نظریہ کی عملی تصحیح کی، وہ پیسا کے مشہور مائل مینار پر چڑھ گیا۔ اور وہاں سے مختلف وزن سے اجسام زمین پر گرائے لیکن پیسا کے قدامت پرستوں نے یہ دیکھنے کے باوجود بھی کہ وزنی اور ہلکے اجسام سب ایک ساتھ زمین پر گرے، اس نظریہ کو غلط ماننے سے انکار کر دیا۔ وہ سب گلیلو سے اس قدر خفا ہوئے کہ اُنھوں نے اسے پیسا سے نکلوا دیا۔ گلیلو مجبوراً وطن چھوڑ کر بھاگا۔ اور ۱۵۹۲ء میں (PADUA) کی یونیورسٹی میں پروفیسر ہو گیا۔ یہاں ایک انجینئرنگ کے متعلق یہ نظریہ دریافت کیا، کہ کوئی طاقت جو دو پونڈ وزن کو ایک فٹ اونچا اٹھائیگی، وہ ایک پونڈ وزن کو دو فٹ اونچا اٹھائیگی۔ گلیلو کو یہ بھی معلوم تھا کہ آواز جو ہم منہ سے نکالتے ہیں وہ ہوا میں تموج پیدا کرتی ہے جو کان کے پردہ سے ٹکرا کر ہماری قوتِ سامعہ تک پہونچتی ہے اس نے شروع ہی سے کوپرنکس تھیوری پر غور کیا تھا اور اُسے اس کی سچائی کا یقین کامل تھا لیکن اس زمانہ میں "نظام بطلیموس" کو غلط بتانا کوئی آسان کام نہ تھا (PADU) آکر وہ اپنا زیادہ وقت اجسام فلکی کے متعلق غور و خوض میں صرف کرتا رہا۔ ۱۶۰۹ء میں جب وہ وینس بھی تھا اُس نے سنا کہ ایک ڈچ عینک ساز نے ایک ایسا آلہ تیار کیا ہے جس میں دور کی چیزیں بہت نزدیک معلوم ہوتی ہیں، یہ دوربین کی سب سے پہلی شکل تھی، یہ سنتے ہی گلیلو کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اس آلہ سے اجسام فلکی کا مطالعہ کرنے میں بہت مدد ملیگی اس نے اسی سال ایک دوربین تیار کی یہ بالکل (OPERAGLASS) کے اصول پر مبنی تھی اس میں الف ب ایک محدب تھا جس کی مدد سے (OBJECT) کے اوپر سے روشنی کی شعاعیں محدب پر جھک جاتی تھیں۔ ج د ایک دوسرا معقر شیشہ تھا جو کرنوں کو ماسکہ میں آنے سے قبل پھیلا دیتا تھا اس طرح گلیلو نے اپنی پہلی دوربین ۱۶۱۹ء میں تیار کی۔ یہ دوربین چیزوں کو ان کے اصل سے صرف تین گنا بڑھا سکتی تھی۔ اس کو تیار کر کے اس نے سب سے پہلے چاند کو دیکھا اور اس میں اس نے پہلی مرتبہ بڑے گہرے اور تاریک غار اور پہاڑ دیکھے غاروں کے بڑے بڑے خلاؤں کو وہ غلطی سے سمندر سمجھ رہا تھا پھر اُس نے (SCONPRYUGHT) دیکھی جو اس وقت نظر آتی ہے جب چاند ½ ہوتا ہے، گلیلو کا خیال تھا کہ درحقیقت یہ سورج کی روشنی کا عکس ہے جو زمین سے چاند پر پڑتا ہے

(باقی آئندہ)

پردۂ سیمیں

فلم ساز کمپنیوں کو لائسنس

امر پکچرز۔ (۱) بیتاب (۲) ... (۳) پروڈکشن ...
فضلی برادرس۔ (۱) فیشن (۲) عصمت۔
جینت ڈیسائی پروڈکشنز۔ (۱) جگت راج (۲) زبان (۳) الکار (۴) سرگٹ چند گپت۔
کاردار پروڈکشنز۔ (۱) قانون (۲) سنجوگ (۳) گیت (۴) جیون (۵) طوفان۔
کمل راۓ پکچرز۔ (۱) شہنشاہ اکبر۔
لکشمی پروڈکشنز۔ (۱) شرافت (۲) کابری (۳) دیوی (۴) ... لکشمی۔
مظہر آرٹ پروڈکشنز۔ (۱) بڑی بات۔
نوین پکچرز۔ (۱) دوست (۲) پرشرام (۳) بھرتری ہری۔
راج لکشمی پکچرز۔ (۱) مہاکوی کالیداس۔
سلور فلمز۔ (۱) بڑے نواب صاحب (۲) کانٹ ہیلپ اٹ (نصیب)

ڈھاکہ۔ ۴ نومبر۔ مسٹر ایس کے گھوش آئی سی ایس اور چند لوگوں پر تین لاکھ روپے کے غبن کا جو مقدمہ چل رہا ہے اس سلسلہ میں کلکتہ

میونسپل کمشنر کا بھی مکان تھا پولیس نے اس میونسپل کمشنر کو حراست میں لے لیا اس پر کلکتہ میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

کے انتخابی حلقوں سے زیادہ ووٹ حاصل ہوں گے، امریکہ میں ۵۳۱ انتخابی حلقے ہیں۔

آثار دیکھ کر ماں کا دل پھٹنے لگا اور اس نے اپنے دل میں کہا "تیرے ہی بیاہ کی فکر تو مجھے کھائے جا رہی ہے، پانچ بیٹیوں کی شادیاں کر کے کھک ہو لئے، قرضوں کا بوجھ سر پر لدا ہوا ہے، دو لڑکوں کی پڑھائی کا خرچ ہے، اب تو گکڑی کی بیل کی طرح پروان چڑھ کر بیاہ کی عمر کو پہونچ رہی ہے پچاس روپے ماہوار میں کیا کیا ہو"

سنیہہ لتا سے مخاطب ہو کر اس نے کہا "جاؤ اپنا کام کرو"

سنیہہ لتا نے اصرار کے لہجے میں کہا "نہیں ماں بتاؤ"

ماں نے ابھی کچھ جواب نہیں دیا تھا کہ سنیہہ لتا کا طوطا بول اٹھا "میری اچھی بیٹی، آ میرے پاس آ، میری اچھی بیٹی!!"

ماں نے آنکھوں میں آنسو بھر کر سنیہہ لتا کی طرف دیکھا "جا طوطے کو ٹکڑا ڈال دے، میں سوئی کرتی ہوں"

سنیہہ لتا طوطے کو روٹی کا ٹکڑا دے کر باپ کے پاس جا بیٹھی۔ پچاس روپے آگے رکھے وہ حساب پھیلا رہے تھے، نیا مہینہ شروع ہو گیا تھا۔ مانگنے والے ایک ایک کر کے آنے شروع ہو جائیں گے مالک مکان چار مہینے کا کرایہ مانگے گا گوالا دودھ کے دام لینے آئے گا، حلوائی بنیا سب کو کچھ نہ کچھ بھگتان کرنا ہو گا۔

"بابوجی!"

مگر سنیہہ لتا کی دھیمی آواز انھیں اپنی طرف متوجہ نہ کر سکی۔

سنیہہ لتا نے ذرا اونچی آواز سے کہا "بابوجی!"

"ہاں بیٹا!" باپ نے جواب میں مڑ کر کہا۔

سنیہہ لتا ان سے یہ پوچھنا چاہتی تھی کہ ماں ہر وقت کیا سوچا کرتی ہیں، مگر باپ کے چہرے پر تشویش اور پریشانی کے آثار دیکھ کر اسکی زبان نہ کھلی۔

باپ نے کہا "پیسہ لیگی بیٹا، یہ لے اپنا پیسہ"

سنیہہ لتا نے پیسہ لیکر اپنی اوڑھنی کے آنچل میں باندھ لیا اور اندر کی کوٹھری میں بیٹھ کر سوچنے لگی، ماں اور پتا جی دونوں ہر وقت کیا سوچا کرتے ہیں۔

گوالا کہہ گیا۔ اب میں زیادہ قرضہ نہیں چڑھا سکتا پچھلا ادا کر دو تو دودھ آئے گا ورنہ بند۔ بنیا دھمکی دے گیا کہ اتنے سارے روپے چڑھ گئے ہیں اور

تم لوگ بابو کو نہ مارو میں تم کو ڈھیر سارے پھول دوں گی"

ان آدمیوں کی سمجھ میں نہ آیا کہ لڑکی کیا کہہ رہی ہے، ایک نے پوچھا "تو کیا کہہ رہی ہے بیٹا"

سنیہہ لتا بولی "تم لوگ میرے بابوجی کو نہ مارو۔ ٹھہرو میں ابھی آ رہی ہوں"

شام کو ہار گوندھنے کے لئے اس نے جتنے پھول اکٹھے کر رکھے تھے سب کپڑے میں باندھ کر لے آئی اور منت کے لہجے میں بولی "لو یہ سب پھول لے جاؤ، بس اب تو خوش ہو، اب تو چلے جاؤ"

دونوں آدمی ایک دوسرے کے منہ کی طرف دیکھنے لگے اور آہستہ آہستہ چلے گئے۔

رات کو بستر پر لیٹ کر سنیہہ لتا سوچنے لگی، اگر ہار سنگھار کے پھول روپے ہوتے تو میں صبح ہی پاس کے بغیچے سے ڈھیروں پھول توڑ کر ماں کو لا دیتی، ماں کہتیں میری سنیہہ لتا سونا لکھی ہے۔ پتا جی خوش کہتے، میری سنیہہ لتا اچھی ہے گوالے کے سب روپے ادا ہو جاتے۔ بنیا پتا جی کو دھمکیاں نہ دیتا۔ ماں رانیوں کی طرح گہنے پہنے بیٹھی رہتیں، نوکر چاکر سیوا کرتے، بابوجی بگھی پر ہوا کھانے کے لئے جاتے۔

دفعتاً اس کا دھیان ماں اور موکشا موسی کی باتوں کی طرف گیا۔

موکشا موسی کہہ رہی تھیں "بہن تم نے سنا کالی مائی نے زمیندار کی عورت کے سپنے میں آ کر کہا ہے کہ میں تم لوگوں کے نئے تالاب میں ہوں، آٹھویں گربھ کا بچہ بھینٹ دو، تمھاری زمینداری کی حالت اچھی ہو جائے گی۔ تمھارے ہاں ہنستا کھیلتا پوتا ہوگا اور تم کو سب طرح کا سکھ ملے گا۔ ورنہ یاد رکھو تم لوگ تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔"

سنیہہ لتا کروٹ لے کر بڑی توجہ سے موکشا موسی کی باتیں سننے لگی۔

موکشا موسی کہہ رہی تھی "زمیندار کی عورت کہتی ہے کہ اگر کوئی اسے اپنا آٹھویں گربھ کا بچہ دیدے تو وہ ایک لاکھ روپیہ تک دیدیگی کیونکہ کالی مائی کو بھینٹ مل جانے کے بعد زمیندار کے ہاں لہر بہر ہو جائیگی"

سنیہہ لتا اب اور بھی زیادہ دھیان سے باتیں سننے لگی کیونکہ اس خیال سے اس کا دل بلیوں اچھلنے لگا تھا کہ میں بھی تو اپنی ماں کی آٹھویں لڑکی ہوں، اگر مجھے کالی مائی پر بھینٹ چڑھا دیا گیا تو میرے ماتا پتا کو زمیندار کی عورت سے ایک لاکھ روپے مل جائیں گے!

ڈاکٹر سید محمود کا وائسرائے ہند کو خط

(سلسلہ کے لئے ۲۸ اکتوبر کا صداقت ملاحظہ فرمائیے)

پہلا الزام

نوٹس میں پہلا الزام اس طریقہ پر درج ہے کہ تم ۸ اگست ۴۲ء کے کانگریس کے ریزولیوشن کے پاس ہونے میں شریک تھے جس کی رو سے وہ تحریک عامہ منظور کی گئی جس کا مقصد لڑائی چلانے کی کامیابی میں خلل ڈالنا تھا۔

اب جناب آپ تو جانتے ہیں کہ تحریک کی منظوری ہوئی ہی نہیں یہ قانونی طور پر بال کی کھال نکالنا نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ گاندھی جی کو تو محض تحریک جاری کرنے کا اختیار دیا گیا تھا مگر اس وقت اور اس حالت میں کہ جب وہ سول نافرمانی کو بالکل ضروری خیال کریں اس کی تعمیل میں کوئی بین کارروائی نہیں کیگئی اس کا انحصار تو آئندہ امکانات پر تھا جو پیدا ہوتے یا نہ ہوتے اور پھر اس ریزولیوشن میں ہی یہ الفاظ موجود تھے کہ کانگریس کا ارادہ پورے دل سے جنگ کو کامیابی سے چلانے کا ہے۔

جہاں تک اس ریزولیوشن کے پاس ہونے میں میرے شریک ہونے کا سوال ہے، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا میر امبر ہونا یا جولائی اور اگست ۴۲ء میں واردھا اور بمبئی میں موجود ہونا لازمی طور پر یہ ثابت نہیں کرتا کہ میں اس ریزولیوشن کے پاس ہونے میں فریق تھا۔ کیا حکومت کے پاس وہم و قیاس کے علاوہ اس کے ثابت کرنے کے لئے کوئی شہادت بھی ہے پھر کیا ایسی حالت میں ملک معظم کی رعایا میں سے ایک کی ایک طویل عرصے کے لئے اس کی آزادی سے محروم کر دینا صحیح اور منصفانہ کارروائی ہے اور پھر اس سے یہ کہنا کہ بے گناہی ثابت کرو کیا معنی رکھتا ہے اس کے قانونی پہلو پر تو واقعات کی روشنی میں کامیابی سے بحث کیجا سکتی ہے مگر میں اس بحث میں نہیں پڑتا، کیونکہ میرا یہ مقصد نہیں ہے کہ میں قانون کے پیچھے سہارا لوں۔

اصل واقعات

میں تو کہہ چکا ہوں کہ میرا مقصد اس خط کے لکھنے میں اپنی رہائی حاصل کرنے سے مختلف ہے اس لئے میں یہاں چند خاص واقعات بیان کر دینا چاہتا ہوں میں بست پس و پیش کے ساتھ ایسا کر رہا ہوں اور مجھے یہ احساس ہے کہ شاید ایسا کرنا اپنے ساتھیوں اور گاندھی جی سے نامناسب سلوک کرنا ہوگا لیکن میری نیت صاف ہے اس لئے میں صاف ضمیر سے لکھ رہا ہوں۔

سنہ ۱۹۴۰ء میں جب فرانس کا زوال ہوا تو میں اس کا زبردست اور پرجوش حامی تھا کہ کانگریس کو چاہیئے کہ کوشش جنگ میں غیر مشروط امداد دے۔

سنہ ۱۹۴۰ء میں جب کانگریس ورکنگ کمیٹی انفرادی سول نافرمانی شروع کرنے پر محض پروٹسٹ کے طور پر نہ کہ کوشش جنگ میں خلل ڈالنے کے لئے غور کر رہی تھی تو میں اس پروٹسٹ کے بھی خلاف تھا، کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں غالباً ستمبر سنہ ۱۹۴۰ء میں میں نے یہ کہا تھا

خود کانگریس انگریزوں کی بدولت عالم وجود میں آئی اور اس لئے ان کی تاریخ کے اس نازک ترین دور میں ہمیں ان کا ساتھ دینا چاہیئے باوجود اس کے وہ دور ماضی میں ہم سے بیجا فائدہ اٹھاتے رہے ہیں، ہمیں مستقبل کے لئے انسانی فطرت میں یقین رکھنا چاہیئے۔

پھر بھی انفرادی سول نافرمانی شروع ہو گئی بہت سے لوگ جیل خانے چلے گئے اور ایک بھی تشدد کے واقعہ کی رپورٹ نہیں آئی۔ گاندھی جی اتنے محتاط تھے کانگریس کا ڈسپلن اس موقعہ پر دیکھنے کے قابل تھا۔

کرپس کی پیشکش

اس کے بعد کرپس کی پیشکش آئی اور خط و کتابت یکایک بند ہو گئی جس پر ہر شخص حیرت میں تھا، میری رائے میں اگر سر اسٹیفورڈ کرپس ایک ہفتہ ہندوستان اور ٹھہر جاتے تو کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہو گیا ہوتا لیکن مجھے مضمون سے الگ نہ ہونا چاہیئے بدقسمتی سے اس ناکامی نے ملک کے تلخ جذبات کو اور بھی زیادہ تلخ کر دیا اور ہر طرح کی افواہیں اڑنے لگیں اور شکوک پیدا ہو گئے، پنڈت جواہر لال نہرو نے اس کے بعد دہلی کی پریس کانفرنس میں جو بیان دیا وہ ان کی اس مخلصانہ کوشش کا مظہر ہے کہ وہ عوام کو کوشش جنگ میں امداد دینے میں راغب کرنا چاہتے تھے اور شبہات دور کرنا چاہتے تھے، ان کوششوں کے باوجود افواہیں اور شبے بڑھتے رہے تشدد ہوا بھی تھا، اور غالباً اسی کو روکنے کے لئے مہاتما گاندھی نے خود تحریک جاری کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ اُن کو یقین دلانے کے لئے سنہ ۱۹۴۱ء کا تجربہ موجود تھا کہ وہ اس جوش کو اہنسا تمک لائن پر ڈال دیں بدقسمتی سے جو زبان اور چند وہ فقرے جو انھوں نے استعمال کئے قابل مذمت تھے، اس سے حکومت کے ذہن میں غلط فہمی اور بدگمانی پیدا ہو گئی میں سمجھتا ہوں کہ کھلی بغاوت اور سمجھوتہ کا امکان نہیں اور ایسے ہی فقروں نے لارڈ لنلتھگو کو جڑ دیا لیکن گاندھی جی اب یہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ فقرے استعمال نہیں کئے، اس سلسلہ میں میں آپ کو لوئس فشر کی اس کتاب کا حوالہ دینا چاہتا ہوں جو انھوں نے گاندھی جی کے ساتھ ایک ہفتہ کے عنوان سے لکھی ہے اور جو حال ہی میں میں نے یہاں پڑھی ہے اس میں لوئس فشر نے لکھا ہے کہ جون سنہ ۴۲ء میں سیوا گرام میں قیام کے دوران گاندھی جی کے سکریٹری شری مہادیو دیسائی نے دو بار اُن سے کہا کہ وہ وہاں سے براہ راست دہلی جائیں اور اگر ممکن ہو تو وائسرائے سے انٹرویو کا انتظام کریں کیونکہ گاندھی جی کو یہ یقین تھا کہ اگر میں لارڈ لنلتھگو سے ملا تو کچھ نہ کچھ سمجھوتہ تو ہو ہی جائے گا اس کے یہ معنی ہیں کہ اگر انھوں نے مندرجہ بالا فقرے استعمال کئے ہوتے یا وہ اس طریقہ پر سوچ رہے ہوتے تو پھر وائسرائے سے ملاقات کرنے کی فکر کیوں کرتے۔

اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ۸ اگست کے بعد وائسرائے سے ملاقات کرنے کے متعلق ان کی تجویز "محض رسمیہ معاملہ" نہیں تھی مختصر یہ کہ چاہے گاندھی جی نے یہ لفظ استعمال کئے ہوں یا نہ کئے ہوں یہ اپنا کام کر گئے اور چونکہ بروقت انکی تردید نہیں ہوئی، اس کا سبب کچھ بھی ہو، حکومت نے یہ یقین کر لیا کہ گاندھی جی نے یہ لفظ کہے ہیں اس کے لئے حکومت کو قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا کسی کو یہ خیال نہ گزرا کہ گاندھی جی سے پوچھ کر انکی تردید کر دے، مجھے خود ان لفظوں کے متعلق کوئی علم نہ تھا، یہاں آکر مجھے انکا علم ہوا۔ میں اپنی بے خبری کے لئے خود ہی خطاوار ہوں۔

واردھا میں جولائی سنہ ۴۲ء میں ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ہوئی میں نے اس میں اجتماعی تحریک شروع کرنیکی سخت مخالفت کی اس میٹنگ کے بعد جب میں پٹنہ گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرے اجتماعی تحریک کی مخالفت کرنے کی بات ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ تک کو معلوم ہے میں بمبئی سے اس تجویز کی مخالفت کرنے گیا تھا۔ میں نے اپنی پوری طاقت سے اس کی مخالفت کی اور یہ پیشگوئی بھی کی کہ اس کا نتیجہ ایک بڑی بدبختی ہوگا۔ میں نے یہ بھی کہدیا تھا کہ حکومت کو کانگریس کے ارادوں کے متعلق لازمی طور پر غلط فہمی ہو جائیگی اور وہ اُسے یقیناً پیٹھ میں چھرا گھونپنے، سے منسوب کریگی، عملی طور پر ایسا ہی ہوا مگر گاندھی جی کو اپنی ایمانداری اور اپنے نیک ارادوں پر پورا یقین تھا۔

۸ اگست سنہ ۴۲ء کو تیسرے پہر میں نے ورکنگ کمیٹی کی آخری میٹنگ میں اپنا استعفےٰ دیدیا اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں ریزولیوشن کی مخالفت کرنے کی اجازت چاہی میں نے کہا کہ جس تحریک کو میں ملک کے مفاد کے لئے تباہ کن سمجھتا ہوں اس کی ذمہ داری میں نہیں لے سکتا، میں جیل میں جا کر بیٹھ سکتا ہوں مگر میں ایسے طریق عمل کی ذمہ داری میں شریک نہیں ہو سکتا اس کے بعد جو گفتگو ہوئی اس سے میں نے سمجھا کہ سول نافرمانی جلد بازی میں شروع نہیں کی جائے گی، وہ باتوں کی ناکامی پر اس کا انحصار ہے اول گاندھی جی وائسرائے سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں اور انھیں ملاقات کے نتیجہ کا یقین ہے اسکی تائید لوئس فشر نے اپنی کتاب میں کی ہے، دوم ملاقات کی ناکامی کی صورت میں گاندھی جی کوئی اور ایسی بات کرینگے جس سے برطانی حکومت برطانی جنتا اور ان کے دوست لارڈ لنلتھگو کے ضمیر میں ضرور حس پیدا ہوگی، در اصل لفظ "تیز اور مختصر" تحریک سے مراد یہ باتیں تھیں نہ کہ ان کی مجوزہ تحریک۔ گاندھی جی پاگل نہیں جو یہ سمجھ لیتے کہ سول نافرمانی شروع کرتے ہی برطانی حکومت درہم برہم ہو جائیگی، کہا جاتا ہے کہ لارڈ لنلتھگو نے اُن سے سنہ ۱۹۴۰ء میں انفرادی سول نافرمانی کے وقت کہا تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو ہماری دوستی قائم رہیگی، ممکن ہے کہ اس واقعہ نے گاندھی جی کو سمجھوتہ کے متعلق یقین کی حد تک پُر امید بنانے میں مدد دی ہو، جناب میں گاندھی جی جیسے بڑے آدمی کے فعل کو جائز ٹھہرانیکی کوشش کرنیکا مجاز نہیں ہوں، یہ بیان میرا ارادہ ہے میں خالص واقعات پیش کر رہا ہوں۔ یہ کہنا کافی ہے کہ پہلے بھی میری رائے تھی اور اب بھی

مہاتما گاندھی کا بیان

...ح ہونہ والا ہے

...جو لیڈر جمع ... شروع ... کی ... کرنے ... نہیں ...

...ہے کہ ا... تو یہ روزہ ... نے اس بارے میں ا... کی ہے جو اُن سے وقتاً فوقتاً ... اپنے بھائی کے پوتے کنو گاندھی کی شادی جو آ... کے ساتھ ہوئی ہے، ۷ نومبر کو رکھی ہے، اس سے بھی اشارہ ... کہ وہ روزہ کی تیاری کر رہے ہیں ا... ابھی تک سیوا گرام میں ہیں اور ...سی حالات پر روزانہ بات چیت کرتے ... کوشش کر رہے ہیں کہ گاندھی جی اپنے مجوزہ روزہ کے بارے میں ابھی چند روز اور بیان نہ جاری کریں۔

...ہاں سے ... میں اپنی ...ڈالدیا۔ اس کے بعد سنیہہ لتا ...میں تالاب کے گھاٹ پر دیا جلا ...

آج... ایک ... کے دیئے سجائے سنیہہ ... تالاب کے گھاٹ کی طرف۔

ابھی نئے تالاب میں سیڑھیاں نہیں بنی تھیں، اس کے چاروں ... دکھائی دیے ہیں۔

سنیہہ لتا نے تالاب کے چاروں طرف دیے رکھے، پھر ایک کنارے پر کھڑے ہو کر سامنے کی طرف دیکھا۔ تالاب کا پانی اندھیری رات میں ایک کالی چادر کی طرح معلوم ہو رہا تھا۔ دیر تک سنیہہ لتا اس چادر کی طرف دیکھتی رہی۔ پھر سہج سہج چل کر پانی کے پاس جا کھڑی ہوئی اور ہاتھ جوڑ کر "ماں کالی مائی" کہتی ہوئی پانی میں کود گئی۔

تالاب کے کنارے دیئے اس طرح پلکیں جھپک رہے تھے گویا وہ کسی بدنصیب کی بربادی پر اُمڈنے والے آنسوؤں کو روک رہے ہیں۔

ہندوستان کے اندر دکھنی افریقہ والوں پر پابندیاں

نئی دہلی۔ ۴ نومبر، حکومت ہند نے گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت کے ذریعہ غیر ہندوستانی جنوبی افریقہ کے باشندوں پر وہی پابندیاں عائد کردی ہیں جو جنوبی افریقہ کی حکومت نے اپنی سلطنت میں بسنے والے ہندوستانیوں پر عائد کی ہیں فی الحال یہ پابندیاں داخلہ رہائش تجارت حصول ملکیت قبضہ و فروخت ملکیت اور مقامی رائے دہی کے بارے میں ہیں یہ کارروائی جوابی سلوک کے ایکٹ کے ماتحت عائد کی گئی ہے، یہ ایکٹ سنہ ۱۹۴۳ء میں پاس ہوا تھا لیکن چونکہ حکومت ہند یہ کوشش کر رہی تھی کہ ہندوستانیوں کی علحدگی کے بارے میں دکھنی افریقہ کی حکومت نے جو قانون پاس کیا ہے اس کے بارے میں کوئی قابل اطمینان حل نکل آئے جائداد کے حصول قبضہ یا فروخت کے بارے میں نیٹال یا ٹرانسوال والوں پر پابندیاں لگی ہیں کیونکہ ان جگہوں میں ہندوستان کے خلاف ایسی ہی پابندیاں لگائی گئی ہیں اور مقامی رائے دہی کے بارے میں صوبہ کیپ کے علاوہ اور سب جگہ پابندیاں لگی ہیں اس لئے حکومت ہند نے رائے دہی کے بارے میں صوبہ کیپ پر پابندیاں نہیں لگائی ہیں۔

جاپان کے خلاف لڑائی دو سال تک جاری رہیگی

فجا۔ ۵ نومبر، آسٹریلیا کے برطانی ہائی کمشنر سر رینالڈ کراس نے کہا کہ میرا اندازہ یہ ہے کہ جاپان کے خلاف لڑائی ڈیڑھ سال سے دو سال تک جاری رہیگی۔

جین دھرم کی ریسرچ

کلکتہ۔ ۴ نومبر۔ آل انڈیا جین سائنس کانفرنس میں جو اصحاب شریک ہوئے اُنھوں نے ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کی اپیل پر جین دھرم کا مطالعہ کرنے کیلئے ۲۲۰۰۰ روپیہ کا وعدہ کیا ہے، مقصد یہ ہے کہ ایک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جائیگا اور کلکتہ یونیورسٹی میں جین دھرم کے متعلق ریسرچ فیلوشپ دکھوج کرنے کی ڈگری، پانچ سال کیلئے قائم کیا جائے گا۔

اندازہ ہے کہ انسٹی ٹیوٹ اور فیلوشپ قائم کرنے کیلئے ۵ لاکھ روپیہ درکار ہوں گے اور امید ہے کہ ۴ نومبر سے پہلے ہی یہ رقم جمع ہو جائے گی۔

سنگا پور پر پہلا ہوائی حملہ

واشنگٹن۔ ۵، نومبر، ۲۰ ویں ہوائی فوج کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ سپر فارٹریسوں (اعلیٰ قسم کے ہوائی جہاز) نے آج سنگا پور کے جاپانی سمندری اڈہ پر ڈاک یارڈوں اور مرمت کے کارخانوں پر بمباری کی سرکاری بیان میں مزید بتایا گیا ہے کہ فوجی ہوائی جہازوں نے دن کے وقت سب سے لمبی اڑان کر کے یہ حملہ کیا۔ یہ حملہ ہندوستان کے فوجی اڈوں سے اڑ کر اکمیٹڈی طاقت کے ساتھ کیا گیا۔ سنگا پور پر جب سے جاپانیوں کا قبضہ ہوا ہے یہ پہلا حملہ تھا۔

ہمارے ہوائی جہازوں کے ایک ٹکڑے ہی نے سماٹرا میں پنکالنن بنڈل کے تیل کے کارخانے پر حملہ کیا دونوں جگہ بم نشانہ پر گرے۔ سنگا پور میں سب سے بڑے ڈاک کے کنٹرول ہاؤس پر اور دوسری جگہ بم گرائے گئے ایک جاپانی جہاز پر بھی بم گرے، سماٹرا میں بھی تیل کے کارخانہ پر کم سے کم ایک بم ضرور گرا۔

دشمن کے ہوائی جہازوں نے بہت کم مقابلہ کیا۔ ہوا مار توپوں نے بھی بہت کم گولے پھینکے، دونوں جگہ سے ہمارے ہوائی جہاز صحیح سلامت واپس آگئے، جاپان نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ سنگا پور میں ہوائی حملہ میں تیس ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔ کینڈی سے ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے کل رنگون سے ۹ میل اُتر کو آنسین کے ریلوے ورکشاپ پر بمباری کی۔ اس سے پہلے دن کے وقت رنگون پر زور کا حملہ کیا گیا تھا۔

یوگوسلاویہ میں مشترکہ حکومت

لندن۔ ۵، نومبر، معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یوگوسلاویہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر سوباسک حکومت روس سے بات چیت کرنے کے لئے ماسکو پہنچ گئے ہیں۔ اس سے پہلے آپ نے مارشل ٹیٹو سے بات چیت کی اور لندن کے ساتھ یوگوسلاویہ میں ایک مشترکہ حکومت قائم کرنے کے متعلق مکمل سمجھوتہ ہو گیا۔

چانگ کائی شک نے امریکہ کو الٹی میٹم دے دیا تھا

نیو یارک (ڈبری تار) جنرل اسٹل ول کی چین کی واپسی کے بارے میں جو مزید حالات روشنی میں آئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ پچھلے دو ماہ سے مارشل چانگ کائی شک اور میجر جنرل ہارلے کے درمیان اس بارے میں بات چیت چل رہی تھی کہ چین کی میدانی اور ہوائی فوجوں کی مکمل کمان (جو کہ مارشل چانگ کائی شک کی کمان میں تھی) جنرل اسٹل ول کے ہاتھ میں دیدی جائے اور جاپان کے خلاف جوابی حملوں میں چین زیادہ حصہ لے، گو شروع میں مارشل چانگ کائی شک کمان چھوڑنے پر رضامند نہ تھے مگر بعد کو اس بات پر رضامند ہو گئے کہ جنرل اسٹل ول کے سوائے وہ ہر امریکن جنرل کو کمان سپرد کرنے کے لئے تیار ہیں امریکہ کے بارے میں چانگ کا رویہ برابر سخت اور مخالفانہ ہوتا چلا گیا۔ کیومنتانگ (نیشنل پارٹی) سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کی سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں چانگ نے ان امریکنوں کو اپنا ذاتی الٹی میٹم کی شرطیں پیش کر دیں جو کہ اس پر فوجی اور سرکاری اصلاحات کے لئے دباؤ ڈال رہے تھے چانگ نے الٹی میٹم دیا کہ جنرل اسٹل ول کو ہٹا دیا جائے، امریکہ سے ادھار اور پٹہ کے ماتحت جو سامان آئے اسکا کنٹرول اس کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔ امریکہ والے اس پر کمیونسٹوں سے سمجھوتہ کرنے کے لئے کوئی دباؤ نہ ڈالیں۔ اگر امریکہ نے یہ شرطیں نہ مانیں تو چین جاپان کے خلاف اکیلا لڑیگا جیسا کہ وہ پرل بندرگاہ پر حملہ سے پہلے لڑتا رہا ہے۔

اس الٹی میٹم پر مسٹر روزولٹ نے جنرل اسٹل ول کو واپس بلا لیا اور چین، برما اور ہندوستان کے مورچوں کو دو حصوں میں تقسیم کر کے الگ الگ کمانڈر مقرر کر دئے۔

واشنگٹن ۵ نومبر۔ فیلڈ مارشل سر جان ڈل جو کہ اینگلو امریکن چیف آف اسٹاف کمیٹی برطانی فوج کے نمائندہ تھے آج رات انتقال فرما گئے۔

۲۷ ریاستوں میں جن کے ۲۴۹ ووٹ ہیں جیت رہے ہیں اور باقی ۲۰ ریاستوں میں جن کے ۲۴۷ ووٹ ہیں مسٹر ڈیوے جیت رہے ہیں، انتخاب کے لئے ۲۶۶ ووٹ ضروری ہیں۔ مسٹر ڈیوے کے خلاف ایک پر تین کی بازی لگائی جا رہی ہے۔

تمام یونان پر اتحادیوں کا قبضہ

لندن۔ ۵، نومبر، رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ اب تمام یونان آزاد کرا لیا گیا ہے یونان کے ہوائی اڈوں سے اڑ کر چین ہوائی جہازوں نے گشت لگایا انکو سالونیکا کے اُتر اور اُتر پچھم میں بھاگتے ہوئے جرمنوں کا کہیں نشان نہیں ملا۔ اب یہ امر یقینی ہے کہ تمام جرمن اب یونان سے باہر ہو گئے ہیں۔

بحکم جناب مسٹر شاہ غیاث عالم صاحب منصف بہادر قنوج

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲۔ قاعدہ ۳)

بعدالت دیوانی منصفی قنوج مقام سرائے میران

مقدمہ نمبر ۲۱۸ بابت ۱۹۴۴ء

محمد حسین ولد غدا حسین قوم شیخ ساکن قنوج، محلہ چھیٹی پرگنہ قنوج — مدعی

بنام مسماۃ ننھی دختر نابالغہ محمد یوسف قوم شیخ بولایت محمد یوسف پدر خود ساکن حال جسونت نگر، ضلع اٹاوہ — مدعا علیہ

محمد یوسف ولی قدرتی مدعا علیہ نابالغ مذکور

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جائے، لہذا آپ محمد یوسف ولی کو اس کی رو سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاعنامہ ہذا سے   یوم کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کئے جانے کی نسبت نہ گزرائیں گے تو عدالت اغراض مقدمہ ہذا کے لئے آپ کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دے گی۔

تاریخ ۴، دسمبر ۱۹۴۴ء مقرر ہے۔

آج بتاریخ ۲۵ ماہ اکتوبر ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم منصرم

عدالت منصفی قنوج

پان عرب کانفرنس

قاہرہ۔ ۳، نومبر، سکندریہ میں عرب لیگ کے معاہدہ پر عرب ملکوں کے جن وزیر اعظموں نے دستخط کئے تھے ان میں سے تین نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا ہے اور باقی دو استعفے دینے والے ہیں۔ جو تین وزیر اعظم استعفیٰ دے چکے ہیں ان میں نحاس پاشا (مصر) سعد اللہ جعفری بے (شام) اور توفیق ابو الہدیٰ (ٹرانس جارڈن) شامل ہیں۔ خیال ہے کہ باقی دو سید الصلح بے (لبنان) اور حمید الپچاچی (عراق) جلد ہی استعفے دینے والے ہیں، لبنان کے وزیر اعظم سید الصلح نے لبنان کی اسمبلی میں کہا کہ حکومت میں تبدیلی کا سکندریہ کی بات چیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کی تائید مصر کے نئے وزیر اعظم ڈاکٹر احمد ماہر پاشا کے بیان سے ہو گئی ہے جنھوں نے ایک تقریر میں کہا ہے کہ اب اتحاد ایک قومی کام ہے۔

شام میں سیاسی صورت حالات کشیدہ معلوم ہوتی ہے۔ عرب ممالک کے وزیر اعظموں کے استعفوں سے عرب اتحاد کے مقصد کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔

فلیس کا معاملہ کونسل آف اسٹیٹ میں

نئی دہلی۔ ۴، نومبر، معلوم ہوا ہے کہ کونسل آف اسٹیٹ کے صدر نے راجہ یوراج دت سنگھ کو ان سوالوں کی اجازت نہیں دی ہے جو انھوں نے فلیس کے معاملہ اور ہندوستانی فوج کے متعلق جنرل اسٹل ول کے ریمارکس کے بارے میں دریافت کئے تھے۔

ممبر موصوف نے اور بہت سے سوالات دریافت کرنے کا نوٹس دیا تھا ان میں یہ بھی تھا کہ آیا ہندوستان کے معاملہ کے بارے میں پارلیمنٹ کے دونوں ہاؤسوں کی ایک مشترکہ کمیٹی مقرر کی جائے گی۔ ایک سوال سلطنت کے وزیر اعظموں کی کانفرنس کے بارے میں تھا۔

جاپان کے ۶ جہاز اور ۴۰ ہوائی جہاز برباد

پرل بندرگاہ۔ ۸، نومبر، پیسفک کے کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ ۵، نومبر کو امریکہ کے لادو جہازوں کے ہوائی جہازوں نے منیلا کے علاقہ میں ۲۴۹ جاپانی ہوائی جہاز برباد کر دئے۔ ۴، اور ۵، نومبر کو جاپان کے ۴۰ ہوائی جہاز برباد ہو گئے۔ جاپان کے ۶ جہاز برباد ہو گئے اور ۴۲ کو نقصان پہونچایا گیا۔

بڑے حملہ کیلئے روس کی تیاریاں

لندن۔ ۷، نومبر، ماسکو سے رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس وقت روسی مورچہ پر جو خاموشی چھائی ہوئی ہے اس کا فائدہ اُٹھا کر روسی اپنی فوجوں اور سامان کو جلد ہی بڑا حملہ شروع کرنیکی تیاریاں کر رہے ہیں، پوربی پرشیا میں جرمنی کے جوابی حملوں کی پسپائی اور بوڈاپسٹ کے مورچہ پر لڑائی رک جانے سے ایک ماہ سے لڑائی ٹھنڈی پڑی ہوئی ہے، لیکن جرمنوں کو سانس لینے کا موقع نہیں دیا جائیگا۔

قاہرہ میں برطانی وزیر کو گولی مار کر ہلاک کردیا

قاہرہ ۔ ۷ ، نومبر ۔ مڈل ایسٹ کے برطانی وزیر لارڈ موئنے ہلاک ہوگئے ، ان پر کل قاہرہ میں گولی چلائی گئی تھی ۔ حملہ کے بارے میں جو حالات معلوم ہوئے ہیں ، ان سے پتہ چلتا ہے کہ لارڈ موئنے اپنی کار سے اُتر رہے تھے جبکہ ان پر دو آدمیوں نے گولی چلائی جن کے بارے میں خیال ہے کہ وہ ان کے بنگلہ میں چھپے ہوئے تھے دونوں حملہ آوروں کے پاس ریوالور تھے انھوں نے لارڈ موئنے پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی جس سے لارڈ موئنے زخمی ہو کر نیچے گر گئے ۔ ان کا ڈرائیور گولی لگنے سے فوراً ہی ہلاک ہوگیا ۔ حملہ آوروں نے بھاگنے کی کوشش کی ان میں سے جب ایک حملہ آور بھاگ رہا تھا ان پر ایک کانسٹبل نے گولی چلائی جس سے وہ زخمی ہوگیا ۔ اس کا ساتھی بنگلہ کے قریب پکڑا گیا ۔ لارڈ موئنے کو شدید زخم آئے ان کو فوراً ہی ہسپتال پہونچایا گیا جہاں وہ جان بحق ہوگئے ۔ لارڈ موئنے کی عمر اس وقت ۶۴ سال تھی ۔

نیا کمانڈر انچیف چنگنگ پہنچ گیا ،

چنگنگ یکم نومبر چین کے نئے چیف آف اسٹاف کے کمانڈر انچیف کل بذریعہ ہوائی جہاز چنگنگ پہونچگئے ہیں ۔

بہت کچھ ذمہ دار ہے ۔

سرجے پی سریواستو نے سوالات کے وقت ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ بنگال کو آئندہ فصل میں باہر سے غلہ پہنچانے کا سوال حکومت ہند کے زیر غور ہے ، آپ نے یہ بھی بتایا کہ حکومت بنگال نے کچھ غلہ خرید کیا ہے ، اور کچھ حکومت ہند کی طرف سے اضافہ کیا گیا ہے ۔

چین اور جاپان میں عارضی صلح

ماسکو ۔ ۷ ، نومبر ، روس کی کیمونسٹ پارٹی کا سرکاری آرگن



ان گھنے جنگلوں کے پار بھی اُڑے اور کاپر بھی آج وہ برما پر اُڑ رہے ہیں ۔ اُن کے "ہریکین" اور "ولٹی وینجنس" جاپانیوں پر قہر ڈھا رہے ہیں ۔

ہندوستان کو انڈین ایر فورس کے جوانوں پر فخر ہے جنہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ

ہم جاپانیوں کو ہرا سکتے ہیں ۔ اور ہرا رہے ہیں

قومی جنگی محاذ نے شائع کیا

AAA 1306

جاپان کی مذمت میں اسٹالن کی تقریر

ماسکو ۔ ۷ ، نومبر ۔ موسیو اسٹالن نے روسی انقلاب کی بائیسویں سالگرہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے پہلی بار جاپان کی جارحانہ سرگرمیوں کا ذکر کیا ۔ موسیو اسٹالن نے کہا کہ اس وقت امن پسند قومیں ان قوموں پر جنھوں نے جارحانہ سرگرمیوں سے کام لیا ہے غالب آتی جارہی ہیں ۔ روس ، امریکہ اور برطانیہ کے درمیان جو اتحاد لڑائی کے دوران قائم ہوا ہے اس کو لڑائی کے بعد بھی قائم رکھنے کی کوشش کی جائیگی ۔ جاپان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جاپان جیسی جارحانہ قوموں نے خفیہ طور پر لڑائی کی تیاریاں کر کے پرل ہندرگاہ سنگاپور ، فلپائن وغیرہ پر اس لئے قبضہ کر لیا کہ امن پسند قومیں اس وقت بالکل تیار نہ تھیں ۔ آئندہ لڑائیوں کو روکنے کیلئے امن پسند قوموں کو چاہیئے کہ ایک بین الاقوامی نظام قائم کریں جس سے کوئی قوم جارحانہ کارروائی نہ کرسکے ۔

جرمنی کا ذکر کرتے ہوئے موسیو اسٹالن نے کہا کہ "ہم نہ صرف فاسسٹوں کو ان کے گھروں تک جا کر مارینگے بلکہ بہت جلد روسی جھنڈا برلن پر لہرائیگا ۔ آپ نے کہا کہ محض لڑائی جیتنا کافی نہیں ہے ہمیں آئندہ لڑائیوں کو ناممکن بنا دینا چاہیئے ۔ لڑائی کا چوتھا سال روسی فوجوں اور اتحادی فوجوں کے لئے فیصلہ کن فتوحات کا سال ثابت ہوا ہے اس دفعہ جرمنوں کو دو مورچوں پر لڑنے کیلئے مجبور کر دیا گیا ، جرمنی کو اس کی سرحد تک نیچے ڈھکیل دیا گیا ہے ۔" برطانی اخباروں میں موسیو اسٹالن کی تقریر کو بہت نمایاں طور پر چھاپا گیا ہے اور اس کا خیر مقدم کیا گیا ہے ۔

چین اور ہندوستان کے درمیان نئی سڑک

چنگنگ ۔ ۱۴ نومبر ، اخبار "تاکنگ پاؤ" کا بیان ہے کہ چین کو ہندوستان سے ملانیوالی نئی سڑک اب مکمل ہونیوالی ہے سڑک کا دو تہائی حصہ بنکر تیار ہوگیا ہے اب چینی پوشان سے لیکر مچینا تک تقریباً ۴۰۰ میل لمبی سڑک بنا رہے ہیں ۔ یہ سڑک دو حصوں میں تقسیم ہے ۔ پہلا حصہ پوشان سے سرحد چین تک پہنچتا ہوتا ہوا جاتا ہے ۔ دوسرا حصہ سرحد چین سے مچینا تک جاتا ہے ۔ دو سو چینی انجنیر سڑک کی تعمیر کی دیکھ بھال کرنے کے لئے مچینا پہونچ گئے ہیں ۔

THE SAD…

REGD NO. A 406

…وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

…تو حق عوم مستقل میں رہے

رجسٹرڈ نمبر ا ۔ ۴۰۶

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی عا۱۲ 2/12/-
سہ ماہی ۱۸ 1/8/-
فی پرچہ
دو آنہ
۲/- ۲

ہفتہ وار

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

VOL. 40 NO. 47 | CAWNPORE. Saturday. 18th Nov. 1944 | ۱۳۶۳ھ … ذی الحجہ … کانپور شنبہ ۱۸ نومبر …

دنیائے اسلام

دنیا کے نئے نظام کے متعلق غازی عصمت انونو کا بیان

لندن ۵ نومبر۔ انقرہ ریڈیو نے ایک تازہ بلیٹن میں صدر جمہوریہ ترکی غازی عصمت انونو کا یہ بیان نقل کیا ہے:۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ انگلستان اور ترکی کے تعلقات زیادہ سے گہرے ہوتے چلے جائیں گے۔

انقرہ ریڈیو کے بیان کے مطابق غازی عصمت انونو یہ تقریر انقرہ میں کر رہے تھے۔ اس تقریر میں انھوں نے یہ بھی کہا کہ مجھے پورا بھروسہ ہے کہ بڑی طاقتیں اس مقصد سے آپس کے گہرے تعاون کے قیام میں کامیاب ہو جائیگی کہ ایک ایسا نیا نظام قائم کیا جائے جو اقوام کی آزادی اور سلامتی کا ضامن ہو۔ ترکی ہر ممکن کوشش کریگا کہ اقوام کی برادری کا ایک کار آمد اور مددگار رکن بن جائے۔

صدر انونو نے یہ بھی فرمایا کہ دوسری عالمگیر جنگ کے دوران میں ہمارے تعلقات امریکہ کے ساتھ زیادہ گہرے اور دوستانہ ہیں۔ مجھے بھروسہ ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات آئندہ زیادہ قریبی اور وسیع ہو جائیں گے ہم اس بات کی ہر ممکن کوشش کریں گے کہ بلقانی ممالک کے درمیان امن پسندانہ اور بھروسہ کے تعلقات قائم ہونے میں مدد دیں۔

ترکی وزارت میں اہم تبدیلیاں ہونیوالی ہیں

انقرہ۔ ۵ نومبر۔ انقرہ ریڈیو نے جریدہ آتوس کے حوالہ سے یہ خبر نشر کی ہے کہ سید شکری سراج اوغلو اپنی وزارت میں بعض اہم تبدیلیاں کرنیوالے ہیں۔ نئی وزارت میں ترکی پارلیمان کے ترقی پسند نوجوان ممبروں کو لیا جائیگا۔ آتوس کے سیاسی نامہ نگار کا کہنا ہے کہ نئی وزارت میں پرانے مدبروں میں سے توفیق رشدی الراس رؤف بے اور بے اور فتحی بے بھی شامل ہوں گے لیکن اس امر کا زیادہ امکان ہے کہ وزارت میں تبدیلیاں روس اور ترکی کے جدید تعلقات کی روشنی میں ہوں گی۔

ترکی نے کاکیشیا کو جرمنوں کی تاخت سے بچا لیا

ماسکو ۵ نومبر۔ خاص نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ دو ہفتوں سے روسی اخبارات میں ترکی مسائل سے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ "پراودا" نے لکھا ہے کہ یہ امر ناممکن ہے کہ ترکی کو بلقان کے معاملات سے الگ رکھا جائے یا بلقان میں اس کے مفادات کو نظر انداز کر دیا جائے جس طرح ایک مضبوط ترکی یورپ کے لئے ضروری ہے اسی طرح وہ ایشیا کی حفاظت کا ضامن بھی ہو سکتا ہے۔ پراودا نے لکھا ہے کہ اس جنگ نے ثابت کر دیا ہے کہ ترکی کی مضبوطی اور قوت نے نہ صرف مشرق وسطی کو نازی تاخت سے بچا لیا بلکہ جرمن فوجوں کو کاکیشیا میں ترکی نے راستے بڑھنے سے روک دیا۔ اگر ترکی اس وقت کمزوری دکھاتا تو یقیناً آج جنگ کا رنگ کچھ اور ہوتا۔

قاہرہ میں نحاس پاشا کی نظر بندی

قاہرہ۔ ۵ نومبر۔ مصر کے قائد اعظم نحاس پاشا کو جب سے وزارت سے برطرف کیا گیا ان پر پابندی لگا دی گئی ہے کہ آپ قاہرہ سے باہر نہیں جا سکتے۔ احمد ماہر پاشا وزیر اعظم مصر کے اس حکم کے خلاف طلبا اور عوام میں بڑی بے چینی پھیل گئی ہے۔ قاہرہ اور اسکندریہ میں مظاہروں اور جلسوں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے تاکہ حکومت کے اس حکم کے خلاف مظاہرے وغیرہ نہ ہو سکیں البلاغ لکھتا ہے کہ موجودہ حکومت کا یہ حکم نہ صرف احمقانہ ہے بلکہ اشتعال انگیز ہے۔ البلاغ نے یہ بھی لکھا ہے کہ احمد پاشا ایسے احکام صادر کر کے ملک کے امن کو تباہ کرنا چاہتا ہے!

افغانستان نے بھی لبنان کی آزادی تسلیم کر لی

بیروت۔ ۵ نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت افغانستان نے بھی لبنان کی آزادی تسلیم کر لی۔ تمام ممالک اسلامیہ میں اب صرف ترکی اور ایران رہ گئے ہیں جنھوں نے ابھی تک لبنان کی آزادی تسلیم نہیں کی ہے۔

طہران میں ٹریڈ یونین کے دفتروں پر ایرانی پولیس کا قبضہ

ماسکو۔ ۹ نومبر۔ ماسکو ریڈیو کی اطلاع ہے کہ بدھ کے دن صبح کو ایرانی پولیس نے طہران کے تمام ٹریڈ یونین والے دفتروں پر قبضہ کر لیا۔ ٹریڈ یونین کے بہت سے نمائندے اکتوبر کے انقلاب کی ستائیسویں سالگرہ منانے کے لئے ایک جگہ جمع ہوئے تھے اور ایک خاص میٹنگ کر رہے تھے کہ پولیس داخل ہو گئی اور تمام حاضرین کو گرفتار کر لیا۔ ریڈیو نے اس واقعہ پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کی اس حرکت سے تمام ایران کی ترقی یافتہ جماعت میں محمد سعید کی گورنمنٹ کے خلاف نفرت کا ایک خاص جذبہ پیدا ہونے کا بہت زیادہ امکان ہے۔

ایرانی وزارت کا استعفا

طہران۔ ۱۰ نومبر۔ محمد سعید کی وزارت نے استعفا دیدیا۔ اس وزارت نے ایرانی تیل کا ٹھیکہ روس کو دینے سے انکار کر دیا تھا جسکی وجہ سے روس اور ایران کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا۔

ادبیات

جذبات ندرت

از حضرت ندرت میرٹھی

جلوؤں کا یہ ہجوم تری رہگزر میں ہے
ہر ذرہ آفتاب ہماری نظر میں ہے

یہ وصف یہ کمال تمھاری نظر میں ہے
دلمیں ہمارے درد ہے کانٹا جگر میں ہے

دل محو تیرے جلوۂ حیرت اثر میں ہے
اب اشک آنکھ میں ہے نہ جنبش نظر میں ہے

دنیا سے کھو دیا مجھے تم نے نہیں! نہیں
جب تم مری نظر میں ہو دنیا نظر میں ہے

اے ضبط جوش گریہ، خدا دے تجھے جزا
سرمایہ دل کا دلمیں، جگر کا جگر میں ہے

ہے جان میکدہ کہ ترا عالم شباب
بوتل میں ہے شراب کہ مستی نظر میں ہے

شاید اجل مریض شب غم کی ہے قریب
امید کی جھلک تو نمود سحر میں ہے

ہوں دیر میں بھی محو تماشا حرم میں بھی
در در کی بھیک و امن ذوق نظر میں ہے

ہو گا سکوں پذیر نہ طوفان بحر غم!
جب تک لہو کا ایک بھی قطرہ جگر میں ہے

ناکام آرزو بھی ہے دل غم نصیب بھی
یہ اور بات ہے کہ تمھاری نظر میں ہے

ہم کو قبول سارے زمانے کی ٹھوکریں
ہم جیسوں کی گزر بھی تری رہگزر میں ہے

سو حشر بھی اٹھیں تو نہ خاطر میں لائیں ہم
تیرا زمانہ، تیری جوانی، نظر میں ہے

ڈھونڈھیں گے ہم تمھیں بھی اگر ملگئی نظر
اب تک تو اپنی آنکھ تلاش نظر میں ہے

سوز و گداز، درد و تپش، کاوش و خلش
سب کچھ دیا ہے آپنے سب کچھ جگر میں ہے

آنکھیں ہوں بند، اور تصور میں ہو کوئی
دیدار کا اب اک یہی پہلو نظر میں ہے

کیسا نظر فریب ہے طرز حجاب بھی
پنہاں ہے وہ نظر سے مگر پھر نظر میں ہے

شعلہ بھی طور کا ہے وہی مہر حشر بھی
اک داغ آتشیں جو ہمارے جگر میں ہے

ندرت! اب اُٹھ چکے ہیں حجابات حسن و عشق
میں ہوں نظر میں اُسکی، وہ میری نظر میں ہے

سرغلام حسین ہدایت اللہ بہ حیثیت وزیر اعظم سندھ رہتے
تھے کہ میراتق ہے لیکن مسٹر سید کا یہ اصرار تھا کہ سندھ
اسمبلی مسلم لیگ پارٹی کو یہ تقرر کرنا چاہیئے۔ مسٹر جناح نے
سر غلام حسین ہدایت اللہ کو دہلی بلایا تھا کہ ان سے بات
چیت کریں مگر انھیں سندھ میں کچھ ایسا کام تھا جس کی
وجہ سے یہاں نہیں آسکے، اب وہ لیگ کا رخ دیکھ رہے
ہیں اور ساتھ ہی اپنی پوزیشن مضبوط کر رہے ہیں، ممکن ہے
کہ ۶۰ ممبروں کے ایوان میں (جس میں اسپیکر کا بھی شمار ہے)
وزیروں کی تعداد ۹ تک پہونچ جائے، وزیر اعظم موصوف
ان کانگریسی ممبران اسمبلی سے جو جیل کے باہر ہیں ایک
آل پارٹی وزارت بنانے کے معاملہ میں بات چیت کر رہے
ہیں۔ انھوں نے رائے صاحب گوکل داس ہندو وزیر کو لکھا
ہے کہ وہ اپنا دورہ ختم کرکے جلد واپس آجائیں، ایک
تیسرے ہندو وزیر کا تقرر بھی درپیش ہے اس طرح پر
وزیروں کی تعداد ۹ ہو جائے گی۔ سید محمد علی شاہ ممبر اسمبلی
(لیگ پارٹی) کو بھی وزیر بنانے کا سوال درپیش ہے،
مسٹر سید لیگ پارٹی کی طرف سے مسٹر کھرو کی جگہ انھیں
کو وزیر بنوانا چاہتے تھے۔ دونوں نئے وزیروں کے تقرر
کے بارے میں شیخ عبدالمجید سندھی اور سر غلام حسین ہدایت اللہ

۳ میونسپل بورڈ میں چیمبر کے ممبران یو۔پی

چیمبر آف کامرس نے کانپور میونسپل بورڈ کیلئے بابو دوارکا
پرشاد سنگھ کو ممبر منتخب کیا ہے۔

مرچنٹ چیمبر آف کامرس نے کانپور میونسپل بورڈ
کیلئے مسٹر اُما شنکر مہروترا کو ممبر منتخب کیا ہے۔

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس نے کانپور میونسپل بورڈ
کیلئے مندرجہ ذیل تین ممبروں کو منتخب کیا ہے۔

مسٹر رام نراین خزانچی
مسٹر ڈبلو۔ جے۔ پیکوڈ
مسٹر ایچ۔ ڈبلو مارگن

لیبر فیڈریشن

لیبر فیڈریشن نے مسٹر ایس۔ سی مترا کو کانپور میونسپل بورڈ
کے لئے ممبر نامزد کیا ہے۔

ایک اُمید افزا کوشش

ڈاکٹر سری نواس آف کچھیانہ جو ہندوستانی
برادری کے ایک سرگرم ممبر ہیں اُنھوں نے وارڈ نمبر ۵ و ۸ کے
مسلم و غیر مسلم کامیاب و ناکامیاب اُمیدواروں کو اپنے مکان
پر ۱۶ نومبر ۶ بجے شام کو چاء پر مدعو کیا تاکہ الکشن کی وجہ
سے جو تعلقات ان کے آپس میں کشیدہ ہو گئے ہیں وہ پھر
از سر نو اچھے ہو جائیں۔
یہ ایک نہایت مبارک کوشش تھی اور جو ہمارے
خیال میں کانپور کیلئے ایک نئی چیز ہے۔ ہم ڈاکٹر صاحب کو

کی طرف سے کمیٹی مقرر کی ہے جو اس مسئلہ پر ہر پہلو
غور کریگی اور اپنی رپورٹ پیش کریگی کمیٹی میں سر ایڈورڈ
سوٹر سابق چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ مسٹر ٹمنی کلف
سپرنٹنڈنگ انجنیر پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ، مسٹر کیسی
چیف میکینکل انجنیر انڈسٹریز ڈپارٹمنٹ۔ مسٹر ایچ۔ ایس
اسٹیفن سن کلکٹر کانپور اور مسٹر این بی بنرجی سکریٹری
لوکل گورنمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ ممبران ہونگے۔
سر ایڈورڈ سوٹر کمیٹی کے چیرمین اور مسٹر بنرجی سکریٹری ہونگے۔
کمیٹی شہر کی بہبودی اور ترقی کے ہر پہلو پر غور کریگی۔
واٹر سپلائی سیوریج۔ ڈریج، ٹاؤن پلاننگ، سلم کلیرنس
کمیٹی ٹیکنیکل اور ایڈمنسٹریٹیو نقطہ نظر سے غور کریگی۔
سر ایڈورڈ سوٹر۔ چیرمین کمیٹی نے پبلک سے درخواست
کی ہے کہ وہ اس کے متعلق اپنی تجویزیں یا تو تحریری
بھیجیں یا ملاقات کرکے بیان کریں۔

ملاقات کرنے کے اوقات

سوموار سے جمعہ تک } ۹½ دن سے ۱۲ بجے تک
} ۵ بجے شام سے ۷ بجے رات تک
سنیچر۔ ۱۰ بجے، ایک بجے، اور ۳ بجے سے ۵ بجے تک
سر ایڈورڈ سوٹر۔ سول لائنس کانپور ٹیلی فون نمبر
۲۰۲۵ سے ملاقات کرنے کا وقت پہلے سے طے
کرکے تشریف لائیے۔

بم کیس میں دو کو پھانسی کا حکم

۱۰ نومبر۔ مسٹر منظور احمد
ایڈیشنل ڈسٹرکٹ سیشن جج نے بم کیس میں فیصلہ سنادیا،
بجرنگ پرشاد اور بابو رام کو پھانسی کی اور رام نرنجن کو کالے
پانی کی سزا دی گئی۔ آنند سروپ کاشی اور دوسرے چھ ملزموں
کو بری کردیا گیا چونکہ یہ ملزم بھی جیوری کے نزدیک قصوروار
تھے اس لئے معاملہ ہائی کورٹ کے سپرد کر دیا گیا۔ اُما شنکر
وعدہ معاف گواہ بن گیا تھا اس لئے اُسے بری کر دیا گیا۔
باقی ملزمان کو ۴ سال تک کی سزا دی گئی یہ مقدمہ سازش
قتل اور سرکاری جائداد کو نقصان پہونچانے کے الزام میں
ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت چلایا گیا تھا۔

جے۔ کے کاٹن ملس

مسٹر کشن چند آئی۔ سی۔ ایس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ
مجسٹریٹ نے مسرس پرشوتم داس سنگھانیہ، سیتل پرشاد۔
فضل حلیم۔ بی۔ ڈی۔ چندرانہ اور سوہن لال سنگھانیہ
کو ڈیفنس آف انڈیا رولس کے دفعہ ۱۱۶ اور ۱۱۷
کے مطابق کوئلہ کے اسٹاک کے متعلق غلط اطلاع دینے
کے جرم میں سشن سپرد کر دیا ہے۔

مسٹر منظور الدین

مسٹر منظور الدین احمد صدیقی ڈپٹی کلکٹر کے خلاف رشوت لینے کے
جرم میں مقدمہ چلایا جارہا ہے۔

وارڈ نمبر ۱۲ — مسٹر وحید احمد

وارڈ نمبر ۲
حاجی محمد سمیع صاحب ۸۵۴ ووٹ کامیاب
سید منظور علی صاحب ۵۷۲ 〃
حاجی محمد سمیع صاحب ۲۸۲ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔

وارڈ نمبر ۳
مسٹر مصطفےٰ حسین نیر ۷۲۹ ووٹ کامیاب
مسٹر محمد شفیع ۳۱۱ 〃 دیگر اُمیدوار
مسٹر نیر ۴۱۸ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔

وارڈ نمبر ۴
مسٹر احمد نبی خاں ۷۷۴ ووٹ کامیاب
مسٹر ابرار الحق ۶۹۵ 〃
مسٹر ایوب ۱ 〃
مسٹر احمد نبی خاں ۷۹ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔

وارڈ نمبر ۷
مسٹر محمد فاروق صدیقی ۷۷۲ ووٹ کامیاب
مسٹر نور الحسن ۶۴۶ 〃
مسٹر عبدالرزاق ۵۲۴ 〃
مسٹر عبدالرزاق ۲ 〃
مسٹر احمد ۱ 〃
مسٹر حبیب اللہ ۱ 〃
مسٹر محمد حسن ۳ 〃
مسٹر محمد فاروق صدیقی ۱۲۶ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔
اس وارڈ سے مسلم لیگ نے کوئی اُمیدوار کھڑا نہیں
کیا تھا لیکن مسٹر محمد فاروق لیگی ہیں۔
کامیاب اُمیدوار کے ۷۷۲ ووٹ کے مقابلہ میں
۶ ناکامیاب اُمیدواروں کے ووٹوں کی تعداد ۱۱۷۷ ہے۔

وارڈ نمبر ۸
مسٹر محمد انور ۷۳۶ ووٹ کامیاب
مسٹر عبدالجلیل ۵۸۵ 〃
مسٹر انوار الحق ۲ 〃
مسٹر سعید ۱ 〃
مسٹر محمد انور ۱۵۱ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔

وارڈ نمبر ۹
مسٹر ظہور احمد ۱۲۳۴ ووٹ کامیاب
مسٹر ابراہیم اشرف ۹۰۴ 〃
مسٹر ظہور احمد ۳۳۰ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔

وارڈ نمبر ۱۰
مسٹر سید علی زیدی ۸۲۴ ووٹ کامیاب
مسٹر عبدالحق ۳۰۶ 〃
مسٹر صابر حسین ۲۱۹ 〃
مسٹر زاہد حسین ۴ 〃
محمد یعقوب ۱ 〃
مسٹر سید علی زیدی ۵۱۸ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔
کامیاب اُمیدوار کے ۸۲۴ ووٹ کے مقابلہ میں ناکامیاب
اُمیدواروں کے ووٹوں کی تعداد ۵۳۰ ہے۔

وارڈ نمبر ۱۳
مسٹر محمد عتیق ۹۸۹ ووٹ کامیاب
مسٹر سخاوت الدین ۷۹۳ 〃
مسٹر منیر کرمانی ۱۹۶ 〃

پانچ مسلم لیگ کے اُمیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو گئے اور
۷ وارڈوں میں مسلم لیگ کے اُمیدواروں کے مقابلہ
میں خود لیگی یا دیگر حضرات نے مقابلہ کیا۔ ایک وارڈ
جس کو لیگ نے چھوڑ دیا تھا اس وارڈ میں بھی مسٹر
محمد فاروق جو کہ سرگرم لیگی ہیں کامیاب ہوئے اور
اس طرح کل ۱۳ وارڈوں پر مسلم لیگ کے نمائندے
کامیاب ہو گئے۔

کل ۸ وارڈوں میں جہاں کہ الکشن ہوا اس میں
۱۲۶۹۱ اشخاص نے الکشن میں حصہ لیکر اپنے ووٹ
استعمال کئے جس میں سے کامیاب اُمیدواروں کو ۶۹۱۲
اور ناکامیاب اُمیدواروں کو ۵۷۷۹ ووٹ ملے، اس
طرح سے صرف ۱۱۳۳ ووٹ کا فرق رہتا ہے یعنی کامیاب
اُمیدواروں کو ۵۴½ فی صدی اور ناکامیاب اُمیدواروں
کو ۴۵½ فی صدی ووٹ ملے ہیں۔

شیعہ حضرات کو بھی ایک سیٹ ضرور ملنا چاہیے
تھی لیکن افسوس ہے کہ صحیح طور پر کوئی شخص بھی اُمیدوار
نہیں ہوا اور نہ اُس نے الکشن لڑنے میں حصہ لیا۔

غیر مسلم وارڈ

کانگریس نے چونکہ میونسپل انتخابات
میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ کر لیا تھا
اس لئے انتخابات میں کچھ لوگ تو ذاتی حیثیت سے اور
کچھ لوگ سیوک پارٹیوں کی طرف سے اُمیدوار تھے۔
۱۵ نومبر کو ریٹرننگ افیسر صاحب نے ایک وارڈ
سے ۷ وارڈ تک کے نتائج کا اعلان کیا۔

وارڈ نمبر ۱
پنڈت رام کشور شوکلا ۸۵۰ ووٹ کامیاب
مسٹر اقبال بہادر ۷۴۴ 〃
ڈاکٹر چھوٹے لال سینہی ۲۳۷ 〃
دیگر دو اُمیدوار ۶ 〃
پنڈت رام کشور شوکلا ۱۰۶ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔

وارڈ نمبر ۲ ڈاکٹر بابو لال ۷۳۹ ووٹ کامیاب
مسٹر الیشور سرن نگم ۴۷۲ ووٹ مسٹر ناتھو رام ۴۶۰ ووٹ
مسٹر دیبی پرشاد ۴۱۰ 〃 مسٹر رگھوناتھ پرشاد ۲۰۶ 〃
مسٹر شانتی نراین ۱۶۴ 〃 مسٹر گنگا پرشاد ۱ 〃
ڈاکٹر بابو لال ۲۶۷ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔

وارڈ نمبر ۳ مسٹر پرسرام سنگھ یادو ۱۲۶۷ ووٹ کامیاب
مسٹر رام بہاری سنگھ ۷۴۳ ووٹ مسٹر پرسرام سنگھ ۱۶ ووٹ
مسٹر پرسرام سنگھ یادو ۵۲۴ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔

وارڈ نمبر ۴
مسٹر نریندر جیت سنگھ ۱۰۴۹ ووٹ کامیاب
مسٹر دیو ندر سروپ ۸۰۵ 〃
مسٹر تیج بہادر ۲۶۹ 〃
مسٹر نریندر جیت سنگھ ۲۴۴ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔

وارڈ نمبر ۵
لالہ بہاری صاحب ۹۷۳ ووٹ کامیاب
پنڈت جوگل کشور مصر ۶۷۵ 〃

مسٹر منا لال ۱۰۵۸ ووٹ کامیاب

وارڈ نمبر ۱۱
مسٹر رام بھرو سے سیٹھ ۷۶۷ 〃
مسٹر منا لال عرف منا بابو ۲۹۱ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔

وارڈ نمبر ۱۲
مسٹر وولی چند گپتا ۷۱۶ ووٹ کامیاب
مسٹر کرشنا کمار ۵۳۰ 〃
مسٹر یون کمار ۴۳۶ 〃
مسٹر وولی چند گپتا ۱۸۶ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔

وارڈ نمبر ۱۳
پنڈت برہمانند مصرا ۹۵۴ ووٹ کامیاب
مسٹر شنکر لال ۸۶۱ 〃
پنڈت برہمانند مصرا ۹۳ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔

وارڈ نمبر ۱۴ مسٹر گنگا نراین مصرا ۷۹۵ ووٹ کامیاب
مسٹر رام نراین ۶۵۸ ووٹ مسٹر دیا شنکر ۴۷۲ 〃
مسٹر لالہ ۲۳۶ 〃 مسٹر پھول سہائے ۱۶۸ 〃
مسٹر گنگا نراین مصرا ۱۳۷ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔

وارڈ نمبر ۱۵
مسٹر دیبی سنگھ بھارگوا ۸۰۱ ووٹ کامیاب
چودھری مہیشوری پرشاد نگم ۷۶۷ 〃
مکھی ۵۵۵ ووٹ دیبی دین ۱ ووٹ
مسٹر دیبی سنگھ بھارگوا ۳۴ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔

وارڈ نمبر ۱۶
مسٹر رام نراین گرگ ۵۷۳ ووٹ کامیاب
مسٹر دیو ندر ناتھ شوکل ۵۶۲ 〃
مسٹر کرپا شنکر پانڈے ۱ ووٹ مسٹر کرشنا نند ۱ ووٹ
مسٹر رام نراین گرگ ۱۱ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔

وارڈ نمبر ۱۷
مسٹر پھلی داس کریل ۱۳۶۶ ووٹ کامیاب
بھائی دھنی رام کٹھک ۹۷۱ 〃
مسٹر پھلی داس کریل ۳۹۵ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔

وارڈ نمبر ۱۸
ٹھاکر رگھو راج سنگھ ۱۵۹۴ ووٹ کامیاب
مسٹر رادھا رمن ۵۱۰ 〃
مسٹر نورتن لال ۲۸۷ ووٹ مسٹر پراگ نراین ۱۳ ووٹ
ٹھاکر رگھو راج سنگھ ۱۰۸۴ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔

وارڈ نمبر ۱۹
پنڈت بینی مادھو مصرا وکیل ۱۱۴۹ ووٹ کامیاب
سردار کرتار سنگھ ۹۰۶ 〃
پنڈت بینی مادھو مصرا وکیل ۲۴۳ ووٹ سے کامیاب ہوئے۔

وارڈ نمبر ۲۰
مسٹر سکھنندی دیال گرگ ۱۹۳۷ ووٹ کامیاب
ٹھاکر رام سرن سنگھ ۱۴۶۲ 〃
مسٹر سکھنندی دیال گرگ ۴۷۵ ووٹ سے
کامیاب ہوئے۔

وارڈ نمبر ۲۱
پنڈت راجہ رام باجپئی ۱۴۴۰ ووٹ کامیاب
ٹھاکر بھان سنگھ ۷۱۹ 〃
ڈاکٹر بلدیو سرن ۶۲۰ 〃
مسٹر مکھن لال ۱۲۶ 〃
پنڈت راجہ رام باجپئی ۷۱۴ ووٹ سے
کامیاب ہوئے۔

پردۂ فلم

شہزادہ برار نے ہمایوں کو بیحد پسند کیا

بمبئی کی تازہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ پچھلے دنوں پرنس شہزادہ برار جب بمبئی تشریف لائے تو آپ نے محبوب پروڈکشنز کی تاریخی تصویر ہمایوں کا شوٹنگ دیکھنے کے بعد اس عظیم الشان تصویر کی تیاری پر مسٹر محبوب کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ہمایوں کو بیحد پسند فرمایا۔

حقیقت ہے کہ مسٹر محبوب نے اس تصویر پر پانی کی طرح روپیہ بہایا ہے اور اس بات کی انتہائی کوشش کی ہے کہ ہمایوں ہر لحاظ سے ایک کامیاب اور بہترین تصویر ثابت ہو۔ یہ توقع ہے کہ مسٹر محبوب نے ہمایوں کو موجودہ تاریخی تصاویر کی عام روش سے علحدہ رکھتے ہوئے خواہ مخواہ غیر تاریخی واقعات ٹھونسنے کی کوشش نہیں کی ہوگی۔

کلیو پیٹرا بھی تیار ہورہی ہے

فیمس فلمز کی مایۂ ناز فلم "پھول" کے بارے میں معلوم ہوا ہے۔ اب یہ تصویر تقریباً مکمل ہو چکی ہے اور اس تصویر کی تیاری کے بعد کارکنان فیمس فلمز "کلیو پیٹرا" کے مشہور تاریخی افسانے کو فلمانا چاہتے ہیں۔

"کلیو پیٹرا" کا افسانہ جو مصر کی تاریخ کا ایک نہایت ہی عظیم الشان واقعہ ہے ہمارے نزدیک اس کا فلمانا کوئی آسان کام نہیں ہے اس لئے یہ عام خیال ہے کہ فیمس فلمز کو اس عظیم الشان تصویر کی تیاری کے لئے نہایت ہی وسیع پیمانہ پر انتظامات کرنے پڑیں گے۔

تارامتی کا بے چینی سے انتظار

رنجیت پروڈکشنز کی عظیم الشان فلم تارامتی کا ہندوستان کے ہر حصہ میں بڑی ہی بے چینی کے ساتھ انتظار کیا جارہا ہے۔ تارامتی کے بارے میں بمبئی سے جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں، ان سے پتہ چلتا ہے کہ اولوالعزم پروڈیوسر سیٹھ چندو لال شاہ اس تصویر پر پانی کی طرح روپیہ صرف کر رہے ہیں۔ عام خیال یہ ہے کہ تارامتی سال رواں کی سب سے عظیم الشان فلم ثابت ہوگی۔

امریکہ میں ترکی سفیر کا انتقال

نیویارک، ۱۱ نومبر۔ آج ترکی سفیر متعینہ واشنگٹن محمد منیر ارتگن کا انتقال ہوگیا۔ آپ عرصہ سے قلب کے امراض میں مبتلا تھے اور وہیں سفارت خانہ میں زیر علاج تھے۔

نجوم کی دنیا

گلیلو

از جناب عبدالماجد عثمانی بھوپال

(گزشتہ سے پیوستہ)

چاند کو دیکھنے کے بعد اُس نے اپنی دُوربین کا رُخ مشرق کی طرف کیا اُسے مشتری کے گرد چار چمکتے ہوئے چھوٹے چھوٹے ستارے نظر آئے گلیلو اُن کو مسلسل کئی راتوں تک دیکھتا رہا اور آخر کار وہ اس نتیجہ پر پہونچا کہ مشتری کے بھی چاند ہیں جو ہمارے چاند کی طرح اس کے چاروں طرف گھومتے رہتے ہیں یہ راز اس نے ۱۶۱۰ء میں معلوم کیا تھا۔ مشتری کے بعد اس نے زہرہ کو دیکھا، یہ ہلال کی طرح نظر آیا اور مسلسل کئی راتوں کی انتھک کوششوں کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہونچا کہ زہرہ بھی سورج کے گرد گھومتی ہے زحل کی جانب دیکھا تو اُس میں اُسے ایک دستہ نظر آیا لیکن یہ درحقیقت چھوٹے چھوٹے ستاروں کا حلقہ تھا جو گلیلو کی دوربین سے گلیلو کو نظر نہ آسکا تھا لیکن ۱۶۵۹ء میں ایک مشہور ہئیت داں نے اُس کو بڑی طاقتور دُوربین سے دیکھکر معلوم کیا۔ ان سیارات اور قمروں کا بنظر عمیق مطالعہ کرنے کے بعد۔ گلیلو ۱۶۱۱ء میں روم آیا اور میں اپنی دوربین جمادی۔ یہاں اُس نے سُورج کے داغوں کو دیکھا۔ سورج کے داغ دیکھنا آسان کام نہ تھا اُس کی تمازت اور درخشانی گلیلو کو اندھا کر دیتی اس لئے اُس نے سورج کے داغوں کو اس وقت دیکھا جب وہ بالکل اُفق سے ملا ہوا تھا اس نے ان داغوں کے متعلق یہ بھی تحقیق کیا کہ وہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتے بلکہ انمیں تبدیلی ہوتی رہتی ہے ایک دوسرے سے مل کر یہ ایک بڑے داغ میں تبدیل ہو جاتے ہیں پھر یہ داغ خود بخود چھوٹے چھوٹے داغوں میں تبدیل ہو جاتا ہے ان مشاہدوں سے گلیلو نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ سورج اپنے محور پر اٹھائیس دن میں گردش کرتا ہے سورج، چاند، مشتری اور زحل وغیرہ کا خوب اچھی طرح سے مطالعہ کرنے کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہونچا کہ بطلیموس بالکل غلط ہے اور کوپرنیکس تھیوری کے "زمین سورج کے گرد گھومتی ہے بالکل صحیح ہے۔" دوربین کی مدد سے اس نے اپنے دوستوں اور شاگردوں کو کوپرنیکس تھیوری کا یقین دلایا پھر اس کے بعد اس نے عوام اور خصوصًا اُس زمانہ کے سائنسدانوں کے سامنے یہ خیال ظاہر کیا لیکن ان کے دماغوں پر قدامت پرستی کا اندھیرا غالب تھا اس لئے ان میں سے اکثر نے گلیلو کے دوربین سے کام لینا بھی پسند نہ کیا وہ ڈرتے تھے کہیں واقعی بطلیموس نظام جس پر وہ ایمان لائے ہوئے تھے غلط نہ ہو جائے۔ مذہبی ٹھیکہ دار (پادری) بھی اس کے اس عقیدے کے خلاف تھے چنانچہ انھوں نے اسے مذہبی عدالت میں بلایا اسی عدالت سے اُنھوں نے برونو کو جادوگر کا الزام لگا کر جلوا دیا تھا، عدالت سے گلیلو کو تنبیہ کی گئی کہ آئندہ اپنے غلط نظریات سے گمراہی نہ پھیلائے۔ اگر وہ اپنی ہٹ سے باز نہ آیا تو سزا سے نہ بچ سکے گا لیکن گلیلو کی فطرت نے اسے مجبور کیا اور ۱۶۳۲ء میں اس نے اپنی مشہور کتاب نظام دنیا شائع کی اس میں اس نے کوپرنیکس تھیوری ✱

[illegible] کی تھی، اس کتاب سے عوام کے [illegible] تبدیلی نہیں ہوئی لیکن مذہبی ٹھیکہ داروں کو موقع مل گیا اور اُنھوں نے اسے ۷۰ برس کی عمر میں مذہبی عدالت میں بلا کر بری طرح ذلیل کیا۔ گلیلو کو حلف اُٹھا کر یقین دلانا پڑا کہ آئندہ وہ اپنے خیالات کی تبلیغ نہ کریگا، مذہب پرستوں کی یہ حرکت کس قدر خوفناک تھی کہ وہ ایک روشن خیال محقق کی دماغی قوتوں کو حکومت کے جبر و استبداد سے شکست دینا چاہتے تھے اور اسطرح ایک ایسی روشنی سے محروم کرنیکی دھن میں مبتلا تھے جو آگے چلکر اندھیرے راستوں کو جگمگا دینے والی تھی سب سے زیادہ حیرت خیز بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ مذہب کے نام پر کیا جارہا تھا اس کے بعد گلیلو کو اپنے وطن پیسا جانے کی اجازت دیدی گئی اور یہاں اس نے اپنی بقیہ عمر مختلف تجربوں اور اجرام فلکی کے مطالعہ میں صرف کرنیکا تہیہ کر لیا لیکن قدرت نے ۱۶۳۵ء میں اسے اندھا کر دیا۔ نابینا ہونے کے بعد گلیلو نے اپنے ایک عزیز ترین دوست کو حسب ذیل خط لکھوایا:۔

"افسوس تمہارا پیارا دوست اندھا ہوگیا یہ چاند یہ ستارے یہ اجرام فلکی جنکو اس نے اپنی دوربین کی مدد سے کئی گنا بڑا دکھا کر کوپرنیکس کے نظریہ کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی تھی اب اسکی آنکھوں سے اوجھل ہو گئے لیکن مشیت ایزدی یہ ہی تھی اس لئے وہ خوش ہے۔"

۲۸ جنوری ۱۶۴۲ء میں گلیلو دنیا سے رخصت ہو گیا گلیلو سولھویں اور سترھویں صدی کا سب سے بڑا سائنسداں تھا اس نے اپنی دوربین ایجاد کر کے علم ہئیت میں بہت بڑا اضافہ کیا۔ دنیا کے تمام ہئیت داں رہتی دنیا تک اس کے زیر احسان رہیں گے اس کے بعد سے اجرام فلکی کی ترقی کے لئے نئی نئی راہیں کھل گئیں لیکن اب بھی یہ علم ایک ناپید کنار سمندر کی حیثیت رکھتی ہے۔

عورتوں کی [illegible]

(گزشتہ سے پیوستہ)

جہاں مرد کو تمام دفاتر میں پُورا پُورا اختیار حاصل ہے جس کا مطلب پوری پوری طاقت، ذمہ داری اور روپیہ پیسہ ہے۔ عورتوں کے لئے محض گھٹیا کام رکھے ہیں مثلاً اسٹینوگرافر، دکانوں پر اسسٹنٹ، ٹیلیفون آپریٹر، نرس اور اُستانی وغیرہ۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اس سے اچھا کام بخوبی سر انجام نہیں دے سکتیں موجودہ جنگ نے یہ صاف صاف ظاہر کر دیا ہے کہ عورتوں میں بھی ذمہ دار کام اور مشکل عہدے [illegible] موجود [illegible] تو وہ بہت سے [illegible] ہیں کہ ہم جسمانی [illegible] میں اُن کے برابر ذہنیت موجود [illegible] دماغ میں کم صلاحیت ہے، اور [illegible] وہ ہیں ہم ادنیٰ ہیں اور ہم محض تھوڑی سی بات چیت اور گپ شپ کرنے کے قابل ہیں۔

ہم نے یہ مانا کہ ہم جسمانی طور سے کمزور ہیں۔ لیکن پھر کیا ہوا؟ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہمیں بھاری وزن کے چیمپین یا بوکسر، یا کانوں میں کام کرنے والا مزدور یا قلی یا سپاہی بنایا جائے۔ مردوں کو بھی سائنس کی مدد سے بھاری بھاری وزن اُٹھانے اور مشکل کام کرنے کی دقتوں سے نجات مل گئی ہے پھر عورتوں سے یہ توقع کیوں کی جاتی ہے کہ وہ ایسے کام کریں؟ میں یہ ظاہر کرنا چاہتی ہوں کہ روس کی عورتوں نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ وقت پڑنے پر وہ مردوں کی طرح ہی فیکٹریوں میں میدانوں میں اور خندقوں میں کام کر سکتی ہیں۔

یہ الزام کہ عورتوں میں مردوں جیسی ذہانت موجود نہیں ہے بالکل فضول اور بے معنی ہے یہ پیدائش کی بات نہیں ہے بلکہ موقع اور تربیت کی بات ہے کہ ہم میں کتنی لیاقت ہے، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ عورتوں کو موقع ہی کب دیا گیا ہے اور اگر کبھی موقع ملا بھی ہے تو عورتوں نے بھی مردوں سے اچھا نہیں تو اُن کی طرح ہی کام کر کے دکھلا دیا ہے۔ علاوہ ازیں اگر ذہانت ایشور کا عطیہ ہے جو صرف مردوں کو ہی عطا کیا گیا ہے تو آپ جب کیا کہیں گے جب کہ آپ کو مردوں میں بہت سے کند ذہن اور نالایق دکھلا دئے جائیں ذرا اپنے دوستوں، رشتہ داروں، وغیرہ پر غور کیجئے، اور پتہ لگائیے کہ کون آپ کتنے مردوں کو عورتوں سے زیادہ ذہین پاتے ہیں؟ علاوہ اِن الزاموں کے ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم جذبات کے زیادہ پابند ہیں، میرا خیال ہے کہ آپ اس نقطہ پر سب سے زیادہ غلطی کا شکار ہو رہے ہیں، جب ہمارے دلی جذبات اور احساس ہمکو صحیح راستے پر لیجا رہے ہیں تو ہمیں بحث اور جھگڑوں میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے، آخر کار مرد کی قوتِ فہمائش سے بھی کیا حاصل ہوا ہے؟ کیا اُنھوں نے اپنے سوچے ہوئے معاہدوں سے اپنی فہمائش کے بموجب سیاست سے دنیا کو بکھیڑے میں نہیں ڈال رکھا ہے؟ کیا وہ اقوام کے تجربہ کار ذہین اور عقلمند مرد نہیں ہوتے جو جنگ و امن کی کانفرنسوں میں بیٹھتے ہیں اور ملکوں کی قسمت کا فیصلہ کر دیتے ہیں۔ عورتیں صرف تجاویز پیش کرتی ہیں جو کہ قابل عمل ہوتی ہیں۔ ہمارا قدم زمین پر زیادہ مضبوطی سے جما ہوا ہے۔

اتفاق کی ضرورت!

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم ادنیٰ ہیں اِسکی وجہ یہ ہے کہ مرد ہم کو ایسا دیکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں اور جہاں تک اقتصادیات کا تعلق ہے عورتیں مردوں کی محتاج ہیں، جہاں تک مجھے معلوم ہے، مردوں کو اُن عورتوں سے ڈر لگتا ہے جو کہ آزاد خیال ہیں اور جنھیں اُن سے بحث کرنے کی جرأت ہے، اور وہ اُنکی تجاویز پر سوال و جواب بھی کر سکتی ہیں۔

میں یہ کہوں گی کہ یہ سب تلخی کی وجہ سے نہیں ہے کیونکہ میں جانتی ہوں کہ عورتوں کا گزارہ بھی مردوں کے بغیر نہیں چل سکتا جیسے کہ مردوں کا ✱

✱ گزارہ عورتوں کے بغیر نہیں ہوسکتا، میرا کہنا صرف یہ ہے کہ عورتوں کو بھی برابر کا درجہ دیا جائے ہمیں وہ حقوق ملنے چاہئیں جن پر ہمارا قدرتی حق ہے۔ ہماری آزاد خیالی پر حسد نہ کیجئے۔

ادبِ لطیف

[illegible] ہیں، میرا بھی [illegible] تمہار [illegible]

[illegible] ل کروگے میرا دل اپنی [illegible] اور میری زندگی بھی تمہارے [illegible] ے گی۔

[illegible] ر زمانہ کے ساتھ کہنہ اور [illegible] لگیں اور [illegible] اور دیکھ [illegible] میرا دل اُن کی [illegible]

میرا خیال ہے کہ [illegible] پریم اور محبت [illegible] سے صیقل کیا جائے تو یہ خوش [illegible] ہوں گے، انکی زندگی دوچند [illegible] ہمیشہ ان میں روح پھونکتے رہیں [illegible]

ہر خوبصورت شے سے وصال [illegible] شوق تو ضرور ہے مگر اتصال پیہم تو محض مطلوبہ شے کی افسردگی کا باعث بن جاتا ہے اور یہی افسردگی انحطاطِ جذبات کا پہلا زینہ ہے۔

[illegible] سے زیادہ قیمتی ہے۔

[illegible] پریذیڈنٹ [illegible] ایک تقریر میں فرماتے ہیں [illegible] کل رہی ہے اور [illegible] سے دیکھ رہی ہے۔"

سوال یہ ہے کہ اس "دنیا" میں جس کے متعلق پریسیڈنٹ روزویلٹ اظہار خیال فرما رہے ہیں۔ کون کون سے [illegible] شامل ہیں؟ صرف چچا سام اور جان بل کی دنیا [illegible] دنیا بھی؟

[illegible] اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے [illegible] ہے کہ "حکومت ہند [illegible] کی حفاظت کا خیال [illegible] سمجھے کہ حادثات نہ ہونے پائیں۔

بات تو ٹھیک ہے مگر "گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ"، "ڈیفنس آف انڈیا رولز" وغیرہ اس طرح کی ہدایت [illegible]

[illegible] حکومت ہند [illegible] ہوئے ہیں کہ انڈین فیڈریشن [illegible] روپیہ ماہانہ دیا جاتا ہے اور کامریڈ [illegible] موافقت کیسے پیدا کر سکتے [illegible] کر [illegible] امبیدکر کی ناکار [illegible] پیدا کر دی ہے اور اب [illegible] سابق ممبر کامریڈ مہتہ برما کے لئے حکومت ہند کے ایجنٹ بنا دئیے گئے ہیں۔

جب انھیں سے پھر یہ پوچھا گیا کہ انڈین فیڈریشن آف لیبر کو جو رقم دی جاتی ہے اس سلسلہ میں پبلک کو مطمئن ہونا چاہیئے یا نہیں؟ تو ڈاکٹر امبیدکر نے جواب دیا "مجھے یہ معلوم نہیں کہ پبلک مطمئن ہے یا نہیں لیکن جو گورنمنٹ یہ رقم دیتی ہے وہ مطمئن ہے۔" آج تک ہمیں معلوم نہ تھا کہ پبلک فنڈ کا روپیہ ڈاکٹر امبیدکر اور ان کے ساتھیوں (یعنی حکومت) کی خاص "ملکیت" ہے۔

شملہ کی ایک اطلاع کہتی ہے "سپاہیوں کو خواہ وہ برطانی ہوں یا ہندوستانی ہوں زمانہ بعد از جنگ کے کاموں میں حصہ لینے کے لائق بنانے کے لئے ہندوستان میں فوجوں کی تعلیم خاص طور پر ضروری سمجھی گئی ہے ایک انڈین آرڈر کے ذریعہ اس مقصد کے سلسلہ میں ۴۵-۱۹۴۴ء کیلئے ایک خاص رقم منظور کی گئی ہے جس کا واسطہ انڈیا کمانڈ میں ہر عہدے کے سپاہی کے لئے ایک آنہ فی سپاہی ہے۔"

معلوم نہیں یہ "ایک آنہ فی سپاہی" والی تعلیم کیسی ہوگی؟ کیا یہ "ایک آنہ یونیورسٹی" کی قسم کی کوئی چیز ہوگی۔

برطانی پارلیمنٹ کے سوشلسٹ ممبر مسٹر شنول اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہندوستان کا مسئلہ کانگریس یا مسلم لیگ کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ "پست معیار زندگی، غذائی کمی اور خرابی زراعت کے ناکافی ذرائع، خراب و خستہ مکانات، اور غربت و افلاس کا مسئلہ ہے اور یہی ایک حقیقی مسئلہ ہے۔"

بھاگ جانے کا ایک موقعہ نکال لیا پہلے میں ایک واقف کے گھر رہنے لگا بعد میں میرے والد نے میری تعلیم کے لئے مجھے روپیہ بھیجدیا اور میں نے پڑھنا شروع کر دیا اس کے علاوہ میں پولیٹیکل اور پرُ ابکاری انجمنوں میں بھی حصّہ لیتا اب مجھے اس میں ذرا بھی شک کرنے کی گنجائیش نہ رہی کہ مجھے اپنی زندگی خدمت قوم کے لئے وقف کر دینی چاہیے لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ میں ایسا سخت کام کیونکر سرانجام دے سکوں گا۔ مجھے کوئی شخص خود مثال بن کر نہ دکھاتا تھا۔

میں کلکتہ ناظر یا ہیڈ کلرک بننے آیا تھا مگر میں میزنی اور گیری بالڈی بننے کی تیاری کرنے لگا تھا اس وقت جبکہ میں کلکتہ تھا میرے باپ اور سُر بالا کے والد نے آپس میں مشورہ کر کے مجھے اور سُر بالا کو شادی کے بندھن میں جکڑنے کی ٹھانی۔ میں پندرہ برس کی عمر میں کلکتہ آیا تھا اس وقت سُر بالا آٹھ برس کی تھی، اب میری عمر اٹھارہ سال کی تھی اپنے باپ کی نگاہوں میں شادی کے قابل ہو چکا تھا لیکن میں نے دل میں مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ تمام عمر کنوارہ کر دیش کی سیوا کروں گا میں نے اپنے پتاجی کے پاس پیغام بھیجدیا کہ اختتام تعلیم سے پہلے میں شادی نہیں کر سکتا۔

دو تین مہینے کے بعد مجھے خبر ملی کہ سُر بالا کی شادی ایک وکیل رام لوچن نامی سے ہو گئی ہے اس وقت میں تحریک آزادی کے لئے چندے اکٹھا کر رہا تھا۔ اس خبر نے مجھ پر چنداں اثر نہ کیا۔

میں نے میٹریکولیشن پاس کر لیا تھا اور ایف اے کی تیاری کر رہا تھا کہ میرے پتا کا دیہانت ہو گیا۔ اس وقت میں دنیا میں اکیلا نہ تھا بلکہ دو بہنوں اور ایک ماتا کی روٹی کا بوجھ بھی میرے سر پر تھا اسے مجھے کالج چھوڑ کر نوکری تلاش کرنی پڑی، بہت تلاش اور فکر کے بعد مجھے نوا کھالی کے اسکول میں سکینڈ ماسٹری مل گئی۔

میں نے خیال کیا کہ یہ کام میرے حسب منشا مجھے ملا ہے اب میں اپنی نصیحتوں سے اپنے ہر ایک طالبعلم کو آئندہ بھارت کا بہادر سپاہی بناؤں گا۔

میں نے کام شروع کیا، مجھے احساس ہوا کہ بھارت کے مستقبل سے موجودہ کام زیادہ مشکل ہے، جب کبھی میں گریمر یا الجبرا سے باہر کوئی بات کرتا تو ہیڈ ماسٹر صاحب ناراض ہو جاتے۔ اس اثنا میں میرا جوش بھی ٹھنڈا ہو گیا۔

شہر کے وکیل سرکاری لالہ رام لوچن اسکول کے نزدیک ہی رہتے تھے۔ میں یہ جانتا تھا کہ میری

خوشبو میرے کمرے میں داخل ہو رہی تھی میں اس وقت چاہتا تھا کہ میں اپنی ساری زندگی بھارت کے آئندہ نونہالوں کی گرامر کی کاپیوں کی ورق گردانی میں گزار دوں۔

جب اسکول کا وقت ختم ہو جاتا تو اسکول کے احاطہ میں رہنا میرے لئے محال ہو جاتا اگر کوئی شخص مجھ سے ملنے آتا تو ٹھہرنا پڑتا تھا جب میں تالاب کے کنارے اخروٹ اور سپاری کے درختوں میں سے گزرتی ہوئی ہوا کی بے معنی آواز کو سنا کرتا تو میں سوچا کرتا کہ انسانی سماج غلطیوں سے بھرپور ہے کسی انسان کو بھی وقت پر کام کرنے کی عقل نہیں ہے جب وقت گزر جاتا ہے تو بے فائدہ خواہشات سے اپنے دل کی تسلی کو درہم برہم کر دیتے ہیں۔

رام لوچن کو ایک بھاری مقدمہ میں پیش ہونے کے لئے دوسرے شہر میں جانا پڑا، سُر بالا اپنے گھر میں اب بالکل اکیلی میری طرح تھی۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ یہ سوموار کا دن تھا، صبح ہی سے آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے، دس بجے کے قریب بوندا باندی شروع ہوئی ہیڈ ماسٹر صاحب نے موسم کو دیکھ کر اسکول جلد بند کر دیا، سارا دن بادل آسمان پر ادھر سے ادھر گھومتے رہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی بڑی مہم کے سر کرنے کی تیاری میں مصروف ہیں۔ دوسرے دن بعد دوپہر موسلادھار بارش ہونے لگی۔ آندھی بھی مینہ کے ساتھ آئی۔

رات کا وقت تھا مجھے خیال آیا کہ سُر بالا اس وقت اکیلی ہو گی ہمارا اسکول اس کے گھر سے بدرجہا مضبوط بنا ہوا تھا میں نے بار بار سوچا کہ اسے یہاں بلالوں اور خود تالاب کے کنارے رات بسر کر دوں مگر مجھ میں یہ ہمت نہ ہوئی۔

ڈیڑھ بجا تھا اچانک جوار بھاٹا کے چڑھنے کی آواز آئی۔ ادھو! سمندر ہم پر حملہ کر رہا تھا میں اپنے کمرے سے باہر نکل آیا اور سُر بالا کے گھر کی جانب بھاگا راستہ میں گھٹنوں تک پانی آ گیا۔ جب میں تالاب کے دوسرے کنارہ پر پہونچا تو پانی کا زور بڑھ گیا۔ جب میں کنارہ کی طرف بڑھ رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ سامنے سے کوئی آ رہا ہے، یہ کون ہے ہاں! ہاں میں نے پہچان لیا، وہ سُر بالا تھی۔

ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا اس وقت اگر ہم بات چیت کرتے تو کوئی ہرج نہ تھا لیکن ہم نے بھی ایک دوسرے کی بات نہ پوچھی اور نہ ہی ہم بات چیت کا حوصلہ کر سکے، ہم اندھیرے کو دیکھتے تھے اور ہمارے پاؤں تلے موت کی زبردست موج لہریں لے رہی تھی۔

... آج اس کا دنیا میں میرے سوا کوئی نہ تھا ... زمانے میں۔ ہاں اس پرانے زمانے میں ... عجوبہ سے نکل کر کسی اور زندگی ... دیکھ اسے روشن زندگی میں لا کر ... زندگی سے اکتا کر مجھے ہی میرے سپرد کر دیا تھا ... طوفان سے اب اس پھول کو جواب ... جو بن پر تھا میرے سپرد کر دیا ہے دیکھ اور بس ہم دونوں اونچی جگہ سے نہ جائیں گے اب ... موت ہمیں اکٹھا کر دے گی۔

... وہ لہر نہ آئے، الیشور کرے ... سکے بچے خاوند اور ... وارث [illegible] ... کو موت کے منہ میں [illegible] ... لا کا ... کو پراپت کر لیا۔

رات گزر گئی طوفان کا زور کم ہو گیا بغیر کچھ بولے اپنے گھر کی طرف چلی گئی اور میں بھی کچھ کہے ... اسکول کو آ گیا۔

... کوئی ناظر یا ہیڈ کلرک ... میں نہیں ... طرف ... ہوں لیکن ایک ... تھوڑے سے عرصہ نے مجھ پر [illegible] ... کے دن اور [illegible]

لندن - ۱۲ نومبر، جرمن نیوز ایجنسی [illegible] ... قومی فوج کے لاکھوں سپاہیوں نے آج تمام جرمنی کے ساتھ وفاداری کا حلف اٹھایا۔ ڈاکٹر گوبلز نے [illegible] ... اور چیف آف [illegible] ... کرتے ہوئے ڈاکٹر [illegible] برلن [illegible] ... جرمنی کو نقشہ پر [illegible] ... کر کے ان کو پہلے کی [illegible] ... یوں میں بے جان کر کے ڈالنے کی [illegible] ... ہے، ہم کبھی ہتھیار نہیں ڈالیں گے کیونکہ [illegible] ... جانتا وہ ہم پر اس وقت [illegible] ... آنے والے تین ماہ کے اندر ہم بے شمار ... باقاعدہ تربیت یافتہ اور مسلح ہونگی اندرونی اور بیرو[illegible] مجھے برلن میں قومی فوج کو [illegible] مسلح کرنیکا فخر حاصل ہے [illegible] آفت آجائے تو ہم یہاں سے قومی فوج [illegible] تک رجمنٹ روانہ کر سکیں۔

جرمن نیوز ایجنسی نے ہٹلر کا ایک اعلان شائع کیا ہے اس میں ہٹلر نے لکھا ہے کہ ہمہ گیر لڑائی کے تقاضہ نے مجھے ۹ نومبر کو منائی جانے والی یادگاروں کو آج اتوار کے لئے ملتوی کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

... ہیڈکوارٹر میں اتنا کام ہے کہ ... پنا ہیڈکوارٹر چھوڑنیکی فرصت ... کے علاوہ میرا خیال ہے کہ اب ... ہے بلکہ ان تدبیروں پر عمل کرنا ہے جو کہ اس لڑائی میں ہماری آخری فاتحانہ ثابت قدمی کیلئے ضروری ہیں۔

ہٹلر کا خیال ہے کہ لڑائی کو جاری رکھنا اس لئے ضروری ہے کہ اول ہمارے مقصد کے لئے یعنی جرمن قوم کو برقرار رکھنے کے لئے اور ہر صورت سے اس کا مستقبل محفوظ کرنے کیلئے دوسرے ہمارے دشمنوں کا مقصد کچلنے کیلئے جو یہ ہے کہ جرمن قوم کو مٹا دیا جائے اور فنا کر دیا جائے اسوقت سوویٹ ازم جمہوریتوں کی امداد سے ریخ کو برباد کرنے اور ہماری قوم کو مٹانے کی کوشش کر رہا ہے اگر بالشوزم فتح پا گیا تو زمانہ حال کی قومیں بھی دفن ہو جائیں گی لیکن یہ واقعہ ہے کہ وہ امداد کر رہی ہیں بالشوزم کی امداد کرنیکا مطلب اس وقت صاف ہو جاتا ہے جبکہ یہ محسوس کر لیا جائے کہ وہ لالچ کا شکار رہیں۔

اس وقت غیر ملکوں کے بہت سے مدبر ماہرین اقتصادیات اور پارٹی لیڈر یہ محسوس کرتے ہیں کہ یورپ کو بالشوزم سے بچانے کی ضرورت ہے یہ مراد اسی وقت پوری ہو سکتی ہے جبکہ یوروپین طاقت منظم کرنے اور زندہ رہنے کیلئے ایک مشترکہ جدوجہد میں کامیاب ہو جائے صرف نیشنل سوشلسٹ جرمنی ہی لیا کر سکتا ہے۔ ھ

حضور نظام کی حکومت [illegible]

حیدرآباد دکن - ۱۲ نومبر۔ حضور نظام کی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ زائد آمدنی سے تقریباً پچاس لاکھ روپیہ غریبوں کیلئے [illegible] ... صرف کرے گی [illegible] ... روپیہ حیدرآباد کے شہر اور ضلع کے اندر صنعتی کارگاہوں میں صرف کیا جائیگا جہاں بیوہ اور غریب عورتوں کو کام سکھلایا جائے گا۔

نانکنگ گورنمنٹ کے صدر کا انتقال

لندن - ۱۲ نومبر۔ جرمن اور دیسیر نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ٹوکیو سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ نانکنگ چین کے صدر وانگ چنگ وائی جمعہ کو ایک جاپانی ہسپتال میں مر گئے انکی عمر ۶۰ سال تھی انکی جگہ مسٹر چنگ کنگ ہو کو پریذیڈنٹ بنایا گیا ہے جو کہ وانگ چنگ وائی کے نائب تھے۔

نوّے لاکھ جرمن کام آگئے

ماسکو - ۱۲ نومبر، روسیوں کا اندازہ ہے کہ روس کے مورچہ پر لڑائی میں جرمنی کے نوّے لاکھ سے زیادہ سپاہی ہلاک اور قیدی ہو گئے۔

سویڈن اور جرمنی

اسٹاک ہام - ۱۴ نومبر، سویڈن کی ان جہاز ران کمپنیوں نے جو سویڈن اور فن لینڈ کے درمیان جہاز رانی کرتی ہیں سویڈن کے سمندری بیڑہ سے مطالبہ کیا ہے کہ بالٹک سمندر اور بوتھینیا کی کھاڑی میں چلنے والے جہازوں کی حفاظت کیلئے جنگی جہاز بھیجے جایا کریں۔ اسٹاک ہام کے جہازی حلقوں کا خیال ہے کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ سویڈن کا سمندری بیڑہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہے اور سویڈن کے نہتے جہاز ڈوبتے رہیں یا جرمنوں کی دھمکی کی وجہ سے ان کو سمندروں سے ہٹا لیا جائے۔ اب سویڈن کے بہت سے آدمی یہ سوال کر رہے ہیں کہ کیا سمندری محکمہ جہازوں کی حفاظت کیلئے جنگی جہاز بھیجے گا، اور کیا جرمن سویڈن کے جہازوں پر حملہ کریں گے اور اس سے ٹکراؤ ہو جائیگا، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سویڈن لڑائی میں آجائے گا جس طرح امریکہ لڑائی میں آگیا تھا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبران

نئی دہلی - ۱۳ نومبر، آج مرکزی اسمبلی میں ہوم ممبر سر مڈی نے کہا کہ پنڈت جواہر لال نہرو اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اور جو دوسرے ممبران نظر بند ہیں وہ صوبجاتی حکومتوں کے حکم سے نظر بند ہیں انکی نظر بندی کی میعاد جولائی سے جنوری سنہ ۱۹۴۵ء تک بڑھا دی گئی ہے مگر اس حکم کی تنسیخ یا توسیع پر ان کی نظر بندی یا رہائی منحصر ہے۔

۴ اگر بادشاہ لوگ اپنے عہدہ کا لفظ استعمال کریں ہمت ہار جائیں اور دغا کر جائیں تو وہ انکی صدیوں کی بری تربیت کا نتیجہ ہے جس نے ان کے دماغ میں کمزوری پیدا کر دی ہے۔

اگر نام نہاد سیاست داں اور ماہرین جنگ بھی اس مغالطہ میں پڑ جائیں کہ زندگی اور موت کی لڑائی میں ہتھیار ڈالنے سے ان کو فائدہ پہونچے گا کہ اس سے اس دنیا نوسی تجربہ کی تصدیق ہوتی ہے کہ دنیا خواہ اس کو کتنا وقت دیا جائے، حقیقی آدمیوں کی ایک محدود تعداد پیدا کر سکتی ہے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۴۴ء)

نمبر مقدمہ ۳ سنہ ۱۹۴۴ء

بعدالت حاکم پرگنہ بہادر کانپور مقام کانپور ضلع کانپور

بھوپ نراین ولد مہادیو نراین قوم برہمن ساکن موضع بہرم پور پرگنہ و ضلع کانپور — مدعی

بنام (۱) جگناتھ ولد نیتا نند قوم بیراگی ساکن بھیم گوڈا ہرودار تحصیل جوالاپور ضلع سہارنپور

(۲) مسماۃ سبیا بیوہ بھاشکرانند بیراگی ساکن بھیم گوڈا ہرودار تحصیل جوالاپور ضلع سہارنپور

(۳) بھروشہ نند ولد رامانند بیراگی ساکن بھیم گوڈا ہرودار تحصیل جوالاپور ضلع سہارنپور

(۴) دولارانند ولد نیتانند بیراگی ساکن بھیم گوڈا ہرودار تحصیل جوالاپور ضلع سہارنپور — مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت دفعہ ۱۹۵ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جن کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوجئے اور جواب دہی دعویٰ کی کیجئے اور ہر گاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے، پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

دستخط
حاکم عدالت

مہر عدالت

اس طریقہ پر ہتھیار ڈالنے سے اس عالمگیر مصیبت سے آسانی سے پیچھا نہیں چھوٹ جائیگا بلکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ قوم مٹ جائیگی اور اس کے لیڈر برباد ہو جائیں گے اس قسم کی ریاستوں میں بالشوزم کا دور دورہ ہوگا اور سول جنگ چھڑ جائے گی۔

اس کے بعد نام نہاد جنگی ممبران کے خاتمہ کا سوال آتا ہے جو کہ قوم کا سب سے بیش قیمت جوہر ہیں اس کے بعد وہ لوگ ہیں جو ان لیڈروں کی رہنمائی میں کام کرتے رہے۔

جرمنی کیلئے ان فوجی دغابازیوں کا انجام بہت خراب نکلا ہے لیکن لڑنے کیلئے قوم کا عزم پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گیا ہے۔ ہمیں خبر ملی ہے کہ بہت سے ملکوں میں جہاں لوگ مایوسی کا شکار ہو گئے تھے وہاں مزاحمت کرنیوالے لوگ بھی پیدا ہو گئے اٹلی میں وہ لوگ مسولینی کے گرد ہنگری میں زلاسی کے گرد سلاوکیہ میں ٹیسو کے گرد کروشیا میں پیویچ کے قریب جمع ہو گئے ہیں۔

ہٹلر نے اعلان میں مزید کہا کہ لڑائی میں ہمارا سب اہم ساتھی جاپان ہے جو شروع سے ہی اس لڑائی کو زندگی اور موت سمجھے ہوئے ہے اور وہ بڑی بہادری سے لڑ رہا ہے۔

جیسے سے نومبر سنہ ۱۹۴۲ء میں دریائے ڈون کے رومانی مورچہ پر روسی فوجوں نے ہمارا مورچہ توڑا تھا اس وقت سے بڑے شدید نتیجے دیکھنے میں آرہے ہیں، اور ہماری فوجیں بار بار دشمن کو روکنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

ہٹلر نے مزید کہا کہ جب تک میں زندہ ہوں جرمنی کا حشر ان ملکوں جیسا نہیں ہوگا جو بالشوازم کے چکر میں آگئے ہیں۔ جبتک میرے سانس میں سانس میرا جسم اور روح اس واحد مقصد کیلئے کام کرتے رہیں گے اس مہلک خطرہ کے خلاف حملہ کرنے اور اس سے بچاؤ کیلئے اہل ملک کو مضبوط بنایا جائیگا اگر شکست خوردہ پارٹیوں اور جماعتوں کے لوگ یا ہماری دیہنچ کے کچھ طبقے یہ خیال کریں کہ اب ان کے بغاوت کرنیکا وقت آ گیا ہے تو وہ صرف اپنا خاتمہ دیکھنے کیلئے زندہ ہیں اس وقت جو کوئی جرمنی کے خلاف تلوار اٹھائیگا یا بم پھینکے گا اس کو بیرحمی کے ساتھ ختم کر دیا جائیگا مصالحت اور ادھوری تدبیروں کا وقت جاتا رہا۔

۲۰ جولائی کے بعد جبکہ ہٹلر پر حملہ ہوا تھا مجھے جس بات کا احساس ہوا وہ یہ کہ جرمنی کی میدانی فوج، سمندری بیڑہ اور ہوائی فوج نیشنلسٹ سوشلسٹ جذبہ سے پر ہے۔

ہٹلر نے آخر میں کہا کہ میں اپنی صحت یا زندگی کی پرواہ نہ کر کے جرمنی کیلئے اپنا کام کرتا رہونگا اگر میں آجکل بہت کم بولتا ہوں تو اس کا یہ کارن ہے کہ میں ان کاموں کو پورا کرنے میں لگا ہوا ہوں جو میرے سپرد ہیں۔

محمل شریف مکہ پہونچ گیا

قاہرہ - ۱۲ نومبر، محمل شریف جو ہر سال مصر سے مکہ معظمہ جایا کرتا ہے آج جہاز روانہ کر دیا گیا اور اس کی روانگی اُن ہی قدیم رسوم کے ساتھ عمل میں آئی جو ہر سال ہوا کرتی ہیں۔ بڑی شان و شوکت سے محمل شریف اٹھایا گیا اور اُس کے لئے جو محفل مبارک منعقد ہوئی اس کی صدارت ہز اکسلنسی احمد مہر پاشا وزیر اعظم مصر نے کی۔ عبدالرحمٰن اعظم بے اس مرتبہ مصری حاجیوں کے امیر الحج مقرر ہوئے ہیں مصر سے حسب معمول ہزارہا کی تعداد میں اس مرتبہ بھی حاجی گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید محمود کا وائسرائے ہند کو خط

(گذشتہ سے پیوستہ)

...نھوں نے مجھے بھی اجازت دیدی کہ اگر ریزولیوشن میرے ضمیر کے خلاف ہے تو میں اس کے خلاف رائے ...میں نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جلسہ میں اپنی نشست سے اس کے خلاف رائے دی اس لئے یہ فرض کرنے کی کوئی وجہ حکومت کے پاس نہیں تھی کہ میں تحریک چلانے اور منظم کرنے میں عملی حصّہ لوں گا۔

اگر سب نہیں تو ان میں سے کچھ واقعات حکومت کو یقیناً معلوم تھے، میری بیمار بیوی اور فیملی کے دوسرے بیمار لوگوں کو اور خود مجھے سخت ذہنی اور جسمانی اذیت اُٹھانی پڑی ہے اور مالی نقصان بھی پہونچا ہے، اتنا ہی نہیں ڈیڑھ برس تک بار بار درخواست کے باوجود مجھے اپنی غیر حاضری میں زمینداری کی دیکھ بھال کرنے کیلئے اپنے بیٹے کے حق میں مختار نامہ عام لکھنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ زیر سماعت دیوانی مقدموں کے متعلق مجھے اپنے وکیلوں سے خط وکتابت کرنے کا موقعہ نہیں دیا گیا۔ گویا میری فیملی کو سزا دی گئی اور ناقابل بیان ... پر مجبور کیا گیا۔ معمولی اخلاقی قیدیوں کو بھی یہ حق دیا جاتا ہے حکومت چاہتی تو ہماری نظر بندی کے مقام کا انکشاف ہوئے بغیر مختار نامہ کی رجسٹری بمبئی میں ہو سکتی تھی۔ مقامی حکومت نے براہ مہربانی حکومت ہند کو معاملہ کی اطلاع کی مگر حکومت ہند نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

مدت سے میں ملیریا، پتھری کے درد اور آنکھوں کے امراض میں مبتلا ہوں۔ کچھ برس سے میری سیدھی آنکھ بیکار ہو گئی ہے اور میری بائیں آنکھ کی بینائی بہت کم ہوتی جا رہی ہے۔ ان کے علاوہ یہاں نئی شکایتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ یہاں آنے کے بعد میرے مُنہ سے خون آنے لگا ہے۔ میں مشکور ہوں کہ مقامی حکومت نے براہِ مہربانی حلق اور آنکھ کے چند ڈاکٹر میرے معائنہ کے لئے بھیجے مگر کوئی میرے منہ سے خون آنا نہ روک سکا۔ اور نہ اس کی تشخیص کر سکا۔

...میں بچ بچا کر نکل گئے اسی لئے یہ کچھ غیر قدرتی بات نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو ناقابل فتح اور اپنے طریقوں کو اچوک اور ناقابل ترقی سمجھنے لگے۔ میں انھیں الزام نہیں دیتا ان کی پوزیشن میں اور کوئی قوم ہوتی تو وہ بھی ایسا ہی کرتی۔ پچھلی چار صدیوں میں ان کے دشمنوں کو ان کے مقابلہ میں خاک چاٹنی پڑی کون قوم ہے جو ایسے ریکارڈ پر نازاں نہ ہوتی لیکن ایسی لافانی قسمت روز ابد تک کسی قوم کا ساتھ نہیں دے سکتی ان کے دشمن ہمیشہ غلطیاں ہی نہ کرتے رہیں گے، جناب آپکی قوم کافی فوجی عظمت حاصل کر چکی ہے اب وقت آگیا ہے کہ وہ ایسی اخلاقی عظمت کی طرف توجہ کرے جو ہمیشہ ہمیشہ تاریخ میں رہیگی، انھیں نہ صرف اپنا پروگرام بلکہ دوسروں سے سلوک کرنیکے بارے میں اپنا رویہ بھی تبدیل کر دینا چاہیئے۔

لارڈ لنلتھگو دیانتدار اور ایماندارانہ ارادوں کے آدمی تھے اور میرے خیال میں وہ ہندوستان کیساتھ بھلائی کرنا چاہتے تھے، صوبائی خود مختاری کے دنوں میں صوبائی معاملوں میں انکی عدم مداخلت کی وجہ سے برطانی حکومت میں کچھ اعتماد پیدا ہو گیا اُنھوں نے ایک بار میرے ایک دوست سے کہا کہ ایک مفلوک اسکاٹش دماغ کے دیکھتے ہوئے میں ذرا تیزی سے چل رہا ہوں، میں جانتا ہوں کہ جب لڑائی شروع ہوئی تو ان کا دماغ ذرا اور تیزی سے چلتا اور اُنھوں نے ہندوستانی لیڈروں اور صوبائی حکومتوں سے مشورہ لے لیا ہوتا اس صورت میں تمام ملک میں جنگ کے لئے جوش پیدا ہو جاتا اور بہت سی بدگمانیاں اور خام خیالیاں جو پیدا ہوئیں پیدا نہ ہوتیں بدقسمتی سے یہ شبہ ہونا تھا یہ ایماندارانہ ارادے اور غلط طریقے کی ایک مثال ہے جناب میں ان خامیوں اور نقائص کیلئے اندھا نہیں ہوں جو ہم میں موجود ہیں یہ تو بہت ہے اور مجھے انکا احساس ہے یہ تو اور بھی بڑی وجہ ہے کہ جو لوگ برسر اقتدار ہیں وہ ایسے لوگوں سے سلوک کرنے میں زیادہ احتیاط سے کام لیں۔

میں آخری بار جولائی ۱۹۳۹ء میں شملہ میں لارڈ لنلتھگو سے ملا تھا میں نے ہمت کرکے انھیں ایک اشارہ دیا کہ وہ گاندھی جی کی زندگی میں ہندوستان کا مسئلہ حل کرنیکی کوشش کریں، وہ نہ صرف میرے بیان کے پہلو کو فوراً سمجھ گئے بلکہ میرے مشورے کیلئے بہت شکریہ ادا کیا اس کے بعد اُنھوں نے گاندھی جی کی تعریف کی اور ان کے لئے اپنی قدردانی شاندار الفاظ میں بیان کی مجھے مسرت خیز حیرت ہوئی یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اپنی خواہش کے باوجود اس مسئلہ کو حل کرنا انکی قسمت میں نہ تھا چونکہ میں انھیں پسند کرتا تھا اس لئے مجھے ان کے واسطے افسوس ہے۔

کیا میں یہ جرأت کروں کہ یہی ناطلبیدہ عاجزانہ مگر پُرخلوص مشورہ لارڈ ویول کو دوں (اگرچہ میں ان کے لئے بالکل اجنبی ہوں) کہ وہ ہندوستان کا مسئلہ گاندھی جی کی زندگی میں طے کر دیں۔

بعض اوقات ان کے ذہن یا زبان کا سمجھنا ایک انگریز کیلئے مشکل ہے لیکن گاندھی جی بنیادی طور پر صلح اور شانتی کے آدمی ہیں اگر وہ ملک کے موجودہ تلخ حالات کے دوران مر گئے تو پھر ہندوستان اور برطانیہ میں مفاہمت کا کام انتہائی دشوار ہو جائیگا اس ریمارک کی اہمیت انکے مرنے کے بعد ہی معلوم ہوگی میں یہ اس مفروضہ پر کہہ رہا ہوں کہ ہندوستان اور انگلستان میں مفاہمت برطانی پالیسی کا ایک ضروری جزو ہے۔

اگر برطانی حکومت ہندوستان کو اور مشرق وسطیٰ کے ملکوں کو معہ فارس کے رضامند کر سکے اور وہ غلبہ کی بنیاد پر نہیں بلکہ آزادی کی بنیاد پر ہو۔ تو اس سے انھیں باہمی فائدہ حاصل ہوگا تو اس صورت میں وہ دنیا پر سکون سے نظر ڈال سکیں گے۔ یہ رائے عام طور پر اس وقت انگلستان میں ظاہر کی جا رہی ہے کہ لڑائی کے بعد وہ ملک فوجی طور پر کمزور اور مالی طور پر غریب ہونگے اس لئے اس وقت سامراج کیلئے اس کے پاس بہت کم بنیاد رہیگی یا بنیاد رہے ہی گی نہیں۔

جب ہٹلر کے اور عوام کے محاذ کے مقابلہ کا سوال تھا تو فرانس کے حکمراں طبقہ نے ہٹلر کے حق میں طے کیا اسلئے فرانس کا ڈھیر ہو گیا لیکن جب انگلستان کے حکمراں طبقہ کے سامنے یہی سوال پیدا ہوا کہ وہ غیر ملکی غلبہ اور عوام کی حکومت میں انتخاب کریں تو اُنھوں نے عوام کی حکومت کے حق میں اپنی پسند ظاہر کی اور اس طرح پر انھوں نے دنیا میں ایک سرکردہ اور عظیم طاقت کی حیثیت سے رہنے کے لئے اپنی صلاحیت ثابت کی کہ اگر وہ اپنی طاقت اور صلاحیت میں ایک مفاہمت کردہ ہندوستان اور دوستانہ مغربی ایشیا کا ارادی تعاون اور شامل کر لیں تو وہ ان تمام مشکل خطروں اور دشواریوں پر عبور پا سکتے ہیں جن میں وہ آئندہ دوچار ہوں۔

میں اس خط کے لئے حضور وائسرائے سے نہایت مؤدبانہ معافی مانگتا ہوں اور مجھے یہ اُمید اور یقین ہے کہ وائسرائے ہند ایک سپاہی اور ایک انگریز جنٹلمین کی حیثیت سے اس پر ناراض نہ ہوں گے بلکہ اس نظریہ پر اظہار پسندیدگی فرمائیں گے کیونکہ میں نے بغیر کسی تکلف کے اپنے دل کی باتیں نکالکر رکھدی ہیں۔ میری ایماندارانہ رائے ہے کہ میں اپنے ان بہت انگریز دوستوں کے نام کی عزت کر رہا ہوں جو اب زندہ نہیں ہیں۔

میں یہ خط ۱۷ ستمبر ۱۹۴۴ء کو بھیج رہا ہوں اگرچہ میں نے اسے کئی ہفتے پہلے لکھا تھا۔ میرا خیال تھا کہ جب میں باہر جاؤنگا تب یہ خط بھیجوں گا لیکن یوروپ کی لڑائی عملاً ختم ہو چکی ہے یا جیسا کہ رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے چند ہفتوں یا چند مہینوں میں ختم ہو جائیگی جاپان کی لڑائی میں غالباً چند مہینے سے زیادہ

بروک بونڈ

"دو پتیاں اور ایک کلی"

جرمنی ۶ ماہ میں ہار جائیگا

پیرس۔ ۱۳ ، نومبر، پیرس میں لنچ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ جرمنی کے خلاف لڑائی میں فرانس اہم حصہ لے گا اور جرمنی غالباً ۶ ماہ کے اندر ہتھیار ڈالدے گا۔

مسٹر ڈیوے تقریباً تیس لاکھ ووٹ سے ہارے

نیویارک۔ ۹ ، نومبر، مسٹر روزولٹ کو کل ووٹ ۲۳۴۳۲۷۰ ملے اور مسٹر ڈیوے کو ۲۰۶۲۸۴۴۴ ملے۔

ڈیموکریٹک پارٹی کو نمائندہ ہاؤس میں اب تک ۲۳۸ نشستیں اور ریپبلکن پارٹی کو ۱۷۵ نشستیں حاصل ہو چکی ہیں۔

جاپان کی ناکہ بندی کیجائیگی

لندن۔ ۱۱ ، نومبر، برطانیہ کے بحری افسر جارج کننگھم نے ایک بیان میں کہا کہ برطانیہ کا سمندری بیڑہ لڑائی میں اہم پارٹ ادا کرے گا۔ جرمنی کو ہرانے اور قبضہ کرنے کا کام ختم کرنے کے بعد برطانی بیڑہ اپنی تمام قوت جاپان کے خلاف لگادے گا ہم نہ صرف جاپان کی ناکہ بندی کرینگے بلکہ جاپان پر حملہ بھی کریں گے۔

انگلینڈ سے ہندوستان ، ۴ گھنٹے میں

نئی دہلی۔ ۱۰ ، نومبر، سکیڈوتھم کے ایک ہوائی جہاز نے انگلینڈ سے ہندوستان کی اڑان ۱۴ گھنٹے ، ۴۴ منٹ میں کی ہے اس سے پہلے اتنی تیز اڑان کسی کسی ہوائی جہاز نے نہیں کی۔ اس ہوائی جہاز نے ۳۱۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ۵۶۶۴ میل کا سفر کیا۔ راستہ میں دو جگہ ٹھہرا جہاں اس کو تقریباً دو گھنٹے لگ گئے۔

مسلم یونیورسٹی کا کنووکیشن ایڈریس

علی گڈھ۔ ۱۱ ، نومبر، علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کا کنووکیشن ایڈریس نواب سر مہدی یار جنگ وزیر حیدرآباد دکن ۲۵ ، نومبر کو پڑھیں گے۔

ان میں آگ لگ گئی ، دشمن کے ۱۶۸ ہوائی جہاز برباد کر دئے گئے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ لیٹے کے سمندر کی لڑائی میں مات کھاکر جاپانی بیڑہ منیلا کی کھاڑی میں پناہ لئے ہوئے تھا۔

بعدالت جناب مسٹر آفتاب احمد صاحب بہادر منصف شرقی ہردوئی

سمن بغرض انفصال مقدمہ

نمبر مقدمہ ۱۶۶ سنہ ۱۹۴۴ء

بعدالت منصفی شرقی ہردوئی

مسماۃ احمدی خانم — مدعی

بنام محمد اکمل وغیرہ — مدعا علیہ

بنام مسماۃ راضیہ عمر تخمیناً ۳۰ سال زوجہ نظیر احمد قوم شیخ ساکن ملازم کارخانہ بجلی شہر کانپور ضلع کانپور مدعا علیہ ہرگاہ مدعیہ نے تمہارے نام ایک نالش بابت کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۱ ، ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اپنے جواب دعویٰ کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر تم استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز ان کو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۳ ، ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

تنبیہ :۔ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہیے کہ تم کو (یا فلاں فریق کو یعنی جیسی کہ صورت ہو) حکم دیا جاتا ہے کہ بیان تحریری تاریخ ۲ ، ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء تک گزرانو۔

وقت حاضری بدفتر دیوانی منصف صاحب بہادر شرقی ہردوئی ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک۔

مہر عدالت

بحکم منصرم عدالت منصفی شرقی ہردوئی

ہملر نے ہٹلر سے بالائی اختیارات چھین لئے

لندن۔ ۱۴ ، نومبر، رائٹر کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ گسٹاپو چیف ہر ہملر نے ہر ہٹلر سے بالادستی کے اختیارات خود چھین لئے ہیں۔ نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ مجھے اس شخص کی زبانی جس نے ہٹلر کے خلاف بم کی سازش میں حصہ لیا تھا معلوم ہوا ہے کہ ہملر نے کس طرح اس ناکام انقلاب سے فائدہ اٹھا کر وہ تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے جو پہلے صرف ہٹلر کو حاصل تھے اس کے ساتھ مجھے ۲۰ ، جولائی کی اصل کہانی بھی معلوم ہوگئی ہے ، یہ کہانی بالکل سچی ہے۔ یہ کہانی ایک جرمن سوشل ڈیموکریٹ نے بیان کی ہے جو سازش کامیاب ہونے کی صورت میں ایک صوبہ کا کنٹرول حاصل کرتا اور ایک ناظر فدار ملک میں بھاگ آیا ہے۔

فوج کے ... ادروں کو مرحبا



ہمیں اپنی فوج کے جوانوں کو مرحبا کہنا چاہیئے جنہوں نے

اب جبکہ جاپان کے مدافعتی استحکامات ٹوٹ رہے ہیں اور جاپانی فوجوں کو پیچھے دھکیلا ... احسان ماننا چاہیئے جنہوں نے یہ کام انجام دیا ہے ...... ہیں اُن لوگوں ... آزادی کی خاطر لڑ رہے ہیں۔ اُن کے ذمے ایک دشوار کام تھا جسے اُنہوں ... کوہیما کے جنگل، پہاڑیاں ... دشمن میں مدت تک ... ہمارے جوان کیچڑ میں ... ہوتے اور اپنے ہتھیاروں اور سامان سے لدے ہوئے مقابلہ کرتے رہے۔ اُنہوں نے یہ سب کچھ کس طرح برداشت کیا؟ الفاظ میں بیان نہیں ہوسکتا۔ مگر اُنہوں نے یہ سب کچھ برداشت کر لیا۔ اس جنگ میں قوت برداشت ہی کا مقابلہ تھا۔ یہ تھے وہ حالات جن کے درمیان ہمارے نوجوانوں نے جاپان کی سرپھری فوجوں کا مقابلہ کیا اور اُنہیں شکست دی۔

ہمیں اپنے جوانوں کو مرحبا کہنا چاہیئے جنہوں نے ثابت کر دیا کہ ہم جاپانیوں کو ہرا سکتے ہیں۔

...پر اعلان کیا گیا ... جس کا وزن ۴۵ ... ہوائی وزارت کے ایک اعلان ... کیا تھا کہ ۳۲ انگریزی ہوائی جہازوں نے ٹرومسے فیورڈ میں کھڑے ہوئے "ٹرپز" جہاز پر حملہ کیا۔ حملہ کے وقت موسم صاف تھا اور اس پر ۱۲۰۰۰ پونڈ کے بم گرائے گئے اس جہاز پر یہ آٹھواں حملہ تھا۔

ہٹلر روبہ صحت ہے

لندن۔ ۱۳ نومبر۔ جرمنی کے مستند حلقوں کے مطابق جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ ہٹلر مکمل طور پر روبہ صحت ہے۔ رائٹر کا بیان ہے کہ جرمن ... نے یہ بیان اس لئے ... کی سالگرہ پر ہٹلر کے تقریر نہ کرنے کی ... متعلق طرح طرح کی افواہیں ... بجائے ہٹلر کے اعلان پڑھ ... سے ان افواہوں کو اور بھی تقویت پہونچ رہی ...

جرمنی نے اٹلی چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا

برنے۔ ۱۳ نومبر۔ سوئزرلینڈ کے اخبار "لا ..." کے نامہ نگار نے چیاسو سے خبر دی ہے کہ یہ خیال ہے کہ جرمن فوجیں جلد ہی اٹلی سے واپس چلی جائیں گی۔ اٹلی کی نئی فاسسٹ گورنمنٹ سے جن لوگوں کا گہرا تعلق ہے ان سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن ہائی کمان اٹلی کو آخری وقت تک بچانے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ نئی فاسسٹ گورنمنٹ کے تمام لیڈر اٹلی کو چھوڑ کر جرمنی جا چکے ہیں جھیل گارڈا پر مسولینی کا بنگلہ مقفل کر دیا گیا ہے۔ ایک اور نامہ نگار کا بیان ہے کہ حال ہی میں مسولینی نے ہٹلر سے ملاقات کی تھی اس کے دوران میں ہٹلر نے مسولینی سے کہدیا کہ وہ اب اٹلی کا بچاؤ نہیں کر سکتے۔

برطانی جنگی بیڑہ پورنی ایشیا میں

لندن۔ ۱۴ نومبر لندن کے باخبر حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے کہ جرمنی کے جنگی جہاز "ٹرپز" کے ڈوبنے کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ جرمنی کا جنگی بیڑہ عملی طور پر ناکارہ ہوگیا ہے۔ اب جرمنی بیڑہ میں ایک بھی بڑا جنگی جہاز نہیں رہا اسکے ڈوبنے سے برطانیہ کے جنگی جہازوں کو چھٹکارا مل جائیگا اور وہ پوربی ایشیا کی لڑائی میں زیادہ سرگرمی سے حصہ لے سکیں گے ادھر روس کا بالٹک مورچہ مضبوط ہوگیا ہے۔



سندھ میں دو نئے وزراء کا تقرر

کراچی۔ ۱۳ نومبر۔ حکومت سندھ کے ایک تازہ سرکاری اعلان میں لکھا ہے کہ گورنر صوبہ نے اپنی وزارت میں دو نئے وزراء کا تقرر کیا ہے ایک میر غلام علی خاں تالپور اور دوسرے مسٹر راجہ ٹامس ہیں، دونوں وزراء نے آج اپنے عہدوں کا چارج لیکر حلف وفاداری لیا۔ اب سندھ میں سات وزیر ہوگئے، مسٹر راجہ ٹامس وزیر کی حیثیت سے کوئی تنخواہ نہیں لیں گے۔

فرانسیسی اور برطانی وزیروں کی کانفرنس

پیرس۔ ۱۴ نومبر۔ مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن کی آمد کے بارہ میں جو سرکاری بیان شائع کیا گیا ہے اسمیں بتلایا گیا ہے کہ ان حضرات کی آمد سے اہل پیرس کو اپنے جوش و خروش کے ذریعہ اہل برطانیہ کے ساتھ اپنی دوستی کا مظاہرہ کرنے کا موقعہ مل گیا اور مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن پر یہ بات ظاہر کرنے کا موقعہ مل گیا کہ فرانس کو آزاد کرنے اور اتحادیوں کی رہنمائی کرنے میں اُنھوں نے جو نمایاں حصہ لیا ہے اس کے لئے اہل فرانس کتنے مشکور ہیں برطانی وزیروں کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ فرانس کے ساتھ انکی دوستی اور اتحاد پہلے سے زیادہ مضبوط ہے۔

یہ بیان کرنے کے بعد برطانی اور فرانسیسی وزیروں نے لڑائی کو چلانے اور صلح کی تیاری کرنے کے سلسلہ میں تمام مسائل پر غور کیا۔ سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ فوری مسائل کے متعلق خاص طور پر غور کیا گیا۔ سیاسی مسائل پر غور کرنے کے دوران یہ بات نوٹ کی گئی کہ دونوں ملکوں کے مفاد کے درمیان یکجہتی اور نظریہ میں ایک رائے ہے۔

تخت فرانس کا دعویدار گرفتار

پیرس۔ ۱۴ نومبر۔ تخت فرانس کا دعویدار "کیٹ ..." پیرس پر گنان میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گرفتاری کے وقت زخمی ہو گیا تھا۔

بحکم جناب شاہ غیاث عالم صاحب بہادر جج خفیفہ قنوج مقام سرائے میران

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۵۴ سنہ ۱۹۴۴ء

بعدالت خفیفہ قنوج ضلع فرخ آباد

پنان لال ولد متھرا قوم حلوائی ساکن قنوج محلہ چھیپل پرگنہ قنوج مدعی

بنام علی حسن ولد مہتوں قوم شیخ ساکن کانپور محلہ انور گنج مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ... کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۵ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے، پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت: بحکم شیام لال منصرم عدالت منصفی قنوج

ESTD 1923.
THE SADA[illegible]
REGD NO. A 406
[illegible] ہو جو تیرے دل میں رہے
[illegible] جمال پر تو حق [illegible] مستقل میں رہے
[illegible] نمبر ۶
صدا
ہفتہ وار
قیمت
سالانہ ۵/۱/- صہ
ششماہی ۲/۱۲/- عہ
سہ ماہی ۱/۸/- عہ
فی پرچہ
دو آنہ
۲/- ۲
ایڈیٹر
[illegible]
VOL. 40 NO. 48
CAWNPORE. Saturday. 25th Nov. 1944
کانپور شنبہ ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۴۴ء مطابق ۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۳ھ
[illegible] ۴۰ [illegible] ۴۸

دنیائے اسلام

روسی فوج طہران میں داخل ہو گئی

لندن - ۱۷ نومبر۔ فری پریس کا ایک تار مظہر ہے کہ ایرانی حلقے کہتے ہیں کہ جو روسی فوجیں طہران کے باہر فوجیں چھاونی ڈالے پڑی تھیں وہ دارالحکومت طہران کے اندر داخل ہو گئی ہیں اور ان سیاسی مظاہروں کی حفاظت کیلئے دارالحکومت طہران میں داخل ہوئی ہیں جو "ٹیوڈ پارٹی" تیل کی مراعات کے متعلق روسی مطالبہ کی تائید میں کئے جا رہے ہیں۔ روس کے دفتر خارجہ نے ایک یادداشت طہران گورنمنٹ کو بھیجی ہے جس میں حکومت ایران کے سنہ ۱۹۲۱ء والے معاہدہ کی خلاف ورزی کا مجرم ٹھہرایا ہے۔ روسیوں کی دلیل یہ ہے کہ اگر ایرانیوں نے سنہ ۱۹۲۱ء والے معاہدہ کی خلاف ورزی کی تو حکومت روس کو اس کا حق ہے کہ سنہ ۲۱ء کے معاہدہ سے پہلے والے حالات بحال کر دے اور شمالی ایران کو اپنا مخصوص حلقہ مفاد سمجھے۔ ادھر ایرانیوں کا کہنا ہے کہ روس بڑی سرگرمیوں کے ساتھ ایران کے داخلی معاملات میں مداخلت کر رہا ہے، روسیوں نے ایران کے خلاف یہ الزام بھی لگایا ہے کہ اُس نے نہ صرف جنوبی ایران بلکہ شمالی ایران میں بھی امریکی کمپنیوں کو تیل کی مراعات دیدی ہے اور شمالی ایران کے اُس علاقہ میں جہاں مراعات امریکی کمپنیوں کو دی گئی ہیں، بعض مصریین نے دلچسپی کا اظہار کیا تھا اور یہ کہ امریکی کمپنیوں کو یہ مراعات ایسی حالت میں دی گئی ہیں کہ سرکاری طور پر یہ طرز عمل ظاہر کیا جا رہا ہے کہ زمانہ جنگ میں کسی غیر ملکی کو تیل کی کوئی رعایت نہیں دی جائے گی۔ امریکہ کے سرکاری حلقوں نے روسیوں کے اس الزام کی نہ تصدیق کی ہے نہ تردید۔

مصر میں سو مسلح افراد گرفتار

قاہرہ۔ مصری پولیس نے وادی نیل کے شمالی حصے میں دو شہروں پر چھاپہ مار کر ۱۰۰ اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے، ان کی خانہ تلاشی سے ۲۰۰ رائفلیں چند ایک پستول اور ہزاروں کارتوس برآمد ہوئے۔

(جناب ازل صاحب کانپوری)

اس طرح وقت موت کا ہر بار ٹل گیا
آئی کسی کی یاد مرا دل سنبھل گیا

کس طرح انتظار کا افسانہ ختم ہو
وہ بھی نہ آئے موت کا بھی وقت ٹل گیا

نظارۂ جمال میں یہ بھی رہا نہ ہوش
پہلو سے بزم دوست میں کب دل نکل گیا

اب ناشناس راہ کا انجام ہو بخیر
جانے کو دل گیا تو مگر بے محل گیا

الزام دینے کے لئے دیں شمع کو مگر
خود آپ اپنی آگ میں پروانہ جل گیا

(جناب زداں صاحب زیدی)

دامانِ ضبط ہاتھ سے آخر نکل گیا
کس کی نظر کا وار مرے دل پہ چل گیا

کیفِ تصوّرات کے قربان جائیے
کچھ دیر کے لئے تو مرا دل بہل گیا

قلب و جگر کے تاکنے والے نظر سنبھال
پچھتائے گا جو تیر کماں سے نکل گیا

کچھ ایسے جوشِ عشق میں جاتے رہے حواس
خود اپنے سر پہ تیشۂ فرہاد چل گیا

سر بار دوش شوق شہادت میں یوں ہوا
مقتل میں بہر قتل رواں سر کے بل گیا

(جناب بزمی صاحب بلند شہری)

اِک حرفِ آرزو جو زباں سے نکل گیا
اُن کا نیاز ناز میں یکسر بدل گیا

اے عشق! "آہ" ضبط سے باہر تھی کیا کروں
اک تیر تھا جو میری کماں سے نکل گیا

دل چشم بے نیاز نے پامال کر دیا
اک پھول تھا کہ ہاتھ سے اُنکے مسل گیا

اک اک قدم پہ راہ میں سجدے کئے ہزار
محفل میں اُنکی جب میں گیا سر کے بل گیا

سوز و گداز عشق نے بزمی کیا کمال
دل مثل شمع ایک ہی شب میں پگھل گیا

(جناب ندرت صاحب کانپوری)

پہلے پہل تو بزم میں اک دَور چل گیا
مجھ تشنہ لب کے آتے ہی منظر بدل گیا

کرتا ہے کون اب دلِ ویراں میں روشنی
تم نے کبھی چراغ جلایا تو جل گیا

اُس رُخ پہ دیکھتا ہوں کچھ آثار برہمی
شاید مرے سوال کا پہلو بدل گیا

دُنیائے عقل و ہوش کہاں اور ہم کہاں
جھونکا اگر ہوا کا جنوں خیز چل گیا

پھرتے ہی اس نظر کے خلش دل کی بڑھ گئی
میں یہ سمجھ رہا تھا کہ کانٹا نکل گیا

(باقی صفحہ ۶ کالم ۳ پر ملاحظہ فرمائیے)

ادبیات

انجمن [illegible] پور کا ماہانہ مشاعرہ

۱۸ نومبر سنہ ۱۹۴۴ء کو ۹ بجے شب میں جناب عیاں حیدری کی جانب سے انجمن کی ماہانہ بزم مشاعرہ منعقد ہوئی جس کی صدارت جناب نواب حامد علی خاں صاحب نے فرمائی۔ شعراء و سامعین کی چائے سے تواضع ہوئی اور ۱۲ بجے شب میں مشاعرہ ختم ہوا انتخاب درج ذیل ہے:-

ایڈیٹر

(جناب سحا صاحب شاہجہانپوری)

جب میں کسی کے سامنے روزِ ازل گیا
چھوٹا سا دن تھا باتوں ہی باتوں میں ڈھل گیا

منصور کا تھا اور مرا ظرف مئے تھا اور
یہ سوئے اتفاق کہ ساغر بدل گیا

لغزش تھی پائے شوق کو ہنگام رہروی
لیکن میں نام لے کے تمہارا سنبھل گیا

تجھ پر نہ آئی آنچ کہ تو ہے فروغ بزم
اے شمع اپنی آگ میں پروانہ جل گیا

دل کی تلاش کون سے عالم میں کیجئے
یہ حد امتیاز سے آگے نکل گیا

کیا احتیاج جام و سبو اس کی بزم میں
ساقی سے جب نگاہ ملی دور چل گیا

دیکھا نہ تھا تو اس کا تصور بھی تھا محال
لیکن وہ میری عقل کے سانچے میں ڈھل گیا

(جناب نواب قیصر صاحب)

کہتے ہیں کچھ نہیں یہ دماغ اس کا چل گیا
قیصر جو سر یہ خاک اُڑاتا نکل گیا

دیکھو جسے حواس کسی کے بجا نہیں
جادو نگاہِ شوخ کا دنیا پہ چل گیا

فوراً ستم شعار کے تیور بدل گئے
منہ سے کبھی جو حرفِ شکایت نکل گیا

واعظ نے طور رندوں کے دیکھے جو تھے کچھ اور
کیوں ان کے سامنے سے نہ کمبخت ٹل گیا

کیونکر ہو اسکوں یہ سمجھ لو خفا نہ ہو
تم آ گئے تو آج ذرا دل بہل گیا

کس کس سے ہم کہیں کہ لگائی ہمیں نے آگ
ایک ایک پوچھتا ہے کہ گھر کیسے جل گیا

شوخی وہ گفتگو میں نہیں وہ ہنسی نہیں
قیصر یہ کیا مزاج تمہارا بدل گیا

(جناب ثاقب صاحب کانپوری)

اُس چشم مئے فروش کا جب دَور چل گیا
بیتاب دل تھا عشق میں لیکن سنبھل گیا

اب وہ بہار ہے نہ وہ رنگِ حیات ہے
آئے قفس میں ہم تو زمانہ بدل گیا

ناموس عشق ختم تھا، اے رنگِ بیخودی
کچھ ہوش تھا مجھے کہ میں آخر سنبھل گیا

گھبرا کے قیدِ زیست سے میں بزم دہر میں
حدِ تعینات سے آگے نکل گیا

ممنوں ہوں میں حسن تصور کا ہجر میں
فرقت میں تیری کچھ تو مرا دل بہل گیا

اب کیا اُمید ہو کہ قفس سے چھٹیں گے ہم
جب موسمِ بہار بھی آ کر نکل گیا

تحسین کا ایک شور ہر اک سمت سے اُٹھا
ثاقب جو تیری بزم سے پڑھکر غزل گیا

(جناب سلیم ناطقی صاحب)

بزم بتاں میں جا کے مرا دل بدل گیا
اچھا ہوا کہ سینہ سے کانٹا نکل گیا

روئے مجاز سوئے حقیقت بدل گیا
افتاد پڑ گئی تھی مگر میں سنبھل گیا

شل ہو گئے جو پَیر تو میں سر کے بل گیا
راہِ وفا میں کام کسی طرح چل گیا

منصور شعلہ زار اناالحق میں جا پڑا
پروانہ شمع بن نہ سکا جب تو جل گیا

تکمیل کو نہ پہونچا کبھی چارۂ جنوں
دامن رفو کیا تو گریباں نکل گیا

ثابت قدم وفا و جفا میں ہیں عشق و حسن
ہم تم نہ بدلے اور زمانہ بدل گیا

رسوائے بزم حسن ہی ہونا تھا کیا ضرور
پروانہ اپنی آگ میں خود کیوں نہ جل گیا

(جناب نواب آثر کانپوری)

دھوکے سے بھی جو تیر نظر اُنکا چل گیا
اک آگ سی جگر میں لگا کر نکل گیا

فرقت میں تیری یاد سے دل کیوں بہل گیا
قسمت بدل گئی کہ زمانہ بدل گیا

تم کیا ہوئے خلاف کہ دنیا ہوئی خلاف
تم کیا بدل گئے کہ زمانہ بدل گیا

جو لطف انتظار میں ہے وصل میں نہیں
اچھا ہوا کہ آج کا وعدہ بھی ٹل گیا

میرا بھی حال یار کا انداز ہے آثر
سنبھلا بگڑ گیا، کبھی بگڑا سنبھل گیا

کنٹرول کیوں نہ کامیاب ہوتا؟

غالباً حکومت کو اس امر پر بھی کوئی شک نہ ہوگا کہ اس کی کوششیں زیادہ تر ناکامیاب ہوئیں اور نفع بازی پورے زور و شور کے ساتھ جاری رہی۔ اسی واقعہ کے پیش نظر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا اور اس ناکامیابی کے اسباب کیا ہیں؟

چند روز ہوئے حکومت ہند کے ڈپٹی کنٹرولر جنرل نے ایک تقریر کی تھی جس میں اُنھوں نے ان ذرائع پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی تھی جو حکومت نے اس سلسلہ میں اختیار کئے ہیں۔ اس دوران تقریر میں اُنھوں نے شہریوں کی یہ شکایت کی کہ وہ لوگ ایسے تاجروں کے خلاف جو انسداد نفع بازی کے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں پولیس تک یا مخصوص سرکاری دفتروں تک رپورٹ نہیں پہونچاتے ان کے خیال میں ایک معمولی شہری "سوشل ضمیر" یا "فرض شہریت" سے اس قدر ناآشنا یا بے پروا ہوتا ہے کہ وہ ایسے واقعات کی رپورٹ کرنے کی زحمت گوارا نہیں کرتا۔ حقیقت یہ ہے کہ شہریوں پر اس طرح کا الزام لگا دینا بہت آسان ہے اور واقعاتی اعتبار سے اس الزام کو ہم غلط بھی نہیں کہہ سکتے، لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ حکومت اور عمّال حکومت نے اس صورتِ حال اور ماحول کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے جس میں نفع بازی اور چور بازار کا کاروبار تربیت و ترقی پاتا رہتا ہے، مزید براں اس طرح کی نکتہ چینی ایک ایسے شہری کے ساتھ ناانصافی ہے جو چند در چند مصیبتوں کا شکار ہونے کے باعث اپنے جائز حقوق کے احساس کو بھی کھو چکا ہو۔

نفع بازی اور اس کا دوست "چور بازار" یہ دونوں چیزیں ان حالات میں ترقی کرتی ہیں جن پر شہریوں کا کوئی قابو نہیں ہے اور جن کے شکار بننے کے لئے ان کی ضرورتیں انھیں مجبور کر دیتی ہیں۔ اس لئے ہمارا خیال ہے کہ یہ ایک بڑا اہم اور بنیادی معاملہ ہے اور اس کے اصلاح و انسداد کی کارروائی کرنے کی حقیقی

باقی نہ رہے۔

مسٹر فلپس کی تجویز!

چند روز سے مسٹر فلپس (پریسیڈنٹ روزولٹ کے سابق سفیر ہندوستان) کا نام پھر اخباروں میں آرہا ہے، نیویارک کے اخبار "ڈیلی مرر" کے مشہور مضمون نگار مسٹر ڈریو پرسن نے پھر ایک نیا افسانہ پیش کیا ہے اس مرتبہ ہندوستان کے معاملات میں دلچسپی لینے کی درخواست صرف پریسیڈنٹ روزولٹ ہی سے نہیں کی گئی ہے بلکہ مسٹر فلپس کی تجویز یہ ہے شہنشاہ برطانیہ پریسیڈنٹ روزولٹ، مارشل اسٹالن اور مارشل چیانگ کائی شیک پر مشتمل "چار طاقتوں کی ایک کانفرنس ہو اور اسمیں ہندوستان کے معاملات پر غور و خوض کرکے ہندوستان کی آزادی کی گارنٹی کر دی جائے اور اس ملک کو حقیقی معنوں میں شریک جنگ کر لیا جائے ہمیں معلوم نہیں کہ یہ دستاویز جو مسٹر فلپس سے منسوب کی گئی ہے وہ مستند ہے یا نہیں اور یہ کہ رسمی طور پر اسے پریسیڈنٹ روزولٹ کے سامنے پیش کیا گیا ہے یا نہیں، وہ کہتے ہیں کہ یہ ممکن ہے کہ اہل برطانیہ کا اسمیں کوئی قصور نہ ہو اور کرپس اسکیم میں جو کچھ تھا اس میں آزادی ہند کی ایک مخلصانہ پیش کش موجود ہو لیکن نفسیاتی اعتبار سے کوئی ہندوستانی برطانیہ کی زمانہ بعد از جنگ کی پالیسی سے مطمئن نہیں ہے اور اس معاملہ میں ہندو مسلم، سکھ عیسائی، اعتدال پسند، انتہا پسند، قوم پرست، فرقہ پرست، ترقی پسند اور رجعت پسند سب لوگ متفق ہیں کہ برطانی حکومت کے وعدوں میں کھوکھلا پن پایا جاتا ہے۔ اُن کا یہ کہنا کہ برطانیہ کی رضامندی سے ہندوستان کے سب سیاسی لیڈر سر جوڑ کر بیٹھیں مستقبل پر بحث کریں اور ذاتوں، مذہبوں، نسلوں اور سیاسی خیالات کو ہم آہنگ بنانیکی کوشش کریں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کہ مسٹر ایمری کچھ وعظ فرما رہے ہوں، اس طرح کی باتوں سے ہندوستان کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا

بہر حال دیکھئے کہ کون چیرمین منتخب ہوتا ہے؟

سوٹر کمیٹی

یو۔ پی۔ گورنمنٹ نے شہر کانپور کی ڈیولپ کرنے کے سلسلہ میں سفارشات کرنیکے واسطے سوٹر کمیٹی مقرر کی ہے۔ اس کمیٹی نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ مختلف پبلک اداروں اور شہریوں نے اپنے بیانات اس کمیٹی کے روبرو دئے ہیں۔ کمیٹی اس مہینہ کے آخر تک اپنی رپورٹ گورنمنٹ کے پاس بھیجدے گی۔

مسٹر مترا کی سفارشیں

مسٹر ایس۔ سی۔ مترا نے انڈین فیڈریشن آف لیبر کی طرف سے اپنی سفارشیں سوٹر کمیٹی کے پاس روانہ کی ہیں جن میں اس بات کی سفارش کی گئی ہے کہ ڈیولپمنٹ بورڈ قائم کیا جائے جو میونسپل بورڈ، ڈسٹرکٹ بورڈ اور چھاؤنی بورڈ کے اوپر ہو۔ اور اس بورڈ میں میونسپل بورڈ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ، چھاؤنی بورڈ کے چیرمین۔ کلکٹر صاحب ضلع لیبر کمشنر مل مالکان اور مزدوروں کا ایک ایک نمائندہ اور ۴ عوام کے نمائندے ہوں

اسٹوڈنٹ کانفرنس

۲۱ نومبر کو ڈسٹرکٹ اسٹوڈنٹس کانفرنس کا تیسرا سالانہ جلسہ مسٹر سجاد ظہیر کی صدارت میں کرائسٹ چرچ کالج ہال میں منعقد ہوا۔ مسٹر ستیہ پال پریسیڈنٹ پنجاب اسٹوڈنٹس فیڈریشن نے کانفرنس کا افتتاح کیا۔ مسٹر سجاد ظہیر نے اپنی تقریر میں فرقہ وارانہ سمجھوتہ کی اہمیت پر زور دیا اور بتلایا کہ سمجھوتہ سوشل اور تہذیب و تمدن کی بنیاد پر ہی کامیاب ہو سکتا ہے۔

شیعوں کا مطالبہ

گوالٹولی میں شیعہ مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں ۔۔رمنٹ سے سفارش کی گئی ہے کہ میونسپل بورڈ میں ایک شیعہ مسلمان کو نامزد کیا جائے کیونکہ کوئی بھی شیعہ مسلمان بورڈ کا ممبر نہیں منتخب ہو سکا ہے۔

ڈپٹی کول کمشنر

مسٹر کے۔ بی۔ جی۔ فاروقی ڈپٹی کول کمشنر کانپور کی کوئلہ کی حالت اور اس کی تقسیم کے مسائل پر غور کرنے کیواسطے تشریف لا رہے ہیں۔

ٹکسٹائل کمشنر

مسٹر ایم۔ کے۔ ڈیلوڈی۔ ٹکسٹائل کمشنر ۲۴ نومبر کو کانپور تشریف لا رہے ہیں۔ آپ مل مالکان اور کپڑے کے سوداگران کے نمائندوں سے ملاقات کریں گے اور اس انتظام پر غور کریں گے جو یو۔ پی گورنمنٹ نے بمبئی سے آنیوالے مال کی تقسیم کے متعلق کیا ہے۔

جرمنی نے صوبہ یو۔ پی کا گورنر بننے سے انکار کر دیا ہے کیونکہ آپ کو لندن میں ایک نہایت اعلیٰ جگہ مل گئی ہے۔

سر ایے رولینڈز جنگ سے قبل ہندوستان میں ملٹری فائننس کے انچارج رہے ہیں اور ۱۹۳۸ء میں ڈیفنس کے اخراجات کے سلسلہ میں انڈو برٹش معاہدے کے لئے لندن گئے تھے۔

پنجاب میل کو شدید حادثہ

پٹنہ۔ ۲۳، نومبر، آرا کے قریب ایسٹ انڈین ریلوے پر پنجاب میل کو شدید حادثہ پیش آگیا ہے جسمیں سرکاری اطلاعات کے مطابق اب تک ۶ اشخاص ہلاک اور ۶۰ زخمی ہو چکے ہیں جن میں سے ۱۳ کی حالت خراب ہے پٹنہ سے طبی امداد وہاں پہونچا دی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ٹرین میں ۱۲ ڈبے تھے جن میں ۶ اُلٹ گئے۔ ایک پٹری سے اُتر گیا ہے باقی دانا پور لائے گئے ہیں۔ دانا پور سے ایک ریلیف ٹرین بھی بھیجدی گئی ہے اور زخمیوں کے لئے پٹنہ جنرل ہسپتال میں انتظامات کر دئے گئے ہیں۔

جرمنی میں انگریزی راج

لندن۔ ۲۲، نومبر، جرمنی سے رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمنی کے جن علاقوں پر برطانی فوج نے قبضہ کر لیا ہے میجر جان فریڈرش ہیز کو ان کا پہلا گورنر مقرر کیا گیا ہے اور وہ اس علاقہ میں فوجی حکومت کے ذمہ دار ہوں گے۔ میجر موصوف نے جرمنی میں ایک فوجی عدالت قائم کر دی ہے اور بدھ کو گیارہ جرمنوں کے خلاف اس الزام میں مقدمہ شروع ہوگا کہ اُنھوں نے بغیر اجازت سرحد پار کر لی وہ جرمنی سے ہالینڈ چلے گئے تھے، اگر انکے خلاف جرم ثابت ہو گیا تو ان کو سخت سزائیں دی جائینگی قیدیوں کو عدالت کے روبرو صفائی پیش کرنیکی اجازت ہوگی۔ عدالت کی سرکاری زبان انگریزی ہوگی مگر ایک مترجم دیدیا جائے گا۔ عام طور پر جرمن خوش ہیں اور وہ انگریزوں کو نجات دہندہ سمجھتے ہیں۔ ان میں سے چند نازی پارٹی کے ممبر ہیں۔ اتحادیوں نے جرمنوں کو ریڈیو رکھنے کی اجازت دیدی ہے۔

ایک اہم ٹاپو پر روسی فوج کا قبضہ

ماسکو۔ ۲۲، نومبر، حکومت روس کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ روسی فوجیں ارسیل کے ٹاپو میں اتر گئی ہیں، اس ٹاپو کے لئے کئی ہفتہ سے لڑائی ہو رہی تھی، یہ ٹاپو ریگا کی بندرگاہ کے دہانہ پر ہے۔

اخباروں کے حوالہ سے یہ اعلان براڈ کاسٹ کیا ہے، ابھی تک برطانی یا امریکی سمندری حلقوں میں اس خبر کی تصدیق یا ... نہیں ہوئی ہے اس ماہ کے شروع میں برطانیہ کے سمندری ... کے وزیر سر اینڈریو کنگھم نے کہا تھا کہ ہمیں پیسفک میں ایک ... بہت مضبوط سمندری بیڑہ بھیجنا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس ... وقت تک ہمیں یورپ کے سمندر میں سمندری بیڑہ رکھنا لازمی ... ہے جب تک کہ جرمنی ہار نہ جائے۔ اب تک پیسفک میں ... امریکی بیڑہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے جہازوں کی امداد سے ... کام کر رہا ہے۔

برطانی ڈوبکنی کشتیاں دشمن کے جہازوں میں جا گھسی ہیں ... انھوں نے سیلیز کے دکھن میں ایک جاپانی جہاز ڈبو دیا ہے جس ... کے یہ معنی ہیں کہ سنگاپور کے ۔۔۴۰۰ میل کے اندر حملہ کیا گیا۔

ہٹلر کیا کر رہا ہے

اسٹاک ہالم۔ ۲۲، نومبر، ہٹلر کے متعلق تازہ خبر ... میں یہ مان لیا گیا ہے کہ ابھی تک زندہ ہے مگر اسکی خاموشی ... کے اسباب کے متعلق اختلاف رائے ہے۔ جرمنی کے خفیہ ذرائع ... سے معلوم ہوا ہے کہ وہ ڈر لیڈن سے برگ گیا اور اسی طرح ... سے ایک محل سے دوسرے محل میں بھاگتا پھر رہا ہے اور اس ... نقل و حرکت کا تعلق نئے ہتھیاروں کے تجربہ سے ہے۔ جرمن ... اطلاعوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اب گوئرنگ ہوائی محکمہ ... کے لیڈر نہیں۔ سیاسی طاقت اس کے ہاتھ سے چھین لی ... گئی اور وہ آسٹریا میں چھٹی منا رہا ہے۔

اٹلی کی لڑائی

لندن۔ ۲۱، نومبر، اٹلی کی لڑائی کے بارے میں جو تازہ خبریں ملی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ گو عام پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی جنرل الیکزینڈر کی فوجیں ریونیا کے دکن میں زبردست سرگرمی دکھلا رہی ہیں۔ اس مورچہ پر ۸ ویں فوج سرگرم ہے۔ پانچویں فوج کے مورچہ پر جرمنوں کے جوابی حملے پسپا کر دئے گئے۔

غذائی کانفرنس ملتوی

نئی دہلی۔ ۲۲، نومبر معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے محکمہ خوراک نے جو غذائی کانفرنس ۲۴، اور ۲۵ نومبر کو دہلی میں طلب کی گئی تھی فی الحال ملتوی کر دی گئی ہے

بیان کیا جاتا ہے کہ لیجسلیٹو اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ میں خوراک کے مسئلہ پر جو بحث ہوئی تھی اس کے پیش نظر اب غذائی کانفرنس کی ضرورت نہیں ہے۔ حکومت اس وقت مخالف پارٹی کی نکتہ چینیوں پر غور کر رہی ہے۔

تخت کے لالچ میں مار ان راؤ پیشوا کو بے رحمی سے قتل کروا دیا۔ رگھوناتھ راؤ کے خوف سے سچائی دل تھام کر رہ گئی۔ ملک کے قانون سے سر جھکا لیا۔ کتنے ہی لوگوں نے دبی زبان سے کہا کہ یہ اتیاچار ہے، اس قتل سے سارا مہاراشٹر کانپ اُٹھا۔ رام شاستری نے دیکھا کہ حکومت کی طاقت سے جو اتیاچار کو ناممکن بنا دینا چاہتے تھے وہی اتیاچار کر کے مہاراج بن رہے ہیں تب عین اُس وقت جب رگھوناتھ راؤ تخت نشین ہو رہے تھے اور ننگی تلواریں ظلم کی حفاظت کر رہی تھیں رام شاستری ہمت اور سچائی لے کر آگے بڑھے اور پاپ کے منہ سے پردہ اُٹھا دیا اور چمکتی ہوئی تلواروں میں بے خوف رام شاستری نے گرج کر فیصلہ سنایا کہ خون کا بدلہ خون ہے اس گدی پر قاتل نہیں بیٹھ سکتا۔

یہ ہے وہ تاریخی کہانی جسے پربھات نے اپنی بلند ترین فلم رام شاستری میں پیش کیا ہے۔

بولیویا میں انقلاب۔ لیپانی (بولیویا) ۲۰ نومبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ انقلاب پسند پارٹی کا سُراغ ملا ہے اور اسکے لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ صدر بولیویا نے ملک میں مارشل لا کی کیفیت کا اعلان کر دیا ہے۔

میں سے کسی ایک کی نظر اس پر پڑ گئی اُس نے فوراً طے کر لیا کہ یہ اچھی شہادت ہاتھ آئی اس نے بہت سے ٹکٹ خرید کر امریکہ کی اسمبلی کے ممبروں کو بھیج دئے کیونکہ یہ جھگڑا امریکہ ہی میں طے ہونے والا تھا، اُس نے ایک نوٹ یہ لکھ کر ٹکٹوں کے ساتھ چسپاں کر دیا۔ کہ یہ نکاراگوا ریاست کے سرکاری ٹکٹ ہیں ان سے وہاں کی آتش فشانی کی کافی تصدیق ہو سکتی ہے، یہ ترکیب بہت کارگر ثابت ہوئی اور پنامہ ہی کا راستہ اختیار کیا گیا۔

دوسرا قصہ یہ ہے کہ بحر بالٹک کے کنارے ایک چھوٹی ریاست لٹویا ۱۸۰۰ء میں بنائی گئی وہ اپنے دو قسم کے ٹکٹ جاری کرنا چاہتی تھی، لیکن پچھلی بڑی لڑائی کے ختم پر کاغذ بہت کمیاب ہو گیا اور لٹویا والوں کو اچھا کاغذ کہیں نہ ملتا تھا مگر جب جرمن وہاں سے پسپا ہوئے تو اپنے پیچھے بہت سے نقشے چھوڑ گئے اس کاغذ کو غنیمت سمجھا گیا اور ٹکٹ نقشے کی دوسری جانب چھپوائے گئے۔ چنانچہ عرصے تک وہاں اس قسم کے ٹکٹ رائج رہے

(باقی آئندہ)

عصمت و عفت کی حفاظت بھی مرد کو کرنی چاہیئے کیونکہ عورت کی اخلاقی عادت پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔

یہ ہے وہ عجیب و غریب فلسفہ جو عورت کے متعلق مہذب ترین ممالک میں رائج ہے، اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز یہ امر ہے کہ خود وہ خواتین جو مردوں کے ساتھ مساوات حقوق کا دعوےٰ کرتی ہیں اور انہوں نے مردوں کے خلاف ایک مہم جاری کر رکھی ہے اگر انکی حرکات و سکنات پر بھی غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ خود اپنے کو پہلے عورت اور بعد میں انسان خیال کرتی ہیں بلکہ بعض اوقات تو وہ اپنے کو انسان سمجھتی ہی نہیں بلکہ وہ اپنے کو عورت اور صرف عورت خیال کرتی ہے مردوں کے ساتھ مساوات کا دعوےٰ کرنیوالی خواتین میں غالباً کوئی ایک بھی ایسی نہ ہوگی جو بس میں داخل ہو اور بیٹھے ہوئے مرد کھڑے ہو کر اس کے لئے جگہ خالی نہ کریں تو اس کو یہ محسوس نہ ہو کہ گویا اس کا حق غصب کیا گیا ہے اگر وہ حقیقۃً اپنے آپ کو مردوں کے مساوی خیال کرتی ہے تو آخر وہ کیوں چاہتی ہے کہ جب مردوں کے لئے کوئی شخص کھڑا ہو کر اپنی نشست (ص)

(ص) خالی نہیں کرتا تو آخر اس کے لئے کیوں خالی کرے۔

شاید ہی کوئی تعلیم یافتہ مساوات کی دعویدار خاتون ایسی مل سکے جو سڑک پر جب کسی مرد کے ساتھ جا رہی ہو اور مرد خود کنارہ کی طرف چلے اور اس خاتون کو سڑک کی جانب کر دے اسی وقت محترمہ کو یہ محسوس نہ ہو کہ میرے ساتھ چلنے والا مرد تہذیب و اخلاق سے عاری ہے اور کمزور عورتوں کو موٹروں اور گاڑیوں سے ٹکرانے کے لئے سڑک کی جانب کر دیتا ہے اور خود کنارہ کی طرف چلتا ہے۔

کیا ان تمام باتوں سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مساوات اور ترقی پسندی کی دعویدار خواتین بھی اپنے مردوں کے برابر نہیں سمجھتیں اور مساوات کے دعوے کے باوجود خود اپنے کو پست اور کمزور خیال کرتی ہیں۔ نہ صرف مرد ہی عورتوں کو شہری حقوق سے محروم رکھے ہوئے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ خود خواتین بھی شہری حقوق مردوں کے مساوی حاصل کرنا نہیں چاہتیں۔

ہے، ایک نوجوان پر بُری طرح عاشق تھی۔ عشق محبت کی یہ پینگیں کئی مہینے تک برابر بڑھتی رہیں۔ دونوں میں شادی کے لئے عہد و پیمان بھی ہو گئے لیکن شادی سے قبل ہی ان دونوں میں کسی بات پر شکر رنجی ہو گئی، اور یہ شکر رنجی ایک روز اتنی بڑھی کہ مساۃ مذکورہ نے غصہ میں آکر عاشق کو زمین پر دے مارا اور دانتوں سے عاشق جانباز کی ناک کو صاف کر ڈالا۔ سُنا ہے کہ آج کل یہ ناک کٹے عاشق اپنی محبوبہ کے خلاف قانونی چارہ جوئی میں مصروف ہیں۔

مندرجۂ بالا واقعات سے یہ اندازہ لگا لیجئے کہ یوروپ و امریکہ کی عورتوں کی طرح ہندوستان کی عورتوں میں بھی تشدد پسندی اور انتقام کا جذبہ کس تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے اگر ہندوستانی عورتوں کی تشدد پسندی کا یہی عالم رہا تو ایک زمانہ ایسا بھی آجائیگا جب مرد شادیاں کرتے ہوئے گھبرانے لگیں گے۔

ہٹلر کا بولنا بند

اسٹاک ہام ۱۹ نومبر۔ سویڈن کے اخبار "آفٹن ٹیڈ بخن" کا بیان ہے کہ ہٹلر ایک لفظ بھی نہیں بول سکتا۔ اسکی یہ وجہ ہے کہ اس کے گلے کا حال ہی میں اپریشن ہوا تھا۔

لڑائی اسی سال ختم ہو جائے گی

لندن ۲۰ نومبر۔ اتحادی فوجوں کے چند سینئر جنرلوں کو امید ہے کہ لڑائی اسی سال ختم ہو جائیگی اور جرمنوں کو شکست ہو جائیگی۔

اقوالِ زریں

دعوت میں بیجا تکلف اکثر جنازہ کے تکلف سے مشابہ ہوتا ہے۔ (ولسن)

اعتدال اور محنت انسان کے دو بہترین طبیب ہیں۔ محنت اشتہا کو بڑھاتی اور اعتدال اسکو زیادتی سے ہمیشہ روکتا ہے۔ (روسو)

ایک محکم اشتہا ایک عظیم جزو آزادی ہے (استنیکا)

اپنی خواہشات کو جتنا دباؤ گے اُتنا ہی اُن پر قابو رکھو گے، خواہش اور عقل مثل دو ڈولوں کے ہیں کہ جن میں سے ایک اگر اوپر ... تو دوسرا ضرور نیچے ہوگا۔ (رکا)

جس طرح دوائیں تول ماشے کے حساب سے کھاتے ہو اسی طرح تندرستی کے واسطے غذائیں بھی ناپ تول کر کھایا کرو۔ (آسکلٹن)

اشتہار کا کمال یہ ہے کہ ایک ایسا مناسب طریقہ تحریر استعمال کیا جائے جس سے لوگوں کی آنکھ اشتہار پر ضرور پڑے۔ (آیڈیسن)

وہ کاروباری جو اپنے تئیں اشتہار سے مستغنی جانتا ہے چند دن میں خود کاروبار سے مستغنی ہو جائے گا۔ (ڈربی براؤن)

پیشہ کی حیثیت سے اشتہار نویسی ایک جدید چیز ہے مگر قوت اور اثر کی روح سے وہ بہت قدیم ہے آجکل کاروبار کا اصلی مقصد کثرت سے خریداروں کو جمع کرنا ہے (بروس بارٹن)

اشتہار تجارت کی روح ہے، (کوک)

صبحِ تبسم

مالک :۔ (نوکر سے) میرا کتا گم ہو گیا ہے جاؤ اسے تلاش کرو۔

نوکر :۔ مگر میں اسے کس طرح تلاش کر سکتا ہوں، میں نے تو اُسے دیکھا بھی نہیں کہ کس رنگ کا اور کیسا ہے؟

مالک :۔ اس کا نام جیک ہے، جاؤ شہر کے سارے کتوں کے نام دریافت کرو اور جو اپنا نام جیک کہے اسے پکڑ لاؤ۔

خاوند :۔ ہمیں شادی کئے بیس برس ہو گئے ہیں، کیا تم بتا سکتی ہو کہ اس عرصہ میں میں نے کبھی تم کو دھوکا دیا ہے۔

بیوی :۔ نہیں آپ کامیاب نہیں ہو سکے، کوشش تو بہت کی تھی۔

ایک :۔ جو کچھ تمھارے پاس ہے مجھے دو ورنہ میں تمھارا دماغ نکال دوں گا۔

دوسرا :۔ تو نکال لو۔ دماغ کے بغیر اس شہر میں رہا جا سکتا ہے مگر نقدی کے بغیر نہیں۔

ٹکٹ کلکٹر :۔ اس بچے کا پورا ٹکٹ لگے گا۔ اس کی عمر پانچ برس سے کم نہیں۔

مسز اے :۔ مگر میری شادی کو تو صرف چار برس ہوئے ہیں۔

ٹکٹ کلکٹر :۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں۔

دلھن کی ... دولھا کی عمر نوّے برس

آپ کو یہ سُنکر بڑی حیرت ہو گی کہ حال ہی میں میکسکو میں ایک ایسی انمل بے جوڑ شادی ہوئی ہے جس میں دولھا کی عمر نوّے برس سے بھی زیادہ ہے اور دلھن کی عمر صرف پندرہ برس ہے۔

یہ معلوم کر کے اور بھی زیادہ تعجب ہوگا کہ یہ شادی معاشقہ کے بعد ہوئی ہے یعنی نوّے برس کے اس "نوجوان" میں اور پندرہ برس کی اس لڑکی میں کچھ دنوں سے عشق و عاشقی کا سلسلہ جاری تھا جس کے نتیجہ پر یہ شادی عمل ...

ایک اخباری نامہ نگار کا اس سلسلہ ... بالکل مختلف ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ یہ شادی ... عشق و محبت کا نتیجہ ہے اور ... اس شادی میں کوئی خاص راز پوشیدہ ہے بلکہ اس ... کا اصل باعث بڑے میاں کی بے اندازہ دولتمندی ہے جس نے ایک پندرہ سالہ لڑکی کی نظروں کو خیرہ کر دیا ... یہی اس شادی کا اصل سبب بھی معلوم ہوتا ...

چنگنگ ۲۰ نومبر، چینی فوجوں نے برما روڈ کے شہر منگ شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔

افسانہ

زندگی کی حقیقت

از جناب پرشوتم سنگ...

باجے کی آ... کانوں میں آ... کیسی سُریلی آواز ... ہو گئے ہو ... کرر ہو ...

... اسی طرح آواز بھی آ رہی ... کہ آہستہ آہستہ کوئی اسکے ... ہو۔

باجے کی سُریلی آواز میں وہ کسی کے رونے کی آواز بھی سُن رہا تھا وہ باجہ جو دو ہستیوں کے ملانے کا پیغام ... دے رہا تھا، فراق کا بھی راگ سُناتا معلوم پڑ رہا ... ہنس رہا تھا اس کی زندگی پر قہقہے لگا رہا تھا۔

وہ تلملا اُٹھا، اُسے ... لگی، اس کی آنکھوں میں آنسو ... پونچھ ڈالے کسی نے کواڑ کھٹکھٹائے ... بیٹھا تھا اور اسی حالت میں بیٹھا رہنا چاہتا تھا لیکن کواڑوں کی کھٹ کھٹ بند نہ ہوئی وہ چاہتا تھا کہ کمرہ اُسے کسی طرح نگل جائے اور وہ دنیا سے اوجھل ہو جائے کسی نے اس کا نام لے کر اب پکارنا شروع کیا اُس نے آواز پہچان لی وہ سوچنے لگا "آج شیل اُس کے گھر کیوں آیا؟ اس کے ماں باپ نے تو کہہ دیا تھا کہ اگر شیام کے گھر اُسے جاتے دیکھا گیا تو اس کی ٹانگیں توڑ دیں گے پھر وہ اس کے گھر کیوں آیا ہے؟

شیل جب کمرے میں آیا تو شیام اُسے دیکھ کر حیرت میں پڑ گیا لیکن اُس کا چہرہ ویسا ہی غمگین بنا رہا شیل کا چہرہ اُترا ہوا تھا اس کے ہونٹوں پر کوئی بات آ کر رُک جاتی تھی اُس نے شیام کی طرف دیکھا وہ سوچ کر آیا تھا کہ شیام آج بہت اُداس ہوں گے، کیونکہ آج اُس کی تمناؤں کا خون ہو رہا ہے آج اسکی محبوبہ اپنے گھر سے رخصت ہو رہی ہے لیکن شیام ایسے بیٹھا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں شیل سوچنے لگا۔

"کیا اُس کا یہاں آنا بیکار رہا ہے کیا پریما نے دھوکہ ہی کھایا؟ کچھ کہنا ایسی حالت میں مناسب نہ ہوگا لیکن جوالا مکھی پہاڑ بھی تو ایسے ہی خاموش معلوم ہوتے ہیں لیکن اُن کے اندر سُلگتی رہتی ہے آگ، اس نے دوبارہ شیام کی طرف دیکھا وہ شیشے سے باہر دیکھ رہا تھا۔

شیل نے کہا:۔ شیام میں تمھیں بُلانے آیا ہوں۔

"کیوں؟" سال بھر سے شیام نے شیل کے گھر جانا چھوڑ دیا تھا، پھر شیل کیوں بُلانے آیا ہے وہ شیل کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا اور شیل سوچ رہا تھا کہ کیا جواب دے؟ آخر شیل نے کہا "پریما کی شادی ہی معلوم ہے؟"

شیام نے آہستہ سے کہا "ہاں معلوم ہے"۔

تو پھر آئے کیوں نہیں؟"

شیام کا سر چکرا گیا، کیا میں اپنی اُجڑتی دنیا

... نے اپنے ... سنبھل کر اُس ... شیل نے دریافت کیا "کیوں ... پوچھ رہے ہیں، ماتا جی کہتی ہیں ... محبت بالکل ہی توڑ دی؟ ... نے محبت ہی کب کی تھی جو توڑ ... وہ کہتے کہتے رُک گیا تاکہ شیل کو ... وہ پریما کی ماں کے طعنوں کو ... شیل نے کہا:۔ آج ... جائے گی، آج سے وہ ہماری ... کوئی حق نہیں رہا۔ پریما ... اسی نے تجھے بُلانے کے ... آخری ملاقا...

... سوچا کہ ... بند کر دے۔ ... وہاں کون کون لوگ ہوں گے، ... جاننے والے بھی ہوں گے اور نہ جاننے والے بھی، جاننے والے میری طرف اُنگلیاں اُٹھائیں گے اور نہ جاننے والے کانا پھوسی کریں گے، یہ کون ہے؟ کل تک تو اسے یہاں دیکھا نہیں پھر آج یہ کیوں آیا ہے، اگر کسی نے میری تعریف کر دی اور میرے جانیکا مقصد بیان کر دیا تو وہ ہنسی اُڑانے میں کمی نہ کریں گے، ممکن ہے کہ پریما کی بھی بدنامی ہو۔" اُس نے طے کر لیا کہ وہ پریما سے ملنے نہیں جائے گا، جس طرح وہ ابھی تک اپنے کمرے میں پڑا رہا ہے اسی طرح پڑا رہے گا، اور پریما کے گھر والوں کو یہ سمجھنے دیگا کہ پریما سے اس کی محبت بناوٹی تھی، میرا چلنا ٹھیک نہ ہوگا شیل "کیوں؟" شیل نے بہت اصرار کیا لیکن شیام ضد پر ڈٹا رہا شیل نا اُمید ہو کر چلا گیا۔

شیام کے اندر بھیانک ہاہاکار مچی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کوئی اس کے دل پر لگاتار چوٹ لگا رہا ہے ——— شیل بُرا مان گیا ہوگا

——— پریما اور بھی زیادہ بُرا مانے گی

——— لیکن جانا واجب کہاں تھا؟

کبھی شیل سے شیام نے اپنے دل کی باتیں کھول کر کہی تھیں تب ہی سے دونوں کا ساتھ زیادہ ہونے لگا تھا۔ شیام اکثر اس کے ساتھ اس کے گھر جایا کرتا تھا وہاں پریما سے ملاقات ہو جاتی، دونوں میں محبت ہو گئی، جب پریما کی ماں کو اس محبت کے متعلق معلوم ہوا تو وہ غصہ سے لال ہو گئی وہ بوڑھی تھی اُس نے زمانہ دیکھا تھا، وہ سمجھتی تھی محبت ایک آفت ہے اور اس آفت میں پڑنا سراسر بے وقوفی ہے اُنھوں نے شیام کو خوب ڈانٹا۔ ذلیل ہو کر شیام اپنے گھر واپس آگیا اور پریما کے گھر جانا چھوڑ دیا لیکن پریما سے محبت نہ چھوڑ سکا!

سُورج غروب ہو گیا تھا آسمان پر اندھیرا پھیلنے لگا تھا، شیل دُور سے آتا دکھائی دیا اس کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ شمشان سے آیا ہے!

نکل سکے دونوں ایک دوسرے کے پاس
ے تھے کچھ دیر بعد شیل بولا "پریما چلی گئی۔
اچھا" اس سے زیادہ وہ کچھ نہ کہہ سکا۔
ل نے پھر کہا "جاتے ہوئے بہت رو
شیام کا [illegible]

[illegible] انکھوں [illegible]
پانے کی کوشش کرنے لگا۔
چار پانچ دن کے بعد وہ آ [illegible]
ے تو تم اس سے ضرور ملنا۔ [illegible]
وہی ہے تو کیا؟ وہ تو اب بھی تم [illegible]

[illegible] سن رہا تھا کوئی جواب نہ دے سکا۔
جب پریما آ گئی تو اُس سے لوگے؟
ہو سکا تو ضرور ملوں گا۔ سر [illegible]

شیام وہیں کھڑا رہا آسمان
[illegible] سے چاندنی چھن
[illegible] اندر اس

رات [illegible]
رہا۔ ایک سوال اس [illegible]
سے ملا جائے یا نہیں؟

پریما کے واپس آنے سے ایک دن پہلے [illegible] کہیں چلا گیا، اُس کے نوکر کو بھی معلوم نہ تھا کہ وہ کہاں گیا کیونکہ وہ نوکر سے کہہ کر نہیں گیا تھا۔ شیل کئی مرتبہ آیا مگر نا اُمید واپس گیا۔

جب رات بھی گزر گئی اور شیام نہیں آیا تو شیل کو فکر ہوئی وہ اس کے میز پر پڑے ہوئے کاغذوں میں ڈھونڈنے لگا کہ شاید شیام کوئی خط اس کے واسطے لکھ کر رکھ گیا ہو لیکن کوئی خط نہ ملا، وہ سوچنے لگا کہ پریما آنے والی ہے وہ ضرور پوچھے گا کہ شیام آئے گا یا نہیں تو میں کیا جواب دوں گا کہہ دوں گا کہ وہ یہاں نہیں ہے لیکن وہ اس سے ضرور ملے گا کیونکہ اُس نے وعدہ کیا ہے ممکن ہے کل شام تک وہ آجائے۔

پریما آ گئی لیکن شیام نہ آیا پریما نے خواہش ظاہر کی لیکن نا اُمیدی نے رہنمائی کی وہ سوچتی کیا درحقیقت شیام نے اُس سے پیار کرنا چھوڑ دیا؟ لیکن اُس نے وعدہ کیا تھا وہ ضرور ملیگا تو کیا وہ اپنا وعدہ بھول گیا؟"

ایک دن اخبار پڑھتے پڑھتے اس کے بدن میں سنسنی سی دوڑنے لگی ایسا محسوس ہوا کہ اس کے بدن میں خون نہیں، اخبار میں لکھا تھا:۔

آگرہ۔ ۱۸ نومبر، آج سہ سالانہ کنووکیشن ایڈریس پڑھتے ہوئے سر مرزا اسمٰعیل دیوان ریاست جے پور نے نئے گریجویٹوں کو یہ مشورہ دیا کہ وہ سچی محبت اور خلوص سے اپنے ملک کی خدمت کا جذبہ لیکر دنیا میں جائیں۔ چھوٹے چھوٹے تفرقہ انداز اختلافات کو بھول جانا چاہیئے اور یہ یاد رکھنا چاہیئے ہم سب جو اس سرزمین میں بستے ہیں بھائی بھائی ہیں۔ ہماری زندگی کا قانون آزادی نہیں بلکہ ایک دوسرے پر انحصار ہے، ایک دوسرے کی امداد کرنا ایک دوسرے [illegible] نا ایک د [illegible]
[illegible] ہونا ہم
[illegible] سکھیں
[illegible] امی زندگ
[illegible]
کی ضرو [illegible] ی دنیا ہے وہ سیکھتے چاہتی ہے اسے ایک [illegible] تلاش ہے جو کام کر سکیں اور کام کرنا چاہتے ہوں۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے [illegible] آج ملک میں بہت سی اسمبلیاں اور بہت [illegible] ایماندار پُرخلوص قربانی کرنیوالے [illegible] والے ممبروں کی بلکہ ایسے وزیروں [illegible] غرضی اور سازشوں سے بالاتر ہوں جن میں وسعت نظر اور رویہ میں احتیاط ہو ملک کی میونسپلیٹیوں کو دیکھئے وہاں بھی باعزت ایماندار اور محنتی آدمیوں کی ضرورت ہے ورنہ یہ میونسپلٹیاں بہت گر جائیں گی اور ملک کے لئے خطرہ ثابت ہونگی۔

---

۴ ایک سازش جس کے سر میں چوٹ لگی تھی اسپتال لایا گیا وہ بالکل بے ہوش تھا اس کے سر میں ٹانکے لگائے گئے جیسے ہی اُس کی بیہوشی دور ہوئی اس کی حالت پاگلوں کی سی ہو گئی اسے بولنے کے لئے ڈاکٹروں نے منع کر دیا تھا لیکن پھر بھی وہ بولے جا رہا تھا معلوم ہو رہا تھا کہ کسی وجہ سے وہ بہت سخت پریشان تھا۔

اس نے ایک ڈاکٹر سے کہا مجھے مرنے سے پہلے گھر پہونچا دیجئے وہ اپنے بستر سے اُٹھنے کی کوشش کرنے لگا اس کے سر کے ٹانکے ٹوٹ گئے خون بہنے لگا لیکن وہ کہتا ہی گیا "کیا میں پریما کو نہیں دیکھ سکونگا ڈاکٹر؟" تھوڑی دیر بعد وہ مر گیا۔

پریما کون ہے؟ وہ کون تھا؟ اس کا پتہ ابھی تک نہیں مل سکا!

پریما بے ہوش ہو کر گر پڑی!

اگر یونیورسٹیوں سے نہیں تو پھر ایسے آدمی ہمیں کہاں سے ملیں گے ہمارے کالجوں کو روزانہ زندگی کے پروگرام میں ایسے خوبیوں کی تربیت ہونی چاہیئے۔

ہندوستان میں ہماری تہذیب کی پیچیدگی اور آبادی میں اضافہ ہونیکی وجہ سے یہ ضروری ہو گیا ہے، ہماری تجارت اور ہماری دولت میں بھی اضافہ ہوا ہے ہر یونیورسٹی کا ایک دوسرے سے الگ کام ہے۔ اگر یونیورسٹیوں کو مرکزی کنٹرول میں لانیکی کوشش کیگئی تو میرے خیال میں انکی ترقی اور توسیع میں فرق پڑیگا۔ البتہ ایک دوسرے سے ملنے جلنے اور باہمی مشورہ اور اثر اندازی کے لئے ہمیشہ گنجایش ہے اور اعلیٰ تعلیم کی اسکیم میں تو یقینی ایک ایسی منزل پر پہنچتا ہے جہاں ایک دوسرے کے کام میں امداد پہونچائی جائے تاکہ معیار انتہائی بلند رہے مثلاً یونیورسٹیوں کے کورس کے معیار میں ایک دوسرے سے زیادہ فرق نہ ہونا چاہیئے۔ آپ نے یونیورسٹی بورڈ کے اختیارات کی توسیع کے حق میں اپنا خیال ظاہر کیا۔ آپ نے کہا کہ اس بورڈ کو چاہیئے کہ اپنے اختیارات سختی سے استعمال کرے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ ہماری یونیورسٹیوں میں اعلیٰ درجہ کے پروفیسر ہونے چاہئیں۔ اس میں فرقہ وارانہ لحاظ کی ضرورت نہیں۔ آپ نے اس معاملہ میں آگرہ یونیورسٹی کو داد دی۔

پنجاب میں اسمبلی کا اجلاس

لاہور۔ ۲۰ نومبر۔ پنجاب اسمبلی کی کانگریس پارٹی نے کل اپنے اجلاس میں پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں شریک ہونے کا فیصلہ کیا جو کہ ۴ دسمبر سے شروع ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس پارٹی ممبروں کے الاونس میں ترمیمی بل کی مخالفت کرے گی۔ اس بل کے ذریعہ ممبروں کا الاونس دو سو روپیہ ماہانہ سے تین سو روپیہ ماہانہ کرنے کی تجویز ہے۔

بنگال میں ۱۵۵۶ سیاسی قیدی

کلکتہ۔ ۲۰ نومبر۔ ۳۰ جون ۱۹۴۳ء تک سیاسی قیدیوں کی تعداد ۱۵۵۶ اور کرنسل سیکورٹی قیدیوں کی تعداد ۲۵۹۷ تھی۔

یہ اعلان آج بنگال اسمبلی میں وزیر اعظم سر ناظم الدین نے کیا۔

ڈیفنس آف انڈیا رولز کے اعلان کے بارے میں آپنے کہا کہ فیڈرل کورٹ کے فیصلے کے بعد تمام معاملوں پر غور کیا گیا اور ان کو فیصلے کے لئے گورنر کے پاس بھیجدیا گیا۔

وزیر اعظم سندھ سے جواب طلبی

کراچی۔ ۲۰ نومبر۔ مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے سندھ کیبنٹ میں یورو پین ممبر مسٹر راجر تھامس کو مقرر کرنے کے متعلق وزیر اعظم سندھ کو ایک تار بھیجا ہے جس میں لکھا ہے اس قسم کا اہم فیصلہ کرنے سے پہلے آپ کو پارلیمنٹری بورڈ یا میرے سے مشورہ کر لینا چاہیئے تھا۔ مفصل طور پر وجہ دریافت کیجئے۔

آسام آسامیوں کے لئے

تیز پور۔ ۱۷ نومبر۔ مسٹر نیل منی پھوکن نے آسام لٹریری کانفرنس کے ۱۹ ویں اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے شب ساگر میں فرمایا کہ آسام ساہتیہ سبھا کا خاص کام ادب آرٹ اور صناعی کے ذریعہ آسام کے کلچر کا پروپیگنڈا کرنا ہے پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ فرقہ وارانہ معنی میں نہ ہم ہندوستان چاہتے ہیں اور نہ پاکستان۔ ہمارے آسام میں مذہب، نسل اور کلچر قابل تعریف طریقہ پر ملا ہوا ہے ہم چاہتے ہیں کہ آسام آسامیوں کے لئے ہو۔ میمن سنگھ سے جو لوگ آسام آئے ہوئے ہیں وہ بھی شرقی پاکستان کی اسکیم کو پسند نہیں کرتے۔

بے اختیار منہ سے جو نالہ نکل گیا
یہ تو ہوا کہ حسن پہ جادو سا چل گیا
گو باعث سکوں نہ ہوئیں بے قراریاں
تجدید التفات سے ہاں! دل بہل گیا
وہ آب و تاب حسن جہاں سوز اب کہاں
بس دوپہر گزرتے ہی خورشید ڈھل گیا
اظہار عشق ہونے کو تو ہو گیا مگر
اب فکر ہے کہ تیر کماں سے نکل گیا
اسلم فریب حسن نظر کیا کہوں؟ کہ اب
عالم یہ ہے کہ عالم امکاں بدل گیا

مولانا حسین احمد مدنی کا بیان

لکھنؤ۔ ۱۸ نومبر۔ گاندھی جناح بات چیت کے خاتمہ کے بعد نیشلسٹ مسلمان اس امر کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں کہ فرقہ وارانہ سوال حل ہو کر ملک کو آزادی نصیب ہو۔ اس سلسلہ میں جمیعۃ العلماء کی ورکنگ کمیٹی کا حال ہی میں ایک اجلاس بھی ہوا تھا جس میں مولانا حسین احمد مدنی صدر جمیعۃ العلماء ہند گیا جاتے ہوئے الہ آباد اسٹیشن سے گزرے۔ مولانا شاہد فاخری اور دوسرے سرکردہ مسلمانوں نے مولانا کا اسٹیشن پر استقبال کیا۔ مولانا نے بات چیت کے دوران میں بتایا کہ کس طرح قوم پرور مسلمان فرقہ وارانہ حل کے لئے بے چین ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں مولانا نے کہا کہ لیگ میں شمولیت کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ہے اور مجھے یقین کامل ہے کہ لیگ کی پالیسی ملکی مفاد کے لئے نقصان رساں ہے۔ آپنے یہ بھی بتایا کہ ملک میں تمام قوم پرور جماعتیں (مسلم) اپنے اپنے پروگرام کو لئے ہوئے ہیں لیکن ہندوستان کی آزادی کے مسئلہ میں وہ سب ایک ہیں۔ اگر فرقہ وارانہ حل اور آزادی کے لئے مہاتما گاندھی کو انکی شخصی رائے کی ضرورت ہوگی تو وہ سیواگرام بھی جائیں گے۔ کمیونسٹ نیشلسٹ مسلمانوں کو مجبور کر رہے ہیں کہ وہ لیگ میں شامل ہو جائیں اور انکا یہ رویہ بہت جلد خود ان کے لئے پھانسی ہو جائیگا اس سلسلہ میں یہ معلوم ہوا ہے کہ مولانا شاہد فاخری بہت جلد لکھنؤ پہونچکر سرکردہ قوم پرور مسلمانوں سے مشورہ کرینگے کہ کس طرح فرقہ وارانہ مسائل کا حل کیا جائے۔

ڈربن۔ ۱۸ نومبر۔ دکھنی افریقہ کے ہندوستانیوں کی ایسوسی ایشن نے مہاتما گاندھی کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے۔

ہم آپ سے اپیل کرتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے جنرل اسمٹس سے ملیں جس کے لئے حکومت ہند آپ کو دکھنی افریقہ جانے کی اجازت دینے کے لئے تیار ہے۔

مسٹر سری نواس شاستری کی تقریر

مدراس۔ ۱۹ نومبر۔ مسٹر سری نواس شاستری نے جو دکھنی افریقہ میں ایجنٹ جنرل رہ چکے ہیں آج دکھنی افریقہ کے مسئلہ پر تقریر کرتے ہوئے حکومت ہند اور مرکزی اسمبلی کے اس رویہ پر پسندیدگی کا اظہار کیا جو اس نے نیٹال کے ذلت آمیز قانون کے مقابلہ میں اختیار کیا کہ آپنے کہا کہ حکومت کے جوابی عمل میں سب کے ساتھ دینا چاہیئے لیکن آپنے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ ابھی تک عمل کچھ نہیں کیا گیا دس دن ہوئے جب ہندوستان کی مرکزی اسمبلی میں اس مسئلہ پر بحث ہوئی تھی لیکن ابھی تک افریقہ سے ہندوستان کا ہائی کمشنر واپس نہیں بلایا گیا اور نہ ان اقتصادی پابندیوں پر ہی کوئی عملدرآمد ہو سکا ہے جن کا ٹھکر کھرے لے حوالہ دیا تھا۔

کانپور میں اونی کپڑوں کی فروخت کا پروگرام

	جن کے پاس پرمٹ ہے	جن کے پاس پرمٹ نہیں ہے
اتوار	صرف عورتوں کے لئے	
سوموار	مسرس گوپی ناتھ چھنگا مل	مسرس کشن پرشاد اینڈ برادرس مسرس چرنجی لال درگاداس (لال املی)
منگل	مسرس کشن پرشاد اینڈ برادرس مسرس چرنجی لال درگاداس (لال املی)	مسرس گوپی ناتھ چھنگا مل
بدھ	مسرس گوپی ناتھ چھنگا مل	مسرس کشن پرشاد اینڈ برادرس مسرس چرنجی لال درگاداس (لال املی)
جمعرات	مسرس کشن پرشاد اینڈ برادرس مسرس چرنجی لال درگاداس (لال املی)	مسرس گوپی ناتھ چھنگا مل
جمعہ	مسرس گوپی ناتھ چھنگا مل	مسرس کشن پرشاد اینڈ برادرس مسرس چرنجی لال درگاداس (لال املی) (صرف پولیس اور سیوک گارڈ کیلئے)
سنیچر	مسرس کشن پرشاد اینڈ برادرس مسرس چرنجی لال درگاداس (لال املی)	مسرس گوپی ناتھ چھنگا مل

نوٹ (۱) راشننگ آفیسر پرمٹ کانپور اونی کپڑوں مثلاً سوٹنگ اور کوٹنگ کیلئے پرمٹ ۲ اور ۳ بجے کے درمیان مندرجہ ذیل دنوں میں جاری کریں گے۔
منگل۔ جمعرات۔ سنیچر۔

نوٹ (۲) جمعہ کو مسرس چرنجی لال درگاداس کے یہاں صرف پولیس اور سیوک گارڈ کو کپڑا ملے گا پبلک کو نہیں۔ اگر ان کے پاس پرمٹ نہیں ہے تو انھیں اور دن مال نہیں دیا جائے گا۔

دستخط سی۔ ای۔ ڈیوڈ
ڈپٹی راشننگ آفیسر (انڈیا) کان پور

مسز وجے لکشمی پنڈت امریکہ کے لئے

الہ آباد۔ ۱۸ نومبر مسز وجے لکشمی پنڈت اپنی چھوٹی صاحبزادی ریتا کے ہمراہ الہ آباد سے امریکہ کیلئے روانہ ہو گئیں آپکو رخصت کرنے کے لئے ریلوے اسٹیشن پر آپکے تمام عزیز و اقارب اور احباب جمع تھے مسز اندرا گاندھی اور مسٹر فیروز گاندھی بھی آپ کو اسٹیشن پر رخصت کرنے

چین کے لئے نیا امریکی سفیر

واشنگٹن۔ ۱۸ نومبر، پریسیڈنٹ روزولٹ نے جمعہ کے روز چین کیلئے نئے امریکی سفیر کی تقرری کے متعلق اعلان کیا لیکن ابھی تک چین کی رضامندی اس نئی تقرری کے بارے میں نہیں حاصل کی جا سکی ہے۔

سر جے پی سریواستو جنگی کیبنٹ کے ممبر بنائے جائیں گے

نئی دہلی۔ ۲۰ نومبر، اسمبلی کے لابی حلقوں میں یہ خیال کیا جارہا ہے کہ سر جے پی سریواستو کو جنگی کیبنٹ کا ممبر بنا کر لندن بھیجا جائیگا خیال ہے کہ ڈاکٹر امبید کر غذائی محکمہ ممبر بنائے جائیں گے۔

مہاتما جی سے صدر مسلم مجلس کی ملاقات

واردھا، ۲۰ نومبر، مہاتما گاندھی اور ڈاکٹر سید محمود سے آج مسٹر اے۔ ایم خواجہ صدر مسلم مجلس نے ملاقات کی اور ان سے فرقہ وارانہ مسئلہ اور اقلیتوں کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات کیا۔ سیواگرام میں لیڈر اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ مسلم عوام سے رابطہ قائم کر کے کوئی ایسا حل نکالا جائے جو سب کے لئے قابل اطمینان ہو، ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

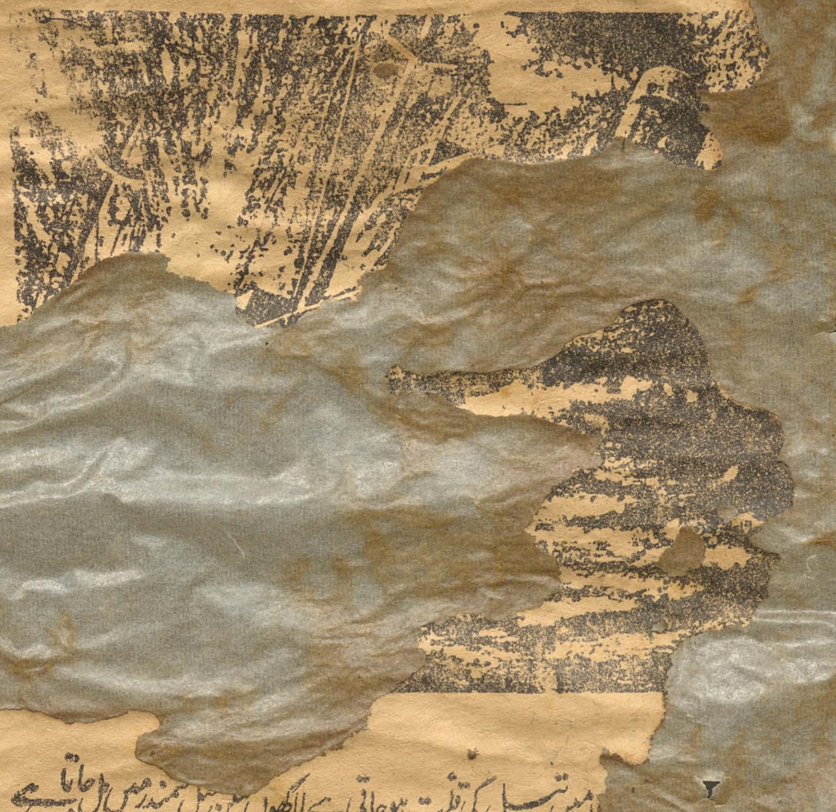
ہندوستان سے چین کو تیل کی پائپ لائن

نئی دہلی۔ ۱۹ نومبر، آج ایک سرکاری بیان میں ایک اہم راز کا انکشاف کیا گیا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ برما کے راستہ ہندوستان سے چین کو جانے کیلئے تیل کی ایک پائپ لائن بنائی جارہی ہے اس سے چین میں تیل کی کمی کا مسئلہ حل ہو جائیگا۔ یہ لائن کلکتہ سے شروع ہوئی ہے اور بنگال اور آسام ہوتے ہوئے پٹکائی پہاڑوں کے راستہ برما جاتی ہے جہاں سے ہوکانگ اور موکانگ کی وادیوں سے گزر کر بھامو پہنچ جاتی ہے۔

دس ہزار سے زیادہ سیاسی قیدی

نئی دہلی۔ ۲۱ نومبر، آج مرکزی اسمبلی میں ہوم ممبر نے سیاسی قیدیوں کے متعلق متعدد سوالوں کا جواب دیا۔ پروفیسر رنگا کے سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے کہا کہ تمام صوبوں کیلئے جس اصول کی سفارش کیگئی ہے وہ یہ ہے کہ کلاس اے کے نظر بندوں کو اتنا ہی اچھا کھانا اور کپڑا وغیرہ ملنا چاہیئے جتنا کہ بی کلاس والوں کو ملتا ہے اور بی کلاس کے قیدیوں کیساتھ سی کلاس کے قیدیوں سے بہتر سلوک ہونا چاہیئے۔ ہوم ممبر نے مزید کہا کہ تمام صوبوں نے اس اصول کو مان لیا ہے۔ پہلی اکتوبر ۱۹۴۴ء کو کانگریسی تحریک کے سزا یافتہ قیدیوں کی تعداد ۱۰۳۵۶ تھی۔

...ی بے دھڑک بولتا ہے



...میں تیل کی قلت ہو جاتی ہے لاکھوں ...ٹن تیل سمندر میں بہ جاتا ہے

...کے بعد ...گیے کہ عین ممکن ہے ...
...ک کی باتوں پر کان
...ہری ...
زندگی خالی ہے۔ مٹی کا تیل ... سکے ڈبے میں،
جہازوں کو ڈبو دے تو ہم خوراک اور دوائیں ... میں یا ٹیلیفون پر آپ کے
بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ خط بھی گم ہو کر اس کے ہاتھ میں پڑ سکتے ہیں۔
اس لئے کہ کوئی بے دھڑک بولتا ہے۔ اس کے ہتھکنڈوں کا ایک ہی علاج ممکن ہے
آپ جہاں کہیں ہوں اس اعلان کو پڑھئے آپ کی احتیاط اور سمجھداری۔

دیکھئے آپ سے
ہرگز چوک نہ ہو!

یہ عہد باندھ کر کہ جہازوں یا فوجوں کی نقل و حرکت
نئی سڑکوں، ریلوں اور ہوائی میدانوں کے بارے
جو کچھ جانتے ہیں اس کے بارے کبھی گفتگو نہیں کریں گے
آپ بہادروں کی حفاظت اور شہری ضرورت کے ...
کو صحیح سلامت پہنچنے میں زبردست مدد دیں گے۔

قومی جنگی محاذ کے شائع کیا

AAA 1362

یوپی جرنلسٹ ایسوسی ایشن کو عطیہ

لکھنؤ۔ معلوم ہوا ہے کہ خان بہادر محمد جان صاحب ایم۔ ایل۔ سی۔ بنگال و سکریٹری آل انڈیا مسلم مجلس نے یو۔ پی اردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کو پانچسو روپیہ کا گرانقدر عطیہ دیا ہے اور آئندہ امداد کا بھی وعدہ فرمایا ہے۔

سرایڈورڈ گرگ کا نیا عہدہ

لندن۔ ۲۲ نومبر۔ ملک معظم نے سرایڈورڈ گرگ کو مڈل ایسٹ میں ریذیڈنٹ منسٹر اور کپتان ہیرلڈ بلفور کو پچھمی افریقہ میں ریذیڈنٹ منسٹر مقرر کیا ہے۔

...بینا جھ...ر ورکس
کی چار د... جنگلوں
کو اگر ضرو... کے بعد دوبارہ
نصب کرنے کیواسطے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے
سیل کئے ہوئے ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

تفصیلات۔ شرائط ٹھیکہ۔ اور ٹنڈر فارم سپرنٹنڈنٹ صاحب واٹر ورکس کانپور کے دفتر سے تین روپیہ فی ٹنڈر کے حساب سے معہ نقشے کے ۱۱ بجے سے ۵ بجے شام تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ٹنڈر سپرنٹنڈنٹ صاحب واٹر ورکس کے نام مہر شدہ لفافہ میں آنا چاہیئے اور اس پر یہ عبارت تحریر ہونا چاہیئے۔

"بینا جھابر کی موجودہ چار دیواری کو اونچا کرنے اور چھڑوں کو دوبارہ نصب کرنے کیواسطے ٹنڈر"۔ ٹنڈر کے ہمراہ میونسپل بورڈ کے خزانہ میں گورنمنٹ نوٹ۔ پوسٹل کیش سرٹیفکٹ، یا لون بانڈ کی صورت میں ۱۸۰ روپیہ ضمانت کے طور پر جمع کرنے کی رسید آنی چاہیئے۔

ٹنڈر ۱۱ دسمبر ۱۹۴۴ء ۲ بجے دن تک وصول کئے جاویں گے۔ ٹنڈروں کو چیف میکینکل انجینیر صاحب کنٹرولر نمبر ۳ سول ایم۔ یو۔ پی گورنمنٹ اپنے دفتر میں ۱۲ دسمبر ۱۹۴۴ء ۱۰ بجے دن کو کھولیں گے۔ چیف میکینکل انجینیر صاحب سب سے کم ٹنڈر منظور کرنیکے پابند نہ ہوں گے۔ اور ان کو یہ اختیار ہو گا کہ وہ سب ٹنڈروں کو یا کسی ٹنڈر کو وجہ بتلائے بغیر نامنظور کر دیں۔

دستخط پی۔ ایس۔ دستور
۲۲ نومبر ۱۹۴۴ء سپرنٹنڈنٹ واٹر ورکس کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۵۲۱ ۱۹۴۴ء
بعدالت جناب منصف صاحب بہادر گونڈہ ابتدائی خفیفہ

ٹھاکر پرشاد — مدعی
بنام تترو — مدعا علیہ

بنام تترو ولد نامعلوم قوم کوری ساکن موضع مہتون پورہ ٹھکرائن پرگنہ و ضلع گونڈہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ملغ ... بہی کھاتہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۸ ماہ دسمبر ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اپنے جواب دعویٰ کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر استدلال کرنا چاہتے ہوں اسی روز ان کو پیش کریں۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہو گا۔

آج بتاریخ ۱۸ ماہ نومبر ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم آغا محمد منصرم
عدالت منصفی گونڈہ

مہر عدالت

یہودیوں سے مسٹر چرچل کی اپیل

لندن۔ ۱۷ نومبر۔ لارڈ موئن کے قتل کے متعلق پارلیمنٹ میں بیان دیتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ یہودی اپنا پرامن اور کامیاب مستقبل چاہتے ہیں تو اس قسم کی شرارت آمیز سرگرمیاں بند ہو جانا چاہئیں اور جو لوگ ان کے لئے ذمہ دار ہیں ان کو جڑ سے برباد کر دینا چاہیئے۔ مسٹر چرچل نے یہودیوں سے اپیل کی ہے کہ دہشت انگیزی کا جلد سے جلد خاتمہ کر دینا چاہیئے۔

گوالیار میں ہندی سرکاری بیان

گوالیار ۱۹ نومبر۔ گوالیار سرکار نے ہندی کو سرکاری زبان قرار دینے کا اعلان کر دیا ہے۔

اس بارے میں ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ ریاست کے تمام قانون اور حکم ہندی اور انگریزی زبان میں شائع ہوں گے۔

روس بڑے حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے

ماسکو۔ ۲۰ نومبر۔ مارشل سٹالن اپنی مشہور فوجوں کو پوربی پرشیا سے لیکر پولینڈ تک ایک بڑے پیمانہ پر جمع کر رہے ہیں اور جرمنی کے اندر چھوٹے سے چھوٹے راستے کے ذریعہ گھسنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہنگری کی لڑائی کا مرکز اُتر پورب کی طرف بڑھ رہا ہے۔

روس کے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ ہنگری میں روسی فوجوں نے گیون گوز کے اہم شہر اور ریلوے اسٹیشن اور متعدد بستیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

جرمن کمانڈر روس کے حوالہ کیا جائیگا

ماسکو۔ ۲۱ نومبر۔ حکومت برطانیہ اور حکومت امریکہ نے حکومت روس کو جرمن جنرل ڈٹریش کو حوالہ کرنا منظور کر لیا ہے۔ جرمن جنرل مذکور فرانس میں ایس۔ ایس ڈویژنوں کا کمانڈر تھا اور اس کو ماسکو نے جنگی مجرموں کو... شامل کر لیا ہے۔ روسی اس کو ان جرائم کے سلسلہ میں چاہتے ہیں جو اس نے خارکوف میں کئے تھے۔

اسمبلی کا اجلاس ختم

نئی دہلی۔ ۲۱ نومبر۔ آج مرکزی اسمبلی کا موسم خزاں کا اجلاس ختم ہو گیا اور اسمبلی نے اتحادی قوموں کی غذائی اور زرعی آرگنائزیشن

THE ...

REGD NO. A 406

قیمت
سالانہ ۵/-/-
ششماہی ۲/۱۲/-
سہ ماہی ۱/۸/-
فی پرچہ دو آنہ ۲/-



VOL. 40 NO. 49 | CAWNPORE. Saturday. 2nd DEC. 1944 | ... شنبہ ... ۱۹۴۴ء مطابق ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ

اسلام کی عید

(از خطیبہ ہند زہرہ سخن سیدہ آختر حیدر آبادی)

آمدِ فصلِ بہاری کا زمانہ آیا — حُسن کی آئینہ داری کا زمانہ آیا
عشرتِ بادہ گساری کا زمانہ آیا — مژدہ ہو رحمتِ باری کا زمانہ آیا
آج تو صبح سے در کھُل گئے میخانے کے
آج بدلے ہوئے انداز ہیں پیمانے کے

کون آتا ہے چمن میں چمن آرائے بہار — ساغرِ گل سے چھلکنے لگی صہبائے بہار
آج ہر ذرہ میں ہے جلوۂ رعنائے بہار — آج محدود نہیں وسعتِ دنیائے بہار
شاہدِ حُسن ہے یوں آج نمایاں توبہ
گل تو گل خار ہیں فردوس بداماں توبہ

کل فضا ہے متلاطم کہ بہار آئی ہے — ذرہ ذرہ متکلم کہ بہار آئی ہے
ہر کلی ہے مترنم کہ بہار آئی ہے — لالہ و گل متبسم کہ بہار آئی ہے
شاخیں سجدے میں ہیں اور سبزہ بچھا جاتا ہے
مرحبا صلِ علیٰ کون؟ یہ آج آتا ہے

جلوۂ حُسن جہاں سوز کی تمہید ہے آج — ذرّے ذرّے کو یہ دعویٰ مہ و خورشید ہے آج
مژدہ اے مومنو! اسلام کی پھر عید ہے آج — گوشے گوشے سے عیاں جلوۂ توحید ہے آج
بُت ھو اللہ احد کہہ کے جُھکے جاتے ہیں
ہر طرف غُل ہے رسولِ عربی آتے ہیں

سقفِ کعبہ پہ یہ دیتے ہیں صدائیں جبریلؑ — آج اس عالمِ ہستی کی ہوئی ہے تکمیل
شکر صد شکر کہ بر آئی تمنائے خلیلؑ — زینتِ فرش ہوئی عرش کی روشن قندیل
آج اتمام ہے اس لطفِ خداوندی کا
فیض لائے کو ملا جس سے حنا بندی کا

آج ہے زینتِ کونین وہی ذاتِ پاک — جس کا ادنیٰ سا کرشمہ ہے حدیثِ لولاک
کیوں نہ دے بوسہ زمیں کو سرِ اوجِ افلاک — نورِ احمد سے ہے خورشید ہر اک ذرہ خاک
فرش پر عرش برین آج اُتر آیا ہے
جلوۂ ذاتِ خدا، آج نظر آیا ہے

عید کیوں سمجھیں نہ یہ یومِ ولادت ہم لوگ — کہ اُسی ہادیِ برحق کی ہیں اُمت ہم لوگ
کیوں نہ ہر لحظہ ہوں بیتابِ محبت ہم لوگ — رکھتے ہیں سرورِ کونین سے نسبت ہم لوگ
بے خودِ عشق ہیں سرشارِ محمدؐ ہم ہیں
ناز ہے ہم کو پرستارِ محمدؐ ہم ہیں

وہ "محمدؐ" کہ غلامی کو مٹایا جس نے — درسِ اخلاق و مساوات سکھایا جس نے
طاقتِ حُسنِ غریبی کو دکھایا جس نے — سر سرمایہ پرستی کو جھکایا جس نے
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں بادِ فدایت چہ عجب خوش لقبی

دنیائے اسلام

ایران کے شاہ اور وزیر اعظم کا بیان

طہران۔ ۲۳ نومبر۔ مسٹر مرتضیٰ بیجات کے وزیر اعظم بن جانے کے بعد روس اور ایران کا تیل کا جھگڑا قریب طے ہونے لگا ہے۔ مسٹر محمد مرتضیٰ محمد سعید کے جانشین ہیں جنھوں نے لڑائی کے زمانہ میں روس کو تیل کی رعایت دینے سے انکار کرنے کے بعد استعفیٰ دیدیا۔ مسٹر مرتضیٰ نے "گلوب" کے نامہ نگار سے کہا کہ ہمیں اُمید ہے کہ روسیوں سے مفاہمت کی بنیاد تعمیر ہو جائے گی۔

ایران کے شاہ نے بھی "گلوب" کے نامہ نگار سے انٹرویو میں تصفیہ کی اُمید ظاہر کی اور کہا کہ ایران نے روس اور دوسری اتحادی طاقتوں کی فتح کے لئے جو کچھ مدد ممکن تھی دی۔ اب فتح نزدیک ہے۔ ایران کو موسیو مالتوف کے اس بیان سے اطمینان ہوا کہ روس کی نگاہ کسی غیر علاقہ پر نہیں ہے۔ میرے ملک کو بلاشبہ ترقی اور زندگی کے بہتر معیار کی ضرورت ہے اور مجھے اُمید ہے کہ لڑائی کے بعد دوسری چھوٹی قوموں کی طرح ہم بھی بڑی طاقتوں کے ساتھ پُرامن تعاون سے اپنی بہتری کر سکیں گے۔

ملک معظم لندن کے جدید اسلامی ثقافتی مرکز کے معائنہ کیلئے تشریف لیگئے

لندن۔ ۲۱ نومبر۔ آج ملک معظم نے سرکاری طور پر لندن کے مشہور اسلامی ثقافتی مرکز کا معائنہ کیا جو ریجنٹ پارک کے قریب ریجنٹ لاج میں واقع ہے۔ یہاں لندن کی مسجد کے لئے امپیریل گورنمنٹ نے ایک لاکھ پونڈ کی خطیر رقم منظور کی ہے۔ مصر کے سفیر نشاط پاشا نے بادشاہ سلامت کا نہایت پرجوش استقبال کیا۔ استقبالیہ کمیٹی کے گروہ میں وزیر ہند مسٹر ایمری، وزیر نوآبادیات مسٹر اسٹینلی، وزیر داخلہ مسٹر ہربرٹ موریسن اور ان کے علاوہ سفیر ایران معہ اپنے اسٹاف کے اور سعودی عرب و عراق کے وزراء وغیرہ شامل تھے۔ بادشاہ سلامت نے تمام عمارت کا چاروں طرف گھوم کر معائنہ کیا۔ مہمانوں میں ملک معظم کے علاوہ بہت سے معززین اور مسلمان افسران موجود تھے۔ بعد میں بادشاہ سلامت نے معزز مہمانوں کے ساتھ چائے نوش فرمائی اور مسٹر ایمری کے نئے ایڈوائزر سر طارق امیر علی اور ووکنگ مسجد کے امام سے ملاقاتیں کیں۔ ملک معظم نے مسٹر یوسف علی کو ایک ہی نظر میں پہچان لیا۔ حالانکہ جب آپ شہزادے تھے تو دہلی میں اُن سے ملاقات ہوئی تھی۔

مصر کی وفد پارٹی پارلیمنٹ کی تمام نشستوں کیلئے زبردست مقابلہ کریگی

قاہرہ۔ ۱۸ نومبر۔ مصر میں انتخابی ہنگامہ آرائی شروع ہوگئی ہے۔ وفد پارٹی کی پارلیمنٹ کمیٹی نے اپنا انتخابی منشور شائع کردیا ہے جس میں احمد مہر پاشا پر شدید نوعیت کے الزامات عائد کئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ وفد پارٹی مصر کو خارجی اثر و نفوذ سے مکمل طور پر پاک کردینا چاہتی ہے۔ سوڈان کی واپسی اور پورٹ سعید اور اسکندریہ کی چھاؤنیوں سے برطانی فوج کے ہٹائے جانے کا مطالبہ وفد پارٹی کے نصب العین میں شامل ہے۔ منشور میں تعمیر بعد از جنگ کے سلسلہ میں بھی ایک اسکیم پیش کی گئی ہے جس پر وفد پارٹی کامیابی کی صورت میں عمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے وفد پارٹی نے پارلیمنٹ کی تمام نشستوں کے مقابلہ کا اعلان کیا ہے اور پارٹی کے لیڈروں نے دورہ شروع کردیا ہے۔

پریسیڈنٹ روزولٹ سے عربوں کی درخواست

قاہرہ۔ عربوں کی چار سیاسی جماعتوں کا ایک جلسہ اتوار کو قاہرہ میں منعقد ہونے کے بعد صدر روزولٹ کو تار دیا گیا ہے کہ چوتھی مرتبہ منتخب ہو جانے کے بعد اب انھیں اپنا وہ بیان واپس لے لینا چاہیئے جس کے ذریعہ سے اُنھوں نے فلسطین میں ایک یہودی آبادی کی حمایت کی تھی۔

پیام مذکور میں اس امر کا بھی اظہار کردیا گیا ہے کہ عرب لوگ یہودیوں کے خلاف اپنی جدوجہد میں جان و مال کوئی شے بچا نہ رکھیں گے۔

طرانہ آزاد کرالیا گیا

لندن۔ ۲۱ نومبر۔ البانیہ کے دارالسلطنت طرانہ اور مشہور بندرگاہ دُراز پر دوبارہ قبضہ کرنے کے بعد البانیہ کی آزاد قومی فوج شمال کی طرف جرمنوں کا پیچھا کر رہی ہے۔

عرب خواتین کی کانفرنس

القدس (بذریعہ ہوائی ڈاک) مدام ہری شرادی کا ایک اعلان موصول ہوا ہے کہ عرب خواتین کی کانفرنس ۱۱ دسمبر کو قاہرہ میں منعقد ہوگی۔ مدام شرادی نے فلسطین کے مندوبین کے نام طلب کئے ہیں۔

فوجوں کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں جو سلطنت کے تمام ملکوں امریکہ، فرانس، چین اور ہالینڈ کے ساتھ مل کر جاپان کے خلاف لڑائی میں حصہ لے رہی ہیں۔ اتحادی قوموں کی نظران زبردست کامیابیوں پر ہے جو ان کو ایک سال کے اندر حاصل ہوئی ہیں۔ اب وہ زیادہ یقین کے ساتھ ان آخری فتوحات کی طرف دیکھ رہی ہیں جس سے دنیا کے لوگوں کو امن و چین نصیب ہوگا۔ پچھمی یورپ اور اٹلی کے مورچوں کی لڑائی اور اپنے روسی ساتھی کی فتوحات کا ذکر کرنے کے بعد ملک معظم نے کہا کہ جرمنی پر پورب اور پچھم دونوں طرف سے حملہ ہو رہا ہے۔

سمندری لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے ملک معظم نے کہا کہ میرے سمندری بیڑے نے ہر جگہ دشمن پر فتح حاصل کی ہے اور دشمن کے جہازوں اور ڈبکنی کشتیوں کو سمندر سے باہر نکال دیا ہے۔ میرے ہوائی بیڑہ نے امریکی بیڑہ کے ساتھ مل کر دشمن کو بھاری نقصان پہونچایا ہے۔ میری فوجوں کو جو کامیابی حاصل ہوئی ہے وہ ان لوگوں کی بدولت ہوئی ہے جنھوں نے ان کو مسلح کیا ہے۔ اتحادی فوجیں اب اس دن کا انتظار کر رہی ہیں جبکہ وہ دشمن کو شکست دیکر دنیا کی فارغ البالی کے کام میں لگ جائیں گی۔

ملک معظم نے یہ بھی کہا کہ جب یورپ میں لڑائی ختم ہو جائیگی تو لڑائی سے امن کا دور شروع ہو جائیگا۔ میرے وزراء اس قسم کی تدبیریں تیار کرنے میں لگے ہوئے ہیں کہ جاپان کے خلاف لڑائی کو کسی قسم کا نقصان پہنچائے بغیر برطانیہ کے وسائل کو شہری ضرورتیں پورا کرنے میں لگایا جائے۔ برآمد تجارت بڑھانے کی کوشش کریں گے۔

پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل کی تقریر

(لندن۔ ۲۸ نومبر) کل مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں ایک وائٹ پیپر پیش کیا جس میں برطانیہ کی پانچ سالہ جنگی کوششوں کا حال بتلایا گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ لڑائی کے پانچ سال کے اندر برطانیہ کی ۴ کروڑ آبادی نے ایک لاکھ ہوائی جہاز تقریباً ۰۰۰ سمندری جہاز، ۷۶۵۰۰۰ ٹن وزن کے سوداگری جہاز اور ۴ لاکھ فوج تیار کی ہے۔

مسٹر چرچل نے وہائٹ پیپر شائع کرتے وقت یہ اعلان کیا کہ چونکہ اب ہم فتح کے اتنے قریب پہونچ گئے ہیں کہ اب ہمیں ان اعداد و شمار کے دشمن کو معلوم ہونیکا اندیشہ نہیں رہا اب تک اعداد و شمار انتہائی صیغہ راز میں رکھے گئے تھے اب فوجی صورت حالات بالکل بدل گئی ہے اس لئے ان کو صیغہ راز میں رکھنا بیکار ہے۔

جرمن ہوائی حملوں سے برطانیہ کو کس قدر زبردست نقصان پہونچا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ برطانیہ کے اندر ہر تین مکانوں میں سے ایک مکان

سامان کو کم کیا گیا چنانچہ برطانیہ نے اپنا ہوائی کا علاقہ ۱۳۰۰۰۰ ایکڑ سے بڑھا کر ۱۹۰۰۰۰۰ ایکڑ کر دیا برطانیہ نے تقریباً ۴۰ لاکھ مشین گنیں تیار کیں، آٹھ ارب باڑھ گولے اور ۳۵۰۰۰ ہوامار توپیں تیار کیں۔

ذیل میں جانی نقصان کی تفصیل دی جاتی ہے:۔

۷۶۰۰۰ سپاہی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ بموں سے ۵۷۰۰۰ سے زیادہ اشخاص مارے گئے، ملک کے ایک کروڑ تیس لاکھ مکانوں میں سے ۴۵ لاکھ مکان یا تو گرے یا ان کو نقصان پہونچا۔ سمندر میں ایک کروڑ ۱۵ لاکھ ٹن سے زیادہ وزن کے جہاز ڈوب گئے۔

برطانیہ کی ۷۰ فیصدی برآمدی تجارت بند ہو گئی، ایک ارب ۲ کروڑ پچاس لاکھ پونڈ کا غیر ملکی سرمایہ فروخت کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ غیر ملکوں کا دو ارب ۳۰ کروڑ پونڈ کا قرضہ برطانیہ کے ذمہ ہو گیا۔

لڑائی کے وقت برطانیہ کے پاس ایک کروڑ ۸۵ لاکھ انسانی طاقت تھی اس کو بڑھا کر ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ کر دیا گیا۔ فرانس کے زوال کے ایک سال کے اندر سامان جنگ کی تیاری دوگنی اور تین گنی ہو گئی۔

اس سال کے جون تک برطانیہ ۷۲۲ بڑے جنگی جہاز ۱۳۸۶ ماسکیٹو قسم کے سمندری جہاز اور ۳۶۳۶ اور جہاز تیار کر چکا ہے۔

سمندری توپوں کی تیاری کا اوسط پہلے سال ۱۹۴۱ء کے مقابلہ میں ۵ گنا تھا اور کل پچاس ہزار توپیں تیار کی گئیں۔

ابتک ہم ۱۰۲۰۱۸ ہوائی جہاز تیار کر چکے ہیں۔ ۱۹۴۰ء میں صرف ۴۱ بھاری بمبار تیار ہوئے تھے، وزیر محکمہ اطلاعات مسٹر برینڈن بریکن نے وائٹ پیپر پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ ایک سب سے اہم بات یہ ہے کہ برطانیہ کی کوشش جنگ لڑائی میں حصہ لینے والے تمام ملکوں کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔ ہم نے سلطنت برطانیہ سے کوئی چیز چھیننے کی کوشش نہیں کی۔ سلطنت میں کنیڈا ہی ایک ایسا ملک ہے جس سے ہم نے بدلے میں سامان لیا اور سلطنت کے اور ملکوں کے ساتھ ہم نے مالی معاہدہ کر لئے۔ ہم نے ان سے جو سامان خریدا اس کی قیمت ادا کی، چنانچہ ان ملکوں کا ہم پر قرضہ ہو گیا، جب لڑائی شروع ہوئی امریکہ میں ہمارا سونے کا بہت بڑا ذخیرہ تھا وہ سب امریکہ نے خرید لیا اور اس سے گولہ بارود اور جنگی سامان کے کارخانہ کھول دیئے، اس سے امریکہ کو لڑائی میں آنے میں بہت مدد ملی۔

ہم نے اپنی برآمدی تجارت بالکل بند کر دی۔ برطانیہ میں مشکل سے کوئی مکان ملے گا جس کو لڑائی میں نقصان نہ اُٹھانا پڑا ہو جب سے لڑائی شروع ہوئی ۲۵ لاکھ شہریوں کو

امریکی اور برطانی فوجوں کا کام بہت مشکل ہو گیا ہے، ابھی تک ہم دشمن کو دریائے راہن تک پیچھے دھکیلنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ وہاں لڑائی بڑے زور کی ہو رہی ہے دشمن کو بھاری نقصان پہونچایا گیا ہے۔

کولون اور اس کے اطراف میں دشمن کے مورچوں کے ٹوٹنے کا اہم فوجی نتیجہ نکلے گا۔

مسٹر چرچل نے بتلایا کہ اس وقت میں لڑائی کی صورت حالات پر کوئی تبصرہ نہیں کر رہا ہوں۔ کرسمس کی تعطیلات کے بعد جب پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہوگا میں اچھے اور بُرے تمام واقعات ہاؤس کے روبرو پیش کرونگا۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ میں نے آپ لوگوں کے روبرو اس وقت لڑائی کی جو حالت پیش کی ہے اس سے میرا مقصد یہ ہے کہ میں آپ کے دلوں سے یہ بات نکال دوں کہ ہم اپنی توجہ لڑائی سے ہٹا سکتے ہیں اور اس لڑائی کے بعد کے آخری کاموں یا سیاسی مسائل کیطرف لگا سکتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہم اپنی توجہ لڑائی سے ہٹالیں اور دوسرے کاموں کیطرف لگائیں۔ اس وقت ہمیں اپنی توجہ دشمن کی طرف لگانا چاہیئے۔ یہ ایسا وقت ہے جبکہ ہمیں اپنی کوششوں میں ذرا بھی کمی نہیں کرنا چاہیئے۔

مسٹر چرچل نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ دشمن میں ابھی وہ حوصلہ موجود ہے جو ہم نے ۱۹۴۰ء اور ۱۹۴۱ء میں دیکھا تھا جبکہ ہمارا ملک سخت خطرہ میں تھا۔ جرمنی کی ہار کے بعد ہمیں جاپان سے بھی تو ٹکر لینا ہے۔

لندن کے حلقوں میں سرسپرو

سپرو کمیٹی پر سوا مانچسٹر گارڈین کے کسی برطانی اخبار نے ایڈیٹوریل نہیں لکھا لیکن سیاسی اور پارلیمنٹری حلقوں میں اسکی صحیح اہمیت کا پورا احساس ہے اور طرح طرح کی بحثیں اور قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔

یہاں عام طور پر یہ افواہ ہے کہ سر تیج بہادر سپرو نے سر مارس گوائر سے ملاقات کی جو ہندوستان کے چیف جسٹس رہ چکے ہیں۔ اور اس ملاقات میں اُنھوں نے ہندوستان کے آئینی مسئلہ پر تبادلہ خیالات کیا۔ سر مارس گوائر کو پارلیمنٹری مسودہ تیار کرنے میں چیف رول کا ماہر خیال کیا جاتا ہے اور ۱۹۳۵ء کے ایکٹ پر انھیں سب سے بڑا صاحب سند مانا جاتا ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ تعاون کرنے پر رضامند ہو جائیں گے۔ اگر ان پر اس بات کا اثر نہ پڑا کہ سر تیج بہادر سپرو مسٹر جناح سے رابطہ پیدا کرنے میں قاصر رہے ہیں۔

ایک اور بات جس کا نوٹس لیا گیا ہے کہ وہ سیاسی قیدیوں کے مسئلہ پر سر تیج بہادر سپرو کا اظہار خیال ہے اُنھوں نے

آف کامرس۔ مرچنٹ چیمبر، یو۔ پی چیمبر، مسلم چیمبر لیبر فیڈریشن۔ پست اقوام، کرسچین، پارسی، پریس اور ہندو مسلمانوں کی نمائندگی رکھی گئی ہے۔

فوڈ ایڈوائزری کمیٹی تقریباً ۱۴ اشخاص کی بنائی گئی ہے جسمیں ان نمائندگیوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

ان کمیٹیوں کے قواعد و ضوابط بنانے کیلئے مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ اور مسٹر ایم۔ ایچ عابدی کو منتخب کیا گیا ہے اسکی آئندہ میٹنگ ۱۲ دسمبر ۱۹۴۴ء کو ہو گی۔

ہم اُمید کرتے ہیں کہ یہ کمیٹیاں پبلک کی تکالیف کو بڑی حد تک دور کرنے میں کامیاب ہونگی مسٹر ایمرسن ٹاؤن راشننگ افیسر کا ہم کو ممنون ہونا چاہیئے کہ انکی کوششوں سے یہ کمیٹیاں عالم ظہور میں آئی ہیں۔

میونسپل چیرمین

۱۱ و ۱۲ نومبر کو کانپور میونسپل بورڈ کے انتخاب ہوئے تھے اور ۱۱ دسمبر کو ایک ماہ ہو جائیگا معمولی طور پر ایک ماہ کے اندر چیرمینی کا انتخاب ہو جانا چاہیئے لیکن اس وقت تک گورنمنٹ کے نامزدہ ممبران نہیں مقرر ہوئے ہیں غالباً ۹ دسمبر کے گزٹ میں نام آجائیں گے۔

بہرحال اُمید کیجاتی ہے کہ دسمبر کے دوسرے ہفتہ میں چیرمینی کے انتخاب کی تاریخ مقرر ہو گی۔

اس وقت تک چیرمینی کیلئے کوئی خاص نام نہیں آیا ہے لیکن خیال کیا جا رہا ہے کہ سوک لیگ، انڈپنڈنٹ سیوک لیگ اور کملاٹاور کی طرف سے اپنے اپنے نمایندے چیرمینی کیلئے پیش کئے جائیں گے۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

رائے بہادر مسٹر مان سنگھ چیرمین کی صدارت میں امپروومنٹ ٹرسٹ کا جلسہ ہوا۔ یکم دسمبر ۱۹۴۴ء سے بیت احاطہ سلم کلیرنس اسکیم کو منظور کرنے کے متعلق گورنمنٹ آرڈر پڑھا گیا۔

نئے انفیکسس ڈیزیز (چھوا چھوت کی بیماری) کے اسپتال کیواسطے گورنمنٹ کی خواہش کے مطابق ۱۲٫۹۴ ایکڑ زمین خرید کی قیمت پر دینا طے ہوا۔ پہلے صرف ۵٫۷۰ ایکڑ زمین منظور ہوئی تھی۔

ایمپلائمنٹ ایکسچینج آفس کی عمارت بنانے کے واسطے کالپی روڈ کے مکانات نمبری $\frac{105}{7.3}$ ۷۰۴ اور ۲۰۵ حاصل کر کے نیشنل سروس لیبر ٹریبونل کو دینا طے ہوا۔

ہیلتھ سروے اینڈ ڈیولپمنٹ کمیٹی نے ٹاؤن پلاننگ اور ہاؤسنگ کے متعلق جو تحقیقات کی تھی اسکے جوابات کا مسودہ منظور ہوا۔

ورکمن کوارٹرس فیکٹری ایریا کے قریب سڑکوں کے نیچے سیور بنانے کیواسطے ۷۵۲۵۴ روپیہ کا ریوائزڈ

ان کو خبر دی کہ میرے ایک عزیز پنڈت سدھی لال۔ مسٹر منظور الدین احمد رشوت لینا چاہتے ہیں۔ گواہ نے مزید کہا کہ میں نے سدھی لال کو بلا کر اس کا بیان لکھا اور ۷ ستمبر کو سوا سات بجے رات کو خود میں، سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ انسپکٹر پاٹھک اور پنڈت سدھی لال کیلاش کالج جو مجرم کے بنگلہ سے متصل ہے پہونچ گیا۔ دونوں بنگلوں کی دیوار ایک ہے۔ ایک سیڑھی کی مدد سے گواہ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس دیوار پر چڑھے اور وہاں سے گواہ نے مجرم کو سدھی لال کے ساتھ بنگلہ کے جنوبی حصہ کیطرف جاتے ہوئے دیکھا۔ تھوڑی دیر کے بعد سدھی لال نے پہلے سے مقرر کیا ہوا نشان دیا۔ اس پر گواہ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس دیوار پر سے کود پڑے اور دوڑے۔ جب گواہ وہاں پہونچا سپرنٹنڈنٹ پولیس مجرم پاس پہلے سے پہونچ چکا تھا سپرنٹنڈنٹ پولیس نے سیٹی بجائی اور دوسرے افسر اندر آگئے۔ مجرم نے گواہ کو جگدیش نرائن کے مقدمہ کی ایک کاپی دی۔ گواہ نے مقدمہ کے فائل پر بھی قبضہ کر لیا۔

گواہ نے پھر مسٹر کالون۔ سدھی لال اور مجرم کے بیانات لئے۔ گواہ نے کمشنر اور چیف سکریٹری کو بھی واقعہ سے مطلع کیا اور دو سی۔ آئی۔ ڈی افسروں کو تحقیقات کے لئے مقرر کر دیا۔ مدعی کی طرف سے دوسرا گواہ کی بھی شہادت لیگئی جس کے بعد سماعت ۲ دسمبر کیلئے ملتوی ہو گئی۔

مس سرلا سریواستوا

مس سرلا سریواستوا دختر سر جوالا پرشاد سریواستوا فوڈ ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کی شادی مسٹر نروتم سینگل آئی۔ سی۔ ایس کے ساتھ کیلاش کٹی میں ۸ دسمبر ۵½ بجے شام کو ہو گی۔ اور معزز مہمانوں کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا جائے گا۔

ایچ۔ بی ٹیکنالوجیکل انسٹی ٹیوٹ

ایچ۔ بی ٹیکنالوجیکل انسٹی ٹیوٹ و امپیریل انسٹی ٹیوٹ آف شوگر ٹیکنالوجی کا سالانہ کنووکیشن کا جلسہ یکم دسمبر ۳ بجے دن کو ہز اکسلنسی سر موریس ہیلٹ گورنر یو پی کی صدارت میں ہوا۔ آخر میں شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔

بیڈمنٹن ٹورنامنٹ

یکم دسمبر ۲ بجے شام کو کانپور بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کا فائنل کھیل ہوا۔ سرای سوٹر اسکوائر نے کامیاب حضرات کو اپنے ہاتھ سے انعامات تقسیم کیے۔

آل انڈیا میڈیکل کانفرنس

۲۱ ویں آل انڈیا میڈیکل کانفرنس ۲۶ لغایت ۲۹ دسمبر ۱۹۴۴ء کو ڈی۔ اے۔ وی، کالج سول لائنس کانپور میں ہو گی۔

بزم ادب

حلیم مسلم کالج کانپور کے زیر اہتمام ۶ دسمبر ۱۰ بجے دن کو ایک صوبجاتی مباحثہ ہوگا جسمیں ایم۔ اے تک کے طلبار شریک ہوں گے۔ مباحثہ کا موضوع مندرجہ ذیل ہے:۔

"اس ایوان کی رائے میں ترقی پسند مصنفین کا ادب اُردو زبان و ادب کا لازوال سرمایہ ہے۔"

[illegible]

ایک کنواری لڑکی کے اس بیان سے اندازہ لگا لیجئے کہ اب پیکران جمال لڑکیوں نے کس دیدہ دلیری کے ساتھ نوجوانوں کو بھگالے جانے کا دلچسپ مشغلہ شروع کر رکھا ہے۔

اب ایک اور مہ پارہ کی بھی داستاں سُن لیجئے یہ مہ پارہ ایک یہودی کے گھر میں پیدا ہوئی ہے، سترہ یا اٹھارہ کا سن ہے بے حد حسین ہے اور اس مہ پارہ نے بھی حال ہی میں ایک مسلمان نوجوان کو اغوا کیا ہے چنانچہ جب اس مہ پارہ کے باپ نے بمبئی کی عدالت میں اس مہ پارہ اور مسلمان نوجوان کے خلاف مقدمہ دائر کیا تو لڑکی نے عدالت میں صاف صاف بیان کر دیا کہ نوجوان نے اسے نہیں بھگایا ہے بلکہ وہ خود نوجوان کو لے بھاگی ہے۔ اس مہ پارہ کے بیان کا لب لباب یہ ہے:۔

مجھ کو نوجوان سے محبت ہے میں اپنی مرضی سے نوجوان کے ساتھ گئی ہوں یا بالفاظ دیگر نوجوان کو خود ہی فرار کر کے لے گئی ہوں اسکی وجہ یہ ہے کہ میرا باپ مجھ کو غلط راستہ پر ڈالنا چاہتا تھا اس لئے میں اس نوجوان کو لے کر فقرّوا ہوگئی۔

کیا کہنے ہیں آج کل کی من چلی کنواری لڑکیوں کے کہ اگر ماں باپ عشق بازی سے روکیں تو ان پر الزام یہ ہے کہ وہ بیٹی کو غلط راستہ پر ڈال رہے ہیں۔ اور اگر لڑکیاں، نوجوانوں کو بھگا کر لے جائیں تو وہ سیدھے راستہ پر ہیں ؎

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی لڑکیوں میں ۵

---

۴ نوجوانوں کو بھگالے جانے کا یہ مرض ہندوستان کے کونے کونے میں پھیلا ہوا ہے چنانچہ امرتسر کی ایک تعلیمیافتہ لڑکی کی بابت معلوم ہوا ہے کہ وہ ایک ہم جماعت نوجوان کو فرار کر کے لے گئی اور سیدھی عدالت میں جا پہونچی اور امرتسر کی عدالت میں پہونچتے ہی سیول میرج کی تمام کارروائی پایۂ تکمیل کو بھی پہونچا دی۔ لڑکی کے باپ کو جب معلوم ہوا کہ اس کی ہونہار بیٹی ایک نوجوان کو ساتھ لے کر عدالت میں جا پہونچی ہے۔ اور اس کے ساتھ سول میرج رچا رہی ہے تو باپ بھاگا ہوا کچہری پہونچا لیکن پہونچنے کے بعد معلوم ہوا کہ وہاں تو حسن و عشق کے اس ڈرامہ کا ڈراپ سین بھی ہو چکا اور عدالت نے انھیں قانونی طریقہ پر شادی کی اجازت بھی دیدی۔ ان واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ اب والدین کو لڑکیوں سے زیادہ لڑکوں کی حفاظت کرنی پڑے گی کیونکہ اگر حفاظت نہیں کی جائیگی تو ہر لمحہ اس چیز کا اندیشہ ہے کہ من چلی لڑکیاں کہیں لڑکوں کو بھگا کر نہ لے جائیں۔

سنہ ۴۲ء کے دلدوز حالات

الہ آباد۔ ۲۸، نومبر، یوپی میں سنہ ۴۲ء میں جو کچھ ہوا اسکی رپورٹ مرتب ہو رہی ہے، دسمبر کے وسط میں یہ رپورٹ گاندھی جی کے پاس بھیجدی جائیگی۔ یو۔پی کے کانگریسیوں کی نمائندہ اسمبلی کو بلیا کے حالات کی بڑی فکر ہے کانگریسیوں سے وہاں جا کر اصل حالات معلوم کرنیکو کہا گیا ہے، حال میں بلیا کے ایک کانگریسین نے بلیا کے لوگوں کی مصیبت کی کہانی گاندھی جی کو سنائی۔ گاندھی جی پر اسکا بہت اثر ہوا خیال ہے کہ بابو کمپورنانند جی بلیا جائینگے اور وہاں کے حالات معلوم کر کے کانگریس اسمبلی کی ایگزکٹو کمیٹی کے سامنے پیش کرینگے۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن تعمیری سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

سیاست اور ہندوستانی خواتین

[illegible]

نہیں ہے اس سے باہر بھی ہے وہ اپنی دماغی صلاحیتوں کو اگر سمجھتی ہے اور اس کو صحیح تعلیم و تربیت، مناسب ماحول اور اچھی فضا ملتی ہے تو اس کا دماغ اس کا جوشش، اس کا خلوص، اس کا تدبر مردوں کو بھی انگشت بدنداں کر دیتا ہے، میں ان چند ہندوستانی خواتین کے کارناموں کو بیان کرتے ہوئے فخر محسوس کرتی ہوں لیکن صرف فخر کرنا ہی کافی نہیں، ضرورت اس کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک عورت اپنے فرائض کو سمجھ لے اور ملک کی حالت کا صحیح احساس اس کو ہو جس موضوع پر میں نے قلم اُٹھایا ہے یہ اس قدر اہم اور بکھرا ہوا ہے، جس کا سمیٹنا اس تھوڑے وقت میں بالکل ناممکن تھا جہاں تک میرے امکان میں تھا میں نے کوشش کی ہے کہ سیاست میں حصہ لے والی ہر بہن کا ذکر کروں لیکن مشکل یہ تھی کہ ذاتی معلومات یا ایک دو اخباروں میں بکھرے ہوئے مضامین کے علاوہ کوئی مستقل تصنیف ایسی نہ ملی جس سے مجھے اس میں امداد مل سکتی اس لئے اسکو بھی تشنۂ تکمیل سمجھے سب سے پہلے میں یہاں بکینٹھ باشی۔

✻ اعلیٰ طبقہ ہی نہیں دیکھتا بلکہ وہ بازاری طبقہ بھی دیکھتا ہے جس کی جیبوں میں آج کل ضرورت سے زیادہ روپیہ ہے کیونکہ ان کا منشا تو تفریح سے ہے خواہ یہ تفریح اچھی فلم کے ذریعہ ہو یا کسی لغو فلم سے۔ چنانچہ پکار۔ رام راج۔ سکندر۔ نجمہ اور درجنوں ایسی فلمیں پیش کی جاسکتی ہیں جو اعلیٰ معیار کی تصاویر ہونے کے باوجود عوام نے ان کی خوب سرپرستی کی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ ہندوستان کے فلمساز اپنی غلطیوں پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرتے ہوئے غلط طریقہ کار اور عارضی فائدہ سے اجتناب کریں۔

ہٹلر کے نئے نظام کا خاتمہ

لندن۔ ۲۷، نومبر۔ سٹاک ہام سے "ٹائمز" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمنی نے یوروپ کے نئے نظام کو الوداع کہدیا ہے جسپر برلن میں بڑا سوگ منایا جا رہا ہے۔ جرمنی کے ایک افسر نے کل ایک بیان میں کہا کہ ہٹلر نے یوروپ میں جرمنی کے ماتحت جو نیا نظام بنانیکی اسکیم بنائی تھی ہمیں افسوس ہے کہ ہم اس کو خیر باد کہنے پر مجبور ہوگئے ہیں اور موجودہ حالات میں یہ اسکیم قابل عمل نہیں ہے۔

اتحادی خواہ کچھ کریں خواہ وہ یہ لڑائی جیت بھی جائیں اور جرمنی کے ساتھ سنہ ۱۹۱۹ء سے بھی بدتر سلوک کریں جرمنی کی آنے والی نسل یہ بات یاد رکھے گی کہ ان کے بزرگوں نے کبھی کاکیشیا پر قبضہ کر لیا تھا وہ آرکٹک تک پہونچ گئے تھے اور افریقہ میں بھی ان کا دخل ہو گیا تھا۔ لڑائی کے بعد فرانس کی کیا پوزیشن ہوگی۔ اس پر پوزیشن کا بہت زیادہ دارومدار ہے۔ جرمنوں کو اب اپنی ہار کا پورا یقین ہو گیا ہے،

[illegible]

پیٹر اول کی تاجپوشی کی یادگار میں ٹکٹوں کا ایک سٹ جاری کیا گیا۔ یہ ٹکٹ پیرس کے مشہور ٹکٹ ساز یوجین موشان نے بنائے تھے۔ جن پر پیٹر اول اور اس کے نام اور دادا قرا جارج کی تصویر تھی۔ تھوڑے دنوں بعد یہ دریافت ہوئی کہ اگر ان ٹکٹوں کو اُلٹا کر کے دیکھا جائے تو مقتول بادشاہ اسکندریہ کی تصویر ان دونوں کے بیچ میں دکھائی دیتی ہے۔ یہ ٹکٹ موت کی نقاب کے نام سے مشہور ہوئے۔ ابھی تک یہ پتہ نہ چل سکا کہ یہ تیسری تصویر ان دونوں کے بیچ میں دکھائی دیتی ہے اس میں کس طرح شامل ہوگئی موشان سے بازپرس کی گئی لیکن اس نے قطعی اپنی لاعلمی ظاہر کی۔ ہندوستان میں بھی سنہ ۱۹۱۱ء میں ڈھائی آنے والے دو قسم کے ٹکٹ جاری کئے گئے تھے۔ اس پر شہنشاہ جارج کی تصویر تھی حالانکہ پہلے قسم کے ڈیزائن میں کوئی خرابی نہ تھی لیکن گورنمنٹ نے ان کو واپس لے لیا۔ اس کی ایک خاص وجہ یہ تھی اگر آپ غور سے اس بادشاہ کی تصویر کو دیکھتے تو شہنشاہ کی تاجپوشی کے لباس پر آپ کو بہت سے تمغے نظر آئیں گے ان میں ایک تمغہ آرڈر آف انڈیا ایمپائر کا تھا اس پر ہاتھی کی تصویر تھی بس اس تصویر نے غلط فہمی پیدا کر دی، یہ اتنی چھوٹی تھی کہ جب تک بتایا نہ جائے کہ ہاتھی ہے پہچاننا مشکل تھا۔ ہندو مسلمانوں نے اسے سور سمجھا کیونکہ غدر کے زمانے میں یہ افواہیں مشہور ہو چکی تھیں کہ کارتوس میں سور کی چربی استعمال کی گئی تھی، اس لئے اب پھر ہندو مسلمانوں کے جذبات کو اس سے ٹھیس لگی اور وہ سمجھے کہ ہمیں پھر دھوکا دیا جا رہا ہے حالانکہ یہ بالکل بچوں کی سی بات تھی لیکن ہندوستانی گورنمنٹ نے خطرے کا احساس کیا اور جلد ٹکٹ واپس لے لئے، ان کے بجائے سنہ ۱۹۱۸ء میں جو نئے ٹکٹ نکالے گئے اسمیں

[illegible]

ہوں چنانچہ کیفیت یہ ہے کہ اس جاہل طبقہ کو خوش کرنے کے لئے فلموں میں دیدہ و دانستہ خرافات بھری جاتی ہے شرمناک مناظر پیش کئے جاتے ہیں۔ شرمناک فقرہ بازی سے کام لیا جاتا ہے اور مذاح کے نام پر ہر بدتمیزی اور بیہودگی کو فلموں میں ٹھونسا جاتا ہے محض اس لئے کہ ادنیٰ طبقہ ان ادنیٰ اور بازاری فلموں کی خوب سرپرستی کرے۔ گویا روپیہ کی خاطر دیدہ و دانستہ اس مفید صنعت کو تباہ اور برباد کیا جا رہا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عامیانہ اور بازاری طبقہ کی بدولت ادنیٰ تصاویر تیار کرنے والی فلم کمپنیوں کو خوب آمدنی ہو رہی ہے لیکن ان کے اس غلط اقدام کا نتیجہ یہ ہے کہ ہندوستان کا اعلیٰ اور سنجیدہ طبقہ، ہندوستانی زبانوں کی تصاویر کو چھوڑ کر انگریزی زبان کی تصاویر کی جانب جھکتا چلا جا رہا ہے اور اس اعلیٰ اور سنجیدہ طبقہ سے ہندوستان کی فلمی صنعت کی محرومی کا اثر اس وقت محسوس ہوگا جب جنگ کے بعد جہلا اور بازاری طبقہ کی جیبوں میں تو پیسے باقی نہیں رہیں گے اور سنجیدہ طبقہ انگریزی زبان کی تصاویر کا دلدادہ بن چکا ہوگا اور اس طرح ہندوستانی زبان کی فلموں کی سرپرستی تقریباً ختم ہو جائے گی اور اس سرپرستی کے ختم ہونے کے بعد اس صنعت کا جو انجام ہونیوالا ہے وہ بالکل عیاں ہے۔

ہم کو یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ ہندوستان کے فلمساز وقت سے فائدہ نہیں اُٹھا رہے بلکہ وہ عارضی نفع کی خاطر اپنے مستقبل کو برباد کر رہے ہیں۔ اگر ہندوستان کے فلمسازوں میں عقل اور سمجھ ہوتی تو وہ عامیانہ اور بازاری تصاویر کے بجائے اعلیٰ معیار کی تصاویر کی جانب توجہ کرتے اور ایسی حالت میں جبکہ فلموں سے خوب آمدنی ہو رہی ہے ہندوستان کی فلمی صنعت کو امریکہ کی فلمی صنعت کے مقابلہ پر لا کھڑا کرتے۔ یقین جانئے کہ ان اعلیٰ فلموں کو صرف ✻

اقوال زریں

اعتبار

اُس شخص کا اعتبار نہ کرو جس نے تم سے ایک دفعہ بے وفائی کی ہو۔ (شیکسپیر)

اعتبار ایک دیر میں بڑھنے والا پودا ہے خاصکر ایک سن رسیدہ دل میں۔ (جانسن)

اُس شخص کا اعتبار نہ کرو جو بغیر جانچے ہوئے تمھارا ہر بات میں اعتبار کرے یا جانچنے کے بعد تمھارا کسی بات میں اعتبار نہ کرے۔ (لیوٹیر)

جوانی میں ہم اعتبار زیادہ کرتے ہیں اور بڑھاپے میں کم، پس بے احتیاطی اور جلد بازی جوانی کی غلطی ہے اور مزید احتیاط بڑھاپے کی۔ (کولٹن)

سوسائٹی کا دار و مدار اعتبار پر ہے اور خود اعتبار کا مدار دوسرے کی راستبازی پر ہے۔ (ستاوتھ)

اعتبار ناقص بہت مضر و خوفناک ہے ہم کو چاہیئے کہ اکثر موقعوں پر یا تو اظہار کامل کریں یا اخفائے کامل۔ (جُرویر)

اُن لوگوں سے کبھی اپنا دل نہ کھولنا چاہیئے جو اپنا دل ہم سے بند رکھیں۔ (بوماسٹ)

ہمارا دل صرف اُسی سے کھُلتا ہے جو ہم سے کھُلتا ہے۔ (میریا ایجورتھ)

خود اعتباری روحِ شجاعت ہے۔ (امرسن)

گفتگو میں اعتبار کا جزو ظرافت سے زیادہ ہونا چاہیئے۔ (ارڈکی فوکو)

موج تبسم

پیٹرک۔ میں اپنے ملنے والوں سے بہت تنگ آگیا ہوں۔

انتھونی:۔ تم بے وقوف ہو۔ تم بھی میرا والا طریقہ اختیار کرو۔ جب دروازہ پر گھنٹی بجتی ہے تو میں دروازہ کھولنے سے قبل ہیٹ وغیرہ پہن لیتا ہوں اور جلدی سے دروازہ کھولتے ہوئے ملاقاتی سے کہتا ہوں۔

"معاف رکھنا مجھے اس وقت ایک بہت ضروری کام سے باہر جانا ہے"

پیٹرک:۔ اور اگر اس سے ملنا ضروری ہو تو۔

انتھونی:۔ تو کہہ دیتا ہوں، آیئے آپ بڑے خوش قسمت ہیں، میں ابھی باہر سے آیا ہوں ... بھی تو نہیں اُتارا۔

ہندوستان اور کینیڈا میں معاہدہ

نئی دہلی۔ ۲۷ نومبر، سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ ہندوستان اور کینیڈا میں باہمی امداد کا ایک معاہدہ ہوگیا ہے ہندوستان کیطرف سے سر گرجا شنکر باجپئی نے جو کینیڈا میں ہندوستانی ایجنٹ جنرل ہیں اور کینیڈا کی طرف سے مسٹر میکنزی کنگ نے جو کینیڈا کے وزیر اعظم ہیں اس معاہدہ پر دستخط کئے یہ معاہدہ پرانے معاہدہ کے مطابق ہے اس کی رو سے کینیڈا ہندوستان کو موٹر گاڑیوں کے پرزے اور مشین سپلائی کرے گا۔

دلچسپ معلومات

بالوں کے ذریعہ جرائم کی تفتیش

امریکہ کے ایک ڈاکٹر نے حال ہی میں اِس چیز کا انکشاف کیا ہے کہ بالوں کے ذریعہ جرائم کی تفتیش میں بے حد مدد مل سکتی ہے۔ اس ڈاکٹر کی رائے ہے کہ بالوں کا دماغ اور سر سے بے حد تعلق ہے اس لئے جرائم پیشہ لوگوں کے تخیلات کا بالوں پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اگر بالوں کے ذریعہ تفتیش جرائم کا کام شروع کیا جائے تو اس ... مدد مل سکتی ہے۔

دمہ کا شعاعی علاج

نیویارک کے دو ڈاکٹروں نے عکس ریز سے دمہ کے مریضوں کا علاج کر کے ثابت کیا ہے کہ اس علاج سے مرض میں کافی افاقہ ہوتا ہے اور اس کی شدت ختم ہو جاتی ہے۔ اس تجربہ کے سلسلہ میں مریضوں کی جس جماعت کا علاج کیا گیا ان میں سے تین چوتھائی مریضوں کی حالت سدھر گئی اور انکے مرض کی شدت ختم ہو گئی

چین میں امریکہ نے ہوائی اڈہ خالی کر دیا

چنگنگ۔ ۲۷ نومبر، سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دکھنی کوانگسی میں ناننگ کے ہوائی اڈہ کو امریکہ کی ۱۴ ویں ہوائی فوج نے خالی کر دیا ہے۔

افسانہ

فن کار!

از جناب محمد امین ...

... چندے ... متجاوز نہ ہوئی۔ مہینے کے ... پورے مہینے کے کفیل تھے۔ اس کے رشحات قلم دوسرے کے نام شائع ہوتے تھے، کبھی کسی مختصر مرد کے نام سے کبھی ... نام عنوان کے ساتھ چسپاں ہوتا۔ چند رسائل کے ایڈیٹر اور ایک دو پبلشروں کے علاوہ کوئی اس کی شخصیت سے واقف نہ ... ہوتا کہ اُس گاڑھی کمائی تیس دن سے پہلے ... اسے فاقوں میں ڈالکر ... اس کا فاقہ کش قلم جب بھی چلتا کاغذ پر فرفر موتی بکھیرتا ہوا چلا جاتا۔ دنیا کی وسعتوں کو چیرتا ہوا۔ وہ ادب برائے ادب یا ادب برائے زندگی دونوں میں سے کسی ایک کا بھی قائل نہ تھا۔ اس کی تحریر کا انداز جداگانہ تھا جو چیز سامنے آجاتی اس کا قلم چل پڑتا۔ ہر پھر کر لوٹ کی چکی پر رک جاتا جس کے چلتے ہوئے پاٹ میں سے ہر چیز سُرمہ بن جاتی۔ ایسا سُرمہ جو نہ بینائی کو روشن کرسکتا ہے اور نہ کسی اور ہی مصرف میں آسکتا ہے مٹی میں مل کر مٹی ہو جاتا ہے مٹی پھر کار آمد ہے۔ وہ کس مصرف میں آئے گا؟ سوچتے سوچتے اس کا دماغ گھوم جاتا، مزدور بن جاؤں؟ چونک پڑتا۔ اس نے اکثر مزدوروں کو سرمایہ داروں کے ہاتھوں نالاں دیکھا تھا شام کے وقت جب نفری بٹتی ہے وہ مالک کی کیسی کیسی مغلظات سُنتے ہیں اس کی خودداری یہ کب گوارا کرسکتی تھی، بعض اوقات اسے کسی دفتر میں کلرکی کا شوق چراتا۔ دفتر سے نکلے ہوئے بابوؤں کے مُرجھائے ہوئے پیلے پیلے چہرے اسکی آنکھوں کے آگے گھوم جاتے۔ کثرت کار کی شکایت تنخواہ کی کمی کا شکوہ، افسروں کی جھڑکیاں اس کی خودداری بیدار ہو جاتی پھر۔۔۔ پھر۔۔۔ وہ کیا کرے؟ خوشامد کو وہ لعنت سمجھتا تھا۔ ایک پبلشر جو ایک بک سیلر کے یہاں ملازم تھا خوشامد سے کس طرح اس نے پوری دوکان پر قبضہ جمالیا تھا۔ مالک کے جوتے اُٹھاتے ہوئے اُسے دیکھا تھا۔ جھک کر سجدہ کرتے ہوئے بھی دیکھ چکا تھا۔ اس کی رگ حمیت پھڑک اُٹھی۔ وہ جھوٹ اور بے ایمانی سے کیوں نہ پیٹ بھرے آخر دنیا کا بڑا حصہ آنند کے تار بجاتا ان ہی بل بوتوں پر۔ مظلوم تڑپتی ہوئی لاشیں اس کے سامنے آجاتیں۔ عیاری کا شکار اور وہ روپیہ ایسا معلوم ہوتا جیسے وہ انسانوں کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہا ہو۔ اسے اُبکائیاں آنے لگتیں۔ جھک مار کر قلم کو پھر تھام لیتا کاغذی پیرہن میں تصویریں اُترتی جاتیں۔ ان ہی لوگوں کے قصے ان ہی لوگوں کی کہانیاں بنتی چلی جاتیں۔ اس کا قلم خود بخود نکلتا۔ کاغذ کے لق و دق میدان میں "سوز دروں" اسکی تازہ تصنیف ہاتھوں ہاتھ بک رہی تھی۔ نہایت تھوڑے عرصہ میں اس کے پانچ ایڈیشن نکل چکے تھے، ہر صاحب ذوق کے ہاتھ میں "سوز دروں" دیکھ رہا تھا، خوبصورت جلد پر کونے میں چھوٹا سا نام کندہ تھا۔ خوب لکھی ہے دلسوز نے کتاب!

وہ چونک پڑتا پبلک پارک میں سرنگوں بیٹھا تھا شاید کسی پلاٹ کی تخلیق میں۔ سامنے دو خوبصورت ہاتھوں میں سُرخ جلد چمک رہی تھی، نازک ہونٹ آپ ہی آپ کھُل جاتے۔ "خوب!۔۔۔ واہ۔۔۔" اسے جھُرجھریاں سی آنے لگیں۔ وہ اس خوبصورت لڑکی سے کیوں نہ کہہ دے کہ وہی "سوز دروں" کا مصنف ہے مگر وہ لڑکی، وہ ہونٹ کاٹتے ہوئے بولا۔ کس قدر بادضع لباس میں ملبوس ہے اس کی نظریں اپنے پھٹے ہوئے کپڑوں پر پڑتیں

... جھلا کر بیا ... اپنے ناک چھپا ہوا، ٹوٹا ہوا چپل گھُرور ... بس اٹے ہوئے الجھے الجھے ... ہی ذات شریف ہو ... کی دھڑکنیں جذب ہو سکیں ... تصور محض ...

ناک زور سے ... ایک ہلکی سی مہک ہے ... اس کے ناک کے ... شاید ... بڑھ ... تھے اس کے ... ہوئے ہونٹوں کا مطلب یہ کیوں نہیں سمجھ لیتے، کون کہہ سکتا ہے کہ وہ ماجرائے دل کہہ رہی ہے۔ دبی دبی آواز میں۔ ہونٹوں کی خفیف جنبش سے وہ داستاں دُہرا رہی ہے جسے صرف فرشتے ہی سُن سکتے ہوں اسے اپنی بینائی پر بھی شبہ ہونے لگا۔ آنکھوں کے آگے تارے سے اُڑنے لگے اس کا چہرہ دھندلا دھندلا دکھائی دے رہا تھا جسے اس کا تصور بنا اور بگاڑ رہا تھا۔ قدرت کا یہ معصوم صحیفہ۔ کاش وہ اس کا مطالعہ کرسکتا۔ ہر ہر نقش یقیناً رازہائے سرمدی کا مظہر ہوگا۔ وہ بے جان ہاتھوں سے اسے ٹٹولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ساکت و جامد ہاتھ کیا حرکت کرسکتے ہیں۔ اسے اپنی کوشش پر ہنسی آگئی۔ مُردہ سی ہنسی اس کے ہونٹوں سے نکل کر زردی مائل چہرے پر بکھر گئی، بالکل ڈوبتے ہوئے سورج کی طرح جو آخری کرنیں چھوڑ کر چھُپ جاتا ہے۔ زرد زرد کرنیں!

بازاروں میں آراستہ الماریوں میں جب وہ اپنی تصنیفات سجی ہوئی دیکھتا اس کا منجمد خون رگوں میں آہستہ آہستہ حرکت کرنے لگتا کس قدر احتیاط سے دھری ہیں۔ کاش اسے سر چھپانے کے لئے ایک کھاٹ کی جگہ ہی میسر ہوتی، یہ بھڑکیلے گردپوش اس کے تن کو ڈھانپ سکتے۔ یہ گدیلوں پر لوٹنے والے پبلشر اس کی حالت کا اندازہ کرسکتے۔ اس کی امارت میں اس کا کتنا ہاتھ ہے وہ تیز تیز قدم اُٹھاتا ہوا بازار سے نکل گیا، خالی ہاتھ۔

اسے خالی ہاتھ دیکھ کر اس کی بچی کس شدت سے رو رہی تھی۔

"میری بچی!" سینہ سے لگاتے ہوئے اس کی چھاتی پھٹ گئی۔ بن ماں کی بچی بلک بلک کر رو رہی تھی، بچی کا تصور آپ ہی آپ اس کے دماغ میں اُبھر آتا۔ اسے بہلانے کے لئے کچھ بھی تو نہ لاسکا تھا اس روز، وہ کتنا منحوس دن تھا۔ تصور ہی سے اُسے چھاتی پھٹتی ہوئی محسوس ہوتی، بچی ٹھُنک کر خاموش ہوگئی۔

"بس رک گئیں"۔ اسے پیار کرتے ہوئے بولا آنکھوں میں شاید آنسو نہیں رہے، میری بچی! تو نے سارے موتی لٹادیے۔ صرف ایک معمولی سی چیز کے لئے، تیرا باپ وہ معمولی کھلونا بھی تو نہ لاسکا تیرے لئے، بولو ننھی! چپ کیوں ہوگئیں؟ تیری کھلی ہوئی آنکھیں اب بھی مجھ سے مانگ رہی ہیں۔ میں انھیں خوبصورت لفظوں سے بھر سکتا ہوں، میرے پاس الفاظ کی کمی نہیں۔ میرے الفاظ سنگدل انسان کے دل کو پگھلا سکتے ہیں۔ مظلوم کی زبان بن سکتے ہیں۔ کاش میں تجھے خوش کرسکتا۔ خالی لفظوں سے، تیرا جسم ٹھنک کیوں رہا ہے؟ آج تو بہت روئی ہے، شاید اس لئے تیرا ننھا سا دل کس شدت سے دھڑک رہا ہے، اری چھاتی پھٹ جائے گی، تو اس دھڑکن کو میرے دل میں جذب کردے، وہ تمام رات اسے ہاتھوں میں لیکر بیٹھا رہا۔ شل ہاتھ یہ بھی محسوس نہ کرسکے کہ وہ مُردہ ہوچکی ہے، اس نے کہا ننھا کہ اپنی دھڑکنوں کو میرے اندر سمودے، وہ اپنے جسم میں ایک حرارت محسوس کر رہا تھا، تیز حرارت۔

وہ کھمبے کے ساتھ ٹیک لگائے لکھ رہا تھا، پبلک اس کی نئی تصنیف کا بے چینی سے انتظار کر رہی تھی، ہنڈے

کرو، چادر کے مطابق پاؤں پسارو۔ نالائق، پاجی، بدمعاش!"

قلم مُہریں ثبت کر رہا تھا۔ ظلم کے منہ پر مظلومیت کی مہریں اس کی پیٹھ دُکھ رہی تھی پاؤں شل ہو گئے تھے اور ہاتھ جیسے ابھی رُک جائے گا۔ کون جانتا ہے کہ مرنے کے بعد اسے کفن بھی نصیب ہو گا یا نہیں؟ (عالمگیر)

اسٹوڈنٹس کانفرنس کو سمپورنانند جی کا پیغام

بریلی۔ ۲۸ نومبر۔ روہیلکھنڈ ڈویژنل اسٹوڈنٹس کانفرنس ۵ سے ۷ جنوری تک ہو گی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سمپورنانند سابق وزیر تعلیم یو۔پی نے کانفرنس کے کنوینر کو پیغام بھیجا ہے جس میں مشورہ دیا ہے کہ کانفرنس کو اس ڈھنگ پر کام کرنا چاہیئے جو کانگریسیوں کی نمائندہ اسمبلی کی اسٹوڈنٹس سب کمیٹی نے تجویز کیا ہے۔

ہندوستان اور روس

جو مارشل اسٹالن کے نام ہیں حوالہ کر گئے ہیں ان میں حکومت روس سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان سفارتی تعلقات کھول دئے جائیں ان میں سے ایک بیان لندن کی ہندوستانی مزدور کی لیگ کا ہے اور دوسرا ہندوستان کے کانگریسیوں کی کمیٹی اور ٹیگور سوسائٹی کا ہے۔ یہ کارروائی ان ہندوستانی آرگنائزیشنوں نے وزیر خزانہ مسٹر جان اینڈرسن کے بیان کے بعد کی ہے، اس بیان میں اُنھوں نے یہ کہا تھا کہ ہندوستان میں اپنا نمائندہ مقرر کرنے میں پہل کرنے کا کام حکومت روس کا ہے۔

ہندوستان بھر میں تعمیری کام کیلئے مزدوروں کی تنظیم

واردھا۔ ۲۸ نومبر۔ شری گلزاری لال نندا سابق پارلیمنٹری سکریٹری حکومت بمبئی جو کہ احمد آباد کے مشہور لیبر لیڈر ہیں سیواگرام میں طویل عرصے ٹھیرے اور انھوں نے مہاتما جی سے اس بارے میں مفصل بات چیت کی کہ تعمیری کام کیلئے مزدوروں کی مضبوط پارٹی کیسے بنائی جاسکتی ہے اُنھوں نے مہاتما جی کو مزدور مہاجن سبھا کے کام کی رفتار بتائی اور ٹریننگ کیمپ کا حال بتایا جس میں سو والنٹیر تیار کئے جا رہے ہیں جو شہر کے مختلف وارڈوں میں مزدوروں کی تنظیم کریں گے۔ ایک لاکھ مزدوروں میں سے ساٹھ ہزار مزدور مہاجن سبھا کے ممبر ہیں۔ شری گلزاری لال ناگپور گئے تھے وہ بمبئی، شولاپور، کانپور، دہلی، کلکتہ، مدراس اور کومبٹور وغیرہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ وہاں بھی مزدوروں کی تنظیم اسی ڈھنگ پر کی جائے یہ بھی خیال ہے کہ دوسرے صوبوں کے لئے مزدور کارکن تیار کرنے کی غرض سے ایک ٹریننگ کیمپ کھولا جائے گلزاری لال جی اگلے مہینے پھر سیواگرام آئیں گے۔

شہنشاہ حبش کا امریکہ ... پروٹسٹ

ڈیلی مرر" میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ ہیل سلاسی نے امریکہ سے اس لئے پروٹسٹ کیا ہے کہ برطانیہ نے حبش کا علاقہ خالی کرنے سے انکار کر دیا ہے اس چھوٹے شہنشاہ نے مسٹر ڈریو کے ساتھ خط و کتابت کرنے کی کوشش کی مگر برطانی سنسر پابلیٹ ڈپارٹمنٹ نے اس کو ایسا کرنے سے روک دیا۔

اب دیگر ذرائع سے اس اخبار نویس نے اس خبر کی تصدیق کر لی ہے کہ برطانیہ اس وقت اوگیڈن اور حرار پر قبضہ کئے ہوئے ہے اور وہ اپنا قبضہ چھوڑنا نہیں چاہتا۔ لندن کی ایک خبر میں کہا گیا ہے کہ لندن میں اب تک اس پروٹسٹ کے بارے میں کوئی خبر نہیں ملی۔ پوزیشن یوں بتلائی جاتی ہے کہ سنہ ۱۹۴۲ء میں برطانیہ اور حبش کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا اس کے مطابق برطانیہ کی سومالی لینڈ کی سرحد کے قریب چند علاقوں میں انتظامیہ حقوق حاصل ہو گئے تھے۔

لیپ لینڈ سے جرمنوں کا صفایا

ماسکو۔ ۲۳ نومبر۔ فن لینڈ کے ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ جرمنوں کو تمام اتری لیپ لینڈ سے نکال دیا گیا ہے۔

۷ لاکھ جرمن قید کر لئے گئے

لندن۔ ۲۹ نومبر۔ جب سے اتحادی فوجوں نے فرانس پر حملہ کیا ہے ۱۳۰۰۰، ۷ جرمن قید کئے جا چکے ہیں۔

جرمنی پر قبضہ کرنے کی اسکیم

لندن۔ ۲۵ نومبر۔ روس۔ امریکہ اور برطانیہ کی حکومتوں نے جرمنی پر قبضہ کرنے کے متعلق جو مشاورتی کمیٹی مقرر کی تھی اس نے اسکیم تیار کر لی ہے اور تینوں ملکوں کے نمائندوں میں اس کے بارے میں اتفاق رائے ہے اب یہ رپورٹ تینوں علاقوں کے روبرو پیش کی جائے گی۔

شہنشاہ برطانیہ شاہی کتب خانہ کا معائنہ کر رہے ہیں



شہنشاہ برطانیہ کا ذاتی کتب خانہ ونڈسر کے محل میں قائم ہے جس میں دو لاکھ کتابیں ہیں۔ لائبریری محل کے ایک نہایت شاندار حصہ میں بنی ہے، یہ تیسری شاہی لائبریری ہے جو انگلینڈ میں قائم ہوئی ہے پہلی و دوسری شاہی لائبریری کو بادشاہ جارج دوم و بادشاہ جارج سوم نے قوم کی خدمت کے واسطے پیش کر دی تھی۔

ہز مجسٹی تاجدار برطانیہ اپنی لائبریری میں ایک کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

ہٹلر کا ایثار

لندن۔ ۲۳ نومبر۔ ہٹلر نے وصیت کر دی ہے اور وہ نازی پارٹی کے قبضہ میں ہے ڈیلی ایکسپنج کے نامہ نگار نے لندن کے ڈپلومیٹک ذرائع سے معلوم کر کے یہ خبر دی ہے کہ ہٹلر کی وصیت کی رو سے اسکی موت کے بعد اسکی تمام جائداد نازی پارٹی کو مل جائے گی۔ جرمن ڈکٹیٹر کے عزیز و اقارب کے لئے جن میں اس کی سوتیلی بہن ایک بھائی اور بھتیجیاں ہیں کچھ بھی باقی نہیں بچے گا۔ جس پبلشنگ فرم نے ہٹلر کی تصنیف "مین کیف" کی فروخت سے لاکھوں روپیہ کمایا ہے اس میں ہٹلر کا جو کچھ حصہ ہے وہ اور برشگیڈن میں ہٹلر کی جائداد سب کچھ پارٹی کو مل جائے گا۔

تین سال کے لئے وکیل معطل

الہ آباد۔ ۲۴ نومبر۔ دہرہ دون کے وکیل مسٹر گوپی ناتھ گرگ کو تین سال کیلئے الہ آباد ہائیکورٹ نے وکالت کرنے سے معطل کر دیا ہے انھیں انکیمہ کمپنی کو دھوکہ دینے کی سازش کے الزام میں دفعات ۱۲۰، ۴۲۰، ۴۶۷ تعزیرات ہند کے ماتحت سزا ہو چکی ہے۔

کانپور واٹر ورکس

بیناجھابر روڈ کے سامنے بیناجھابر واٹر ورکس کی چار دیواری کو بلند کرنے اور لوہے کے جنگلوں کو اگر ضرورت ہو تو سیدھا کرنے کے بعد دوبارہ نصب کرنے کیواسطے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے سیل کئے ہوئے ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

تفصیلات:۔ شرائط ٹھیکہ۔ اور ٹنڈر فارم سپرنٹنڈنٹ صاحب واٹر ورکس کانپور کے دفتر سے تین روپیہ فی ٹنڈر کے حساب سے مع نقشے کے ۱۱ بجے سے ۵ بجے شام تک حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

ٹنڈر سپرنٹنڈنٹ صاحب واٹر ورکس کے نام مہر شدہ لفافہ میں آنا چاہیئے۔ اور اس پر یہ عبارت تحریر ہونا چاہیئے۔

بیناجھابر کی موجودہ چار دیواری کو اونچا کرنے اور چھڑوں کو دوبارہ نصب کرنے کیواسطے ٹنڈر۔ ٹنڈر کے ہمراہ میونسپل بورڈ کے خزانہ میں گورنمنٹ نوٹ، پوسٹل کیش سرٹیفکٹ، یالون بانڈ کی صورت میں ۱۸۰ روپیہ ضمانت کے طور پر جمع کرنے کی رسید آنی چاہیئے۔

ٹنڈر ۱۱ دسمبر ۱۹۴۴ء ۲ بجے دن تک وصول کئے جاویں گے۔ ٹنڈروں کو چیف میکینکل انجینیر صاحب کنٹرولر نمبر ۳ سول ایم۔ یو۔ پی گورنمنٹ اپنے دفتر میں ۱۲ دسمبر ۱۹۴۴ء ۱۰ بجے دن کو کھولیں گے۔ چیف میکینکل انجینیر صاحب سب سے کم ٹنڈر منظور کرنے کے پابند نہ ہوں گے۔ اور انکو یہ اختیار ہوگا کہ وہ سب ٹنڈروں کو یا کسی ٹنڈر کو وجہ بتلائے بغیر نامنظور کردیں۔

۲۲ نومبر ۱۹۴۴ء
دستخط پی۔ ایس۔ دستور
سپرنٹنڈنٹ واٹر ورکس کانپور

روس اور ٹرکی میں بات چیت

ماسکو۔ ۲۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سوویٹ گورنمنٹ بدیشی معاملات کے نائب وزیر موسیو وشنکی کو ٹرکی اس غرض سے بھیجے گی کہ دونوں ملکوں کے درمیان لڑائی کے بعد کیا تعلقات ہوں گے اس پر بات چیت کریں۔ بات چیت میں درہ دانیال اور مشرقی میڈی ٹرینین کا بھی ذکر آئے گا۔ دونوں سے سوویٹ گورنمنٹ کا مفاد وابستہ ہے۔

یو۔ پی کے بہت سے نظربند رہا ہونگے

لکھنؤ۔ ۲۷ نومبر۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایک مہینہ میں یو۔ پی کے بہت سے نظربند رہا ہونیوالے ہیں صرف وہی نظربند رکھے جائیں گے جن پر توڑ پھوڑ کرنے یا خفیہ رہکر پولیس کو پریشان کرنے کا الزام ہے۔

[illegible]ستان — سامان سپ[illegible]

واشنگٹن۔ ۲۴ نومبر۔ پریذیڈنٹ روزولٹ نے اُدھار اور پٹہ کے متعلق اپنی ۱۷ ویں رپورٹ میں بتلایا ہے کہ ہندوستان نے ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت بدلہ میں امریکہ کو کس قدر مال سپلائی کیا۔ کامن ویلتھ کا بدلہ کا ادھار اور پٹہ ۳۰ جون کو ختم ہونیوالے سال میں بہت زیادہ بڑھ گیا جبکہ اخراجات ۳ ارب ۳۸ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر تک پہونچ گئے۔

ہندوستان۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کا حصہ ۳۰ جون تک ۹۱۱۰۶۵۰۰۰ ڈالر تھا۔ صدر نے اپنی رپورٹ میں بتلایا کہ برما اور ہندوستان کے علاقہ میں امریکی فوج کو بدلے کے اُدھار اور [illegible] کے ماتحت ۳۰ جون ۱۹۴۴ء تک جو سامان [illegible] وغیرہ ملا ہے اس پر حکومت برطانیہ اور حکومت ہند کا ۲۳۲۶۱۶۰۰۰ ڈالر خرچ آیا ہے ہندوستان [illegible] ۱۹۴۴ء کے پہلے چھ ماہ میں بدلہ کے ادھار اور پٹہ کی قیمت ۱۹۴۳ء کے کل کے مقابلہ میں پچاس فیصدی زیادہ تھی۔

۳۰ جون ۱۹۴۴ء تک ہم ۲۱۳۳۰۰۰۰۰ گیلن ہوائی پٹرول اور ۳۱۰۰۰۰۰۰ موٹر پٹرول حاصل کرچکے ہیں۔ ہمیں جو پٹرول سپلائی کیا گیا وہ برطانیہ کے تیل کے ذریعہ سپلائی کیا گیا ہے۔ ہندوستان میں ہوائی اڈوں بارکوں اور امریکی فوجوں کے لئے دیگر قسم کی سہولتوں پر ۳۰ جون ۱۹۴۴ء تک ۷۸۰۰۰۰۰ ڈالر خرچ ہوا۔

ہندوستان میں امریکی فوج کو بیس کروڑ غذا بھی سپلائی کی گئی۔ ۷۴۰۰۰ ۹ گز کپڑا۔ تقریباً ۵۰۰۰۰ فوجی کوٹ۔ چھ لاکھ نیکر ۱۳۰۰۰۰ سے زیادہ جوتے بھی سپلائی کئے گئے ہیں۔

بنگال میں ملیریا سے تین ماہ میں ۲۴۳۳۷۵ اشخاص مرگئے

کلکتہ۔ ۲۴ نومبر۔ منگل کو بنگال اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں وزیر پبلک ہیلتھ نے ایک بیان میز پر رکھا جس میں بتلایا گیا ہے کہ ۱۹۴۴ء کے پہلے تین ماہ کے اندر بنگال میں ملیریا سے ۲۴۳۳۷۵ اشخاص مرگئے، اور چیچک سے ۳۹۴۲۰ آدمی مرگئے اور پانچ ماہ میں ہیضہ سے ۲۲۳۷۳ آدمی مرگئے۔ ۱۹۴۳ء کے پہلے تین ماہ میں ملیریا سے بنگال میں ۱۰۱۱۵۴ اشخاص مرے تھے،

راشننگ افسروں کی کانفرنس

لکھنؤ۔ ۲۴ نومبر۔ آج سول سکریٹریٹ میں مسٹر آر۔ این مارش سمتھ سکریٹری یو۔ پی گورنمنٹ محکمہ راشن کی صدارت میں شہروں کے راشننگ افسروں کی کانفرنس ہوئی جسمیں اصطلاحی معاملوں پر بحث کی گئی اور افسروں نے وہ دشواریاں بیان کیں جن سے ان کا سامنا ہے۔

[illegible] مسٹر ڈبلیو ایچ کرنی راشننگ ا[illegible] مارچ کو ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کارخانوں کے اندر چائے خانوں پر زور دیا "انڈین انفرمیشن" نے اپنی ۱۵ ویں اپریل کی اشاعت میں اس تقریر پر اپنا خیال ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

مرکزی حکومت نے پچھلے سال کارخانہ داروں سے اپیل کی تھی اور آج تک جو کچھ ترقی ہوئی ہے اس کے متعلق تمام معلومات حاصل کرنے کے بعد پتہ چلا ہے کہ کارخانوں میں چائے خانوں کا رواج بڑی تیزی کے ساتھ بڑھتا جارہا ہے۔ اب تک جو چائے خانے کھولے گئے ہیں وہ دو قسم کے ہیں۔ بعض چائے خانوں [illegible] کام کرنے والوں کو کھانا بھی دیا جا[illegible] میں صرف چائے اور ناشتہ دیا جاتا [illegible] حکومت کے ماتحت ۳۷ چائے خانے کھولے گئے [illegible] جن میں کھانا دیا جاتا ہے اور ان میں ۵۴ چائے خانے ایسے ہیں جن میں کھانا دیا جاتا ہے اور ناشتہ کے علاوہ کھانا بھی ہے۔

بمبئی میں اس وقت ۱۳۶ چائے خانے ہیں اور اس لحاظ سے یہ صوبہ ہندوستان کے دوسرے صوبوں سے بڑھ گیا ہے۔ صرف کپڑا بننے کے کارخانوں میں ۸۵ چائے خانے ہیں اور بعض جگہ تو کام کر[illegible] کو دن میں دو مرتبہ چائے مفت تقسیم کی جاتی ہے۔

مدراس میں بعض چائے خانے انڈین ٹی مارکٹ ایکسپنشن بورڈ نے کھولے تھے جو بعد میں مالکان کارخانہ کے حوالے کردئے گئے۔ چار کارخانوں میں کام کرنیوالوں کو چائے مفت تقسیم کی جاتی ہے اور بعض دفتروں میں صرف رات کے وقت کام کرنے والوں کو چائے مفت دی جاتی ہے۔

ایک کارخانہ میں کھانا بھی دیا جاتا ہے اس کے علاوہ چائے ناشتہ بھی صبح کا ناشتہ دوپہر اور رات کے کھانے اور سہ پہر کو ٹفن وغیرہ لاگت پر فروخت کیا جاتا ہے۔

ایک دوسرے چائے خانے میں بھی انڈین ٹی مارکٹ ایکسپنشن بورڈ نے کام شروع کیا ہے اس میں کارخانے کے مالک بھی حصہ لیتے ہیں۔ چیزیں قیمت خرید سے کم قیمت پر فروخت کی جاتی ہیں، اس کے لئے کوپن دیئے جاتے ہیں، بعض بعض دفعہ ادھار اور بعض دفعہ نقد روپے لے لئے جاتے ہیں۔ یہ چائے خانہ بلامنافع طریقہ پر چلایا جارہا ہے۔ اگر کوئی نفع ہوجاتا ہے تو اس رقم کو ملاکر اور زیادہ کم قیمت پر چیزیں بیچنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔

قابل غور بے خیالی

ینو کالج ایڈنبرا میں ایک بہت بڑے پروفیسر ڈاکٹر ڈنکن تھے جو یہودی زبان کے پروفیسر تھے انھیں بھول جانے کی عادت تھی اور اس لئے وہ کافی مشہور تھے۔ ان کے بارے میں ایک بڑا مزیدار مذاق ہے، ایک دفعہ چائے پارٹی میں شریک ہوئے اور چودہ پیالیاں چائے پی گئے۔ ان کی میزبانہ نے ان سے دریافت کیا کہ کیا وہ کچھ اور چائے بھی پئیں گے، تو ڈاکٹر صاحب نے اپنی دھن میں جواب دیا میم صاحبہ شکریہ، میں کبھی بھی دو پیالی سے زیادہ چائے نہیں پیتا۔

ناگپور یونیورسٹی کا کنووکیشن

ناگپور۔ بذریعہ ڈاک۔ آج شری راجگوپال آچاری نے ناگپور یونیورسٹی کا کنووکیشن ایڈریس پڑھا جس میں آپ نے یونیورسٹیوں کی تعلیم اور بیکاری کے مسئلہ پر روشنی ڈالنے کے بعد سیاسی حالات پر تبصرہ کیا راجہ جی نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ مسلم لیگ سے سمجھوتہ نہیں ہوسکا آپ نے کہا کہ اقلیتوں کو مطمئن رکھنا تو ضروری ہے لیکن اقلیتوں یہ موقعہ بھی نہیں دیا جاسکتا کہ وہ اکثریت پر حاوی ہوجاویں۔ راجہ جی نے اپنی تقریر میں تعمیری پروگرام پر عمل کرنے پر زور دیا۔ اس ایڈریس میں آپ نے دیسی ریاستوں کے مسئلہ کی پیچیدگی کا بھی ذکر کیا۔

نئی دہلی۔ ۲۷ نومبر کمانڈر انچیف ہند جنرل سر کلاڈ آکن لک نے فوج کی نئی تربیت کیلئے ایک کمیٹی قائم کی ہے جو ہندوستان کی آئندہ فوج کی تعداد اور تنظیم کے بارے میں مشرح رپورٹ کرے گی۔

روس جاپان پر حملہ کریگا

لندن۔ ۲۸ نومبر۔ جرمنی کی اس خبر سے کہ مارشل ووشولف دور پورب میں روسی فوجوں کی کمان کریں گے اس خبر کی تصدیق ہوتی ہے کہ محور کا پچھلی ساتھی مارشل اسٹالن کی اس تقریر کو بہت اہمیت دیتا ہے جس میں جاپان کو جارحانہ ملک کہا گیا تھا۔ جاپان بھی سوویٹ کے رخ سے گھبرا گیا ہے اور وہ منچوریا اور کوریا کی فکر کررہا ہے پچھلے بیس سال سے دور پورب میں روس کی فوج تمام دنیا کے لئے ایک راز رہی ہے، روس پر جرمنی کے حملہ سے پہلے منچوریا اور منگولیا کی سرحد پر تعینات روسی فوج سب سے زیادہ مسلح مانی جاتی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ وہاں روس کی پندرہ اور بیس لاکھ کے درمیان سپاہ موجود ہے گلوب کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جب ہٹلر کے حملہ کی وجہ سے روس کو فوج کی ضرورت پڑی اس وقت بھی دور پورب سے فوج نہیں بلائی گئی تھی۔ البتہ سائبیریا سے کچھ سپاہ ماسکو کی حفاظت کے لئے بلائی گئی تھی مگر دور پورب سے نہیں۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا مسئلہ

نئی دہلی۔ ۲۴ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے مسئلہ پر حکومت برطانیہ اور حکومت ہند میں خط و کتابت ہورہی ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں جنرل اسمٹس ہندوستان سے حکومت کے ایک نمائندے کو بات چیت کرنے کے لئے بلا رہے ہیں غالباً سر راماسوامی مدلیار اس مشن میں بھیجے جائیں گے۔

ہندوستان میں دواسازی کی کانفرنس

بمبئی۔ ۲۳ نومبر۔ ہندوستان میں ڈاکٹری دوائیں بنانے کے لئے انڈین فارمیسوٹیکل ایسوسی ایشن کی ایک کانفرنس ۲۱، ۲۲ اور ۲۳ دسمبر کو ہوگی۔

ہوا جب وہ ایک پچاس گز لمبی پلیا پر سے گزر رہا تھا جو زمین سے تقریباً پچاس فٹ اونچا ہے۔ انجن اس پلیا پر پہنچنے سے پہلے ہی پٹری سے اتر چکا تھا مگر گرا اس وقت جب آدھا پار کر چکا تھا۔ لکڑی کے سلیپر دور تک کٹ گئے۔ پلیا کی بائیں جانب ایک جگہ پانی بھرا تھا انجن ادھر گرا۔ انجن گرنے کے بعد بھی اس کی قوت زائل نہیں ہوئی اور گرتے گرتے بھی اس کی جنبش سے دس دس فٹ اونچی مٹی اچھل رہی تھی اب انجن بالکل تباہ شدہ حالت میں وہیں پڑا ہے۔ انجن کا ایک حصہ پچھلی گاڑی میں گھس گیا ہے۔ بعد کی تین گاڑیاں ایک دوسرے میں گھس گئی ہیں اور وہ بھی وہیں پڑی ہوئی چھٹی گاڑی پلیا پر ہے۔ ڈاک والا ڈبہ کھڑا ہے باقی ڈبے بچ گئے۔

جب ایسوشی ایٹڈ پریس کا نمائندہ موقعہ پر پہنچا بہت سے افسران اعلیٰ موجود تھے۔ بعض بعض مسافر ۵۰ گز کے فاصلہ پر پڑے ہوئے تھے انجن والوں کے خفیف چوٹیں آئیں گارڈ بچ گیا۔

پولینڈ کے وزیر اعظم نے استعفیٰ دیدیا

لندن۔ ۲۵، نومبر، لندن میں مقیم پولینڈ کی گورنمنٹ کے وزیر اعظم موسیو سکولائزک نے استعفیٰ دیدیا ہے انکی جگہ ڈپٹی وزیر اعظم کو نئی کیبنٹ بنانے کا کام سپرد کیا گیا ہے نئے وزیر اعظم سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر ہیں۔

مطلع ہو کہ اپیل بنا راضی ڈگری نمبری ۲۷ سنہ ۱۹۴۳ء اس مقدمہ میں اپیلانٹ نے پیش کیا اور اس عدالت میں درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۱۹، دسمبر ۱۹۴۴ء واسطے سماعت اس اپیل کے مقرر کی ہے اگر خود آپ یا آپ کا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً آپکی طرف سے اپیل ہذا میں جواب و سوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئیگا تو اس کی سماعت اور تجویز آپکی غیر حاضری میں کیجائیگی اور جو کچھ عذر نسبت انسداد اجرار کے ہو بتاریخ پیشی پیش کیجئے۔

آج بتاریخ ۲۵، ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم منصرم
عدالت سول جج غازیپور

روسی فوج نے دریائے ڈینوب پار کر لیا

ماسکو۔ ۳۰، نومبر۔ روسی فوج نے ہنگری میں دریائے ڈینوب کو پار کر لیا ہے۔ ایک سرکاری بیان میں بتلایا گیا ہے کہ روسی فوج نے دریائے ڈینوب پر ۹۰ میل لمبا اور ۲۵ میل چوڑا مورچہ لگا لیا ہے اُنھوں نے موہاکس اور پیکس پر قبضہ کر لیا ہے۔

پیکس ڈینوب کے ۲۳ میل پچھم میں رسد اور کمک کا اہم مرکز ہے، روسی فوجیں اس شہر کے تین طرف سے بڑھ رہی ہیں۔

کینیڈائی فوج نے بغاوت کردی

اوٹاوہ۔ ۳۰، نومبر، برطانی کولمبیا کے شہر ٹرلیس میں جو کہ ونکوور کے ۵۰ ہ میل دکھن میں ہے آج پھر فرانسیسی کنیڈی فوجوں نے فساد کر دیا جبکہ ۶ فوجی کیمپوں میں فوجی تحقیقات شروع ہوئی جہاں کہ جبریہ بھرتی کے خلاف مظاہرہ ہوئے تھے، ان مسلح مظاہروں کو جن میں ۱۵۰۰ سپاہیوں نے حصہ لیا سرکاری اعلان میں غدر کہا گیا۔ سسکیچون سے پیدل پلٹن کا جو رسالہ غیر ممالک جانے والا تھا اور ٹرلیس سے روانہ ہونے والا تھا اس پر کینیڈی فوج نے جس نے ہڑتال کی ہوئی ہے حملہ کرنے کی دھمکی دی اور اس کو باہر نہیں نکلنے دیا۔

ایک فوجی افسر نے کہا کہ باغیوں کی تنخواہ اور الاؤنس روک دیا گیا ہے۔ فوجی افسر نے یہ بھی کہا کہ یہ لوگ کچھ توپیں اُٹھا کر لے گئے اور اُنھوں نے بازاروں میں مظاہرہ کیا۔ ہڑتالی فوجیوں کا موجودہ رویہ برداشت کر لیا جائے گا بشرطیکہ شہریوں کی جان و مال کا کوئی نقصان نہ ہو۔ فوجی افسر نے یہ بھی بتلایا کہ یہ لوگ بم اور ہتھیار اُٹھا کر لے گئے مگر بعد کو یہ کہکر واپس کر دیا کہ ان کا استعمال کرنا بہت خطرناک ہے لیکن ان کے پاس ابھی تک رائفل اور گولہ بارود ہے۔

وزیر اعظم سندھ دہلی آرہے ہیں

کراچی۔ ۲۹، نومبر۔ کل سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم سندھ بذریعہ ہوائی جہاز دہلی کیلئے روانہ ہونگے جہاں انھیں مسٹر جناح سے وزارت سندھ کے معاملوں پر تبادلۂ خیالات کرنا ہے، مسٹر جی۔ ایم۔ سید صدر سندھ مسلم لیگ پہلے ہی دہلی کیلئے روانہ ہو چکے ہیں یہ دونوں حضرات آئندہ ہفتہ کراچی کو واپس ہوں گے۔

جنرل ڈیگال ماسکو میں

قاہرہ۔ ۲۷، نومبر، اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ جنرل ڈیگال اور وزیر خارجہ موسیو بڈولٹ مارشل اسٹالن سے بات چیت کرنے کیلئے ماسکو جا رہے ہیں آج وہ یہاں ٹھہرے۔

تھے اور آپ نے زار کی پولیس کا مقابلہ کرنے میں حصہ لیا تھا۔ گرفتاری کے بعد انھیں پہلے موت کی سزا ہوئی بعد کو سزا گھٹا کر ۱۵ سال قید کر دی گئی۔ انھوں نے دس سال قید اوٹیل (روس) میں کاٹی۔ سنہ ۱۹۱۸ء میں روسی انقلاب پسندوں نے دوسرے سیاسی قیدیوں کے ساتھ انھیں بھی چھڑا لیا۔ ایک سوشلسٹ کی حیثیت سے انھیں پولش حکومت کی وہ پالیسی ناپسند تھی جو اس نے لڑائی سے پہلے اختیار کی تھی۔

امریکنوں کیلئے شہد کا انتظام

نیو یارک۔ ۲۹، نومبر، الاسکا میں جنگی تعمیر کے سلسلہ میں جو امریکن کام کر رہے تھے ان کی تعداد بڑھ جانے کی وجہ سے ناشتہ کے لئے شہد کافی مقدار میں دستیاب نہ ہو سکا نتیجہ یہ ہوا کہ کیلیفورنیا سے ہوائی جہاز کے ذریعہ شہد کی دس ہزار مکھیاں الاسکا بھیجی گئیں۔ ہوائی راستہ ۲۰۰۰ میل لمبا تھا۔

مسلم یونیورسٹی میں کنووکیشن ایڈریس

علی گڈھ۔ ۲۶، نومبر، آنریبل نواب سر مہدی یار جنگ بہادر ایجوکیشن ممبر حکومت نظام نے کل صبح مسلم یونیورسٹی میں کنووکیشن ایڈریس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک مسلمانوں میں تعلیم کی کثرت اور رواج عام نہیں ہو جائے گا اس وقت تک مسلمان اس قومی منصب اور پوزیشن کو حاصل ہی نہیں کر سکتے جس کے وہ تعداد کی بدولت مستحق ہیں۔ اس جلسہ کی صدارت مسٹر ضیاء الدین نے فرمائی۔ یہ جلسہ کرکٹ لانس میں خاص طور پر تیار کرائے ہوئے ایک شاندار پنڈال میں عمل میں آیا تھا۔

جب مسز ممتاز حیدر خاں پرنسپل مسلم گرلز کالج تقریباً بیس مسلم طالبات کو برقعوں میں ملبوس لیکر ایم۔ اے، بی۔ اے کی ڈگری والانے ڈائس پر آئیں تو حاضرین نے خوب تالیاں بجائیں۔ یونیورسٹی بھر میں مس ریاض فاطمہ ایم۔ اے میں انگریزی میں اول آئی ہیں۔ انھیں سونے کا ایک تمغہ انعام دیا گیا۔

تمام مقدونیہ آزاد کرا لیا گیا

لندن۔ ۲۳، نومبر، آزاد یوگوسلاوی ریڈیو نے مارشل ٹیٹو کے ہیڈ کوارٹر سے ایک اعلان براڈکاسٹ کیا ہے جس میں کہا ہے کہ تمام مقدونیہ (دکھنی یوگوسلاویہ) آزاد کرا لیا گیا ہے۔ پوربی پرشیا میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔

جاپان کی راجدھانی ٹوکیو پر بمباری

واشنگٹن۔ ۲۴، نومبر، ایک سرکاری اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ امریکہ سپر فورٹریس قسم کے ہوائی جہازوں نے کل دن کے وقت جاپان کی راجدھانی ٹوکیو پر حملہ کیا اور وہاں صنعتی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ ٹوکیو پر یہ دوسرا ہوائی حملہ ہے امریکی ہوائی جہازوں نے سائپان کے ٹاپوؤں سے اڑ کر یہ حملہ کیا۔ ان کو ۱۵۰۰ میل کی اڑان کرنا پڑی۔

THE

REGD No. A 406

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۱۲/ 2/12/-
سہ ماہی ۸/ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ 2/-

...زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے... ہے

ہفتہ وار

...اسلام

VOL. 40 NO. 49 | CAWNPORE. Saturday. 9th DEC. 1944 | ...شنبہ ... مطابق ۲۲/ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ

ادبیات

انجمن جامعۂ ادبیہ کانپور کا ماہانہ مشاعرہ

۲/ دسمبر ۴۴ء کو ۹ بجے شب میں جناب خانصاحب سید صدر الاسلام صاحب صدر ڈی۔ ایس۔ پی کی جانب سے انجمن کا ماہانہ مشاعرہ ہوا جس کی صدارت جناب نواب سجاد علی خاں صاحب نے فرمائی۔ طرحی دور کے بعد جناب فرخ صاحب کانپوری، جناب نواب علی خاں صاحب نواب اور جناب چودھری عترت حسین صاحب نے اپنے غیر طرحی کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ مشاعرہ کے اول و آخر شرکار بزم کی چائے سے تواضع کی گئی اور اس طرح تقریباً ایک بجے شب میں یہ پر لطف صحبت ختم ہوئی۔ انتخاب درج ذیل ہے:۔

اڈیٹر

(جناب صدر صاحب ڈی، ایس، پی)

بناتے جاتے ہو ہنس ہنس کے مجھ کو دیوانہ — خطا ہوئی جو کہا سن لو غم کا افسانہ
جہان بھر کے غم اتنی خوشی پہ صدقے ہیں — کہ لوگ کہتے ہیں مجھکو تمھارا دیوانہ
مزاج یار کی صورت ہے نازکی اس کی — نفس کی ٹھیس ہیں ٹوٹے گا دل کا پیمانہ
خموشیوں کے سوا کوئی بھی جواب نہیں — کس آرزو پہ سناؤں کسی کو افسانہ
جنون ہو گیا یہ خواب دیکھ کر جو اٹھا — پلا رہا ہے مجھے جیسے کوئی پیمانہ
ضیائے شمع میں دیکھی ہیں دہری تاثیریں — یہی ہے موت یہی ہے حیات پروانہ
خیالِ توبہ جوانی میں خاک ہوائے صدر — یہ ابر اور یہ آب و ہوائے میخانہ

(جناب تنہا صاحب شاہجہانپوری)

سنا تھا بزم ازل میں یہی تو افسانہ — کہ حسن شمع ہے اور عشق اس کا پروانہ
طلوع ہوگا ابھی آفتاب سینا سے — چلے گا دور شعاعیں بھریں گی پیمانہ
غضب ہے اتنی تو پابندیاں محبت کی — اور ایک تار نفس میں بندھا ہے دیوانہ
کرم محیط جہاں ہے جہاں رہین کرم — وہ لاشریک کسی سے نہیں ہے بیگانہ
کشش تھی شمع کی لو میں نہاں تھا سوز میں ساز — اگر یہ سچ ہے تو پھر بے خطا ہے پروانہ
رہِ سلوک میں آ جب سوال کر اس سے — وہ چاہتا ہے کہ سیرت بھی ہو فقیرانہ
بنی ہیں پردہ در بے شمار تنویریں — ہے جہانِ تحیر کہ تیرا کاشانہ

(جناب سید محمد حسن صاحب کاظمی آغا نگینوی سول جج کانپور)

دیارِ عشق کا دستور ہے جداگانہ — رکھا ہے حسن کے قدموں پہ تاج شاہانہ
جھلک تھی نور کی ہر ایک کعبۂ دل میں — تصورات نے ڈالی بنائے بت خانہ
خلاف عقل کہے کیوں مری تمنا کو — کسی کو کیا میں خردمند ہوں کہ دیوانہ
ہیں سب کے جام جدا اور جدا جدا مشرب — یہی ہے پیر مغاں کا نظام میخانہ
حریف دار و رسن بن سکے نہ آخر کار — جو رند رکھتے تھے ذہنیتیں غلامانہ
ہے ان کے بعد یہ عاشق کی زیست کا منظر — کہ شمع بجھ گئی اور جل رہا ہے پروانہ
نہاں ہے ذبح و اسیری میں راز عشق آغا — یہ حسن ابروئے خمدار و زلف جانانہ

(جناب وحشی صاحب ایڈووکیٹ)

اسی کا ڈھونڈھ رہا ہوں ازل سے کاشانہ — دلِ حزیں کی تڑپ میں ہے جس کا افسانہ
جو تم نہ ہو نگہِ ماسوا کے پردے میں — تمام عالم ہستی ہے ایک ویرانہ
ہر ایک ذرہ میں اپنی ہی شکل پاتا ہوں — یہ بزم کون و مکاں ہے کہ آئینہ خانہ
ہر ایک رنگ میں جلنا ہے پیکرِ غم کو — بشکل شمع جلے یا بشکل پروانہ
حریم ناز میں جو آئے سر بکف آئے — کہ اس سے کم نہیں مقبول کوئی نذرانہ
جو کچھ کہوں تو ترا راز فاش ہوتا ہے — جو چپ رہوں تو سمجھتی ہے خلق دیوانہ
رہِ جنوں میں یہ پہلا قدم تھا وحشی کا — ابھی سے ہو گیا ہوش و خرد سے بیگانہ

(جناب نواب قیصی صاحب)

بتوں کی یاد میں دنیا سے ہوں جو بیگانہ — تو مجھ کو خلق خدا کہہ رہی ہے دیوانہ
نہیں یہ قصۂ فرہاد و قیس کچھ بھی نہیں — سنو جو تم تو سناؤں تمھیں میں افسانہ
کوئی غریب کو محفل میں دیکھتا بھی نہیں — قریب شمع کے دم توڑتا ہے پروانہ

(جناب سلیم ناطقی صاحب)

بلند وحشت و جنوں سے ملے جو ویرانہ — سکوں پذیر ہو شاید تمھارا دیوانہ
پیے نظر سے جو شیشہ ہو اور نہ پیمانہ — اسی کا عالمِ مستی اسی کا میخانہ
ہوئی ہے دل کی جو تخلیق حسن کی خاطر — نگاہ ڈال دو بنتا رہے گا مے خانہ
زبانِ قول نہیں ہے زبانِ حال تو ہے — بنا ہوں میں ہمہ تن آپ اپنا افسانہ
کہاں کہاں دلِ سوزاں کی روشنی پہونچی — چمن میں پھول بنا انجمن میں پروانہ
چراغ کعبہ بنے دل کہ شمع دیر بنے — تمام عالمِ وحشت اور ایک دیوانہ
انھیں گلوں میں کہیں ہو نہ گم شدہ دل بھی — چمن میں کھلتے ہیں غنچے سلیم روزانہ

(جناب نواب آثر صاحب)

جدا ہے میرا زمانہ سے طرز رندانہ — نگاہِ مست سے بھرتا ہوں دل کا پیمانہ
نکل نہ آئے کوئی جور کا نیا پہلو — کہ مجھ سے روز وہ سنتے ہیں میرا افسانہ
بلا سے محتسبِ شہر جام توڑ گیا — شراب چاہیے ساقی مجھے کہ پیمانہ
زہے نصیب کہ رتبہ یہ عشق میں پایا — ہر ایک کہنے لگا مجھکو تیرا دیوانہ
جنونِ عشق میں، میں کیا سے کیا ہوا ہوں آثر — نہ زاہدانہ میرا شیوا ہے نہ رندانہ

(جناب ندرت صاحب کانپوری)

بنا کے ہوش سے غافل، خرد سے بیگانہ — وہ کس ادا سے مجھے کہہ رہے ہیں دیوانہ
سمجھ نہ پھول کو ساغر، چمن کو میخانہ — بلند اور ابھی کر، مذاقِ رندانہ
وہی جنونِ محبت کی، سرگزشتِ کہن — کوئی سنے گا کہاں تک ہمارا افسانہ
ہمیں تو لائے ہیں خلوت سے انجمن میں تمھیں — فروغ شمع کا باعث ہوا ہے پروانہ
یہ آج کیا ہے کہ ساقی کا التفات ہے عام — یہ آج کیا ہے کہ یوں لٹ رہا ہے میخانہ

(جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلندشہری)

ہوا میں خواب میں بیدار اضطرابانہ — کہ جیسے آ کے کسی نے ہلا دیا شانہ
ہے حسن و عشق سے معمور بزم جانانہ — ادھر ہے شمع ادھر سوز و سازِ پروانہ
ترے جمال کے پرتو کو سمجھا تیرا جمال — فریب کھا گیا اکثر شعورِ فرزانہ
وہ جانتے ہیں کہ خاموش کس لئے ہوں میں — ہے شمع واقفِ رازِ سکوتِ پروانہ
ترا یہ دل نہیں گھر ہے خدا کا لے بزمی — تو آج کعبہ بنا لے اسے کہ بتخانہ

(باقی صفحہ ۵ کالم ۲ پر ملاحظہ فرمائیے)

دنیائے اسلام

مصر کی وفد پارٹی نے پارلیمنٹ کے انتخاب کا بائیکاٹ کر دیا

قاہرہ ۲۰۔ دسمبر۔ مصر کی وفد پارٹی نے پارلیمنٹ کے انتخاب میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے اس پر سیاسی حلقوں میں کسی قسم کی حیرت کا اظہار نہیں کیا جا رہا ہے۔ جب سے پارلیمنٹ کو توڑا گیا ہے وفد پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی سیاسی حالات کا گہرا مطالعہ کرتی رہی ہے، اور اس کو امید تھی کہ انتخاب پارٹی لائن پر لڑا جائے گا اور اس طریقہ پر وہ واحد پارٹی کی حیثیت سے انتخاب میں سب سے مضبوط پارٹی ثابت ہوگی لیکن یہ امید اس وقت ختم ہو گئی جبکہ سرکاری طور پر یہ اعلان ہوا کہ چار پارٹیاں ایک ساتھ ملکر عام انتخاب لڑیں گی۔ وفد پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا نے کل رات ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ میں اعلان کیا کہ وفد پارٹی کا جو ممبر انتخاب کیلئے کھڑا ہوگا پارٹی سے علیحدہ کر دیا جائیگا۔ نحاس پاشا نے وفد پارٹی کی طرف سے شاہ فاروق سے درخواست کی ہے کہ عام انتخاب لڑنے کے لئے ایک آزاد کیبنٹ نامزد کیا جائے ادھر نکرم پاشا کے مکان پر جلسہ ہوا جس میں سرکاری پارٹی نے امیدوار نامزد کرنیکا پیچیدہ مسئلہ حل کر لیا۔

امریکہ کو رعایت نہیں دی گئی

لندن ۴۰۔ دسمبر۔ "نیو اسٹیٹسمین اینڈ نیشن" اخبار میں ایران کی حکومت پر یہ الزام لگایا گیا تھا کہ مسٹر سعید سابق وزیر اعظم ایران نے یہ فیصلہ کرنے سے پہلے ہی امریکہ کو شمالی ایران میں تیل نکالنے کی رعایت دیدی تھی کہ لڑائی کے بعد تک کسی کو تیل کی کوئی رعایت نہیں دی جائیگی۔ لندن کے ایرانی سفیر نے اخبار مذکور میں اس الزام کی تردید کی ہے اور اپنے بیان میں لکھا ہے کہ سال رواں کے شروع میں امریکن تاجروں نے خلیج فارس اور بحیرہ عرب کے ایرانی ساحل پر تیل کی تلاش چاہی تھی حکومت ایران نے اسے نامنظور کر دیا شمالی ایران میں امریکہ والوں نے کوئی رعایت نہیں مانگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وقت

ہفت روزہ ... کانپور

جلد ۳ ... ۱۹۴۴ء ... نمبر ۴۹

تاج برطانیہ کے نمائندے اور والیان ریاست میں اختلاف

معمولی وائسرائے کی تقریر سے ہوا تھا۔

والیان ریاست کی چیمبر کی طرف سے اس سلسلہ میں کوئی مصدقہ بیان شائع نہیں ہوا ہے لیکن معلوم ہوا ہے کہ ...

ممتاز ریاستوں نے ان انفرادی معاہدوں کے حقوق کا جو تاج برطانیہ کے ساتھ ہوئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ آج برطانیہ کے نمائندے (وائسرائے ہند) نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ معاہدے ناقابل شکست قرار نہیں دئے جا سکتے اور انھیں موجودہ زمانہ کی ضرورتوں کے مطابق بنانا ہوگا۔ مثلاً ان سے یہ کہا گیا ہے کہ والیان ریاست اپنے حقوق بالادستی پر قائم رہکر یہ نہیں کر سکتے کہ سول پرواز یا دوسری مراسلتوں مثلاً شرکوں ڈاک اور تار کے معاملہ میں مداخلت کریں اسی طرح اقتصادی حالات کا بھی یہ تقاضہ ہو سکتا ہے کہ دیسی ریاستوں کو برطانی ہند کے ساتھ ایک صف میں آنا پڑے اور یہ ٹیکس اور مزدوروں کے قانون جیسے معاملوں میں پیش آ سکتا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ خاص معاملہ جس پر والیان ریاست اور تاج برطانیہ کے نمائندے میں اختلاف پیدا ہوا وہ یہ تھا کہ کیا تاج برطانیہ کا نمائندہ اپنے اختیارات کسی اور اتھارٹی کو منتقل کر سکتا ہے کہ وہ جوڈیشل فیصلے ان کے علاقوں میں کرے۔ دوسرا معاملہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو بڑی ریاستوں میں مدغم کرنے کا تھا۔

اسٹینڈنگ کا فیصلہ اس بنیاد پر بتایا جاتا ہے کہ تاج برطانیہ کے نمائندے کے خط کا لہجہ ایسا کچھ تھا جس سے ان والیان ریاست کے نزدیک ان معاہدے کی شرطوں کی خلاف ورزی ہوتی تھی جو مدتوں پہلے والیان ریاست کے پیشروؤں اور برطانی حکومت کے درمیان ہوئے تھے اسٹینڈنگ کمیٹی یہ ذمہ داری نہیں لینا چاہتی کہ اس قسم کی تبدیلی کی کوئی سفارش والیان ریاست چیمبر کھلے اجلاس سے کرے والیان ریاست کی ایک دلیل یہ ہے کہ ہمارے پاس تمام ہندوستان کی ایک تہائی آراضی اور تمام آبادی کا ایک چوتھائی حصہ ہے پھر بھی تمام ہندوستان کے کارخانوں میں سے صرف تین فیصدی ریاستوں میں ہیں اسلئے انھیں یہ آزادی ہونی چاہیئے کہ اپنی مملکت میں بھاری مشینری درآمد کریں اور اپنی ریاستوں میں کارخانوں کی صنعتوں کو فروغ دیں اور ان صنعتوں پر ٹیکس لگانے کا حق بھی والیان ریاست کو ہی ہونا چاہیئے۔ والیان ریاست کو حکومت ہند کا یہ قاعدہ پسند نہیں ہے جو حال ہی میں نافذ کیا گیا ہے کہ ریاستوں میں جنگی سامان کی تیاری کے جو کارخانے ہیں وہ برطانی ہندوستان کے اندر واقع حاصل کریں اور اس طرح پر برطانی حکومت ان سے انکم ٹیکس اور زائد منافع کا ٹیکس حاصل کرے۔

اس سلسلہ میں ایک بڑی دلچسپ بات یہ ہے کہ والیان ریاست نے بھی کانگریس اور مسلم لیگ کا طریقہ اختیار کرتے ہوئے پانچ ممبروں کی ایک کونسل آف ایکشن بنا دی ہے والیان ریاست نے یہ وضاحت کر دی ہے کہ انکا پروٹسٹ قدرتی طور پر وائسرائے ہند کے خلاف نہیں بلکہ برطانی حکومت کی پالیسی کے خلاف ہے جس کو کہ تاج برطانیہ کے نمائندے کی حیثیت سے وائسرائے ہند نے ان تک پہنچایا

چانسلر ہیں، تمام حالات ایسے ہیں کہ پہلے انکی مثال نہیں ملتی، برطانی اور ہندوستانی پبلک دونوں کیلئے یہ مشکل ہے کہ وہ اس تمام مسئلہ کے جواز یا عدم جواز پر کوئی رائے دیں جبتک تمام معاملہ کی حقیقت ان کے سامنے نہ آجائے، ملک کی اقتصادی وحدت قائم رہنی چاہیئے اور والیان ریاست کو یہ لازم نہیں ہے کہ وہ اپنے معاہدوں کے حقوق کی بنیاد پر ایسا رویہ اختیار کریں جو قومی حکومت کی راہ میں روڑا ثابت ہو لیکن چونکہ موجودہ حکومت غیر ملکی ہے اس لئے یہ کہنا مشکل ہے کہ اس کے نمائندے نے جو رویہ اختیار کیا ہے وہ سامراجی مفاد کے لئے نہیں بلکہ ہندوستان کی قومی حکومت کے مفاد کے حق میں ہے۔

باخبر حلقوں کے نزدیک بہترین طریقہ یہ ہے، ایک گول میز کانفرنس کے ذریعہ تمام اجزا کو ایک ساتھ جمع کیا جائے اور اس طرح پر باہمی رضامندی سے کوئی اسکیم بنائی جائے اور یہ ظاہر ہے کہ صرف ایک قومی حکومت ہی عوام میں اعتماد پیدا کر سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں والیان ریاست کے عمل کو سیاسی حلقوں میں سراہا جا رہا ہے، اُمید کی جاتی ہے کہ حکومت اپنے رویہ پر نظرثانی کریگی اور ملک کے سیاسی اور آئینی مسئلوں پر اپنی پالیسی تبدیل کرے گی۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے بموجب یہ معاملہ پچھلی گرمیوں کے زمانہ میں شروع ہوا تھا جب ہی سے آگ اندر ہی اندر سلگ رہی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ استعفے دینے سے پہلے اسٹینڈنگ کمیٹی وہ ریزولیوشن مرتب کرنا چاہتی ہے جو آج والیان ریاست کے چیمبر کے کھلے سالانہ اجلاس میں پیش ہونا تھا لیکن ممبروں میں اس ریزولیوشن کے بارے میں آپس میں اتفاق رائے نہیں ہو سکا۔

بہرحال کھلے اجلاس کے ملتوی ہونے اور اسٹینڈنگ کمیٹی کے استعفے دینے کے بارے میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ بعض والیان ریاست اس بات کیلئے تیار ہیں کہ ان کے اور تاج برطانیہ کے درمیان جو معاہدے ہوئے تھے ان کی تشریح جدید حالات کے مطابق ہو لیکن ان کا یہ کہنا ہے کہ ایسے معاملہ میں ہم سے پہلے رائے لے لینا ضروری ہے۔ اگر بغیر مشورہ لئے کارروائی کی جاتی ہے تو یہ ٹھیک نہیں ہے اور اگر تاج برطانیہ کے نمائندے اور والیان ریاست کے درمیان ان معاہدوں کی تشریح کے بارے میں کوئی اختلاف پیدا ہو تو معاملہ ایک پنچایت کے سپرد ہونا چاہیئے۔ اسی ضمن میں مشینری کی درآمد، انکم ٹیکس اور زائد منافع ٹیکس کا نفاذ اور جنگی مال کے ٹھیکیداروں کو رقموں کی ادائیگی کے معاملے آتے ہیں۔

شام کے وقت تک یہ اُمید کیجاتی تھی کہ مصالحت کی کوئی صورت نکل آئے گی لیکن رات گئے پر یہ معلوم ہو گیا کہ والیان ریاست نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اسٹینڈنگ کمیٹی استعفے دے اور سالانہ اجلاس ملتوی کر دیا جا۔ لیکن وائسرائے کی طرف سے والیان ریاست کو جو پارٹی دی جا رہی ہے اس میں شرکت کیجائے کیونکہ والیان ریاست کو اب بھی یہ اُمید ہے کہ مصالحت کی کوئی صورت جلد

اکثریت ہمارے ساتھ ہے۔ ... کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ گولی کس طرف سے پہلے چلی

پولیس کے بھی آدمی زخمی ہوئے ہیں۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اتھنس میں اسکی آزادی کے ایک ماہ بعد ہی اس قسم کا دنگا فساد ہو جائے، یونان کو سول جنگ کے علاوہ جس کو روکنے کی ہم کوشش کر رہے ہیں نہایت پیچیدہ اقتصادی اور مالی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ہم اور ہمارے امریکی ساتھی خونریزی کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں لیکن بعض دفعہ خونریزی کو روکنے کیلئے طاقت استعمال کرنا پڑتی ہے اس کی بڑی ذمہ داری ہم پر ہے۔ فوجی لحاظ سے یہ ہمارا قلعہ ہے۔ اگر یونان کو اپنا لڑائی کا چار سال کا نقصان پورا کرنا ہے اور اپنی اقتصادی اور مالی حالت کو سدھارنا ہے تو اس کو اپنا اندرونی نظام مستحکم رکھنا چاہیئے اور نئے انتخاب ہونے تک موجودہ یونانی حکومت کو ماننا چاہیئے، یونانی فوج کو حکومت یونان پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

حکومت جنوبی افریقہ راہ راست پر

(ڈربن ۲۰ دسمبر) جنوبی افریقہ کی حکومت نے رہائشی جائداد پر کنٹرول کے آرڈیننس پر اپنی منظوری محفوظ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے اور پیگنگ ایکٹ جو یہ آرڈیننس منظور ہونے کے بعد منسوخ ہو نیوالا تھا ابھی منسوخ نہیں ہوگا۔ اور بدستور قائم رہیگا اس کے علاوہ سمجھوتہ کے اور راستے تلاش کئے جا رہے ہیں۔

یہ ہیں وہ چند فیصلے جو مارشل اسمٹس کے سکریٹری نے مسٹر قاضی کے پاس بھیجے ہیں جن کی رہنمائی میں نیٹال انڈین کانگریس کا ایک وفد پرٹوریا میں مارشل اسمٹس سے ملا تھا۔ مارشل اسمٹس نے ان فیصلوں کو اپنے نوٹ کی صورت میں شائع کیا ہے، مارشل اسمٹس نے لکھا ہے کہ یہ آرڈیننس پرٹوریا کے سمجھوتہ کے مطابق نہیں ہے اور چنانچہ اسکو اب ترک کر دیا گیا ہے اس پر عمل نہیں ہوگا، مارشل اسمٹس نے یہ بھی لکھا ہے کہ مکانوں کے بارے میں اور ملکیت ساقط ہونیکے متعلق آرڈیننسوں کو جلد ہی منظور کر لیا جائے گا۔ اور غلط فہمی اور شک وشبہ کی جو فضا پیدا ہو گئی تھی اس کو جلد سے جلد دور کیا جائے گا آپنے تجویز کیا ہے کہ ہندوستانیوں کو ایک کمیٹی مقرر کرنا چاہیئے جو حکام اور ہندوستانیوں کے درمیان تعلقات بہتر بنانے کی کوشش کرے، مارشل اسمٹس نے مزید لکھا ہے کہ پرٹوریا کا معاہدہ اپنے مقصد میں ناکام رہا اور اب اسکی جگہ کوئی دوسرا راستہ تلاش کرنا چاہیئے۔

نٹال انڈین کانگریس کی جانب سے مسٹر قاضی نے دوران انٹرویو کہا کہ پرٹوریا کا معاہدہ مارشل اسمٹس نے حکومت جنوبی افریقہ کے ہیڈ کی حیثیت سے کیا تھا اور اسکی تنسیخ کیلئے وزیراعظم ہی ذمہ دار ہیں اسکی تنسیخ سے کانگریس معاہدہ پرٹوریا سے سبکدوش ہو جاتی ہے، آپنے یہ بھی کہا کہ نٹال میں جائداد خریدنے اور قبضہ رکھنے کا درانتی

۴

۴ حق حاصل ہے اگر پرٹوریا معاہدہ دفن ہو گیا ہے تو رہائشی جائداد پر کنٹرول کا آرڈیننس بھی جو اسکی نتاخ تھا دفن ہو گیا ہے اس آرڈیننس پر منظوری محفوظ رکھنا اور اس کو زندہ رکھنا معاہدہ کے منافی ہے۔

آپنے یہ بھی کہا کہ اسٹینڈنگ کمیٹی مقرر کرنے کی تجویز کے بارہ میں کانگریس غور کریگی، غلط فہمی اور شبہ کی فضا ہندوستانیوں کی وجہ سے پیدا نہیں ہوئی بلکہ یوروپین طبقہ کی وجہ سے پیدا ہو گئی جو صورت حالات سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔

موجودہ تفرقہ اسٹینڈنگ کمیٹی نہیں مٹا سکتی، اسکی جڑ بہت گہری ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ ہندوستانیوں کو حق رائے دہی بالغان دی جائے۔

مسٹر قاضی نے مزید کہا کہ وزیراعظم نے جن باتوں کا یقین دلایا ہے ہم نے وہ نوٹ کر لی ہیں۔ رہائش جائداد پر کنٹرول کے آرڈیننس نے صوبجاتی اور مقامی حکام کے ہاتھ میں ایک خطرناک ہتھیار دیدیا ہے۔ یہ دونوں آرڈیننس غیر ضروری ہیں ان دونوں کو منسوخ کر دیا جائے۔

فیصلہ ... معلوم ہوا کہ ملزم ... فیصلہ کو موافق بنانے کیلئے تیار ہے اس نے یہ بات سی آئی ڈی انسپکٹر سے کہدی تھی۔

دوسرے دن جب سماعت ہوئی تو احسان الہی پیشکار کی گواہی ہوئی۔

آئل ٹکنالاجسٹ ایسوسی ایشن

آئل ٹکنالاجسٹ ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ ۲ و ۳ دسمبر کو ہربرٹ ٹکنالاجیکل انسٹی ٹیوٹ میں ہوا۔ سر پدمپت سنگھانیہ نے افتتاحی ایڈریس پڑھا۔ سر پدمپت سنگھانیہ نے فرمایا کہ گورنمنٹ نے عقلمندی سے کام لیکر چند ماہرین کو باہر بھیجا ہے تاکہ وہ اس فن میں زیادہ مہارت حاصل کر سکیں۔

ایجوکیشن کانفرنس

آل انڈیا فیڈریشن آف ایجوکیشن کے زیر اہتمام آل انڈیا ایجوکیشن کانفرنس کا ۲۰ واں جلسہ ۲۹، ۳۰ اور ۳۱ دسمبر کو ہوگا۔ سردار کے ایم۔ پانیکار، وزیراعظم ریاست بیکانیر کانفرنس کی صدارت کریں گے۔

سٹی بم کیس

سٹی بم کیس کے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے مسٹر منظور احمد سشن جج نے اننت رام، موہن لال، بھگوانداس سدھ پرشاد اور شری رام کو سازش کرنے کے جرم سے بری کر دیا۔

ٹاؤن پلاننگ ایڈوائزر

مسٹر جی۔ آر کا گل ٹاؤن پلاننگ ایڈوائزر گورنمنٹ آف انڈیا شہر کی ٹاؤن پلاننگ اور ہاؤسنگ اسکیم کا معائنہ کرنے کیواسطے کانپور تشریف

ڈاکٹر ... آف ...

ڈاکٹر آر۔ ان۔ کوپر آف بمبئی

ڈاکٹر ان۔ اے۔ پرنداد آف بمبئی ... کلینیکل پیتھالوجی

ڈاکٹر بی۔ پی۔ انا جی آف بمبئی ... ٹروپیکل میڈیسن

کیپٹن پی۔ بی۔ مکرجی آف کلکتہ ... آف اپیتھالوجی

ڈاکٹر جارج کولیہی آف بمبئی ... ریڈیولاجی

ڈاکٹر وی۔ آر۔ نیڈو آف میسور ... مدلیسن سرجری

اور ڈاکٹر کے۔ ایس رائے آف کلکتہ۔

اس کانفرنس کا افتتاح سر پدمپت سنگھانیہ کریں گے۔ ڈاکٹر سکھ دیال آف دہلی اور ڈاکٹر اچ۔ جی۔ ڈی ماتھر آف لکھنؤ نے کان۔ ناک۔ گلا اور صحت عامہ کے شعبہ جات کے جلسوں کی صدارت کرنا منظور کر لیا ہے۔

لالہ رام رتن گپتا ایم۔ ایل۔ اے سنٹرل نے کانفرنس کی نمائش کا افتتاح کرنا منظور فرما لیا ہے۔

نمائش کو پبلک کیلئے دلچسپ بنانیکی انتہائی کوشش کیجا رہی ہے۔

سرلا سریواستوا کی شادی

۸ دسمبر ۵ بجے شام کو سر جوالا پرشاد سریواستوا فوڈ ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کی دختر نیک اختر مس سرلا سریواستوا کی شادی مسٹر نروتم سیگل آئی۔ سی۔ ایس پنجاب کے ساتھ بڑے دھوم دھام کے ساتھ ہوئی۔

سر جوالا پرشاد سریواستوا خود اپنے معزز مہمانوں کا خیر مقدم کر رہے تھے۔ جیمل کی رسم بڑی خوبی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی اور اس کے بعد شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔ اخیر میں شادی کی رسومات بڑی خوبی کے ساتھ ادا کی گئیں۔

خاص معزز مہمانوں کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

نواب صاحب رامپور و بیگم صاحبہ رامپور۔ سر آر۔ ایف مودی ہوم ممبر گورنمنٹ آف انڈیا۔ راجہ صاحب جہانگیر آباد، نواب سر محمد یوسف، نواب اعزاز رسول صاحب کے علاوہ شہر کے تمام ہندو، مسلمان، عیسائی، پارسی اور معززین حضرات تشریف فرما تھے۔

یو۔ پی کیرم ٹورنامنٹ

یو۔ پی کیرم ٹورنامنٹ ایسوسی ایشن کی سرکردگی میں ۲۵ دسمبر ۱۹۴۴ء سے شروع ہوگا داخلہ فیس ایک روپیہ ہے جو ایسوسی ایشن کے دفتر میں یا بی۔ پی سریواستوا مارکیٹ پریڈ کانپور میں یا بابو ست گور پرشاد کو ۲۰ دسمبر ۱۹۴۴ء تک پہونچ جانا چاہیئے۔

سٹی مسلم لیگ کانپور

مجلس عاملہ شہری مسلم لیگ کانپور کا غیر معمولی جلسہ زیر صدارت جناب بابو محمد یعقوب صاحب بتاریخ ۴ دسمبر کو منعقد ہوا تجاویز رشید احمد صاحب و حکیم مختار احمد صاحب پیش ہوئیں طے پایا کہ ہر دو تجاویز درج رجسٹر کیجائیں اور آئندہ جلسہ مجلس عاملہ میں بعد انعقاد جلسہ مجلس عاملہ صوبہ مسلم لیگ لکھنؤ پیش کیجائیں

مجلس عاملہ شہری مسلم لیگ کانپور کا یہ جلسہ سالار صاحب صوبہ مسلم لیگ یو۔ پی سے سفارش کرتا ہے کہ آئندہ سال کیلئے حکیم سید شوکت علی صاحب کو سالار شہر مقرر کیا جائے نیز یہ بھی سفارش کرتا ہے کہ سید اطہر علی کو ضلع کمانڈر مقرر کیا جاوے۔

بتاریخ ۱۱ و ۱۲ دسمبر ۱۹۴۴ء بوقت ۸ بجے شب بمقام دفتر مسلم لیگ ہال تحقیقاتی کمیٹی مجلس عاملہ شہری مسلم لیگ کانپور کی نشست بغرض تحقیقات در بارہ شکایات پولیس بسلسلہ الکشن ہوگی۔ کمیٹی ہذا تاریخہائے مذکورہ میں یہ بھی تحقیقات کریگی کہ مسلم

ادب

جاتا ہے کہ دنیا میں کسی [illegible]
[illegible] اس میلہ میں ایک گھ[illegible]
[illegible] تھی ایک [illegible] روپے پر فرو[illegible]
[illegible] بنگال سے قحط میں بنگالی
[illegible] ہزار روپے پر فروخت کے لئے پیش کر
[illegible]، کیا ہندوستان حیرت انگیز تضاد کا ملک
[illegible]

[illegible] میلے میں فرو[illegible]
[illegible] ملتی [illegible] انسان کی
[illegible]

[illegible] پاشا نے جنگی
عمرہ ۵۵ سال ہے [illegible] سے
شادی کر لی ہے، کہا جاتا ہے کہ چونکہ مصر کے قانون کے مطابق کوئی مصری سفیر کسی غیر ملکی عورت سے شادی نہیں کر سکتا اس لئے ڈاکٹر پاشا کو اپنے عہدۂ سفارت [سے] مستعفی ہو جانا پڑے گا۔ محبت کے سامنے اِس [عہدے] کی کیا حیثیت ہے؟ بعض فرمانروا تو تاج و تخت [بھی] چھوڑ دیتے ہیں۔

ایک برطانی کلیسائی پادری نے جو رائٹ ریورنڈ بھی ہیں اس موضوع پر کہ کیا اہل برطانیہ دیانتداری کھو رہے ہیں؟ ایک مایوسانہ مضمون سپرد قلم کیا ہے۔ اس پر غالباً اظہار رائے کی ضرورت نہیں ہے، اہل برطانیہ کو اور خود پادری صاحب موصوف کو تکلیف ہوگی۔

جناح۔ غلام حسین ملاقات ختم

دہلی۔ ۴ر دسمبر، کل چھ بجے شام کو مسٹر جناح سے سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم سندھ کی تیسری ملاقات اور آج صبح چوتھی ملاقات ہوئی۔ آج ہی سر غلام حسین ہدایت اللہ بذریعہ ہوائی جہاز سندھ کیلئے روانہ ہو جائیں گے لیکن مسٹر جی۔ ایم سید صدر سندھ مسلم لیگ کا ابھی دو دن تک دہلی میں قیام رہے گا۔ ان ملاقاتوں میں سر غلام حسین ہدایت اللہ نے سندھ کی عام سیاسی حالات اور مسٹر روجر ٹامس کے وزیر مقرر کئے جانے کا جواز پیش کیا لیکن مسٹر جناح اس تقررات سے مطمئن نہیں ہوئے، پھر بھی سر غلام حسین ہدایت اللہ کی گلو خلاصی ہو گئی۔ اور ایسا کچھ تصفیہ ہو گیا کہ مسٹر ٹامس چند مہینہ بعد اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو جائیں گے مسٹر جناح کا خاص اعتراض یہ ہے کہ مسلم لیگ سے مشورہ کئے بغیر یہ تقرر کیوں کیا گیا۔ مسٹر جی۔ ایم سید اور سر غلام حسین ہدایت اللہ کے اختلافات کے بارے میں یہ طے ہوا کہ آئندہ جب کبھی سندھ کی مسلم لیگی وزارت اور صوبہ مسلم لیگ میں اختلاف ہوگا۔ تو معاملہ آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ یا مسٹر جناح کے سپرد کیا جائے گا۔

[illegible] سکندر آبادی
[illegible] جب میں تمہارے احسانات کا تصور کرتا ہوں سر خود بخود تمہارے رشک بہشت قدموں میں جھک [illegible]
ماں۔ محبت [illegible]
[illegible]

[illegible] تانیا [illegible]
ماں۔ تمہارے موئے سیمیں موج گنگا کی طرح پاکیزہ اور مہر انور کی طرح پُر نور ہیں جس طرح شب ظلمت ماہ انور کو دیکھ کر روپوش ہو جاتی ہے اسی طرح میری پژمردگی دل تمہارے خلوص طبع کو دیکھ کر کافور ہو جاتی ہے۔

ماں۔ تمہارا سر ہمالیہ کی طرح بلند اور قدم راس کماری کی طرح متبرک ہیں۔ میں بحر ہند کی موجیں بنکر تمہارے مقدس قدموں کو چومتا رہتا ہوں۔

ماں۔ حسرت و حرماں تمہارے قلب مضطر میں گوشہ نشیں ہیں۔ تنِ لاغر شعلۂ غم سے تفسیدہ ہے، یاس و ناامیدی بشرہ سے ٹپکتی ہے آہ و فغاں میرے دل میں ہیجان پیدا کر رہے ہیں، تمہارا جسم کیا ہے، ضعیفی و ناتوانی کا مرقع ہے۔

ماں۔ تمہیں غربت و افلاس نے اپنے پنجے میں گرفتار کر رکھا ہے۔ تنگدستی ہمکنار ہے، عہد عسرت نے دلِ مغموم پر سکۂ جما رکھا ہے، چرخ گرداں ستم ظریفی پر تلا ہوا ہے۔

امریکہ اور برطانیہ کے درمیان نیا معاہدہ

واشنگٹن۔ ۲ر دسمبر، امریکہ کی ادھار اور پٹہ کی کمیٹی نے جو کہ نئے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر سٹیٹنس مسٹر کراولے اور مسٹر مارگنتھو پر مشتمل ہے برطانیہ کے ساتھ ادھار پٹہ کے معاہدہ کے بارے میں ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ جرمنی کے ہار کے بعد برطانیہ ان چیزوں کو آزادی کے ساتھ برآمد کر سکے گا جو اس نے ادھار پٹہ کے ماتحت حاصل کی تھیں یا وہ تیار کرے گا یا نقد قیمت ادا کر کے امریکہ سے خریدے گا۔ اس بیان سے وہ قیاس آرائی ختم ہو جائے گی جو امریکہ میں برطانیہ کی برآمدی تجارت کے بارے میں کی جا رہی تھی۔ کمیٹی کے بیان میں کہا گیا ہے کہ نئے معاہدہ کے مطابق برطانیہ کو فولاد اور کچھ اور سامان کی سپلائی ۳۱ر دسمبر کو بند کر دی جائیگی۔ اس معاہدہ کے مطابق برطانیہ کو ۱۹۴۵ء میں .... ۵۶ ڈالر کا سامان سپلائی کیا جائے گا جس کے یہ معنی ہیں کہ ۱۹۴۴ء کے مقابلہ میں پچاس فیصدی کی کمی ہو جائے گی۔

نسواں

سیاست اور ہندوستانی خواتین

(از محترمہ حمیدہ سلطان صاحبہ)

کستوری بائی گاندھی

کا ذکر کروں گی جو چند ہی مہینے ہوئے ہم سے ہمیشہ کیلئے جدا ہو گئی ہیں۔ ان کی پوری زندگی ہم عورتوں کے لئے سبق ہے نہ صرف اس لئے کہ وہ ایک قومی رہنما کی رفیقۂ [حیا]ت تھیں بلکہ اس لئے بھی کہ خواتین میں کستوری بائی کا [illegible] صحیح ہے کہ کستوری بائی نے اپنی [illegible] ایسا کام نہیں کیا جس سے انکی انفرادی [illegible] تسلیم کیا جاتا لیکن یہ حقیقت ناقابل تردید ہے [کس]توری بائی کی غمگساری اور وہ سچی ہمدردی اور رفاقت [جو] صرف ایک عورت ہی کر سکتی ہے، ملک کے سب سے [illegible] بڑے سیاسی رہنما کی ہر وقت مددگار رہی۔ ۱۹۴۲ء میں گاندھی جی کے ساتھ ان کو بھی آغا خاں محل میں نظر بند کر دیا گیا۔ جب گاندھی جی نے برت رکھا تو کستوری بائی ان کی تیمارداری اور دیکھ بھال میں مصروف [illegible] صحت کچھ پہلے ہی اچھی نہ تھی اور اسیری کی ناخوش[گوار] فضا میں وہ دن بدن کمزور ہوتی گئیں، آخر اپریل میں فرشتۂ اجل نے ان کو زندان بلا سے رہائی دی۔ ہم عورتوں کے لئے کستوری بائی کا انجام قابل فخر بھی ہے اور لائق رشک بھی۔ مرنا تو ایک دن سبھی کو ہے پھر آزادی وطن کی خاطر کیوں نہ جان دی جائے۔

(بقیہ) اس پر چاکو بولیویا لکھ دیا تاکہ یہ معلوم ہو کہ چاکو بولیویا میں شامل ہے۔ ان دونوں ملکوں کے ٹکٹ اب بھی پائے جاتے ہیں۔

۱۹۳۴ء میں ریاستہائے متحدہ امریکہ میں وس کانسن کے علاقے کے دریافت کی تیسری صد سالہ یادگار میں ٹکٹ جاری ہوئے۔ ان ٹکٹوں میں دریافت کرنے والے (جین نکولٹ کو خلیج گرین کے (جو اشی گن جھیل کا ایک حصہ ہے) ساحل پر اُترتا دکھایا گیا، سامنے بہت سے سرخ ہندی دکھائے ہیں جو نکولٹ اور اسکی پارٹی کا انتظار کر رہے ہیں لیکن عجیب بات اس تصویر میں یہ ہے کہ نکولٹ چینی لباس میں نظر آتا ہے اور واقعہ دراصل یہ ہے کہ نکولٹ ایک فرانسیسی تھا، وہ چمپلین کا لفٹنٹ تھا۔ چمپلین کناڈا کا جو اس زمانے میں نئی دنیا فرانس کہلاتا تھا، حاکم تھا۔ فرانسیسیوں کے پاس نئے مقبوضات اس وقت تک بہت کم تھے اور صرف دریائے سینٹ لارنس کے کنارے تک پھیلے ہوئے تھے، چمپلین یہ جاننا چاہتا تھا کہ مغرب کی طرف اور کیا ہے، چنانچہ اس نے نکولٹ کو اس مہم پر بھیجا کہ وہ مغرب میں جا کر تحقیق و جستجو کرے۔ اس زمانے میں سیاحوں اور دریافت کرنے والوں کا ایک خاص نظریہ رہا کرتا تھا کہ کسی طرح شمال مغرب کے راستے چین اور جزائر ہند جانے کا راستہ مل جائے۔ نکولٹ نے خیال کیا کہ دریائے سینٹ لارنس کے اوپر جا کر اور امریکہ کی بڑی جھیلوں کو طے کر کے لوگ مجھے اجنبی نہ سمجھیں چنانچہ جب وہ خلیج گرین پر وس کانسن کے ساحل پر اُترا تو اُس نے سمجھا کہ وہ چین پہونچ گیا اس لئے اس نے اپنا چینی لباس پہن لیا لیکن وہاں صرف اُسے سرخ ہندی نظر آئے اور وہ اپنی غلطی سمجھ گیا۔ غرض ہر ٹکٹ اپنے ساتھ کچھ نہ کچھ قصہ ضرور رکھتا ہے۔ جب آپ کو کسی قسم کا ٹکٹ ملے تو اُس کے متعلق پوشیدہ قصے جاننے کے لئے کوشش کیجئے اس کے لئے آپ کو تھوڑی سی دقت اُٹھانی پڑے گی لیکن کوئی نہ کوئی قصہ ضرور نکل آئے گا اور اس طرح آپ کے ٹکٹ جمع کرنے کے شوق میں اور اضافہ ہوگا۔ (ترجمہ)

مارشل سٹالن اور ڈیگال میں بات چیت

ماسکو۔ ۴ر دسمبر، مارشل اسٹالن نے کل جنرل ڈی گال کے اعزاز میں لنچ دیا جس میں فرانس کا وزیر خارجہ مسٹر جارج بیالٹ، روس کا وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف اور حکومت روس کے دوسرے ممبر شریک ہوئے، آج کل جنرل ڈی گال مارشل اسٹالن سے بات چیت کرنے میں مصروف ہیں۔

[illegible]

ٹکٹوں کے دلچسپ قصے

از جناب سلطان احمد کلکتوی از دہلی

(گزشتہ سے پیوستہ)

مذہبی جذبات کے خوف سے ٹکٹ واپس لینے کا واقعہ سوڈان میں ۱۸۹۸ء-۱۹۰۲ء میں پیش آیا۔ ۱۸۹۸ء میں جو ٹکٹ سوڈان میں جاری ہوئے ان پر ایک عرب ڈاکیہ کی تصویر تھی جو ریگستان طے کر رہا تھا۔ یہ ٹکٹ ایسے کاغذ پر چھاپے گئے [جس] پر آبی صلیب کا نشان بنا ہوا تھا یہ آبی نشان بڑے فساد کا باعث [ہوا] مسلمان اس سے بہت ناراض ہوئے اور ٹکٹ استعمال کرنے [سے] انکار کر دیا۔ ان کا عذر یہ تھا کہ صلیبی نشان دانستہ چھاپا گیا [ہے] تاکہ ٹکٹ جب چپکانے کے لئے لبوں سے تر کیا جائے تو صلیب کو چومنا پڑے، گورنمنٹ نے اسے محسوس کیا چنانچہ ۱۹۰۲ء میں ٹکٹ دوبارہ جاری کئے گئے لیکن ان پر آبی نشان اور طرح کے تھے یعنی لال اور بہت سے ستارے اسطرح یہ خطرہ دور ہوا۔

ایک اور قصہ فاک لینڈ جزیروں کا ہے یہ جزیرے جنوبی امریکہ کے جنوب میں ہیں۔ ۱۸۳۳ء میں انگریزوں کا اس پر قبضہ ہوا مگر اُس وقت بھی اور اب تک ارجنٹائن کی حکومت اس قبضے کے متعلق انگریزوں سے جھگڑتی رہی۔ ۱۹۳۳ء میں انگریزوں نے سولہ سالہ یادگار میں ایک نیا ٹکٹ جاری کیا۔ ان ٹکٹوں پر بہت ہی خوبصورت تصویر بنی ہوئی تھی لیکن ارجنٹائن کے حاکموں نے اسے پسند نہ کیا ان کا یہ کہنا تھا کہ ایسے خوبصورت ٹکٹ بنا کر برطانیہ گویا ارجنٹائن کے حق کو لوگوں کے دلوں سے محو کرا دینا چاہتی ہے چنانچہ جب فاک لینڈ جزیروں سے ارجنٹائن کے لوگوں کے پاس خطوط پر یہ ٹکٹ لگ کر آئے تو وہاں کے ڈاکخانوں کے افسروں نے ان ٹکٹوں کو ماننے سے انکار کر دیا اور اُنھیں بیرنگ گردان کر جن لوگوں کے نام وہ خطوط لکھے گئے تھے اِن سے جرمانہ وصول کیا گیا گویا بغیر ٹکٹ کے خطوط تھے، تین سال بعد ۱۹۳۶ء میں ارجنٹائن کی حکومت نے بدلے کے طور پر ایسے ٹکٹ جاری کئے جن پر جنوبی امریکہ کی تصویر تھی اور ارجنٹائن اُس کے مقبوضات کو کتھئی رنگ میں ظاہر کیا گیا۔ فاک لینڈ کے جزیرے بھی اسی رنگ سے دکھائے گئے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ گویا فاک لینڈ جزیروں پر ارجنٹائن ہی کا قبضہ ہے، برطانیہ والوں نے ان کی اس حرکت کے خلاف احتجاج کیا لیکن ارجنٹائن والوں نے اسے نظر انداز کر دیا۔ گو اس طرح سے بدل پورا ہو گیا۔

جنوبی امریکہ کا اور بھی ایک واقعہ دلچسپ ہے، وہاں کی دو حکومت پیراگوے اور بولیویا کے درمیان لڑائی ہوئی ان دونوں کے درمیان ایک چھوٹا سا علاقہ تھا جس کا نام چاکو بھا تھا۔ لڑائی سے قبل اور لڑائی کے دوران میں جو ٹکٹ دونوں ملکوں نے جاری کئے ان میں ہر ایک نے چاکو کو اپنے قبضے میں دکھایا تھا۔ پیراگوے والوں نے اس کا نام چاکو پیراگوے رکھا اور نیچے ایک عبارت لکھدی جس کا مطلب یہ تھا کہ رہا ہے، ہے، اور رہے گا۔ بولیویا والوں نے بھی نقشوں والے ٹکٹ جاری کئے اور اس علاقے کو اپنا ظاہر کرتے ہوئے ص

پردۂ فلم

"زینت" کی شوٹنگ

ملک کے مایۂ ناز ہدایت کار "خاندان" اور "دوست" کے خالق مسٹر شوکت حسین رضوی اپنی جدید تصویر جو کہ [illegible] ایسٹرن پکچرز کے لئے تیار کر رہے ہیں نہایت سرعت سے سلولائڈ پر منتقل کر رہے ہیں۔ تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ شوکت حسین اپنی تمام ترکوششیں "زینت" کو صحیح معنوں ایک نہ بھولنے والی تصویر بنانے میں دن رات صرف کر رہے ہیں۔

حال ہی میں آپ نے ایک سیٹ کی فلمبندی کی جو وضع قطع سے بالکل دہلی کی کسی عظیم الشان حویلی کا نقشہ پیش کر رہی تھی۔ اور حقیقت بھی یہی تھی کیونکہ "زینت" کا ماحول دہلی کی سرزمین سے وابستہ ہے۔ اس حویلی کی شوٹنگ میں مایۂ ناز ملکۂ بلبل پنجاب نور جہاں، یعقوب، شاہنواز اور سلیم رضا خصوصیت سے قابل ذکر تھے۔ ان کے علاوہ سات ہزار آدمیوں نے اس سین کی فلمبندی میں حصہ لیا۔

"زینت" کے دیگر اداکاروں میں ببو، منجولا، جلو بائی، مجید، ڈکیشٹ، کرن دیوان، ہمن ہمالیہ والا۔ کے این سنگھ، نظیر کشمیری، لڈن۔ آغا بھی اپنی اداکاری کے جوہر پیش کر رہے ہیں۔

"زینت" کی موسیقی، ملک کے مایۂ ناز موسیقار میر صاحب کے سپرد کی گئی ہے، کہانی اور مکالمے وجاہت مرزا نے تحریر فرمائے ہیں۔ سینریو مسٹر خادم محی الدین بی۔ اے کی دماغی کاوشوں کا نچوڑ ہے۔ گانے حضرت ماہر القادری اور انجم پیلی بھیتی مرحوم کی مشترکہ صلاحیتوں کا نتیجہ ہیں۔

روم میں بلوہ

روم۔ ۳ر دسمبر، روم کے وسطی حصہ میں کیورینو تھیٹر کے قریب آج دوپہر بلوہ ہو گیا جبکہ کمیونسٹوں کے دستے اور ری پبلکن نوجوانوں کے دستے شہنشاہیت کے حامیوں کا انتظار کر رہے تھے جن کا روم میں جلسہ ہو رہا تھا، جب پیدل پولیس بلوائیوں پر قابو حاصل نہ کر سکی تو گھوڑ سوار پولیس سے کام لیا گیا۔ ری پبلکن نوجوان مسلح تھے اُنھوں نے شہنشاہیت کے حامیوں کے لیڈروں پر حملہ کر دیا جن کو پولیس نے بچایا۔

ٹوکیو پر ہوائی جہازوں کا حملہ

واشنگٹن۔ ۴ر دسمبر، امریکہ کے دفتر جنگ نے اعلان میں ٹوکیو پر تازہ حملہ کا حال بتلاتے ہوئے کہا کہ بی ۲۹ قسم کے امریکی ہوائی جہازوں نے کل پھر جاپان کا دارالحکومت ٹوکیو پر زور کا حملہ کیا۔ ٹوکیو میں چھ روز میں یہ چوتھا حملہ ہے، اس حملہ میں امریکی ہوائی جہازوں نے ہوائی جہاز تیار کرنیوالے ایک کارخانہ کو نشانہ بنایا۔

اس سے پہلے ٹوکیو ریڈیو کے ایک اعلان میں تبلایا گیا ہے کہ دشمن کی کئی ہوائی ٹکڑیاں ٹوکیو پر پہونچیں، جاپانی ہوائی جہاز مقابلہ کر رہے ہیں۔ جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ اس حملہ میں پچاس امریکی ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔ اُنھوں نے یوکوہاما کے ضلع میں بھی حملہ کیا۔

مجھے تعجب ہوا، خوب ماجرا تھا کہ ابھی میں اُدھر ہوا اور ابھی یہ ٹپک پڑا۔ مجھے اس کے وطیرہ پر غصّہ بھی آیا کہ صاحب کالجوں میں تعلیم پانے پر بھی مجلسی طور طریق سے بے بہرہ رہتے ہیں اتنی سمجھ نہیں کہ ہیٹ کسی شریف آدمی نے ہی رکھا ہوگا اور اُس نے آکر بیٹھنا ہوگا میں نے آگے بڑھ کر اُس سے کہا:۔

"کیوں جناب! یہ سیٹ تو میری ہے میرا ہیٹ بھی یہاں پڑا تھا۔"

اس نے میری طرف دیکھا اور دائیں طرف کے لڑکے کو میری طرف متوجہ کیا، غالباً اس کا دوست تھا اور وہ دونوں مجھ پر ہنس پڑے۔

"جی سیکنڈ کلاس میں سیٹیں کوئی رزرو نہیں ہوتیں نہ ہی آپ نے کوئی گروی کرا رکھی تھی اور ہیٹ آپ کا اس تیسری سیٹ پر پڑا ہے۔"

مجھے یہ سُنکر بڑی پریشانی ہوئی لیکن یہ شرافت سے بعید ہے کہ آپ دوسرے شخص کی سیٹ پر قبضہ جما بیٹھیں۔"

"جائیے جناب! شرافت کا سبق پاس ہی رکھیے کہیں وہ سیٹ بھی تلف نہ ہو جائے۔"

عجیب انسانوں سے واسطہ پڑ گیا تھا کہ دوسرے کی بات پر کان ہی نہ دھرتے تھے، ایسے آدمیوں کے ہوتے ہوئے بھلا کسی کے حقوق کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں یہاں تو ایک عارضی حق کا ہی مذاق بنایا گیا اور جب کوئی جلسہ ہو یا یوم آزادی، تو یہ لوگ چلا چلا کر کہتے ہیں کہ آزادی ہمارا پیدائشی حق ہے، جب تم خود ایک ہم وطن کے جائز حق کی بے قدری کرتے ہو تو غیر کس طرح تمہارے پیدائشی حق کی پروا کریں گے؟ سوراجیہ کے معنی ہیں ضبط نفس، اپنے آپ میں کچھ ضبط ہو، تربیت ہو، رکھ رکھاؤ ہو، اس طرح اپنے آرام کے لئے کسی کو بے آرام کرنے سے آزادی نہیں ملے گی۔

یکایک گریش نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا "ہیلو مسٹر داس کیا بات ہے؟ کھڑے کیوں ہو، اور اسی لمحہ وہ نوجوان میری طرف دیکھ کر گویا ہوا، "مسٹر داس آپ ہیں؟ ریڈیو اسٹیشن سے آپ کے ہی افسانے براڈکاسٹ ہوتے ہیں؟ اور اُس نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھا دیا میں نے بے دلی سے اس سے ہاتھ ملایا، اس نے ہینڈ شیک کرتے ہوئے اپنا تعارف بھی کرا دیا:۔

"میں ہوں پریم اسٹوڈنٹ ایل ایل بی اور یہ میرے دوست بسنت گریجویٹ ہیں۔" میں نے بھی اپنے دوست گریشن کا ان سے تعارف کرایا۔

"مسٹر داس مجھے آپ سے آپ کے افسانوں کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے" وہ گویا ہوا۔

جاری رکھی۔ "تم عورت اور مرد دونوں کی توہین کرتے ہو تم کسی کو دعوتِ عمل دینے سے گریز کرتے ہو۔

مثال کے طور پر اپنے تازہ افسانہ "عشق صادق" کو ہی لیجئے اس میں آپ ایک دیہاتی لڑکی اور ایک دیہاتی لڑکے کی محبت بیان کرتے ہیں، وقت پانے پر لڑکی کی شادی کسی دوسرے جوان سے ہو جاتی ہے، باہمی کینہ لڑکی کے خاوند کے ہاتھوں عاشق کی ہلاکت کا باعث بنتا ہے جس کی خبر پا کر لڑکی بھی مر جاتی ہے، اب آپ خود سوچیں کہ اس میں کون سی ممتاز بات تھی کہ ریڈیو اسٹیشن والوں نے پورے دس منٹ ضائع کرنا گوارا کیا۔ اول تو آپ کا افسانہ حقیقت کا ایک ذرہ بھی نہیں رکھتا، یہ کبھی ہو نہیں سکتا کہ عاشق اپنی معشوقہ کے خاوند کی طبع کو سمجھتے ہوئے بھی یہ ضد رہے مرد کی فطرت روگرداں ہے حالات اگر دشوار ہوں تو وہ اپنے مقصد سے منحرف ہو جاتا ہے اور پھر اگر وہ مصر ہی رہا تو لڑکی کی موت ناگناہ قابل یقین ہے۔ موت کوئی بچوں کا کھیل نہیں اور جب زندگی سلامت ہو تو محض ایک جوان کی لاش کو دیکھ کر جو کسی زمانہ میں اس کا شایق تھا موت نہیں ہو جاتی، اگر تم لڑکی کو زہر کھلا دیتے تو بھی کچھ اچھا رہتا لیکن عشق صادق کیا؟ لڑکی پر تو یہ فرض ہے کہ وہ اپنے خاوند کی اطاعت کرے لڑکے کے لئے اور بہت لڑکیاں ہیں کیا وہ اب اور کسی لڑکی کے قابل نہیں رہا؟ وہ اتنا ہی فرشتہ ہے کہ اس کو اس وسیع آباد زمین پر ایک ہی لڑکی بھائی؟ کیا دوسری لڑکیاں مکروہ ہیں؟

مجھے اس کی کج روی پر حیرت ہو رہی تھی اور میں نے کہا "مسٹر پریم معلوم ہوتا ہے آپ محبت کا بدل مختلف رکھتے ہیں، محبت جو کہ حقیقی ہے وہ ایک ہی فرد میں تمام تر سما جاتی ہے یہ رُوح کی رضا ہے، اور وہ جس کا آپ چرچا کرتے ہیں وہ جسمانی خواہشوں کی تشفی ہے۔"

"بڑے سپیکار بن رہے ہو" پریم نے کچھ تیز ہوتے ہوئے کہا، محبت کو تم لوگوں نے آج تک سمجھا ہی نہیں۔ تمھیں ایک وہم ہو گیا ہے کہ ہم فانی ہوتے ہوئے بھی لافانی محبت کرتے ہیں جب چشمہ ہی چند روزہ ہے تو نکاسا کیونکر لازوال ہو جائے گا۔ محبت کے معنی ہیں ضرورت، ہم آدمی ہیں، فرشتے نہیں، ہمیں ایک دوسرے سے ضرورت رہتی ہے اور کوئی بھی ضرورت ازلی نہیں، کوئی بھی چیز جاندار ہو یا بے جان کسی خاص فرد کی سرمدی ضرورت نہیں، آج مجھے ایک چیز کی ضرورت ہے کل تمھیں ہو گی، ممکن ہے تمھاری ضرورت کسی اور مطلب کی ہو بسنت کی ضرورت کسی اور مطلب کی ہو اور آپ کے دوست گریش کی ضرورت کچھ اور مطلب کی ہو۔

لیکن جب تک تمھیں احساس ہے کہ تم فلاں چیز کے ضرورت مند ہو تم اسے حاصل کرنے کی سعی کرتے رہو گے،

جذبات ناطق

حضرت ابو العلاء حکیم ناطق صاحب لکھنوی

ہمیں تو ہوش ہے کچھ دل مگر ہے دیوانہ
میان عقل و جنوں ہے ہمارا ویرانہ

پہنچتے رہتے ہیں صدمات مجھکو روزانہ
تمام عمر نہ ہوگا تمام افسانہ

نہ قطرہ کم ہے نہ کافی تمام میخانہ
جو ظرف جس کا ہے اُسکا وہی ہے پیمانہ

کبھی جو آپ میں آیا بھی تیرا دیوانہ
تو جس طرح کوئی پردیس میں ہو بیگانہ

لپٹ کے شمع سے جل جائے اور شمع بنے
جو اس طرح کا ہو پروانہ وہ ہے پروانہ

ہے ایک لفظ محبت ازل سے ہر دلمیں
مگر ہر ایک زباں پر نیا ہے افسانہ

تجلیوں کا ہجوم اور دل مرا تنہا
ہزار شمعیں فروزاں اور ایک پروانہ

کہاں سے لاؤنگا الفاظ اپنے مطلب کے
زباں پر آئیگا کس طرح دل کا افسانہ

قیاس عشق کا خود اپنے حُسن سے کر لو
تمھارا آئینہ گویا ہے میرا افسانہ

شہید ایک ادا کا تمام عالم ہے
مگر ہر ایک کا اظہار ہے جُداگانہ

لبوں کی نزع میں جنبش جو دیکھی فرمایا
ہوا نہ ختم ابھی تک تمھارا افسانہ

اگر ہو ساقیِ خوش چشم کی نگاہ کرم
تمام عمر کو کافی ہے ایک پیمانہ

قدح شراب کا لبریز ہاتھ میں رعشہ
چھلک رہا ہے مری زندگی کا پیمانہ

وہ بُت ہے جلوہ فگن اپنے کعبۂ دلمیں
طواف کرتا ہے میرا تمام بُت خانہ

تمھاری بزم میں محتاج ہوں تعارف کا
وگرنہ شہر میں ہے کون مجھ سے بیگانہ

قصور اس میں نہیں ہے نگاہ ساقی کا
ہوا ہے نشہ میں خود چور دل کا پیمانہ

ہر ایک ذرہ شرابی ہر ایک قطرہ شراب
تمام عالم امکاں ہے ایک میخانہ

فروغ بزم وفا ہے بس اک شرر دل کا
اسی کو شمع سمجھئے اسی کو پروانہ

غزل جو دوسری اس طرح میں کہی ناطق
جناب صدر کی خدمت میں ہے یہ نذرانہ

مکہ معظمہ میں حج کیونکر ہوا

مکہ معظمہ (بذریعہ بحری تار) سنیچر کے روز دو گھنٹہ تک موسلادھار بارش ہوئی پھر بھی ہزارہا حجاج نماز عید کیلئے عرفات کے میدان میں پہونچ گئے مغرب سے پہلے پہلے حجاج مزدلفہ اور منیٰ اور اس کے بعد طواف کعبہ کے لئے مکہ معظمہ روانہ ہو گئے۔

اس سال تقریباً ستر اسی ہزار حجاج نے فریضۂ حج ادا کیا جن میں تقریباً چار ہزار سات سو ہندوستانی شامل تھے، یہ موسم ہر قسم کے حادثات اور وبا سے محفوظ رہا۔ ہزاروں حجاج نے منیٰ میں ان ڈیروں میں قیام کیا جن کا انتظام مصری تنظیمی مشن نے سڑکوں کے دونوں طرف کیا تھا۔

امیر عبد الرحمن اعظم بے کو وزیر اعظم کا ایک برقیہ اس مضمون کا موصول ہوا ہے جو آپ کو اور ان تمام حاجیوں کو جو حصہ سے تشریف لائے ہیں مبارک ہو۔ بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ یہ جشن عید کے لئے امن و خوشحالی کی فال نیک ثابت ہو مجھے اُمید ہے کہ ہم سب اپنے اپنے بادشاہ اور صدر کی ہوشمندانہ قیادت میں امن و خوشحالی حاصل کر سکیں گے۔

امیر حج نے اس کے جواب میں اس مضمون کا برقیہ ارسال کیا۔ "ہم سب بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہیں کہ شاہ فاروق کو مدت مدید تک زندہ اور سلامت رکھے کہ وہ ہمیں اس اشتراک و اتحاد کے حصول میں مدد دیں جس کے ہم سب متمنی اور کوشاں ہیں۔

عید الاضحیٰ کے موقع پر امیر فیصل کا پیغام

منیٰ (حجاز) سلطان ابن سعود کے نائب امیر فیصل نے عرب نیوز ایجنسی کے ایک نمائندہ کو ملاقات کے دوران میں اسلامی دنیا کے نام ایک پیغام دیا ہے جس میں آپ نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ اگلا جشن عید دنیا کے لئے امن حق و انصاف کے اصولوں کے لئے فتح اور اقوام عالم کے لئے ان کے حقوق کا ضامن ہوگا اور دنیا کو ظلم و تعدی اور جبر و تشدد سے نجات دلائے گا۔

مسجد اقصیٰ میں عید الاضحیٰ کا جشن بڑے دھوم دھام سے منایا گیا۔ بڑے بڑے سرکاری حکام، سفارتی عملوں کے آدمی، مذہبی رہنما اور دوسرے معززین مسلم مجلس اعلیٰ کو عید کی مبارکباد دینے گے۔

غیر ملکی مسلم قونصل مقیم فلسطین امیر عبد اللہ کو عید کی مبارکباد دینے عمان گئے۔

ہائی کمشنر کا نمائندہ ہز ایکسلنسی کی طرف سے مسلم مجلس اعلیٰ اور مصر، ترکی، ایران، عراق اور سعودی عرب کے قونصل جنرلوں کو عید کی مبارکباد دینے گیا۔

عراق، بغداد میں بہت سے معززین جن میں وزارت کے ارکان اور پارلیمنٹ کے اور سفارتی عملوں کے لوگ شامل تھے، نائب السلطنت امیر عبد اللہ کو مبارکباد دینے پہونچے۔

حجاز میں بہت سے معززین مصری امیر حج شیخ عبد الرحمن اعظم کی قیادت میں عید کی مبارکباد دینے امیر فیصل کے محل پہونچے، ان میں عراقی۔ شامی۔ فلسطینی، ہندوستانی یمنی اور دوسرے وفود کے ارکان شامل تھے۔

انقرہ میں ترکی کی اکیسویں سالگرہ

انقرہ۔ یکم دسمبر، حسین جاہد یالچین نے ترکی کے مشہور اخبار طنین میں لکھا ہے:۔

"ترکی کے دار الحکومت کے طور پر انقرہ کے سنگ بنیاد کی اکیسویں سالگرہ کے موقع پر لندن کے لارڈ میئر نے انقرہ کے میونسپل حکام کو پیغام تبریک بھیجا ہے اور اس میں انھوں نے امید ظاہر کی ہے کہ لندن کے باشندوں کو جنھوں نے دشمن کے ہوائی حملوں کی وجہ سے سخت مصائب برداشت کئے ہیں، مستقبل قریب میں امن کی گھڑیاں نصیب ہوں گی، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس تار نے صرف انقرہ کے باشندوں ہی میں نہیں بلکہ ترکی بھر میں گہرا جوش و خروش پیدا کر دیا ہے، ہم سب کو معلوم ہے کہ لندن نے بے شمار اندھا دھند حملوں کو کس طرح برداشت کیا اور اپنے عزم سے اس نے کس طرح بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ لندن دراصل برطانیہ کی مقاومت اور دلیرانہ عزم کی زندہ مثال ہے یہ دیکھ کر ہمارا جوش بڑھ جاتا ہے کہ بہادر لندن ہمارے دار الحکومت سے دلچسپی لے رہا ہے دونوں ملکوں کے درمیان جو مضبوط باہمی ہمدردیاں موجود ہیں لارڈ میئر کا پیغام اس کا آئینہ دار ہے اور اس نے ہم کو دیکھ کر بے حد شاد کام کیا ہے۔"

جنگ کے بعد ایران

لندن۔ ۲، دسمبر۔ ایران کی فضائی قوت کے چیف آف اسٹاف حکومت برطانیہ کے مہمان کی حیثیت سے برطانیہ کی فضائی سرگرمیوں کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں انکے قیام کو خاص اہمیت دی جا رہی ہے یقین کیا جاتا ہے کہ جنگ کے بعد ایران ایکطرف ہندوستان اور مشرق وسطیٰ کے درمیان اور دوسری طرف ہندوستان اور روس کے درمیان ہوائی راستوں کا ایک اہم مرکز ہوگا موصوف برطانیہ کے اکثر کارخانہ جات کو دیکھ چکے ہیں، اور انھوں نے برطانیہ کے ماہرین کیساتھ زمانہ بعد از جنگ کے مسائل پر تبادلۂ خیالات بھی کیا ہے وہ ابھی چند ماہ تک انگلستان ہی میں رہیں گے۔

صداقت کانپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

صداقت

ہفت[illegible] کانپور

جلد ۴۰ | کانپور شنبہ ۱۶ دسمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۵۰

فی الحال کوئی بڑی آئینی تبدیلی ممکن نہیں

ایسوسی ایٹڈ چیمبر آف کامرس میں وائسرائے کی تقریر

"پاکستان کا بڑا جراحی عمل غیر ضروری ہے اور کوئٹ انڈیا کا مکسچر اور ستیاگرہ کی گولیاں زیادہ مفید ثابت نہیں ہوئیں، تازہ ہوا اور کھلی محنت سے ہندوستان کی بیماری جو کچھ سنگین نہیں ہے دور ہو سکتی ہے" یہ وہ سیدھا سادہ نسخہ ہے جو وائسرائے لارڈ ویول نے پیش کیا۔ جب آپنے کلکتہ میں یوروپین تاجروں کی انجمن میں تقریر کرتے ہوئے طبی مشیر کا جامہ پہن کر ہندوستان کے درد کا علاج تجویز کیا۔ لارڈ موصوف نے صاف اعلان کیا کہ لڑائی کے زمانہ میں کوئی آئینی تبدیلی ممکن نہیں۔ آپنے موجودہ مرکزی حکومت کو ہی "قومی حکومت" قرار دیا۔ اور کہا کہ اس میں اگر تبدیلی کی جا سکتی ہے تو موجودہ آئین کے حدود میں رہتے ہوئے ہی کی جا سکتی ہے اور وہ بھی اس شرط پر کہ جنگی کوشش میں پوری پوری مدد دی جائے گی۔

وائسرائے نے سپرو کمیٹی کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۳۵ء کے انڈیا ایکٹ اور کرپس مشن کی ناکامی کے بعد برطانی حکومت نئی پیشکش کرتے ہوئے جھجکتی ہے تاوقتیکہ اسے یقین نہ ہو جائے کہ تعاون اور مفاہمت کی اسپرٹ موجود ہے۔ پوری تقریر ذیل میں درج کی جاتی ہے:۔

۱۴ دسمبر کو کلکتہ میں ایسوسی ایٹڈ چیمبر آف کامرس کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے وائسرائے ہند نے ہندوستان کے مالی اقتصادی ٹرانسپورٹ اور غذا وغیرہ کے مسئلوں پر روشنی ڈالی یعنی یہ کہ عام طور پر ۱۹۴۴ء کے آخر میں ہندوستان کی پوزیشن کیسی ہے۔ آپنے حالات بیان کرنے کے بعد ایک دو سیاسی نتیجے بھی نکالے، اُنھوں نے کہا کہ مختلف پہلوؤں سے میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ جنگ نے ہندوستان کی حالت کو بدتر نہیں بلکہ بہتر بنایا ہے اور اس کو یہ بہت بڑا موقعہ دیا ہے کہ وہ اپنے سیاسی مسئلے طے کرے اور ایک مصیبت زدہ اور گھبرائی ہوئی دنیا کے سامنے (جیسی کہ وہ چند سال تک رہیگی) ایک متحدہ محاذ پیش کرے اگر اب بھی سیاسی تنازعوں کا بخار چڑھا رہا یا اس کے سیاسی ڈاکٹروں نے یہ طے کیا کہ پاکستان جیسے بڑے عمل جراحی کی ضرورت ہے تو ہندوستان اس عظیم موقع کو کھو دیگا جو اس وقت اس کے سامنے ہے۔ اس موقعہ سے ہندوستان اسی صورت میں فائدہ اٹھا سکتا ہے کہ جب اندرونی طور پر اس کی صحت درست ہو اور وہ ایسی جد و جہد کیلئے تیار ہو جس میں ایڑی چوٹی کا زور لگانا پڑیگا۔ یہ جد و جہد اس عظیم ملک میں عظیم بہبودی اور خوشحالی کے لئے ہونی چاہیئے۔

وقتی طور پر سیاسی ہندوستان کے طبی مشیر کا پارٹ ادا کرتے ہوئے وائسرائے ہند نے کہا کہ میری رائے میں اُسے بڑے آپریشن (پاکستان) کی ضرورت نہیں ہے اس سے پہلے اور ہر قسم کے علاج کا تجربہ کر لینا چاہیئے لیکن میرے خیال میں ہندوستان چھوڑ دو کے مکسچر اور ستیاگرہ کی گولیوں نے آپ کو زیادہ فائدہ نہیں کیا۔ میں تو یہ تجویز کروں گا کہ دوا کھانی ہی چھوڑ دو اور تم یہ محسوس کروگے کہ تم اتنے بیمار نہیں ہو جتنا تم اپنے آپ کو سمجھ رہے ہو شاید تازہ ہوا اور میدان کا کام تمہارے لئے زیادہ مفید ثابت ہو، بالفاظ دیگر ہندوستان اور برطانیہ کے اصولوں میں میرے نزدیک کوئی حقیقی فرق نہیں ہے اور فرقہ وارانہ مسئلہ خواہ اس وقت کتنا ہی مشکل کیوں نہ نظر آتا ہو لیکن ناقابل حل نہیں ہے لیکن میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ باہمی طعن و تشنیع سے کبھی یہ مسئلہ نہیں حل ہو سکتا اور نہ پچھلی شکایتوں یا غلطیوں کا راگ الاپنے سے ہی کوئی حل کی صورت نکل سکتی ہے ہماری بہترین امید اسی میں ہے کہ ہم مل جل کر کام کریں لیکن یہ کوشش نہ کرنی چاہیئے کہ تمام تشریحات کام شروع کرنے سے پہلے ہی طے ہو جائیں۔

ڈاکٹری طرز کا استعمال جاری رکھتے ہوئے وائسرائے ہند نے کہا کہ میرے نزدیک بہترین علاج وہ ہے جو اعتقاد کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ برطانوی عوام کے نیک ارادوں پر اور انکی اس حقیقی خواہش پر یقین رکھنا چاہیئے کہ اس ملک میں سمجھوتہ ہو اور ہندوستانی عوام خوشحال اور خود مختار ہوں۔ میں تو آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر مجھے ان باتوں پر یقین نہ ہوتا تو آج میں یہاں نہ ہوتا۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپنے کہا کہ آج ہندوستان میں قومی حکومت قائم ہے جو تمام نکتہ چینیوں کے باوجود ہندوستان کا تمام ضروری کام کر رہی ہے اور مجموعی طور پر بہت اچھا کام چلا رہی ہے وہ غلطیاں کرتی ہے خامیاں بھی ہیں لیکن سختی کے زمانہ میں ایک نہایت پیچیدہ انتظام کو چلانے میں یہ ہوتا ہی ہے پھر بھی وہ خاص کام کر رہی ہے فوجی کام خاطر خواہ پیمانہ پر ہو رہا ہے اور وہ حقیقی کوشش کر رہی ہے جو بالکل بے سود نہیں ہے کہ جنگ کے بعد کی تشکیل کے لئے تیاری کرے۔

اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کوئی اور قومی حکومت جو خاص خاص سیاسی پارٹیوں کا تعاون رکھتی ہو زیادہ مفید نہیں ثابت ہو سکتی، یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وہ موجودہ حکومت کے مقابلہ میں زیادہ صلاحیت رکھتی ہو لیکن اس وقت اور آئندہ ہمیں عظیم قربانیوں کیلئے کوشش کرنی ہے مثلاً انسان اپنا آرام اور آمدنی غریبوں کے فائدہ کیلئے قربان کرنے کو تیار نہیں نہ وہ آئندہ نسلوں کیلئے یہ قربانی کرنے کو تیار ہے تاوقتیکہ ڈکٹیٹر نہ ہو یا جن لوگوں پر اسکا وثوق ہے انکی رہنمائی نہ ہو اگر دوران جنگ میں ایسی حکومت بنانا ممکن ہو تو ظاہر ہے کہ اسے موجودہ آئین کے اندر ہی کام کرنا ہوگا۔ دوران جنگ اس میں کوئی نمایاں تبدیلی ہونے کا امکان نہیں ہے اور اس کا سب سے پہلا کام یہ ہوگا کہ کوشش جنگ میں مدد پہونچائے محض زبانی امداد بیکار ہے بلکہ پُرخلوص ہمدردی کی ضرورت ہوگی۔

اس مطالبہ کے جواب میں کہ ملک معظم کی حکومت حرکت میں آئے وائسرائے ہند نے کہا کہ دو کوششیں کیگئیں ایک ۱۹۳۵ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی صورت میں۔ دوسرے کرپس مشن کی صورت میں" دونوں میں ناکامیابی رہی۔ دوسری ناکامیابی کے بعد یہ کہدیا گیا کہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا جا سکتا اب ہندوستان خود اپنی تعمیری تجویزیں پیش کرے، ابھی تک ایسی کوئی تجویز میرے سامنے نہیں آئی اور حال میں مسٹر گاندھی اور مسٹر جناح کے درمیان جو بات چیت ہوئی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ اب تک کتنے الجھاؤ کا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ سرکردہ ہندوستانی اس سلسلہ میں مزید کوشش کر رہے ہیں۔

پہلے کی پیشکشوں کے ٹھکرائے جانے کی وجہ سے یہ قدرتی امر ہے کہ جب تک ملک معظم کی حکومت کو یہ یقین نہ ہو جائے کہ مصالحت اور تعاون حقیقی ہے اس وقت تک مزید ترقی کی پیشکش میں پس و پیش ہے لیکن مسئلہ

[illegible] کی ہے کہ چند وہ لائنیں پیش کروں جن [illegible] کی جا سکتی ہے بشرطیکہ ہندوستانی لیڈر بھی اس [illegible] ہی چاہتے ہوں۔

اسٹرلنگ قرضہ کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ ویول نے کہا کہ مجھے پورا بھروسہ ہے کہ اسٹرلنگ قرضہ ادا کیا جائیگا لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہے کہ لڑائی کے ختم ہوتے ہی ہندوستان کو کروڑوں کی رقم نقد مل جائے گی اگر اسکو مل بھی جائے تو وہ اتنی بڑی رقم بین الاقوامی مارکٹ میں خرچ نہیں کر سکتا۔ دوران جنگ میں جو بین الاقوامی قرضہ ہوا ہے اس کی ادائیگی کس طرح ہو اس کے لئے بہت زیادہ بحث اور بات چیت کی ضرورت پڑیگی، مجھے پورا بھروسہ ہے کہ اس بات چیت میں ہندوستان کی کوشش جنگ کو ضرور تسلیم کیا جائے گا اسکی ضرورتوں کا خیال رکھا جائیگا اور اس کے قرضہ کی ادائیگی اس کی ضرورتوں کے مطابق کی جائیگی۔ مجھے بھروسہ ہے کہ قرضہ کی ادائیگی کے معاملہ پر سیاسی اثر نہیں پڑے گا۔

ہندوستان کی صنعتی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ ویول نے کہا کہ ہندوستان اب اس زمانہ کی طرف نہیں جا سکتا جبکہ چرخہ کاتا جاتا تھا، ہندوستان کو اپنی صنعت کو ترقی دینا چاہیئے۔

۱۹۴۴ء میں مالی پوزیشن کی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے وائسرائے نے کہا کہ چیزوں کی قیمتوں پر کنٹرول کے میدان میں نہ صرف ہم اپنی جگہ ڈٹے رہے بلکہ کچھ آگے بڑھ گئے لیکن جاپان کے خلاف لڑائی جو کہ ۱۹۴۵ء میں انتہا کو پہنچ جائے گی ہماری ضرورتوں کے بڑھنے کا یہ مطلب ہوگا کہ روپیہ کثرت سے بڑھ جائیگا اور ہمیں روپیہ جمع ہونے کے خلاف بچاؤ کی تدبیریں اختیار کرنا چاہیئے۔

اختر صاحبہ کو ایک جانگاہ صدمہ

زینب خاتون بی۔ اے سکریٹری انجمن تنظیم نسوان بنگلور اطلاع دیتی ہیں کہ:۔

۱۰ دسمبر ۱۹۴۴ء کو خطیبۂ ہند زہرہ سخن اختر صاحبہ صدر آل انڈیا زنانہ مسلم لیگ بسلسلہ تقریر مضافات بنگلور میں اپنی کار میں تشریف لیگئی تھیں، اثناء راہ میں ایک ملٹری کار سے اچانک ٹکراؤ ہو گیا، نتیجہ کے طور پر موصوفہ کے منہ اور گلے پر شدید خراشیں آئیں، فوراً بہترین طبی امداد مہیا کی گئی اور اختر صاحبہ کے گلے میں "ٹانکے" دئے گئے، اختر صاحبہ بنگلور کے مشہور ڈاکٹر یو۔ ین ٹارڈن کے زیر علاج ہیں۔

آپ کی حالت بہت خراب ہے، برادران ہندو خواتین ہند، خصوصیت کے ساتھ مسلمانان ہند اختر صاحبہ کی صحت عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ (ہم بھی آپ کی [illegible]

ہیلٹ اسپتال کا افتتاح

۱۶ دسمبر کو ہیلٹ اسپتال کا افتتاح ہز اکسلنسی وائسرائے کریں گے۔

اپر انڈیا چیمبر

سر رابرٹ مینزیز چیرمین اینڈ منیجنگ ڈائرکٹر برٹش انڈیا کارپوریشن لمیٹڈ اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کے پریسیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں۔

میوزک کانفرنس

کانپور سنگیت سماج کے زیر اہتمام ۱۴واں میوزک کانفرنس گرزاین کھتری ہائی اسکول میں ۱۶ اور ۱۷ دسمبر کو ہوگی، مشہور ماہرین فن شرکت فرمائیں گے۔

روٹری کلب

سر آر مینزیز پریسیڈنٹ کی صدارت میں روٹری کلب کا جلسہ ہوا۔

یو۔ پی جرنلسٹ ایسوسی ایشن

یو۔ پی جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی ورکنگ کمیٹی کی ایک میٹنگ ۱۷ دسمبر ۲ بجے دن کو مسٹر محمد حبیب اللہ ایکزیکٹو افیسر کانپور میونسپل بورڈ کے بنگلہ میں ہوگی۔

کوئلہ کی قیمت مقرر

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ۱۵ دسمبر ۱۹۴۴ء سے سافٹ کوک (ملائم کوئلہ) اور ہارڈ کوک (سخت کوئلہ) کی مندرجہ ذیل قیمت مقرر کی ہے:۔

سافٹ کوک (ملائم کوئلہ)	[illegible]	فی من
ہارڈ کوک (سخت کوئلہ) درجہ اول	[illegible]	〃
درجہ دوم	[illegible]	〃
درجہ سوم	[illegible]	〃
درجہ چہارم	[illegible]	〃

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ [illegible] ۱۲ نومبر کو ختم ہو [illegible] معمول امسال چیرمینی کے انتخاب کی تاریخ [illegible] ہوئی لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ چیرمینی [illegible] ۱۹ جنوری ۱۹۴۵ء [illegible] گورنمنٹ کے نامزد [illegible] ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے کر دی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل حضرات [illegible] سے کوئی تین اصحاب نامزد [illegible]

[illegible] تک صحیح طور پر نہیں معلوم ہو [illegible] تک صحیح معنوں میں جد و جہد شروع [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ شاید اب لوگوں کے نظر و نیں چیرمینی [illegible] ہے جو اس سے پہلے تھی اور کسی حد تک یہ خیال صحیح بھی ہو سکتا ہے کیونکہ اکثر اہم شعبہ جات میونسپل اختیارات سے باہر ہو گئے ہیں۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

۱۴ دسمبر کو مسٹر مان سنگھ کی صدارت میں امپرومنٹ ٹرسٹ کی ایک میٹنگ میں ٹرسٹ کے قواعد میں مجوزہ ترمیمات پر غور ہوا اور اس میں ترمیمات تجویز کرنا طے ہوا۔

ناظر باغ گھسیانہ میں مولانا محمد علی میموریل اسکول کے واسطے زمین پٹہ پر دینے سے انکار کرنے کے متعلق گورنمنٹ آرڈر پیش ہوا۔ طے ہوا کہ معاملہ گورنمنٹ کے پاس دوبارہ غور ہونیکے واسطے بھیجا جائے۔

رام پورہ اسکیم میں رام سروپ کا احاطہ حاصل کرنا طے ہوا۔

فیکٹری ایریا میں مزدوروں کے کوارٹروں کے قریب سڑکوں اور عمارتوں کی جگہ سے زیادہ مٹی کھود کر لیجانے کے واسطے ۹۷۹۵۳ روپیہ کا تخمینہ منظور ہوا۔

ٹرسٹ نے طے کیا کہ آئندہ سے ان آراضی کو جنہیں ترقی کی ضرورت ہو حاصل کرنے سے مستثنیٰ نہ کیا جائے۔ راضی نامہ کے ذریعہ مالک کو دوبارہ پٹہ پر دیا جا سکتا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر مان سنگھ چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ ۲ ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں اور اس کے بعد آپ تشریف لانیکا ارادہ نہیں کر رہے ہیں گورنمنٹ اس جگہ کے لئے کسی دوسرے صاحب کو چیرمین منتخب کریگی، فی الحال چیرمینی کا چارج آپ مسٹر اے۔ ایم سوٹر کو دے رہے ہیں۔

سوٹر کمیٹی

سوٹر کمیٹی نے پبلک کے نمایندوں چیمبر آف کامرس، مختلف کمیٹی اور اداروں کے نمایندوں سے ملاقات کرنے کے بعد اپنی سفارشات گورنمنٹ یو۔ پی کے پاس بھیجدی ہیں سوٹر کمیٹی نے ڈیولپمنٹ بورڈ کے قائم ہونیکی سفارش کی ہے۔ خیال ہے کہ یو۔ پی گورنمنٹ ان تمام سفارشوں کو پبلک کی رائے حاصل کرنے کے لئے شائع کریگی۔

آل انڈیا ایجوکیشن کانفرنس

بیسویں آل انڈیا ایجوکیشن کانفرنس ۲۹، ۳۰، اور ۳۱ دسمبر کو پنڈت پرتھی ناتھ ہائی اسکول میں منعقد ہوگی۔ استقبالیہ کمیٹی تمام انتظامات کر رہی ہے۔ بچوں کی ضروریات اور تعلیم، بالغ لوگوں کی تعلیم، امتحانات، قدیمی قوموں کی تعلیم، ماسٹروں کی ٹریننگ تعلیم نسواں، فوجی تعلیم اور جسمانی ترقی، یونیورسٹی کی تعلیم، سروے اور ریسرچ، اخلاقی اور مذہبی تعلیم، کاروباری تعلیم، سکنڈری تعلیم، انٹرنیشنل ازم۔ امن اور سیاسیات وغیرہ وغیرہ معاملات پر غور کرے گی۔

سر لاسریواستوا کی شادی

سر جوالا پرشاد سریواستوا او۔ بی۔ ای ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کی صاحبزادی سر لاسریواستوا کی شادی مسٹر نروتم سیگل آئی۔ سی۔ ایس پنجاب کے ساتھ ۸ دسمبر کو کیلاش کٹی کانپور میں ہوئی جس میں بیرونجات سے تشریف لانے والوں میں مخصوص حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:۔

ہز ہائنس نواب و بیگم آف رامپور، ہز ہائنس [illegible] نواب [illegible] وی۔ سر پیرو [illegible] سر سلطان احمد۔ راجہ صاحب جہانگیر آباد [illegible] سر ولیم اسٹیفنس، راجہ اف پیاگپور [illegible] کوٹ۔ نواب و بیگم اعزاز رسول۔ نواب محمد یوسف۔ مسٹر ال۔ بی ہنکا [illegible] سر محبوب [illegible] [illegible] سریواستوا [illegible] آر۔ ایس سریو [illegible] [illegible] مسٹر کالو [illegible] ر جے۔ کے سریو [illegible] پرشاد باگلا۔ مسٹر اماشنکر [illegible] مسٹر ایس۔ ایم بشیر، [illegible] مسٹر محمد حبیب اللہ، سید صدر الاسلام [illegible] مسٹر [illegible] حسین، مسٹر وحید احمد۔

مسٹر محمود عالم کی شادی

کلکٹر کے صاحبزادے مسٹر محمود عالم کی شادی سنت کرنیل سلامت اللہ سابق [illegible] جنرل جیل خانجات کی دختر نیک اختر مس ثریا سے [illegible] جبل پور میں ہوئی اس خوشی [illegible] معززین شہر اور حکام کی ایک [illegible]

سید اکبر حسن کی شادی

سید احمد حسن صاحب بی۔ اے۔ اسپشل مجسٹریٹ درجہ اول کے صاحبزادے سید اکبر حسن صاحب کی شادی سید محمد حسن صاحب کی صاحبزادی کے ساتھ ۹ دسمبر کو ہوئی۔ سید صاحب نے ۱۰ دسمبر کو شادی کی خوشی میں شہر کے معززین ہندو مسلمانوں کو ایک پُرتکلف دعوت طعام دی۔

ایٹ ہوم

مسٹر وبی سنگھ بھار گوا میونسپل کمشنر نے اپنی صاحبزادی کی شادی کے سلسلہ میں ۱۱ دسمبر کو معززین شہر کو ایک پُرتکلف ایٹ ہوم دیا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

مولانا محمد بخش ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ کی رحلت سے جو جگہ خالی ہو گئی ہے اُسے پُر کرنے کیواسطے جنوری میں ضمنی انتخاب ہوگا، نامزدگی کے کاغذات داخل کرنے کی تاریخ ابھی مقرر نہیں کی گئی ہے، اُمید کی جاتی ہے کہ جنوری کے پہلے ہفتہ میں نامزدگی کے کاغذات لئے جائیں گے۔

ایک نیک کام

حافظ عبدالرزاق صاحب آف احسان منزل اطلاع دیتے ہیں کہ رائے بہادر بابو بھگوانداس نے اپنے والد بھانی نرائن داس کے انتقال کی یادگار میں مسلم یتیم خانہ کے بچوں کو اونی کمبل دینے کا وعدہ فرمایا ہے جس میں سے پہلی قسط ۵۰ کمبلوں کی آپ عطا فرما چکے ہیں۔ ہم اس نیک کام کیلئے رائے بہادر صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں۔

آل انڈیا اُردو ڈیبیٹ

حلیم کالج ہال میں آل انڈیا اُردو مباحثہ ہوا مباحثہ کی صدارت پرنسپل عبدالشکور صاحب نے کی۔ ۱۲ ٹیموں نے شرکت کی۔ کیلاش پت ٹرافی اسلامیہ کالج لکھنؤ کو ملی، اور ایچ۔ ایم۔ صدیقی ٹرافی مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کو ملی۔ ص

[illegible]



وہ مجھے بھگا کر لے گئی

عورت کو بھگا کر

[illegible] کو چھوڑنا تو گوارہ مگر سہیلی کی جدائی گوارہ نہیں معلوم نہیں کہ ابھی یہ نئی تہذیب ہندوستان میں کیسے کیسے گل کھلائے گی۔

سرہند کی اطلاع اس سے بھی زیادہ دلچسپ ہے بیان کیا جاتا ہے کہ ایک ٹھیکیدار کی حسین و جمیل بیوی کسی مکان کے آگے سے گزر رہی تھی ایک عورت اُسے بہلا پھسلا کر اپنے مکان میں لے گئی اور اسے باتوں میں لگائے رکھا یہاں تک کہ ایک مرد بھی پہنچ گیا اور دونوں نے اس حسین و جمیل عورت کو اپنے قابو میں کر لیا۔ جب زیادہ شور مچا تو محلے والے جمع ہو گئے بعد کو معلوم ہوا کہ اس عورت کا طریقہ کار ہی یہ ہے کہ یہ نئی نئی عورتوں کو بہلا پھسلا اور فریب دیکر گھر میں لے آتی ہے اور اس طرح اپنے شوہر کے لئے ہر روز عیاشی کا نیا سامان فراہم کر دیتی ہے۔

اسی طرح ایک نو عمر لڑکی کے اغوا کی ایک عبرت انگیز داستان اخبارات میں شائع ہوئی ہے، جس لڑکی کو اغوا کیا گیا ہے اس کی عمر پندرہ سولہ سال ہے اور اغوا کرنے والی عورت کی عمر تیس بتیس سال کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس عورت نے پہلے تو لڑکی سے دوستانہ گانٹھا اس کے بعد موقع پا کر اسے اغوا کر کے لے گئی اور اسے اپنے شوہر کے حوالے کر دیا۔ شوہر کئی مہینے تک اس نوخیز لڑکی سے لطف حاصل کرتا رہا۔ آخر پولیس نے میاں بیوی دونوں کو گرفتار کر لیا۔

شوہروں کے نفس کی آگ بجھانے کیلئے عورتوں کا لڑکیوں کا اغوا کرنا ہندوستان میں بالکل نئی وبا ہے۔ یا تو حالت یہ تھی کہ بیویاں کسی رقیب عورت کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی تھیں یا زمانہ یہ آگیا ہے کہ یہ اپنی سوکن کو خود ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر لاتی ہیں گویا انھوں نے بدچلنی اور آوارگی میں بازاری طبقہ کے بھی کان کترنے شروع کر دیے ہیں، یہ ہے تہذیب جدید کی برکت ۔

[illegible] ہر شاخ سے شگوفے

پھوٹ پھوٹ کر اسے رشک چمن بنا رہی ہوتی ہیں، لیکن اب بھی اس کی کوئی ایک سوکھی ہوئی ٹہنی پتوں سے بیگانہ نظر آتی ہے۔

اور سورج کی گرم گرم کرنیں اُس شاخ بریدہ کو پیار سے سہلاتی ہیں۔

لیکن آہ! اب اسکی قسمت میں پھولنا پھلنا نہیں ہوتا۔ بعینہٖ میرا دل بزم مسرت میں بھی خوشی سے بیگانہ ہوتا ہے۔

اب اس دل شکستہ کو دنیا کی کوئی راحت شاد نہیں کر سکتی۔ (ٹامس مور)

مرکز اور صوبوں میں اختلاف

نئی دہلی۔ ۱۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جنگ کے بعد کی نئی تشکیل کے بارے میں مرکز اور صوبوں میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ عام طور پر صوبوں کی پوزیشن یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ مرکز سے امداد تو لینا چاہتے ہیں لیکن یہ ضروری خیال نہیں کرتے کہ جس جس اسکیم کو مرکز کی طرف سے مرتب کیا جائے اس میں ان کو فٹ ہونا ہی چاہیئے، ہر ایک صوبہ اپنے اپنے طریقہ پر اپنے اپنے حالات کے بموجب اسکیمیں مرتب کر رہا ہے لہٰذا ان اقتصادی اسکیموں میں کوئی مرکزیت نہیں پائی جاتی، سیاسی حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اقتصادی اسکیموں کو سیاست سے بالکل الگ رکھکر نہیں چلایا جا سکتا اس لئے یہ ضروری ہے کہ مرکز اور صوبے ایک ایسی حکومت کے ماتحت ہوں جس کا نظریہ تعمیری تعاون پر مبنی ہو اور جن کا اصول ایک ہو جبتک یہ صورت نہ ہو گی مجموعی طور پر ملک کیلئے جتنی اسکیمیں تیار کی جائیں گی سب بیکار [illegible] ہوں گی، مرکز کی دشواری اس سے ظاہر ہے کہ کھیتی باڑی تک کی اسکیم میں کوئی مشترکہ اقتصادی اسکیم تیار ہوتی نظر نہیں آتی۔

آل انڈیا اسٹوڈنٹس کانفرنس

کلکتہ، ۷ دسمبر، آل انڈیا اسٹوڈینٹس کانفرنس کا اجلاس کلکتہ میں ۲۸، ۲۹، ۳۰ دسمبر کو شریمتی سروجنی نائیڈو کی صدارت میں ہو گی۔

بزم نسواں

سیاست اور ہندوستانی خواتین

از محترمہ حمیدہ سلطان صاحبہ

بی اماں

مولانا محمد علی کی والدہ محترمہ ہیں۔ بی اماں مرحومہ کا سیاست میں حصہ لینا اور اپنے دونوں صاحبزادوں محمد علی اور شوکت علی کی تمام عمر استقلال و صبر سے قومی کاموں میں [illegible] کرنے کی ہدایت کرنا ایسا بڑا کارنامہ ہے جس پر [illegible] کو فخر کرنا ہی نہیں چاہیئے سبق لینا بھی [illegible]

[illegible] حیرت ہوتی ہے کہ یہ پردہ نشین خاتون کیسا باہمت [illegible] لیکر آئی تھی، تمام عمر کلیجے کے ٹکڑوں کو انواع و اقسام کی تکالیف برداشت کرتے دیکھتی رہی لیکن صبر ہو تو ایسا ہو کہ لب پر اُف نہ آئی، آج مسلمان قوم کو بی اماں جیسی ماؤں کی ضرورت ہے جو اپنے نونہالوں کو قوم و ملک پر ہنس ہنس کر قربان کریں اور تیوری پر بل نہ آنے دیں۔ [illegible] سے ستمبر ۱۹۲۳ء تک جب علی برادران [illegible] اور جیل کے شدائد محض قوم پرستی کے جرم میں بھگت رہے تھے تو کسی غیر معروف مجہول الحال شاعر نے ایک نظم "صدائے خاتون" کے عنوان سے کہی تھی، شام کے وقت امین آباد کے چوراہے پر لکھنؤ میں اور دہلی میں چاندنی چوک پر یہ نظم بکتی تھی اور خدا جانے کتنی تعداد میں روزانہ نکل جاتی تھی۔ یہ بی اماں کے نام کا اثر تھا۔ مبارک ہیں وہ مائیں جو بی اماں کے نقشِ قدم پر چلیں اور اپنے لڑکوں کو قوم کا سرمایہ سمجھیں، قربانی و ایثار کے ان کو سبق دیں۔

بیگم محمد علی

مولانا محمد علی کی بیگم بھی اپنے نامور شوہر کے ساتھ سیاسی کاموں میں برابر حصہ لیتی رہیں، جب محمد علی جیل و اسیری کے شدائد میں مبتلا رہتے تو بیگم صاحبہ اس زمانہ کو نہایت صبر و سکون کے ساتھ گذارتیں۔ بیگم محمد علی برقعے میں ملفوف ہر سفر میں اور ہر مجمع میں خلافت کانفرنس میں، کانگریس میں، ہر وقت شوہر کے ساتھ رہتیں اور بقدر ضرورت کارروائی میں حصہ بھی لیتی رہتیں۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ پردہ خواتین کے ادبی، سیاسی، اصلاحی و معاشرتی کاموں میں حائل نہیں، اگر کوئی عورت کام کرنا چاہے اُس کو مناسب ماحول نصیب ہو تو پردے میں رہ کر بھی سب قسم کے کام کر سکتی ہے۔

مولانا کے آخری سفر لندن میں بھی بیگم صاحبہ موصوف انکے ہمراہ تھیں، انکی وفات پر جو پورے ہندوستان ﴿ کیلئے ہندوستانیوں کیلئے اور خصوصاً مسلمانوں کے لئے ایک جانکاہ حادثہ تھی۔ بیگم صاحبہ نے اپنوں سے دور جس طرح صبر و استقلال کا ثبوت دیا وہ ان کا ہی حصہ تھا، اپنے مکرم شوہر کے بعد بھی بیگم صاحبہ سیاسی کاموں میں برابر حصہ لیتی رہتی ہیں۔ تین سال سے وہ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کی سرگرم کارکن ہیں اس سے انکی بیدار مغزی اصابت رائے کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

[illegible] کی دنیا

ڈاک کے ٹکٹ کیسے بنتے ہیں؟

(از جناب سلطان احمد صاحب کلکتوی)

بچو! کیا تم جانتے ہو ڈاک کے ٹکٹ کیسے بنتے ہیں؟ نہیں جانتے تو سنو جب کبھی نیے ٹکٹ نکالنا ہوتے ہیں تو پہلے یہ طے کیا جاتا ہے کہ یہ کتنا بڑا ہو اور اس پر کیا چیز چھاپی جائے۔ یہ طے ہو جانے کے بعد نقشہ بناتے ہیں اور نمونے کے لئے ایک آزمائشی بلاک تیار کرتے ہیں یہ بلاک اپنی منشاء کے مطابق چھپ جاتا ہے تو اصلی بلاک بناتے ہیں تم سمجھتے ہو گے کہ بس ایک ہی بلاک سے تمام ٹکٹ چھاپ لیتے ہیں۔ اگر ایسا کریں تو ایک ہی ٹکٹ کے چھاپنے میں برسوں لگ جائیں اسلئے کہ ایک ایک ٹکٹ لاکھوں کی تعداد میں چھپتا ہے، اس تکلیف کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک ساتھ بہت سے بلاک بنوا لیتے ہیں تاکہ پورا سیٹ ایک ساتھ ہی چھپ جائے۔

ٹکٹ کا نقشہ پہلے ایک پالش کی ہوئی پلیٹ پر بنایا جاتا ہے پھر ٹکٹ میں جہاں جہاں لفظوں یا شکل کو نمایاں کرنا مقصود ہو وہاں احتیاط سے تیزاب ڈالتے ہیں۔ تیزاب اس جگہ کو کھا لیتا ہے مثلاً ٹکٹ پر پوسٹیج ریونیو لکھا ہو تو اس پر تیزاب ڈال دیں گے، یہ اتنی جگہ کو کھود دیگا۔ پھر لوہے کے ایک سخت رول سے اتنی زور سے دباتے ہیں کہ ٹکٹ کی پوری شکل اُتر آتی ہے، اس کے بعد اس رول کے ذریعہ پورے ایک شیٹ کے ٹکٹوں کی پلیٹ تیار کرتے ہیں۔ اس پلیٹ میں بھی پہلے کی طرح مثلاً پوسٹیج ریونیو یا دوسرے الفاظ کی جگہ کھدی ہو گی اور آس پاس کی جگہ کچھ اونچی ہو گی۔ اب چھاپنے والا اس پلیٹ پر روشنائی کا رول گھماتا ہے اس سے کھدی ہوئی جگہ میں روشنائی بھر جاتی ہے باقی حصوں کی روشنائی بہت احتیاط سے صاف کرتے ہیں اب پلیٹ پر کاغذ دباتے ہیں لیجئے ٹکٹ تیار ہے لیکن کہاں ابھی تھوڑی کسر ہے، یہاں چھپنے کے بعد ٹکٹ دوسری مشینوں کے حوالے کیا جاتا ہے یہ مشین ٹکٹ کی دوسری طرف گوند لگاتی ہے، اور اس کے چاروں طرف ننھے ننھے سوراخ کرتی ہے لیجئے اب یہ ٹکٹ مکمل اور آپ کے استعمال کے قابل ہے۔

پردۂ فلم

فلم ہمایوں اور حور چہرہ وینا

محبوب پروڈکشنز کے تیسرے معرکۃ الآرا تاریخی شاہکار ہمایوں میں جس کو بلاشک و شبہ محبوب وطن ڈائرکٹر اعظم مسٹر محبوب کی ڈائرکشن کا اعجاز تسلیم کیا جائیگا اس میں تقدیر کی حسین وکمسن ہیروئن حور نرگس کے ساتھ حور چہرہ وینا بجنہ کی مشہور ہیروئن کے کارنامے ایک غیور راجپوت دوشیزہ کی حیثیت سے اس درجہ مؤثر اور دلفریب ہوں گے کہ بیساختہ ستائش زندہ باد چلا اُٹھیں ہمایوں کا بلند پایہ تاریخی افسانہ ادیب الملک حضرت پروفیسر واقف مرادآبادی کے زور قلم کا تاریخی نتیجہ ہے اور سینریو اور مکالمے سیف القلم آغا جانی کاشمیری کی خامہ فرسائی کے دلچسپ نتائج ہیں، موسیقی موسیقار اعظم مسٹر غلام حیدر کی مہارت فنی کی جدید ترین طرزوں سے آراستہ سحر انگیز قیامت خیز کارنامہ ہوگی۔ گانے بجنہ کے مشہور شاعر اختر الشعراء حضرت انجم پیلی بھیتی کی عرش رس تخئیل کے دلکش ترین حاصل ہونگے عکاسی عکاس الملک مسٹر فریدوں ایرانی کا محیر العقول فنی شعبدہ ہو گا، اداکاروں میں مشہور فلم اسٹار شکیل وجیہ اشوک کمار، وینا نرگس، چندر موہن ہمالیہ والا، شاہنواز کے۔ این۔ سنگھ، مجید۔ یوسف آفندی۔ عبدل کی اداکاری قابل دید و قابل داد ہو گی۔ تاریخ افتتاحی کا بے چینی سے انتظار کیجئے۔ (رپورٹر)

چینی حکومت اور کمیونسٹ

نئی دہلی۔ ۹ دسمبر، چینی انفریشن بلٹن میں شائع ہوا ہے، کہ مسٹر لیانگ وزیر اطلاعات اب سمندر پار کے معاملات کے وزیر بن گئے ہیں۔ چنکنگ میں بدیشی نامہ نگاروں کے سامنے وزیر اطلاعات کی حیثیت سے آخری تقریر کرتے ہوئے اُنھوں نے بتایا کہ چین کی حکومت اور کمیونسٹ پارٹی کے درمیان سمجھوتہ کے سلسلہ میں دو بنیادی شرطیں ہیں (۱) لڑائی کے زمانہ میں فوجی کمان متحدہ ہونا چاہیئے اور سول ایڈمنسٹریشن بھی (۲) لڑائی ختم ہونے کے سال بھر بعد آئینی حکومت قائم ہو جائے اور اس وقت سب پولیٹیکل پارٹیوں کو یکساں قانونی حیثیت حاصل ہو گی اور فوجوں کی جدید طریق پر تنظیم کیجائیگی، مسٹر لیانگ نے بتایا کہ بات چیت جاری ہے اور حکومت اتحاد کے لئے کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھے گی۔

پنجاب گورنر امریکہ جا رہے ہیں

الہ آباد۔ ۱۰ دسمبر، پنڈت ہردے ناتھ کنزرو امریکہ جا رہے ہیں، ان کے اعزاز میں ڈاکٹر بینی پرشاد نے پارٹی دی، اس موقعہ پر سیوا سمتی کے چلڈرن ہوم میں رہنے والے بچوں نے کچھ کھیل تماشے دکھلائے۔

وہی ہے جو خدا کو منظور ہوتا ہے انسان کا غل مچانے سے فائدہ؟ بیٹے کی بہو اور دو بچے تھے اُنکے خرچ کا بار بھی اُن کے کاندھوں پر آپڑا تھا، پنشن تھی ہی کتنی، جوان بیٹی بیاہ کے لائق بیٹھی تھی، بڑھیا کو گٹھیا کا عارضہ تھا برسوں سے اس کے علاج معالجہ میں بھی قرضہ ہو رہا تھا، جب اُسے تکلیف بڑھ جاتی بگڑ کر کہتی ایشور تو مجھے موت دیدے، ایسے جیون سے موت اچھی، میرا تو جنم ہی دُکھی گھڑی میں ہوا تھا جیون بھر تکلیفیں اُٹھاتی رہی!

یہ تحمل سے بولے:- "جیون دُکھوں کا نام ہی ہے پھر گھبرانا کس لئے؟"

"تمھاری تو دھرماتماؤں کی سی باتیں ہیں لوہے کے بنے ہوئے ہو، دل بھی لوہے کا ہے، کیسی کیسی آفتیں پڑتی ہیں۔ تم ہو کہ ذرہ برابر بھی ملال نہیں!"

یہ مسکرا کر بولے "تو کیا تمھاری طرح میں بھی چلایا کروں کہ مرگیا، بچاؤ، بچاؤ،

ضبط کے باوجود بیوی کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی دراصل اُن کی باتیں ہی اسی قسم کی ہوتی تھیں جو نہ ہنسنا چاہے وہ بھی ہنسنے پر مجبور ہو جاتا تھا، ساٹھ برس کی عمر تھی، پچاس کے معلوم ہوتے تھے، بدن میں چستی اس قدر کہ جوان لوہا مان جائیں، ہر روز تڑکے ہی تڑکے دو میل گھوم کر آتے تھے لطف یہ کہ سورج کا نکلا ابھی استھان پر آنکھیں مسل رہا ہوتا کہ یہ گھر لوٹ آتے!

"جمنا، سو رہی ہو بیٹی ابھی تک؟"

"پتا جی ٹھنڈ لگ رہی ہے کیا کروں ابھی سے اُٹھکر؟"

یہ ہنس کر بولے "کیواڑ بند کئے پڑی ہو اسی لئے تو ٹھنڈ لگتی ہے تھیں"

"ارے ان کا کیا ہے" بیوی بولی "تکلیف ہوگی تو مجھ بیمار کو"

یہ بالا خانے پر آتے، بہو کو آواز دیکر کہتے "پُورن اُٹھا نہیں ابھی تک کیا؟"

وہ پُورن کو آواز دیکر بولی "پورن بیٹھے ہو جاؤ، دادو بُلا رہے ہیں"

"بیٹا دیکھو تو دن نکل آیا ہے اسکول نہیں جاؤ گے" وہ بولے، پورن کروٹ لے کر بولا "ابھی تو رات ہے دادا"

چھوٹا سوہن رضائی سے منہ نکال کر بولا:- "دادا یہ نہیں اُٹھے گا آج رات کہتا تھا کل اسکول کی چھٹی ہے"

"آج اتوار تھوڑی ہے"

"نہیں دادا! آج منگل ہے مگر یہ تو ایسے سو رہا ہے جیسے سچ مچ آج اتوار ہے"

دادا مسکرا کر بولے:- "شریر روز چھٹی مناتا ہے، چل آج میں خود جاؤں گا تیرے سنگ"

"دادا تم بھی پڑھنے جاؤ گے" چھوٹا بولا،

"نہیں بیٹا" وہ اُس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر بولے "میں ہر روز تمھیں چھوڑ آیا کروں کا بہت بھیڑ ہے سڑک پر"

اب اُن کا روز کا معمول تھا کہ پُورن کیساتھ جاتے، اُس کا بستہ تھام لیتے، احتیاط سے اسکول پہنچا کر آتے، اسی طرح جب کبھی پورن کا باپ اس کی عمر کا تھا وہ اُسے اسکول پہونچانے جاتے تھے "بیٹا موٹر کے آگے سے بھاگ کر نہیں گزرنا چاہیئے، دائیں بائیں دیکھ کر سڑک کو عبور کیا کرو" انھیں کا پنور کی زندگی یاد آگئی، پورن کا ہاتھ پکڑے ہوئے انھیں ایسا محسوس ہونے لگا جیسے وہ کشور کا ہاتھ تھامے ہوئے ہیں، جذبات پر قابو پاکر سنبھل کر بولے:- جوان نہ سہی اتنا بوڑھا بھی نہیں ہوں، یہ بچہ کشور ہی کا تو ہے اب میں اس کا باپ ہوں، بوڑھا باپ، اپنے بڑھاپے میں اس کی پرداخت کو تحلیل نہ ہونے دوں گا مجھے ان بچوں کے لئے جوان بننا ہوگا ایک موٹر سن سے برابر سے نکل گئی، انھوں نے جھٹ پورن کو گود میں اُٹھالیا جیسے وہ سچ مچ جوان تھے اور آٹھ برس کا پورن چھ مہینے کا بچہ، "دادا مجھے چھوڑ دو" وہ بولا،

"نہیں بیٹا موٹر کا کیا ٹھیک ہے بعض تو اس قدر تیز چلاتے ہیں جیسے سڑک پر کوئی آدمی ہی نہیں، ان موٹر والوں کو کیا معلوم کہ صبح سے شام تک نہ جانے کتنی تعداد میں لوگ اس سڑک سے گزرتے ہیں" اُسے پڑھی پر اُتار کر پھر خیالات کی رَو میں بہہ گئے، کہ اب یہ تیسرے درجہ میں ہے اگلے سال چوتھی پاس کریگا پھر پانچویں اور چھٹی اور پھر آٹھ سال بعد بی۔اے کریگا۔ کشور کو بھی بی اے تک تعلیم دلائی تھی، یہ اتنا ذہین نہیں پھر بھی محنت سے مرحلے طے کر ہی لے گا اسے کیا معلوم کہ اس کے دادا نے کس طرح مڈل پاس کرنے کے بعد میٹرک کیا اور پھر ایف اے، نوکری کے ساتھ ساتھ تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رکھا اس کی رگوں میں بھی میرا خون ہے، بھگوتی پرشاد کی نسیں اُبھر گئیں، اِن ہاتھوں نے کیسے کیسے کٹھن کام کئے ہیں۔ زندگی کا ایک ایک واقعہ نگاہوں کے آگے دوڑ گیا، "یہ ہاتھ" وہ مٹھی بھینچ کر بولے "بیٹے کی ارتھی اٹھائی ہے اُنھوں نے۔ کیسے کہدوں کہ وہ مُردہ ہے یہ پورن یہ سوہن، کشور ہی کے تو دو نام ہیں۔ پورن کی پیشانی کس قدر ملتی جلتی ہے باپ سے، وہ پوتے کی پیشانی پر ان گنت بوسے ثبت کر دیتے، سوہن کی ناک، ٹھوڑی بالکل باپ کی سی ہے، ویسی ہی چھوٹی چھوٹی آنکھیں، دھوکا دیتا ہے کہ کشور نے دوبارہ جنم لے لیا ہے، وہ سوہن کو چھاتی سے لگا لیتے، بے اختیار ٹھوڑی کو چوم لیتے، "یہ ہاتھ" وہ مسل کر بولے، بیٹی کو بِدا کیا تھا ایک دن، کچھ ایسے زیادہ دن بھی تو نہیں ہوئے، دو ہی برس تو ہوئے ہیں اس کے بیاہ کو، کل کی بات ہے جاڑے سے ڈر کر کیواڑ بند کئے رضائی میں دبکی پڑی رہتی تھی، اب کیسے اُٹھتی ہوگی تڑکے ساس کا ہاتھ بٹانے کے لئے اُٹھنا پڑتا ہی ہوگا۔ باپ کے گھر کے

کیا ہے... بات چیت میں مکمل اتفاق رائے ہو... ماسکو سے روانہ ہوگئے ہیں۔ روس اور ... ماسکو میں اتحاد اور باہمی امداد کے معاہدہ پر دستخط ... ہیں اعلان کا خلاصہ یہ ہے کہ فرانس کی پراوزنل گورنمنٹ کے ہیڈ جنرل ڈیگال اور وزیر خارجہ موسیو بڈالو کے دورہ ... فرانس سے اس ہمدردی کا مظاہرہ ہوا جو اہل فرانس اور اہل روس کے درمیان تعلق پیدا کرتی ہے اور جس ... تجربہ سے تقویت پہونچتی ہے جو دونوں قوموں کے ... جنگ ہوا ہے۔

روس کی طرف سے بحث میں چیرمین آف کونسل پیپلز کمشنرز ہے وی اسٹالن اور وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف نے حصہ لیا۔ انھوں نے لڑائی کو چلانے کے متعلق تمام مسائل اور امن کے متعلق آرگنائزیشن قائم کرنیکے مسئلہ اور خاص کر جرمنی کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے گا اس مسئلہ پر غور کیا، بحث سے اس بات کا پتہ چلا کہ دونوں ملکوں کے درمیان مکمل اتفاق رائے موجود ہے اور مل جل کر کام کرنے کی صدق دلانہ خواہش موجود ہے اور دونوں حکومتوں نے ایک بار پھر اس بات کا مصمم ارادہ ظاہر کیا ہے کہ وہ اس وقت تک برابر لڑتی رہیں گی جب تک کہ جرمنی پر مکمل فتح حاصل نہ ہو جائے، اور وہ یوروپ کو نئے حملہ سے بچانے کے لئے مل کر تدبیریں اختیار کرینگی، ان فیصلوں کی اسپرٹ کے ماتحت دونوں ملکوں نے ۱۰ دسمبر کو اتحادی اور باہمی امداد کے معاہدہ پر دستخط کئے۔

نواب اسمٰعیل خاں سے مسز نیڈو کی ملاقات

میرٹھ۔ ۹ دسمبر، مسز سروجنی نیڈو یہاں تشریف لائیں ریلوے اسٹیشن پر یو۔ پی مسلم لیگ کے صدر نواب محمد اسمٰعیل خاں نے ان کا خیر مقدم کیا وہ ان کے مکان پر گئیں دوسرے دن دونوں میرٹھ سے روانہ ہوگئے، اگرچہ وثوق سے کچھ نہیں کہا جاسکتا مگر اس قسم کی ملاقات نجی ملاقات سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے لیگ کے صدر کی صحت ٹھیک ہے اس لئے مسز سروجنی نائیڈو جیسی بڑی شخصیت کا محض مزاج پرسی کے لئے اُن کے پاس آنے کا کوئی موقعہ نہ تھا، کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ پس پردہ کیا اسکیم زیر غور ہے۔

برطانیہ کا بیڑہ پیسفک میں

لندن۔ ۱۱ دسمبر، سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ کا ایک مضبوط سمندری بیڑہ پیسفک پہنچ گیا ہے جس کے کمانڈر ایڈمرل فریزر مقرر ہوئے ہیں، یہ بیڑہ آسٹریلیا کے سمندر میں قیام کرے گا۔ مسٹر چرچل نے کیوبک کانفرنس میں وعدہ کیا تھا کہ برطانیہ ایک مضبوط بیڑہ پیسفک بھیجے گا جس کو اب پورا کر دیا گیا ہے، پیسفک میں برطانی بیڑہ کے بھیجنے سے بحر ہند کے برطانی بیڑہ کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں پڑے گا اٹلانٹک میں چونکہ اب سمندری لڑائی کی حالت بہتر ہو گئی ہے اس لئے برطانیہ کو پیسفک میں اپنا بیڑہ بھیجنے کا موقع مل گیا ہے۔ لیکن پیسفک میں لڑائی کی ذمہ داری امریکہ کی ہی رہیگی۔

مسز لکشمی پنڈت نیویارک پہنچ گئیں

نیویارک، ۹ دسمبر، مسز وجے لکشمی پنڈت نیویارک پہنچ گئیں۔

دیسی ریاستوں کو وائسرائے ہند کا مشورہ

حیدرآباد دکن۔ ۹ دسمبر، وائسرائے ہند لارڈ ویول کے اعزاز میں حیدرآباد دکن کی جانب سے جو پارٹی دی گئی اس میں تقریر کرتے ہوئے وائسرائے ہند نے ریاست حیدرآباد کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے کوششِ جنگ میں بہت امداد کی ہے دیسی ریاستوں کو آپنے یہ عام مشورہ دیا کہ وہ اپنے علاقوں میں صحیح اور مضبوط آئینی حکومت قائم کریں اور حیدرآباد چونکہ سب سے بڑی ریاست ہے لہذا اسے اس بارے میں رہنمائی کرنی چاہیئے دوسری بات جس پر آپنے زور دیا وہ غلہ کی زیادہ پیداوار اور راشن کی تقسیم تھی اس موقعہ پر نظام دکن نے بھی تقریر کی آپنے ریاست حیدرآباد کے انتظامات کا ذکر کیا اور ہندوستانی سپاہی کی تعریف کی۔

برطانی پارلیمنٹ معاملہ طے کریگی

نئی دہلی۔ ۷ دسمبر، معلوم ہوا ہے کہ برطانی پارلیمنٹ نے والیان ریاست اور وائسرائے ہند کا جھگڑا چکانے کا کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے اس جھگڑے کو پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ کے کچھ افسروں کے ضرورت سے زیادہ جوش کا نتیجہ خیال کیا جاتا ہے۔

مسٹر روجر ٹامس کا استعفیٰ

کراچی۔ ۷ دسمبر، مسٹر روجر ٹامس نے سندھ کی وزارت سے استعفیٰ دیدیا ہے انھیں گورنر سندھ نے سر غلام حسین ہدایت اللہ کی رضامندی سے زراعت کے وزیر کی بجائے آنریری مشیر محکمہ زراعت سندھ مقرر کر دیا ہے۔

میراج ریاستی پرجا کانفرنس

میراج۔ ۸ دسمبر، میراج ریاستی پرجا کانفرنس کے اجلاس میں صدارت کرتے ہوئے شری بی۔ جی کھیر سابق وزیر اعظم بمبئی نے فرمایا کہ دیسی ریاستیں حکومت بالادست کے امداد سے اپنی رعایا پر مطلق العنانہ حکومت قائم رکھنا چاہتی ہیں۔ برخلاف اس کے انھیں چاہیئے کہ اپنی رعایا کی نیک فہمی حاصل کریں اب برطانی ہند میں بھی دیسی ریاستوں کے لئے وہ عقیدت باقی نہیں رہ گئی ہے، جو کچھ عرصہ پہلے پائی جاتی تھی، بعض ریاستیں تو خود غرضی کا نمونہ بنکر رہ گئی ہیں۔

اس کے بعد مسٹر کھیر نے دیسی ریاستوں کے باشندوں سے کانگریس کی ہمدردی ظاہر کی اور مہاتما گاندھی کے پروگرام کی وضاحت کی۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ انتظامی اعتبار سے کچھ بھی ہو لیکن بہرحال دیسی ریاستوں اور برطانی ہند کے باشندے ایک ہی ہیں۔

خان بہادر کھرو کا مقدمہ

سکھر۔ ۹ دسمبر، خان بہادر کھرو اور ان کے بھائی کے خلاف قتل اللہ بخش کے سلسلہ میں جو مقدمہ چل رہا ہے اس میں ایک گواہ استغاثہ اپنے اس بیان سے جو اس نے پولیس کے سامنے دیا تھا منحرف ہو گیا اُس نے کہا کہ پولیس نے مجھ سے مارپیٹ کر یہ بیان حاصل کر لیا تھا میں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو بھی اس کی اطلاع بھیجدی تھی۔ وکیل سرکار نے کہا کہ چونکہ یہ گواہ اپنے بیان سے منحرف ہو گیا ہے لہذا اس پر جرح کرنے کی اجازت دی جائے عدالت نے یہ درخواست منظور کر لی اور اس گواہ پر جرح ہوئی۔

بعد کی خبر ہے کہ ۷ گواہان استغاثہ ملزموں کی طرف ہو گئے ہیں خان بہادر مولا بخش پر جرح ختم ہو گئی۔

امریکہ نے ۷،۴۹۶ ہوائی جہاز تیار کئے

واشنگٹن۔ ۸ دسمبر، امریکہ کے ہوائی جہاز تیار کرنیوالے بورڈ نے اعلان کیا ہے کہ نومبر میں امریکہ کے کارخانوں نے ۷،۴۹۶ ہوائی جہاز تیار کئے جو کہ مقررہ تعداد سے تین سو کم ہیں۔

نائب وزیر ہند کی رپورٹ

لندن۔ ۹ دسمبر۔ گلوب کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ نائب وزیر ہند لارڈ منسٹر نے ہندوستان میں فوجوں کی حالت کے متعلق اپنی رپورٹ مسٹر چرچل اور مسٹر ایمری کو پیش کر دی ہے۔ جلد ہی پارلیمنٹ میں اس کے متعلق بیان دیا جائے گا۔

مہاتما گاندھی اُردو پڑھ رہے ہیں

سیواگرام۔ ۹ دسمبر، مہاتما گاندھی کی صحت اب پہلے سے بہتر ہو گئی ہے، اب وہ روزانہ چرخہ کاتنے میں دو گھنٹہ صرف کرتے ہیں اور دُھننے کی ایک نئی ترکیب کا تجربہ کر رہے ہیں اُنھوں نے اردو پڑھنا بھی شروع کر دیا ہے۔

اُڑیسہ پر بمباری

کلکتہ۔ ۸ دسمبر، کل صبح ساحل اڑیسہ کے قریب دو جاپانی ہوائی جہازوں نے بم برسائے، بم تھوڑے ہی تھے، جان و مال کا نقصان بھی زیادہ نہیں ہوا، رپورٹ اول فوجی اور ہیڈکوارٹر نے مل کر مرتب کی ہے۔

بحکم جناب بابو نورتن کمار صاحب منصف بہادر شہر کانپور

سمن بنام مدعا علیہ بنابر حاضری اصالتاً بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۳۵)

بعدالت منصفی شہر کانپور

مقدمہ نمبر ۶۰۷ بابت سنہ ۱۹۴۴ء

دی ناردرن انڈیا ایل اینڈ سٹریز لمیٹڈ مدعی

مصری لال مدعا علیہ

بنام مصری لال ولد چھیدی لال قوم تیلی ساکن کلکٹر گنج عقب تھانہ کلکٹر گنج کانپور۔ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے تمھارے نام ایک نالش بابت دعوی بہی کھاتہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۵ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جس پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔

تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمھارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۴ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت سٹی منصفی کانپور

مہر عدالت

رہا تھا جیسے تنکا، باہر بڑی بڑی بوندیں گر رہی تھیں بیوی کے کراہنے کی آواز سنکر چونک کر بولے،

سردی زیادہ ہے "تکلیف بڑھ گئی ہوگی"۔

"ہاں!" وہ کروٹ لے کر بولی،

بہو سے بولے "بیٹی انگیٹھی میں کوئلے سلگا کر لے آ"،

"ایشور! مجھے موت کیوں نہیں آتی"؟ وہ کانپتی ہوئی آواز سے بولی،

"موت مانگنے سے نہیں آتی، گھبرا گئی، معمولی تکلیف ہے، کل اور دوا لادوں گا آرام ہو جائیگا۔"

"ہمیشہ سے یہی کہتے آرہے ہو اور دوا لادوں گا، نہ جانے اب تک کتنی دوائیں پلٹ چکے ہو آرام نہیں ہوتا، میرا ایک ہی علاج ہے، موت آخری علاج۔"

وہ مسکرا کر بولے :- اور زور سے چلاؤ،

"شریر کا کیا ہے،" بڑھیا گھٹی گھٹی آواز سے بولی، مگر ہوں بہت سخت، ٹانگیں ٹوٹ رہی ہیں، ٹیسیں اٹھ رہی ہیں، نہ جانے پران کیوں نہیں نکلتے؟

"بس اب خاموش ہو جاؤ" وہ بات کاٹ کر بولے "دکھ کو دکھ نہ جانیے" وہ کہتے کہتے رک گئے،

بیوی بولی دکھی نہیں تو کیا سکھی ہوں"

"بہت سکھی ہو ایشور نے سب دے رکھا ہے بہو، پوتے"!

موہن کو کھینچ کر پیار کر رہے تھے، دیوار کے ساتھ بہتی ہوئی دھار پرنالے کی طرح بہہ نکلی، "سامان کہاں رکھیں، بہو چلا رہی تھی۔

"ایک طرف کر تو دیا تم نے" کوٹھری بھر گئی ہے پانی سے، بادل کی گرج کے ساتھ سامنے کی دیوار پھٹ گئی، بچے چلائے، ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے چھت بیٹھ گئی ہے اور وہ سب ابھی نیچے دب جائیں گے، گھبراؤ نہیں، وہ بچوں کو گلے لگا کر بولے، بڑھیا کی کھاٹ گھسیٹ کر دالان میں لے آئے انھوں نے دیکھا، پھٹی ہوئی دیوار الگ کھڑی تھی اور پوری چھت کا بوجھ تنہا ستون پر۔

ہندوستانی اخباروں پر سنسر

لندن۔ ۱۱ دسمبر، ہندوستانی جرنلسٹوں اور مصنفوں کی ایسوسی ایشن نے اعلان کیا ہے کہ وہ جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہندوستانی جرنلسٹوں کی ایک کانفرنس منعقد کر رہے ہیں جس میں ہندوستان کے اندر اخباروں پر جو سنسر لگا ہوا ہے اس پر غور کیا جائیگا ایسوسی ایشن نے چودھری اکبر خاں ایڈیٹر انڈین پمفلٹ کو صدر منتخب کیا۔

سردار شوکت حیات خاں کا استعفےٰ

لاہور۔ ۱۱ دسمبر، پنجاب اسمبلی میں جناب صدر نے اس تحریک التوا اجلاس کو نامنظور کرتے ہوئے جو اس بنیاد پر پیش کی گئی تھی کہ وزیر اعظم پنجاب اور دوسرے وزیروں نے سردار شوکت حیات خاں کے برخاست ہونے پر استعفےٰ کیوں نہیں دیا یہ کہا تھا کہ اس معاملہ میں الگ تجویز پیش ہو سکتی ہے اب معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم پنجاب کو مسلم لیگ پارٹی کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ وہ اس مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے سرکاری وقت میں سے اسمبلی میں کچھ وقت نکالیں یہ نہیں معلوم کہ وزیر اعظم نے اس کا کیا جواب دیا ہے۔

یو۔پی کی تعلیمی کمیٹی

الہ آباد۔ ۱۰ دسمبر، یو۔پی کے گورنر نے لڑائی کے بعد تعلیم کی از سر نو تنظیم کی اسکیم جو کہ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم نے مرتب کی ہے جانچنے کے لئے ماہروں کی ایک کمیٹی بنائی ہے جس میں دو سرکردہ کانگریسمین بھی شامل ہیں۔ شری سمپورنانند سابق وزیر تعلیم اور مسٹر آتما نہرو کمیٹی کا پہلا اجلاس جلد ہی لکھنؤ میں ہوگا۔

وکٹوریہ بندرگاہ پھر استعمال ہونے لگی

بمبئی۔ ۹ دسمبر، بمبئی کی وکٹوریہ بندرگاہ پر اپریل کے مہینہ میں زبردست دھماکا ہوا تھا جس کے بعد وہ استعمال کے قابل نہیں رہی تھی اب وہ پھر قابل استعمال ہو گئی ہے۔

مصالحتی کمیٹی کے سوالنامے

الہ آباد۔ ۱۱ دسمبر، معلوم ہوا ہے کہ سر تیج بہادر سپرو کی صدارت میں نان پارٹی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے جس مصالحتی کمیٹی کا تقرر طے کیا تھا اس کی پہلی میٹنگ الہ آباد میں ۲۸، و ۲۹، دسمبر کو ہوگی اور اسکے بعد سوالنامے جاری کئے جائیں گے تاکہ مختلف سیاسی پارٹیوں کے نظریے واضح طور پر معلوم کرنے کے بعد مصالحت کی کوئی صورت نکالی جائے فی الحال سر تیج بہادر سپرو نے کچھ سوالنامے تیار کئے ہیں اور انھیں اس مصالحتی کمیٹی کے مختلف ممبروں کے پاس بھیجا ہے تاکہ وہ اس میں تبدیلی وغیرہ کے بارے میں اپنی رائے دیں۔ ان تجویزوں پر کمیٹی کی آئندہ میٹنگ میں غور ہوگا۔

مصالحتی کمیٹی میں سید غلام حیدر سابق جج لاہور ہائی کورٹ کا نام اور شامل کیا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ سر سپرو کے سوالنامے میں آٹھ سوال ہیں جو پہلی میٹنگ کے بعد لیڈروں کی تقریروں کے ساتھ شائع کئے جائیں گے۔

مسز شانتا آپٹے کا خیال

الہ آباد۔ ۱۰ دسمبر، مشہور فلم اسٹار مس شانتا آپٹے نے سنگیت سمتی کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میری رائے میں وقت آگیا ہے جبکہ ہندوستانی سنگیت کو اس دیش کی حدیں پار کر کے یورپ اور امریکہ میں پہونچنا چاہیئے، ہمیں الگ تھلگ رہنے کی پالیسی چھوڑ دینا چاہیئے۔

ریاست بھاؤنگر میں شہریوں پر ٹیکس

بمبئی۔ ۹ دسمبر، ریاست بھاؤنگر نے جو کہ کاٹھیاواڑ کی ایک مشہور ریاست ہے یہ دلیرانہ قدم اٹھایا ہے کہ جو شہری زیادہ منافع کماتے ہیں ان کی آمدنیوں پر ٹیکس لگا کر گاؤں والوں کو فائدہ پہونچایا جائے۔

تعلیمی افسروں کا ڈیپوٹیشن

الہ آباد۔ ۷ دسمبر، ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم سے الہ آباد کے تعلیمی ضلع افسران کی ایسوسی ایشن کی ایک ڈیپوٹیشن نے ملاقات کی اور اپنی شکایتیں ان کے سامنے رکھیں خاص طور پر ان کا مطالبہ یہ تھا کہ چونکہ سب ڈپٹی انسپکٹروں میں سے اب اسی فیصدی گریجویٹ ہوتے ہیں اس لئے انسپکٹروں کی جگہ کے لئے براہ راست بھرتی بند ہونی چاہیئے۔

اٹلی میں نئی کیبنٹ بن گئی

روم۔ ۱۱ دسمبر، سائنور بنومی نے ایک نئی کیبنٹ بنالی ہے جس کو اتحادیوں نے منظور کر لیا ہے کمیونسٹ لیڈر سائنور ٹوگ لائی نائب وزیر اعظم مقرر ہوئے ہیں کیبنٹ میں پانچ لبرل، چار کمیونسٹ اور تین کرسچن ڈیموکریٹ اور تین لیبر ڈیموکریٹ ہیں۔

افغانستان کا فوجی مشن نئی دہلی پہونچ گیا

نئی دہلی۔ ۸ دسمبر، افغانستان کا فوجی مشن لفٹننٹ جنرل محمد عمر خاں کی زیر سرکردگی میں نئی دہلی پہونچ گیا ہے یہ مشن حکومت ہند کا مہمان ہوگا اور تمام ہندوستان کے فوجی ٹھکانوں کا دورہ کرے گا، یہ مشن کئی ہفتہ تک ہندوستان میں ٹھہرے گا۔

مسلم لیگ سے ایک اور ممبر کا اخراج

لکھنؤ۔ ۱۰ دسمبر، یو۔پی مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ نواب اسمٰعیل خاں کی صدارت میں ہوئی جس میں وہ پارلیمنٹری بورڈ توڑ دیا گیا جو یو۔پی میں میونسپل انتخاب لڑنے کیلئے قائم کیا گیا تھا علیگڑھ سٹی مسلم لیگ کو معطل کر دیا گیا اور اس کے صدر مسٹر ایم۔ ایم بشیر کو جعلی ممبر بنانے کے الزام میں تین سال کیلئے مسلم لیگ سے نکالدیا گیا نواب اسمٰعیل خاں کی صدارت میں ایک کمیٹی بنائی گئی جو یو۔پی کی میونسپلٹیوں میں مسلم لیگ پارٹی کی رہنمائی کرے گی۔

جرمنی کا راکٹ بم ۵ منٹ میں انگلینڈ پہنچ جاتا ہے

لندن۔ ۸ دسمبر، برطانیہ کی ہوائی وزارت نے ایک اعلان میں بتلایا ہے کہ جرمنی کا راکٹ بم جو جنوبی انگلینڈ پر حملہ کر رہا ہے اس کی رفتار تین ہزار میل فی گھنٹہ ہے اس میں دو ہزار پونڈ مادہ آتشگیر بھرا ہوتا ہے اس بم کا وزن ۱۲ ٹن ہوتا ہے اور وہ ہالینڈ میں اپنے اڈہ سے اڑ کر پانچ منٹ کے اندر انگلینڈ پہنچ جاتا ہے اس کی رفتار اس کی آواز سے تیز ہے۔

ہندوستان کو امریکہ سے دس کروڑ اونس چاندی ملی

مونٹریل۔ ۹ دسمبر، امریکہ کے خزانہ نے اعلان کیا ہے کہ پرل بندرگاہ کے حملہ کے بعد سے امریکہ ۱۲۲۹۳۰۰۰۰۰ اونس چاندی لڑائی کے کام میں لاچکا ہے، اس میں سے زیادہ تر غیر ملکوں کو ادھار پٹہ کے قانون کے ماتحت دی گئی ہے لیکن کچھ فروخت بھی کی گئی ہے پوربی ایشیا کو ۲۴۴۳۷۰۰۰۰ اونس چاندی بھیجی گئی ہے جس میں سے ہندوستان کو دس کروڑ اونس چاندی ملی ہے۔

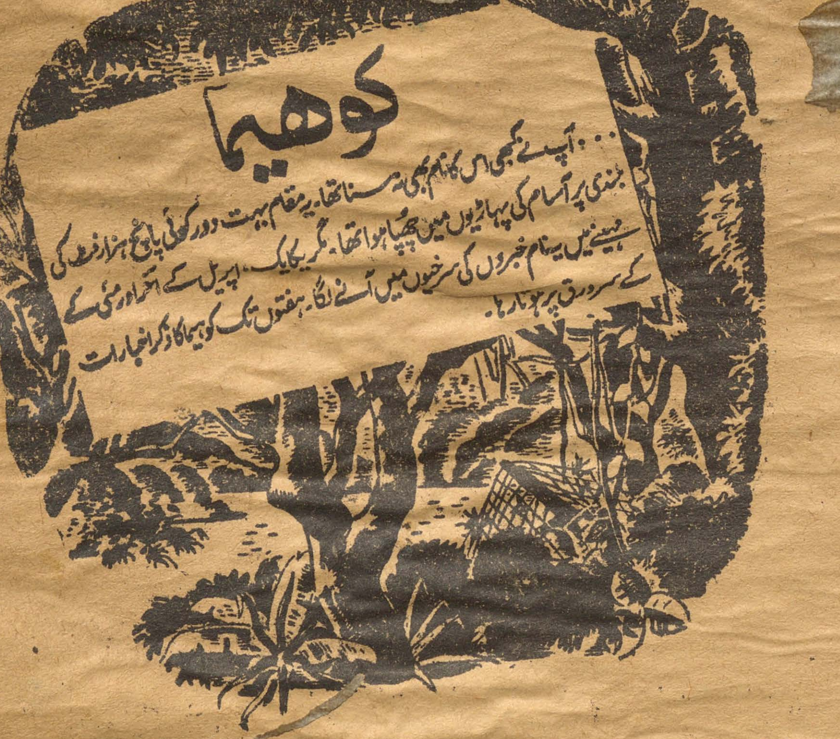
روس سے برطانی سفیر لندن کو روانہ ہو گیا

ماسکو۔ ۷ دسمبر، روس میں مقیم برطانی سفیر سر آرچیبالڈ کلارک کیر مشورہ کیلئے آج لندن کو روانہ ہو گیا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو

الہ آباد۔ ۷ دسمبر، پنڈت جواہر لال نہرو کی صحت ٹھیک ہے جیل میں وہ روزانہ کثرت کرتے ہیں، اپنی سوانح عمری کے متعلق کچھ لکھتے اور بہت کچھ سوچتے رہتے ہیں۔ ان کے جیل سے نکلنے سے پہلے ہی ان کی خود نوشتہ سوانح عمری میں کچھ اہم تبدیلیاں ہو چکیں گی، حال میں دنیا کے واقعات نے پنڈت جواہر لال نہرو پر بہت اثر ڈالا ہے۔ انھیں ہندوستان کی اقتصادی مصیبت کی خاص طور پر فکر ہے۔

کوہیما داستان



ٹوجو کے آدمی چندون کو پار کر آئے۔ اور آہستہ آہستہ چھپتے چھپاتے کوہ جیپو اور ناگا کی پہاڑیوں تک پہنچ گئے۔ انہوں نے کوہیما کے ارد گرد چند چوٹیوں پر قبضہ کر لیا۔ ناگا لوگ اپنے گاؤں سے باہر نکال دیئے گئے۔ اُن کے گھر جلا دیئے گئے جھونپڑیاں مسمار کر دی گئیں۔ اُن کے جانور، مرغی خانے اور فصلیں لوٹ لی گئیں۔

یہ تھی کوہیما کی داستان۔ اس جگہ ہمارے نوجوانوں نے ثابت کر دیا کہ

ہم جاپانیوں کو ہرا سکتے ہیں۔ اور ہرا رہے ہیں۔



یہ جاپانیوں کے بقول "ہندوستان پر چڑھائی" تھی حالات تیزی سے بدلتے گئے۔ آپ کو یہ نام یاد ہوں گے، جیل کی پہاڑیاں، "جی، پی، ٹی" چوٹی ایف۔ ایس۔ ڈی، چوٹی، پمپل اور سب سے آخر ڈپٹی کمشنر کا بنگلہ، یہ بڑی سخت لڑائی تھی۔

مگر ہمارے آدمیوں نے دشمن کی کہیں بھاری تعداد کے مقابلے میں نہ صرف حملے کو روک دیا بلکہ آخر کار غنیم کو کچل کر ایک زبردست فتح حاصل کر دکھائی۔

قومی جنگی محاذ نے شائع کیا

AAA1306

...باغیوں کا کنٹرول

لندن۔ ... اتھنس سے بی۔ بی۔ سی کے نامہ نگار نے جو تازہ اطلاع بھیجی ہے اس میں بتلایا گیا ہے کہ باغیوں کی مزاحمت ... گو پاٹرس اور شہر کے وسطی علاقوں ... ہے لیکن عام صورت حالات میں کوئی ... باغیوں نے کل ۵۰ ملی میٹر دہانہ والی توپوں سے گولہ باری شروع کی تھی وہ آج صبح کل سے بھی زیادہ زور شور کے ساتھ شروع کر دی گئی جس سے کچھ آدمی ہلاک اور زخمی ہو گئے ہیں۔ شہر کے اندرا ن علاقوں میں ایک بڑی ... باغی پھر گھس آئے جن کو چند روز ہوئے ... کر دیا گیا تھا چھپکر حملہ کرنے والے جو سادہ ... میں شہر کے باہر تمام راستوں پر کھڑے ... اور ۱۱ دسمبر کی رات کو باغیوں نے تمام ... بارودی سرنگیں بچھا دیں جس سے ہماری ... آدمی ہلاک اور زخمی ہو گئے اور گاڑیوں کو ... پہونچایا۔ پاٹرس میں برطانی بحری ہیڈ کوارٹر پر ... کمک گئی۔ کمک وہاں پہونچ گئی ہے اور بڑا سخت مقابلہ ہو رہا ہے۔ گو پچھلے بارہ گھنٹہ میں حالت کچھ بہتر ہو گئی ہے۔ یونان میں اور کچھ اتنا سخت مقابلہ نہیں ہے۔ اتھنس ... کی براڈ کاسٹ میں ایک اطلاعی ... نہ سکتا کہ میں یہاں سے کب تک براڈ کاسٹ کر سکوں گا۔ اس وقت تمام یونان پر ای۔ ایل۔ اے۔ ایس (باغیوں) کا کنٹرول ہے، صرف پاٹرس کے ٹاپو نما کا نچلا حصّہ ان کے کنٹرول سے باہر ہے۔ ای۔ ایل۔ اے۔ ایس اپنی فوجوں کو منظم کر رہے ہیں اور وہ برطانی کمک کے وہاں پہونچنے سے پہلے فیصلہ کن لڑائی لڑنے کی کوشش کریں گے۔

بوڈاپیسٹ کے قریب گھمسان کی لڑائی

ماسکو۔ ۱۳ دسمبر۔ روس کے تازہ اطلاع میں بتلایا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے گڈولے پر قبضہ کر لیا ہے جو کہ بوڈاپیسٹ کے دس میل اُتر پورب میں ہے رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس وقت بوڈاپیسٹ کی باہری بستیوں میں دست بدست لڑائی ہو رہی ہے روسی فوج کے ٹنک اور توپیں جرمن مورچوں کو توڑ پھوڑ رہی ہیں اور پیدل فوجیں جرمن فوجوں کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ روسی فوج کا ایک دستہ بوڈاپیسٹ کے اتر پورب میں جرمن اور ہنگرین فوجوں کو گھیرے میں جکڑ رہا ہے۔

روس اور فرانس ...
امداد کے معاہدہ پر دستخط ...

... زندگی ان چٹانوں کی طرح سخت ہے جن کے درمیان ... ن اور بلوچی دونوں خطرہ کو دن کے کاموں کا یا شب بیداری کا ایک ... تصور کرتے ہیں۔

خاص کر سفر میں پڑاؤ ڈالنے کی اکثر ضرورت ہوتی ہے اور خیمہ کی آگ کے سامنے پہرہ لگا دیا جاتا ہے۔

رات کے پہرہ داروں کو ہوشیار رکھنے کے لئے دودھ اور شکر کے ساتھ چائے تیار کی جاتی ہے اور پیتل کے گلاسوں سے پی جاتی ہے۔ چائے رات کی ٹھنڈی ہوا سے محفوظ رکھتی ہے اور تنہا پہرے دار کے لئے ایک قابل رفاقت پینے کی چیز ہے۔

سرحد میں ہر جگہ تازہ بروک بونڈ چائے اسی قدر مقبول ہے۔ جتنی ہندوستان کے دوسرے حصّہ میں۔

بروک ۔ بونڈ

"دو پتیاں اور ایک کلی"

نیٹال جوڈیشل کمیشن سے ہندوستانیوں کا استعفےٰ! ڈربن۔ ۷، دسمبر، مسٹر اے۔ آئی قاضی اور مسٹر ایس۔ آر نائیڈو نے نیٹال انڈین جوڈیشل کمیشن سے استعفےٰ دیدیا ہے۔

بناوٹی اور دکھلاوے کی عبادت سے خدا کو بھی نفرت ہے

جھوٹے بھگتوں نے غریب و نیکدل ساماتا مالی کو کیا کیا نقصان پہونچایا ہے

لیکن اُس نے ہر مصیبت کا سامنا کیا اور کامیاب رہا کیونکہ وہ سچّا بھگت تھا

راج کمل اور شانتارام کی پیش کش

مالی

خاص اداکار

ماسٹر کرشنا راؤ	امیر کرناٹکی
بیبی نلنی	وویا دیوی
راجہ پنڈت	دیکاس
مہر سلطانہ	سمنٹ
باپو راؤ	مدن موہن

گزرے ہوئے واقعات اور حادثات کو پیش کرنے کے لئے فن اور قابلیت کی ضرورت ہے اور اس فن کے ماہر صرف **وی شانتا رام** ہی ہیں جو آج بھگتی کے رس میں بھیگی ہوئی داستان پیش کرتے ہیں

جمعہ ۱۵، دسمبر ۱۹۴۴ء سے

نشاط ٹاکیز کانپور میں

روزانہ:۔ ۷ بجے شام ۱۰ بجے رات
مٹنی شو۔ اتوار کو ۳ ½ بجے دن

نوٹ:۔ ایک ہفتہ کے لئے فری پاس قطعی بند۔

سمن بغرض قرار داد اُمور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۴۰۵ سنہ ۱۹۴۴ء

عدالت جناب منصف صاحب بہادر بہرائچ

راجہ صاحب سید محمد سعادت علیخاں تعلقدار نانپارہ — مدعی

بنام حسین بخش عرف کستو وغیرہ — مدعا علیہ

بنام حسین بخش عرف کستو ولد مخدوم بخش قوم شیخ ساکن بہرائچ محلہ گوڑی — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت زر چارم و دخلیابی کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲، ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء وقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر آپ بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ آپ کی غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۱ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء بثبت دستخط و مہر عدالت جاری کیا گیا۔ (دستخط حاکم) منصرم عدالت منصفی بہرائچ

(مہر عدالت)

کرایہ کیلئے خالی ہے

ہیرامن کے پوروہ میں بابو عوض علی کے مکان کے قریب ایک نیچے کے حصہ کا پختہ مکان کرایہ کے لئے خالی ہے۔ ضرورتمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کریں

حافظ عبدالرزاق احسان منزل توپخانہ بازار کانپور

باجلاس جناب مسٹر شنکر دیال صاحب بہادر منصف کول علی گڈھ

سمن واسطے قرار داد اُمور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۵)

نمبر مقدمہ ۱۳۳ سنہ ۱۹۴۴ء

عدالت منصفی کول ضلع علی گڈھ

راؤ راجکنوار سنگھ پسر تبنتی راؤ کرن سنگھ قوم ٹھاکر ساکن ورئیس برولی تحصیل کول ضلع علی گڈھ — مدعی

بنام چندر پرکاش ولد منشی لال و مسماۃ جے دیوی بیوہ بھانو پرکاش قوم ویش ساکن حال ملازم ریاست اندور سپلائی ڈپارٹمنٹ و گوپال ولد بھوسین قوم برہمن ساکن حال ملازم ٹھیکہ دار حلوائی ریلوے اسٹیشن الہ آباد — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت ... کے دائر کی ہے لہذا آپکو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۵، فروری سنہ ۱۹۴۵ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوں، اور جوابدہی دعوٰی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم موتی لال منصرم
عدالت منصفی کول علی گڈھ

ہر ایک پٹرولیم استعمال کرنے والے کا فرض ہے کہ اس بات کا پورا خیال رکھے کہ جو کھوں میں
گرنیوالے کو ہم تاکید کرینگے کہ وہ فضول اور غیر ضروری استعمال کو بند کرے۔

...برما شیل نے شائع کیا

چرخہ سنگھ کی اسکیم میں تبدیلی

واردھا۔ بذریعہ ڈاک، چرخہ سنگھ کی اسکیم میں جو تبدیلی ہوئی ہے اور اسے مرکزی کی جگہ لامرکزی بنایا گیا ہے اس سلسلہ میں ہمارے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ مہاتما گاندھی سے ۷ روز تک ایک ایک گھنٹہ کیلئے شری جاجو جی نے بات چیت کی اس کے بعد جو تجویزیں طے پائیں وہ بورڈ کے ممبروں اور کھادی کے سرگروہ کارکنوں کو بھیجدی گئیں اس کے جوابات بھی آگئے اور بورڈ کے روبرو پیش ہیں۔

اب کھادی کے جو کارکن گاؤں میں کام کرنے کے لئے بھیجے جائیں گے انکو خاندان کے ممبروں کی تعداد کے حساب سے ماہانہ الاؤنس دیا جائیگا مگر یہ الاؤنس کسی حالت میں سو روپیہ مہینہ سے زیادہ نہ ہوگا اور پانچ سال تک برابر ملتا رہیگا کیونکہ اتنے عرصے میں اس علاقے کا کام اس قابل ہو جائیگا کہ اپنا بار آپ سنبھال سکے اس کے بعد الاؤنس بند کر دیا جائے گا۔

مہاتما گاندھی دہلی آئیں گے

واردھا۔ ۱۱ دسمبر، مہاتما گاندھی کستوربا میموریل فنڈ کے ٹرسٹیوں کی میٹنگ میں شریک ہونے کے لئے غالباً فروری کے مہینہ میں دہلی جائیں گے، ممکن ہے کہ وہ اس موقعہ پر سر سپرو کی مصالحتی کمیٹی کے سامنے بیان دیکر اپنی پوزیشن بھی واضح کریں۔

مسٹر اینے کی تقریر

کولمبو۔ ۱۰ دسمبر، حکومت ہند کے نمایندے مسٹر ایم۔ ایس اینے نے بارٹلے کالج میں تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ لنکا کے ہندوستانیوں کے حقوق کا معاملہ جلد طے ہو جانا چاہیئے بہتر ہے کہ سولبری کمیشن کے آنے سے پہلے ہی یہ معاملہ طے ہو جائے اور حکومت ہند اور حکومت سیلون (لنکا) کی طرف سے ایک مشترکہ حل اس کمیشن کے سامنے پیش کیا جائے۔

سر تیج بہادر سپرو نے فرمایا کہ ہمیں اس حقیقت کا سامنا کرنا چاہیئے کہ اختلافات موجود ہیں یہ اختلافات باہمی طور پر ہی دور ہو سکتے ہیں۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے تحفظات کے ذریعہ یہ اختلافات دور نہیں ہو سکتے۔ آئرلینڈ روس اور برطانیہ کی طرح یہاں بھی قانون ساز انجمنوں اور قانون پر عملدرآمد کرانیوالی جماعتوں کو اپنے اختیارات پر خود ہی پابندیاں عائد کرنا ہوں گی۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہم بڑے نازک دور سے گزر رہے ہیں اگر اس وقت ہندو اور مسلمان تصفیہ کرنے سے قاصر رہے تو اس کے نتیجے بہت خطرناک ثابت ہوں گے، برطانیہ یا مسٹر جناح یا مہاتما گاندھی پر الزام رکھنے سے کوئی نتیجہ نہیں ہمیں تو مستقبل کی طرف دیکھنا چاہیئے اور اپنے آپ سے یہ پوچھنا چاہیئے کہ کیا ہم نیا ورق پلٹنے کے لئے تیار ہیں۔

بحکم جناب مسٹر اننت بہاری لال ماتھر صاحب بہادر جج خفیفہ کانپور

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۳۲۵ بابت سنہ ۱۹۴۰ء
متفرقہ نمبر ۴/۳ بابت سنہ ۱۹۴۴ء بصیغہ اجرا دوم

مسماۃ سوشیلا دیوی مادر وولیہ قدرتی کشوری رتن نابالغ پسر لالہ کشن گوپال متوفی مالک فرم اودے رام کشن گوپال واقعہ نیا گنج شہر کانپور — مدعی

بنام عبدالرحمن عبدالقادر — مدعا علیہ

بنام عبدالرحمن و عبدالقادر عرف عبدالقادوس پسران نامعلوم اقوام مسلمان مالکان فرم عبدالرحمن و عبدالقادر ساکنان محلہ چھچھ لوروہ قصبہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد — مدعا علیہ

چونکہ مسماۃ سوشیلا دیوی مادر وولیہ قدرتی کشوری رتن نابالغ نے درخواست اس عدالت میں گزرانی ہے کہ بجائے کرشن گوپال متوفی کے آپ کا نام درج کیا جاوے لہذا آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں، کشوری رتن نابالغ بولایت مسماۃ سوشیلا دیوی کا نام بجائے ڈگری ہذا متوفی کیوں نہ درج ہو کر کارروائی اجراء تمہارے خلاف جاری کیجاوے۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپکی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ ۵ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم منصرم عدالت
جج خفیفہ کانپور

سے (یا) پر فروخت نہیں کر سکتا۔

کاغذ اور گتے کے ہر دوکاندار کے لئے لازم ہے کہ تھوک یا خوردہ قیمتوں کی فہرست اپنی دوکان میں نمایاں طور پر لگائے اور طلب کرنے پر گاہک کو دکھائے۔

یاد رہے کہ اس قانون کی رو سے کاغذ یا گتہ مقررہ قیمتوں سے زیادہ پر نہ صرف بیچنا بلکہ خریدنا بھی جرم ہے۔ "شیڈیول" میں درج کی ہوئی قسموں اور رنگوں کے مال کی ایف۔ او۔ آر قیمتوں کی پوری تفصیلات "پیپر پرائس کنٹرول آرڈر سنہ ۱۹۴۴ء" اور "پیپر کنٹرول (پرائس آف بورڈ) آرڈر سنہ ۱۹۴۴ء" میں درج ہیں جن کی نقلیں مینیجر آف پبلیکیشنز سول لائنز دہلی یا سرکاری مطبوعات بیچنے والے ایجنٹوں سے مل سکتی ہیں۔ قیمت فی آرڈر ...

THE [masthead damaged]

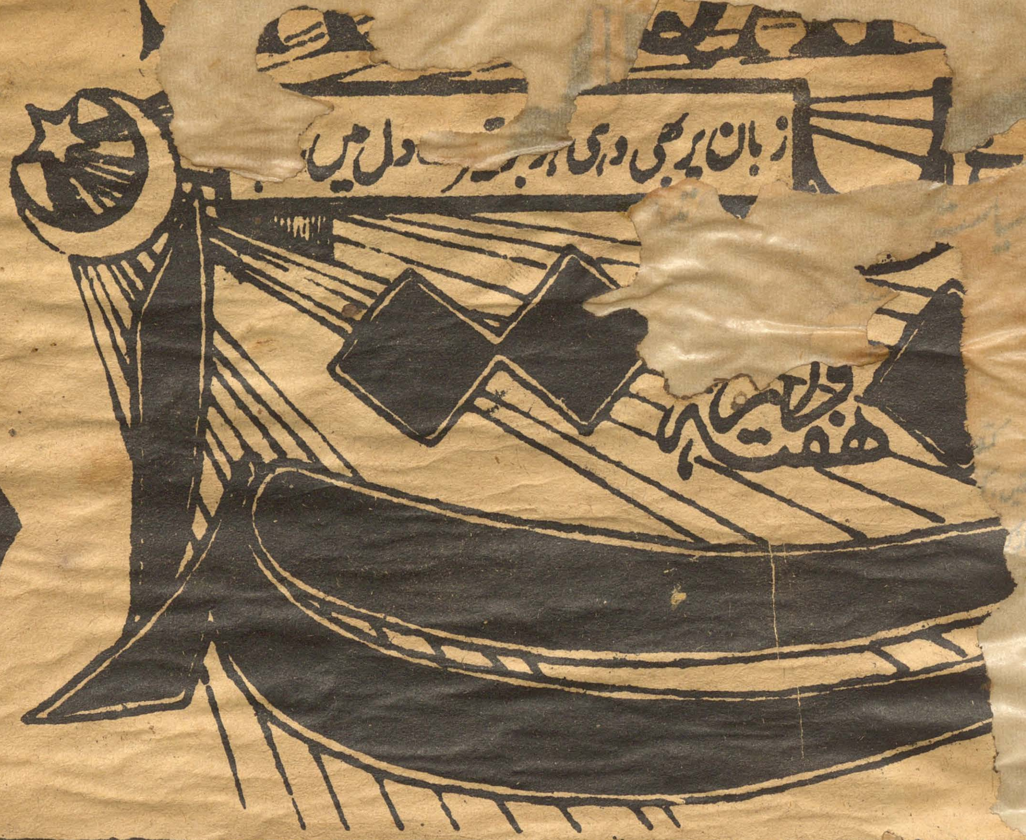
REGD NO. A 406

زبان پہ بھی وہی ہے جو ... دل میں

ہفت روزہ

قیمت
سالانہ صہ 5/-/-
ششماہی ۲؍۱۲ 2/12/-
سہ ماہی ۱؍۸ 1/8/-
فی پرچہ دو آنہ ۲ 2/-

VOL. 40 NO. 51 | CAWNPORE. Saturday. 23rd Dec. 1944 | ... مطابق ۶ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ



ادبیات

فکرِ یک نشست

از جناب دوّر ہاشمی کانپوری (از بنگلور)

ساقی تری نگاہ کا جادو تو چل گیا | لیکن وہ رند میں ہوں کہ گر کر سنبھل گیا
پھولوں میں اب نہ رنگ نہ ذرّوں میں آب و تاب | یہ "وہ" بدل گئے کہ زمانہ بدل گیا؟
اُس کوچہ میں سرورِ تمنّا نہ پوچھئے! | گرنا تھا ہر قدم پہ مگر میں سنبھل گیا
مانا کہ سوزِ غم سے ہوں آتش نفس، مگر | یہ کم ہے کیا؟ "چراغِ تمنّا تو جل گیا"
اُن کو نیازِ حُسن! مجھے نازِ عاشقی | وہ مجھ سے اور آج میں اُن سے بدل گیا
خاکسترِ پتنگ میں لاکھوں پتنگ ہیں | یہ کون کہہ رہا ہے کہ پروانہ جل گیا
اے لطفِ یادِ یار! ترا شکریہ کہ آج! | کچھ دیر کے لئے مرا دل تو سنبھل گیا
ہر چند "نظم" میں بھی ہے اک ساحری مگر | افسوس! شاعروں سے "فسونِ غزل" گیا
اکثر مقامِ عشق یہ آئے کہ میں جہاں | اکثر حدودِ شوق سے آگے نکل گیا
اُس بارگاہ ناز کی عظمت نہ پُوچھئے | سَر کی ہے کیا بساط میں آنکھوں کے بل گیا

ساقی! تہی سبو کو نہ کر، میں ترے نثار
اک دوّر ابھی ہے زندہ! اگر دور چل گیا

وارداتِ خاص

از جناب دوّر ہاشمی کانپوری از بنگلور

دیارِ حُسن میں کیا خوب لطفِ سیر رہا | کہ اب نگاہ میں کعبہ رہا نہ دیر رہا
خدا کرے "غمِ بیحد" کی تیرے عمر دراز | ہمیشہ مجھکو غمِ دوجہاں سے بَیر رہا
یہی بہت ہے شرف میری عاشقی کے لئے | کہ اُن کے بزم میں میرا ہی ذکرِ خیر رہا
غرورِ نازو ادائے ستم مبارکباد | کہ تیری زو پہ نہ اب ہم رہے نہ غیر رہا
حریمِ عرش کہاں اور میں کہاں؟ لیکن | نہ بچ کے مجھ سے کوئی بھی مقام سیر رہا
مجھے خبر نہیں تیرے "سرورِ غم" کی قسم، | کہ زندہ کیسے میں اب تک ترے بغیر رہا

خیالِ یار! تجھے حالِ دوّر ہے معلوم
کہیں رہا، نہ مگر وہ ترے بغیر رہا

دُنیائے اسلام

عراق کی پارلیمنٹ کا افتتاح، نائب السلطنت امیر عبد اللہ کی تقریر

بغداد (بذریعہ بحری تار) نائب السلطنت امیر عبد اللہ نے جو عراقی فوج کے فیلڈ مارشل کی سفید شاندار وردی زیب تن کئے ہوئے تھے ۲۲ دسمبر کو عراقی مجلس کے ایک نئے اجلاس کا افتتاح کیا۔ راستے کے دونوں کناروں پر عراقی فوج کے سپاہی صفیں باندھے کھڑے تھے اور ان کے پیچھے خوش وخرم باشندوں کے مجمع نائب السلطنت کے خیر مقدم میں خوش آمدید کے نعرے لگا رہے تھے ایوان کے دروازے پر وزیر اعظم حامدی الپاشی اور کابینہ کے ارکان نے نائب السلطنت کا سرکاری طور سے خیر مقدم کیا۔

امیر عبد اللہ نے تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ اب جنگ اس مرحلہ پر پہونچ گئی ہے، جب یہ بات پورے اعتماد کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ فتح ہمارے اتحادیوں ہی کی ہوگی اور ایک ایسا عام امن وامان قائم ہوجائے گا جس کی بنیاد عوام کے حق خود اختیاری اور ان کی آزادی کی ضمانت پر ہوگی، عراق نے تہیہ کرلیا ہے کہ وہ تمام اقوام کے لئے عام امن وامان، خوشحالی اور آزادی مہیا کرنے کی خاطر اپنے تمام امکانی وسائل سے اپنے اتحادیوں کی ہر ممکن امداد کرے گا۔

نائب السلطنت نے اس امر کے متعلق مکمل اطمینان کا اظہار کیا کہ عرب ممالک جنھیں ان اصولوں کی اہمیت کا پورا پورا احساس ہے جن کی بنیاد انسانیت پر ہے ان کی حمایت کے لئے دل سے خواہشمند ہے، عرب ممالک کوشش کرکے مشورہ کے لئے جلد از جلد یکجا ہوئے ہیں اور وفاق عرب قائم ہونے کا فیصلہ کیا ہے اور ہر عراقی اس وفاق کا خواہشمند ہے تاکہ سب مل کر موثر مساعی کرسکیں۔ امیر عبد اللہ نے اس امر کا تذکرہ کرتے ہوئے کہ عراق نے اتحادی اقوام کے صلاح ومشورہ میں کیا حصہ لیا ہے کہا کہ عراق نے اتحادی اقوام کے ساتھ اپنی مشترکہ تعاون کی خواہش کے مطابق بہت سی اہم بین الاقوامی کانفرنسوں میں حصہ لیا ہے دنیا کے حالات اور بین الاقوامی صورت حال کی بنا پر ہمیں اپنی غیر ملکی نمائندگی میں ایسی توسیع کرنا پڑے گی جو ان ضروریات کے پیش نظر مناسب ہو۔ حکومت کے اندرونی پروگرام کا تذکرہ کرتے ہوئے نائب السلطنت نے ان اصلاحات کے ایک جامع پروگرام کی تفصیلات بتائیں جن کا مقصد ملک سے ان خرابیوں کا دور کرنا ہے جو جنگ کی وجہ سے پیدا ہوگئی ہیں نیز فرسوں کے درمیان دلجمعی پیدا کرنا اور امن سلامتی عدل وانصاف اور خوشحالی کا قائم کرنا ہے جس کی تمام اقوام خواہشمند ہیں۔ اس کے بعد نائب السلطنت نے پولیس کی کارگزاری کی ترقی اور متصرف کے اختیارات کی توسیع کا ذکر کیا۔ یہ بتانے کے بعد کہ حکومت نے ایک ایسا متوازن بجٹ تیار کیا ہے جس میں ان دو اصولوں کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ بہبودی عامہ کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے اور فضول اخراجات کو نظر انداز کردیا جائے نائب السلطنت نے حکومت کے صنعتی اور زرعی پروگرام کا حال ظاہر کیا۔ اس پروگرام میں یہ تجویز بھی شامل ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہوسکے سوتی اور اونی کپڑوں کے کارخانے، دباغت کے کارخانے اور ماہی گاہیں قائم کردی جائیں نائب السلطنت نے کہا کہ عراق کی بعد جنگ تنظیم جدید سے متعلق تمام مسائل پر غور کرنے کے لئے ایک خاص کمیٹی مقرر کردی گئی ہے، عدل وانصاف کے کام کی اصلاح اور اختیارات اور فرائض کی یقینی منصفانہ تقسیم کا انتظام کرنے کیلئے قانونی مسودے تیار کرلئے گئے ہیں۔

ترکی اخبارات کے خیال میں یورپ کی جنگ موسم بہار تک ختم ہوجائے گی

انقرہ۔ ۱۰ دسمبر، جنگ کی تازہ صورت حال پر ترکی جرائد نے ذیل کے خیالات کا اظہار کیا ہے:۔

"والوس" لکھتا ہے، یوگوسلافیہ اور ہنگری میں روسی فوجوں کا تازہ حملہ اس امر کی دلیل ہے کہ روسی ہائی کمانڈ جنگ کو بہت جلد جرمنی کے اندرونی علاقوں میں پھیلا دینا چاہتا ہے چنانچہ روسی فوجیں بوڈاپسٹ کے سقوط پر اتنا زور نہیں دے رہی ہیں بلکہ وہ پہلے آسٹریا اور ہنگری کے مابین جرمن فوجوں کے الحاق کو توڑ دینا چاہتی ہیں اگر روسی اس میں کامیاب ہوگئے تو بلقان کے ۱۶ جرمن ڈویژن مکمل طور پر تباہ ہوجائیں گے۔ دوسری طرف چیکوسلاویہ میں روسی پیش قدمی یہ بنا رہی ہے کہ روسی اس کوشش میں ہیں کہ وہ چیکوسلاویکیہ کو دو حصوں میں کاٹ کر اسٹوڈینس لینڈ میں پہنچ جائیں اس طرح ایک اور جرمن فوج اپنے مرکز سے کٹ جائیگی "یینی صباح" لکھتا ہے کہ روسی فوجیں آسٹریا کی طرف اس لئے بڑھ رہی ہیں کہ وہ اٹلی کی جرمن فوجوں کو مکمل طور پر کاٹ دیں اور دوسری طرف جنوب میں بڑھ کر پہلی فرانسیسی فوج سے الحاق قائم کرلیں جو سوئزرلینڈ کی سرحد کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہے، اگر اس میں روسی کامیاب ہوگئے تو جرمنی کے گرد اتحادیوں کا محاصرہ مکمل ہوجائے گا اور اتحادی ہر طرف سے جرمنی پر فیصلہ کن حملہ کرکے موسم بہار کے اواخر تک جنگ ختم کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

روس و ترکی میں کشیدگی کا امکان

لندن۔ ۱۲ دسمبر، روس اور ترکی کے درمیان تعلقات میں بہت کشیدگی پیدا ہوگئی ہے اور اس نے ترکی کی جانب سرد مہری کا رویہ اختیار کرلیا ہے، ترک نہیں جانتے کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے انکا کہنا ہے کہ روس نے ان سے کوئی ایسا مطالبہ نہیں کیا جو پورا نہ کیا گیا ہو۔ غیر جانبدار حلقوں کا بیان ہے کہ روس ترکی کے اس رویہ سے بہت بدظن ہے کہ لڑائی میں پہلے اپنا بچاؤ کرو۔ اس حقیقت کے باوجود کہ روس برطانیہ کا ساتھی ہے وہ ترکی کا زیادہ سے زیادہ تعاون وامداد حاصل کرنے کیلئے انتہا پسندانہ اقدام کرنے کو تیار ہے، لندن میں ان افواہوں کی تصدیق نہیں ہوسکی کہ روس ترکی سے اپنے تعلقات منقطع کرے گا۔ لیکن ترکی میں بہت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔

کے ساتھ مل کر پولش گورنمنٹ بنانے میں تمام مشکلات حل ہو جاتے، مسٹر چرچل نے پولش گورنمنٹ کے درمیان سمجھوتہ نہ ہونے پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ میں یہ خیال نہیں مان سکتا کہ نئے پولینڈ کی سرحدوں کے بارے میں جو انتظامات تجویز کئے گئے تھے وہ ٹھوس اور قابل اطمینان نہیں تھے۔

اگر لاگ کے آس پاس کے علاقہ اور دکھن کی طرف وہ علاقے جو کرزن لائن اے کہلاتے ہیں یکراین میں شامل کردئے جاتے تو پولینڈ کے اُتر میں کیونگبرگ کے دکھن اور پچھم کا پوربی پرشیا کا تمام علاقہ جس میں ڈنزگ بھی شامل ہے مل جاتا۔ مسٹر چرچل نے یہ بھی تجویز کیا کہ تینوں بڑی طاقتوں روس۔ امریکہ اور برطانیہ کی ایک میٹنگ جلد سے جلد ہونی چاہیئے۔ اور یہ میٹنگ برطانیہ میں ہو تو بہت ہی اچھا ہے۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ طہران کانفرنس میں موسیو اسٹالن نے کہا تھا کہ میں نے ایک مضبوط اور آزاد پولینڈ قائم کرنے کا پختہ ارادہ کیا ہوا ہے یہ اس کی ایک طے شدہ پالیسی ہے۔ مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ مجھے پولوں کے ساتھ گہری ہمدردی ہے مجھے روسیوں کے ساتھ بھی ہمدردی ہے۔

ہماری زندگی میں جرمن روس پر دو بار حملہ کرچکے ہیں۔ روس کو پورا حق حاصل ہے کہ وہ اس بارے میں اپنا پورا اطمینان کرے کہ اس پر آئندہ حملے نہ ہوں، پولینڈ کی آزادی روس کی ہی بدولت ہوگی جس نے جرمنی کی فوجی مشین کو کچلنے کے لئے اپنے لاکھوں نوجوان کٹوا دیے، میرے خیال میں روس کے مطالبات غیر مناسب نہیں ہیں۔

موسیو اسٹالن اور میرے درمیان پولینڈ کی ضرورت کے بارے میں سمجھوتہ ہوگیا تھا کہ جرمنی کا کچھ علاقہ پولینڈ کو دیدیا جائے، حکومت برطانیہ کی اب بھی یہی رائے ہے۔ دو سوالات بہت ٹیڑھے ہیں۔

ایک تو پولینڈ کی مغربی سرحد کا ہے اور دوسرا لبلن کمیٹی کے ساتھ پولش گورنمنٹ کے تعلقات کا ہے مگر ابھی تک یہ دونوں سوال حل نہیں ہوسکے ہیں ان کو حل کرنے کی انتہائی کوشش کی جاچکی ہے۔

مسٹر چرچل نے مزید کہا کہ یوں تو مشکلات بہت ہیں لیکن یہ امر موجب اطمینان ہے کہ برطانیہ، روس اور امریکہ میں اس بارے میں پورا اتفاق ہے کہ آزاد پولینڈ قائم ہو۔

مسٹر چرچل نے کہا کہ اگر پولش گورنمنٹ کے درمیان پولینڈ کی سرحد کے بارے میں ایک رائے ہو جاتی اور وہ روس کے مطالبات کو مان لیتے تو لبلن کمیٹی کے قائم ہونیکی نوبت نہ آتی، اس کے قائم ہونے سے اور پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے۔

پولش گورنمنٹ کے درمیان سمجھوتہ نہ ہونیکی وجہ سے پولش وزیر اعظم موسیو کولازک نے استعفےٰ دیدیا ہے اور نئی حکومت بن گئی ہے۔ لیکن وہ ایسی ہے کہ [illegible] صورت [illegible]

کو تسلیم کرتے [illegible] یہ نہیں کہا ان مسئلہ کہ روس نے سرحد کے بارے میں جو تجویزیں پیش کی ہیں وہ ٹھوس اور قابل اطمینان نہیں ہیں، پولینڈ کو روس کی تجویزیں نامنظور نہیں کرنا چاہئیں۔ جیسا یہ انتظامات کئے گئے تھے اسوقت سے اب حالت بالکل بدل چکی ہے اور ہماری آخری فتح یقینی ہو گئی ہے، پولینڈ کو یقین رکھنا چاہیئے کہ اس کو معاوضہ مل جائے گا۔

مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ اگر پولینڈ اور روس کے درمیان سمجھوتہ نہ ہوسکا تو اس کا نتیجہ اور بھی بھیانک ہوگا کیونکہ آئندہ سال جب روس کی فوجیں پولینڈ میں اور آگے بڑھیں گی تو فوجوں سے ان کا ٹکراؤ ہوگا اور اس میں دونوں فریقوں کو بھاری نقصان پہونچے گا اور دونوں قوموں کے زخم اور زیادہ گہرے ہو جائیں گے۔

آخر میں مسٹر چرچل نے کہا کہ مجھے ایک اور مایوسی ہوئی ہے وہ یہ کہ تینوں بڑی طاقتوں کی میٹنگ ابھی تک نہیں ہوسکی ہے۔ ہم چاہتے تھے کہ کرسمس سے پہلے ہی یہ کانفرنس ہو جائے اور مجھے پوری امید تھی لیکن ابھی تک کچھ طے نہیں ہوا ہے اس لئے ہم سیاسی بین الاقوامی فوجی اور اقتصادی معاملات طے نہیں کر سکے ہیں۔

ان تینوں طاقتوں کی جلد سے جلد میٹنگ منعقد ہونی چاہیئے۔ مسٹر ایڈن اور میں اس کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے ہر وقت اور ہر جگہ جانے کو تیار ہیں لیکن اگر یہ کانفرنس برطانیہ میں ہو تو بہت ہی اچھا ہے۔

پریس کانفرنس میں کمانڈر انچیف ہند کا بیان

ہندوستان کے کمانڈر انچیف جنرل سر آرکن لیک نے دہلی میں ایک گھنٹہ تک پریس کانفرنس میں کھلے دل سے باتیں کیں۔ انکا لہجہ بہت نرم تھا۔ اس تقریر کے بعد انھوں نے پندرہ منٹ تک مختلف سوالوں کا جواب دیا۔ یہ جواب بہت تسلی بخش تھے زیادہ تر سوال ہندوستانی فوج کی نئی تشکیل کی کمیٹی کے بارے میں کئے گئے، کمانڈر انچیف نے جواب دیا کہ اس کمیٹی کے فیصلوں کو سیاسی یا آئینی مسئلوں سے کوئی تعلق نہ ہوگا بلکہ کیسی ہی حکومت بنے اس کے لئے اس کمیٹی کے فیصلے مفید اور پُر از معلومات ثابت ہوں گے، جنگ کے دوران ہندوستان کی فوج کے متعلق بہت سے مفید تجربے جمع کئے گئے ہیں۔

سر آکن لیک سے ایک اخباری نمائندے نے سوال کیا کہ کیا برطانی فوجیں ہندوستان میں رہیں گی یا نہیں، آپنے جواب دیا کہ عام پالیسی تو یہ ہے کہ ہندوستانی فوج ملک کے مختلف حصوں سے آئی ہوئی ہوں گی اور وسیع سے وسیع بنیاد پر قائم ہوگی لیکن برطانی فوج ہندوستان میں رہے گی یا نہیں یہ مسئلہ جنگ کے بعد زیر بحث آئیگا۔

ایک اور سوال کے جواب میں آپنے فرمایا کہ یہ کمیٹی

نے ہندوستان کی کوشش جنگ میں سے صرف نصف کا معائنہ کیا ہے اس سلسلہ میں آپ نے مختلف کام کرنے

یو پی اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن

۱۷ دسمبر کو اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ کانپور میں مسٹر حبیب اللہ اگزیکٹو افیسر کے بنگلہ میں مولانا نیاز فتحپوری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں ۱۴ ارکان شریک ہوئے۔ سب سے اہم مسئلہ یہ تھا کہ ایسوسی ایشن کی مالیات کو اُس کے پیش نظر مضبوط کیا جائے تاکہ آئندہ کوئی اہم قدم ایک آل انڈیا ایسوسی ایشن کے بنانے کے سلسلہ میں اُٹھایا جائے، چنانچہ اس کے لئے مختلف اور متعدد وفود ترتیب دئے گئے جو ہندوستان کے مختلف حصوں میں دورہ کریں گے اور ایک وفد اس لئے بھی ترتیب دیا گیا جو لاہور اور بمبئی کے اخبار نویسوں سے بھی آئندہ پروگرام کے سلسلہ میں ملاقات کرے گا۔ ایک تجویز کی رو سے یہ طے کیا گیا کہ صوبہ کے اضلاع یا کمشنریوں میں حسب ضرورت اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی مقامی شاخیں قائم کی جائیں، ایک دوسری تجویز میں حکومت صوبجات متحدہ کے اس طرز عمل کے خلاف احتجاج کیا گیا کہ تعمیر بعد از جنگ کے سلسلہ میں بعض کمیٹیوں میں انگریزی جرنلزم کے نمایندوں کو شرکت کا موقعہ دیا ہے لیکن اُردو جرنلزم کو کوئی نمائندگی نہیں دی اور حکومت سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ہندوستانی اور اُردو اخبارات کو نظر انداز نہ کرے۔ تیسری تجویز میں آل انڈیا نیوز پیپر اڈیٹرس کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے ہندوستانی اور انگریزی اخبار نویسوں کی تنخواہوں کا جو معیار متعین کیا ہے اُس کو غیر منصفانہ بتایا اور اس کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ ایک چوتھی تجویز میں ایک وفد نیوز پرنٹ کنٹرولر یو۔ پی سے ان اخبارات اور رسائل کے متعلق جن کو کوٹہ نہیں ملا ہے اور جن کو کم کوٹہ ملا ہے اُن کے کوٹہ کو بڑھانے اور کاغذی مشکلات کو دور کرنے کے لئے ملاقات کرے گا۔ طے کیا گیا کہ سید جالب دہلوی مرحوم اُردو جرنلزم کے ایک اہم ستون تھے اُن کی شکستہ قبر کی از سر نو تعمیر کی جائے۔ آخر میں مولانا سلیم ناطقی سکریٹری جامعہ ادبیہ کانپور کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا گیا، ارکان ورکنگ کمیٹی کو جامعہ ادبیہ کی جانب سے پنچ پر مدعو کیا گیا اور کانپور کے مشہور رئیس حافظ محمد صدیق نے ارکان اور صدر کے اعزاز میں ایک ایٹ ہوم بھی دیا۔ مسٹر حبیب اللہ کا بھی شکریہ ادا کیا گیا کہ اُنھوں نے جلسہ کے لئے ہر قسم کی سہولت بہم پہونچائی۔

برخاست کر دیتے ہیں۔

موجودہ بونس کے قواعد کو واپس لینے اور یہ قاعدہ جاری کرنے کے لئے رزولیوشن پاس ہوا کہ ہر اس شخص کو بونس دی جائے جسنے ۱۵ مہینے کام کیا ہو۔ چاہے وہ ملازمت میں ہو یا نہ ہو۔

آل انڈیا ٹریڈ یونین

کانگریس کے سالانہ اجلاس کیواسطے جو مدراس میں ہونا طے ہوا ہے مندرجہ ذیل ڈیلیگیٹ مقرر ہوئے:-

ایس۔ ایس۔ یوسف۔ ایس۔ سی۔ کپور۔ ایس۔ پی اوستھی۔ ایس۔ ایل سکسینہ۔ آر پرشاد۔ آر۔ ایس گپتا۔ آر سیوک اور ایس۔ کلیرا۔

ڈسٹرکٹ کانگریس اسمبلی

۱۳ دسمبر کو ڈسٹرکٹ کانگریس مینوں کی نمائندہ اسمبلی کا ایک جلسہ مسٹر بینی سنگھ کی صدارت میں ہوا جس میں مسٹر آر۔ ایس۔ گپتا صدر، اور مسٹر آر۔ ڈی۔ مصرا سکریٹری منتخب ہوئے۔

گرو گوبند سنگھ کی برسی

۱۷ دسمبر کو گرو گوبند سنگھ کی برسی منائی گئی۔ ایک بڑا جلوس نکالا گیا۔

آیورویدک دواخانہ

مسٹر رام رتن گپتا نے اپنی چچی رادھا دیوی آنجہانیہ کی یادگار میں ایک آیورویدک دواخانہ قائم کیا ہے جس کا افتتاح سر پدمپت سنگھانیہ نے کیا۔

شکر

مسٹر بھرت نرائن ڈپٹی ٹاؤن راشننگ افسر اطلاع دیتے ہیں کہ محرم کے سلسلہ میں ۲۳ دسمبر سے ۲۷ دسمبر تک شکر کے دوکانداروں کو ہر روز کے واسطے ایک ایک بورا شکر کا زیادہ دیا جائے گا۔ اس طرح سے ان دنوں ہر دو کاندار دو بورے شکر فروخت کریگا۔

ڈسٹرکٹ اولمپک ایسوسی ایشن

ڈسٹرکٹ اولمپک ایسوسی ایشن کانپور کی جو میٹنگ ۱۲ دسمبر کو کلکٹر صاحب کانپور کی صدارت میں ہوئی تھی اس میں یو پی اولمپک کے کھیلوں کی تاریخ ۱۹، ۲۰ اور ۲۱ جنوری ۱۹۴۵ء مقرر ہوئی ہے۔ یہ کھیل [illegible] چرچ کالج کے کھیل کے میدان (پھول باغ کے پیچھے) میں ہوں گے جو لوگ ان کھیلوں میں حصہ لینا چاہیں ان کے داخلہ کی آخری تاریخ ۵ جنوری ۱۹۴۵ء مقرر ہے۔ درخواست معمولی کاغذ پر دینا ہو گی اور داخلہ میں کھیل کے نام کو درج کر دینا چاہیئے۔

مردوں اور عورتوں کیلئے علیحدہ علیحدہ کھیل ہوں گے۔

درخواست داخلہ مسٹر خلیل احمد صاحب گورنمنٹ اگریکلچرل کالج نواب گنج کانپور کے پتہ سے بھیجنا چاہیئے۔

ایک دوسرے سے ملاقات کرسکیں۔ باگلا صاحب کی یہ جدت قا[illegible]

۲۱ویں آل انڈیا میڈیکل کانفرنس

۲۱ ویں آل انڈیا میڈیکل کانفرنس جو دسمبر کے آخری ہفتہ میں کانپور میں منعقد ہونیوالی ہے جس کے انتظامات تقریباً تکمل ہو چکے ہیں، ہندوستان کے ہر گوشہ سے تقریباً دوسو مشہور ڈاکٹروں نے کانفرنس میں شرکت کرنے کا وعدہ کیا ہے ان کے لئے ایک بہت مشغول پروگرام بنایا گیا ہے۔

پہلے دن نو بجے صبح ایک استقبالیہ اڈریس پڑھا جائیگا جس کے بعد سر پدمپت سنگھانیہ افتتاحیہ اڈریس پڑھینگے اسکے بعد استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین اور پھر کانفرنس کے صدر منتخب ڈاکٹر جیوراج مہتہ اڈریس پڑھیں گے۔ اسی روز شام کو مرکزی [illegible] کے ممبر لالہ رام رتن گپتا نمائش کا افتتاح کریں گے، نمائش میں تقریباً تمام دوکانیں بھر چکی ہیں۔ طبی پیشہ سے تعلق رکھنے والوں کیلئے اصطلاحی مضمون کے علاوہ سینما فلموں اور ماڈلوں اور [illegible] کی مدد سے نصیحت آموز لکچر اور نمائش بھی پبلک کی عام بیماریوں کے اسباب اور تحفظ کے بارے کچھ گہری معلومات دینے کے انتظامات کئے گئے ہیں۔

آل انڈیا تعلیمی کانفرنس

آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کا ۲۰ واں اجلاس ۲۹، ۳۰ اور ۳۱ دسمبر کو منعقد ہوگا، تعلیمی تحقیقات اور عمل کے حصہ کی میٹنگ ۳۱ دسمبر ۹½ بجے دن کو ہو گی۔

تعلیم سے تعلق رکھنے والے مشہور حضرات شریک ہو رہے ہیں، اگر آپ ابھی تک شریک نہیں ہوئے ہیں تو شریک ہو جیے ڈیلیگیٹ فیس صرف دو روپیہ ہے جو مسٹر ایس۔ ایس۔ اوستھی بی۔ ان۔ ایس۔ ڈی کالج کے یہاں جمع کی جاسکتی ہے۔

پرماسی بانکا ساہتیہ سمیلن

۲۴، ۲۵، ۲۶ دسمبر کو پرماسی بانکا ساہتیہ سمیلن کا ۲۲ واں سالانہ اجلاس کانپور میں ڈاکٹر رادھا کمل مکرجی کی صدارت میں ہو رہا ہے۔

ہڑتال

رام گنج منڈی (جو تمباکو کی منڈی ہے) میں ۱۶ دسمبر کو بطور پروٹسٹ کے مکمل ہڑتال منائی گئی ہڑتال کرنے کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ حال ہی میں انسپکٹر سنٹرل ایکسائز نے ایک خاص معاملے میں تمباکو پر ڈیوٹی کے سلسلہ میں تشخیص کی تھی، سپرنٹنڈنٹ ایکسائز نے اس تشخیص کو موزوں نہیں خیال کیا اور اس انسپکٹر کا تبادلہ کر دیا۔

ایٹ ہوم

۱۶ دسمبر کی شام کو رام گنج منڈی کے دکانداروں نے ایک شاندار ایٹ ہوم انسپکٹر سنٹرل ایکسائز کو دیا جسمیں معززین شہر کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

نرول میں خیراتی اسپتال

نرول میں سیٹھ [illegible] شرم [illegible] اسپتال کا افتتاح بابو پرشوتم داس ٹنڈن انسپکٹر یو پی اسمبلی کریں گے۔

[fi]لمی دنیا [illegible] فلم

ہندوستان کی فلموں میں عشرت پسندی

ہندوستان کی فلموں میں اب تفریحات کے علاوہ عشرت پسندی کا عنصر بھی بہت زیادہ بڑھتا چلا جا رہا ہے، چنانچہ ہندوستانی فلموں کی عشرت پسندانہ رنگ آمیزی کا اندازہ ان گانوں سے ہو سکتا ہے جو ہندوستان فلموں میں عام ہیں۔ ایک گانے میں مندرجہ ذیل جذبات کا اظہار کیا گیا ہے:۔ اور وہ بھی ایک عورت کی زبان سے۔

میں جوانی کے نشہ میں جھوم رہی ہوں لیکن میرا پریتم مجھ سے بے خبر ہے میری جوانی کی نیا ڈگ مگ کر رہی ہے اور وہ مجھ سے بے خبر ہے، پریتم آ اور میری جوانی کی رس سے لذت اور کیف حاصل کر۔

ملاحظہ فرمایئے کہ کس آزادی کے ساتھ پست جذبات کا اظہار ہو رہا ہے، اسی طرح ایک [illegible] گانے کا مفہوم یہ ہے:۔

میرا جوبن دیکھ کر گلی کے چھورے مجھے [illegible] ہیں۔ میرا جوبن جس کا لہلہاتا ہوا پودا ہے جسے ہوا کے جھونکوں کی طرح ہر کس و ناکس چھو[نا] چاہتا ہے لیکن جس سے مجھے پریم ہے اس کے لئے میرے جوبن میں کوئی کشش نہیں، جی چاہتا ہے کہ اس جوبن اور جوانی کو مٹا کر رکھ دوں۔

یہ ہے وہ گرا ہوا لٹریچر جو ہندوستان کی فلموں میں گانے کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے اور جس کے ذریعہ نوجوانوں کے شہوانی جذبات کو ابھارا جا رہا ہے جہاں تک فلموں کی تجارتی کامیابی کا تعلق ہے ممکن ہے کہ یہ پست لٹریچر مفید ثابت ہو سکے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس قسم کے لٹریچر سے ملک و وطن کو بھی کوئی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

ہندوستانیوں کو یہ معلوم کر کے حیرت ہوگی کہ ہندوستان جیسے غلام اور غریب ملک میں تو فلموں کے ذریعہ عشرت پسندانہ لٹریچر پھیلایا جا رہا ہے لیکن روس جیسے آزاد اور خود مختار ملک میں ایک طرف تو اس قسم کا پست لٹریچر فلموں میں پیش کرنا قانوناً ممنوع ہے، دوسری جانب وہاں کے سرکاری اداروں کے ذریعہ خاص طور پر فلموں کو ملک اور وطن کے لئے مفید اور کارآمد بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے چنانچہ روس کا مشہور اخبار پرووا روسی فلموں پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتا ہے:۔

روسی فلمی ادارے اس وقت تک کئی ہزار ایسی فلمیں تیار کر چکے ہیں جن کے ذریعہ بچوں میں تعلیم کا شوق پیدا کیا گیا ہے۔ عورتوں کو خانہ داری کی تعلیم دی گئی ہے اور صناعوں کو صنعت و حرفت کے بارے میں معلومات بہم پہونچائی گئی ہے، نیز جنگ کے بعد سے

ایسی فلمیں بھی روس میں بکثرت تیار ہو رہی ہیں جو ابنائے وطن کو سرفروشی کی تعلیم دیتی ہیں۔

اس کے علاوہ امریکہ کے ایک فلمی اخبار نے روس کے بارے میں ایک طویل مضمون لکھا تھا کہ:۔

روس کے باشندے حفظان صحت کے معاملہ میں بہت پیچھے تھے روسی حکومت نے پچھلے دنوں یہ پابندی لگا دی کہ روس کے ہر سنیما میں حفظان صحت کے متعلق ایک چھوٹی سی فلم روزانہ دکھائی جائے اس کا اثر یہ پڑا کہ وہ روسی جو حفظان صحت کے اصولوں سے ناآشنا تھا چند ماہ کے اندر اندر تندرستی کے طریقوں سے بخوبی واقف ہو گئے۔

گویا روس میں فلموں کے ذریعہ ایک طرف تعلیم کی ترویج کا کام لیا جا رہا ہے، دوسری جانب صنعت و حرفت اور زراعت کے کاموں میں بھی فلموں کے ذریعہ امداد کی جا رہی ہے اور اس کے ساتھ ہی عوام کی جسمانی حالت کی درستی کے لئے بھی فلموں سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔

ہندوستانیوں کو شرم اور ندامت محسوس کرنی چاہیئے کہ اس مفید صنعت سے روس جیسا خود مختار ملک تو پورا پورا فائدہ اٹھا رہا ہے لیکن ہندوستان جیسے غریب اور غلام ملک میں فلمی صنعت محض نظری عیاشی کا ذریعہ بنی ہوئی ہے،

جہاں تک تفریحات کا تعلق ہے ہم تفریحی فلموں کے مخالف نہیں ہندوستان کے فلمساز اگر تفریحی فلمیں بنانا چاہتے ہیں تو ضرور بنائیں لیکن تفریحات کے نام پر عشرت پسندانہ رنگ فلموں میں بھر دینا ملک اور وطن کے ساتھ کھلی ہوئی دشمنی ہے، ضرورت ہے کہ ہندوستان کے فلمساز اس خطرناک روش کو ترک کریں اور اس کے ساتھ ہی روس کی تقلید کرتے ہوئے مفید اور کارآمد تصاویر کی تیاری کی جانب بھی توجہ فرمائیں ۔

دنیا کا سب سے چھوٹا سکہ

از جناب سلطان احمد صاحب

ہمارے ہندوستان کے جنوب [illegible] کے ساتھ ایک مشہور دیسی ریاست ٹراونکور ہے، اس [illegible] پرانے زمانے سے ایک تانبے کا [سکہ] چلا آتا ہے جو آج تک جاری ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ دنیا کا سب سے چھوٹا سکہ ہے اس کی قیمت ایک روپے کا $\frac{1}{1456}$ حصہ ہے یا یوں سمجھ لیجئے [کہ] ایک پیسے کی ۲۳ سکے ملتے ہیں اور ایک پائی [illegible] سکے پر ملایا زبان میں یو کاسو لکھا ہے جس کے معنی کچھ نقدی کے ہیں۔ ریاست ٹراونکور میں ایسے تین سکوں کے بدلے ایک کیلا مل سکتا ہے اس ریاست میں کیلے بڑے لذیذ اور سستے ہوتے ہیں اس حساب سے ایک پیسے کے آٹھ آٹھ کیلے ہوئے۔

اب مشکل یہ ہے کہ اس پیسے کو سنبھال کر کیسے رکھا جائے۔ دنیا میں چین ہی ایک ایسا ملک ہے، جہاں ایسے چھوٹے چھوٹے سکے چلتے ہیں، وہاں ہر ایک سکہ میں سوراخ ہوتا ہے۔ لوگ یہ سکے ہزاروں کی تعداد میں دھاگے میں پرو کر ہار کی طرح گلے یا بانہوں میں ڈال کر محفوظ رکھتے ہیں لیکن دنیا کا سب سے چھوٹا سکہ دکاسو ابھی تک کپڑے میں گانٹھ باندھ کر رکھا جاتا ہے۔

[نِ]سواں

سیاست [illegible]

از محترمہ حمیدہ [illegible]

مسز کملا نہرو

کملا جی جواہر لال نہرو مشہور سیاسی لیڈر کی بیوی تھیں، کملا نہرو دو مرتبہ جیل گئیں، پہلی مرتبہ دو سال انکے نازک جسم نے جیل کی تکالیف برداشت کیں، دوسری مرتبہ [illegible] ہی بیماری کے باعث ان کو چھوڑ دیا گیا، [illegible] نے وفا نہ کی اور وہ عالم شباب ہی میں [illegible] ی سے رخصت ہوئیں۔

[مسز] وجے لکشمی پنڈت

[illegible] روپ [illegible] نہرو وجے لکشمی پنڈت ۱۸ اگست [illegible]ء کو پیدا ہوئیں اور گھر پر ہی تعلیم پائی، ان کا براہ راست کانگریس [illegible] ہے۔ اس کے عملی کاموں میں وہ بیش از بیش [illegible] رہتی ہیں۔ سنہ ۱۹۳۲ء میں [illegible] [illegible] کی اور ایک سال قید سخت کی [illegible] اور پانچسو روپیہ جرمانہ بھی دیا بابت ۱۹۳۵ء میں وہ الہ آباد میونسپل بورڈ میں کامیاب ہوئیں، پھر تعلیمی کمیٹی کی چیرمین ہوئیں جہاں دو برس انھوں نے کام کیا۔ انھوں نے رات کے اسکولوں کو جوان پڑھے لوگوں کیلئے بنانے کی خاص جد و جہد کی سنہ ۱۹۳۷ء میں وہ الیکشن میں لیڈی سری واستو کے خلاف کامیاب ہوئیں اور پھر لوکل سیلف گورنمنٹ کی وزیر ہوئیں۔ ۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء میں ستیہ گرہ کیا اور چار مہینے کے لئے جیل بھیجدی گئیں، پھر سنہ ۴۲ء میں گرفتار کر لی گئیں مگر جلد ہی صحت کی خرابی کے باعث چھوڑ دی گئیں۔

مسز وجے لکشمی پنڈت نے سیاسی اور اصلاحی کاموں کے باوجود اپنے ان گھریلو فرائض کو نہیں بھلایا ہے جو ہر عورت کیلئے لازمی ہیں اور نہ اپنی نسوانی خوبیوں کو کھویا ہے۔ وہ ایک بہترین عورت ہیں اور ہندوستان کی سو فیصدی کی بے مثال کارکن، آجکل وہ بنگال کے قحط زدہ باشندگان کے لئے امداد کرنے کی حالت بہتر بنانے کی کوشش میں مصروف نظر آتی ہیں۔

[illegible] ی مد[د] [illegible] کنارے [illegible] لئے قلبی سکون حاصل کر لیتی ہیں، دو بیقرار دل ایک دوسرے کو دیکھ کر ساری کلفتیں بھول جاتے ہیں۔

وہ مسافر جو اپنی زندگی کا سفر تقریباً ختم ہی کر چکا ہے اور چاہتا ہے کہ بہت جلد منزل ہاتھ لگ جائے تیری ایک ہی چھب دیکھ کر اور جینے کی تمنا کرتا ہے۔

ایک مریض جسے جینے کی بھی امید نہیں تیری حسن پاشیاں دیکھ کر اپنے اندر ایک نیا جیون محسوس کرنے لگتا ہے۔

ایک ہارا ہوا جواری، ایک مصیبت زدہ بیوہ، ایک سیاہ بخت یتیم، جو اس سرد مہر دنیا کے ہاتھوں تنگ آکر آرام گھاٹ پر مائل ہو تیری تنی ہوئی چادر کو دیکھ کر کچھ دیر کیلئے رک جاتا ہے۔

شاید اسی ایک لمحہ میں اسے وہ تمام راحتیں مل جاتی ہیں جن کے لئے وہ عمر بھر جستجو میں رہا ہو۔

تیری روپہلی چادر تلے عیاشیاں ہوتی ہیں، شراب کے دور چلتے ہیں، چھن چھن کرتے ہوئے وہ گلابی پیر اپنی جھنکار سے کائنات کے ذرّے ذرّے کو مبہوت بنا دیتے ہیں۔

تیری نرم نرم آغوش میں بیٹھ کر ایک شاعر وہ نظم لکھ سکتا ہے، ایک افسانہ نویس وہ شاہکار تیار کر سکتا ہے جس کی بدولت وہ مرنے کے بعد بھی زندہ رہتا ہے۔

[illegible] از جنگ [illegible] کے نقطۂ نگاہ [illegible] قوم ہم پر رشک کرے گی اس لئے کہ [illegible]، الیف کی عورتیں تمہاری کثرت کے باعث اس ملک کو چھوڑنا چاہیں گی،

چوہا:۔ اس سوال سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے، ہم چیزوں کو بہت دور تک دیکھتے ہیں آج ہم اقلیت [میں] ہیں، کل ایک قوم بن سکتے ہیں۔

[نم]ائندہ:۔ مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ تم لوگوں میں [illegible] ہم آہنگی موجود ہے یا نہیں؟

چو[ہا]:۔ کیوں، بنیادی طور پر ہماری زندگیاں بالکل ایک [illegible] فلیٹ ہیٹ پہنیں یا ترکی ٹوپی پہنیں یا [illegible] ننگے سر رہیں، لیکن جہاں تک [illegible] کا تعلق ہے ہم سب کے سب ایک ہیں۔

نمائندہ:۔ کیا تم میں جدا گانہ رسم و رواج اور زبانیں اور لٹریچر بھی موجود ہے۔

چوہا:۔ ہاں! ہم میں بھی باہمی اختلاف رائے کثرت سے ہے ہم ہر سیاسی پارٹی سے اختلاف رکھتے ہیں مثلاً ریڈیکل ڈیماکریٹک پارٹی ہماری قوم ہی میں ہے مگر وہ بالغ حق رائے دہی اور انقلاب اور کھلی امداد کی قائل نہیں ہے لیکن ہم وہ لوگ ہیں جو تاریک گھروں کی خوبیوں ہی کو پسند کرتے ہیں۔

نمائندہ:۔ کنٹرولر آف سپلائز کی طرح؟

چوہا:۔ اور ٹھیکہ داروں کی طرح بھی جو جنگ کی ضرورتوں کو پیچھے اور اپنی ضرورتوں کو پہلے پورا کرتے ہیں۔

نمائندہ:۔ کیا تم لوگ ایک ہی نوع کی مختلف جنسوں میں ہو؟

چوہا:۔ ہاں! ہاں! ہم لوگ گلہری، گھونس، خرگوش دفتری حکام، اسسٹنٹ اکمیونسٹ، کرنسلر کونسلنگ وغیرہ کے نوع سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس کے بعد چوہے نے اپنا اخبار ہاتھ سے رکھ دیا اور جنگ کے سلسلہ میں اپنی پارٹی کی پیش کردہ امداد پر لکچر دینے لگا خواہ وہ امداد کھلیان میں دیگئی ہو یا میدانِ جنگ میں لیکن اس لکچر کے بعد چوہے نے کسی خاص حق کا مطالبہ

پیش نہیں کیا اس نے کہا:۔ ہم صرف حق خود ارادیت اور پیٹ بھر نیکا حق چاہتے ہیں جسکی مخالفت ہم سے برداشت نہیں کیجاتی۔

نمائندہ:۔ لیکن تم لوگ تو بڑی بلند سوسائٹی میں رہتے ہو وشی سے وائسرائے لاج تک تمہارا عمل دخل ہے۔

چوہا:۔ ہاں اس جنگ کا شکریہ ہے کہ اس نے "ڈیماکریسی" "بروکریسی" کی طرح ایک "چوہاکریسی" بھی پیدا کر دی ہے۔

نمائندہ:۔ لیکن پھر بھی تم پر یہ جرم عائد ہے کہ تم ہر سال ایک میلین ٹن اناج کھا جاتے ہو،

چوہا:۔ جرم! جرم کیسا؟ اگر کچھ لوگوں کو وسکی شراب ملتی ہے، اور کچھ لوگ غذا کے ایک لقمہ سے بھی محروم رہتے ہیں تو کیا یہ جرم ہے کہ ہم عقلمندی سے اپنی غذا حاصل کر لیتے ہیں۔ (تبسّم)

ہی بار جابیوں نے مذاق کیا۔

"اب ہماری پیاری کلی پر بھونرا منڈلائیگا" سہیلیوں نے چٹکی لی۔

اب تو سروج رانی دن میں سندر سپنے دیکھنے لگی ہیں۔"

سروج کچھ نہ بولتی تو سہیلیاں اُسے گدگداتی ہوئی کہتیں:۔

"کس کے سپنے دیکھ رہی ہو" کچھ تو منہ سے بولو۔"

لیکن اس طرح کی چٹکیوں سے اس کے جذبات میں کوئی تحریک نہ ہوتی، بلکہ اپنی شادی کی بات سُن کر اس کے دل میں ایک ٹھیس سی لگتی، اس کی آنکھوں میں انوپ کی صورت پھر جاتی، پھر سوچتی انوپ بڑے آدمی کا لڑکا ممکن ہے اس کی شادی ہو گئی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی حسب حیثیت تعلیم یافتہ لڑکی کی تلاش کر رہا ہو۔

کبھی کبھی اس کا ذہن پریشان ہو جاتا تو سوچتی، انوپ کو خط لکھوں، اس کا عندیہ معلوم کروں لیکن اسے یہ بھی تو معلوم نہ تھا کہ انوپ کہاں ہوگا۔ شوق کی فریب کاریاں اسے تشفی دیتیں کبھی کبھی ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے، انوپ اس کا ہے اور اسے ضرور ملے گا۔

لیکن والدین کو کیا غرض پڑی ہے کہ وہ لڑکی کے دل میں جھانکیں، اس کی شادی کے بارے میں اس سے مشورہ لیں اور اس کا عندیہ معلوم کریں ان کی مصلحتوں کی اونچی دیوار پھاند کر لڑکیوں کی سسکیاں اُن کے کانوں تک نہیں پہونچ سکتیں۔

سروج سوتے جاگتے انوپ کا خواب دیکھتی رہی لیکن اس کی شادی وجے کمار ورما سے کر دی گئی، جوان عورت کا دل شادی کا نام سُن کر جوشِ مسرت سے لبریز ہو جاتا ہے لیکن سروج کو ایسا معلوم ہوا جیسے والدین نے اس کی شادی نہیں کی اس کے دل میں چھری گھونپ دی، اس کا گلا گھونٹ دیا اس کا دل روتا رہا ہونٹ مسکراتے رہے بارات کے باجوں کے شور میں اسکی سسکیاں کسی نے

"ہاں! آج تو تم نے چوری ہی لی ہے!" انوپ نے ہنستے ہوئے کہا، "واہ یہ خوب رہی، اچھا چھوڑو میں جاتی ہوں!" یہ کہکر سروج نے دونوں قلم پھینک دئے اور رونے لگی۔

جذباتی مصور بچی کو دیکھ کر تڑپ اُٹھا اُس نے پیار سے پُوچھا، اچھا بولو کیا لو گی"

"کچھ نہیں!"

"کوئی چیز!" انوپ نے اس کے گھونگھریلے بالوں کو سمیٹتے ہوئے کہا۔

سروج مسکرا پڑی، روتی اور ہنستی ہوئی اس ننھی سی مورتی کو دیکھ کر جذباتی مصور کے تخیل نے انگڑائی لی، سوچنے لگا، کیسا دلفریب حسن ہے، تصنع نہ بناوٹ، سروج مُسکراتی ہوئی بولی۔

"تصویر لوں گی!"

"تصویر"

"ہاں"

"کس کی؟"

"اپنی"

انوپ ہنس پڑا، بولا، اچھا کل آنا بناؤں گا۔

"نہیں آج ہی" سروج نے ضد کرتے ہوئے کہا،

"اچھا اسی طرح کھڑی رہو آج ہی بناؤں گا!"

بچی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیل گئی اور آنکھوں میں آنسو! یہ منظر دیکھ کر مصور کی آنکھیں ایک خاص انداز سے چمک اُٹھیں اُس نے جلدی سے موقلم ہاتھ میں لے لیا اور تصویر بنانے لگا۔

آٹھ سال کے بعد،

الھڑ سروج اب نوجوان عورت تھی اسکی آنکھوں کی معصومیت و شرارت حیا و مستی میں تبدیل ہو چکی تھی اور ہونٹوں پر ہر وقت مچلنے والی مُسکراہٹ میں قدرے سنجیدگی آ چلی تھی اب وہ بات بات پر روتی نہیں، ہنسی ہنسی میں کسی سے جھگڑتی نہ تھی، اس کی کنول ایسی آنکھیں اب

...طیارے

اور کابا پر

...قرار ڈکر ہزاروں پونڈوں کے بم گرائے اور دشمن کی چوکیوں

....

... ہے اور ... میں ہمارے ہندوستانی ہوابازوں کی کار گذاریوں ... کارناموں کا بیان ہوتا ہے، جنہوں نے اُن توقعات کو پورا پورا کر دکھایا جو ہم نے اُن سے قائم کی تھیں۔ دنیا کے بدترین موسم اور ناموافق علاقے میں ہوا ... دنوں پر اُنہوں نے جس حوصلے، مہارت اور ثابت قدمی کا ثبوت دیا، اُس پر وہ تمام لوگ عش عش کرتے ہیں جو اُن سے واقف ہیں اور جنہوں نے اُن کی کارگزاریاں دیکھی ہیں۔

آج ہندوستانی ہوائی بیڑے کے دیکھ بھال کے زبردست دستے ارکان اور برما میں دشمن کے مقبوضہ علاقے ...



اُن کے جہاز کوہیما پر بھی اُڑے اور کاباپر بھی آج وہ برما پر اُڑ رہے ہیں۔ اُن کے "ہریکین" اور "وُلٹی وینجنس" جاپانیوں پر قہر ڈھا رہے ہیں۔

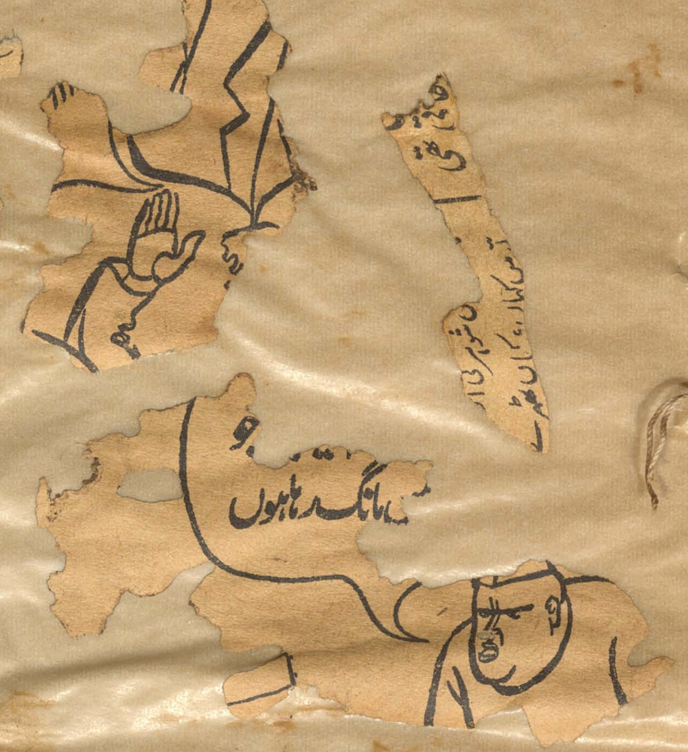
ہندوستان کو انڈین ایرفورس کے جوانوں پر فخر ہے جنہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ

ہم جاپانیوں کو ہرا سکتے ہیں۔ اور ہرا رہے ہیں

قومی جنگی محاذ نے شائع کیا

آل انڈیا غذائی کانفرنس

نئی دہلی۔ ۱۷ دسمبر، ۲۹ جنوری سے آل انڈیا غذائی کانفرنس ہونیوالی ہے جسمیں سرکاری اجارہ داری اور فراہمی غلہ کے مسئلہ پر خاص طور سے غور کیا جائیگا یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں حکومت ہند نے صوبوں کی حکومتوں کی رائیں طلب کی ہیں۔ اس سلسلہ میں مسٹر کرسٹ ٹھکر پہلے ہی رپورٹ پیش کر چکے ہیں، جو گشت کرائی جا چکی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت یہ چاہتی ہے کہ صوبوں میں غذائی پالیسی سے غیر سرکاری طبقوں کا رابطہ رہے۔



... اسپتال سے آتا تو گھنٹوں ... بیٹھتا ... کاوش کی داد دیتا، تصویر پر خیال آرائیاں ہوتیں۔ رفتہ رفتہ یہ شوق اُن کے لئے دلچسپ مشغلہ بن گیا۔

وجے کبھی کبھی سروج کی تصویروں کی اتنی تعریف کرتا کہ وہ شرما جاتی، وجے بار حیا سے اس کی جھکی ہوئی ٹھڈی کو اٹھا کر کہتا:۔

"کوئی ایسا باکمال مصور ہو جو تمہاری تصویر بنا سکے اور وہی دنیا کا مایۂ ناز فن کار ہوگا۔"

سروج دلربا انداز سے مسکرا کر کہتی:۔

"ہٹو بھی، ایسا مذاق مجھے اچھا نہیں لگتا۔"

شوہر کی والہانہ شیفتگی، پُرخلوص محبت اور میٹھی چٹکیوں کی لذت خیزیوں سے سروج کے دل سے ماضی کے نقوش مٹ سے چلے، لیکن انوپ اب بھی کبھی کبھی اس کے دل کے جھروکے میں جھانک لیتا تھا اور وہ ایک لمحہ کے لئے مضطرب ہو جاتی تھی لیکن فوراً کانپ جاتی، سوچتی،،، کیا میں انوپ کو یاد کرکے پتی کی پریم سدھا میں زہر کے چھینٹے نہیں دے رہی ہوں؟ اپنے دل کی کمزوری پر اسے بیحد غصہ آتا، کہتی:۔

"بھگوان مجھے بل دو، دھیرج دو، اگر انھیں معلوم ہوگا کہ میری محبت لٹی ہوئی ہے میں کسی اور کی پجارن ہوں تو،

وہ آگے نہ سوچ سکتی، دماغ چکرانے لگتا۔

کئی سال گزرنے کے بعد۔

بسنت پنچمی کا دن تھا، بسنتی رنگ کی دھوتی پہن کر سروج نے بالوں میں بھی زرد رنگ کے پھول لگا رکھے تھے، بالکل بسنت کی دیوی معلوم ہو رہی تھی اُس کی لُٹی ہوئی جوانی میں از سر نو بہار سی آگئی تھی وجے نے کہا:۔

"سروج آج نمائش میں چلنے کا ارادہ تھا لیکن دیکھ رہا ہوں گھر ہی میں نمائش لگی ہوئی ہے۔"

سروج شوہر کی چٹکی پر مسکرا پڑی اس کے دل میں رس کا سوکھا ہوا سوتا رِستا سا محسوس ہوا۔ اس نے تجاہل عارفانہ کرتے ہوئے پوچھا:۔

"آپ نے کہاں نمائش لگا رکھی ہے؟ ذرا میں بھی دیکھوں۔"

وجے نے کہا:۔

"گلاب کی کلی کو اپنے حسن کا احساس نہیں ہوتا شراب اپنے نشہ سے خود سرشار نہیں ہوتی۔"

سروج نے مسکرا کر کہا:۔ "واہ! آج تو تم شاعری کرنے لگے، دنیا تمہیں صرف کامیاب ڈاکٹر سمجھتی ہے، اسے کیا معلوم کہ تم کچھ اور بھی ہو۔"

"اچھا، تم کہیں مجھے بنانے! جس کے گھر میں گیت کی دیوی براجمان ہو وہ شاعری نہ کرے گا تو اور کون کرے گا؟"

احساس فخر سے سروج مسکراتی ہوئی بولی:۔ "میں گیتوں کی دیوی ہوں یا آپ گیتوں کے دیوتا؟"

شام ہونے سے پہلے ہی دونوں نمائش میں

پہونچ گئے، وجے سروج کو لئے ہوئے نگار خانے کی طرف بڑھا وہاں بڑے بڑے فن کاروں کے شاہکار رکھے ہوئے تھے دیوی دیوتاؤں کے مرقعے اور پنچھی پکھیرُوں کی تصویریں تھیں۔ شہری اور دیہاتی زندگی کے مناظر تھے، حسین عورتوں اور شکیل مردوں کی تصادیر تھیں، سروج شوہر کے ساتھ گھوم گھوم کر مایۂ ناز فن کاروں کے شاہکار دیکھ رہی تھی، یکایک وجے نے ایک تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا،

"سروج، یہ دیکھو،"

سروج سراپا اشتیاق بن کر دیکھنے لگی، بسنت رُت ہے ہر طرف پھول کھلے ہیں۔

حسین ونوخیز دوشیزہ کھڑی ہوئی مناظر قدرت سے لطف اندوز ہو رہی ہے، بسنت کی مستی بھری ہوا سے اُس کا آنچل اڑ رہا ہے۔ گورے شانے کھل گئے ہیں، تصویر کے نیچے باریک خط میں لکھا ہوا تھا:۔

"ہندوستان کے مایۂ ناز فن کار مسٹر انوپ کا ایک شاہکار۔"

سروج کی مٹھیوں کو اپنی ہتھیلیوں میں دباتے ہوئے وجے نے کہا:۔

سروج دیکھا؟ یہ تصویر کتنی حسین ہے، میرے دوست انوپ کو اس پر پانچ سو روپے بطور انعام پیش کئے گئے تھے، سروج نے شوہر کی طرف مڑ کر دیکھا، وہ کہتا گیا، اور یہ تصویر تخیل کی مرہون منت نہیں ہے، بعد میں شاید اسی لڑکی سے انوپ کی شادی ہو گئی، اس نے بیوی کی بیوی پائی اور حسین ماڈل کا ماڈل! کتنا پیارا جوڑا ہے۔"

سروج کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا اُس نے نظر گاڑ کر دیکھا، بچپن کے آنگن میں کھیلتی ہوئی ایک لڑکی ہے آنکھوں میں آنسو، ہونٹوں پر مسکراہٹ اور گالوں پر سیاہ تل، بشرے پر شوخی وشرارت کے نقوش کوئی بھولی بسری یاد مجسم بن کر اس کی آنکھوں کے سامنے پھر گئی، اُس نے شوہر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"خرید لو۔"

وجے ہنسکر بولا "انوپ کی بیوی کتنی حسین ہے اسے خریدنے کے لئے کہتی ہو میں اسے اپنے ساتھ نہ لے چلوں گا نہیں تو رشک ورقابت کی آگ میں تم جلنے لگو گی؟"

سروج کچھ نہ بولی، اس نے دیکھا کتنا دلکش منظر ہے، دریا کا کنارا، شاداب بیلوں کا کنج، اور اُس کنج میں سروج کھڑی ہے، بے شمار کنول کے کھلے ہوئے پھول جیسے کہہ رہے ہیں، تمہارے حسن کی ہمسری مسکراتے ہوئے کنول بھی نہیں کر سکتے، انوپ کے تخیل نے کتنا دلآویز ودلکش مرقع تیار کیا تھا، لڑکی

لیکن ... کوئی توجہ ...

انوپ بولا:۔ ...

یہیں مصروف تھا ... سامان رکھوایا معلوم ہوا تم لوگ ... پھر کسی قدر چونک کر پوچھا۔

اور یہ کون ہیں؟ تمہاری وہ ...؟

وجے مسکرایا اس نے گھوم کر دیکھا ... دیکھ رہی تھی اُس نے کہا ... اور تم نے بھابی کو کہاں چھوڑ لائے ہو یا نہیں ... انوپ کے شگفتہ بشرے پر حسرت واندوہ کے ... نقوش اُبھر آئے۔

اسی وقت سروج نے منہ پھیرا، انوپ جواب ... دیئے رخ لیا، اس نے دیکھا اس کے سامنے ... ہوئی نوجوان عورت اس کی سروج ہے۔ ... تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"... یہ میری پتنی سروج ہے" اسی طرح مسکراتے ... سروج سے بولا، فن تو دیکھ چکیں اب فن کار کو ... دیکھو یہ میرے دوست انوپ کمار ہیں"

سروج نے دونوں ہاتھ جوڑ دئے، انوپ بھیا نمستے، نمستے،

وجے نے وفور شوق میں کہا، چلو اب ہم لوگ گھر چلیں، اور ہاں، انوپ اب تک تو تم نے کچھ کھایا بھی نہ ہوگا، چلو لوٹ چلیں،

تینوں نمائش کے ہال سے باہر نکل چکے تھے انوپ کھویا سا ایک بنچ پر بیٹھ گیا، اس نے کہا۔

"وجے بھائی تم لوگ چلو، میں ذرا ٹھہر کر آؤں گا، ابھی بہت سا کام باقی رہ گیا ہے۔"

سروج کے دل میں ہیجان واضطراب کا ایک طوفان برپا تھا وہ مغموم بھی تھی اور مسرور بھی، آج اس کا انوپ اس کے ہاں مہمان تھا لیکن دونوں ایک دوسرے کے لئے پرائے ہو چکے تھے، اس کے دل میں درد اور ہونٹوں پر پُراندوہ مسکراہٹ تھی۔

اُس نے کئی قسم کے پُرتکلف کھانے تیار کئے، گیارہ بجے، بارہ بجے، لیکن انوپ کا کہیں پتہ نہ تھا، مایوس ہو کر سروج نے شوہر کو کھانا کھلا دیا، ماضی کے کتنے بھولے بسرے واقعات متحرک تصاویر کی طرح اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گئے۔

دوسرے دن وجے نے ساری نمائش چھان ڈالی لیکن انوپ کا کہیں سُراغ نہیں ملا، نہ نمائش میں اسکی وہ تصویر ہی تھی۔ (بیسویں صدی)

امریکی فوج یونان کے معاملہ میں دخل نہیں دیگی

اتھنس۔ ۱۸ دسمبر، یونان میں امریکی ریلیف کے انچارج بریگیڈیر جنرل پی۔ ال ہیڈلر نے کہا کہ یونان میں امریکہ کی جو فوج موجود ہے اس کا تعلق یہاں ریلیف کے کام سے ہے اور لڑائی سے بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، امریکی سپاہیوں کو حکم دیدیا گیا ہے کہ وہ یونان کے سیاسی معاملہ میں کوئی مداخلت نہ کریں۔

قومی تعلیم کی کانفرنس

واردھا۔ ۱۷ دسمبر، ہندوستانی تعلیمی سنگھ نے اپنے گذشتہ میٹنگ میں جس ہندوستانی تعلیمی کانفرنس کا فیصلہ کیا تھا وہ ۱۱ و ۱۴ جنوری کے درمیان ہوگی، سرکردہ ماہرین تعلیم کو مدعو کیا جائے گا۔

اس قانون کی رو سے بیچنے والے کے لئے کنٹرول سے زیادہ دام ...
کے لئے خریدنا دونوں جرم ہیں جن پر سزا ہو سکتی ہے۔

★ یہ آرڈر پبلک کے مفاد کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ کنٹرول کے داموں سے زیادہ کبھی نہ دیجئے۔

مقررہ قیمتیں اور جملہ تفصیلات آپ "پیپر (پرائسز آف امپورٹڈ پیپر) کنٹرول آرڈر ۱۹۴۴ء" میں دیکھ سکتے ہیں جو مینیجر آف پبلیکیشنز سول لائنز دہلی یا سرکاری مطبوعات بیچنے والے کسی ایجنٹ سے مل سکتا ہے۔ قیمت ایک آنہ۔

اونی کپڑا چونکہ اس معاملہ میں شک و شبہ پیدا ہو گیا ہے کہ کسی قسم کے اونی مال کو عام طور سے فروخت ہونے سے روک دیا گیا ہے اور صرف پرمٹ کے ذریعہ دیا جا رہا ہے اس لئے درج ذیل پریس نوٹ عام اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے،

۱۔ مسرس چرنجی لال درگا داس۔
(لال املی ایجنسی) مسٹن روڈ کانپور
۲۔ مسرس گوپی ناتھ چھنگا مل۔ کاہو کوٹھی۔
۳۔ مسرس کرشن پرشاد برادرس، کاہو کوٹھی۔

کو کچھ قسم کے کنٹرول شدہ اونی کپڑے اور سامان اور بغیر کنٹرول شدہ ہندوستانی اونی کپڑے مثلاً فلالین، ٹوئیل، سرج۔ سویٹرس۔ کمبل۔ مفلر۔ اسکارفس جرسی، پل اوور اور بننے کا کپڑا، ہر قسم کی سرج، ٹوئیل، فلالین، اور اچھے قسم کے کمبل کنٹرول شدہ یا بغیر کنٹرول شدہ کے اسٹاک کو عام طور سے فروخت نہیں کیا جاتا اور دیگر کپڑوں اور مال کو بغیر پرمٹ کے ان تینوں دوکانوں پر مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق فروخت کیا جاتا ہے:۔

نام یوم	پرمٹ سے	بغیر پرمٹ کے
سوموار	گوپی ناتھ چھنگا مل	لال املی ایجنسی اور کرشن پرشاد برادرس
منگل	لال املی ایجنسی اور کرشن پرشاد برادرس	گوپی ناتھ چھنگا مل
بدھ	گوپی ناتھ چھنگا مل	کرشن پرشاد اینڈ برادرس لال املی ایجنسی
جمعرات	لال املی ایجنسی اینڈ کرشن پرشاد برادرس	گوپی ناتھ چھنگا مل
جمعہ	گوپی ناتھ چھنگا مل	لال املی ایجنسی اور کرشن پرشاد برادرس (صرف پولیس اور سوک گارڈس کو لال املی ایجنسی پر مال ملے گا)
سنیچر	لال املی ایجنسی کرشن برادرس	گوپی ناتھ چھنگا مل

جمعہ کے دن لال املی ایجنسی میں صرف پولیس اور سوک گارڈ کو مال ملیگا اور عام پبلک کو نہیں ملے گا۔

مسٹر ڈیوڈ، ڈی۔ ٹی۔ آر۔ او کے دفتر میں پرمٹ کے واسطے ۲ بجے سے ۳ بجے دن تک درخواستیں مندرجہ ذیل محلوں کے باشندوں سے لی جاتی ہیں۔

نام یوم	ایریا
(۱) منگل	کلکٹر گنج اور چھاؤنی ایریا
(۲) جمعرات	سیسہ منو۔ انور گنج۔ جوہی
(۳) سنیچر	کوتوالی۔ کرنیل گنج، نواب گنج،

مسرس میر اینڈ کو (برہانہ روڈ) کو کچھ اونی کپڑا کا اسٹاک دستیاب ہوا ہے، یہ فرم صرف گورنمنٹ ...

ہماری رسد کو تباہ کرتے ہیں۔

ماسکو۔ ۱۹ دسمبر، روس کی تازہ خبروں میں بتلایا گیا ہے کہ شمالی پوربی ہنگاری میں روسی فوج آگے بڑھکر زیکوسلاویکیہ کی سرحد پر پہنچ گئی ہے، اور بعض جگہ اس نے زیکوسلوویکیہ کی سرحد کو پار کر لیا ہے، اور کئی قصبوں پر بھی قبضہ کر لیا ہے روسی فوج ۷۰ میل چوڑے ...

... کے ملازمین کو اسسٹنٹ کنٹرولر آف سپلائز کے جاری کئے ہوئے پرمٹ پر مال فروخت کرتی ہے۔
ڈسٹرکٹ سپلائی افیسر کانپور

جاپان کے خلاف جنگ کا مرکز

نیویارک۔ ۱۹ دسمبر، پیسفک کا مشہور ٹاپو گوام جو چند مہینے ہوئے جاپانیوں سے واپس لے لیا گیا۔ جاپان کے خلاف امریکہ کی جنگ کا اہم مرکز بننے والا ہے۔ پیسفک کے بیڑے کے کمانڈر ایڈمرل نمز نے اپنا صدر دفتر اسی ٹاپو کو منتقل کر دیا ہے۔

ہندوستان اور امریکہ کی دوستی

نیویارک۔ ۱۵ ؍دسمبر۔ مسز وجے لکشمی پنڈت نے پریس کانفرنس میں کہا کہ مجھے یقین ہے کہ لڑائی کے بعد امریکہ اور ہندوستان میں حقیقی دوستی ہو جائے گی۔

مسز پنڈت نے مزید فرمایا کہ ہندوستان میں بہت سے امریکن سپاہی ہیں اور ان کو ہمارے مسائل کا مطالعہ کرنے کا موقع حاصل ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ لڑائی کے بعد وہ ہمیں دنیا کی آزاد قوموں کے درمیان جگہ دینے میں امداد کریں گے۔

یونان کے معاملہ میں دخل مت دو

لندن۔ ۱۷ ؍دسمبر۔ آج ٹرافلگر اسکوائر میں کئی ہزار آدمی جمع ہوئے اور انھوں نے "یونان میں دخل مت دو" کے حق میں مظاہرہ کیا۔ اس مظاہرہ میں لیبر کامن ویلتھ اور کمیونسٹ [پا]رٹیوں نے حصہ لیا۔ مظاہرین اس قسم کے موٹو لئے ہوئے تھے، یونانی فیسی ازم کے بچاؤ کے لئے برطانیہ کو نہیں جانا چاہیئے۔ یونانیوں کو اپنی حکومت خود منتخب ہونے دو چرچل کہتا ہے کہ ای۔ اے۔ ایم باغی ہیں لیکن ہم کہتے ہیں کہ وہ ہیرو ہیں۔

ڈاکٹر ہیڈن گیسٹ لیبر ممبر نے کہا کہ یہ ایک سیاسی سوال ہے فوجی سوال نہیں ہے کوئی وجہ نہیں کہ عام مسائل

ایک گول میز کانفرنس میں طے نہ ہو جائیں لیکن یہ خیال کرنے کے لئے وجہ موجود ہے کہ اگر ہم توپوں سے ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں تو ہم اتحادی قوموں کی آئندہ دنیا کا نقشہ الٹ پلٹ کر دیں گے۔

لارڈ مسٹر ابو نگی نے کہا کہ اتحادیوں کے درمیان لڑائی سے نازی خوش ہو رہے ہیں اس سے لڑائی کی مدت میں کئی ماہ کا اضافہ ہو جائے گا۔ اگر ہمیں مسٹر چرچل کے غلبہ کی یہ قیمت ادا کرنی پڑی تو وہ بہت زیادہ ہوگی۔

جرمنی میں روس کا ہاتھ اُوپر رہیگا

لندن۔ ۱۶ ؍دسمبر۔ چمفورڈ کے بشپ ڈاکٹر ہنری ولسن لکھتے ہیں کہ روس جرمنی میں اپنا ہاتھ اوپر رکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یورپ میں روس سب سے بڑی فوجی طاقت ہے۔ اس سے یہ سوال حل ہو جاتا ہے کہ لڑائی کے بعد ہم جرمنی سے کیا سلوک کریں گے؟

نئے کشمیر کا آئین

لاہور۔ ۱۵ ؍دسمبر۔ شیخ محمد عبداللہ نے کشمیر نیشنل کانفرنس کی طرف سے ایک نئے کشمیر کا آئین شائع کیا ہے جس میں سب کے لئے مساوات، سب کے حقوق کا تحفظ اور اقتصادی اور سیاسی زندگی میں بلالحاظ مذہب و ملت سب کے لئے آزادی رکھی گئی ہے۔

یو۔پی میں چھ سو رہائیاں ہونگی

الٰہ آباد۔ ۱۶ ؍دسمبر۔ اخبار لیڈر کے ایک نامہ نگار خصوصی کی اطلاع ہے کہ یو۔پی میں چھ سو سیاسی قیدیوں کی رہائیاں ہونے والی ہیں اس سلسلہ میں یو۔پی کے مختلف ضلعوں کے افسران خفیہ پولیس کی میٹنگ ہوئی تھی جس میں فیصلہ کیا گیا احکام جاری ہوگئے ہیں مگر رہائیاں جنوری کے پہلے ہفتہ کے بعد ہوں گی۔

ہندوستان کا غلّہ لنکا کو

کراچی۔ ۱۴ ؍دسمبر۔ حکومت ہند نے پچیس ہزار ٹن غلّہ ہندوستان سے لنکا کے لئے برآمد کرنے کی اجازت دیدی ہے اس میں سے دس ہزار ٹن پنجاب سے دس ہزار ٹن راجپوتانہ سے اور پانچ ہزار ٹن گوالیار سے ہوگا۔

نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ کا فیصلہ

واشنگٹن۔ ۱۶ ؍دسمبر۔ نیوزی لینڈ میں چینیوں کی آمد کو روکنے کے لئے جو ٹیکس لگا ہوا تھا نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ نے آج اس کو منسوخ کر دیا، نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ملک پر یہ ایک دھبّہ تھا جو مٹا دیا گیا ہے۔

بنگال اسمبلی کے ممبر

کلکتہ۔ ۱۴ ؍دسمبر۔ آج بنگال اسمبلی میں اس سرکاری تجویز پر بحث ہوئی کہ اسمبلی کے ممبروں کی تنخواہیں ڈیڑھ سو سے دو سو کر دی جائیں اور روزانہ الاؤنس دس روپیہ سے پندرہ روپیہ کر دیا جائے، سر ناظم الدین وزیر اعظم بنگال نے اسے بالکل جائز مطالبہ قرار دیا جبکہ کانگریسی ممبر ونکی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جبتک ہم عوام کی حالت بہتر نہ بنالیں اس وقت تک ہمیں اپنی حالت بہتر بنانے کا کوئی حق نہیں۔

ہٹلر کی دو لاکھ فوج

پیرس۔ ۲۱ ؍دسمبر۔ اتحادی سپریم ہیڈکوارٹر سے رائٹر کے اسپیشل نامہ نگار نے مغربی مورچہ کی لڑائی کے بارہ میں جو تازہ ترین خبریں بھیجی ہیں ان میں بتلایا گیا ہے کہ جرمن کمانڈر فیلڈ مارشل رن سٹڈٹ کا حملہ پورے زور شور کیساتھ جاری ہے اس نے جرمن فوج کے ۱۴ اور ۱۵ کے درمیان ڈویژن لڑائی میں جھونک دئے ہیں۔ موسم اس قدر خراب ہے کہ ابتک ایسا خراب نہیں ہوا تھا اس وجہ سے اتحادی ہوائی جہاز ایک بار بھی اُڑان نہیں کر سکے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جرمنی کا خاکی لشکر، موٹر سوار دستے ہوائی حملوں کی مار کے خطرہ کے بغیر حملہ کرتے رہے، یہ خیال کیا جاتا ہے کہ فیلڈ مارشل رن سٹڈٹ کو بھی یہ معلوم تھا اور چنانچہ اس نے اس سے فائدہ اٹھانے کیلئے یہ حملہ شروع کر دیا۔

جلد ہی سرکاری اعلان [illegible] امید ہے، ممکن ہے [illegible] کی تحریک سیاسی مضمرات کے لحاظ سے آل انڈیا [اہمیت رکھ]تی ہو اگر ایسا ہے تو شاید دوسرے صوبے بھی [اس معاملہ] میں یو۔پی کی تقلید کریں گے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی کی پولیس کی از سرِ نو تنظیم ہونے والی ہے اس سلسلہ میں مسٹر جی اے پیرس اسپیشل افسر مختلف محکموں کے افسروں سے مشورہ کرنیکے بعد اپنی رپورٹ مرتب کر رہے ہیں یہ رپورٹ پولیس افسروں کی کانفرنس میں جوکہ الٰہ آباد میں ہونے والی ہے زیر غور آئے گی۔ آخری منظوری کے لئے رپورٹ گورنر کے سامنے پیش ہوگی بہت ممکن ہے کہ تمام کام میں تین چار مہینے لگ جائیں۔ خیال ہے کہ کوئی نیا افسر ڈائرکٹر جنرل آف آرگنیزیشن کے نام سے گورنر کا مشیر مقرر ہو سکتا ہے۔ یہ افسر لڑائی کے بعد پولیس اور ہوم گارڈ کی ترقی میں امداد کرے گا۔

یو۔پی میں تعلیمی کمیٹی کی میٹنگ

لکھنؤ۔ ۱۴ ؍دسمبر۔ یو۔پی کے سرکردہ سرکاری اور غیر سرکاری ماہرین تعلیم کی ایک کمیٹی کا اجلاس ڈاکٹر پنا لال مشیر گورنر یو۔پی کی صدارت میں ہوا جس میں محکمہ تعلیم کی اُن اسکیموں پر بحث ہوئی جو جنگ کے بعد کے لئے ہیں، اس موقعہ پر سر سیتا رام، شری سمپورنانند، ڈاکٹر امرناتھ جھا، راجہ بشیشور دیال سیٹھ ڈاکٹر جے۔ سی چٹرجی، راجہ سر مہاراج سنگھ مسٹر لیوس لانڈ مسٹر ڈی جی بی مال، مسز اُما نہرو رانی صاحبہ شیرکوٹ، بیگم اعجاز رسول اور مسٹر پریم ناتھ داس شامل تھیں، ڈاکٹر پنا لال نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کی تیار کردہ سرکاری اسکیم ایک مسودہ کی حیثیت رکھتی ہے جس پر ابھی تک حکومت نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے اب آپ لوگ جو رائے دیں گے گورنر صوبہ اس پر پوری طرح غور کریں گے اس لئے آپ صفائی سے رائے دیجئے۔ اگرچہ یہ اسکیم بنیادی طور پر ابتدائی تعلیم کے بارہ میں ہے مگر ثانوی تعلیم اور یونیورسٹی کی تعلیم کی اسکیموں پر بھی بحث کی جاسکتی ہے، بحث شروع ہونے پر میٹنگ کی رائے تھی کہ فی الحال صرف گنے چنے علاقوں میں لازمی تعلیم جاری کی جائے۔ حکومت کے خیال میں اس بیس سال میں تمام علاقہ میں تعلیم جاری ہو سکیگی۔

مصر میں پارلیمنٹ کا انتخاب

قاہرہ۔ ۱۵ ؍دسمبر۔ مصر کے وزیر اعظم احمد مہر پاشا نے پارلیمنٹ کے انتخاب کے سلسلہ میں پہلی تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ انتخاب کے دوران میں مارشل لا کو موقوف کر دیا جائے گا اور اگر یہ تجربہ کامیاب رہا تو اس کو بالکل ہی ہٹا دیا جائے گا، انتخاب کے دوران میں اخبارات پر سے سنسر اُٹھا لیا جائے گا۔

لکھنؤ میں آل انڈیا مشاعرہ

لکھنؤ۔ ۱۴ ؍دسمبر۔ سر مارلیس ہیلٹ گورنر یو۔پی نے آج قیصر باغ کی بارہ دری میں آل انڈیا مشاعرہ کا افتتاح کیا۔ رامپور کے پرنس جعفر علی خاں نے صدارت کی، مہاراجکمار محبوب حسن خاں صدر استقبالیہ کمیٹی نے کہا کہ لکھنؤ نوابین اودھ کی حکومت کے وقت سے اُردو زبان کا مرکز رہا ہے۔

پنجاب کی اقتصادی کانفرنس

لاہور۔ ۱۷ ؍دسمبر۔ دوسری پنجاب اقتصادی کانفرنس کا اجلاس ۲۲، ۲۳ ؍دسمبر کو یونیورسٹی کی عمارت میں ہوگا۔ سر منوہر لال وزیر مالیات پنجاب اس کا افتتاح کریں گے اس کانفرنس میں جنگ کے بعد کی نئی تشکیل پر بھی بحث ہوگی۔

حکومت سی۔پی کا نیا بل

ناگپور۔ ۱۷ ؍دسمبر۔ حکومت سی۔پی نے رائے عامہ طلب کرنے کیلئے ایک نیا بل شائع کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ جب کسی ضلع میں کوئی وبا پھیلنے کا اندیشہ ہو تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بجائے خود کارروائی کر سکیں لیکن انکی کارروائیاں صوبہ کی حکومت کے کنٹرول کے ماتحت ہوں گی۔

یونان سے ہندوستانی فوج واپس بُلا لی گئی

اتھنس۔ ۱۷ ؍دسمبر۔ مغربی یونان میں جن ہندوستانی فوجوں پر [illegible]

برطانیہ یونان پر قبضہ کرنا چاہتا ہے

اتھنس۔ ۱۰ دسمبر۔ یونان کے گوریلا فوج کے کمانڈر انچیف جنرل سٹافوس سارف نے برطانی جنرل افسر کمانڈنگ کو ایک تار بھیجا ہے جسمیں لکھا ہے کہ پاپنڈریو کی حکومت ان لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہی ہے جنھوں نے لڑائی میں دشمن کا ساتھ دیا ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ یونانی گورنمنٹ کے کچھ آدمی بھی ان کے ساتھ ملے ہوئے تھے، تار میں لکھا ہے کہ اس گورنمنٹ کو بادشاہ یونان نے مقرر کیا ہے، بادشاہ کے خلاف بھی مقدمہ چلایا جائے، تار میں مزید لکھا ہے کہ جنرل سکوبی یونان کو فتح کر کے اس پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اور وہ جرمنوں کی جگہ لے رہا ہے۔ ۴۸ گھنٹہ کی خاموشی کے بعد کل تیسرے پہر لڑائی پھر شروع ہو گئی۔ برطانی ہوائی جہازوں نے باغیوں کے ہیڈ کوارٹر پر گولہ باری کی۔

بحکم جناب سول جج صاحب بہادر کانپور

سمن بنا بر قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵- قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۸ سنہ ۱۹۴۴ء

بعدالت سول جج کانپور

شیو نراین ولد پنڈت کالی چرن قوم برہمن ساکن موضع پالتے پور پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ مدعی

بنام (۱) سورج پرشاد عرف راجہ رام ولد بینی مادھو پرشاد قوم برہمن ساکن موضع جتورا پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ۔

(۲) موتی لال (۳) چھیدی لال (۴) شیو کمار پسران بینی مادھو پرشاد اقوام برہمن ساکنان موضع سیبو پرگنہ بلہور ضلع کانپور (۵) بشن دیال عرف درگا پرشاد ولد پتو لال قوم برہمن ساکن موضع جتورا پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت قبضہ داخل کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء وقت ۱۱ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں، آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم بھگوان دیال منصرم

عدالت سول ججی کانپور

اتحادی فوج کا مانڈلے کی طرف دھاوا

کنیڈی۔ ۱۷ دسمبر۔ چودھویں فوج کا تھا کے پچھم میں انڈو کے علاقہ میں ۳۶ ویں برطانی ڈویژن کے ساتھ جا کر مل گئی ہے یہ فوج ہندوستان کی سرحد سے برما کے اندر اب دو سو میل گھس چکی ہے۔ گھنے اور خوفناک جنگلوں کو پار کرتی ہوئی چودھویں فوج چار ہفتہ کے اندر پہنچنا مانڈلے ریلوے کے اُتر میں ۳۶ ویں برطانی ڈویژن سے جا ملی ہے۔

اب یہ فوج ایک میدان میں پہونچ گئی ہے جس کا مرکز مانڈلے ہے خیال ہے کہ نچلے برما پر اپنا قبضہ جاری رکھنے کے لئے جلد یہاں جاپانی مقابلہ کریں گے۔

نیویارک میں مسز وجے لکشمی کی تقریر

نیویارک، ۱۵ دسمبر۔ پرل ایک آنریری پریذیڈنٹ انڈیا لیگ نے مسز وجے لکشمی پنڈت کے اعزاز میں خیر مقدم کا جلسہ منعقد کیا جسمیں تقریباً ۱۲۵ اشخاص میں نیویارک کے متعدد سرکردہ لبرل اور ہندوستان کے ہمدرد شامل ہوئے۔

مسز پنڈت نے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کی حالت بیان کی اور کہا کہ ہندوستان کی حالت اور یورپ کے ان ملکوں کی حالت میں جن پر جرمنی کا قبضہ ہے فرق نہیں ہے آپ نے بنگال کے قحط کے حالات مفصل طور پر بیان کئے، آپکی جادو بیانی کا مہمانوں پر بہت اثر پڑا۔

THE
REGD NO.
A 406

قیمت
سالانہ صہ؍ 5/-/-
ششماہی ؏۱۲ 2/12/-
سہ ماہی ؏۸ 1/8/-
فی پرچہ
دو آنہ
؍۲ 2/

CAWNPORE. Saturday.
...Dec. 1944

۱۳؍ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۴ھ

ادبیات

کربلا اور واقعات کربلا پر

از "خطیبۂ ہند" زہرہ سخن اختر صاحبہ حیدرآبادی صدر آل انڈیا زنانہ مسلم لیگ از بنگلور

آج تک ہمارے ادب میں کم و بیش حزنیہ پہلو ہی پر زیادہ روشنی ڈالی گئی ہے، باستثنائے چند تمام شعرائے کرام آہ و بکا ہی کو مستحسن خیال کرتے رہے حالانکہ شہادت امام کے اندر اسلام کا بنیادی مفہوم پنہاں ہے اور کربلا کی خاک میں ایک ایسی تاریخ حیات پوشیدہ ہے جس سے ہمیشہ ہمیشہ نسل انسانی ایثار و قربانی، استقامت و اٹل عزم اور ارادہ کا درس حاصل کرتی رہے گی۔

میں نے امام مظلوم کے بلند کردار، عالی ہمتی اور جوشِ صداقت پر نظر ڈالی ہے۔

"محرم کا مہینہ اسلامی زندگی کا پیام نو لاتا ہے، لیکن! افسوس! کوئی گوش بر آواز نہیں ہوتا۔" ؎

کس سے کہئے حیاتِ نو کا راز
کہ یہ مردہ دلوں کی بستی ہے۔

قطعہ

ملی ہے جامِ طرب سے بھی زندگی توبہ
دبی ہے دولت و زر سے کہیں خودی توبہ
کمالِ فقر کجا، رعبِ تاج و تخت کجا
حسینؑ اور اطاعت یزید کی توبہ

بنامِ حسینؑ

ہر ایک شعر نہ کیوں ہو ادا پیامِ حسینؑ
شروعِ فکرِ سخن آج ہے بنامِ حسینؑ

چلے ہیں اصغرِ معصوم کو بھی لیکر ساتھ
برائے دعوتِ حق اُف یہ اہتمامِ حسینؑ

ہر غرور کو ہر ہر قدم جھکا دیتا
یزید کو نظر آتا اگر مقامِ حسینؑ

یہ راز پوچھ تو ذراتِ کربلا سے پوچھ
فروغِ حق و صداقت رمِ بخرامِ حسینؑ

اگرچہ تھی خبرِ شانِ اہلِ بیت مگر
کیا نہ شمر سے ظالم نے احترامِ حسینؑ

صدا یہ آتی ہے ابتک شرابخانے سے
ہے کون رند کہ بڑھکر اٹھائے جامِ حسینؑ

بفیضِ شوقِ عقیدت، یہ ربط و نسبتِ عشق
رہے گی اختر بیتاب تشنہ کامِ حسینؑ

دنیائے اسلام

فلسطین کیلئے پھر یہودی فتنہ

لیڈس۔ ۲۱؍ دسمبر۔ فلسطین ٹو منین لیگ کے صدر لارڈ اسٹرابولگی نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ فلسطین میں یہودیوں کا وطن بنانے کے سلسلہ میں اب طانیہ کو اپنے وعدہ کا ایفا کرنا چاہیئے۔ اب ہم ہر طرح سے کافی طاقتور ہیں اس لئے ہم کو اس پالیسی میں کسی قسم کی کمزوری نہ دکھانی چاہیئے، پریسیڈنٹ روزولٹ اور گورنر ڈیوی دونوں نے یہودیوں کی نو آبادی کے قیام کیلئے اپنے الیکشن کے زمانہ میں اس اہم مسئلہ کو حل کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

لارڈ اسٹرابولگی کا خیال ہے کہ صرف دس سال کے عرصہ میں فلسطین میں یہودیوں کی اکثریت ہو جائیگی، عربوں کا اندیشہ صرف اسی صورت میں دور ہو سکتا ہے کہ فلسطین کو سلطنت برطانیہ کے زیر سایہ ایک آزاد حکومت بنا دیا جائے اور یہودیوں کو یہاں آباد ہونے کی عام اجازت دیدی جائے۔

مصر کے وزیروں میں کوئی اختلاف نہیں

قاہرہ۔ ۱۵؍ دسمبر، مصر کے وزیر اعظم احمد مہر پاشا نے ان افواہوں کی شدت سے تردید کی کہ آئندہ الکشنوں کے معاملہ میں وزرا میں کوئی اختلاف پیدا ہو گیا ہے اور مصر کی وزارت پر جمود طاری ہے۔ آپنے کہا کہ جن پارٹیوں کے اختلاط و ربط سے وزارت کی تشکیل عمل میں آئی ہے وہ جماعتیں پہلے کی طرح متحد و متفق ہیں۔ پرسوں سہ پہر کو امیدواروں کی فہرست مکمل کرنے سے قبل چار مخلوط جماعتوں کے لیڈروں کی کانفرنس بھی ہوئی، اب تک ۳۶ اُمیدوار جن میں سے چھ وزرا ہیں اور وزیر اعظم بھی ہیں بغیر مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔ ان ۳۶ میں سے ۴ اسعد پارٹی کے رکن ہیں ۱۶ ابرل ہیں، ۱۶ انڈیپنڈنٹ ہیں ایک نیشلسٹ ہے اور ایک آزاد وفدی ہے۔

لندن اور واشنگٹن میں عرب دفاتر تبلیغ

بیروت (بذریعہ بحری تار) معلوم ہوا ہے کہ دنیا کے سامنے عرب نقطۂ نظر کو واضح طور پر پیش کرنے کے لئے واشنگٹن اور لندن میں جو دفاتر تبلیغ قائم ہوں گے ان پر تخمیناً ۳ لاکھ پونڈ سالانہ صرف آئے گا۔ ان اخراجات کو تمام عرب ممالک میں اپنی اپنی حیثیت کے مطابق حصہ رسد برداشت کریں گے، یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ دفاتر دو مہینے کے اندر اندر اپنا کام شروع کر دیں گے۔

شام کا سونا محفوظ ہے

دمشق (بذریعہ ہوائی ڈاک) اس سرکاری اعلان سے کہ شام کا روپیہ سونے کے ڈلے اور سونے کی ضمانتیں جو پیرس میں تھیں قطعی طور پر محفوظ ہیں۔ شام کے بازاروں میں سونے کا بھاؤ گر گیا ہے۔

پہلے یہ خطرہ محسوس کیا جاتا تھا کہ شاید جرمن فرانس پر اپنے اقتدار کے زمانہ میں سب سونا جرمنی نہ لے گئے ہوں۔

حضرت جمال الدین افغانی کا جنازہ

بغداد۔ ۱۶؍ دسمبر، مجلس اتحاد بین الہند و العرب کے نمائندے نے یہ خبر ارسال کی ہے کہ مشہور ریفارمر جمال الدین افغانی مرحوم کی میت کو ٹرین کے ذریعہ ترکی سے بغداد لایا گیا۔ یہ میت مسجد قادریہ میں رکھدی گئی ہے اسے افغانستان بھیجا جائیگا اور وہیں مرحوم کی تدفین عمل میں لائی جائے گی۔ واضح رہے مرحوم جمال الدین افغانی وہ جلیل القدر لیڈر تھے جنھوں نے پان اسلامزم کا تخیل پیش کیا تھا۔

سابق خدیو حلمی پاشا کا انتقال

سوئزرلینڈ ۲۱؍ دسمبر، سابق خدیو مصر عباس حلمی پاشا کا حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔ مرحوم کی ۷۱ سال کی عمر تھی اُن کی نعش جنگ کے بعد بغرض تدفین مصر لی جائی جائے گی فی الحال سپرد کر دی گئی ہے، گذشتہ جنگ عظیم ۱۹۱۴ء۔ ۱۸ء کے زمانہ میں برٹش گورنمنٹ نے ان کو اس الزام میں معزول کر دیا تھا کہ وہ برطانیہ کے مفاد کے خلاف کارروائیاں کر رہے تھے۔ خدیو عباس حلمی نے اس الزام کی تردید کی تھی مگر انگریزوں نے انھیں تخت سے محروم کر کے موجودہ شاہ مصر کے والد فواد پاشا کو مصر کا بادشاہ بنا دیا تھا۔

حجاز میں گرانی کی شدت

کراچی۔ ۲۲؍ دسمبر، حاجیوں کا پہلا دستہ جو ساڑھے ۱۸ سو افراد پر مشتمل تھا اور جس میں پیر الٰہی بخش وزیر تعلیم سندھ بھی شامل تھے کل رضوانی اور خسروانی جہازوں کے ذریعہ یہاں آ گیا۔ گیارہ حاجی راستے میں مر گئے۔ ان حاجیوں میں سے بیشتر کو کھانے پینے کی چیزوں کی گرانی اور صفائی کی بد انتظامی کی شکایت تھی۔ گیہوں کے آٹے کی قیمت دو روپیہ سیر اور چاول کی قیمت ساڑھے تین روپیہ فی سیر ہے ایک جگہ دودھ کی قیمت تین روپیہ سیر تھی ان حاجیوں نے عربوں کے سلوک کی بھی شکایت کی انھوں نے کہا کہ مصریوں کو ہندوستانیوں پر ترجیح دی جاتی تھی۔ حاجیوں نے شرح تبادلہ کی گرانی اور جہاز پر ڈاکٹری انتظامات کی کمی کی شکایت بھی کی۔

[illegible]

... [illegible] کانفرنس [illegible] کے ساتھ ختم

[illegible]

... اور روس کے آس پاس کے علاقوں کو باغیوں سے صاف کرنیکا تہیہ کیا ہوا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ یونان کی صورتِ حالات پر اُس وقت پھر غور کیا جائیگا جبکہ صدر روزولٹ اور موسیو اسٹالن اور مسٹر چرچل کی کانفرنس منعقد ہوگی جس کے منعقد ہونے میں بہت زیادہ عرصہ نہیں لگے گا۔

ای۔ ایل۔ اے۔ ایس نے صلح کرنے کے لئے وہ شرطیں پیش کی ہیں جو حسب ذیل ہیں:۔

یونان کی حکومت میں ای۔ ایل۔ اے۔ ایس کے ۴۰ سے ۵۰ فیصدی تک نمائندے لئے جائیں اور وزارت داخلہ کا عہدہ ای۔ ایل۔ اے۔ ایس کے آدمی کو دیا جائے۔

(۱) پولیس اور سرکاری ملازمتوں میں صفایا کیا جائے۔

(۲) ایک نئی حکومت قائم کی جائے جس کے صدر کو اکثریت کا اعتماد حاصل ہو۔

(۳) اگر دوسری پارٹیاں اعتراض نہ کریں تو ریجنسی قائم کیجائے۔

(۴) جن لوگوں نے دشمن کے ساتھ تعاون کیا انکو سزا دیجائے۔

(۵) نیشنل گارڈ کو توڑ دیا جائے۔

ایک شرط یہ بھی ہے کہ بادشاہت کے قیام کے بارے میں رائے عامہ معلوم کی جائے اس بارے میں فروری کے پہلے ہفتہ میں رائے شماری کی جائے اور یہ کام ایک بین الاقوامی ڈیلی گیٹوں کی زیر نگرانی ہو۔

کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ اگر یہ کانفرنس کامیاب ہوگئی تو یونان ایک متحدہ قوم ہوگی اور وہ فتح کی طرف دوسری قوموں کے ساتھ اقدام کریگی لیکن اگر ہم ناکام ہوگئے تو ہم انگریز اپنا فرض پورا کرنے پر مجبور ہوں گے ہمیں اتھنس کو انارکی سے بچانا پڑے گا۔ اور اسکی حالت کو سدھارنا پڑے گا۔ ہم نے یہ کانفرنس اس لئے نہیں بلائی ہے کہ یہ کام ہماری طاقت سے باہر ہے یا ہم اسکو پورا کرتے ہوئے ڈرتے ہیں بلکہ اس لئے بلائی گئی ہے کہ ہم سب مل کر مشکلوں کو حل کرسکیں۔ ای۔ ایل۔ اے۔ ایس کے نمائندوں کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہم انکا نکتہ نگاہ نہیں سمجھتے، ہم سب مشکل میں ہیں۔

انگریز یونان میں صدر روزویلٹ اور مارشل اسٹالن کی منظوری اور علم سے آئے ہیں۔ ہماری فوجوں کو خود یونانیوں نے جن میں ای۔ ایل۔ اے۔ ایس کا کمانڈر تھا یونان آنیکی دعوت دی تھی، ہم یہاں نیک نیتی سے آئے ہیں جب سے ہم آئے ہیں ہماری فوجیں بڑے جھگڑے میں الجھ گئی ہیں۔ کسی یونانی کو یہ خیال دل میں نہ لانا چاہیئے کہ ہم یہاں کوئی مادی فائدہ حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں یا ہم یونان کے کسی علاقہ پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس سے زیادہ کوئی تجارتی رعایت نہیں چاہتے جو یونان دوسرے ملکوں کو دے [illegible]۔ ہم یونان کے اندرونی معاملات میں کوئی دخل نہیں [illegible] چاہتے۔

جب مسٹر چرچل تقریر ختم کرچکے تو تمام برطانوی ڈیلی گیٹ اور دوسرے غیر ملکی لوگ کانفرنس سے چلے گئے۔

ای۔ ایل۔ اے۔ ایس کی طرف سے کانفرنس میں یونان کی کمونسٹ پارٹی کے سکریٹری جنرل موسیو گیورگوس بینٹوس اور ای۔ اے۔ ایم سینٹرل کمیٹی کے سکریٹری جنرل موسیو پارٹیلڈس شامل ہوئے۔ کانفرنس میں روس کے فوجی مشن کے ہیڈ لفٹننٹ کرنل گری گوری پوپ، فرانسیسی سفیر جین ولال اور امریکہ کے سفیر مسٹر لنکولن میکنا گھ بھی شامل ہوئے۔

• برطانیہ کی طرف سے مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن کے علاوہ چھ اور نمائندے شریک ہوئے۔

جس وقت کانفرنس شروع ہوئی امونیا کے سکوائر میں گولی چل رہی تھی۔ کانفرنس کا قیام پوشیدہ رکھنے کے لئے زبردست انتظامات کئے گئے تھے۔ قدم قدم پر فولادی گاڑیوں کا پہرہ تھا۔ برطانوی فوج سڑکوں پر گشت لگا رہی تھی۔

کانفرنس شروع ہونے کے ایک گھنٹہ بعد ای۔ ایل۔ اے۔ ایس کے ڈیلی گیٹ کانفرنس میں شامل ہونے کیلئے پہنچے۔ کانفرنس میں کسی کے پاس ہتھیار نہیں تھے، جب ای۔ ایل۔ اے۔ ایس کے تین ڈیلی گیٹ کانفرنس میں پہونچے تو ان سے بھی ہتھیار رکھنے کی درخواست کی گئی، جنرل الیگزینڈر اور جنرل سکوبی نے بھی اپنے اپنے ہتھیار رکھ دیئے۔

جس وقت کانفرنس منعقد کی گئی تو آدھ گھنٹہ کی عارضی صلح کی گئی تھی تاکہ ڈیلی گیٹ کانفرنس میں پہونچ جائیں مگر یہ عارضی صلح برقرار نہ رہ سکی کیونکہ ای۔ ایل۔ اے۔ ایس کی فوجوں نے پائرس کی بندرگاہ میں برطانوی جہازوں پر گولہ باری شروع کردی۔ ایک گولہ ایک برطانوی جنگی جہاز سے کچھ دور فاصلہ پر گرا اُس پر انگریزی ہوائی بیڑہ نے صلح کو منسوخ کردیا اور حملے شروع کردیے اور کانفرنس کے باوجود اتھنس اور پائرس کے علاقوں میں لڑائی جاری رہی۔

یہ بھی معلوم ہے کہ مسٹر چرچل نے یہ بھی کہا کہ جبتک یونان میں کوئی موزوں حکومت قائم نہیں ہوتی اس وقت تک برطانوی فوج یہاں سے نہیں ہٹے گی اور اگر یونانی باہمی سمجھوتہ نہیں کرسکے تو یونان کے لئے ایک بین الاقوامی ٹرسٹ [illegible]

[illegible]

جو انگریزی کا مورچہ لے سکتی ہے اور اس کو ہندوستان سے بھگا سکتی ہے اس لئے ہمیں جہاں تک ممکن ہو اپنے اصولوں کو بلند رکھتے ہوئے اپنی مادری زبان کی خدمت کرنی چاہیئے۔

پنڈت امبکا پرشاد باجپئی سابق ایڈیٹر بھارت مترو سوتنتر کلکتہ نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ میں ایک بوڑھا بیل ہوں لیکن جب آپ سب کی یہی مرضی ہے کہ مجھے جوتا جائے تو میں حاضر ہوں۔ باجپئی جی نے کہا کہ ہندی جاننے والے لوگ قدرتاً ہنگامہ خیز خبروں کو پسند کرتے ہیں۔ لڑائی کی خبریں ہوں، خواہ وہ لڑائی دو اخباروں میں ہی کیوں نہ ہو بہت پسند ہیں اس لئے ہمیں ہندی جرنلزم کا معیار بلند رکھنا چاہیئے۔ پنڈت جی نے اُن اخبارات کی مذمت کی جو کانگریسی پالیسی کے حامی ہوتے ہوئے بھی سرکاری اشتہارات شائع کرتے ہیں اُنھوں نے کہا کہ ہندی اخبار نویسوں کے اتحاد کی سخت ضرورت ہے اور ان کی مالی مشکلات کو دور کرنے کے لئے ان کی تنخواہیں بھی بڑھائی جانی چاہئیں لیکن انھیں اپنی قابلیت بھی بڑھانی چاہیئے، بہت سے ہندی اخبار نویس معمولی الفاظ کا ترجمہ بھی ٹھیک نہیں کرسکتے اور محض دل بہلانے کے لئے اس لائن میں چلے آتے ہیں، اس لائن میں ان لوگوں کو آنا چاہیئے جو سچی لگن لئے ہوئے ہوں اور جنھوں نے ملک کی خدمت کا عہد کیا ہوا ہو جس طرح پہلے جب لوگوں کو اور کوئی کام نہ ملتا تھا تو ماسٹری کرنے لگتے تھے، اسی طرح اب جو لوگ بیکار ہیں، وہ اخبار نویس بن بیٹھتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے، ہندی اخبار نویس کو منظم ہو کر اپنی لڑائی لڑنی چاہیئے اور اس کے لئے انھیں ایک رسالہ شائع کرنا چاہیئے جو ان کے اتحاد میں امداد دے سکے۔

حاضرین کی درخواست پر مسٹر کے راما راؤ ایڈیٹر نیشنل ہیرلڈ لکھنؤ نے بھی ایک مختصر تقریر انگریزی میں کی، انھوں نے کہا کہ وہ ہندی نہ جانتے ہوئے بھی برٹش سرکار کی عدالت میں ہندی کے وکیل صفائی سمجھے جاتے ہیں انھوں نے ہمیشہ ہندی جرنلزم کی حمایت کی ہے اور کرتے رہیں گے، انھوں نے رائے دی کہ ہندی اخبار نویسوں کو ٹریننگ حاصل کرنے کی ضرورت ہے جب وہ ٹرینڈ ہوں گے تو خود بخود اخباروں کے مالکان انکی تنخواہیں بڑھا دیں گے، اخباروں کے مالکان کو یہ ضرورت نہیں کہ اخبار نویس اپنا اتحاد کریں یا ٹریننگ حاصل کریں یہی وجہ ہے کہ وہ غیر منظم اور ناتجربہ کار اخبار نویسوں کو کم سے کم تنخواہ پر رکھ لیتے ہیں۔ اگر ہم منظم ہوں گے تو ستّر روپیہ ماہوار تنخواہ بھی ہمارے لئے کم ہوگی۔ مسٹر راؤ نے کہا کہ جس طرح لندن سے نیوز پیپر ورلڈ نام کا اخبار نکلتا ہے ص

[illegible]

ہی کو وصول کئے جائیں گے۔

ٹرسٹ

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کا دوسرا ماہانہ جلسہ ۲۳ دسمبر کو بصدارت سر اڈورڈ ایم سوٹر منعقد ہوا۔ موجودہ ٹرسٹیان جلسہ نے چیرمین صاحب کا اتفاق رائے سے خیر مقدم کیا اور اپنے تعاون کرنیکا اظہار کیا۔ چیرمین صاحب نے ان سب کا شکریہ ادا کیا، اور اُمید ہے کہ ان لوگوں کے تعاون اور ان کے ذریعہ پبلک کے تعاون سے وہ کانپور کی ترقی کی خواہش کو پورا کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ بازاری شرح اور مڈل کلاس کے لوگوں اور غریب لوگوں کو ٹرسٹ کے ذریعہ زمین دینے کے سلسلے میں گورنمنٹ کی توضیح پڑھی گئی۔

خیراتی ہومیو پیتھک دواخانہ کی عمارت بنانے کیلئے گورنمنٹ کی اجازت سے پریمیم لیز سسٹم پر رعایتی شرح سے میونسپل بورڈ کو رانی پوروہ اسکیم میں زمین کا ایک پلاٹ دینا منظور کیا۔

کچھی پوروہ اسکیم کے حدود بڑھانے کا بھی ٹرسٹ نے فیصلہ کیا ہے تاکہ زمین کی ترقی کے کنٹرول کے سلسلہ میں کلکٹر گنج اسٹیشن کے کمپاؤنڈ کی زمین اور بی۔ بی اینڈ سی۔ آئی ریلوے کو زمین اسکیم کے اندر آجائے۔

بیڈمنٹن ٹورنامنٹ

وائی۔ ایم۔ سی۔ اے، بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کے کھیل مسٹر منوہر لال آنریری مجسٹریٹ کے بنگلہ پر ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء کو ہوئے۔ کامیاب حضرات کو مس اندرا منوہر لال ایم۔ اے نے انعامات تقسیم کئے۔ ادر مسٹر کرد و سکر اور مس گیٹس کو دو خاص انعامات دئے گئے۔

اینٹوں کے بھٹے

کلکٹر صاحب نے بھٹیا سے اینٹ نکالنے کے تمام اجازتوں کو منسوخ کردیا ہے۔ اس طرح سے ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۴۴ء سے پہلے کی سب اجازت نامے منسوخ ہوگئے۔ اب جو بھٹا لگانا چاہے وہ نئی تحریری اجازت حاصل کرے، اسکی خلاف ورزی کرنیوالوں پر مقدمہ چلایا جائیگا۔

۱۶ آدمیوں کو پھانسی کی سزا

مسٹر نقوی سب انسپکٹر بھوگنی پور کے روہ گانوں میں ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۴۴ء کو قتل اور بغاوت کے الزام میں ۳۰ آدمیوں پر مقدمہ چل رہا تھا ان میں سے ۱۶ کو پھانسی اور ۴ کو کالے پانی کی سزا ہوئی ہے۔ باقی ملزمان بے قصور قرار دیکر رہا کردئے گئے، ان رہا شدہ ۱۳۵ آدمیوں پر بغاوت کا مقدمہ زیر دفعہ ۱۴۷، ۲۲۵ چلے گا۔

کپڑا کی تقسیم

کانپور کپڑا کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ بمبئی سے آنے والے پانچ ہزار کپڑے کی گانٹھوں کو یو۔ پی کے کوٹا میں سے کانپور کے لئے

[illegible]

ہی تپ دق سے ہوتی ہیں جس ملک میں صحت عامہ کی یہ حالت ہو وہاں میڈیکل کانفرنس جیسی اہم جماعت کا بہت کام بڑھ جاتا ہے۔

ہمیں یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ اگر آل انڈیا میڈیکل کانفرنس کچھ تجاویز گورنمنٹ و ملک کیسامنے رکھیگی تو گورنمنٹ ان پر چاہے غور کرے یا نہ کرے لیکن ملک کے سمجھدار آدمی ضرور ان پر ہمدردی کیساتھ غور کرینگے اور انھیں عملی جامہ پہنانے کیلئے جو کچھ ان سے ہوسکیگا کریں گے [illegible]

ڈاکٹر جواہر لال روہتگی صدر استقبالیہ کمیٹی نے ڈیلی گیٹ صاحبان کا استقبال کرتے ہوئے فرمایا کہ کانپور میں خصوصاً اور ملک میں عموماً صحت عامہ کی حالت نہایت خراب ہے۔ ریسرچ کا کوئی معقول انتظام نہیں ہے، ہندوستانی دواؤں کی کمی ہے ڈاکٹروں کی تعداد بہت کم ہے، دیہاتوں میں ڈاکٹر و دواخانے نہ ہونے کے برابر ہیں۔ موجودہ جنگ میں انگلینڈ نے ریسرچ کو ترقی دی ہے، لیکن ہندوستان جو پہلے ہی غریب تھا ان دنوں مردے کے برابر ہے۔ یہاں معمولی دوائیاں بھی دستیاب نہیں ہوسکتیں، ہم اُمید کرتے ہیں کہ ڈاکٹر مہتہ کی زیر صدارت اس کانفرنس کو پوری کامیابی حاصل ہوگی۔

(باقی صفحہ ۷ کالم ۳ پر ملاحظہ فرمایئے)

ص۴ اسی طرح اس صوبہ سے بھی کوئی اخبار نکلنا چاہیئے جو ہندی اخبار نویسوں کی مشکلات کو حل کرتا رہے۔ ودیم مسٹر راؤ نے کہا کہ ہندی اخبار نویسوں کو آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس پر بھی قبضہ کرلینا چاہیئے اور وہاں سے ٹوڈی اخباروں کے مالکان کو نکال کر قومی اخباروں کے مالکان کو بھیجنا چاہیئے تاکہ ہم توکیا پریس کے مفاد کی حفاظت کرسکیں، مسٹر راؤ نے کہا کہ اخباروں کے مالکان کافی منظم ہیں لیکن ہندی اخبار نویسوں نے ابھی اپنے آپ کو ایک شیشہ کی شکل بھی نہیں دی ہے انھیں اپنے آپ کو جلد منظم کرلینا چاہیئے اسی میں آپکی بھلائی ہے۔

اس کے بعد کانفرنس کے صدر پروفیسر اندر جی کا جو بوجہ علالت تشریف نہ لاسکے، خطبہ صدارت پڑھکر سنایا گیا جس میں پنڈت جی نے ہندی اخبار نویسوں کو اپنے اصول اونچے رکھنے اور اپنے حقوق کے لئے لڑنے کا سبق دیا تھا۔

بابو سمپورنانند۔ لالہ موہن چند اگروال، مسٹر بریلوی وغیرہ مشہور اخبار نویسوں کے پیغامات پڑھکر سنائے گئے جنمیں کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی تھی۔

اس کے بعد کانفرنس کی سالانہ رپورٹ پڑھی گئی۔

شام کو ۵ بجے سر پدم پت سنگھانیا نے آل انڈیا ہندی اخبار نویس سمیلن میں شامل ہونے والے سب اصحاب کو کملا اسٹریٹ میں ایک شاندار پارٹی دی۔

کورمی کانفرنس

کورمی چھتری کانفرنس کا اجلاس موضع سجیتی میں ۲۷، ۲۸، اور ۲۹ دسمبر کو منعقد ہوا۔

اس نتیجہ اور لطیف دریافت کے لئے ؟

✽ ہاں اگر سادہ ہو تو کوئی ہرج بھی نہیں۔

عمارت کا بیرونی حصہ نہایت عمدہ ہے اور یہ عمارت مینار کی طرح اوپر کی طرف کچھ کچھ فاصلہ پر تنگ ہوتی جاتی ہے۔ نیچے سے پانچویں منزل تک فرش کا رقبہ برابر ہے چھٹی منزل سے اٹھائیسویں تک اسکی نسبت کچھ کم، انتیسویں سے چونویں تک کچھ اور کم، اور چھیاسیویں منزل تک اور بھی زیادہ کم ہے۔ اس عمارت کے اوپر ایک ہوائی جہاز کے ٹھہرنے کی جگہ اور ایک دیکھ بھال کرنے کا مینار ہے ان دونوں کی بلندی ۲۰۰ فٹ ہے۔ اس مینار میں تین گیلریاں ہیں دو فرش پر اور ایک چوٹی پر، ہر ایک گیلری میں کھڑکیاں چہل قدمی کرنے کی جگہیں اور ایک ہوٹل ہے کیونکہ اس مینار کو دیکھنے کے لئے بہت سے آدمی آتے ہیں، ہوائی جہاز کے ٹھہرنے کی جگہ مستقبل میں استعمال کی جائے گی جبکہ بحیرہ اٹلانٹک کے پار ہوائی سفر بالکل کامیابی سے ہونے لگے گا۔ یہ جگہ ۵۰ ٹن کی براہ راست کشش کو برداشت کر سکتی ہے۔ مینار کا اور اس جگہ کا وزن ۱۰۵۰ ٹن ہے جو کہ ۲۰۵ فٹ اونچی بیس منزلہ بالکل شیشے کی عمارت کے وزن کے برابر ہے۔

اُس وقت جبکہ اس عمارت کی جسامت اور اونچائی کا لوگوں کو پتہ چلا تو آس پاس کے مالک مکانات کو بہت تشویش ہوئی مبادا کہ اس عمارت میں لاکھوں من لوہا اور سیمنٹ چونا کے استعمال سے زمین بیٹھ نہ جائے ٹھیکہ داروں کو لوگوں کو سمجھانے میں بہت دقت کا سامنا کرنا پڑا۔

ہو گئیں مگر اس بلبل لالہ نفس کی نغمہ سنجیوں نے زندان کو بھی گلستان بنا دیا۔ ۱۹۲۳ء میں جیل سے رہائی ملی تو پھر سیاسی تحریکوں میں سرگرمی سے حصہ لینے لگیں۔ سروجنی دیوی کے تدبر اور سیاست دانی کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ وہ قومی پارلیمنٹ (آل انڈیا نیشنل کانگریس ورکنگ کمیٹی) کی رکن بنیں۔ ۱۹۴۲ء میں ۸ اگست و سروجنی نائیڈو کو بھی اور ورکنگ کمیٹی کانگریس کے ممبران کے ہمراہ زیر حراست لے لیا گیا تھا اور گاندھی جی کے ہمراہ ان کو بھی رکھا گیا تھا لیکن بیماری کے باعث انکو تین مہینے کے بعد ہی چھوڑ دیا گیا۔ چھوٹنے کے بعد اُنھوں نے ایک لمحے کے لئے بھی قومی و ملکی مصائب کو نظر انداز نہیں کیا۔ باوجود زبان بندی کے ہر طرح ملکی معاملات سدھارنے کی کوشش کی۔ موجودہ سیاسی حالات کو ہموار کرنے میں مسز سروجنی نائیڈو کا بہت بڑا حصہ ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ ملک کے سب سے بڑے سیاسی مدبر اور قومی کارکن گاندھی جی کی رہائی مسز سروجنی نائیڈو کی بے لاگ باتوں اور آزاد بیانات کا نتیجہ ہے۔ مسز سروجنی نائیڈو قومی عزت و استقلال، حب الوطن، نیک نیتی، اخلاص و محبت و شرافت کا ایک ایسا دلکش سنگم اپنی ذات میں رکھتی ہیں کہ ہم عورتیں جتنا ان پر فخر کر سکیں تھوڑا ہے ✽

مسز سروجنی نائیڈو جنوبی افریقہ تشریف لے گئیں۔ مکمل دورے کے بعد ہندوستانیوں کی حالت کا اندازہ کیا اور کوکناڈا کانگریس کی صدارت فرمائی۔

امریکہ کی مشہور لغو گو عورت مس میو نے اپنی کتاب "مدر انڈیا" شائع کر کے جب ہندوستان کے اخلاق و تہذیب، سیاست و تمدن، مذہب کو بدنام کرنے کی کوشش کی تو ہندوستان کی جانب سے سفیر بن کر آپ امریکہ گئیں تاکہ اس بے بنیاد اور لغو پروپیگنڈے کی تردید کر دیں۔

۱۹۳۱ء میں تحریک نمک کے سلسلے میں گاندھی جی کی گرفتاری کے بعد آپ بھی گرفتار ہو گئیں اور "بغاوت گلشن" کے سلسلے میں اس بلبل خوش الحان نے چھ ماہ "زندان قفس" کے مصائب برداشت کئے، رہائی کے بعد پھر سروجنی دیوی نے اپنی ذات کو قوم کی راہ میں ستیہ گرہ کے لئے پیش کیا، گاندھی اروِن پیکٹ کے وقت گاندھی جی کی شریک مشورہ رہیں۔ ۲۹ اگست کو

تھی، نومبر ۱۹۲۹ء میں معماروں کو اُن کے مالک نے مندرجہ ذیل شرائط پیش کیں :-

(۱) ایک مقرر بجٹ ہو۔

(۲) برآمدہ اور کھڑکی کے درمیان زیادہ سے زیادہ ۲۶ فٹ کا فاصلہ ہو۔

(۳) زیادہ سے زیادہ ممکن منزلیں بنائی جانی چاہئیں جتنی کہ لفٹ کے سسٹم کے لحاظ سے مناسب ہوں۔

(۴) بیرونی حصہ کنکر کا ہو (اس کنکر سے چونا بنتا ہے)

(۵) عمارت یکم مئی ۱۹۳۱ء تک تیار ہو جانی چاہیئے۔

چار ماہ تک معماروں، ٹھیکہ داروں، مالک، وکیلوں اور کوٹھی والوں کے ساتھ کانفرنسیں منعقد ہوا کیں، اور تب کہیں جا کر نقشہ مرتب ہوا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ تعمیر میں کوئی بدصورت چیز استعمال نہ ہونی چاہیئے ✽

"جوار بھاٹا" کی دلکشی

بمبئی ٹاکیز کی تازہ پیش کش "جوار بھاٹا" ۲۹ نومبر سے میجسٹک سینما بمبئی میں نمایش کے لئے پیش کر دی گئی ہے اور بیحد مقبولیت حاصل کر رہی ہے اس میں دو نئے چہروں مردولا اور دلیپ کمار کے پہلو بہ پہلو شمیم اور ممتاز علی ایسے پُرانے ستاروں نے دلکش اداکاری کے جوہر دکھائے ہیں۔ رقص اور موسیقی بھی نہایت دلکش ہے۔

جاپان کا خفیہ ہتھیار امریکہ میں

نیویارک۔ ۲۴ دسمبر: امریکہ میں مونٹانا کی پہاڑیوں میں جاپان کا ایک خفیہ ہتھیار ملا ہے جس کا مقصد کوئی نہیں سمجھ سکا۔ یہ کاغذ کا غبارہ ہے اس کا قطر ۱۳½ فٹ ہے، اس میں ۱۸ ہزار مکعب فٹ گیس آسکتی ہے اور ۸ سو پونڈ وزن لادا جا سکتا ہے اس میں ایک فلیتہ لگا ہوا تھا جو بیکار ہو چکا تھا۔ غبارہ غالباً زمین پر اُترنے کے بعد فلیتہ سے برباد ہو گیا۔

اعتقاد

اعتقاد کا عملی اثر اسکی صداقت کا ا...

اُن چیزوں کا اعتقاد بہت آسان ... دل سے اُمید رکھتے ہیں۔ (اٹرکنس)

بعضوں کے معتقدات وہی ہوتے ہیں جو اُن کے والدین، اُستادوں اور اعزا کے ہوتے ہیں جو اُنکے نزدیک معتقدات بھی ایک جائداد ہے جو ورثہ میں ملتی ہے اور وہ اپنے تئیں اُن کا وارث حقیقی سمجھتے ہیں۔ (واٹس)

جس طرح میں اپنی روٹی اپنے نانبائی سے اپنے کپڑے درزی سے اور اپنا جوتہ موچی سے لیتا ہوں اُسی طرح اپنے معتقدات اپنے مذہبی پیشوا سے حاصل ...

... کا راز مضمر ہے (بگور)،

... مشہور ڈاکٹر آیار

... میں ہرگز اُن چیزوں کو ... مجھ میں نہیں آ...

" میاں ...

... میں ...

جو اپنے معتق... کرلے ... میں ہرگز ... امید نہ ہوں، بلکہ اُن کی راستبازی کی عزت کرتا ہوں۔

مجسٹریٹ ... تم نے چوری کیوں ...

چور:۔ اس لئے کہ چوری کرنا ...

مجسٹریٹ:۔ اور چوری کی ...

چور:۔ اس لئے کہ آپ سے شرف ... مقصود تھا۔

ایک مراسی ایک ساہوکار کے پاس آیا اور اسکو ادھر اُدھر کی باتوں سے بہت ہی خوش کیا، ساہوکار نے خوش ہو کر مراسی سے کہا کہ کل تجھے دس من غلہ دونگا مزدور لے آنا، دوسرے دن اسی صبح کو دس بارہ مزدور لیکر ساہوکار کی دوکان پر آموجود ہوا ... طلب کیا، ساہوکار ... سے خوش کیا ... کو باتوں سے خوش کردیا اور دونوں ... انعام کیسا؟

... ہیں ... حق میں قاعدہ ... آتا ہے، لڑکی ... جاتی ہے۔

اسی طرح بحر منجمد میں ایک ... جہاں شادی کے رسم و رواج ... ہیں۔ اس جزیرہ میں یہ عام قاعدہ ... کے بعد لڑکے اور لڑکیاں آپس میں عشق بازی شروع کردیتے ہیں اور اس عشق بازی کے نتیجہ کے طور پر جب کوئی لڑکی اپنے عاشق کے ساتھ بھاگ جاتی ہے تو اس پر لڑکی والوں کے ہاں خوشیاں منائی جاتی ہیں اور بعد میں اسی لڑکی کے ساتھ شادی کردیجاتی ہے جس لڑکے کے ساتھ لڑکی فرار ہوتی ہے۔

... کی نذر کی گئی تھیں

مگر عشق اس پہاڑی ... کی طرح ہے جو اپنے پیدا ہونے کی جگہ قید نہیں ... سکتا۔ اسی ... معنوں نے اپنے جذبات کو نظم میں ظاہر کرنے کی کوشش کی، لیکن میرے قلم نے میرے معبود کی شان کے خلاف ناجائز خیالات کا اظہار کرنے سے صاف انکار کردیا۔

ایک عجیب واقعہ یہ ہوا کہ ٹھیک ان ہی دنوں میں میرے دوست نوین کو شاعری کے مرض نے آگھیرا یہ پاگل پن اس کے اُوپر ایک بھونچال کی طرح چھا گیا اس بیچارے کا یہ پہلا ہی دورا تھا اور وہ قافیہ و ردیف دونوں سے بالکل ناواقف تھا پھر بھی اسیر یہ جادو ایسے چھا گیا جیسے کسی مرد کی پہلی بیوی کے مرنے پر دوسری بیوی کا، اس کے لئے نوین نے مجھ سے مدد چاہی اس کی نظموں کا مضمون وہی پُرانا تھا جو ہمیشہ نیا ہوجاتا ہے اس کی سب نظمیں وہی اپنی معشوقہ کو مخاطب کرتی تھیں میں نے مذاق میں ایک دھول اسکی پشت پر دی اور کہا ہاں! واہ دوست یہ ہیں کون؟ نوین ہنسا اور جواب دیا کہ یہ میں خود نہیں جانتا۔

یہ میں مانتا ہوں کہ مجھ کو اپنے دوست کی مدد کرنے سے کافی تسکین ہوتی تھی جیسے کہ ایک مرغی کو ایک بطخ کے انڈے سینے میں، میں نے اپنے دل کی دبی ہوئی گرمی کو نوین کی نظموں کے ذریعہ ظاہر کرنا شروع کیا اسکی بے تکی تک بندیوں کو میں اس قدر زوروں سے صحیح کرتا اور سدھارتا تھا کہ ہر نظم کا ایک بڑا حصہ دراصل میرا ہی رہتا تھا۔

تب نوین متعجب ہو کر کہتا ٹھیک یہی میں کہنا چاہتا تھا لیکن کہہ نہ سکا تھا یہ نازک خیالات تم نہ جانے کہاں سے لے آتے ہو؟ میں شاعرانہ انداز سے کہتا کہ یہ میرا تخیل ہے، تخیل ہی وہ چیز ہے جو خوبی کے ساتھ اظہار کیا جاسکتا، اصلیت تو خیالات کے بہاؤ کو ایک چٹان کی طرح روک دیتی ہے۔

تب نوین بھوچکا ہو کر کہتا، ہاں بیشک میں سمجھا، کچھ دیر وہ سوچتا اور پھر آہستہ سے کہتا، ہاں، ہاں تم ٹھیک کہتے ہو۔

جیسا میں پہلے کہہ چکا ہوں محبت میں عزت اور نزاکت تھی جو کہ مجھ کو الفاظ میں ظاہر کرنے سے روکتی تھی، پر نوین کی آڑ میں میری قلم کے لئے کوئی رکاوٹ نہ تھی اور ان نظموں میں ایک سچی محبت کا جذبہ اُمنڈ آتا تھا۔

... در پھر ... اور نامناسب ... سے ... جذبات ... ہی ہو ...

لیکن ایک ر... پڑا۔ کیا میں اپنی آنکھوں کا یقین کرتا، سخت ... تیسرا پہر، بہت تیز اور سخت آندھی شمال مغرب سے آنے والی تھی، کالے کالے بادل آسمان کے شمالی مغربی کونے کی طرف گھر آئے تھے اور اس عجیب اور ڈراونی روشنی میں وہ میری خوبصورت پڑوسن کھڑی نظر آئی کہ آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی اور اس کی دور دیکھتی ہوئی کالی کالی چمکدار آنکھوں میں مجھ کو بچھڑی ہوئی تمناؤں کی کیا ہی عجیب دنیا نظر آئی، شاید کسی بدقسمتی سے میرے اس چاند کے پرسکون نور میں اب بھی کوئی دہکتا ہوا آتش فشاں ہے! آہ، وہ بے انتہا تمناؤں سے بھری ہوئی نگاہ جو کہ ایک چڑیا کی طرح بادلوں کو چیرتی ہوئی چلی جا رہی تھی بلکہ وہ ایک انسانی دل کا آشیانہ تلاش کررہی تھی۔

اس نگاہ کی ناگفتہ بہ گہرائی کو دیکھ کر میں اپنے آپے میں نہ رہ سکا اب مجھے صرف نظموں کے اصلاح کرنے ہی میں صبر نہ تھا بلکہ کسی بڑی کارگزاری کے ذریعہ اپنی تمام ہستی کو اظہار کرنے کے لئے تہ دل سے خواہشمند تھا، آخر میں نے سوچا کہ میں ودھوا وواہ اپنے ملک میں رائج کرنے میں اپنی زندگی گزاردوں گا نہ صرف تقریر کے لئے اور مضامین لکھنے کے لئے بلکہ اس نیک کام میں روپیہ صرف کرنے کے لئے بھی میں تیار تھا۔

نوین مجھ سے بحث کرنے لگا، وہ کہتا ودامی بیوگی میں ایک بے انتہائی شانتی اور نرملتا ہے ایک ایسی ہی سنجیدہ خوبصورتی ہے جیسے کہ شہر خموشاں کی سرد خاموشی میں ایکادشی کا چاند اپنی پھیکی روشنی سے جھلک رہا ہو ... کیا دوسری شادی کے ممکن ہونے سے ہی یہ پاک دھا... خوبصورتی ایک دم ٹوٹ پھوٹ نہ جائیگی بس اس قسم کی بناوٹی نازک خیالی کی باتیں سُن کر میں آگ بگولہ ہوجاتا ہوں، اگر قحط کے وقت ایک پیٹ بھرا آدمی حقارت سے کھانے کے ذکر کو ٹالتا ہے اور اس آدمی سے جو کہ بھوک سے مر رہا ہو کہتا ہے کہ پھولوں کی خوشبو سے اور پرندوں کے راگ سے اپنی بھوک بجھاؤ تو ہم اس کو کیا کہیں گے۔

میں نے گرم ہو کر کہا۔

دیکھو نوین ایک مصور کے لئے ایک کھنڈر ... خوبصورت چیز ہوسکتا ہے، پر مکانات صرف مصوروں کی نگاہوں کے لئے ہی نہیں بنائے جاتے بلکہ اس لئے بنائے ...

بانو [illegible] ایک خو [illegible]
ہی سے قریب [illegible] نے اپنے دل کی بات کا
کسی سے ذکر نہ [illegible] اخبار میں [illegible]
نظمیں چھپا کرتی تھیں [illegible] عورت نازنین نے [illegible]
مبارک تک پہنچ چکا تھا اور ان نظموں کا اثر رائیگاں
بھی نہ گیا تھا۔

نوتین نے مجھے خوب اچھی طرح سمجھایا کہ یہ بات نہیں تھی کہ اس کا اس طرح عشق بازی کرنیکا ارادہ تھا کہنے لگا کہ مجھے یہ بھی پتہ نہ تھا کہ وہ بیچاری پڑھنا بھی جانتی ہے یا نہیں؟ وہ بغیر اپنا نام ظاہر کئے اخبار اس کے بھائی کے نام ڈاک سے ڈال دیا کرتا تھا یہ محض اس کا ایک وہم تھا، نا امیدی عشق میں صرف ایک تسلی تھی وہ صرف اپنے دیوتا کے اوپر ہار چڑھاتا تھا عبادت کرنیوالے کو اس کی پروا نہیں کہ دیوتا کو اس کا علم ہے یا نہیں اور اسکی پوجا قبول ہوتی ہے یا نہیں؟

اور نوتین مجھے خاص طور سے یہ بتانا چاہتا تھا کہ اس کے مدنظر کوئی خاص مقصد نہ تھا جبکہ کسی نہ کسی بہانے سے وہ اس کے بھائی سے جان پہچان کرنے کی کوشش کرتا تھا جس سے محبت ہوتی ہے اس کے قریب کے رشتہ داروں سے بھی محبت ہو ہی جاتی ہے پھر کس طرح اس کے بھائی کی بیماری میں ان کا ساتھ ہوا، یہ ایک لمبی داستان تھی، شاعر کے سامنے تو اسکی نظموں کا ذکر ہونا لازمی تھا اور پھر تذکرہ صرف اسی مضمون پر محدود نہ رہا۔

حال ہی میں میرے ہاتھوں شکست کھا چکنے کے بعد نوتین نے اس بیوہ سے شادی کی تجویز پیش کرنے کی ہمت کی، پہلے تو وہ راضی نہ ہوئی مگر جب وہ میری زوردار تقریر کا پورا استعمال کر چکا اور اپنی طرف سے دو ایک آنسو بھی گرا دئے تو وہ بلا پس و پیش راضی ہو گئی اب صرف اس کے سرپرست کو انتظام کرنے کے لئے کچھ روپے کی ضرورت تھی، میں نے کہا فوراً لے لو مگر نوتین کہنے لگا کہ کئی مہینوں تک تو اپنے

[illegible] اور روس کا معاہدہ

لندن۔ ۲۲، دسمبر۔ فرانس اور روس کے معاہدہ کے بعد اتحاد ثلاثہ مکمل کرنے کے لئے روس برطانیہ اور فرانس کے درمیان ایک تیسرے پیکٹ کی بات چیت ہونے کا امکان ہے۔ اس قسم کی اطلاع پیرس سے آئی ہے، اور "ڈیلی ایکسپرس" میں شائع ہوئی ہے، غیر سرکاری سیاسی حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ جنرل ڈی گولے ایسی تجویز کا خیر مقدم کرے گا مگر امریکہ کے اخباروں میں یہ نکتہ چینی کی جا رہی ہے کہ فرانس اور روس میں جو معاہدہ ہوا ہے ایسے معاہدے ڈمبرٹن اوکس کانفرنس کی تجویزوں کے مطابق نہیں، فرانس کا خیال اس سے مختلف ہے، فرانس میں کہا جاتا ہے کہ روس کے ساتھ برطانیہ اور فرانس دونوں کے معاہدوں میں امریکہ سے اشتراک عمل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا ہے۔

برطانی فوج نے ڈونباٹک پر قبضہ کرلیا

کینڈی۔ ۲۴، دسمبر۔ دکھن پوربی ایشیائی کمان کے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ اتحادی ہوائی جہازوں نے ٹانگوپ کے فوجی اڈے پر بڑے زور کا ہوائی حملہ کیا۔ اتحادی ہوائی جہازوں کی ایک ٹکڑی نے مولمین پر بھی حملہ کیا۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے دریائے ماپو اور دریائے اراوادی کے درمیان فوجی علاقے پر حملہ کیا۔

کچھ ہوائی جہازوں نے ہیہو کے ہوائی اڈے پر بھی حملہ کیا۔ برطانی فوجوں نے اراکان کے ساحل پر ڈونباٹک پر قبضہ کر لیا ہے جو کہ تادل پاونٹ کے اتر پچھم میں ۸ میل کے فاصلے پر ہے، دشمن نے بوتھی ڈانگ کے دکھن پورب میں آٹھ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ مغربی افریقہ کی فوجوں نے بوتھی ڈانگ کے دکھن پورب میں ۱۲ میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کا کنووکیشن اڈریس

لاہور۔ ۲۱، دسمبر۔ آج سر منوہر لال وزیر پنجاب نے پنجاب یونیورسٹی کا کنووکیشن پڑھا جس میں آپ نے فرمایا کہ اگر ستمبر ۱۹۳۹ء سے یعنی جنگ شروع ہونے سے پہلے کی قیمتوں سے مقابلہ کیا جائے تو پنجاب میں قیمتیں چار سو فیصدی ہو گئی ہیں جبکہ انگلستان میں سرکاری عدد ۱۶۷ فی صدی ہے۔

ہندوستان کے سیاسی حالات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے مشہور مفکر ارسطو کا ذکر کیا کہ مذہب اور سیاست کو الگ الگ ہونا چاہیئے، سیاسی خیالات میں یہ ارسطو کا بیش بہا عطیہ ہے دور وسطی سے اب تک تاریخ برابر ظاہر کر رہی ہے کہ اس اصول سے منحرف ہونے سے کتنے بڑے نتیجے نکلے ہیں اور تمام دنیا میں بدامنی پیدا ہوئی ہے۔

ہندوستان کے حصول آزادی کی منزل کا ذکر کرتے ہوئے سر منوہر لال نے کہا کہ بعض چیزیں اچھی ہوتی ہیں مگر انھیں حاصل کرنے میں ان تھک پرشرم کرنا پڑتا ہے اس میں زیادہ شبہ نہیں ہو سکتا ہے کہ جو فرشتے جدوجہد آزادی کے لئے ہماری کوششوں کو دور سے دیکھ رہے ہیں وہ یہ دلیل پیش کر سکتے ہیں کہ ہماری کوشش کتنی ہی نیک نیتی سے ہوں غلط جانب ہیں اور مقصد کے حاصل کرنے کے لئے ہماری تیاری ناقص رہی ہندوستان میں غلطی سے ہم یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ آزادی حاصل ہوتے ہی سب باتیں آپ سے آپ درست ہو جائیں گی اس کے بجائے ہمیں یہ لازم ہے کہ ہم اپنے فوری کام میں لگیں تا کہ دقتی طور پر طاقت حاصل ہو، آزادی سے ترقی کی سہولتیں حاصل ہو سکتی ہیں لیکن بہر حال وہ ایک منزل ہے جس کے لئے ہمیں کوشش اور عمل کرنا ہے۔

جنگ کے بعد کی نئی تشکیل کا ذکر کرتے ہوئے سر منوہر لال نے کہا کہ موجودہ جنگ میں دنیا کو بہت زیادہ تباہی کا سامنا کرنا پڑا ہے، ہم اپنے چاروں طرف فنا اور تباہی کے مظاہرے دیکھ رہے ہیں اگرچہ اتحادیوں کی کامیابی اس لڑائی میں یقینی ہے لیکن جنگ کی شدت ابھی تک ختم نہیں ہوئی ہے، ہم ہندوستانی تو پھر بھی اوروں کے دیکھتے ایک محفوظ پوزیشن میں ہیں، جاپان کے حملے کا خطرہ صرف تھوڑے ہی عرصہ رہا پھر بھی لڑائی کا دھکا ہم نے شدت سے محسوس کیا ہے۔

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے سر منوہر لال نے نئی صنعتی تشکیل پر زور دیا آپنے کہا کہ آج تو سوال یہ ہے کہ یا تو تنظیم کرو یا فنا ہو جاؤ۔ آپنے کہا کہ ہمارے ملک میں غریبی اتنی زیادہ ہے کہ اس وقت آزادی کی تلاش محض شیخی کی سی کھوکھلی بات ہے آج تو متوازن مالی پوزیشن کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہم نئے پیمانہ پر صنعتی تنظیم کریں ہمیں اپنی اقتصادی زندگی کو منظم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگانا ہوگا۔ اگر ہمارا ارادہ مصمم نہ ہوا اور ہم چاق چوبند نہ ہوئے تو دنیا اپنی تیز رفتاری میں اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھتی ہوئی ہمارے لئے نہ ٹھیرے گی اور ممکن ہے کہ ہماری قسمت پر ایسی مہر لگ جائے کہ پھر اُسے مٹایا نہ جا سکے۔

دہلی۔ ۲۳، دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی میں جنگی قیدیوں کے لئے پارسل بھیجنے پر جو پابندی لگی ہوئی تھی وہ اٹھا لی گئی ہے اور جنگی قیدیوں کے رشتہ دار جرمنی میں قیدیوں کے پارسل بھیج سکتے ہیں۔

باجلاس جناب مسٹر اختر حسین صاحب بہادر منصف طرب گنج مقام گونڈہ

اطلاع تاریخ بغرض تصفیہ مراتب
اشتہار نیلام

بعدالت منصفی طرب گنج مقام گونڈہ
ابتدائی معمولی مقدمہ نمبر ۲۱۰ سنہ ۱۹۳۷ء
مقدمہ اجرا ڈگری نمبر ۲۰۹ سنہ ۱۹۴۴ء اجرا معمولی

سوامی ناتھ ولد رمیشر قوم برہمن دوبے ساکن موضع دولہ پور
پرگنہ گورچ ضلع گونڈہ — ڈگریدار
بنام نرسنگھ نراین — مدیون
بنام نرسنگھ نراین ولد شمبھودت قوم برہمن تیواری ساکن موضع بہر کی بٹی پرگنہ گورچ ضلع گونڈہ — مدیون

ہرگاہ کہ مقدمہ مندرجہ بالا میں ڈگریدار نے نیلام باغ کی درخواست کی ہے، آپ کو اس اطلاع نامہ کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ تاریخ ۲۴، ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء واسطے کرنے مراتب اشتہار نیلام کے مقرر کی گئی ہے۔

آج بتاریخ ۲۱، ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

بحکم منصرم
عدالت منصفی گونڈہ

وقت حاضری بدفتر منصفی طرب گنج ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک۔

غلام محی الدین، مسٹر برنیدر بہاری ماتھر اور مسٹر انیس احمد عباسی شامل ہوں گے جو لکھنؤ جا کر اپنا مطالبہ چیف کمشنر لیبر یو، پی کے سامنے پیش کرے، ایسوسی ایشن کے لئے فراہمی سرمایہ کے واسطے ایک وفد لے جانے کی ضرورت پر غور کیا گیا اور کئی وفود مرتب کئے گئے جو رامپور وتیا گوالیار، بھوپال، لاہور، دہلی اور بمبئی وغیرہ جائیں گے اور فراہمی سرمایہ کے علاوہ وہاں کے اخباروں سے بھی آئندہ اقدامات کے سلسلہ میں بات چیت کریں گے، یہ بھی طے ہوا کہ صدر اور سکریٹری کو اس بات کا مجاز کیا گیا کہ وہ جہاں مناسب سمجھیں وفد لے جانے کا انتظام کریں، اراکین وفد حسب ذیل ہیں۔

رامپور۔ مولانا نیاز فتحپوری، مسٹر امین سلونوی، مسٹر انیس احمد عباسی، مسٹر خالد ایڈیٹر روزنامہ ناظم ایڈیٹر صاحب دبدبہ سکندری۔

وتیا۔ مسٹر امین سلونوی، مسٹر اسمٰعیل ذبیح، ایڈیٹر مونس، مولوی محمد کامل صاحب۔

کمیٹی کا یہ جلسہ ورکنگ کمیٹی کے ممبران سے فرداً فرداً درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے ضلع اور شہر میں یو، پی اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی مقامی شاخ قائم کریں۔ اور اپنی تنظیم کو زیادہ سے زیادہ مکمل کریں اور بغیر اس طرح کی تنظیم کے ہماری ایسوسی ایشن اپنے مفید مقاصد کے حصول میں کامیاب نہیں ہو سکتی، مؤیدین، مسٹر امین سلونوی، خاں صاحب غلام محی الدین، ایک اور تجویز میں سید جالب دہلوی مرحوم کی قبر کی درستی کے متعلق بھی ایسوسی ایشن کو توجہ دلائی گئی جسے منظور کیا گیا۔

خاں صاحب غلام محی الدین نے یو، پی اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی ورکنگ کمیٹی میں ایک تجویز پیش کی کہ حکومت صوبہ کے اس طرز عمل کے خلاف احتجاج کیا جائے کہ اس نے انگریزی اخبارات کو جنگ کے بعد کی تعمیر کی بعض کمیٹیوں میں نمائندگی کا موقع دیا اور ہندوستانی اخباروں کو عموماً اُردو اخبارات کو خصوصاً بالکل نظرانداز کر دیا۔

آخر میں یو۔ پی اُردو جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی •

چند ماہ میں ہم کئی دفعہ شکست کے قریب پہنچ گئے لیکن ہم گھبرائے نہیں۔ اگر ہم دوسری قوموں کی طرح اپنی شکست مان لیتے تو ہم جنگ ہار جاتے لیکن ہم نے تمام مصیبتوں پر قابو پا لیا۔ مقابلہ کرنے اور حملہ کرنے کی ہماری قومی طاقت اب پھر زور پکڑ گئی ہے اور دشمن بھی اسکی تعریف کر رہے ہیں ہمارے پاس اس کا اس سے بہتر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جرمن قوم مٹنے والی نہیں ہے، جرمن سرکاری بیانوں میں جو کچھ بتلایا گیا ہے اس کے سوائے اس بارے میں اور کچھ نہیں بتلایا جائے گا کہ اس کا کیا مقصد ہے اور اس کے لئے جرمنی نے کیا کیا تیاریاں کر رکھی ہیں اس لئے ہمیں مناسب موقع کا انتظار کرنا چاہیئے۔

گوبلز نے یہ بھی کہا کہ حال میں میں نے ہٹلر سے ملاقات کی ہٹلر دن اور رات اہل جرمنی کے لئے غور و فکر میں لگا رہتا ہے، اس کی کئی کئی راتیں بغیر سوئے گزر جاتی ہیں۔ گوبلز نے مزید کہا کہ میں نے آئندہ کے متعلق ہٹلر کو ایک سے زیادہ اسکیموں اور خیالی نقشوں سے بھرپور کبھی نہیں دیکھا جتنا کہ پہلے ہفتہ پچھلی حملہ شروع ہونے سے پہلے دیکھا جبکہ اتحادی ہٹلر اور اس کے اہل ملک کے درمیان پھوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے ہماری فتح ہٹلر کے اس اٹل ارادہ پر مبنی ہے کہ ہم کبھی دشمنوں کے آگے نہیں جھکیں گے اور نہ ہمارے قدم کبھی ڈگمگائیں گے بلکہ ہم ہر موقع سے فائدہ اُٹھا کر اپنے دشمنوں پر کاری چوٹ لگائیں گے۔

فرانس اور برطانیہ میں معاہدہ کی بات چیت

لندن۔ ۲۴، دسمبر، معلوم ہوا ہے کہ آئندہ سال کے شروع میں حکومت فرانس اور حکومت برطانیہ کے درمیان باہمی امداد کے اس قسم کے معاہدہ پر بات چیت شروع ہوگی جیسا کہ فرانس اور روس میں برطانیہ اور روس کے درمیان ہو چکا ہے اس معاہدہ سے یوروپ کے تحفظ کی اسکیم تیار کرنے کا مشکل مسئلہ ایک قدم اور ترقی کر جائیگا۔

معلوم ہوا ہے کہ برطانی دفتر خارجہ فرانس اور برطانیہ کے درمیان باہمی امداد کے معاہدہ کے تمام پہلوؤں پر غور کر رہا ہے۔

برطانیہ کے سیاسی حلقوں کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ اس قسم کے علاقہ وارانہ معاہدے امریکہ کو پسند نہیں ہیں۔ امریکہ کے خیال میں ایک بڑی حفاظتی آرگنائزیشن کے راستہ میں رکاوٹ ہیں اس لئے وہ تین بڑی طاقتوں کی کانفرنس ضروری خیال کرتے ہیں تاکہ جن مسائل پر اختلاف رائے ہے ان کو مل جُل کر طے کر لیا جائے۔

فرانس اور روس کے درمیان معاہدہ پر اخباروں اور

رائے کاروں نے جو رائے ظاہر کی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ برطانیہ یوروپ کے مسائل کے مختلف پہلوؤں پر فرانس اور روس سے اتفاق رائے نہیں رکھتا، وہ ملکوں کے درمیان معاہدوں کے ذریعہ یوروپین ملکوں کی سرحد میں طے کرنے پر سخت اعتراض کیا جا رہا ہے۔

جرمن حملہ سے خطرہ

لندن۔ ۲۴، دسمبر، "گلوب" کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ نئے جرمن حملہ سے اتحادیوں کو یہی خطرہ نہیں کہ علاقہ چھن جائیگا بلکہ انکے راستوں میں خلل پڑ جائیگا اور لکسمبرگ اور بلجیم کے لوہے اور فولاد کے مرکز ہاتھ سے نکل جائیں گے۔

جرمنی کو فولاد کی سخت ضرورت ہے، اس کے باوجود حملہ کا ایک سبب یہ بھی ہے مگر فان رن سٹیڈٹ کو کامیابی اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب وہ اتحادی فوجوں کو اس درجہ تتر بتر کر دے کہ اچھے موسم تک ان کی دوبارہ تنظیم ناممکن ہو جائے۔

جرمنی کی ہمہ کار توپ

لندن۔ ۲۴، دسمبر، جرمن ریڈیو کا بیان ہے کہ مغربی مورچہ پر وہ اب ایک ایسی توپ استعمال کر رہے ہیں جو سب کاموں میں آتی ہے۔ یہ توپ ہوائی جہازوں کو گرانے کا کام بھی دیتی ہے اور زمین پر بھی کام کرتی ہے۔

روپیہ بچانے کا یہی وقت ہے

AAA1249 حکومت ہند کے محکمہ فائننس نے شائع کیا

نیلام سرکاری

حسب الحکم جناب سول جج صاحب بہادر کانپور

ایک قطعہ احاطہ

سابق نمبر ۹۳/۹۱ و ۹۳/۱۰۵ حال نمبر ۹۳/۷۹ و ۹۳/۹۴ واقع انور گنج کانپور اور

دو قطعہ مکانات

سابق نمبر ۴۱/۱۲۸ و حال نمبر ۴۱/۱۲۵ اور سابق نمبر ۴۱/۴۲ و حال نمبر ۴۱/۳۹ واقع فراش خانہ کانپور بمقدمہ نمبر ۲۱ سنہ ۱۹۳۶ء وڈگری اجرائے نمبر ۲۰ سنہ ۱۹۴۴ء واسطے مطالبہ مبلغ ۵۰۸۳۶ روپیہ ۴ آنہ ۳ پائی پیپلز بنک آف ناردرن انڈیا لمیٹڈ (ان لیکوڈیشن) بنام ایس۔ ایم بشیر وغیرہ میں۔

بروز جمعرات ۴؍ جنوری سنہ ۱۹۴۵ء

کو بوقت ۱۲ بجے دن خاص موقعہ جائداد پر نیلام ہوگا۔

نوٹ:۔ نیلام جائداد نمبر ۱ سے شروع ہوگا۔ کوئی بار نہیں ہے مزید حالات المشتہر سے دریافت کیجئے

المشتہر

سوہن لال اینڈ سنز آپروڈ گورنمنٹ آکشنرس کانپور

[illegible] انڈیا کاٹن ایسوسی ایشن

[illegible] دسمبر۔ سر پرشوتم داس ٹھاکر داس صدر [illegible] انڈیا کاٹن ایسوسی ایشن نے ایسوسی ایشن کے [illegible] سالانہ جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ روئی [illegible] کنٹرول کے بارے میں اس ایسوسی ایشن اور حکومت کے [illegible] درمیان وقتاً فوقتاً اختلاف رہا ہے پھر بھی عملدرآمد مجموعی طور [illegible] چھا رہا۔ تاریخ میں پہلا موقعہ تھا کہ حکومت ہند نے قیمت [illegible] توازن قائم رکھنے کے لئے ہندوستانی روئی خریدی [illegible] چاہے اس سے روئی کا بازار بالکل مضبوط نہ ہوا ہو پھر بھی

مسٹر سورنسن مسٹر ایمری کے جواب سے مطمئن نہیں ہوئے

قیمتیں گرنے سے رک گئیں۔

لندن۔ ۲۴؍ دسمبر۔ ہندوستان کے لیڈروں کی رہائی کے متعلق پارلیمنٹ میں مسٹر ایمری نے جواب دیا ہے، مسٹر سورنسن اس سے مطمئن نہیں ہیں۔ آپ اور پارلیمنٹ کے کئی ممبروں نے ایک تحریک التوا اجلاس کے ذریعہ اپنی بے اطمینانی کا اظہار کریں گے۔

اس کے یہ معنی ہیں کہ جب پارلیمنٹ کا اجلاس ۱۶؍ جنوری کو منعقد ہوگا۔ اس مسئلہ پر آدھ گھنٹہ تک بحث ہوگی، ۱۵ منٹ مسٹر سورنسن تقریر کریں گے اور ۱۵ منٹ تک مسٹر ایمری جواب دیں گے۔

کرسمس پر ملک معظم کا پیغام

لندن۔ ۲۵ دسمبر۔ شاہ جارج ششم نے کرسمس کے [illegible] ایک تقریر میں فرمایا کہ اس بڑے تہوار کے موقع پر [illegible] سب کی یہ خواہش ہے کہ تمام لوگوں میں آزادی اور امن [illegible] ایک نیا دن ہو تاکہ سب جگہ خوشی اور فارغ البالی کی لہر [illegible] دوڑ جائے اور لڑائی کی کوفت دور ہو جائے۔

ہم نہیں جانتے کہ سنہ ۱۹۴۵ء ہمارے لئے اپنے دامن میں کیا لئے ہوئے ہے لیکن اگر ہم لڑائی کے پچھلے کرسمسوں پر نظر ڈالیں تو ہم یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ اندھیرا روز بروز کم ہوتا جا رہا ہے۔ جو چراغ سنہ ۱۹۱۴ء اور سنہ ۱۹۳۹ء میں گل کرائے گئے تھے وہ پھر جلنا شروع ہوگئے ہیں۔

تشویش کی جگہ بھروسے نے لے لی ہے، ہمیں امید رکھنا چاہیئے کہ آئندہ کرسمس سے پہلے اگر خدا نے چاہا تو آزادی اور فتح کی کہانی مکمل ہو جائے گی۔

سلطنت کے تمام لوگوں نے فتح کو قریب لانے میں

ممبران مجلس استقبالیہ اور خصوصاً ڈاکٹر ایس۔ ان سکسینہ جنرل سکریٹری لوکل میڈیکل ایسوسی ایشن مبارکباد کے مستحق ہیں۔

آل انڈیا ایجوکیشن کانفرنس

آل انڈیا ایجوکیشن کانفرنس کا ۲۰واں اجلاس ۲۹؍ دسمبر ۴ بجے شام کو پنڈت پرتھی ناتھ ہائی اسکول کانپور میں سردار کے۔ ایم۔ پنکار کی صدارت میں ہوا

لالہ کیلاش پت سنگھانیا صدر مجلس استقبالیہ کے خطبہ صدارت کے بعد سردار کے۔ ایم۔ پنکار پریسیڈنٹ کانفرنس نے اپنا پرازمعلومات خطبہ صدارت ارشاد فرمایا۔

اس کے بعد معزز مہمانوں کو اسکول کے کمپاؤنڈ میں سر پدم پت سنگھانیا پیٹرن کانفرنس کی طرف سے ایک نہایت شاندار ایٹ ہوم دیا گیا۔

گولڈن جبلی

پرکاش پکچرز کی قابل تعریف تصویر رام راج سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کانپور میں جنوری سنہ ۱۹۴۴ء سے نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے اور ۲۹؍ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء کو اس کا ۵۲واں ہفتہ شروع ہوا ہے۔

رام راج نے نہ صرف کانپور بلکہ یو۔ پی کے ریکارڈ کو توڑ دیا ہے کیونکہ آج تک یو۔ پی کے کسی شہر میں کسی تصویر کی گولڈن جبلی نہیں منائی گئی، اور یہ فخر صرف رام راج تصویر کو حاصل ہوا ہے جس کے لئے پرکاش فلم کمپنی مسرس ڈیسائی اینڈ کو اور مسرس سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ کے کارکنان مبارکباد کے مستحق ہیں۔ رام راج کی سلور جبلی نہایت شاندار طریقہ سے منائی جا چکی ہے، اب مسرس سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ رام راج کی گولڈن جبلی یکم جنوری سنہ ۱۹۴۵ء کو منا رہا ہے۔

مسرس سنٹرل ٹاکیز لمیٹڈ یکم جنوری کو حکام اور معززین شہر کو مدعو کر رہے ہیں اور تصویر ملاحظہ کرانے کے علاوہ ان معزز مہمانوں کی خدمت میں چائے اور فواکہات بھی پیش [illegible]

افتتاح

۲۴؍ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء کو مسٹر پرسوتم داس ٹنڈن اسپیکر یو۔ پی لیجسلیٹو اسمبلی نے گرام سنگھ دواخانہ نزول کی افتتاحی رسم ادا کی۔

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ

سالانہ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کانفرنس کا جلسہ ۲۸؍ فروری سنہ ۱۹۴۵ء کو جاجمؤ میں بصدارت مسٹر شوکت حیات خاں سابق وزیر پنجاب کی صدارت میں منعقد ہوگا۔

روس برطانیہ کی اسکیم کے خلاف

واشنگٹن۔ ۲۴؍ دسمبر۔ شکاگو میں منعقدہ بین الاقوامی ہوائی کانفرنس سے روس کیوں واپس چلا آیا تھا اس کے بارے میں چند اسباب حال ہی میں روشنی میں آئے ہیں۔

بظاہر تو روس اس وجہ سے کانفرنس سے چلا آیا تھا کہ سوئٹزرلینڈ۔ اسپین اور پرتگال جیسے ملکوں کو جو فاسسٹ ملکوں کے حامی ہیں اور روس کے خلاف ہیں، کانفرنس میں مدعو کیا گیا لیکن اب یہ معلوم ہوا ہے کہ روس کی واپسی کی اصل وجہ یہ تھی کہ روس برطانیہ اور امریکہ کی اس تجویز کا حامی نہیں تھا کہ کسی ملک کے ہوائی جہاز ایک دوسرے کے ملک پر پرواز کریں۔ روس برطانیہ کی اس تجویز کے بھی خلاف تھا کہ ایک بین الاقوامی ائر کمیشن قائم کیا جائے۔

ہٹلر کو ہلاک کرنے کی نئی سازش

اسٹاک ہالم۔ ۲۴؍ دسمبر۔ برلن سے پھر اس قسم کی افواہیں آئی ہیں کہ ہٹلر کی جان لینے کی پھر کوشش کی گئی، کہا جاتا ہے کہ بویریا کے اس قلعہ میں پُراسرار آگ لگ گئی ہے جہاں آجکل ہٹلر کا ہیڈ کوارٹر ہے، اس علاقہ کے چاروں طرف سخت پہرہ ہے اور آمد و رفت کے راستے کاٹ دیئے گئے ہیں۔

کرنا ہو وہ اس عظیم قومی خدمت کے کام میں تمام غیر ہندو طبقوں کی امداد کی حامی ہے وہ اس معاملہ میں اپنے تعاون کا ہاتھ خاص طور پر مسلمانوں کی طرف بڑھاتی ہے اور عام طور پر تمام فرقوں کی طرف وہ ہندوستان کے لئے ایک متحدہ قومی زندگی بنانے کیلئے کام کرنے کو تیار ہے ساتھ ہی اگر ہندوؤں کو اپنی ماتر بھومی کے لئے تنہا ہی لڑنا پڑے تو انھیں اس پوتر کرتویہ سے جان بچانے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے اگر ہندو پوری طرح متفق رہیں تو ہماری قومی آزادی کا مقصد یقیناً امکان کے حدود کے اندر ہے۔ تیس کروڑ آدمی تھوڑے نہیں ہوتے اگر ان میں سے ایک چوتھائی میں بھی جاگرتی پیدا کی جاسکے اور تربیت دی جاسکے اگر ان کے اندر غلامی کی زنجیریں توڑ پھینکنے کا ناقابل شکست جذبہ پیدا کیا جاسکے تو پھر کوئی طاقت ہمارے حصول مقصد میں سدراہ نہیں ہو سکتی، اصل میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہندوؤں کے دماغوں میں انقلاب پیدا کیا جائے جس سے انکی شکست خوردگی کی ذہنیت دور ہو اور ان میں ایک نیا وشواس اور امٹ جوش ملک کے سنگین سیاسی حالات کی بنیاد پر پیدا ہو۔

مسلم لیگ کبھی اپنی ذاتی طاقت سے پاکستان حاصل نہیں کر سکتی اور نہ اس کے لیڈر کو ہی یہ امید ہے کہ اس طرح پر پاکستان حاصل کیا جا سکتا ہے اس لیڈر کا شمار تو یہ ہے کہ ہندوستان کی تقسیم میں انگریز امداد دیں گے اگر پاکستان کی حفاظت کے لئے برطانی تلوار کی ضرورت ہے تب تو یہ ایک بڑا ڈھونگ ہے اور اٹوٹ غلامی کا نشان ہے۔ اگر برطانی راج ہندوستان کو جبریہ تقسیم کرنیکے

ملک کے کسی بھی حصہ میں ہندوؤں کے لئے کوئی خاص حق نہیں چاہتی اس کا مطالبہ تو یہ ہے کہ ہندوستان کا آئین بالغ رائے دہی پر مبنی ہو قومی پیمانہ پر انتخاب اور نشستوں کی تخصیص ان اقلیتوں کے لئے ہو جو اس کا مطالبہ کریں۔

جب تک اس طرح کا آئین مرتب نہ ہو اس وقت تک ہندوستان کے لئے کوئی امید نہیں ہو سکتی ہر شخص کو اپنی صلاحیت کے بموجب پوری ترقی کا موقعہ ہونا چاہیئے اسی طرح پر ایک ایسے سماج کی ستھاپنا ہو سکتی ہے جس میں ضرورت لالچ اور لوٹ کھسوٹ کم سے کم ہو ہر فرقہ یا طبقہ کو اپنے تنگ انفرادی دعووں میں سے ملکی مفاد کے لئے کچھ قربانی کرنیکو تیار رہنا چاہیئے ایسی محدود قربانی تمام قوم کے مفاد اور استحکام کے لئے بہترین ثابت ہوگی۔

لیٹے ٹاپو کی لڑائی ختم

واشنگٹن۔ ۲۶؍ دسمبر۔ جنرل میک آرتھر کے ہیڈکوارٹرز کے تازہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ لیٹے کے ٹاپو کی لڑائی تقریباً ختم ہوگئی ہے اس لڑائی میں جاپان کے ۱۱۳۲۲۱ سپاہی ہلاک اور زخمی ہوئے اور امریکہ کے ۲۶۲۳ سپاہی ہلاک ہوئے اور ۸۴۲۱ زخمی ہوئے اور ۱۷۲ لاپتہ ہیں۔

مسلم لیگ کے ایک وزیر کا بیان

کراچی۔ ۲۳؍ دسمبر۔ سندھ کے وزیر تعلیم پیر الٰہی بخش حج سے واپس آگئے ہیں۔ ایک انٹرویو میں آپ نے بتایا کہ عرب ملک میں نیشنلزم کی تحریک زور پکڑ گئی ہے اور عرب ممالک متحد ہو رہے ہیں۔ عربوں میں اگرچہ عیسائیوں کی تعداد بھی کافی ہے لیکن وہ اپنے آپ کو پہلے عرب اور بعد میں عیسائی یا مسلمان سمجھتے ہیں، مسلمان اور عیسائی عربوں میں مکمل اتحاد پایا جاتا ہے۔ شام عرب ملک ہے اور مسلمان عربوں کی تعداد زیادہ ہے لیکن وہاں کا وزیر اعظم عیسائی ہے، لبنان میں عیسائیوں کی اکثریت ہے لیکن وزیر اعظم مسلمان ہے، عرب فیڈریشن کی تجویز عربوں میں نیشنلزم کی تحریک کے زور کا ثبوت ہے۔ پیر صاحب نے کہا کہ عرب ممالک کی مثال سے ہندوستانی سبق لے سکتے ہیں یہاں کے ہندو اور مسلمان بھی اپنے آپ کو اول ہندوستانی اور پھر کچھ اور سمجھنے لگ جائیں تو اختلافات ختم ہو سکتے ہیں آپ نے یہ بھی بتایا کہ عربوں کو ہندوستانیوں کے اندرونی جھگڑوں سے کوئی دلچسپی نہیں اور وہ فرقہ وارانہ جذبات کی وجہ ہندوستان کی غلامی سمجھتے ہیں۔ آپ نے مزید بتایا کہ میں عراق، شام، لبنان، مصر، اور فلسطین بھی گیا۔ مصر کے سوائے باقی سب عرب ملکوں کی ہمدردی روس سے ہے۔ آپ نے کہا کہ مجھے عرب عورتوں کو یورپین لباس پہنے دیکھ کر حیرانی ہوئی۔ برقعہ کا رواج معدوم ہو رہا ہے لیکن کہیں کہیں نقاب کا رواج ہے۔



جو لوگ شاہ راہیں
بناتے ہیں وہ براہ راست ملک کی دولت
...ے ذریعہ تجارت اور صنعت ترقی حاصل
... ہر طرف سڑکیں بنانے کیلئے پھاوڑے
...ے بعد اُن پُرخوش وخرم اور معروف انگریزوں
...ماہند جارہا ہے۔

ہندو مہاسبھا کا ۲۶واں سالانہ اجلاس

بلاسپور۔ ۲۴ دسمبر آج ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے سالانہ اجلاس واقع بلاسپور کے پریسیڈنٹ کی حیثیت سے جو ایڈریس پڑھا اس کے خاص خاص حصے نیچے درج کئے جاتے ہیں۔

تمہید

ڈاکٹر موصوف نے کہا کہ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں آپنے مجھے اس آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے اجلاس کا صدر منتخب کیا۔ ساتھ ہی مجھے اپنی ذمہ داری کا احساس ہے کیونکہ آپنے مجھے ایسے موقعہ پر پرھان چنا ہے جبکہ ہم ایک زبردست جمہور کے دور سے گزر رہے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ میں آپکی امداد سے اپنی بھاری ذمہ داری کو ادا کرسکوں گا۔ شری ویر ساورکر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ وہ اصطلاحی طور پر اب پریسیڈنٹی سے الگ ہوگئے ہیں لیکن پھر بھی وہ ہمارے لیڈر ہیں اور ہمیں ان کی قابلانہ رہنمائی میں کام کرنے کا فخر حاصل رہے گا۔

تاریخی پس منظر۔ اس کے بعد ڈاکٹر مکرجی نے ہندوستان میں برطانی کارناموں کا ذکر کیا اور کہا کہ ۱۸۵۷ء کی لڑائی آزادی کی لڑائی تھی۔ آپ نے اس تاریخ سے پہلے اور بعد کے واقعات بیان کرتے ہوئے کہا کہ برطانی حکومت کے ارکان کے متعلق خود بہت سے ایماندار برطانیوں نے مخالفانہ رائیں دی ہیں۔ اس سلسلہ میں آپنے پچھلے اور موجودہ بہت سے مورخوں اور تاریخ والوں کے حوالے پیش کئے، خاص طور پر لارڈ کلایو اور وارن ہسٹنگز وغیرہ کے دور کا آپنے ذکر کیا اور کہا کہ جب برطانی اس ملک میں آئے تو یہاں خوشحالی تھی مگر ناجائز نفع بازی کی پالیسی سے جو ایسٹ انڈیا کمپنی نے جائز رکھی اس ملک کو سخت نقصان پہونچا اور یہاں افلاس اور بدحالی کی گھٹائیں چھاگئیں۔

غدر کے بعد۔ ۱۸۵۷ء کے بعد واقعات کا ذکر کرتے ہوئے آپنے کہا کہ ملک کی ¾ چوتھائی آبادی پر مشتمل فرقہ ہندوؤں نے مطالبہ آزادی کے لئے قدم آگے بڑھایا وہ یہ آزادی اپنے لئے نہیں بلکہ تمام ہندوستان کے لئے چاہتے تھے لیکن ان کے بعد سب سے بڑی آبادی والا فرقہ یعنی مسلمان مغربی تعلیم کی کمی کی وجہ سے پیچھے رہ گیا اس کا ایک تاریخی پس منظر تھا۔ ایک تیسری پارٹی کی چالبازیوں کا ... بنالیا ... تھا اس ... کے قوم پرو... یہ ہے کہ تقسیم کرو اور ... بلکہ تمام نوآبادیوں میں اس کی پالیسی ... موقعہ پر ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے ... کا ذکر کیا جو اس نے کناڈا میں اختیار کی اور ... دورائے نقل کی جو انھوں نے برطانی پالیسی کے بارے میں ظاہر کی تھی۔

فرقہ وارانہ انتخاب۔ فرقہ وارانہ انتخاب کا رائج کرنا ہندوستان کی سیاسی زندگی کے لئے ایک لعنت ثابت ہوا۔ برطانی حکومت نے یہ سسٹم ہندوستان میں اس لئے جاری کیا تاکہ باہمی اتحاد میں خلل پڑے اور فرقہ وارانہ مخالفت کی جڑیں مضبوط ہوں۔ سرلاینونل کرٹس جیسے لوگوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اگر ہم نے ہندوستان کے لئے یہ سسٹم روا رکھا تو اس کی زندگی میں گھن لگ جائے گا مگر اس کی پرواکون کرتا تھا۔

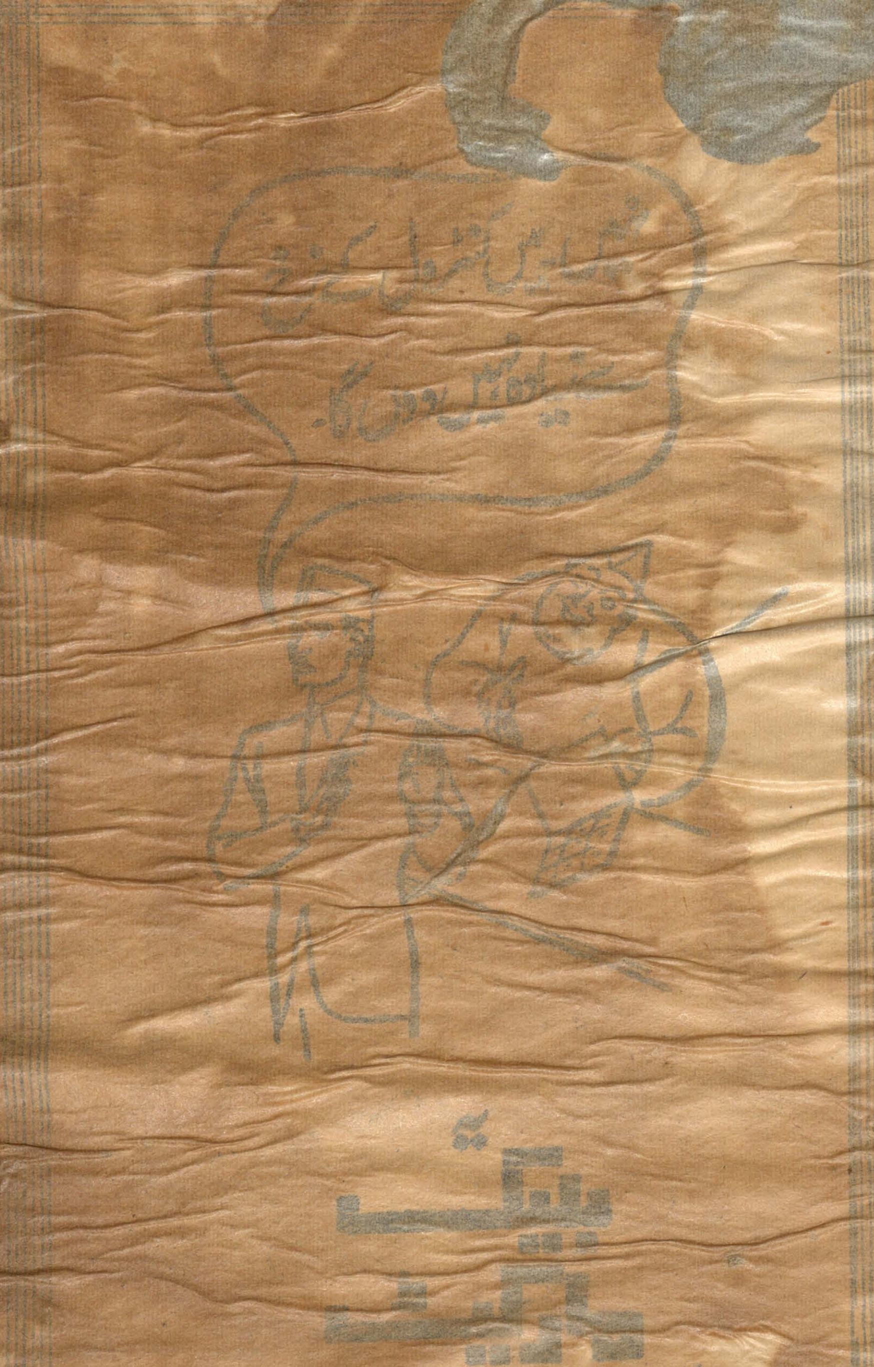
ابھی چند مہینے ہوئے جب مسٹر ڈرمنڈ سلیش نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ تم اگر ہندوستان میں جمہوریت کا قیام چاہتے ہو اور کم سے کم تمہارا کہنا بھی ہے کہ تم یہ چاہتے ہو تو پھر اس فرقہ وارانہ انتخاب کے ناسور کو جلد سے جلد دور ہونا چاہیئے۔ ذاتوں اور فرقوں کی بنیاد پر جداگانہ انتخاب ہمارے لئے برطانی سیاست کا عطیہ ہے۔

بے اعتمادی۔ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان آج بڑی بداعتمادی کی خلیج حائل ہے، ہمارا یہ تلخ تجربہ ہے کہ وقتاً فوقتاً ہندوستان سے جو وعدے کئے گئے اُن کے بارے میں بڑی چالبازی سے کام لیا گیا اور دنیا کی قوموں میں ہندوستان کے لئے جو موزوں جگہ ہونی چاہیئے اس سے وہ محروم رکھا گیا۔

کانگریس اور مہاسبھا کا اختلاف، ڈاکٹر مکرجی نے کانگریس اور ہندو مہاسبھا کے اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے اتحاد اور استحکام کے بارے میں اور رجعت پسند مسلمانوں کی رضاجوئی کے بارے میں ہماری اور کانگریس کی پالیسی کا اختلاف ہے ایک اور اختلاف یہ ہے کہ جب سے کانگریس کی رہنمائی کی باگ ڈور مہاتما گاندھی کے ہاتھ میں آئی تب سے وہ اہنسا کی پالیسی پر عمل کرتی رہی ہے۔ گاندھی جی ۳۱ دسمبر ۱۹۲۱ء تک ہندوستان کے لئے سوراج کا وعدہ کیا تھا مگر جب سے اب تک ۲۳ برس بیت چکے ہیں پھر بھی ہم اپنی منزل مقصود تک نہیں پہونچ سکے، اہنسا کی پالیسی سے حکومت کی جڑیں نہیں ہلیں اور وہ رائے عامہ کے سامنے نہیں جھکی حکومت من طریقے پر چلتی رہی اور اسے جگہ جگہ رجعت پسند ہندوستانیوں کا اہنسا بھی حاصل ہوگیا ریاستی مشینری اس طرح ہو چلی کہ عوام کے حقوق بیدریغ کچلے جاتے رہے۔

صوبائی حکومتیں۔ کانگریسیوں کے درمیان چند ایسی عظیم ہستیاں تھیں جن کو کانگریس کی اہنسا کی پالیسی سے شدید اختلاف تھا بالآخر اہنسا کی پالیسی بنجر ثابت ہوئی۔ کانگریس نے ۱۹۳۹ء میں وزارتیں چھوڑ کر بالواسطہ طور پر برطانی نوکر شاہی کے ہاتھ مضبوط کردئے اور دفعہ ۹۳ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گورنری راج قائم ہوگیا یا یہ صورت ہے کہ مسلم وزارتیں یورپین ووٹوں کی امداد سے اپنا کام چلا رہی ہیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ تمام صوبوں میں ایک عریاں سازش ہے کہ نظام حکومت ایسے طریقہ پر چلایا جائے جو ہندوؤں کے جائز حقوق ومفاد کے منافی ہے ہندوؤں کو کمزور کرنے کے لئے نئی نئی بیڑیاں بنائی جارہی ہیں۔ ہر شعبہ زندگی میں اُن کی قوت مدافعت کو باقاعدہ کم کیا جارہا ہے۔

میرا یہ مطلب نہیں کہ موجودہ حالات میں عہدوں کا قبول کرنا ہی سب کچھ ہے اور اس سے تکمیل مقصد ہوجاتی ہے۔ مجھے خود اپنے ذاتی تجربہ سے معلوم ہے کہ اگر گورنر اور دوسرے مستقبل افسران اعلیٰ کے سر میں یہ سماجائے کہ وہ وزارت کی مخالفت کریں گے تو پھر کوئی اہم اصلاحی اسکیم چلانے یا اقتصادی تنظیم وغیرہ کے معاملہ میں صوبائی وزارت اپنے آپ کو کس قدر بے بس پاتی ہے پھر بھی ایک آئینی مشینری کا بائیکاٹ بعض اوقات عوام کے مفاد کے لئے ... کے مقابلہ میں زیادہ مضر ثابت ہوتا ہے کہ اسے قابو میں رکھ کر رجعت پسند عنصر کا مقابلہ کیا جائے ہمیں چاہیئے کہ ہم آئین ساز جماعتوں کے اندر اور باہر اپنی جد وجہد جاری رکھیں، طاقت کی ہر نشست پر قبضہ کرنا ہے اور تمام مشینری کو مجموعی طور پر عوام کی امداد کے سہارے چلانا اسے ظاہر ہے کہ ایسے ابن الوقتوں کے ہاتھوں میں ریاستی مشینری کو چھوڑ دینا جو صرف اپنے مالکوں کے راگ پر ناچنا جانتے ہیں ایک خطرہ ہے اس کے بجائے اگر ہم اپنے کارکنوں کے ایک طبقہ کو محض آئینی میدان میں کام کرنے کے لئے چھوڑ دیں، اور وہ عوام کے حکم کے مطابق کام کریں تو پھر ہماری باہر کی جد وجہد کی دشواریاں بھی کچھ کم ہوجاتی ہیں۔ (باقی صفحہ ۷ پر)



کو مٹانے میں مدد دے رہا ہے

قومی جنگی محاذ نے شائع کیا

سو روپے والے بوانڈوں کے ہر سلسلے میں

پہلا انعام مبلغ پچاس ہزار روپے۔

دو دوسرے درجے کے انعام بیس بیس ہزار روپے کے۔

دو تیسرے درجے کے انعام پانچ پانچ ہزار روپے کے۔

دس روپے والے بوانڈوں کے ہر سلسلے میں

پہلا انعام مبلغ ڈھائی ہزار روپے۔

دو دوسرے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک ۱۲۵۰ روپے کا ہوگا۔

پانچ تیسرے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک ۵۰۰ روپے کا ہوگا۔

اور دس چوتھے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک ۲۵۰ روپے کا ہوگا۔

انعامی بوانڈ ۱۶ر جنوری ۱۹۴۵ء سے پھر ہندوستان میں ریزرو بینک آف انڈیا کے دفاتر، امپیریل بینک آف انڈیا اور ہر چھوٹے بڑے سرکاری خزانوں سے فروخت ہونے لگیں گے۔

حکومت ہند کے محکمۂ فائیننس نے شائع کیا

AAA 1609

نیٹال آرڈیننس میں ترمیم کا امکان

جانز برگ، ۲ر دسمبر: معلوم ہوا ہے کہ جنرل اسمٹس نے نیٹال انڈین کانگریس کے نمایندوں کو نیٹال آرڈیننس کے بارے میں ۱۰ر دسمبر سے پہلے جبکہ ورکنگ کمیٹی کا ڈربن میں اجلاس ہوگا جواب دینے کا وعدہ کرلیا ہے خیال ہے کہ آرڈیننس کے بارے میں ہندوستانیوں کے اعتراضات کو مان لیا جائے گا اور آرڈیننسوں میں جنکو گورنر جنرل ان کونسل نے منظور کرلیا ہے ترمیم کردی جائے گی۔ ہندوستانیوں کا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ ایڈمنسٹریٹر کو اراضی سے بیدخل کرنے کے سلسلہ میں اختیار دیدیا گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ اعتراض اس طریقہ پر پورا کردیا جائے گا کہ بیدخلی کا اختیار مرکزی حکومت کو دیدیا جائیگا۔ نیٹال کانگریس ورکنگ کمیٹی اپنے اجلاس میں اس بارے میں غور کرے گی کہ اگر جنرل اسمٹس کا جواب خاطر خواہ نہ ہو تو کیا کاروائی کرنا ہوگی۔ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے بعد نیٹال انڈین کانگریس کا اجلاس ہوگا۔ چند کانگریسیوں کا کہنا ہے کہ اگر دکھنی افریقہ انڈین کانگریس منعقد ہوئی تو ہندوستان کینیا۔ ٹانگانکا اور یوگانڈا سے ڈیلی گیٹوں کو مدعو کیا جائے گا۔ اور اگر جنرل اسمٹس کا جواب اطمینان بخش نہ ہوا تو کانگریس کا وفد ہندوستان جائے گا اور پھر برطانیہ جائے گا۔

پٹنہ یونیورسٹی کا کنووکیشن

پٹنہ۔ یکم دسمبر۔ کل شام کو پٹنہ یونیورسٹی کا کنووکیشن کا اجلاس ہوا اس موقعہ پر ملک کی بہت سی برگزیدہ ہستیوں کو اعزازی ڈگریاں دی گئیں۔ ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو کو ایل۔ ایل۔ ڈی کی اعزازی ڈگری دی گئی۔ ایل، ایل۔ ڈی کی اعزازی ڈگری سر ماریس گوائر کو بھی دی گئی، سر رادھا کرشنن کو اور پروفیسر امرناتھ جھا کو ڈاکٹر آف لٹریچر کی ڈگری دی گئی۔ سر ایم وشیشوریہ اور ڈاکٹر جان مٹھائی کو ڈاکٹر آف سائنس کی ڈگری ملی۔

پارلیمنٹ کے ممبروں کا وفد ہندوستان بھیجنے کی تجویز

لندن یکم دسمبر، پارلیمنٹ کے دونوں ہاؤسوں کی لیبر پارٹی کے سرکردہ ممبران ہندوستانی کانگریسیوں کی کمیٹی کی اس تجویز پر غور کر رہے ہیں کہ پارلیمنٹ کی تمام پارٹیوں کے ممبران کا ایک وفد ہندوستان بھیجا جائے جہاں وہ سیاسی گتھی سلجھانے کا راستہ تلاش کرنے کے بارے میں ہندوستانی لیڈروں سے مشورہ کرے، رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ لیبر پارٹی اس سمجھوتہ کی صرف اس صورت میں حمایت کریگی جبکہ اس کو یہ یقین ہو جائیگا کہ ہندوستان اس وفد کی تجویزوں کو امداد کن خیال کریگا۔ اس تجویز کے بارے میں اور پارٹیوں کی کیا رائے ہے اس کا ابھی کچھ پتہ نہیں چل سکا لیکن خیال ہے کہ ادھر یا ادھر جلد ہی فیصلہ

سر تیج بہادر سپرو نے اعلان کردیا

الہ آباد۔ ۳ر دسمبر: آج یہاں نان پارٹی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا جلسہ ہوا جس کے بعد سر تیج بہادر سپرو نے ملک کی موجودہ سیاسی حالت پر ایک مفصل بیان شائع کیا ہے اسی کے ساتھ نان پارٹی کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق سر تیج نے اتحاد کمیٹی کے حسب ذیل اراکین کے ناموں کا بھی اعلان کیا ہے۔

سر تیج بہادر سپرو (صدر)، سر جگدیش پرشاد (سکرٹری)، ڈاکٹر جیکر، سر وزیر حسن، مسٹر بی۔ آر داس، ڈاکٹر کے، بی، سین ہندوستان کے لاٹ پادری، سر رادھا کرشنن سر راما لنگا ریڈی، سر ہومی مودی، مسٹر محمد یونس۔ مسٹر ...۔ آر۔ سرکار، ڈاکٹر سچدانند سنہا۔ مسٹر رالیا رام اور ... بخش، محمد حسین وغیرہ۔ مزید ناموں کا بعد ... ن کیا جائے گا۔

... کی بندرگاہ استعمال ہونے لگی

... یکم دسمبر، اینٹورپ کی مشہور بندرگاہ کو اتحادیوں نے ... عمال کرنا شروع کردیا ہے۔ سامان جنگ لیکر پہلا اتحادی ہوائی ... ز اس بندرگاہ میں آیا۔ یہاں جرمنوں نے ایک بڑی تعداد میں ... بارودی سرنگیں ڈالی ہوئی تھیں۔ سرنگ ہٹانے والے متعدد جہاز ان سرنگوں کو ہٹانے میں لگائے گئے۔

صوبہ متحدہ کے آئندہ گورنر

لکھنؤ۔ ۳ر دسمبر، روزنامہ پایونیر کا نامہ نگار نئی دہلی سے لکھتا ہے کہ یہ طے شدہ ہے کہ آئندہ نومبر ۱۹۴۵ء میں جب ماریس ہیلٹ گورنر صوبہ متحدہ پنشن پر جائینگے تو حکومت ہند کے موجودہ ممبر مال سر جریمی ریسمین انکے بجائے گورنر صوبہ متحدہ ہوں گے۔ موصوف اپنے موجودہ عہدہ سے اپریل ۱۹۴۵ء میں ریٹائر ہو جائیں گے۔

حکومت رومانیہ نے استعفیٰ دیدیا

لندن۔ ۳ر دسمبر رومانیہ کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ حکومت رومانیہ نے استعفیٰ دیدیا ہے، شاہ مائیکل نے آرمی کور کے جنرل نکولا ریڈسکو سے نئی گورنمنٹ بنانے کو کہا ہے، اس سے پہلے رائٹر کے سپیشل نامہ نگار نے خبر دی تھی کہ رومانیہ کی کیبنٹ میں بہت زیادہ جھگڑا پیدا ہوگیا ہے کیونکہ بایاں بازو مطالبہ کر رہا ہے کہ روس اور رومانیہ کے درمیان معاہدہ پر سختی سے پابندی کی جائے۔

ایک ڈپٹی کلکٹر معطل کردیا گیا

حکومت یو۔ پی نے مسٹر ادم پرکاش گپتا ڈپٹی کلکٹر کو یو۔ پی سول سروس سے معطل کردیا اب تک یہ نہیں معلوم کیا جاسکا کہ گپتا صاحب کو کس جرم کی پاداش میں معطل کیا گیا ہے۔

امریکہ کی طاقت پیداوار میں اضافہ

واشنگٹن یکم دسمبر، نیشنل پلاننگ ایسوسی ایشن کی انٹرنیشنل پالیسی کمیٹی کے چیرمین مسٹر سیسٹی نے بتلایا کہ اس وقت امریکہ اس سے آدھا سامان تیار کرسکتا ہے جتنا کہ تمام دنیا تیار کرسکتی ہے آپنے بتلایا کہ لڑائی کے دوران میں ملک کی سامان تیار کرنے کی طاقت ڈیوڑھی ہوگئی ہے، جب لڑائی ختم ہو جائیگی امریکہ دنیا کا سب سے بڑا صنعتی ملک ہوگا اور دنیا کا سب سے بڑا ساہوکار ہوگا آپنے بتلایا کہ ۱۹۳۹ء میں امریکہ نے ۶۲۱۰۰۴ ٹن کے جہاز تیار کیے، اور ۱۹۴۳ء میں ۱۹۷۴۴۳۰۰ ٹن کے جہاز تیار کیے، ۱۹۲۹ء میں ۲۸ کروڑ ڈالر کے ہوائی جہاز تیار کیے اور ۱۹۴۴ء میں ۲۵ ارب ڈالر کے ہوائی جہاز تیار کیے۔

بین الاقوامی ہوائی کانفرنس ٹوٹ گئی

شکاگو۔ یکم دسمبر، شکاگو میں جو ہوائی کانفرنس ہو رہی تھی وہ ناکامی کے ساتھ ختم ہوگئی اسمیں ہوائی مقابلہ میں لامحدود آزادی کے سوال پر آپسمیں سمجھوتہ نہیں ہوسکا امریکہ کے نمائندہ نے کہا کہ برطانی ڈیلی گیشن نے کنیڈا کی مصالحتی تجویز کو ماننے سے انکار کردیا ہے اس سے آئندہ بات چیت کا دروازہ بند ہوگیا ہے امریکہ کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ کانفرنس میں شامل ہونے والے ۵۴ ملکوں کے درمیان ہوائی مقابلہ میں کوئی پابندی نہیں ہونا چاہیئے اس کے ساتھ یہ شرط ہے کہ اس تجویز کو ... چھوڑ دو۔

... کانفرنس کا ... ہی ہونیوالا ہے اسمیں ... میں وہ ملک جو امریکہ کے نظریہ سے اتفاق رکھتے ہیں اس تجویز پر دستخط کریں گے اور برطانیہ فرانس اور سلطنت کے کچھ ملک امریکہ کی شرط نہیں مانیں گے۔ اور کانفرنس کو چھوڑ دیں گے۔

”ہورڈنگ اینڈ پرافیٹرنگ پریوینشن آرڈی ننس“ ۱۹۴۳ء

کے متعلق خاص خاص باتیں

یہ آرڈی ننس (قانون) اُن اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کی روک تھام اور اُن کے بیچنے والوں کو نفع خوری سے باز رکھنے کے لئے بنایا گیا ہے جو کسی خاص کنٹرول کے تحت نہیں آتیں اس پر عمل درآمد کنٹرولر جنرل سول سپلائیز بمبئی کی نگرانی میں ہوتا ہے، جسے اس مقصد کے لئے حکومت ہند کے محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نے بہت وسیع اختیارات دیدیئے ہیں۔ اس اہم قانون کی تفصیلات کو سمجھ لیجئے جس کا اصل مقصد آپ کی خریدار کی حمایت اور حفاظت ہے۔

دوکاندار

۱۔ کسی چیز کی تیاری کی لاگت یا ساحل پر اُترنے تک کی کل لاگت پر صرف اسیقدر دام بڑھا سکتا ہے جتنا کہ جنگ سے پہلے عموماً تجارتی قاعدہ تھا۔ لیکن ان صورتوں میں جہاں مذکورہ بالا کل لاگت پر ۲۰ فیصدی سے زیادہ دام بڑھائے جائیں، کنٹرولر جنرل سول سپلائیز نئی دہلی کی منظوری پہلے سے حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

۲۔ دس روپے سے زیادہ کے سودے پر دامون کی رسید لازمی طور پر دیگا۔

۳۔ سودا بیچنے کے لئے یہ شرط نہیں لگا سکتا کہ کچھ اور چیزیں بھی ساتھ خریدی جائیں۔

۴۔ ایک خاص مقدار سے زیادہ مال نہیں رکھ سکتا۔

۵۔ عام طور پر سودا بیچنے سے انکار نہیں۔

خریدار پر بھی ضرور کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں

وہ دفعہ ، میں دی ہوئی چیزوں کی صرف اتنی ہی مقدار رکھ سکتا ہے جتنی کہ اُس کو اور اس کے گھر والوں کو تین مہینے کے لئے درکار ہو۔ اس سے زیادہ رکھنا جرم ہے جس پر سزا ہو سکتی ہے۔

ان باتوں کو اچھی طرح سمجھ لیجئے۔ جو کچھ خریدیں اُس پر بے تحاشا دام مت دیجئے۔ نئی چیزوں پر کنٹرول لگنے کی خبر رکھئے۔ حکومت برابر دوسری چیزوں کی پڑتال کر رہی ہے۔

اگر کسی خریدار کو لوٹا جائے، یا اُسے شبہ ہو کہ اس قانون کی خلاف ورزی کی گئی ہے تو وہ مقامی حکام کو یا چاہے تو براہ راست نیچے لکھے ہوئے محکمے کو اطلاع کرے۔ اس قانون کے مطابق مجرموں کو سرسری مقدمے کے بعد سزا دی جا سکتی ہے، اور جرمانیا پانچ سال تک کی قید ہو سکتی ہے اور مال ضبط کیا جا سکتا ہے یا یہ تینوں سزائیں ساتھ دی جا سکتی ہیں۔

نوٹ۔ بعض صورتوں میں ثبوت کا بار ملزم پر ہوتا ہے اُسے خود کو بے جرم ثابت کرنا پڑتا ہے۔ مستغیث کو اُس کا جرم ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

چھ دوکانداروں کا چالان

دہرہ دون ۹ ر اکتوبر۔ قانون انسداد نفع خوری و ذخیرہ اندوزی کی خلاف ورزی کے الزام میں دہرہ دون کی چھ بڑی بڑی فرموں کے مالکوں کا سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں چالان کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ ۱۰ اور دوکانداروں کو ۲۵ روپے سے لے کر ۱۰۰۰ روپے تک جرمانے کی سزائیں دی گئی ہیں۔

ذخیرہ اندوزی اور نفع خوری پر روزانہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو سزائیں مل رہی ہیں۔ سرکاری انسپکٹر اور زیادہ علاقوں میں پھیل رہے ہیں۔

حالات سے باخبر رہیئے

اپنے حقوق طلب کیجئے

HOARDING & PROFITEERING

HPPO

PREVENTION ORDINANCE

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز

نئی دہلی نے شائع کیا



اور نہایت ضروری دواؤں کا ایک اور انمول ذخیرہ

فرض کیجئے بنگال اور آسام میں ملیریا پھیل رہا ہے۔ ہزاروں آدمی اس مہلک مرض کا شکار ہو رہے ہیں۔ لوگوں کی جان بچانے کے لئے ٹنوں دوائیں بھرتی سے ہندوستان بھیجنے کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ مگر وہ جہاز جو انہیں لا رہا تھا تارپیڈو سے اڑا دیا گیا۔ تیس، چالیس بہادر جہازی ڈوب گئے۔ وبائی علاقوں میں ہزاروں مردوں اور عورتوں پر تباہی آئی۔

کوئی بے دھڑک بولا

کسی نے غالباً کسی بہت معزز شخص ہی نے بھولے سے ایسی بات کہدی جس کی بنا پر دشمن نے ایک آبدوز کشتی اس جہاز کو روکنے کے لئے روانہ کر دی۔ یہ محض ایک لفظ تھا جو بے خیالی میں مُنہ سے نکل گیا اور بھلا بھی دیا گیا۔

اسی طرح تباہیاں آتی ہیں۔ کم بولنے کا نہیں بلکہ خاموش رہنے کا تہیہ کیجئے۔ دشمن کو ایسے موقعوں سے فائدہ مت اُٹھانے دیجئے۔ خطوں اور ٹیلیفون پر بات کرنے میں خاص طور پر احتیاط برتئے۔ دشمن ہمیشہ آنکھیں اور کان لگائے رہتا ہے۔ اُس کے خفیہ ذرائع ردّی کی ٹوکریاں اور ٹیلیفون کے تار ہیں۔

دیکھئے آپ سے

ہرگز چُوک نہ ہو!

اپنے دیکھے ہوئے جہاز، سامان، فوجوں کی نقل و حرکت۔ یا کارخانوں کے کام کے بارے میں کچھ لکھنے یا بولنے میں خاص احتیاط برتئے۔ جانیں بچانے اور عام ضرورت کے سامان کے بحفاظت پہنچنے کی خاطر۔ بالکل نہ بولئے۔



قومی جنگی محاذ نے شائع کیا

ایران کے تیل کی رعایت کسی غیر ملکی حکومت کو نہیں دی جائیگی

لندن۔ ۵ ر دسمبر، رائٹر کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ طہران سے ایرانی تیل کے بارے میں ایک اہم اعلان کیا گیا ہے ایرانی پارلیمنٹ نے ایک پرائیوٹ ممبر کا بل منظور کیا ہے جس کے ذریعہ آئندہ کسی غیر ملکی حکومت یا کمپنی کو تیل کے متعلق کسی قسم کی رعایت دینے کی ممانعت کر دیگئی ہے اس بل کے مطابق ایرانی تیل کی نکاسی کا کام ایرانی ہاتھوں میں رہیگا چاہے تیل کے ذرائع کی فروخت ان کے ہاتھ میں نہ ہو، اس کے علاوہ کوئی ایرانی حکومت ایرانی تیل کو کسی غیر ملکی حکومت کے ہاتھ بیچنے کیلئے پارلیمنٹ کے مشورہ کے بغیر بات چیت نہیں کریگی۔

مارشل چانگ کائی شیک

چنکنگ۔ ۴ ر دسمبر، چین کے وزیر خارجہ مسٹر ٹی، وی سونگ جن کے بارے میں پہلے یہ خبر ملی تھی کہ ان کو چین کی ایگزیکٹو کونسل کا وائس پریذیڈنٹ مقرر کیا گیا ہے اب مارشل چانگ کائی شیک کی جگہ کونسل کا صدر مقرر کر دیا گیا ہے۔ مارشل چانگ اپنا تمام وقت جاپان کے خلاف لڑائی میں صرف کریں گے۔

یورپ میں اتحادی حملہ

لندن۔ ۴ ر دسمبر، یوروپ کی لڑائی کے خاتمہ اور پورب میں اتحادی حملہ کے درمیان وقت کا جو فاصلہ ہے وہ ہر ہفتے کم ہوتا جا رہا ہے ”ڈیلی ہیرلڈ“ کا نامہ نگار کھتا کولمبو سے لکھتا ہے کہ برطانی رسل و رسائل کے ذمہ دار یورپ میں ہوائی اور سمندری راستوں کی بہتری سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں اور اب پورب کیلئے وہ ۱۹۴۰ء کی نسبت زیادہ سیدھے راستے استعمال کر رہے ہیں نامہ نگار کا خیال ہے کہ پورب میں حملہ کیلئے یورپ کی لڑائی کے خاتمہ کا انتظار کرنا لازمی نہیں یہ حملہ پہلے ہو سکتا ہے۔

برطانیہ یونان کی موجودہ حکومت کی پشت پر

لندن۔ ۳ ر دسمبر، سنیچر کو حکومت برطانیہ نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

وزیر اعظم اعلان کرتے ہیں کہ جنرل اسکوبائی نے یکم دسمبر کو اہل یونان کے نام جو پیغام جاری کیا تھا جسمیں اتحاد کی ضرورت واضح کی تھی اور موجودہ حکومت یونان کی حمایت کی تھی وہ پیغام حکومت برطانیہ کے علم اور اس کی تصدیق سے جاری کیا تھا جنرل اسکوبائی جو کہ جنرل افسر کمانڈنگ ہیں اس پیغام میں اہل یونان سے فرماتے ہیں کہ اگر ملک میں کسی قسم کی بغاوت ہوگی تو میں آپکی اور آپکی حکومت کی حفاظت کروں گا۔

وائسرائے ہند سے مسٹر جناح کی ملاقات

نئی دہلی۔ ۶ ر دسمبر۔ آج مسٹر جناح نے وائسرائے ہند سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔ کل مسٹر جناح کو وائسرائے ہند کے پرائیوٹ سکریٹری کا ایک خط ملا جس میں لکھا تھا کہ ہز اکسلنسی بجدید ملاقات کیلئے آپ سے ساڑھے دس بجے دن کے وقت ملنا چاہتے ہیں آپ سے کسی خاص مسئلہ پر نہیں بلکہ عام بات چیت ہے مسٹر جناح نے ان کو یہ جواب دیا کہ میں کل بروز بدھ وائسرائے ہند سے ساڑھے دس بجے مل کر بہت خوش ہوں گا۔

ریسیرچ کیلئے پچاس لاکھ روپیہ

ٹرویندرم۔ ۳ ر دسمبر، سری پی راماسوامی آئر دیوان ٹراونکور اور وائس چانسلر ٹراونکور یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ حکومت نے یونیورسٹی کے ریسیرچ کے کام کیلئے پچاس لاکھ روپیہ منظور کیا ہے اور اگر ...

انجمن جا... ماہانہ مشاعرہ

(سلسلہ صفحہ اول ۱۱)

((جناب ... کانپوری))

... انداز جذب مستانہ
... لے کے پروانہ
... وہ آشنہ خانہ
... نظر آتا ہے حسن جانانہ
ادائے خاص سے وہ آج جلوہ فرما ہیں
یقیں ہے ہوش میں آئے گا اب نہ دیوانہ
جو نیند ... آئی

...
... نیوں کے ذمہ دار
سنا رہے ہیں جو غیروں کو میرا افسانہ
حیات جس نے بسر کی تھی کس مپرسی میں
زبان خلق پہ ہے آج اس کا کاشانہ
خدا کے واسطے اب تو پلا دے اے ساقی
چھلکنے والا ہے عمر رواں کا پیمانہ

((جناب نظمی صاحب رضوی))

ہمارے عشق کا اتنا ہی ہے بس افسانہ
یگانہ سمجھا تھا جس کو وہ نکلا بیگانہ
وہ حسن و عشق میں پیدا ہوئی ہے یکرنگی
کہ تیرے قصہ کو کہتے ہیں میرا افسانہ
ابھی تو منظر ہستی پہ ہے نظر میری
گزر رہا ہے مرے سامنے سے ویرانہ
نظر کو عزم سے کچھ واسطہ نہیں لیکن
ملا تھا کوئی تیر بزم ناز جانانہ
کیا ہے اور ہمیں قصہ گو نے دیوانہ
سنا رہا ہے ہمیں کو ہمارا افسانہ

((جناب پادری شوق صاحب))

پیا ہے میں نے محبت کا ایسا پیمانہ
کہ رشک کرتا ہے مجھ پر ہر ایک دیوانہ
جناب شیخ کی ہر بات ہے جداگانہ
خدا کی یاد سے غافل بتوں سے بیگانہ
لگی ہوئی ہے تصور میں آنسوؤں کی جھڑی
وہ سن رہے ہیں تو میں کہہ رہا ہوں افسانہ
مجھے سرور دو عالم نصیب ہوتا ہے
شراب عشق سے بھرتا ہوں جب میں پیمانہ
یہ خاتمہ ترا اے شوق کیا مبارک ہے
کہ تیری موت ہوئی عشق میں فقیرانہ

... سکتا ہے کہ اس ... دن میں ... نہیں بلکہ اسے اپنے ... بھی ہوگا۔ آپ نے اپنے ہیرو کو مردی ... ہوئے اہل ہوش ... کو حقارت کے لئے کہا ہے ... ایک روش ہے۔ آپ خود واضح کرتے ... کی لڑکی سب کچھ جانتی ہے کہ یہ مرد پہلے دو ... سے محبت کر چکا ہے لیکن ضرورت ممکنات ... خواہ ہے، یہ اصلیت ہے کہ نہ تو کوئی لڑکی ... کشش کے لئے ...

... ترک کرنا چاہتا ... لیکن تم ... نگار خواہ مخواہ ... کا گہری نظر ... مثال نہیں ملیگی جس کی ...

... ہے" میں نے ... ایک بغاوت ہے اور اگر اسے فروغ دیا ... کیرکٹر ہوس کے شکار ہو جائیں گے، ... صحیح الخیال شخص اس کی حمایت نہیں کریگا، ... سے تو زنپاروں کو داد دینے کے سوا اور ... مطلب نہ ہوگا۔

... پریم نے ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا یعنی آپ ... نگار واعظ بھی ہوتے ہیں! حالانکہ امر یہ ہے ... اپنے افسانوں سے ہی مکالمے حفظ لڑکے ... کے حلقہ میں مظاہرہ کرتے ہیں یہ جس بدکاری ... کرتے ہیں آپ خود اس کے باعث ہیں، ... کے لئے اپنے ادب کی نشر و اشاعت ... دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ بدیں ... خدا کی عبادت میں لگ جائے گی۔ ... یہ ہے کہ عشق صادق صرف پروردگار سے ... ہے وہ حضرت حق ہے، عورت محض اسکی ... تعمیر ہے جو کسی بھی وقت بوسیدہ ہو جائے۔ ... ہو یا گر جائے، مسٹر واس ذرا سچ سچ کہئے گا ... نے کتنے افسانے ایسے لکھے ہیں جس میں آپکے ... خدا کی طرف رجوع کرتے ہیں غالباً کوئی بھی نہیں ... جیون گیت" جس میں ہیرو اور ہیروئن رات ... میں فرار ہو جاتے ہیں اور وہ دور آبادی ... آگے، سماج سے بالکل بے پروا، وہاں جہاں ... آسمان تک بلند ہو گئی ہے بہت دور چلے جاتے ... ایک عذر ہے ایک فریب جس کی مادی ... کچھ بھی نہیں۔

... آپ لوگوں کو بے معنی فقرے، بے قطع الفاظ اور ... معانی تحریر کرنے میں بڑا لطف حاصل ہوتا ہے، ... اگر آپ خود ہی اسے غیر جانبدار ہو کر دہرائیں تو ... کاری سے بخوبی واقف ہو جائیں"

... تیسری گھنٹی بج چکی تھی ہال میں اندھیرا ہو گیا تھا ... وہ ہیں اپنی دلیلیں دئے جا رہا تھا میں نے سمجھا ... کافی مدت سے میری تلاش میں تھا اور آج جبکہ ... سے مل گیا تھا وہ اپنے دل کی بھڑاس نکال رہا تھا ... لئے شاید اس نے خاص تیاری کی ہوئی تھی ... پر اشتہاری سلائیڈیں دکھائی جا رہی تھیں اور ... مجھے اپنے گھر کا پتہ دیتے ہوئے کہہ رہا تھا "آپ ... غریب خانہ پر ضرور آئیے گا میں آپ سے تبادلۂ ... کروں گا"۔ لیکن مجھے اس سے رنجش تھی میں نے ... تے ہوئے کہا معاف کیجئے آپ کی باتیں میری کسوٹی ... نہیں اترتیں"۔

"واہ یہ تکبر" وہ اپنی عینک لگاتا ہوا بڑبڑاتا ... یت کے وہم کے علاوہ آپ کو افسانہ نگار کا بھی ... ہے لیکن بندۂ خدا اس بات کو ذہن نشین کر لو ... کی افسانہ نگاری غلط نظریہ پر ہے۔ شاہکار

کوچین کونسل ختم

... کوچم۔ ۲ دسمبر، مہاراجہ صاحب کوچین نے موجودہ کوچین ... ختم کر دیا ہے نئی کونسل کا انتخاب مئی یا اپریل میں ہوگا۔

مسلم لیگ کا آئندہ اجلاس

دہلی۔ ۲ دسمبر، مسٹر جناح نے بہ حیثیت صدر آل انڈیا مسلم لیگ ایک بیان شائع کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے ۳۰ جولائی کو مجھے یہ اختیار دیا تھا کہ میں لیگ کے آئندہ سالانہ اجلاس کے لئے جگہ اور مقام طے کروں۔ میں نے مختلف صوبوں سے اس بارے میں خط و کتابت کی اور ہر جگہ کی رائے پر غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ مسلم لیگ کا آئندہ اجلاس ۱۹۴۵ء میں ایسٹر کی تعطیلات میں لاہور میں ہو صحیح تاریخوں کا اعلان بعد کو کیا جائے گا۔

جرمنوں کو ڈاکٹر گوبلز کا حکم

لندن۔ ۲ دسمبر، جرمن ریڈیو اسٹیشنوں سے کل رات ڈاکٹر گوبلز کا ایک بیان براڈکاسٹ کیا گیا جس میں اہل جرمنی سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ لڑائی کی صورت حالات پر بحث نہ کریں گوبلز نے مزید کہا کہ جرمن جلد ہی پہلے سے زیادہ مسلح ہو جائیں گے اور جو خامیاں ہیں ان کو پورا کرینگے اسلئے کسی کو لڑائی کی صورت حالات پر بحث نہیں کرنا چاہیئے ہمیں ہر روز اور ہر گھڑی بے شمار فیصلے کرنے پڑتے ہیں، ان میں کہیں نہ کہیں غلطی ہونا لازمی ہے اور ان کا افسوسناک نتیجہ بھی نکل سکتا ہے لیکن لڑائی میں حصہ لینے والا کوئی ملک بھی ایسا نہیں ہے جس سے غلطی نہ ہوتی ہو۔ آخر میں جو بات کام دیگی وہ یہ کہ کس نے کم غلطیاں کی ہیں، لڑائی کے آخری نتیجے کے بارے میں کسی قسم کا شبہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۲۳۰ سنہ ۱۹۴۴ء
بعدالت مسٹر طفیل احمد صاحب بہادر منصف شمالی لکھنؤ
کرشنا ہری سکسینہ ولد بابو مکند بہاری لال صاحب ایڈوکیٹ ساکن نادان محل روڈ لکھنؤ — مدعی
بنام محمد طاہر — مدعا علیہ

بنام محمد طاہر ولد محمد صادق ساکن کٹرہ ابوتراب خاں لکھنؤ حال ملازم بطور اگزامنر آف اسٹورز بذریعہ اے، ای۔ او۔ ای۔ ایس۔ ڈی بلڈنگ نمبر ۵ کیر آف آئی۔ جی۔ ایس کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لما للعہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۵ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل اُمور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اپنے جواب دعویٰ کی تائید میں جن گواہوں کی شہادت پر یا جن دستاویزات پر آپ استدلال کرنا چاہتے ہوں اُسی روز اُن کو پیش کریں۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۴ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم کنھیا لال منصرم
عدالت منصفی شمالی لکھنؤ
(مہر عدالت)

ساٹھ لاکھ جرمن سپاہی مختلف موچوں پر

پیرس۔ ۴ دسمبر، فرانس پر اتحادی حملہ شروع ہونے کے وقت شمالی یورپ میں جنرل رومیل کے پاس ۶۵ ڈویژن تھے جو اتحادیوں کے خلاف استعمال ہو سکتے تھے۔ آج جرمن سرحد پر فان رنسٹڈٹ نے اپنے تین جنرلوں کو ۷۰ ڈویژن دیدیے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ پہلے جرمن ڈویژن ۱۷ ½ ہزار سپاہیوں کا ہوتا تھا اب صرف ۱۰ ½ ہزار کا ہوتا ہے۔ اکثر نئے ڈویژنوں میں سولہ اور سترہ سالہ لڑکے موجود ہیں جو غیر تربیت یافتہ ہیں، انھیں قربان ہونے کے لئے صف اول میں رکھا گیا ہے ان کی پشت پر تربیت یافتہ فوج ہے جو اس وقت استعمال کی جائے گی جب اتحادی فوجیں موجودہ جرمن صفیں توڑنے میں کامیاب ہو جائیں گی۔

سب مورچوں پر اس وقت ساٹھ لاکھ جرمن فوج ہے اس میں سے ۱۵ لاکھ تربیت یافتہ ہے اس میں ۱۹ سال سے ۴۶ سال تک کے لوگ ہیں، تقریباً ۱۴۰ ڈویژن روسیوں سے گتھے ہوئے ہیں۔

جاپان کے بیس اور جہاز ڈبو دئے گئے

واشنگٹن۔ ۵ دسمبر، ایک سرکاری اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ امریکی ڈبکنی کشتیوں نے پیسیفک میں بیس اور جاپانی جہاز ڈبو دئے ہیں جن میں ایک کروزر اور ایک ڈسٹرائر بھی شامل ہے پرل ہاربر پر حملہ کے وقت سے اب تک امریکی ڈبکنی کشتیاں ۸۷۴ جاپانی جہاز ڈبو چکی ہیں۔

فرانس اور روس میں گہری دوستی

ماسکو۔ ۵ دسمبر، آج فرانسیسی سفارت خانہ میں لنچ کے وقت جنرل ڈیگال نے روس اور فرانس کے درمیان دوستی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ دوستی بہترین طریقہ پر قائم ہے ہمیں تہ دل سے عزیز ہے اور سب سے زیادہ معقولیت پر مبنی ہے، جنرل ڈیگال کے اعزاز میں روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف نے دعوت دی۔

مسلم لیگ سے مسٹر گزور کا اخراج

کراچی۔ ۳ دسمبر، معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ نے سندھ مسلم لیگ سے سفارش کی ہے کہ مسٹر گزور ہوم ممبر حکومت سندھ کو تین سال کے عرصہ کیلئے مسلم لیگ سے نکال دیا جائے۔

بحکم مسٹر شاہ غیاث عالم صاحب منصف بہادر قنوج ضلع فرخ آباد

سمن واسطے قرار داد اُمور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۲۹ سنہ ۱۹۴۴ء
عدالت دیوانی منصفی قنوج ضلع فرخ آباد

بھولا ناتھ ولد چند کا پرشاد و نراین پرشاد ولد رام ... اقوام برہمن ساکن قنوج محلہ گوالمندان پرگنہ قنوج — مدعی
بنام شیو نراین ولد رام نراین قوم برہمن پانڈے ساکن کانپور محلہ دھوبی محال و بشمبھر ناتھ ولد چند کا پرشاد قوم برہمن ساکن قنوج محلہ گوالمندان پرگنہ قنوج — مدعا علیہ

ہرگاہ مدعیان نے آپ کے نام ایک نالش بابت استقرار کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۱ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے، یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۵ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت
منصفی قنوج
(مہر عدالت)

پنجاب اسمبلی میں مختلف پارٹیاں

لاہور۔ ۴ دسمبر، پنجاب اسمبلی میں مختلف پارٹیوں کی طاقت اب مصدقہ طور پر یوں ہے:۔

وزارتی یونینسٹ پارٹی	۹۹
کانگریس	۳۳
مسلم لیگ	۲۶
انڈیپنڈنٹ	۱۶
کل	۱۷۴

سر شہاب الدین صدر اسمبلی ۱۷۵ ویں ممبر ہیں۔

اد اس کی جگہ ایک کیبنٹ قائم ہو جس میں سوشلسٹوں کا غلبہ ہو اب یہ بات صاف ہو گئی ہے کہ حکومت میں توسیع کرنے سے اور زیادہ مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔

روسی فوج اسٹریا کی حد سے ۶۰ میل رہ گئی

لندن۔ ۵ دسمبر۔ ماسکو سے رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ روسی فوج کے ٹینک اب اسٹریا کی سرحد سے صرف ساٹھ میل دور رہ گئے ہیں۔ دریائے ڈینوب کے پچھمی علاقہ میں روسی فوجیں ایک لمبے چوڑے علاقہ میں پھیل گئی ہیں۔ دریائے ڈینوب کے پار روسی ٹینک اور فوجیں ایک بہت بڑی تعداد میں جمع ہو گئی ہیں روسی فوجیں بوداپسٹ پر برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔

مسٹر شیو دسانی چیف کمشنر ہو گئے

نئی دہلی۔ یکم دسمبر۔ ایک سرکاری کمیونک میں اعلان کیا گیا ہے کہ "مسٹر ایچ۔ آر۔ شیو دسانی او۔ بی۔ ای۔ آئی سی۔ ایس کو یکم دسمبر ۱۹۴۴ء سے مسٹر خورشید احمد خاں آئی۔ سی۔ ایس کے بجائے اجمیر اور میواڑ کا چیف کمشنر مقرر کیا گیا ہے اور مسٹر خورشید احمد خاں کی خدمات حکومت یو۔ پی کے سپرد کر دی گئی ہیں۔

ہٹ رہی ہیں۔ آرٹیکل میں مزید لکھا ہے کہ غیر ملکی پریس کے متعدد آرگن اس نتیجے پر پہونچے ہیں کہ چین میں جو نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اس کی یہ وجہ ہے کہ چین کا حکمراں طبقہ جو رجعت پسند عناصر پر مشتمل ہے قومی اتحاد اور ڈیموکریسی کو تقویت پہونچانے کے بجائے قوتوں میں پھوٹ ڈالنے کی پالیسی پر عمل کر رہی ہے اخبار مزید لکھتا ہے کہ چین کی کمیونسٹ پارٹی جو آدھے سے زیادہ چینی فوج پر کنٹرول کرتی ہے اور بیس لاکھ سے زیادہ گوریلا سپاہ پر جس کا کنٹرول ہے ملک میں ایک بہت بڑی سیاسی طاقت ہے اور اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

چینی دیش بھگت جو کہ ڈیموکریسی کے حامی ہیں اور چین کی ترقی پسند جماعتیں یہ آواز بلند کہہ رہی ہیں اور غیر ممالک میں چین کے دوست برابر یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ حقیقی قومی اتحاد قائم ہونا چاہیئے اور چین میں جمہوری حکومت ہونا چاہیئے تا کہ آزادی کی لڑائی جلد سے جلد ختم ہو سکے۔

یونان میں سخت ہنگامے

• لندن۔ ۴ دسمبر۔ یونان کی تازہ اطلاع یہ ہے کہ وہاں سخت ہنگامے ہو رہے ہیں۔ برٹش فوجیں ان ہنگاموں کو فرد کر رہی ہیں۔

کی تاریخ اس لئے بھی ہے کہ آج اور کل انھیں آل انڈیا چرخہ سنگھ کی کارروائی میں حصہ لینا ہے۔ اگر کوئی غیر معمولی سنگین حالات پیدا ہو گئے تو گاندھی جی کو یہ پروگرام بدلنا ہو گا۔ آپ نے تمام کارکنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ محتکر، چور بازار اور جوئے کے انسداد کی کوشش کریں۔

مسز وجے لکشمی پنڈت امریکہ روانہ ہو گئیں

کراچی۔ ۲ دسمبر۔ مسز وجے لکشمی پنڈت آج یہاں سے امریکہ کیلئے روانہ ہو گئیں۔ آپ نے کانگریس والوں کو الوداعی تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ ذاتی قربانی کرنا سیکھے ہم آزادی مانگ کر نہیں بلکہ قربانیوں سے حاصل کر سکتے ہیں۔

یہ اجلاس جناب پنڈت سورج پرشاد صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۴۴ء)

نمبر مقدمہ ۸۷۴

بعدالت مال مقام بلہور ضلع کانپور

پنڈت راج نراین — مدعی

بنام رام غلام وغیرہ — مدعا علیہ

بنام رام غلام و شیو پرشاد پسران کو کلا و دوار کا کرشن رگھوبر کرشن پرانی نینوں کرڑیا ساکنان قنوج چندرپورہ پرگنہ بلہور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۲ ماہ دسمبر ۱۹۴۴ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو جیئے اور جلد ہی دعوی کی کیجئے اور ہر گاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہیں پیش کیجئے۔

اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہو گا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۰ ماہ نومبر ۱۹۴۴ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

سے کھڑے ہوئے اس پہاڑی قصبے کو نئے سرے سے بنانے کی تدابیر جاری ہیں۔ تشن پور کی پہاڑیوں میں جاپانی فوج کی ہڈیاں بکھری پڑی ہیں، جسے وہ ناقابل شکست بتاتے ہیں...... "یہ ان کے خاتمے کی ابتدا ہے"

اسے پڑھتے وقت...... ان جانباز بہادروں کا خیال کیجئے جن کی بدولت یہ فتوحات ممکن ہو سکیں......

ہماری فوجیں۔ ثابت کر چکیں کہ جاپانی نہ دیوتا ہیں نہ اجیت اور غیر معمولی مخلوق۔



ہم جانتے ہیں... کہ ہم انھیں ہرا سکتے ہیں اور ہرا رہے ہیں

AAA 1305

قومی جنگی محاذ نے شائع کیا

لارڈ موئنے کے قتل کے سلسلہ میں ۱۳۹ گرفتار

یروشلم۔ ۲ دسمبر۔ مڈل ایسٹ کے ریذیڈنٹ لارڈ موئنے کے قتل کے سلسلہ میں ۱۷ اور اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں جن کو ملا کر گرفتار شدگان کی تعداد اب تک ۱۳۹ تک پہونچ گئی ہے۔